مشہور ترین چور نک وِیلوٹ جو بے قیمت چیزیں گراں قدر معاوضے پر چُراتا ہے
نِک وِیلوٹ کی چوریوں کی دلچسپ ترین وہ تمام کہانیاں جو آج تک لکھی گئی ہیں۔

نِک وِیلوٹ کی چوریاں

کتابیات پبلی کیشنز ○ پوسٹ بکس ۲۳۷، کراچی ۱

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں۔



آئینے کی چوری ۱۸۱ — بلا عنوان ۱۹۹
برف کی چوری ۱۵۲ — فوٹو کی چوری ۲۰۸
پینی کی چوری ۱۶ — عرف کی چوری ۲۱۸
انڈے کی چوری ۱۵۲ — ردی کی چوری ۲۲۵
تابوت کی چوری ۱۸۱ — ایش ٹرے کی چوری ۲۳۰
پانی کی چوری ۱۸۸ — تاج کی چوری ۲۳۹
سلیپر کی چوری ۲۰۲

قیمت :۔ ——— ۴۰ر روپے

فک دیوں کی چوریاں

بار اوّل :۔ ——— ۱۹۸۴ء

لکڑی کے گھوڑے کی چوری ۵ — کلینڈر کی چوری ۷۲
شہری جیسے آدمی کی چوری ۱۳۰ — ہنستے ہوئے شیروں کی چوری ۸۲
کوؤں کی چوری ۲۰۰ — موسیقی کی چوری ۹۶
بلّی کی چوری ۲۰ — کسی چیز کی چوری ۱۰۶
ٹکٹوں کی چوری ۲۰ — چپّل کی چوری ۱۱۵
دُم کی چوری ۵۶ — فہرست کی چوری ۱۲۴
جیوری کی چوری ۹۵ — گھڑی کی چوری ۱۳۴

مطبوعہ :۔ ——— ابن حسن آفسٹ پریس ہاکی اسٹیڈیم کراچی

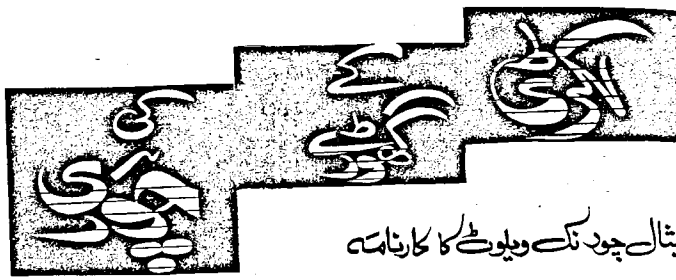

بمثال چور نک ویلوٹ کا کارنامہ

لکڑی کا ایک گھوڑا چرانے کے لئے تمہاری خدمات حاصل کرنا چاہتا ہوں" سبز آنکھوں والے آدمی نے نک ویلوٹ سے کہا۔ نک جس کا پیشہ چوری تھا۔ اور جس کی خصوصیت غیر معمولی چیزیں چرانا تھی۔ اس عجیب پیشکش پر ذرا بھی حیرت زدہ نہیں ہوا۔ اسکی نظر کاکی کھڑکی سے باہر دریائے ہڈسن کے گدلے پانی پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم مدد کی نظمیں تو نہیں پڑھتے ہے ہو" اس نے جواب دیا۔ "یہ لکڑی کا گھوڑا ہے کہاں۔ دریا کے اس پار ٹرائے کی سرزمین میں یا نیویارک میں"

سبز آنکھوں والا آدمی جس کا نام پیٹر فولس تھا منہ بنا کر رہ گیا۔

"یہ سیلن آف ٹرائے والا لکڑی کا گھوڑا نہیں ہے" اس نے بتایا "بلکہ بچوں کے جھولے والا گھوڑا ہے تم نے نمائش پارک میں وہ گول جھولا تو دیکھا ہی ہوگا جس میں آگے پیچھے بہت سے کاٹھ کے بنے ہوئے گھوڑے لگے رہتے ہیں اور بچے ان پر بیٹھ کر جھولے لیتے ہیں۔ میرے پاس اسکی ایک تصویر بھی ہے"

اس نے اپنی جیب سے ایک رنگین تصویر نکال کر دکھائی۔ فوٹو بلاشبہ ایک گول جھولے ہی کا تھا جو درختوں کے ایک جھنڈ کے قریب تنہا رکھا ہوا تھا۔ نک نے غور سے تصویر کو دیکھا۔ آہنی ڈنڈوں کے درمیان بہت سے گھوڑے آگے پیچھے دائرے کی صورت میں لگے ہوئے تھے۔ اگلے چند گھوڑوں میں سے ایک نیلے گھوڑے کے گرد سیاہ پنسل سے نشان لگا دیا گیا تھا

"غالباً مجھے نیلا گھوڑا چرانا ہوگا" نک نے نشان زدہ گھوڑے پر انگلی رکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم ٹھیک سمجھے"

"تمہیں میری فیس معلوم ہے میں کم سے کم تیس ہزار ڈالر لیا کرتا ہوں"

"میں جانتا ہوں" پیٹر فولس نے جواب دیا۔

"مگر تمہیں اتنی رقم خرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کچھ بچوں کو پکڑ کر تم ان سے یہ ہی کام پچاس ڈالر میں کرا سکتے ہو"

"میں یہ فرض تمہارے سپرد کرنا چاہتا ہوں ویلوٹ"

نک صرف کندھے اچکا کر رہ گیا۔ وہ کبھی آتی ہوئی دولت کو ٹھوکر نہیں مارتا تھا "اس گھوڑے میں ایسی کیا بات ہے جو تم اسے حاصل کرنے کے لئے اتنی رقم خرچ کرنے پر آمادہ ہو"

"کچھ نہیں۔ وہ بالکل معمولی کاٹھ کا گھوڑا ہے" پیٹر فولس نے جواب دیا "اور میں نے سنا ہے کہ تم صرف وہ ہی چیزیں چراتے ہو جنکی کوئی قیمت نہیں ہوتی"

"تم نے ٹھیک سنا ہے" نک نے اثبات میں سر ہلایا "یہ جھولا لگا ہوا کہاں ہے؟"

"یہاں سے تقریباً دو سو میل کے فاصلے پر ایک قصبہ میں جسکا نام کاٹیر ہے"

"دریائے سینٹ لارنس کے قریب تو نہیں"

"اس کا مطلب ہے تم اس جگہ سے واقف ہو"

"یہ بات نہیں" نک نے جواب دیا "جیکوس کارٹیر وہ شخص تھا جس نے سینٹ لارنس کو دریافت کیا تھا۔ اس لئے یہ بات میں ممکن ہے کہ جس قصبہ کا نام اس شخص پر رکھا گیا ہے وہ دریا کے کہیں آس پاس ہی واقع ہو"

"حقیقت میں یہ جھولا جس پارک میں رکھا گیا ہے وہ بالکل دریا کے کنارے بنا ہوا ہے" پیٹر نے بتایا "وہ پارک صحیح معنوں میں کوئی تفریحی پارک بھی نہیں ہے بس بچوں کے لئے ایسی ہی دو چار چیزیں جگہ جگہ رکھ دی گئی ہیں جیسا کہ تم نے تصویر میں دیکھا بھی۔ اس جھولے کے ساتھ کوئی اور کھیل کی چیز نظر نہیں آتی"

"یہ نومبر کا مہینہ ہے سردیوں میں پارک بند تو نہیں ہو گیا ہوگا" نک نے پوچھا۔

"ابھی تک تو نہیں ہوا مگر آج کل میں بند ہونے ہی والا ہے لیکن سردیوں کے موسم میں بھی جس دن سورج نکلا ہوا ہو لوگ وہاں پکنک منانے آتے رہتے

ہیں" پیٹر نے جواب دیا "مجھے یہ گھوڑا آئندہ دو پیر کی صبح تک مل جانا چاہیے۔ کیا تم اسے لا سکتے ہو؟"

"کیوں نہیں" نک نے فوٹو اپنی جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور پیٹر سے ہاتھ ملا کر رخصت ہو گیا۔

کام بہت آسان معلوم ہوتا تھا لیکن ماضی کا تجربہ شاہد تھا کہ وہ کام جو ابتدا میں آسان نظر آتے تھے۔ اکثر آگے چل کر غیر متوقع طور پر پیچیدہ اور اُلجھے ہوئے جرائم میں تبدیل ہو گئے تھے۔

کارٹر ایسا نیم مغربی نیم مشرقی کا قصبہ ثابت ہوا کہ نک کے خیال میں اسے نیویارک کی ریاست کے بجائے کنساس یا نبراسکا وغیرہ میں واقع ہونا چاہیے تھا۔ مین اسٹریٹ جس کا نام بھی مین اسٹریٹ ہی تھا چھوٹی چھوٹی دُکانوں اور کیفوں کا رلا ملا مجموعہ تھی۔ ایک اکلوتا سنیما گھر پچھلے برس کی بنی ہوئی کوئی ویسٹرن فلم دکھا رہا تھا جو راستے پر سُرخ سفید اور نیلے رنگ کا ایک بڑا سا بینر لگا ہوا تھا جس پر لکھی ہوئی عبارت عوام سے ریپبلکن گورنر کو میئر کے عہدے کے لئے ووٹ دینے کا مطالبہ کر رہی تھی۔ انتخاب گذشتہ ہفتہ ختم ہو چکے تھے۔ چنانچہ نک نے اندازہ لگایا کہ وہ گورنر ضرور میئر بن گیا ہو گا کیونکہ دوسری صورت میں بینر کبھی کا ہٹا لیا جا چکا ہوتا۔

کچھ آگے چل کر ایک اوسط درجہ کا شاپنگ سینٹر بھی نظر پڑا۔ اس کے قریب ہی ایک ڈرائیو ان سنیما بھی بنا ہوا تھا۔ کچھ دکانوں پر برف پر چلنے کے جوتے اور دوسری متفرق اشیاء رکھی دیکھ کر نک کو احساس ہوا کہ وہ ایک ایسے خطۂ ارض میں چل رہا ہے جہاں سردیوں میں برف باری بھی ہوتی ہے۔ بہرحال اس دن دھوپ کھلی ہوئی تھی اور اس بات کے پیشِ نظر کہ نومبر کا دوسرا ہفتہ گزر رہا تھا درجہ حرارت بھی خاصا گرم تھا۔

پتیوں سے محروم درختوں کے پیچھے دریا کا کنارہ نظر آیا تو نک کا دل ہی دل میں جانے والے موسمِ بہار کو یاد کرنے لگا۔ اس سال اسے گلوریا کے ساتھ گھومنے پھرنے اور تفریح کرنے کے بہت ہی کم مواقع مل سکے تھے۔ کام کچھ اتنا زیادہ رہا تھا کہ وہ عموماً مسافر میں ہی رہا اور بہار ختم ہو گئی۔

آخر پارک بھی آ ہی گیا۔ اور پھر جھولا بھی۔ وہ اپنی تصور کی مناسبت سے بڑا معلوم ہوتا تھا۔ بیشمار کاٹھ کے گھوڑے جو دائرے کی صورت میں آہنی ڈنڈوں میں پروئے ہوئے تھے۔ مختلف چمکیلے رنگوں سے پینٹ کئے گئے تھے۔ نیلا گھوڑا اسے فوراً ہی دکھائی دے گیا۔ تمام گھوڑوں کا رنگ روغن اسم گزار کر پھیکا پڑ گیا تھا۔ ظاہر تھا کہ ان پر نیا رنگ نئے موسم کی آمد پر ہی کیا جائے گا۔

"میں تمہاری کچھ مدد کر سکتی ہوں" ایک لڑکی کی آواز آئی۔

نک نے پلٹ کر دیکھا۔ ایک سرخ بالوں والی لڑکی چست پتلون پہنے اسی کار کے پاس کھڑی تھی۔

"میں جھولے کا ارادہ کر رہا تھا" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پارک سردیوں کے لئے بند ہو چکا ہے"

"یہ جھولا تم چلاتی ہو؟"

"میرے والد چلاتے ہیں"

"میرا نام ولیوٹ ہے" نک نے اپنا تعارف کرایا "اور میں کارنیوال سے متعلق چیزیں فروخت کرتا ہوں!"

"پہلے کبھی تمہیں دیکھا نہیں"

"میں اس علاقہ میں پہلی مرتبہ آیا ہوں"

"ہمیں کارنیوال کی چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں ہر جھولے کے علاوہ کچھ نہیں چلتا" لڑکی بولی "ویسے میرا نام ڈورتھی ٹروفے ہے"

"کیا میں تھوڑی دیر جھولا جھول نہیں سکتا۔ مجھے امید ہے کہ تمہارے والد ناراض نہیں ہوں گے"

"چلو بیٹھ جاؤ، تم بھی کیا یاد کرو گے" ڈورتھی نے اجازت دیدی "بات ہے کہ میں کچھ غصہ میں تھی اور نہ پہلے ہی انکار نہ کرتی"

"کیوں غصہ میں کیوں تھیں؟" نک نے ایک گھوڑے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

"یہاں کے لڑکے بڑے شیطان ہو گئے ہیں" ڈورتھی نے جھولا چلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لڑکے تو شریر ہوتے ہی ہیں" نک بولا "جھولا تیز ہوتا جا رہا ہے مگر کیا بات ہوئی؟"

"پتہ نہیں وہ رات میں کس وقت پارک میں گھس آئے اور ایک گھوڑا نکال کر لے گئے" ڈورتھی جواب دیا "بتاؤ تم نے پہلے کبھی ایسی بات سُنی تھی؟"

ایک گھوڑا پیچھے رہ گیا تھا۔ اور وہ بھی اس آہنی ڈنڈے کو آڑ سے کاٹ کر جس میں وہ لگا ہوا تھا۔ نک سوچ رہا تھا کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ جھولے میں ایک کے بجائے دو نیلے گھوڑے ہوں اور کوئی اس سے پہلے ہی ہاتھ مار گیا ہو

"اسکا رنگ کیسا تھا؟" اس نے پوچھا

"رنگ" ڈورتھی نے کچھ حیرت سے کہا "بھلا رنگ کی کیا اہمیت ہے؟"

"کچھ نہیں، میں نے یونہی پوچھا تھا"

"میرا خیال ہے وہ کچھ کچھ بھورے رنگ کا تھا۔ بالکل اصلی گھوڑے کی طرح لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ اس گھوڑے کا کریں گے کیا۔ اور پھر اسے اس طرح گئے ہیں کہ ڈنڈا کاٹ کر اسے بھی بیکار کر دیا ہے"

جھولا آہستہ ہوتے ہوتے بالکل رک گیا۔ نک نیلے گھوڑے سے اُتر کر اس پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

"شکریہ" اس نے کہا "میں کسی ایسے وقت آؤں گا جب تمہارے والد بھی موجود ہوں"

"کل ہمارا یہاں آخری دن ہے۔ اس کے بعد ہم سردیوں تک کے لئے چلے جائیں گے"

"تم کہیں قریب ہی رہتی ہو؟"

"زیادہ دور نہیں ہے" ڈورتھی نے جواب دیا "کیوں کیا تم مجھے اپنے ساتھ کہیں باہر لے جانے کا ارادہ کر رہے ہو؟"

"ہو سکتا ہے" نک نے کہا۔ ڈورتھی کی عمر اسے بیس سال سے زیادہ نہیں معلوم ہوتی تھی گویا وہ اس سے اتنی چھوٹی تھی کہ بیٹی بھی ہو سکتی تھی۔ مگر وہ عمر کے تفاوت کی زیادہ پرواہ نہیں کرتا تھا۔ یوں بھی جو کام اسے درپیش تھا اس میں ڈورتھی سے رسم و راہ بڑھائے بغیر کامیابی مشکل تھی۔

"یہاں لوگ شام کو تفریح کرنے کہاں جاتے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"کبھی کبھی دریا پار کر کے کناڈا چلے جاتے ہیں۔ وہاں کنگسٹن میں نہلتے اور تیرنے کے لئے بڑے اچھے مقامات ہیں"

"فرض کرو اگر میں آج رات تمہیں وہاں چلنے کی دعوت دوں تب؟"

"بہت تیز اور جلد باز معلوم ہوتے ہو" ڈورتھی مسکرائی "میں سات بجے اسی جگہ تمہارا انتظار کروں گی"

نک شام کے ٹھیک سات بجے پارک آیا اور پھر ڈورتھی اور وہ دریا پار کر کے کنگسٹن گئے۔ نک کئی سال پہلے کینیڈا آ چکا تھا اور اب بھی کئی اچھی باروں کے نام اس کے ذہن میں محفوظ تھے وہ ڈورتھی کو ان ہی میں سے ایک بار میں لے گیا۔ وہاں لنا ڈرین وہسکی پیتے ہوئے اس نے اچانک کسی خیال کے زیر اثر اس سے پوچھا۔

"تم پیٹر فوس نام کے کسی آدمی کو جانتی ہو؟"

"مسٹر فوس۔ بیشک جانتی ہوں۔ وہ میرے والد کے کاروبار میں حصہ

ہیں۔ بلکہ سچ پوچھو تو تین سال پہلے یہ جھولا انہوں نے اپنے پیسے ہی سے لگوایا تھا۔ وہ بہت اچھے آدمی ہیں"

"انہوں نے یہ مہربانی کیوں کی تھی؟" نک نے سرسری لہجہ میں پوچھا۔

"کیا وہ تمہارے والد کے پرانے دوست ہیں؟"

"پرانے دوست تو نہیں ہیں۔ چند سال پہلے انہوں نے اور ڈیڈی نے مل کر کوئی کاروبار کیا تھا" ڈورتھی نے بتایا "اور میرا خیال ہے کہ وہ کسی معاملے میں خود کو ڈیڈی کا ممنونِ احسان سمجھتے ہیں"

"اور اس احسان مندی کے اظہار کے طور پر انہوں نے تمہارے ڈیڈی کو یہ جھولا لگوا دیا"

"بظاہر یہ معمولی سی چیز ہے مگر اسی کی آمدنی پر ہماری گزر ہو رہی ہے" ڈورتھی نے جواب دیا "حد یہ ہے کہ میرے کالج کے اخراجات کا بار بھی اسی کی آمدنی پر ہے"

یہاں سے نکل کر وہ ایک کلب میں پہونچے اور دیر تک ڈانس کرنے کے بعد کلب کی بار میں کچھ پینے جا بیٹھے تھے کہ ایک موٹا سا آدمی گرے رنگ کا معمولی سا سوٹ پہنے ہوئے نک کے قریب آیا۔

"تمہارا نام ولیوٹ ہے نا" اس نے پوچھا "میرا خیال ہے کہ ایک مرتبہ نیویارک میں تم سے ملاقات ہوئی تھی"

ڈورتھی کی موجودگی میں نک اپنے نام سے کیسے مکر ہو سکتا تھا۔ وہ عموماً اس طرح کے کاموں میں اپنا اصلی نام ہی استعمال کرتا تھا۔ مگر اس وقت پہلی مرتبہ اسے خیال آیا کہ کاش اس نے ڈورتھی کو اپنا کوئی فرضی نام بتایا ہوتا۔

"ہاں، میرا یہی نام ہے" اس نے جواب دیا "مگر مجھے یاد نہیں کہ کبھی تم سے ملاقات ہوئی ہو۔ میں تمہیں بالکل نہیں جانتا"

موٹا آدمی نک کے کچھ اور قریب آ گیا اسکی آنکھیں نک کو گھور رہی تھیں

"اس علاقے سے دور ہو ولیوٹ" وہ بولا "تم یہاں سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے"

"مشورے کا شکریہ" نک نے جواب دیا۔

جب آدمی چلا گیا تو ڈورتھی نے نک سے پوچھا "وہ کون تھا، کیا کوئی حریف سیلز مین؟"

"ایسا ہی معلوم ہوتا ہے" نک نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو کوئی بدمعاش معلوم ہوتا ہے"

"بہت سے سیلز مین بدمعاش ہی ہوتے ہیں۔" نک مسکرایا مگر وہ اس ملاقات سے فکرمند تھا۔ "چلو آؤ میں تمہیں گھر چھوڑ دوں۔"

جھولے کے قریب ہی ایک ہاتھی کین بھی بنا ہوا تھا۔ وہ دونوں پارک میں داخل ہوئے تو جھولے کی بتیاں جل رہی تھیں۔ مگر فوراً ہی انہیں احساس ہو گیا کہ کوئی نہ کوئی بات گڑبڑ ضرور ہے۔ جھولے کے سامنے ایک کار کھڑی تھی جس کے دونوں دروازے کھلے ہوئے تھے اور آس پاس کوئی فرد نظر نہیں آ رہا تھا۔ نک اس طرح کے حالات پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ ڈوربھی کار سے اُترے وہ بھاگتا ہوا کیبن کے پاس آیا۔

"ہیلو... کوئی ہے۔" اس نے بازو کے نیچے ہولسٹر میں لگے ہوئے ریوالور پر ہاتھ رکھتے ہوئے پکارا۔

کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ نک نے گھوم کر دیکھا۔ ایک سفید بالوں والا آدمی جو ڈوربھی کا باپ ہی ہو سکتا تھا، کچھ گرے ہوئے بکسوں کے قریب پڑا تھا۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔

"تم بات کر سکتے ہو؟" نک جلدی سے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

"ہاں۔"

"یہ کس کی حرکت ہے۔" نک نے پوچھا

"دو آدمی۔" بوڑھے نے جھولے کی طرف اشارہ کیا۔ لکڑی کا ایک گھوڑا چُرانے آئے تھے میں نے انہیں چوری کرتے پکڑ لیا اور انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا۔"

نک نے بوڑھے کی انگلی کی سیدھ میں دیکھا۔ جھولے میں ایک اور جگہ خالی نظر آ رہی تھی۔

* * *

نک اور ڈوربھی بوڑھے ڈان ڈوفے کو لے کر ہسپتال پہنچا۔ اسکے سر کے زخم پر پٹی بندھوائی۔ ڈان اس معاملے کی اطلاع پولیس میں کرنے کے لئے آمادہ نہیں تھا۔ نک خود بھی ایسی پوزیشن میں نہیں تھا کہ قانون کے محافظوں کو خوش آمدید کہتا۔ اس نے ڈوربھی کو بھی سمجھا بجھا کر خاموش کر دیا۔

"غالباً تمہارا اندازہ درست ہی تھا۔" ہسپتال سے واپس لوٹتے ہوئے اس نے ڈوربھی سے کہا۔ "یہ لڑکوں کی شرارت ہی معلوم ہوتی ہے۔ انہیں شاید اپنے کسی کھیل میں ان گھوڑوں کی ضرورت آ پڑی ہے۔"

"لیکن مجھ پر حملہ کرنے والے لڑکے نہیں تھے۔" ڈان ڈوفے نے کہا۔

"اگر ہم نے پولیس میں رپورٹ نہیں کی۔" ڈوربھی بولی۔ "تو پھر ہم انشورنس کمپنی سے نقصان کا معاوضہ کیسے طلب کر سکیں گے۔"

"ہم اس مسئلہ پر بعد میں غور کر لیں گے۔" ڈان نے جواب دیا۔ "مجھے یوں بھی اب کافی پرانا ہو چکا تھا۔ میں تو پہلے ہی آئندہ سال نیا جھولا لگوانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔" اس نے نک کی طرف دیکھا۔ "تم اس طرح کے جھولے بھی فروخت کرتے ہو؟"

"جی نہیں۔" نک نے جواب دیا۔

"مگر ڈیڈی ہم نیا جھولا کیسے خرید سکتے ہیں۔" ڈوربھی نے اعتراض کیا۔ "اتنی آمدنی کہاں ہوتی ہے کہ یہ خرچ برداشت کر سکیں۔"

"تمہیں اندازہ نہیں ہے، ہماری آمدنی کافی تھی۔" بوڑھے ڈان نے بتایا۔

جھولے کی روشنیاں اب بھی جل رہی تھیں۔ نک کو احساس ہوا کہ وہ ہسپتال جانے کی جلدی میں پارک کو یونہی کھلا چھوڑ گئے تھے۔ کیا خبر ان کی عدم موجودگی میں چور دوبارہ واپس آ کر کوئی اور گھوڑا لے گئے ہوں۔ مگر قریب پہنچ کر معلوم ہوا کہ سب کچھ ویسا ہی جیسا وہ چھوڑ گئے تھے۔ نیلا گھوڑا بھی اسی طرح اپنی جگہ لگا ہوا تھا۔ مگر ظاہر تھا کہ اب وہ اسے اٹھانے کے لئے چند گھنٹوں سے زیادہ انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ اس موٹے آدمی کی دھمکی اور دوسرے گھوڑوں کا چرایا جانا ثابت کر رہا تھا کہ بچوں کی شرارت نہیں ہے۔ وہ جو کچھ بھی کر رہی ہو کچھ اور لوگ بھی لکڑی کے ان بے قیمت گھوڑوں کی تاک میں تھے۔ جب انہیں معلوم ہو گا کہ اس بار بھی وہ غلط گھوڑا لے آئے ہیں تو وہ پھر کوشش کریں گے اور کون جانے اس مرتبہ وہ نیلا گھوڑا ہی لے اُڑیں جو نک کو مطلوب تھا۔

"تم نے آج ہماری کافی مدد کی ہے۔" ڈوربھی نے اس سے کہا۔ "چاہو تو ایک مرتبہ اور جھول سکتے ہو۔"

نک مسکراتے ہوئے نیلے گھوڑے پر بیٹھ گیا۔ ڈوربھی نے جھولا جھلا دیا۔ جھولے کے چکروں کے ساتھ بلند ہونے والی خوشگوار موسیقی فضا میں گونجنے لگی۔ نک کا ذہن بیشمار خیالات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ لکڑی کے ان بے حقیقت گھوڑوں کی آڑ میں جو کھیل بھی کھیلا جا رہا تھا وہ ہر گزرنے والے لمحے کے ساتھ اور زیادہ خطرناک ہوتا جا رہا تھا۔

* * *

نک اپنے ہوٹل واپس پہنچا تو رات کا ایک بج رہا تھا۔ مگر اب بھی اس کا ارادہ آرام کرنے کا نہیں تھا۔ سب سے پہلے اس نے ان مختلف اوزاروں کو چیک کیا جو اپنی کار کی ڈکی میں رکھتا تھا۔ یہ اوزار ڈکی کی ایک پوشیدہ تہہ میں چھپے رہتے تھے۔

اوزاروں کے علاوہ کچھ اور چیزیں بھی موجود رہتی تھیں۔ اس وقت اسے اس جوتے کے ڈبے کی تلاش تھی جس کے اندر اس نے کچھ جانور پال رکھے تھے۔ وہ جانور اس علاقے کی سڑی کے مادی نہیں تھے مگر نک کو اُمید تھی کہ ابھی درجہ حرارت اتنا زیادہ نہیں گرا تھا کہ انہیں نقصان پہنچ سکتا۔ یہ جانور وہ اس خیال سے لیتا آیا تھا کہ اگر جھولا قابل استعمال میں ہوا اور اُسے بچوں یا دوسرے لوگوں کو بھگائے بغیر اپنا کام ممکن نظر نہیں آیا تو ان جانوروں سے فائدہ اُٹھایا جا سکے گا۔ اگرچہ ایسی کوئی بات نہیں تھی لیکن نک کے خیال میں یہ جانور اب بھی کام آ سکتے تھے۔ اس نے ڈبے کا ڈھکن اُٹھا کر مُردہ کیڑے کے گھوڑوں کا ایک پیکٹ اندر ڈال دیا۔ یہ ان جانوروں کی ایک ٹن کی خوراک تھی۔

وہ دوبارہ پارک پہنچا تو وہ نیچ چکے تھے۔ آس پاس کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ لیکن عجیب بات تھی کہ جھولے کی وہ روشنیاں جو دریا کی جانب تھیں ابھی تک جل رہی تھیں۔ کیا احمق آدمی ہے۔ نک نے بوڑھے ڈان کے بارے میں سوچا۔ دو گھوڑے چوری ہو چکے ہیں مگر پھر بھی دریا کی سمت والی بجلیاں جلتی چھوڑ گیا ہے کہ ان کی روشنائی میں کوئی بھی دریا کے راستے جھولے تک پہنچ کر مزید گھوڑے چرا لے جائے۔ اس نے اپنی کار ایک درخت کے نیچے چھوڑی اور اس کی تمام لائٹیں بجھا دیں۔ جھولے میں لگا ہوا نیلا گھوڑا ابھی تک اُسکا انتظار کر رہا تھا۔ مگر یہ انتظار ابھی کچھ اور طویل ہونا تھا۔ نک پہلے مطمئن ہونا چاہتا تھا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اس جانب سے کوئی اور کوشش ہوتی ہے یا نہیں۔

اسے تقریباً ایک گھنٹے انتظار کرنا پڑا۔ دریا کی طرف سے کسی موٹر بوٹ کی آواز آ رہی تھی۔ مگر پانی کی سطح بالکل تاریک تھی اور پارک میں بھی جھولے کے سوا کہیں کوئی روشنی موجود نہیں تھی۔ نک کو پہلے کچھ نظر نہیں آیا۔ مگر پھر اچانک دریا کی جانب سے ایک آدمی بھاگتا ہوا آیا۔ نک نے اسے پہچاننے کی کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہو سکا۔ وہ کوئی اجنبی تھا اور جھولے کی طرف جا رہا تھا۔

نک اسے روکنے کے لئے آگے بڑھنا ہی چاہتا تھا کہ اس نے دو آدمیوں کو درختوں کے جھنڈ سے نکل کر اس آدمی کے پیچھے لپکتے دیکھا۔ آگے آگے وہ موٹا آدمی تھا جس نے نک کو دھمکی دی تھی۔ وہ سب کے بعد دیگرے جھولے میں داخل ہوئے فوراً ہی ایک چیخ بلند ہوئی اور نک نے اندازہ کر لیا کہ اب وہ اس پہلے آدمی کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

نک جھولے کے قریب پہنچا تو نیچے آڑ میں چھپ گیا۔ مگر اس طرح کہ وہ نہ صرف ان دونوں آدمیوں کو بخوبی دیکھ سکتا تھا بلکہ ان کی باتیں بھی سُن سکتا تھا۔ وہ اپنے شکار پر جھکے ہوئے تھے۔

"وہ چیز اس کے پاس نہیں ہے مورس۔" موٹے کے ساتھی نے کہا۔

موٹے آدمی نے گالی بکتے ہوئے خود بھی فرش پر پڑے ہوئے آدمی کی جیبوں کی تلاش لڑائی۔ اس کا نام سنتے ہی نک کو یاد آ گیا تھا کہ وہ مورس ریچی ہے۔ نیویارک کا ایک معمولی چور جو عام طور پر زیورات چرایا کرتا تھا۔ مگر اس مرتبہ اسکے پیش نظر کوئی ایسی چیز تھی جسے حاصل کرنے کے لئے وہ قتل بھی کر سکتا تھا۔ نک کا ہاتھ اپنے ریوالور پر جا پہنچا۔

"وہ اس کے پاس ہونا چاہئے۔" مورس نے اس آدمی کی پیٹھ سے اپنا خون آلود چاقو نکالتے ہوئے جواب دیا۔ "میں نے اسے یہاں پہنچنے کے چند سیکنڈ کے اندر ہی پکڑ لیا تھا۔ اسے وہ چیز کہیں چھپانے کا کوئی موقع حاصل نہیں تھا۔"

"ہو سکتا ہے اس نے وہ چیز جھولے میں کہیں چھپا دی ہو اور تم نہ دیکھ سکے ہو۔"

"میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے اسے دروازے میں ہی مار دیا تھا۔" مورس نے اصرار کیا۔ "ان کے علاوہ اگر جھولے میں کوئی جگہ چھپانے کی ہوتی تو ہم پہلے ہی دو گھوڑے چرا کر دیکھ چکے ہیں۔ کیا ملا۔ کچھ نہیں۔"

"پھر اب ہم کیا کریں۔"

"ہمیں اس کی لاش اپنے ساتھ لے جانا چاہئے۔ میں اب بھی یہ ہی سمجھتا ہوں کہ وہ چیز اس کے پاس ہی کہیں چھپی ہوئی موجود ہے۔ ہم اسکے جوتے، اور کپڑے اطمینان سے دیکھیں گے تو ضرور مل جائیگی۔"

نک اپنی جگہ چپ چاپ کھڑا رہا۔ قاتلوں کو پکڑنا اس کا کام نہیں تھا۔ وہ یہاں صرف نیلے گھوڑے کو چرانے آیا تھا۔ جس میں مزید تاخیر کرنا اسے پسند نہیں تھا۔ جب وہ لوگ لاش اُٹھا کر چلے گئے تو پانچ منٹ تک اور انتظار کرنے کے بعد وہ اپنی پناہ گاہ سے نکلا اور جھولے کے اندر داخل ہو کر مصروف عمل ہو گیا۔ وہ آہنی ڈنڈے کو کاٹ کر بیکار نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے بیچ کھول کر گھوڑا نکالنے کی کوشش کی اور تھوڑی محنت کے بعد کامیاب ہو گیا۔ گھوڑا اس کے اندازے سے کچھ زیادہ بھاری تھا مگر وہ اسے اپنی کار تک لے ہی آیا۔ گھوڑا ڈکی میں رکھنے کے بعد اس کا ڈھکنا بند نہیں ہوا۔ نک نے گھوڑے اور ڈھکنے کو ایک ڈوری سے جکڑ کر باندھ دیا۔

نیویارک کو واپس آتے ہوئے وہ صرف چند منٹ کے لئے درمیان میں رکا تھا محض اس لئے کہ ذرا اطمینان سے گھوڑے کا جائزہ لے کر دیکھ سکے کہ آخر اس میں ایسی کیا بات ہے کہ پیٹر اسے حاصل کرنے کے لئے بیس ہزار ڈالر خرچ کر رہا ہے اور کچھ اور لوگ اس کے لئے قتل جیسا جرم بھی جائز خیال کرتے ہیں۔ لیکن اچھی طرح

دیکھ بھال کرنے کے باوجود اسے گھوڑے میں کوئی خفیہ خانہ یا اسی طرح کی دوسری چیز نہیں ملی جس میں کوئی قیمتی چیز چھپائی جاسکتی۔ اس نے گھوڑا دوبارہ ڈکی میں رکھا اور سفر دوبارہ شروع ہوگیا۔

مگر وہ ذہنی طور پر بیحد اُلجھا ہوا تھا۔ مورس اور اس کے ساتھی کی باتیں سُن کر اسے تقریباً یقین سا ہوگیا تھا کہ نیلے گھوڑے میں ضرور کوئی خزانہ چھپا ہوگا۔ مگر اب وہ حیران تھا کہ کیا سمجھے کہیں ڈور تھی یا اس کے باپ نے گھوڑوں کو دوبارہ تو مختلف رنگوں سے پینٹ نہیں کر دیا تھا۔ لیکن ایسا ہوتا تو رنگ اتنا پُرانا نظر نہیں آتا۔ آخر سوچتے سوچتے تھک کر اس نے ایک گہری سانس لی۔ اس کی بلا سے کوئی خزانہ ہو یا نہ ہو۔ پیٹر فولس اسے اس گھوڑے کے بیس ہزار ڈالر دے رہا تھا۔ اور اسکے لئے اتنا ہی کافی تھا۔

* * *

اگلے دن اس نے ویسٹ چیسٹر کاؤنٹی کے ایک گیرج میں گھوڑا پیٹر کے حوالے کر دیا۔

"یہی ہے" پیٹر نے اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا "تم اسے میری توقع سے پہلے حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ کوئی شک نہیں بہت پھرتی سے کام کرتے ہو۔"

"میں سمجھتا ہوں کہ مجھے یہ بتا دینا چاہئے کہ تمہارا کناڈا والا ساتھی کل رات مورس کے ہاتھوں قتل ہو چکا ہے۔" نک نے کہا

پیٹر نے چونک کر اسے گھورا

"تم کیا کچھ جانتے ہو ویلوٹ" آخر اس نے پوچھا۔

"میں صرف یہ جانتا ہوں کہ ہیرے اس گھوڑے میں نہیں ہیں" نک نے جواب دیا "کیونکہ میں خود اچھی طرح دیکھ چکا ہوں۔"

یہ ایک اندھیرے کا تیر تھا۔ جو خوش قسمتی سے ٹھیک نشانے پر بیٹھا۔

"تم سے کس نے کہا کہ اس میں ہیرے چھپے ہو سکتے ہیں" پیٹر نے سوال کیا۔

"مورس ایک ایسا چور تھا جو زیورات اور قیمتی پتھروں میں دلچسپی رکھتا تھا" نک نے کہا "میرا اندازہ ہے کہ کناڈا سے دریا کے راستے کوئی چیز اسمگل کر کے لائی جاتی ہے اور اسے جھولے میں چھپا دیا جاتا ہے۔ میں نے تمہارے ساتھی کو دیکھا تھا۔ بظاہر اسکے پاس کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ اسمگل کی جانے والی شے بہت ہی چھوٹی ہوگی۔ ناجائز منشیات بھی ہوتیں تو وہ بھی کچھ نہ کچھ جگہ تو گھیرتی ہی ہیں۔ ایسی صورت میں خیال فوراً ہیروں پر جاتا ہے۔"

"تمہارا استدلال درست ہے" پیٹر نے تسلیم کیا "اس کے علاوہ کچھ اور بھی جانتے ہو۔"

"تم نے چند سال قبل ڈان ڈوفے کو یہ جھولا دیا اور اسے پارک کے ایسے حصہ میں لگوایا جو دریا کے بالکل کنارے اور کناڈا کی سرحد سے قریب ترین تھا۔ میں نے نوٹ کیا ہے کہ پارک بند ہو یا کھلا لیکن ڈان جھولے کا وہ دروازہ جو دریا کی طرف ہے مستقل روشن رکھتا ہے۔ اسمگلر اسکی روشنی کی رہنمائی میں جھولے تک پہونچتا ہے۔ اور لائے ہوئے ہیرے کسی ایسی جگہ چھپا دیتا ہے جس کا ڈان کو علم ہے پھر ڈان وہ ہیرے تم تک پہونچا دیتا ہے۔ اگرچہ یہ طریق کار براہ راست سڑک کے ذریعہ اسمگلنگ کرنے کے مقابلہ میں کچھ پیچیدہ ہے لیکن اس میں یہ خطرہ نہیں ہے کہ چیکنگ پوسٹ پر کسٹم کے حکام ہیرے برآمد کر لیں گے۔ میرا یہ بھی اندازہ ہے کہ اس ذریعہ سے کافی بڑی تعداد میں ہیرے اسمگل کر کے لائے جا رہے ہیں اور یہ کاروبار اتنا پھیلا ہوا ہے کہ تم یہ نہیں چاہتے کہ تمہارے کسی کارکن کی غفلت یا کوتاہی سے اسے بند کرنا پڑے۔"

"تم نے تقریباً ٹھیک ہی اندازہ لگایا" پیٹر نے جواب دیا "بہت ذہین آدمی ہو۔"

"کیا ڈان کی بیٹی بھی اس بات سے واقف ہے۔"

"مجھے اُمید نہیں کہ وہ کچھ جانتی ہو۔"

"اور مورس۔"

"وہ بدمعاش اپنا حصہ بٹانے کی کوشش کر رہا ہے" پیٹر نے کہا "کیا تم نے اپنی آنکھوں سے اسے بروک کو قتل کرتے دیکھا تھا۔"

"اگر اس آدمی کا نام بروک تھا تو میں کہہ سکتا ہوں کہ ہاں" نک نے بتایا "مگر میں نے یہ بھی دیکھا کہ وہ اس کے پاس سے ہیرے برآمد نہیں کر سکے۔"

"اسے ہیرے چھپانے کے لئے چند سکنڈ کی مہلت ہی کافی تھی۔"

"اسے اتنا وقت تو مل ہی گیا ہوگا۔"

"تب میں کہہ سکتا ہوں کہ ہیرے ابھی جھولے میں ہی ہوں گے۔"

"لیکن وہ چند سکنڈ کے اندر ہیرے کہاں چھپا سکتا تھا" نک نے سوچتے ہوئے کہا "اور اگر ہیرے اس گھوڑے میں پوشیدہ نہیں ہیں تو تم مجھے اسکے لئے بیس ہزار ڈالر کیوں ادا کر رہے ہو۔"

پیٹر فولس مسکرا کر رہ گیا۔ اسی وقت مکان کے اندر سے کہیں فون کی گھنٹی بجنے کی آواز آئی اور وہ نک سے معذرت خواہ ہو کر فون ریسیو کرنے چلا گیا۔

"ویلوٹ" کچھ دیر کے بعد اس نے پکارا "ذرا یہاں آنا۔"

نک اپنے اسٹڈی روم میں میز کے پیچھے ریسیور پکڑے بیٹھا تھا۔

"کیا بات ہے" نک نے اندر آتے ہوئے پوچھا۔

"مورس بات کر رہا ہے" پیٹر نے جواب دیا "وہ جانتا ہے کہ میں نے تمہاری خدمات حاصل کی تھیں۔ کیا تم نے ڈان کی بیٹی کو اپنا نام بتا دیا تھا۔"

"ہاں۔"

"یہ ایک احمقانہ غلطی تھی" پیٹر نے کہا اور فون پر لگا ہوا ایک سوئچ دباتے ہوئے بولا "تم بھی سنو کہ اس نے کیا کچھ کہا ہے۔"

"کیا تم نے فون میں ٹیپ ریکارڈ بھی لگا رکھا ہے۔"

"ہاں۔ اپنے کام کے سلسلہ میں مجھے یہ احتیاط کرنا لازمی تھی۔"

فوراً ہی ٹیپ ریکارڈ نے اپنا کام شروع کر دیا۔ ایک آواز بلند ہوئی نک نے پہچان لیا۔ وہ مورس ہی کی آواز تھی۔

"پیٹر، ہمیں ہیرے درکار ہیں۔"

"کیسے ہیرے۔ میں نہیں جانتا کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔"

"دیکھو پیٹر میں اس معاملہ میں اپنا حصہ چاہتا ہوں۔ بروک مر چکا ہے۔ اور اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو اس انجام سے دوچار ہونے والا وہ تنہا نہیں ہوگا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے گھوڑا چرانے کے لئے ویلوٹ کی خدمات حاصل کی ہیں۔"

"یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔"

"جب ہمیں ہیرے نہیں ملے تو ہم نے ڈان اور اسکی بیٹی کو پکڑ لیا۔ ان کا کہنا ہے کہ ہیرے اس نیلے گھوڑے میں تھے جسے ویلوٹ چرا کر لے گیا ہے۔ لڑکی نے یہ بھی بتایا کہ ویلوٹ نے اس کے سامنے تمہارا نام لیا تھا۔ ہمارے لئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ تم نے ویلوٹ کے ذریعہ وہ گھوڑا اسلئے چرا لیا کہ تم ڈان کو ڈبل کراس کر سکو۔"

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟"

"اس طرح کہ ویلوٹ کا کام ہی یہ ہے کہ وہ دوسروں کے لئے چوری کرتا ہے۔ ہم تمہیں آدھی رات تک کی مہلت دیتے ہیں کہ یہاں آکر ہم سے بات کرو۔ ہیرے ساتھ لانا مت بھولنا۔ دوسری صورت میں ڈان اور اسکی بیٹی کو بھی ختم کر دیا جائیگا۔ اور بات ان ہی پر ختم نہیں ہوگی، سمجھ گئے۔"

اس کے بعد خاموشی چھا گئی۔ نک نے پیٹر کی طرف دیکھا۔

"میرا خیال ہے کہ اب میں کچھ زیادہ بہتر طور پر سمجھنے لگا ہوں" اس نے کہا "لکڑی کا گھوڑا سچ مچ کا ٹروجن ہارس ثابت ہو رہا ہے۔ تم نے اس کے ذریعہ مورس کو غلط راستے پر ڈالنے کی بڑی کامیاب کوشش کی ہے۔ مورس مجھے اور میری شہرت کو اچھی طرح جانتا ہے۔ یہ بات تمہیں بھی معلوم تھی۔ تم نے مجھے جھولے کا ایک گھوڑا چرانے کے لئے کہا۔ یہ جانتے ہوئے کہ مورس مجھے دیکھتے ہی پہچان لے گا۔ وہ سوچے گا کہ تم نے ڈان کو فریب دینے اور اس کا حصہ بھی خود رکھنے کے خیال سے مجھے گھوڑا چرانے بھیجا ہے۔ تم بھی یہی چاہتے تھے کہ وہ یہ ہی خیال کرے اور یہ ہی سمجھے کہ ہیرے ضرور اسی گھوڑے میں ہوں گے جو میں لے گیا ہوں۔ تم نے بیس ہزار ڈالر اس گھوڑے کے لئے نہیں بلکہ مورس کو فریب دینے اور اسے غلط فہمی میں مبتلا کر کے اس سے اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے خرچ کئے۔ اب اسے یقین ہے کہ ہیرے تمہارے پاس ہیں۔"

"بالکل درست" پیٹر نے تسلیم کیا "مورس میرے طریق کار سے واقف ہوگیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہیرے کناڈا سے لا کر جھولے میں کہیں چھپا دیئے جاتے ہیں۔ جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس کے خیال میں ہیرے کسی لکڑی کے گھوڑے میں پوشیدہ کر دیئے جاتے ہیں تو میں نے تمہاری خدمات حاصل کیں تاکہ اسے اس بات کا مزید یقین دلایا جائے۔"

"اس لئے اس نے خود بھی دو گھوڑے چرا کر قسمت آزمائی کی تھی۔"

"لیکن حقیقت میں کوئی بھی ایسا گھوڑا نہیں ہے جس میں ہیرے پوشیدہ کئے گئے ہو" نک نے کہا "اور جبکہ تم مورس کو بیوقوف بنا چکے ہو تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ ڈان اور اسکی بیٹی کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔"

"یہ میرا معاملہ ہے، تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں" پیٹر نے ناگواری کے ساتھ جواب دیا "مجھے ڈان یا اسکی بیٹی سے کوئی دلچسپی نہیں۔ مجھے ڈان سے جتنا کام لینا تھا لے چکا۔ لیکن ہیروں کی آخری کھیپ ابھی وہیں جھولے میں چھپی ہوئی ہے۔ اگر مورس نے ڈان کو جان سے مارنے کی دھمکی دی تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اسے خفیہ جگہ کے بارے میں بتا دے گا۔ وہ جانتا ہے کہ ہیرے اب بھی وہیں موجود ہیں۔"

"اس کھیپ میں کتنی قیمت کے ہیرے ہوں گے" نک نے پوچھا۔

"ان کی تھوک قیمت اسی ہزار ڈالر سے بھی زیادہ ہے۔ اور ریٹیل میں اس کی دوگنی رقم مل سکتی ہے۔"

"تم مجھے نہیں بتا سکتے کہ وہ خفیہ جگہ کون سی ہے۔"

"تمہارا خیال ہے کہ میں اتنا ہی احمق ہوں" پیٹر نے جواب دیا۔

"اچھا فرض کرو میں تمہیں اسکے بارے میں بتاؤں تو کیسا رہے" نک مسکرانے لگا۔

رات کے بارہ بج کر بیس منٹ پر نک ویلوٹ ایک بار پھر کارٹیر پارک میں داخل ہو رہا تھا۔ اسے کچھ نہ کچھ اندازہ پہلے سے بھی تھا کہ اسے شاید واپس آنا پڑے گا۔ وہ

اس قسم کا آدمی نہیں تھا جو دوروتھی جیسی لڑکی کو ایک قاتل کے رحم و کرم پر چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ ابھی وہ جھولے کے قریب پہونچا ہی تھا کہ ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔"

"بہت خوب۔ مگر میں مسلح نہیں ہوں۔"

"اندر چلو۔"

وہ جھولے کے اندر پہنچا۔ وہاں مورس بھی موجود تھا۔

"آہا نک ویلوٹ" وہ ہنسا "کیا تم وہ گھوڑا واپس کرنے آئے ہو؟"

"ہاں وہ میری کار میں رکھا ہے۔" نک نے جواب دیا۔ "تمہارے قیدی کہاں ہیں؟"

مورس نے اپنے پیچھے اشارہ کیا۔ نک نے دیکھا کہ جھولے کے ایک تاریک گوشے میں ڈوروتھی اور ڈان دو گھوڑوں پر اس طرح بندھے بیٹھے ہیں کہ ان کے ہاتھ ہی نہیں بلکہ منہ پر بھی کپڑا باندھ دیا گیا ہے۔

"میں انہیں ان کے آخری سفر پر روانہ کرنے ہی والا تھا۔" مورس نے بتایا۔ "اچھا ہی ہوا کہ ہیئر نے میری بات مان لی۔"

اتنی دیر میں مورس کا ساتھی نک کی کار سے گھوڑا نکال لایا تھا۔

"ہیئر کے اس میں بھی نہیں ہیں۔" اس نے مورس سے کہا۔ "یہ بھی ان ہی گھوڑوں کی طرح ہے جو ہم نے چرائے تھے۔"

"ہیئر کے کہاں ہیں۔" مورس نے اپنا ریوالور نک پر تان لیا۔

"کچھ میری جیب میں ہیں۔" نک نے بتایا۔ "اور باقی اسی جگہ ہیں جہاں بروک نے قتل ہونے سے پہلے انہیں چھپا دیا تھا۔"

"بروک کو اتنی مہلت ہی نہیں ملی تھی کہ وہ کہیں ہیئر چھپانے میں کامیاب ہوتا۔"

"اگر تم کہو تو میں تمہیں وہ جگہ..."

"اس کی تلاشی لو۔" مورس نے بات کاٹتے ہوئے اپنے ساتھی سے کہا۔

اس نے نک کی جیبوں میں دیکھا اور اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا پیکٹ برآمد کیا۔

"یہ رہے مورس۔" وہ جلدی سے بولا۔

"باقی کہاں ہیں۔" مورس نے نک کی طرف دیکھا۔

"یہ پیکٹ مجھے واپس کرو۔ پھر میں تمہیں بتا دوں گا۔"

"اگر کوئی چالاکی کرنے کی کوشش کی تو اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔" مورس نے دھمکی دی۔

پیکٹ نک کو واپس کر دیا گیا۔ نک نے اسے اس طرح ہاتھ میں پکڑا کہ جیسے اسکے وزن کا اندازہ لگا رہا ہو۔ "بروک جب یہاں داخل ہوا تو تم اسکے پیچھے لگے ہوئے تھے۔" اس نے کہا۔ "اس نے ہیئرز کا پیکٹ ہاتھ میں نکال لیا تھا مگر قیمتی سے تم اس کے اتنے قریب تھے کہ اسے ہیئر چھپانے کا کوئی موقع نہیں ملا۔ وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ ہیئر تمہارے ہاتھ آئیں۔ ایسی صورت میں اسکے پاس صرف ایک ہی راستہ تھا۔ ہیئر کہیں پھینک دے۔"

"پھینک دے۔" مورس نے جیب سے دہرایا۔

"بالکل۔" نک نے گردن ہلائی۔ "اس طرح۔"

جھولے کے درمیان میں لکڑی کا ایک بڑا سا گھیرا بنا ہوا تھا جس میں جھولے کی چھت کو سہارا دینے والے تار کسے ہوئے تھے۔ یہ گھیرا نیچے کھلا ہوا تھا۔ نک نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پیکٹ اس طرح اچھالا کہ وہ مورس کے سر کے اوپر سے ہوتا ہوا اس گھیرے میں آ گرا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ اسکی اس حرکت پر ڈان کی آنکھیں پھیل گئی ہیں۔

"تم نے دیکھا۔" نک مورس سے مخاطب ہوا۔ "اس کام میں اسے دو تین سیکنڈ سے زیادہ نہیں لگے ہوں گے اور ہیئر بالکل محفوظ جگہ پر پہنچ چکے تھے۔"

"سام۔" مورس تیزی سے بولا۔ "ذرا دیکھو تو۔"

سام نے گھیرے کے نیچے والی سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے اندر ہاتھ ڈالا۔ اور اسکے ہونٹ مسکرا اٹھے۔

"یہاں دو پیکٹ ہیں۔" وہ خوش ہوتے ہوئے بولا۔

"گویا تم ٹھیک ہی کہہ رہے تھے۔" مورس بھی ہنسنے لگا اور پھر اپنے ساتھی سے کہا۔ "مجھے دکھاؤ۔"

سام نے دونوں پیکٹ اسکے ہاتھ میں دیدیئے۔ مورس نے پہلے بروک کا پیکٹ کھولا۔ اور کئی ہیئر نکل کر فرش پر گر پڑے۔ سام نے لپک کر انہیں اٹھا لیا۔

"دوسرا بھی کھول کر دیکھو۔" اس نے کہا اور جوش میں خود ہی لپک کر کھولنے لگا۔ لیکن پیکٹ کے اندر نگاہ پڑتے ہی اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

"مورس یہ تو بچھو ہیں۔"

پانچ چھ سیاہ رنگ کے بڑے بڑے بچھو پیکٹ سے نکل کر فرش پر آ رہے اور اپنا ڈنک اٹھائے آگے بڑھنے لگے۔ مورس نے ان کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھا اور اندھا دھند گولیاں چلانے لگا۔ نک نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور دو تین گھونسے مار کر سام کو گرا دیا پھر اس نے جلدی سے وہ لیور دبا دیا جس سے جھولا چلتا تھا۔ گھوڑے ایک دم حرکت میں آ گئے۔ اس سے پہلے کہ مورس ان پر فائر کر سکتا، وہ دوسری طرف گھوم گئے تھے۔ نک درمیان میں لگے ہوئے اس موٹے آہنی ڈنڈے کو پکڑ کر رک گیا۔ جو جھولے کے ساتھ ہی گھومنا شروع کر دیتا ہے۔ گھومتے گھومتے وہ جیسے ہی مورس کے سامنے آیا اس کے پیر چل گئے۔ دونوں لاتیں اسکے پیٹ پر پڑیں۔ اور مورس کرسی سمیت دھکیل بچھوؤں پر جا گرا۔ سام جو اتنی دیر میں اٹھنے کے قابل ہو گیا تھا۔ یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اب وہ اس جھگڑے سے بھر پایا چنانچہ اٹھتے ہی اس نے دروازے کا رخ کیا اور ایک دم ہوا گتا چلا گیا۔

* * *

"ہم زندگی بھر تمہارا احسان نہیں بھلا سکتے۔" ڈوروتھی نے اپنی کلائیاں سہلاتے ہوئے کہا۔ "مجھے بتاؤ ہم کس طرح تمہارا شکریہ ادا کریں۔"

"بس پولیس کو خون کرو دو تاکہ وہ آکر مورس کو گرفتار کر لے۔" نک نے جواب دیا۔ "میرا خیال ہے کہ اسی کار کی ڈکی میں اب تک بروک کی لاش موجود ہو گی۔"

"مگر ان بچھوؤں کا کیا ہو گا۔" ڈان ڈفنے نے پریشانی سے کہا۔

"یہ بالکل بے ضرر ہیں۔" نک نے بتایا۔ "تم انہیں ہاتھ سے پکڑ کر اٹھا سکتے ہو۔ ان کے ڈنک توڑ دیئے گئے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان کی صورت ہی خوفناک ہے کمزور اعصاب والے انہیں دیکھتے ہی دل کے دورے میں مبتلا ہو جائیں۔ اگر کوئی پکڑنے سے رہ گیا تو یہاں کی سردی میں ضرور مر جائیگا۔ یہ گرم آب و ہوا کے عادی ہوتے ہیں۔"

"تو تم اب جا رہے ہو۔" ڈوروتھی نے پوچھا۔

"ہاں۔ بس یہ دو چار گرے ہوئے ہیئر اٹھا لوں۔" نک نے جواب دیا۔

پیٹر فوس قصبہ میں اسکا انتظار کر رہا تھا۔ اس معاملے میں پولیس کی مداخلت اسکی آئندہ ہیئر اسمگل کرنے کی کوششوں کا خاتمہ کر دے گی۔ نک نے سوچا مگر کم سے کم وہ یہ آخری کھیپ اس تک ضرور پہونچا دے گا۔ ممکن ہے پیٹر اسے کمیشن کے طور پر ایک آدھ ہیرا دیدے۔ خاص طور سے ایک ہلکے نیلے رنگ کا بے داغ خوبصورت ہیرا وہ گلوبر کی انگوٹھی میں لگوانے کے لئے منتخب کر چکا تھا۔



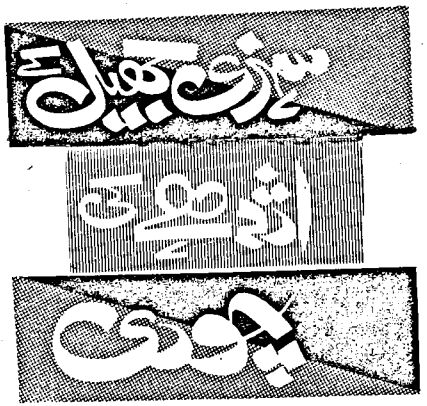



کوئی معمولی اٹھائی گیرہ نہیں تھا۔ وہ صرف ایسی چیزیں چراتا تھا جن کی بازار میں کوئی قیمت ملنا تو درکنار کوئی یقین ہی نہیں کر سکتا تھا کہ ایسی معمولی چیز چرائی بھی جا سکتی ہے لیکن اس کے باوجود نک ویلوٹ کی چرائی ہوئی چیز کی قیمت جسے وہ اپنی اصطلاح میں معاوضہ کہا کرتا تھا، دوڑتی ہوئی اس تک پہنچ جایا کرتی تھی اور اب تو یہ معاوضہ تیس ہزار ڈالر تک جا پہنچا تھا۔ ہر ماہ ایک آدھ کیس ہاتھ آ جانا عام سی بات تھی۔ اسکا خیال تھا کہ اگر وہ کوئی دوسرا دھندہ کر رہا ہوتا تو اتنا خوش حال ہرگز نہ ہوتا جتنا اسے اس کے اس موجودہ پیشے نے بنا دیا تھا۔ چیزیں چرانے میں وہ کچھ اتنا ہی ماہر تھا۔

لیکن مسٹر مارٹن کی باتیں سن کر اسے اپنی مہارت پر نئے سرے سے غور کرنا پڑا۔ مارٹن ادھیڑ عمر کا ایک بزنس مین تھا۔ وہسکی کا گھونٹ حلق سے اتارنے کے بعد اب وہ تنقیدی نگاہوں سے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے نک ویلوٹ کو دیکھ رہا تھا۔

"تم چیزیں چراتے ہو؟" اس نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا حالانکہ اسے علم تھا کہ اس وقت وہ ایک چور ہی سے مخاطب ہے۔

"جی ہاں۔ چیزیں۔ لیکن غیر معمولی اہمیت کی۔" نک نے کہا۔ "دولت اور ہیرے جواہرات کے علاوہ۔"

"ایک سمندری اژدہا چرا سکو گے؟" مارٹن نے بڑی معصومیت سے کہا۔

نک ولیوٹ نے اپنے ہونٹوں سے سگریٹ الگ کرنے کے بعد مارٹن کے سنجیدہ چہرے پر نظر ڈالی۔ "جناب ایسی کوئی کوشش میں نے کبھی نہیں کی۔ میں صرف اُن چیزوں کو چرانے کی کوشش کرتا ہوں، جن کا اس دنیا میں وجود ہو۔"

مارٹن نے شاید نک کے جواب میں پوشیدہ طنز کو محسوس کر لیا تھا۔ اس نے ایک طویل سانس لی اور اپنی کرسی کی پشت سے ٹک گیا۔ یگفتگو مین ہیٹن کے ایک مشہور ہوٹل کے ایک ایئر کنڈیشنڈ کمرے میں ہو رہی تھی۔ باہر جون کی تیز دھوپ ارض و سما کو جھلائے دے رہی تھی اور اس ایئر کنڈیشنڈ کمرے میں بیٹھا ہوا مسٹر مارٹن ہاتھ میں وہسکی کا گلاس تھامے اڑدہوں کی دنیا میں مشغول کر رہا تھا۔

"بہرحال اس کا وجود ہے۔" مارٹن نے کمرے میں پھیلے ہوئے طویل سکوت کو توڑتے ہوئے کہا۔ "یہ اور بات ہے کہ اب اسکی شکل بدل گئی ہو۔ کناڈا کے ساحل کے قریب میری ایک تفریح گاہ ہے جو روہلی جھیل کے نام سے مشہور ہے۔ تیراکی، کشتی رانی اور مچھلی کے شکار کے لئے بہترین جگہ ہے۔ اور چونکہ یہ گرمیوں کی ابتدا ہے اس لئے میری کمائی کا سیزن شروع ہونے والا ہے۔"

"تو کیا یہ اژدہا اسی روہلی جھیل میں پایا جاتا ہے؟" نک نے اپنے گلاس میں مزید وہسکی انڈیلتے ہوئے کہا۔

"یہی تو مصیبت ہے۔" مارٹن نے اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ "کہ وہ اژدہا روہلی جھیل میں نہیں بلکہ سنہری جھیل میں پایا جاتا ہے۔"

"اور یہ سنہری جھیل کہاں واقع ہے؟"

"میری جھیل سے بیس میل دور شمال کی طرف۔" مارٹن نے بتایا۔ "اور اس سیزن میں سارے سیاح اسی طرف رخ کر رہے ہیں۔ اگر صورت حال یہی رہی تو میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہوں گا اور سنہری جھیل کا مالک لیری پائیک دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹے گا حالانکہ اس نے اپنا کاروبار پچھلے سال سے ہی شروع کیا ہے اور پھر وہ کوئی بڑی جھیل بھی نہیں ہے۔ سیاحوں کی ایک بڑی تعداد ہر سال میری جھیل پر آتی تھی لیکن اس مرتبہ مچھلی کا شکار کرنے والے چند سیاحوں نے دن کے وقت یا ممکن ہے رات رہی ہو وہ چیز وہاں دیکھی ہے۔ اور اسی لئے سیاح اب ادھر ہی کا رخ کر رہے ہیں۔"

"وہ چیز، یعنی سمندری اژدہا؟"

"ہاں" مارٹن نے کہا۔ "پہلے تو یہ سمجھا گیا تھا کہ وہ لوگ میں رہے ہوں گے۔ کیونکہ زیادہ چڑھ جانے کی صورت میں بعض اُ کو غیر معمولی قسم کی چیزیں نظر آنے لگتی ہیں لیکن ان میں سے ایک خا سیاح نے اس کا فوٹو بھی اتارا تھا حالانکہ اس کا فاصلہ زیادہ ہو وجہ سے فوٹو میں کسی چیز کی واضح نشان دہی نہیں ہو سکی ہے۔"

"یعنی آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ حقیقت میں وہ اژدہا ہے۔" نک نے کہا۔

"ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ میں نے جب پہلی بار جھیل میں کسی اژدہے کی موجودگی کے بارے میں سنا تو بہت خوش ہو میں سمجھ رہا تھا کہ اس سے لیری پائیک کی بزنس کو سخت نقصان پہنچے کیونکہ ایسی جھیل میں کون تفریح کرنا پسند کریگا جس میں کوئی اژدہا ہو لیکن یہ محض میری خوش فہمی تھی۔" اتنا کہہ کر مارٹن نے اپنے گلاس کا وہسکی حلق میں انڈیل لی۔ نک پُرتجسس نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا مارٹن نے گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "کیونکہ جب سیاحوں نے سنہری جھیل میں کسی اژدہے کی موجودگی کے بارے میں سنا اس کو ایک نظر دیکھنے کے شوق میں اسی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں۔"

نک کو یاد آیا۔ بیشک پچھلے دنوں اخبارات میں اس ایسی کوئی خبر ضرور پڑھی تھی لیکن یہ سوچ کر کہ گھٹیا قسم کے اخبارات بھرنے کی غرض سے اس قسم کی خبریں چھاپتے رہتے ہیں۔ اس نے اس کوئی دھیان نہیں دیا تھا اور پھر اگر کسی جھیل میں کوئی اژدہا دیکھا بھی تھا تو ایک چور کی صحت پر اس کا کیا اثر پڑ سکتا تھا۔ لہٰذا اب سنہری جھیل میں کسی اژدہے کی موجودگی پر یقین کرنے کے لئے مجبور

"تو یہ پچھلے ماہ کا ذکر ہے؟" اس نے مارٹن سے پوچھا

"ہاں اور پچھلے ماہ سے ہی میری بزنس ٹھپ ہوئی ہے اس ہفتہ بھی ایک جوڑا اس شے کو دیکھنے میں کامیاب ہو گیا تھا جو وہ چاندنی رات میں جھیل کی سطح پر تیر رہی تھی۔"

"ممکن ہے کہ وہ اژدہا نہ ہو یا وہ خاص خاص ہی کو ہی نظر آتا ہو۔"

"بہرحال کچھ نہ کچھ ہے ضرور۔" مارٹن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "ہاں خوب یاد آیا۔ لیری پائیک ایک ذہانت میں مرکس میں رہ چکا ہے اور وہ جانوروں کو تربیت دینے میں بڑا ماہر ہے۔ وہ۔"

"تو کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ کسی اژدہے کو سدھانے میں کامیاب ہو گیا ہے؟"

"مجھے یقین تو نہیں ہے لیکن وہ جو کچھ بھی ہے میں اسے ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہتا ہوں۔" مارٹن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"آپ جانتے ہیں کہ ایسی انوکھی چیزیں چرانے کی فیس میں تیس ہزار ڈالر لیتا ہوں؟"

"میرے لئے یہ رقم زیادہ نہیں ہے۔ دوسری صورت میں مجھے اپنی جھیل سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔ مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس بار میں ٹیکس کی رقم بھی نہ نکال سکوں گا جو مجھے حکومت کو ادا کرنی ہے۔"

"اچھی بات ہے مسٹر مارٹن۔" نک نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا "میں اس اژدہے کو چرانے کی کوشش ضرور کروں گا بشرطیکہ اسکا وجود ہو۔"

نک ولیوٹ کو یاد نہیں آ رہا تھا کہ وہ کنیڈا کے ساحل پر کبھی آیا ہوا۔ اور پھر روہلی اور سنہری جھیل والے علاقے تو اس کیلئے بالکل نئے تھے۔ وہ محض اندازہ سے مارٹن کے بتائے ہوئے راستہ پر اپنی کار دوڑائے چلا جا رہا تھا۔ اسے اپنے سامنے سیاہ تارکول کی سڑک سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ آخر کار ایک دوراہے پر اسے رک جانا پڑا۔ مارٹن کے کہنے کے مطابق بیشک یہاں دو بورڈ لگے ہوئے تھے جن میں سے ایک پر روہلی جھیل" اور تیر کے نشان کے نیچے بارہ میل لکھا ہوا تھا اور دوسرے پر "سنہری جھیل" اور تیر کے نشان کے نیچے سولہ میل لکھا ہوا تھا۔ پہلے نک کا ارادہ مارٹن کی روہلی جھیل کو دیکھنے کا تھا لیکن اچانک اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور کار کا اسٹیئرنگ سنہری جھیل کی طرف گھما دیا۔ ویسے بھی اس کا ہدف سنہری جھیل ہی تھا جہاں آجکل اژدہا دیکھا جا رہا تھا۔

لیری پائیک کی جھیل کافی اونچائی پر واقع تھی یہی وجہ تھی کہ اس میں تفریحی کشش بہت کم تھی لیکن اس کے باوجود بقول مارٹن لیری پائیک اس اژدہے کی موجودگی کی بدولت دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹ رہا تھا۔

ایک موڑ پر کار گھماتے ہی اسے سنہری جھیل کا جھل مل کرتا ہوا پانی دکھائی دینے لگا۔ جھیل کے اطراف میں چھوٹے بڑے بنگلے اور ہٹیں نظر آ رہی تھیں۔ اسے مارٹن کا بیان کچھ کچھ درست معلوم ہونے لگا کیونکہ ابھی سیزن ٹھیک سے شروع بھی نہیں ہوا تھا لیکن جھیل کی سطح پر کشتیوں کی ایک اچھی خاصی تعداد نظر آ رہی تھی۔

جگہ جگہ بورڈ لگے ہوئے تھے جن پر آنیوالے سیاحوں کیلئے مختلف ہدایات درج تھیں۔ ایک بورڈ پر اس کی نظر پڑی جس پر لکھا تھا "آفس سنہری جھیل" تیر کے نشان کے سامنے ایک بڑی عمارت تھی۔ عمارت کے سامنے میدان میں بہت سی کاریں کھڑی تھیں۔ نک نے اپنی کار پارک کی اور نیچے اتر آیا۔ سب سے پہلے اس کی نظر جس چیز پر پڑی وہ ایک سڈول جسم والی لڑکی تھی جو سفید بیکینی پر نیلے رنگ کا کوٹ اور پہنے ہوئے تھی وہ ہاتھ میں ایک رجسٹر تھامے اس کے قریب سے ہی گزر رہی تھی۔

"کیا آپ بتا سکیں گی کہ مسٹر پائیک کا آفس کس طرف ہے؟" نک نے اس سے پوچھا۔

"کیوں نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں مسٹر پائیک کی سکریٹری ہوں آئیے میرے ساتھ۔"

نک اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا پھر جیسے ہی اس کی نظریں لڑکی کے جسم کے نشیب و فراز پر پڑیں لڑکی نے گھوم کر اس سے کہا۔ "مسٹر پائیک کو آپ کا کیا نام بتاؤں؟"

"مجھے ولیوٹ کہتے ہیں۔"

"یعنی مخمل۔" لڑکی نے شرارت آمیز لہجے میں کہا۔

"اور مصنف ہوں۔" نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تب تو آپ یقیناً اسی اژدہے کے سلسلے میں آئے ہیں۔"

"آپ نے بڑی جلدی اندازہ لگا لیا محترمہ۔"

"جی نہیں دراصل بات یہ ہے کہ اس اژدہے کے چرچے اب اخبارات میں بھی ہونے لگے ہیں اور اس کی تصدیق کی غرض سے کافی رپورٹر آتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ ہمارا یہ سیزن بڑا شاندار رہے گا۔"

عمارت میں داخل ہونے پر سب سے پہلے استقبالیہ کاؤنٹر

دکھائی دیا جس پر دو لڑکیاں موجود تھیں۔ قریب ہی ایک دروازہ تھا جسے لڑکی نے کھولتے ہوئے کہا "تشریف لائیے"

آفس بڑے سلیقے کا تھا۔ سبز رنگ کے صوفوں کے درمیان ایک بڑی سی میز تھی جسکے پیچھے ایک صحت مند جسم والا شخص پھولدار شرٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ عمر یہی کوئی چالیس سال رہی ہوگی۔ چہرہ سُرخ تھا جس سے سخت گیری مترشح تھی۔ نک کو یاد آیا۔ مارٹن نے بتایا تھا کہ پائیک سرکس میں رہ چکا ہے اور جانوروں کو تربیت دینے میں ماہر ہے۔

"یہ کوئی ملاقاتی ہیں مس مارٹن؟" اس نے نک کو دیکھے بغیر اپنی سکریٹری سے پوچھا۔

"یس مسٹر پائیک۔ مگر یہ مصنف ہیں اور اژدہے کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔"

"ضرور ضرور۔" لیری پائیک نے چہک کر کہا "مگر آپ اژدہے کی تفصیل مس مارٹن سے بھی معلوم کر سکتے تھے خیر۔ اس میں کوئی ہرج نہیں کہ میں خود آپ کو بتاؤں۔" یہ کہہ کر پائیک نک سے مصافحہ کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ نک نے محسوس کیا کہ اس کی توند بڑھنا شروع ہوگئی ہے جو شاید جھیل کی آمدنی اچانک بڑھ جانے کا نتیجہ تھا۔ پائیک نے ایک صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "کس رسالے سے آپ کا تعلق ہے؟ کوئی مشہور رسالہ ہے؟"

"ماہنامہ ہے۔ ابھی کوئی خاص مشہور تو نہیں ہے لیکن مجھے امید ہے کہ اس میں جب آپ کی جھیل میں دیکھے جانے والے اژدہے سے متعلق مضمون اسکی تصویر کے ساتھ شائع کروں گا تو آپکی جھیل کے ساتھ ساتھ میرا رسالہ بھی مشہور ہو جائیگا۔"

"ہاں یہ تو ہے جناب۔" پائیک نے بے دلی سی ہنسی کے ساتھ کہا "مجھے ولیوٹ کہتے ہیں۔"

"ولیوٹ! عجیب و غریب نام ہے۔"

"جی ہاں مصنف عام طور پر ایسی قسم کے اوٹ پٹانگ نام رکھتے ہیں۔ شہرت حاصل کرنے کے لئے۔ ہم میں اچھوتا پن ہونا فرض ہے۔"

"بالکل ٹھیک۔ بالکل۔ میں مصنفین کی اقتاد طبع سے خوب واقف ہوں۔ اسے جوڈی۔" اس نے اپنی سکریٹری کو مخاطب کر کے کہا "ذرا دو کپ کافی کے لئے کہہ دو۔"

سکریٹری یہ سنکر کمرہ سے باہر چلی گئی۔ پائیک نے اسے جوڈی کہہ کر مخاطب کیا تھا اور اپنی سکریٹری کو کسی ملاقاتی کے سامنے اس کے پہلے نام سے مخاطب ہونیکا مطلب یہ تھا کہ وہ بہت اچھے موڈ میں تھا۔ اور پھر ایک رسالے کے مصنف سے پُراخلاق طریقے سے آنے کا مطلب بڑا واضح تھا۔ یعنی جھیل کی پبلسٹی۔

نک نے کہا "مسٹر پائیک ابھی تک کتنے لوگ اس اژدہے یا بلا یا جو کچھ بھی آپ نے اس کا نام رکھا ہو دیکھ چکے ہیں؟"

نک کے سوال پر لیری پائیک بڑے طنزیہ انداز میں مسکرایا اور بولا "ایک منٹ ٹھہریئے۔" پھر اس نے انٹر کام اُٹھایا اور اس کے ماؤتھ پیس میں بولا "ارے جوڈی۔ میرے خیال سے ایک درجن سے زائد لوگ اب تک اس چیز کو دیکھ چکے ہیں؟"

"بالکل ٹھیک ہے جناب۔" میز پر رکھے ہوئے اسپیکر سے آواز آئی۔ شاید وہ برابر والے کسی کمرہ سے بول رہی تھی۔

"سُنا آپنے۔" پائیک نے انٹر کام اسی جگہ پر رکھتے ہوئے "اچھا آپ دونوں میں سے کسی نے اسے دیکھا ہے۔" نک نے پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن ایک خاتون نے پچھلے ستمبر میں اسے بہت قریب سے دیکھا تھا وہ آپ کو اس کی پوری تفصیل بتا سکے گی۔ اس کا مسز فوسٹر ہے۔"

"اچھا آپکے خیال میں وہ کیا شے ہو سکتی ہے؟ میرا مطلب ہے کہ ممکن ہے وہ اژدہا نہ ہو بلکہ کوئی اور شے ہو۔"

پائیک نے اپنے شانے جھٹکتے ہوئے کہا "اسکے متعلق بھلا میں کیا کہہ سکتا ہوں سوائے اسکے کہ وہ کوئی بھی شے ہو لیکن میرے کاروبار کے لئے بڑی منفعت بخش ثابت ہو رہی ہے۔"

"لیکن کچھ لوگ اسے محض فراڈ سمجھ رہے ہیں۔ یعنی اُنلوگ کا کہنا ہے کہ آپنے یہ بات محض اپنی تفریح گاہ کی مشہوری کی خاطر گڑھی ہے۔"

"ہاں لیکن جب آپ [illegible] اس شے کو دیکھا ہے گفتگو کریں گے تو آپ کو لوگوں کی یہ دلیل بے بنیاد نظر آنے لگے گی۔ میرے خیال میں سب سے بہتر شہادت اس مچھیرے کی ہوگی جو جھیل کے مشرقی کنارے پر اپنی جھونپڑی میں رہتا ہے۔ وہ بے چارہ مجھ سے شکایت کرنے آیا تھا کہ اس اژدہے کی وجہ سے اس کی روزی ماری جا رہی ہے کیونکہ جھیل میں سیاحوں کی ایک بہت بڑی تعداد مچھلی کا شکار کرتی رہتی ہے۔ بہرحال آپ ان لوگوں سے ضرور ملئے میرے پاس چند فوٹو بھی ہیں جو ان سیاحوں میں سے کچھ نے اُتارے ہیں لیکن وہ اس قدر دھندلے ہیں کہ آپ انہیں دیکھ کر مطمئن نہیں ہو سکیں گے۔"

"جناب میں تو خود یہی چاہتا ہوں کہ خدا کرے وہ اژدہا ہی ہو۔" نک نے کہا "کیونکہ ایک مصنف ہونے کی حیثیت سے مجھے بھی اس اژدہے سے کچھ آمدنی ہونے کی توقع ہے، جی ہاں۔"

"ٹھیک ہے۔ اور پھر۔" پائیک نے جملہ پورا کرنے سے پہلے اپنے سامنے پڑے ہوئے پیکٹ میں سے سگریٹ کھینچا اور سُلگاتے ہوئے بولا "اس شے کو فراڈ گردانے میں روپہلی جھیل کا مالک مارٹن سب سے پیش پیش ہے کیونکہ میری تفریح گاہ کی شہرت کی وجہ سے اسکی بزنس پر کافی اثر پڑا ہے۔"

"ہاں لیکن اگر یہ اژدہا سنہری جھیل کے بجائے اگر روپہلی جھیل میں نمودار ہوتا تو آپ کس پوزیشن میں ہوتے مسٹر پائیک؟"

"ارے وہ میں۔" لیری پائیک نے بغلیں جھانکتے ہوئے کہا "وہ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کے سوچنے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے۔"

"آپنے مجھے لاجواب کر دیا ہے مسٹر پائیک۔" نک نے جھینپ جانے کے سے انداز میں کہا "ویسے میں مسٹر فوسٹر سے ضرور ملوں گا۔"

کافی ختم ہونے کے بعد پائیک بولا "اگر مسز فوسٹر کے پاس آپ ابھی جانا چاہتے ہوں مسٹر ولیوٹ تو جوڈی آپ کو وہاں چھوڑ آئے گی۔ وہ ہٹ نمبر ۱۲ میں ٹھہری ہوئی ہے۔"

پھر چند رسمی جملے ادا کرنے کے بعد نک ولیوٹ پائیک کے دفتر سے نکل آیا۔ مس جوڈی بھی اس کے ساتھ تھی۔

"تمہاری کار دیکھ کر تو اندازہ ہوتا ہے کہ تم کسی رسالے کے مصنف نہیں بلکہ ایڈیٹر ہو۔" اس نے نک کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر نہیں ہوں تو اب ضرور ہو جاؤں گا۔ تم ذرا مجھے مسز فوسٹر کی ہٹ کا راستہ بتلاتی جاؤ۔" نک نے اگنیشن میں چابی گھماتے ہوئے کہا۔ کار تازہ روغن کئے ہوئے بنگلوں اور ہٹوں کے درمیان سے گزرنے لگی۔ نک کو یہ جگہ بڑی بھلی معلوم ہوئی جھیل کی سطح سے ٹکرا کر آنے والی لطیف ہوا کے جھونکے اسے مسحور کئے دے رہے تھے۔ اُسے ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے وہ پائیک کی سکریٹری مس جوڈی محبوبہ کے ساتھ نہیں بلکہ اپنی پیاری محبوبہ گلوریا کے ساتھ تفریح کر رہا ہو۔

مسز فوسٹر کی ہٹ جلد ہی آگئی۔ عمارت ایک منزلہ تھی جس پر تازہ رنگ روغن کیا گیا تھا۔ ڈرائنگ روم میں ایک ہی عمر کی چار عورتیں برج کھیل رہی تھیں ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مس جوڈی نے کہا۔ "یہ مسز فوسٹر ہیں۔"

مسز فوسٹر کی عمر کم از کم چالیس سال ضرور رہی ہوگی، چہرہ زیادہ دلکش نہیں تھا لیکن اسے دلکش بنانے کے لئے اس نے گہرے میک اپ کا سہارا ضرور لیا تھا۔

"اور یہ ہیں مسٹر ولیوٹ۔" جوڈی نے نک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "جو آپ سے اس اژدہے کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں ایک رسالہ کے مصنف بھی ہیں۔"

"اوہ۔" بڑھیا نے اپنے ہونٹ دائرہ کی شکل میں بنائے اس کوشش میں اس کی دونوں آنکھیں بھی قدرے باہر نکل آئی تھیں۔ پھر اس نے ہاتھ کے تاش ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ "میں تمہیں اس کی پوری تفصیل بتا سکتی ہوں۔"

نک کو ایک خالی کرسی پیش کی گئی۔ جوڈی اجازت لے کر واپس جا چکی تھی۔ کرسی سنبھالنے کے بعد نک نے ان تینوں عورتوں پر بھی سرسری نظر ڈالی جو شاید کچھ بوریت محسوس کرنے لگی تھیں۔ لیکن اس کے برخلاف ــــــ مسز فوسٹر کے چہرہ کی بشاشت دیکھ اس نے اندازہ لگایا کہ شاید وہ اس انتظار میں ہی تھی کہ وہ کسی کو اژدہے کی تفصیل بتانے اور اپنا پیٹ ہلکا کرے۔

"میں اس اژدہے کے وجود پر شبہ کر رہی تھی کیونکہ میں اس قسم کی خیالی چیزوں پر قطعی یقین نہیں رکھتی لیکن چونکہ مسٹر سیل براؤن بھی اسے دیکھ چکے ہیں اس لئے اپنی آنکھوں پر یقین کرنا پڑا۔"

اژدہے کے متعلق بتاتے وقت وہ ولیوٹ کے ساتھ ساتھ اپنی تینوں سہیلیوں کو بھی برابر مخاطب کرتی جا رہی تھی حالانکہ نک کا

اندازہ تھا کہ اس کی یہ سہیلیاں بیسوں مرتبہ اس تذکرہ کو سنکر بور ہو چکی ہونگی

مسز فوسٹر نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا "ہاں تو وہ پورے چاند کی رات تھی اور جھیل کی وسط میں تیزی سے تیرتے ہوئے اژدہے کے لمبے لمبے کان صاف دکھائی دے رہے تھے۔"

"کان!" نک نے حیرت سے کہا۔

"ہاں اس کے دو کان تھے دور سے چھوٹے دکھائی دے تھے لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ ایک فٹ سے کسی طرح کم نہیں ہوں گے۔ وہ اپنے ان کانوں سے کئی فٹ اونچا پانی اڑا رہا تھا اور میں اپنی موٹر بوٹ سے اس کا پیچھا کر رہی تھی۔

"آپ اس کے کتنے قریب جا سکی تھیں؟"

"میرے اور اس کے درمیان مشکل سے بیس یا تیس فٹ کا فاصلہ رہ گیا ہوگا۔ وہ زیادہ بڑا نہیں تھا۔ اس کا سر زیادہ سے زیادہ دو یا تین فٹ لمبا رہا ہوگا۔ اف میرے خدا اسے دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ رنگ شاید گہرا سبز تھا۔ لمبے لمبے کانوں میں سبز گھاس کے تنکے بھی پھنسے ہوئے تھے۔"

"آپ اس کی لمبائی دیکھ سکی تھیں؟"

"لمبائی!" مسز فوسٹر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا "نہیں کیونکہ وہ ہر تھوڑی دیر بعد ایک غوطہ ضرور لگاتا تھا۔"

"ہوں" نک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا "پھر کیا ہوا؟"

"پھر!" مسز فوسٹر نے آنکھیں باہر نکال کر کہا "پھر وہ اچانک میری طرف بڑھنے لگا" یہ کہہ کر وہ اس طرح سنبھل کر بیٹھ گئی جسے اس وقت بھی وہ اژدہا اس کی طرف آ رہا ہو۔

"پھر کیا ہوا مسز فوسٹر؟"

"پھر وہ میری بوٹ کے قریب سے گزر کر کنارے کی طرف چلا گیا۔"

"اوہ تو اس نے کچھ نہیں کہا، میرا مطلب ہے کہ اس نے آپ پر حملہ تو نہیں کیا؟"

"بالکل نہیں۔"

"اچھا آپ نے اس کا مزید تعاقب نہیں کیا؟"

"نہیں۔ میں دراصل اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر اس قدر خوفزدہ ہو گئی تھی کہ دوبارہ تعاقب کرنے کی ہمت نہ کر سکی۔"

"آپ کو یقین ہے مسز فوسٹر کہ وہ اژدہا ہی تھا؟"

"بلاشبہہ وہ اژدہا ہی تھا۔"

"آپ نے اس سے قبل کبھی اژدہا دیکھا تھا؟"

"نن نہیں۔"

"تو آپ اسے اژدہا کیسے سمجھ رہی ہیں؟"

مسز فوسٹر بغلیں جھانکنے لگی لیکن اس نے بڑی ڈھٹائی سے کہا "دراصل مجھے بھی پہلے شبہہ ضرور ہوا تھا لیکن بعد میں مسٹر سیلی براؤن نے اس کی تصدیق کر دی تھی کہ وہ اژدہا ہی ہے۔"

"مسٹر سیلی براؤن" نک نے سوچتے ہوئے کہا "وہی مچھیرا تو نہیں جو جھیل کے مشرقی کنارے پر رہتا ہے؟"

"ہاں ہاں وہی وہ تنہا وہاں رہتا ہے۔ اس کی جھونپڑی کے علاوہ اور کوئی جھونپڑی وہاں نہیں ہے۔"

ویلوٹ جب جانے کے لئے کھڑا ہوا تو مسز فوسٹر نے کہا "اوہ تو کیا اب آپ سیلی براؤن کے پاس جائیں گے؟"

"ضروری نہیں ہے" نک نے کہا "دراصل آپ نے اژدہے کی تصویر کچھ اس پیرائے میں کھینچی ہے کہ اب مجھے مزید کسی تصدیق کی ضرورت نہیں۔ اب مجھے بھی اس اژدہے کے وجود پر یقین آ گیا ہے۔"

مسز فوسٹر کی ہٹ سے نکلنے کے بعد اب نک کی کار جھیل کے مشرقی کنارے کی طرف جا رہی تھی۔ وہ مسز فوسٹر سے یہ ضرور کہہ آیا تھا کہ اب مسٹر سیلی سے ملنے کی ضرورت نہیں لیکن اب اس کا خیال تھا کہ مل لینے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ ویسے بھی کسی شے کو چرانے سے پہلے اس کے متعلق مکمل معلومات ضروری ہوتی ہیں اور پھر یہ تو سمندری اژدہے کا معاملہ تھا۔ نک ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ وہ اس اژدہے کو قابو میں کرنے اور اسے چرانے کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کریگا۔

مسٹر سیلی براؤن کی جھونپڑی تلاش کرنے میں اسے کوئی خاص دقت نہیں ہوئی۔ درختوں کے جھنڈ کے نیچے وہی ایک واحد جھونپڑی تھی۔ سیلی براؤن اسے جھونپڑی سے باہر ہی ٹہلتا ہوا ملا جیسے اسی کا انتظار کر رہا ہو۔ ممکن تھا کہ اسے پہلے ہی سے مطلع کر دیا گیا ہو یا ممکن تھا کہ یہ محض اتفاق رہا ہو۔ نک نے سوچا۔

"میں اس جھیل میں نظر آنے والے اژدہے کے متعلق کچھ معلومات چاہتا ہوں۔" نک نے اس سے کہا "کیا آپ اس سلسلے میں میری کچھ مدد کر سکتے ہیں؟ میرے خیال سے سب سے پہلے آپ ہی نے اسے دیکھا تھا۔"

"ہاں سب سے پہلے یہ شرف شاید مجھے ہی حاصل ہوا تھا لیکن اب میں اسے کئی مرتبہ دیکھ چکا ہوں" سیلی نے پائپ کا دھواں فضا میں بکھیرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بڑا طنز چھپا تھا جسے نک محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔

سیلی نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا "پہلی مرتبہ لیبر ہالی ڈے کی تعطیلات کے موقع پر میں نے اسے دیکھا تھا۔ بڑی بھیانک چیز ہے۔ لمبی گردن اور لمبے سبز چہرہ پر دہکتی ہوئی سرخ سرخ آنکھیں۔ پہلے تو میں سمجھا کہ شاید مچھلی ہے لیکن جب اس نے پھپکار مار کر کئی گز پانی اوپر اڑایا تو میرے ہوش اڑ گئے اگر میں اپنی کشتی وہاں سے ہٹا نہ لے گیا ہوتا تو شاید وہ اسے الٹ ہی دیتا۔" یہ کہہ کر اس نے ہونٹوں میں پائپ دبایا اور گہرے گہرے کش لینے لگا۔

نک ویلوٹ نہ جانے کیوں خود کو اس وقت احمق تصور کرنے لگا تھا۔ سیلی براؤن نے پھر کہا "اگر تم ہٹ نمبر ۱۱۲ والی اس بڑھیا سے ملے ہوتے تو وہ تمہیں اچھی طرح اس اژدہے کی تفصیل بتا دیتی تم نے یہاں آنے کی زحمت بیکار کی نوجوان۔"

"ارے وہ بڑھیا تو مجھے خبطی دکھائی دیتی ہے۔ میں اس سے مل چکا ہوں، اس کی باتوں سے مسخرہ پن جھلکتا ہے۔ میں چاہتا تھا کہ کسی سنجیدہ آدمی سے معلومات حاصل کروں اسی لئے آپ کے پاس چلا آیا۔"

"بہرحال سیاح لوگ جس قسم کی چیزوں کو دیکھنا پسند کرتے ہیں ویسی ہی چیزیں انہیں نظر آنے لگتی ہیں۔ وہ گہرے سبز رنگ کا سپاٹ جلد والا اژدہا ہے۔ سر اور گردن کے تناسب سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ اس کی لمبائی کم سے کم پچاس فٹ ضرور رہی ہوگی۔" سیلی نے کہا

"آپ مچھلیاں بیچنے کے لئے پکڑتے ہیں؟" نک نے حیرت زدہ ہونے کے بجائے سوال کیا۔

"ہاں کیوں؟"

"تو پھر محترم مجھے کہنے دیجئے کہ آپ اس اژدہے سے قطعی خائف نہیں ہیں۔"

"یہ اندازہ تم نے کس طرح لگایا؟"

"یہی نہیں بلکہ میں نے یہ اندازہ بھی لگایا ہے کہ آپ کو محض اس اژدہے کی وجہ سے تجارت میں کافی نقصان ہو رہا ہے۔"

"تم کون ہو؟" سیلی نے اسے مشتبہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"میں ایک سیاح ہوں لیکن کسی سمندری اژدہے کے وجود پر قطعی یقین نہیں رکھتا۔ یہ محض ایک تصوراتی عفریت ہے۔ میں نے سنا ہے کہ اس جھیل کے مالک لیری پائیک نے آپ کو دھمکی بھی دی ہے۔"

"ہاں وہ چاہتا ہے کہ میں اپنی اس جھونپڑی کو اٹھا کر کہیں اور لے جاؤں لیکن پائیک کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی میں اس کے اس اژدہے کو کان سے پکڑ کر باہر لے آؤں گا پھر سب لوگ دیکھیں گے۔"

"وہ کس طرح؟" نک نے سوال کیا۔

"یہ دیکھو" وہ نک کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی جھونپڑی کے ایک گوشہ میں لے گیا جہاں مچھلیاں پکڑنے والا ایک بہت بڑا جال رکھا ہوا تھا۔ اس جال سے کئی ٹن وزنی مچھلی بھی پکڑی جا سکتی تھی "اس جال کے آگے سنہری جھیل میں کوئی شعبدہ کام نہیں کر سکیگا۔"

نک حیرت سے اس جال کو دیکھ رہا تھا۔

سیلی نے کہا "میں ہر روز صبح شام شکار پر جاتے وقت اس بھاری جال کو بھی اپنی کشتی میں رکھ لیتا ہوں۔ جب بھی وہ اژدہا مجھے سطح پر نظر آیا سمجھ لو کہ اس کا آخری دن ہوگا۔"

نک نے تعریفی نگاہوں سے سیلی کی طرف دیکھا اور گردن ہلائی۔ بڑا کارآمد جال تھا بلکہ وہ تو یہاں تک سوچ رہا تھا کہ کہیں اژدہا چرانے سے پہلے اسے سیلی کا یہ جال نہ چرانا پڑے۔ ظاہر تھا کہ وہ اس اژدہے کا شکار کسی غلیل یا رائفل سے تو کرنے سے رہا۔ یہ اور بات تھی کہ بعد میں وہ اس جال کو معذرت کے ساتھ اسے لوٹا دیتا۔

وہ سیلی سے نصف گھنٹے تک مزید گفتگو کرتا رہا۔ دراصل سیلی کے عجیب و غریب رویہ نے اسے الجھن میں ڈال دیا تھا لیکن وہ اتنا اندازہ ضرور لگا چکا تھا کہ سیلی اس اژدھے کو پکڑنے کا مصمم ارادہ کر چکا ہے۔ مجموعی طور پر نک کا خیال تھا کہ سیلی سے اسکا ملنا نہایت کارآمد رہا ہے۔

نک نے فی الحال سنہری جھیل پر ہی ٹھہرنا مناسب سمجھا۔

ہوٹل سنہری جھیل میں بھی تھی مگر مہنگا ہوٹل تھا۔ اس نے ایک مرد اپنے نام سے ریزرو کروایا ورنہ اسکا خیال تھا کہ بعد میں شاید یہاں کھڑے ہونے کی جگہ ملنا بھی دشوار ہو جائیگی۔

سب سے بڑا مرحلہ اس اژدہے کو بچشم خود دیکھنے کا تھا۔ اسے ایک نظر دیکھنے کے بعد ہی وہ چوری کرنے کے پروگرام کو ترتیب دے سکتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس کے سنہری جھیل کے قیام کے دوران جلد یا بدیر اژدہا ضرور نظر آئیگا کیونکہ اگر یہ پائیک کا پھیلایا ہوا کوئی فراڈ تھا تو اب گاہے بگاہے اس کا ظاہر ہونا ضروری تھا پچھلے پندرہ دن سے وہ کسی سیاح کو نظر نہیں آیا تھا۔

دوسرے دن نک نے ڈنر کے بعد بیئر کے ٹن خریدنے کی نیت سے نیچے جانے کا ارادہ کیا۔ کمرہ کو مقفل کرنے کے بعد وہ زینے سے اتر کر نچلی منزل کے ہال میں آیا اور کاؤنٹر سے بیئر کے چار ٹن خریدنے کے بعد جیسے ہی گھوما کاؤنٹر پر رکھے ہوئے ٹیلیفون پر نظر پڑتے ہی اسے گلوریا یاد آ گئی۔ کیوں نہ لگے ہاتھوں اسے بھی فون کر لیا جائے۔ کیونکہ ابھی تک گلوریا کو نہیں معلوم تھا کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ وہ اسے اپنی مشغولیت کے بارے میں قطعی لاعلم رکھتا تھا البتہ اتنا بتا لے میں وہ کوئی ہرج نہیں سمجھتا تھا کہ سیلز مین کی حیثیت سے اب کسی شہر جا رہا ہے۔ یا اب وہ کس شہر سے اسے فون کر رہا ہے۔ گلوریا بھی اس کی مشغولیت کے بارے میں جاننے کے لئے کبھی مضر نہیں ہوئی تھی اور اس کی یہی ادا نک کو بھا گئی تھی دونوں کو ایک دوسرے کی محبت سے مطلب تھا اس کے فعلوں سے نہیں۔

گلوریا سے گفتگو کرنے کے بعد نک دوبارہ اڑ پر پہنچا لیکن دروازہ پر پہنچتے ہی وہ ٹھٹک گیا۔ اس کی چھٹی حس کمرہ میں کسی کی موجودگی کا احساس دلا رہی تھی۔ اس نے اپنے بغلی ہولسٹر سے پستول نکال لیا۔

اس نے بڑی آہستگی سے قفل میں چابی گھمائی اور دبے پاؤں دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ میں اندھیرا تھا لیکن اسے یہ دیکھنے میں قطعی دقت نہیں ہوئی کہ کوئی شخص اس کے سوٹ کیس کو بلنگ پر رکھ کر ٹارچ کی روشنی میں اس کی تلاشی لے رہا ہے۔ اس نے یہ بھی اندازہ لگایا تھا کہ یہ کوئی عورت ہے۔

اس نے دروازہ کے قریب لگا ہوا الیکٹرک سوئچ آن

کر دیا "کڈا یو ننگ مس جوڈی کیا کسی خاص چیز کی تلاش ہے؟"

کمرے میں روشنی ہوتے ہی وہ اچھل پڑی تھی لیکن فوراً ہی وہ سنبھل کر سیدھی کھڑی ہو گئی اور اپنے کھلے ہوئے سیدھے بالوں میں انگلیوں سے کنگھی کرتے ہوئے بولی "مسٹر ولیوٹ میں دراصل دیکھ رہی تھی کہ تم کون ہو اور تمہارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟"

"بہت خوب!" نک نے دروازہ بند کر کے اسے مقفل کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن براہ راست مجھ سے پوچھ لیا ہوتا۔ چوروں کی طرح کمرہ میں داخل ہونے کی کیا ضرورت تھی؟ خیر میں تمہیں اب بتائے دیتا ہوں کہ میں کون ہوں اور یہاں کس لئے آیا ہوں۔ ذرا دو گلاسوں میں بیئر نکالو۔"

"مجھے جانے دو۔" اس نے دروازہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا

"کیوں میرے متعلق معلومات حاصل کئے بغیر؟"

"میں شور مچا دوں گی۔"

"لیکن میرا یہ پستول قطعی شور نہیں مچاتا ہے۔ اس میں سائلنسر لگا ہوا ہے بڑی خاموشی سے گولی تمہاری کھوپڑی میں پیوست ہو جائیگی۔" نک نے پستول لہراتے ہوئے کہا "چلو شاباش دو گلاسوں میں بیئر نکالو۔"

مجبوراً اسے نک کے کہنے پر عمل کرنا پڑا۔ وہ بیئر کا گلاس بھر کر اس کی طرف گھومی اور اٹھلا کر نک سے کہا۔

جھوٹ بولتے ہو تم مصنف ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مصنف کبھی ایسے نہیں ہوتے۔

"کیوں، تم کو مجھ میں کوئی کمی نظر آئی ہے؟"

"کمی۔ یہاں اکثر مصنف آتے رہتے ہیں لیکن تم میں ایک بات بھی مصنفوں جیسی نہیں ہے۔ تمہاری حرکات و سکنات کسی جاسوس کم نہیں ہیں کیونکہ تم.....

اس کا جملہ پورا نہ ہو سکا۔ کمرہ کے باہر کی جانب سے کسی چیخنے کی آواز آئی تھی۔ شاید کوئی بیرونی کاریڈر میں چیخا تھا۔

"اژدہا!" کوئی پھر چیخا "وہ پھر دکھائی دیا ہے۔"

نک تقریباً چھلانگ لگا کر بستر سے نیچے اترا۔ اپنا پستول ہولسٹر میں ڈالنے کے بعد اس نے اپنا کوٹ پہنا اور بٹن لگاتا ہوا دروازہ کی طرف لپکا۔ "کہاں چلے؟" جوڈی نے پوچھا۔

"اژدہے کو دیکھنے" نک نے کہا اور دروازہ کھول کر کاریڈر میں

اژدہا دور جھیل کی سطح پر اب بھی پانی اڑاتا ہوا جا رہا تھا۔ فاصلہ شاید ایک میل رہا ہو۔ نک اپنی کشتی بڑی تیزی سے اس کی طرف لئے جا رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس اژدہے کی کمین گاہ معلوم کر لے۔ اس کا اندازہ تھا کہ جھیل کے مشرقی کنارے پر ہی اس کی کمین گاہ ہو گی اس لئے وہ اژدہے کے کنارے پر پہنچنے سے پہلے ہی اسے جا لینا چاہتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ یہ عفریت خشکی پر اپنا ٹھکانہ ضرور بنائے ہوئے ہو گی۔ کیونکہ سردیوں میں جھیل کی سطح منجمد ہو جاتی تھی اور ایسی صورت میں اتنی بڑی عفریت کا جھیل کی تہہ میں بغیر تازہ ہوا کے زندہ رہنا قطعی ناممکن تھا۔ اس لئے سردیوں کا زمانہ اسے یقینی طور پر خشکی پر پناہ لے کر گزارنا پڑتا ہو گا۔ اور پھر صرف اسی صورت میں مارٹن کا یہ دعویٰ کہ پائیک جانوروں کو تربیت دینے کا ماہر ہے درست ثابت ہو سکتا تھا۔

اب وہ اس بلا سے صرف ایک فرلانگ کے فاصلہ پر رہ گیا تھا اور اسے پانی میں غوطے لگاتا آگے بڑھتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ اسکا رنگ سبز تھا۔ لمبے منہ کے بعد موٹی گردن بھی تھی۔ نک سوچ رہا تھا کہ کاش وہ اس کی پوری لمبائی دیکھ سکتا۔

ایک لمحہ کے لئے نک نے سوچا کہ سیلی والے جال سے اس کو

اولیائے کرام کی سوانح نگار صبا آفرین ہگرامی کے ضخامین کا مجموعہ

عظمت کے مینار

قیمت ۸۰ روپے

اولیائے کرام جو مینارۂ نور ہدایت تھے
خطہ پنجاب کی زینت نہیں اپنے قدم کا موضوع بنایا ہے۔

ان دنوں جب ہر طرف حرص و ہوا، عیش کوشی، شعبدہ شر، ضلالت اور نفسانفسی کا دور دورہ تھا۔ انسان ذہنی انتشار، جہالت و ظلمت اور جہالت و بے حسی میں مبتلا تھا، روشنی کے ان میناروں نے انسانیت کے ضمیر کو اپنی طرف بلایا، ڈگمگاتے انسانوں کی راہ متعین کی اور ان کے مقام آشنا کئے۔

عظمتوں کے ان میناروں کے کارنامے

ان کی مقدور نہ ہو گی آج بھی ہماری روحانی کشور میں وہ ہم میں موجود نہیں لیکن اپنے کلام میں موجود ہیں، ہمیں بتاتے ہیں کہ ذہنی سفر کی طرح ہے، اس کے نیچے بھاگو گے تو وہ آگے آگے رہے گی۔ ہمارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا لیکن اگر اس پر بھاگو گے تو وہ تمہارے پیچھے دوڑے گی۔ ایک ایسی چیز جو سراب کی طرح ہو اس کے پیچھے بھاگنے کا حاصل؟

کتابیات پبلی کیشنز پوسٹ بکس ۲۲ ریگل منشن بلیو ایمپریس آئی آئی چندریگر روڈ کراچی

یقیناً قابو میں کیا جا سکتا ہے لیکن جیسے ہی وہ اپنی کشتی آسکے اور قریب لے گیا۔ اس شے نے اپنا راستہ بدل دیا۔ اب وہ تیزی سے اسکی کشتی سے دور ہوتی جا رہی تھی۔ شاید وہ کشتی کے انجن کی آواز سے بھڑک گئی تھی۔ پھر نک کے دیکھتے ہی دیکھتے اس شے نے پانی میں غوطہ لگایا اور نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

نک کافی دیر تک اسی جگہ کشتی لئے کھڑا رہا لیکن وہ دوبارہ سطح پر نہیں اُبھری۔ پندرہ منٹ گزر جانے کے بعد اچانک نک کے ذہن میں ایک نئے خیال نے سر اُبھارا اور وہ تیزی سے کناروں کی طرف بڑھا۔ خشکی پر اُگی ہوئی ایک جھاڑی کے عقب میں اس نے کشتی روک دی اور انجن بند کر کے نیچے اُتر آیا۔ جہاں درختوں کے جھنڈ کے نیچے اچھا خاصا اندھیرا تھا۔ چاندنی گھنی شاخوں سے چھن کر زمین تک نہیں پہنچ پا رہی تھی۔ دوسرے جگہ جگہ لمبی گھاس اور جھاڑیاں بھی تھیں۔ وہ اس اندھیرے میں سیلی براؤن کی جھونپڑی کی طرف بڑھا لیکن جھونپڑی خالی تھی۔ سیلی موجود نہیں تھا پھر وہ کہاں تھا۔ یقیناً وہ بھی اس اژدہے کے چکر میں ہوگا۔ ابھی نک اتنا ہی سوچ پایا تھا کہ اچانک اسے ایک چیخ سنائی دی۔

یہ کسی اژدہے کی نہیں بلکہ انسانی چیخ تھی جو زیادہ دُور سے نہیں آئی تھی۔ بڑی کرب ناک چیخ تھی۔ وہ سمت کا اندازہ لگا کر اسی طرف دوڑا اور تلاش شروع کرنے کے تقریباً دس منٹ بعد اس نے ایک جھاڑی کے قریب کسی شخص کو اوندھے منہ پڑا پایا۔

نک نے اپنی جیبی ٹارچ کی روشنی اس پر ڈالی اور ہاتھ بڑھا کر اسے سیدھا کیا۔ یہ سیلی براؤن تھا۔ اس کا سر جگہ جگہ سے کچلا ہوا تھا اور گہرے زخموں سے تازہ تازہ خون نکل کر نرم مٹی میں جذب ہو رہا تھا۔ نک نے غور سے دیکھا۔ کھوپڑی اس قدر چکنا چور تھی کہ کسی قسم کی فوری طبی امداد بھی کارگر نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ مر چکا تھا۔

٭ ٭ ٭

اس کے بعد تو جیسے سنہری جھیل کی تفریح گاہ میں بھونچال آگیا۔ یہاں شاید اپنی نوعیت کا یہ پہلا قتل تھا۔ پولیس کی پوری گارڈ نے پائیک کے آفس پر دھاوا بول دیا تھا۔ اخباری نمائندوں اور فوٹو گرافروں کی تعداد ان کے علاوہ تھی۔ ایک مقامی اخبار نے تو یہاں تک لکھ دیا تھا کہ اس قتل کا یقینی طور پر سمندری اژدہے سے تعلق ہے۔ اس طرح سنہری جھیل کے اژدہے کی شہرت میں جو تھوڑی بہت کسر رہ گئی تھی سو وہ بھی پوری ہو گئی تھی۔

پہلے نک نے سوچا تھا کہ سیلی کی لاش کو کہیں چھپا دے لیکن پھر اس خیال سے کہ ایسا کرنے سے اژدہا غائب نہ ہو جائے۔ اس نے یہ نہیں کیا تھا لیکن ایک گمنام شخص کی حیثیت سے اس نے اس قتل کی اطلاع پولیس کو ضرور دیدی تھی لیکن چونکہ سنہری جھیل کے ہوٹل میں اسے ٹھہرے ہوئے دو ہی دن ہوئے تھے اس لئے پولیس کی پوچھ گچھ سے وہ بھی نہ بچ سکا تھا۔

پولیس سے فرصت پانے کے بعد اس نے اپنی کار سنبھالی اور وہاں سے بھاگ لیا۔ اب اسے سنہری جھیل سے دور ہی رہنا تھا۔ تا وقتیکہ قتل والا معاملہ ٹھنڈا نہ پڑ جائے۔

دوسرے دن صبح سویرے وہ مارٹن کی روپہلی جھیل پہنچا۔ مارٹن اسے ناشتہ کی میز پر ملا۔ نک کو بھی ناشتہ میں حصہ لینا پڑا۔ پھر جیسے ہی اس نے چھری کانٹا سنبھالا مارٹن نے کہا۔ "تو تم نے اس شخص کو قتل کر دیا۔"

"میں کیوں قتل کرتا؟"

"اوہو۔" مارٹن نے حیرت سے کہا "میں تو سمجھا تھا کہ ممکن ہے وہ تم پر حملہ آور ہوا ہو اور تم اپنے بچاؤ کی خاطر اسے ـــ"

"جی نہیں آپ کا یہ خیال غلط ہے۔" نک نے کہا۔

"ویسے اس سلسلہ میں تمہیں ایک آدھ قتل کرنا پڑے تو کوئی ہرج نہیں ہے میں اسکا الگ سے معاوضہ دیدونگا۔" مارٹن نے کہا

"مسٹر مارٹن میں قتل نہیں کرتا۔ میں صرف ایک چور ہوں اور جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے کبھی کوئی قتل نہیں کیا۔"

"تو کیا اژدہا چرانے کا ارادہ تم نے ترک کر دیا ہے؟" مارٹن نے بڑی معصومیت سے کہا۔

"بالکل نہیں میں اسے ضرور چراؤں گا بشرطیکہ آپ کو اب بھی اس کی ضرورت ہو۔"

پھر ایک گھنٹے بعد نک مارٹن کے ہمراہ اس کے دفتر سے نکل رہا تھا۔ ابھی وہ برآمدہ ہی میں تھے کہ ایک فوکس ویگن کی پک اپ گرد اُڑاتی ہوئی آئی اور دفتر کے سامنے رک گئی۔ نک نے دیکھا سنہری

جھیل کا مالک لیری پائیک اور اس کی سکریٹری مس جوڈی اُتر رہے تھے۔

مارٹن نے نک کی توقع کے خلاف چہک کر ان دونوں کا استقبال کیا "کہو پائیک تمہارا اژدہا کیسا ہے؟" اس نے پائیک سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ پائیک کے چہرہ پر کرختگی کے آثار تھے وہ فوری طور پر مارٹن کے سوال کا جواب دینے کے بجائے اسے گھورتا رہا۔ لیکن اس کی سکریٹری جوڈی، جو نک کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی، خاموش نہ رہ سکی۔ "مسٹر ویلوٹ آپ کو مسٹر مارٹن کے ہمراہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔" اس نے کہا۔ "میرا قیاس سو فیصد درست نکلا لیکن مجھے یہ امید نہیں تھی کہ مسٹر مارٹن سنہری جھیل کی شہرت سے اس قدر حواس باختہ ہو جائیں گے کہ قتل جیسے جرم سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔" مارٹن نے غرّا کر کہا۔

"نہیں مسٹر مارٹن مجھے کہنے دیجئے۔" جوڈی نے مارٹن سے کہا "آپ نے مسٹر ویلوٹ کے ہاتھوں اس مچھیرے سیلی براؤن کو اس طرح قتل کرایا ہے کہ بادی النظر میں یہ حرکت سنہری جھیل والے اژدہے کی معلوم ہو اور اس طرح جھیل کی شہرت کو نقصان پہنچے لیکن اطلاعاً عرض ہے کہ کل ہمارے یہاں سیاحوں کا اتنا رش تھا کہ میں سارا دن ریزرویشن کرتی رہی تھی۔"

نک نے لیری پائیک کی طرف دیکھا اور کہا۔ "آپ بھی تو کچھ اظہار خیال فرمائیے مسٹر پائیک۔"

"مم میں۔ نہیں مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے میرے خیالات میری سکریٹری سے مختلف نہیں ہیں۔"

"گٹ آؤٹ۔" مارٹن حلق کے بل دھاڑا۔ "تم دونوں یہاں سے نکل جاؤ۔ میں تمہیں الزام تراشی کی اجازت ہرگز نہیں دوں گا۔"

"چلو جوڈی۔" پائیک نے اسکا بازو پکڑ کر واپس جاتے ہوئے کہا "پولیس ان لوگوں سے خود ہی نمٹ لے گی۔" دونوں پک اپ میں بیٹھے اور جس طرف سے آئے تھے اسی طرف چلے گئے۔

"کمبخت سارا موڈ چوپٹ کر گئے۔" مارٹن نے اپنا سانس درست کرتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال سے آپ کو اس وقت وہسکی کے ایک پیگ کی ضرورت ہے۔" نک نے کہا

"تم نے ٹھیک کہا۔ آؤ بار میں چل کر بیٹھیں۔" مارٹن نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ خود نک بیئر پینے کے موڈ میں تھا۔ آدھا گلاس خالی کرنے کے بعد اس نے مارٹن کو گھور کر دیکھا اور کہا۔ "یہ بہت بُرا ہوا کہ اب آپ پر ایک قتل کا الزام ہے۔"

"تو کیا تم بھی یہی سمجھ رہے ہو کہ وہ قتل میں نے کیا ہے۔" مارٹن نے کہا۔

"حالات ایسے ہی ہیں۔" نک نے کہا "آپ نے جس مقصد کیلئے مجھ سے معاہدہ کیا تھا وہ ابھی تک پورا نہ ہو سکا۔ ظاہر ہے کہ وہ اژدہا ابھی تک چوری نہیں ہوا۔ ہاں البتہ اس مچھیرے سیلی براؤن کی تڑخی ہوئی کھوپڑی میں ضرور دیکھ سکا ہوں۔ اور پھر صبح آپ مجھ سے کہہ چکے ہیں کہ اس سلسلہ میں اگر کوئی قتل بھی ہو جائے تو کوئی ہرج نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے لیکن میں نے ایسا کوئی قدم نہیں اُٹھایا ہے ظاہر ہے کہ اگر مجھے ایسا کرانا مقصود ہوتا تو یہ کام بھی میں تم سے ہی کراتا کیونکہ اس معاملہ میں ایک سے زیادہ آدمیوں کو رازدار نہیں بنایا جا سکتا۔"

نک خاموشی سے اپنے گلاس کو گھورتا رہا اور مارٹن اس کے چہرہ کی طرف۔ آخر کار نک نے کہا "آپ کے پاس کوئی ٹرک یا بڑا پک اپ ہے؟ اگر پیچھے کی طرف سے بند ہو تو زیادہ بہتر ہے۔"

"ہاں ایسا ایک ٹرک میرے پاس ضرور موجود ہے لیکن تم اسکا کیا کرو گے؟"

نک ویلوٹ نے مسکرا کر کہا "آج رات میں سنہری جھیل والے اژدہے کو چراؤں گا۔"

٭ ٭ ٭

نک کو اب اپنا کام بڑا آسان معلوم ہونے لگا تھا۔ سیلی براؤن کی لاش خشکی پر پائی جانے کی وجہ سے اب یہ بات صاف ہو گئی تھی کہ جھیل کی وہ مخلوق خشکی پر بھی آتی ہے۔ نک کا خیال تھا کہ اس مخلوق کو یقینی طور پر کسی بڑے کمرہ یا کھلے احاطہ میں رکھا جاتا ہوگا اور وہ جگہ جھیل کے مشرقی کنارے پر ہی واقع ہوگی۔

رات کو دس بجے وہ کیل کانٹے سے لیس ہو کر سنہری جھیل کے مشرقی کنارے پر جا پہنچا۔ رات چاندنی تھی۔ بیس منٹ کی انتھک جدوجہد

کے بعد اس نے آخر کار اس جگہ کا سراغ لگا ہی لیا۔ یہ گیرج نما ایک عمارت تھی جسے سیمنٹ کی چادروں سے تعمیر کیا گیا تھا۔ پھاٹک بند تھا۔ عمارت سے متصل ایک جھونپڑی بھی تھی لیکن وہ خالی تھی۔ نک نے عمارت کے پھاٹک کے سامنے زمین پر اس عفریت کے پیروں کے نشانات بھی دیکھے اور معنی خیز انداز میں گردن ہلائی۔

یقیناً چھان بین کرنے والے پولیس کے افراد نے اس جگہ کو نظر انداز کر دیا تھا۔ ویسے بھی یہ جگہ گھنے درختوں کے عقب میں تھی خود نک بھی اس عمارت تک نہ پہنچ پاتا اگر وہ زمین پر نشانات نہ دیکھ لیتا۔

گیرج کے دروازہ میں مضبوط قفل پڑا ہوا تھا لیکن نک کی جیب میں موجود اوزاروں کے سامنے اس کی کوئی حقیقت نہیں تھی قفل کھولنے کے بعد نک نے بڑی آہستگی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

باہر چاندنی تھی لیکن اندر اندھیرا گھپ تھا۔ چند لمحے وہ سانس روکے دروازہ کے قریب ہی کھڑا رہا۔ سیلی کے تڑخی ہوئی کھوپڑی اسے یاد تھی کم سے کم وہ اپنی کھوپڑی اس نمونہ کی نہیں بنوانا چاہتا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی ابھی اس عفریت کی گرم گرم سانس اسکے چہرے سے ٹکرائے گی اور اسے اپنی جان بچانی مشکل ہو جائیگی

اس عفریت کے علاوہ نک کا اندازہ تھا کہ اس گیرج نما عمارت میں دیگر لوازمات مثلاً بجلی کا چولہا اور سبز روغن کرنے کی مشین بھی موجود ہوگی۔ کافی دیر تک چپ سادھے کھڑے رہنے کے بعد نک نے اپنی جیبی ٹارچ روشن کی اور اس کی روشنی ادھر اُدھر ڈالنا شروع کی۔

"گڈ ایوننگ مسٹر ویلوٹ"۔ یہ آواز اسے پشت کی جانب سے سنائی دی تھی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا اور دیکھتے ہی پہچان گیا۔ یہ لیری پائیک تھا جو نیم کھلے دروازہ میں کھڑا تھا۔ آخر کار تم یہاں تک پہنچ ہی گئے"۔

"میرے ہاتھ میں پستول ہے پائیک۔ خیال رہے" نک نے اسے وارننگ دی۔

"تم یہاں کس لئے آئے ہو؟"

"میں یہاں تمہارے اس شہبدہ کو لینے آیا ہوں جس نے مسٹر مارٹن کی راتوں کی نیند حرام کر رکھی ہے" نک نے کہا

"مجھے پہلے ہی شبہہ تھا کہ مارٹن نے تمہاری خدمات کرائے پر حاصل کی ہیں اور اگر میں تمہیں پہچاننے میں غلطی نہیں کر رہا ہوں تو تم ہی مشہور چور رنک ویلوٹ ہو"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا" نک نے کہا "ظاہر ہے کہ تم مجھے پولیس کے حوالے کرنے سے رہے کیونکہ یہ بات صرف مجھے ہی معلوم ہے کہ تمہارا یہ شبدہ ایک شخص کی جان لے چکا ہے"

"وہ محض ایک حادثہ تھا"

"نہیں مسٹر پائیک وہ حادثہ نہیں تھا۔ سیلی کی ماہی گیری محض تمہارے اژدہے کی وجہ سے ٹھپ ہو گئی تھی۔ کیونکہ جس علاقہ کے پانی میں اژدہے جیسی کوئی عفریت موجود ہو وہاں کی مچھلیاں علاقہ چھوڑ دیتی ہیں۔ سیلی اس صورت حال سے کافی پریشان تھا۔ اس پر طرہ یہ کہ تم نے اسے اپنی جھونپڑی جھیل کے مشرقی کنارے سے ہٹا لے جانے کی دھمکی دیدی کیونکہ اس کی رہائش تمہارے اژدہے کی آمد و رفت میں رکاوٹ ثابت ہو رہی تھی۔ دوسرے سیلی سمجھ چکا تھا کہ یہ سارا فراڈ محض سنہری جھیل کو مشہور کرنے یا یوں کہا جائے کہ سیاحوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور ان کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کے لئے تم ہی نے پھیلایا تھا اس لئے اس نے تمہارے اژدہے کو پکڑنے اور اس کا راز فاش کرنے کی ٹھانی اور دو تین مرتبہ ایسی کوشش بھی کر چکا تھا جو قطعی ناکام رہی تھیں کیونکہ تمہارا تربیت یافتہ اژدہا کافی گہرائی میں بھی غوطہ لگانے کا ماہر ہے۔ بہرحال تمہیں سیلی کا یہ طرز عمل ایک آنکھ نہ بھایا اور بھانا بھی کیسے؟ بھلا ایک ناچیز مچھیرا تمہارا لاکھوں کی آمدنی والی اسکیم میں کیسے آڑے آسکتا تھا۔ اس لئے پہلی فرصت میں تم نے اسے اپنے راستہ سے ہٹا دیا"

"لیکن سیلی کو میں نے قتل نہیں کیا۔ اسے تو۔"

"تمہارے اژدہے نے موت کے گھاٹ اُتارا ہے یہی کہنا چاہتے ہو نا تم؟ لیکن کیوں؟"

"میں کیا جانوں" پائیک نے کہا۔

"میں بتائے دیتا ہوں" نک نے کہا "اس رات سیلی نے اژدہے کو جھیل سے نکال کر خشکی میں اس کیبن گاڑی کی طرف آتے دیکھ لیا تھا اور تم بھی اسکے ساتھ تھے بھلا تم ایک ایسے شخص کو کہاں زندہ چھوڑ سکتے تھے جو تمہارے اژدہے کے راز سے واقف ہو گیا ہو لہٰذا تم نے اپنے تربیت یافتہ اژدہے کو اشارہ کیا اور اس نے اپنے آقا کا حکم مانتے ہوئے غریب سیلی کی کھوپڑی کو چور کر ڈالا۔ کیوں میں غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں؟"

لیری خاموش تھا لیکن اتنی دیر میں اس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی عادی ہو چکی تھیں اور اس نے اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ نک کے ہاتھ میں پستول نہیں بلکہ ٹارچ ہے۔ اس نے بڑی پھرتی سے اپنی جیب سے پستول نکال لیا۔ "اپنے ہاتھ اوپر اُٹھاؤ۔ اب تم یہاں سے بچ کر نہیں بھاگ سکو گے"۔ اس نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر قریبی دیوار میں لگا ہوا ایک سوئچ آن کر دیا جس سے گیرج میں روشنی پھیل گئی۔

لیری نے کہا "اژدہے کا راز اس گیرج سے باہر نہیں جا سکتا۔ اب تم بھی سیلی کی طرح مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"

"بیوقوفی نہ کرو پائیک بہتر ہے کہ اپنی عفریت باہر نکالو اور اسے ٹرک میں سوار کرنے میں میری مدد کرو۔ اسے مارٹن کے حوالے کر کے مجھے اس سے اپنا معاوضہ وصول کرنا ہے"

"تم گھاس کھا گئے ہو ویلوٹ" پائیک نے مسکرا کر کہا "بہتر ہے کہ اُلٹے پیروں پیچھے ہٹ کر داہنے ہاتھ والا دروازہ کھولو اور اندر داخل ہو کر خود کو اس عفریت کے سامنے پیش کر دو۔ وہ میرے ایک اشارہ پر تمہارا حشر سیلی جیسا بنا دیگی۔ پیچھے ہٹو" پائیک نے اپنا پستول فضا میں لہرایا۔

نک کے پاس اب کوئی چارا نہیں تھا اسے پائیک کا کہنا ماننا پڑا۔ اس کے ہاتھ میں صرف ٹارچ تھی۔ پستول نکالنے کا موقع بھی نہیں مل سکا تھا اسے دراصل گیرج میں داخل ہونے سے پہلے ہی پستول ہاتھ میں لے لینا چاہئے تھا۔ لیکن اب تو غلطی ہو ہی گئی تھی وہ پستول پیچھے ہٹاتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ بند کمرہ کے دروازہ پر پہنچ گیا۔ وہ عفریت اسی کمرہ میں بند تھی۔

"اچھی بات ہے مسٹر پائیک" نک نے کہا "لیکن یاد رکھ خود اپنے پیر پر کلہاڑی مار رہے ہو"

"تم میری فکر مت کرو" پائیک نے غرا کر کہا۔

نک کے چہرہ پر بڑی ناامیدی چھائی ہوئی تھی اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ پائیک بڑی پھرتی سے لپکا بڑھا اور دروازہ مقفل کر دیا۔

نک کے اندر داخل ہوتے ہی بند کمرہ سے کچھ اس قسم کی آوازیں آنے لگیں جیسے کمرہ میں بھونچال آگیا ہو۔ پھپھکاروں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے نک کسی خوفناک شے کی زد سے بچنے کی کوشش کر رہا ہو۔

آخر کار پائیک کو ایک بڑی کرب ناک چیخ سنائی دی، جو بلاشبہہ نک ویلوٹ کی تھی اور جسے سن کر پائیک کے ہونٹوں پر ایک طویل مکروہ مسکراہٹ پھیل گئی۔ اسے نک کی گھٹی گھٹی سی ایک اور چیخ سنائی دی اس کے بعد مکمل سکوت چھا گیا۔

* * *

لیری پائیک نے دس منٹ تک مزید اور انتظار کیا اس کے بعد اس نے دروازہ کھولا اور نک ویلوٹ کی لاش کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا باہر لے آیا۔ لاش کا حشر سیلی کی لاش سے مختلف نہیں تھا۔ نک کی کھوپڑی بھی جگہ جگہ سے زخمی تھی جس سے تازہ خون رس رہا تھا۔

پائیک کے لئے اب کوئی مشکل نہیں تھی بس نک ویلوٹ کی لاش کو ٹھکانے لگانا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ اس کی لاش کو اُٹھانے کے غرض سے جھکا۔ اس کے منہ پر ایک لات پڑی جو بلاشبہہ ویلوٹ کی تھی یہ پائیک کی اُمید کے سراسر خلاف تھا اس لئے وہ تین قلابازیاں کھا گیا پھر جب

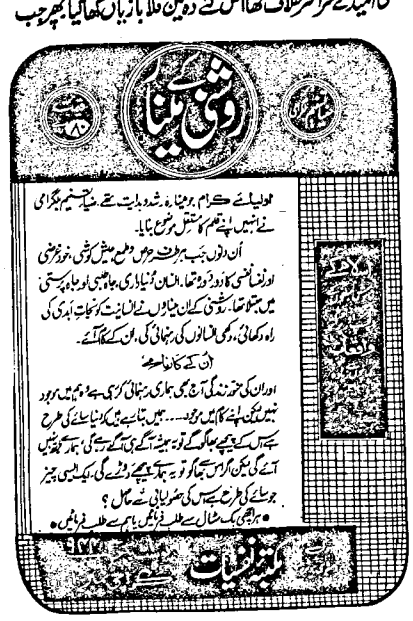

سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے سامنے نک ولیوٹ کھڑا مسکرا رہا تھا۔ ہاتھ میں پستول بھی تھا۔

"تو تم مرے نہیں؟" پائیک نے حیرت سے کہا۔

"نہیں میں اپنا کوئی کیس ادھورا چھوڑ کر نہیں مرسکتا۔" نک نے کہا۔ "مسٹر پائیک تمہیں یاد ہوگا کہ عفریت کے کمرے میں داخل ہوتے وقت میرے ہاتھ میں ٹارچ تھی لیکن وہ صرف ٹارچ ہی نہیں ہے۔ اسے پلٹ کر جب ایک بٹن دبایا جاتا ہے تو اس میں سے پتلے سیال قسم کی ایک تیز دھار نکلتی ہے اور جس کے چہرہ پر پڑ جائے اسے جلا دیتی ہے لیکن حقیقت میں وہ جلد کو جلاتی نہیں بلکہ اس قدر ٹھنڈا کر دیتی ہے کہ جان محسوس ہوتی ہے۔ تمہاری عفریت نے جیسے ہی مجھ پر حملہ کیا میں نے اس کے چہرہ پر وہی سیال پھینک دیا اور وہ اپنی آنکھیں میچ کر کرہ کے دوسرے کونے میں جا کھڑی ہوئی۔

"اور یہ زخم۔" پائیک نے اس کی زخمی کھوپڑی کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں یہ زخم اور ان سے رستا ہوا خون اور وہ میری کراٹے کی چیخیں جو تم نے سنی تھیں۔ سب کچھ ایک ڈرامہ تھا جس سے تم دھوکہ کھا گئے۔" یہ کہہ کر نک پائیک کے قریب گیا اور دوسری طرف گھومنے کے لئے کہا۔ پھر جیسے ہی وہ دوسری طرف گھوما اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ نک نے اپنے پستول کا دستہ پوری قوت سے اسی کھوپڑی پر جڑ دیا تھا۔

پھر تھوڑی دیر کے قریب نک ولیوٹ نے مارٹن کو جگایا۔

"تیس ہزار ڈالر کی رقم کا انتظام کرو۔" نک نے کہا۔

"تو کیا تم اژدہا لے آئے؟" مارٹن نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا

"ہاں وہ باہر تمہارے ٹرک میں بند ہے۔" نک نے کہا۔

پھر وہ دونوں جلدی سے باہر آئے جہاں ٹرک کھڑا تھا۔

"دیکھنا چاہتے ہو؟" نک نے کہا اور ٹرک کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔

"اُونٹ!" مارٹن نے چیخ کر کہا۔

"ہاں سبز رنگ کیا ہوا اونٹ۔" نک نے کہا۔ کیونکہ اس کا جبڑا قریب قریب سمندری اژدہے سے ملتا جلتا ہے اور دونوں کا ان بھی تقریباً ویسے ہی ہیں۔ پائیک نے اس کی بناوٹ سے فائدے اُٹھایا اور اسے اژدہا بنا کر پیش کیا۔ ادھر سیاح جو نفسیاتی طور پر صرف نئی چیز دیکھنا ہی پسند کرتے ہیں۔ اسے حقیقت میں اژدہا سمجھے۔ لیکن غریب سیلی براؤن پائیک کی اس تیکنک کو سمجھ گیا تھا جبکہ مسز فوسٹر ایک سیاح ہونے کی وجہ سے اسے اژدہا سمجھنے اور سمجھانے پر مصر تھی۔

"کمال ہے!" مارٹن نے حیرت سے ٹرک میں بیٹھے اور جگالی کرتے ہوئے اونٹ کو دیکھا۔

"سیلی براؤن کی تڑخی ہوئی کھوپڑی اور اس کی لاش کے پاس پیروں کے نشانات دیکھ کر ہی میں سمجھ گیا تھا کہ وہ اژدہا نہیں حقیقت میں اُونٹ ہے۔"

"لیکن میں اس اُونٹ کا کیا کروں گا؟" مارٹن نے کہا۔

"اسے اپنی تفریح گاہ میں چھوڑ دینا۔ بچے مفت میں سبز اونٹ کی سواری کیا کریں گے۔" نک نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد مارٹن اپنے دفتر میں بیٹھا نک کو دینے کے لئے تیس ہزار ڈالر کا چیک لکھ رہا تھا۔ نک نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور گلوریا کے نمبر ڈائل کئے۔ دوسری طرف سے گلوریا کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔ "تم کہاں ہو پیارے نک؟"

"یہاں روہیلی جھیل پر۔ تم بھی کل ہی صبح روانہ ہو جاؤ۔ کچھ دن ہم یہاں تفریح کریں گے۔"

"لیکن میں سبز جھیل جانا پسند کروں گی۔ کیونکہ وہ آج ایک اژدہا ہے۔"

"وہ اژدہا میں روہیلی جھیل پر ہی اُٹھا لایا ہوں۔ اب وہ سنہری جھیل میں کبھی نظر نہیں آئیگا۔ تم سیدھی میرے پاس آؤ۔" رسیور رکھنے کے بعد نک ولیوٹ اور مارٹن دونوں ہی ہنس رہے تھے۔



گلوں کی چوری

"میں آپ کا بہت مشکور ہوں مسٹر نک ولیوٹ کہ آپ میری دعوت پر فوراً یہاں تشریف لے آئے۔" میری ہیسکن نے ولیوٹ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

نک نے غور سے میری ہیسکن کا جائزہ لیا۔ وہ ایک گھنٹے قبل ہی لندن پہنچا تھا۔ اسے کل رات کو بذریعہ ڈاک لندن کا ریٹرن ٹکٹ ایک ہزار ڈالر کے نوٹ اور ایک خط نیویارک میں موصول ہوا تھا۔ خط میں نک سے لندن میں فوری ملاقات کی درخواست کی گئی تھی۔ خط بھیجنے والا کوئی میری ہیسکن تھا۔ اس نے خط میں لندن کے ایک اعلیٰ ہوٹل میں وقت کا تعین کیا تھا اور اسکے ساتھ اپنی شناخت کے لئے نشانیاں تحریر کی تھیں۔

میری ہیسکن نے احتیاطاً چاروں طرف دیکھ کر دھیمے لہجے میں نک سے کہا۔

"ہمیں آپ کے بارے میں معلوم ہوا تھا مسٹر ولیوٹ کہ آپ معقول حاوضہ کے عوض کوئی بھی چیز چرانے پر تیار ہو جاتے ہیں اور یہ کہ اپنے کام میں ماہر ہیں؟"

"ہاں کچھ ایسا ہی ہے۔" نک نے کہا۔ "لیکن ہر چیز نہیں صرف وہ چیزیں جنہیں فروخت نہ کیا جا سکتا ہو یا جن کی کوئی اہمیت نہ ہو۔ میں دوسروں سے ذرا مختلف ہوں مسٹر میری۔ آپ کو یقیناً میرے ان اصول کا علم ہو گیا ہوگا تبھی آپ نے مجھے اتنی دور سے آنے کی زحمت دی ہے۔"

"درست ہے۔" میری ہیسکن نے اعتراف کیا پھر کچھ دیر وقفہ کے بعد اس نے کہا۔ "بات کچھ ایسی ہے مسٹر ولیوٹ کہ پرسوں یعنی کی صبح برطانیہ گولا کے صدر سے ملاقات کرنے والی ہیں آپ نے شاید اس ملک گولا کا نام نہ سنا ہو۔ یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے جس نے حال ہی میں آزادی حاصل کی ہے۔ اس موقعے پر گولا کے سفیر کلیہ برطانیہ کی خدمت میں سات عدد ریون پیش کرنا چاہتے ہیں جو ایک پنجرے میں بند ہوں گے۔"

"ریون؟" نک نے دلچسپی سے کہا۔ "میں نے اس پرندے کو کبھی نہیں دیکھا۔ مسٹر میری آپ ذرا مجھے اسکے متعلق بتلائیں۔"

"ریون" میری ہیسکن نے گہرا سانس لے کر کہا۔ "آپ اس پرندے کو پہاڑی کوا بھی کہہ سکتے ہیں۔ حالانکہ یہ پہاڑی کوا نہیں ہوتا۔ یہ پرندہ صرف گولا میں پایا جاتا ہے۔ اسکی شکل و صورت بالکل پہاڑی کوّے کی طرح ہوتی ہے لیکن یہ پہاڑی کوے سے ذرا بڑا اور اس سے کہیں زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔ گولا میں اس پرندے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ چونکہ لندن کے ٹاور میں کچھ پرندے موجود ہیں اس لئے گولا کے صدر نے سات ریون کا تحفہ پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

نک نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ کبھی اپنے مؤکلوں سے کسی چیز کے چرانے کی وجہ دریافت نہیں کرتا تھا۔ اس کے نزدیک اسکا اتنا دن حاصل کرنے کے لئے صرف دو چیزیں ضروری تھیں۔ اول یہ کہ مسروقہ مال کوئی تجارتی اہمیت نہ رکھتا ہو جیسا کہ یہ پہاڑی کوّے تھے جنہیں ریون کہا جاتا ہے یا مسروقہ مال کو فروخت نہ کیا جا سکتا ہو مثلاً دنیا کی مشہور ترین پینٹنگ مونالیزا کیونکہ ایسی مشہور پینٹنگ کو کوئی بھی اپنے ہوش و حواس میں خریدنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا حالانکہ موناليزا کی قیمت کروڑوں ڈالر میں پہنچتی ہے۔

"میں سمجھ گیا مسٹر میری۔" نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "آپ چاہتے ہیں کہ وہ سات پرندے اس سے پہلے کہ ملکہ کی خدمت میں پیش کئے جائیں چرا لئے جائیں۔ ٹھیک ہے نا؟" میری ہیسکن کی آنکھیں خوف کی وجہ سے پھیل گئیں۔

"نہیں مسٹر ولیوٹ" میری ہیسکن نے کہا۔ "آپ بالکل غلط سمجھے۔ ہم آپ کی خدمات اس لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ کوئی ان پرندوں کو نہ چرا سکے۔"

نک ولیوٹ نے بہترین وہسکی کا ایک گھونٹ بھرتے ہوئے سوچا کہ جانے والی فلائٹ کے بارے میں سوچا۔

"غلط فہمی آپ کو ہوئی ہے مسٹر میری۔" نک نے کہا۔ "میں کوئی سراغرساں یا پولیس گارڈ قسم کی چیز نہیں ہوں۔ میری فیس بیس ہزار ڈالر ہے جو مجھے کسی چیز کو چرانے کے لئے ادا کی جاتی ہے۔ اپنی فیس کے عوض میں تاج محل بھی چرا کر لندن لا سکتا ہوں لیکن میرا کام کسی چیز کی حفاظت کرنا یا کسی چور کو پکڑنا نہیں ہے۔"

"مسٹر ویلوٹ" میری ہیسکن نے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔ "آپ اسے اسپیشل کیس تصور کریں۔ اور خاص طور پر اس لئے بھی کہ اس معاملے میں حکومت برطانیہ بھی ملوث ہوتی ہے۔"

"اس کام کے لئے آپ کسی برطانوی شہری کا انتخاب کریں مسٹر میری۔ میں ایک امریکن شہری ہوں اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں ایک چور بھی۔"

"مسٹر ویلوٹ ہم آپ کی شہرت سے بہت مرعوب ہیں۔ آپ اپنے میدان کے استاد تصور کئے جاتے ہیں۔ ہم پرندوں کی حفاظت کے لئے کسی برطانوی شہری کا انتخاب کر سکتے تھے لیکن ہم برطانوی پریس سے بہت خوفزدہ ہیں اور یہ پسند نہیں کرتے کہ بعد میں برطانوی اخبارات لمبے چوڑے انٹرویو شائع کریں اور اس معاملے کی تشہیر ہو۔ پرسوں جیسے ہی آپ کا کام ختم ہوگا آپ فوراً ہی نیویارک چلے جائیں گے اور اس طرح برطانوی پریس کبھی آپ کی موجودگی سے واقف نہ ہو سکے گا۔"

نک کو میری ہیسکن کے دلائل تو مطمئن نہ کر سکے لیکن کاغذ کے ایک ٹکڑے نے اسے قائل کر دیا۔ کاغذ کا وہ ٹکڑا دس ہزار پاؤنڈ کا ایک چیک تھا۔

"لیکن یہ رقم میری فیس سے زیادہ ہے۔" نک نے چیک پر لکھی ہوئی رقم پڑھتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں مسٹر ویلوٹ لیکن چونکہ یہ کیس اسپیشل ہے اسلئے اسکی فیس بھی اسپیشل بھی چاہئے۔ بدھ کی صبح جیسے ہی کولاک کے صدر ملکہ کی خدمت میں سات پرندوں کا وہ تحفہ پیش کریں گے آپ اس رقم کے مالک ہوں گے۔ اس چیک پر بدھ کی تاریخ پڑی ہوئی تھی مسٹر ویلوٹ اور اس چیک کو اس وقت تک کیش نہیں کرایا جا سکے گا جب تک ان پرندوں کو ملکہ کی خدمت میں پیش نہیں کر دیا جاتا۔"

نک ویلوٹ نے چند لمحے چیک کو دیکھا۔ آئی ہوئی رقم کو ٹھکرا نک کے اصول کے خلاف تھا۔ اس کے علاوہ کسی چیز کو چرانے کی نسبت کسی چیز کی حفاظت کرنا زیادہ آسان کام تھا۔ اس نے چیک کو تہ کر کے جیب میں رکھ لیا۔

"میں اپنی پوری کوشش کروں گا مسٹر میری۔" نک نے کہا۔

"مجھے آپ پر پورا اعتماد ہے مسٹر ویلوٹ۔" میری ہیسکن نے جواب دیا۔

اس روز سہ پہر کے وقت نک ویلوٹ لندن کے چڑیا گھر میں موجود تھا۔ وہ ان پرندوں کے متعلق کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وہ ایک ایسے پنجرے کے سامنے کھڑا تھا جس کے اندر ریون بند تھے۔ اس کے ساتھ چڑیا گھر کا ایک آدمی تھا جس سے اس نے دوستی گانٹھ لی تھی۔ چڑیا گھر کا ملازم نک کو ریون اور کوؤں کے درمیان فرق بتلا رہا تھا۔

"دونوں میں بہت فرق ہوتا ہے جناب۔ حالانکہ دونوں پرندے ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ریون کی دم کوے کی نسبت لمبی اور مور کی دم کی طرح ہوتی ہے۔ دونوں کی آواز میں فرق ہوتا ہے۔ ریون کوؤں کی نسبت بڑے ہوتے ہیں اور ان کے گھونسلے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ وہ کوؤں کی نسبت انڈے بھی زیادہ دیتے ہیں اور کوؤں کی نسبت ان کے متعلق بہت سی کہانیاں مشہور ہیں۔"

نک غور سے پنجرے کے اندر کالے پرندوں کو دیکھ رہا تھا۔ اسے احساس بھی نہیں تھا کہ کب چڑیا گھر کا ملازم ایک چوکیدار کے اشارے پر اسے چھوڑ کر چلا گیا ہے اس نے سر موڑے بغیر کہا۔ "کس قسم کی کہانیاں؟"

"مثلاً یہ کہ سات ریون دراصل سات بھائی تھے جو جادو کے زور سے اس شکل میں بدل گئے تھے۔" ایک نسوانی آواز نے جواب دیا۔

نک نے چونک کر اس لڑکی کو دیکھا۔ وہ نیلی آنکھوں والی ایک خوبصورت لڑکی تھی۔

"آپ نے مجھ سے کچھ کہا؟"

"میں صرف یہ کہہ رہی تھی۔"

"حیرت ہے آپ کو اس پرندے کے متعلق بہت معلومات حاصل ہیں اور آپ ان کے بارے میں کہانیوں سے بھی واقف ہیں؟" نک نے اسکی بات پر ہنستے ہوئے کہا۔

"تم امریکی شہری ہو؟" لڑکی نے نک کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے اپنے جرم کا اعتراف ہے لیکن تم بھی برطانوی شہری نہیں ہو؟"

"ہاں میں آئرش ہوں۔" لڑکی نے جواب دیا۔ "میرا نام شیلا ہے۔"

"مجھے نک ویلوٹ کہتے ہیں۔" نک نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "یہاں چند روز کے لئے کاروباری سلسلے میں آیا ہوا ہوں۔"

"کیا تمہیں لندن پسند آیا؟" شیلا نے پوچھا۔

"شہر پسند آیا ہو یا نہ آیا ہو لیکن یہاں کے لوگ بہت زیادہ ملنسار واقع ہوئے ہیں۔"

شیلا کے چہرے پر حیا کی سرخی دوڑ گئی۔ "میں تم سے ایک اعتراف کرنا چاہتی ہوں مسٹر ویلوٹ۔"

"مجھے معلوم ہے۔ تم میرا تعاقب کرتی ہوئی یہاں آئی ہو؟" شیلا کا حیرت زدہ چہرہ دیکھ کر نک مسکرایا۔

"میں اتفاقات پر یقین نہیں رکھتا شیلا۔ جب تم نے سات ریون کا ذکر کیا تو میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کیونکہ سات کا ہندسہ کوئی اتفاق نہیں ہو سکتا۔ ویسے تم ہو کون شیلا؟"

"میرا نام شیلا ہی ہے۔" لڑکی نے جواب دیا۔ "یہ درست ہے کہ میں تمہارا تعاقب کرتی ہوئی یہاں تک آئی ہوں۔"

"کیوں؟" نک نے اس کی نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ "آپ کے متعلق ہمیں معلوم ہوا تھا کہ آپ کا پیشہ چوری ہے؟"

"بے شک۔ لیکن میں خوبصورت لڑکیوں کو نہیں چراتا۔"

"مجھے کچھ لوگوں نے بھیجا ہے جو آپ کی فیس ادا کر سکتے ہیں۔ ہم نے آپ سے نیویارک میں رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہمیں معلوم ہوا کہ آپ لندن کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔"

اچانک نک کے ذہن میں سارا معاملہ روشن ہو گیا۔

"تم لوگ چاہتے ہو کہ میں ان سات پرندوں کو چرا لوں اس سے پہلے کہ انہیں پرسوں صبح ملکہ کی خدمت میں پیش کیا جائے؟"

"لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا مسٹر ویلوٹ؟" شیلا نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔ "اسکا اندازہ لگانا بہت آسان تھا۔ تم مجھ سے پہلے ہی سات ریون کا ذکر کر چکی ہو اور ابھی تم نے کہا تھا کہ تم لوگوں نے نیویارک میں مجھ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔"

نک ویلوٹ کی سمجھ میں اب یہ بات آ گئی تھی کہ آخر میری ہیسکن پرندوں کی حفاظت کے لئے اسکی خدمات حاصل کرنے پر اتنا بیتاب نظر آتا تھا اور کیوں اس نے اسے اسکی فیس بیس ہزار ڈالر سے زیادہ رقم کی پیش کش کی تھی۔ دراصل میری ہیسکن کو معلوم ہو گیا تھا کہ کچھ لوگ ان سات پرندوں کو چرانے کے لئے اس کی خدمات حاصل کرنا چاہتے تھے اس نے یہی بہتر سمجھا کہ ان لوگوں سے پہلے ہی وہ اسکی خدمات حاصل کر لے۔ ان پرندوں کو چوری ہونے سے روکنے کے لئے اس سے عمدہ ترکیب نہیں ہو سکتی تھی۔

"تو میں یہ سمجھوں مسٹر ویلوٹ کہ آپ اس کام پر تیار ہیں؟" شیلا نے اسے امید بھری نظروں سے دیکھا۔

"تمہیں میری فیس کا علم ہے خوبصورت لڑکی۔"

"ہاں۔ اور مسٹر اسٹیونگر آپ کی فیس ادا کرنے پر تیار ہیں۔"

"یہ مسٹر اسٹیونگر کون ہیں؟" نک نے پوچھا۔ "اور تمہارا کن لوگوں سے تعلق ہے شیلا۔"

"میرا تعلق آئرلینڈ کی تحریک آزادی سے ہے۔" شیلا نے پرجوش لہجے میں کہا۔ "پچھلی گرمیوں میں میں نے بلفاسٹ کی گلیوں میں برطانوی کتوں کا مقابلہ کیا تھا اور اس سال میں لندن کی گلیوں میں ان سے مقابلہ کرنے آئی ہوں۔"

"بہت خوب۔ میری ملاقات مسٹر اسٹیونگر سے کب ہوگی؟"

"اس ملاقات کی کوئی ضرورت نہیں ہے مسٹر ویلوٹ۔" شیلا نے جواب دیا۔ اس نے پرس کھول کر اس میں سے دس دس پاؤنڈ کے دس نوٹ نکالے۔ "یہ سو پاؤنڈ ہیں۔ یہ اسلئے دیئے

جارہے ہیں تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ ہم اس معاملے میں سنجیدہ ہیں۔ بدھ کی صبح جب آپ مجھے وہ سات پرندے لاکر دیں گے تو میں آپ کو باقی رقم ادا کردوں گی۔"

نک ویلوٹ نے چند لمحوں کے توقف کے بعد وہ رقم قبول کرلی۔ پھر اس نے پنجرے میں بند ریون کو غور سے دیکھا۔

"ٹھیک ہے شیلا میں تیار ہوں۔"

... ...

نک ویلوٹ اس رات پہاڑی میں چہل قدمی کرتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ آخر وہ کس طرح دونوں طرف سے اپنی فیس وصول کرے۔ میری ہیسکن سے پرندوں کی حفاظت کرنے کی فیس اور شیلا سے پرندوں کو چرانے کی فیس۔ بہت غور و فکر کے بعد اس کے ذہن میں ایک منصوبہ آیا۔ اس نے صبح بیدار ہونے کے بعد سب سے پہلے میری ہیسکن کو فون کیا۔ اس نے جلد جلد اسے اپنی تجویز سے مطلع کیا۔

"کیا؟" میری ہیسکن نے ناقابل یقین لہجے میں کہا۔ "تم چاہتے ہو کہ ریون کی جگہ پہاڑی کوّے رکھ دیئے جائیں؟ میرا خیال ہے کہ گولا کا سفیر کبھی اس خیال کو پسند نہیں کریگا۔"

"ممکن ہے میں سفیر کو قائل کرلوں۔ کیا تم میری اور اس کی ملاقات کا انتظام کرسکتے ہو؟"

"سفیر کا نام اینس گبلن ہے۔" میری ہیسگن نے کہا۔ "میں اسے فون کردیتا ہوں تم اس سے سفارتخانے میں ملاقات کرسکتے ہو۔" گولا کا سفارتخانہ لندن میں امریکی سفارتخانے سے قریب تھا لیکن وہ جس عمارت میں تھا وہ بہت ہی پرانی تھی۔ نک عمارت میں داخل ہوا تو ایک آدمی ایک پرانی سی میز کے پیچھے بیٹھا تھا۔ اس نے پہلے نک کو شبہ نظروں سے دیکھا پھر اس نے نک کی آمد کا اعلان کیا۔ پانچ منٹ بعد وہ گولا کے سفیر کے سامنے کھڑا تھا۔ گولا کا سفیر اینس گبلن دوہرے جسم کا قد آور آدمی تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اسکی رگوں میں یورپی خون دوڑ رہا ہو۔ اس نے نک سے مصافحے کے بعد اسے بیٹھنے کا اشارہ کردیا۔

"ہیسکن نے مجھے آپ کی آمد سے مطلع کیا دیا تھا مسٹر ویلوٹ ان کی زبانی مجھے اس معاملے میں آپ کی پوزیشن کا علم ہوگیا تھا۔"

"تب آپ کو میری اس تجویز کا علم بھی ہوگیا ہوگا کہ فی الحال پنجرے میں سے ریون نکال کر ان کی جگہ پہاڑی کوّے بند کردیئے جائیں۔ اس طرح ان کی حفاظت زیادہ آسانی سے ہوسکے گی۔ آپ کو معلوم ہے پہاڑی کوّوں اور ان کے درمیان کوئی ایسا واضح فرق نہیں ہے جسے لوگ محسوس کرسکیں۔ گولا کے صدر اور ملکہ کی ملاقات کے بعد ہم آسانی سے کوّوں کو نکال کر ان کی جگہ ریون رکھ دیں گے۔"

"لیکن مسٹر ویلوٹ یہ ناممکن ہے۔" سفیر نے جواب دیا۔ "اس طرح تحفے کی افادیت ہی ختم ہوجائے گی۔ سات ریون میرے ملک کی تاریخ کے سات ادوار پیش کرتے ہیں۔ جب ہمارا ملک آزاد تھا، اور جب میرے ملک پر اسپین کی حکومت تھی اور اس کے بعد فرانس برطانیہ بلجیم اور پرتگال اور آخیر میں ہماری موجودہ آزادی اس پرندے کو ہمارے ملک میں مقدس تصور کیا جاتا ہے میرے ملک کے جھنڈے پر اس پرندے کی شبیہہ ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ پہلا ریون ہمارے عمر رسیدہ لیڈر کے گھر آیا تھا اور اس نے وہاں اسی رات انڈے دیئے تھے۔ ہمارے عظیم لیڈر نے ریون کے انڈے سے اپنے سفید بال کالے کئے تھے۔ پھر وہ کسی ریون ہی کی طرح پہاڑوں میں چلا گیا اور وہاں سے اس نے جنگ آزادی کا آغاز کیا۔" سفیر نے مذاقیہ انداز میں مسکرا کر نک کو دیکھا۔ "اور آپ چاہتے ہیں کہ ان کی جگہ پہاڑی کوّے رکھ دیئے جائیں؟"

"معاف کیجئے۔ مجھے اس پرندے کے متعلق جذباتی وابستگی کا علم نہیں تھا۔ لیکن آپ ایک بات تو بتائیں آخر آپ کو یہ شبہ کیوں ہوا کہ کچھ لوگ ان پرندوں کو چرانا چاہتے ہیں؟"

"میں پوری سچائی سے عرض کرتا ہوں مسٹر ویلوٹ۔" سفیر نے کہا۔ "مجھ سے زیادہ برطانوی حکومت ان پرندوں کے بارے میں فکرمند ہے۔ جب سے یہ پرندے لندن پہنچے ہیں مسٹر ہیسکن ان کی حفاظت کے لئے میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں حالانکہ ان کی چوری سے میری حکومت کے مخالفین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔"

"لیکن ان کی چوری کی وجہ سے آپ کی حکومت کو شرمندگی تو اٹھانی پڑے گی۔ خاص طور پر آپ کے ملک کے سربراہ کو؟"

"بے شک لیکن وقتی طور پر۔ کیونکہ ہم فوراً ہی ہوائی جہاز کے ذریعے دوسرے پرندے منگا سکتے ہیں۔ البتہ نااہلی کی بنا پر مجھے سفیر کے عہدے سے چھٹی مل جائے گی اور مجھے واپس گولا بھیج دیا جائے گا۔"

* * *

گولا کے سفیر سے گفتگو کے بعد نک نے سوچا کہ کیوں نہ وہ اپنے کھیل کو اناڑی کردے اور شیلا اور اس کے ساتھیوں کو یہ یقین دلادے کہ اس نے پنجرے میں سے ریون نکال کر پہاڑی کوے رکھ دیئے ہیں۔ اس نے سہ پہر کے وقت ایک ٹیکسی پکڑی اور ہیرڈ کے مشہور ڈیپارٹمنٹل اسٹور پہنچا۔ وہاں اس نے پالتو جانوروں کے سربراہ سے کچھ دیر گفتگو کی۔ واپسی پر اس کے پاس ایسی دوکانوں کی فہرست تھی جہاں پالتو پرندے فروخت کئے جاتے تھے۔ رات گئے تک وہ ان تمام دکانوں کی سیر کرتا رہا۔

رات کے کھانے کے بعد اس نے میری ہیسکن کو اس کے گھر ٹیلیفون کیا۔

"مسٹر میری آپ ایک شخص اسٹیونگر کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟" نک نے پوچھا۔ اسٹیونگر وہی آدمی تھا جس نے شیلا کو نک کے پاس بھیجا تھا۔ اسٹیونگر کا نام سنکر میری ہیسکی نے ایک گہرا سانس لیا۔

"سچ تو یہ ہے مسٹر ویلوٹ کہ اسی آدمی کی وجہ سے میں نے آپکی خدمات حاصل کی ہیں۔" میری ہیسکن نے دوسری جانب کہا۔ "اسٹیونگر ایک پراسرار انقلابی شخصیت ہے۔ وہ گولا میں انقلاب کے ذریعے اقتدار پر قابض ہونا چاہتا ہے۔ گولا میں بھی کوئی اس شخص کی نشاندہی نہیں کرسکتا ہوسکتا ہے یہ صرف ایک نام ہو۔ ایک فرضی نام بہرحال ہمیں یہ اطلاع ملی تھی کہ اسٹیونگر تمہارے ذریعے ان پرندوں کو چرانا چاہتا ہے۔ جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں نے اس سے پہلے ہی اپنے لئے تمہاری خدمات حاصل کرلیں۔ میں ملکہ معظمہ اور گولا کے صدر کے درمیان ملاقات ہونے پر کسی بدمزگی کے خیال کو پسند نہیں کرتا۔"

"خوب۔ میرا بھی یہی خیال تھا۔" نک نے کہا۔

"مسٹر ویلوٹ کیا کل صبح آپ اس موقع پر محل میں آنا پسند کریں گے؟"

"ضرور!"

"یہ اچھا ہے۔ کل میں آپ کو مہمان خانے کے دروازے پر ملوں گا۔ آپ صبح ہی پہنچ جائیں۔"

... ...

نک دوسری صبح بنکنگھم پیلس پہنچ گیا۔ وہ صبح کہر آلود تھی۔ وہ ملکہ اور گولا کے صدر سے ملاقات سے ایک گھنٹہ قبل ہی پہنچ گیا۔ لندن کے معززشہری اور پارلیمنٹ کے رکن محل پہنچنے شروع ہوگئے تھے۔ میری ہیسکن مہمان خانے کے دروازے پر اسکا منتظر تھا۔ جیسے ہی نک وہاں پہنچا میسکن اسے لے کر مسلح محافظوں کے درمیان سے گزر کر ایک طویل و عریض احاطہ عبور کر کے محل کے اندر داخل ہوا۔ انتظارگاہ سے گزر کر وہ ایک لمبے چوڑے کمرے میں داخل ہوئے جس میں قدیم طرز کا فرنیچر رکھا ہوا تھا۔ نک نے کمرے پر طائرانہ نظر ڈالی۔ نہیں اس کمرے میں داخل ہوئے چند منٹ گزرے تھے کہ گولا کا سفیر اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں سے مصافحہ کیا۔

"صدر محترم پندرہ منٹ ہیں یہاں آنے والے ہیں۔ سب ٹھیک ٹھاک ہے۔" گولا کے سفیر نے معنی خیز نظروں سے پنجرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جس پر سرخ ساٹن کا کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے مسٹر ویلوٹ جیسے آپ کا کام ختم ہوگیا۔" میری ہیسکن نے کہا۔ ابھی اسکا جملہ مکمل ہی ہوا تھا کہ وہ لوگ کھڑکی کا شیشہ ٹوٹنے کی آواز سے بری طرح چونک گئے۔ نک نے مڑکر دیکھا۔ جس کھڑکی کا شیشہ ٹوٹا تھا وہ کمرے کی آخری کھڑکی تھی۔ وہ باہر کی جانب احاطے میں کھلتی تھی۔ شیشہ ٹوٹنے کی وجہ ایک ٹرک تھا جسکا ڈرائیور اسے بیک کررہا تھا اور ٹرک کا پچھلا حصہ کھڑکی سے ٹکرا گیا تھا۔ اچانک نک نے مسلح محافظوں کے دوڑنے کی آوازیں سنیں ہر طرف ہی کمرہ ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے اندر داخل ہونے والے بیشمار

سیاہ رنگ کے پرندوں سے بھر گیا۔ انگنت سیاہ رنگ کے پرندے پورے کمرے میں بکھر گئے۔ وہ چیختے چلاتے کمرے میں ادھر ادھر اڑ رہے تھے۔ چند لمحوں میں کمرے میں قابل دید افراتفری مچ گئی۔

نک پر جیسے سکتہ طاری ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد جب کمرہ پرندوں سے خالی ہوا تو گولا کے سفیر کو اچانک ریون کا خیال آیا۔ اس نے پنجرے پر سے کپڑا ہٹایا۔

پنجرہ خالی تھا۔

اس ٹرک ڈرائیور کو فوراً ہی گرفتار کر لیا گیا۔ وہ ایک غیر ملکی ثابت ہوا جو صرف ٹوٹی پھوٹی انگریزی جانتا تھا۔ اسکی زبانی حد اتنا ہی معلوم ہو سکا کہ پچھلی رات ایک داڑھی والے نے اسے اس کام پر مامور کیا تھا کہ وہ یہ ٹرک چلاتا ہوا بکنگھم پیلیس کے اندر لے جائے اور اس کمرے کی کھڑکی توڑ کر ٹرک کا پچھلا دروازہ کھول کر پرندوں کو آزاد کر دے۔ وہ داڑھی والا اس کے لئے قطعی اجنبی تھا اور چونکہ معاوضہ معقول تھا اس لئے وہ اس پر تیار ہو گیا تھا۔ اس اجنبی نے اسے اندر داخل ہونے کے لئے گولا کے سفارتخانے کا جعلی پاس دیا تھا جسے دکھا کر وہ محل کے احاطے میں داخل ہوا تھا۔

اسکاٹ لینڈ کے جاسوس نک ولیوٹ پر ایک گھنٹے تک جرح کرتے رہے۔ کئی مرتبہ نک کو ایسا محسوس ہوا کہ اسے اپنی باقی عمر کسی برطانوی جیل میں بسر کرنی پڑے گی۔ تھوڑی دیر میں اسکاٹ لینڈ والوں کو معلوم ہو گیا کہ لندن کی تمام دکانوں سے کسی نے سیاہ رنگ کے بیشتر پنجرے خرید لئے تھے۔ کئی گھنٹے بعد "ری ہیسکن" نے آکر اسے آزادی کا مژدہ سنایا۔

"مسٹر ولیوٹ" ری ہیسکن نے سنجیدگی سے کہا "اسکاٹ لینڈ یارڈ کا خیال ہے کہ پرندوں کی چوری میں آپ کا ہاتھ ہے۔ آپنے گڑبڑ سے فائدہ اٹھا کر پنجرہ کا منہ کھولا کہ ان پرندوں کو اڑا دیا اور وہ لاتعداد پرندوں کے ساتھ کمرے میں گھل مل گئے اور اس غیر ملکی کو اس کام پر تیار کرنے والے بھی آپ تھے۔ ان کے پاس آپ کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ بڑی مشکلوں سے میں نے انہیں یقین دلایا کہ آپ کی ذہانت اور اصابت رائے نے حاصل کی تھیں اور آپ کی خدمات پرندوں کو چرانے کے لئے نہیں بلکہ انکی حفاظت کے لئے حاصل کی گئی تھیں۔"

"جس میں میں بری طرح ناکام رہا۔" نک نے کہا۔

"اور مجھے سفارتی عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے۔" گولا کے سفیر نے اداسی سے کہا "میرے ملک کے صدر میری اس نااہلی پر مجھ سے بہت ناراض ہیں۔ چند روز بعد میں اپنے ملک واپس چلا جاؤں گا۔"

"میں اب بھی نہیں سمجھ سکا کہ آخر ان پرندوں کا پنجرہ کس نے کھولا۔" ری ہیسکن نے کہا۔

"شاید ان میں سے کسی نے جو کمرے میں پیدا ہونے والی افراتفری کے وقت آئے تھے۔" نک نے کہا۔

"شاید لیکن کیس قدر آسانی سے ہوا ہے۔"

"بے شک ایسا ہی نظر آتا ہے۔" نک ولیوٹ نے کہا۔ "لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے لئے بہت ہوشیاری سے منصوبہ بندی کی گئی ہوگی۔"

گولا کے سفیر نے غور سے نک ولیوٹ کو دیکھا۔

"آپ تو اس یقین سے کہہ رہے ہیں کہ جیسے آپ کو اس کی تمام تفصیلات کا علم ہو؟"

"چونکہ میرا کام بھی یہی ہے اس لئے میں اپنے ہم پیشہ کی ذہانت کو اچھی طرح سراہ سکتا ہوں۔" نک نے کہا اور کھڑا ہو گیا۔

"مسٹر ولیوٹ اب آپ کہاں جا رہے ہیں؟ میری ہیسکن نے پوچھا۔

"میں جلد ہی آپ سے ملوں گا مسٹر میری۔" نک نے جواب دیا اور باہر نکل گیا۔

... ...

شیلا مقررہ جگہ پر اس کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ جگہ گرین پارک کا ایک سنسان گوشہ تھا۔ شیلا کو دیکھ کر نک نے ہاتھ ہلایا۔ اسکے دوسرے ہاتھ میں ایک بڑا سا پیکٹ تھا۔

"تم بہت دیر سے آئے ولیوٹ۔ میں تو مایوس ہو گئی تھی۔" شیلا نے شکایت کی۔

"اسکاٹ لینڈ یارڈ والے بہت شکی انسان ہیں۔ ان کی وجہ سے مجھے دیر ہو گئی۔"

"کیا تم وہ پرندے لائے ہو؟"

"ہاں۔" نک نے وہ بڑا سا پیکٹ گھاس پر رکھا اور ایک کونا کھولا۔ شیلا کو اندر چھپا ہوا پنجرہ نظر آیا۔ شیلا نے جھانک کر اندر بیٹھے ہوئے ریون کو دیکھا۔ وہ تعداد میں سات تھے۔

"میں نے ریڈیو پر اسکے متعلق سن لی ہیں ولیوٹ۔ وہ منظر بہت شاندار ہوگا جب کمرے میں ہزاروں پرندے اڑ رہے تھے؟"

"بیشک وہ منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔"

"لیکن جب تم نے پنجرہ کھول کر ان پرندوں کو اڑا دیا تھا تو آخر تم نے انہیں دوبارہ کس طرح پکڑا؟"

"یہ میرا تجارتی راز ہے شیلا۔ تمہیں آم کھانے سے مطلب یا پیڑ گن کر کیا کرو گی۔ کیا تم رقم اپنے ساتھ لائی ہو؟"

"نہیں۔ تمہاری فیس مسٹر اسٹیونگر کے پاس ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ اب تم مجھے اسٹیونگر سے ملواؤ گی؟"

"نہیں۔" شیلا نے مسکرا کر جواب دیا۔ "وہ ایک کار میں تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ میں یہ پرندے ان کو دیدوں گی اور ان سے رقم لے کر تمہیں دیدوں گی۔"

"آخر یہ اسٹیونگر کون ہے شیلا؟"

شیلا نے پرندوں والا پیکٹ گھاس پر سے اٹھا لیا۔

"اسٹیونگر ایک انقلابی ہے۔ وہ گولا کی موجودہ حکومت کا تختہ الٹنا چاہتا ہے۔ اس نے گولا میں ایک خفیہ انقلابی تنظیم قائم کی ہے جو صرف اسکے اشارے کی منتظر ہے۔"

"اور تمہارا گولا کی اس انقلابی تنظیم سے کیا تعلق ہے شیلا؟"

"کچھ نہیں صرف اتنا تعلق ہے کہ اسٹیونگر بھی میری طرح انقلابی ہے اور وہ میری ہی طرح برطانوی حکومت کا مخالف ہے یہی وجہ ہے کہ میں اس سے تعاون کر رہی ہوں۔"

وہ دونوں ویسٹ پارک سے نکل کر ایجیسر روڈ پر نکل آئے۔ وہاں ایک سیاہ رنگ کی لمبی سی گاڑی کھڑی تھی۔

"کیا وہ اسٹیونگر کی گاڑی ہے؟"

"ہاں۔" شیلا نے جواب دیا "اب تم اچھے بچوں کی طرح یہاں رک جاؤ ولیوٹ۔ میں پرندوں کا پنجرہ اسکے پاس لے جاؤں گی اور اس سے رقم لے کر تمہیں دیدوں گی۔"

"میں کس طرح یقین کروں کہ ایسا ہی ہوگا؟" نک نے اعتراض کیا

"میں ہر وقت تمہاری نظروں کے سامنے رہوں گی۔ اور میں گاڑی کے اندر بھی داخل نہیں ہوں گی تمہیں میرا اعتبار نہیں ہے ولیوٹ۔"

شیلا نے اسے شکایتی نظروں سے دیکھا

نک شیلا کو گاڑی کی طرف جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ شیلا سڑک پار کر کے دوسری جانب کھڑی ہوئی گاڑی کے پاس پہنچی۔ اس نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر پرندوں کا پنجرہ اندر رکھ دیا اور کچھ دیر وہ اندر کسی سے گفتگو کرتی رہی پھر اس نے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور اس کی طرف بڑھی۔ شیلا کے ہلتے ہی وہ گاڑی آہستہ سے اسٹارٹ ہو کر ایک طرف چل دی۔

گاڑی کے اندر شیشے پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ نک کو یقین تھا کہ وہ گاڑی کرائے کی ہوگی اسے اس بات پر بھی شبہ تھا کہ واقعی کوئی پچھلی سیٹ پر موجود ہے جس کا نام اسٹیونگر ہے لیکن وہ خاموش رہا اسے اپنی فیس سے دلچسپی تھی۔

"یہ لو اپنی رقم۔" شیلا نے اسے ایک موٹا سا لفافہ دیا۔ "مسٹر اسٹیونگر کو تمہاری کامیابی پر بہت حیرت تھی۔"

نک نے لفافہ کھول کر اندر رکھی رقم کو گنا۔ رقم پوری تھی۔

"اب تم کہاں جاؤ گے؟ واپس امریکہ؟" شیلا نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن تم یہ سوال کیوں کر رہی ہو؟"

"میں تمہیں پسند کرنے لگی ہوں ولیوٹ۔ میں چاہتی ہوں کہ تم ہمارے دوش بدوش آئرلینڈ کی جنگ آزادی میں حصہ لو۔"

"سوری۔ میں ہمیشہ سیاسی جھگڑوں سے دور بھاگتا ہوں۔"

"لیکن آئندہ کبھی ہماری ملاقات ضرور ہوگی؟" شیلا نے پرامید نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"امید تو یہی ہے۔" نک نے مسکراتے ہوئے اسکی خوبصورت نیلی نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

اس رات جب نک ولیوٹ ایک کھڑکی کے راستے گولا کے سفارتخانے کی عمارت میں داخل ہوا تو اس نے گولا کے سفیر کو میز پر سر جھکائے کام میں مصروف پایا کھٹکے کی آواز سنکر سفیر نے چونک کر اسے دیکھا۔

"تم اندر کس طرح آئے ولیوٹ؟" سفیر نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

نک نے مسکرا کر اس کھڑکی کی طرف اشارہ کیا، جہاں سے وہ اندر داخل ہوا تھا اور آگے بڑھ کر ایک آرام دہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ شاید بھول گئے کہ میں پیشے کے اعتبار سے ایک چور ہوں"

"تم یہاں کیا لینے آئے ہو؟" سفیر نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"معاہدے کے مطابق اپنے دس ہزار پاؤنڈ وصول کرنے"

نک نے جواب دیا۔ "میرے اور میری ہیسکن کے درمیان معاہدہ ہوا تھا کہ اگر میں پرندوں کو چوری ہونے سے بچانے میں کامیاب ہو گیا تو وہ مجھے دس ہزار پاؤنڈ ادا کریگا۔"

"کیا؟" سفیر نے حیرت سے کہا "لیکن تم انہیں چوری ہونے سے نہیں بچا سکے بلکہ انہیں پنجرے سے نکالنے والے بھی تم ہی تھے"

"نہیں جناب آپ دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ناممکن ہے۔ آج صبح جب آپ وہ پنجرہ بکنگھم پیلس میں ایک پردے میں ڈھانک کر لائے تھے اس وقت وہ پنجرہ خالی تھا۔ اس میں ریون موجود ہی نہیں تھے جو پنجرے کا دروازہ کھول کر اڑ جاتے۔ ایک غیر ملکی کی مدد سے آپنے کمرے میں بیشمار سیاہ پرندوں کو گھسانے کا ڈرامہ کھیلا تھا وہ بہت عمدہ تھا لیکن میں اس ڈرامے سے بے وقوف نہیں بنا۔"

"تم کسی اچھے ڈاکٹر سے اپنا دماغی معائنہ کراؤ ولیوٹ" سفیر نے سرد لہجے میں اسے مشورہ دیا۔

"کیا واقعی؟ آج صبح جب آپ وہ پنجرہ اپنے ساتھ لائے تھے تو اس وقت وہ سرخ رنگ کے کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ کسی نے بھی وہ کپڑا اٹھا کر پنجرے کے اندر موجود پرندوں کی تصدیق کرنی ضروری نہیں سمجھی اور میں نے اور میری نے آپکے الفاظ پر بھروسہ کیا۔ شاید آپ کو علم نہ ہو کل شام میں لندن کی ان تمام دکانوں پر گیا جہاں پالتو پرندے فروخت کئے جاتے ہیں اور مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ کوئی مجھ سے پہلے ہی ان دکانوں سے بیشتر سیاہ رنگ کے پرندے خرید چکا ہے۔ اسی لئے آج صبح میں نے کھڑکی کے باہر ایک ٹرک کو کھڑکی کا شیشہ توڑتے ہوئے دیکھا تو مجھے ذرا بھی حیرت نہ ہوئی میں کمرے کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر ان پرندوں کو کمرے میں اڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا لیکن میں خاص طور پر آپکے پنجرے کی نگرانی کر رہا تھا آخر وقت تک کوئی بھی اس پنجرے کے قریب نہیں گیا۔ اسکے بعد آپ کا اعلان کیا کہ پنجرہ خالی ہے۔ اسکا صرف یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ پنجرے میں سرے سے وہ سات ریون موجود ہی نہیں تھے۔"

"لیکن ولیوٹ مجھے ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ چور تم ہو۔ نہیں ہوں۔"

"بیشک لیکن اس مرتبہ چوری کا ارتکاب میں نے نہیں آپنے کیا۔ کوئی بھی سنجیدگی سے اس پر یقین نہیں کر سکتا کہ ان پرندوں کو واسطہ چوری کرنے کا یہ منصوبہ میرا تھا کیونکہ میں پہلے کبھی بکنگھم پیلس میں نہیں گیا مجھے اس کمرے کا بھی علم نہیں تھا جہاں یہ سارا ڈرامہ کھیلا گیا تھا۔ میں کس طرح اس ٹرک ڈرائیور کو اس مخصوص کمرے میں کھڑکی توڑ کر اندر پرندے چھوڑنے کا حکم دے سکتا تھا؟ اس لئے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس غیر ملکی کو اس کام پر مامور کرنے والا ضرور کوئی ایسا آدمی بکنگھم پیلس سے اچھی طرح واقف تھا جو وہاں منعقد ہونے والی تقاریب کی تیاریوں سے بھی واقفیت رکھتا تھا۔ بیشک میری بھی یہ ساری معلومات حاصل تھیں لیکن جب مجھ پر اس بات کا انکشاف ہوا کہ پنجرہ سرے سے خالی تھا تو میں ہیسکن پر شبہ کر سکتا تھا۔ وہ شخص صرف اور صرف آپ ہی ہو سکتے ہیں جناب۔"

"اچھا تو پھر؟"

"پھر کچھ نہیں۔ مجھے معاہدے کے مطابق اپنی رقم درکار ہے۔ دس ہزار پاؤنڈ۔"

"یہ معاہدہ تمہارے اور میری کے درمیان ہوا تھا" سفیر نے اسے یاد دلایا۔

"ہاں لیکن میں اب اپنی فیس آپ سے وصول کروں گا۔"

"لیکن تمہیں تمہاری فیس مل چکی ہے۔ آج دوپہر کو تمہیں بیس ہزار ڈالر اسٹیونگر کی طرف سے ملے ہیں اور یہ فیس پرندوں کو چرانے کے سلسلے میں تمہیں ادا کی گئی ہے۔"

"خوب" نک نے غور سے سفیر کو دیکھا "تو آپ اسٹیونگر سے گفتگو کر چکے ہیں؟"

"مجھے حیرت ہے ولیوٹ تم اب بھی نہیں سمجھے" سفیر نے کہا اور اپنا ہاتھ میز کے نیچے سے نکالا۔ اسکے ہاتھ میں نیلے رنگ کا فولادی ریوالور چمک رہا تھا جس کی نال کا رخ نک کے سینے کی طرف تھا۔

"میں ہی اسٹیونگر ہوں" سفیر نے سرد لہجے میں کہا

"خوب" نک کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا "یہ بھی خوب مذاق رہے گا۔ ایک ہی آدمی مجھے دو مختلف کاموں کے لئے معاوضہ ادا کریگا"

"مسٹر ولیوٹ تم مجھے پہلے ہی لوٹ چکے ہو۔ آج دوپہر کو جب شیلا نے مجھے وہ نقلی ریون لا کر دیئے تو تم پہ مجھے بہت غصہ آیا۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ ریون اصلی نہیں ہیں اور تم نے کسی دکان سے خریدے ہیں لیکن میں کس طرح اس لڑکی شیلا کے سامنے اس بات کا اظہار کر سکتا تھا اس لئے مجبوراً مجھے رقم ادا کرنی پڑی۔۔۔ لیکن اب تم اپنے منصوبے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

"مجھے اعتراف ہے کہ میں نے وہ پرندے ایک دکان سے خریدے تھے اور اس کے لئے مجھے گرین وچ ٹھہر جانا پڑا کیونکہ لندن کی تمام دکانیں تم پہلے ہی خالی کر چکے تھے۔ اور وہ تمام پرندے تم نے پچھلے کئی ہفتوں کے دوران خریدے تھے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم اس ڈرامے کی تیاری بہت پہلے سے کر رہے تھے۔"

"تمہارا خیال درست ہے" سفیر نے اعتراف کیا اور نک کے لئے کا نشانہ لیا۔

"اس سے پہلے کہ آپ مجھے گولی مار دیں مسٹر اسٹیونگر آپ مجھے کم از کم یہ تو بتا دیں کہ آخر آپ کو تمام ڈرامہ کھیلنے کی کیا ضرورت تھی؟" نک نے کہا "کیوں؟ اسکی دو وجوہات تھیں۔ ایک وجہ تو ظاہر ہے یعنی گولا کے صدر کو ملکہ کے سامنے شرمندہ کرنا۔ لیکن سب سے زیادہ اہم وجہ یہ تھی کہ..... میں اپنے ملک واپس جانا چاہتا تھا۔ اگر میں سفیر کے عہدے سے استعفیٰ دیدیتا تو ظاہر ہے کہ میں حکومت کی نظر میں آجاتا اور وہ میرے استعفیٰ کی وجہ جاننے کی کوشش کرتے وہ ضرور یہ معلوم کرنا چاہتے کہ آخر میں واپس ملک آنے کے لئے کیوں اتنا بے چین ہوں ادھر گولا میں میری انقلابی تنظیم میری منتظر ہے

مشہور مصنفین کی مشہور کتابیں

بزرگان دین کے ایمان افروز واقعات

روشنی کے مینار

قیمت: ۸۰ روپے
ڈاک خرچ: ۱۰ روپے

مصنف: ضیا تسنیم بلگرامی

بہترین معاشرتی کہانیوں کا مجموعہ

ایمان کا سفر

مصنف: محی الدین نواب
قیمت ۸۰ روپے
ڈاک خرچ ۱۰ روپے

محی الدین نواب کی زہریلی کہانیوں کا دوسرا مجموعہ

کیچڑ

ڈاک خرچ ۱۰ روپے
قیمت ۶۰ روپے
مصنف محی الدین نواب

جادو، جاسوسی، ارواح طنز و مزاح کی بہترین کہانیوں کا مجموعہ

کالی کہانیاں

قیمت ۲۰ روپے، ڈاک خرچ ۱۰ روپے

کتابیات پبلی کیشنز، پیسٹن، کراچی

وہ سفیر ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتی۔ صرف میں ہی گولا میں انقلاب لا سکتا ہوں لیکن جو آدمی انقلاب کی تیاریوں میں مصروف تھا تو حکومت نے مجھے سفیر بنا کر ملک بدر کر دیا۔ میں استعفیٰ بھی نہیں دے سکتا تھا۔ چنانچہ میرے سامنے یہی ایک راستہ رہ گیا تھا میرا منصوبہ کامیاب ہے۔ اب اگلے ہفتے یہاں نیا سفیر آجائے گا اور میں اپنے ملک میں بیٹھا انقلاب کی قیادت کر رہا ہوں گا۔ اب تم سمجھے مسٹر ویلوٹ۔"

ویلوٹ نے اثبات میں سر ہلایا۔ اسکی نظریں ریوالور کے ٹریگر پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے محسوس کیا کہ ٹرائیگر پر سفیر کی گرفت کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ اچانک نک کی نظر اس کھڑکی پر پڑی جہاں سے داخل ہوا تھا۔ وہ ایک زوردار آواز سے کھلی اور کئی سیاہ رنگ کے پرندے اڑنے لگے۔ سفیر کھڑکی کی طرف دیکھا۔ نک کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ اس نے بجلی کی سے میز پر چھلانگ لگا دی اور ریوالور والا ہاتھ پکڑ کر اسے جھٹکا دے کر اوپر بلند کر کے پوری قوت سے مروڑا۔ ریوالور سفیر کی گرفت سے نکل کر قالین پر گر گیا۔

کھڑکی سے شیلا اندر داخل ہوئی۔ وہ اپنے نئے لباس میں ملبوس بہت خوبصورت نظر آ رہی تھی۔ نک نے اسے پرشوق نظروں سے دیکھا۔

"یہ تو واقعی شکور ہوں شیلا تم نے آج میری جان بچائی ہے۔" نک نے کہا۔ شیلا آہستہ سے ہنسی۔

"اسٹیونگر کے ذرائع نے مجھے بتایا کہ اسٹیونگر کو ان پرندوں کی ضرورت نہیں ہے جس کے لئے اس نے بیس ہزار ڈالر ادا کئے تھے۔ اس نے گاڑی کے اندر ہی وہ پنجرے چھوڑ دیئے تھے۔ اسلئے میں نے سوچا کہ کیوں نہ ان پرندوں کو گولا کے سفیر کے ہاتھ فروخت کر کے کچھ پیسے بنا لوں کیونکہ انہیں بہرحال ان پرندوں کی ضرورت ہوگی۔ یہی سوچ کر میں یہ پرندے یہاں لائی تھی لیکن جب میں نے تمہاری اور اس کی گفتگو سنی تو مجھ پر پہلی بار انکشاف ہوا کہ اسٹیونگر اور سفیر دونوں ایک ہی شخصیت ہیں۔ میں آج سے پہلے کبھی گولا کے سفیر سے نہیں ملی اور نہ میں نے کبھی اخبار میں سفیر کی تصویر دیکھی تھی۔ میں نے سوچا کہ کیوں نہ ذہنی ترکیب آزمائی جائے جس پر خود سفیر نے عمل کیا تھا۔ وہی پرندوں والی ترکیب۔ کیونکہ میرے نزدیک تمہاری جان اتنی ارزاں نہیں ہے کہ اسے اس طرح ضائع ہونے دیا جائے۔"

کمرے میں ریون بدستور اڑ رہے تھے۔ نک نے سفیر کے ہاتھ پر اپنی گرفت ڈھیلی کر دی۔

"میرا خیال ہے کہ آپ مجھے میری فیس ادا کرنے والے تھے۔ دس ہزار پاؤنڈ۔" نک نے سفیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

گولا کے سفیر نے اثبات میں سر ہلایا۔ نک نے اسے چھوڑ کر علیحدہ کیا۔ شیلا نے قالین پر پڑا ہوا ریوالور اٹھا لیا اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔ سفیر لڑکھڑاتا ہوا کرسی پر سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک خفیہ تجوری سے رقم نکالی اور نوٹ گن کر نک کی طرف بڑھائے۔

"تم نے خواہ مخواہ دو مرتبہ اپنی فیس دعوا کی ہے۔ ویلوٹ نے سفیر نے شکایتی لہجے میں کہا۔" نہ تو تم نے پرندے چرائے نہ ہی تم نے ہلاکت کی اور نہ انہیں چوری ہونے سے بچایا۔

نک نے ہنستے ہوئے گنے بغیر رقم جیب میں رکھ لی اور پھر شیلا کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا۔

"اب ہم کسی بہترین ہوٹل میں بہترین ڈنر کھائیں گے۔" نک نے شیلا سے کہا اور ایک ٹیکسی کو رکنے کا اشارہ کیا۔

"اب یہ کیا کرے گا ویلوٹ؟ میرا مطلب اسٹیونگر سے ہے۔" شیلا نے ٹیکسی کے اندر بیٹھ کر کہا۔

"جہنم میں جائے اسٹیونگر۔" نک نے جواب دیا۔ "کون ہے کہ اسکا انقلاب گولا کے عوام کے لئے واقعی بہتر ثابت ہے آئندہ سال اسٹیونگر ہی گولا کے صدر کی حیثیت سے ملاقات کرنے لندن آئے اور اس مرتبہ اسکے پرندوں کو نوچ چرانے کی کوشش کیجئے۔"



ویلوٹ نک کی چوری



پال مٹالینا کو بچپن سے جانتا تھا۔ وہ نسلاً اطالوی تھا۔ دونوں بچپن میں گرین وچ شہر میں ساتھ کھیلتے تھے۔ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ پال نے ایک روز اسے دھکا دیکر ایک تیز رفتار کار کی زد سے بال بال بچایا تھا اگر اس روز اس اطالوی بچے سے ایک لمحے کی تاخیر ہو جاتی تو اس حادثے میں نک کا حشر نہ جانے کیا ہوتا۔ نک احسان فراموش نہیں تھا اسلئے جیسے ہی پال مٹالینا نے ٹیلیفون پر اس سے گفتگو کی اور اسے اپنی مدد کیلئے بلایا نک فوراً اس سے ملنے کیلئے روانہ ہو گیا۔ ان دونوں کی ملاقات سینٹرل پارک میں ہوئی۔

"نک، میں نے سنا ہے کہ تم نے آجکل اپنا نجی کاروبار شروع کیا ہوا ہے؟" پال نے ملاقات ہونے پر کہا۔ "جو چوری کے پیشے سے ملتا جلتا ہے۔"

"ہاں پال۔ لیکن میں صرف ایسی چیزیں چراتا ہوں جنکی کوئی قیمت نہیں ہوتی تم اسے میرا مشغلہ کہہ سکتے ہو۔" نک ویلوٹ نے جواب دیا۔

"مشغلہ" پال زور سے ہنسا "چھوڑو یار۔ میں نے سنا ہے کہ اس دھندے میں تمہارا کوئی ثانی نہیں ہے کئی سال سے تمہارے بارے میں ایسی خبریں سن رہا تھا۔ پہلے تو مجھے یقین ہی نہیں آیا۔ نک اور چور!"

"پیٹ بھرنے کیلئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑتا ہے دوست۔" نک نے شانے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم اس لائن میں آئے کیسے؟"

نک نے کبھی کسی کو نہیں بتایا تھا کہ اس نے چوری کا پیشہ کیسے اختیار کیا۔ پھولوں کی کیاریوں کے درمیان اپنے بچپن کے دوست کے ساتھ ٹہلتے ہوئے اس نے پال کو وہ کہانی سنائی۔

"مجھے اس پیشے میں لانے والی ایک عورت تھی۔ اس نے مجھ سے مدد کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ میں ایک درسگاہ سے ایک چیز چوری کرنے میں اسکی مدد کروں۔ میں نے حامی بھر لی۔ وہ درسگاہ نیو جرسی میں تھی اور اسکے اندر آرٹ کے نادر نمونے رکھے ہوئے تھے۔ میں نے پہلے ایک ٹرک چرایا اور پھر اس ٹرک پر کھڑے ہو کر ہم دونوں نے اس عمارت کی ایک کھڑکی اکھاڑ دی تاکہ عمارت کے اندر گھسا جا سکے۔ کھڑکی کو میں نے ٹرک کے اندر رکھا اور عمارت کے اندر گھس کر اس عورت کا انتظار کرنے لگا۔ اچانک میں نے ٹرک اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی۔ جب تک میں باہر نکلتا وہ عورت اس کھڑکی اور ٹرک سمیت فرار ہو چکی تھی۔ تب مجھے احساس ہوا کہ اس عورت کو دراصل وہی کھڑکی چرانی تھی جس کی قیمت پچاس ہزار ڈالر تھی۔"

"میرے خدا۔" پال نے کہا "اور اس نے تمہیں کوئی حصہ نہیں دیا؟"

"ایک پیسہ بھی نہیں۔" نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "وہ لڑکی بعد میں پکڑی گئی اور اسکے قبضے سے وہ کھڑکی بھی برآمد کر لی گئی۔ اس واقعے سے مجھے خیال آیا کہ وہ کون کون سی چیزیں ہوتی ہیں جنہیں لوگ چراتے ہیں۔ مجھ پر انکشاف ہوا کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جنکی بازار میں کوئی قیمت فروخت نہیں ہوتی یا اگر انہیں فروخت کیا جائے تو بہت معمولی قیمت وصول ہوتی ہے لیکن وہی چیزیں کچھ لوگوں کے لئے بیحد قیمتی ہوتی ہیں مثلاً ایک مرتبہ میں نے لندن میں سات کوّے چرانے کی فیس پچیس ہزار ڈالر وصول کی تھی اور دوسری پارٹی سے ان کوّوں کو نہ چرانے کی فیس بیس ہزار ڈالر وصول کی تھی سات

کوّوں کی بازار میں کیا قیمت ہو سکتی ہے؟ صرف سات ڈالر۔ میں کبھی نقد تم زیورات اور آرٹ کے شاہکار نہیں چراتا۔"

"میں نے یہی سنا ہے نک کہ تمہاری فیس بیس ہزار ڈالر ہوتی ہے اور اگر کام غیر معمولی طور پر خطرناک ہو تو تم تیس ہزار ڈالر لیتے ہو۔؟"

"درست ہے" نک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تصدیق کی "سالوں سے میری یہی فیس چلی آ رہی ہے حالانکہ اس دوران معیارِ زندگی بڑھ گیا ہے اور ضروریاتِ زندگی کی چیزوں کی قیمت کہیں سے کہیں پہنچ چکی ہے۔"

"کیا تم میرے لئے ایک کام کر سکتے ہو نک؟"

"کیوں نہیں۔ لیکن تمہیں میری فیس معلوم ہے؟"

"میں سمجھتا ہوں نک۔ میں تمہاری فیس ضرور ادا کروں گا۔"

"میں نے سنا ہے پال کہ تم مافیا میں ایک اہم شخصیت ہو۔ کیا یہ صحیح ہے؟"

مافیا کے نام سے کون واقف نہیں۔ اس زیرِ زمین تنظیم کی شاخیں دنیا کے ہر بڑے ملک میں قائم ہیں۔ اسمیں کام کرنے والوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ اسکے بارے میں مشہور ہے کہ یہ امریکہ کی دوسری حکومت ہے۔ اس تنظیم میں شامل افراد امریکی حکومت میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں یہی وجہ ہے کہ آج تک پولیس اس تنظیم کے ایک معمولی آدمی کو بھی قانون سے سزا نہیں دلوا سکی جب کوئی کارکن اس تنظیم سے غداری کر کے پولیس سے مل جاتا ہے تو اسے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ مافیا دنیا کا ہر غیر قانونی کام کرتی ہے اس کا خاص کاروبار منشیات کی اسمگلنگ اور اندرون ملک اسکی فروخت ہے جسکے ذریعے یہ تنظیم ہر سال اربوں روپیہ کماتی ہے۔

"تم نے ٹھیک سنا ہے نک" پال سٹالینا نے اُسے کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا "میرا شمار مافیا کی اہم شخصیتوں میں ہوتا ہے لیکن ہم لوگ عام طور پر اس موضوع پر گفتگو نہیں کرتے۔ میرا ایک قانونی کاروبار ہے۔ لانڈری کا۔ میرے گاہک بڑے بڑے ہوٹل اور پرائیویٹ ہسپتال ہیں مجھے اس کاروبار سے اچھا خاصہ نفع ہوتا ہے اور وہ تو ہم قانونی ہوتی ہے مجھے شروع میں کچھ دشواری ہوئی تھی۔ بہت سے گاہک مجھ سے کاروبار کرنے پر راضی نہیں تھے لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ میرا تعلق مافیا سے ہے تو انہوں نے فوراً معاہدوں پر دستخط کر دیئے میں جو دام چاہوں ان سے وصول کر لیتا ہوں کوئی چوں بھی نہیں کرتا اور مزے کی بات یہ ہے کہ مجھے اپنے کسی کاروباری رقیب کا بھی ڈر نہیں ہے کہ وہ میرے گاہکوں کو کم داموں کا لالچ دیکر توڑ لیگا اسے کہتے ہیں مافیا کا جادو۔ کیا سمجھے نک؟"

"اگر تم میری فیس ادا کر سکتے ہو تو اس کا مطلب ہے ہوا پال کہ تمہارا کاروبار زور شور سے چل رہا ہے۔ خیر تم کیا چیز چرانا چاہتے ہو؟"

"ایک بلی۔"

"بس۔ میں نے ایک مرتبہ چڑیا گھر سے ایک شیر چرایا تھا۔"

"اس بلی کو چرانا زیادہ دشوار ثابت ہوگا نک" پال نے اُسے تنبیہ کی "یہ بلی مافیا پائیرون کی پالتو بلی ہے۔"

مافیا پائیرون کا نام سنکر نک ویلوٹ کے منہ سے بے اختیار سیٹی کی آواز نکلی۔ پائیرون مافیا کی ایک کلیدی شخصیت تھا۔ وہ نیویارک کے نواحی علاقے میں ایک جھیل کے کنارے رہتا تھا۔ اُسکی عمر پچاس سال کے قریب تھی۔ بہت کم لوگ اس سے ملنے کے لئے جاتے تھے اور جو جاتے تھے بیحد مجبوری کے عالم میں۔

"وہ بلی پائیرون کے مکان کے اندر ہے؟"

"ہاں" پال نے سر ہلا کر تصدیق کی "تم اُسے فوراً پہچان لوگے اس کا پالتو نام اسپارکل ہے۔ پائیرون کی ہر تصویر میں وہ بلی موجود ہے۔ یہ دیکھو یہ تصویر ایک رسالے میں چھپی تھی پائیرون اپنی بلی کے ساتھ کھڑا ہے۔"

نک ویلوٹ نے اس تصویر کو غور سے دیکھا۔ اس تصویر میں پائیرون ایک سفید بالوں والے آدمی کے ساتھ کھڑا ہوا تھا جو اُس کا وکیل تھا پائیرون کی گود میں ایک بلی موجود تھی جسے اس نے کسی نوزائیدہ بچے کیطرح بڑی احتیاط سے گود میں سنبھالا ہوا تھا۔ نک کو معلوم تھا کہ گھر سے باہر پائیرون ہمیشہ اپنی بلی کے ساتھ دیکھا جاتا ہے اسی لئے اسکی ہر تصویر میں اسکی بلی ضرور موجود ہوتی ہے۔

"یہ پہلی تصویر ہے جسمیں میں نے پائیرون کو مسکراتے ہوئے دیکھا ہے" نک نے کہا اور تصویر جیب میں رکھ لی۔

"اسے اپنی بلی سے بہت محبت ہے وہ اُسے اپنے ساتھ ہر جگہ لے جاتا ہے۔"

"اور تم اس کی بلی کو اغوا کرنا چاہتے ہو تاکہ اُس سے لمبی رقم وصول کر سکو؟"

"نک۔ نک۔ تم پھر ہوائی قلعے بنانے لگے" پال نے ہنستے ہوئے کہا "تمہاری بچپن کی عادت نہیں گئی۔"

"خیر خیر۔ مجھے اس سے کیا مطلب۔ مجھے اپنی فیس سے غرض ہے"

"یہ کچھ رقم ایڈوانس رکھ لو" پال سٹالینا نے ایک لفافہ اُسکی طرف بڑھایا "مجھے وہ بلی اتوار کی شب تک ضرور چاہیئے۔ تمہارے پاس کئی روز ہیں۔"

وہ دونوں پھولوں کی خوبصورت کیاریوں کے درمیان چہل قدمی کرتے رہے اور پرانی یادوں کو تازہ کرتے رہے۔ پھر نک ایک ٹیکسی پکڑ کر گھر آگیا۔

مانک پائیرون کی کوٹھی جھیل کے کنارے ایک پہاڑی پر واقع تھی۔ عام طور پر لوگ اس جھیل میں مچھلی کا شکار کھیلنے آتے تھے۔ نک ویلوٹ ڈھیلی رفتار سے اپنی گاڑی چلاتا ہوا پائیرون کے مکان کا جائزہ لے رہا تھا جسکے چاروں طرف ایک وسیع علاقے میں بہت اونچی دیوار کھڑی تھی اس دیوار کے اوپر تین بجلی کے تار دوڑ رہے تھے جن میں چوبیس گھنٹے بجلی کرنٹ دوڑتا رہتا تھا اسلئے اس دیوار کو پھاند کر اندر داخل ہونا ناممکن تھا۔ ایسی کسی کوشش کا مطلب صرف موت ہی ہو سکتا تھا۔ وہ دیوار جھیل تک چلی گئی تھی اور جہاں دیوار ختم ہوتی تھی وہاں سے لوہے کے خاردار تار جھیل کے اندر دور تک چلے گئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ جھیل کا وہ کنارا بھی پائیرون کی ملکیت تھا۔ جس سڑک پر نک اپنی گاڑی چلا رہا تھا وہ جھیل پر آ کر ختم ہو جاتی تھی۔ نک ویلوٹ اپنی گاڑی سے اتر کر اس دیوار کا جائزہ لینے لگا۔

"کیا شکار کا ارادہ ہے؟" اُسے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

وہ مرغ بالوں والی ایک خوبصورت جوان عورت تھی جس نے بیش قیمت لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ اُسکی گاڑی کے پاس کھڑی گہری نگاہوں سے اس کا جائزہ لے رہی تھی نک ویلوٹ نے اس کے آنے کی آواز نہیں سُنی تھی بظاہر وہ کب سے اُسکی حرکتوں کی نگرانی کر رہی تھی۔

"ہاں۔ میں نے سنا ہے یہاں بہت مچھلیاں ہیں۔"

"لیکن یہ ممنوعہ علاقہ ہے" اس عورت نے خشک لہجے میں کہا۔

"میں اس چہار دیواری کو دیکھ رہا تھا۔ کون رہتا ہے یہاں؟ سٹرفورڈ؟" نک نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

"نہیں مسٹر مانک پائیرون۔ تم نے شاید ان کا نام نہ سنا ہو"

"کبھی نہیں۔ کافی دولتمند آدمی نظر آتا ہے۔ کیا تم اس آدمی سے ملتی ہو؟"

"ہاں" اس عورت نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "میں انکی بیوی ہوں" پائیرون کی بیوی سے اس غیر متوقع ملاقات کے بعد نک کیلئے براہ راست اس مکان میں داخل ہونا ناممکن ہو گیا تھا۔ اس نے براہ راست مکان میں داخل ہونیکا ارادہ ملتوی کر دیا اور ایک کشتی کرائے پر لیکر مچھلیوں کا شکار کھیلنے لگا۔ اُسے مچھلیوں کے شکار سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اسلئے جھیل میں کانٹا ڈالتے ہی ڈور ہلی تو نک کو بڑی حیرت ہوئی۔ وہ ایک بڑی سی مچھلی تھی۔ وہ اپنی کشتی کو چلاتا ہوا آہستہ آہستہ پائیرون کے مکان کے سامنے آ گیا۔ اس نے دوربین کی مدد سے پائیرون کے مکان کا جائزہ لیا۔ جھیل کی طرف اُسے کوئی محافظ نظر نہیں آیا۔ یہ دیکھکر نک نے جلدی سے اپنی جیکٹ کی جیب میں مچھلی پکڑنے کے کانٹے، ناکون کی ڈوری اور پلاسٹک کی ایک تھیلی ٹٹولی۔ اسکی جیبوں میں پہلے ہی سے کچھ چیزیں موجود تھیں۔ اس نے دوربین اور مچھلی پکڑنے کی اسٹک کشتی میں رکھدی۔ پھر اس نے ڈرلنگ مشین کی مدد سے کشتی کی تہہ میں ایک سوراخ کر دیا۔ جب سوراخ میں سے جھیل کا پانی کافی تعداد میں کشتی کے اندر جمع ہو گیا تو نک نے ہاتھ ہلا ہلا کر ایسی حرکتیں شروع کر دیں جیسے وہ مدد کے لئے چیخ رہا ہو اور بُری طرح بوکھلایا ہوا ہو۔ پھر اس نے پھرتی سے کشتی کا انجن اسٹارٹ کیا اور اس کا رخ پائیرون کے مکان کی طرف کر دیا۔ نک نے مکان کی طرف پشت کر کے ڈرلنگ مشین اور دوربین جھیل میں پھینکدی۔ پانچ منٹ بعد جب وہ جھیل کے کنارے پر پہنچا تو آدھی کشتی پانی میں ڈوب چکی تھی۔ نک نے پلٹ کر کشتی کو دیکھا اور پھر پائیرون کے مکان کی طرف چلدیا جو پہاڑی پر واقع تھا اسکے ہاتھ میں وہ ڈوری اب تک موجود تھی جسکے کانٹے میں مچھلی پھنسی ہوئی تھی۔

نک نے ابھی چند قدم ہی اُٹھائے تھے کہ اُسے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر اُسے فوراً ہی دو جرمن نسل کے ضخیم کتے اپنی طرف لپکتے ہوئے نظر آئے۔ نک فوراً ایک قریبی درخت کیطرف بھاگا اسکے پیچھے کتے لگے ہوئے تھے پھر جیسے ہی وہ درخت کے قریب پہنچا، دونوں کتے اچانک رک گئے۔ نک درخت سے ٹیک لگا کر گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ اس نے مکان کی طرف سے ایک شخص کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ وہ پائیرون کا وہی وکیل تھا جسکی تصویر اس نے پائیرون کے ساتھ دیکھی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں چاندی کی ایک سیٹی تھی جسکی آواز سنکر کتے فوراً رک گئے تھے۔

"انہیں بڑی اچھی طرح سدھایا گیا ہے" نک نے پائیرون کے وکیل سے کہا جو اسکے قریب بیٹھکر غور سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

"اگر میں نہیں آتا تو تم اب تک مردہ ہوتے" وکیل نے کہا۔

"میری کشتی میں نک نے ایک ہاتھ سے اپنی کشتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "نجانے کس طرح پانی آگیا۔ کوئی تختہ ڈھیلا ہوگیا ہے شاید کیا میں آپ کا ٹیلیفون استعمال کرسکتا ہوں؟"

"ہاں۔ اس طرف اسٹور میں ٹیلیفون موجود ہے" وکیل نے بلغ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا۔ نک کو بڑی مایوسی ہوئی، اُسکا خیال تھا کہ ٹیلیفون مکان کے اندر ہوگا اور وہ اس طرح مکان کے اندر داخل ہوسکے گا۔ وہ پائیرون کے وکیل کے پیچھے اسٹور میں داخل ہوا۔ اندر طرح طرح کے اوزار بکھرے ہوئے تھے ایک طرف کھالوں کی بوریاں رکھی ہوئی تھیں، ایک طرف دیوار میں ٹیلیفون لگا ہوا تھا۔ نک نے بے دلی سے مچھلی کو زمین پر رکھکر ریسیور اٹھایا اور انکوائری سے کسی ایسی کمپنی کا نمبر بتانے کی درخواست کی جسکی ٹیکیاں چلتی ہوں۔ اچانک نک کو اپنے قدموں میں کسی ہوئی مچھلی کے کھسکنے کا احساس ہوا۔ نک نے نیچے دیکھا وہاں اس نے پائیرون کی پالتو بلی اسپارکل کو ایک پنجے سے مچھلی کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے دیکھا۔

"اسپارکل" نک نے سرگوشی میں کہا "ادھر دیکھو اسپارکل"

بلی نے اپنا نام سنکر سر اٹھایا اور نک ویلوٹ کی طرف دیکھا نک نے جھک کر اسکے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ اچانک اسکی نظروں کے سامنے دو جوتے آگئے۔ آہنوالا بڑی مضبوطی سے قدم جمائے کھڑا تھا۔ نک سیدھا کھڑا ہوگیا اسکے سامنے مافیا کی ایک بیحد اہم اور کلیدی شخصیت مانک پائیرون موجود تھی پائیرون کے ہاتھ میں ایک ریوالور تھا۔

"اس طرح ملاقات ہونے پر مجھے مسرت ہوئی مسٹر ویلوٹ" پائیرون نے سرد لہجہ میں کہا "کیا تم مجھے مہمان نوازی کا شرف نہیں دو گے؟"

مکان کی اندرونی سجاوٹ دیکھکر نک کی آنکھیں کھلی رہ گئیں اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ مشرق کے کسی بادشاہ کی محلسرا میں گھوم رہا ہو۔ جب وہ ڈرائنگ روم میں پہنچے تو اُسے پائیرون کی بیوی ایک صوفے میں دھنسی ہوئی نظر آئی۔

"یہی ہے وہ آدمی جسکے بارے میں، میں تمہیں بتلا رہی تھی" مسز پائیرون نے نک ویلوٹ کو دیکھکر اپنے شوہر سے کہا۔ وہ پائیرون کی نسبت کم عمر تھی لیکن دونوں کو ایک ساتھ دیکھکر دیکھنے والے کو دونوں کی عمروں میں اس گہرے فرق کا احساس نہیں ہوتا تھا کیونکہ پائیرون اپنی عمر سے بہت کم نظر آتا تھا۔

"اس کا کہنا ہے کہ اسکی کشتی کے اندر جیسے ہی پانی داخل ہوگیا تھا اس لئے اُسے مجبوراً اس طرف اپنی کشتی کو لانا پڑا۔ میں اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ اس کا نام نک ویلوٹ ہے"

"مشہور چور؟" مسز پائیرون نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں وہی نک ویلوٹ۔"

یہ گفتگو سن کر نک مسکرایا۔ اسکے ہاتھ میں ابتک وہ ڈوری موجود تھی جسکے سرے پر مچھلی پھنسی ہوئی تھی۔ "مجھے اپنی یادداشت پر بڑا افسوس ہو رہا ہے" نک نے کہا "مجھے یاد نہیں آتا کہ ہماری کبھی ملاقات ہوئی ہو"

"ہماری ملاقات ہوچکی ہے مسٹر ویلوٹ" پائیرون نے کہا

"بہت عرصے پہلے ایک سیاسی ڈنر کے موقع پر۔ میں کسی چہرے کو ایکبار تہہ دیکھکر کبھی نہیں بھولتا ویلوٹ۔ اس طرح چہرے بھولنے کی مجھے بہت زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے اور کبھی کبھی میرے کسی آدمی کو اپنی جان کی قربانی بھی دینی پڑجاتی ہے۔ تم بھی مجھے اچھی طرح جانتے ہو میرا نام مانک پائیرون ہے۔ یہ میری بیوی لز ہے اور یہ میرے وکیل میری بہن ہیں" پائیرون نے کہا اور پھر جھک کر اپنی بلی کو اٹھالیا۔ "اب بتاؤ ویلوٹ۔ تم یہاں کس ارادے سے آئے ہو؟" پائیرون نے شفقت سے اپنی بلی کے جسم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"صرف ٹیلیفون کرنے کیلئے۔ میری کشتی میں سوراخ ہوگیا ہے"

"تمہیں مچھلیوں کے شکار کا کوئی شوق نہیں ہے" پائیرون نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یہ ہے میرے شوق کا ثبوت" نک ویلوٹ نے مچھلی کی ڈوری بلند کرتے ہوئے کہا لیکن پائیرون اس ثبوت سے ذرا بھی متاثر نہیں ہوا

"مچھلی کا شکار ایک بہانہ تھا۔ تم میرے مکان میں داخل ہونا چاہتے تھے اور تم کامیاب ہوگئے۔ اب بتاؤ تم کیوں میرے مکان میں گھسنا چاہتے تھے۔؟"

"کیا ایک چور کو آرام کرنے کا حق نہیں پہنچتا مسٹر پائیرون"

"تم کبھی آرام نہیں کرتے ویلوٹ۔ چند سال قبل میں نے تمہارے بارے میں تحقیقات کی تھی کیونکہ میں تم سے ایک کام لینا چاہتا تھا میں تمہاری ایک ایک عادت کے بارے میں جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے تم کہاں رہتے ہو۔ تم اس وقت کس کے لئے کام کر رہے ہو اور میرے گھر سے کیا چیز چرانا چاہتے تھے؟"

"مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ یہ آپ کا مکان ہے۔ اس کا علم آج صبح مجھے آپکی بیوی کی زبانی ہوا ہے۔ کسی قسم کی چوری کا کیا سوال ہے"

"میں نے اسٹور میں تمہیں اپنی بلی کو اسپارکل کے نام سے پکارتے ہوئے خود اپنے کانوں سے سُنا ہے۔"

نک کو معلوم تھا کہ مانک پائیرون بیوقوف نہیں ہے۔ "ہر شخص اسپارکل سے واقف ہے۔ تمہارے ہر نوٹیس اسپارکل موجود ہے" نک نے جواب دیا۔ پائیرون کے وکیل نے کھنکھار کر حلق صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اب تم اس آدمی کا کیا کروگے مانک؟ اگر تم اسے اس کی مرضی کے بغیر روکنے کی کوشش کروگے تو یہ ایک قانونی جرم ہوگا۔"

"وکیل" پائیرون نے شانے اچکاتے ہوئے کہا "جب اس دنیا میں وکیل موجود نہیں تھے تو ہر چیز بڑی سادی ہوتی تھی۔ کیوں ویلوٹ تم مجھ سے اتفاق کروگے؟"

"میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

اسی لمحے ایک ملازمہ ٹرے میں شراب کے چند گلاس لیئے کمرے میں داخل ہوئی۔

"تم میرے مہمان ہو ویلوٹ۔ میں روز شام کو اسوقت کاک ٹیل سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔" پائیرون نے کہا اور ٹرے پر سے گلاس اٹھالیا پھر وہ برابر والے کمرے میں ٹیلیفون کی گھنٹی کی آواز سن کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ نک کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ پائیرون کے کیا ارادے ہیں۔

لز پائیرون اپنے صوفے پر سے اُٹھکر اُسکے قریب بیٹھ گئی

"تم نے خوامخواہ اتنی زحمت کی ویلوٹ۔ اگر تم مجھ سے صبح کہدیتے تو میں فوراً تمہیں اپنے شوہر سے ملوادیتی۔ کیا تم واقعی چور ہو؟" لز پائیرون نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں دوسری چیزوں کے ساتھ خوبصورت عورتوں کے دل بھی چُراتا ہوں۔"

لز پائیرون نے غور سے اسے دیکھا۔

"مانک پائیرون کے مکان سے کوئی چیز چرانے کی ہمت کرنیوالا شخص یا تو بہت بہادر آدمی ہوسکتا ہے۔ یا بہت احمق۔" لز نے کہا۔

"میں نہ بہادر ہوں نہ احمق"

نک نے جواب دیا اور پائیرون کی بلی کو دیکھنے لگا جو آہستہ آہستہ قالین پر دبے پاؤں کسی خیالی شکار پر جھپٹنے کی تیاری کر رہی تھی۔

"تم کس قسم کے چور ہو ویلوٹ؟"

اس سے پہلے کہ نک کوئی جواب دیتا پائیرون کمرے میں داخل ہوا اس نے اپنے وکیل کو ایک کاغذ دیتے ہوئے نک سے کہا۔

"کبھی کبھی کاروباری مصروفیات بہت بور کردیتی ہیں ویلوٹ۔ ویسے بھی میں کوئی اچھا میزبان نہیں ہوں"

"کوئی بات نہیں مسٹر پائیرون۔ آپکی کاک ٹیل بہت عمدہ تھی۔" نک نے جواب دیا۔

"میرا ڈرائیور ہیری کو اسٹیشن پر چھوڑنے جارہا ہے۔ تم اس گاڑی میں ان کے ساتھ جاسکتے ہو۔ یہ لوگ تمہیں شہر میں اتار دیں گے۔"

"شکریہ مسٹر پائیرون"

"جانے سے پہلے میرا ایک مشورہ سن لو۔ اگر تمہارے جانے کے بعد اب یا بعد میں مجھے اپنے گھر سے کسی چیز کی گمشدگی کا علم ہوا تو نتائج کی ذمہ داری تم پر ہوگی۔ مجھے تمہارے گھر کا علم ہے ویلوٹ۔ پھر اس زمانے کی یاد تازہ ہوجائے گی جب وکیل وغیرہ نہیں ہوتے تھے۔ سمجھ گئے۔"

نک نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے۔ جس کسی نے تمہاری خدمات حاصل کی ہیں اس سے کہہ دینا کہ تم اس کا کام نہیں کرسکتے"

نک نے دوبارہ اثبات میں سر ہلایا۔ اسے بے حد

احتیاط سے کام لینا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ دوبارہ کبھی اس مکان میں داخل نہیں ہو سکے گا اس لئے وہ آج ہی ہر قیمت پر پائیرون کی بلی کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ اس نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا۔ اس وقت شام کے پانچ بج رہے تھے۔

"کیا میں آپ کا باتھ روم استعمال کر سکتا ہوں مسٹر پائیرون؟" نک نے دریافت کیا۔

"ضرور۔ میری ملازمہ تمہیں باتھ روم تک لے جائے گی۔" پائیرون نے جواب دیا اور ملازمہ کو اشارہ کیا۔ ملازمہ نے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور نک ویلوٹ مچھلی کی ڈور تھامے اس طرح ملازمہ کے پیچھے چل دیا جیسے وہ بے خیالی میں مچھلی کو اپنے ساتھ لئے جا رہا ہو۔ ملازمہ نے ایک باتھ روم کی طرف اشارہ کیا اور وہاں سے چلی گئی۔ نک نے باتھ روم کا دروازہ کھول کر احتیاط سے چاروں طرف دیکھا اسے امید تھی کہ پائیرون کی بلی مچھلی کے تعاقب میں ضرور اسکے پیچھے آئے گی۔ اسپارکل غسلخانے کے دروازے کے باہر کھڑی پر امید نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ نک نے فوراً جھانک کر بڑی احتیاط سے اسپارکل کو اٹھایا۔ وہ دعا کر رہا تھا کہ پائیرون فوراً ہی اپنی چہیتی بلی کی تلاش شروع نہ کر دے۔ نک نے اپنی جیب میں سے ایک سرنج نکالی جس کے اندر خواب آور سیال بھرا ہوا تھا۔ انجکشن لگتے ہی بلی نے ایک طویل انگڑائی لی اور بے جان سی اس کے ہاتھوں میں لٹک گئی۔ سرنج جیب میں واپس رکھ کر نک نے پھرتی سے بلی کے خوابیدہ جسم کو پلاسٹک کی تھیلی میں ڈال دیا جو اس کی جیب میں موجود تھی۔ بلی کو تھیلی میں ڈال کر نک نے دوبارہ غسلخانے کا دروازہ کھولا اور باہر کا جائزہ لیا۔ ہر طرف سناٹا تھا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا ایک خوابگاہ میں داخل ہوا۔ وہ اندازے ہی پر اس خواب گاہ میں داخل ہوا تھا اس نے صبح باہر سے مکان کا جائزہ لیتے وقت اس بات کو نوٹ کیا تھا کہ مکان کی ایک کھڑکی کے قریب سے ٹیلیفون کے تار گزر رہے ہیں۔ وہ تار اس پول سے کھینچے گئے تھے جو پہاڑی کے دوسری سمت ٹرک پر موجود تھا۔ اسے اس وقت اسی خواب گاہ کی تلاش تھی۔

نک ویلوٹ نے خواب گاہ کی کھڑکی کھول کر باہر دیکھا۔ وہ بالکل صحیح جگہ آیا تھا۔ ٹیلیفون کے تار اس کھڑکی سے ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر تھے۔ نک نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور فوراً اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ اس نے اپنی جیب سے مچھلی پکڑنے کے دو کانٹے نکالے انھیں نائلون کی ایک فٹ لمبی ڈوری کے دونوں سروں پر باندھ دیا پھر اس نے دونوں کانٹوں کو پلاسٹک کی اس تھیلی کے اندر پرو دیا جس کے اندر بلی کا خوابیدہ جسم موجود تھا۔ اور یہ اندازہ لگانے لگا کہ یا وہ کانٹے اور ڈور اس تھیلی کا وزن برداشت کر لیں گے۔ اس طرف سے مطمئن ہو کر اس نے کانٹوں کے اوپری سرے ٹیلیفون کے تاروں پر پھنسا دیئے۔ وہ تھیلی کانٹوں میں لٹکی ہوئی ٹیلیفون کے تار پر لٹکی ہوئی تھی۔ نک ویلوٹ نے ایک گہرا سانس لے کر اس تھیلی کو آگے کی طرف دھکیلا۔ تھیلی ٹیلیفون کے تار پر پھسلتی ہوئی پہاڑی کے دوسری طرف جہاں ٹرک پر ٹیلیفون کا کھمبا لگا ہوا تھا آہستہ آہستہ بڑھنے لگی۔ نک نے تار ہلا کر اس کی رفتار کو اور تیز کر دیا۔ تھیلی پائیرون کے احاطے کی بلند دیوار کو عبور کر کے کھمبے کے قریب جا کر رک گئی۔ نک نے دوبارہ تار کو ہلایا اور وہ آہستہ آہستہ کھسکتی ہوئی کھمبے سے جا لگی۔ نک ویلوٹ نے ایک گہرا سانس لیکر خواب گاہ کی کھڑکی بند کر دی اس پورے عمل میں اسے چار منٹ لگے۔

خواب گاہ کا دروازہ بند کر کے وہ مچھلی سمیت واپس ڈرائنگ روم میں آ گیا۔ وہاں پائیرون، اس کی بیوی، اور اس کا وکیل اس کا انتظار کر رہے تھے۔ دروازے پر ایک باوردی شوفر موجود تھا۔

مالک پائیرون اسے دیکھ کر مسکرایا۔ پھر اس نے معذرتی انداز میں کہا۔

"نک میں احتیاط پر مجبور ہوں۔ میں نہیں چاہتا تم یہاں سے کوئی ایسی چیز لے جاؤ جس کا تم سے کوئی تعلق نہ ہو۔"

نک نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا دیئے۔ ڈرائیور آگے بڑھ کر پھرتی سے اس کی تلاشی لی۔ چند سیکنڈ بعد وہ ہلکی

چیخ مار کر پیچھے ہٹ گیا اس کے ایک ہاتھ سے خون نکل رہا تھا۔

"کیا ہے تمہاری جیب میں؟" ڈرائیور نے غرا کر پوچھا۔

"کچھ نہیں مچھلی پکڑنے کے کانٹے ہیں۔"

شوفر نے تلاشی مکمل کرنے کے بعد کہا "کچھ نہیں ہے باس"

"ٹھیک ہے" پائیرون نے کہا اور جیب میں رکھ لیا "اب تم جا سکتے ہو ویلوٹ۔"

"شکریہ" نک نے کہا اور ڈرائیور کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ ابھی وہ چند قدم آگے بڑھا تھا کہ اس کے کانوں میں پائیرون کی آواز آئی وہ اپنی بیوی سے بلی کے متعلق پوچھ رہا تھا۔

"میرا خیال ہے وہ باہر چلی گئی ہے" لز پائیرون نے جواب دیا۔ نک خاموشی سے سر جھکائے چلتا رہا۔

"رک جاؤ ویلوٹ" اچانک پائیرون نے چلا کر کہا۔ ویلوٹ کے قدم رک گئے۔ اس کے اعصاب تن گئے۔ ڈرائیور نے مڑ کر پائیرون کی طرف دیکھا وہ اپنے آقا کی ہدایت کا منتظر تھا۔

"مچھلی ——" پائیرون نے قریب آ کر کہا "میں مچھلی دیکھنا چاہتا ہوں ممکن ہے تم مچھلی کے اندر کوئی چیز چھپا کر لے جا رہے ہو۔ اگر مچھلی کے اندر کچھ نہیں ہے تب بھی اسے یہاں چھوڑ دو۔ اسپارکل مچھلی کھا کر بہت خوش ہو گی۔"

نک نے مچھلی پائیرون کی طرف بڑھا دی اور وکیل کے ساتھ کار کے اندر بیٹھ گیا۔ وہ شہر میں ایک جگہ اتر گیا اور وکیل اسٹیشن کی طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد رات کی تاریکی میں نک واپس پائیرون کے مکان کے باہر ٹیلیفون کے کھمبے کے پاس کھڑا تھا۔ وہ بندر کی طرح کھمبے پر چڑھا۔ پلاسٹک کا تھیلا اسی جگہ لٹک رہا تھا۔ اندر بلی دوا کے زیر اثر بدستور خوابیدہ تھی۔ وہ تھیلا اتار کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔

پال مٹالینا بلی کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اسے دیر اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔

"نک مجھے یقین نہیں تھا کہ تم یہ کام کر سکو گے" پال سپارکل کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ "تم اسے کس طرح نکالنے میں کامیاب ہوئے؟"

"یہ کاروباری راز ہے پال" نک ویلوٹ نے جواب دیا

"اچھا تو یہ دو اپنی باقی فیس اس کے ساتھ میرا شکریہ بھی قبول کرو۔"

"سنو پال۔ تم میرے دوست ہو۔ اسپارکل ایک منفرد بلی ہے۔ پائیرون کے ساتھ اس کی سینکڑوں تصویریں چھپ چکی ہیں۔ اسے جو بھی دیکھے گا فوراً پہچان جائے گا۔ اس لئے اگر تمہارا خیال اس بلی کے عوض پائیرون سے رقم اینٹھنے کا ہے تو اس خیال کو چھوڑ دو۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے نک۔ کل مجھے ایک کاروباری اجلاس میں شرکت کرنی ہے مجھے اسی اجلاس کے لئے اسپارکل کی ضرورت ہو۔ تم کل شام بلی مجھ سے واپس لے لینا اور پائیرون کو واپس پہنچا دینا مجھے یقین ہے کہ ایک روز کی گمشدگی پائیرون کو زیادہ پریشان نہیں کرے گی۔"

"تمہارا مطلب ہے۔ کہ تمہیں صرف ایک روز کے لئے اسپارکل کی ضرورت ہے؟"

"ہاں" پال نے جواب دیا اور پھر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر مختلف جگہ ٹیلیفون کرنے لگا۔ نک ویلوٹ خاموشی سے سننے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ سمجھ گیا کہ اس کے بچپن کے دوست کو آخر کیوں پائیرون کی پالتو بلی کی ضرورت پیش آئی۔ اور کیوں وہ صرف ایک روز کے لئے بلی کو اپنے پاس رکھنے کے لئے اسے بیس ہزار ڈالر ادا کرنے پر تیار تھا۔ جب ٹیلیفون سے فارغ ہو کر پال نے اس کی طرف دیکھا تو وہ بے اختیار مسکرانے لگا۔

"کیوں ہنس رہے ہو نک؟"

"پال تم ہمیشہ کے فراڈی ہو۔ اسکول میں بھی تم ڈرامے باز مشہور تھے۔"

"کیا مطلب؟"

"کچھ نہیں" نک نے کہا "میں اب جا رہا ہوں کل شام اسپارکل کو لینے آؤں گا۔"

دوسری شام نک ویلوٹ اپنے مکان کے پورچ میں بیٹھا بیئر پی رہا تھا۔ گلوریا نے اندر سے اسے آواز دی۔

"ہیلو تمہارا فون"

نک ویلوٹ نے ریسیور کان سے لگایا۔ دوسری جانب بولنے والی کوئی عورت تھی۔

"نک ویلوٹ؟" نسوانی آواز نے پوچھا۔

"بول رہا ہوں"

"میں لزا پائیرون بول رہی ہوں۔ میرا شوہر تمہیں قتل کرنے آرہا ہے اس کا خیال ہے کہ اس کی بلی کو چرانے والے تم ہو۔"

"بہت بہت شکریہ اس اطلاع کا۔"

"نک میں نہیں چاہتی کہ وہ دوبارہ پرانی زندگی کی طرف جائے۔ اس عمر اور اس پوزیشن میں اس کے لئے یہ مناسب نہیں"

"مجھے آپ سے اتفاق ہے مسز پائیرون" نک نے جواب دیا اور فون بند کر دیا۔

گلوریا اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔

"کوئی گڑبڑ نکی؟" گلوریا نے تشویش زدہ لہجے میں دریافت کیا

"نہیں کوئی خاص بات نہیں ذرا سی کاروباری پریشانی ہے۔" نک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا "سنو گلوریا۔ ایک آدمی مجھ سے ملنے آرہا ہے تم کوئی فلم دیکھنے کیوں نہیں چلی جاتیں؟"

"ٹیلیفون پر بولنے والا کوئی مرد نہیں تھا نکی۔ کوئی خاتون تھی" گلوریا نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

"چھوڑو بھی گلوریا۔ اگر تم مجھ سے کوئی سوال نہ کرنے کا وعدہ کرو تو میں تحفے میں تمہیں وہ خوبصورت حسین اسپورٹس کار دونگا جس کے لئے تم اتنے عرصے سے ضد کر رہی ہو۔"

"کیا واقعی، تم جھوٹ تو نہیں بول رہے ہو نکی؟"

"نہیں جان۔ یقین کرو۔ میں سنجیدہ ہوں۔"

گلوریا کے جانے کے بعد ویلوٹ نے اپنے مکان کی تمام روشنیاں گل کر دیں اور تاریکی میں بیٹھ کر پائیرون کا انتظار کرنے لگا۔ دس بجے کے قریب اس کے گھر کے سامنے ایک سیاہ رنگ کی لمبی سی گاڑی رکی۔ دو آدمی اس گاڑی سے اُتر کر، سڑک پار کر کے اس کے مکان میں داخل ہوئے۔ ان میں ایک وہی شوفر تھا جس نے پائیرون کی کوٹھی میں اس کی تلاشی لی تھی۔ دوسرا جسامت سے کوئی بن مانس نظر آتا تھا۔ نک دوسرے بدمعاش سے واقف نہیں تھا۔ اسے معلوم تھا کہ پائیرون گاڑی کے اندر بیٹھا انتظار کر رہا ہوگا۔ جیسے ہی وہ دونوں پورچ میں داخل ہوئے نک ویلوٹ نے کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ شوفر کا ہاتھ بجلی کی طرح ریوالور کی طرف لپکا دوسرے بدمعاش نے پھرتی سے نک کو اپنی گرفت میں جکڑ لیا اس نے کوئی جدوجہد نہیں کی۔

"پائیرون کہاں ہے؟ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں"

"تمہیں اس کا موقع ضرور ملے گا۔" شوفر نے کہا اور پورچ سے باہر نکل کر گاڑی کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔ چند لمحوں بعد پائیرون ٹہلتا ہوا اس کے مکان میں داخل ہوا۔

"مکان تو بہت اچھا ہے ویلوٹ"

"شکریہ۔ اتنی جلد دوبارہ ملاقات ہونے پر بڑی خوشی ہوئی" نک نے جواب دیا۔

"جو حرکت تم نے کی ہے اس کے بعد بھی تمہارا خیال تھا کہ ہماری دوسری ملاقات نہیں ہوگی؟"

"نہیں تو۔ میں تو آپ کا انتظار کر رہا تھا۔"

"اسپارکل کہاں ہے ویلوٹ؟" پائیرون نے سرد لہجے میں

"یہیں ہے۔ اسی مکان میں۔ اگر اجازت دو تو اندر سے لے آؤں؟"

"کوئی چالاکی نہیں" پائیرون نے تنبیہ کی اور ریوالور نکال لیا۔ اس کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ بلاتامل گولی چلا دے گا۔

"اسپارکل۔ اسپارکل" نک نے زور سے آواز دی بلی اپنا نام سن کر دڑتی ہوئی آئی پہلے اس نے نک کی ٹانگوں سے اپنا جسم رگڑا اور پھر وہ اچھل کر پائیرون کی گود میں آگئی۔ پائیرون نے بڑی محبت سے اس پر ہاتھ پھیرا اور بہت غور سے اس کے جسم کا معائنہ کیا۔ اسے غالباً کسی قسم کے زخم کی امید تھی

"ٹھیک ہے مسٹر ویلوٹ" پائیرون نے کہا

کوئی گزند نہیں پہنچی اس لئے اب تم زندہ رہو گے۔ لیکن تمہیں چوری کرنے کی سزا ضرور ملے گی۔"

"ٹھہرو" نک نے دونوں بدمعاشوں کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو جلدی سے کہا "کیا ہم اس مسئلے پر گفتگو نہیں کر سکتے؟"

"کسی گفتگو کی ضرورت نہیں میں نے تمہیں پہلے ہی وارننگ دیدی تھی"

"میں ایک کہانی سنانا چاہتا ہوں مسٹر پائیرون اس آدمی کے بارے میں جس نے مجھے اس چوری کی فیس ادا کی تھی۔"

"ضرور۔ میں اس سے ضرور ملاقات کرونگا۔"

نک نے جلدی جلدی اپنی کہانی سنانی شروع کی۔

"جس آدمی نے مجھے اسپارکل کو چوری کرنے پر آمادہ کیا تھا اس کا اس شہر میں بہت بڑا اور بے حد نفع بخش کاروبار ہے۔ میں اس کا نام تو نہیں بتاؤنگا البتہ یہ ضرور بتلاؤں گا کہ کاروبار میں کامیابی اور بے تحاشہ نفع ملنے کا راز یہ تھا کہ اس نے کسی طرح اپنے کاروباری رقیبوں اور گاہکوں کو اس بات کا یقین دلا دیا تھا کہ اس کا تعلق مافیا سے ہے اور وہ مافیا کی ایک اہم شخصیت ہے۔ مافیا کا نام سن کر اس کے کاروباری حریف دور ہٹ گئے اور گاہکوں نے خاموشی سے اسے اس کے کام کی زیادہ قیمت ادا کرنی شروع کر دی۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ اس کا تعلق مافیا سے نہیں ہے؟" مانک پائیرون نے حیرت سے پوچھا۔

"بے شک۔ آپ کی حیرت بجا ہے مسٹر پائیرون۔ ان لوگوں کا واقعی مافیا سے تعلق ہوتا ہے وہ ساری زندگی ثابت کرتے رہتے ہیں کہ ان کا تعلق مافیا سے نہیں ہے اور جس شخص جس کا ذکر میں کر رہا ہوں خوامخواہ اپنا تعلق مافیا سے کرتے اور اسے مشتہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ حقیقت صرف اتنی ہے کہ وہ بے حد محنتی آدمی ہے اور اطالوی نسل کا ہے۔ امریکہ میں عام طور پر ہر اطالوی کو لوگ مافیا سے منسلک سمجھنے لگتے ہیں اس نے اپنے نام کا پورا پورا فائدہ اٹھایا اس طرح اس کے گاہکوں کی تعداد میں بے تحاشا اضافہ ہوا اور اس کے کاروباری رقیب اس سے ڈرنے لگے۔ اس طرح کافی عرصے تک اس کا کاروبار اطمینان بخش طور پر چلتا رہا لیکن حال ہی میں اس کے چند گاہکوں کو یہ شبہ ہو گیا کہ اس کا تعلق مافیا سے نہیں ہے۔ یہ بات جلد ہی اس کے بہترین گاہکوں میں پھیل گئی اور چند ایک گاہکوں نے اس سے کاروباری رابطہ منقطع کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ آخر وہ کیوں اس کی محنت کے زیادہ دام ادا کریں؟ جب کہ وہی کام اس کے کاروباری رقیب بہت کم پیسوں میں کرنے پر تیار ہیں؟ بہرصورت اس آدمی کے لئے پریشان کن تھی۔ اس نے اپنے تمام بڑے بڑے گاہکوں کی ایک میٹنگ بلانے کا فیصلہ کیا جو آج منعقد ہوئی۔ اس کے سامنے صرف ایک مسئلہ تھا یعنی یہ ثابت کرنا کہ اس کا تعلق واقعی مافیا سے ہے اور وہ مافیا کی اہم شخصیت ہے اس کے لئے بہترین صورت تو یہ ہوتی کہ اس اجلاس میں اس کے ساتھ مانک پائیرون جیسی مافیا کی کلیدی شخصیت شرکت کرتی لیکن مانک پائیرون آخر کیوں اس کام پر راضی ہوتا چنانچہ اس نے مانک پائیرون کی بلی پر قناعت کرنے کا فیصلہ کیا۔"

"کیا؟" پائیرون کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ "تمہارا مطلب یہ ہے کہ اس نے میری بلی کے ساتھ اس اجلاس میں شرکت کی تاکہ میری بلی کو اس کے پاس دیکھ کر اجلاس میں شریک لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ میں اس کا گہرا دوست ہوں؟"

"آپ بالکل ٹھیک سمجھے جناب" نک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "اس نے صرف اس بات کے مجھے بیس ہزار ڈالر ادا کئے۔ آج جب وہ آپ کی بلی کو گود میں لئے اجلاس میں شریک ہوا تو اس کے گاہکوں کے دلوں سے یہ شبہ دور ہو گیا کہ اس کا مافیا سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ وہاں موجود ہر شخص اس بلی کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ انھیں معلوم تھا کہ مانک پائیرون اپنی بلی کو کبھی [illegible] نہیں کرتا اس لئے انھوں نے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ اگر [illegible] کی بلی [illegible] یہ ہوا کہ یہ شخص مانک پائیرون کا بہت گہرا دوست ہے اور یقیناً اس کا تعلق بھی مافیا سے ہے۔ وہ لوگ [illegible] ہو گئے اور اب اسے کسی

گاہک کے ٹوٹنے کا خطرہ نہیں ہے۔"

"کیا اس نے یہ نہیں سوچا کہ اگر مجھے اس کی اس حرکت کا علم ہو جاتا تو؟"

"اسے یہ خطرہ تو مول لینا ہی تھا اور پھر اس نے سوچا کہ اسپارکل چوبیس گھنٹے بعد آپ کے پاس واپس پہنچ جائے گی تو آپ زیادہ خیال نہیں کریں گے اور کسی کے سامنے اپنے گھر میں سے اپنی پالتو بلی کی چوری کا ذکر کرنا بھی مناسب نہیں سمجھیں گے کیونکہ اس طرح خود آپ کی توہین ہوگی اور اس طرح یہ راز ہمیشہ راز رہے گا۔"

"وہ آدمی کون ہے ولیوٹ؟"

"تاکہ تم اسے اچھی طرح مار لگا سکو؟ آخر تمہاری حس لطیف کو کیا ہوا پائیرون؟ تمہیں تمہاری بلی واپس مل گئی اسے اس کے گاہک۔ کسی کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ذرا غور کرو بڑی پر لطف صورتحال ہے۔ اس زمانے میں جبکہ خود مافیا اپنے وجود کو ایک کہانی ثابت کرنے پر پورا زور لگا رہی ہے ایک شخص امریکہ میں ایسا بھی موجود ہے جو اپنا تعلق مافیا سے ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے۔ دراصل اس طرح کھلم کھلا اعتراف ہی نے میرے دل میں یہ شبہ پیدا کیا تھا کہ درحقیقت اس کا تعلق مافیا سے نہیں ہے کیونکہ جن لوگوں کا تعلق واقعی مافیا سے ہوتا ہے وہ کبھی اپنی زبان سے اس کا اقرار نہیں کرتے۔"

"میرے لئے کیا حکم ہے باس؟" بن مانس نما بدمعاش نے آگے ہو کر پوچھا۔ اس نے بری طرح نک ولیوٹ کو اپنی گرفت میں جکڑا ہوا تھا۔

پائیرون نے چند لمحے تک ولیوٹ کو غور سے دیکھا پھر اس کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ کھیلنے لگی۔

"چھوڑ دو اسے۔ اور باہر جا کر میرا انتظار کرو۔"

دونوں بدمعاش سر جھکائے باہر چلے گئے۔

"میری سمجھ میں یہ نہیں آتا ولیوٹ آخر تم کس طرح میرے گھر سے میری موجودگی میں اسپارکل کو غائب کرنے میں کامیاب ہوئے؟" مانک پائیرون نے پوچھا۔

"سوری۔ یہ کاروباری راز ہے لیکن میں تمہیں ایک دوستانہ مشورہ ضرور دوں گا۔" نک نے کہا

"کیسا مشورہ؟"

"تمہارے وکیل نے تمہارے کتوں کو بڑی اچھی طرح سدھایا ہے جب وہ مجھ پر جھپٹنے والے تھے تو اس نے سیٹی بجا کر انہیں روک دیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ چاہے تمہارے کتوں کو تمہارے دشمنوں پر حملہ کرنے سے روک سکتا ہے۔ ممکن ہے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں جو تمہارے دشمن ہوں تمہارے وکیل کے دوست ہوں" نک ولیوٹ نے کہا

"مجھے ہیری پر پورا بھروسہ ہے۔" پائیرون نے جلدی سے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن تنہائی میں اس نکتے پر ضرور غور کرنا اس طرح ممکن ہے تم اپنی زندگی میں چند سالوں کا اضافہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤ۔"

پائیرون کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا پھر اس نے سر اٹھا کر ولیوٹ کو غور سے دیکھا اور مصافحے کیلئے ہاتھ بڑھا

"شکریہ ولیوٹ۔ تم بہت ذہین ہو۔ مافیا سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔"

نک ولیوٹ نے مسکرا کر نفی میں سر کو جنبش دی

"اس پیش کش کا شکریہ۔ میں تنہا کام کرنے کا ہوں۔ ہاں البتہ اگر کبھی تمہیں کسی چیز کو چرانے کی ضرورت پڑے تو خادم حاضر ہے۔ لیکن وہ چیز غیر معمولی ہو یا اس کی کوئی نہ ہو۔ اور میری فیس عام قسم کے کاموں کے لئے بیس ہزار ڈ ہے۔ خطرناک کاموں کے لئے تیس ہزار ڈالر لیتا ہوں" نک ہنستے ہوئے کہا اور گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

"ضرور۔ میں تمہیں یاد رکھوں گا ولیوٹ" پائیر نے کہا اور اسپارکل کے جسم پر ہاتھ پھیرتا ہوا کمرے سے باہر نکل گ

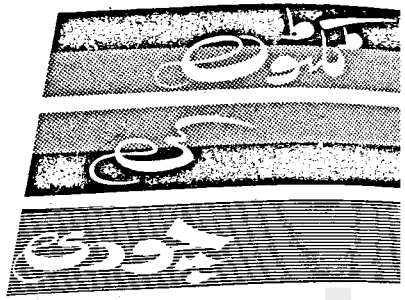

ولیوٹ اور چرچ ڈ کی ملاقات ایک ۳۵ فٹ لمبی بادبانی کشتی میں ہوئی جو لانگ آئی لینڈ نامی جزیرے کے انتہائی کونے پر واقع کھاڑی میں لنگر انداز تھی ـــــ یہ دولت مندوں اور بے فکروں کا علاقہ تھا' ایک ایسا علاقہ جہاں کشتیاں بڑی تھیں۔ اور عورتوں کے لباس چھوٹے۔ اگست کے مہینے میں یہاں کسی کو شاذ و نادر ہی عجلت میں دیکھا جا سکتا تھا۔

نک کو چرچ ڈ کی کشتی میں شدید قسم کی اجنبیت کا احساس ہوا۔ اس لئے نہیں کہ پوری کشتی پر وہ تنہا ایسا شخص تھا جس کے بدن پر جلنے کا لباس نہ تھا۔ یہ بات نہ تھی' یہ اجنبیت اسے صرف اس لئے محسوس ہوئی تھی کہ نہ جانے کیوں اسے یہاں کا سارا ماحول کسی اور دنیا کا ماحول نظر آیا تھا اس نے تو یہاں تک سوچ ڈالا تھا کہ کیوں نہ وہ اس کشتی کی پوری کشتی ہی کو' معاً سے تمام عملے اللہ میکنیوں کے چرالے اور سیدھا شمال مغرب الہند کی طرف نکل جائے۔

یہ ٹھیک ہے نک ولیوٹ ایک چور تھا' خود پولیس یہ بات اچھی طرح جانتی تھی مگر یہ بھی ایک حقیقت ہی تھی کہ وہ کبھی کوئی موٹی چوری نہیں کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ ایسی ہی چیزیں چراتا تھا جو بظاہر بے قیمت تھیں لیکن جنہیں عجیب اور غیر معمولی کہا جا سکتا تھا۔ اس کام کے لئے اس نے اپنا معاوضہ ۲۰ ہزار ڈالر طے کر رکھا تھا۔ اتنی بڑی رقم کچھ اسلئے تھی تاکہ ہر ایرا غیرا اسے اپنے لئے استعمال کرنے کی جسارت ہی نہ کر سکے۔ بڑی بات تو یہی ہے کہ میرا معاوضہ ادا کر نا ہر ایک کے بس کی بات نہ تھی سوائے فین جیسے لوگوں کے۔ اور یہ بات اسے معلوم تھی۔ لہٰذا وہ اس سے ملنے آیا تھا۔

"براڈوے پر پیش کئے جانے والے" ویکڈ نامی کھیل کے بارے میں تم نے سنا ہوگا۔" راسکوفین نے اپنی کرسی پر پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ "میرا لڑکا ولیم اس کا پروڈیوسر ہے' اسکی عمر ابھی صرف ۲۸ سال ہے اور یہ اس کا پہلا براڈوے شو ہے اس نے یہ کھیل پچھلی سردیوں میں براڈوے سے الگ پیش کیا تھا اور پھر اس نے بعد میں اسے براڈوے پر بھی پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔"

نک ولیوٹ نے سر ہلا دیا' اسے تھیٹر سے زیادہ دلچسپی نہ تھی' تاہم کچھ مہینے قبل اس نے "ویکڈ" نامی کھیل کے بارے میں پڑھا ضرور تھا۔ یہ ڈرامہ برطانوی کرکٹ کھلاڑیوں کے بارے میں تھا۔ اور جس کے موضوع کے اردگرد گھومتا تھا۔ اسے کرکٹ کی اصطلاح "وکٹ" کے وزن پر "ویکڈ" کا نام اسی لئے دیا گیا تھا۔

"یہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن میں جاننا چاہوں گا کہ مجھے آپ کے لئے کیا چیز چرانی ہوگی؟" اس نے راسکوفین سے کہا۔

سہ پہر کی ہوا چل پڑی تھی اور کشتی آہستہ آہستہ ڈولنے لگی راسکوفین نے اپنے گنجے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ "ٹکٹ۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے لئے باکس آفس سے سارے ٹکٹ چرا لاؤ۔"

"یہ تو کوئی مشکل کام نہیں۔" نک نے کہا۔ "لیکن آخر آپ اپنے بیٹے کے کاروبار کو خراب کیوں کرنا چاہتے ہیں؟"

"تمہیں اس سے سروکار نہیں مسٹر ولیوٹ!" راسکوفین نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ "ویسے اس سے میرے بیٹے کے کاروبار پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ جون کے آخری دنوں میں یہ ڈرامہ ختم کیا جا چکا ہے۔"

نک کچھ آگے جھک آیا۔ "میں سمجھا نہیں۔" اس نے کہا۔

"کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں ایک ایسے کھیل کے تمام ٹکٹ چرا لاؤں جو کئی مہینے پہلے ہی ختم کیا جا چکا ہے؟"

"بالکل ٹھیک"۔ تم نے ٹھیک سمجھا۔" راسکوفین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

نک جواب میں مسکرایا اور اٹھ گیا' راسکوفین بدستور بیٹھا رہا "مجھے یہ کام منظور ہے جناب!" نک نے کہا۔ "اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام میرے لئے خاصا دلچسپ ہوگا۔"

✿

دوسرے دن مین ہٹن کے علاقے میں خاصی گرمی پڑی تو نک نے سوچا' واقعی راسکوفین کی کشتی ٹھہرنے کے قابل جگہ تھی ـــ نیویارک اگست کے مہینے میں کوئی خوشگوار جگہ نہیں کہی جا سکتی' اور

یہ گرمی ہی تھی جس کے باعث نک کے قدم گلوریا ہاؤس کی جانب اُٹھ گئے تھے۔ جہاں کے سایہ دار سائبان کے تلے وہ خنکی کی تلاش میں اکثر جایا کرتا تھا۔

یہ بدھ کا روز تھا اور قرب وجوار کے علاقے سے میٹنی پروگراموں کو دیکھنے کے سلسلے میں خاصے لوگ اِدھر آئے ہوئے تھے نک چند لمحوں تک اُنہیں دیکھتا رہا۔ پھر وہ ٹائم اسکوائر کی طرف بڑھ گیا جہاں ٹکٹ ایجنسیوں کے اسٹورز واقع تھے۔

"کیا ویکیڈ کا شو ہو رہا ہے؟" اُس نے پوچھا۔

"ویکیڈ کا شو تو جون میں بند ہو چکا ہے۔" کاؤنٹر کے پیچھے موجود نوجوان نے جواب دیا۔ "البتہ میں آپ کو گنگنا کر لڑکی" نامی کھیل کیلئے چند بہتر سیٹیں ضرور مہیا کر سکتا ہوں۔"

"نہیں۔ شکریہ۔"

نک براڈوے سے گزرتا ہوا اسٹریٹ نمبر ۴۲ کی سمت چل پڑا۔ یہ تمام راستہ ڈرنک اسٹینڈز، بک اسٹالوں اور سینما ہاؤس سے پٹا پڑا تھا، جہاں بھانت بھانت کے سیاح اپنے عجیب و غریب لباسوں میں دیکھے جا سکتے تھے۔

اس دن اسٹریٹ کے "پلے ہاؤس" میں ویکیڈ نامی کھیل پورے تین مہینوں تک پیش کیا جاتا رہا تھا۔ لیکن گرمیوں کی آمد کے ساتھ ہی اسکی پیشکش کے سلسلے میں متعدد ٹکٹ گھر آکھڑی ہوئی تھیں۔ اس تھیٹر کی عمارت کے نزدیک پہنچکر نک نے دیکھا کہ اسپر اب بھی "ویکیڈ" کے سلسلے میں متعدد پوسٹر آویزاں تھے، حالانکہ سنا یہاں پوسٹر اس کھیل کے تھے جو ان دنوں پیش کیا جا رہا تھا۔ اور یہ نمایاں پوسٹر تھا "بگ مین اِن دی لو" نامی ڈرامے کا۔ وہاں بڑے بڑے حروف میں لکھا تھا۔ "پندرہ تمبر سے بگ مین اِن دی لو" باکس آفس پر ٹکٹ دستیاب ہیں۔"

نک گلی میں چلتا ہوا دوسری جانب گیا اور جہاں سے دروازوں کی قطاریں شروع ہوتی تھیں رُک گیا، جبکہ تقریباً خالی ہی تھی سوائے ٹکٹ فروخت کرنیوالوں کے۔ اُس نے سوچا۔ اگر "ویکیڈ" کے تمام ٹکٹ ضائع نہیں کر دیئے گئے ہیں تو اُنہیں تھیٹر کے اندر داخل ہو کر بآسانی ڈھونڈھا جا سکتا ہے۔ اُسے یقین تھا کہ وہ گدّیوں میں بندھے ہوئے کہیں نہ کہیں مل ہی جائیں گے۔ اس طرح میں ہزار ڈالر کی رقم کو آسان ترین طریقے سے کمایا جا سکتا تھا۔

لیکن وہ رُک گیا۔ اُس نے متذبذب انداز میں ایک سگریٹ جلایا۔ اُسی لمحے ایک نوجوان شخص جس کے چہرے پر ایک اچھی طرح ترشی ہوئی داڑھی موجود تھی، ذرا کی ذرا چلتے چلتے رُکا، پھر رُک کر وہ ویکیڈ کے پوسٹروں کو دیکھنے لگا جو تھیٹر کی عمارت پر آویزاں تھے۔ کچھ دیر تک وہ اُنہیں دیکھتا رہا، پھر عمارت میں داخل ہو گیا۔ لگتا ایسا ہی تھا جیسے اُسنے "بگ مین ان لو" کے پوسٹروں کو دیکھا ہی نہ ہو حالانکہ وہ بھی قریب ہی لگے ہوئے تھے۔ نک نے تنگ سی گلی پار کی اور شیشے جڑے دروازے کے قریب قریب چلنے لگا۔ وہ نوجوان جو کچھ لمحے قبل اُسے دکھائی دیا تھا اندر باکس آفس کی کھڑکی پر کھڑا تھا، وہ شاید ٹکٹ خرید رہا تھا جس وقت وہ باہر نکلا تو اُسکے ہاتھ میں ایک جوڑی ٹکٹ دبے ہوئے تھے۔

"معاف کیجئے گا" نک نے اُسے مخاطب کیا۔ "کیا ویکیڈ کے لئے ٹکٹ فروخت ہو رہے ہیں؟"

نوجوان نے اچانک گھور کر اُسے مشتبہ نظروں سے دیکھا اور پھر بولا۔ "ہاں اندر چلے جائیے۔"

نک نے شیشے دار دروازہ کھولا اور اندر سے ایئر کنڈیشنڈ کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہ سیدھا اُس ٹکٹ گھر کی جانب بڑھا جہاں روشنی ہو رہی تھی اور جس کے کاؤنٹر کے پیچھے ساٹھ برس کا ایک سفید بالوں کا شخص بیٹھا، سرخ اور گلابی رنگ کے ٹکٹوں کی گڈیوں کو چھانٹنے میں مصروف تھا۔

"کیا آپ ٹکٹ فروخت کرتے ہیں؟" نک نے دریافت کیا۔

"بالکل! کتنے چاہئیں۔ کون سی شب کیلئے؟"

"کیا آج رات ویکیڈ پیش کیا جا رہا ہے؟" نک نے دریافت کیا۔

"اچانک بوڑھے کے ماتھے پر شکنیں اُبھر آئیں۔ اُسنے نظریں سامنے ٹکٹوں پر جما لیں۔ "میں صرف بگ مین اِن لو" نامی کے ٹکٹ دے رہا ہوں۔" اُس نے کہا۔

"لیکن مجھے بتایا گیا تھا کہ یہاں ویکیڈ کے ٹکٹ بھی ہیں؟"

"کس نے کہا تھا؟"

"اُسی نوجوان نے۔ داڑھی والے نوجوان نے، جو ابھی ٹکٹ لے کر نکلا ہے۔"

لمحہ بھر کیلئے۔ بوڑھے کے چہرے پر اطمینان کے آثار آئے۔ "ہاں چند ٹکٹ ہمارے پاس ہیں۔"

"کیا نرخ ہوگی؟" نک نے پوچھا۔

"یہ ٹکٹ دھرے ہیں۔ ایک ساتھ دو خریدنے ہوں

لیکن ان کی قیمت آدھی ہے۔ نصف دام، فی ٹکٹ۔" بوڑھے نے سامنے کی گڈیوں کو ادھر اُدھر سرکایا۔ "یہ جوڑا دو ڈالر کا ہے۔"

"لیکن میں نے یہ بھی سُنا ہے کہ شو نہیں ہو رہا ہے۔ کیا پھر سے کا پروگرام ہے۔"

اور تب — اچانک نک کو محسوس ہوا کہ بوڑھے کی آنکھیں پُرشبہ ہو چلی ہیں، وہ اچانک بھڑک گیا تھا۔ "دیکھئے جناب!" بوڑھے نے بیزاری سے کہا۔ "آپ کو ٹکٹ لینا ہو تو لے لیں، ورنہ تشریف لے جائیں۔"

"خوب!" نک نے کہا۔ "جب کھیل ہی نہیں ہو رہا ہے تو پھر ٹکٹ خریدنے سے فائدہ!"

اس دوران ایک لڑکی آکر نک کے بالکل عقب میں کھڑی ہو گئی۔ "برائے کرم راستہ دیدیں تاکہ میں نقد رقم والوں کو ٹکٹ دے سکوں۔" بوڑھے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" نک نے مسکرا کر کہا۔ اور سامنے سے ایک جانب ہٹ گیا۔ اُس نے جھک کر لڑکی سے معذرت کی۔ خاصی قبول صورت تھی اور جس نے نیلے رنگ کی جینز پہن رکھی تھی۔ اُسکے پیر واقعی بے حد خوبصورت اور بھرے بھرے سے تھے۔

اور پھر — وہ وہاں سے اسی دی اسٹریٹ کی گرمی میں واپس ہو گیا۔

✿

تنگ نیلے لباس والی لڑکی نے ٹکٹ لے کر پھر وہ تھیٹر سے باہر نکل کر اسی اسٹریٹ پر، براڈوے کی جانب چل پڑی، وہ بغیر مڑ کر دیکھے سیدھی چلتی رہی، کوئی تین بلاک کا فاصلہ طے کر کے وہ ایک چھوٹی سی کافی شاپ میں گھس گئی۔

نک ولیوٹ اُسکے تعاقب میں چلتا رہا۔ کافی شاپ میں پہنچکر اُس نے لڑکی کی میز کے قریب والی کرسی پر قبضہ جمایا، پھر اُس نے ایک ٹھنڈے مشروب کا آرڈر دیدیا۔ اور انتظار کرنے لگا۔ اِن لمحات کے دوران اُس نے لڑکی کی سمت دیکھا اور یونہی دریافت کیا۔ "کیا تمہیں ٹکٹ مل گئے تھے؟"

لڑکی نے بھنویں اُٹھا کر اُسے غور سے دیکھا، پھر بولی۔ "اچھا تو تم ہی میرے آگے کھڑے تھے؟"

"ہاں۔ لیکن اُس شخص نے مجھے ٹکٹ نہیں دیا تھا۔"

"اچھا۔"

"تم نے تو خرید لئے؟"

"ہاں!"

"ویکیڈ کے ٹکٹ؟"

لمحہ بھر کے تذبذب کے بعد لڑکی نے جواب دیا "ہاں!"

"مگر مجھے پتہ چلا تھا کہ ویکیڈ کے شو اب نہیں ہو رہے ہیں۔"

"مجھے پتہ نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نے ٹکٹ اپنی ایک دوست کیلئے خریدے ہیں!"

"نک ولیوٹ نے اپنے گلاس کی چسکی لی۔ "میرا نام نک ولیوٹ ہے۔" اُس نے اپنا تعارف کرایا۔

لڑکی پہلے تو چُپ ہی رہی۔ کچھ سوچکر بولی۔ "مجھے زورنا کونٹل کہتے ہیں۔ میں اداکاری کے پیشے میں ہوں۔"

"خوب!" نک نے دل ہی دل میں خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "میں نے سُنا ہے، ویکیڈ کے شو براڈوے کے باہر خاصے کامیاب رہے تھے؟"

"خاصے!" لڑکی نے کہا۔ "اور اسی لئے میں سمجھتی ہوں کہ بل نے براڈوے پر اسے پیش کر کے غلطی کی تھی۔"

"بل کون ہے؟"

"بل فین — ویکیڈ کا پروڈیوسر!"

"اچھا اچھا۔" نک نے کہا۔ "میں اُسکے والد راسکو فین سے واقف ہوں!"

"ہوں۔ مگر مجھے بل کے خاندان والوں کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں معلوم!"

"مگر تم اُسے تو جانتی ہو گی؟"

"ہاں۔ میں اُس سے پارٹیوں میں ملتی رہی ہوں۔ لیکن میں نے کبھی اسکے لئے کام نہیں کیا۔"

"گویا۔ وہ نیویارک ہی میں ہے؟"

لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا۔ "اِن دنوں وہ ایک نئے کھیل کیلئے اداکاروں اور ڈائرکٹر کی تلاش میں ہے۔"

"میں اُس سے ملنا چاہتا ہوں۔" نک نے کہا۔ "ویسے میں اُسکے والد سے اچھی طرح واقف ہوں!"

"میرے ایک دوست کے مکان پر آج رات ایک پارٹی ہے۔" لڑکی نے کہا۔ "میرا خیال ہے بل اُس میں آرہا ہے۔ تم آنا چاہو تو آسکتے ہو!"

"میں ضرور آؤں گا۔"

لڑکی نے ایک کاغذ پر اُسے اپنے دوست کے مکان کا پتہ لکھ کر دیدیا اور بولی۔ "تو بجے کے بعد کسی بھی وقت آجانا۔"

"وہاں کوئی پابندی تو نہ ہوگی؟"

"تم میرا حوالہ دیدینا۔" لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

اس شام نک نے اپنا زیادہ تر وقت اسم دین اسٹریٹ کے پلے ہاؤس کے پاس ہی گزارا۔ خدا جانے وہ کس چکر میں تھا اس کا خیال تھا کہ شام کو اس تھیٹر میں بھیڑ ہوگی لیکن وہاں ہر طرف اندھیرا ہی تھا۔ صرف ایک ٹکٹ گھر کی بتیاں جل رہی تھیں جس میں وہی بوڑھا بیٹھا ہوا غالباً دن بھر کی ٹکٹوں کی فروخت کا حساب کتاب لکھ رہا تھا۔ ریکیڈ کی ٹکٹوں کا حساب کتاب۔ جس کا ستو ختم ہوئے اب پورے دو ماہ ہو چکے تھے!!

✿

نک ویلوٹ جس وقت پارٹی میں پہنچا تو کوئی ساڑھے نو کا وقت ہو رہا تھا۔ یہ اپارٹمنٹ جہاں پارٹی ہو رہی تھی خاصا بڑا تھا اس میں فرنیچر نہ ہونے کے برابر تھا، دیواروں پر بھی جو تصویریں تھیں وہ کچھ دیدہ زیب نہ تھیں۔ اندر ایک قدیم قسم کے قحبہ کا ریکارڈ بجایا جا رہا تھا۔ اور پھر اُسے یہ پارٹی اچانک بڑی دلچسپ محسوس ہونے لگی دراصل اُس نے اس شخص کو دیکھ لیا تھا جو ریکارڈ بجا رہا تھا، یہ وہی ہلکی ہلکی سی داڑھی والا نوجوان تھا جس نے نک کے سامنے ریکیڈ کا ٹکٹ خریدا تھا۔

"اُسے کیا دیکھ رہے ہو۔ کیا تمہیں ریکارڈ پسند نہیں آرہا ہے۔" نک کو اپنے پیچھے نور کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔! ہیلو!" وہ چونکتے ہوئے بولا۔ کمرے میں اس وقت کم از کم دو درجن آدمی تو ضرور رہے ہوں گے کچھ آجا رہے تھے

"یہ کون ہے؟" نک نے لڑکی سے پوچھا۔

لڑکی نے آگے بڑھ کر نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "یہ جان ملٹن ہیں۔"

"وہ تو نہیں جو شاعر تھے۔" نک نے جملہ چست کیا۔

نوجوان کے ہونٹوں پر ایک دوستانہ مسکراہٹ اُبھر آئی پھر اس سے قبل کہ نک اُس سے کچھ اور بات چیت کرتا۔ نور نے اُس کی آستین کھینچتے ہوئے کہا۔ "وہ دیکھو، وہ رہا بل فین..... تم چاہو تو مل سکتے ہو۔" پھر نور اُسے لے کر جس آدمی کی طرف بڑھی وہ بظاہر جوان محفل کہا جا سکتا تھا۔ وہ لمبا تڑنگا اور وجیہہ نوجوان تھا۔ اُس کے بائیں رخسار پر چاقو کا ایک ہلکا لیکن لمبا سا زخم کا نشان تھا، بلاشبہ اُس نوجوان میں ایک مقناطیسیت تھی۔

"نک ویلوٹ!" نوجوان بل فین نے لڑکی کی جانب سے کرائے گئے تعارف کے بعد کہا۔ "مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میرے والد نے میرے سامنے تمہارا ذکر کیا ہو!"

"کیا آپ اپنے والد سے ملتے رہتے ہیں؟" نک نے اُس کے سوال کو اُڑاتے ہوئے پوچھا۔

"ملتا تو نہیں ہوں لیکن گفتگو تقریباً روزانہ ہی ہوتی ہے۔ اُن کی کشتی میں ایک فون بھی موجود ہے۔"

"نک نے ایک سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ "پچھلی بار جب میں اُن سے ملا تھا تو وہ آپ کے پرانے شوز میں میرا مطلب ریکیڈ سے ہے کافی دلچسپی لے رہے تھے۔"

"شاید اس لئے کہ میں اُسی سناٹس انہی کے تھیٹر میں کر رہا تھا۔"

"مم مم دین اسٹریٹ پر!۔ کیا یہ شو ابھی تک وہیں ہو رہا ہے؟" بل فین نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔ اُسکے چہرے پر اب برہمی کے آثار اُبھر آئے تھے۔ "نہیں۔" اُس نے کہا۔ "جون سے اُس کا کوئی شو نہیں ہو رہا ہے۔"

"مگر میں نے سنا تھا کہ اُسکے ٹکٹ اب بھی فروخت کئے جا رہے ہیں۔" نک نے پوچھا۔

اُس کا خیال تھا کہ بل چونکے گا لیکن ایسا نہ ہوا۔ اُسے اطمینان سے کہا۔ "حیرت ہے یہ ناممکن ہے۔ وہ ٹکٹ نئے کھیل کے لئے ہونگے۔ بھلا ایسے کھیل کے ٹکٹ کون خریدیگا، جو پٹیں ہی نہ ہو۔"

نک ابھی کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ پروڈیوسر نے معذرت طلب کرلی۔ اور ایک جانب کھسک لیا۔ مجبوراً نک نے بھی اپنا بدلا اور اُسی ہلکی داڑھی والے نوجوان کے پاس جا بیٹھا جس کا نام ملٹن تھا۔

کچھ دیر بعد وہ پوچھ رہا تھا۔ "کیوں میاں، ریکیڈ کے جو ٹکٹ تم نے خریدے تھے تمہارے پاس ہیں؟"

"کس کے ٹکٹ؟" ملٹن نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

"ارے بھائی، آج صبح تم مجھے اسم دین اسٹریٹ کے ہاؤس پر نظر آئے تھے کیا تمہیں یاد نہیں؟"

"وہ ٹکٹ ریکیڈ کے نہیں تھے۔" نوجوان نے کہا۔ "تو" بگ مین اِن لو" کے ٹکٹ لئے تھے، اُس کا شو اگلے ماہ ہونیوا

"اچھا۔" نک نے سگریٹ جلاتے ہوئے خوش اسلوبی بات تو دی۔ "میں نے سنا ہے، ریکیڈ کے ٹکٹ ابھی تک دستیاب ہیں۔ جوڑوں میں لیکن آدھی قیمت پر۔"

لگتا یونہی تھا جیسے ملٹن اس بار بھی انکار ہی کریگا۔ لیکن محفل کا ماحول خاصا خوشگوار تھا اور فضا بھی دوستانہ ہی تھی، لہٰذا اُسنے سرور میں آکر جیب میں ہاتھ ڈالا اور دو گلابی رنگ کے ٹکٹ باہر نکال لئے جن کے نمبر ایم ۱۰۹ اور ایم ۱۱۰ تھے۔ جو جمعہ کی رات کیلئے کھیل کے لئے قابل قبول تھے۔ اُن پر لال رنگ سے دوہری چھپائی کی گئی تھی تاکہ اُن کی نئی قیمت جو کہ نصف تھی درج کی جاسکے۔ ٹکٹ نکال کر اُس نے کہا۔ "میرا خیال ہے میں شاید ہی کھیل دیکھنے جاسکوں۔"

"میں آج رات تھیٹر کی طرف گیا تھا، وہاں تو فی الحال کوئی کھیل چنیں نہیں کیا جا رہا۔"

ایک بار پھر ملٹن کے اندر شہات جاگ اُٹھے اُس نے ٹکٹ جیب میں رکھ لئے اور بولا۔ "اچھی بات ہے، اس طرح تو میرا نقصان بھی نہیں ہوگا۔" اُس نے سامنے دھرے پانی کے گلاس کو اُٹھا کر چسکی لی۔

نک نے ایک لمبی سانس لی اور وہاں سے ہٹ گیا ابھی اب وہ اس اُلجھے مسئلے کے کسی سرے کو پانے میں قطعی ناکام رہا تھا۔ عجیب ہی لوگ تھے یہ۔ یا پھر۔ کہیں وہ خود ہی تو عجیب نہیں تھا۔

وہ نور مانکنیل کی طرف چلدیا۔

"کیا بل فین ابھی موجود ہے؟" اُس نے لڑکی سے پوچھا نوجوان پروڈیوسر اُسے کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"وہ کسی لڑکی کے ساتھ چلا گیا ہے۔"

"ایک بات پوچھوں۔ ایمان سے بتانا۔"

"مجھے معلوم ہوگی تو ضرور بتاؤں گی"

"میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم لوگ کہیں بل فین کی کسی خاص قسم کی امداد تو نہیں کر رہے ہو، میرا مطلب ہے اُسکے پرانے تماشے کے ٹکٹ خرید کر۔"

"ہونہہ۔ یہ کیا بات ہوئی۔ ہمیں کیا ضرورت ہے۔" لڑکی نے شانے اُچکائے۔

نک نے ایک سانس اور بھری۔ افسوس، وہ دل ہی دل میں بولا۔ پھر جان ملٹن کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ "ارے یہ اوہ پانی ہی پئے چلا جا رہا ہے، کیا یہ صرف پانی ہی پیتا ہے؟"

"ہاں، یہی کافی ہے۔ بس پانی ہی پیتا ہے۔" لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

اب رقص کا ریکارڈ بجنے لگا تھا اور کچھ جوڑوں نے رقص شروع کر دیا تھا۔

"اور وہ آدمی جو ٹکٹ گھر پر تھا، وہ بوڑھا آدمی۔ کیا تم اُسے جانتی ہو؟"

لڑکی اُسکے اس سوال پر خاصی متعجب ہوگئی۔ "میرا خیال ہے اُس کا نام تھرون ہے، وہ ایک..... اداکار رہ چکا ہے۔"

اور پھر نک کے دماغ میں ایک اور خیال اُبھرا۔ "کیا بل فین یا یہ شخص تھرون تم سب لوگوں کو ملیک میل کر رہا ہے..... زبردستی پرانے ٹکٹ خریدنے پر مجبور کر رہا ہے؟"

"تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔" لڑکی ہتھے سے اُکھڑنے لگی۔

ویسے بات صحیح بھی تھی۔ وہ احمقانہ بات کر رہا تھا۔ اگر بلیک میل ہی کرنا تھا تو دو ڈالر کا..... ٹکٹ خریدنے پر مجبور کرنے والی بات بالکل ہی بے معنی تھی۔ "پھر آخر تھیٹر میں کیا ہو رہا ہے فوراً۔"

"کچھ پتا نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "تم نے تو بور ہی کر دیا۔"

لڑکی واقعی بور ہو چکی تھی۔ پھر وہ مہمانوں کے ہجوم میں مکس ہوگئی۔

کوئی دس منٹ تک نک وہاں اور رُکا رہا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو اس نے دیکھا کہ جان ملٹن ابھی تک اپنی نشست پر تنہا ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اُسکی نظریں ریکیڈ کے گلابی رنگوں والے دونوں ٹکٹوں پر جمی ہوئی تھیں۔ نک نے نوزائے نک پہنتے ہوئے دیکھا کہ نوجوان ملٹن نے کچھ دیر بعد اپنے شانے سکوڑے اور پھر بیزاری سے اُس نے ہاتھوں میں دبے ہوئے دونوں ٹکٹوں کو پانی کے آدھے بھرے ہوئے گلاس میں ڈال دیا۔

✿

نک ایک چور تھا کوئی جاسوس نہ تھا اُس نے تھیٹر والوں کی مصروفیت کی کھوج کے سلسلہ میں اپنا خاصہ وقت برباد کر دیا تھا۔ اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس سلسلے میں مزید وقت خراب کرنا حماقت ہوگی۔ اُسے ہر حال میں اپنے بیس ہزار ڈالر کے سلسلے میں کام کی انجام دہی پر لگ جانا چاہئے! ویسے بھی اُسے یہ رقم صرف اس لئے پیش کی گئی تھی کہ وہ پرانے ٹکٹ خرید لائے۔ اس لئے نہیں دیکھا رہی تھی کہ وہ پتہ چلائے کہ وہ متواتر کیوں فروخت کئے جا رہے ہیں۔

اُس رات وہ دوبارہ تھیٹر میں موجود تھا، پہلے تو اُس نے

یہ پتا کیا کہ آیا سامنے کے دروازے مقفل ہیں یا نہیں، پھر وہ نچلی گلی میں جا گھسا تاکہ اسٹیج کے دروازوں کے بارے میں معلومات کر سکے، پورے تھیٹر کا چکر لگانے کے بعد اُسے یقین ہو گیا کہ وہ ہر جانب سے پوری طرح مقفل ہے البتہ ایک بات ضرور تھی کہ اندر ٹکٹ گھر کے کمرے میں ہنوز روشنی ہو رہی تھی، حالانکہ رات ابھی آدھی بھی نہیں گزری تھی لیکن ۴۱ ویں اسٹریٹ پر کچھ زیادہ راہگیر نظر نہ آتے تھے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد وہ اسٹیج کے دروازے کی سمت چل پڑا۔ نک کی قمیض کے نیچے ایک چھوٹا سا لیکن نہایت موثر اوزاروں کا ایک تھیلا موجود تھا۔ اسٹیج کے عقبی حصے میں داخل ہونے میں اُسے زیادہ دقت نہ لگا، اُس نے بڑی آسانی سے ایک دروازہ کا سلنڈر ڈھیلا کر دیا تھا۔

آڈیٹوریم کی عمارت تک پہنچنے کیلئے اُس نے اپنے ہاتھ میں دبی ہوئی چور ٹارچ کا سہارا لیا جو ایک محدود دائرے میں روشنی پھینک رہی تھی۔

اُسنے وہاں ٹکٹ گھر کے کمرے میں ایک نئے بلب کو روشن پایا۔ اُسنے سوچا اگر اندر وہ بوڑھا تھرون موجود ہوا تو اُسے بہرحال بتانا ہوگا۔ نک کو تشدد سے کچھ دلچسپی تھی اس کا خیال تھا کہ بس ایک ہی چھلانگ میں وہ بوڑھے کو قابو کر کے باندھ دیگا۔ اُس نے اپنی جیب سے ایک ننھی سی ربر کی گیند نکالی اور اُسے دور اُچھال دیا۔ مگر اُسکی آواز بہت مدھم ہوئی، تب اُس نے جیب سے ایک لوہے کا سکہ نکالا اور اُسے سامنے دیوار کی سمت پھینکدیا۔ اس بار بھی ٹکٹ گھر میں سے کوئی برآمد نہیں ہوا۔

اُسے یاد آیا کہ ایکبار پیرس میں اُس نے چوکیدار کو بیوقوف بنانے کے لئے ٹیلیفون کی "ٹرک" استعمال کی تھی۔ جلد ہی اُسے فون بکس مل گیا۔ اُس نے باکس آفس کا نمبر ڈائل کیا، جلد ہی اندر کی گھنٹی بجنے لگی۔ دس تک اُس نے بجنے دیا۔ اور تب اُسے یقین ہو گیا کہ وہ عمارت میں اکیلا ہی ہے۔

ٹکٹ گھر کا دروازہ ذرا سا کھلا ہوا تھا، نک نے اُسے دھکا دیکر کھولا اور اندر چلا گیا۔ اور اُسکی آنکھیں اُس وقت سامنے دھری خانہ دار الماریوں پر ٹکی ہوئی تھیں جن میں ٹکٹ رکھے جاتے تھے۔

مگر۔ وہاں گلابی رنگ کے جانے پہچانے ٹکٹ موجود نہ تھے۔ ہاں سُرخ رنگ کے وہ ٹکٹ ضرور موجود تھے، جو لانگ میں ان لو کے لئے کارآمد تھے۔

ابھی وہ ٹکٹ گھر کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ کسی چیز سے اُس کا پیر ٹکرایا۔ اُس نے ٹارچ نیچے کی۔ اُس نے دیکھا اس کے قدموں کے پاس ایک انسانی جسم پڑا ہوا تھا۔

وہ مسٹر تھرون تھا، گولی کا نشان اسکے سینے پر صا نظر آ رہا تھا۔ یقیناً یہ گولی قریب سے ماری گئی ہوگی۔ قریب ہی ایک پُ وضع کا کولٹ ریوالور بھی پڑا ہوا تھا۔ قتل غالباً اسی سے کیا گیا ہوگا۔ مقتول کی پیٹی میں کنجیوں کا ایک چھلا بدستور موجود تھا۔

نک نے ایک لمبی سانس لی۔

یقیناً کسی نے مسٹر تھرون کو مار کر ٹکٹ پار کر دئے تھے اور اس طرح کو زک پہنچائی تھی۔ ممکن تھا کہ یہ محض اتفاق ہی رہا ہو۔ یہ بھی ممکن کہ یہ کوئی سوچا سمجھا منصوبہ رہا ہو مسٹر تھرون کو قتل کرنے کا۔

اُس نے ایک بار پھر خانوں دار ریک کی تلاشی لی۔

یہ اطمینان کر کے کہ ویکڈ کے ٹکٹ اُڑائے جا چکے ہیں، وہ آڈیٹوریم کی چل پڑا۔ لابی میں کھلنے والے چھ دروازوں کو اُس نے یکے بعد دیگرے آزمایا۔ لیکن وہ سب مقفل تھے۔ اُسی لمحے کہیں دور پر سائرن کی آ سی اُبھری۔ ہو سکتا ہے کہ گاڑی کہیں اور جا رہی ہو لیکن بہرحال اب وہاں نہیں ٹھہر سکتا تھا۔

پھر وہ اُسی راستے سے واپس ہو گیا جس سے وہ ہوا تھا۔

✿

دوسری صبح حالانکہ ابر آلود تھی لیکن نک ایک بار پھر راسکوفین کی کشتی کی طرف چلدیا۔

وہ جس وقت کشتی پر پہنچا تو راسکوفین اُسکو اپنی نشست پر ہی تنہا ملا۔ وہ صبح کے سورج سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اُس پر ابر تیر رہے تھے۔

نک نے ایک کینواس کی کرسی کھینچ لی اور سامنے بیٹھ

"میں رپورٹ دینے آیا ہوں!" اُس نے کہا۔

"تم ٹکٹ لے آئے ہو؟"

"نہیں۔"

راسکوفین کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "اس کا مطلب تم ناکام ہو گئے۔ مگر میں نے تو سُنا تھا کہ تم آج تک کبھی فیل نہیں

"ایک معنوں میں میں ناکام ہی ہو گیا ہوں۔" نک

"مجھے پہلے ہی جان لینا چاہئے تھا کہ مجھے پھنسانے کے لئے جا رہا ہے۔"

"کیا مطلب؟" راسکوفین نے اُسے گھور کر د

"میرا مطلب ہے کہ ٹکٹوں کے سلسلے کی ساری

دھوکا تھی، ان ٹکٹوں کی کوئی قیمت نہیں، تھیٹر میں کچھ بھی نہیں ہو رہا تھا۔ ویسے بھی کسی ختم شدہ کھیل کے ٹکٹ بیچے جاتے تو خاصی شہرت ہوتی آپنے چند گرگے بھیجکر ظاہر کرایا کہ ویکڈ کے ٹکٹ فروخت ہو رہے ہیں۔ وہ بوڑھا تھرون بھی اُنہیں میں شامل تھا جو ٹکٹ بیچتا تھا اور یہ محض اس لئے کیا گیا تھا تاکہ میں اس چکر میں پھنس جاؤں پچھلی رات جب میں تھیٹر میں گھسا تو آپنے بوڑھے تھرون کو قتل کر دیا۔"

"اور وہ کیوں؟"

"میرا خیال ہے کہ اسکی آپسے کوئی پُرانی رنجش رہی ہوگی وہ ایک سابق اداکار تھا۔ اور وہ تھیٹر آپ کا تھا۔ آپنے اس بوڑھے سے چھٹکارا پانے کے لئے جامع منصوبہ بنایا تھا۔ لیکن آپسے بھی چوک ہو ہی گئی۔"

"اور وہ چوک کیا تھی مسٹر ویلوٹ!"

"دیکھئے جناب! عمارت میں گھسنے سے قبل میں نے اچھی طرح دیکھا تھا، وہ ہر طرف سے بند تھی، ظاہر ہے مسٹر تھرون نے دروازہ کھولا ہوگا تو کسی ایسے شخص کے لئے ہی کھولا ہوگا جسے وہ جانتا ہو۔ اور پھر قاتل گیا کس طرح۔ جاتے وقت اُس نے پیچھے دروازہ یقیناً مقفل کیا ہوگا۔ محض اس لئے تاکہ شہادت مل سکے کہ میں نے ایک دروازے کا تالا توڑا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ قاتل کوئی ایسا شخص تھا جس کے پاس تھیٹر کی تمام کنجیاں تھیں۔ اور جسے یہ بھی معلوم تھا کہ میں تھیٹر میں گھسنے کے چکر میں ہوں۔ اور ایسا آدمی کون ہو سکتا ہے۔؟ میرا خیال ہے وہ آدمی سوائے آپکے اور کوئی نہیں!"

راسکوفین نے جواب میں ایک لمبی سانس لی، پھر اپنے ایک ملازم سے بولا "میرا خیال ہے بارش ہونیوالی ہے۔ ہمیں اندر چلنا چاہئے۔" پھر نک سے مخاطب ہوتے ہوئے اُس نے کہا۔ "اور مسٹر نک ویلوٹ! تم نے جو منطق بگھاری ہے وہ بالکل احمقانہ ہے۔ اگر تم نے نہ بتایا ہوتا تو مجھے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ تھرون کو قتل کر دیا گیا ہے۔"

"گویا آپ کو اُسکے قتل سے انکار ہے۔"

"بالکل۔ مجھے اس جرم کے لئے اتنے لمبے منصوبے کی کوئی ضرورت نہ تھی، میرا یہ بھی خیال ہے کہ تم نے تھیٹر کا ٹھیک سے موازنہ نہیں کیا۔ یہ عمارتیں ایسی ہوتی ہیں کہ مکمل طور پر مقفل نہیں کی جا سکتیں قاتل بغیر کنجیوں کے آسانی سے نکل گیا ہوگا۔"

"میں سمجھا نہیں۔" نک نے کہا۔

"میرے دوست اس ملک کے قانون کے مطابق ہر تھیٹر میں ایک دروازہ ہمیشہ غیر مقفل رکھا جاتا ہے۔ کوئی بھی شخص اُس سے بآسانی باہر جا سکتا ہے۔"

بدنام ترین مُجرم چارلس سوبھراج کے جرائم کی مکمّل تفصیل

قیمت ۳۰ روپے

چارلس سوبھراج کی سرگزشت

میں ملاحظہ فرمائیں

اپنے قریبی بک اسٹال سے طلب فرمائیں یا براہ راست ہم سے حاصل کریں

کتابیات پبلی کیشنز ◎ پوسٹ بکس ۲۳ کراچی ۱

نک ویلوٹ لاجواب سا ہو کر اُسے دیکھنے لگا۔

"اور مسٹر ویلوٹ ـــــ" گنجے راسکوفین نے دوبارہ کہا "میری بے گناہی کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ میں پچھلے دو سال سے چلنے پھرنے سے قطعی معذور ہو چکا ہوں۔"

بارش کا آغاز ہو چکا تھا۔ کشتی کے عملے کے ایک آدمی نے بڑھ کر مفلوج راسکوفین کو پہیوں والی گاڑی پر بٹھایا اور اندر لے چلا

"مسٹر ویلوٹ!" چلتے چلتے اُس نے کہا۔ "اب یہاں سے رخصت ہو جاؤ۔ اور جب تک ٹکٹ نہ مل جائیں، ہرگز دوبارہ نہ آنا۔"

✿

جب تک نک ویلوٹ مین ہٹن کے علاقے تک پہنچتا۔ بارش نے سارے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ مجبوراً وہ سیونتھ ایونیو پر ایک دروازے کے چھجے تلے کھڑا ہو گیا۔ اس بار واقعی وہ خوب بیوقوف بنا تھا۔ ایسی شکست اُسے کبھی نہیں ہوئی تھی۔

وہ وہیں کھڑا بارش کو دیکھتا رہا اور جب سہ پہر کے اخبار بیچنے والا لڑکا اُدھر سے گزرا تو اُس نے ایک اخبار لے کر کھولا۔ ایک کونے میں اُسے تھرون کے قتل کی خبر نظر آ گئی ـــــ پولیس نے ٹوٹے ہوئے دروازے کا تذکرہ کیا تھا لیکن اِسے محض لوٹ مار کا کیس سمجھ کر چھوڑ دیا گیا تھا۔

جب ذرا بارش تھمی تو وہ کچھ دور اور چلا اُس نے دیکھا ہوا کے زور سے ایک چھپا ہوا اشتہار اُڑتا ہوا سامنے کی نالی میں جا گرا اچانک پانی کے زور سے اُس کی روشنائی گھلنے سی لگی۔ شاید وہ کوئی معقول سیاہی نہ تھی۔

پھر اس سے قبل کہ بارش دوبارہ شروع ہوتی اُسے ایک ٹیکسی مل گئی اور وہ گرین وچ ولیج کی طرف روانہ ہو گیا۔ جہاں اُس کی معلومات کے مطابق بل فین اپنے نئے کھیل کی ریہرسل وغیرہ میں لگا ہوا تھا ـــ جب وہ منزل پر پہنچا تو بارش رُک چکی تھی، اُسے بلا کسی دقت کے بل فین کا آفس مل گیا جو شاید کسی زمانے میں کوئی ٹرک ٹرمینل رہا ہو گا۔

"نک ویلوٹ!" نوجوان بل فین نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال ہے کل رات تم سے ملاقات ہوئی تھی۔"

"جناب!" نک نے کہا۔

"میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟" اُس نے پوچھا۔

"میں آپ کو ایک اہم بات بتانے آیا ہوں۔" نک نے کہا۔ "دراصل ویکڈ کے وہ ٹکٹ جو آپ کو ملے ہیں وہ نقلی ہیں ـــ اصلی ٹکٹ آپ کے والد کے پاس پہنچ چکے ہیں۔"

کچھ نروس ـ کچھ متوحش سا ہو کر بل فین نے اپنی نظریں گھما کر اُس بند کیبنٹ کی طرف دیکھا جو قریب ہی ایستادہ تھی اور دراصل نک ویلوٹ کو یہ اشارہ ہی کافی تھا۔ پھر جونہی بل فین کو اپنی غلطی کا احساس ہوا، وہ الماری کی سمت بڑھنے کیلئے اُٹھا۔ لیکن نک ویلوٹ اُس سے پہلے ہی تیار ہو چکا تھا۔ چند ہی لمحوں میں اُس نے بل فین کو زمین بوس کر دیا ـــ اس بار اُس سے کوئی چوک نہیں ہوئی تھی۔

✿

جس وقت نک ویلوٹ راسکوفین کی کشتی میں پہنچا سورج پوری طرح اُبھر کر دمک رہا تھا۔

"آج موسم بدلا ہوا ہے۔" اُس نے راسکو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو حسب معمول اپنی کرسی پر نیم دراز تھا۔

"ہاں!" راسکوفین نے خشک لہجے میں کہا۔ "تمہیں یاد ہے میں نے تم سے کیا کہا تھا۔ کیا تم ٹکٹ لائے ہو؟"

جواب میں نک نے بغل کے اندر سے ایک موٹا سا پیکٹ نکالا کشتی کے فرش پر پٹک دیا گڈیاں کھل کر بکھر گئیں۔ اور گلابی رنگ کے ٹکٹ اِدھر اُدھر نظر آنے لگے۔ "گن لیجئے۔ پورے چودہ ہزار چھ پچپن ٹکٹ ہیں۔"

"راسکوفین کی آنکھیں جیسے روشن ہو گئیں۔ "خوب ـــ مجھے یقین تھا تم ناکام نہیں ہو سکتے حالانکہ تم نے غلط راستہ چنا تھا۔"

"مگر جناب یہ معاملہ اب صرف ٹکٹ کا ہی نہیں ہے ـــ آپ کے لڑکے نے ہی تھرون کو قتل کیا ہے۔"

"کیا اُس نے اعتراف کر لیا ہے؟"

"ہاں ـــ" نک نے کہا۔ "آپ کے بیٹے کے بیان کے مطا یہ ساری اسکیم تھرون کے ذہن کی پیداوار تھی۔ لیکن آپ کا بیٹا بھی ساتھ ہی تھا۔ میں نے جب پارٹی میں اُس سے استفسارات کئے تو وہ گھبرا گیا اور سیدھا تھرون کے پاس پہنچا کہ وہ یہ سلسلہ ہی ختم کر دے۔ لیکن جواب میں تھرون نے نہ صرف انکار کیا بلکہ پستول نکال لیا۔ پھر دونوں میں کشمکش ہوئی۔ اور پستول چل گیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کہانی صحیح ہو گی۔ کیوں کہ پستول پُرانا بھی تھا اور دراز بھی آدھی کھلی ملی تھی۔ یقیناً تھرون نے ہی پہل کی ہو گی۔"

"گویا یہ کیس خود حفاظتی اقدام کہا جا سکتا ہے۔ میں مطلب ہے سیلف ڈیفنس۔" بوڑھے نے قدرے مطمئن ہوتے ہوئے کہا

"یہ سوچنا میرا کام نہیں ہے۔" نک نے کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میرا لڑکا اس میں ملوث ہے۔"

"اگر وہ آپ نہیں تھے ـــ تو پھر یقیناً وہی ہو سکتا تھا۔ میری تھیوری غلط نہ تھی۔ تھرون کسی انجانے شخص کے لئے ہرگز دروازہ نہ کھولتا۔"

"تم ان ٹکٹوں کے بارے میں جانتے ہو۔؟" فین نے اُدھر اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے ـــ لیکن مجھے یہ ذرا دیر میں پتہ چلا۔ وہ بھی کل۔ بارش میں جب میں نے ایک اشتہار کی سیاہی کو پانی سے گھلتے دیکھا تو میرے ذہن میں یہ بات اُبھری تھی ـــ مجھے یاد آ گیا کہ میں نے ایک نوجوان کو جس نے یہ ٹکٹ خریدے تھے ٹکٹوں کو پانی میں ڈالتے دیکھا تھا ـــ پانی کے گلاس میں ڈالتے ہوئے۔ پھر مجھے یہ بھی یاد آیا کہ ویکڈ کے ٹکٹوں پر قیمت کا اندراج کسی اور سیاہی سے دوبارہ پرنٹنگ کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ اور یہ سیاہی گھلنے والی ہو سکتی تھی۔"

"ہاں۔" راسکوفین نے سر ہلایا۔

"مطلب یہ نکلا ـ کہ ایل ایس ڈی نامی نشہ آور دوا کا موجودہ بھاؤ صرف دو ڈالر تھا ـ ایک خوراک کے لئے۔"

"مگر مجھے اس بات کا کوئی علم نہ تھا۔" راسکو نے کہا۔

"یقین کیجئے کہ آپ کا بیٹا اور تھرون دونوں پیسہ بنانے کے چکر میں تھے۔ دوسری نشہ آور ادویہ کیساتھ یہ طریقہ قابل استعمال نہ تھا لیکن ایل ایس ڈی شکر میں انجکٹ بھی کی جا سکتی ہے اور اسے پانی میں گھولا بھی جا سکتا ہے لہٰذا انہوں نے پرنٹنگ کی سیاہی میں ایل ایس ڈی شامل کر دی اور مزے کی بات یہ تھی کہ بھرے پرے علاقے میں آرام سے وہ اِسے بیچ سکتے تھے ـــ ویکڈ کے ٹکٹوں کے خریداروں کو صرف ایک ادنیٰ سا اشارہ دینا ہوتا تھا اور تھرون اُنہیں اُنکے مطلب کی چیز مہیا کر دیتا تھا۔ جبکہ دوسروں کو صرف آئندہ تماشوں کے ٹکٹ دیئے جاتے تھے۔ میں خود بھی ٹکٹ حاصل کر لیتا۔ اگر میں نے تھرون سے سوالات کر کے اُسے بھڑکا نہ دیا ہوتا۔ یہ طریقہ ویسے تھا بہت عمدہ ـــ ٹکٹ خریدئے گھر لے جائیے۔ پانی میں ڈال دیجئے ـــ اور ایل ایس ڈی کا ایک سنگل ڈوز تیار سمجھئے قانون کا خوف، کسی شناسا کا خطرہ!"

"میرے پاس تمہارے معاوضے کی رقم تیار ہے۔" راسکو نے کہا۔ "اِن ٹکٹوں کا کیا کیا جائے؟"

جواب میں نک نے ٹکٹوں کے بنڈل اُٹھا کر ریلنگ کے اوپر سے اُنہیں پانی میں پھینکتے ہوئے کہا۔ "ذرا اِن مچھلیوں کو بھی ـــ فلک کی سیر کا موقع دیں۔"

"مجھے حیرت ہے کہ آخر بل کو اسکی کیا سوجھی تھی مجھے تو کچھ پتہ نہ تھا۔" بوڑھے نے اُس سے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کو اسکی اطلاع ملی تھی، آپ نے مجھے اسی لئے ٹکٹوں کی چوری پر بھی مامور کیا تھا تاکہ اس سے پہلے کہ بل گرفتار کر لیا جائے آپ یہ معاملہ ہی ختم کر دیں۔"

"اور اس قتل کے الزام کا کیا ہو گا؟"

"یہ میری ذمہ داری نہیں جناب!" نک نے کہا۔ "اور ہاں دیکھئے! اپنے بیٹے کو دیکھ کر متعجب نہ ہوئیے گا ٹکٹوں کے حصول کے سلسلے میں۔ اسکے ساتھ میں نے تھوڑی سی زیادتی کر ڈالی ہے۔ ہو سکتا ہے اُس کا منہ وغیرہ سوج گیا ہو!"



علمِ روحیت پر ایک بے حد کارآمد کتاب

ٹیلی پیتھی اور مستقبل بینی

ایک کتاب میں دو کتابیں

اپنا پیغام دوسروں کے ذہنوں تک پہنچانے اور اُن کے دلوں کا حال جاننے کا سائنسی طریقہ

قیمت ۲۰/- روپے

سوم کی چوری

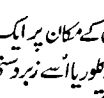

نک ویلوٹ کی ملاقات جم سے اُس کے مکان پر ایک تقریب میں ہوئی تھی۔ گلوریا اُسے زبردستی اس تقریب میں لے گئی تھی۔ جم بہت مہمان نواز تھا وہ دل کھول کر مشروبات پانی کی طرح بہا رہا تھا۔ نک ویلوٹ ایک طرف کھڑا اس ہڑبونگ کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

"ہیلو مسٹر ویلوٹ۔ مارٹینی پسند آئی؟" جم نے اس کے قریب آکر پوچھا۔

"ہاں عمدہ ہے" نک ویلوٹ نے جواب دیا۔

"ہیلو مارگریٹ۔" جم نے قریب سے گزرتی ہوئی ایک لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈال دیا "تم اب ٹھیک ہو زیادہ چوٹ تو نہیں آئی تھی؟"

"نہیں معمولی خراشیں آئی تھیں" مارگریٹ نے جواب دیا۔

"تم لڑکیاں ایک طرف کھڑی ہو کر فیشن پر تبصرہ کیوں نہیں کرتیں میں اتنے میں مسٹر ویلوٹ کو اپنا قیمتی ذخیرہ دکھا دوں" جم نے خوشدلی سے مسکراتے ہوئے مارگریٹ کو چھوڑ دیا۔

نک ویلوٹ جم کے پیچھے کئی کمروں سے گزرتا ہوا اس کی لائبریری میں داخل ہوا۔ دونوں کے ہاتھوں میں مارٹینی کے گلاس تھے۔

"مسٹر جم تمہیں میرے نام کا علم کس طرح ہوا؟" نک ویلوٹ نے چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو تم نے نوٹ کر لیا؟ ایک مرتبہ کشتی رانی کے کلب میں کسی نے تمہاری طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھے تمہارے متعلق کافی دلچسپ باتیں بتلائی تھیں۔ آج تمہیں دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے سودمند ثابت ہو سکتے ہیں" جم نے کہا۔

"مثال کے طور پر؟"

"تم ایک پیشہ ور چور ہو مسٹر ویلوٹ اور میرا ایک کام آسانی کے ساتھ کر سکتے ہو"

نک کے چہرے کے تاثرات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔

"میری فیس بیس ہزار ڈالر ہوتی ہے اور میں غیر اہم اور معمولی قیمت کی اشیاء چراتا ہوں"

"مجھے معلوم ہے"

"تم مجھ سے کیا کام لینا چاہتے ہو؟"

جواب میں جم نے دیوار پر لٹکی ہوئی ایک تصویر کی جانب کی توجہ مبذول کرائی۔ نک نے نظریں اٹھا کر اس تصویر کو دیکھا۔ اس تصویر میں پتھروں کے زمانے کے عظیم الجثہ رینگنے والی مہیب چھپکلی دو جانوروں کو آپس میں لڑتے ہوئے دکھایا گیا تھا جنہیں ڈینوژار (DINOSAUR) کہا جاتا ہے۔

"تم ان جانوروں کے متعلق کیا جانتے ہو ویلوٹ؟" نے دریافت کیا۔

"کچھ نہیں میری معلومات بچپن میں دیکھی ہوئی فلموں کے محدود ہیں جب میں ایسی فلمیں بڑے شوق سے دیکھتا تھا"

"میں نے قبل از تاریخ کے جانوروں پر کئی کتابیں لکھی اور یہ تصویر میری ایک کتاب کا سرورق تھی حالانکہ مجھے اس کتاب میں بہت نقصان ہوا لیکن اس کے باوجود مجھے یہ تصویر بہت پسند اب میں نے ایسی کتابیں چھاپنا بند کر دی ہیں۔ اب میں ایسی کتابیں ہوں جنہیں لوگ پسند کرتے ہیں مثلاً یہ کتاب۔ جم نے شیلف میں ایک کتاب نکال کر نک کو دکھلائی جس پر ایک نوجوان عورت کی عریاں تصویر چھپی ہوئی تھی۔ ناول کے نام ہی سے ظاہر ہوتا تھا تعلق فحش لٹریچر سے ہے۔

"خیر تم مجھ سے کیا کام لینا چاہتے ہو؟" نک نے کتاب کرتے ہوئے پوچھا۔

"اس تصویر میں جو جانور دکھایا گیا ہے" جم نے تصویر اشارہ کرتے ہوئے کہا "اس کے دانتوں کی لمبائی آٹھ انچ ہوتی کل لمبائی پچاس فٹ سے زیادہ ہوتی تھی اور اس کی ایک قسم کہتے ہیں وہ اس سے بھی لمبا ہوتا تھا لیکن وہ سبزیاں اور جڑی کھا کر گزارا کرتا تھا۔

"ان کے بارے میں آپ کی معلومات بہت زیادہ

"یہ میرا محبوب مشغلہ ہے" جم نے مسکراتے ہوئے اب میں کام کی بات کی طرف آتا ہوں۔ تم نے پتھروں کے زمانے

ضرور دیکھا ہوگا جو مین ہٹن کے قریب واقع ہے؟"

"ہاں"

"اس میوزیم میں اس جانور کا ایک بے حد عمدہ اور مکمل ڈھانچہ موجود ہے میں چاہتا ہوں کہ تم اس ڈھانچے کی صرف دُم چرا لاؤ" جم نے سادگی سے کہا۔

نک ویلوٹ حیرت زدہ انداز میں اسے دیکھتا رہا۔ اس نے بے شمار عجیب و غریب چیزیں چرائی تھیں لیکن اس قسم کی دُم چرانے والی فرمائش یہ پہلا اتفاق تھا۔

"صرف دُم؟ پورا ڈھانچہ نہیں؟" نک نے حیرت سے کہا

"صرف دُم بلکہ دُم کا بھی صرف آخری حصہ آخری چند ہڈیاں"

"بہت خوب۔ تمہیں کب تک اس دُم کی ضرورت ہے؟"

"اس ہفتے کے آخر تک۔ مجھے یقین ہے کہ قسمت مجھ پر مہربان ہے جب مجھے تمہاری خدمات کی شدید ضرورت تھی تو تم سے خود بخود ملاقات ہو گئی" جم دیوار میں نصب شدہ تجوری کی طرف بڑھا۔ اس نے تجوری کا دروازہ کھول کر نوٹوں کا ایک بنڈل نکالا "یہ لو۔ یہ رقم پیشگی ہے اور فیس کی باقی رقم دُم وصول ہونے پر ادا کی جائے گی"

نک نے نوٹوں کی گڈی جیب میں رکھ لی اور جم سے مصافحہ کیا پھر وہ لائبریری سے باہر نکل آئے۔ نک نے محسوس کیا کہ گلوریا کا موڈ ٹھیک نہیں ہے غالباً وہ بور ہو رہی تھی۔

"میں سمجھی تھی تم اندر جا کر سو گئے نکی اور اب صبح ہی باہر نکلو گے" گلوریا نے بیویوں والے انداز میں نک ویلوٹ پر تنقید کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بور ہو رہی ہو گلوریا؟"

"ہاں۔ یہاں موجود لوگ ہمارے مزاج کے مطابق نہیں ہیں میرا خیال ہے کہ ہمیں اب چلنا چاہیئے"

"بے شک اب ہمیں چلنا چاہیئے" نک نے جواب دیا۔ وہ دونوں باہر نکل آئے۔

دوسرے روز دوپہر کے وقت نک ویلوٹ پتھروں کے زمانے کے میوزیم میں عظیم الجثہ جانور ڈینوژار کے سامنے کھڑا حیرت بھری نظروں سے اُس کے ڈھانچے کو دیکھ رہا تھا جس کی اونچائی پچیس فٹ اور لمبائی پچاس فٹ کے قریب تھی۔ نک ویلوٹ کا اپنا وجود اس ڈھانچے کے سامنے حقیر کیڑے کی طرح نظر آ رہا تھا۔ ڈھانچے کی حفاظت کے لئے اس کے گرد موٹی رسیوں کا حصار باندھا گیا تھا۔ نک آہستہ آہستہ گھوم پھر کر اس عظیم الجثہ جانور کا غور سے معائنہ کر رہا تھا۔ وہ دُم کے قریب آکر رک گیا۔

وہ دُم کے جوڑوں کو دیکھنا چاہتا تھا۔ اُسے دُم میں ہیرے جواہرات جڑے ہونے کی امید تو نہیں تھی لیکن وہ اس دُم کی اہمیت جاننے کے لئے بیتاب ضرور تھا وہ رسی کا سہارا لے کر آگے کی جانب جھک گیا تاکہ اس دُم کا قریب سے معائنہ کر سکے۔ فوراً ہی کہیں سے ایک باوردی محافظ نمودار ہوا۔

"پیچھے ہٹ جائیے جناب اس قسم کی چیزیں بہت نازک ہوتی ہیں" محافظ نے کہا۔

"سوری۔ میں ذرا اُسے قریب سے دیکھنا چاہتا تھا تمہیں معلوم ہے۔ اتنی بڑی بڑی ہڈیاں کہاں سے دستیاب ہوتی ہیں جنہیں جوڑ کر یہ ڈھانچہ بنایا گیا ہے؟"

"میں کچھ نہیں کہہ سکتا" محافظ نے قریب آتے ہوئے دوستانہ لہجے میں کہا "ویسے یہ ڈھانچے کبھی مکمل نہیں ملتے ان میں بہت سی ہڈیاں مصنوعی لگائی جاتی ہیں"

نک نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور اس ڈھانچے سے دور ہٹ گیا۔ وہ محافظ کے سامنے اس ڈھانچے میں اپنی غیر معمولی دلچسپی کا اظہار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ ٹہلتا ہوا کئی بڑے کمروں سے گزرتا ہوا "مصری کمرے" میں آیا۔ وہاں سے بھی وہ ٹہلتا ہوا گزر جاتا لیکن ایک جانا پہچانا چہرہ دیکھ کر وہ رک گیا۔ وہ لڑکی مارگریٹ تھی جو شیشے کے ایک شوکیس پر جھکی ہوئی تھی جس سے کل ہی اس کی ملاقات جم کی پارٹی میں ہوئی تھی۔

"ہیلو مس" نک نے مارگریٹ کو متوجہ کرتے ہوئے کہا "مجھے یقین ہے کل ہماری ملاقات مسٹر جم کی پارٹی میں ہوئی تھی۔"

"اوہ مسٹر ویلوٹ" مارگریٹ نے اُسے پہچان لیا "آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ کل میں نے آپ کی بیوی سے بہت دیر گپ شپ کی تھی"

"گلوریا میری بیوی نہیں ہے" نک نے تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ "ہم دونوں صرف دوست ہیں۔ ویسے آپ یہاں کیسے نظر آ رہی ہیں؟"

"اس میوزیم میں قدیم جواہرات کی خصوصی نمائش کی جا رہی ہے جن کا تعلق قدیم مصر سے ہے" مارگریٹ نے کہا اور شیشے کے شوکیس پر جھک گئی "مثلاً آپ اس نیکلس کو دیکھیں۔ یہ دو ہزار سال قبل مسیح کا بنا ہوا ہے۔ دو ہزار سال قبل مسیح مسٹر ویلوٹ! یقین نہیں آتا"

مارگریٹ اس نیکلس کو دیکھ کر بہت پُرجوش نظر آ رہی تھی۔ مجبوراً نک کو بھی اس میں دلچسپی ظاہر کرنی پڑی۔ وہ شوکیس پر جھک کر اندر رکھے ہوئے نیکلس کو تعریفی انداز میں دیکھنے لگا۔ اچانک اس کی نظر ایک مسلح محافظ پر پڑی جو اس کمرے میں اوپر کی جانب بنی ہوئی بالکونی میں کھڑا اُن دونوں پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ وہ بالکونی کمرے میں چاروں طرف

بنی ہوئی تھی۔

"معلوم ہوتا ہے اس میوزیم کے چپے چپے پر محافظ موجود ہیں انہیں یہاں آنے والوں پر ذرا بھی بھروسہ نہیں۔" نک ولیوٹ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس کی بھی ایک وجہ ہے۔" مارگریٹ نے کہا۔ "پچھلے چند سالوں کے دوران یہاں چوری کی کئی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ آخری چوری ابھی چند ماہ قبل ہوئی تھی۔ کسی نے یہاں سے مشہورِ زمانہ پلنی ہیرا چرا لیا ہے۔ یہ ہیرا ساڑھے سن عیسوی میں ہندوستان سے روم لایا گیا تھا اور اس کا تفصیلی ذکر پلنی نے اپنی کتاب میں کیا ہے اسی لئے اس ہیرے کو پلنی کے ہیرے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔"

نک ولیوٹ نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔ اُسے یاد آیا کہ اُس نے اخباروں میں اس چوری کے متعلق خبریں پڑھی تھیں۔

"میں روم کی تاریخ سے زیادہ واقف نہیں ہوں لیکن میں نے پلنی ہیرے کا نام سُنا ہے۔" نک نے کہا۔

مارگریٹ بڑے علمانہ انداز میں اُسے پلنی ہیرے کی تاریخ سے آگاہ کرنے لگی۔ نک ولیوٹ اس لڑکی کی معلومات پر حیرت زدہ ہو گیا وہ بلاشبہ ان ہیروں کی تاریخ پر اُسے لیکچر دے رہی تھی۔

"آپ کا علم قابلِ رشک ہے۔" نک نے کہا "آپ مجھے ہیروں پر اتھارٹی نظر آتی ہیں۔"

"ہاں میں اس موضوع پر تحقیق کر رہی ہوں۔" مارگریٹ نے کہا "یہ میرا کام ہے۔ میں ڈائمنڈ ایکسچینج میں ملازم ہوں۔"

"حیرت انگیز۔ اس کم عمری میں ایک لڑکی کو وہاں ملازمت ملنا بذاتِ خود حیرت انگیز امر ہے۔"

"اس میں حیرت کی کیا بات ہے مسٹر ولیوٹ میں نے بہت محنت کی ہے اور میں اس کی حقدار ہوں۔"

"بے شک۔ بے شک۔" نک نے جلدی سے کہا۔ "ہاں تو اس ہیرے کا کیا ہوا؟"

"اُسے اسی کمرے کے ایک شوکیس سے چرایا گیا تھا جس طرح دوسرے ہیرے چرائے گئے تھے۔ جب شوکیس کا شیشہ چور نے توڑا تو حفاظتی انتظامات کے مطابق فوراً خطرے کا الارم بجا لیکن جب محافظ دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو چور ہیرے سمیت غائب تھا۔ یہاں ہونے والی تمام چوریاں دن کے وقت ہوئی ہیں اسی لئے اب دن کے وقت بھی مسلح محافظ پہرہ دیتے رہتے ہیں۔ متعدد چوریوں کے بعد اس کمرے میں اب خصوصی قسم کا حفاظتی انتظام کیا گیا ہے اور رات کو دو کتے بھی اس بگ گھومتے رہتے ہیں۔"

"لیکن اس طرح کے مشہور ہیروں کو چوری کرنے سے فائدہ؟ انہیں بازار میں فروخت تو نہیں کیا جا سکتا۔" نک نے کہا۔

"اگر انہیں نئے انداز سے تراش لیا جائے تو بآسانی فروخت کیا جا سکتا ہے۔ ایسے کئی واقعات سامنے آ چکے ہیں۔" مارگریٹ نے جواب دیا۔

نک نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"یہ جو ہیرے اس شوکیس میں رکھے ہیں کیا بہت قیمتی ہیں؟" اُس نے پوچھا۔

"قیمتی سے کیا مراد ہے آپ کی؟" مارگریٹ نے کہا۔ "اگر انہیں بازار میں فروخت کیا جائے تو ان کی کچھ زیادہ قیمت نہیں وصول ہو گی لیکن ہیرے جمع کرنے کے شوقینوں کے لئے یہ بیش بہا خزانہ ہیں۔"

نک نے دوبارہ سر ہلایا۔ محافظ بدستور ان دونوں پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ نک کچھ نروس ہو گیا۔

"سنو مارگریٹ۔ اگر تمہیں شہر میں کہیں جانا ہو تو چلو میں چھوڑ دوں گا۔"

"نہیں۔" مارگریٹ نے نفی میں سر ہلایا۔ "ایک طرح سے یہ میرے لئے تحقیقی کام کا ایک حصہ ہے۔"

"بہت اچھا میں چلتا ہوں۔ اُمید ہے آئندہ بھی تم سے ملاقات ہوتی رہے گی۔" نک ولیوٹ نے کہا اور میوزیم سے باہر نکل آیا۔

جب بھی نک ولیوٹ کو ایسے کسی کام سے سابقہ پڑتا تو اُسے ہمیشہ جیتے والا قصہ یاد آ جاتا تھا۔ ایک صاحب نے چڑیا گھر سے ایک چیتے کے چرانے کی فرمائش کی تھی۔ نک نے چڑیا گھر سے چیتا چرا لیا تھا لیکن بعد میں ثابت ہوا کہ ان صاحب کا اصل مقصد چیتا چرانا نہیں بلکہ وہ اس طرح اس کے ذریعے کچھ لوگوں کی توجہ چیتے کی طرف مبذول کرانا چاہتے تھے اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر وہ خود جرم کی ایک بڑی واردات کر گزریں۔ کچھ دوسرے لوگوں نے بھی نک سے اسی قسم کا فائدہ اٹھانے کی کوششیں کی تھیں اور نک کو یہ پسند نہیں تھا کہ کوئی اس کے کاندھے پر بندوق رکھ کر چلائے۔ اس طرح وہ نادانستہ طور پر مجرموں کا آلۂ کار بننا پسند نہیں کرتا تھا۔ عام طور پر وہ کام کی نوعیت دیکھ کر ہی اس کے اصل مقصد کو بھانپ لیا کرتا تھا لیکن شبہ تھا کہ جم ڈیوٹزار کی دُم چرانے کے پس پردہ اس سے کوئی اور کام

لینا چاہتا ہے۔ بھلا ڈیوٹزار جیسے جانور کی دُم کی ہڈیاں کسی کے کس کام کی ہو سکتی تھیں جس کے لئے جم اُسے بیس ہزار ڈالر ادا کر رہا تھا۔ نک کو شبہ تھا کہ میوزیم سے چوری ہونے والے ہیروں کے پس پشت جم کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ آخری چوری ہونے کے بعد چونکہ میوزیم میں حفاظتی انتظامات بہت سخت کر دیئے گئے ہیں اس لئے جم نے اس کی خدمات حاصل کی ہیں تاکہ وہ اس کے ذریعے ان حفاظتی انتظامات کو ناکارہ کر کے اُسکے پیچھے پیچھے میوزیم میں داخل ہو کر ایک مرتبہ پھر ہیروں پر ہاتھ صاف کر دے۔ جوں جوں وہ اس خیال پر غور کرتا رہا اُس کا شبہ مضبوط تر ہوتا گیا۔ جم کے مارگریٹ سے دوستانہ تعلقات ہیں ممکن ہے مارگریٹ اس کی شریکِ جرم ہو اور آج میوزیم میں محض اتفاقاً نہ آئی ہو بلکہ اس کی نگرانی کرنے آئی ہو تاکہ اگر نک آج ہی دُم چرانے کا کام کرے تو وہ موقع سے فائدہ اُٹھا کر یا تو خود ہیروں پر ہاتھ صاف کر دے یا جم کو اطلاع دیدے اور وہ موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے آ جائے۔ اگر اس کا یہ خیال درست ہے تو پھر یہ امر یقینی تھا کہ جم کے چرائے ہوئے ہیروں کو نئی تراش خراش اور نئی شکل دینے کا کام ضرور مارگریٹ انجام دیتی ہو گی اور اس طرح چرائے ہوئے ہیروں کو بازار میں فروخت کر کے آپس میں حصہ بانٹ لیتے ہوں گے۔

اس پہلو پر خوب غور و فکر کرنے کے بعد نک ولیوٹ نے ایک مرتبہ پھر جم سے گفتگو کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنی گاڑی کا رُخ اس کے مکان کی جانب موڑ دیا۔

کال بیل بجانے پر دروازہ کھولنے والا خود جم تھا۔ نک کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمودار ہوئے۔

"ہیلو مسٹر ولیوٹ۔ کیا کام ہو گیا؟" جم نے حیرت سے پوچھا

"ابھی نہیں۔" نک نے جواب دیا۔

"اندر آ جاؤ۔ میں بہت دیر سے کام کرتے کرتے بور ہو رہا تھا۔ کیا تم میرے ساتھ کافی پینا پسند کرو گے؟"

"ضرور۔"

نک ولیوٹ اس کے پیچھے پیچھے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ جم نے گرم گرم کافی کیتلی سے دو پیالیوں میں انڈیلی۔

"ہاں مسٹر ولیوٹ اب فرمائیے کیسے آنا ہوا؟"

"آخری چوری کے بعد میوزیم میں محافظوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا گیا ہے۔"

"تو کیا ہوا تم جیسے ماہر کے لئے یہ کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیئے۔"

"میرے لئے یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔" نک نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔ "لیکن تم میرے اصولوں سے واقف ہو میں کوئی ایسی چیز نہیں چرانا جو قیمتی ہو۔ مثلاً نقدی یا زیورات اور ہیرے جواہرات نا میں یہ پسند کرتا ہوں کہ کوئی مجھے اس قسم کی چوری کرنے میں استعمال کرے۔"

"لیکن مسٹر ولیوٹ اس میں دوسروں کا کیا قصور۔" جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "بھلا جس چیز کی کوئی قیمت نہ ہو یا بہت معمولی قیمت ہو اُسے چرانے کے لئے کوئی تمہیں بیس ہزار ڈالر دے گا؟ تمہیں خود سمجھنا چاہیئے کہ اگر کسی بے قیمت شے کو چرانے کے لئے تمہیں بیس ہزار ڈالر ادا کرتا ہے تو اس کا مقصد اس چوری سے کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ اس لئے تمہیں شکایت نہیں کرنی چاہیئے۔"

"تو پھر تم اقرار کرتے ہو کہ تم نے مجھے اپنے اصل مقصد سے آگاہ نہیں کیا تھا؟ تمہارا مقصد دُم چرانے سے کوئی اور ہی کام لینا ہے؟"

"ہرگز نہیں۔ اچھا تم ہی بتاؤ میں اس طرح کیا کام نکالنا چاہتا ہوں؟"

"اس میوزیم میں پہلے بھی کئی قیمتی ہیرے چوری ہو چکے ہیں اور آج کل بھی کچھ قیمتی ہیروں کی نمائش کی جاری ہے یا تو تم میرے ذریعہ میوزیم کے اندر داخل ہونا چاہتے ہو یا پھر تمہارا مقصد یہ ہے کہ جب میوزیم کے محافظ دُم کی چوری سے ہراساں اِدھر اُدھر بھاگ رہے ہوں تو تم اپنے ساتھیوں سمیت خاموشی سے میرے اُڑا جاؤ۔"

"ہیرے! چوری! مسٹر ولیوٹ میں چور نہیں ہوں۔ میں ڈاکو نہیں ہوں میں ایک کاروباری آدمی ہوں اور کتابیں شائع کرتا ہوں۔"

"تو پھر تم کیوں مجھ سے ڈیوٹزار کی دُم چوری کرانا چاہتے ہو؟" نک نے پوچھا۔

جم نے ایک گہرا سانس لے کر کافی کا پیالہ میز پر رکھ دیا۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک الماری کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوتے ہوئے نک کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ نک کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ الماری دراصل ایک تہہ خانے کا راستہ تھی اور اس کے اندر سے تہہ خانے کی طرف سیڑھیاں جا رہی تھیں۔ وہ جم کے پیچھے الماری میں داخل ہوا۔ وہ اندھیرے میں سیڑھیاں طے کرتے ہوئے نیچے اترے پھر ایک کھٹکے کی آواز کے ساتھ تہہ خانے میں روشنی ہو گئی۔ نک کے سر کے بالکل اوپر ایک ڈیوٹزار کی کھوپڑی لٹکی ہوئی تھی جس کے اندر سے آٹھ انچ لمبے بڑے بڑے دانت جھانک رہے تھے۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹا پھر اُس نے تہہ خانے میں نظر دوڑائی پورا تہہ خانہ لمبی لمبی ہڈیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اندر کئی میزیں بھی موجود

تھیں جن پر اوزار پڑے ہوئے تھے۔

"یہ سب کیا ہے؟" نک ولیوٹ نے پوچھا۔

"یہ قدیم زمانے کے جانوروں کی ہڈیاں ہیں" جم نے جواب دیا "یہی میرا مشغلہ ہے میں نے کل تمہیں بتایا تھا میرا یہ شوق معاشی اعتبار سے سودمند بھی ہے۔ یہ جتنی ہڈیاں تمہیں نظر آرہی ہیں ان میں سے چند ایک ہی اصلی ہڈیاں ہیں باقی ہڈیاں لکڑی کی بنی ہوئی ہیں۔ کچھ پلاسٹک کی بنی ہوئی ہیں اور بہت سی ہڈیوں کو میں نے موجودہ دور کے جانوروں کی ہڈیوں کو تراش کر بنایا ہے۔"

"یہ سب تم نے بنائی ہیں، لیکن کس لئے؟"

"میں ان ہڈیوں کو فروخت کرتا ہوں اور میرے گاہک میوزیم والے ہوتے ہیں۔ قدیم زمانے کے کسی جانور کا مکمل ڈھانچہ دستیاب ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ ہر ڈھانچہ نامکمل ہوتا ہے اسے مصنوعی ہڈیوں سے مکمل کیا جاتا ہے۔ چھوٹے قسم کے میوزیم اصلی ڈھانچوں کی قیمت برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے ان میں موجود ڈھانچے تقریباً تمام کے تمام نقلی ہڈیوں کے ہوتے ہیں اور ان میں صرف چند ہڈیاں ہی اصلی ہوتی ہیں۔ ایسے میوزیم میری خدمات حاصل کرتے ہیں اور بڑے بڑے میوزیم جن کے ڈھانچوں میں کچھ ہڈیوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی انہیں مکمل کرنے کے لئے میری خدمات حاصل کرتے ہیں۔"

"حیرت انگیز۔" نک نے حیرت بھری آواز میں کہا۔

"میں ان لوگوں کی ضرورت کے مطابق ہڈیاں بناتا ہوں۔ ہڈیاں بنانے کے بعد عام طور پر میں خود میوزیم میں جا کر ان مصنوعی ہڈیوں کو اصلی ڈھانچے میں لگاتا ہوں جو معمولی ردوبدل کرنا ہوتا ہے انہیں میں وہیں بیٹھ کر کرتا ہوں میوزیم والے اس دوران ان ڈھانچوں کی نمائش بند کر دیتے ہیں اور میں بند کمرے میں اطمینان سے کام کرتا رہتا ہوں۔"

"تو تمہیں ڈینوٹار کی دم کی اس لئے ضرورت ہے کہ تم اسے نمونے کے طور پر استعمال کر سکو؟"

"بے شک۔ تم ٹھیک سمجھے۔"

نک ولیوٹ نے ایک گہرا سانس لیا۔

"بہت اچھا۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔" نک نے کہا۔ "میں تمہارے لئے وہ دم ضرور چراؤں گا۔"

نک نے دوسرا روز بھی تحقیق و جستجو میں گزارا۔ اسے اطمینان ہو گیا کہ میوزیم میں جن مصری بہروں کی نمائش کی جا رہی ہے ان کی تجارتی اہمیت بہت کم ہے اگر انہیں دوبارہ تراش کر فروخت کیا جائے تو کچھ زیادہ رقم ہاتھ نہیں آئے گی۔ نک کو یقین ہو گیا کہ اس کا شبہ غلط تھا اور اسے بہروں کی چوری کے لئے استعمال نہیں کیا جا رہا۔

جب میوزیم کا دروازہ شام چھ بجے بند ہوا تو نک ولیوٹ اندر موجود تھا۔ اس نے حفاظتی انتظامات کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کیا تھا کہ دن کے وقت چوری کرنا ناممکن ہے اور اس کے لئے رات کا وقت ہی مناسب رہے گا جیسے ہی میوزیم بند ہونے کی گھنٹیاں بجنی شروع ہوئیں نک کمال ہوشیاری سے محافظ کی نظر بچا کر پہلے سے منتخب کردہ مقام پر چھپ گیا۔ گارڈ نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔ وہ یہی سمجھا کہ نک دوسرے دروازے سے باہر جا چکا ہے اس لئے اس نے کمرے کی بتیاں گل کر دیں اور باہر نکل گیا۔

نک ولیوٹ ایک گھنٹے تک اندر چھپا رہا۔ اسے سورج غروب ہونے اور مکمل تاریکی چھانے کا انتظار تھا۔ مکمل تاریکی ہونے پر وہ باہر نکلا اور احتیاط سے اس بڑے ہال کی طرف بڑھنے لگا جہاں وہ عظیم الجثہ ڈھانچہ رکھا ہوا تھا۔ مختلف مقامات پر پوشیدہ آنکھیں لگی ہوئی تھیں جن سے مخصوص قسم کی شعاعیں نکلتی ہیں اور جب کوئی شے ان شعاؤں کے درمیان سے گزرتی ہے تو پوشیدہ آنکھ سے منسلک حفاظتی الارم فوراً بجنے لگتا ہے اور محافظوں کو کسی کی موجودگی کا فوراً علم ہو جاتا ہے۔ نک ولیوٹ پوشیدہ آنکھ کی میکینزم سے بخوبی واقف تھا اس لئے اسے بچنا اس کے لئے معمولی بات تھی۔ وہ ہر ایسے مقام پر فرش پر لیٹ جاتا اور اس جگہ کو زمین پر رکھتے ہوئے عبور کرتا اس طرح وہ ان شعاؤں کی زد سے محفوظ رہتا تھا۔ اس نے ہال میں داخل ہو کر کان لگا کر آہٹ لی۔ اسے باہر کہیں ایک محافظ کے چلانے اور ایک کتے کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دیں۔ چند لمحوں کے لئے اس کا جسم پتھر کے مجسمے کی طرح ساکت ہو گیا پھر وہ آوازیں معدوم ہو گئیں۔ نک نے ایک گہرا سانس لیا اور آگے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔ اس نے جیب سے ایک پنسل ٹارچ نکال کر عظیم الجثہ ڈھانچے پر روشنی ڈالی۔ وہ اس ڈھانچے کی دم تلاش کر رہا تھا۔ اچانک اسے احساس ہوا جیسے وہ اس جگہ تنہا نہ ہو۔ اس نے فوراً ٹارچ بند کر دی اور کان لگا کر آہٹ لینے لگا کچھ دیر تک پوری توجہ سے سننے کے باوجود اسے کسی کی آہٹ نہیں سنائی دی بٹلن ہو کر اس نے دوبارہ اپنی ٹارچ روشن کی اور ڈینوٹار کی دم پر روشنی ڈالی۔ وہ حفاظتی رسی کو پھلانگ کر ڈھانچے کے بالکل قریب پہنچ گیا تھا اور ٹارچ کی روشنی میں بہت قریب سے دم کی ہڈیوں کا معائنہ کر رہا تھا۔ اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ ان ہڈیوں کو مضبوط تاروں کے ذریعے بڑی مہارت اور صفائی سے ایک دوسرے میں جوڑا گیا تھا۔ اس نے جیب سے تار کاٹنے والا اوزار نکالا اور دم کے آخری حصے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اچانک اس کا آگے بڑھتا ہوا ہاتھ رک گیا۔ اس مرتبہ کسی دوسرے کی موجودگی کا احساس بڑی شدت سے ہوا تھا اس مرتبہ اسے یقین ہو گیا کہ اس جگہ اس کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے اور وہ جو کوئی بھی ہے خود اس کی طرح پوشیدہ رہنا چاہتا ہے۔ ظاہر ہے اس کا تعلق میوزیم کی انتظامیہ یا محافظوں سے نہیں ہو سکتا۔ نک نے بڑی احتیاط سے اپنی پنسل ٹارچ کی باریک سی روشنی چاروں طرف پھینکنی شروع کی اور پھر ایک جگہ روشنی بلی کی طرح سمٹی سمٹائی ہوئی ایک لڑکی پر پڑی جو گہرے رنگ کا لباس پہنے ہوئے تاریکی کا ایک حصہ نظر آرہی تھی۔ وہ لڑکی مارگریٹ کے علاوہ اور کوئی نہیں تھی۔ وہ اس کے بالکل سامنے دس فٹ کے فاصلے پر کھڑی غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"مارگریٹ تم، تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" نک نے سرگوشی میں کہا۔

"وہی جو تم کر رہے ہو۔" مارگریٹ نے ہنسنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا اور اس کی طرف دبے قدموں بڑھنے لگی "میوزیم بند ہونے کے بعد میں نے تمہیں اندر چھپتے ہوئے دیکھا تو میں خود بھی چھپ گئی۔"

"تم۔ تمہارا مطلب ہے کہ تم میرا پیچھا کر رہی تھیں؟"

"بے شک۔ تم مشہور چور نک ولیوٹ ہو نا؟"

"تم کہاں چھپی تھیں؟" نک نے اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"لیڈیز روم میں۔" مارگریٹ نے جواب دیا "سارے محافظ چونکہ مرد ہیں اس لئے وہ کبھی لیڈیز روم کی طرف توجہ نہیں دیتے انہیں اس کا خیال بھی نہیں آتا۔ تم یہاں مصری بہروں کے لئے آئے ہو نک؟"

نک ولیوٹ نے ٹارچ کی روشنی مارگریٹ کے چہرے پر سے ہٹا کر تار کاٹنے والے اوزار پر مرکوز کر دی۔

"نہیں لیکن تمہیں ان بہروں کی کشش یہاں کھینچ لائی ہے۔ اگر تمہیں میرے بارے میں ذرا بھی معلومات ہوتیں تو تم یہ سوال کبھی نہ کرتیں میں کبھی کوئی قیمتی چیز نہیں چراتا۔"

"لیکن نیکن تم جم کے لئے کام کر رہے ہو۔" مارگریٹ نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور مجھے جس چیز کی ضرورت تھی وہ اب میرے ہاتھوں میں ہے۔" نک ولیوٹ نے اوزار سے تار کاٹتے ہوئے دم کا آخری حصہ مارگریٹ کو دکھایا جو لمبائی میں پندرہ انچ تھا۔ اچانک انہیں قریب ہی کتے کے بھونکنے کی آواز سنائی دی۔

"جلدی کرو مارگریٹ ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔"

"تم ان ہڈیوں کا کیا کرو گے؟" مارگریٹ نے حیرت سے پوچھا۔

"مجھے انہی کی ضرورت تھی۔" نک نے مارگریٹ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"لیکن وہ بہرے۔۔۔"

"اب ان کے لئے وقت نہیں ہے تمہیں یہاں سے خالی ہاتھ جانا پڑے گا۔ جلدی کرو مارگریٹ اگر ان کتوں نے ہماری بو سونگھ لی تو مصیبت آجائے گی۔"

نک کے ایک ہاتھ میں پندرہ انچ لمبی دم تھی اس نے دوسرے ہاتھ سے مارگریٹ کی کلائی پکڑی ہوئی تھی وہ اسے کھینچتا ہوا باہر لے جا رہا تھا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے مارگریٹ کو زمین پر لیٹ کر کھسکتے ہوئے باہر نکلنے کی ہدایت کی۔ مارگریٹ نے اس کی ہدایت پر عمل کیا لیکن اناڑی پن سے دوسرے ہی لمحے میوزیم خطرے کے الارم کی آواز سے گونجنے لگا۔

"یہ کیا کیا تم نے۔" نک نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ مجھے افسوس ہے۔"

"اب کسی احتیاط کی ضرورت نہیں بھاگو۔" نک نے کہا اور مارگریٹ کا ہاتھ پکڑ کر بری طرح میوزیم کے دروازے کی طرف بھاگا انہیں باہر سے محافظوں کے چلانے کتوں کے بھونکنے اور بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"نک۔ نک میں بہت خوفزدہ ہوں۔" مارگریٹ نے چلا کر کہا کتوں کے بھونکنے کی آوازیں قریب آگئی تھیں۔

"میری حالت بھی مختلف نہیں ہے۔" نک نے کہا۔

وہ آخری ہال میں پہنچ گئے تھے اور داخلی دروازہ ان سے سو فٹ کے فاصلے پر تھا لیکن باہر محافظ جمع ہو گئے تھے۔ پھر جیسے ہی ایک محافظ کی نظر ان پر پڑی وہ چلا کر ان کی طرف بھاگا۔

"بھاگو۔" نک نے کہا اور وہ پلٹ کر مصری کمرے کی طرف بھاگے۔ پورا ہال ان کے قدموں سے گونج رہا تھا۔

"باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے نک۔" مارگریٹ نے پھولے ہوئے سانس کے درمیان کہا۔ بچانے کہاں سے اچانک ان کے سامنے ایک جرمن کتا نمودار ہوا۔ نک کے قدم رک گئے اس نے مارگریٹ کو کھینچا

اور وہ مخالف سمت میں دوڑنے لگے۔ کتا ان کے تعاقب میں دُوڑنے لگا۔ نِک نے دوڑتے ہوئے اپنی جیب میں سے مُٹھی بھر کر کیپسول نکالے پھر اُس نے چند لمحوں کے لئے رُک کر وہ کیپسول زمین پر پھیلا دیئے اور اپنے جوتوں سے مسل کر انہیں توڑ دیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے؟" مارگریٹ نے پوچھا

"کچھ نہیں۔ اس کی وجہ سے کتا کچھ دیر کے لئے رُک جائیگا۔ اور ہمیں بھاگنے کے لئے موقع مل جائے گا" نِک نے کہا اور مارگریٹ کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ بھاگنے لگا۔

"لیکن یہ تھی کیا چیز۔"

"یہ ایک کیمیاوی سفوف تھا جس کی بُو گوشت اور خون سے ملتی جلتی ہوتی ہے" نِک نے بھاگتے ہوئے کہا "مجھے اُسے استعمال کرتے ہیں۔ کتا گوشت اور خون کی بُو سونگھ کر رک جائے گا۔ لیکن وہ زیادہ دیر تک بے وقوف نہیں بَن سکے گا"

اُنھوں نے اپنے پیچھے دوڑتے ہوئے کُتے کے رکنے کی آواز سُنی پھر چند لمحوں بعد کتا ایک مرتبہ پھر اُن کے تعاقب میں دوڑنے لگا۔

"وہ۔ وہ پھر آرہا ہے نِک۔ مجھ سے بھاگا نہیں جا رہا" مارگریٹ نے کہا۔

"وہ رہے۔ وہ رہے۔ اس طرف۔" ایک محافظ انہیں کوریڈور میں سے دیکھ کر چلایا۔ نِک بھاگتے بھاگتے رک گیا۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا۔

"کھڑکی۔ کھڑکی کی طرف بھاگو مارگریٹ۔"

"کھڑکی!" مارگریٹ نے حیرت سے اُسے دیکھا "کھڑکیاں تو اوپر ہیں پہلی منزل پر"

"کیا ہوا۔ پہلی منزل کچھ زیادہ اونچی نہیں ہوتی۔ وہاں سے چھلانگ لگانی ہوگی۔ زیادہ چوٹیں نہیں آئیں گی"

دس منٹ بعد وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے چوٹیں سہلا رہے تھے۔ مارگریٹ کے ایک پیر میں موچ آگئی تھی۔ نِک ویلوٹ اُسے اپنے کاندھے پر ڈال کر ہی گاڑی تک پہنچا تھا اور اب اُن کی گاڑی برق رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ اچانک نِک کے ذہن میں ایک خیال آیا۔

"تمھاری گاڑی کہاں کھڑی ہے مارگریٹ؟"

"میں نے احتیاطاً اُسے میوزیم سے کچھ فاصلے پر کھڑی کی تھی۔ لیکن میری برساتی اب بھی میوزیم کے اندر لیڈیز روم میں موجود ہے"

"کیا اس کے اندر شناختی کاغذات ہیں۔؟"

"نہیں" مارگریٹ نے کہا اور پھر کسی خیال کے زیر اثر مسکرانے لگی "جب وہ لوگ اچھی طرح چھان بین کریں گے اور انہیں پتہ ہوگا کہ میوزیم میں سے صرف ڈینوتزار کی دُم کا تھوڑا سا حصہ چرایا گیا تو کس قدر حیران ہوں گے"

"سوری مارگریٹ تمہیں ہیرے چرانے کا موقع نہیں مل سکا"

"سنو۔ نِک ویلوٹ" مارگریٹ نے جارحانہ لہجے میں کہا "میں میوزیم میں ہیرے چرانے نہیں گئی تھی بلکہ میں تمہاری نگرانی کر رہی تھی کیونکہ میرا خیال تھا کہ جم نے تمہیں مصری ہیرے چرانے کے لئے بھیجا ہے"

"اگر تم خود ہیرے چرانے نہیں گئی تھیں تو پھر تمہیں میری حرکت اور جم سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے" نِک نے اعتراض کیا۔

"میوزیم میں رکھے ہوئے مصری ہیرے کچھ زیادہ قیمتی نہیں البتہ اس سے پہلے جو ہیرے چرائے گئے تھے وہ بے حد قیمتی تھے۔ تم شاید معلوم نہیں مسٹر ویلوٹ چند ماہ قبل پلنی کا ہیرا چرایا گیا تھا اُسے کرنے والے یا اس کے متعلق صحیح معلومات مہیا کرنے والے کو پچاس ڈالر انعام دینے کا اعلان کیا گیا ہے اور میں ہر قیمت پر وہ انعام کرنا چاہتی ہوں"

"تمھارا مطلب ہے کہ تم۔"

"ہاں میں انشورنس کمپنی کی سراغ رساں ہوں۔ سوری نِک نے تم سے جھوٹ بولا تھا۔ پلنی کے ہیرے کو کئی انشورنس کمپنیوں نے طور پر انشورڈ کیا تھا۔ جس روز وہ ہیرا میوزیم سے چرایا گیا تھا اس روز میوزیم میں موجود تھا وہ میوزیم کے لئے کسی جانور کا ڈھانچہ مکمل کر تھا۔ انشورنس کمپنیوں کو اس پر چور ہونے کا شبہ ہے۔ اسی لئے میں جم سے تعلقات بڑھائے تھے۔ جب اُس نے تمھاری خدمات حا کیں تو مجھے یقین ہوگیا کہ وہ مصری ہیرے بھی چرانا چاہتا ہے۔"

"لیکن جم تو ہڈیاں بناتا ہے مصنوعی ہڈیاں۔ وہ میو والوں کو وہ ہڈیاں فروخت کرتا ہے اور اِن کے لئے جانوروں کے مکمل کرتا ہے"

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ پیشہ اس نے اپنی چوریوں پر پر کے لئے اختیار کیا ہو"

نِک چند لمحے کچھ سوچتا رہا۔

"ٹھیک ہے مارگریٹ ہمیں تھوڑی دیر میں حقیقت جائے گا۔ ہم لوگ سیدھے جم کے پاس چل رہے ہیں"

جم کے مکان کے باہر گاڑی روک کر نِک نے مکا

جائزہ لیا۔ وہ ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع تھا اندر روشنی ہو رہی تھی۔ کال بیل بجانے پر دروازہ کھولنے والا خود جم تھا۔ نِک ویلوٹ کے ساتھ مارگریٹ کو دیکھ کر وہ بہت حیران ہوا۔

"ہیلو" جم نے کہا "میرا خیال تھا کہ تم دونوں ایک دوسرے سے واقف نہیں"

"ہم دونوں کی دوستی کو زیادہ دیر نہیں ہوئی مسٹر جم۔" مارگریٹ نے جواب دیا۔

"تو تم نے اپنا کام مکمل کر لیا ویلوٹ" جم نے نِک کے ہاتھ میں لٹکی ہوئی ڈینوتزار کی دُم دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں میرا کام ختم ہوگیا ہے۔ میں اپنی فیس کی باقی رقم لینے آیا ہوں"

"ضرور ضرور۔ اندر آجاؤ۔ میں ابھی تمہیں باقی اٹھارہ ہزار ڈالر دے دیتا ہوں" جم نے کہا۔ وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ جم نے لائبریری میں نصب شدہ تجوری کو کھولا اور کرنسی نوٹوں کے کئی بنڈل ویلوٹ کی طرف بڑھائے۔ نِک نے رقم گنی۔ پورے اٹھارہ ہزار ڈالر تھے۔ اس نے احتیاط سے رقم کو اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ جم اسکاچ کے تین گلاس تیار کر چکا تھا نِک نے اسکاچ کی ایک چُسکی لی، اور جم سے کہا!

"مسٹر جم تم کو یہ بتانا میرا فرض ہے کہ مِس مارگریٹ دراصل انشورنس کمپنی کی سراغ رساں ہے اس لئے میرا مشورہ یہی ہے کہ تم نے منصوبے پر عمل کرنے کے خیال کو ترک کر دو"

جم کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

"میں سمجھا نہیں مسٹر ویلوٹ۔ کونسا منصوبہ؟"

"میں سمجھاتا ہوں" نِک نے مارگریٹ کی طرف دیکھا جو پوری توجہ سے ان کی گفتگو سُن رہی تھی "تم میوزیم والوں کے لئے کام کرتے تھے اس لئے اگر تم میوزیم والوں سے درخواست کرتے تو وہ تمہیں ڈینوتزار کی دُم خود ہی مہیا کر دیتے تاکہ تم اس کی نقل تیار کر سکو لیکن تم نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس دُم کو حاصل کرنے کے لئے بیس ہزار ڈالر کے عیوض اپنی پیشہ ورانہ خدمات حاصل کیں۔ میں نے اس سے نتیجہ اخذ کیا کہ دراصل تمہیں دُم کی ضرورت نہیں ہے بلکہ تم چاہتے ہو کہ میوزیم میں موجود ڈینوتزار کے ڈھانچے سے دُم غائب ہو جائے تاکہ۔ وہ مجبور ہو کر نئی دُم کو مکمل کرنے کے لئے تمھاری خدمات حاصل کریں اور تم نقلی دُم کو جوڑ کر وہ دُم مکمل کر دو"

جم کی نظریں جھک گئیں۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو ویلوٹ۔ میں کافی عرصہ سے بے کار ہوں اور مجھے کام کی شدید ضرورت تھی"

"کام" نِک آہستہ سے ہنسا "پندرہ انچ لمبی دُم لگانے کے لئے تمہیں کوئی میوزیم کیا دے سکتا ہے؟ زیادہ سے زیادہ چند سو ڈالر جب کہ تم نے دُم چرانے کے لئے مجھے بیس ہزار ڈالر ادا کئے ہیں۔ نہیں جم تمھارا مقصد کام حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ پلنی کا ہیرا حاصل کرنا تھا جسے چند ماہ قبل میوزیم سے چرایا گیا تھا جسے تم نے چرایا تھا اور جو اب بھی میوزیم میں موجود ہے۔ تم نے اُسے وہیں کہیں چھپا دیا تھا اور اب تم اُسے وہاں سے نکالنا چاہتے ہو۔ تم نے مجھے خود بتلایا تھا کہ جب تم کسی میوزیم میں کام کرتے ہو تو اس کمرے کو بند کر دیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہیں اس کمرے میں مکمل تنہائی میسر ہوتی ہے اور ظاہر ہے وہاں اس وقت پہرے دار بھی نہیں ہوتے ہونگے اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ ہیرا ضرور اس ہال میں موجود ہے جہاں ڈینوتزار کا ڈھانچہ رکھا ہوا ہے اور تم نے وہ ہیرا ایسی جگہ چھپایا ہے جہاں سے تم اُسے آسانی سے نہیں نکال سکتے اور جس کے لئے تنہائی کی شدید ضرورت ہے تاکہ بند کمرے میں محافظوں کی نظروں سے بچ کر تم اطمینان سے وہ ہیرا نکال سکو اسی لئے تم نے مجھے اس ڈینوتزار کی دُم چرانے کی ہدایت کی تاکہ میوزیم والے دُم مکمل کرنے کے لئے تمھاری خدمات حاصل کریں اور جب تم وہاں دُم لگانے جاؤ تو اس ہال کا دروازہ بند کر دیا جائے اور محافظ وہاں سے ہٹا لئے جائیں اور تم اطمینان سے پلنی کا ہیرا نکال کر جیب میں ڈال لو اور ڈینوتزار کی دُم مکمل کر کے باہر نکل آؤ"

"تم۔ تمھارا دماغ خراب ہوگیا ہے ویلوٹ۔ تم کسی ڈاکٹر سے اپنا معائنہ کراؤ" جم نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا دماغ خراب نہیں ہوا جم" نِک ویلوٹ نے کہا "میں نے مصری ہیروں کے بارے میں معلومات جمع کی تھیں پہلے میں سمجھا تھا کہ تم میری مدد سے اُن ہیروں کو چرانا چاہتے ہو لیکن مجھے معلوم ہوا کہ اگر انہیں تراش خراش دیا جائے تو ان کی بازار میں کچھ زیادہ قیمت نہیں ملے گی۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ تم یہ ساری محنت پلنی ہیرے کے لئے کر رہے ہو۔ تمھارا اصل منصوبہ یہ تھا کہ تم مصری کمرے میں موجود شوکیس کو توڑ کر پلنی کا ہیرا نکال لو۔ خطرے کا الارم بجے گا تو محافظ بھاگے ہوئے آئیں گے۔ تم اس وقت برابر والے ہال میں دروازہ بند کرنے کا کام میں مصروف تھے

تم نے یہی مناسب سمجھا کہ ہیرا شوکیس سے نکال کر اس ہال میں کہیں چھپا دو تاکہ ہفتہ پندرہ دن بعد واپس آکر تم اُسے اطمینان سے نکال کر لے جاؤ اس وقت تک چوری کا معاملہ بھی ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ ظاہر ہے تم چوری کے فوراً بعد اس ہیرے کو اپنے ساتھ لیجانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے تھے کیونکہ میوزیم میں موجود تمام لوگوں کی تلاشی لی جانی لازمی امر تھا تمھاری بدقسمتی سے پلنی کا ہیرا چوری ہونے کے بعد میوزیم میں حفاظتی انتظامات اتنے سخت کر دیئے گئے اور ہر کمرے میں محافظ متعین کر دیئے گئے اس لئے تمھارا میوزیم میں واپس جا کر پلنی ہیرا نکالنا ناممکن ہو گیا۔ پلنی کا ہیرا اب بھی میوزیم میں موجود ہے اور پہلے سے کہیں زیادہ محفوظ ہے لیکن خود میوزیم والوں کو اس کی موجودگی کا علم نہیں ہے"

"بے شک" مارگریٹ نے ایک گہرا سانس لے کر کہا "اس طرح پورا معاملہ صاف ہو جاتا ہے"

"ہاں جم نے کسی طرح گلوریا کو اپنی پارٹی میں مدعو کیا اُسے اُمید تھی کہ گلوریا کے ساتھ میں بھی آؤں گا اور یہی ہوا یہاں آتے ہی اس نے میری خدمات حاصل کیں اُسے معلوم تھا کہ میں کسی بھی طرح پلنی کے ہیرے کو میوزیم سے چرانے پر تیار نہیں ہوں گا لیکن میں ڈینوژار کی دُم جیسی معمولی چیز کو اڑانے پر ضرور تیار ہو جاؤں گا"

"یہ سب بکواس ہے" جم نے تیز لہجے میں کہا "کوئی بھی اس بکواس پر یقین نہیں کرے گا"

"اور کسی کا تو مجھے علم نہیں البتہ مس مارگریٹ کو میری اس بکواس پر پورا یقین ہے اور یہ آسانی سے میوزیم کے افسرِ اعلیٰ کو میری بکواس کا یقین دلا دیں گی اور جب اس ہال کی باریک بینی سے تلاشی لی جائے گی تو انھیں پلنی کا وہ ہیرا آسانی سے مل جائے گا۔ تم نے جس عجلت کا مظاہرہ کیا ہے جم اسے دیکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ پلنی کا ہیرا کسی محفوظ مقام پر پوشیدہ نہیں ہے اور تمہیں ڈر ہے کہ اس سے پہلے کہ تم اُسے وہاں سے نکالو کسی اور کی اس پر نظر نہ پڑ جائے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ جب وہاں کی تلاشی لی جائے گی تو میوزیم والوں کو فوراً ہی وہ ہیرا مل جائے گا۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں مسٹر جم؟"

جم نے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے باری باری نک اور مارگریٹ کو دیکھا۔

"سنو ویلوٹ میرے پاس کافی دولت ہے۔ میں تم دونوں کو اچھی رقم دے سکتا ہوں" جم نے کہا۔

"مجھے پیسوں کی ضرورت نہیں مسٹر جم۔ مجھے اپنی فیس مل چکی ہے"

"ہم لوگ آپس میں کوئی معاملہ طے کر سکتے ہیں" جم نے لہجے میں کہا۔

"تمھیں جو معاملہ کرنا ہے مس مارگریٹ سے کرو لیکن ہمیں یہ بتلا دو کہ تم نے پلنی کا ہیرا کہاں چھپا دیا ہے تو مجھے یقین ہے مس مارگریٹ تمھیں اتنا وقت ضرور دیں گی کہ تم صبح کی فلائٹ سے کسی ملک فرار ہو سکو"

"جنوبی امریکہ۔"

"ہاں ہاں کیا حرج ہے۔ وہاں بھی لوگ بے تحاشا پڑھتے ہیں تم وہاں اپنی زندگی کا نئے سرے سے آغاز کر سکتے ہو"

جم نے کوئی جواب نہیں دیا وہ کسی گہری سوچ میں

"اس میں سوچنے کی کیا بات ہے جم" نک نے کہا "ہیرا کہاں ہے؟"

جم جواب دینے سے پہلے کچھ دیر قالین کو گھورتا رہا

"پلنی کا ہیرا اسی ہال میں موجود ہے۔ وہاں دیوار کے ساتھ اونچی اونچی الماریاں لگی ہوئی ہیں جن میں چھوٹے چھوٹے کھالیں اور ڈھانچے رکھے ہوئے ہیں ہیرا انہی الماریوں میں سے چھت پر ہے میں نے اسے الماری کے اوپر اچھال دیا تھا۔ ان پر اس قدر گرد جمی رہتی ہے مجھے یقین تھا کہ الماری کی چھتوں کی صفائی نہیں کی جاتی اور وہ وہاں محفوظ رہے گا"

نک ویلوٹ اور مارگریٹ لائبریری سے باہر کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا جب نک کی گاڑی پہاڑ پر رہی تھی تو مارگریٹ نے پوچھا۔

"نک کیا تمھارا پیشہ ہمیشہ ہی اتنا دلچسپ ثابت

"کبھی کبھی جب تم جیسی حسین لڑکی میرے ساتھ" نے کہا اور مسکراتے ہوئے مارگریٹ کی آنکھوں میں جھانکنے

مطالعہ کرنے امتحان دینے اور یادداشت بڑھانے کیلئے ایک بے حد کارآمد

امتحان میں کامیابی حاصل کیجئے

قیمت ۲۵ روپے ڈاک خرچ ۱۰ روپے

مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس نمبر ۹۴۴/۱

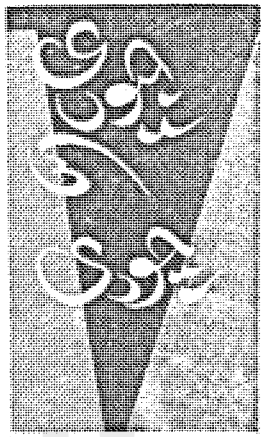

جس زمانے میں اخبارات میں ساٹن مرڈر کیس کی خبریں روزانہ جلی سرخیوں کے ساتھ شائع ہو رہی تھیں اس زمانے میں نک ویلوٹ بہت مصروف تھا وہ قتل کی اس واردات کی تفصیلات اخبارات میں نہیں پڑھ سکا۔ نک نے اپنے ایک مؤکل کا کام مکمل کر لیا تھا۔ وہ اپنی فیس کا بقیہ حصہ وصول کرنے آسٹریلیا جا رہا تھا کہ اس کے مؤکل کا انتقال ہو گیا اور وہ اپنی فیس کا بقیہ حصہ وصول نہیں کر سکا۔

سردیاں ختم ہو گئیں اور موسمِ بہار شروع ہو گیا۔ ایک مرتبہ پھر اخبارات میں ساٹن مرڈر کیس کا ذکر ہونے لگا کیونکہ مقدمے کی کاروائی شروع ہونے والی تھی۔ گلوریا نے شروع ہی سے اس واردات کی تمام خبریں بہت دلچسپی سے پڑھی تھیں۔ اس نے ایک روز شام کو چائے کی میز پر بڑے خوشگوار موڈ میں نک کو اس کیس کی تفصیلات بتلائیں۔

"ذرا سوچو تو نک۔ اس عورت ہیلن ساٹن کا کہنا ہے کہ اس نے مقتولہ کو ڈویل لڑتے ہوئے ہلاک کیا ہے۔ مقتولہ اس کے شوہر کی محبوبہ تھی اور دونوں کے درمیان جارج کی ملکیت پر جھگڑا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے نک جیسے ہم بیسویں صدی کے بجائے گیارھویں بارھویں صدی میں سانس لے رہے ہوں"

"لیکن اُس زمانے میں بھی عورتیں کسی مرد کی خاطر ڈویل نہیں لڑتی تھیں" نک نے کہا اور پھر وہ گلوریا کو تفصیل کے ساتھ ڈویل کی تاریخ بتانے لگا۔ گلوریا حیرت سے نک کو دیکھتی رہی اسے اس کی معلومات پر بڑا تعجب تھا۔

جس روز ساٹن مرڈر کیس کی عدالتی کاروائی شروع ہوئی اسی دوپہر نک ویلوٹ ایک ریستوران میں بیٹھا جیکسن نامی ایک آدمی کے ساتھ لنچ کھا رہا تھا وہ آدمی اپنے لباس سے قدامت پسند نظر آ رہا تھا۔

"تم ساٹن مرڈر کیس کی تفصیلات سے تو واقف ہو گے ویلوٹ؟" جیکسن نے کھانا ختم کرنے کے بعد براہ راست مطلب کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں نے اخبارات میں اس کے متعلق پڑھا تھا" نک ویلوٹ نے کہا۔

"تب تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ آج مقدمے کی کاروائی شروع ہو گئی ہے؟"

"ہاں"

جیکسن نے مارٹینی کی چسکی لی "مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم معقول معاوضے پر دوسروں کے لئے چوریاں کرتے ہو؟" جیکسن نے دھیمے لہجے میں کہا۔

نک نے پہلے چاروں طرف دیکھ کر اطمینان کیا کہ کوئی ان کی باتیں سن تو نہیں رہا۔

"آپ کی اطلاعات درست معلوم ہوتی ہیں مسٹر جیکسن" نک ویلوٹ نے کہا "لیکن میں نقد رقم، زیورات وغیرہ یا اسی قسم کی کوئی چیز چوری نہیں کرتا جس کی کوئی قیمت ہو"

"کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ تم نے ایک مرتبہ بیس بال کی پوری ٹیم چوری کی تھی؟"

"یہ اطلاع بھی درست ہو سکتی ہے"

"نک" جیکسن نے ایک گہرا سانس لے کر کہا "میں ساٹن مرڈر کیس کے تمام اراکین جیوری کو چوری کرانا چاہتا ہوں۔ کیا تم میرے لئے یہ کام کر سکتے ہو؟"

"تمام اراکین جیوری؟" نک کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور کچھ سوچنے لگا۔

"ہاں۔ جیوری کے تیرہ رکن ہیں اور میں ان سب کو چوری کروانا چاہتا ہوں"

"مجھے منظور ہے" نک نے کہا "لیکن شرط یہ ہے کہ تم ان اراکین جیوری کے اغوا سے خود کسی قسم کا مالی نفع حاصل کرنے کی کوشش

نہیں کروگے۔ مثال کے طور پر تم کسی گرفتار جیوری کو آزاد کرنے کے لئے اس کے متعلقین سے رقم طلب نہیں کروگے۔"

جیکن نک ویلوٹ کی اتنی جلد رضامندی پر حیرت زدہ نظر آرہا تھا۔

"میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔" اس نے کہا "لیکن کیا تمہیں معلوم ہے کہ اراکین جیوری پر عدالت کے دوران بالکل ہر وقت نظر رکھتے ہیں تاکہ مقدمہ سے متعلق کوئی شخص ان سے گفتگو کرکے ان کے خیالات کو متاثر نہ کرسکے۔ اس کے علاوہ انھیں ایک ہوٹل میں شام کے وقت علیحدہ علیحدہ کمروں میں بند کردیا جاتا ہے تاکہ وہ اخبارات وغیرہ نہ پڑھ سکیں اور اخباری تبصروں سے ان کے خیالات متاثر نہ ہوں۔"

"میں جانتا ہوں" نک نے کہا "مجھے کچھ دشواری ضرور ہوگی لیکن تمہارا کام ہوجائے گا تم ان لوگوں کا کیا کروگے؟"

"کچھ نہیں۔ میں انھیں دو ایک روز کے لئے کہیں بند کردوں گا اور پھر آزاد کردوں گا۔ میں تمہیں بعد میں بتلاؤں گا کہ جیوری کو چوری کرنے کے بعد کہاں لانا ہے۔"

"کیا تم اس مقدمے کی کارروائی ملتوی کرانے کی کوشش کررہے ہو؟ اگر موجودہ جیوری کو اغوا کرلیا گیا تو اس سے ملزم ہیلن سائن پر مقدمہ ختم نہیں ہوگا بلکہ نئی جیوری کا انتخاب ہوگا اور مقدمہ نئے سرے سے شروع ہوجائے گا۔"

"میں نے سنا ہے ویلوٹ کہ تم اپنی خدمات کا خاصا تگڑا معاوضہ لیتے ہو۔ بیس ہزار ڈالر ادا کرنے پر میں تمہاری جانب سے کسی قسم کے سوال، رائے یا مشورے کی توقع نہیں رکھتا۔"

"چلو چھوڑو"

"تو پھر تم جیوری کو چوری کرنے پر تیار ہو؟"

"بالکل۔"

✪✪✪✪✪

کمرۂ عدالت تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ استغاثہ اپنے گواہ پیش کررہا تھا۔ نک ویلوٹ اس وقت تماشائیوں کے ساتھ بیٹھا اراکین جیوری کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ اس وقت استغاثہ کی طرف سے لیفٹیننٹ ریگر گواہوں کے کٹہرے میں کھڑا وکیل استغاثہ کے سوالوں کے جواب دے رہا تھا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی نوٹ بک دیکھ کر اپنی یادداشت تازہ کرلوں" گواہ نے کہا اور اجازت ملنے پر اس نے اپنی جیب سے سیاہ رنگ کی ایک نوٹ بک اور اس کے صفحات پر جلدی جلدی نظریں دوڑانے لگا۔ "وہ اور سولہ جنوری کی درمیانی شب تھی۔ اس وقت رات کے بجے تھے جب میں جارج مارٹن کے مکان پر پہنچا جو شہر سے میل پرے واقع ہے۔"

"تمہیں جائے واردات پر کس نے طلب کیا تھا لیفٹیننٹ؟"

"ڈپٹی شیرف نے جو جائے واردات پر مجھ سے پہلے گئے تھے۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہ ہیلن سائن کے ہمراہ بھول بھلیوں کے پاس کھڑے ——"

"کیا آپ بھول بھلیوں کی وضاحت کریں گے؟" استغاثہ نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بھول بھلیاں سات فٹ اونچے درخت کی باڑ بنائی گئی ہے۔ وہ باڑ بہت گھنی ہے اس کے آر پار دیکھنا ناممکن ہے۔ سات فٹ اونچی باڑ لگا کر اس طرح راستے بنائے گئے ہیں کہ اندر گھسنے والا شخص ان راستوں میں کھو کر رہ جاتا ہے اس قسم کی بھول بھلیوں کے درمیان میں ایک خاصی بڑی جگہ بالکل خالی ہوتی ہے اسی جگہ ملزمہ ہیلن سائن کے بیان کے مطابق اس اور مقتول کے درمیان ڈویل لڑا گیا تھا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بھول بھلیاں دراصل انگلینڈ کی ہیمپٹن کورٹ پیلس میں واقع بھول بھلیوں کی نقل ہے۔ مجھے ہیلن سائن نے بتلایا کہ وہ گیارہ بجے رات کے ایک بھرے ہوئے ریوالور کے ساتھ ان بھول بھلیوں میں داخل ہوئی تھی۔ میں نے فوراً ہی اسے اس کے قانونی حقوق کے متعلق آگاہ کیا اور کہا کہ وہ جو کچھ پولیس کے سامنے کہے گی اسے اس کے خلاف عدالت استعمال کیا جاسکتا ہے۔"

"تمہیں اس کی ضرورت کیوں پیش آئی لیفٹیننٹ؟"

"میں نے ابھی بتلایا تھا کہ ڈپٹی شیرف مجھ سے پہلے واردات پر موجود تھے۔ جب وہ بھول بھلیوں کے درمیانی حصے میں جہاں یہ واردات ہوئی تھی تو انھیں وہاں ملزمہ ایک بنچ پر بیٹھی نظر آئی اور اس کے قریب برف پر ایک ریوالور پڑا تھا۔ اس رات بارش ہوئی تھی اور زمین برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔ ملزمہ نے ان کے سامنے اس ریوالور سے گولی چلانے کا اعتراف کیا تھا۔ میں نے ملزمہ سے سوالات کئے۔ ملزمہ نے مجھ سے کہا کہ وہ مقتول سے پانچ منٹ پہلے بھول بھلیوں میں داخل ہوئی تھی۔ چونکہ اس وقت برف باری

ہوگئی تھی آسمان صاف ہوگیا تھا اور پورا چاند نکلا ہوا تھا اس لئے وہ آسانی کے ساتھ سات فٹ اونچی باڑ کے درمیان بنے ہوئے تنگ راستوں کے درمیان سے گزر کر بھول بھلیوں کے درمیان پہنچ گئی۔ مقتول مس لیزا آوان بھول بھلیوں کا درمیانی راستہ تلاش کرنے میں آدھ گھنٹہ لگ گیا لیکن وہ بھی وہاں پہنچنے میں کامیاب ہوگئی۔ ان دونوں کے پاس بھرے ہوئے ریوالور تھے۔ دونوں نے گولیاں چلائیں مقتول لیزا کا نشانہ خطا ہوگیا اور ہیلن کی گولی مقتول کی پشت میں لگی کیونکہ جب مقتول کا نشانہ خطا ہوگیا تو وہ بھاگنے کے لئے پلٹی اور اسی وقت اس کی پشت میں ہیلن کی گولی لگی۔ وہ گولی جان لیوا ثابت ہوئی۔"

"کیا ہیلن سائن نے کسی قسم کے ڈویل لڑنے کا ذکر کیا تھا؟"

"جی ہاں جناب اس نے مجھے یہی بتلایا تھا کہ اس نے اور مقتول نے اس کے شوہر مسٹر جارج سائن کیلئے ڈویل لڑکر اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کا تہیہ کیا تھا۔"

"اور اس وقت مسٹر جارج سائن کہاں تھے؟"

"وہ کاروباری سلسلے میں گھر سے باہر تھے اور ان کی واپسی ایک بجے میں دس منٹ پر ہوئی اس وقت میں ان کی بیوی سے پوچھ گچھ کررہا تھا۔"

نک ویلوٹ کو مقدمے کی کارروائی سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی اس لئے وہ خاموشی سے کمرۂ عدالت سے باہر نکل آیا۔ اسے جو کچھ دیکھنا تھا دیکھ چکا تھا۔ اراکین جیوری میں آٹھ مرد اور پانچ عورتیں شامل تھیں۔ ایک عورت اس لئے زیادہ رکھی گئی تھی کہ مقدمہ کی کارروائی کے دوران کسی خاتون رکن کی غیر موجودگی پر وہ عورت اس رکن جیوری کی نشست پُر کرسکے۔ وہ باہر نکل کر کمرۂ عدالت سے کافی فاصلے پر سائے میں کھڑا ہوگیا اور عدالت کے دروازے کی نگرانی کرنے لگا تاکہ جب اراکین جیوری دوپہر کے کھانے کے لئے عدالت سے ہوٹل جائیں تو ان کی نگرانی کرسکے اور انھیں چوری کرنے کی کوئی ترکیب سوچ سکے۔ یہ بات طے شدہ تھی کہ وہ انھیں کمرۂ عدالت سے چوری نہیں کرسکتا اس کے علاوہ رات کے وقت انھیں ان کے ہوٹل سے بھی چوری کرنا ناممکن تھا کیونکہ ان سب کو علیحدہ علیحدہ کمروں میں ٹھہرایا گیا تھا۔ وہ تنہا تیرہ افراد کو کس طرح بیک وقت چرا سکتا تھا۔ اس کے سامنے ایک ہی صورت تھی کہ جس وقت تمام اراکین جیوری ایک جگہ جمع ہوں اس وقت انھیں اغوا کرلیا جائے۔ ظاہر ہے اسے اس کام میں بڑی پھرتی دکھانی ہوگی۔

"ہیلو نک ویلوٹ" اسے اچانک اپنے پیچھے ایک آواز سنائی دی۔ نک اس آواز کو فوراً پہچان گیا۔ وہ لیفٹیننٹ چارلی تھا۔ پولیس فورس میں وہی ایک ایسا جاسوس تھا جو اسے صورت سے پہچانتا تھا اور اس کے پیشے سے واقف تھا۔

"ہیلو چارلی" نک نے مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا "میرا خیال تھا کہ تم اس وقت اپنے ٹھکانے پر موجود ہوگے۔"

"میں شہر میں ایک ڈاکو کو لے کر آیا تھا" چارلی نے کہا "میں نے سوچا کہ جب شہر آیا ہوں تو ذرا سائن مرڈر کیس کی عدالتی کارروائی بھی دیکھتا جاؤں۔ میں نے تمہیں عدالت سے باہر نکلتا ہوا دیکھا تو بہت حیران ہوا۔"

"ہاں یہ مقدمہ واقعی دلچسپ ہے۔ میں نے سوچا کہ ذرا میں بھی ایک نظر اس کی کارروائی دیکھ لوں" نک نے معصومیت سے کہا۔

"تم سے بہت عرصے بعد ملاقات ہوئی ہے نک" چارلی نے کہا "تمہیں یاد ہے ہماری آخری ملاقات عاشقانہ خطوط کی چوری کے سلسلے میں ہوئی تھی۔ اس عرصے میں تم کیا کرتے رہے نک؟"

"کچھ نہیں۔ بس ادھر ادھر کے کام"

"مطلب وہی پرانا پیشہ؟"

"دیکھو۔ دیکھو چارلی ایک پولیس والے کو ——"

"سائن مرڈر کیس میں تمہیں آخر کیا دلچسپی ہوسکتی ہے نک؟"

"کوئی دلچسپی نہیں سوائے فطرتی تجسس کے"

"کسی نے تمہاری خدمات حاصل کی ہیں؟"

"ہاہاہا کیا لطیفہ ہے" نک نے زور سے ہنستے ہوئے کہا "میں آخر کمرۂ عدالت سے کیا چیز چرا سکتا ہوں؟"

لیفٹیننٹ چارلی چند لمحے غور کرتا رہا۔

"بظاہر ایسی کوئی چیز نظر نہیں آتی جو تم کمرۂ عدالت سے چرا سکو لیکن میں ایک بات جانتا ہوں نک تم سے کچھ بعید نہیں تم وہاں بھی چرانے کے لئے کوئی نہ کوئی چیز تلاش کرلوگے۔"

"ایسا معلوم ہوتا ہے چارلی کہ تم میری صلاحیتوں سے بہت زیادہ مرعوب ہو" نک نے ہنستے ہوئے کہا "ویسے میں آج کل چھٹیاں منا رہا ہوں۔"

"اگر چھٹیاں منا رہے ہو تو بہت اچھی بات ہے بس چھٹیاں مناتے رہو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ ویسے میں احتیاطاً مقامی پولیس کو عدالت کے احاطے میں تمہاری نقل و حرکت سے ضرور آگاہ کروں گا تاکہ وہ تم پر نظر رکھیں۔"

لیفٹیننٹ چارلی چلا گیا اور نک ویلوٹ بہت دور تک اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔

نک ویلوٹ عدالت کے احاطے میں لیفٹیننٹ چارلی کی مستقل موجودگی سے اتنا پریشان نہیں تھا جتنا اپنے کام کے ناممکن ہونے سے تھا۔ کئی روز گزر چکے تھے لیکن اب تک اس کی سمجھ میں وہ ترکیب نہیں آسکی تھی جس پر عمل کر کے وہ اراکین جیوری کو کامیابی سے چوری کر سکتا۔ وہ مسلسل کئی روز سے جیوری کی نقل و حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

دوپہر کے وقت اراکین جیوری کو سفید رنگ کی ایک بڑی سی وین میں بٹھا کر اس ہوٹل میں لے جایا جاتا تھا جہاں ان کا قیام تھا۔ وہ ہوٹل عدالت سے نزدیک واقع تھا۔ سفید رنگ کی وہ وین چاروں طرف سے بالکل بند تھی۔ جب جیوری کے رکن اندر بیٹھ جاتے تو عدالت کے دو اہلکار اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر کے تالہ لگا دیتے تھے۔ وہ دونوں پہرے دار غیر مسلح ہوتے تھے۔ ان کا کام جیوری پر نظر رکھنا ہوتا تھا تاکہ وہ کسی غیر متعلق آدمی سے گفتگو نہ کر سکیں۔ ہوٹل میں انھیں ایک لمبی سی میز کے دونوں طرف بٹھا دیا جاتا اور میز کے دونوں سروں پر عدالت کے دونوں اہلکار بیٹھ جاتے تھے تاکہ وہ کھانے کے دوران جیوری پر نظر رکھ سکیں۔ ویٹر کو کھانے کا حکم بھی عدالت کے اہلکار دیتے تھے۔ ویٹر کو بھی اراکین جیوری سے گفتگو کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ کھانے کے بعد انھیں دوبارہ سفید رنگ کی وین میں بٹھا کر عدالت لے جایا جاتا تھا۔ شام کو ایک مرتبہ پھر انھیں اس وین میں بٹھا کر ہوٹل لایا جاتا تھا۔ جہاں انھیں کمروں میں بند کر دیا جاتا تھا۔ رات کا کھانا کھاتے ہوئے نک ویلوٹ اسی مسئلہ پر غور کر رہا تھا کہ بجلی کی طرح اس کے ذہن میں ایک خیال کوندا اس کا مسئلہ حل ہو گیا تھا۔ اس ٹیڑھے مسئلہ کا حل کس قدر آسان اور سیدھا سادہ تھا۔

نک ویلوٹ کو تفصیلات پر غور کرنے اور تیاریوں میں دو روز لگ گئے۔ اس دوران استغاثہ نے اپنا کیس عدالت کے سامنے پیش کر دیا اور دوسرے روز وکیل صفائی نے اپنی مؤکلہ ہیلن ساٹن کے دفاع میں اپنا پہلا گواہ پیش کیا ہے۔ وہ ملزمہ کا شوہر جارج ساٹن تھا۔ اس صبح نک کمرۂ عدالت میں موجود تھا۔ وہ جیوری کے تمام اراکین کو اچھی طرح دیکھنا چاہتا تھا تاکہ وہ ان کی صورتیں نہ بھول سکے اور انھیں ایک نظر دیکھتے ہی پہچان جائے۔

جارج ساٹن دراز قد اور دوہرے جسم کا مالک تھا بھاری بھرکم جسم کی طرح اس کی آواز بھی بھاری بھرکم تھی۔ وہ بہ دولت مند آدمی تھا لیکن اس دولت کو حاصل کرنے کے لئے جارج نے بہت محنت کی تھی۔ وہ خود ایک انجینئر تھا۔ اس نے ملازمت کرتے کرتے اچانک استعفیٰ دے دیا اور اپنا کاروبار شروع کر دیا۔ اس کمپنی بنانے اور فروخت کرنے کا کاروبار شروع کیا اور دیکھتے دیکھتے وہ زمین سے آسمان پر پہنچ گیا۔ اسے کمپیوٹر کنگ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ دولت مند ہونے کے بعد اس نے شہر سے تین میل بہت بڑی زمین خرید کر اس پر پرانے طرز کی حویلی نما عمارت تعمیر کرائی تھی جس سے ملحقہ بہت بڑا باغ بھی تھا۔ اسی باغ میں اس نے باڑ لگا کر پھول بھلیاں بنائی تھیں جو انگلینڈ کے ہیمپٹن کورٹ پیلس کی نقل تھی۔

"یہ بتائیے مسٹر ساٹن" وکیل صفائی گواہ سے کہہ رہا تھا "آپ نے اپنے باغ میں پھول بھلیاں کیوں تعمیر کی تھیں؟"

"کافی عرصہ پہلے میں نے ہیمپٹن کورٹ پیلس کی پھول بھلیاں دیکھی تھیں" جارج ساٹن نے جواب دیا "مجھے وہ پھول بھلیاں بہت پسند آئی تھیں پھر آٹھ سال پہلے جب میں نے اپنا مکان تعمیر کرایا تو باغ کا ایک بڑا حصہ خالی تھا اور اسے پُر کرنے کا سامنے آیا تو ہیلن کو اور مجھے وہ پھول بھلیاں یاد آئیں اور ہم نے اپنے باغ میں ایسی ہی پھول بھلیاں بنانے کا فیصلہ کیا۔"

"تو آپ کی بیوی ان پھول بھلیوں سے اچھی طرح واقف تھی اور وہ آسانی کے ساتھ ان میں راستہ تلاش کر سکتی تھی؟"

"جی ہاں۔ ہم دونوں ہی پھول بھلیوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔"

"اب مسٹر ساٹن کیا آپ عدالت کے سامنے اپنے اور مس لینزا کے درمیان تعلقات پر روشنی ڈالنا گوارہ کریں گے؟"

جارج ساٹن جواب دینے سے پہلے جھجکا پھر اس نے "میرے اور لینزا کے درمیان تقریباً ایک سال سے خفیہ قسم کے تعلقات استوار تھے۔ میں ہر مہینے کم از کم دو تین مرتبہ اس سے ضرور ملتا تھا۔ لینزا کی خواہش تھی کہ میں ہیلن سے طلاق لے کر اس سے شادی کر لوں۔"

"اور آپ نے کیا جواب دیا؟"

"میں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔" جارج ساٹن جواب دیا۔ "اور میں نے لینزا سے تعلقات ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسی زمانے میں ہیلن کو میرے خفیہ تعلقات کا علم ہو گیا۔"

"خوب، جب آپ کی بیوی کو ان تعلقات کا علم ہوا تو کیا اس نے آپ کو یا مرحومہ کو کسی قسم کی دھمکی دی؟"

"جی نہیں۔ اس کے برعکس لینزا نے میری بیوی کو دھمکی دی کہ اگر اس نے مجھے طلاق نہیں دی تو وہ اسے قتل کر دے گی۔"

"خوب۔ تو مرحومہ نے آپ کی بیوی کو جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی۔ اب آپ عدالت کو یہ بتلائیں کہ آپ ۱۵ جنوری کو رات کو کہاں تھے اور آپ نے کیا کیا؟"

"لینزا مجھ سے کئی بار کہہ چکی تھی کہ وہ کسی روز میرے گھر آکر میری بیوی سے صاف صاف باتیں کرنا چاہتی ہے تاکہ یہ جھگڑا ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ میں نے کبھی اس کی باتوں پر دھیان نہیں دیا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ کبھی ایسا نہیں کرے گی اور خاص طور پر پندرہ جنوری کی رات کو تو میں اپنے گھر پر اس کی آمد کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس رات برف گر رہی تھی اور سڑکوں پر گاڑی چلانا بہت دشوار تھا۔ رات دس بجے شہر میں واقع میرے دفتر سے میرے پاس فون آیا۔ حال ہی میں میں نے برطانیہ میں اپنی ایک شاخ کھولی ہے۔ وہاں کوئی گڑبڑ ہو گئی تھی۔ معاملہ چونکہ اہم تھا اس لئے میں فوراً ہی اپنے دفتر چلا گیا۔ وہاں بہت دیر تک کانفرنس ہوتی رہی اور پھر میں نے لندن میں اپنی نئی شاخ کے منیجر کے گھر ٹیلیفون کیا۔ لندن میں اس وقت صبح کے پانچ بجے تھے میں نے اپنے منیجر کو ضروری ہدایات دیں اور پھر گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس وقت آدھی رات گذر چکی تھی اور سوا جنوری شروع ہو چکی تھی۔ برف گرنے کی وجہ سے مجھے گاڑی چلانے میں بہت دشواری پیش آئی اس لئے مجھے دفتر سے گھر پہنچنے میں کافی وقت لگ گیا جب میں گھر پہنچا تو رات کا ایک بجنے والا تھا اور میرے گھر کے دروازے پر پولیس کی دو گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ وہاں موجود ایک پولیس لیفٹیننٹ ریگر نے مجھے اس ہولناک حادثے سے آگاہ کیا۔"

جب دوپہر کے کھانے کے لئے عدالت برخاست ہوئی تو نک ویلوٹ بھی باہر آگیا۔ وہ اراکین جیوری کے چہروں کو اچھی طرح دیکھ چکا تھا۔ اور اب کمرۂ عدالت میں واپس نہیں آنا چاہتا تھا لیکن عدالتی کارروائی جس نہج پر جا رہی تھی اس میں وہ بے حد بے بسی محسوس کر رہا تھا۔ دوپہر کے بعد وکیل صفائی اپنی مؤکلہ ہیلن ساٹن کو گواہوں کے کٹہرے میں کھڑا کرنے والا تھا۔ وہ ملزمہ کی زبانی جدید زمانے کے اس ڈرامے کی کہانی سننا چاہتا تھا اسلئے وہ لنچ کھا کر جلدی واپس آگیا۔

ہیلن ساٹن بے حد نازک اندام اور خوبصورت عورت تھی۔ وہ سیاہ رنگ کے لباس میں اس قدر حسین نظر آرہی تھی کہ نک کو اس کے شوہر کے ذہنی توازن پر شبہ ہونے لگا۔ اتنی خوبصورت بیوی کی موجودگی میں اگر شوہر دوسری عورتوں کی طرف دیکھے تو بجا طور پر اس کے ذہنی توازن پر شبہ کیا جا سکتا ہے۔ وکیل صفائی کے کہنے پر ہیلن نے اپنا بیان دھیمے لہجے میں دینا شروع کیا۔

"میرا خیال تھا کہ میں اور جارج ایک پُرمسرت ازدواجی زندگی گزار رہے ہیں پھر ایک روز مجھ پر اپنے شوہر کی بے وفائی کا انکشاف ہوا اور یہ انکشاف جس طریقے پر ہوا ہے وہ بے حد مضحکہ خیز تھا۔ جارج اس عورت کے ساتھ تھوبارک کے کسی ہوٹل میں چھپا ہوا تھا۔ انھوں نے ہوٹل میں وہ کمرہ مسٹر اور مسز ساٹن کے نام سے لیا تھا اور اپنا پتہ بھی ٹھیک لکھوایا تھا۔ لینزا کے پاس ایک بیحد قیمتی الارم کلاک تھا جسے وہ ہوٹل ہی میں بھول گئی۔ ہوٹل والوں نے ایک خط کے ہمراہ وہ الارم کلاک میرے نام میرے گھر کے پتہ پر بھیج دیا۔ خط پڑھتے ہی میری سمجھ میں سب کچھ آگیا۔ میں نے اس کے متعلق جارج سے استفسار کیا اس نے ہوٹل والوں کا خط اور الارم کلاک دیکھ کر اپنی بے وفائی کا اعتراف کر لیا۔ ہم لوگ کچھ دیر تک طلاق کے بارے میں بھی گفتگو کرتے رہے میں نے جارج کو واضح الفاظ میں بتلا دیا کہ میں اسے طلاق دینے پر تیار نہیں اور اگر اس نے ایسی کوشش کی تو میں عدالت کا اس کا مقابلہ کروں گی۔ آخر میں جارج اس عورت کے ساتھ اپنے تعلقات ختم کرنے پر آمادہ ہو گیا۔"

"کیا مرحومہ لینزا نے اس عرصے میں آپ سے رابطہ قائم کیا مسز ساٹن؟"

"جی ہاں۔ جب جارج نے اسے بتلایا کہ مجھے ان کے تعلقات کا علم ہو گیا ہے تو اس نے مجھے ٹیلیفون کیا اور مجھے دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ میں جارج کو طلاق دے کر آزاد کر دوں۔"

"اس نے کس قسم کی دھمکی دی تھی آپ کو؟"

"اس نے کہا تھا کہ وہ جارج کو حاصل کرنے کے لئے مجھے قتل کرنے سے بھی نہیں جھجکے گی۔"

"کیا آپ نے اس دھمکی کی اطلاع پولیس کو دی تھی؟"

"جی نہیں۔ میں نے اس وقت اس دھمکی کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی۔"

"بہت بہتر۔ اب یہ بتائیے کہ پندرہ جنوری کی رات کو کیا واقعات پیش آئے؟"

"میسر شو ہر دس بجے کے قریب ایک ضروری کام کے سلسلے میں اپنے دفتر چلے گئے اور میں گھر میں تنہا رہ گئی۔ کچھ دیر بعد میں نے باہر ایک گاڑی رکنے کی آواز سنی اور پھر کسی نے کال بیل بجائی۔ مجھے حیرت ہوئی کہ ایسے خراب موسم میں آنے والا کون ہو سکتا ہے۔ اس وقت برف گر رہی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو باہر مس لینز اکھڑی تھی۔ میں نے اسے اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی لیکن وہ زبردستی اندر داخل ہو گئی اور کہنے لگی کہ وہ آج اس معاملے کا فیصلہ کرنے آئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم آدھ گھنٹے تک ایک دوسرے سے چیخ چیخ کر لڑتے رہے پھر لینز نے مشتعل ہو کر لیمپ مجھ پر دے مارا۔ میں اس کے شعل ہونے پر خوفزدہ ہو گئی اور بھاگ کر جارج کی میز کھولی اور دراز میں سے ایک ریوالور نکالا۔ جارج نے اسی شام اس دراز میں نشانے بازی کی مشق کے لئے دو ریوالور صاف کر کے رکھے تھے۔ دونوں ریوالور بھرے ہوئے تھے۔ میں نے ریوالور لینز اکو ڈرانے کے لئے نکالا تھا۔ پھر لینز نے تجویز پیش کی کہ ہم دونوں ڈویل لڑ کر اس جھگڑے کا فیصلہ کر لیں۔ اس نے دراز میں رکھا ہوا دوسرا ریوالور بھی دیکھ لیا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے وہ ضرور پاگل ہو گئی ہے لیکن اس نے میری ایک نہ سنی۔"

"تو آپ ڈویل پر آمادہ نہیں تھیں اس نے آپ کو مجبور کیا تھا؟"

"جی ہاں۔ اس نے دراز میں سے دوسرا ریوالور اٹھایا اور مجھے دھمکی دی کہ اگر میں ڈویل پر آمادہ نہیں ہوئی تو وہ مجھے گولی مار کر ہلاک کر دے گی۔ مجھے اس کی تجویز قبول کرنی پڑی۔ اس نے مجھے پانچ منٹ کا وقفہ دیا اور کہا کہ وہ پانچ منٹ بعد میرے پیچھے آئے گی اور اس کے بعد جو زندہ بچے گا وہی جارج کے مکان کا مالک ہو گا۔"

کمرۂ عدالت پر مکمل خاموشی طاری تھی۔ جیوری کے اراکین اپنی میز پر آگے کی طرف جھکے ہوئے ہیلن سائٹن کا بیان پورے انہماک سے سن رہے تھے۔

"ڈویل کے لئے بھول بھلیوں کا انتخاب کس نے کیا تھا؟"

"میں نے" ہیلن نے جواب دیا "مجھے بھول بھلیوں کا راستہ اچھی طرح معلوم تھا۔ میرا خیال تھا کہ میں وہاں اپنے شوہر کی واپسی تک محفوظ رہوں گی اور لینز مجھے اس وقت تک تلاش نہیں کر سکے گی۔ عام طور پر ہمارے گھر آنے والے بعض مہمانوں کو بھول بھلیوں کے درمیان پہنچنے میں کئی گھنٹے لگ جاتے تھے۔ اس وقت تک برف باری بند ہو چکی تھی۔ آسمان صاف ہو گیا تھا اور پورے چاند کی روشنی پھیلی ہوئی تھی اس لئے میں بڑی آسانی سے بھول بھلیوں میں راستہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی میرے پاس میرا ریوالور تھا میں نے فر کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ میں بھول بھلیوں کے بیچ میں واقع صاف جگہ پر بنی ہوئی پتھریلی بنچ پر بیٹھ کر جارج کی واپسی کا انتظار کرنے لگی۔

"آپ کس وقت بھول بھلیوں میں داخل ہوئی تھیں؟"

"گیارہ بجے کے بعد تقریباً سوا گیارہ بجے پانچ منٹ بعد میں نے بھول بھلیوں کے باہر لینز اکی آواز میں سنیں وہ میرا نام لے کر مجھے آوازیں دے رہی تھی میرا خیال ہے کہ وہ پھر اندر داخل ہو گئی لیکن اسے راستہ تلاش کرنے میں آدھ گھنٹہ لگ گیا۔ ہو سکتا ہے آدھ گھنٹے سے کچھ زیادہ وقت لگا ہو لیکن آدھ گھنٹے سے کم وقت نہیں لگا۔ جیسے ہی اس کا اور میرا آمنا سامنا ہوا اس نے اپنا ہاتھ فر میں اٹھایا پھر میں نے گولی چلنے کی آواز سنی اس کا نشانہ خطا گیا لہٰذا میرے سامنے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ اپنے دفاع میں اس پر گولی چلا دوں۔ میرا خیال ہے کہ اپنا نشانہ خالی جانا دیکھ کر وہ بھاگنے کے لئے مڑ رہی ہو اس لئے میری گولی اس کی پشت میں لگی" ہیلن سائٹن نے اپنا خوبصورت چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا اور سسکیاں لے کر رونے لگی۔

نک ویلوٹ کو صرف ملزمہ کے بیان سے دلچسپی تھی وہ خاموشی سے اٹھا اور کمرہ عدالت سے باہر آ گیا اسے چند ضروری انتظامات کرنے تھے۔

ٹھیک ساڑھے پانچ بجے اس ہوٹل کے گیراج کے فون کی گھنٹی بجی جہاں جیوری کے ارکان ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک باوردی ڈرائیور نے ریسیور اٹھایا "میں آ رہا ہوں" پھر اس نے گیراج کا دروازہ بند کیا اور پارکنگ شیڈ کی طرف بڑھا جہاں سفید رنگ کی بڑی سی وین کھڑی تھی اس نے وین کا دروازہ کھولا اور اسٹیرنگ وہیل کے پیچھے بیٹھ گیا۔ نشست پر بیٹھتے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے تارے ناچ گئے اور وہ بے ہوش ہو کر سیٹ پر لڑھک گیا۔ نک ویلوٹ نے اسے کھینچ کر اندر ڈال دیا پھر وہ پھرتی سے ڈرائیور کا لباس پہننے لگا۔ تین منٹ کے اندر اس نے اپنا لباس تبدیل کر لیا تھا۔ ڈرائیور جسمانی طور پر اس سے کمزور تھا اس لئے نک ویلوٹ پر اس کا لباس بری طرح چست ہو گیا۔ اس نے ڈرائیور کے منہ میں کپڑا ٹھونسا اس کے ہاتھ پیر باندھ دیئے اور اسے ایک خالی بوری میں ٹھونس دیا پھر اس نے وہ بوری پارکنگ شیڈ میں کھڑی ہوئی ایک گاڑی کی پچھلی نشست پر ڈال دی اور خود سفید وین کو لے کر عدالت کی طرف چل دیا۔

جیوری کے تیرہ ارکان گاڑی کے منتظر تھے۔ اراکین جیوری ایک ایک کر کے وین میں سوار ہونے لگے عدالت کا ایک اہلکار ڈرائیور کی کھڑکی کے پاس آیا اس نے اندر جھانک کر اسے دیکھا۔

"ٹامی کہاں گیا؟"

"اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی وہ گھر چلا گیا" نک نے مختصر سا جواب دیا۔

آٹھ مردوں اور پانچ عورتوں کے بیٹھنے کے بعد عدالت کے دونوں اہلکار بھی اندر بیٹھ گئے انھوں نے دروازہ بند کر لیا۔ نک ویلوٹ نے وین اسٹارٹ کرنے سے پہلے اپنے قدموں میں رکھے ہوئے ٹینک کا والو کھول دیا جس میں بے ہوش کرنے والی گیس بھری ہوئی تھی پھر اس نے فوراً انجن اسٹارٹ کر دیا تاکہ اس کے شور میں سلنڈر میں سے گیس نکلنے کی آواز دب جائے۔ سفید وین آہستہ آہستہ سڑک پر سفر کرنے لگی۔

"اے۔ تم غلط راستے پر جا رہے ہو" نک ویلوٹ نے ایک مردانہ آواز سنی۔

"مجبوری ہے جناب" نک نے چلا کر کہا "ہوٹل کے سامنے والی سڑک کو کھود دیا گیا ہے اس لئے میں گھوم کر جا رہا ہوں"

"سڑک کھودی جا رہی ہے! اس وقت؟"

"جی ہاں۔ پانی کی لائن پھٹ گئی تھی اس سے سڑک پر سیلاب آ گیا مجبوراً فوراً ہی سڑک کھودنا پڑا تاکہ پانی کی لائن بدلی جا سکے" نک نے جواب دیا اور رومال اپنی ناک سے لگا لیا جس کے اندر ایک بیحد مختصر آکسیجن ٹیوب پوشیدہ تھی وہ اس سے سانس لے رہا تھا۔ وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہا تھا کہ گیس جلد از جلد اپنا کام شروع کر دے۔

"یہ کیسی آواز ہے" کسی نے کہا "معلوم ہوتا ہے جیسے کہیں سے گیس لیک کر رہی ہو" پھر نک کو پیچھے سے کسی کے لڑھکنے کی آواز سنائی دی کسی نے چلا کر کہا "یہ کیا ہو رہا ہے" نک نے فوراً گاڑی کی اسپیڈ بڑھا دی اور بڑی تیزی سے ایک گلی میں مڑا۔ اچانک اسے اپنے گلے پر ایک مردانہ گرفت کا احساس ہوا۔ وہ عدالت کا ایک اہلکار تھا

"فوراً گاڑی روک ــــ" اس کا جملہ بھی مکمل نہ ہو سکا اور وہ زوردار آواز کے ساتھ لڑھک گیا۔ نک کا گلا آزاد ہو گیا۔ چند منٹ بعد نک نے سر موڑ کر دیکھا وین میں موجود تیرہ ارکان جیوری اور دو عدالتی اہلکار بے ہوش پڑے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ وہ کم از کم دو گھنٹے بے ہوش رہیں گے چند میل آگے چل کر نک نے وین کو ایک مصروف خرید و فروخت کے مرکز میں روک دیا۔ جیکسن نے اسے وہیں آنے کی ہدایت کی تھی وہ اپنی گاڑی کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ جیسے ہی نک اپنی وین سے اترا اس نے آگے بڑھ کر نک سے مصافحہ کیا۔

"نک تم مبارکباد کے مستحق ہو۔ تم نے اپنا کام بخوبی انجام دیا" جیکسن نے کہا۔

"بارہ اراکان جیوری ایک فالتو کرن اور دو عدالتی اہلکار۔ یہ سب اندر سو رہے ہیں۔ لیکن دو گھنٹے بعد یہ لوگ بیدار ہونا شروع کریں گے۔ کیا تم اس مال کی ڈیلیوری لینا چاہتے ہو؟"

"یہاں نہیں" جیکسن نے کہا "انھیں جارج ساٹن کے مکان پر لے چلو"

"وہاں؟" نک نے حیرت سے کہا۔

"ہاں" جیکسن نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا "تم نے کہا تھا کہ میں عدالتی کارروائی ملتوی کرانا چاہتا ہوں۔ میرا واقعی یہی ارادہ ہے۔ میں انھیں ملزمہ کے مکان پر لے جاؤں گا جہاں ملزمہ کے علاوہ اس کا دولت مند شوہر بھی موجود ہو گا۔ جب وہ لوگ صبح تک وہاں رہیں گے تو جج صاحبان اراکین جیوری کو فوراً رخصت کر دیں گے۔ نئی جیوری کے انتخاب میں کافی وقت لگے گا اور مقدمہ نئے سرے سے چلانا پڑے گا۔"

"ٹھیک ہے۔ مجھے کیا۔ میں انھیں جارج ساٹن کے مکان پر پہنچا دیتا ہوں" نک نے کہا۔ اس نے پھر تی سے وین پر لگی ہوئی لائسنس پلیٹ تبدیل کی پھر اس نے کاغذ کے دو رول نکالے جن کے پیچھے گوند لگا ہوا تھا اور بڑے بڑے حروف میں اسٹار فلور ٹ شاپ لکھا ہوا تھا۔ نک نے کاغذ کی وہ بڑی اور چوڑی سی پٹی وین پر اس جگہ چپکا دی جہاں اس ہوٹل کا نام لکھا ہوا تھا جس کی وہ ملکیت تھی۔ جس جگہ وین کھڑی تھی وہ جگہ سنسان تھی۔ نک کام مکمل کر کے ڈرائیونگ وہیل کے پیچھے بیٹھ گیا۔

"میں نے جارج کا مکان نہیں دیکھا تم اپنی گاڑی آگے رکھو میں تمہارا تعاقب کروں گا" نک نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر کہا اور انجن اسٹارٹ کیا۔

"ٹھیک ہے" جیکسن نے کہا "اگر راستے میں پولیس تعاقب کرتی نظر آئے تو وین چھوڑ کر بھاگ جانا"

"فکر نہ کرو میں مال کو منزل مقصود پر پہنچا کر رہوں

گا مجھے تم سے باقی رقم بھی تو لینی ہے۔"

شہر سے باہر نکلتے ہی جب تک ایک پہاڑی پر سے وین اتار ہا تھا تو اسے فوراً ہی جارج سائن کا حویلی نما مکان نظر آگیا۔ قدیم طرز پر بنی ہوئی وہ سفید عمارت دور سے بہت خوبصورت نظر آرہی تھی۔ اس سے ملحق ایک بہت بڑا باغ تھا۔ اسے دور ہی سے سات فٹ اونچی باڑ نظر آگئی۔ جیکسن نے اپنی گاڑی مکان کے سامنے روک دی تک نے اس کی گاڑی کے پیچھے اپنی وین روک لی اور نیچے اتر آیا فوراً ہی مکان کا داخلی دروازہ کھلا اور اندر سے جارج سائن نکلا وہ جیکسن کو دیکھتے ہی پہچان گیا۔

"جیکسن مجھے امید نہیں تھی کہ تم دوبارہ میرے مکان پر آنے کی ہمت کرو گے۔" جارج سائن نے کہا "یہ تمہارے ساتھ دوسرا آدمی کون ہے؟"

"ہم تمہارے لئے ایک تحفہ لائے ہیں جارج" جیکسن نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا "اگر دیکھو تم کیا لائے ہیں۔"

جیکسن نے وین کا پچھلا دروازہ کھول دیا اور جارج سائن اندر جھانک کر دیکھنے لگا۔ اپنی بیوی کے مقدمے کو سننے والے اراکین جیوری کو دیکھ کر جارج نے جس قسم کے بھی ردعمل کا اظہار کیا تھا۔ تک دیلوٹ اسے دیکھنے میں ناکام رہا کیونکہ وہ ٹہلتا ہوا بھول بھلیوں میں داخل ہو چکا تھا۔ باڑ اس کے سر سے ایک فٹ اونچی تھی اور اتنی گھنی تھی کہ دوسری طرف دیکھنا ناممکن تھا۔

"جیکسن تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" تک نے جارج کی آواز سنی وہ اندر آگے بڑھتا چلا گیا بعض جگہ راستہ اتنا تنگ تھا کہ ٹہنیاں اس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔ چاند پورا نکلا ہوا تھا اور باڑ کے درمیانی راستے پر ملگجی سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ باڑ کے درمیان چلنے والا صرف آسمان دیکھ سکتا تھا۔ جب تک دیلوٹ بھول بھلیوں سے نکل کر اس کے بیچ میں واقع کھلی جگہ میں پہنچا تو وہاں رکھی ہوئی پتھر کی بنچ پر ہیلن سائن کو بیٹھا دیکھ کر اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اسے ہیلن کو وہاں دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" ہیلن سائن نے تیز آواز میں پوچھا۔

"کیا یہی سوال میں آپ سے کر سکتا ہوں" تک دیلوٹ نے کہا "میں نے چند گھنٹے قبل آپ کو کمرہ عدالت میں دیکھا تھا۔"

"تمہارا خیال ہے کہ مجھے لاک اپ میں بند ہونا چاہیئے تھا؟ میں چار مہینے سے ضمانت پر رہا ہوں اور اپنے شوہر کے ساتھ رہ رہی ہوں۔ اب تم بتلاؤ تم کون ہو؟ یہاں کیا کر رہے ہو؟ اور تم اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ گئے؟"

"میرا نام تک دیلوٹ ہے اور میں مسٹر جیکسن کا شریک کار ہوں۔"

"جیکسن احمق ہے۔" ہیلن نے کہا" وہ اس واردات کے بعد میرے شوہر کے پاس آیا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ اگر وہ اسے پچاس ہزار ڈالر دینے پر تیار ہو تو وہ مجھے اس کیس سے چھٹکارا دلا دے گا۔ میرے شوہر نے انکار کر دیا۔ اور اب تم میرے دوسرے سوالوں کا جواب دو۔ آخر تم کس طرح اتنی جلد یہاں پہنچ گئے؟"

"تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ میں اتنی جلدی یہاں پہنچ گیا؟" تک نے سوال کیا۔

"اس لئے کہ میں خود یہاں ابھی ابھی آئی ہوں۔ جب میں نے اپنے گھر کے سامنے ایک کار اور ایک بڑی سی وین کو رکتے ہوئے دیکھا تو میں سمجھی کہ ٹیلیویژن والے میرا انٹرویو لینے آئے ہیں اس لئے میں فوراً یہاں آکر چھپ گئی۔ میرے یہاں آنے کے چند منٹ بعد تم یہاں پہنچ گئے۔ آخر تمہیں اتنی جلدی راستہ کس طرح ملا؟"

"دیلوٹ۔ تک دیلوٹ۔ تم کہاں ہو؟ باہر سے آواز آئی

"دیکھو تمہیں آواز دی جا رہی ہے" ہیلن نے کہا

"ہاں میں سن رہا ہوں۔ خدا کرے میں جس آسانی کے ساتھ اندر آیا تھا اسی طرح آسانی کے ساتھ باہر نکل جاؤں" تک نے کہا

"آؤ میرے ساتھ" ہیلن نے مسکراتے ہوئے کہا "میں تمہیں باہر لے چلتی ہوں۔"

تک دیلوٹ اس کے پیچھے چلتا ہوا بھول بھلیوں سے باہر نکل آیا۔ باہر نکلتے ہی اسے وین کے پیچھے ایک اور گاڑی کھڑی ہوئی نظر آئی۔ تک دیلوٹ کو فوراً خطرے کا احساس ہو گیا۔ جیسے ہی وہ بھاگنے کے لئے پلٹا ایک آواز نے اس کے قدم پکڑ لئے۔

"رک جاؤ تک ورنہ گولی مار دوں گا" وہ آواز لیفٹیننٹ چارلی کی تھی۔ تک نے آہستہ آہستہ مڑ کر چارلی کی طرف دیکھا وہ ہاتھ میں ریوالور پکڑے کھڑا تھا جس کی نال کا رخ اس کی طرف تھا۔

"ہیلو چارلی۔ اس غیر متوقع ملاقات پر بڑی خوشی ہوئی" تک نے خوشدلی سے مسکراتے ہوئے کہا "مجھے تم سے زیادہ مسرت ہوئی تک" چارلی نے کہا "آں ہاں ہاتھ اوپر۔ اب تمہارے دن پورے ہو گئے ہیں تک تم نے پندرہ انسانوں کو اغوا کیا ہے اور تمہارے خلاف پندرہ عینی گواہ ہیں جن میں تیرہ ارکان جیوری ہیں جن کی گواہی ٹھوس ثابت ہو گی۔"

"تم نے مجھے اتنی جلدی کس طرح تلاش کر لیا چارلی؟ ہماری پولیس کب سے اس قدر مستعد اور چالاک ہو گئی ہے" تک نے مکان کے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں اس روز عدالت کے احاطے میں دیکھتے ہی میرا ماتھا ٹھنکا تھا تک" چارلی نے کہا "میں تمہارے طریقہ کار سے اچھی طرح واقف ہوں اس لئے میں نے مقامی پولیس کے ساتھ مل کر فوراً تمہاری نگرانی شروع کرا دی۔ ہم نے تمہاری وین کا تعاقب ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے کیا اس لئے تمہیں ہمارے تعاقب کا علم نہیں ہو سکا ورنہ تم پر اس آسانی کے ساتھ ہاتھ ڈالنا تقریباً ناممکن ہے۔ عاشقانہ خطوط کی چوری میں تم میرے ہاتھوں سے بچ گئے تھے تک لیکن اس مرتبہ نہیں بچ سکو گے۔"

کچھ دیر بعد مزید پولیس آگئی اور وہ لوگ اراکین جیوری کو ہوش میں لانے کی کوششیں کرنے لگے۔ جیسے جیسے انھیں ہوش آتا گیا انھیں اندر لایا جاتا رہا۔ جب عدالت کا ایک اہلکار اندر آیا تو تک دیلوٹ پر نظر پڑتے ہی وہ اچھل گیا۔

"یہی تھا وہ شخص" اس نے چلا کر کہا "یہی شخص وین چلا رہا تھا۔ جب مجھے گڑبڑ کا احساس ہوا تو میں نے وین رکوانے کی کوشش کی لیکن گیس نے مجھے اتنی مہلت نہیں دی اور میں بیہوش ہو کر گر گیا۔"

"شکریہ دوست" چارلی نے کہا "تمہاری شہادت ہمارے لئے بہت کارآمد ثابت ہو گی۔" جارج سائن اور اس کی بیوی ہال کے ایک کونے میں کھڑے ہوئے مروس انداز میں ان سب کو دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہرے سپید ہو رہے تھے۔ جارج نے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا کہ جیوری کو اغوا کرانے میں دراصل جیکسن کا ہاتھ ہے۔ چارلی نے جیکسن کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی تھیں۔ اچانک اسے کچھ خیال آیا تو وہ ہتھکڑیاں لئے تک دیلوٹ کی طرف بڑھا۔

"اپنے ہاتھ آگے کرو تک" چارلی نے حکم دیا۔

تک نے اپنے ہاتھ آگے بڑھا دیئے اور چارلی نے ہتھکڑیاں ڈال کر تالا لگا دیا۔ تک دیلوٹ کی زندگی میں ہتھکڑیاں پہننے کا یہ پہلا موقع تھا وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔ اسے احساس تھا کہ اراکین جیوری کو اغوا کرنا کوئی معمولی جرم نہیں اور اسے کافی لمبی قید یا مشقت کی سزا سنائی جائے گی وہ کسی بھی طرح اس جنجال سے نکلنا چاہتا تھا اس لئے وہ سر جھکائے بڑے انہماک سے سوچ بچار کر رہا تھا۔

"تم نے مجھے ابھی تک نہیں بتایا کہ تم کس طرح اتنی جلد مجھ تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے تھے مسٹر دیلوٹ" ہیلن سائن نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بھول بھلیاں انگلینڈ کے ہیمپٹن کورٹ پیلس کی نقل ہیں جو کہ دنیا کی مشہور ترین بھول بھلیوں میں ایک ہے۔ اس بھول بھلیوں کا نقشہ بہت سی کتابوں میں ہے۔ میں نے اس کا نقشہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں دیکھا تھا جس میں اس کا راستہ بھی لکھا ہوا تھا۔ اندر داخل ہو کر بائیں ہاتھ پر مڑیں پھر دائیں ہاتھ پر اور اس کے بعد سارے راستے بائیں ہاتھ پر مڑتے رہیں۔"

ہیلن سائن اسے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے دیکھتی رہی تک دوبارہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا چانک اس نے سر اٹھا کر لیفٹیننٹ چارلی سے کہا۔

"چارلی میں تنہائی میں تم سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

چارلی نے پہلے تو اسے مشتبہ نظروں سے دیکھا پھر ہال کے ایک کونے کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔

"دیکھو کوئی چال چلنے کی کوشش کرنا۔ میں تمہیں کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا۔"

"اس کے برعکس میرا خیال ہے کہ تم مجھ سے سودے بازی کرنا پسند کرو گے۔" تک دیلوٹ نے کہا "آخر اس میں کیا حرج ہے؟ اراکین جیوری محفوظ ہیں اور تمہیں واپس مل گئے ہیں ان کا کچھ بھی نہیں بگڑا۔"

"لیکن اب مقدمے کی کاروائی ملتوی کر دی جائے گی اور اس طرح جیوری کو اغوا کرنے کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ اس بات کے قوی امکانات ہیں کہ دوبارہ مقدمہ کئی ماہ بعد شروع ہو کیونکہ جولائی اور اگست میں عدالتیں بند رہتی ہیں جیکسن نے جب تمہارے سپرد یہ کام سونپا تھا تو اسکے ذہن میں یہی منصوبہ تھا جو کامیاب ہو گیا۔"

"میرا خیال تھا چارلی کہ تم مجھے جیل بھیجنے سے مس لیزر اکے اصلی قاتل کو پکڑنا زیادہ پسند کرو گے خیر تمہاری مرضی" تک نے کاندھے اچکائے۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" چارلی نے مشتبہ نظروں سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ ہیلن نے عدالت کے سامنے بیان دیتے ہوئے واردات

کا جو نقشہ کھینچا تھا وہ غلط ہے۔ قتل اس طرح نہیں ہو سکتا تھا اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ قاتل نہیں ہے اس نے لیزا کو ہلاک نہیں کیا۔"

"تمہارا اشارہ غالباً گولی کے پشت پر لگنے سے ہے؟"

"نہیں میرا اشارہ اس امر کی جانب ہے کہ مقتولہ کو بھول بھلیوں میں راستہ تلاش کرنے میں کم از کم آدھ گھنٹہ لگ گیا تھا۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ اس نے بہت جلد راستہ تلاش کر لیا تھا؟"

"نہیں بلکہ اسے بہت زیادہ دیر لگی۔"

"لعنت ہو تم پر ویلوٹ آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"اگر میں تمہیں یہ بتلا دوں کہ پندرہ جنوری کی شب کو دراصل کیا واقعات پیش آئے تھے تو اس کے عوض تمہیں مجھے آزاد کرنا ہوگا اور یہ وعدہ کرنا ہوگا کہ تم جیوری کو اغوا کرنے کے سلسلے میں مجھ پر کوئی فرد جرم عائد نہیں کرو گے۔"

چارلی نے بڑبڑاتے ہوئے جیب میں سے چابی نکالی اور نک کی ہتھکڑیاں کھول دیں۔

"ویلوٹ مجھے دھوکے بازی سے شدید نفرت ہے تم کوئی چال چلنے کی کوشش مت کرنا۔"

"اطمینان رکھو۔ جیوری کے تمام ارکان یہاں موجود ہیں میں وکیل صفائی کی حیثیت سے ان کے سامنے ہیلن سائن کا مقدمہ پیش کروں گا اگر وہ سب متفقہ طور پر ہیلن کو بے گناہ تسلیم کر لیں تو تم مجھے اس مکان سے باہر نکلنے کی اجازت دے دینا۔ ٹھیک ہے۔"

"ٹھیک ہے۔"

جیوری کے تمام ارکان ہوش میں آ چکے تھے اور سب ہال میں جمع تھے۔ نک ویلوٹ دیر تک اپنی دونوں کلائیوں کو رگڑتا رہا پھر وہ ہیلن، اس کے شوہر جارج اور جیکسن کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے پیچھے چارلی اور دو سرے پولیس والے تھے۔

"معزز اراکین جیوری،" نک ویلوٹ نے وکیلانہ انداز میں کہنا شروع کیا "سب سے پہلے میں آپ سب سے اس گھٹیا حرکت کی معافی چاہوں گا جس کا میں نے تھوڑی دیر پہلے ارتکاب کیا تھا اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ اس واقعہ کے بعد جج صاحبان آپ لوگوں کو جیوری کی حیثیت سے تسلیم نہیں کریں گے اور مقدمے کی کارروائی نئی جیوری کے انتخاب تک ملتوی کر دی جائے گی۔ میرے خیال میں آپ لوگوں پر سراسر ناانصافی ظلم ہوگا اگر آپ لوگوں کو انصاف کرنے کا موقع نہ دیا جائے اور آپ لوگ حقائق کے اس پہلو سے ناآشنا رہیں جسے کا ذکر میں اب کرنے والا ہوں اگر میں نے آپ لوگوں کو اس بات پر قائل کر دیا کہ اس سال جنوری کی پندرہ تاریخ کو اس مکان کے باغ میں واقعی بھول بھلیوں میں جو واقعہ پیش آیا تھا وہ دراصل اس طرح نہیں ہوا جس طرح کہ اب تک دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے تو لیفٹیننٹ چارلی نے مجھے آزاد کرنے کا وعدہ کیا ہے مجھے امید ہے کہ یہاں موجود کسی بھی شخص کو اس سودے بازی پر اعتراض نہیں ہوگا کیوں کہ ہر شخص یہ پسند کرے گا کہ انصاف ہو اور اصلی مجرم کو اس کے بھیانک جرم کی سزا ملے۔" نک ویلوٹ نے سگریٹ سلگائی اور چند لمحے فرش پر ٹہلتے ہوئے اپنے خیالات کو مجتمع کرنے لگا۔ "جیسا کہ آپ لوگوں نے تقریباً تمام گواہوں کے بیانات سن رکھے ہیں اور دفاع کے دو اہم ترین گواہ مسٹر جارج اور ہیلن ہمارے درمیان موجود ہیں اس لئے ہمیں تمام تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں ہم اپنے مقدمے کی کارروائی وہاں سے شروع کریں گے جہاں ہیلن سائن نے اپنا بیان ختم کیا تھا بلکہ ہیلن سائن نے آج بھی عدالت کے سامنے بیان دیتے ہوئے یہی کہا کہ مقتولہ لیزا کو بھول بھلیوں میں راستہ تلاش کرنے میں کم از کم آدھ گھنٹہ لگ گیا۔ کیا میں نے صحیح کہا ہیلن؟"

"جی ہاں۔ میں نے اپنے بیان میں یہی کہا ہے اور یہی حقیقت بھی ہے۔ لیزا نے تو آدھ گھنٹے میں راستہ تلاش کر لیا لوگوں کو کئی کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں جبکہ وہ پہلی مرتبہ ہمارے مکان آئی تھی اور اس نے بھول بھلیوں کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور جو اسے راستہ تلاش کرنے میں آدھ گھنٹہ لگا اس لئے یہ بات بھی یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اس نے کسی انسائیکلوپیڈیا میں بھی بھول بھلیوں کا نقشہ نہیں دیکھا تھا ورنہ اسے پانچ منٹ سے زیادہ نہیں لگتے۔" ہیلن نے تیز لہجے میں جواب دیا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ مقتولہ نے واقعی کسی کتاب میں بھول بھلیوں کا نقشہ دیکھا ہو؟" نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ ممکن نہیں" ہیلن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا "اس کے علاوہ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ڈوئل لڑنے کے لئے بھول بھلیوں کا انتخاب میں نے کیا تھا لیزا نے نہیں اس لئے پہلے ہی اس کی تیاری نہیں کر سکتی تھی اسے تو یہاں آنے سے پہلے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ حالات یہ رخ اختیار کر جائیں گے۔"

"تمہارے سارے اعتراض درست اور مدلل ہیں اس

انہیں قبول کرتے ہوئے میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں۔ یہ ملنے کے بعد کہ مقتولہ نے کبھی ان بھول بھلیوں کو نہیں دیکھا تھا وہ بھول بھلیوں میں داخل ہوئی۔ اسے یہ معلوم تھا کہ تم اندر کہیں بھرے ہوئے ریوالور کے ساتھ اس کی منتظر ہو اب میں اپنا سوال پھر دوہراتا ہوں آخر مقتولہ کو راستہ تلاش کرنے میں اتنی دیر کیوں لگی؟ تم نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ جس وقت تم بھول بھلیوں میں داخل ہوئیں اس وقت برف گرنی بند ہو گئی تھی۔ آسمان صاف ہو گیا تھا اور آسمان پر پورا چاند نکلا ہوا تھا جس کی ملگجی روشنی پورے باغ میں پھیلی ہوئی تھی چاند کی روشنی اتنی کافی تھی کہ تم ان بھول بھلیوں میں آسانی کے ساتھ اندر داخل ہو گئیں۔ کسی نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ برف گرنی بند ہو گئی تھی اور زمین پر برف جمی ہوئی تھی اس صورت میں تم اس برف پر چلتی ہوئی بھول بھلیوں میں داخل ہوئیں ظاہر ہے ایسا کرتے ہوئے برف کے اوپر تمہارے قدموں کے نشانات بننے لازمی تھے۔ تازہ برف پر قدموں کے نشانات بہت گہرے اور بہت واضح ہوتے ہیں اس لئے مقتولہ لیزا بڑی آسانی سے تمہارے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے دو منٹ میں تمہارے پاس پہنچ سکتی تھی۔ اسے آخر تمہارے پاس پہنچنے میں آدھ گھنٹہ کیوں لگا؟"

کمرے پر سناٹا طاری ہو گیا۔ جیوری کے تمام ارکان کی نظریں ہیلن پر جمی ہوئی تھیں۔

"میں ــــ میں ــــ قدموں کے نشانات۔ میں نے اس پر غور ہی نہیں کیا" ہیلن نے گھبرا کر کہا۔ "میں اتنی خوفزدہ تھی کہ میں نے نیچے دیکھا ہی نہیں۔"

"اس سے حقائق پر کوئی فرق نہیں پڑتا" نک ویلوٹ نے کہا "اگر ہم تمہارے بیان پر یقین کر لیں تو اس سوال کا جواب کون دے گا کہ آخر مقتولہ کو تم تک پہنچنے میں آدھ گھنٹہ کیوں لگا جبکہ اسے دو منٹ لگنے چاہیئے تھے؟"

"میں کیوں جھوٹ بولوں گی؟ مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی؟ جو سچ بات تھی وہ میں نے بتا دی مجھے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں معلوم۔"

"مجھے یقین ہے ہیلن کہ تم نے جو بیان دیا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ تم نے کوئی جھوٹ نہیں بولا اس سے صرف ایک بات ظاہر ہوتی ہے کہ مقتولہ نے تمہارے تعاقب میں بھول بھلیوں کے اندر داخل ہونے سے پہلے آدھ گھنٹے تک انتظار کیا۔ آدھ گھنٹے کے وقفے کے بعد بھول بھلیوں کے اندر داخل ہوئی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟"

"ایسا کیوں کیا؟" چارلی نے سکوت توڑتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہیلن ان بھول بھلیوں میں اس لئے داخل ہوئی تھی کہ اسے امید تھی لیزا کو راستہ تلاش کرنے میں بہت دقت لگے گی اور اس عرصے میں اس کا شوہر گھر واپس آ جائے گا اور اس کی مدد کر کے اسے اس مصیبت سے چھٹکارا دلائے گا جو مقتولہ لیزا ابھی جارج کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی اس نے جارج کا آدھے گھنٹے انتظار کیا۔ اسے امید تھی کہ جارج اپنی بیوی کو قتل کرنے میں اس کی مدد کرے گا۔ یہ وجہ تھی جو وہ آدھ گھنٹے تک ان بھول بھلیوں میں داخل نہیں ہوئی۔"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے مسٹر" جارج ساٹن نے چلا کر کہا۔ "میں بارہ بجے کے بعد تک اپنے دفتر میں موجود تھا۔"

"نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو جارج۔" نک نے کہا "تم نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ تم نے لندن میں اپنے منیجر کو ٹیلیفون کیا تھا اور اس کے بعد گھر کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔ تم نے کہا تھا کہ لندن میں اس وقت صبح کے پانچ بجے تھے۔ چونکہ لندن اور امریکہ کے وقت میں چھ گھنٹے کا فرق ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم نے لندن ٹیلیفون رات بارہ بجے نہیں بلکہ گیارہ بجے کیا تھا اور تم لندن فون کرنے کے بعد دفتر سے گھر کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔ تمہیں گھر پہنچنے میں آدھ گھنٹہ لگ گیا ہوگا اس لئے تم اپنے گھر میں ساڑھے گیارہ اور پونے بارہ بجے کے درمیان داخل ہوئے وہاں لیزا تمہاری منتظر تھی اس نے تمہیں سارا واقعہ بتا کر ہیلن کو ہلاک کرنے میں تمہاری مدد طلب کی تم اس کی مدد کے لئے تیار ہو گئے اس لئے جس وقت لیزا بھول بھلیوں میں داخل ہوئی تو تم بھی اس کے ساتھ تھے اور لیزا کا ریوالور تمہارے ہاتھ میں تھا اور جس گولی نے لیزا کو ہلاک کیا وہ گولی ہیلن نے نہیں چلائی تھی بلکہ تم نے چلائی تھی۔"

"یہ جھوٹ ہے۔" ہیلن چلائی "میں نے لیزا پر گولی چلائی تھی۔ وہ میری گولی سے مری تھی۔"

"نہیں ہیلن۔" نک نے کہا "تم ذرا دوسرے حقائق پر غور کرو۔ آخر اس شام کو تمہارے شوہر نے دو ریوالور نکال کر ان کی صفائی کیوں کی اور انہیں گولیوں سے بھر کر اس طرح لاپرواہی سے دراز میں کیوں ڈالا؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسے اس رات لیزا کے

آنے کا پورا یقین تھا۔ اسے معلوم تھا کہ لینرا بے حد لڑاکا اور نڈر ہے جبکہ تم بزدل ہو۔ اسے یقین تھا کہ تم دونوں کی گفتگو میں ایک موقع ضرور ایسا آئے گا کہ لینرا بے قابو ہو کر تم پر حملہ کرے گی اس صورت میں تمہیں فوراً ان ریوالوروں کا خیال آئے گا جو تم نے شام ہی کو دیکھے تھے اور تم ضرور ایک ریوالور نکال کر اپنا دفاع کرنے کی کوشش کرو گی۔ اس نے کچھ سوچ کر ہی دراز میں دو ریوالور رکھے تھے۔ اسے شاید یہ امید تھی کہ دوسرا ریوالور ضرور لینرا کے ہاتھ لگے گا۔ اسے معلوم تھا کہ تم موقع ملتے ہی بھول بھلیوں میں چھپ جاؤ گی اور لینرا تمہیں تلاش نہیں کر سکے گی اور وہ اس کی واپسی کا انتظار کرے گی اس لئے اس نے دونوں ریوالوروں میں خالی کارتوس بھرے تھے ان میں بھری ہوئی گولیاں اصلی نہیں تھیں جب تمہارا شوہر گھر آیا تو اس نے لینرا سے ریوالور لے لیا اور چپکے سے ان میں اصلی گولیاں ڈال دیں۔"

"میں قسم کھاتی ہوں میں نے لینرا کو گولی چلاتے ہوئے دیکھا تھا۔" ہیلن چلائی۔

"نہیں تم نے لینرا کو صرف ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تھا تم نے فوراً ہی گولی چلنے کی آواز سنی تو تم یہی سمجھیں کہ لینرا نے گولی چلائی ہے جبکہ گولی تمہارے شوہر نے چلائی تھی جو لینرا کے پیچھے باڑ میں چھپا ہوا تھا۔ تم نے بھی فوراً گولی چلا دی اور پھر لینرا کو مردہ حالت میں زمین پر گرتے ہوئے دیکھا اس سے تم نے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ لینرا تمہاری گولی سے ہلاک ہوئی ہے۔ تمہاری فطرت میں تشدد پسندی نہیں ہے۔ اس لئے لینرا کو مرتا ہوا دیکھ کر تمہیں شدید ذہنی جھٹکا لگا اور کچھ دیر کے لئے تمہارے حواس معطل ہو گئے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر تمہارے شوہر نے دونوں ریوالور تبدیل کر دیئے تاکہ یہ ظاہر ہو کہ لینرا تمہارے ریوالور کی گولی سے ہلاک ہوئی ہے۔"

"لیکن کیوں؟ اس نے ایسا کیوں کیا؟"

"اس کا صحیح جواب تمہارا شوہر ہی دے سکتا ہے۔ ممکن ہے اس نے گولی تم پر چلائی ہو۔ اور لینرا کے درمیان میں آنے کی وجہ سے اس کی پشت میں گولی لگ گئی ہو۔ ممکن ہے وہ اس طرح تم دونوں سے چھٹکارا پانا چاہتا ہو۔ ایک کو ہلاک کر کے اور دوسری کو اس کے قتل کے الزام میں پھانس کر۔ کیوں نہ ہم اس کا جواب جارج سے حاصل کریں۔ وہی صحیح جواب دے سکتا ہے کیوں جارج؟"

لیکن جارج جملہ ختم ہونے سے پہلے ہی بھاگتا ہوا مکان سے باہر نکل چکا تھا۔

"وہ بھول بھلیوں کی طرف جا رہا ہے۔" جیکسن چلا کر کہا۔

نک ویلوٹ نے اور اکین جیوری کو مخاطب کرتے ہوئے "معزز اراکین جیوری میں اپنے کیس کو یہاں ختم کرتا ہوں اب فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔"

چند لوگوں نے تالیاں بجا کر نک ویلوٹ کو شاباش دی دوسرے ارکان بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ لیفٹننٹ چارلی کے قریب آیا۔

"ٹھیک ہے ویلوٹ۔ میں تمہیں پانچ منٹ کا وقت دیتا ہوں اس وقفے سے فائدہ اٹھا کر تم اپنی منحوس صورت کو یہاں سے دفع ہو جاؤ۔" چارلی نے کہا۔

"شکریہ چارلی۔"

"میں تمہیں آئندہ کبھی شکریے کا موقع نہیں دوں گا ویلوٹ۔" چارلی نے جارحانہ انداز میں کہا۔

"میرا کیا ہو گا؟" جیکسن نے کہا

چارلی نے جیکسن کی ہتھکڑیاں کھول کر اسے آزاد کرتے "تم بھی دفع ہو جاؤ۔ ویلوٹ کے بغیر تمہیں بھی گرفتار نہیں کیا جائے گا۔"

جیکسن نک ویلوٹ کے پیچھے پیچھے مکان سے باہر آ گیا "میں تمہیں شہر میں اتار دوں گا ویلوٹ۔" جیکسن پیشکش کرتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ تمہیں ابھی میری فیس ادا کرنی ہے۔" ویلوٹ نے اسے یاد دلایا۔

"ضرور ضرور۔"

جب وہ دونوں جیکسن کی کار میں مکان سے کافی نکل آئے تو نک ویلوٹ نے اس سے پوچھا۔ "تمہارا اس معاملے سے کیا تعلق تھا جیکسن؟"

"کچھ نہیں۔ لینرا نے مجھ سے اس اندیشے کا اظہار کیا کہ جارج اسے ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا۔ مجھے معلوم تھا کہ لینرا کا قاتل جارج ہے ہیلن نہیں ہے۔ میں جیوری کے ارکان کو اغوا کر کے مقدمہ ملتوی کرانا چاہتا تھا تاکہ اس عرصے میں جارج کے خلاف شہادتیں جمع کر سکوں تمہیں شاید معلوم نہیں وہ میری چھوٹی بہن تھی۔"

"کون لینرا؟"

"ہاں لینرا وہ میری بہن تھی۔"

کیلنڈر کی موت

نک ویلوٹ

ان دنوں بڑا بور ہو رہا تھا۔ زندگی بڑی یکساں اور بیزار چل رہی تھی معمولی چیزوں کی چوری کا پیشہ اس نے اسی لئے اختیار کیا تھا کہ اس میں ہر نیا کیس دوسرے کیس سے مختلف اور دلچسپ ہوتا تھا۔ مگر آجکل یہ دلچسپی بھی معدوم ہوتی جا رہی تھی۔ اسے کم و بیش ایک ہی نوعیت کے کام مل رہے تھے۔ اگست کا آخری ہفتہ تھا اور وہ ایکی نک کی پیشکش ٹھکرا چکا تھا جن میں سے ایک میں اسے کانگریس لائبریری سے کسی کتاب کا نایاب ترین ایڈیشن چرانے کے لئے کہا گیا تھا۔

وہ گلوریا کے ہاتھ اپنی موٹر بوٹ میں کافی دیر تک سیر کرنے کے بعد کنارے پر واپس آیا۔ ابھی اترا ہی تھا کہ آدمی اس سے مخاطب ہوا۔

"ایک آدمی تم سے ملنا چاہتا ہے" اس نے بتایا۔ "وہ میرینا شاپ کے قریب تمہارا انتظار کر رہا ہے۔"

گلوریا یہ سنتے ہی فکرمند ہو گئی۔

نک نے کہا "اب تم پھر مجھے چھوڑ کر کہیں چلی جاؤ گی؟"

"ضروری نہیں۔" نک نے تسلی دی "آجکل میرا کام میں دل نہیں لگ رہا ہے۔ تم کار میں چل کر بیٹھو، میں اس آدمی سے مل کر آتا ہوں۔"

وہ میرینا شاپ پہنچا تو ایک سفید بالوں والا آدمی بزنس سوٹ پہنے ہوئے دکان کی الماریوں میں رکھی ہوئی چیزیں دیکھ رہا تھا۔ نک کو اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ وہی آدمی ہو سکتا ہے۔

"میں نک ویلوٹ ہوں" اس نے تعارف کرایا۔ "کیا تم ہی مجھ سے ملنا چاہ رہے تھے۔"

"میں تقریباً دو گھنٹے سے تمہاری واپسی کا انتظار کر رہا ہوں" اس آدمی نے کچھ اطمینان ظاہر کرتے ہوئے بتایا۔

"تم نے گھر پر ملنے کی کوشش کیوں نہیں کی۔"

"کام بہت ضروری تھا۔ میرا نام سیمیول کرافٹ ہے اور میں ایک ایسی ہی نوعیت کا کام تمہارے سپرد کرنا چاہتا ہوں جس میں تم خاصی مہارت رکھتے ہو۔"

نک نے چاروں طرف دیکھا مگر آس پاس کوئی تیسرا فرد موجود نہ تھا۔

"اس سے قبل کہ تم اپنے کام کے بارے میں بتاؤ میں یہ واضح کر دوں کہ میں صرف معمولی چیزیں چراتا ہوں، قیمتی پتھر، دولت نایاب سکے، ٹکٹ یا کتاب کے ایڈیشنوں سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں۔"

"میں بھی ایسا کوئی کام تم سے لینا نہیں چاہتا۔ کرافٹ نے جواب دیا" مجھ سے تمہاری سفارش ایک ایسی ہستی نے کی ہے جس کا کام تم پچھلے سال بڑے اطمینان بخش طریقہ پر انجام دے چکے ہو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جو چیز تمہیں چوری کرنا ہے وہ بالکل معمولی اور بے قیمت ہے۔ یعنی صرف ایک کیلنڈر۔"

نک کی آنکھوں میں پہلی مرتبہ دلچسپی کی چمک نمودار ہوئی "ایک کیلنڈر۔ تمہارا مطلب ہے وہ چیز جس میں تاریخیں وغیرہ ہوتی ہیں۔" اس نے پوچھا۔

"بالکل وہی، اسی سال کا ایک کیلنڈر جو کہ ہر دسمبر میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔"

"تم جانتے ہو کہ میری فیس بیس ہزار ڈالر ہوتی ہے۔"

"ہاں جانتا ہوں۔"

"اور تم بیس ہزار ڈالر ایک معمولی کیلنڈر چرانے کے لئے خرچ کرنے پر آمادہ ہو۔"

"درست ہے"

"وہ ہے کہاں"

"جون اوڈینیل نامی ایک شخص کی جیل کی کوٹھری میں" کرافٹ نے جواب دیا "جون میڈولی کے جیل خانے میں قید ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ کیلنڈر اس کی کوٹھری کی دیوار پر آویزاں ہے اور وہ مجرموں کے معروف طریقے کے مطابق اس کیلنڈر کو اپنی سزا کی مدت شمار کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ تم جانتے ہی ہو گے کہ قیدی دنوں کا حساب لگانے کے لئے ہر گزرنے والے دن کی تاریخ کو ایک کاٹا بنا کر کاٹتے رہتے ہیں"۔

"اور تم چاہتے ہو کہ میں ایک فیڈرل جیل سے کسی مجرم کی کوٹھری میں لٹکا ہوا کیلنڈر چرا لاؤں"

"ہاں میں تمہیں اس کام کے لئے تمہاری مقررہ فیس پچیس ہزار ڈالر ادا کرنے کے لئے تیار ہوں"۔

"اچھی بات ہے مجھے منظور ہے" نک نے حامی بھر لی

"بہت خوب۔ مزید ہدایات تمہیں ایک اور شخص سے ملیں گی جو عنقریب تم سے رابطہ قائم کرے گا"۔

کرافٹ کو جاتے ہی والا تھا کہ نک نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا "یہ جون اوڈینیل کس جرم میں سزا کاٹ رہا ہے قتل خطا یا ناجائز منافیات کی اسمگلنگ"

"اُس کے جرم کی تمہارے لئے کوئی اہمیت نہیں"

"پھر بھی میں جاننا چاہتا ہوں"

"اسے پانچ سے دس سال تک کے لئے قید کی سزا سنائی گئی ہے" کرافٹ نے بتایا۔

"کس جرم میں"

"بحری قزاقی کے جرم میں" ایک گہری سانس کے ساتھ جواب دیا گیا۔

"یہ اس کے تین دن بعد اتوار کی ایک ابر آلود صبح تھی جب نک ویلیوٹ فرسٹ بریپ ٹسٹ چرچ کی پارکنگ لاٹ میں برمانامی ایک شخص سے مخاطب ہوا۔

"بڑی عجیب جگہ جلسہ ہو رہا ہے" اس نے برما کی چھوٹی کار میں پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

برما چھوٹے قد کا ایک زرد رو آدمی تھا جو کپڑے اکڑا رکھے تھے وہ اس کے جسم پر بالکل موزوں نہیں تھے۔ نہ سائز اعتبار سے نہ خوش ذوقی کے معیار سے۔ اسے دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ وہ کوئی سابقہ سزا یافتہ مجرم ہے جو اپنا ماضی چھپانے کے لئے چرچ کی مذہبی میٹنگ کا سہارا لے رہا ہے۔

کرافٹ نے کہا تھا کہ مجھے تم سے ملاقات کرنا ہے برما نے کی بات نظر انداز کرتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اور جون اوڈینیل ایک ہی کوٹھری میں قید تھے"

"ہاں۔ ہم تقریباً ایک سال تک ساتھ رہے ہیں" برما نے "میں نے ایک پوسٹ مین کو مارا پیٹا تھا۔ گل میرا اتنا زیادہ کہ میں اس کی وردی بھی نہیں دیکھ سکا پھر مجھے کیسے معلوم کہ وہ کون ہے۔ تھوڑا سا جیب خرچ حاصل کرنا چاہتا مگر فیڈرل جج نے ایک فرد پر حملہ کرنے کے جرم میں سزا کے دائرے میں آتی۔ پورے دو سال میں نے اس جیل خانے میں گزارے ہیں۔ جس میں سے آخری گیارہ ماہ اوڈینیل کے بسر ہوئے"

"مجھے اس کیلنڈر کے بارے میں بتاؤ" نک نے کہا۔

"وہ اوڈینیل کے بستر کی سامنے والی دیوار پر لٹکا ہوا اور وہ ہر رات کو ایک تاریخ پر کاٹا بنا دیتا ہے"۔

"کیلنڈر کتنا بڑا ہے"۔

"زیادہ سے زیادہ دس انچ چوڑا اور پندرہ انچ لمبا۔ عام طرح کا کیلنڈر ہے جیسا اکثر تجارتی کمپنیاں اپنی پبلسٹی کے لئے شائع کرتی رہتی ہیں۔ ہر مہینے کے لئے ایک علیحدہ ورق مگر اوڈینیل مہینہ ختم ہونے پر ورق پھاڑتا نہیں اسے دوسری طرف الٹ دیتا ہے"۔

"تجارتی کیلنڈر کس کمپنی کا ہے"

"بڑی دلچسپ بات ہے" برما نے آہستہ سے کہا "وہ کیلنڈر اس فاؤنڈری فرم کا ہے جس نے اوڈینیل کا مقدمہ لڑا تھا"۔

نک کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اس نوعیت کے کام ہمیشہ اس کے تجسس کو ابھار دیا کرتے تھے "میرا خیال ہے کہ وہ اس کیلنڈر پر بہت کچھ لکھتا رہا ہوگا" اس نے پوچھا۔

"بالکل نہیں۔ میں نے کبھی اسے کچھ لکھتے ہوئے نہیں دیکھا" برما نے جواب دیا۔ "بس وہ تو ہر رات کو ایک بڑا سا کاٹا اس دن کی تاریخ پر لگا دیا کرتا تھا"

"اگر اس پر کچھ تحریر نہیں ہے تو کرافٹ اسے کیوں حاصل کرنا چاہتا ہے"۔

"یہ سوال تو تمہیں کرافٹ ہی سے پوچھنا چاہیے" برما نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

نک جانتا تھا کہ کسی فیڈرل جیل کو توڑ کر اندر گھسنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ اتنا ہی مشکل ہے جتنا کسی کا جیل سے فرار ہونے کی کوشش کرنا اور اسے تو اندر جا کر ہی آنا تھا اور اندر بھی کہاں۔ ایک قیدی کی کوٹھری میں اس نے اپنے پلان کی تیاری ایک لائبریری میں مطالعہ سے شروع کی۔ اخبارات کے پرانے فائلوں سے اوڈینیل کے جرم اور سزا یابی کے بارے میں تفصیلات فراہم کیں۔ یہ ریکارڈ ڈیلاکروئکس ماسکروفلم پر محفوظ تھا۔ نک نے طاقتور لینس کے ذریعے فلم پر اوڈینیل کا نمبر نوٹ بھی دیکھا۔ وہ اس کی توقع سے زیادہ نوجوان نظر آیا تھا۔ ایک تصویر میں اسے اپنی دبلی پتلی بیوی کے ساتھ کمرۂ عدالت سے نکلتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ جو تحریر تھی اس کے مطابق اس وقت اس کی عمر صرف تائیس سال کی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اس کے جرائم کی فہرست کافی لمبی تھی۔ ان جرائم میں سٹے ڈاکہ سے لے کر مجرمانہ حملے تک سب ہی نوعیت کے جرم شامل تھے۔ البتہ بس جرم میں وہ سزا کاٹ رہا تھا وہ سب سے مہنگا جرم قزاقی ہی تھا یعنی ایسا ڈاکہ جو سمندر میں ہتھیاروں کی مدد سے ڈالا گیا ہو۔ اس واردات کے بارے میں نیو بوسٹن کے اخبارات میں کافی پبلسٹی حاصل کی تھی۔ واقعات کے مطابق اوڈینیل اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ بوسٹن کے ساحل سے ایک اسٹیمر میں سوار ہوا تھا۔ وہ شمال مشرق کی طرف جا رہے تھے۔ پورٹ لینڈ سے تقریباً ۴۰ میل کے فاصلے پر انہوں نے ایک تفریحی لانچ پر جس کا نام کوکو تھا حملہ کیا۔ یہ لانچ ایک ٹیلیویژن کمپنی کے صدر کی تھی۔ لوٹ میں انہیں پونے چار لاکھ ڈالر کے قیمتی زیورات اور ہیرے جواہرات ہاتھ آئے جو کہ لانچ میں سوار بڑے بڑے خاندانوں کی خواتین سے حاصل کئے گئے تھے

مگر ڈاکہ انجام کار کامیاب ثابت نہیں ہوا۔ جب تینوں ڈاکو اپنے اسٹیمر پر واپس آئے تو لانچ کے ایک سیکورٹی آفیسر نے فائرنگ شروع کر دی۔ نتیجہ میں دو ڈاکو زخمی ہو کر سمندر میں گر پڑے اور اس سے پہلے کہ انہیں باہر نکالا جاتا وہ ڈوب گئے۔ تیسرا ڈاکو جون اوڈینیل اسٹیمر لیکر مینی کے ساحل کی طرف فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد مینی طور پر اوڈینیل اس ساحل کے نزدیک میں اس وقت تک بھٹکتا رہا جب تک کھانے پینے اور پٹرول کی کمی نے اسے ساحل تک آنے پر مجبور نہیں کر دیا۔

ساحلی گارڈ نے اس کا اسٹیمر دیکھ لیا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی وہ ڈیزرٹ آئی لینڈ کے ساحل پر لنگر انداز ہوا اسے گرفتار کر لیا گیا۔ چوری شدہ زیورات اور قیمتی پتھر اس کے پاس سے برآمد نہیں ہوئے۔ نہ اسٹیمر میں ان کا کہیں پتہ چلا۔ اوڈینیل کا بیان تھا کہ لوٹ کا مال اس کے دو ساتھیوں کے پاس تھا جو ان کے ساتھ ہی سمندر میں تہ نشین ہو گیا۔

اپنے سابقہ جرائم اور اس حقیقت کے باوجود کہ اس کے پاس سے لوٹ کا مال نہیں مل سکا اسے صرف پانچ سے دس سال تک کی سزا سنائی گئی جو اس جیسے عادی جرائم پیشہ کے لئے بہت کم تھی۔ اس واقعہ کو ایک سال سے کچھ زیادہ ہو چکا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ابھی اسے مزید چند سال کاٹنا ہیں۔ نک نے یہ ساری تفصیلات

دو تین ابر پڑھیں اور ماسکر و فلم واپس کر کے لائبریری سے نکل آیا۔ اب اسے ایک ایٹلس کی تلاش تھی۔

ایٹلس لیکر وہ دس پندرہ منٹ تک مینی کے ساحلی علاقے کو گھورتا رہا۔ مگر اسے کوئی بات معلوم نہیں ہو سکی۔ اس ساحل پر اس کثرت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے پائے جاتے تھے کہ ان کے نام بھی یاد رکھنا مشکل تھا۔ بیلی، ڈیئر، سوانس، سینٹ مارک ہیڈ ہاربر اور پتہ نہیں کیا کیا۔ اگر اوڈونیل لوٹ کے بارے میں جھوٹ بول رہا تھا تو اسے گرفتاری سے قبل کافی وقت حاصل رہا تھا کہ وہ ان سینکڑوں جزیروں میں سے کسی ایک میں مال غنیمت زمین کھود کر دفن کر دے۔ بالکل اسی طرح جس طرح پرانے زمانے کے بحری قزاق کیا کرتے تھے۔ نک نے ایٹلس بند کر دی اور سوچنے لگا کہ اب اسے اوڈونیل کی بیوی سے ملنا ہی پڑیگا۔

دوسری دستک پر اس نے دروازہ کھول دیا اور ہال سے آتی ہوئی مدھم روشنی میں نک کو غور سے دیکھنے لگی۔

"کیا تمہارا ہی نام مسٹر نکولس ہے" اس نے پوچھا "تم ہی نے فون کیا تھا نا!"

"ہاں۔ کیا میں اندر آ سکتا ہوں" نک نے جواب دیا۔

اس نے جو لباس پہن رکھا تھا وہ اس کے جسم پر بیحد تنگ تھا۔ دستک کی آواز سن کر اس نے غالباً جلدی جلدی کچھ میک اپ کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔ جو کچھ زیادہ کامیاب نہیں رہی تھی۔ چھبیس سال کی عمر ہونے کے باوجود وہ بہت تھکی اور پژمردہ نظر آ رہی تھی۔ کسی ایسی چیز کی طرح جسے ضرورت سے زیادہ استعمال کر کے خراب کر دیا گیا ہو۔

"ضرور" وہ ایک طرف ہٹ گئی۔

نک اس کے قریب سے گزرتے ہوئے اندر داخل ہوا تو اسے اس کی سانسوں سے شراب کی بو محسوس ہوئی۔

"تم مسز اوڈونیل ہو؟" نک نے پوچھا۔

"تم مجھے جگی کہہ سکتے ہو [illegible]

"شکریہ اس کی ضرورت نہیں" نک نے جواب دیا "میں تمہارے شوہر کے بارے میں کچھ معلوم کرنے آیا ہوں۔"

"ارے وہ بڑا چالاک ہے۔ میرے دباؤ میں بیٹھا ہے اور مجھے نہیں کہ کہاں چھپاتے ہیں۔ ڈرتا ہے کہ کہیں میں میرے لیکر کسی او ساتھ نہ بھاگ جاؤں" وہ شریر انداز میں مسکرائی۔ "ایک طر اس کا ڈرنا بھی کچھ غلط نہیں ہے۔"

"بات یہ ہے جگی" نک نے کھنکار کر گلا صاف کرتے ہو کہا "میں سمندری جرائم کے بارے میں ایک کتاب لکھ رہا ہو شاید تم نے میرے مضامین لائف اور نیویارک ٹائمز میں دیکھے ہ ہوں۔ بہرحال میں تمہارے شوہر سے اس کیس کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں اسے بھی اپنی کتاب میں شامل کر

"وہ تمہیں اس سے زیادہ نہیں بتا سکتا جتنا اس نے مجھے بتا رکھا ہے۔"

"میں..... "

"اگر میں اسے تم سے ملنے اور بات کرنے پر آمادہ کر لوں تم مجھے کیا دو گے" جگی نے یکدم سے بات کاٹتے ہوئے پوچھا

"سوڈا لیمن"

"دو سوڈا لیمن اور وہ بھی ایڈوانس"

ایک سوپٹگی اور ایک سو اس وقت جب میں اس اپنی گفتگو مکمل کر لوں"

جگی نے کچھ دیر تک سوچنے کا بہانہ کیا۔

"بات پکی ہوئی" وہ بولی "تم اس سے کب ملنا چاہتے جتنی جلدی ممکن ہو سکے"

"ملاقات کا دن اتوار کا ہوتا ہے۔ میں اسے آمادہ کی کوشش کروں گی۔"

"اچھی بات ہے مگر ایک بات ایسی ہے جو وہ تم سے چھپانے کی کوشش کریگا۔"

"اسی واردات کے سلسلہ میں" نک نے پوچھا۔

جگی نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ کچھ اور زیادہ تھکی ہوئی نظر آنے لگی تھی۔

"ہاں۔ ان دو آدمیوں کے بارے میں جو سمندر میں ڈوب کر مر گئے۔"

"ان کے متعلق ایسی کیا بات ہے۔"

"یہ کہ وہ دونوں میرے بھائی تھے۔"

فیڈرل جیل کے گنجے وارڈن کا نام پرکنس تھا۔ وہ دیکھنے میں جیل کے وارڈن کے بجائے کسی چھوٹے موٹے شہر کا سیاسی بدمعاش معلوم ہوتا تھا۔

"تم سمجھتے ہو مسٹر نکولس۔ فیڈرل جیل کے قواعد و ضوابط ں کی اپنی سہولت کے اعتبار سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔"

✣✣✣

س نے بتایا "ایک جیل میں جو بات جائز ہو دوسری جیل میں ممنوع ہو سکتی ہے۔"

"مجھے معلوم ہے" نک نے جواب دیا "میں اس سے صرف بی کتاب کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں، اس کا نظام تو زیادہ مشکل نہیں ہو سکتا۔"

"اگر اوڈونیل کو خود کوئی اعتراض نہ ہو تو تم اس سے کسی بھی لاقات کے دن مل سکتے ہو۔"

"لیکن میں اس طرح ملنا نہیں چاہتا کہ ہمارے درمیان ئی چیز حائل ہو" نک نے جواب دیا۔ "میرا مطلب ہے کہ جس طرح ادر تم اس وقت باتیں کر رہے ہیں۔ بالکل آمنے سامنے۔ اس ہی کوٹھری میں۔"

"یہ تو قطعی ناممکن ہے" پرکنس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے "کسی قیدی کی کوٹھری میں جا کر ملاقات کرنے کی اجازت تو کے دشمنوں کو بھی نہیں دی جاتی۔"

"تب پھر کسی پرائیویٹ آفس میں"

وارڈن پرکنس جواب دینے سے پہلے کچھ ہچکچایا۔

"یہ ممکن ہو سکتا ہے" اس نے رکتے ہوئے کہا۔ "بشرطیکہ کچھ ضروری باتوں کا خیال رکھا جائے۔ مثلاً ایک گارڈ ملاقات کے وقت تمہارے پاس موجود رہے۔ اور پھر ہر ملاقات سے پہلے تمہاری جامہ تلاشی لی جائے۔ بات یہ ہے کہ اکثر ایسی ملاقاتوں کے بہانے قیدیوں تک ناجائز منشیات پہنچا دی جاتی ہیں۔"

"مجھے منظور ہے۔" نک نے جواب دیا "پہلی ملاقات آئندہ پیر کے دن کرانے کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"میں سمجھتا ہوں اس کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔" پرکنس نے سوچتے ہوئے کہا

نک نے مسکراتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا اور رخصت کی اجازت چاہی۔ اس کا منصوبہ بڑی عمدگی سے آگے بڑھ رہا تھا۔

ملاقات سے پہلے کے دو تین دن نک نے جون اوڈونیل کی کوٹھری میں پہونچنے کی ترکیب کے بارے میں سوچتے ہوئے گزارے۔ اس کے ذہن میں اس مشکل کے تین حل نظر آ رہے تھے ایک میں ذاتی خطرہ بہت زیادہ تھا۔ اس نے اس حل کو تیسرے نمبر پر رکھا۔ باقی دو میں سے اس نے جسے پہلے آزمانے کا فیصلہ کیا وہ بڑا دیر طلب اور صبر آزما طریقہ تھا۔ اس کے مطابق اوڈونیل سے دو ابتدائی ملاقاتیں کیں۔ اور ان میں اپنی مفروضہ کتاب کے موضوع کی روشنی میں سوالات کرنے اور ان کے جوابات نوٹ کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا۔ اوڈونیل اپنی عمر سے کہیں زیادہ بڑا نظر آ رہا تھا اس کے بیان کے مطابق اس کی پرورش کیتھولک عقیدے پر کی گئی تھی۔ ابتدائی تعلیم بھی ایک مذہبی مدرسے میں حاصل کی تھی۔ وہ اب بھی مدرسے کے کسی انعامی مقابلے میں ملنے والا گولڈ میڈل اپنے گلے میں پہنے ہوئے تھا۔ اس کی باتوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ اسے نک پر اعتماد نہیں ہے اسی لئے وہ اس کے سوالات کے جوابات بہت رک رک کر اور مبہم انداز میں دے رہا تھا۔

ان دونوں نصف گھنٹے کی ملاقاتوں سے پہلے نک کی اچھی طرح تلاشی لی گئی تھی۔ تیسری ملاقات پر بھی یہ شرط برقرار رہی۔ وہ اس

چھوٹے سے خالی کمرے میں اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا جو عموماً مجرموں اور ان کے وکیلوں کی ملاقاتوں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ اوڈونیل آیا تو حسب سابق اس کے ساتھ ایک مسلح گارڈ بھی تھا۔ وہ بڑے اکتائے ہوئے انداز میں دیوار کے پاس کھڑا ہو گیا۔

"اگر تمہاری کتاب کامیاب ثابت ہوئی تو کیا اس کے منافع میں سے مجھے بھی کوئی حصہ ملے گا؟" اوڈونیل نے پوچھا۔

"میں یقین دلاتا ہوں کہ تمہارا پورا خیال رکھا جائے گا" نک نے جواب دیا۔

نک نے نوٹ کیا تھا کہ اوڈونیل ہر ملاقات پر سگریٹ کا ایک پیکٹ ساتھ لاتا تھا اور گفتگو کے دوران مسلسل یکے بعد دیگرے سگریٹ پھونکتا رہتا تھا۔ ایک موقع پر نک بھی اس کے پیکٹ سے سگریٹ لیکر پی چکا تھا۔ آج بھی اس نے ہاتھ بڑھا کر پیکٹ اٹھایا اور ایک سگریٹ لیکر واپس رکھ دیا۔

"تم اب اور کیا پوچھنا چاہتے ہو؟" اوڈونیل نے دھواں چھوڑتے ہوئے سوال کیا۔

"ہم اب چوری کے واقعات کی تفصیلات پر آرہے ہیں" نک نے کہا۔ "وہ دو آدمی جو مارے گئے تمہاری بیوی کے بھائی تھے؟"

"ہاں۔"

تم نے متعلقہ حکام کو بتایا تھا کہ لوٹ کا مال ان کے ساتھ ہی سمندر میں ڈوب گیا تھا۔"

"ہاں میں نے اس وقت بھی یہی کہا تھا" اوڈونیل نے گردن میں لٹکتے ہوئے میڈل کو انگلیوں سے چھوتے ہوئے جواب دیا "اور اب بھی یہی کہتا ہوں۔"

"گرفتار ہونے سے پہلے تم کیا کرتے رہے تھے۔"

"بس سمندر میں ادھر ادھر چکر لگاتا رہا تھا" اوڈونیل نے بتایا۔ "تم اس سے زیادہ مجھ سے اور کچھ معلوم نہیں کر سکتے میں محسوس کر رہا ہوں کہ اب تمہارے سوالات کا انداز کسی جاسوس کی طرح ہوتا جا رہا ہے۔"

"اگر تم اس سے زیادہ کچھ اور بتانا نہیں چاہتے تو ظاہر ہے کہ میں تمہیں مجبور نہیں کر سکتا۔" نک نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

گارڈ آگے بڑھا اور اوڈونیل کو آہستہ سے دھکا دیتے ہوئے کمرے سے باہر لے گیا۔ نک نے اپنا سگریٹ ختم کرتے ہوئے کچھ دیر انتظار کیا۔ تین منٹ گزر گئے۔ یہ وقفہ اوڈونیل کو اپنی کوٹھری تک پہنچنے کے لئے کافی تھا۔ نک اپنی جگہ سے اٹھا اور باہر کوریڈور میں آگیا۔

"گارڈ! او گارڈ" اس نے بیرونی دروازے کی طرف منہ کر کے پکارا۔

ڈیوٹی پر موجود گارڈ نے آواز سنی۔ اخبار سے نظر اٹھا کر نک کی طرف دیکھا۔ "کیا بات ہے مسٹر نکولس"

"میرے پاس ایک چھوٹا سا چاقو تھا جواب غائب ہے" نک نے بتایا۔ "اور مجھے شبہ ہے کہ باتوں کے دوران کسی نہ کسی طرح اوڈونیل وہ چاقو اڑا کر لے گیا ہے۔"

گارڈ نے زیر لب ایک گالی بکی

"تم یہیں ٹھہرو میں وارڈن کو بلا کر لاتا ہوں" اس نے گھومتے تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے کہا۔

پانچ منٹ کے اندر پرکنس کمرے میں موجود تھا۔ اس کی تیوریاں بل پڑے ہوئے تھے۔

"کیا معاملہ ہے" اس نے نکولس کو گھورتے ہوئے سوال کیا۔

"میرے پاس ایک چھوٹا سا قلم تراش چاقو تھا جسے اوڈونیل چرا کر لے گیا ہے۔"

پرکنس نے گھوم کر گارڈ کو تیز آلود نظروں سے دیکھا۔

"تم نے کس طرح تلاشی لی تھی اس کی کہ اس کے پاس چاقو نہ دیکھ سکے" اس نے سخت لہجہ میں باز پرس کی۔

"اس میں گارڈ کا تصور نہیں" نک نے جلدی سے کہا۔ "وہ چاقو اس طرح کا بنا ہوا تھا کہ بند ہونے کی صورت میں بالکل کسی کی مانند نظر آتا تھا۔ اور وہ میری چابیوں کے گچھے میں لگا ہوا تھا گارڈ اسے نظر انداز کر دینا کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ گفتگو کے دوران میں میں نے اس سے اپنا ایک ٹوٹا ہوا ناخن کاٹنا چاہا۔ اوڈونیل ضرور اسے دیکھ لیا ہوگا اور موقع پا کر اسے نکال لیا۔ اگر یہ مجھے

ہے کہ اس نے یہ کام کس طرح کیا ہوگا۔"

"یہ ناقابل برداشت ہے" پرکنس نے غصہ سے کہا۔ "آئندہ تم اس سے کوئی ملاقات نہیں کر سکو گے۔"

اس نے گارڈ کی طرف دیکھا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ ہمیں اس کی کوٹھری تلاش کرنا چاہیئے۔"

نک کے اعصاب کشیدہ ہو رہے تھے۔ یہ بڑا فیصلہ کن لمحہ تھا۔ "میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں" اس نے سرسری لہجہ میں کہا۔ "ممکن ہے گارڈ اسے پھر نظر انداز کر جائے جبکہ میں اسے شناخت بھی کر سکتا ہوں۔"

"ہو سکتا ہے کہ تم نے اسے دانستہ چاقو دیدیا ہو" پرکنس بولا "اگر دانستہ دیا ہوتا تو کیا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا" نک نے جواب دیا۔

پرکنس نے کچھ سوچا۔ اس کا چہرہ ہر لمحہ پہلے سے زیادہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

"گارڈ اس آدمی کی اچھی طرح تلاشی لو اور دیکھو کہ کہیں چاقو اسی کے پاس تو موجود نہیں ہے" اس نے حکم دیا۔

گارڈ نے اس کی ایک ایک جیب دیکھ ڈالی

"جی نہیں اس کے پاس کوئی چاقو نہیں ہے" آخر اس نے وارڈن کو بتایا۔

"اچھی بات ہے۔ ہم سب اوڈونیل کی کوٹھری میں چل رہے ہیں" پرکنس نے گارڈ سے کہا۔ "تم ایک لمحے کے لئے بھی مسٹر نکولس پر سے اپنی نظریں مت ہٹانا۔"

نک نے دل ہی دل میں اطمینان کا سانس لیا۔ اس بات کا امکان بچا اس فیصدی سے زیادہ نہیں تھا کہ پرکنس اسے اس عذر کی پر کوٹھری میں لیجانے کے لئے آمادہ ہو جاتے۔ مگر بہرحال وہ اس میں کامیاب ہو رہا تھا۔ وہ سب اس طرح کوٹھری کی طرف چلے وارڈن آگے تھا۔ اس کے بعد نک اور اس کے پیچھے دو گارڈ۔ راہداری میں مختلف جگہ رکتے ہوئے وہ آخر کار اوڈونیل کی کوٹھری پہنچ گئے۔

"وہ چاقو کہاں ہے؟" پرکنس نے اندر قدم رکھتے ہی سخت لہجہ میں پوچھا۔

"کیسا چاقو؟"

"وہ سرخ جو تم نے مسٹر نکولس کے پاس سے چرایا ہے۔"

"تم احمق ہو۔ میرے پاس کوئی چاقو نہیں ہے"

"اس کی تلاشی لو" پرکنس نے گارڈوں کو حکم دیا۔ "کوٹھری میں بھی تلاش کرو اور اس کے ساتھی کے پاس بھی دیکھو۔"

گارڈز فوراً ہی اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ نک نے دیوار کا جائزہ لیا۔ کیلنڈر ٹھیک اسی جگہ پر موجود تھا۔ جہاں برمانے بتایا تھا ستمبر کی ابتدائی تاریخیں بڑے بڑے کانٹوں سے بھری ہوئی تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ قدموں سے دیوار کی طرف بڑھا۔ ایک گارڈ نے فوراً دھمکی دی کہ چپ چاپ ایک طرف کھڑے ہو جاؤ اور نک نے فوراً تعمیل کی وہ کیلنڈر کے پاس پہنچ گیا کر کھڑا ہو گیا۔

جلد ہی ایک گارڈ نے سگریٹ کے پیکٹ سے مطلوبہ چاقو برآمد کر لیا۔

"ہاں یہی ہے" نک نے بلند آواز سے کہا۔

"یہ کیا مذاق ہے؟" اوڈونیل نے اسے گھورا۔ "تم یہی چکر چلا رہے ہو۔ اسے میں نے پیکٹ میں نہیں رکھا تھا۔"

پرکنس نے چاقو کھول کر دیکھا۔

"یہ تو بہت چھوٹا ہے" اس نے کہا۔ "اور دھار بھی بالکل نہیں ہے۔ یہ تو کسی کام نہیں آسکتا تھا۔"

"مجھے اس ناخوشگوار واقعہ پر بیحد افسوس ہے" نک نے شرمندہ لہجہ میں کہا۔

"ہونا بھی چاہیئے" پرکنس کا اضطراب ختم ہو چکا تھا۔ "بہرحال اب یہاں سے چلو۔ اور تم اوڈونیل۔ تم سے تو میں بعد میں بات کروں گا تمہاری یہ حرکت ریکارڈ میں آئے بغیر نہیں رہے گی۔"

دس منٹ بعد نک ویلیٹ جیل کے صدر دروازے سے باہر نکل رہا تھا تو اوڈونیل کا کیلنڈر ماس کے کوٹ کے اندر بائیں بازو کے نیچے دبا ہوا تھا۔ "کوئی اسے غائب دیکھے گا تو بھی اسے گارڈ ہی کی حرکت خیال کریگا۔ یوں بھی وہ کوئی شکایت کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

بعد میں نک نے اپنی کار کے اندر سکون سے بیٹھ کر کیلنڈر کا جائزہ لیا۔ جیسا کہ برما نے کہا تھا یہ ایک قانونی فرم کی طرف سے شائع کیا گیا تھا۔ نک نے گزشتہ مہینوں کے ورق دیکھے ان سب کی تاریخیں ایک ہی انداز میں کاٹی گئی تھیں۔ سوائے ایک تاریخ کے اور وہ تھی ۲۵ اپریل۔ اوڈونیل نے اسے کاٹنے کے بجائے اس کے گرد ایک حلقہ کھینچ دیا تھا۔ نک حیران تھا کہ اس تاریخ کو اوڈونیل کے ساتھ کیا غیر معمولی بات ہوئی تھی جس نے اسے اپنا معمول تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ کانٹوں کے علاوہ کیلنڈر پر کسی قسم کی تحریر نہیں تھی۔ نک نے ایک ایک ورق کو غور سے دیکھا مگر انہیں ان پر کوئی خفیہ تحریر بھی نہیں معلوم ہوتی تھی وہ ہر اعتبار سے ایک عام کیلنڈر تھا۔ ایک عام کیلنڈر جو سیموئیل کرافٹ کے نزدیک بیس ہزار ڈالر سے بھی زیادہ قیمت رکھتا تھا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق نک اگلی صبح کرافٹ سے وہائٹ پلین کے شاپنگ سنٹر میں ایک دکان کے پارکنگ پلاٹ پر ملا اسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ برما بھی وہاں موجود ہے، اسے یہ خیال تک نہیں آیا تھا کہ یہ دونوں اس کام میں ایک دوسرے کے شریک ہونگے۔

"کیا تم کیلنڈر لے آئے" کرافٹ نے پوچھا۔

"جب میں نے وعدہ کیا تھا تو کسی نہ کسی طرح پورا کرنا ہی تھا" نک نے ایک لمبے براؤن لفافے سے کیلنڈر نکال کر کرافٹ کے ہاتھ میں دیدیا۔ "اب تم اپنے وعدے کے مطابق میری فیس میرے حوالے کرو"

"ضرور ضرور۔ برما تمہیں اپنے ساتھ لیجا کر رقم دیدے گا۔" کرافٹ نے کیلنڈر کے صفحات الٹتے ہوئے جواب دیا "ہم اتنی بڑی رقم کار میں لانے کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتے تھے۔"

"کہاں تک چلنا ہوگا۔" نک نے پوچھا

"بس وہ سامنے تک وہاں میری اسٹیشن ویگن کھڑی ہے"

یہ بات نک کو پسند نہیں تھی لیکن کوئی دوسرا چارہ کار بھی نہیں تھا۔ "اچھی بات ہے چلو۔ مجھے ذرا جلدی ہے۔ ابھی ایک ضروری کام سے جانا ہے۔" اس نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

جیسے ہی وہ اور برما کار سے اترے کرافٹ نے موٹر اسٹارٹ اور ہائی وے کی طرف روانہ ہو گیا۔ نک اسے جاتے دیکھتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے رقم لئے بغیر کیلنڈر نہیں دینا چاہیئے تھا برما کے پیچھے چلتا ہوا اسٹیشن ویگن تک پہونچا۔ برما نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ اور نک کو فوراً ہی اپنی حماقت کا احساس ہو گیا بیس ہزار ڈالر کی رقم ایک غیر مقفل ویگن میں چھوڑ کر نہیں جا سکتا اس نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی مگر اب دیر ہو چکی تھی۔ برما پلٹا اس کے ہاتھ میں سائلنسر لگا ہوا ریوالور دبا ہوا تھا۔

"چلو اندر بیٹھو" اس نے کہا۔

"یہ کیا قصہ ہے" نک بولا "میری رقم کہاں ہے"۔

برما نے کوئی جواب نہیں دیا۔ نک کو اگلی سیٹ پر بیٹھنا پڑا۔ برما نے اسٹیئرنگ وہیل سنبھالا اور ویگن حرکت میں آگئی

"کرافٹ کو تم پر قطعی اعتماد نہیں ہے ویلوٹ" کچھ دور کے بعد برما نے بتایا۔ "اس نے تمہارے بارے میں بہت سی کہانیاں سن رکھی ہیں۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ تم ہم سے بیس ہزار ڈالر بھی کر لو اور پھر ہیرے اڑانے کے لئے بھی پہونچ جاؤ۔"

"ہیرے" نک نے بھنویں اچکائیں "اس کا مطلب کہ اوڈونیل غلط کہہ رہا تھا۔ ہیرے سمندر میں نہیں ڈوبے۔"

"یہ بات تم بھی اچھی طرح جانتے ہو" برما نے طنزیہ لہجہ میں "خود اوڈونیل نے مجھ سے اس کا اعتراف کیا تھا۔ اس نے سارا مال ان سینکڑوں جزیروں میں سے کسی ایک پر دفن کر دیا میرے لاکھ پوچھنے پر بھی اس نے کبھی اس جزیرے کا نام نہیں پھر جب میں رہا ہونیوالا تھا تو میں نے اس سے کہا کہ اگر وہ جیل میں تب کیا ہوگا۔ اس نے جواب دیا کہ اسے بھی اس بات کا خیال نہیں اسی لئے اس نے اس کیلنڈر میں یہ راز چھپا دیا ہے کہ ہیرے ہوئے ہیں۔ میں نے ایک رات جب وہ سو رہا تھا تو کیلنڈر کا ایک ورق دیکھا۔ لیکن کانٹوں کے علاوہ کوئی چیز نظر نہیں پھر جب میں جیل سے باہر آیا اور کرافٹ کو یہ بات بتائی تو مجھے احمق کا خطاب دیا۔ اور کہا کہ وہ خود کیلنڈر کو دیکھ

کریگا کہ اوڈونیل نے اس میں خزانے کا راز کس طرح چھپایا ہے چنانچہ اس نے وہ کیلنڈر چرانے کے لئے تمہاری خدمات حاصل کیں۔ اسے تم پر اعتبار نہیں تھا۔ مگر یہ بھی جانتا تھا کہ تمہارے سوا یہ کام اور کوئی کر بھی نہیں سکتا تھا۔"

"یہ کرافٹ ہے کون؟"

"اسی نے اوڈونیل اور اس کے سالوں کو اسٹیمر دیا تھا کہ وہ اس پر سوار ہو کر سمندر میں کسی لانچ کو لوٹیں۔ لوٹ کے مال میں اس کا حصہ بھی تھا۔ یہ ہی وجہ تھی کہ میں جیل سے نکل کر اس کے پاس پہنچا۔ مجھے امید تھی کہ وہ اس اطلاع کے بدلے کہ لوٹ کا مال سمندر میں نہیں ڈوبا بلکہ کسی جزیرے میں دبا ہوا ہے مجھے بھی اس میں حصہ دار بنا لے گا۔ اور اس کا اس نے وعدہ کیا ہے؟"

"اور میری طرح وہ تمہیں بھی فریب دے گیا" نک نے کہا "تمہیں میرے ساتھ الجھا دیا اور خود ہیرے نکالنے دوڑ گیا"

"اگر ایسا کوئی وقت آیا تو میں اس سے بھی نمٹ لوں گا" برما نے ریوالور ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ "سر دست تو مجھے تمہیں وہاں جانے سے روکنا ہے"

نک اس پر جست لگانے کے لئے بالکل تیار تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اتنی تنگ جگہ میں گولی سے بچنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اچانک اس نے ایک گرے سیڈان کار کو ویگن کے ساتھ چلتے دیکھا۔ ایک لمحہ کے لئے اسے کار میں بیٹھی ہوئی عورت کا چہرہ نظر آیا۔ دوسرے لمحہ کار نے ویگن کے ٹکر ماری۔ برما کے لئے یہ حادثہ قطعی غیر متوقع تھا۔ وہ جھٹکا کھا کر نک کے اوپر لڑھک گیا۔ نک نے جلدی سے ایک ہاتھ سے اسٹیئرنگ وہیل سنبھالا اور دوسرے ہاتھ سے ویگن روک دی۔ اعشاریہ ۲۲ بور کا سائلنسر لگا ہوا ریوالور اٹھایا اور دروازہ کھولتے ہوئے نیچے کود گیا۔ سیڈان کار بھی رک گئی۔

"بہت بہت شکریہ" نک نے کار کے قریب جا کر عورت سے کہا "مجھے تمہارا شکریہ نہیں چاہیئے" عورت نے جواب دیا "بس تم مجھے اسی جگہ لے چلو جہاں ہیرے دبے ہوئے ہیں۔"

یہ بتانے کی غالباً ضرورت نہیں کہ وہ عورت میگی تھی یعنی مسز اوڈونیل۔

✢✢

جس وقت نک ویلوٹ اپنی کیبن والی موٹر بوٹ میں مینی کے ساحل تک پہنچا ہے تو دوسرے دن کا سورج طلوع ہو رہا تھا۔ وہ اور میگی تمام رات سفر کرتے رہے تھے اس کے باوجود انہیں خطرہ تھا کہ کہیں وہ کرافٹ سے پیچھے نہ رہ گئے ہوں۔

"میرے دو بھائی مارے جا چکے ہیں اور شوہر جیل میں ہے" میگی نے اس سے کہا تھا "ان زیورات اور ہیروں پر مجھ سے زیادہ کسی کا حق نہیں۔ اب وہ میری ملکیت ہیں۔"

جب اوڈونیل کو کیلنڈر کی گمشدگی کا احساس ہوا تو اس نے اس کی شکایت اپنے پہریداروں سے نہیں کی تھی بلکہ کسی طریقے سے میگی کو خبر پہونچا دی تھی۔ فطری طور پر اسے شک ہوا ہوگا کہ کیلنڈر کی چوری کی تہہ میں کرافٹ کا ہاتھ کام کر رہا ہے چنانچہ میگی اس دن صبح ہی سے کرافٹ کے پیچھے لگی ہوئی تھی اس نے نک کو کرافٹ اور برما سے ملاقات کرتے دیکھا اور پھر جب اس نے برما کو نک پر ریوالور نکالتے دیکھا تو سمجھ گئی کہ بات کس طرح پیش آئی ہوگی۔ اور پھر اس نے برما کا تعاقب کر کے نک کو آزاد ہونے کا موقع دیا۔

"میں بہر حال تمہارا ممنون ہوں، تم نے میری جان بچائی ہے" نک نے بوٹ کو کیپ کوڈ نامی جزیرے کے قریب سے نکالتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے میرا حق واپس دلا کر اپنا شکریہ ادا کر سکتے ہو" میگی ہیروں کے علاوہ کچھ سننے کے تیار نہیں تھی۔

جلد ہی نک اس جزیرے تک پہنچ گیا۔ جس کی اسے تلاش تھی۔ یہ بھی مینی کے بیشمار ساحلی جزیروں کی طرح سمندر سے نکلا ہوا ایک چٹانی خطہ تھا۔ جس کا رقبہ چند مربع ایکڑ سے زیادہ نہیں تھا۔ بظاہر اس پر کسی آبادی یا کسی ذی روح کی موجودگی کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔

"تمہیں یقین ہے کہ وہ جزیرہ یہی ہے" میگی نے پوچھا

"مجھے کسی بات کا یقین نہیں ہے، محض ایک اندازہ ہے جسکی بنیاد پر یہاں آیا ہوں" نک نے جواب دیا اور موٹر بوٹ ساحل کے قریب روکدی۔

"مگر یہاں کہیں کرافٹ کی موٹر بوٹ نظر نہیں آتی"

"ممکن ہے وہ یہاں آیا بھی ہو اور واپس بھی چلا گیا ہو" وہ دونوں بوٹ کو لنگر انداز کر کے پانی سے گزرتے ہوئے ساحل پر آگئے۔

"اس نے میرے کہاں دبائے ہوں گے۔" میگی نے پوچھا

"تم بہت سوالات کرتی ہو" نک نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ جزیرے پر چٹانیں۔ ریت جھاڑیاں درخت سب ایکدوسرے سے باہم ملے ہوئے نظر آرہے تھے۔ کوئی جھونپڑی یا عمارت تو نہیں تھی مگر آس پاس ضائع شدہ کھانے کی چیزیں، خالی ڈبے۔ بوتلیں۔ جگہ جگہ آگ جلائے جانے کے نشانات اس بات کا ثبوت تھے کہ پکنک منانے والوں نے بہرحال اس جزیرے کو بھی نظرانداز نہیں کیا ہے۔ نک جزیرے کے بلند حصہ کی طرف بڑھنے لگا۔ راستہ میں جھاڑیوں اور درختوں پر مشتمل ایک جھنڈ سے گزرتے ہوئے وہ دائیں بائیں متجسس نظروں سے دیکھتا جارہا تھا۔ اچانک اسے کچھ گھنی جھاڑیوں کے پیچھے لکڑی کا ایک تختہ زمین میں گڑا ہوا نظر آیا۔ اس نے قریب جاکر دیکھا تختے پر بگڑے ہوئے الفاظ میں ایک فقرہ لکھا تھا۔

"یہاں میرا وفادار کتا کوکو آرام کی نیند سو رہا ہے"

"کوکو" میگی ایکدم بول اٹھی۔ یہ تو اس لانچ کا نام تھا جسے جون نے لوٹا تھا۔"

"ہاں" نک نے کہا۔ "معلوم ہوتا ہے ہم مدفون خزانے تک آپہنچے ہیں۔"

وہ فوراً واپس جاکر موٹر بوٹ سے کدال لایا اور اس کے دس منٹ بعد وہ زمین میں دبا ہوا ایک چمڑے کا بیگ نکال

رہے تھے۔ نک نے اسے کھولکر دیکھا اور جواہرات کی چمک نے اس کی آنکھوں کو چندھیا دیا۔ لیکن ابھی وہ اس دریافت پر کسی کا اظہار نہیں کرپائے تھے کہ ایک رائفل کے فائر نے انہیں چو گولی نک سے چند انچ پیچھے زمین میں پیوست ہوگئی۔ اور کا بازو پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لیتے ہوئے زمین پر دراز ہوگیا۔ اٹھا کر دیکھا تو اس کی بوٹ کے قریب ایک طاقتور لانچ کھڑی آئی۔ کرافٹ اور برما سمندر میں اتر کر خشکی کی طرف آرہے تھے دونوں کے ہاتھ میں رائفلیں دبی ہوئی تھیں۔

"کیا تمہارے پاس کوئی ریوالور ہے؟" میگی نے نک سے

"میرے پاس برما کا ریوالور ہے" نک نے ریوالور ہوئے جواب دیا۔ "مگر اتنے فاصلے سے اس کی گولی کا اثر ہوگا۔ یوں ہی پڑی رہو۔ شاید وہ یہ خیال کریں کہ انہوں میں سے کسی کو زخمی کردیا ہے۔"

"ولیوٹ" کرافٹ نے پکارا "مجھے معلوم ہے تم وہاں ہو، بہتر ہے کہ سامنے آجاؤ" خزانہ اتنا زیادہ ہے کہ ہم سب حصہ میں معقول رقم آسکتی ہے۔"

نک نے کوئی جواب نہیں دیا۔ برما آگے بڑھتے ہوئے کی زد میں آگیا تھا۔ نک نے فائر کردیا۔ برما کے منہ سے ایک نکلی۔ اس کی آواز سن کر کرافٹ نے نک کی طرف یونہی اندھ دو فائر کئے اور پھر لیٹ کر اپنے ساتھی کو سنبھالنے لگا۔

لئے یہ موقع کافی تھا۔ وہ اپنی جگہ سے تیر کی طرح چلا۔ آہ کر کرافٹ نے گھوم کر دیکھا۔ چاہتا تھا کہ فائر کرے، مگر انگلی پہلے دب چکی تھی۔ گولی چلی۔ کرافٹ لڑکھڑاتا ہوا پر آرہا۔

"لعنت ہو تم پر ولیوٹ" وہ دھاڑا "میں زخمی ہوگیا"

"اعشاریہ ۲۲ بور کا ریوالور اتنے فاصلے سے زیادہ نقصان نہیں پہونچا سکتا" نک نے دونوں رائفلیں سنبھالتے ہو جواب دیا۔ "تمہارا دوست مجھے اسی ریوالور سے قتل کرنا تھا۔ غنیمت جانو۔ میں نے ایسی جگہ نشانہ نہیں لیا کہ تم دونوں مرجاتے۔ ہم تمہارے زخموں پر پٹی باندھ دیں گے۔ اس کے بعد تم اپنی لانچ میں واپس جاکر کسی ڈاکٹر کو بھی دکھا سکتے ہو۔"

"تمہیں اس جگہ کا پتہ کیسے چلا" کرافٹ نے پوچھا

"اسی طرح جس طرح تمہیں معلوم ہوا۔" نک مسکرایا "اوڈونیل نے برما سے کہا تھا کہ کیلنڈر میں اس خزانے کا راز پوشیدہ ہے مگر اس پر سولہ کانٹوں کی تحریر کے کوئی تحریر نہیں تھی، ہر اریخ کو کاٹ دیا گیا تھا، سوائے ۲۵ اپریل کے جس پر کانٹے کے بجائے دائرہ بنا ہوا تھا۔ اوڈونیل کیتھولک مذہب کا ماننے والا ہے۔ اس کی تربیت بھی اسی کے مطابق ہوئی ہے ور تعلیم بھی ایک مذہبی مدرسے میں پائی ہے، چرچ کے کیلنڈر میں ۲۵ اپریل سینٹ مارک کا دن ہے، مجھے یاد تھا کہ ان ساحلی جزیروں میں ایک جزیرے کا نام سینٹ مارک بھی ہے لانچ میں سیدھا یہاں آیا۔"

نک نے میگی کی طرف دیکھا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ بیچارے کچھ زیادہ ہی زخمی ہیں" اس نے کہا "تم انہیں لانچ میں کوسٹ گارڈ اسٹیشن تک لیجاؤ وہاں ڈاکٹر بھی موجود ہوتا ہے۔"

"اور تم....." میگی کہتے کہتے رک گئی۔ نک کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ اور بغل میں دونوں رائفلیں دبی ہوئی تھیں۔

"میرے میں اپنے پاس رکھوں گا" وہ بولا "کرافٹ نے ابھی میری فیس ادا نہیں کی ہے۔ مگر تم اطمینان رکھو میں تمہارا احسان نہیں رکھوں گا۔ رقم تمہارے گھر پہونچ جائے گی لیکن میرا مشورہ یہی ہے کہ اوڈونیل کے جیل سے رہا ہونے کا انتظار مت کرنا۔"

دُنیا کے حیرت انگیز فن
تحریر شناسی
کاغذ پر دستخط کی شخصیت کو کھلی کتاب کی طرح پڑھیں
اُردو میں پہلی بار
تحریر شناسی کے فن پر ایک نادر اور رہنما کتاب
تحریر اور شخصیت
یہ کتاب آپ کو بتائے گی کہ...
◎ یہ شخص کس کام کے لیے موزوں ہے؟
◎ کیا یہ حالات سے لڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے؟
◎ کیا اسے جلد غصہ آتا ہے؟
◎ کیا یہ جھوٹ بولنے کا عادی ہے؟
◎ کیا اس کے ساتھ شادی کی جاسکتی ہے؟
◎ کیا اس پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے؟
◎ کیا یہ ایمان دار اور ہمدرد ہے؟
◎ اس کا جنسی رویہ کیسا ہے؟
◎ اس میں برائیاں زیادہ ہیں یا اچھائیاں؟
◎ اور ایسی دوسری بہت سی باتیں۔
ہر شخص کے لیے یکساں طور پر کارآمد کتاب۔
قیمت پندرہ روپے
ڈاک خرچ ۱۰۰ روپے
مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی

ہنستے ہوئے شیروں کی چوری

وہ موسم گرما کا ایک ایسا دن تھا کہ معمول کے مطابق نک ویلوٹ کو گلوریا کے ساتھ اپنی موٹر بوٹ پر کھلے سمندر میں سیر و تفریح میں مشغول ہونا چاہئے تھا۔ لیکن اتفاق سے وہ اکیلا تھا۔ اور شاید اسی لئے جب اس نے ایک حسین لڑکی کو، جو بالکل جل پری معلوم ہو رہی تھی، موٹر بوٹ کے بالکل قریب سطح سمندر پر اُبھرتے دیکھا تو اسے شدید حیرت ہوئی۔ وہ اس وقت کنارے سے تقریباً سو گز کے فاصلے پر تھے۔

"ہیلو" لڑکی نے کہا "میں رین ہوں" اور اُچک کر بوٹ پر آگئی۔

"خوش آمدید" نک نے اسکے بکنی سوٹ کو پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا "مجھے بالکل معلوم نہیں تھا کہ جل پریاں کنارے سے اتنے قریب بھی پائی جاتی ہیں۔"

"میرا نام رین بروسٹر ہے" لڑکی مسکرائی "اور میں غلطی نہیں کرتی تو تم مشہور چور نک ویلوٹ ہو۔"

"ایسی دلچسپ ملاقاتوں کے لئے میرے لئے پاس کچھ دوسرے اچھے نام بھی ہیں" نک نے جواب دیا "مگر رین سے کیا مطلب ہوا کیا یہ رینڈی کا مخفف تو نہیں؟"

"یہ کسی نام کا مخفف نہیں ہے" رین بولی "اسکینڈی نیویا میں رین سمندر کی دیوی کو کہا جاتا ہے۔ وہ دیوی جس کا عتاب جہازوں اور ملاحوں کو سمندر نشین کر دیتا ہے۔ میری ڈیڈی کو سمندر سے نفرت ہے، اسلئے انہوں نے میرا نام رین رکھ دیا۔"

"تب تو پھر تم فوراً میری بوٹ سے اتر جاؤ" نک نے منہ بنایا۔ "میں عین عالم شباب میں کسی سمندری دیوی کے قہر و غضب کا نشانہ بننا نہیں چاہتا۔"

"تعجب ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ تمہاری عمر بہت مناسب ہے" نک نے ایک سگریٹ سلگایا۔ لڑکی کی باتیں مزیدار تھیں مگر ظاہر ہے کہ وہ اسکی بوٹ پر محض باتیں کرنے نہیں آئی تھی

"تم مجھ سے کیا چیز چوری کرانا چاہتی ہو" اس نے پوچھا "فیس تو تمہیں معلوم ہی ہوگی۔ کم سے کم بیس ہزار ڈالر"

"جو چیز میرے ذہن میں ہے ممکن ہے وہ تمہارے معمولات سے ہٹی ہوئی ہو۔"

"اسکا فیصلہ تمہارے بتائے بغیر کیسے ہو سکتا ہے" نک نے دھواں چھوڑتے ہوئے جواب دیا۔

ویسے نک کے معمولات سے کوئی شے باہر نہیں تھی، سوائے قیمتی کے مثلاً نقد رقم یا ہیرے جواہرات، وہ صرف غیر معمولی چیزیں چراتا ایسی چیزیں بظاہر جن کی کوئی قیمت نہ ہو۔ رین جس انداز میں سے لانگ آئی لینڈ کے سمندر میں ملنے آئی تھی اس سے یہ بات تقریباً یقینی تھی کہ وہ کوئی بہت ہی انوکھی چیز چوری کرانا چاہتی ہے۔

"تم فل رسٹن کو جانتے ہو" رین نے سوال کیا

"اسے کون نہیں جانتا" نک نے جواب دیا۔

فل رسٹن وہ شخص تھا جس سے اخباری برادری کے لوگ بہت خوش تھے کیونکہ وہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسی بات کرتا یا کہتا تھا جس سے اخباروں کا پیٹ بھرتا رہے۔ گزشتہ دو سال میں امریکہ کی چھ مختلف ریاستوں کے دارالحکومتوں میں وہ چھ کلب کھول چکا تھا۔ مزید ایک درجن دارالحکومتوں میں یہ کلب کھلنے کے انتظامات جاری تھے۔ ہر جگہ کلب کا ایک ہی نام تھا۔ کیپٹل کلب۔ ان کلبوں کی

خصوصیت یہ تھی کہ وہاں حسین ترین عورتیں ویٹرس کی حیثیت سے کام کرتی تھیں جنہیں لائن ٹیمرز یا شیر سدھانے والیوں کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

"میں چاہتی ہوں کہ تم اس سے، یا صحیح معنوں میں اسکے ایک کلب سے ایک چیز چُرا لاؤ۔"

"بہت خوب" نک نے دلچسپی سے کہا "ذرا کچھ تفصیل سے بتاؤ۔"

رین وہیں پڑی ہوئی ایک تولیہ سے اپنے بال خشک کرنے کے بعد اب اپنا بدن پونچھ رہی تھی۔ گویا یہ ظاہر تھا کہ اب وہ دوبارہ سمندر میں جانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ یا کم سے کم مستقبل قریب میں نہیں رکھتی۔

"رسٹن کے ہر کلب میں ہر میز پر ایک پلاسٹر کا شیر لگا ہوا ہے وہ انہیں ہنستے ہوئے شیر کہتا ہے۔ ان کا سائز تقریباً ایک فٹ ہے سر اوپر اُٹھا ہوا ہے اور منہ پوری طرح کھلا ہوا۔ مجھ سے پوچھو تو وہ ہنستے ہوئے کے بجائے دھاڑتے ہوئے جو کے شیر معلوم ہوتے ہیں۔ مگر بہرحال یہ ایک غیر متعلق بات ہے۔"

"میزوں پر شیر لگانے کی کیا مصلحت ہے" نک نے پوچھا۔

"کلب کی بنیادی خصوصیات میں، ہم آہنگی پیدا کرنا" رین نے بتایا "مثلاً کلب کے ممبروں کو دستوری شیر کہا جاتا ہے۔ وہاں کی ویٹرس شیر سدھانے والی کہلاتی ہیں۔ یوں تو ہر وہ شخص جو کلب کے واجبات ادا کرنے کا اہل ہو ممبر بن سکتا ہے لیکن ریاستوں کے دارالحکومتوں میں واقع ہونے کی وجہ سے وہ ہر ریاست کی دستور ساز اسمبلی اور انتظامیہ کے ممبروں میں زیادہ مقبول ہیں خاص طور سے اس وقت جبکہ اسمبلی کا اجلاس بھی ہو رہا ہو۔"

"کیا میں ان شیر سدھانے والیوں میں سے کسی کو چرا سکتا ہوں۔"

"وہ تم جانو، مجھے تو ان پلاسٹر کے شیروں میں سے ایک کی ضرورت ہے۔"

"کوئی سا بھی ایک؟"

"ہاں" رین نے کچھ ہچکچاتے ہوئے جواب دیا "کم سے کم پہلے کوئی سا بھی ایک۔ بعد میں ہو سکتا ہے کہ میں تم سے دوسرا شیر لانے کے لئے بھی کہوں۔"

"تم خود کسی شام کو وہاں لمبا سا کوٹ پہن کر کیوں نہیں چلی جاتیں" نک بولا "ایک فٹ کے شیر کا چھپانا کیا مشکل ہے۔ لڑکیاں ایسی حرکتیں کرتی ہی رہتی ہیں۔ اس طرح تم بیس ہزار ڈالر ادا کرنے سے بھی بچ جاؤ گی۔"

"اول تو یہ ایسی آسان بات نہیں" رین نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا "وہ شیرنٹ بولٹ کے ذریعہ میزوں میں کس دیئے گئے ہیں دوسرے میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ شیر کی گمشدگی چوری کی واردات معلوم ہو اُٹھائی گیری کی نہیں۔"

"یہ کیوں؟"

"مجھے بتایا گیا تھا کہ تم سوالات نہیں پوچھتے ہو۔"

"چلو نہیں پوچھتا" نک نے کندھے اُچکائے "یہ کلب کن کن شہروں میں ہیں۔"

"رسٹن کا پروگرام تو جملہ پچاس شہروں میں کلب کھولنے کا ہے ساتھ ہی واشنگٹن میں بھی۔ مگر ابھی تک جن چھ دارالحکومتوں میں یہ کلب کھلے ہیں ان کے نام ہارٹ فورٹ۔ بوسٹن۔ ٹرینٹن۔ ہیرس برگ۔ ڈینور اور سکرامنٹو ہیں۔"

"تمہیں رسٹن سے کیا دلچسپی ہے۔"

"یاد ہے، تم نے ابھی کہا تھا کوئی سوال نہیں پوچھوں گا" رین مسکرائی "بس مجھے وہ پلاسٹر کا شیر لا دو۔ تمہیں مقررہ رقم ادا کر دی جائیگی" اس نے ساحل کی طرف دیکھا "تم واپس نہیں جا رہے ہو"

"ارادہ تو تھا لیکن اب تم آگئی ہو تو سوچ رہا ہوں کچھ دیر اور ٹھیر جاؤں"

"مجھے افسوس ہے مگر میں تمہیں رک سکتی" رین نے سر ہلایا۔

نک کو مجبوراً موٹر بوٹ کا رخ کنارے کی طرف موڑنا پڑا۔

* * *

اگلا دن نک نے پبلک لائبریری میں گزارا۔ وہ فل رسٹن اور کیپٹل کلب کے بارے میں جتنی بھی معلومات ہو سکتی تھیں حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اخبارات رسٹن کے بارے میں مختلف خبروں سے بھرے ہوئے تھے وہ ایک ایسا شخص

تھا جس کے بارے میں لوگ بہت باتیں کرتے تھے۔ اس کے ماضی کا کوئی اچھا یا برا واقعہ ایسا نہیں تھا جو پبلسٹی میں نہ آگیا ہو سستے قسم کے سنسنی خیز خبریں شائع کرنے والا اخبار اور رسالوں کے ناظرین ان تمام تفصیلات سے واقف تھے، جو رچرڈسٹن کی مختلف داستانوں اور اس کے درمیان گذرے وہ اس بیوی اور بچے کے بارے میں جانتے تھے جنہیں وہ اپنی نوجوانی کے دنوں میں چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ اتنا ہی نہیں وہ کالج کے اس دور سے بھی واقف تھے۔ جب ایک مختصر وقت کے لئے رچرڈسٹن مجلس پرستی میں مبتلا رہا تھا لیکن ان تمام باتوں کے باوجود رچرڈسٹن بڑا صاف دل، صاف گو اور دوست نواز آدمی سمجھا جاتا تھا۔ اور تقریباً سب ہی لوگ اسے پسند کرتے تھے۔ شاید اس لئے کہ اس کے حلقۂ احباب میں زیادہ تر سیاسی طبقے کے لوگ شامل تھے جہاں ان باتوں کو ایک معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ بہرحال بات کچھ بھی ہو عوام میں رچرڈسٹن بھی مقبول تھا اور اس کے تمام کلب بھی۔ سب سے پہلا کلب اس نے اپنے آبائی شہر اور دارالحکومت ہارٹ فورڈ میں کھولا تھا۔ اس کے بعد جلد ہی دوسرا کلب بوسٹن میں بھی کھل گیا۔ شروع میں وہ اپنے کلب کا نام لائن کلب رکھنا چاہتا تھا۔ مگر جب لائن کلب والوں نے اس پر مقدمہ چلانے کی دھمکی دی تو اس نے خاموشی سے اپنے کلبوں کا نام کیپٹل کلب رکھ دیا۔

ہفتہ کی شام کو ٹرینٹی کے کیپٹل کلب میں قدم رکھنے سے پہلے نک کو کبھی ان کلبوں میں جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اندر قدم رکھتے ہی اسے وہاں کا پرہجوم دھواں دھار ماحول دیکھ کر تعجب ہوا۔ اس کا خیال تھا کہ اسمبلی کے ممبر یا سیاست داں ایسے ہنگامہ خیز ماحول کو پسند نہیں کرتے مگر ظاہر تھا کہ اس کا اندازہ درست نہیں تھا۔ ان دنوں نہ سینٹ کا اجلاس ہو رہا تھا نہ اسمبلی کا۔ مگر اس کے باوجود لوگ بہت بڑی تعداد میں موجود تھے

ایک ویٹرس نے اس سے ممبر شپ کارڈ طلب کیا۔ اور جب نک نے کارڈ موجود نہ ہونے کا عذر کرتے ہوئے اسے دس ڈالر کا نوٹ پیش کیا تو ویٹرس نے بڑی آمادگی کے ساتھ اسے عارضی ممبر شپ کا کارڈ دلوا دیا۔ نک نے بار کاؤنٹر پر اسکاچ پیتے ہوئے ہر میز پر لگے ہوئے شیئر کا جائزہ لیا اور پھر ایک خالی میز پر جا کر اسے غور سے دیکھا۔ اس نے ایک نظر میں معلوم کر لیا کہ شیئر میز کے ساتھ کسی خاص مضبوطی کے ساتھ نہیں کسے گئے ہیں۔ ان کا ساز جیسا کہ رین نے بتایا تھا ایک فٹ کے قریب تھا۔ وہ بچوں کے بل بیٹھے ہوئے تھے اور کھلا ہوا حصہ اندر کی جانب اٹھا ہوا تھا میز کے نیچے ہاتھ ڈال کر ان کے پیچ کھولنا کوئی دشوار بات نہیں تھی اس کے بعد نک نے کمرے کے اندر روشنی کے انتظام اور وائرنگ کو غور سے دیکھا۔ دیوار پر لگے ہوئے سوئچ بورڈ کو گھورا۔ روشنی کا جو سسٹم اختیار کیا گیا تھا اس کے مطابق یہ ممکن تھا کہ سوئچوں کی مدد سے روشنی کو تیز، کم تیز یا بالکل ہلکا کیا جا سکے۔ اس نے اس سوئچ کا انتخاب کیا جو اسکے خیال میں مین سوئچ تھا۔ وہ ابھی سوئچ بورڈ کا معائنہ کر ہی رہا تھا کہ ڈنر جیکٹ پہنے ہوئے ایک شخص نے جو کلب کا منیجر معلوم ہوتا تھا اسے دیکھ کر

"تم وہاں کیا کر رہے ہو" اس نے نک کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا

نک نے جلدی سے مین سوئچ آف کر دیا اور پورا کمرہ تاریکی میں ڈوب گیا۔ ..... پھر اس نے جلدی سے وہ تمام لٹو گھما کر بند کر دیئے جن سے روشنی کی کمی بیشی کو کنٹرول کیا جاتا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ اگر کوئی شخص مین سوئچ آن بھی کرے تب بھی کمرے کی روشنی اتنی ہلکی رہے کہ واضح طور پر نہ دیکھا جا سکے۔

تاریکی ہوتے ہی ہر طرف سے تیز آوازیں اور ایک دو عورتوں کی چیخیں بھی سنائی دیں۔ نک انھیں نظر انداز کرتا ہوا خالی میز کی طرف بڑھا۔ منیجر نے اسے پکڑنے کی کوشش کی مگر نک نے اسے زور سے دھکا دیدیا۔ انتہائی پھرتی سے میز کے نیچے ہاتھ ڈال کر ٹٹولا۔ پیچ ہاتھ میں آتے ہی اسکو ڈبری کھولدی اور چند لمحوں کے اندر پلاسٹر کا شیر اس کے ہاتھ میں تھا۔

ابھی اس نے شیر فٹبل میں دبایا ہی تھا کہ کسی نے میں سوئچ آن کر دیا پھر جیسے ہی روشنی ہلکی ہونے کا احساس ہوا اسے تیز کرنے کے لئے بھی گھمائے جانے لگے۔ نک تیزی سے عقبی دروازے کی طرف چلا۔

"اسے پکڑو" منیجر چلایا۔

مگر لوگ اتنے الجھے ہوئے تھے کہ کوئی فوری ردعمل ظاہر نہیں ہوا۔ نک بڑے آرام سے پچھلے دروازے سے نکل کر سڑک پر آگیا جہاں ایک بلاک کے فاصلے پر اسکی کار کھڑی ہوئی تھی۔

رین ہیرو سٹر کو شیر حوالے کرنے سے پہلے نک اسے ایک ڈاکٹر کے پاس لے گیا اور اسکا ایکسرے فوٹو اتروایا اسے آپ اسکا جسمی کہہ لیں یا محض احتیاط جو اس پیشے میں برسوں کے تجربہ کے بعد اس میں پیدا ہو چکی تھی

"پلاسٹر کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے" ڈاکٹر نے بتایا۔

نک نے کندھے اچکائے اور اپنی راہ ہو لیا۔ پیر کے دن نیویارک میں رین ہیرو سٹر کے مکان پنک ویلیوٹ نے وہ شیر اسے دیدیا۔

"واقعی تم تیز کام کرنے والے ہو" رین نے تعریف کی۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہے، میں اس سے زیادہ مشکل اور خطرناک حالات میں اپنا کام انجام دے چکا ہوں" نک نے جواب دیا "تم نے رقم کا انتظام تو کر لیا ہوگا"

"پہلے مجھے اسے دیکھنے تو دو" وہ ہچکچاتے ہوئے بولی "ایک گھنٹے بعد فون پر بات کرنا"

نک نے آمادگی سے سر ہلایا اور رخصت ہو گیا مگر جب ایک گھنٹہ بعد اس نے رین کو فون کیا تو وہ کافی پریشان محسوس ہو رہی تھی۔

"خبر اچھی نہیں ہے" اس نے جواب دیا "مجھے دوسرے شیر کی ضرورت پڑے گی"

"یہ بات ہمارے معاہدے میں شامل نہیں تھی"

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ ممکن ہے دوسرا شیر بھی لانا پڑے" رین نے کہا "میں کچھ زیادہ رقم دیدوں گی"

"دوسرا شیر لانا بہت مشکل ہوگا"

"میں جانتی ہوں" رین نے جواب دیا "بہتر ہوگا کہ ہارٹ فورڈ کے کلب میں قسمت آزمائی کرو۔ وہ ان سب میں اہم ہے"

✣✣✣

تمام دن بارش ہوتی رہی تھی اور کیپٹل کلب کے تمام ممبران اپنے اپنے طور پر اس بارش کی شکایت کر رہے تھے اور شراب پی رہے تھے۔ ان کے ساتھ نک بھی گلاس پر گلاس خالی کئے جا رہا تھا۔ اس مرتبہ اس کے عارضی ممبر شپ کارڈ پر کلب کی ویٹرس کو کچھ زیادہ اعتراض معلوم ہو رہا تھا۔ مگر اس کے نوٹوں سے بھرے ہوئے بٹوے نے بات زیادہ بڑھنے نہ دی۔ دو تین گلاس خالی کرنے کے بعد نک اپنی میز سے اٹھ گیا اور ٹہلتا ہوا دوسری منزل پر جا نکلا۔ یہاں پرائیویٹ کیبن بنے ہوئے تھے جو صرف ہفتہ کے آخری ایام میں گاہکوں کی توجہ کا مرکز بنتے تھے۔ ہر کیبن میں ایک میز تھی جس پر ایک شیئر بھی موجود تھا۔ ابھی نک کی انگلیاں شیئر کو چھونے ہی پائی تھیں کہ پیچھے سے ایک آواز آئی۔

"ہمیں افسوس ہے جناب مگر آج شام صرف نچلی منزل کی میز ہی استعمال کی جا رہی ہیں"

نک نے جلدی سے گھوم کر دیکھا تو وہی ویٹرس کھڑی اسے گھور رہی تھی جس نے اسے عارضی ممبر شپ کارڈ دیا تھا۔ وہ جلدی سے مسکراتے ہوئے سیدھا ہو گیا۔

"اوہ مجھے معلوم تھا" اس نے جواب دیا "میں آج پہلی مرتبہ یہاں آیا ہوں"

مجبوراً اسے نیچے آنا پڑا۔ اب وہ کوئی ترکیب سوچ رہا تھا۔ پہلی چوری آسان تھی۔ لیکن وہ ہی لائٹ والی ترکیب یہاں نہیں چل سکتی تھی۔ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ منیجر مستقل طور پر سوئچ بورڈ کے آس پاس گھوم رہا تھا چنانچہ نک نے سگریٹ سلگایا۔ ایک اور گلاس کا آرڈر دیا اور اطمینان سے کچھ دیر انتظار کرنے کے لئے بیٹھ گیا۔

دس منٹ کے بعد وہ اٹھا۔ راہداری میں پہنچا اور اس مرتبہ مردانہ باتھ روم میں جا نکلا۔ وہاں ایک ردی کی ٹوکری رکھی ہوئی تھی۔ کاغذ کی تولیہ سے ہاتھ خشک کرنے کے بعد استعمال شدہ تولیہ ٹوکری میں پھینک دی جاتی تھی۔ کچھ پہلے سے پڑی تھیں کچھ نک نے توڑ مروڑ کر اور ڈال دیں۔ جب اتنی مقدار ہو گئی جو کچھ دیر تک سلگ کر دھواں دے سکیں تو اس نے ماچس کی دو تین تیلیاں سلگائیں اور ان میں آگ لگا دی۔ ٹوکری سے کسی بڑی آگ لگنے کا خطرہ نہیں تھا مگر ان سے اتنا دھواں پیدا ہو سکتا تھا جو چند لمحوں کے لئے لوگوں کو گھبرا دے۔

باتھ روم سے نکل کر راہداری میں چند قدم ہی چلا تھا کہ اس نے کسی کی چیخ کر آگ آگ کا شور بلند کرتے سنا۔ نک نے جلدی سے روشنی ہلکی کرنے کا لٹو گھمایا اور ایک قریبی میز پر جھک کر ڈبری کھولنے لگا

"سیدھے کھڑے ہو جاؤ مسٹر" کسی نے کہا۔

نک نے دل ہی دل میں مداخلت کنندہ کو ایک عجیب و غریب گالی

دی اور پلٹ کر دیکھا تو اپنے آپ کو ایک اعشاریہ ۳۸ زر دیں پایا جو ایک داڑھی والے کے ہاتھ میں دبا ہوا تھا۔

"میں ذرا اس شیر کو دیکھ رہا تھا۔ بہت صفائی کے ساتھ بنایا گیا ہے" اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔

"ضرور دیکھنا مسٹر نگ۔ پہلے مسٹر رسٹن سے ملاقات کر لو۔ وہ تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں۔"

وہ اسے سب سے اوپری منزل کے ایک آفس میں لے گیا۔ جہاں اسے تقریباً ایک گھنٹہ انتظار کرنا پڑا۔ اسکے بعد داڑھی والا پھر نمودار ہوا اور خوش خبری سنائی کہ مسٹر رسٹن اس سے ملاقات کرنے کے لئے فارغ ہو چکے ہیں۔ نک کو ایک بار پھر اسکی رہنمائی میں چلنا پڑا۔ اس تاخیر سے ایک بات بہرحال واضح تھی۔ کلب والے اس معاملے کو پولیس کے سپرد کرنا نہیں چاہتے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ایک گھنٹہ بہت ہوتا ہے اب تک اسے پولیس اسٹیشن پہونچ جانا چاہئے تھا۔ کئی کمرے طے کرنے کے بعد اسے ایک دفتر میں لے جایا گیا جہاں ایک بلے قد کا خوبصورت سا آدمی ایک بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا تھا۔

نک رسٹن کے اتنے فوٹو دیکھ چکا تھا کہ پہلی ہی نظر میں اسے پہچان گیا۔

"کیا بات ہے؟" اس نے نک کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

"کچھ نہیں۔ تمہارے آدمی کو غلط فہمی ہوئی ہے" نک نے جواب دیا۔

"تم نک ویلوٹ ہو" رسٹن نے سوال کیا۔

"معلوم ہوتا ہے میری شہرت یہاں بھی پہنچ چکی ہے" نک کے پاس اقرار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

"کچھ مخصوص حلقوں میں تم کافی مشہور ہو" رسٹن نے بتایا "ٹرینٹن کلب کے واقعے کے بعد ہم لوگ چوکنے ہو گئے تھے۔ جس ویٹر نے تمہیں اوپر دیکھا تھا اس نے فرنیز کو اطلاع دی" اس نے داڑھی والے کی طرف اشارہ کیا۔ "فرنیز تمام غلی کارروائیوں کا انچارج ہے"

داڑھی والے نے اثبات میں سر ہلایا مگر ریوالور کی نال نیچی نہیں کی۔

"تمہاری خدمات کس نے حاصل کی ہیں، ویلوٹ؟" رسٹن نے پوچھا۔

"یہ میرا پیشہ ورانہ راز ہے"

"بیکار باتیں مت کرو۔ میں جانتا ہوں تم رین بردسٹر کے لئے کام کر رہے ہو"

"معلوم ہوتا ہے تم ہر سوال کا جواب جانتے ہو"

"اسے پڑھو" رسٹن نے میز کی دراز سے ایک خط نکال کر اسکی طرف بڑھایا۔ خط ٹائپ کیا ہوا تھا مگر نک کو تقریباً یقین ہو گیا وہ رین ہی کا بھیجا ہوا ہے۔ لکھا تھا۔

"مسٹر رسٹن۔ میں اب تمہارے ذلیل راز سے واقف ہو چکی اور جلد ہی۔ تمام دنیا کو بھی معلوم ہو جائے گا۔ بہتر طریقہ تم مجھے لاکھ ڈالر ادا کر دو"

خط پر رین کے دستخط تھے اور چند روز پہلے کی تاریخ پڑی تھی۔

"وہ تمہیں بلیک میل کر رہی ہے" نک سچ مچ حیرت اور حیرت کی بات بھی تھی۔ اس کے سامنے جو شخص بیٹھا تھا اس اپنی تمام زندگی سابقہ اور موجودہ گھر کے اندر کی اور باہر کی کھول کر پبلک کے سامنے رکھ دی تھی۔ یہاں تک کہ وہ باتیں جنہیں کوئی ظاہر کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا پھر آخر ایسی کون بات باقی رہ گئی ہوگی جس کے انکشاف کی دھمکی دے کر کوئی اسے

"مجھے یاد آتا ہے کہ تم نے ایک مرتبہ کسی اجنبی نمائندے کو دیتے ہوئے کہا تھا کہ تم ایک ایسے آدمی ہو جسکی زندگی میں کوئی راز نہیں" نک نے پھر کہا۔

"بلاشبہ میں نے یہ کہا تھا" رسٹن نے جواب دیا "لیکن اس میرے ایک کلب مینیجر کو جس پر مجھے اعتماد تھا اپنی باتوں سے بہکا دیا۔ وہ مینیجر ملازمت چھوڑ کر جا چکا ہے"

"کیا وہ تمہیں جیل بھیج سکتی ہے"

"مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ میری عدم موجودگی میں فرنیز کلبوں کی نگرانی سنبھال سکتا ہے"

"پھر۔ پھر کیا بات ہے؟"

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ کیا بات ہے جس کے سلسلے میں وہ بلیک میل کر رہی ہے" رسٹن نے کہا "ظاہر ہے کہ اگر کوئی بات ہے بھی تو

نہیں تو جانے سے رہا"

نک اب بور ہونے لگا تھا۔ اس نے کمرے سے فرار کا کوئی راستہ تلاش کرنا چاہا مگر ایسا کوئی راستہ نہیں تھا۔

"اب تم کیا کرنا چاہتے ہو" اس نے پوچھا۔

"میں تمہاری شہرت سے واقف ہوں ویلوٹ" رسٹن نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے جواب دیا "تم چیزیں چراتے ہو۔ غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں؟"

"درست ہے"

"کوئی بھی چیز"

"ہاں۔ جو قیمتی نہ ہو۔ میں نقدی، ہیرے جواہرات یا قیمتی اشیاء نہیں چراتا۔ کیونکہ بہت سے لوگ پہلے ہی یہ کام کر رہے ہیں، اسلئے میں معاوضہ لے کر صرف ان چیزوں کے چرانے کا کام کرتا ہوں جو قیمتی نہ ہوں"

"معاوضہ کتنا ہوتا ہے؟"

"عام شرح بیس ہزار ڈالر ہے۔ لیکن کام خطرناک ہو تو تیس ہزار سے کم بات نہیں کرتا"

رسٹن نے ایک گہری سانس لی۔ وہ کچھ مطمئن اور مسرور نظر آنے لگا تھا

"اچھی بات ہے" اس نے کہا۔ "اس صورت میں میں تم سے وہ ہی شیر واپس لانے کے لئے کہوں گا۔ جو تم نے چرا کر رین کو دیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی شیر چرایا ہے تو وہ بھی"

"میں اس پیشکش کا کوئی مثبت جواب نہیں دے سکتا"

"میں تمہیں بیس ہزار ڈالر دینے کے لئے تیار ہوں، خواہ وہ ٹرینٹن کلب شیر ہو یا کہیں اور کا"

"تمہیں یہ کیسے معلوم کہ کچھ دوسرے شیر بھی ہو سکتے ہیں"

"اس نے مجھے خط لکھا ہے تو اسکا مطلب یہ ہی ہو سکتا ہے کہ اسکے پاس ضرور کوئی ثبوت موجود ہے"

"مجھے کچھ غور کرنے کی مہلت دو۔ میں نے آج تک کبھی کوئی چرائی ہوئی چیز دوبارہ نہیں چرائی"

"دیکھو ویلوٹ۔ فرنیز تمہیں ایک چور جانتے ہوئے گولی مار سکتا ہے۔ میں کاروباری آدمی ہوں۔ مجرموں کے کسی گروہ کا سردار نہیں ہوں"

"رین تمہیں بلیک میل کیوں کر رہی ہے" نک نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں"

"کیا تم نے اس کے باپ کی جائداد اور رہن رکھ کر واپس کرنے سے انکار کر دیا تھا؟"

"کچھ ایسی ہی بات تھی" رسٹن نے اعتراف کیا "اس معاملے کو مدت گزر گئی، اب وہ مجھ سے انتقام لینا چاہتی ہے"

"اتنی زیادہ مدت تو نہیں گزری ہوگی۔ رین کی عمر بیس سال سے زیادہ نہیں"

"بلیک میل کرنے کے لئے یہ عرصہ بھی کافی ہے" رسٹن نے جواب دیا۔

"تم میری پیشکش قبول کر رہے ہو یا نہیں"

"مجھے منظور ہے" آخر نک نے کہا۔

"تمہارے پاس اسکے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں تھا"

"شاید تم ٹھیک ہی کہتے ہو" نک نے جواب دیا۔

نک ویلوٹ اسی رات منہاٹن واپس آگیا اور دوسرے دن صبح اس نے رین بردسٹر سے ملاقات کی۔ اسے اتنی جلدی اسکی واپسی کی امید نہیں تھی۔

"کیا تم دوسرا شیر بھی لے آئے ہو" رین نے اشتیاق سے پوچھا۔

"نہیں" نک ایک سگریٹ سلگاتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا "تم رسٹن کو بلیک میل کر رہی ہو؟"

"کیا تم اس سے بات کر کے آئے ہو؟"

"ہاں"

"اور شاید اس نے تمہیں خرید لیا ہے"

"نہیں۔ اسے خریدنا تو نہیں کہہ سکتے، گر تم اسے بلیک میل کیوں کر رہی ہو؟"

"اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ میں تمہیں ایک کام کرنے کے لئے کافی معاوضہ پیش کر رہی ہوں۔ مسٹر ویلوٹ۔ اور توقع کرتی ہوں کہ اسے اپنے وعدے کے مطابق انجام دو گے"

"لیکن مجھے یہ تو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ کیا چکر ہے اور اس سلسلے میں میری اپنی پوزیشن کیا ہے"

"یہ کہ اگر تمہیں اپنی فیس درکار ہے تو ایک اور شیر چرا کر لانا ہوگا۔"

"ان شیروں کا بلیک میلنگ سے گہرا تعلق معلوم ہوتا ہے۔ جو شیر میں لا کر دے چکا ہوں وہ کہاں ہے۔"

"کیا میں تم پر اعتماد کر سکتی ہوں" رین نے اسے گھورتے ہوئے کہا "کیا میں کسی بھی مرد پر اعتبار کر سکتی ہوں۔"

"شاید تمہیں ماضی میں کوئی تلخ تجربہ ہو چکا ہے" نک نے جواب دیا "کہیں تم رمسٹن کے کسی کلب میں ویٹرس تو نہیں رہ چکی ہو"

"نہیں"

نک نے کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ رین شیر کہاں چھپا کر رکھ سکتی ہے۔

"کیا تم مجھ پر اعتماد کر سکتی ہو" آخر اس نے سوال کیا۔

"کسی نہ کسی پر تو اعتماد کرنا ہی پڑے گا" رین نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے جواب دیا "تم ٹھہرو، میں وہ شیر لے کر آتی ہوں۔ پھر تمہیں بتاؤں گی کہ میں اس کے لئے اتنی بڑی رقم کیوں ادا کر رہی ہوں۔"

اچانک نک کے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا۔ اس نے محسوس کیا کہ کم سے کم اب اسے شیر کو دوبارہ چرانے کی ضرورت نہیں رہی ہے۔

"رہنے دو" اس نے دفعتاً اٹھتے ہوئے کہا "میں جا رہا ہوں"

"کہاں" رین نے کچھ حیرت سے پوچھا

"واپس ہارٹ فورڈ" نک نے جواب دیا۔

٭ ٭ ٭

وہ ہارٹ فورڈ کے کیپٹل کلب کے باہر ایک فون بوتھ میں داخل ہوا۔ کلب کے نمبر ڈائل کئے اور رابطہ قائم ہونے پر رمسٹن سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

"ہیلو" چند لمحہ بعد رمسٹن کی آواز ابھری۔

"میں نک ویلوٹ بات کر رہا ہوں۔ میرا خیال ہے ہمیں ایک دوسری ملاقات کی ضرورت ہے" نک نے کہا "میں سوچ رہا تھا کہ شاید تم میرے ساتھ لانگ آئی لینڈ میں سمندر کی سیر کرنا پسند کرو گے۔ میری بوٹ یہاں سے صرف ایک گھنٹے کے فاصلے پر ساحل پر موجود ہے۔"

"میں بہت مصروف ہوں" جواب ملا "اس کے علاوہ میں سے نفرت کرتا ہوں، تمہیں جو کچھ کہنا ہے، فون پر کہہ سکتے ہو۔"

"میں کچھ بری خبر لایا ہوں۔"

"کیسی خبر؟"

"میں تمہاری پیشکش قبول نہیں کر سکتا۔"

"کیوں؟"

"میں صرف وہ چیزیں چراتا ہوں جنکی کوئی قیمت نہیں ہونے کے برابر ہو" نک نے جواب دیا "جبکہ وہ شیر رین بروسٹر کے بہت قیمت رکھتے ہیں۔ وہ ان کے لئے مجھے بیس ہزار ڈالر ادا کرنے کے لئے تیار ہے"

"لیکن"

"اسکا مطلب ہے کہ وہ آرٹ و فن کے نمونے ہیں۔ اور میرے دائرہ کار سے باہر ہے اسلئے میں انہیں نہیں چرا سکتا۔"

"بکواس مت کرو۔ سیدھی سی بات یہ ہے کہ تم اسکی عشق کے جال میں پھنس گئے ہو۔"

"ایسی کوئی بات نہیں"

"تم اس وقت کہاں سے بات کر رہے ہو؟"

"میں ہارٹ فورڈ میں موجود ہوں"

"تب تم کلب آ جاؤ۔ ہم اس سلسلہ میں تفصیلی گفتگو کر لیں"

"اچھی بات ہے، میں پانچ منٹ میں پہنچ رہا ہوں" نک نے جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔

وہ کلب میں داخل ہوا تو اسے اس وقت بالکل سنسان دو تین ویٹرس البتہ نظر آ رہی تھیں۔ ایک صفائی کرنے والا آدمی سے قالینوں کی گرد صاف کر رہا تھا۔ نک نے کلب کے کھانے کے کمرے جھانک کر دیکھا۔ اسے یہ دیکھ کر کوئی تعجب نہیں ہوا کہ تقریباً نصف زیادہ میزوں پر سے پلاسٹر کے شیر غائب ہیں۔

رمسٹن اپنے آفس میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"آخر یہ سب کیا چکر ہے" اس نے نک کو غور سے دیکھتے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ جیسا کہ میں نے تمہیں فون پر بتایا تھا۔ بات صرف اتنی ہے کہ اب میں تمہاری پیشکش منظور نہیں کر سکتا۔"

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔"

"مجھے افسوس ہے، مگر حقیقت یہی ہے۔"

اس کا مطلب ہے کہ مجھے فریزر کو بھیجنا پڑیگا۔ پھر رین کو کوئی نقصان پہونچ جائے تو میں ذمہ دار نہیں۔"

"اب اتنی دیر ہو چکی ہے کہ تم اسے دھمکا کر بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے" نک نے تیزی سے کہا "مجھے دو شیر اور مل گئے ہیں۔"

"تم مجھے ڈبل کراس کرنا چاہتے ہو" مل رمسٹن کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"میں نے صحیح معنوں میں کبھی تم سے شیر واپس لانے کا وعدہ نہیں کیا تھا" نک نے جواب دیا "جب میں نے محسوس کیا کہ رین کو دیا ہوا شیر نہیں چرا سکتا تو میں نے تمہارے ایک اور کلب سے دو مزید شیر چرا کر دے دیئے تاکہ وہ جو تجربہ کرنا چاہتی تھی اچھی طرح کر لے۔"

"تمہارے پاس مزید شیر ہرگز نہیں ہیں" رمسٹن نے کہا "اگر بھی تو وہ تمہارے یا رین کے لئے بالکل بیکار ہیں۔ جن شیروں کی اہمیت ہے وہ سب کے سب برابر کے کمرے میں مقفل کر دیئے گئے ہیں۔"

"کیا واقعی" نک مسکرایا "میرا مشورہ کہ پہلے تم انہیں ایک نظر لو پھر بات کرنا۔"

رمسٹن جلدی سے دوسرے کمرے میں گیا، جاتے ہوئے اس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ ابھی وہ ایک شیر کی طرف ہاتھ بڑھا ہی رہا تھا تیزی سے دروازہ کھولتے ہوئے اسے قریب جا پہونچا اور اس سے پہلے کہ رمسٹن کوئی اقدام کر سکے کاریوالور اس کے پچھلے حصہ سے لگا ہوا تھا۔

"مجھے ان میں سے دو شیروں کی ضرورت ہے" نک نے سخت لہجہ میں کہا "اگر تم اپنے آپ کو کوئی نقصان پہونچانا نہیں چاہتے تو اپنے ہاتھ سے دو شیر اٹھا کر مجھے دیدو۔"

رین بروسٹر اپنے مکان کے دروازے پر اسکا انتظار کر رہی تھی اس نے نک کو ایک بڑا سا پارسل اٹھائے آتے دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہوئے۔

"تم دوسرا شیر لے آئے" اس نے جلدی سے پوچھا

"بالکل" نک نے جواب دیا "اور مزید احتیاط کے خیال سے ایک بھی نہیں، دو لے آیا ہوں۔"

وہ اسے گھر کے اندر لے گئی۔

"بہت خوب" رین نے اسے حسب وعدہ رقم ادا کرتے ہوئے کہا "یہ رہی تمہاری فیس۔ اب تم اپنی موٹر بوٹ پر واپس جا کر کسی دوسری جل پری کا انتظار کر سکتے ہو۔"

دوبارہ کھلے سمندر میں پرجوش لہروں پر موٹر بوٹ دوڑانے کا خیال خوش کن تھا مگر وہ اس طرح رین کو چھوڑ کر بھی جانا نہیں چاہتا تھا۔

"میں ہوائی جہاز کے ذریعہ ہارٹ بورڈ سے یہاں پہونچا ہوں" اس نے بتایا "اور میرا خیال ہے کہ رمسٹن اور فریزر بھی کچھ زیادہ دور نہیں رہ گئے ہوں گے۔"

"رمسٹن مجھے کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتا" رین نے بڑی خود اعتمادی کے ساتھ جواب دیا۔

"یہ تم یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو۔ مجھے نہیں معلوم کہ تم اس کے خلاف کیوں ہو۔ یا تمہاری اس سے کیا دشمنی ہے۔ مگر میں مشورہ دونگا کہ اسے بلیک میل کرنے کا ارادہ ترک کر دو۔ وہ اس کا انتقام لئے بغیر نہیں رہے گا۔ اگر تمہارے پاس مجھے دینے کے لئے بیس ہزار ڈالر موجود ہو سکتے ہیں۔ تو کوئی تمہیں غریب نہیں کہہ سکتا۔ میرا مطلب ہے کہ تم غالباً اسے صرف روپیہ کے لئے بلیک میل کرنا نہیں چاہتی ہو گی۔"

"یہ تم نے کیسے سمجھ لیا۔ میرے نزدیک دولت کی بڑی اہمیت ہے۔ اتنی کہ تم اندازہ نہیں کر سکتے۔"

"رمسٹن اپنے کلبوں کے ذریعہ لاکھوں کروڑوں ڈالر کمانا چاہتا ہے۔ وہ تمہیں اپنے راستے کی دیوار بننے کی اجازت نہیں دیگا۔"

"تم اس بارے میں کچھ نہیں جانتے" رین نے پارسل کھول کر شیروں کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں تم غلطی پر ہو" نک بولا "میں تو مثال کے طور پر ان شیروں کے متعلق بھی بہت کچھ جانتا ہوں۔ میں نے راستے میں رک کر ان کا ایکسرے اتروایا تھا۔"

"پھر ڈاکٹر نے کیا رپورٹ دی؟"

"ہضم کی خرابی جو کہ ایک چھوٹے سے مائکروفون کی موجودگی کا نتیجہ ہے۔" نک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "یہ مائیکروفون شیر کے حلق میں فٹ کیا گیا ہے اسکا تعلق ایک ریڈیو ٹرانسمیٹر سے ہے جو شیر کے پیٹ میں لگا ہوا ہے۔ اور یہ وہ راز ہے جسکے انکشاف کی دھمکی دے کر فرنل رسٹن کو بلیک میل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے تمام کلب ایک آڈیٹر ہیں جن کے ذریعہ سے وہ اہم اور خفیہ معلومات حاصل کرتا ہے۔ وہ معلومات جن کا تعلق دستوری معاملات سے ہے۔ مثلاً ٹیکس کے قوانین درآمدی برآمدی پالیسی اور ان میں ہونے والی تبدیلیاں یا ان سے متعلق پاس ہونے والے قانون۔ وہ معلومات جن کو پبلک میں آنے سے پہلے بھانپنے کے لئے بہت سے لوگ لاکھوں خرچ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔"

نک اپنی بات کہنے میں اتنا محو تھا کہ وہ اپنے پیچھے کمرے کے دروازے کو کھلتے ہوئے بھی نہیں سن سکا۔ رین کے چونکنے پر وہ تیزی سے پلٹا مگر تب دیر ہو چکی تھی۔ رسٹن اور فریزر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اور فریزر کے ہاتھ میں ریوالور نمودار ہو چکا تھا نک نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا دیئے۔

"تم اندر کیسے آئے" رین نے پوچھا۔ رسٹن مسکرایا۔

"میرے پاس پرانے دنوں کی یادگار چابی ابھی تک موجود تھی" وہ بولا "میں کبھی کوئی چیز بیکار سمجھ کر نہیں پھینکتا" اس نے نک کی طرف دیکھا "ہیلو نک۔ مجھے تم سے دوبارہ اتنی جلدی ملنے کی امید نہیں تھی"

فریزر اتنی دیر میں گھوم کر نک اور رین کے پیچھے پہنچ گیا تھا۔

"لڑکی کو کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہئے" رسٹن نے اسے تاکید کی "مگر نک کوئی حرکت کرے تو تم اسے بلا تامل شوٹ کر سکتے ہو"

"یس باس" فریزر نے مستعدی سے جواب دیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ تم اس بارے میں کتنا کچھ جان چکے ہو" رسٹن نک سے مخاطب ہوا۔

"کافی حد تک" نک نے جواب دیا "میں جانتا ہوں کہ ہر ا کچھ شیروں میں مائکروفون اور ریڈیو ٹرانسمیٹر نصب تھے۔ بہ طاقت کے نہیں، بس اتنے کہ وہ میز پر ہونے والی گفتگو کو کسی دور کمرے میں موجود ٹیپ ریکارڈر تک پہنچا سکیں۔ سینٹ سازا اسمبلی کے ممبران بہت باتیں کرتے ہیں، خاص طور سے کھا کے بعد جب انہوں نے تھوڑی سی شراب بھی پی لی ہو۔ تم اسکا رکھتے تھے کہ اہم شخصیتوں کو ان میزوں پر بٹھایا جائے جن پر ڈا والے شیر لگے ہوئے تھے۔ پھر اس طرح حاصل ہونے والی معلوما جمع کر کے تم یا تو دوسرے لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہو خود ان سے فائدہ اٹھاتے ہو۔ تمہیں اپنے جیل جانے سے بھی زیا بات کا خوف تھا کہ کہیں رین تمہارے اس راز سے پردہ نہ اٹھا دے اس کے لئے جو بہلا شیر چنا گیا تھا۔ اس میں مائکروفون یا ٹرانسمیٹ نہیں تھا۔ چنانچہ رین کو ثبوت حاصل کرنے کے لئے دوسرے ش ضرورت تھی۔ صرف ایک میز کے الفاظ اتنے اہم نہیں تھے کہ د بنیاد پر کوئی ٹھوس قدم اٹھا سکتی۔ لیکن اگر تمہارے ان ٹرانسمی شیروں میں سے کوئی اس کے ہاتھ لگ جاتا ہے تو تمہیں ا کاروبار ختم کرنا پڑیگا۔"

"درست ہے لیکن اب صرف تم دونوں میرے قبضے شیر بھی مجھے واپس مل گئے ہیں۔"

"لے جاؤ تم اپنے شیر" رین روہانسی آواز میں بولی "کوئی ایسا طریقہ تلاش کر لوں گی جس سے تمہیں تباہ کیا جا"

رسٹن اسکی طرف بڑھا۔ اور شاید رین یہ سمجھی کہ وہ حملہ کرنا چاہتا ہے کہ اس نے پھرتی سے ایک شیر اٹھایا اور سر پر دے مارا۔ فریزر جو ریوالور تھامے مستعد کھڑا تھا جلدی آگے بڑھا۔ رین نے اسے بڑھتے دیکھا اور دوسرا شیر اٹھا کر مارنا چاہتی تھی کہ نک نے فریزر کی انگلی کو ٹریگر پر دبتے دیکھ روکنے کی کوشش کی مگر رسٹن اس سے بھی پہلے آگے بڑھ چکا

"میں نے تم سے کہا تھا کہ لڑکی کو نقصان نہیں پہنچنا یہ کہتے ہوئے اس نے رین کو ایک طرف دھکا دیدیا۔ مگر فریزر

دوسری طرف رین بھی بے اختیار رفتے ہوئے وہیں فرش پر دوزانو بیٹھ گئی۔

"کیا یہ زندہ بچ جائے گا" اس نے سسکیاں لیتے ہوئے نک سے پوچھا۔

"خدا ہی بہتر جانتا ہے" نک نے افسردگی سے جواب دیا۔

رسٹن اس کے دو گھنٹے بعد ہسپتال میں چل بسا۔ اس وقت رین نک کے کندھے سے لگی آنسو بہا رہی تھی اور پولیس فریزر سے سوالات پوچھنے میں مصروف تھی۔ آخر کار جب پولیس کی کارروائی تمام ہوئی تو نک رین کو سہارا دیتے ہوئے ہسپتال سے باہر لے چلا۔

"پولیس ابھی تم سے اور بھی سوالات کریگی" نک نے کہا "ہم کس جیب سے تمہارے گھر کی چابی نکالنا بھول گئے ہیں"

"بہتر ہوگا کہ میں خود ہی انہیں سب کچھ بتا دوں"

نک نے آگے بڑھ کر لفٹ کا بٹن دبایا۔

"اگر تم اس سے اتنی ہی محبت کرتی تھیں تو پھر اسے تباہ کرنا کیوں چاہتی تھیں" اس نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ تم میرے جذبات کا اندازہ نہیں لگا سکو گے" رین نے جواب دیا "یہ ایک طویل داستان اور بہت پہلے کی بات ہے"

"کچھ ایسے ہی الفاظ رسٹن نے بھی کہے تھے" نک کو یاد آگیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ رسٹن نے کہا تھا کہ وہ سمندر سے نفرت کرتا ہے۔ اور رین نے اسے اپنے نام کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا وہ بھی اسکی یادداشت میں موجود تھا۔

"کیا وہ تمہیں چھوڑ کر بھاگ نکلا تھا" نک نے آہستہ سے پوچھا

"ہاں۔ بہت دن گزرے۔ وہ مجھے اور میری ماں کو دنیا میں بے یار و مددگار چھوڑ کر گھر سے بھاگ گیا تھا" رین نے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا "شاید تم سمجھ ہی گئے ہوگے کہ وہ میرا باپ تھا"

لفٹ کا دروازہ کھل گیا تھا۔ رین نے رومال سے اپنی آنکھیں خشک کیں اور اندر داخل ہو گئی۔



سنسنی خیزی

سردی

کا موسم نک ویلوٹ نے گلوریا کے ساتھ تعطیلات میں بسر کیا۔ جب موسم میں حرارت پیدا ہوئی اور گلیوں میں بچوں کے کھیلنے کی آوازیں سُنائی دینے لگیں تو اُس نے بھی چھٹیوں کو خیرباد کہا اور کام کی طرف متوجہ ہوا۔!

مئی کی وہ خوشگوار صبح اتنی حسین تھی کہ اس روز اگر کوئی نک سے جنگی بحری جہاز چرانے کی فرمائش بھی کرتا تو وہ بلا تامل اسے قبول کرلیتا۔ لیکن جس عورت نے خط لکھ کر پارک میں اس سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی اس کے ذہن میں کچھ اور ہی تھا۔ نک ویلوٹ مقررہ وقت سے پہلے ہی گرین پارک میں پہنچ گیا اور ایک بینچ پر بیٹھ کر ماحول کی سادگی اور رنگینی سے لطف اندوز ہونے لگا۔ وہ ایک ایسی عورت کا انتظار کر رہا تھا جس نے گہرے رنگ کا دھوپ بچاؤ چشمہ لگا رکھا ہو اور سر پر سبز رنگ کی بڑی سی ہیٹ پہنی ہوئی ہو۔

"آپ ہی نک ویلوٹ ہیں۔؟"

اس نسوانی آواز کو سُن کر نک چونک گیا۔ اس نے نظریں اٹھا کر گہری نظروں سے اس عورت کا جائزہ لیا جو گہرے رنگ کا دھوپ بچاؤ چشمہ اور سبز رنگ کا ہیٹ پہنے اس کے سامنے کھڑی تھی۔ اس کا لباس سادہ تھا اور اس کی سلائی بہت عمدہ تھی۔ نک نے اندازہ لگایا کہ اس عورت کی عمر تیس سال کے قریب ہوگی۔ وہ پُرکشش اور خوبصورت تھی۔

"ہاں۔۔۔" نک نے جواب دیا۔ "تم ہی نے مجھے خط لکھ کر یہاں ملاقات کا وقت دیا تھا۔۔؟"

عورت نے اثبات میں سر ہلایا۔ "میرا نام کیرول ریچرڈ ہے" وہ اپنا تعارف کراتے ہوئے اس کے قریب بیٹھ گئی چند لمحے توقف کر کے بولی۔۔ "آپ معقول معاوضے پر دوسروں کے لئے چیزیں چراتے ہیں"

"ہاں۔ لیکن ہر چیز نہیں، صرف چند چیزیں اور وہ بھی شخص کے لئے نہیں۔ میری خدمات کا معاوضہ بیس ہزار ڈالر ہوتا ہے۔ اگر غیر معمولی طور پر خطرناک ہو تو تیس ہزار ڈالر۔"

"پیسے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ لیکن رازداری بہت اہم ہوتی ہے۔ یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹا سا شہر ہے جہاں ایک مشہور چرچ رہتا ہے۔ اس کا نام سرجن کینتھ ہے۔ آپ نے ضرور یہ نام سُنا ہوگا۔"

"نہیں۔ مجھے یاد نہیں پڑتا۔" نک نے جواب دیا۔

"پچھلے سال تبدیلیٔ قلب کے واقعے پر سرجن کا نام اخبارات میں بہت آیا تھا۔ وہ پچھلے دس سال سے انسانوں میں جگر اور گردے تبدیل کرنے پر تجربات کر رہا ہے۔ اس نے بندروں کے دماغ پر بھی بہت کام کیا جس میں اسے خاطر خواہ کامیابی بھی ہوئی۔"

"تو مجھ سے کیا چاہتی ہو۔؟ جانوروں کو چرانے کے لئے میں عام طور پر تیس ہزار ڈالر لیتا ہوں۔"

"جانور نہیں۔۔" کیرول آگے کی طرف جھک گئی اور سرگوشی میں بولی۔ "میں آرگن چوری کرانا چاہتی ہوں"

"آرگن!" نک ویلوٹ نے سوچتے ہوئے کہا۔ "تمہارا مطلب اس ہارمونیم سے ہے جو پیروں سے بجایا جاتا ہے۔؟"

"ہاں۔ ایسا ہی آرگن، جو سرجن کینتھ اپنے مکان کے قریب واقع چرچ میں بجاتا ہے۔"

نک ویلوٹ چند لمحے کچھ سوچتا رہا۔ اس نے پہلے کبھی کسی چرچ سے آرگن نہیں چرایا تھا۔

"وہ آرگن تمہارے لئے اتنا اہم کیوں ہے۔؟" نک نے دریافت کیا۔

"آنے والی سنچری کی سپر کو ایک بہت بڑی میوزک کمپنی سرجن کینتھ کے بجائے ہوئے آرگن کا ریکارڈ تیار کرے گی۔ سرجن اس چرچ میں آرگن بجائے گا اور اس کمپنی کے فنی ماہرین چرچ ہی میں اس کا ریکارڈ تیار کریں گے۔ چند ذاتی وجوہات کی بنا پر میں اس ریکارڈنگ کو رکوانا چاہتی ہوں۔ میرے سامنے دو ہی راستے ہیں۔ سرجن کینتھ کو غائب کرا دیا جائے یا اس آرگن کو۔ چونکہ میں پہلے حل کو پسند نہیں کرتی۔ یہ حل میری فطرت سے میل نہیں کھاتا اس لئے میں نے اس آرگن کو غائب کرانے کا فیصلہ کیا ہے"

"آرگن کو غائب کرا دیا جائے یا اسے تباہ کر دیا جائے دونوں صورتوں میں تمہارا مقصد حل ہو جاتا ہے" نک نے کہا۔

کیرول نے نفی میں سر کو جنبش دی۔ "نہیں۔ میں آرگن کو تباہ نہیں کرانا چاہتی۔ کیونکہ وہ چرچ کی ملکیت ہے اور مجھے چرچ سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں۔ آرگن کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔ میں یہ بھی نہیں چاہتی کہ آرگن کو چوری کرتے ہوئے چرچ کی عمارت کو کسی قسم کا غیر ضروری نقصان پہنچے۔۔"

"یہ شرائط بہت سخت ہیں۔ آرگن کوئی چھوٹی موٹی چیز نہیں ہوتی۔" نک نے اعتراض کیا۔

"مجھے احساس ہے۔ لیکن آپ کی فیس بھی معمولی نہیں ہے مسٹر ویلوٹ۔"

"میں اپنے ذاتی تجسس کے لئے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں" نک نے کہا۔ "یہ کام آپ کے لئے اتنا اہم کیوں ہے؟ اور سرجن کینتھ اور ریکارڈنگ کمپنی کے لئے اس کی کیا اہمیت ہے؟"

"میں آپ کو ذاتی وجوہات سے آگاہ نہیں کر سکتی مسٹر ویلوٹ" کیرول نے جواب دیا۔ "بیس ہزار ڈالر کے معاوضے کے عوض آپ کو اس قسم کے سوالات نہیں پوچھنے چاہئیں۔ دوسرے سوالوں کا جواب یہ ہے کہ سرجن کینتھ چرچ کے لئے آرگن مالی فائدے کی خاطر نہیں بجاتا بلکہ آرگن بجانا اس کا محبوب مشغلہ ہے۔ وہ آرگن ہماری ریاست کا بہترین آرگن ہے اور اس کی قیمت بازار میں ایک لاکھ ڈالر سے زیادہ ہے۔۔"

"آرگن کی قیمت سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں" نک ویلوٹ نے کہا "اس زمانے میں چراتے ہوئے آرگن کو فروخت کرنا ناممکن ہے۔ کسی کو آرگن کا شوق نہیں۔ اب تو یہ صرف چرچ تک محدود ہو گئے ہیں ان کی جسامت اتنی بڑی ہوتی ہے کہ عام گھروں میں ان کا رکھا جانا بھی ممکن نہیں۔"

"میں آپ کو ایک بات اور بتلا دوں" کیرول نے کہا "آرگن چوری کرانے سے میرا مقصد صرف اس ریکارڈنگ کو منسوخ کرانا ہے۔ جونہی کمپنی اس ریکارڈنگ کو منسوخ کرے گی آرگن چرچ کو واپس مل جائیگا۔ میں فون کر کے پادری صاحب کو اس جگہ سے آگاہ کر دوں گی جہاں آرگن چھپایا جائے گا۔"

"لیکن اس سے فائدہ؟ جب آرگن چرچ میں واپس آئے گا تو وہ کمپنی ریکارڈنگ کے لئے واپس آجائیگی" نک نے اعتراض کیا۔

"بے شک لیکن آرگن کی چوری اور دوبارہ ریکارڈنگ میں ایک طویل وقفہ آجائیگا کیونکہ اس قسم کے پروگرام مہینوں پہلے مرتب کئے جاتے ہیں۔"

"تو کیوں نہ سرجن کینتھ کو چند روز کے لئے اغوا کر لیا جائے"

نک نے تجویز پیش کی۔

"نہیں۔ میں سرجن کو کسی قسم کا نقصان پہنچانا نہیں چاہتی۔ آپ اس کا خاص طور پر خیال رکھیں مسٹر ویلوٹ۔"

نک ویلوٹ نے لاپرواہی سے کاندھے اُچکائے "بہت بہتر۔ چونکہ معاوضہ آپ ادا کر رہی ہیں اس لئے آپ کی خواہشات کا خیال رکھا جائیگا۔ جس وقت میں آرگن آپ کے حوالے کروں گا اسی وقت میں آپ سے پورا معاوضہ نقد رقم کی شکل میں لے لوں گا۔"

پارک ہرسٹ قصبہ دوسرے عام قصبوں کی طرح تھا۔ اس کے چاروں طرف کھیتوں کے کھیت تاحدِ نظر پھیلے ہوئے تھے۔ دوسرے قصبوں کی طرح اس کا ایک بازار تھا جو قصبے کے مرکز میں واقع تھا۔ وہاں کئی درجن دکانوں کے علاوہ ایک ڈاکخانہ، ریلوے سٹیشن، ایک ہوٹل اور ایک مقامی بینک تھا۔ قصبے کے باہر کی طرف جہاں رہائشی علاقہ تھا چرچ، اسکول اور قصبے کا واحد اسپتال واقع تھے۔ نک ویلوٹ نے اپنی بگاڑی جو اس نے کرائے پر لی تھی قصبے کے مرکز میں مقامی بینک کے سامنے روک دی۔ اسے یقین تھا کہ سرجن کینتھ جیسے مشہور اور متمول آدمی کا اس بینک میں ضرور کھاتہ ہوگا۔ اس بینک کا منیجر پستہ قد اور گنجے سر کا ادھیڑ آدمی تھا۔ نک ویلوٹ نے منیجر کو اپنا جعلی کارڈ دیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس کا تعلق ملک کے ایک مشہور بینک سے ہے۔ منیجر نے اس سے مصافحہ کیا۔

مجھے [illegible] کے بارے میں معلومات درکار ہیں" نک ویلوٹ نے کہا "یہ صاحب اس قصبے میں رہتے ہیں۔ کیا ان سے کاروباری معاملات بغیر کسی قسم کے خوف کے کئے جا سکتے ہیں؟"

"جی ہاں" منیجر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "آپ سرجن کینتھ سے کسی بھی قسم کے کاروباری معاملات کر سکتے ہیں۔ سرجن اس قصبے کے ممتاز ترین شہری ہیں۔ ہمارے بینک میں ان کا حساب کبھی پانچ حروف سے نیچے نہیں گیا۔"

"شکریہ۔ مجھے ان کی طرف سے کسی قسم کا اندیشہ تو نہیں تھا لیکن ہر بینک کے کچھ طے شدہ اصول ہوتے ہیں جن سے کبھی انحراف نہیں کیا جاتا" نک نے معذرتی انداز میں کہا "میری یہ چھان بین بھی ایک ایسی ہی لازمی کارروائی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ وہ بہت اچھے موسیقار ہیں؟"

"موسیقار تو نہیں۔۔۔ آپ کا اشارہ غالباً ان کے آرگن بجانے سے ہے؟ ہاں وہ ہر اتوار کو سہ پہر جب چرچ میں آرگن بجاتے ہیں اور بہت عمدہ بجاتے ہیں۔"

نک نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور مصافحہ کر کے واپسی کے لئے مڑا پھر اس طرح رک گیا جیسے اچانک اسے کوئی خیال آگیا ہو۔ "سرجن کینتھ

کے علاوہ میں ایک عورت کے بارے میں بھی تحقیق کر رہا ہوں۔" اس نے کہا "اس عورت کا نام کیرول رچرڈ ہے۔ وہ بھی اس قصبے میں رہتی ہے۔ کیا اس عورت کا کھاتہ آپ کے بینک میں ہے؟"

منیجر نے اثبات میں سر ہلایا "ہے تو لیکن اس کے ساتھ کسی قسم کا کاروبار کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ سمجھ لیجئے گا۔ اس نام کی اس قصبے میں صرف ایک ہی عورت ہے جس کے شوہر کا پچھلے مہینے انتقال ہوا ہے اور ورثے میں اس عورت کو جائداد سے زیادہ قرض خواہوں کے مطالبے ملے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کس طرح ان تمام قرضوں کو اتارے گی۔" نک ویلوٹ جب بینک سے باہر نکلا تو وہ سوچ رہا تھا کہ کیرول رچرڈ آخر کس طرح اسے بیس ہزار ڈالر ادا کرے گی!

جس گرجے سے نک ویلوٹ کو آرگن چرانا تھا وہ رہائشی علاقے میں آخری سرے پر واقع تھا۔ گرجے کی عمارت بہت وسیع اور بلند تھی۔ پارک ہرسٹ کی آبادی آخری مردم شماری کے مطابق بارہ ہزار تھی۔ بیشتر لوگ ذاتی مکانوں کے مالک تھے۔ آبادی سیدھے سادے اور مذہب پرست لوگوں کی تھی۔ نک ویلوٹ جوں جوں چرچ کے قریب آتا گیا آرگن بجنے کی آواز بلند ہوتی گئی۔ وہ گرجے کی سیڑھیوں پر چڑھتا چڑھتا دروازے پر رک گیا اور کان لگا کر آرگن کی آواز سننے لگا۔ آرگن کی آواز سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس پر مشق کی جا رہی ہے۔"

"کیا آپ کو موسیقی بہت پسند ہے؟" نک کو اپنی پشت پر آواز سنائی دی، اس نے مڑ کر دیکھا، ایک نوجوان پادری اس کے قریب کھڑا مسکرا رہا تھا۔ نک کو اپنی طرف متوجہ ہوتے دیکھ کر اس نے اپنا تعارف کرایا۔ "میرا نام میسن ہے میں اس گرجے کا پادری ہوں۔"

"مجھے نک ویلوٹ کہتے ہیں۔ میں اس شہر سے گزر رہا تھا کہ چرچ کو دیکھ کر رک گیا۔ سوچا ایک نظر دیکھ لوں۔"

پادری پھر مسکرایا "آرگن کی آواز آپ کو یہاں کھینچ لائی ہے۔ اس جیسا آرگن پوری ریاست میں اور کہیں نظر نہیں آئے گا۔ کیا آپ اسے دیکھنا پسند کریں گے؟"

"ضرور" نک نے کہا اور وہ پادری کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ چرچ کے آخری حصہ میں پہنچ کر نک حیرت سے بت بن گیا۔ اس کی نظروں کے سامنے عظیم الشان آرگن تھا۔ وہ اتنے بڑے آرگن کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"حیرت انگیز" وہ بڑبڑایا۔

پادری اسے حیرت زدہ دیکھ کر مسرور نظر آ رہا تھا "اجنبیوں کو آرگن دکھا کر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ اس میں کل ستانوے پائپ ہیں اسے بجانا ہر ایک کا کام نہیں۔"

آرگن پر بیٹھا ہوا شخص انہیں قریب آتا دیکھ کر اپنی نشست پر سے اٹھ گیا اس نے آرگن پر اپنی مشق روک دی۔ پادری نے نک کا تعارف اس سے کرایا۔ ان دونوں نے مل کر نک کو اس آرگن کے مختلف حصے دکھائے اور ہر حصے کی کارکردگی سمجھائی۔ نک ویلوٹ غور سے ان کی باتیں سنتا رہا اور سوالات کرتا رہا۔ "اگر کبھی آپ لوگوں کو اسے یہاں سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھنا پڑ جائے تو آپ لوگ کیا کریں گے؟" اس نے مصنوعی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔

"اس آرگن کو اس جگہ لگانے میں ماہرین کو ایک مہینہ لگا تھا اس لئے اسے یہاں سے ہٹانے میں بھی اس سے کم عرصہ نہیں لگے گا" پادری نے جواب دیا "ویسے اس کی نوبت نہیں آئے گی۔ یہ چرچ جب تک قائم ہے آرگن اسی جگہ نصب رہے گا۔"

"میں نے بینک میں کسی ڈاکٹر کا ذکر سنا تھا جو ہر اتوار کی سہ پہر آرگن بجاتا ہے۔ سنا ہے وہ اپنے فن میں ماہر ہے؟" نک نے معصومیت سے کہا

"اوہ سرجن کینتھ!" پادری نے کہا "جی ہاں وہ ہر اتوار کو آرگن بجاتے ہیں لیکن پچھلے کئی اتواروں سے غائب ہیں۔ سنیچر کو وہ ہمارے چرچ میں آرگن پر کئی دھنیں ریکارڈ کرا رہے ہیں۔ یہ ہمارے چرچ کے لئے باعث عزت و افتخار ہوگا۔"

"اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ڈاکٹر صاحب پیشہ ور آرگن نواز ہیں"

"نہیں نہیں آرگن بجانا تو ان کا مشغلہ ہے اور اس آرگن پر مشق کرتے ہوئے انہیں اتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ وہ اس کی ایک ایک کیل اور اسکرو سے واقف ہو گئے ہیں۔ میوزک کمپنی کی درخواست پر وہ ریکارڈنگ پر تیار ہوئے ہیں" نک کچھ دیر پادری سے گفتگو کرتا رہا پھر اجازت لے کر چرچ سے باہر آ گیا۔

اسی رات کیرول نے نک ویلوٹ کو اس کے ہوٹل پر ٹیلیفون کیا۔

"مجھے آپ کے یہاں پہنچنے پر مسرت ہوئی مسٹر ویلوٹ۔ کیا آپ نے چوری کے کوئی منصوبہ بنا لیا؟"

نک نے جواب دینے سے پہلے سگریٹ کا ایک گہرا کش لیا اور ریسیور میں بولا "آرگن کو دیکھنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اسے چرانا ناممکن ہے۔"

"اگر یہ کام آسان ہوتا تو میں آپ کی خدمات کیوں حاصل کرتی" کیرول نے کہا "اس کام کے لئے میں آپ کو بیس ہزار ڈالر ادا کر رہی ہوں۔ میں نے سنا تھا کہ آپ صرف غیر معمولی چوریوں میں دلچسپی لیتے ہیں؟"

"پھر ——"

"میں نے صرف یہ کہا ہے کہ آرگن چرانا ناممکن ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ میں آپ کا کام نہیں کر سکتا یا نہیں کروں گا" نک نے کہا "آئندہ مجھے فون کرنے کی ضرورت نہیں آپ بس رقم تیار رکھیں۔" ریسیور کریڈل پر رکھ کر نک نے سادے کاغذ پر چند سطریں لکھیں —— کل مجھے مقامی لائبریری میں جانا ہے اس وقت —— اچانک ایک خیال آتے ہی نک کا ہاتھ رک گیا۔ اس نے ٹیلیفون ڈائرکٹری اٹھائی اور اس کے اوراق پلٹنے لگا۔ وہ ڈائرکٹری میں کیرول رچرڈ کے نام اور اس کا فون نمبر تلاش کر رہا تھا۔ مطلوبہ نمبر ملنے کے بعد اس نے ڈائل پر نمبر گھمائے اور دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سننے لگا۔ پانچویں مرتبہ گھنٹی بجنے پر دوسری طرف ایک عورت نے ریسیور اٹھایا۔

"ہیلو۔ دیکھئے میں مسٹر رچرڈ سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں" نک نے کہا

"میں کیرول رچرڈ بول رہی ہوں، ان کی بیوہ۔ مسٹر رچرڈ کا ایک مہینے قبل انتقال ہو گیا ہے" عورت نے جواب دیا۔

"اوہ۔ بہت افسوس ہوا یہ سن کر" نک نے متاسف لہجے میں کہا "دیکھئے میرا نام گورڈن ڈریک ہے اور میں چرچ کے متعلق ایک معاملے کی تحقیق کر رہا ہوں۔ آپ نے اس بڑے سے آرگن کو ضرور دیکھا ہوگا جو چرچ میں موجود ہے؟"

"جی ہاں"

"کیا آپ کے شوہر کو آرگن سے دلچسپی تھی؟"

"جی نہیں۔ میرے شوہر ایک بیمہ کمپنی سے تعلق رکھتے تھے۔"

"کیا میں آپ کے شوہر کی موت کی وجہ دریافت کر سکتا ہوں خاتون؟"

"یہ کوئی راز کی بات نہیں" سوگوار بیوہ نے کہا "ان کا انتقال آپریشن کے دوران ہوا تھا اور میں آپریشن کرنے والے سرجن کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔ میرے شوہر کی موت ان کی لاپرواہی کا نتیجہ تھی ورنہ اس معمولی آپریشن میں کوئی بھی نہیں مرتا"

"آپریشن کرنے والا سرجن کون تھا خاتون؟"

"سرجن کینتھ —— جی ہاں وہی مشہور زمانہ سرجن میرے شوہر کا قاتل ہے۔"

نک ویلوٹ فون کا سلسلہ منقطع کر کے بہت دیر تک گہری سوچ میں ڈوبا رہا۔ اس گفتگو سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ کیرول سرجن کینتھ کو اپنے شوہر کی موت کا ذمہ دار سمجھتی تھی اور آرگن چوری کرا کر وہ اس طرح سرجن سے انتقام لینا چاہتی تھی —— اب الجھن یہ پیدا ہو گئی تھی کہ جس عورت نے خود کو کیرول رچرڈ ظاہر کر کے اس کی خدمات حاصل کی تھیں وہ اصلی کیرول رچرڈ نہیں تھی کیونکہ جس عورت سے اس نے ابھی ابھی فون پر بات کی تھی اس کی آواز اس عورت سے مختلف تھی جس نے تھوڑی دیر پہلے اسے فون کر کے یہ پوچھنا چاہا تھا کہ اس نے آرگن کو چوری کرنے کے لئے کیا منصوبہ بنایا ہے۔

آخر یہ دوسری عورت کون ہے جو خود کو مرحوم رچرڈ کی بیوہ ظاہر کرتی ہے اور اس کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟ اسے بینک سے پہلے ہی یہ اطلاع مل گئی تھی کہ کیرول گلے گلے تک قرضے کی دلدل میں دھنسی ہوئی ہے اس لئے بظاہر وہ اس کے معاوضے کی بیس ہزار ڈالر جیسی خطیر رقم ادا نہیں کر سکتی اور اب یہ دوسری الجھن تھی۔

دوسرے روز نک ویلوٹ مقامی لائبریری گیا اور کئی گھنٹے ان کتابوں میں سر کھپاتا رہا جن میں آرگن کے متعلق مضامین اور خاکے موجود تھے۔ نک ان خاکوں کو دیکھ دیکھ کر اپنی نوٹ بک میں خاص خاص باتیں لکھتا رہا اور پھر یہ سوچنے لگا کہ چرچ میں موجود اس عظیم الشان آرگن کو کھولنے میں کتنے ہفتے لگیں گے۔ اس روز منگل تھا اور سنیچر سے پہلے اسے یہ کام انجام دینا تھا اس کے لئے صرف چار دن تھے۔

لائبریری سے فارغ ہو کر نک ویلوٹ اپنی گاڑی قصبے کے اس علاقے میں لایا جہاں بڑے بڑے بنگلے نما مکانات بنے ہوئے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ اپنی گاڑی چلاتے ہوئے مکانوں پر لگی ہوئی ناموں کی تختیاں پڑھتا جا رہا تھا۔ اسے سرجن کینتھ کا مکان تلاش کرنے میں زیادہ دقت نہیں لگا۔ اس مکان کو غور سے ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ آگے بڑھ گیا اور چند مکان چھوڑ کر اس نے اپنی گاڑی ایک ایسے بنگلے کے سامنے روکی جہاں اسے بیرونی دروازے کے سامنے لان پر ایک عمر رسیدہ آدمی اخبار پڑھتا ہوا نظر آیا۔ نک اطمینان سے گاڑی سے اترا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ عمر رسیدہ آدمی نے اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر اخبار میز پر رکھ دیا۔

"ڈاکٹر کینتھ کا مکان یہی ہے؟" نک نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ چار بنگلے چھوڑ کر اس طرف رہتے ہیں لیکن وہ آپ کو گھر پر نہیں ملیں گے۔ وہ تقریباً ایک مہینے سے اپنے مکان پر نہیں ہیں۔"

"اوہ!" نک نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا "میں حیران تھا کہ ڈاکٹر صاحب کہاں چلے گئے۔ میں دراصل ان کے کلب کا دوست ہوں۔ آج ادھر سے گذر رہا تھا تو سوچا کہ ڈاکٹر صاحب کی خیریت معلوم کر لوں کافی عرصے سے کلب میں نظر نہیں آئے۔"

"کمال ہے آپ کو نہیں معلوم" عمر رسیدہ آدمی نے دھیمے لہجے میں کہا "یہ اب کوئی راز نہیں رہا کہ سرجن کا ایک مریض آپریشن کے دوران مر گیا تھا اس کی بیوہ کا کہنا ہے کہ اس کے شوہر کی موت سرجن کی لاپرواہی سے واقع ہوئی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ وہ سرجن پر عدالت میں دعویٰ کر رہی ہے اور اس نے

سرجن کو کئی دھمکی آمیز خط بھی لکھے ہیں۔ یہ قربِ قیامت کی نشانی ہے۔ عورتیں بھی اب دھمکی آمیز خط لکھنے لگی ہیں۔ بیچارہ سرجن اور اس کی بیوی اس اسکینڈل سے گھبرا کر تعطیلات گزارنے کہیں چلے گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ پہاڑوں میں واقع اپنی کاٹیج میں ہوں گے لیکن سنیچر کے روز سرجن کو قصبے میں آنا ہوگا کیونکہ اسے آرگن پر کئی مقدس دھنیں ریکارڈ کرانی ہیں۔"

نک ویلوٹ نے بڑے میاں کا شکریہ ادا کیا اور اپنی کار میں آکر بیٹھ گیا پھر وہ آہستہ آہستہ گاڑی چلانے لگا اس کا ذہن کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

جمعرات کو رات کے گیارہ بجے تک ویلوٹ چرچ کے بغلی دروازے پر جھکا ہوا اس کا تالہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے اس کام میں ایک منٹ سے زیادہ وقت نہیں لگا۔ اس نے احتیاط سے دروازے کو اندر سے بند کیا اور جیب میں سے ایک چھوٹی سی ٹارچ نکال کر اندھیرے میں راستہ تلاش کرتا ہوا آرگن کے قریب پہنچ گیا۔

نک ویلوٹ ٹارچ کی مدد سے آرگن کے پیچیدہ حصوں کو دیکھنے میں اتنا محو تھا کہ اُسے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے اُس شخص کی موجودگی کا احساس نہیں ہو سکا، جو بہت غور سے اُسکی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔ پھر جب اُسکے چہرے پر ایک طاقتور ٹارچ کی روشنی پڑی تو وہ بُری طرح اُچھلا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اندھیرے میں ایک سخت آواز اُبھری، نک کا دل ڈوبنے لگا۔ آج جو غلطی اُس سے ہوئی تھی، وہ اتنی بچگانہ تھی کہ اناڑی سے اناڑی چور بھی اس غلطی کا مرتکب نہ ہوتا — وہ بہت بُری طرح پھنس گیا تھا۔

سنیچر کی صبح پادری نے چرچ کا داخلی دروازہ خلافِ معمول بہت پہلے کھول دیا اور تھوڑی دیر بعد وہاں عجیب سی چہل پہل ہو گئی۔ میوزک کمپنی کا ٹرک ضروری آلات اور فنی ماہرین کو لے کر چرچ پہنچ گیا تھا، پہلے سے طے شدہ مقامات پر مائیکروفون لگائے جا رہے تھے، اسٹیریو ٹیپ ریکارڈ تیار کئے جا رہے تھے، ماہرین عجیب و غریب مشینوں پر لگے ہوئے ڈائل چیک کر رہے تھے۔ پادری میسن اِن انتظامات سے بہت خوش تھا، وہ بے چینی سے سرجن کینتھ کا انتظار کر رہا تھا۔ تمام انتظامات مکمل ہونے کے بعد وہ سرجن کی آمد کا انتظار کرنے لگے جو مقررہ وقت پر چرچ پہنچ گیا، پادری نے آگے بڑھ کر بڑی گرمجوشی سے اُس کا استقبال کیا، سرجن کینتھ دراز قد اور سفید بالوں والا ایک باوقار آدمی تھا، اُس نے ریکارڈنگ کیلئے کئے گئے انتظامات پر ایک طائرانہ نظر ڈال کر مطمئن انداز میں سر ہلایا۔ "سب ٹھیک ہے۔"

اُس نے کہا۔ "مجھے مشق کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ میرا لباس زیادہ گرد آلود تو نہیں؟"

"نہیں ڈاکٹر! گرد آلود کپڑے آپکے کام میں حارج نہیں ہو سکتے۔" پادری نے کہا۔ اور سرجن کے ساتھ آرگن کی طرف بڑھا۔ سرجن کینتھ سیڑھیاں چڑھتا ہوا آرگن پر پہنچ گیا اور خاموشی سے ریکارڈنگ کرنیوالوں کے اشارے کا انتظار کرنے لگا۔

"ڈاکٹر آپ مقدس دھنیں ریکارڈ کرانے سے پہلے کچھ اور بجائیں تاکہ ہم آوازوں کی ہم آہنگی چیک کر کے اپنے آلات درست کر لیں۔" ریکارڈنگ پروڈیوسر نے سرجن کینتھ کے قریب آتے ہوئے کہا۔ سرجن نے اثبات میں سر ہلایا اور آرگن کی طرف توجہ مبذول کر کے اُسکے بورڈ کو اُنگلیوں سے چھوا۔ آرگن سے کوئی آواز نہیں نکلی۔ سرجن نے دوبارہ کوشش کی لیکن اس مرتبہ بھی آرگن سے کسی قسم کی آواز نہیں نکلی، وہ حیرت بھری نظروں سے آرگن کو دیکھنے لگا۔ ریکارڈنگ پروڈیوسر ڈاکٹر کینتھ کو ہٹا کر خود اُسکی جگہ بیٹھ گیا اور آرگن کے بورڈ پر اُنگلیاں چلانے لگا۔ جب آرگن سے کسی قسم کی آواز نہیں نکلی تو وہ سر کھجاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"کیا بات ہے، آرگن کو کیا ہو گیا؟" پادری میسن نے پوچھا۔

میوزک کمپنی کے تمام فنی ماہرین آرگن کا نقص تلاش کرنے میں جُٹ گئے، بہت جلد اُنہیں چور کے اُس کارنامے کا علم ہو گیا جس کی وجہ سے آرگن میں آواز پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ پروڈیوسر نے ہنستے ہوئے ڈاکٹر کینتھ اور پادری میسن کو دیکھا۔ "حیرت انگیز اور دلچسپ" اُس نے کہا۔ "عام فہم زبان میں اس نقص کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ کسی نے آپکے اس آرگن کی آواز چُرالی ہے۔"

***

دوسرے روز کیرول نے نک ویلوٹ کو اُس کے ہوٹل میں فون کیا۔ نک اُسکے فون کا انتظار کر رہا تھا۔ "آپنے کمال کر دیا مسٹر ویلوٹ!" کیرول نے کہا۔ "حالانکہ آپنے آرگن نہیں چُرایا اسکے باوجود میرا مقصد حل ہو گیا، آخر آپنے یہ کام کس طرح کیا؟"

نک ویلوٹ نے ٹیلیفون اپنی گود میں رکھ لیا اور کمرے کی چھت کو دیکھنے لگا۔ "آپ کی طرف میری کچھ رقم نکلتی ہے خاتون!"

"وہ آپ کو ملجائے گی۔ لیکن آخر آپنے یہ کام کس طرح کیا؟"

"اُسکے لئے میں نے پہلے لائبریری جا کر آرگن پر بہت کچھ پڑھا اور اُسکے آواز پیدا کرنے والے نظام کو اچھی طرح سمجھا۔ اگر میں آپکو تفصیل

بتلاؤں گا تو آپ کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آئے گا۔ بس اتنا سمجھ لیجئے کہ مجھے اس پورے آرگن میں سے ایک درمیانی مشین نکالنی پڑی تھی، اسکے علاوہ کچھ قسمت بھی مہربان تھی مجھ پر، ورنہ شاید میں یہ کام اتنی آسانی سے انجام نہ دے پاتا۔"

"کیا مطلب؟"

"میں جمعرات کی رات کو چوری چھپے چرچ میں داخل ہوا تھا اور جس وقت میں آرگن کا معائنہ کرتے ہوئے اس قسم کی حرکت کے بارے میں سوچ رہا تھا تو مجھے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا گیا۔ مجھے پکڑنے والا چرچ کا اپنا آرگن بجانے والا تھا۔ آپ شاید اسے جانتی ہوں اُس کا نام کرٹس ہے۔ میں نے اُس پر اپنی آمد کا مقصد ظاہر کیا تو وہ مجھے پولیس کے حوالے کرنیکی بجائے میری مدد کرنے پر تیار ہو گیا، وہ ڈاکٹر کینتھ سے نفرت کرتا ہے اُس نے مجھے اس مشین کے نکالنے کا مشورہ دیا اور اس کام میں میری مدد کی۔"

"اُس مشین کا کیا ہوا جو آپنے آرگن سے نکالی تھی؟"

"وہ مشین کرٹس کے پاس ہے، وہ چند روز بعد اُسے کہیں پڑا ہوا پائے گا۔ اب معاملے کی بات ہونی چاہئے، کیا آپ رقم لے کر میرے ہوٹل میں آرہی ہیں؟"

"نہیں۔ میرا اس طرح ہوٹل میں آنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔"

"اور اس طرح ٹیلیفون پر گفتگو کرنا خطرناک نہیں ہے؟"

"نہیں، ہمارے قصبے میں نہیں، ہمارے یہاں کسی پولیس والے نے کبھی ٹیلیفون ٹیپ کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں ہوگا اسکے علاوہ شہریوں کی گفتگو ٹیپ کرنا ہماری ریاست میں غیر قانونی ہے۔"

"تو پھر ہماری ملاقات کس جگہ ہو رہی ہے؟" نک نے پوچھا۔

دوسری جانب چند لمحے خاموشی طاری رہی۔ "میں شہر سے باہر آپ سے ملوں گی جب آپ پُل عبور کر کے شہر سے باہر نکلیں گے تو پُل کے جنوب میں سڑک پر کچھ آگے جا کر لکڑی کا ایک کیبن بنا ہوا ہے، آپ وہاں میرا انتظار کریں میں آرہی ہوں۔"

نک نے فون بند کر کے جلدی جلدی اپنا سامان سمیٹا اور سوٹ کیس گاڑی میں رکھ کر لکڑی کے کیبن کی طرف چل دیا۔ وہ کیبن آئس کریم والے کا تھا اُس نے ایک آئس کریم خریدی اور گاڑی میں بیٹھ کر کیرول کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ایک گاڑی اُسکے قریب آکر رُکی اور ایک عورت سیاہ رنگ کے لباس میں باہر نکلی۔ اُس نے نک کی گاڑی کا دروازہ کھولا اور بلا جھجک اسکے قریب بیٹھ گئی۔ "آپ ہی مسٹر ویلوٹ ہیں؟" عورت نے پوچھا۔

"جی ہاں خاتون! آپ سے مل کر بڑی مسرت ہوئی۔ کیا میں آپ کا نام دریافت کر سکتا ہوں؟"

"کیرول رچرڈ۔" عورت نے جواب دیا۔ "مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اگر میں اس جگہ آپ سے ملاقات کروں تو آپ مجھے میرے شوہر کی موت کے بارے میں نئی معلومات مہیا کرینگے۔"

نک ویلوٹ نے عقبی آئینے کی طرف دیکھا اُسے پولیس کی دو گاڑیاں نظر آئیں، جو اُن کے قریب پہنچ گئی تھیں اور وہ گاڑیاں اُسکی گاڑی کو گھیرے میں لے رہی تھیں، اُس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ "مجھے افسوس ہے خاتون!" اُس نے کہا۔ "کسی نے ہم دونوں کو بڑی صفائی سے بے وقوف بنایا ہے۔"

***

تھوڑی دیر بعد نک ویلوٹ اس عورت کے ساتھ تھانے میں بیٹھا ہوا تھا، نک کے سامنے بیٹھا ہوا سُراغرساں ذہین اور ہوشیار نظر آتا تھا، وہ بہت گہری نظروں سے اُسکا جائزہ لے رہا تھا۔ "تم اب بھی اس بات سے انکار کرتے ہو کہ کیرول رچرڈ نے آرگن کو تباہ کرنے کے لئے تمہاری خدمات حاصل کی تھیں؟" پولیس جاسوس نے دوسری مرتبہ پوچھا۔

"بے شک میں انکار کرتا ہوں۔" نک نے جواب دیا "سب سے پہلی بات تو یہ کہ آرگن کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا ہے اُسے تباہ کرنا تو دور کی بات ہے، دوسری بات یہ کہ یہ عورت جو میرے پاس بیٹھی ہے اور خود کو کیرول رچرڈ کہتی ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں اور آج سے پہلے میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔"

سراغرساں نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیگرام کو اُٹھا کر دوبارہ پڑھا۔ "ویلوٹ! میں نے تمہارے متعلق تحقیق کر لی ہے۔ پولیس میں تمہارا ریکارڈ اچھا نہیں ہے!"

"نہ ہو۔ میں تو اِس شہر سے گزر رہا تھا۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔"

"ہمیں ٹیلیفون پر اطلاع ملی تھی کہ کیرول رچرڈ شہر سے باہر تم سے ملنے آرہی ہے تاکہ تمہیں آرگن کو تباہ کرنے کا معاوضہ ادا کر سکے، یہ اطلاع درست ثابت ہوئی، تم اور کیرول رچرڈ وہاں

موجود تھے، ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔"

"اگر وہ مجھے رقم دینے آئی تھی تو آخر وہ رقم کہاں گئی؟"

"ہم تلاش کر رہے ہیں۔ بہت جلد ہمیں رقم بھی مل جائیگی۔"

سراغرساں کے غیر یقینی انداز نے نک کو اور بے چین کر دیا۔ "تم ہمیں یہاں دس منٹ سے زیادہ نہیں روک سکتے کیونکہ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا، اسکے علاوہ تم کسی طرح بھی آرگن میں پیدا ہونیوالے نقص سے میرا تعلق ثابت نہیں کر سکتے۔"

"پادری صاحب یہاں تشریف لائے ہیں تاکہ وہ تمہاری شناخت کر سکیں اسکے بعد ہی میں کچھ سوچوں گا۔"

یہ خبر سُن کر نک کے ہوش اُڑ گئے لیکن اُس نے اپنے چہرے پر برسنے والی معصومیت کو برقرار رکھا ــــ "اور جناب سراغرساں صاحب! یہ تو بتایئے آخر اس عورت نے میری خدمات کیوں حاصل کیں؟"

"کیرول رچرڈ کے شوہر کا انتقال پچھلے مہینے ہوا ہے اُس کا انتقال ایک آپریشن کے دوران ہوا تھا جو ڈاکٹر کینتھ کر رہے تھے، اُن کا خیال ہے کہ اُن کے شوہر کا انتقال ڈاکٹر کینتھ کی لاپرواہی سے ہوا ہے انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو عدالتی چارہ جوئی کی دھمکی دی اور دھمکی آمیز خطوط بھی لکھے، ڈاکٹر صاحب کی بیوی کا بیان ہے کہ اس عورت نے ٹیلیفون پر انہیں بھی دھمکیاں دیں اور کہا کہ وہ اپنے شوہر کا عبرتناک انتقام لے گی۔"

"میں نے کوئی خط نہیں لکھا، میں نے کسی کو فون نہیں کیا ڈاکٹر کی بیوی جھوٹی ہے۔" کیرول رچرڈ نے پہلی مرتبہ زبان کھولی۔

"کیا آپنے عدالتی چارہ جوئی کی دھمکی نہیں دی؟"

"میں اس سے انکار نہیں کرونگی اور میں اپنے ارادے پر اٹل ہوں۔"

"خیر۔ آرگن کو بیکار کرانے کے لئے اُنہوں نے تمہاری خدمات حاصل کیں تاکہ ڈاکٹر کینتھ آرگن پر مقدس دُھنوں کی ریکارڈنگ نہ کر اسکے، یہی اُسکے انتقام کا ایک حصہ ہے۔"

"میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں کہ میں نے اس شخص کو آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔" کیرول رچرڈ نے کہا۔

اتنے میں دروازہ کھُلا اور پادری مسن ایک سادہ لباس پولیس والے کے ساتھ اندر داخل ہوئے، انہوں نے پہلے نک ولیوٹ کو دیکھا اور پھر پولیس جاسوس کو۔

"تشریف رکھئے جناب! آپسے مل کر بڑی مسرت ہوئی اور آپ کو زحمت دینے پر میں شرمندہ بھی ہوں، فادر آپ ذرا اس شخص کو غور سے دیکھ کر بتلائیں کہ کیا یہ وہی آدمی ہے، جو پچھلے ہفتے آپکے چرچ میں آیا تھا اور جسے آپنے آرگن دکھایا تھا۔؟"

"ہاں، یہ وہی آدمی ہے لیکن....."

"بس اتنا ہی کافی ہے فادر! آپ کی شہادت عدالت میں بڑی اہم ثابت ہوگی۔" سراغرساں نے مسکراتی ہوئی نظروں سے نک ولیوٹ کو دیکھا۔

"لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔" پادری نے کہا۔

"کہ اب ہمارا آرگن مکمل ہے، میرا مطلب ہے کہ اس کا کوئی حصہ غائب نہیں کل رات کسی نے آرگن کا غائب شدہ حصہ دوبارہ اسی جگہ لگادیا اور جب آج صبح کرسٹل نے آرگن کو بجایا تو وہ دوبارہ بجنے لگا۔"

سراغرساں مُنہ پھاڑے چند لمحے غیر یقینی انداز میں پادری کو دیکھتا رہا۔ پھر اُس نے کھا جانے والی نظروں سے نک ولیوٹ کو دیکھا جو بڑے اطمینان سے مسکرا رہا تھا۔

آدھ گھنٹے بعد نک ولیوٹ سر جن کینتھ کے مکان پر کھڑا تھا اُس نے اطلاعی گھنٹی بجائی، کچھ دیر بعد اندر سے ایک عورت نے جھانک کر باہر دیکھا۔

"مسز کینتھ؟" نک نے عورت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"درست ہے!" عورت نے جواب دیا۔

"پہلے مجھے یقین نہیں تھا۔ لیکن اب تمہیں دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے، حالانکہ تم بغیر چشمے اور ہیٹ کے بہت بدلی بدلی نظر آرہی ہو۔"

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر!" ڈاکٹر کی بیوی نے غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں مسز کینتھ! غلط فہمی مجھے نہیں آپ کو ہوئی ہے تمہارا خیال تھا کہ تم میری قیس دئے بغیر مجھ سے جان چھڑا لوگی۔ کیا تمہارے شوہر گھر پر موجود ہیں؟"

"نہیں۔"

"تو بہتر ہوگا کہ میں اندر آکر گفتگو کروں، اس طرح باہر کھڑے کھڑے باتیں کرنے سے لوگ مشکوک ہو جاتے ہیں۔"

مسز کینتھ نے جھجکتے ہوئے دروازہ کھولدیا۔ "میں آپکو چند منٹ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتی جناب، آپ کو جو کچھ کہنا ہے جلد کہہ لیں، مجھے اپنے شوہر سے ملنے چرچ جانا ہے، وہ وہاں آرگن کا معائنہ کر رہے ہیں۔"

"مجھے معلوم ہے، یہ خبر مجھے پولیس اسٹیشن ہی میں مل گئی تھی۔ چونکہ کرسٹل کو صبح کی سروس میں آرگن بجانا تھا اسلئے اُس نے رات ہی کو وہ مشین آرگن میں لگادی جو تم نے نکالی تھی۔"

"تمہیں کتنی رقم چاہئے۔" مسز کینتھ نے پوچھا۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ نک سے بحث کرنا فضول ہوگا۔

"ہمارے درمیان بیس ہزار ڈالر ادا کرنے کا معاہدہ ہوا تھا"

"بیس ہزار! ناممکن!! اتنے کام کے میں ہزار کون دیگا۔"

"کیرول رچرڈ کیلئے تو واقعی بیس ہزار ڈالر ادا کرنا ناممکن تھا مجھے میں نے یہاں آنے کے پہلے ہی دن بینک سے معلومات حاصل کر لی تھیں اور مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ کیرول رچرڈ کے پاس مجھے دینے کے لئے ایک کوڑی بھی نہیں ہے، مجھے اسی وقت کھٹکا لگا، پھر جب تم نے مجھے پہلی مرتبہ ہوٹل میں فون کیا تو میں نے اصلی کیرول رچرڈ کو فون کیا اور آدانہ کے فرنٹ نے مجھے بتلادیا کہ میری خدمات حاصل کرنے والی اصلی کیرول رچرڈ نہیں ہے بلکہ کوئی اور عورت ہے جو خود کو کیرول رچرڈ ظاہر کر رہی ہے۔"

"اسکے باوجود تم نے وہ کام کیا؟"

"ہاں! کیونکہ مجھے اس میں کوئی خطرہ نظر نہیں آیا۔ مجھے علوم نہیں تھا کہ تم رقم دینے کے بجائے اصلی کیرول رچرڈ کو میرے سر بھیجدوگی اور پھر پولیس کو ہم دونوں کی ملاقات سے آگاہ کردوگی بری خوش قسمتی تھی کہ جب پولیس نے مجھے گرفتار کیا تو آرگن مکمل ہو چکا تھا اور وہ حسب معمول بج رہا تھا اسلئے پادری صاحب نے میرے ملاف فرد جرم لگانے میں دلچسپی نہیں لی اور پولیس مجھے چھوڑنے پر مجبور ہو گئی۔ ممکن ہے اسکی وجہ یہ ہو کہ پادری صاحب کو کسی وجہ سے اس معاملے میں کرسٹل کے ملوث ہونے کا شبہ ہو گیا ہو اور انہوں نے سوچا ہو کہ جب یہ معاملہ عدالت میں جائے گا تو پھر لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کو ناکارہ کرنے میں خود چرچ کا ایک پرانا ملازم بھی شامل تھا۔ اس چرچ کی بدنامی ہوگی۔"

"تم بہت کچھ جانتے ہو ولیوٹ!" مسز کینتھ نے کہا۔

"ہاں! مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ کیرول رچرڈ کی طرف سے دل آزار خطوط لکھنے والی بھی تم تھیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ کیرول رچرڈ ٹیلیفون پر تمہیں کبھی کوئی دھمکی نہیں دی، تم نے پولیس سے جھوٹ بولا تھا ہمارا کھیڑا تمہارے اس منصوبے کا حصہ ہے جو تم نے اپنے شوہر کو قتل کرنے کیلئے تیار کیا ہے، تم ان چھوٹے موٹے واقعات سے یہ تاثر پیدا کرنا چاہتی ہو کہ کیرول رچرڈ کو اپنے شوہر کی موت کا بہت صدمہ ہوا اور وہ اپنے شوہر کا انتقام لینے کے لئے پاگل ہو رہی ہے، کیرول رچرڈ کو بدنام کرنے سے تمہیں ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جب وہ عدالت میں تمہارے شوہر کے خلاف ہرجانے کا مقدمہ دائر کریگی تو عدالت اس عورت کی ذہنی کیفیت اور انتقامی جذبے کو دیکھتے ہوئے مقدمہ خارج کر دے گی اور اس کے بعد تم اطمینان سے اپنے شوہر کو قتل کر دو گی، اور اس کا سارا الزام کیرول رچرڈ پر آجائے گا کہ اُس نے عدالت سے مایوس ہو کر خود ہی اپنے شوہر کا انتقام لے لیا اور تم اپنے شوہر کی جمع پونجی کی مالک بن جاؤ گی۔"

"یہ..... یہ کیا بکواس ہے ــــ تم ــــ تمہاری یہ جرأت! تمہارا منصوبہ بہت عمدہ ہے۔" نک ولیوٹ نے مسز کینتھ کے زرد چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔ "تمہارا چہرہ یہ بتلا رہا ہے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے اُس کا ایک ایک لفظ درست ہے پھر بھی میں تمہیں ایک مشورہ دونگا۔ اس خیال کو دل سے نکال دو۔ اس قسم کی احمقانہ حرکت کرنے کی کوشش مت کرنا کیونکہ تم ابھی اتنی ذہین نہیں ہو کہ اس قسم کے کسی منصوبے پر کامیابی سے عمل کر سکو۔ اگر تم اپنے شوہر کو پسند نہیں کرتی ہو تو اُس سے طلاق لے کر علیحدگی اختیار کر لو اور ماہانہ خرچے پر جس قدر عیش کر سکتی ہو، کرلو۔ لیکن یہ احمقانہ خیال دل سے نکال دو۔"

دوسرے روز صبح جب نک ولیوٹ اپنی گاڑی میں قصبے سے باہر نکلا تو بیس ہزار ڈالر کی رقم اُسکی جیب میں تھی۔

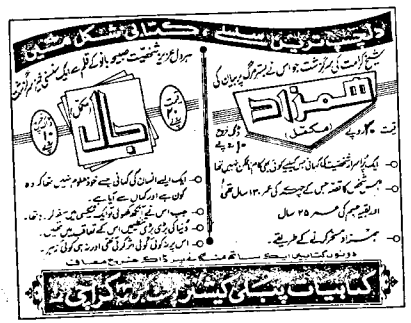

کسی چیز کی تلاش

نک

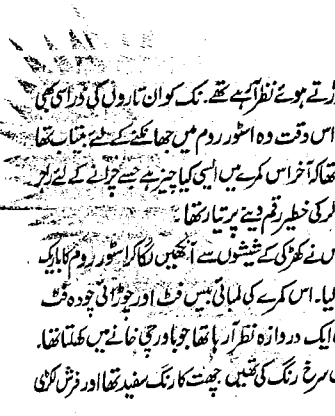

ویلوٹ ہسپتال کے پرائیویٹ وارڈ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے راجر سفید بستر پر مریضوں والے لباس میں دراز تھا اس کی آنکھیں اندر کی طرف دھنسی ہوئی تھیں اور رخساروں کی ہڈیاں ابھر آئی تھیں اس کے چہرے کی رنگت سپید ہو رہی تھی وہ بہت بیمار نظر آتا تھا۔ قد و قامت کے اعتبار سے وہ دراز قد اور مضبوط ہڈیوں کا آدمی نظر آتا تھا جگر کی خرابی نے اُسے ہسپتال میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا تھا ڈاکٹروں نے اچھی طرح معائنے کے بعد آپریشن کا فیصلہ کیا تھا اور کل راجر کا آپریشن ہونے والا تھا۔

نک اسے تقریباً دس سال سے جانتا تھا ان کی پہلی ملاقات کشتی رانی کے کلب میں ہوئی تھی جہاں گرمیوں میں نک اکثر گلوریا کے ساتھ کشتی رانی کے لئے جاتا ہے۔ راجر بھی اسی کلب کا ممبر تھا۔ اس روز وہ راجر کی درخواست پر اس سے ملاقات کے لئے ہسپتال آیا تھا۔ چند رسمی جملوں کے تبادلے کے بعد نک ویلوٹ نے کہا "مسٹر راجر آپ نے کسی خاص موضوع پر گفتگو کے لئے مجھے یاد کیا تھا؟"

"ہاں ہاں۔ خوب یاد آیا" راجر نے کہنی کے بل بستر پر اٹھنے کی کوشش کی "کیا نرس کمرے میں موجود ہے؟"

"نہیں۔ ہم تنہا ہیں"

"یہ بہت اچھا ہے۔ ہاں نک تمھاری فیس کسی کام کے لئے بیس ہزار ڈالر ہوتی ہے؟"

نک نے اثبات میں سر ہلایا "صرف غیر معمولی قسم کے کاموں کے لئے میں نقد رقم، زیورات، آرٹ کے شاہکار اور اسی قسم کی چیزوں کو کبھی ہاتھ نہیں لگاتا"

"یقین کرو میں ایسا کوئی کام کرنے پر تمہیں مجبور نہیں کروں گا نہ میرا ایسا کوئی ارادہ ہے اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ یہ کام تمھارے لئے بہت غیر معمولی ثابت ہوگا"

"آپ مجھ سے کیا چیز چوری کروانا چاہتے ہیں؟" نک نے دریافت کیا

"پہلے میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ چیز کہاں ہے۔ تم میرے بھائی آدم سے واقف ہو؟"

"وہی جن کا درآمدی تجارت کا بہت بڑا کاروبار ہے؟"

"ہاں وہی۔ اس کا شہر سے باہر ایک بہت بڑا مکان ہے۔ آج کل سردیاں ہیں اور سردیوں میں اس مکان کو بند کر دیا جاتا ہے۔ وہ چیز اس مکان میں ہے۔ چونکہ وہ مکان آج کل بند ہے اس لئے وہاں کوئی چوکیدار، پہرے دار وغیرہ نہیں ہے البتہ اس مکان کی کھڑکیوں کا رابطہ الارم سے قائم ہے لیکن تمھارے لئے اس حفاظتی الارم کو بیکار کرنا بہت آسان کام ثابت ہوگا"

"آپ اپنے بھائی کی کوئی چیز چرانا چاہتے ہیں؟"

"ٹھیک سمجھے۔ وہ چیز اس مکان کے اسٹور روم میں ہے مکان کے پچھلے حصے میں واقع ہے اور باورچی خانے سے متصل ہے۔ روم کا ایک دروازہ باورچی خانے میں بھی کھلتا ہے لیکن اس کا ایک مکان کے باہر بھی کھلتا ہے تم اس دروازے سے اندر داخل ہو جانا اور روم میں تمہیں جو چیز نظر آئے اُسے اٹھا لانا۔ اس کام کے عوض میں تمہیں ہزار ڈالر ادا کروں گا"

"بظاہر بہت آسان کام نظر آتا ہے" نک نے کہا "آخر سے مجھے کیا چیز لانی ہوگی؟ ظاہر ہے آپ کو اس میں موجود ہر چیز کی تو نہیں ہوگی"

مسٹر راجر کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے چمک پیدا ہوئی "وہ چیز ایسی ہے جسے صرف تم ہی چرا سکتے ہو ویلوٹ میں خود چند روز وہاں اسی مقصد سے گیا تھا لیکن حفاظتی الارم کو ناکارہ بنانا میرے کام نہیں تھا اس کے علاوہ میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی اس لئے خالی ہاتھ واپس آنا پڑا۔ تب مجھے احساس ہوا کہ اس قسم کے کام کے ماہر کی خدمات حاصل کرنا بے حد ضروری ہے اور فوراً ہی میرے ذہن تمھارا نام آیا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم وہاں سے ——"

ٹھیک اسی وقت ایک نرس اندر داخل ہوئی جسے دیکھ کر مسٹر راجر خاموش ہو گئے۔

"مسٹر راجر کل آپ کا آپریشن ہونے والا ہے از راہِ کرم سے پرہیز کریں آپ کو توانائی کی ضرورت ہے" نرس نے کہا اور پلٹ کر دیکھا "مہربانی فرما کر اب آپ تشریف لے جائیں"

"ویلوٹ" راجر نے آواز دی "ذرا ٹھہرو۔ یہ لو۔ یہ مکان کے عقبی حصے کی چند تصویریں ہیں۔ اس تصویر میں جو دروازہ نظر آ رہا ہے یہی ہے وہ دروازہ جس کا میں تم سے ذکر کر رہا تھا۔ ان تصویروں کو اپنے پاس رکھ لو تمھارے کام آئیں گی"

نک نے تصویریں اپنی جیب میں ڈال لیں۔ نرس اس کے سر پر موجود تھی اس لئے مسٹر راجر سے مزید کوئی گفتگو ناممکن نظر آتی تھی۔ وہ ایک گہرا سانس لے کر کمرے سے باہر نکل آیا۔ مسٹر راجر نے جو کام اس کے سپرد کیا تھا وہ بہت آسان نظر آتا تھا لیکن اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ آخر اسے کیا چیز چرانی ہے۔

***

دوسرے روز صبح نک ویلوٹ اپنی گاڑی میں مسٹر راجر کے بھائی آدم کے دیہاتی مکان کی طرف جا رہا تھا وہ مسٹر راجر اور اُن کے بھائی کے متعلق سوچ رہا تھا۔ راجر ایک موٹا اور دولت مند آدمی تھا اس کی بیوی نے بہت عرصے پہلے اس سے طلاق لے کر ایک نوجوان لڑکے سے شادی کر لی تھی اور اس کے ساتھ ویسٹ انڈیز چلی گئی تھی۔ راجر نے دوبارہ شادی نہیں کی۔ اس کے ٹرک امریکہ کے طول و عرض میں ہر طرف دوڑتے ہوئے نظر آتے تھے اور اسے صرف اچھے کھانوں اور اچھی شرابوں سے دلچسپی تھی۔

اس کے برعکس آدم بہت شاہانہ زندگی بسر کرتا تھا شہر میں اس کا بارہ کمروں والا مکان تھا اور اس نے گرمیوں کے لئے شہر سے کچھ فاصلے پر ایک دیہاتی مکان بنوا رکھا تھا جسے سردیوں میں بند کر دیا جاتا تھا اس کی بیوی الزبتھ ہر کنوارے مرد کے خوابوں کی تعبیر تھی اور اس کی درآمدی تجارت سے اتنی آمدنی ضرور ہوتی تھی جس سے وہ اپنے بے تحاشہ بڑھے ہوئے اخراجات آسانی کے ساتھ پورے کر لیا کرتا تھا۔

نک نے اپنی گاڑی ہائی وے پر ہی کھڑی کر دی وہاں سے ایک چھوٹی سی سڑک سیدھی آدم کے دیہاتی مکان میں جاتی تھی جو بمشکل سو گز کے فاصلے پر واقع تھا۔ وہ پیدل ٹہلتا ہوا مکان کے قریب پہنچا اور گھوم پھر کر باہر سے اس کا جائزہ لینے لگا۔ اسے کھڑکیوں کے اندر بجلی کے تار دوڑتے ہوئے نظر آئے۔ وہ گھومتا ہوا مکان کے عقبی حصے کی طرف گیا۔ مسٹر راجر نے اسے جو تصویریں دی تھیں وہ مکان کے عقبی حصے کی تھیں وہ ایک نظر میں اس دروازے کو پہچان گیا جو اسٹور روم کا تھا۔ اس کے برابر ہی باورچی خانہ تھا۔ اسٹور روم کے دروازے کے قریب ایک کھڑکی بھی تھی جس کے اندر اسے بجلی کے ننگے تار دوڑتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ نک کو ان تاروں کی ذرا سی بھی پرواہ نہیں تھی اس وقت وہ اسٹور روم میں جھانکنے کے لئے بیتاب تھا وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر اس کمرے میں ایسی کیا چیز ہے جسے چرانے کے لئے راجر اسے بیس ہزار ڈالر کی خطیر رقم دینے پر تیار تھا۔

اس نے کھڑکی کے شیشوں سے آنکھیں لگا کر اسٹور روم کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ اس کمرے کی لمبائی بیس فٹ اور چوڑائی چودہ فٹ تھی۔ سامنے ہی ایک دروازہ نظر آ رہا تھا جو باورچی خانے میں کھلتا تھا۔ کمرے کی دیواریں سرخ رنگ کی تھیں چھت کا رنگ سفید تھا اور فرش لکڑی کا بنا ہوا تھا۔

کمرہ بالکل خالی تھی۔ اس میں چرانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی

***

نک ویلوٹ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر ہائی وے پر تقریباً ایک میل واپس آیا اور ایک ٹیلیفون بوتھ کے پاس رک گیا۔ اس نے وہاں سے مسٹر راجر کو ہسپتال ٹیلیفون کیا۔ اسے اطلاع دی گئی کہ مسٹر راجر کا صبح سات بجے آپریشن کیا گیا ہے اور اس وقت وہ آرام کر رہے ہیں۔ وہ کسی سے ملاقات نہیں کر سکتے نہ کسی سے گفتگو کر سکتے ہیں۔

نک نے ایک گہرا سانس لے کر ریسیور کریڈل پر لٹکا دیا اور نچلا ہونٹ چباتے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا پھر وہ دوبارہ اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا اس مرتبہ پھر اس کا رُخ اس مکان کی طرف تھا۔ وہ راجر سے گفتگو کر کے اس معمے کو حل کرنا چاہتا تھا لیکن اب اُسے یہ معمہ خود ہی حل کرنا تھا۔ جس کے صرف دو حل نظر آتے تھے یا تو اس چیز کو اسٹور روم سے ہٹایا جا چکا تھا جسے راجر چوری کروانا چاہتا تھا یا وہ چیز اب بھی اسٹور روم میں موجود تھی لیکن اُسے نظر نہیں آ سکی۔ اگر وہ چیز اب بھی وہاں موجود تھی تو ایک ہی جگہ ہو سکتی تھی یعنی اس دیوار کے پاس جس میں کھڑکی اور دروازہ لگا ہوا تھا چونکہ اس نے اس کھڑکی سے اندر جھانک کر دیکھا تھا اس لئے وہ اس دیوار کو نہیں دیکھ سکتا تھا اب اس کے سامنے ایک ہی راستہ تھا کہ وہ اسٹور روم میں داخل ہو کر اس دیوار کا معائنہ کرے۔

پانچ منٹ کی محنت کے بعد نک ویلوٹ اسٹور روم کا دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے حفاظتی الارم کا سلسلہ ایک جگہ سے منقطع کر دیا تھا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا اور اس کی عقابی نظریں باریک بینی سے کمرے کے فرش اور دیواروں کا جائزہ لینے لگیں کسی دیوار پر کوئی ایسا نشان بھی نہیں تھا جس سے ظاہر ہوتا کہ وہاں کبھی کوئی تصویر آویزاں تھی۔ تمام دیواریں سپاٹ تھیں۔ فرش کا جائزہ

لیتے ہوئے اچانک اُسے اس بات کا احساس ہوا کہ اس کمرے میں کسی نے کئی ہفتوں سے قدم نہیں رکھا تھا اور اس لئے وہاں سے کسی چیز کا ہٹایا جانا بعید از قیاس تھا۔ کمرے کے فرش پر مٹی کے ذرّات کی ایک موٹی تہہ جمی ہوئی تھی اور کسی بھی جگہ اس تہہ میں رخنہ نظر نہیں آتا تھا نہ کسی کے قدموں کے نشانات کئی ہفتوں سے اس کمرے میں کسی نے قدم نہیں رکھا تھا اور وہاں کوئی چیز نہیں رکھی ہوئی تھی اس کے باوجود راجر نے اس سے کہا تھا کہ وہ چند روز قبل یہاں آیا تھا۔ یہاں اُس کی مطلوبہ چیز موجود تھی چونکہ وہ اندر داخل نہیں ہوا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ چیز جو کچھ بھی تھی ایسی جگہ رکھی ہوئی تھی جسے کھڑکی کے ذریعے دیکھا جا سکتا تھا۔

لیکن وہ کیا چیز تھی؟

"ہینڈز اپ!" نک کو اپنی پشت پر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ "میرے ہاتھ میں شاٹ گن ہے"

نک نے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھا دیئے پھر وہ آہستہ آہستہ مڑا اس کے سامنے ایک خوبصورت نوجوان عورت گھڑ سواری کا لباس پہنے کھڑی تھی اس کے ہاتھوں میں ایک شاٹ گن تھی جس کا رخ اس کے پیٹ کی طرف تھا۔

"شاٹ گن ایک طرف کر دو" نک نے خشک لہجے میں کہا "میں چور نہیں ہوں"

"تم مجھے بے وقوف نہیں بنا سکتے" عورت نے کہا "کیا تم مجھے اپنے شناختی کاغذات دکھا سکتے ہو اور یہ بتا سکتے ہو کہ بلا اجازت تم اندر کیوں اور کیسے داخل ہوئے؟"

"میں مکانوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتا ہوں میرا نام نکولس ہے یہ رہا میرا کاروباری کارڈ" نک نے ہاتھ نیچے گراتے ہوئے ایک ہاتھ اپنے کوٹ کی اندرونی جیب کی طرف بڑھایا۔

"خبردار" عورت نے چلّا کر کہا "اپنے ہاتھ اوپر رکھو"

"میں نے تم سے کہا ہے کہ میں چور نہیں ہوں۔ میرے پاس کسی قسم کا کوئی ہتھیار نہیں ہے" عورت چند لمحے غور کرتی رہی پھر اس نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے شاٹ گن کا رخ زمین کی طرف کر دیا "بہت اچھا۔ چالاک بننے کی کوشش مت کرنا ورنہ تمہارے جسم کے چیتھڑے اڑ جائیں گے"

نک ویلوٹ نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک ملاقاتی کارڈ نکال کر عورت کے ملاحظے کے لئے اس کی طرف بڑھا دیا۔ اس قسم کے بے شمار ملاقاتی کارڈ اس نے چھپوا رکھے تھے اور وہ ایسے ہی موقعوں پر انہیں استعمال کرتا تھا۔ عورت غور سے اس کا ملاقاتی کارڈ پڑھنے لگی پھر اس نے وہ کارڈ اپنی پتلون کی جیب میں رکھ لیا۔

"کیا یہ مکان آپ کی ملکیت ہے مس؟" نک ویلوٹ نے دریافت کیا

"میں مس نہیں مسز ہوں اور یہ مکان میرے شوہر کی ملکیت ہے۔ ان کا نام آدم سائمن ہے"

نک اچانک مسکرانے لگا "اوہ بلاشبہ مجھے پہلے ہی آپ کو پہچان لینا چاہیئے تھا آپ کی تصویریں اکثر اخبارات میں شائع ہوتی رہتی"

"اس وقت گفتگو کا موضوع میری ذات نہیں ہے مسٹر نکولس" عورت نے خشک لہجے میں کہا "میں نے آپ کو اس کمرے میں بلا اجازت کھڑے ہوئے پایا ہے اور اس کا دروازہ کھلا ہوا تھا جبکہ اسے بند ہونا چاہیئے کیا آج کل مکانوں کی خرید و فروخت کرنے والوں کے لئے قفل توڑنے کا آرٹ جاننا بھی ضروری قرار پا چکا ہے"

نک کے لبوں پر ایک میٹھی مسکراہٹ پھیل گئی "ایسی کوئی نہیں مسز آدم میرے ایک گاہک نے مجھے آپ کا یہ مکان خریدنے کی خواہش ظاہر کی تھی اور آج میں اسے دیکھنے آیا تھا مجھے یہ دروازہ کھلا ہوا نظر آیا اندر داخل ہو گیا۔ آپ خود دیکھ سکتی ہیں میں صرف دو قدم ہی اندر داخل ہوا تھا میرا ارادہ اندر جانے کا نہیں تھا"

"اس کے باوجود آپ کی یہ حرکت غیر قانونی تھی"

"بے شک اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ یہاں موجود ہیں تو میں پہلے آپ سے رابطہ قائم کرتا۔ یہ معلوم ہوا تھا کہ اس مکان کو سردیوں کے لئے بند کر دیا گیا ہے"

"آپ کی اطلاعات درست ہیں میں گھڑ سواری کے لئے کی طرف جا رہی تھی کہ مجھے آپ کی گاڑی سڑک پر کھڑی نظر آئی میں نے کہ اس معاملے کی تحقیق کرتی چلوں"

"آپ اپنے ساتھ ہمیشہ شاٹ گن رکھتی ہیں؟"

"نہیں یہ گاڑی میں رکھی ہوئی تھی۔ میرے شوہر شکار کے شوقین ہیں یہ ان کی شاٹ گن ہے"

"آپ اس کے استعمال سے بخوبی واقف نظر آتی ہیں"

"ہاں میں اسے بڑی مہارت سے استعمال کر سکتی ہوں" آدم نے مکان کے اندرونی حصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "اگر چاہیں تو میں آپ کو مکان دکھا سکتی ہوں"

"ضرور ضرور اس کے لئے میں آپ کا ممنون ہوں گا غالباً کمرہ اسٹور روم کی حیثیت سے استعمال ہوتا ہے؟"

"جی ہاں لیکن اسے عرصہ دراز سے استعمال نہیں کیا گیا

سمجھ میں نہیں آتا آخر یہ دروازہ کس طرح کھلا رہ گیا۔ آیئے ہم داخلی دروازے سے اندر چلتے ہیں"

نک ویلوٹ مسز آدم کے ساتھ گھوم کر مکان کے داخلی حصے کی طرف آیا اور پھر مسز آدم کی راہبری میں گھوم پھر کر اندر سے مکان دیکھنے لگا۔ مکان قدیم طرز پر بنا ہوا تھا اور اس کی سجاوٹ و آرائش میں بھی قدامت پسندی کا خیال رکھا گیا تھا۔ وہ گھومتے ہوئے باورچی خانے سے ہو کر واپس اسٹور روم میں پہنچ گئے۔

"یہاں کیا سامان رکھا جاتا تھا؟" نک نے پوچھا "یہ بڑی عجیب بات نظر آتی ہے کہ پورا مکان ہر قسم کی چیزوں سے بھرا ہوا ہے اور یہ اسٹور روم بالکل خالی ہے"

"یہاں جلانے کی لکڑیاں اور خورد و نوش کا سامان وغیرہ رکھا جاتا تھا میں نے کہا نا اسے ہم کچھ عرصے سے استعمال نہیں کر رہے"

نک نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی نوٹ بک میں کچھ لکھتے ہوئے پوچھا "کیا میں یہ سمجھوں کہ یہ مکان مناسب قیمت پر فروخت کر دیا جائے گا؟"

"مجھے یقین ہے میرے شوہر ایک لاکھ ڈالر سے کم قیمت پر غور کرنے پر تیار نہیں ہوں گے کیونکہ اس مکان کے ساتھ بہت ساری زمین بھی ہے"

وہ کچھ دیر مکان کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ مسز آدم نک ویلوٹ کو رخصت کرنے اس کی گاڑی تک آئی۔ نک ویلوٹ دور تک اپنی گاڑی کے عقبی آئینے میں مسز آدم کو دیکھتا رہا اُسے یقین تھا کہ اس عورت نے اس کی کہانی پر یقین کر لیا ہے۔ وہ وہاں سے سیدھا ہسپتال پہنچا۔ اُسے معلوم ہوا کہ مسٹر راجر کی حالت تشویش ناک ہے اور ابھی انہیں کئی روز تک کسی سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یہ خبر سن کر نک کو اپنے بیس ہزار ڈالر ہوا میں تحلیل ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔

اسے کبھی اس قسم کی صورتحال کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ اُسے ایک ایسی چیز چرانے پر مامور کیا گیا تھا جس کا خود اسے بھی علم نہیں تھا کہ وہ کیا چیز ہے اور جس کمرے میں اس چیز کو موجود ہونا چاہیئے تھا وہاں کچھ بھی نہیں تھا اور اب وہ اپنے مؤکل سے مزید معلومات بھی حاصل نہیں کر سکتا تھا اس معاملے میں مزید تاخیر سے الجھنیں اور رکاوٹیں پیدا ہو سکتی تھیں۔ اگر وہ مسٹر راجر کی صحت یابی کا انتظار کرتا ہے تو اس کا بھائی آدم اس کی طرف سے مشکوک ہو جائے گا کیونکہ اپنی بیوی کی زبانی آج کا واقعہ سن کر وہ اپنے مکان کے خریدار کا مزید گفت و شنید کے لئے انتظار کرے گا اور جب وہ دیکھے گا کہ کسی نے بھی اس کے مکان میں دلچسپی کا اظہار نہیں کیا تو وہ اس کی جانب اور اس کے ارادوں کی طرف سے مشکوک ہو جائے گا اور ممکن ہے وہ مکان کی حفاظت کے لئے وہاں پہرے دار بٹھا دے۔ نک نے فیصلہ کیا کہ کیوں نہ وہ اپنے مؤکل راجر کے مکان کی تلاشی لے ڈالے اس طرح ممکن ہے۔ وہاں ایسی کوئی چیز اس کے ہاتھ آ جائے جو اس معمے پر روشنی ڈال سکے۔ اگر اسے کسی طرح یہ معلوم ہو گیا کہ اس کا مؤکل دراصل کیا چیز چرانا چاہتا ہے تو پھر اس کا کام بہت آسان ہو جائے گا اور وہ کسی تاخیر کے بغیر اُسے انجام پر پہنچا دے گا۔

خود راجر کا مکان بھی شہر سے باہر دریا کے کنارے کئی میل آگے واقع تھا۔ بیوی کو طلاق دینے کے بعد راجر وہیں قیام پذیر تھا۔ نک ویلوٹ نے اپنی تلاش کا آغاز مکان کے گیراج سے کیا۔ گیراج میں کھڑی ہوئی کار بہت لمبی اور بالکل نئی تھی۔ نک نے کار کا اندر سے معائنے کے بعد اس کی ڈکی کھولی لیکن اندر صرف ایک فالتو ٹائر، ایک جیک، ایک چھوٹی سی بوری میں کھاد بھری ہوئی تھی جو آدھی خالی تھی اور اس کے علاوہ ایک ڈبہ تھا جس میں سرخ رنگ بھرا ہوا تھا۔ گاڑی کے اندر ایک اخبار تھا جس پر ایک ہفتے پہلے کی تاریخ پڑی ہوئی تھی ایک چھوٹا سا ویکیوم کلینر تھا اور ایک چھوٹا سا آلہ تھا جس کا بٹن دبانے سے گیراج کا دروازہ خود بخود کھل جاتا تھا اور بند ہو جاتا تھا۔ نک کو یہ تمام چیزیں دیکھ کر خاصی مایوسی ہوئی اس کا خیال تھا کہ اس کے مؤکل نے خود ہی اپنی مطلوبہ چیز چرالی تھی لیکن کسی وجہ سے اس نے یہ اعتراف کرنا مناسب تصور نہیں کیا اور وہ چیز اس کی گاڑی میں رکھی ہو گی اگر وہ اس مفروضے کو درست تسلیم کر لیتا۔ اسے کھاد سے بھری ہوئی آدھی بوری ہی ایک ایسی چیز نظر آتی تھی جو وہاں سے چرائی جا سکتی تھی ورنہ کھاد کی بوری کا ایک کار کی ڈکی میں کیا کام؟

گیراج سے فارغ ہو کر نک مکان کے اندر گھس گیا۔ مکان اندر سے بہت صاف ستھرا تھا ہر چیز سلیقے اور قرینے سے رکھی ہوئی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ مسٹر راجر کی عدم موجودگی میں بھی کوئی ملازمہ مکان کی صفائی کرنے آتی ہے۔ اس نے بڑی تیزی سے اپنی تلاش کا کام شروع کر دیا۔ مسٹر راجر کی ذاتی میز پر اس نے خاص طور پر توجہ دی۔ تمام دراز کاغذات سے بھری ہوئی تھیں جن کے سرسری مطالعے سے اسے پتا چلا کہ پچھلے سال کے دوران مسٹر راجر کے بہت سے ٹرکوں کو ڈاکوؤں نے لوٹا ہے اور چونکہ ہر ٹرک اور اس کا مال بیمہ شدہ تھا اس لئے مسٹر راجر کو معاشی طور پر ان وارداتوں سے کوئی نقصان نہیں اٹھانا پڑا۔ نک سوچنے لگا کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ٹرک لوٹنے کا صرف ڈرامہ ہو اور مسٹر راجر اس طرح بیمہ کمپنیوں کو باقاعدگی سے لوٹ رہے ہوں۔ وہ جلدی جلدی دوسرے کاغذات دیکھنے

لگا! اسے کسی ایسے کاغذ کی تلاش تھی جس پر مسٹر راجر نے اپنے بھائی آدم کا ذکر کیا ہو اور اس میں اپنی مخصوص چیز کے بارے میں بھی کوئی اشارہ دیا ہو۔ وہ پلٹ اس مقصد میں ناکام رہا۔ اسے دراز وں میں کچھ دعوت نامے ملے تو کچھ ذاتی خطوط اور ایک ایسا بل نظر آیا جو ایک پرائیویٹ سراغ رساں ایجنسی نے اپنی خدمات کے عوض مسٹر راجر کو ادائیگی کے لئے روانہ کیا تھا۔ وہ ایجنسی نیویارک شہر میں واقع تھی۔ مزید کئی گھنٹوں کی تلاش کے بعد جب اس کے ہاتھ کچھ نہیں لگا تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ سراغ رساں ایجنسی سے رابطہ قائم کر کے وہاں سے اپنی تفتیش کا آغاز نئے سرے سے کرے گا۔ آخر مسٹر راجر کو ایک سراغ رساں ایجنسی کی خدمات کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

دوسرے روز نک ولیوٹ صبح ہی سراغ رساں ایجنسی کے دفتر پہنچ گیا جو اس کی توقعات کے بالکل برعکس ثابت ہوا۔ اسے دیکھ کر کسی کاروباری ادارے کا گمان ہوتا تھا۔ جدید ترین فرنیچر، فائلوں کی الماریاں آدھ درجن لڑکیاں جو مختلف کاموں میں مشغول تھیں۔ ایک لڑکی استقبالیہ کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس ایجنسی کا مالک ہر زاویے سے پرائیویٹ سراغ رساں نظر آتا تھا۔

"مسٹر ولیوٹ میں بہت مصروف آدمی ہوں آپ کو زیادہ وقت نہیں دے سکوں گا۔ کیا آپ مجھ سے کسی کیس کے سلسلے میں ملاقات کرنا چاہتے ہیں؟" سراغ رساں نے دریافت کیا۔

"جی ہاں مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے راجر سائمن کے لئے سراغ رسانی کا کچھ کام کیا تھا؟" نک نے کہا۔

سراغ رساں نے اپنا گنجا سر اثبات میں ہلایا۔

"کیا میں اس کام کی نوعیت دریافت کر سکتا ہوں؟"

"جی نہیں۔ یہ ہمارے مؤکل کا راز ہے جس میں ہم کسی کو شریک کرنا پسند نہیں کرتے۔"

نک ولیوٹ نے دفتر کے قیمتی فرنیچر پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے پوچھا "آپ کم از کم مجھے یہ تو بتا سکتے ہیں کہ آپ کی ایجنسی کس قسم کے کام اپنے ہاتھ میں لیتی ہے؟ دوسرے پرائیویٹ سراغ رساں عموماً طلاق کے کیس لیتے ہیں انہیں یا تو بیوی کے خلاف مواد فراہم کرنا ہوتا ہے یا شوہر کے خلاف لیکن ایسے معاملات میں اتنی آمدنی نہیں ہوتی کہ آپ اس دفتر کا کرایہ بھی ادا کر سکیں۔"

"درست ہے۔" سراغ رساں نے کہا "ہم طلاق کے کیس نہیں لیتے ہم صرف صنعتی معاملات کی چھان بین کرتے ہیں مثال کے طور پر گودام یا سے مال نایاب ہونا، ٹرکوں کو لوٹنے کی وارداتیں، صنعتی جاسوسی اور اس قسم کی چیزیں۔"

نک نے اثبات میں سر ہلایا "تو آپ نے مسٹر راجر کے لئے کیا تھا اس کا تعلق انہی شعبوں میں سے کسی ایک سے تھا؟"

سراغ رساں کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھرے "میں آپ کے اس سوال کا جواب دینے سے معذور ہوں مسٹر ولیوٹ۔" نک نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اب وہ اپنا آخری پر مجبور ہو گیا تھا "بات یہ ہے کہ مسٹر راجر نے میری خدمات حاصل چونکہ حال ہی میں انھیں لوٹ مار کی کئی وارداتوں سے بہت نق اٹھانا پڑا ہے اس لئے انشورنس کمپنیاں اب مزید پالیسیاں جار سے انکار کر رہی ہیں اور پرانے معاہدوں کو منسوخ کرنے پر غور ہیں اور وہ اس سے بہت پریشان ہیں۔"

"جب آپ کو ان کے ٹرک لوٹے جانے کی وارداتوں تو پھر آپ مجھ سے یہ سب سوالات کیوں پوچھ رہے ہیں؟"

نک کا اندھیرے میں چلایا ہوا تیر ٹھیک نشانے پر اب اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مسٹر راجر نے اس سراغ رساں ایجنسی خدمات اپنے ٹرکوں کو لوٹے جانے کی وارداتوں کی تفتیش کے لئے کی تھیں۔

"مجھے ان وارداتوں کا اچھی طرح علم ہے۔" نک نے کہا مسٹر راجر آج کل ہسپتال میں داخل ہیں میں آپ کے پاس اس تھا کہ ممکن ہے آپ میری معلومات میں کچھ اضافہ کر سکیں۔"

"مسٹر راجر ہسپتال میں ہیں؟"

"جی ہاں کل ان کے جگر کا آپریشن ہوا تھا اب ان ٹھیک ہے لیکن ڈاکٹروں نے انہیں کئی روز تک کسی سے ملاقات کی ہدایت کی ہے۔ اب ہمیں اصل موضوع کی طرف آجانا چاہئے۔ کہ ان وارداتوں میں آخر کس قسم کا مال لوٹا گیا تھا؟"

سراغ رساں چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر اس نے ایک سانس لے کر ہتھیار ڈال دیئے "بہت سی چیزیں۔ ایک مرتبہ مشی کا سامان تھا۔ ایک مرتبہ کپڑے کی صنعتوں سے متعلق کچھ مال تھ سے آخری وارادات میں جو مال لوٹا گیا وہ تمباکو کی پتیاں تھیں۔ پہلے کا ذکر ہے۔"

"یہ وارادات جنوب کی طرف پیش آئی؟"

"نہیں۔ یہیں اسی علاقہ میں۔ وہ بہت اعلیٰ قسم کا

اس کی بازار میں بہت مانگ ہونے کے علاوہ بڑے اچھے دام بھی ہیں۔"

نک نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا "پھر آپ نے اپنی تفتیش کا سلسلہ کیوں منقطع کر دیا؟"

"کون کہتا ہے؟"

"اگر آپ کو مجرموں کا سراغ لگانے میں کامیابی ہو جاتی تو مسٹر راجر ہرگز میری خدمات حاصل نہ کرتے۔" نک نے کہا۔

سراغ رساں چند لمحے خاموش رہا پھر اس نے کہا "میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا کہ ہم طلاق کے کیس نہیں لیتے۔"

نک پہلے تو اس جواب سے چکرا گیا پھر ذرا سا غور کرنے پر یہ بھی سمجھ گیا۔ "آپ کا مطلب مسٹر آدم کی نوجوان بیوی سے ہے؟" اس نے دریافت کیا۔

"جی ہاں۔ مسٹر راجر کا اصرار تھا کہ ان تمام وارداتوں کے پیچھے ان کے بھائی مسٹر آدم کا ہاتھ ہے میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ وہ اس طرح اپنے بھائی کو اپنی بیوی کو طلاق دینے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں کسی طرح ان وارداتوں سے ان کے بھائی کا تعلق ثابت کر دوں رشوت ان کے حوالے کر دوں۔ مسٹر ولیوٹ آپ میری ایک بات یاد رکھیں مسٹر راجر کے لئے کام کرنے سے آپ کو سوائے پریشانی کے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ وہ کئی سال سے تنہا ہیں اور مسز آدم بہرحال بہت خوبصورت خاتون ہیں۔"

نک ولیوٹ سراغ رساں کا شکریہ ادا کر کے باہر نکل آیا۔

اسی روز سہ پہر کو جب نک مسٹر راجر سے ملاقات کے لئے ہسپتال پہنچا تو وہاں اس کی ملاقات ایک ایسے آدمی سے ہوئی جس کی مسٹر راجر سے بہت ملتی جلتی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ شخص مسٹر آدم کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

"تمہارا نام نک ولیوٹ ہے؟" مسٹر آدم نے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا۔

"درست ہے اور آپ کا نام غالباً آدم سائمن ہے۔"

"میں آدم سائمن ہوں اور تم میرے بھائی کے لئے کام کر رہے ہو؟"

"کمال ہے آج کل خبریں ریڈیو اور اخبارات کے علاوہ دوسرے ذرائع سے بھی بہت تیزی سے پھیلتی ہیں۔" نک نے کہا

"تم کل میرے دیہاتی مکان پر گئے تھے وہاں تم تاک جھانک کر رہے تھے کہ میری بیوی نے تمہیں پکڑ لیا۔ آج صبح تم اس سراغ رساں ایجنسی میں گئے تھے جس کی خدمات میرے بھائی نے حاصل کی تھیں۔"

"اور اب آپ نے انہیں خرید لیا ہے۔"

"ہر شخص کی قیمت ہوتی ہے اگر اسے وہ قیمت ادا کر دی جائے تو وہ آپ کا غلام بن جاتا ہے۔ بھائے رخصت ہونے کے بعد انھوں نے مجھے فون کر کے تھائے کے بارے میں بتلایا تھا جو میری بیوی کے بیان کردہ حلیے کے مطابق تھا۔ اس لئے مجھے دو اور دو کو جمع کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔"

"مجھے امید ہے آپ نے میری حرکتوں کا برا نہیں مانا ہو گا۔"

"میں بہت سنجیدہ ہوں مسٹر ولیوٹ۔ میرا بھائی ذہنی اور جسمانی طور پر بیمار ہے۔ اگر تم اس کے لئے کوئی کام کرو گے تو یقین کرو تم مصیبت میں پھنس جاؤ گے ممکن ہے تمہیں جیل بھی جانا پڑ جائے۔"

"ہاں اس کے بھی امکانات ہیں۔" نک نے اتفاق کرتے ہوئے کہا "راجر نے تمہیں جو کچھ بھی دینے کا وعدہ کیا ہے میں اس سے دگنی رقم دینے پر تیار ہوں۔"

"میرا کام اب قریب الختم ہے۔ مسٹر راجر جیسے ہی صحت یاب ہوں گے میں انہیں اپنے کام کے نتائج سے آگاہ کر کے ان سے اپنی فیس وصول کروں گا۔"

"اور تمہارے کام کی نوعیت کیا تھی؟"

"یہ ایک کاروباری راز ہے۔" نک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا مسٹر آدم چند لمحے اسے تیز نظروں سے گھورتے رہے۔ "بہت خوب" انھوں نے کہا اور پلٹ کر راہداری میں چلتے ہوئے نک کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

نک نے ہسپتال سے مسٹر راجر کی طبیعت کے بارے میں دریافت کیا۔ جواب میں ملنے والی خبر بہت حوصلہ افزا تھی۔ اسے بتایا گیا کہ اگر وہ چاہے تو کل کسی وقت چند منٹ کے لئے مسٹر راجر سے ملاقات کر سکتا ہے۔

نک ہسپتال سے نکل کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا پھر وہ آنکھیں بند کر کے کچھ دیر غور و فکر کرتا رہا۔ اب یہ سارا معاملہ اس کی سمجھ میں آتا جا رہا تھا۔ پھر ایک فیصلے پر پہنچ کر اس نے اپنی گاڑی اسٹارٹ کی اس مرتبہ اس کا رخ اپنے مؤکل راجر کے مکان کی طرف تھا۔ اس نے اپنے مؤکل کا گیراج کھولا اور پھر اندر کھڑی ہوئی نئی کار کی ڈکی کھولی۔ ڈکی کے اندر قالین ٹائر جیک، کھاد سے بھری ہوئی بوری کے علاوہ سرخ رنگ کا ایک ڈبہ بھی

تھا۔ نک نے وہ ڈبہ اٹھالیا اور دوبارہ اپنی گاڑی میں آگیا۔ اس مرتبہ اس کا رُخ مسٹر آدم کے دیہاتی مکان کی طرف تھا۔

نک کو ہسپتال میں مسٹر آدم سے گفتگو کے دوران یہ خیال آیا تھا کہ مسٹر آدم کے دیہاتی مکان میں جو اسٹور روم واقع ہے اس کی دیواروں کا رنگ سرخ ہے اور اس نے مسٹر راجر کی کار کی ڈکی میں سرخ رنگ کا ایک ڈبہ دیکھا تھا۔ یہ محض ایک اتفاق تو نہیں ہو سکتا؟ اس کے علاوہ مسٹر راجر نے اسے یہ بھی بتایا کہ ہسپتال میں داخل ہونے سے چند روز قبل وہ خود بھی اس اسٹور روم سے اپنی مطلوبہ چیز چرانے گئے تھے لیکن حفاظتی الارم کی وجہ سے انہیں واپس آنا پڑا تھا۔ اس سے صرف یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا تھا کہ مسٹر راجر اس کمرے کی دیواروں کا رنگ کھرچنا چاہتے تھے اور چونکہ انہیں ریلیسن نہیں تھا کہ ان کے بھائی کو اس حرکت کا علم ہو اس لئے وہ اپنے ساتھ سرخ رنگ کا ایک ڈبہ بھی لے گئے تھے تاکہ دیواروں پر سے رنگ کھرچ کے جب ان کا مقصد پورا ہو جائے تو وہ دوبارہ وہاں رنگ کر دیں۔

نک نے اپنی زندگی میں بہت سی عجیب و غریب چیزیں چرائی تھیں اور اسے کسی کمرے کی دیوار پر پھیرا ہوا رنگ چرانا بہت عجیب محسوس نہیں ہوا لوگ دیواروں پر رنگ کرنے سے پہلے وہاں بہت سی چیزیں پوشیدہ کر سکتے ہیں۔ اس نے ایک مرتبہ کہیں پڑھا تھا کہ ڈاکوؤں نے بینک لوٹنے کے بعد سو ڈالر والے نوٹ دیوار سے چپکا دیئے تھے پھر ان نوٹوں پر وال پیپر لگا دیا تھا اور اس کے اوپر انہوں نے رنگ کر دیا تھا۔ ممکن ہے مسٹر آدم نے بھی ایسی کوئی حرکت کی ہو اور پھر اوپر سے سرخ رنگ کر دیا ہو تاکہ ان کے جرم کا ثبوت غائب ہو جائے اور مسٹر راجر رنگ اکھاڑ کر اس جگہ اس ثبوت کی موجودگی کا یقین کرنا چاہتے ہوں۔ اب اس کا ارادہ تھا کہ وہ مسٹر راجر کے نامکمل کام کو مکمل کر دے۔ اسٹور روم کی دیواروں کا رنگ کھرچ کر پہلے وہ اس رنگ کے پیچھے پوشیدہ اس ثبوت کو دیکھ لے اور پھر دوبارہ رنگ کر کے واپس آجائے۔

نک نے اس مرتبہ اپنی گاڑی ہائی وے پر کھڑی نہیں کی بلکہ وہ اسے اندر لے آیا اور مکان کے عقبی حصے میں اس طرح کھڑی کر دی کہ وہ باہر سے ہائی وے سے گزرنے والوں کو نظر نہ آسکے۔ پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی اس نے حفاظتی الارم کا سلسلہ منقطع کر کے اسٹور روم کا مقفل دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ اس مرتبہ اسے معلوم تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اس لئے وہ بلا تاخیر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ وہ بڑی پھرتی اور احتیاط سے دیوار کا رنگ کھرچ رہا تھا اسے رنگ کے نیچے کسی غیر معمولی چیز کی موجودگی کا پورا یقین تھا لیکن رنگ اکھڑتے ہی اس کی امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ رنگ کے نیچے وال پیپر یا کوئی چیز نہیں تھی صرف پلاسٹر تھا۔ وہ رنگ اکھاڑنے کا ارادہ ملتوی کر کے کچھ سوچنے لگا پھر اس نے رنگ کا وہ ڈبہ اٹھایا جو وہ مسٹر راجر کی گاڑی کی ڈکی سے لایا تھا اس نے جیسے ہی رنگ کے ڈبے کا ڈھکن کھولا فوراً اپنی حماقت کا احساس ہو گیا۔ ڈبے کے اندر والا رنگ ہلکا گلابی سرخ تھا۔ جبکہ دیواروں کا رنگ گہرا سرخ تھا ان دونوں میں رات اور آسمان کا فرق تھا اب اس نے غور سے ڈبے کا معائنہ کیا وہ میرین کار کشتیوں وغیرہ پر کیا جاتا تھا اور جو غالباً مسٹر راجر نے اپنی کشتی کے لئے خریدا تھا۔ نک نے اس عجیب اتفاق کو خوب کوسا پھر اچانک اس نے باہر ایک گاڑی کے انجن کی آواز سنی جو لمحہ بہ لمحہ قریب آتی جا رہی تھی۔ نک نے کھڑکی سے اسٹور کا دروازہ بند کیا اور بے قدموں تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔ وہ اپنی گاڑی میں بیٹھنے ہی والا تھا کہ اسے مکان کے داخلی کھلنے کی آواز سنائی دی۔ دو آدمی اپنی طرف آتے ہوئے نظر آئے۔ ان میں سے ایک نے اپنے ہاتھ میں ریوالور پکڑا ہوا تھا نک پر نظر پڑتے ہی اس نے اپنے ریوالور کا رُخ اس کے سینے کی طرف کر دیا۔

"رک جاؤ۔ آگے قدم بڑھایا تو گولی مار دوں گا۔" اس نے سخت لہجے سے چلا کر کہا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں اس کے قریب پہنچ گئے۔ "تم ہمارے ساتھ چلو گے۔"

نک نے ایک گہرا سانس لے کر دونوں ہاتھ فضا میں بلند کر دیئے اور خاموشی سے ان کے آگے چلنے لگا۔ اسے اچھی طرح احساس تھا کہ وہ پیشہ ور بدمعاشوں کو اپنی چرب زبانی سے بے وقوف نہیں بنا سکے گا۔ دونوں بدمعاش اسے اپنی گاڑی میں لے آئے۔

"اندر بیٹھ جاؤ۔" ایک بدمعاش نے حکم دیا۔ "مسٹر آدم تمہارے سوالات پوچھنا چاہتے ہیں۔"

نک ویلوٹ خاموشی سے اندر بیٹھ گیا اس کے قریب ہی والا بدمعاش بیٹھ گیا اور اس کا دوسرا ساتھی مکان کے اندر چلا گیا۔ بعد وہ واپس آگیا۔

"مسٹر آدم یہاں آرہے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ہم اچھی طرح آدمی پر نظر رکھیں۔" اس نے اپنے ساتھی سے کہا۔ پھر وہ سب خاموشی سے مسٹر آدم کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔

مسٹر آدم کے ساتھ ان کی نوجوان خوبصورت بیوی بھی تھی۔ اس نے گاڑی سے نکل کر ان کا استقبال کیا۔

"میں نے ہسپتال سے نکلتے ہی تمہارا تعاقب کرایا تھا اور تمہارے بارے میں کچھ تحقیق بھی کی تھی اب مجھے پتا چل گیا ہے کہ تم پیشہ ور چور ہو اور راجر نے میری کوئی چیز چرانے کے لئے تمہاری خدمات حاصل کی ہیں۔ تم نے میرے مکان سے کیا چرایا ہے؟"

"کچھ بھی نہیں آپ خود دیکھ لیں۔"

"ذرا اس کی تلاشی لینا۔" مسٹر آدم نے بدمعاشوں سے کہا۔

دونوں بدمعاشوں نے نک ویلوٹ کی اچھی طرح جامہ تلاشی لی پھر اس کی گاڑی کی اچھی طرح تلاشی لی گئی لیکن کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی۔ پھر مسٹر آدم کے حکم پر ان سب نے مکان کا اچھی طرح معائنہ کیا لیکن وہاں سے کوئی بھی چیز غائب نظر نہیں آئی۔ آخر میں انہوں نے اسٹور روم کھولا۔ وہ سب اندر داخل ہوئے۔ مسٹر آدم نے آگے بڑھ کر دیوار پر اس جگہ کا معائنہ کیا۔ جہاں سے نک نے رنگ کھرچا تھا لیکن وہاں اسے اور کچھ نظر نہیں آیا۔ وہ اور اس کے بدمعاش پورے کمرے میں چکر لگاتے ہوئے ایک ایک جگہ کا غور سے معائنہ کرنے لگے۔ اچانک مسٹر آدم کو کئی چھینکیں آئیں وہ ناک پر رومال رکھتے ہوئے جلدی سے اسٹور سے باہر نکل گئی۔ چند لمحوں بعد وہ واپس اندر آکر نک کے قریب کھڑی ہو گئی۔ تھک ہار کر وہ سب ایک کمرے میں جمع ہو گئے۔

"یہ رنگ کا ڈبہ تمہاری گاڑی میں کیوں رکھا ہے؟" مسٹر آدم نے نک سے پوچھا۔

"یہ میں نے اپنی کشتی کے لئے خریدا ہے۔"

مسٹر آدم نے گہرا سانس لیا۔ "میرا بھائی پاگل ہے دیوانہ ہے۔ کیا تم اتنی سی بات نہیں سمجھ سکتے مسٹر ویلوٹ۔" اس نے کہا۔ "وہ ہماری شادی کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ میری بیوی مجھ سے طلاق لے لے اسی لئے اس نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ میں نے ہی اس کے نرسوں کو لوٹا ہے اس نے سراغ رساں ایجنسی کی خدمات بھی اسی لئے حاصل کی تھیں کہ وہ مجھ پر اپنا خیالی الزام ثابت کر سکے تاکہ میری بیوی کی نظروں میں مجھے ذلیل کر کے وہ اسے مجھ سے طلاق لینے پر مجبور کر دے۔ اب تم اسے کیا کہو گے۔؟ کیا ایسے آدمی کا ذہنی توازن درست ہو سکتا ہے؟"

"یہ تو مجھے نہیں معلوم۔" نک نے دونوں بدمعاشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن یہ دونوں بدمعاش آسانی کے ساتھ کسی ٹرک کو لوٹ سکتے ہیں۔ یہ شکل ہی سے پیشہ ور بدمعاش نظر آتے ہیں۔"

ایک بدمعاش طیش کے عالم میں نک کی طرف بڑھا۔ مسٹر آدم نے چلا کر اسے رکنے کا حکم دیا۔ مسٹر آدم نے آنکھیں پھاڑ کر ان بدمعاشوں کی طرف اس طرح دیکھا جیسے وہ ان کے وجود کا پہلی بار احساس کر رہی ہو۔

"انہیں روکنے کی ضرورت نہیں مسٹر آدم۔" نک نے تلخ لہجے میں کہا۔

اس مرتبہ ایک بدمعاش نے نک پر چھلانگ لگائی۔ نک نے جھکائی دے کر اس کے منہ پر ایک گھونسہ مارا۔ دوسرے بدمعاش نے فوراً اپنا ریوالور نکال لیا لیکن وہ ابھی اسے سیدھا بھی نہیں کر پایا تھا کہ مسٹر آدم نے اچھل کر بدمعاش کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"مارگریٹ۔" مسٹر آدم نے چلا کر اپنی بیوی سے کہا۔ "تم بیچ میں سے ہٹ جاؤ۔"

مسز آدم نے مڑ کر اپنے شوہر کو دیکھا اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ "مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ تم نے پیشہ ور بدمعاش ملازم رکھے ہوئے ہیں تمہارے کاروبار میں آخر ان بدمعاشوں کی کیا ضرورت پیش آتی ہے آدم! ممکن ہے مسٹر راجر تمہیں مجھ سے زیادہ بہتر طور پر جانتے ہوں ممکن ہے ان کا یہ خیال درست ہو کہ تم ان کے ٹرک لوٹ کر ان کا کاروبار تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہو۔"

"بند کرو یہ بکواس۔" مسٹر آدم نے چیختے ہوئے کہا۔

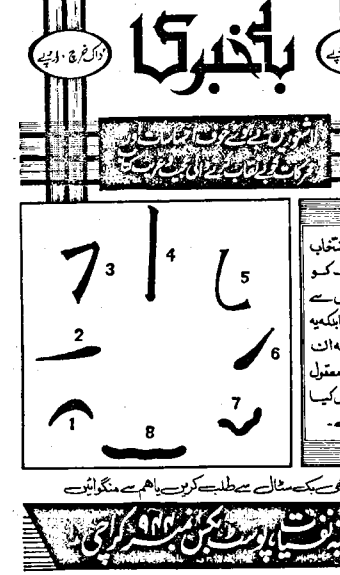

ہر اچھے بک سٹال سے طلب کریں یا ہم سے منگوائیں
مکتبہ عبقات بلاک ۱۵ بکس نمبر ۹۴۶۰ کراچی

نک ایلٹے قدموں دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ "میں تو اب جارہا ہوں آپ دونوں آپس میں فیصلہ کرلیں۔"

کسی نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کی وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔

***

دوسرے روز مسٹر راجر ہسپتال میں بستر پر بیٹھے برے برے منہ بناتے ہوئے ناشتہ کررہے تھے۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور نک ویلوٹ اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں کاغذ کی ایک تھیلی تھی۔

"ہیلو مسٹر ویلوٹ" مسٹر راجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "مجھے اس بات کا بہت افسوس ہے کہ میں تمہیں یہ نہیں بتاسکا کہ مجھے آدم کے گھر سے کیا چیز چوری کروانی ہے۔"

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی مسٹر راجر۔" نک نے ہنستے ہوئے کہا۔ "دو چار بار اندھیرے میں ٹکرانے کے بعد مجھے معلوم ہوگیا کہ آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ تم نے وہ چیز میرے لئے حاصل کرلی؟"

"ہاں ہاں۔ اس سلسلے میں کئی بار میرا سامنا آپ کے بھائی آدم سے ہوا اس کی بیوی سے بھی ہوا۔ پھر کل رات میں نے اپنا کام مکمل کیا۔"

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ آخر کس طرح تم نے اس چیز کے بارے میں اندازہ لگایا؟"

"میں نے اس سراغ رساں ایجنسی سے بات کی جس کی خدمات آپ نے حاصل کی تھیں تب مجھے آپ کے ٹرک لوٹنے کی واردا توں کا علم ہوا تو پھر میں نے اس لائن پر سوچنا شروع کیا غالباً میری سوچ کا انداز وہی تھا جو آپ کا تھا میں نے سوچا کہ آپ کے بھائی صاحب آپ کے ٹرک لوٹ کر آسانی کے ساتھ مال اپنے دیہاتی مکان کے اسٹور میں رکھ سکتے ہیں اور پھر بعد میں وہ اپنے ٹرکوں کے ذریعے مال اٹھا کر انہیں فروخت کرتے رہیں گے۔"

"بالکل صحیح میں نے مارگریٹ کو یہی بات سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ مجھ سے ثبوت مانگنے لگی جو میرے پاس نہیں تھا۔"

"اب وہ آپ سے کوئی ثبوت نہیں مانگے گی اسے کل ثبوت مل گیا تھا اور آپ کے لئے میں ثبوت لے آیا ہوں۔ ایک خالی کمرے سے کوئی چیز چرانے کا مسئلہ میرے لئے دردِ سر بن گیا تھا۔ آخر وہ کیا چیز ہوسکتی ہے۔ جسے حاصل کرنے کے لئے آپ مجھے بیس ہزار ڈالر ادا کرنے پر تیار ہیں۔ میں نے اس مسئلے پر غور کیا۔ پہلے میں نے سوچا کہ ممکن ہے آپ پورا کمرہ چرانا چاہتے ہوں لیکن اس کے لئے بہت بھاری مشینری کی ضرورت پڑتی اور آپ نے مجھ سے تھا کہ آپ خود وہ چیز حاصل کرنے گئے تھے۔ ظاہر ہے آپ تنہا مشینری اور بڑے ٹرکوں اور انجینئروں کے بغیر پورا کمرہ چوری نہیں کرسکتے تھے لہٰذا میں نے یہ خیال اپنے ذہن سے نکال دیا پھر ایک روز میں نے آپ کے کمرے کی تلاشی لی اور مجھے آپ کی گاڑی میں سرخ رنگ کا ڈبہ نظر آیا اس سے میں نے نتیجہ اخذ کیا کہ آپ شاید دیواروں کا رنگ چرانا چاہتے تھے مجھے اس کا یقین ہوگیا کہ میں نے باقاعدہ دیواروں کا رنگ بھی کھرچ ڈالا پھر مجھے حماقت کا احساس ہوگیا۔ اس کے بعد مجھے یاد آیا کہ تین ہفتے پہلے آپ کا جو ٹرک لوٹا گیا تھا اس میں تمباکو کی پتیاں بھری ہوئی تھیں تمباکو کی پتیوں کو اس کمرے میں رکھا گیا تھا تو ضرور اس کا چورا کمرے میں گیا ہوگا اور کمرہ کی خاک دھول میں شامل ہوگیا ہوگا۔ کل جب میں کمرے میں مسٹر آدم، ان کی بیوی اور ان کے دو بدمعاشوں ـــــ موجود تھا تو ان لوگوں کے چلنے پھرنے سے کمرے کی پرجمی ہوئی دھول اڑی چونکہ دھول میں تمباکو کے ریزے شامل تھے لئے دھول کے اڑتے ہی مسز آدم کو چھینکیں آنے لگیں ان چھینکوں سنتے ہی میرا ذہن تمباکو کی طرف گیا اور اسی وقت مجھے احساس آپ کیا چیز چرانا چاہتے تھے۔ آپ کو ایک ایسے ثبوت کی ضرورت تھی مارگریٹ کے سامنے پیش کرکے اپنے بھائی کی مجرمانہ زندگی پر سکیں۔ اس کے ساتھ مجھے یاد آیا کہ آپ کی گاڑی میں میں نے ایک کلینر بھی دیکھا تھا۔"

"ہاں اگر میں حفاظتی الارم سے بچ جاتا تو اسی ویکیوم مدد سے کمرے کی دھول جمع کرلیتا جس میں تمباکو کے ذرات شامل جب میں وہ مٹی مارگریٹ کو دکھاتا تو اسے فوراً میرے بیان کی صحت آجاتا۔"

نک ویلوٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور کاغذ کا راجر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا تھا کل میں آپ کی گاڑی میں سے ویکیوم کلینر نکال کر دوبارہ آپ کے مکان پر گیا وہاں اسٹور روم میں میں نے یہ مٹی جمع کی ہے۔ یہ کی مطلوبہ چیز ـــــ اب آپ میری فیس کا چیک کاٹ دیں۔"

چوری

دیکھو بالکل سامنے۔" ہمیش بلیک نے کہا۔ "چوراہے کے وسط میں پتھر کا تراشا ہوا چبل کا مجسمہ، اس کا وزن تقریباً ڈیڑھ ٹن ہے۔"

نک ویلوٹ نے جھک کر کھڑکی سے باہر دیکھا "یہ بڑا بھدا سا مجسمہ ہے جیسے کسی اناڑی نے تراشا ہو۔"

"اسے جان بوجھ کر خوبصورت نہیں بنایا گیا مسٹر ویلوٹ۔ یہ مجسمہ امریکی بیل کی نمائندگی کرتا ہے جو شہر پسند اور قانون توڑنے والے مجرموں پر پوری قت سے جھپٹنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے یا یہ کہہ لو کہ یہ امریکی قانون اور نون کے محافظوں کی نمائندگی کرتا ہے۔"

"اور تم اسے چرانا چاہتے ہو۔؟"

ہمیش بلیک کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر بیٹھ گیا۔ وہ دونوں اوقت ہائی کورٹ ریستوران میں کھڑکی کے قریب والی میز پر بیٹھے ہوئے ے اور کچھ دیر پہلے دوپہر کے کھانے سے فارغ ہوئے تھے۔

"مہربانی فرما کے آئندہ میری موجودگی میں یہ لفظ استعمال نہ کریں ٹر ویلوٹ۔" اس نے کہا۔ "آپ اس بات کا خیال رکھیں کہ میں اس قصبے کا صرف ایک معزز شہری ہوں بلکہ ایک وکیل بھی ہوں۔"

"آخر تھر کا یہ ڈیڑھ ٹن وزنی بھدا سا مجسمہ آپ کے لئے اتنا ہی کیوں ہے؟ آپ کو معلوم ہوگا کہ میرا معاوضہ کم سے کم بیس ہزار ڈالر ہوتا ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔ ابھی کچھ عرصے پہلے یہ مجسمہ میرے مرحوم چا کے دیہاتی مکان کے باغ میں پیڈسٹل پر رکھا ہوا تھا۔ ان کا نام نارمن سٹھا وہ جج تھے آپ نے ضرور ان کا نام سنا ہوگا۔؟"

نک نے کاندھے اچکائے "میرا مکان اس قصبے سے تقریباً میل کے فاصلے پر ہے اور میں یہاں کے مقامی اخبارات بالکل نہیں عتا اس لئے کبھی میری نظروں سے آپ کے مرحوم چاچا کا نام نہیں گزرا اور کبھی پڑھا بھی ہو تو مجھے یاد نہیں ہے۔"

"خیر میرے چچا بڑے پائے کے قانون دان تھے وہ اس پوری ریاست میں مشہور تھے۔ ابھی پچھلے سال جب چھیاسٹھ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی تو تمام قانون پسند شہریوں کو ان کی موت کا بڑا صدمہ ہوا تھا۔ اس عمر میں بھی وہ ہائی کورٹ بنچ کے ایک سرگرم رکن تھے۔"

"پھر یہ مجسمہ ان کے مکان سے یہاں قصبے کے چوراہے تک کیسے آیا۔؟" نک نے پوچھا۔

"اس کی وصیت میرے چچا نے کی تھی ان کی موت کے بعد یہ مجسمہ یہاں ہائی کورٹ کی عمارت کے سامنے چوراہے کے وسط میں نصب کیا جائے۔ وصیت کے مطابق اب یہ مجسمہ اس شہر کے رہنے والوں کی مشترکہ ملکیت ہے ان کی وصیت کا احترام کرتے ہوئے اسے یہاں نصب کیا گیا ہے اور میں یہ مجسمہ واپس اسی جگہ لے جانا چاہتا ہوں جہاں یہ پہلے رکھا ہوا تھا۔ اس کام کے لئے میں آپ کا معاوضہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوں مسٹر ویلوٹ، میرا مطلب بیس ہزار ڈالر سے ہے۔"

"تین ہزار پونڈ وزنی مجسمہ۔" نک کچھ سوچنے لگا پھر اس نے ہمیش بلیک سے کہا۔ "دیکھئے جناب میں ایسی کوئی چیز چوری نہیں کرتا جس کا تعلق آرٹ سے ہو کیونکہ ایسی چیزیں قیمتی ہوتی ہیں اور یہ مجسمہ بھی بہت قیمتی ہوگا۔"

"اس کی مالیت کا تخمینہ تین ہزار ڈالر لگایا گیا تھا یعنی ایک پونڈ کی ایک ڈالر قیمت لیکن اس وقت اگر اسے بازار میں فروخت کیا جائے تو کوئی بھی اس کے تین سو ڈالر سے زائد قیمت نہیں دے گا۔ آپ نے کہا نا مسٹر ویلوٹ کہ یہ بہت بھدا مجسمہ ہے مجھے آپ سے اتفاق ہے اگر میرے مرحوم چچا کی ان کی زندگی میں اس قدر عزت نہ ہوتی تو میں کونسل کبھی یہ مجسمہ یہاں نصب کرنا قبول نہ کرتی۔ میرا خیال ہے کہ اب سے بیس پچیس سال بعد جب نئی نسل شہر کی ذمہ داری سنبھالے گی تو وہ ضرور کسی بہانے اسے یہاں سے ہٹا دیں گے۔"

"چلئے ٹھیک ہے۔" نک نے کہا۔ "میں اس معاملے میں اپنے اصول میں ذرا سی لچک پیدا کروں گا لیکن ایک شرط پر۔ آپ کو زبان دینی ہوگی کہ مجسمے کے اندر کسی قسم کے زیورات، جواہرات، رقم یا قیمتی دستاویزات پوشیدہ نہیں ہیں جن کی وجہ سے آپ اسے چوری کرانا چاہتے ہیں۔"

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں مسٹر ویلوٹ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" ہمیش بلیک نے کہا۔ "اگر ایسا ہوتا تو مجھے یہاں سے مجسمہ اٹھوانے کی ضرورت ہمیش نہیں آتی۔ کوئی بھی رات کے وقت جب یہ علاقہ سنسان ہوتا ہے ایک چھوٹی سیڑھی کے ذریعے مجسمے کے اندر سے مطلوبہ چیز

نکال سکتا ہے۔"

"بہت خوب، آپ کو مجسمہ کس جگہ پہنچایا جائے۔؟"

"اسی جگہ جہاں یہ پہلے رکھا ہوا تھا۔ یعنی میسکے مرحوم چچا کے دیہاتی مکان کے باغ میں۔"

"میسکے خیال میں مجسمہ چھپانے کے لئے وہ جگہ مناسب نہیں رہے گی۔ ہر آنے جانے والے کی نظر اس پر ضرور پڑے گی۔"

"آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں مسٹر ولیوٹ۔" ہیش بلیک نے کہا "جب آپ مجسمہ اسی جگہ رکھ دیں گے تو اس کے بعد آپ کا کام اور ذمہ داری ختم ہو جائے گی اور میری ذمہ داری شروع ہو جائے گی۔ ہاں آپ کتنی جلدیہ کام کر سکتے ہیں؟ پیر تک اگر یہ کام ہو جائے تو بہت اچھا ہے گا۔"

نک نے کھڑکی سے باہر چوراہے پر نصب شدہ چیل کے مجسمے کو غور سے دیکھا "تین یا چار روز۔ مجھے اس کام کے لئے مناسب اوزار تلاش کرنے ہوں گے۔"

"ٹھیک ہے، یہ لفافہ رکھ لیں اس میں آپ کی فیس کا چوتھائی حصہ موجود ہے۔ باقی رقم اس وقت ملے گی جب مجسمہ اپنی پرانی جگہ پر واپس آ جائے گا۔"

نک نے کھڑے ہو کر ہیش بلیک سے مصافحہ کیا۔ "بے بی میری تیاریاں مکمل ہو جائیں گی تو میں آپ سے رابطہ قائم کروں گا۔"

اسی شام سورج غروب ہونے کے بعد نک ویلوٹ دوبارہ اس چوراہے پر آیا۔ چوراہے کے ارد گرد واقع عمارتیں سنسان ہو گئی تھیں۔ دوکانیں اور ریستوران بند ہو گئے تھے اور پورا علاقہ سنسان نظر آ رہا تھا۔ اُس نے ٹہلنے والے انداز میں مجسمے کے گرد ایک چکر لگایا اور غور سے اس پیڈسٹل کو دیکھ رہا تھا جس پر مجسمہ رکھا ہوا تھا اور اس امر کی تصدیق کرنا چاہتا تھا کہ کہیں مجسمے کو پیڈسٹل کے ساتھ جوڑا تو نہیں گیا۔ مجسمہ پیڈسٹل پر صرف رکھا ہوا تھا۔ اسے پیڈسٹل کے ساتھ جوڑنے کی غالباً اس لئے ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی کہ کوئی بھی اتنے وزنی مجسمے کو چوری کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ مجسمے کا وزن اس کی حفاظت کا ضامن تھا۔ جب وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تو اپنے ہوٹل کی طرف جانے لگا تو ایک گلی میں کھڑی ہوئی ایک گاڑی کا دروازہ کھلا اور اندر سے سرخ بالوں والی ایک دلکش اور جوان لڑکی اس کی طرف بڑھی۔

"میں نے آپ کو مجسمہ دیکھتے ہوئے دیکھا تھا۔ پسند آیا آپ کو مجسمہ؟" لڑکی نے بے تکلفی سے کہا۔

وہ ایک لمحہ کے لئے لڑکی کی بے تکلفی پر حیرت زدہ ہوا پھر اس نے سنبھلتے ہوئے جواب دیا۔ "ہاں۔ اچھا ہے۔"

"کیا آپ نے مجسمے کے نیچے لگی ہوئی تختی دیکھی؟ اس پر بلیک کا نام لکھا ہوا ہے، انہوں نے یہ مجسمہ اس شہر کو تحفے میں دیا ہے۔ وہ دادا تھے۔"

یہ کیا بات ہے جب بھی کوئی نیا معاملہ آتا ہے کہیں نہ کہیں ایک خوبصورت پوتی ضرور نکل آتی ہے، نک نے سوچا، پھر اس نے بلند آواز میں کہا "میں آپ کے شہر میں اجنبی ہوں خاتون لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دادا یہاں کے بہت اہم شہری ہیں۔"

"تھے۔" لڑکی نے تصحیح کی۔ "وہ اگر چاہتے تو سپریم کورٹ کے جج بھی بن سکتے تھے۔"

نک نے گہری نظروں سے لڑکی کا جائزہ لیا۔ اس کا لباس قیمتی تھا، چہرے پر معصومیت اور تازگی تھی۔ آنکھیں بڑی بڑی اور جھیل کی طرح گہری تھیں۔ "بڑی دیوزاد قسم کی چیل ہے۔" اس نے مجسمے کو ایک نظر دیکھ کر تبصرہ کیا۔

"یہ صرف ایک چیل کا مجسمہ نہیں ہے بلکہ یہ ان تمام چیزوں کی نمائندگی کرتا ہے جن کے لئے میسکے دادا نے ساری زندگی جدوجہد کی۔ انصاف اور ہماری عظیم قوم۔ اگر اس مجسمے کو کچھ ہوا تو مجھے بے حد افسوس ہو گا۔" نک کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑ گئیں اُس نے مشکوک نظروں سے لڑکی کو دیکھا۔ "کیا خیال ہے۔ ہم دونوں کسی ریستوران میں بیٹھ کر کچھ باتیں کریں۔؟"

لڑکی نے رضامندی ظاہر کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں ٹہلتے ہوئے کچھ فاصلے پر واقع ایک ریستوران میں بیٹھ گئے۔ نک نے کوشروب کا آرڈر دیا۔

"مجھے اب تک اس حسین خاتون کے نام کا علم نہیں ہوا۔" ہکلام ہوں۔" نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں سلکی بیک ہوں۔" لڑکی نے اپنا تعارف کرایا۔

"سلک؟"

"سلک نہیں سلکی مسٹر ولیوٹ۔"

"تو آپ مجھ سے واقف ہیں۔؟"

"ہاں، میسکے چچا نے آپ کی خدمات حاصل کی ہیں۔"

غلط کہا۔؟"

"میں کوئی تبصرہ کرنے سے معذور ہوں۔"

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ دوسروں کے لئے معاملات چراتے ہیں۔ غیر معمولی چیزیں۔ کیا انکل نے آپ کو مجسمہ چرانے

"میں نے کہا نا کہ میں فی الحال کچھ کہنے سے معذور ہوں۔" نک نے شروب کی چسکی لیتے ہوئے جواب دیا۔ "لیکن ہم تھوڑی دیر کے لئے فرض کر لیتے ہیں کہ واقعی ایسا ہے تب آپ کے خیال میں اس حرکت سے آپ کے انکل کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔؟"

"میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ صرف یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کسی طرح دادا جان مرحوم کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔"

"لیکن آپ نے مجھے جو کچھ بتایا ہے اس کے پیش نظر مجسمے کی چوری سے یہ مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ کیا آپ مجھے اپنے دادا جان کی ذاتی زندگی کے متعلق کچھ بتانا پسند کریں گی۔؟"

"میرا خیال ہے کہ جب آپ ان کا وہ بڑا مکان اور وہاں نصب چیل کا یہ بڑا مجسمہ دیکھتے تو آپ کو ان کی شخصیت کے بارے میں بہت کچھ اندازہ ہو جاتا جب ہم چھوٹے تھے تو ہم اس مکان کو ایڈگر ایلن پو کی مشہور کہانی کے عنوان پر ہانٹس آف اشر کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ خود دادا جان ایڈگر ایلن پو کی تحریروں کے بڑے مداح تھے۔"

نک باہر سڑک پر نظریں جمائے سلکی بلیک کی باتیں سنتا رہا۔ وہ اپنے بچپن کی یادیں تازہ کر رہی تھی کہ وہ کس طرح گرمیوں کی راتوں میں تالاب میں نہاتے تھے اور چاندنی راتوں میں خزانے تلاش کرتے تھے۔ نک کو اپنا بچپن یاد آ گیا جو اس نے شہر کے ایک غلیظ علاقے میں فٹ پاتھ پر کھیل کود میں گزارا تھا۔ شاید شہروں کے بچپن ایسے ہی گزرتے ہیں۔

"تمہارا بچپن بہت اچھا تھا۔" نک نے کہا۔ "لیکن ان باتوں سے مجھے تمہارے دادا کے متعلق کچھ بھی نہیں معلوم ہوا۔"

سلکی نے اپنا سر ہلایا اور اُس کے خوبصورت ریشمی بال شانوں پر بکھر گئے۔ نک سوچنے لگا کہ کہیں اس لڑکی کا نام اس کے خوبصورت ریشمی بالوں پر تو نہیں رکھا گیا تھا۔ "اگر صرف اتنا سمجھ لیں مسٹر ولیوٹ۔ کہ مجھے ان سے بہت محبت تھی اور میں کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دوں گی کہ وہ انہیں بدنام کرنے کی کوئی سازش کرے۔ خاص طور پر ان کی وفات کے بعد۔" اُس نے شروب کا آخری گھونٹ لیا اور جانے کے لئے کھڑی ہو گئی۔

"کیا آپ کو جلدی ہے؟ ایک ایک گلاس اور ہو جائے۔"

"کسی کے ساتھ ایک گلاس شروب پینا میری نظروں میں دوستی کی دلیل ہے، دو گلاس دوستانہ تعلقات کے مظہر ہوتے ہیں اور تین گلاس گہرے تعلقات کی نشاندہی کرتے ہیں اور ہمارے تعلقات ابھی دوستانہ حد تک استوار ہوئے ہیں مسٹر ولیوٹ۔"

"مجھے یقین ہے کہ دوسری ملاقات پر آپ کو میرے ساتھ اپنے پسندیدہ شروب کے دو گلاس پینے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔"

ہفتے کا سارا دن نک نے بڑی مصروفیت میں گزارا۔ اُس نے ہیش بلیک کو ٹیلیفون کر کے معلومات حاصل کیں۔ اُسے پتا چلا کہ قصبے سے باہر ایک چھوٹا سا ہوائی اڈہ ہے جس میں ایک ایسی کمپنی کا دفتر قائم ہے جو ہیلی کاپٹر کرائے پر دیتی ہے۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ ہیلی کاپٹر کی مدد سے مجسمہ پرائے۔ صرف اسی صورت میں مجسمہ چرانے کا کام کم وقت اور عمدگی سے ہو سکتا تھا۔ اس میں پولیس کے تعاقب کا بھی امکان نہیں تھا۔ جب تک کسی کو مجسمہ چرائے جانے کا احساس ہو گا مجسمہ وہاں سے میلوں دور جا چکا ہو گا۔ ہیلی کاپٹر کرائے پر حاصل کرنے کے بعد اسے خیال آیا کہ وہ یہ کام تنہا انجام نہیں دے سکتا۔ رات کے وقت ویسے بھی اندھیرا ہوتا ہے اگر وہ خود ہیلی کاپٹر چلائے گا تو مجسمے کے گرد آہنی تار کون پھنسائے گا جس کے ذریعے وہ مجسمے کو زمین سے اوپر اٹھا کر چوری کرنا چاہتا تھا۔

نک کے لئے یہ پہلا موقع نہیں تھا کہ اس نے اپنے کام میں کسی دوسرے آدمی کی مدد حاصل نہ کی ہو۔ ایک مرتبہ اسے پیرا کی کے تالاب سے پانی چرانا تھا اور اس کام کے لئے اس نے آگ بجھانے والے پورے عملے کی مدد حاصل کی تھی اور بہانہ یہ بنایا تھا کہ اسے ایک تجارتی فلم بنانے کے لئے منظر کشی کرنی ہے لیکن وہ ہمیشہ یہ کوشش کرتا تھا کہ اپنا کام تنہا انجام دے اور اگر کبھی دوسروں کی مدد حاصل کرنا پڑ جائے تو انہیں حتی الامکان اندھیرے میں رکھے۔ اسے اپنے مطلب کا آدمی اسی ہوائی اڈے پر ملا جہاں سے اس نے ہیلی کاپٹر کرائے پر لیا تھا۔ اس کا نام جمی کلارز تھا اور وہ پیسوں کے لئے ہر کام کرنے پر تیار رہتا تھا۔

"تم چاہتے ہو کہ میں ہیلی کاپٹر چلاؤں اور تم اس کام کے لئے مجھے پانچ سو ڈالر دو گے۔؟" جمی کلارز نے کہا۔

نک نے اثبات میں سر ہلایا۔ "لیکن کام آسان نہیں ہے۔ ہمیں شہر کے چوراہے پر نصب پتھر کے ایک بڑے مجسمے کو وہاں سے ہٹا کر نواحی علاقے میں لے جانا ہے چونکہ دن کے وقت وہاں کافی چہل پہل اور آمد و رفت ہوتی ہے اس لئے ہمیں یہ کام رات کے وقت انجام دینا ہو گا۔"

"کس رات؟"

"میرا خیال ہے کل کی رات مناسب رہے گی۔"

"اتوار کی رات۔؟"

"ہاں۔ اتوار کو شہر کا وہ علاقہ زیادہ سنسان ہوتا ہے اس لئے کسی حادثے کے پیش آنے کے امکانات اور بھی کم ہو جائیں گے۔"

"تم کہاں ہو گے۔؟" جمی کلارز نے دریافت کیا۔

"میں مجسمے کے قریب نیچے تمہاری راہنمائی کے لئے موجود رہوں گا۔ جب تم اوپر سے آہنی تار اتار دو گے تو میں انہیں مجسمے کے گرد اچھی طرح پھنسا دونگا تم اشارہ ملتے ہی اسے اوپر اٹھا لینا۔"

"میرا خیال ہے کہ ٹرک کے ذریعے یہ کام زیادہ آسانی سے ہو جائیگا اور خرچ بھی بہت کم ہوگا۔ آخر ہیلی کاپٹر ہی کیوں۔؟" جمی کلارنس نے کچھ مشکوک نظروں سے نک کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"درست ہے۔ لیکن اس میں مجسمہ ٹوٹنے اور اسے نقصان پہنچنے کے زیادہ امکانات ہیں۔ ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہم اسے سیدھا اوپر اٹھا لیں گے اور ٹھیک اس جگہ رکھ دیں گے جہاں اسے رکھنا ہے۔ اس طرح مجسمے پر خراش تک نہیں آئے گی۔"

جمی کلارنس چند لمحے سر جھکائے کچھ سوچتا رہا پھر اس نے ایک گہرا سانس لیا۔ "منظور ہے۔ لیکن میں پہلے دن کے وقت ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہ دونوں جگہیں ضرور دیکھوں گا جہاں سے مجسمہ اٹھانا ہے اور نئی جگہ رکھنا ہے تاکہ رات کی تاریکی میں جب عمل کا وقت آئے تو میں کسی عمارت سے ہیلی کاپٹر ٹکرا دوں۔"

دوسری صبح اتوار کے روز نک اور جمی کلارنس ہیلی کاپٹر میں بیٹھے پرواز کر رہے تھے۔ شہر کا وہ چوراہا جہاں مجسمہ نصب تھا، اتوار ہونے کی وجہ سے تقریباً سنسان تھا۔ اس کے بعد وہ پرواز کرتے ہوئے شہر سے باہر گئے۔ نک کو مرحوم جج نارمن بلیک کا وہ مکان تلاش کرنے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی جہاں اسے مجسمہ لے جانا تھا۔ ہیمش بلیک اسے مکان کے بارے میں تفصیل سے بتا چکا تھا۔

"ہیلی کاپٹر نیچے اور ہموار لان میں اتارو۔" نک نے جمی کلارنس سے کہا

"کیا وہ مجسمہ یہاں لانا ہے۔؟"

"ہاں۔"

جمی کلارنس نے ہیلی کاپٹر لان پر اتار دیا۔ نک باہر نکل گیا۔ ہیلی کاپٹر کی آواز سن کر ہیمش بلیک بھی مکان سے باہر نکل آیا اس کے ایک ہاتھ میں وہسکی سے بھرا ہوا گلاس تھا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا نک کے قریب آیا۔

"آخر اس کا کیا مطلب ہے؟" اس نے ہیلی کاپٹر کی طرف دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آج ... آدھی رات کے بعد تمہاری مطلوبہ چیز لا رہا ہوں اور اس کے لئے میں اس ہیلی کاپٹر کو استعمال کروں گا۔"

"اور ہیلی کاپٹر کی آواز سن کر سب کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کام کس طرح انجام دیا گیا ہے۔"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا آپ کا ارادہ ویسے بھی مجسمہ چھپانے کا نہیں ہے آپ اتنے بڑے مجسمے کو مکان کے باہر اس کی پرانی جگہ پر رکھنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے اس کی موجودگی کا جلد ہی آپ کے پڑوسیوں کو احساس ہو جائے گا۔" نک نے گھوم کر مکان کی طرف دیکھا جس کے قریب اسے خالی پیڈسٹل نظر آ رہا تھا۔ "آپ اسے وہاں رکھنا چاہتے ہیں نا۔؟"

"ہاں اور مجسمے کا رخ باہر کی طرف ہوگا، مکان کے مخالف سمت۔"

"رات کی تاریکی میں ہمیں کس طرح پیڈسٹل نظر آئے گا۔؟"

"چھت کے نیچے ایک چھوٹی سی سرچ لائٹ لگی ہوئی ہے جس کی روشنی براہِ راست پیڈسٹل پر پڑتی ہے اور باغ روشن ہو جاتا ہے۔ جس وقت آپ کہو گے میں سرچ لائٹ جلا دوں گا۔"

"ٹھیک ہے آپ آج رات بارہ بجے اسے روشن کریں۔"

ہیمش بلیک نے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہاں آپکے علاوہ اور کوئی بھی ہوگا۔؟"

"نہیں، میں اس معاملے میں اپنی بیوی کو ملوث کرنا نہیں چاہتا جب تم اپنا کام ختم کر دو گے میں تمہارے معاوضے کی باقی رقم اسی وقت ادا کر دوں گا۔"

"لیکن پولیس جلد ہی اسے تلاش کر لے گی۔"

"کوئی بات نہیں مجھے اس کی صرف ایک رات کے لئے ضرورت ہے اس کے بعد وہ اسے لے جائیں۔ ہاں ایک بات کا خیال رہے کہ تمہیں اپنا کام اس طرح انجام دینا ہے کہ پولیس فوراً ہی تمہارا تعاقب کرتی ہوئی یہاں آ جائے انہیں مجسمہ تلاش کرنے میں کم از کم چوبیس گھنٹے ضرور لگ جائیں۔ تمہیں ٹیلیویژن کیمروں کے بارے میں ضرور معلوم ہوگا۔؟"

"کس کے بارے میں۔؟" نک نے حیرت سے دریافت کیا۔

"آج کل ہمارے شہر میں ایک نیا تجربہ کیا جا رہا ہے قیمتی اور اہم مقامات پر ٹیلی ویژن کیمرے لگائے گئے ہیں تاکہ جرائم کے مدارک میں مدد مل سکے اسی طرح کا ایک کیمرہ چوراہے پر ریستوران کی مخالف سمت میں کھمبے کے ساتھ لگا ہوا ہے اس کی مدد سے پولیس کی عمارت میں چوبیس گھنٹے اس چوراہے پر نظر رکھی جاتی ہے۔ خاص طور پر رات کے وقت۔ اگر کوئی شخص رات کے وقت مشتبہ حالت میں گھومتا ہوا نظر آتا ہے تو ریڈیو پر فوراً گشتی گاڑیوں کو اس کے بارے میں مطلع کر دیا جاتا ہے۔ تم اس کیمرے کا خیال رکھنا ورنہ تم مجسمے کو فولادی رسیوں سے باندھ رہے ہو گے اور پولیس تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال رہی ہوگی۔"

"معلوم ہوتا ہے کہ میں بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں۔" نک نے اعتراف

کرتے ہوئے کہا۔ "میں نے اس کیمرے کی موجودگی کو بالکل محسوس نہیں کیا۔"

"اور کوئی سوال۔؟"

"نہیں۔"

"تب پھر آدھی رات کو ملاقات ہوگی۔" نک مصافحہ کر کے واپس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔

شام کے وقت بارش ہونے کی وجہ سے اتوار کی رات فضا میں خنکی پیدا ہو گئی تھی۔ رات بارہ بجے ایک قومی سنیما میں آخری شو ختم ہونے کے بعد چوراہا ٹریفک سے سنسان ہو گیا۔ نک ویلوٹ بہت دیر سے ایک عمارت کے تاریک گوشے میں کھڑا بجلی کے کھمبے پر لگے ہوئے ٹیلی ویژن کیمرے کو دیکھ رہا تھا جو زمین سے بارہ فٹ کی اونچائی پر نصب تھا۔ کبھی کبھی اس کیمرے کا رخ تبدیل ہو جاتا تھا اس وقت وہ ایک ہی پوزیشن میں رہتا تھا۔ پولیس ہیڈ کوارٹر کی عمارت میں جو کوئی بھی اس کیمرے کی نگرانی پر تھا یقیناً تو بڑا ہی تھا یا اناڑی تھا۔ اس کیمرے کا رخ دیکھتے ہوئے نک نے حساب لگایا کہ اسے اپنے کام کے لئے زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ کا وقفہ مل سکے گا اور پھر کیمرے کی نگرانی کرنے والوں کو احساس ہو جائے گا کہ کیمرا خراب ہے پر کوئی گڑبڑ ہے۔

بارہ بج کر دس منٹ پر نک نے ریڈیو ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کیا۔

"ہیلو کالنگ کاپٹر ون۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو کاپٹر ون؟"

اسی وقت نک کو آسمان پر ہیلی کاپٹر کی گونج سنائی دی۔ "ٹھیک ہے میں تمہاری آواز سن رہا ہوں۔ کیا میں نیچے آ جاؤں۔؟" جمی کلارنس کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"آہستہ آہستہ نیچے آ جاؤ۔"

ہیلی کاپٹر کی گونج تیز ہونے لگی وہ آہستہ آہستہ نیچے آ رہا تھا۔ نک ٹرانسمیٹر بند کیا اور دیوار کے سہارے کھڑے ہوئے بانس کو اٹھا لیا جسے وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔ بانس کے کروہ تیزی سے کیمرے کی زد سے بچتا ہوا اس بجلی کے کھمبے کی طرف بڑھا جس پر کیمرہ نصب تھا۔ کھمبے کے قریب پہنچ کر اس نے اپنی جیب سے رنگ کا ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا جس میں خود کار اسپرے بھرا ہوا تھا۔ ڈبے کو دور کر کے اس نے اسپرے کا بٹن دبایا، رنگ اسپرے نوزل سے فوارے کی شکل میں نکلنے لگا۔ اس نے خود کو بچاتے ہوئے بانس کے ایک سرے کے ساتھ ٹیپ کی مدد سے رنگ کے ڈبے کو باندھا، ڈبے سے رنگ بدستور فوارے کی شکل میں نکل رہا تھا۔ اس نے پھرتی سے بانس اوپر اٹھا کر ڈبے کا رخ کیمرے کے لینز کی طرف کر دیا، چند لمحوں کے اندر

کیمرے کے لینز پر رنگ کی دبیز تہہ چڑھ گئی اور کیمرہ اندھا ہو گیا۔ نک کو معلوم تھا کہ اس کی اس حرکت سے پولیس ہیڈ کوارٹر میں اس کیمرے کے اسکرین پر مکمل تاریکی چھا جائے گی، کیمرے کا نگران پہلے تو یہ سمجھے گا کہ کیمرے کے خود کار نظام میں کوئی خرابی واقع ہو گئی ہے لیکن جلد ہی اسے معلوم ہو جائیگا کہ نظام بالکل ٹھیک ہے تب اسے چوراہے پر کسی گڑبڑ کا احساس ہوگا اور وہ فوراً وائرلیس کے ذریعے پولیس کی گشتی گاڑیوں کو چوراہے پر پہنچ کر اس معاملے کی تحقیق کرنے کا حکم دے گا اور اسے اس قلیل عرصے میں مجسمہ چرانے کا کام انجام دینا ہوگا۔

نک نے بانس اور اس میں بندھے ہوئے رنگ کے ڈبے کو ایک طرف پھینکا اور دوڑتا ہوا مجسمے کے قریب پہنچا۔ ہیلی کاپٹر کی آواز بہت نیچے آ گئی تھی، اس نے سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا۔ اسے ہیلی کاپٹر کے نچلے حصے سے فولادی رسی نیچے آتی ہوئی نظر آئی، اس نے رسی نیچے آتے ہی پکڑ لی اور اسے تیزی سے چیل کے پروں کے نیچے پھنساتا ہوا گرون تک لے گیا اور وہاں اس نے گرہ باندھ دی۔ پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر جمی کلارنس کو اوپر اٹھنے کی ہدایت کی۔

نک سانس روکے مجسمہ اوپر اٹھنے کا انتظار کرنے لگا۔ کتنا طویل من وزنی مجسمہ اچانک اپنی جگہ سے ہلا، وہ دائیں طرف لڑھکنے لگا پھر سنبھلا اور تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ نک نے اطمینان کا ایک گہرا سانس لیا۔ اچانک اسے دور کہیں پولیس کی سائرن بجاتی ہوئی گاڑیوں کی آواز سنائی دی۔ نک نے ایک مرتبہ آسمان کی طرف دیکھا۔ جمی کلارنس اپنے کام میں مہارت رکھتا تھا اس نے بڑی صفائی سے مجسمے کو بالکل سیدھا اوپر اٹھا لیا تھا اور کافی اوپر جانے کے بعد جب عمارتوں سے مجسمے کے ٹکرانے کا اندیشہ ختم ہو گیا تو اس نے تیزی سے شہر کے نواحی علاقے کی طرف بڑھنا شروع کر دیا تھا۔ نک دوڑتا ہوا اپنی کرائے کی گاڑی کی طرف بھاگا چند لمحوں بعد اس کا رخ پولیس کی آنے والی گاڑیوں کے مخالف سمت میں تھا۔ سائرنوں کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی لیکن وہ پولیس کے چوراہے پر پہنچنے سے پہلے اس علاقے سے بہت دور نکل چکا تھا۔

سرچ لائٹ کی تیز روشنی میں پورا باغ روشن تھا۔ نک نے اپنی گاڑی باغ کے قریب روکی اور باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھا جو بالکل تاریک تھا۔ پھر اس نے ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کیا۔ "ہیلو کاپٹر ون، کاپٹر ون، کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔؟"

"میں اوپر موجود ہوں۔" اسے جمی کلارنس کی آواز سنائی دی۔

"میں تمہارے اشارے کا انتظار کر رہا ہوں۔ کیا میں نیچے آ جاؤں۔؟"

"ہاں آجاؤ۔"

ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ نیچے آنے لگا۔ نک مجسمے کو نیچے آتا ہوا دیکھتا رہا پھر اسے مکان کے اندر سے ہمیش بلیک باہر نکلتا ہوا نظر آیا۔

"سب ٹھیک رہا۔؟" ہمیش بلیک نے پوچھا۔ اس سے پہلے کہ نک کوئی جواب دیتا فضا رائفل چلنے کی آواز سے گونجی اور اسی کے ساتھ چاروں طرف تاریکی چھا گئی۔ گولی چلانے والے نے سرچ لائٹ کو نشانہ بنایا تھا۔ نک نے بڑبڑاتے ہوئے اس حرکت کے ذمہ دار آدمی کو کوسا اور فوراً ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کیا۔

"ہیلو کاپٹرون۔ کاپٹرون، یہاں کچھ گڑبڑ ہوگئی ہے، تم اوپر اُٹھ جاؤ۔"

نجانے کچھ نظر نہیں آرہا۔" اسے جمی کلاز کی آواز سنائی دی۔

"اوپر اُٹھ جاؤ اور میری دوسری ہدایت کا انتظار کرو۔"

نک کے قریب ہمیش بلیک کھڑا چیخ رہا تھا۔ "کون ہے وہاں؟ کون ہو تم؟ آگے آؤ۔!"

نک نے پلٹ کر سامنے کی طرف دیکھا اسے تاریکی میں ایک سایہ حرکت کرتا ہوا نظر آیا۔ "یہ میں ہوں انکل ہمیش۔" نک اس آواز کو فوراً پہچان گیا وہ سلکی کی آواز تھی۔ "میں دادا جان کی شہرت کی حفاظت کر رہی ہوں انکل جسے آپ کسی طرح داغدار کرنا چاہتے ہیں۔"

"تم نے سرچ لائٹ پر گولی کیوں چلائی بے وقوف۔؟"

سلکی اب قریب آگئی تھی اس نے چست قسم کی جین — اور سیاہ رنگ کا سوئٹر پہنا ہوا تھا اس کے ہاتھوں میں اعشاریہ بائیس بور کی رائفل تھی۔ "اس لئے انکل کہ آپ مجسمے کو اس کی پرانی جگہ پر نہ رکھ سکیں۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ کس چکر میں ہیں اور آپ نے نک ولیوٹ کی خدمات حاصل کی ہیں۔"

نک نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے رائفل چھین لی۔ سلکی نے کوئی مزاحمت نہ کی۔ "سنئے مسٹر بلیک، ہیلی کاپٹر زیادہ دیر اوپر کھڑا نہیں رہ سکتا اندھیرے کی وجہ سے اسے نیچے بھی نہیں اتارا جاسکتا اور اسے واپس لے جانے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اب آپ یا تو روشنی کا انتظام کریں ورنہ اسے دریا میں پھینک دیا جائے گا؟"

"اگر تم نے اسے دریا میں پھینکا تو میں تمہیں ایک پیسہ نہیں دونگا ولیوٹ۔" ہمیش بلیک نے کہا۔ "مجھے یہ مجسمہ اس کی صحیح جگہ پر چاہیئے۔"

نک نے دوبارہ ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کیا۔ "ہیلو کاپٹرون، کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟"

"سن رہا ہوں۔"

"کیا ہیلی کاپٹر میں روشنی پیدا کرنے والی پھلجھڑیاں موجود ہیں؟"

"ہاں میرا خیال ہے کہ میں نے چند پھلجھڑیاں دیکھی تھیں۔"

"انہیں روشن کر کے نیچے پھینک دو اور ان کی روشنی میں نیچے اترنے کی کوشش کرو۔"

ہیلی کاپٹر نے مکان کا ایک دو چکر لگایا پھر اچانک آسمان پر پھلجھڑیاں جلنے کی وجہ سے روشن ہوگیا۔ وہ تیزی سے زمین کی طرف گرنے لگا اور ہیلی کاپٹر ان کی تیز روشنی میں نیچے اترنے لگا وہ پیڈسٹل کے اوپر آگرا ہوگیا۔ نک اس دھچکے میں ایک سیڑھی پیڈسٹل کے ساتھ لگا چکا تھا۔ وہ اوپر چڑھ کر مجسمے کو ٹھیک جگہ رکھنے میں مدد دینے لگا۔

"اب ٹھیک ہے مسٹر بلیک؟" نک نے چلا کر پوچھا۔

"ذرا سا رُخ بدل دو، چیل کا چہرہ باہر کی طرف ہونا چاہیئے۔"

"ٹھیک ہے، بالکل ٹھیک ہے۔"

نک نے ٹرانسمیٹر پر جمی کلاز کو مجسمہ نیچے کرنے کی ہدایت کی اکتالیس من وزنی چیل پیڈسٹل پر بیٹھ گئی۔ نک نے پھرتی سے فولادی رسّی کھولی.... اور رسّی مجسمے سے نکال کر علیحدہ کر دی پھر اس نے ٹرانسمیٹر جمی کلاز کو رسّی اوپر اٹھانے کی ہدایت کی اور خود سیڑھی سے اُتر آیا۔

سلکی جو اس دوران خاموش کھڑی پوری کارروائی دیکھ رہی تھی اپنے چچا کی طرف پلٹی۔ "اب آپ کے کیا ارادے ہیں انکل؟"

روشنی پیدا کرنے والی پھلجھڑیاں ختم ہو رہی تھیں۔ "کچھ نہیں، لیکن مسٹر ولیوٹ کے معاوضے کی باقی رقم ادا کرنی ہے۔"

ہیلی کاپٹر نے مکان کا ایک چکر لگایا اور لان میں اُتر گیا



نک نے سو ڈالر والے نوٹ احتیاط سے گن کر جیکٹ کی اندر جیب میں رکھ لئے اور مصافحے کے لئے ہمیش بلیک کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ "کاروبار کے ساتھ کام کر کے مجھے بہت مسرت ہوئی جناب۔" اس نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی خوشی ہوئی۔"

"اب کافی رات ہوگئی ہے میں جمی کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں جا رہا ہوں، اجازت چاہتا ہوں۔"

جمی کلاز جواب تک بے تعلقی سے ایک طرف کھڑا تھا۔ اچانک آگے بڑھا اس کا سیدھا ہاتھ جیکٹ سے باہر نکلا تو اس میں ریوالور چمک رہا تھا۔ "میں ابھی واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔" اس نے کہا۔ "رائفل مار کر میری طرف پھینک دو ولیوٹ۔"

"یہ — یہ سب کیا ہے؟" ہمیش بلیک نے غصّے سے چلاتے ہوئے کہا۔ "کون ہے یہ آدمی مسٹر ولیوٹ؟"

"تم مجھے نہیں جانتے مسٹر۔" جمی کلاز نے غراتے ہوئے کہا۔ "میں ایک غریب آدمی ہوں جس نے جج نارمن بلیک کے حکم پر چھ سال جیل میں گزارے ہیں۔" اُس نے زمین پر نفرت سے تھوکتے ہوئے کہا۔ "اور اب اس کی تلافی کا وقت آگیا ہے۔" "یہ شخص مجھے اسی ایئرپورٹ پر ملا تھا جس کا پتہ آپ نے مجھے بتایا تھا۔ وہیں کام کرتا ہے۔" نک نے کہا۔

ہمیش بلیک نے بے خوف و خطر جمی کلاز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ "اگر تم وہاں کام کرتے ہو تو ضرور میرے مرحوم چچا نے تمہیں وہاں ملازمت دلوائی ہوگی۔ اس ایئرپورٹ کا مالک ان کا اچھا دوست تھا اور اگر انہوں نے تمہیں وہاں ملازمت دلوائی تھی تو اس غلطی کی تلافی ہوگئی جو اُن سے ہوئی تھی؟"

"مکمل تلافی نہیں ہوئی تھی، جس وقت میں جیل میں بند تھا جج صاحب اس بڑے اور آرام دہ مکان میں آرام کرتے تھے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ کتنے سخت قسم کے جج تھے، پیسوں والوں کو کبھی سزا نہیں ملتی تھی اور مجھ جیسے غریب چھ چھ سال جیل میں گزارتے تھے۔"

"یہ جھوٹ ہے۔" سلکی زور سے چلائی "دادا جان ایسے نہیں تھے، انہوں نے کبھی رشوت نہیں لی۔"

"ہو سکتا ہے تمہارے لئے یہ جھوٹ ہو لیکن میرے لئے یہ سچ ہے۔ مجھے ہوائی جہاز چرانے کے الزام میں ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا انہوں نے مجھے دس سال قید بامشقت کی سزا دی۔ میں خوش قسمت تھا کچھ سال بعد ہی رہا ہوگیا۔ اسی صبح ان کی عدالت میں ایک حصص کا روبار کرنے والے دلال کو پیش کیا گیا تھا اس نے عوام کو دھوکہ دے کر اُن کے دس لاکھ ڈالر سے زائد رقم ہضم کی تھی اسے جج صاحب نے صرف ایک سال کی سزا دی۔"

"کیا تم جج صاحب پر رشوت لینے کا الزام لگا رہے ہو؟" نک نے پُرسکون لہجے میں کہا۔

"ہاں، ہر دولت مند جانتا ہے کہ جج صاحب کیسے آدمی تھے، وہ ہمیشہ رشوت میں بڑی بڑی رقمیں لیا کرتے تھے۔"

سلکی اچانک جمی کلاز کی طرف جھپٹی، نک نے اسے روک دیا اس امر میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ ضرورت پڑنے پر جمی کلاز گولی چلانے میں دریغ نہیں کرے گا، وہ بہت مشتعل تھی اور جمی کلاز کا چہرہ اپنے ناخنوں سے نوچ لینا چاہتی تھی نک نے بڑی مشکل سے اسے ٹھنڈا کیا۔

"تو اب تم کیا چاہتے ہو۔؟" ہمیش بلیک نے جمی کلاز سے پوچھا۔

"جب میں جیل میں تھا تو وہاں یہ خبر عام تھی کہ جج صاحب رشوت کی رقم کسی جگہ جمع کر رہے ہیں۔ میں نے بارہا سوچا کہ اس رقم میں میرا حصہ بھی ہے، ان کے مرنے کے بعد میں نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح مجھے اس جگہ کا علم ہو جائے جہاں انہوں نے وہ رقم چھپائی تھی لیکن کل تک مجھے کوئی راستہ نظر نہیں آیا۔"

"اور آج بھی تمہارے سامنے کوئی راستہ نہیں ہے۔" نک نے کہا۔

"نہیں آج ہے، میں نے مجسمہ چرانے میں تمہاری مدد صرف پانچ سو ڈالر کی خاطر نہیں کی تھی۔ جب تم نے مجھے بتایا کہ مجسمہ شہر سے اُٹھا کر واپس جج صاحب کے مکان میں رکھنا ہے تو مجھے یقین ہوگیا کہ رقم مجسمے کے اندر پوشیدہ ہے۔"

"چیل کے اندر کچھ نہیں ہے۔" ہمیش بلیک نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اگر میں اس مجسمے کو توڑ دوں تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔"

"نہیں، خبردار۔ اسے ہاتھ بھی مت لگانا۔"

جمی کلاز نے نفرت بھری نظروں سے ہمیش بلیک کی طرف دیکھا۔ "تم سب یہاں کھڑے رہو، اپنی جگہ سے حرکت مت کرنا۔" اس نے جھک کر رائفل اٹھائی اور پیچھے ہٹ کر مجسمے کا نشانہ لینے لگا۔

"میرے خدا — روکو اسے، روکو اسے ولیوٹ، یہ مجسمے کو تباہ کر دیگا۔" ہمیش بلیک بے بسی سے چلایا۔

"تو آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا کہ مجسمے کے اندر کوئی چیز نہیں ہے۔؟"

"مجسمے کے اندر کچھ نہیں ہے لیکن اگر اس نے اسے توڑ دیا تو۔"

نک جمی کلاز کی طرف بڑھا۔ "کلاز ٹھہر جاؤ، گولی مت چلانا۔" اس نے چلا کر کہا۔

"کیا بات ہے؟ رُک جاؤ آگے مت بڑھو ولیوٹ۔"

"سنو کلاز، میرے پاس تقریباً بیس ہزار ڈالر ہیں، یہاں میری جیب میں، تم سارے پیسے لے لو اور یہاں سے چلے جاؤ۔" نک نے کہا۔

"میں تم سے کچھ نہیں لوں گا ولیوٹ، تم میری طرح ہو، ہم دونوں ایک ہی کشتی کے سوار ہیں، مجھے صرف جج صاحب کے پیسے چاہئیں۔"

جمی کلاز کی ذمہ داری نک پر تھی وہی اسے لایا تھا اس لئے وہ خود کو اس گڑبڑ کا ذمہ دار تصور کر رہا تھا۔

جمی کلاز نے رائفل کی نال نیچی کی اور چیل کے سر کا نشانہ لینے لگا لیکن ہمیش بلیک کی چیخ نے اسے روک دیا۔ "تم نے گولی چلائی تو پھر کبھی کوئی پیسے نہیں ملیں گے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" جمی کلارنس نے پوچھا۔

اچانک نِک کی سمجھ میں سب کچھ آگیا "ان کا مطلب ہے کہ خزانہ جھیل کے اندر نہیں ہے، جج صاحب ایڈگر ایلن پو کی کہانیوں کے بڑے شیدائی تھے انہوں نے غالباً اپنی رقم چھپانے کے لئے وہی طریقہ اختیار کیا جس کا ذکر پو کی ایک کہانی گولڈ بگ میں آیا ہے۔ کیوں، کیا میرا اندازہ درست ہے؟"

"ہاں۔" ہیش نے اعتراف کیا۔ "اسی قسم کی بات ہے۔"

"خزانہ تلاش کرنے کے لئے اس مجسمے کا وجود ضروری ہے۔" نِک نے کہا۔ "اس کا علم تمہیں اس وقت ہوا جب یہ مجسمہ یہاں سے ہٹایا جا چکا تھا اسی لئے تم نے اسے یہاں واپس لانے کے لئے بیس ہزار ڈالر خرچ کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا حالانکہ تمہیں معلوم تھا کہ تم اسے ایک روز سے زیادہ اپنے قبضے میں نہیں رکھ سکو گے۔"

ہیش بلیک خاموش رہا۔ جمی کلارنس نے رائفل پھینک دی اور اپنا ریوالور نکال لیا اور اسے ہیش بلیک کی طرف تانتے ہوئے بولا "ٹھیک ہے مسٹر بلیک۔ اب تم مجھے بتاؤ گے کہ اس مجسمے کی مدد سے کس طرح خزانہ تلاش کیا جا سکتا ہے۔"

"یہ سب جھوٹ ہے، بہتان ہے۔" سلکی زور سے چیخی۔ "دادا جان کبھی رشوت نہیں لیتے تھے۔"

ہیش بلیک نے اپنی بھتیجی کے احتجاج کو نظر انداز کرتے ہوئے کوٹ کی جیب سے تہہ شدہ کاغذ نکالا وہ سب ٹیرس کی طرف بڑھے تاکہ وہاں روشن بلب کے نیچے کاغذ پر لکھی ہوئی تحریر کو پڑھا جا سکے۔ ہیش بلیک نے کاغذ نِک کی طرف بڑھا دیا۔ نِک نے بلند آواز میں اس پر ٹائپ شدہ عبارت پڑھی۔

"جنہیں میرے خزانے کی تلاش ہے انہیں اس جگہ کھدائی کرنا چاہیئے جس جگہ جھیل کے سرکا سایہ زمین پر نظر آئے۔ یہ تحریر جو جیس جولائی کی سہ پہر دو بجے کے وقت لکھی گئی ہے۔"

تحریر کے نیچے جج نارمن بلیک کے دستخط تھے۔

"یہ دستخط جج صاحب کے ہیں۔؟" نِک نے دریافت کیا۔

"ہاں۔ یہ انہی کے دستخط ہیں۔ کاغذ کا یہ پرزہ مجھے چند ماہ قبل ان کے ذاتی کاغذات میں ملا تھا۔ لیکن اس وقت تک یہ مجسمہ یہاں سے ہٹایا جا چکا تھا۔"

سلکی بھی اب اس معاملے میں دلچسپی لینے لگی تھی "انکل آپ اس کا اندازہ لگا سکتے تھے کہ جھیل کے سرکا سایہ کہاں پڑتا ہے؟"

نِک نے مڑ کر باغ کی طرف دیکھا جواب چاند کی روشنی میں کافی روشن ہو گیا تھا۔ "میرا خیال ہے کہ انہوں نے اندازے لگانے کی کوشش ضرور کی ہو گی لیکن ہر مرتبہ انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہو گا، مجبور ہو کر ہی انہوں نے مجسمہ چرانے کا فیصلہ کیا ہو گا، مجھے باغ میں لگے ہوئے گلاب کے پودے تازہ نظر آتے ہیں، میرا خیال ہے کہ انہیں کھدائی کے بعد لگایا گیا ہے تاکہ کسی کو زمین کھودنے کے بارے میں خواہ مخواہ شک نہ ہو۔"

"تمہارا اندازہ درست ہے ولیوٹ۔" ہیش نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ "پچھلے ہفتے میں نے فیصلہ کیا کہ مجسمے کے بغیر خزانے کی تلاش ناممکن ہے، تاکہ آپ یہ دیکھ سکیں کہ جو جیس جون کی دوپہر دو بجے جھیل کے سرکا سایہ کس جگہ پڑتا ہے۔" نِک نے کہا۔

"یعنی کل۔" سلکی نے حیرت بھری آواز میں کہا۔

"کل نہیں آج۔" نِک نے تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ "بارہ بجے کے بعد چوبیس جون کی تاریخ شروع ہو گئی ہے۔"

"سب لوگ اندر چلیں۔" جمی کلارنس نے ریوالور ہلاتے ہوئے کہا۔ "ہمیں دوپہر دو بجے تک انتظار کرنا ہے۔"

سورج نکلنے کے بعد سلکی نے ناشتہ تیار کیا اور نو بجے تک ہیش بلیک اور جمی کلارنس کے درمیان یہ طے پایا کہ جو رقم نکلے گی وہ دونوں آپس میں آدھی آدھی بانٹ لیں گے۔ مطلع ابر آلود تھا لیکن اتنی دھوپ ضرور تھی کہ جھیل کا سایہ زمین پر صاف نظر آ سکے۔

صبح دس بجے پولیس چیف کا ٹیلیفون آیا، اس نے ہیش بلیک کو اس کے مرحوم چچا کے مجسمے کی چوری کی اطلاع دی اور پوچھا کہ کیا اسے اس سلسلے میں کچھ معلوم ہے؟ کیا اسے کسی پر چوری کا شبہ ہے؟ ہیش بلیک کا جواب نفی میں تھا۔ "پولیس کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ اس چوری میں ہیلی کاپٹر استعمال کیا گیا تھا۔" جمی کلارنس نے کہا۔ "پھر وہ ہیلی کاپٹر تلاش کریں گے اور اسے تلاش کرتے کرتے یہاں تک آ جائیں گے۔ یہاں انہیں فوراً ہیلی کاپٹر نظر آ جائے گا اور ساتھ ہی مجسمہ بھی۔ ہمیں ہیلی کاپٹر کو کہیں چھپا دینا چاہیئے۔"

ہیش بلیک نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور ہیلی کاپٹر کو درختوں کے درمیان اس طرح کھڑا کر دیا گیا کہ وہ سڑک کی طرف سے کسی کو نظر نہ آ سکے۔ اس کے بعد وہ سب بے چینی سے دو بجنے کا انتظار کرنے لگے۔

ایک بجے کے بعد ایک اخباری نمائندے نے ٹیلیفون کیا۔ وہ ہیش بلیک سے مجسمے کی چوری کے بارے میں انٹرویو لینا چاہتا تھا، ہیش نے سختی سے اس رپورٹر کو اپنے گھر آنے سے منع کر دیا۔ لیکن اسے احساس تھا اخباری نمائندوں سے اتنی آسانی کے ساتھ جان نہیں چھوٹتی۔

"انکل اب دو بجنے والے ہیں۔" سلکی نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں جلدی کرنی چاہیئے، ایک طرف پولیس دوسری طرف اخباری نمائندے ہمارے پاس بہت کم وقت ہے۔"

جمی کلارنس نے اثبات میں سر ہلایا۔ "ہمیں کدالیں اٹھا کر فوراً کھدائی شروع کر دینی چاہیئے۔" اس نے کہا۔

انہوں نے باغ میں اس جگہ کھدائی کی جہاں سہ پہر دو بجے جھیل کے سرکا سایہ پڑ رہا تھا، لیکن وہاں انہیں کچھ بھی نہیں ملا۔ انہوں نے دائیں طرف کھدائی کی، بائیں طرف کھدائی کی۔

"معلوم ہوتا ہے تم پہلے ہی خزانہ نکال چکے ہو۔" جمی کلارنس نے پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان شک بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

"نہیں۔ ایسا ہوتا تو یہ مجسمہ چرانے کے لئے میری خدمات حاصل نہ کرتے۔"

"میں کہتی ہوں کسی خزانے کا وجود ہی نہیں ہے، دادا جان نے کبھی کسی سے رشوت نہیں لی۔" سلکی نے پھر اصرار کیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم نے گڑھے زیادہ گہرے نہیں کھودے۔" جمی کلارنس نے کہا اور پھر ایک گڑھے میں اتر گیا۔ "میں خزانہ تلاش کر کے رہوں گا، چاہے مجھے کتنی ہی کھدائی کرنی پڑے۔"

اس وقت نِک نے ایک کدال کا دستہ جمی کلارنس کے سر پر مار کر اسے بے ہوش کر دیا۔!

شام کے وقت نِک ولیوٹ ہیلی کاپٹر میں پرواز کر رہا تھا۔ جمی کلارنس رسیوں سے بندھا ہوا ایک طرف پڑا تھا اور سلکی اس کے قریب بیٹھی تھی۔

"اب تم کلارنس کا کیا کرو گے؟" سلکی نے دریافت کیا۔

"کچھ نہیں، میں اسے رہا کر دوں گا۔ اب ہمیں اچھی طرح اطمینان ہو گیا ہے کہ کاغذ کا وہ پرزہ بڑے میاں کا آخری مذاق تھا اور باغ میں کسی خزانے کا وجود نہیں ہے، ہم اسے پولیس کے حوالے بھی نہیں کر سکتے۔ ورنہ مجسمے کی چوری کی پوری کہانی سامنے آ جائے گی۔"

"کیا تمہیں دادا جان کے رشوت لینے کا یقین آ گیا تھا نِک؟"

نِک نے جواب دینے سے پہلے سلکی کا خوبصورت چہرہ دیکھا۔ "نہیں، ایک لمحے کے لئے بھی نہیں۔"

"اب تم کیا کرو گے؟ واپس چلے جاؤ گے۔؟"

"نہیں ابھی مجھے ایک کام اور نمٹانا ہے، تم ایئرپورٹ پر میرا انتظار کرنا، ہم رات کا کھانا ساتھ ہی کھائیں گے۔"

"کونسا کام؟"

"میں نے کرائے پر گاڑی حاصل کی تھی جو اب تک تمہارے دادا جان کے مکان پر کھڑی ہے، اسے واپس کرنا ہے۔ میں ٹیکسی کے ذریعے یہاں آ جاؤں گا۔ تم میرا انتظار کرو گی نا؟"

"ہاں۔!"

نِک ——— ہیلی کاپٹر ایئرپورٹ پر اتارنے لگا!

نِک جب واپس جج صاحب کے مکان پر پہنچا تو رات ہو گئی تھی۔ ہیش بلیک باغ میں موجود تھا وہ گھڑے ہوئے گڑھوں کو بھر رہا تھا۔ اس کے قریب بجلی کی لالٹین رکھی تھی۔

"کچھ ملا۔؟" نِک نے اس سے پوچھا۔

"نہیں، اور نہ اسکی امید ہے، جمی کلارنس کا کیا ہوا؟"

"میں نے اسے اتنا خوفزدہ کر دیا ہے کہ اب وہ آپ کو تنگ نہیں کرے گا۔"

"اور سلکی۔؟"

"وہ بھی اب واپس نہیں آئے گی۔"

"پھر تم کیوں آئے ہو۔؟"

"خزانے کے لئے۔" نِک نے جواب دیا۔

"یہاں کوئی خزانہ نہیں ہے۔"

"یہاں خزانہ موجود ہے۔ جج صاحب جیسے لوگ ہمیشہ کسی خزانے کے مالک ہوتے ہیں۔ ہم دراصل اسے غلط جگہ پر تلاش کر رہے تھے، انہوں نے اپنے رقعے میں ہمیں گمراہ کرنے کی کوشش کی تھی اور وہ کامیاب بھی رہے۔"

"کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں۔"

"انہوں نے اپنے رقعے میں جو جیس جولائی اور سہ پہر دو بجے کا وقت لکھا ہے اس سے ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سہ پہر دو بجے سورج کی روشنی میں جھیل کے سرکا سایہ جس جگہ پڑے اسی جگہ خزانہ دفن ہے حالانکہ انہوں نے اپنے رقعے میں ایسی کوئی بات نہیں لکھی۔ وہ تاریخ اور وقت انہوں نے رقعہ لکھنے کے سلسلے میں لکھی ہے کہ وہ رقعہ چوبیس جولائی سہ پہر دو بجے لکھا گیا۔ بہرحال ہم نے دیکھ لیا کہ سورج کی وجہ سے جھیل کے سرکا سایہ جہاں پڑتا تھا وہاں خزانہ نہیں ہے۔ اب سوال آتا ہے رات دو بجے کا۔ اس وقت چاند کی

کی روشنی ہوتی ہے لیکن ہر سال چاند کی پوزیشن تبدیل ہوجاتی ہے اس لئے اس امکان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے اب ایک ہی چیز رہ جاتی ہے جسے ہم سب نے نظر انداز کردیا تھا یعنی اس سرچ لائٹ کی روشنی جسے سلکی نے گولی چلا کر ناکارہ کردیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ سرچ لائٹ جج صاحب نے اپنی تندگی میں لگوائی تھی اور اس کی جگہ تبدیل نہیں کی گئی ہے؟"

"ہاں۔" ہمیش نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اگر سرچ لائٹ نئی نیا بلب لگادیا جائے تو اس کی روشنی سوچ کی نسبت نیچے پڑے گی اور چل کا سایہ لمبا ہوجائے گا جو سیکڑوں خیال میں باغ کی چار دیواری تک پہنچے گا۔ درختوں کے قریب۔"

انہیں خزانہ تلاش کرنے میں دس منٹ سے زیادہ وقت نہیں لگا جو ایک سوٹ کیس پر مشتمل تھا اور سوٹ کیس اوپر تک کرنسی نوٹوں کی گڈیوں سے بھرا ہوا تھا۔ نوٹوں کی تمام گڈیوں کو واٹر پروف تھیلے میں بھر کر سوٹ کیس میں رکھ لیا گیا تھا۔ ہمیش جلدی جلدی گڈیوں کو گننے لگا' وہ اپنے کام میں اتنا محو ہوا کہ وہ اندر داخل ہونے والی پولیس کی گاڑی کی آواز نہیں سن سکا جس کا احساس ہوتے ہی نک ایک درخت کی اوٹ میں ہوگیا تھا۔ پولیس گاڑی کے مڑتے ہی اس کی ہیڈ لائٹ کی روشنی ہمیش بلیک پر پڑی' وہ چونک کر پلٹا اور چندھیائی ہوئی نظروں سے گاڑی کی طرف دیکھنے لگا۔ پولیس جرم تلاش کرنے آئی تھی انہیں خزانہ بھی نظر آگیا۔

نک کو جب یقین ہوگیا کہ آنے والی گاڑی پولیس کی ہے تو وہ بڑی خاموشی اور پھرتی سے باغ کی چار دیواری پھاند کر فرار ہوگیا اسے اتنی مہلت بھی نہیں ملی کہ وہ سوٹ کیس میں سے نوٹوں کی دو چار گڈیاں ہی اٹھالیتا۔ اسے احساس تھا کہ ہمیش بلیک اب بری طرح پھنس گیا ہے اسے پولیس سے جان چھڑانی دشوار ہوجائے گی' ایک تو مسروقہ مجسمے کی وہاں موجودگی دوسرے کرنسی نوٹوں سے بھرا ہوا سوٹ کیس۔ نک کو خزانے میں سے حصہ نہ ملنے پر کوئی افسوس نہیں تھا۔ بیس ہزار ڈالر اس کی جیب میں موجود تھے اور سلکی ایئر پورٹ پر اس کا انتظار کر رہی تھی۔ نک نے فیصلہ کیا کہ وہ جاتے ہی سلکی کو خزانے کی بازیافت اور پولیس کی آمد کی اطلاع نہیں دے گا۔ یہ دونوں خبریں وہ اسے صبح بھی سنا سکتا ہے۔!

ہاں میں چور ہوں

جرائم کی دنیا کے نک بلیوٹ کی کہانی

"نکی، تمہارا فون ہے۔" گلوریا نے دور کمرے سے چلا کر کہا۔

نک ویلوٹ نے بیئر سے بھرا ہوا گلاس میز پر رکھ دیا اور ایک گہرا سانس لیتا ہوا اپنی نشست سے کھڑا ہوگیا۔ وہ اتوار کی شام تھی اور نک گلوریا کے ساتھ ...شام منانے کا پروگرام بنا رہا تھا۔

"ہیلو۔" اس نے گلوریا کے ہاتھ سے ریسیور لیتے ہوئے کہا

"نک ویلوٹ؟" دوسری طرف سوالیہ انداز میں دریافت کیا گیا۔ بولنے والے کی آواز بھاری اور لہجہ کھردرا تھا لیکن اب وہ اس قسم کی آوازوں اور لہجوں کا عادی ہوگیا تھا۔

"ہاں، بول رہا ہوں۔"

"تم معقول معاوضے پر دوسروں کے لئے کام کرتے ہو' تم پیشہ ور چور ہو۔"

"میں ٹیلیفون پر کبھی کاروباری بات نہیں کرتا آپ چاہیں تو میں کل کسی وقت آپ سے ملاقات کرسکتا ہوں۔" نک نے جواب دیا۔

"کل بہت دیر ہوجائے گی، آج رات؟"

"ٹھیک ہے۔ آج رات ہی سہی۔"

دوسری طرف سے بولنے والے نے نک ویلوٹ کو ایک جگہ کا نام بتایا۔ "میں وہاں پارکنگ پلاٹ پر اپنی گاڑی میں بیٹھا تمہارا انتظار کروں گا' آج رات ٹھیک آٹھ بجے۔"

"میں آپ کو یا آپ کی گاڑی کس طرح شناخت کروں گا؟"

"اتوار کے روز وہاں کوئی گاڑی نہیں ہوتی، ہم ایک دوسرے کو تلاش کرلیں گے۔"

"کیا میں آپ کا نام دریافت کرسکتا ہوں؟"

دوسری طرف چند لمحے خاموشی طاری رہی "میرا نام میکس سولر ہے کیا تمہیں میرا خط نہیں ملا؟"

"نہیں۔" نک نے جواب دیا۔ "آپ نے اس خط میں کیا لکھا تھا؟"

"باقی گفتگو رات آٹھ بجے ہوگی۔"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے پر نک نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے میکس سولر کا نام کہیں پڑھا تھا یا کہیں سنا تھا، لیکن کس سلسلے میں، اسے یاد نہ آسکا۔

"کون تھا نکی؟" گلوریا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا اس کے ہاتھ میں بیئر کا گلاس تھا۔

"کوئی نہیں' زمین کی خرید و فروخت کرنے والی ایک کمپنی کا ڈائریکٹر تھا۔" نک نے جواب دیا۔ "وہ ایک زمین خریدنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں انہیں میرا مشورہ درکار ہے۔ مجھے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگے گا۔"

اس قسم کے بہانے نک کی زبان سے پانی کی طرح پھسل پڑتے تھے۔ ریڈی میڈ کبھی سوچنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ گلوریا ان بہانوں کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہے لیکن اپنی عادت سے مجبور ہونے کی بنا پر وہ کبھی اس پر شک نہیں کرتی، بعض اوقات وہ کئی کئی روز گھر سے غائب رہتا لیکن واپسی پر گلوریا اس سے کچھ نہیں کہتی تھی۔

وہ ساڑھے سات بجے گھر سے نکلا میکس سولر سے جس جگہ ملاقات کرنی تھی وہ اس کے گھر سے پانچ میل کے فاصلے پر تھی۔ اتوار ہونے کی وجہ سے سڑکوں پر ٹریفک کی آمد و رفت بہت کم تھی وہ اطمینان سے گاڑی چلانے کے باوجود پندرہ منٹ کے اندر وہاں پہنچ گیا۔ اسے دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ پارکنگ پلاٹ پر اس سے پہلے ہی ایک کار موجود ہے۔ اس نے اپنی گاڑی اس کے قریب لے جاکر کھڑی کردی۔ دوسری گاڑی میں صرف ایک مرد موجود تھا جس نے سگریٹ کے اشارے سے اسے اپنی گاڑی کے اندر آنے کے لئے کہا۔ نک اپنی گاڑی مقفل کرکے اس کی گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"تم وقت سے پہلے آگئے مسٹر ویلوٹ۔"

"ہاں پہلے آنا دیر سے آنے سے بہتر ہے، کیا آپ کا نام میکس سولر ہے؟"

"ہاں، دروازہ بند کردو۔"

نک نے دروازہ بند کردیا۔ میکس سولر کا گہری نظروں سے جائزہ لیا۔ وہ قدرے فربہ اور پستہ قد نظر آتا تھا۔ اس وقت وہ کچھ گھبرایا ہوا تھا

"آپ کیا چوری کروانا چاہتے ہیں؟" نک نے پوچھا۔ "میں کبھی کوئی قیمتی چیز' زیورات' آرٹ کے نمونے یا ایسی کوئی چیز نہیں چراتا۔ جسے بازار میں فروخت کیا جاسکے یا جس کی کوئی قیمت ہو میرا معاوضہ۔"

نک کا جملہ نامکمل رہ گیا۔ پچھلی نشست پر حرکت ہوئی اور نک کے پچھلے حصے سے کوئی سخت چیز ٹکرائی' چند لمحوں کے لئے اس کی نظروں کے سامنے نیلے پیلے شرارے ناچے اور پھر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

□□

نک کی جب آنکھ کھلی تو اسے احساس ہوا کہ وہ کسی جگہ بستر پر لیٹا ہوا ہے۔ کمرے کی چھت بوسیدہ تھی اور ایک کونے میں مکڑی کا جالا تنا ہوا تھا۔ اس کا سر درد کی شدت سے پھٹا جارہا تھا اور اس کا جسم بستر پر عجیب بے ہنگم طریقے سے پڑا ہوا تھا' اس نے کروٹ بدلنے کی کوشش کی تو احساس ہوا کہ اس کے دائیں ہاتھ میں ہتھکڑی لگی ہوئی ہے اور ہتھکڑی کا دوسرا سرا آہنی چارپائی کے سرہانے سے بندھا ہوا ہے۔

کیا وہ پولیس کی تحویل میں ہے؟

لیکن فوراً ہی یہ خیال اس نے رد کردیا کیونکہ وہ کہ پولیس کی حوالات جیسا نہیں تھا۔ اگر وہ حوالات میں نہیں ہے تو آخر کس کی قید میں ہے؟ اس نے اپنی ذہنی قوتوں کو جمع کرکے اس سوال پر غور کرنا چاہا۔ کھڑکیوں پر چڑھے ہوئے پردوں میں سے سورج کی روشنی چھن چھن کر اندر آرہی تھی۔ یعنی صبح کا وقت تھا لیکن کونسی صبح؟ پیر کی صبح؟ اسے کہیں سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور پھر مردانہ قدموں کی چاپ بلند ہوتی ہوئی اس کے قریب آکر رک گئی۔ ایک مردانہ چہرے نے اسے جھک کر دیکھا' وہ چہرہ جانا پہچانا تھا' وہ اس مرد کا چہرہ تھا جس نے اتوار کی رات مقررہ مقام پر آٹھ بجے اس سے ملاقات کی تھی۔

"میں کہاں ہوں؟" نک نے کمزور لہجے میں کہا۔ "مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے؟"

"تم یہاں میرے مکان میں ہو اور میں نہیں چرا کر لایا ہوں۔" مردانہ چہرے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں؟" نک نے کہا' کمرے کے در و دیوار اس کی نظروں کے سامنے رقص کے انداز میں ہلنے لگے۔

"باتیں کرنے کی کوشش مت کرو۔ ہمارا مقصد تمہیں نقصان پہنچانا نہیں ہے، بس تم یہاں اطمینان و سکون سے لیٹے رہو۔"

"مجھے۔ مجھے کیا ہوگیا ہے؟"

"کچھ نہیں، تمہیں خواب آور انجکشن دیا گیا ہے تاکہ تم یہاں سے فرار ہونے کی کوشش نہ کرو۔"

نک نے کچھ کہنے کی کوشش کی' اس کے لب ہلے لیکن آواز نہیں نکلی۔ دوسرے لمحے وہ گہری نیند میں ڈوب گیا۔

جب وہ دوبارہ بیدار ہوا تو غالباً رات کا وقت تھا' کیونکہ کمرے میں برقی لیمپ روشن تھا۔ اس نے بستر پر حرکت کرنے کی کوشش کی۔

"کیا تم جاگ گئے؟" ایک نسوانی آواز نے اسے حرکت کرتے دیکھ کر پوچھا۔ نک نے کوشش کرکے سر اونچا کیا، اس کے مخالف سمت میں ایک نوجوان سرخ بالوں والی پرکشش لڑکی بیٹھی تھی۔ اس نے ہونٹوں پر زبان

پھیر کر انھیں تر کیا۔ "ہاں شاید۔ تم کون ہو؟"

"تم مجھے جولیا کے نام سے یاد کر سکتے ہو۔ مجھے تمہاری نگرانی پر مامور کیا گیا ہے لیکن میں خاموش بیٹھے بیٹھے بور ہو گئی تھی اس لئے میں نے تمہیں مزید..... خواب آور انجکشن نہیں دیا تاکہ تم سے باتیں کر کے وقت کاٹ سکوں۔"

"بہت بہت شکریہ۔" نک نے تھوک نگلتے ہوئے حلق تر کرنے کی کوشش کی۔ "آج کونسا دن ہے؟"

"پیر ہے۔ تمہیں یہاں آئے ہوئے چوبیس گھنٹے بھی نہیں گزرے۔"

جولیا اُٹھ کر اُس کے قریب بستر پر بیٹھ گئی۔ "کیا تم بھوکے ہو؟"

اُسے اچانک شدید بھوک لگنے کا احساس ہوا۔ "میں فاقے سے مر رہا ہوں، میرا خیال ہے کہ تم نے مجھے کچھ بھی نہیں کھلایا۔"

"میں ابھی تمہارے لئے پھلوں کا عرق اور کچھ بادام لاتی ہوں۔"

"تمہارا ساتھی کہاں گیا۔ وہ مرد؟"

"وہ پتہ نہیں کہاں ہوگا۔" جولیا نے گول مول سا جواب دیا۔ اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ چند منٹ بعد جب وہ واپس آئی تو اُس کے ہاتھ میں اورنج جوس سے بھرا ہوا ایک گلاس اور نمکین باداموں کا ایک ڈبہ تھا۔

"فی الحال اسی پر گزارہ کرو۔" جولیا نے کہا۔

سنگترے کا عرق بہت مزیدار تھا۔ بادام بسکٹ کے تھے لیکن زوردار بھوک میں وہ بھی اچھے لگ رہے تھے "تم لوگوں نے آخر مجھے کیوں اغوا کیا۔"

نک نے بادام کھاتے ہوئے جولیا سے پوچھا۔ "اور اب تمہارے ارادے کیا ہیں؟"

"مجھے کچھ نہیں معلوم۔" لڑکی نے جواب دیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

نک نے کچھ بادام کھائے اور بستر پر دراز ہو گیا۔ اب یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ اُسے اغوا کرنے کے لئے دھوکے سے راستے کے وقت ایک سنسان جگہ بُلایا گیا تھا۔ لیکن اس حرکت سے اغوا کنندگان کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ ظاہر ہے اغوا کرنے والوں کا مقصد اسے اغوا کر کے رقم اینٹھنا نہیں تھا کیونکہ ایسے لوگ اپنا صحیح نام کبھی نہیں بتاتے۔ ٹیلیفون پر اُس کی جس آدمی سے گفتگو ہوئی تھی اُس نے اپنا نام میکس سولر بتایا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ اُس نے ایک خط بھی لکھا تھا اُس سے ایک نتیجہ یہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اُسے اغوا کرنے والا میکس سولر نہیں تھا۔

"جولیا۔" نک نے اُسے آواز دی۔ "جولیا یہاں آؤ۔"

جولیا کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ دونوں ہاتھ اپنے کولھے پر رکھتے ہوئے بولی۔ "کیا بات ہے؟"

"یہاں آؤ۔ میرے پاس بیٹھ جاؤ میں تم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں۔"

"کس قسم کی باتیں؟"

"میکس سولر کے بارے میں، جس نے مجھے اغوا کیا ہے۔"

جولیا بے اختیار ہنسنے لگی۔ اُس کا چہرہ جوش سے دمکنے لگا۔ "وہ میکس سولر نہیں تھا۔ اُس نے تمہیں بے وقوف بنایا تھا۔ میکس سولر جیسے دولتمند آدمی کو کسی کے اغوا کرنے کی کیا ضرورت ہے، وہ اپنی دولت سے کام نکال لیتا ہے۔"

"پھر اس مرد کا کیا نام ہے؟"

"یہ میں نہیں بتا سکتی۔"

"تم اس سچکر میں اُس کے ساتھ کیسے شامل ہو گئیں؟"

"میں اس موضوع پر گفتگو نہیں کر سکتی۔"

نک نے ایک گہرا سانس لیا۔ "لیکن تم کہہ رہی تھیں کہ تم مجھ سے باتیں کرنا چاہتی تھیں۔"

"ضرور لیکن میں تم سے تمہارے بارے میں گفتگو کرنا چاہتی تھی۔"

نک نے اُسے شک بھری نظروں سے دیکھا۔ "میرے بارے میں کس قسم کی باتیں؟"

"تمہارا نام نک ڈیلوٹ ہے اور تم بہت مشہور ہو۔"

"میں صرف مخصوص حلقوں میں مشہور ہوں۔"

دُور کہیں دروازہ کھلنے کی آواز سُن کر جولیا اُٹھ کر چلی گئی اور نک نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحے بعد جولیا مرد کے ساتھ واپس کمرے میں آ گئی۔ وہ دونوں گفتگو کر رہے تھے۔

"یہ باداموں کا ڈبہ یہاں کیا کر رہا ہے؟" ایک مرد نے آواز غصیلے انداز میں جولیا سے پوچھا۔ "اور یہ سو بھی نہیں رہا؟ تو تم اسے کھلا رہی تھیں، کیوں؟"

"اسے بھوک لگ رہی تھی سام۔" جولیا نے سہمے ہوئے انداز میں کہا۔

کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز سے گونج گیا۔ جولیا کے منہ سے ایک چیخ نکلی۔ نک نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ "مجھ پر اپنی مردانگی آزماؤ سام، عورت پر ہاتھ اُٹھاتے ہو۔"

مرد اس کے بستر کے قریب آ گیا۔ "تم ہیرو بننے کی حالت میں نہیں ہو ڈیلوٹ۔" اُس نے کہا۔

نک بستر پر بیٹھ گیا۔ "سنو سام، میرے سر پر ضرب لگا کر مجھے بیہوش کیا گیا، پھر مجھے اغوا کیا گیا اور خواب آور انجکشن لگائے گئے اور اس کے بعد میرے ایک ہاتھ میں ہتھکڑی لگا کر مجھے قید کر دیا گیا۔ کیا مجھے اب بھی ان حرکتوں کا مقصد جاننے کا حق نہیں پہنچتا؟"

"اس کی زبان بند کر دو۔" سام نے جولیا کو حکم دیا لیکن وہ اپنی جگہ ساکت کھڑی رہی۔

"تم نے مجھے اس لئے اغوا کیا ہے کہ میں اصلی میکس سولر سے ملاقات نہ کر سکوں، کیوں ٹھیک ہے سام؟" نک نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

مرد نے پلٹ کر غصے بھرے انداز میں لڑکی کو گھورا۔

"تم نے اُسے بتایا ہے؟" وہ دانت پیس کر غرایا۔

"نہیں سام یقین کرو میں نے اسے کچھ نہیں بتایا۔" لڑکی سہم کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔

سام چند لمحے غور کرتا رہا۔ اُس نے ایک گہری سانس لی۔

"بہت اچھا ڈیلوٹ، تمہارا اندازہ درست ہے اس لئے اب تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ میکس سولر نے جمعے کے روز تمہیں ایک خط لکھا تھا اور اس ہفتے کسی روز تم سے ملاقات کرنے کی درخواست کی تھی۔ وہ کوئی چیز چرانے کے لئے تمہاری خدمات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جولیا نے اس خط کی ایک نقل مجھے دے دی اور مجھے یہ بھی بتایا کہ میں کس طرح ایک منصوبے پر عمل کر کے میکس سولر سے اپنا انتقام لے سکتا ہوں۔ اس کے بعد سارا کام آسان تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ تم شہر کے نواحی علاقے میں رہتے ہو اس لئے جمعے کو بھیجا جانے والا خط تمہیں پیر کی صبح سے پہلے نہیں ملے گا کیونکہ آج کل ہمارے شہر کی ڈاک کا نظام بہت ناقص ہو گیا ہے۔ لیکن پھر بھی میں نے احتیاط کے طور پر ٹیلیفون پر تم سے میکس سولر بن کر گفتگو کی تاکہ اگر تمہیں خط مل گیا ہو تو تم مجھ پر شک نہ کرو۔ اب تم سمجھے میں نے تمہیں اغوا کر کے میکس سولر کا کام رکوا دیا ہے۔ جو اُس کے لئے بہت ضروری ہے۔ جب جہاز نیویارک کی بندرگاہ سے چلا جائیگا تو میں تمہیں رہا کر دوں گا۔"

"جہاز؟"

"ہاں میکس تمہارے ذریعے ایک مال بردار جہاز پر سے کوئی چیز چرانا چاہتا ہے۔ وہ جہاز دو روز کے اندر نیویارک سے روانہ ہو جائے گا۔"

"بظاہر یہ کام بہت اہم نظر آتا ہے۔"

"ہاں لیکن وہ چیز صرف میکس کے لئے اہم اور قیمتی ہے، دوسروں کے لئے وہ چیز بے کار ہوگی۔"

نک چند لمحے غور کرتا رہا پھر بولا۔ "تمہارا خیال غلط ہے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" اُس نے کہا۔

"تم دو طریقوں سے اپنا انتقام لے سکتے ہو، ایک تو یہی طریقہ ہے کہ مجھے جہاز روانہ ہونے تک یہیں قید رکھو اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تم خود وہ چیز لے سکتا تھا۔"

نک چپ چاپ سام کی باتیں سنتا رہا۔ بظاہر وہ اس قسم کا آدمی نظر نہیں آتا تھا جو اغوا جیسے جرم کا ارتکاب کرے اس کے باوجود اُس کی آنکھوں کی سختی اس بات کی غماز تھی کہ سام اپنی عزم و ارادے کا مالک ہے۔ وہ جس کام کا بیڑا اُٹھا لے اُسے پورا کر کے رہتا ہے۔

"میں سولر انڈسٹریز میں سیکریٹری کی حیثیت سے ملازم ہوں۔" جولیا نے گفتگو میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ "میرا کمرہ مسٹر میکس سولر کے کمرے کے برابر ہے اور جب کبھی میرے پاس فرصت غیر حاضر ہوتے ہیں تو میں میکس کی سیکریٹری کا ہاتھ بٹاتی ہوں۔"

سام نے اثبات میں سر ہلایا۔ "پچھلے جمعے کو جولیا کے پاس غیر حاضر تھے میکس سولر نے تمہیں خط لکھوانے کے لئے اپنی سیکریٹری کو طلب کیا جو اس وقت ایک خط ٹائپ کر رہی تھی چونکہ جولیا لے کا ریڈ بیٹھی تھی اس لئے وہ میکس سولر سے ڈکٹیشن لینے چلی گئی۔ اس طرح جولیا کو اس بات کا پتہ چلا کہ میکس سولر کوئی چیز چرانے کے لئے تمہاری خدمات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جولیا نے اس خط کی ایک نقل مجھے دے دی اور مجھے یہ بھی بتایا کہ میں کس طرح ایک منصوبے پر عمل کر کے میکس سولر سے اپنا انتقام لے سکتا ہوں۔ اس کے بعد سارا کام آسان تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ تم شہر کے نواحی علاقے میں رہتے ہو اس لئے جمعے کو بھیجا جانے والا خط تمہیں پیر کی صبح سے پہلے نہیں ملے گا کیونکہ آج کل ہمارے شہر کی ڈاک کا نظام بہت ناقص ہو گیا ہے۔ لیکن پھر بھی میں نے احتیاط کے طور پر ٹیلیفون پر تم سے میکس سولر بن کر گفتگو کی تاکہ اگر تمہیں خط مل گیا ہو تو تم مجھ پر شک نہ کرو۔ اب تم سمجھے میں نے تمہیں اغوا کر کے میکس سولر کا کام رکوا دیا ہے۔ جو اُس کے لئے بہت ضروری ہے۔ جب جہاز نیویارک کی بندرگاہ سے چلا جائیگا تو میں تمہیں رہا کر دوں گا۔"

"جہاز؟"

"ہاں میکس تمہارے ذریعے ایک مال بردار جہاز پر سے کوئی چیز چرانا چاہتا ہے۔ وہ جہاز دو روز کے اندر نیویارک سے روانہ ہو جائے گا۔"

"بظاہر یہ کام بہت اہم نظر آتا ہے۔"

"ہاں لیکن وہ چیز صرف میکس کے لئے اہم اور قیمتی ہے، دوسروں کے لئے وہ چیز بے کار ہوگی۔"

نک چند لمحے غور کرتا رہا پھر بولا۔ "تمہارا خیال غلط ہے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" اُس نے کہا۔

"تم دو طریقوں سے اپنا انتقام لے سکتے ہو، ایک تو یہی طریقہ ہے کہ مجھے جہاز روانہ ہونے تک یہیں قید رکھو اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تم خود وہ چیز

چرانے کے لئے میری خدمات حاصل کرو اور مجھ سے وہ چیز حاصل کر کے اُسے میکس سولر کے ہاتھ فروخت کر دو۔"

"مجھے تمہاری خدمات حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے، تم اس وقت میری قید میں ہو۔"

"بے شک جسمانی طور پر میں تمہارے قبضے میں ہوں لیکن تمہیں میری پیشہ ورانہ خدمات حاصل نہیں ہیں۔"

"سام!" جولیا اچانک بولی۔ "مسٹر ویلوٹ ٹھیک کہتے ہیں، مجھے اس کا خیال ہی نہیں آیا۔ اگر یہ ہمیں وہ چیز مہیا کر دے دیں تو ہمیں میکس سولر کے ہاتھ لئے اتنی قیمت پر فروخت کرنے کے ہیں کہ مسٹر ویلوٹ کا معاوضہ بھی ادا کر دیا جائے اور تمہیں بھی خاصی رقم مل جائے۔ اس طرح ہمیں وہ رقم مل جائے گی جس کے تم حقدار ہو۔ میکس نے تمہیں ملازمت سے نکال کر تمہیں اپنے حق سے محروم کر دیا تھا۔

سام کچھ دیر اس خیال پر غور کرتا رہا۔ "اگر ہم تمہیں رہا کر دیں تو اس بات کی کیا ضمانت کہ تم یہاں سے نکلتے ہی پولیس میں ہمارے خلاف رپورٹ درج نہیں کراؤ گے؟"

"پولیس سے میرے تعلقات خوشگوار نہیں ہیں۔" نک نے کہا۔ "اور میرے پیشے کی نوعیت ایسی ہے کہ میں خود بھی پولیس سے کسی قسم کا رابطہ قائم کرنا پسند نہیں کرتا۔"

"اس وقت تم ہمارے قبضے میں ہو اور اڑتالیس گھنٹے بعد جہاز بندرگاہ سے روانہ ہو جائے گا جس کی وجہ سے میکس سولر کسی بڑی پریشانی میں مبتلا ہو جائے گا۔ اگر میں اس وقت تمہیں آزاد کر دیتا ہوں تو اس بات کا امکان ہے کہ میرا یہ منصوبہ بھی ناکام ہو جائے۔" سام اب بھی شک و شبہے میں مبتلا تھا

"ایسا نہیں ہوگا۔ اور اگر تم نے مجھے آزاد نہیں کیا تو تم خود بھی بہت بڑی مشکل میں پھنس جاؤ گے کیونکہ اغوا کا جرم بلیک میل سے زیادہ سنگین ہے۔ میری ہتھکڑی کھول دو اور میری پیشہ ورانہ خدمات حاصل کر لو۔ اس صورت میں تم پر اغوا کا الزام نہیں لگاؤں گا پھر میں تمہارے لئے وہ چیز چوری کر دوں گا۔ تم سے اپنا معاوضہ حاصل کر کے اپنے گھر چلا جاؤں گا اور تم وہی چیز میکس سولر کے ہاتھ فروخت کر کے اس سے بڑی رقم حاصل کر لینا۔ تمہارا انتقام بھی پورا ہو جائے گا اور تمہیں نفع بھی مل جائے گا اور میکس سولر بھی پریشانی میں مبتلا ہونے سے بچ جائے گا۔"

سام نے پلٹ کر جولیا کو سوالیہ نظروں سے دیکھا اُس نے نک ویلوٹ سے اتفاق کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ "یہ ٹھیک رہے گا، ہمیں مسٹر ویلوٹ کو آزاد کر دینا چاہیئے۔"

ہتھکڑی کھلتے ہی نک بستر سے اُٹھ بیٹھا اور بولا "اس کے لئے میں تین ہزار ڈالر معاوضہ لوں گا۔ خطرناک کاموں کے لئے میرا یہی معاوضہ ہوتا ہے۔"

"لیکن یہ کام خطرناک نہیں ہے۔"

"جب کسی کام میں میرے سر پر ضرب لگ جائے اور مجھے خراشیں آنے دیئے جائیں تو وہ کام میرے لئے خطرناک بن جاتا ہے۔"

"یہ کام جولیا نے کیا تھا۔ وہ گاڑی کی پچھلی نشست پر چھپی ہوئی تھی اُس نے تمہارے سر پر لکڑی کی موگری سے ضرب لگائی تھی۔"

"تم نے مجھے لکڑی کی موگری سے ضرب لگائی تھی؟" حیرت بھری نظروں سے جولیا کو دیکھا۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلایا۔ "ہمارا خیال تھا کہ لوہے کا رنچ استعمال کیا جائے لیکن پھر ہم نے لکڑی کی موگری استعمال کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ لوہے کا رنچ استعمال کرنے سے تمہارے مر جانے کا اندیشہ تھا۔"

"بہت بہت شکریہ۔" نک نے کلائی رگڑتے ہوئے کہا۔ "ہاں یہ بتاؤ کہ میکس سولر میرے ذریعے جہاز سے کیا چیز چرانا چاہتا تھا؟"

"ایک مال بردار جہاز پر لدے ہوئے مال کی فہرست۔" جولیا نے کہا۔ "لیکن ہمیں اس جہاز کا نام نہیں معلوم۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ نیویارک کے اندر نیویارک کی بندرگاہ سے روانہ ہو جائے گا۔"

"مال بردار جہاز کی فہرست۔ آخر کسی کے لئے اتنی قیمتی کیونکر ہو سکتی ہے؟"

جولیا اور سام نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"تمہیں اس سلسلے میں جتنی کم معلومات ہوں اتنا ہی اچھا ہے۔" سام نے کہا۔

"کیا مجھے تم دونوں کے اصلی نام جاننے کا حق بھی حاصل نہیں؟"

"تمہیں پہلے ہی بہت کچھ معلوم ہو چکا ہے۔ جہاز کی فہرست حاصل کر کے ہم سے کل رات ملاقات کرو۔"

"میں وہ جہاز کیسے تلاش کروں گا جس کے مال کی فہرست مجھے چرانی ہے؟"

"جنوبی افریقہ کا ایک شہری جس کا نام ہربرٹ جارونس ہے، اس شہر میں موجود ہے اور اپنی نگرانی میں جہاز پر مال لدوا رہا ہے اسے اس کے نام کا علم ہوگا۔" جولیا نے کہا۔ "میں چاہوں تو دفتر کی فائلوں میں اس کا

نام تلاش کر سکتی ہوں لیکن اس حرکت سے دوسرے مجھ پر شک کرنے لگیں گے یہ بھی آج دفتر سے میری غیر حاضری مناسب نہیں تھی۔"

"آخر جنوبی افریقہ کا وہ شہری جہاز پر کیا مال لدوا رہا ہے؟"

"ٹائپ رائٹر۔" جولیا نے نظریں چراتے ہوئے کہا اور نک سمجھ گیا وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

"لیکن جہاز پر لادے جانے والے مال کی صرف ایک فہرست نہیں ہوتی اُس کی کئی نقلیں تیار کی جاتی ہیں، اُسے جہاز ہی سے چرانا ضروری نہیں۔"

"ضروری ہے، ہمیں صرف وہ فہرست درکار ہے جو جہاز کے کپتان کے پاس موجود ہے، اُس کی دوسری نقلیں ہمارے لئے یا میکس سولر کے لئے بیکار ہیں، تم وہ فہرست حاصل کر کے کل رات اسی جگہ ہم سے ملاقات کرو۔"

"میری گاڑی کہاں ہے؟"

"گیراج میں کھڑی ہے۔" جولیا نے جواب دیا۔

نک نے اثبات میں گردن ہلائی۔ "بہت اچھا، تو کل فہرست کے ساتھ آپ لوگوں سے ملاقات ہوگی، آپ میری فیس تیار رکھیں۔"

□□

دوسرے روز نک ویلوٹ نے صبح کے اخبار میں نیویارک کی بندرگاہ سے روانہ ہونے والے جہازوں کے نام دیکھے۔ اس روز صرف دو جہاز بندرگاہ سے روانہ ہونے والے تھے لیکن اُن میں سے کوئی بھی جنوبی افریقہ نہیں جا رہا تھا۔ اس کے پاس وقت بہت کم تھا اور وہ نیویارک جیسے بڑے شہر میں ہربرٹ جارونس کو کس ہوٹل میں تلاش کرتا۔ اُس کے سامنے اب صرف ایک راستہ تھا کہ وہ براہِ راست میکس سولر سے مل کر اس جہاز کا نام معلوم کرے جسے معلوم تھا۔ جولیا اور سام کو اُس کی حرکت پسند نہیں آئے گی لیکن وہ مجبور تھا۔

سولر انڈسٹریز کا دفتر بارہ منزلہ عمارت میں تھا۔ نک نے استقبالیہ پر بیٹھی ہوئی لڑکی کو اپنا کارڈ دیا۔ چند منٹ بعد وہ میکس سولر کے شاندار دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ کمرے میں میکس سولر کے علاوہ ایک آدمی اور تھا۔

"تو تمہارا نام ویلوٹ ہے، تم اب آئے ہو؟ کیا تمہیں میرا خط نہیں ملا تھا؟" میکس سولر نے کہا۔

"نہیں آپ کا خط تو مل گیا تھا لیکن میں ایک کام میں مصروف تھا اور میں اپنے کام ادھورے چھوڑنے کا عادی نہیں ہوں۔"

"خیر۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بیس ہزار ڈالر کے معاوضے پر کوئی کام کرنے کے لئے چیزیں چراتے ہو؟"

"ہر چیز نہیں۔ صرف ایسی چیزیں جن کی کوئی قیمت نہ ہو۔"

نک نے کمرے میں موجود آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو بالکل خاموش بیٹھا تھا۔

"یہ میں جانتا ہوں" میکس سولر نے کہا۔

"آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے؟"

"مجھے ایک مال بردار جہاز پر لادے جانے والے مال کی فہرست کی ضرورت ہے۔"

"صرف فہرست؟" نک نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں صرف فہرست، اس جہاز کا نام فلورینا ہے اور یہ کل نیویارک کی بندرگاہ سے روانہ ہو رہا ہے۔ اس لئے تمہیں جلد از جلد یہ کام انجام دینا ہے۔"

"کام کی فکر نہ کریں آپ کا کام ہو جائے گا لیکن وہ فہرست آپ کے لئے اتنی اہم کیوں ہے؟"

"بات یہ ہے کہ اس فہرست کو ٹائپ کرتے ہوئے کلرک نے ایک غلطی کر دی ہے۔ اس فہرست کی باقی تمام نقلیں درست کر دی گئی ہیں لیکن اصل کاپی نہ جانے کس طرح جہاز تک پہنچ گئی اور وہ اس وقت جہاز کے کپتان کی تجوری میں ہے۔ تمہیں وہ فہرست چرانی ہے تاکہ اُسے بھی ٹھیک کر دیا جائے۔"

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔"

میکس سولر نے دراز کھول کر ایک فہرست نکالی۔ "تمہیں وہ فہرست چرا کر اُس کی جگہ یہ فہرست رکھنی ہے، اسے درست کر دیا گیا ہے، صرف ایک جگہ غلطی تھی اس لئے جہاز کے کپتان کو فہرست کی تبدیلی کا احساس نہیں ہو سکے گا۔"

"آپ بے فکر رہیں، بس سمجھ لیں آپ کا کام ہو گیا۔" نک نے کہا

"آپ کو اپنی ذات پر بڑا اعتماد ہے۔" دوسرے آدمی نے پہلی بار گفتگو میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لب و لہجہ برطانوی تھا۔ وہ پستہ قد اور درمیانی عمر کا تاجر پیشہ نظر آتا تھا۔

میکس سولر نے دوسرے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "یہ مسٹر ہربرٹ جارونس ہیں جنوبی افریقہ سے آئے ہیں، انہیں کا مال فلورینا جہاز پر جا رہا ہے، دو سو بارہ کریٹ جن میں ٹائپ رائٹر اور دوسری دفتر میں کام آنے والی مشینیں ہیں۔"

"بہت خوب۔" نک نے کہا۔ "آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی مسٹر جارونس۔"

"ہاں تمہیں غالباً کچھ رقم پیشگی درکار ہوگی۔ دس فیصد، دو ہزار ڈالر۔ ٹھیک ہیں؟" میکس سولر نے دراز کھولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اور آپ اطمینان رکھیں بہاز روانہ ہونے سے پہلے فہرست آپ کے پاس آ جائے گی۔"

"اور یہ ہے میرا چیک۔" مسٹر جاروس نے ایک چیک میکس سولر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا "یہ سارے مال کی پوری قیمت ہے۔ یہ چیک نیشنل بینک آف کیپ ٹاؤن کا ہے، آپ اطمینان رکھیں چیک واپس نہیں ہوگا۔"

"میں خود بھی کھرا کاروبار پسند کرتا ہوں۔" میکس سولر نے چیک قبول کرتے ہوئے کہا۔

نک کو حیرت تو ہوئی لیکن وہ خاموش رہا، ہربرٹ نے مال کی ادائیگی میں جو چیک دیا تھا وہ جنوبی افریقہ کے دارالحکومت کیپ ٹاؤن کا تھا۔ ظاہر ہے اُسے دو چار روز میں بھنایا نہیں جا سکتا تھا پھر اُسے خیال آیا کہ مسٹر جاروس ضرور میکس سولر کا پُرانا گاہک ہے جس پر وہ اتنا بھروسہ کر رہا ہے۔ نک کو یہ بھی معلوم تھا کہ فلورینا جہاز افریقہ کی طرف نہیں جا رہا اس لئے جب میکس سولر نے فلورینا جہاز کا نام لیا تو اسے اس وقت کچھ حیرت ہوئی تھی لیکن وہ یہ سوچ کر خاموش ہو گیا تھا کہ خریدار کا تعلق جنوبی افریقہ سے ہے تو یہ ضروری نہیں کہ مال بھی جنوبی افریقہ جائے۔ ہو سکتا ہے ہربرٹ جاروس کمیشن ایجنٹ ہو اور ایک جگہ سے مال خرید کر بین الاقوامی منڈی میں فروخت کرتا ہو۔

نک نے دو ہزار ڈالر جیب میں رکھے اور جانے کے لئے کھڑا ہو گیا، اس کے بعد ہربرٹ جاروس بھی کھڑا ہو گیا۔ "میرا یہاں اب کام ختم ہو گیا۔" اُس نے نک ویلوٹ سے کہا "اگر آپ مین ہٹن کی طرف جا رہے ہوں تو مجھے میرے ہوٹل اُتار دیجئے گا اس طرح میں ٹیکسی پکڑنے کی زحمت سے بچ جاؤں گا۔"

"ضرور۔ آئیے میرے ساتھ۔"

نک نے گاڑی اسٹارٹ کی اور مین ہٹن کی طرف چل دیا۔ "آپ غالباً پہلی بار نیویارک آئے ہیں؟"

"نہیں۔ میں پہلے بھی کئی بار آ چکا ہوں۔ مجھے یہ شہر بہت پسند آیا۔" جاروس نے جواب دیا۔ "آپ خاص نیویارک میں رہتے ہیں؟"

"نہیں۔ میں لانگ آئی لینڈ کے قریب رہتا ہوں۔"

"کیا آپ کو کشتی رانی کا شوق ہے؟"

"ہاں مجھے جب بھی وقت ملتا ہے میں اسی مشغلے سے دل بہلاتا ہوں۔"

"ہاں ہم سب کو کسی نہ کسی مشغلے کی ضرورت ہوتی ہے، خود مجھے تصویریں بنانے کا شوق ہے۔ میرا اسٹوڈیو بہت خوبصورت ہے جس میں شمالی سمت کی روشنی آتی ہے۔"

"کیپ ٹاؤن میں؟" نک نے پوچھا۔

"ہاں میرا مکان کیپ ٹاؤن میں ہے۔" جاروس نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا "لیکن پینٹنگ صرف میرا شوق ہے، پیٹ کے لئے پر کام کرتا ہوں۔ اس ملک سے مال خریدا، دوسرے ملک میں بیچ دیا سولر سے میں نے پہلی بار کاروبار کیا ہے لیکن وہ اچھا آدمی نظر آتا ہے اُس سے کاروبار کر کے خوشی ہوئی۔"

"فلورینا جہاز افریقہ تو نہیں جا رہا۔" نک نے سرسری میں کہا۔ جاروس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میرا مال افریقہ نہیں جا رہا، اسے آزورس میں اتار اس کی حفاظت کا یہی ایک طریقہ ہے۔"

"حفاظت اور ٹائپ رائٹروں کی؟" نک نے تعجب سے پو

"ہاں کچھ ایسی ہی بات ہے، میں ولسن ہوٹل میں ٹھ ہوں۔" جاروس نے ٹالتے ہوئے کہا۔

نک نے جاروس کو ولسن ہوٹل پر اُتار دیا اور فوراً ہی سے کچھ چیزیں خریدنے چلا گیا۔ اُس کے ذہن میں فہرست چر ایک منصوبہ آ گیا تھا۔

□□

فلورینا جہاز چالیس نمبر کی برتھ پر کھڑا ہوا تھا۔ و سائز کا پُرانا جہاز تھا۔ نک جب جہاز پر پہنچا تو دوپہر کا وقت تھا کپتان کو تلاش کرنے میں ذرا بھی دقت نہیں ہوئی۔ کپتان کی حا بھی جہاز سے زیادہ مختلف نہیں تھی۔ نک نے اُس کے سامنے اپنا تعارفی پیش کیا جسے وہ غور سے چند منٹ تک دیکھتا رہا۔

"کیا آپ کا یہاں آنا خلافِ معمول نہیں ہے؟" کپت کارڈ واپس کرتے ہوئے کہا۔

"بلاشبہ۔ لیکن جس معاملے کی میں تحقیقات کر رہا ہو بھی غیر معمولی ہے۔ ہمیں شبہ ہے کہ آپ کے جہاز پر یہاں سے جو مال گیا ہے اُس کے لئے حکومت سے برآمدی لائسنس حاصل نہیں کیا گیا۔ ضروری ہے کہ میں آپ کی فہرست کا معائنہ کروں تاکہ یہ شک دُور کیا کہ کوئی مال بلا اجازت برآمد تو نہیں کیا جا رہا۔"

کپتان چند منٹ غیر یقینی حالت میں کھڑا رہا۔ "بہت اچھا اس میں کوئی ہرج نہیں سمجھتا۔" اُس نے اپنے دفتر میں رکھی ہوئی تجو کھولی اور نیویارک سے لادے جانے والے مال کی فہرست نک ویلوٹ کے حوالے کر

فہرست پر نظر ڈالتے ہی نک اُس کی اہمیت سے واقف ہو جہاز کی فہرست کے مطابق دو سو بارہ کریٹ جو سولر انڈسٹریز نے جہاز میں لد تھے اُن میں آٹھ ملی میٹر کی آٹومیٹک رائفلیں موجود تھیں جس کے بارے

جولیا اور میکس سولر نے جھوٹ بولتے ہوئے اُسے بتایا تھا کہ ان کریٹوں میں ٹائپ رائٹر اور دفتروں میں استعمال ہونے والی مشینیں ہیں۔ نک اس وقت کسی سے بھی اس بات پر شرط لگانے پر تیار تھا کہ سولر انڈسٹریز غیر قانونی طور پر اسلحہ تیار کرتی ہے اور انھیں حکومت کی طرف سے اسلحہ سازی کا اجازت نامہ حاصل نہیں ہے ورنہ میکس سولر وہ فہرست جس میں بجا طور پر ٹائپ رائٹروں کی جگہ رائفلیں لکھا گیا تھا حاصل کرنے کے لئے بیس ہزار ڈالر خرچ کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ اگر سولر انڈسٹریز کے پاس اسلحہ سازی کا لائسنس ہوتا اور کسی کلرک سے فہرست ٹائپ کرتے ہوئے ٹائپ رائٹروں کی جگہ رائفلیں لکھنے کی غلطی ہو جاتی تو آسانی کے ساتھ اُس کی تصحیح کی جا سکتی تھی جس پر میکس سولر کو ایک ڈالر بھی خرچ کرنا نہیں پڑتا۔

"بظاہر فہرست میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آتی۔" نک نے کپتان سے کہا "لیکن پھر بھی مجھے اس کی ایک نقل درکار ہوگی۔"

نک نے اپنا بھاری بھرکم اٹیچی کیس کھول کر اندر سے فوٹو اسٹیٹ کرنے کی ہلکی سی مشین نکالی "بجلی کا سوئچ بورڈ کہاں ہے؟"

"ادھر۔" کپتان نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

نک نے فوٹو اسٹیٹ مشین کا پلگ سوئچ بورڈ میں لگایا اور فہرست مشین میں ڈالی، مشین میں سے گھن گھن کی ہلکی سی آواز نکلی چند لمحے بعد دوسری طرف سے فہرست باہر نکل آئی "یہ لیجئے اپنی فہرست۔" نک نے کپتان کو فہرست واپس کرتے ہوئے کہا "آپ کو زحمت ہوئی معافی چاہتا ہوں۔"

"نہیں نہیں کوئی بات نہیں۔" کپتان نے فہرست پر سرسری نظر ڈالی اور اُسے واپس تجوری میں رکھ دیا۔

نک نے فوٹو اسٹیٹ مشین اٹیچی کیس میں واپس رکھی اور کپتان سے مصافحہ کر کے باہر آ گیا۔ اُس کا کام ہو گیا تھا۔ اصل فہرست مشین کے اندر موجود تھی۔ اُس نے کپتان کو جو فہرست دی تھی وہ تصحیح شدہ فہرست تھی جو میکس سولر نے اُسے دی تھی اور جس پر دو سو بارہ کریٹ ٹائپ رائٹر اور دفتری مشینیں لکھا ہوا تھا۔

نک نے فوٹو اسٹیٹ کی مشین بازار سے خرید کر اپنے ایک دوست سے اس میں چند تبدیلیاں کرائی تھیں۔ نک کا وہ دوست اکثر اُس کے لئے اس قسم کی مشینیں بناتا رہتا تھا۔ اُس کے دوست کو اس کام میں چند گھنٹے لگے تھے اور اُس نے وہی اصول استعمال کیا تھا جو شعبدے باز استعمال کرتے ہیں۔ نک نے شعبدے بازوں کے پاس ایسی مشینیں دیکھی تھیں جن میں ایک طرف سے کاغذ کا سادا ٹکڑا ڈالنے پر دوسری طرف سے ایک ڈالر والا نوٹ نکل آتا ہے۔ بچے اس شعبدے کو بہت پسند کرتے ہیں خود وہ بھی جب بچہ تھا اس شعبدے سے بہت مرعوب ہوا تھا۔ اور مہینوں ایسی مشین حاصل کرنے کے منصوبے بناتا رہا تھا جس میں ایک طرف کاغذ ڈالنے سے دوسری طرف ایک ڈالر کا نوٹ نکل آئے۔

□□

اسی رات سات بجے نک اسی مکان پر پہنچا جہاں وہ چوبیس گھنٹے قید رہا تھا۔ اُس نے اطلاعی گھنٹی بجائی لیکن اندر سے کسی نے دروازہ نہیں کھولا۔ اُس نے دوبارہ گھنٹی بجائی۔ آخر کار دروازہ کھلا اور جولیا اندر سے نمودار ہوئی۔

"میں تمہاری مطلوبہ چیز لے آیا ہوں۔" نک نے کہا وہ کچھ کہے بغیر ایک طرف کو ہٹ گئی۔ نک اندر داخل ہوا۔ سام خواب گاہ سے باہر آ رہا تھا۔ "یہ رہی تمہاری مطلوبہ فہرست۔" نک نے فہرست اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ میکس سولر غیر قانونی طور پر اسلحہ برآمد کر رہا تھا جس کلرک نے یہ فہرست ٹائپ کی تھی اسے غالباً اس کا علم نہیں تھا کہ سولر انڈسٹریز کو حکومت کی طرف سے اسلحہ سازی کا لائسنس حاصل نہیں اگر یہ فہرست بندرگاہ کے اعلیٰ حکام کی نظر میں آ جاتی تو میکس سولر بُری طرح مصیبت میں گرفتار ہو جاتا۔"

سام نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ فہرست حاصل کر کے اتنا خوش نظر نہیں آتا تھا جتنا اُسے نظر آنا چاہیئے تھا۔ "وہ سالہا سال سے غیر قانونی طور پر اسلحہ فروخت کرنے کا کاروبار کر رہا ہے۔ وہ زیادہ تر افریقہ اور لاطینی امریکہ اسلحہ برآمد کرتا ہے لیکن آج تک میرے ہاتھ ایسا کوئی ثبوت نہیں آ سکا تھا۔"

"اب تمہارے پاس ایک ثبوت آ گیا۔" نک نے کہا "مجھے اپنے معاوضے کے تیس ہزار ڈالر درکار ہیں۔"

"میرے پاس ایک پیسہ نہیں ہے۔"

نک اُسے دیکھتا رہ گیا۔ "کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"میرا مطلب یہ ہے کہ میرے پاس تمہیں دینے کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔" سام نے کہا اور پلٹ کر اندر جانے لگا۔

نک نے آگے بڑھ کر اُس کا بازو پکڑ لیا "اگر تم مجھے میرا معاوضہ نہیں دو گے تو میں یہ فہرست میکس سولر کے حوالے کر دوں گا وہ میری فیس ادا کرے گا۔"

"نہیں وہ ایسا نہیں کرے گا۔" جولیا نے کہا "ادھر آؤ میرے ساتھ۔"

نک حیرت زدہ اُس کے ساتھ خواب گاہ میں داخل ہوا، سامنے بستر پر میکس سولر کی لاش پڑی تھی۔

"یہ ۔ یہ کیسے ہوا؟" نک نے پوچھا "میکس سولر یہاں کیسے آیا؟"

"میں نے اُسے بُلایا تھا۔" سام نے عقب سے جواب دیا "تمہاری فیس ادا کرنے کے لئے ہمیں تیس ہزار ڈالر کی ضرورت تھی اور ظاہر ہے یہ رقم ہمیں میکس سولر ہی سے مل سکتی تھی۔ اس لئے آج میں نے اُسے فون کر کے کہا کہ اُس کی مطلوبہ فہرست آج یہاں سات بجے آجائے گی اور اگر وہ فہرست حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ اسّی ہزار ڈالر لے کر سات بجے تک یہاں آجائے۔ میں نے سوچا تھا کہ میکس سے اسّی ہزار ڈالر وصول کر کے تیس ہزار ڈالر تمہیں دے دوں گا اور باقی پچاس ہزار خود رکھ لوں گا۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"جولیا یہاں مقررہ وقت سے بیس منٹ پہلے آگئی تو اسے میکس سولر اسی حالت میں مُردہ نظر آیا۔ میرا خیال ہے کہ اُسے چاقو سے قتل کیا گیا ہے۔"

"تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ تم نے میکس کو قتل نہیں کیا؟" نک نے کہا۔

"کیا میں تمہیں قاتل نظر آتا ہوں؟" سام نے بُرا مانتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس اسے قتل کرنے کی بہترین وجہ موجود ہے۔"

"کیا اس سے پچاس ہزار ڈالر وصول کر کے میرا انتقام پُورا نہیں ہو جاتا؟"

"میکس اپنے ساتھ اسّی ہزار ڈالر لایا ہوگا۔ وہ رقم کہاں گئی؟" نک نے پوچھا "تم نے رقم حاصل کر کے اُسے ہلاک کر دیا، اس طرح تمہارا جذبۂ انتقام بھی سرد ہو گیا اور تمہیں خاصی بڑی رقم بھی مل گئی۔"

"نہیں میکس کے پاس رقم نہیں تھی" جولیا نے کہا "ہم نے سارے مکان میں رقم تلاش کی، یا تو وہ پیسے لایا ہی نہیں تھا یا قاتل رقم بھی لے گیا۔"

"اب میں اس فہرست کا کیا کروں؟"

"اب یہ میرے لئے بے کار ہے۔ میں مُردہ انسان سے انتقام نہیں لے سکتا۔"

"انتقام لینا یا معاف کرنا تمہارا ذاتی مسئلہ ہے، تم پر میری فیس کے تیس ہزار ڈالر واجب ہیں۔"

سام نے بے بسی سے کندھے اُچکائے "ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، میں کیا کروں؟ اس مکان پر کوئی بینک قرض بھی نہیں دے گا کیونکہ یہ پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ رہا ہے۔"

"اب ہم میکس کی لاش کا کیا کریں سام؟" جولیا نے نک کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کریں؟ کچھ نہیں، پولیس کو فون کرو اس کے کیا کیا جا سکتا ہے۔"

"کیا وہ ہم پر قاتل ہونے کا شبہ نہیں کریں گے؟"

"بالکل کریں گے۔" نک نے کہا "ہو سکتا ہے جولیا میکس کو قتل کر کے اسّی ہزار ڈالر کہیں چھپا دیئے ہوں، تمہارا [illegible] رقم تنہا ہضم کرنے کا ہو اور یہی حرکت سام بھی کر سکتا ہے، اُ[illegible] رقم حاصل کر کے میکس کو قتل کر دیا ہو پھر وہ مکان سے باہر چلا گیا [illegible] کی لاش تم دریافت کرو۔"

دونوں نے اس الزام کی فوراً تردید کر دی، نک و[illegible] میکس کے قتل سے زیادہ اپنی فیس کی فکر تھی۔ اُسے صرف دو ہزار ڈا[illegible] تھے جو مقتول نے اُسے ادا کئے تھے اور اب اُسے اپنی فیس کی با[illegible] ڈوبتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

"بہت اچھا" اُس نے کہا "میں فہرست اپنے سا[illegible] جا رہا ہوں، تمہیں میرے گھر کا علم ہے، اگر تمہارے پاس پیسے آ[illegible] تو تم میری فیس ادا کر کے فہرست لے لینا۔"

گاڑی میں بیٹھ کر نک نے اُس کا رُخ مین ہٹن کی طر[illegible] جہاں ولسن ہوٹل میں ہربرٹ جاروس ٹھہرا ہوا تھا۔ سرد ہوا کے [illegible] نے اُس کے ذہن کو بیدار کر دیا، جاروس ایک ایسا آدمی بچا تھا [illegible] فہرست کو حاصل کرنے کے لئے اُسے اس کی فیس کی بقایا رقم دے سکتا [illegible]

□□

جب نک نے کمرے کے دروازے پر دستک دی تو جاروس ا[illegible] سامان باندھنے میں مصروف تھا۔

"اوہ مسٹر ویلوٹ، آپ؟" اُس نے حیرت سے کہا۔

"ہاں۔ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟"

"میں اپنا سامان باندھ رہا ہوں، ایک گھنٹے بعد میرا پرواز کر جائے گا۔"

"خوب۔" نک نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔

"آپ اگر اپنی آمد کا مقصد بیان کر دیں تو بہتر ہوگا، میرے پاس وقت بہت کم ہے۔"

"ضرور، مجھے تیس ہزار ڈالر چاہئیں۔"

"تیس ہزار ——— ! کس لئے؟"

"فلورینا جہاز کے مال کی اصل فہرست کے لئے، جو لکھا ہے کہ دو سو بارہ کریٹوں میں جو آپ نے سولر انڈسٹریز سے خریدے ہیں۔ ٹائپ رائٹروں کی جگہ رائفلیں بھری ہوئی ہیں۔"

"لیکن ——— میرا اس سے کیا تعلق، یہ معاملہ آپ کے اور میکس سولر کے درمیان طے ہوا تھا۔"

"میکس سولر مر چکا ہے اور اب میں صرف آپ سے اپنی فیس حاصل کر سکتا ہوں۔"

"مر چکا ہے؟" جاروس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں چند گھنٹے قبل اُسے شہر کے جنوبی علاقے کے ایک مکان میں قتل کر دیا گیا ہے۔"

جاروس بستر پر بیٹھ گیا "یہ بڑی بُری خبر ہے۔"

نک نے لاپرواہی سے کندھے اُچکائے "یہ خود اُس کی غلطی کا نتیجہ ہے، اُسے سوچ سمجھ کر لوگوں سے ملنا چاہیئے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"کیا خیال ہے تمہارا، اُسے کس نے قتل کیا ہوگا؟" نک نے جھلّا کر سوال کیا۔

"اُس کے سابق ملازم سام نے جو اُس کے ہاں کمپیوٹر پروگرام کا انچارج تھا، میرا خیال ہے کہ شہر کے شمالی حصّے میں اُسی کا مکان ہے۔"

"تمہیں کس نے بتایا کہ وہ سام کا مکان ہے؟ تمہیں سام کے بارے میں آخر کس طرح معلوم ہوا؟"

"میکس سولر نے مجھے فون پر بتایا تھا کہ وہ اس سے ملنے جا رہا ہے۔"

[illegible] نک کے ذہن میں سارا معاملہ صاف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اُس نے پوچھا "میکس نے تمہیں کیا بتایا تھا؟"

"یہی کہ تم دراصل سام کے لئے کام کر رہے ہو اور سام نے کہا ہے کہ اگر اُسے فہرست حاصل کرنی ہی ہے تو اُس سے ملاقات کرے۔"

"میکس نے تمہیں یہ سب کچھ کیوں بتایا؟"

"مجھے کیا معلوم، اگر وہ زندہ ہوتا تو تم اُس سے پوچھ لیتے۔"

"تم نے بڑا اچھا نکتہ سمجھایا ہے ——— اگر وہ زندہ ہوتا ——— کیونکہ میکس زندہ نہیں ہے اِس لئے اب ہم صرف قیاس آرائی کر سکتے ہیں۔ کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہو سکتی کہ تم نے مال کے عوض جو چیک دیا تھا سام کو اس کے بارے میں یہ معلوم ہو گیا ہو کہ وہ محض کاغذ کا ایک پُرزہ ہے؟ میکس ایک بڑا تاجر تھا اُس کا مال پُوری دنیا میں جاتا تھا اس لئے اس کے تعلقات بہت وسیع تھے، ہو سکتا ہے اُسے یہ معلوم ہو گیا ہو کہ تم نے اُسے جو چیک دیا ہے وہ بے کار ہے، اُس نے یہ معلومات اپنے ذرائع سے حاصل کی ہونگی۔ وہ چیک بھُنوانے جنوبی افریقہ تو نہیں جا سکتا تھا، اس کے علاوہ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تم جنوبی افریقہ کے شہری نہیں ہو۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"تم نے مجھے بتایا تھا کہ تم ایک آرٹسٹ ہو، تمہارا مکان کیپ ٹاؤن میں ہے اُس میں تم نے اپنا اسٹوڈیو بنوا رکھا ہے جس میں شمالی سمت سے روشنی آتی ہے۔ ہر آرٹسٹ شمالی سمت کی روشنی پسند کرتا ہے کیونکہ وہ روشنی حقیقی ہوتی ہے اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ سُورج کبھی شمالی آسمان پر نہیں چمکتا لیکن یہ حقیقت صرف کرہ ارض کے شمالی حصّے کے لئے درست ہے۔ ایک آرٹسٹ جو کیپ ٹاؤن میں رہتا ہو وہ جنوبی سمت کی روشنی پسند کرے گا۔ شمالی سمت سے اُس کا دُور کا بھی واسطہ نہیں اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم کیپ ٹاؤن میں نہیں رہتے بلکہ تم سرے سے افریقہ میں نہیں رہتے ورنہ تمہارے اسٹوڈیو میں جنوبی آسمان کی روشنی آنی چاہیئے تھی اور یہ کہ تمہارا مکان کرۂ ارض کے شمالی حصّے میں واقع ہے چونکہ تم نے اس معاملے میں مجھ سے جھُوٹ بولا تھا اس لئے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ تم نے میکس سولر کو جنوبی افریقہ کے ایک بینک کا جو چیک دیا ہے وہ بھی جعلی ہے۔ تمہارا خیال تھا کہ اگر اس مرتبہ جہاز مال لے کر کھُلے سمندر میں پہنچ گیا تو تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اس لئے تم نے میکس سولر کو جہاز کی روانگی سے صرف چوبیس گھنٹے پہلے چیک دیا تھا۔ تمہارا خیال تھا کہ جب میکس کو یہ معلوم ہوگا کہ چیک جعلی ہے اور اُس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے تو وہ جہاز بہت دُور کھُلے سمندر میں ہوگا۔ اس کے علاوہ چونکہ میکس کا [illegible] قانونی ہے اس لئے وہ تمہارے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی نہیں کر سکے گا لیکن تمہیں میکس کے وسیع رابطوں اور تعلقات کا علم نہیں تھا۔ میرا خیال ہے کہ میکس کو جیسے ہی تمہارے چیک کے بارے میں معلوم ہوا اُس نے تمہیں فون کر کے دھمکی دی کہ یا تو تم مال کی پوری قیمت لے کر سام کے مکان پر آجاؤ ورنہ وہ جہاز سے سارا مال واپس اُتروا لے گا اور تب اُس نے تمہیں سام کے بارے میں بتایا ہوگا کہ وہ اُسے بلیک میل کر رہا ہے اور فہرست کے اسّی ہزار ڈالر طلب کر رہا ہے۔"

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ سولر کو میں نے ہلاک کیا ہے؟"

"ہاں۔ تم میکس کے قاتل ہو۔"

"تم بہت ذہین ہو ویلوٹ۔" جاروس نے کہا اور اُس کا سیدھا ہاتھ اس سرعت سے حرکت میں آیا کہ نک اُسے دیکھ نہیں سکا، چاقو جاروس کی آستین میں چھُپا ہوا تھا اور وہ سنسناتا ہوا نک کے حلق کے ایک انچ کے فاصلے سے گزر کر دروازے میں پیوست ہو گیا۔

جاروس کے پاس شاید پستول نہیں تھا، نک نے مہلت سے

فائدہ اٹھا کر اس پر حملہ کر دیا۔ جارڈس جسمانی طور پر نک کے سامنے بچ تھا وہ بہت جلد قابو میں آ گیا۔

□□

نک ڈیلوٹ کو سام کے گھر کا پتہ معلوم تھا اس نے ٹیلیفون ڈائریکٹری میں اس کے گھر کا فون نمبر تلاش کر کے اسے ٹیلیفون کیا، سام بہت گھبرایا ہوا تھا۔

"مسٹر ڈیلوٹ، تم ہو؟ تم کہاں ہو؟ یہاں پولیس آ گئی ہے اور ——— "

"ٹھیک ہے۔" نک نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "اسے معلوم تھا کہ پولیس کا کوئی جاسوس ان کی گفتگو سن رہا ہوگا۔" تم نے پولیس کو بلا کر دانشمندی کا ثبوت دیا، تم اس قابل نہیں ہو پھر بھی مجھے تم پر ترس آ رہا ہے، میکس سولر کا قاتل ولسن ہوٹل کے کمرہ نمبر تین سو چونتیس میں موجود ہے۔ اس کا نام ہربرٹ جارڈس ہے، پولیس سے کہو کہ وہ بہادر بن کر اسے لے جائیں۔"

"تم نے اسے تلاش کر لیا؟"

"ہاں، لیکن رقم اس کے پاس کبھی نہیں نکلی۔" نک نے کہا اور فون بند کر دیا۔

بہت کم نک کو کبھی کسی کام میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا اور موقع ان ہی میں سے ایک تھا ——— ناکامی چرانے میں نہیں بلکہ نئی فہم حاصل کرنے میں ہوئی تھی۔

گھڑی کی چوری

نک ڈیلوٹ

دونوں مرتبہ کچھ ایسی مصروفیتوں میں گھرا کہ نائٹ کلب اور جوئے خانوں جن کی وجہ سے لاس ویگاس کی شہرت تھی پوری طرح لطف اندوز نہ ہو سکا۔ اس مرتبہ جو اسے اسٹیج کے مشہور مزاحیہ اداکار بل آدم کی جانب سے دعوت نامہ ملا تو اس نے فوراً ہی قبول کر لیا۔ مقصد صرف تفریح ہی نہیں تھا بلکہ بل آدم نے اسے کام کے سلسلے میں دعوت دی تھی۔

بل آدم کی کوٹھی شہر سے باہر نہایت پرسکون اور نسبتاً جگہ پر واقع تھی۔ جیسے ہی اس کی کار کوٹھی کی روش میں جا کر رکی بل آدم خود اس کا استقبال کرنے باہر آ گیا۔

"میں نے آج رات تمام نوکروں کو چھٹی دے دی ہے تاکہ ہم دونوں تنہائی میں اطمینان سے گفتگو کر سکیں۔" اس نے تعارف کے بعد نک کو بتایا۔ ڈرائنگ روم میں اس نے نک کے دل پسند مشروب کا ایک گلاس پیش کیا۔

"کیوں۔ کیا تم میرا ساتھ نہ دو گے۔؟" نک نے گلاس لیتے ہوئے پوچھا تھا۔

"جب سے مجھے السر ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے بڑی سختی سے منع کر دیا ہے۔" بل آدم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "نک میں نے تمہاری بڑی شہرت سنی ہے۔"

"صحیح سنی ہے۔" نک نے بھی مسکرا کر کہا۔

دو مرتبہ پہلے بھی لاس ویگاس جا چکا تھا۔ لیکن دونوں مرتبہ کچھ ایسی مصروفیتوں میں گھرا کہ نائٹ کلب اور جوئے خانوں جن کی وجہ سے لاس ویگاس کی شہرت تھی پوری طرح لطف اندوز نہ ہو سکا۔ اس مرتبہ جو اسے اسٹیج کے مشہور مزاحیہ اداکار بل آدم کی جانب سے دعوت نامہ ملا تو اس نے فوراً ہی قبول کر لیا۔ مقصد صرف تفریح ہی نہیں تھا بلکہ بل آدم نے اسے کام کے سلسلے میں دعوت دی تھی۔

بل آدم کی کوٹھی شہر سے باہر نہایت پرسکون اور نسبتاً جگہ پر واقع تھی۔ جیسے ہی اس کی کار کوٹھی کی روش میں جا کر رکی بل آدم خود اس کا استقبال کرنے باہر آ گیا۔

"میں نے آج رات تمام نوکروں کو چھٹی دے دی ہے تاکہ ہم دونوں تنہائی میں اطمینان سے گفتگو کر سکیں۔" اس نے تعارف کے بعد نک کو بتایا۔ ڈرائنگ روم میں اس نے نک کے دل پسند مشروب کا ایک گلاس پیش کیا۔

"کیوں۔ کیا تم میرا ساتھ نہ دو گے۔؟" نک نے گلاس لیتے ہوئے پوچھا تھا۔

"جب سے مجھے السر ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے بڑی سختی سے منع کر دیا ہے۔" بل آدم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "نک میں نے تمہاری بڑی شہرت سنی ہے۔"

"صحیح سنی ہے۔" نک نے بھی مسکرا کر کہا۔

"میں نے سنا ہے تم چیزیں چرانے میں ماہر ہو؟" بل آدم نے پوچھا۔

"لیکن میں صرف انہی چیزوں کو ہاتھ لگاتا ہوں جو بیش قیمت نہیں ہوتیں۔ اور اس کام کے لئے میں بیس ہزار ڈالر لیتا ہوں۔" نک نے جواب دیا۔

بیس ہزار ڈالر سن کر بل آدم کو کوئی تعجب نہ ہوا۔ اسے پہلے ہی اس بارے میں معلوم تھا۔

"تمہیں شاید معلوم ہو کہ میں یہاں کلور کلب کے لئے کام کرتا ہوں۔ کلور کلب میں تین سال سے اسٹیج پروگرام پیش کر رہا ہوں جو کہ خاصی شہرت ہے۔ کلور کلب کا مالک شرمین ہرسٹ ہے اور اس کے آفس میں دیوار پر جو چھوٹی گھڑی لگی ہوئی ہے میں چاہتا ہوں تم اسے چرا لاؤ۔"

"وہ بہت زیادہ قیمتی تو نہیں۔؟" نک نے پوچھا

"نہیں۔ بالکل عام سا کلاک ہے اور کچھ زیادہ قیمتی نہیں ہے۔ یہ تجارتی انجمن نے شرمین ہرسٹ کو بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ اور اسی وجہ سے اس نے آفس لگا رکھا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی کوئی اور خصوصیت نہیں ہے۔" بل نے کہا۔

"اسے چوری کرنا کچھ زیادہ مشکل نہ ہوگا۔"

"اتنا آسان بھی نہیں ہے، لاس ویگاس کے جتنے بھی نائٹ کلب اور جوئے خانے ہیں سب کی بطور خاص حفاظت کی جاتی ہے۔ چونکہ ہر جگہ نقد رقم بہت بڑی تعداد میں موجود ہوتی ہے اس لئے پوری عمارت کو جدید حفاظتی الارم اور نہ بردست نگرانی میں رکھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہاں سے معمولی سے معمولی چیز چرانا بھی انتہائی مشکل کام ہے۔" بل نے جواب دیا۔

"میرے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے میں نے اس سے بھی مشکل۔"

اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور دروازے میں ایک دراز قامت اور خوبصورت لڑکی کا چہرہ دکھائی دیا۔ بل اسے دیکھ کر قدرے حیران بھی تھا اور تنہائی میں مخل ہونے کی وجہ سے ذرا سا بیزار بھی۔

"آنے سے پہلے اگر تم ٹیلی فون کر لیتیں تو بہتر تھا۔" اس نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ تمہارا کوئی مہمان آیا ہوا ہے اور میرا خیال تھا کہ میں اگر اچانک پہنچوں گی تو تم بہت خوش ہو گے۔" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

"نک یہ شیلا ہے۔" بل نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "کلور کلب میں تعلقات عامہ کی خوبصورت نگران۔"

"آپ سے مل کر بڑی مسرت ہوئی۔" نک نے شیلا سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ وہ اس کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ لمبا قد، بڑی بڑی آنکھیں اور سیاہ چمکدار بال جو شانوں سے نیچے تک پڑے ہوئے تھے۔ اس کا جسم بھی خاصا پرکشش تھا، لیکن جسم سے زیادہ اس کے چہرے میں جاذبیت تھی۔

"آپ کا سفر کیسا رہا مسٹر نک۔؟"

"سفر تو کافی خوشگوار رہا، لیکن اب میں یہاں کے کلب اور جوئے خانوں کی تفریح کرنا چاہتا ہوں۔" نک نے جواب دیا۔

"پھر تو آپ کو کلور کلب ضرور دیکھنا چاہیے۔ بل تمہارے مہمان کو میں سیر کرانے کے لئے لے جا سکتی ہوں؟" اس نے بل کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ضرور۔ لیکن اس سے پہلے تم ذرا دیر کے لئے ہمیں تنہا چھوڑ دو، تاکہ ہم اپنی بات ختم کر سکیں۔ اس کے بعد تم نک کو جہاں چاہے لے جانا مجھے ویسے بھی دس بجے پروگرام کی تیاری کرنی ہے۔" بل نے کہا۔

جب وہ کمرے سے باہر چلی گئی تو بل پھر اس کی طرف مخاطب ہوا، اس کی مسکراہٹ بڑی جاندار تھی۔ "نک تم شیلا کے ذریعے کلب تک رسائی حاصل کر سکتے ہو۔ ہر شخص شیلا کے دوست کی حیثیت سے تمہیں جانچ لیگا اور پھر شرمین سے نزدیک ہونے کی وجہ سے وہ ہر جگہ پہنچ سکتی ہے۔ تم چاہو تو اس کے ساتھ بہت اچھا وقت گزار سکتے ہو۔ ایسی پیشکش بار بار نہیں ہوتی۔"

"مشورے کا بہت بہت شکریہ۔"

بل نے اپنی جیب سے بٹوا نکالا اور اس میں سے ایک ہزار ڈالر کی

طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "یہ پیشگی ہیں۔ باقی کام ختم ہونے پر تمہیں مل جائیں گے۔"

نک کمرے سے باہر آ کر شیلا کو تلاش کرنے لگا۔ وہ دوسرے کمرے میں دیوار پر لگی تصویریں دیکھ رہی تھی۔

"چلو۔ اب مجھے فرصت ہی فرصت ہے۔" نک نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

جب وہ کلب پہنچے تو خاصی رات ہو چکی تھی۔ کلب میں کافی لوگ موجود تھے۔ زیادہ تر لوگ کھانے میں مصروف تھے۔ ہر طرف چہل پہل اور ہنگامہ ہو رہا تھا۔ شیلا اسے کلب کے مختلف حصے دکھاتی رہی۔ جوئے خانے میں ابھی تک گیم شروع نہیں ہوا تھا لیکن اس کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ کلب کے مختلف حصوں کو حفاظتی الارم، ٹیلی ویژن کیمروں اور آئینوں کے ذریعے محفوظ کر دیا گیا تھا کچھ ایسے مخصوص حصے تھے۔ جہاں ہر شخص کو جانے کی اجازت نہ تھی اور وہاں کے خودکار دروازے ایک مخصوص مقناطیسی کارڈ کے ذریعے ہی کھولے جا سکتے تھے، اتنا سخت حفاظتی انتظام دیکھ کر نک کو بھی داد دینی پڑی۔ عمارت کی دوسری منزل زیادہ تر لکڑی کی بنی ہوئی تھی۔ چاروں طرف لکڑی کا بنگلہ تھا، اور اس کے نیچے جوئے خانے کا وسیع و عریض ہال۔ عمارت کی دوسری منزل سے پورے ہال پر نظر رکھی جا سکتی تھی۔

تیسری منزل کا خودکار دروازہ شیلا نے اپنے مقناطیسی کارڈ کے ذریعے کھولا۔ "آؤ میں تمہیں شرمین ہرسٹ سے ملاؤں۔"

شرمین اپنے آفس میں بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی انگلیاں جمع تفریق کرنے والی بجلی کی مشین پر بڑی تیزی سے چل رہی تھیں، جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو ... اس نے نظر اٹھا کر دیکھا اور ان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا لیکن اسی تیزی سے اپنے کام میں مشغول رہا۔ چند منٹ بعد وہ کام ختم کر چکا تو شیلا سے مخاطب ہوا۔

"معزز مہمان کو کلب گھمایا جا رہا ہے شیلا۔"

"یہ ہیں نک ڈیلوٹ اور مسٹر ڈیلوٹ ان سے ملیئے یہ مسٹر شرمین ہرسٹ ہیں۔ کلب کے مالک ——— مسٹر ڈیلوٹ بل آدم کے دوستوں میں سے ہیں۔" اس نے دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بل کے دوستوں میں سے ہیں۔" اس نے خوش مزاجی سے کہا۔ "بل آدم حقیقتاً بہت بڑا فنکار ہے اور ہمیں فخر ہے کہ وہ ہمارے یہاں تین سال سے کام کر رہا ہے۔"

"یقیناً یہ فخر کی بات ہے کہ وہ اتنے عرصے سے ایک ہی جگہ کام کر رہا ہے۔ ورنہ اس جیسے شخص کے لئے تو میراخیال ہے دوسری جگہ سے بڑی بڑی

پیشکش آرہی ہوں گی؟" نک نے کہا۔

"نہیں معاوضے کی بات نہیں۔ بل طویل عرصے سے ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہمیں چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔" اس نے بڑے وثوق سے کہا۔ چند لمحوں کے لئے خاموشی طاری ہوگئی۔ اچانک شرمین نے نک سے سوال کر کے اسے چونکا دیا۔ "مسٹر ولیوٹ! آپ کا تعلق کس شعبے سے ہے۔؟"

"میں خود کار حفاظتی الارم کا بزنس کرتا ہوں۔ شاید آپ بھی ان میں دلچسپی لیں۔"

"نہیں۔ چونکہ آپ تجربہ کار ہیں اس لئے شاید آپ نے دیکھا ہو کہ ہم نے نہایت جدید اور اعلیٰ حفاظتی انتظامات کئے ہیں۔ اور ہمیں کسی نئی چیز کی ضرورت نہیں۔ اس کے علاوہ دن رات یہاں لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس لئے پوری عمارت کے گرد کافی زبردست پہرے کا انتظام ہے۔"

"یقیناً۔" نک نے متفق ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں کمرے میں چاروں طرف جائزہ لے رہی تھیں۔ اس کے سیدھے ہاتھ کی دیوار پر کلاک لگا ہوا تھا۔ یہی کلاک اسے چوری کرنا تھا۔ کلاک میں کوئی خصوصیت نہیں تھی۔ بالکل نیچے سنہرے حروف میں شرمین ہرسٹ کا نام لکھا ہوا تھا تجارتی انجمن کی طرف سے اسے یہ کلاک بطور تحفہ پیش کیا گیا تھا۔

"مسٹر ولیوٹ۔ دس بجنے والے ہیں۔ بل کا شو شروع ہونے والا ہے۔" شیلا نے اسے خیالات سے چونکاتے ہوئے کہا۔ نک نے ایک مرتبہ پھر دیوار کی طرف دیکھا۔ کلاک تو نٹ پیچھے چل رہا تھا۔

"امید ہے آپ سے پھر ملاقات ہوگی۔؟" اس نے اٹھتے ہوئے کہا اور شرمین سے ہاتھ ملا کر باہر آگیا۔

بل اوم کا شو شروع ہونے والا تھا۔ ہال اگرچہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا لیکن ان کی میز کونے میں مخصوص تھی اس لئے کوئی دقت نہ ہوئی۔ یہاں سے نہ صرف یہ کہ وہ شو اچھی طرح دیکھ سکتے تھے بلکہ پورے ہال کو بخوبی دیکھ سکتے تھے۔ "ابھی تو یہاں اور بھیڑ ہو جائے گی۔" شیلا نے اس سے کہا۔

"لیکن مجھے زیادہ ہنگامہ پسند نہیں ہے۔ میں تنہائی چاہتا ہوں۔" اس نے کہا۔

"تو پھر تم غلط جگہ پر آگئے ہو۔ لاس ویگاس میں تو تمہیں ہر جگہ یہی ہنگامہ ملے گا۔" شیلا نے کہا۔

"تمہیں یہاں اس کام میں خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔" نک نے پوچھا۔

"نہیں۔ کبھی کبھار شرمین..."

اس کے الفاظ تالیوں کی گونج اور شور میں ڈوب گئے۔ اسٹیج کا پردہ اٹھ چکا تھا۔!

"خواتین و حضرات۔ کلو ور کلب آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہے اور آپ سب کی خدمت میں مشہور فنکار بل اوم کو پیش کرتا ہے۔" ہال میں نصب لاؤڈ اسپیکر سے آواز آئی اور تالیاں بجنا شروع ہوگئیں۔ چند لمحے بعد بل اوم اسٹیج پر نمودار ہو چکا تھا۔ اور تالیوں سے اس کا زبردست استقبال کیا جا رہا تھا۔ چند منٹ وہ حاضرین سے سنجیدہ مذاق کرتا رہا اور پھر لوگ اس کے دلچسپ پروگرام میں پوری طرح کھو چکے تھے۔

بڑا دلچسپ پروگرام ہے۔ اور بل بڑی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہاں اس چھوٹی سی جگہ پر وہ کیوں اپنی صلاحیتیں ضائع کر رہا ہے۔ وہ چاہے تو فلموں سے بڑی شہرت حاصل کر سکتا ہے۔" نک نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ شیلا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اس کی طرف متوجہ بھی نہیں تھی۔ اس کی نگاہیں لابی میں کھڑے ہوئے ایک شخص پر مرکوز تھیں۔

"میں ابھی آئی۔" اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

میزوں کے درمیان وہ راستہ بناتی ہوئی لابی کی طرف بڑھنے لگی۔ نک کی نگاہیں برابر اس کے تعاقب میں لگی ہوئی تھیں کیونکہ اس کے بجائے اس کے کہ شیلا دروازے سے باہر جاتی وہ لابی میں لگے ہوئے فون کی طرف بڑھی۔ کچھ دیر تک وہ ٹیلی فون پر بات کرتی رہی اور پھر اطمینان سے واپس آکر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ذرا دیر بعد ہی نک نے دیکھا کہ یونیفارم میں ملبوس دو محافظ اس شخص کے قریب پہنچ چکے تھے۔

"کیا تم نے اس شخص کی رپورٹ کی ہے۔؟" اس نے شیلا سے پوچھا۔

"اس شخص کی یہاں موجودگی کسی خطرے کا پیش خیمہ ہے۔"

"یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو۔؟" نک نے پوچھا۔ لیکن شیلا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کچھ دیر بعد بل کا پروگرام ختم ہوگیا اور وہ دونوں باہر آگئے۔

"میرا خیال ہے تم ابھی کچھ دیر یہاں اور ٹھہرو گے۔؟" شیلا نے پوچھا۔

"ہاں۔؟"

"تو پھر مجھے اجازت دو۔ بہت سے کام نمٹانے ہیں مجھے۔ پھر کب ملاقات ہوگی۔؟"

"آج رات ملاقات کے بارے میں کیا خیال ہے۔؟" نک نے پوچھا۔

"نہیں۔ آج رات میں بہت مصروف ہوں گی۔ جس دن فرصت ملے گی میں تمہیں مطلع کر دوں گی۔"

نک محسوس کر رہا تھا کہ جس وقت سے شیلا نے اس شخص کو دیکھا تھا

ہے اس کے رویئے میں کافی تبدیلی پیدا ہوگئی تھی۔ وہ کچھ بے چین سی نظر آنے لگی تھی۔ شیلا کے جانے کے بعد نک کچھ دیر تک ادھر ادھر گھومتا رہا۔ جب اسے یہ احساس ہوگیا کہ اب اس کی طرف کوئی متوجہ نہیں ہے تو وہ پچھلے دروازے کی طرف آگیا۔ اس نے دونوں محافظوں کو اس شخص کے ساتھ اسی طرف جاتے دیکھا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اسے پچھلے دروازے سے باہر نکال لائے ہوں گے۔ دروازے سے نکل کر وہ پیچھے روش کی طرف نکل آیا۔ دور دور تک اسے کوئی متنفس نظر نہیں آرہا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ وہ شخص جا چکا ہے۔ وہ مایوس ہو کر واپس جانے والا تھا کہ قریب کی جھاڑیوں سے کسی کے کراہنے کی آواز آئی۔ وہ آواز کی طرف بڑھا دھندلی روشنی میں اس نے دیکھا ایک شخص گھٹنوں کے بل اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ نک نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔

وہ درمیانی جسم کا عام سا آدمی تھا۔ اسے بڑی بے دردی سے مارا گیا تھا۔ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل نہیں رہا تھا۔ "انہوں نے میرے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے۔ تم پولیس کو کیوں نہیں بلاتے۔؟" نک نے کہا

"کوئی فائدہ نہیں۔" اس نے اپنی حالت سنبھال کر کہا۔ "پولیس کو بلانا بالکل بے سود ہے۔"

"تمہارے ساتھ بہت ظلم ہوا ہے۔ تمہیں پولیس کو بلانا چاہیئے۔"

"نہیں، میں ان سے خود نبٹ لوں گا۔" اس نے کہا اور دھیرے دھیرے اٹھنا ہوا جانے لگا۔

"دیکھو مسٹر۔ میں خود بھی شرمین کو پسند نہیں کرتا۔ اس لئے تم مجھے دوست سمجھو۔" نک نے کہا۔

"تم کون ہو۔؟"

"میرا نام نک ولیوٹ ہے۔"

"رون ویٹمر۔" اس شخص نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں انہوں نے اس بری طرح کیوں مارا۔؟" نک نے پوچھا۔

"اس لئے کہ میں نے شرمین کو قتل کرنے کی دھمکی دی تھی۔"

"وجہ تو سمجھ میں آتی ہے۔ چلو ہم دونوں کہیں چلتے ہیں۔ میں وہاں سے تمہاری داستان سننا چاہتا ہوں۔" نک نے کہا۔

وہ دونوں قریب ہی ایک چھوٹے سے بار میں آکر بیٹھ گئے۔ رات کافی ہو چکی تھی۔ اس لئے انہیں سکون کی جگہ مل گئی۔ "اب مجھے تفصیل سے بتاؤ؟" نک نے کہا۔

"شرمین نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔" رون نے سیدھے سادے لہجے میں کہا۔

"اور پولیس کیا کرتی رہی؟"

"کچھ نہیں۔ یہ ایک سال پہلے کا واقعہ ہے۔ میں اور میرا بھائی ہیری ایک کمپنی میں شریک تھے۔ ہم دونوں نے کچھ عرصے پہلے ہی یہ سوچ کر بہت بڑی زمین خریدنا شروع کی تھی کہ آگے چل کر ہمیں اس سے بہت منافع ہوگا۔ اس وقت یہ زمین ہمیں انتہائی سستے داموں مل گئی تھی۔ ہیری کی محبوبہ شرمین کی دوست تھی۔ اس نے ہماری زمین کے بارے میں شرمین کو سب کچھ بتا دیا۔ اس وقت زمین کی قیمت کافی بڑھ چکی تھی۔ بس وہیں سے شرمین ہمارے پیچھے پڑ گیا کہ زمین سستے داموں اس کے ہاتھ بیچ دیں۔ اس نے ہم پر دباؤ ڈالا اور ہر طرح کو شش کر ڈالی۔ لیکن زمین کی قیمت بڑھتی جا رہی تھی۔ ہم نے اسے بیچنے سے قطعی انکار کر دیا۔ آخر کار اس نے یہ افواہ اڑا دی ہے کہ حکومت فوجی مقاصد کے لئے اس زمین کو لینے والی ہے۔ زمین کے دام اور نیچے گر گئے۔ اس کی قیمت کے گرتے وقت ہمیں ایک گاہک مل گیا جس نے سستے داموں یہ زمین خرید لی۔ بعد میں یہ راز کھلا کہ شرمین نے زمین کو قومی ملکیت میں لینے کی افواہ اڑائی تھی اور وہ شخص جس کے ہاتھوں ہم نے زمین بیچی تھی شرمین کا ہی ایجنٹ تھا میری طبیعت کے برخلاف ہیری شروع سے ہی بڑا غصے والا شخص تھا۔ یہ سنتے ہی وہ شرمین سے بدلہ لینے پر تل گیا اور بس۔ پھر اس کے بعد میں نے اسے زندہ نہیں دیکھا۔" رون کی آنکھوں میں یہ کہتے ہوئے آنسو چھلک آئے تھے۔

"تمہارا خیال ہے شرمین نے اسے قتل کیا۔؟"

"اس کے علاوہ اور کون قتل کر سکتا ہے۔ میں اسے ثابت تو نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی لاش سنسان علاقے میں پائی گئی تھی اور پھر سر سے گولی بھی پار ہوگئی تھی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ شرمین نے اسے قتل کر کے وہاں ڈلوا دیا ہوگا۔ پولیس نے بھی کوئی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے کیس ختم کر دیا۔"

"اسی بنا پر تم شرمین کو قتل کرنا چاہتے ہو۔؟"

"ہاں۔ مجھے جب بھی موقع ملا میں اسے قتل کر دوں گا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ کلب میں ہر شخص مجھ سے واقف ہے اور جیسے ہی اندر داخل ہوتا ہوں، مجھے باہر نکال دیا جاتا ہے۔ شرمین اس کے علاوہ اور کسی جگہ ہاتھ نہیں آتا۔"

"ہو سکتا ہے میں اس معاملے میں تمہاری مدد کر سکوں۔"

دو دن بعد جب کلب کی گہما گہمی اپنے عروج پر تھی رون ایک ٹیلی فون بوتھ میں داخل ہوا اور نمبر ملایا۔

"کلو ور کلب سیون نائن۔" دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"مجھے شرمین ہرسٹ سے بات کرنی ہے۔" اس نے کہا اور

انتظار کرنے لگا۔ اسے معلوم تھا کہ اس وقت شرمین کی سیکریٹری نہیں ہوگی اور شرمین خود اس سے بات کرے گا۔

"شرمین بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے بھاری بھرکم آواز سنائی دی۔

"میری بات ذرا غور سے سنو۔ تمہارے کلب میں انتہائی طاقتور بم رکھ دیا گیا ہے۔ جواب سے صرف تیس منٹ بعد پھٹ جائے گا۔ یہ تمہیں پہلی اور آخری وارننگ ہے۔"

"اس قسم کی دھمکیاں میرے لئے نئی نہیں ہیں۔" دوسری طرف سے شرمین کی سرد آواز سنائی دی۔

"یہ دھمکی نہیں حقیقت ہے۔ تم میری آواز پہچاننے کی کوشش کرو۔" رون نے کہا۔

"رون ویٹمر۔" شرمین جھٹ سے آواز پہچان کر بولا۔

"وقت تیزی سے گزر رہا ہے اور تمہارے پاس صرف انتیس منٹ باقی رہ گئے ہیں۔" یہ کہہ کر رون نے ٹیلی فون بند کر دیا۔

گارڈ کے یونیفارم میں ملبوس نک فوراً ہی ان لوگوں میں شامل ہو گیا جو بم کی خبر سننے کے بعد افراتفری کے عالم میں کلب سے باہر آ رہے تھے۔ وہ تیزی سے عمارت میں داخل ہو گیا۔

"تم کہاں جا رہے ہو؟" کسی نے اس سے پوچھا۔

"اندر چیک کرنا ہے کوئی باقی تو نہیں رہ گیا۔" اس نے جواب دیا اور تیزی سے اندر گھستا چلا گیا۔

پوری عمارت میں کوئی بھی موجود نہ تھا۔ لوگ اس قدر افراتفری میں عمارت چھوڑ کر بھاگے تھے کہ دروازے کھلے پڑے تھے اور حفاظتی الارم خاموش تھے۔ وہ نہایت آسانی سے شرمین کے آفس تک پہنچ گیا اور دیوار سے کلاک اتار لیا۔ کلاک کا وزن اس کے اندازے سے بھی کم تھا۔ وہ نہایت آسانی سے اسے باہر لے جا سکتا تھا۔ میز پر لگے ہوئے لاؤڈ اسپیکر سے بار بار آواز آ رہی تھی "عمارت فوراً خالی کر دیجئے۔ اس عمارت میں بم پھٹنے والا ہے۔ عمارت فوراً خالی کر دیجئے۔"

وہ مسکرایا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ صرف اسے ہی یہ حقیقت معلوم تھی کہ اس عمارت میں کوئی بم نہیں ہے۔ وہ نہایت اطمینان سے سیڑھیوں تک پہنچ گیا۔ اچانک اسے اپنے پیچھے سے آواز آئی جس نے اسے چونکا دیا۔

"فوراً اپنی جگہ رک جاؤ۔ ورنہ گولی مار دوں گا۔"

وہ آہستہ آہستہ آواز کی طرف مڑا۔ شرمین ہاتھ میں پستول لئے کھڑا تھا۔ ایک مرتبہ پھر آپ سے ملاقات ہو گئی۔" نک نے کہا۔ وہ چاہتا تو فوراً ہی پر کلاک دے مارتا لیکن اس سے سارا مقصد فوت ہو جاتا۔ اب اسے وقت میں لگانے کی ضرورت تھی۔

"ہاں۔ لیکن تم میرا یہ کلاک کہاں لئے جا رہے ہو۔؟"

"ہم بعد میں بھی بات کر سکتے ہیں۔ ایک منٹ بعد اس عمارت میں بم پھٹنے کا اندیشہ ہے۔"

"قطعاً نہیں۔" شرمین نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم ہے کہ رون اس طرح چال چل رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ میں اس جھانسے میں باہر آ جاؤں اور وہ مجھے نہایت آسانی سے گولی مار سکے۔ میں جانتا ہوں صرف مجھ سے انتقام لینا چاہتا ہے اور یہ اس کو گوارا نہیں کہ وہ بیگناہ لوگوں کو بھی خطرے میں ڈال دے۔ بالفرض اگر بم یہاں ہے بھی تو بھی میں اپنا کاغذہ مول نہیں لوں گا۔"

نک نے اپنا خالی ہاتھ یونیفارم کی ٹوپی کی طرف بڑھایا اور کرانتہائی برق رفتاری سے شرمین کے چہرے کی طرف اچھال دیا۔ اس طرح کے لئے تو شرمین کا شانہ پر روک گیا لیکن نک جیسے چھلاوے کے لئے اتنا کافی تھا۔ وہ نہایت تیزی سے سیڑھیاں طے کرنے لگا۔ پیچھے سے اسے چلنے کی آواز سنائی دی اور اپنے بازو کے قریب گرم گرم چیز کا احساس گولی اس کی کھال چھیلتی ہوئی نکل گئی تھی۔ گولی کی آواز سنتے ہی نیچے محافظ اوپر کی طرف لپکے۔ ابھی وہ دوسری منزل پر پہنچے بھی نہ پایا محافظ اوپر آنے لگے۔ تیسری منزل سے شرمین نیچے آ رہا تھا۔ نہ جا سکتا تھا نہ اوپر لوٹ سکتا تھا۔ وہ تیزی سے دوڑتا ہوا دوسری ریلنگ کے ساتھ دوڑتا رہا۔!

شرمین اور محافظ دوسری منزل تک پہنچ گئے تھے اسے گھیرے میں لینے کے احکامات دے رہا تھا۔ اچانک نک کو نیچے ہال بڑی سی میز نظر آئی۔ وہ ایک ہاتھ میں کلاک سنبھالے ریلنگ پر لٹک گیا میز پر کودا گیا۔ میز پر کودنے سے اُسے کچھ چوٹیں آئیں، لیکن وہ پرواہ کئے دروازے سے باہر نکل گیا اور چند لمحے بعد وہ بھی مجمع میں شامل ہو گیا رون ویٹمر باہر اس کا انتظار کر رہا تھا۔ "کیا ہوا؟"

نک کو زخمی دیکھ کر پوچھا۔

"کچھ نہیں معمولی چوٹیں ہیں۔"

"تمہارا کام ہو گیا۔؟"

"ہاں میرا کام ہو گیا۔ اور اس کام میں مدد کے لئے تمہارا بہت بہت شکریہ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ شرمین انتقامی کارروائی کے طور پر کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم کچھ عرصے کے لئے کہیں چلے جاؤ۔" نک نے ویٹمر سے کہا۔

"میں خود بھی یہی سوچ رہا تھا کہ کچھ عرصے کے لئے لاس اینجلز چلا جاؤں۔" وہ دونوں ایک دوسرے کو خدا حافظ کہہ کر جدا ہو گئے۔!

نک ہوٹل واپس آیا۔ نہانے دھونے اور اپنے زخموں کی مرہم پٹی کرنے کے بعد وہ کلاک لے کر بیٹھ گیا۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ آخر اس میں ایسی کیا چیز ہے جس کے لئے بیس ہزار ڈالر خرچ کئے جا رہے ہیں۔

صبح دس بجے جب وہ بل کے گھر پہنچا تو وہ اس کا انتظار کر رہا تھا۔ "رات تم نے کلب میں بہت بڑا ہنگامہ برپا کر دیا۔" بل نے مسکرا کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"میں ہمیشہ کوشش کرتا ہوں کہ ہنگامہ نہ ہو لیکن مجبوری تھی۔"

"اور میری چیز؟ کیا تم کلاک چرانے میں کامیاب ہو گئے۔؟"

"یہ رہا آپ کا کلاک۔" نک نے اُسے پیکٹ دکھاتے ہوئے کہا۔

"اندر آ جاؤ۔ شیلا بھی اندر موجود ہے۔ ہم اس کے سامنے بھی باتیں کر سکتے ہیں۔ اب اس سے کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں۔"

شیلا ڈریسنگ گاؤن پہنے ناشتے کی میز پر بیٹھی تھی۔

"میرا خیال ہے شرمین تمہاری تلاش میں سارے ہوٹلوں کو چھان رہا ہوگا۔" شیلا نے نک کو دیکھ کر کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ لاس ویگاس میں ہوٹلوں کی کمی نہیں اور ہوٹلوں کی بھی میرے پاس کوئی کمی نہیں۔"

"تم نے مجھ سے سارا معاملہ کیوں چھپایا؟" شیلا نے بل سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ "اور پھر نک سے چوری کیوں کروائی۔؟"

بل اس دوران کلاک سے کاغذ اتار چکا تھا۔ "یہ کلاک میری آزادی کا پروانہ ہے۔" اس نے کہا۔

"کیا مطلب۔؟"

"تمہیں کیا پتہ میں اس کلب میں کس قدر مجبوری کے عالم میں کام کر رہا ہوں۔ عرصہ ہوا میں بڑی لمبی رقم جوئے میں ہار گیا تھا۔ یہ رقم میں نے شرمین سے ادھار لی تھی۔ اس دن سے آج تک میں اس کے لئے کام کر رہا ہوں اور رقم اُتار رہا ہوں۔ یہاں میں غلاموں کی سی زندگی گزار رہا ہوں اگر مجھے اس سے چھٹکارا مل جائے تو... دوسری جگہ مجھے بے انتہا دولت اور شہرت مل سکتی ہے۔ لیکن اب حالات تبدیل ہو گئے ہیں۔"

"وہ کس طرح؟" شیلا نے پوچھا۔

"یہ تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ میں نے شرمین کو ٹیلی فون کر دیا ہے اور وہ بس آنے والا ہوگا۔"

"اس سے پہلے کہ شرمین یہاں پہنچے مجھے روانہ ہو جانا چاہئے اب تم میری بقایا رقم ادا کر دو۔" نک نے کہا۔

بل نے اپنی جیب سے ایک پیکٹ نکالا اور نک کی طرف بڑھا دیا۔ "یہ تمہاری بقایا رقم ہے۔"

نک رقم گن کر واپس جانا ہی چاہتا تھا کہ دروازے کے باہر اسے گاڑی رکنے کی آواز سنائی دی۔ "اب تو مجھے رکنا ہی ہوگا۔" اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

شرمین نہایت تیزی سے اندر داخل ہوا۔ وہ اکیلا ہی تھا، لیکن جیسے ہی اس کی نگاہ نک اور شیلا پر پڑی اس کے قدم رک گئے۔ "یہ چور تمہارے یہاں کیسے موجود ہے بل۔" اس نے چلا کر کہا۔

"کل رات اس نے میرے لئے ایک کام کیا ہے۔" بل نے جواب دیا

"مذاق کرنے کی ضرورت نہیں۔" لیکن جیسے ہی اس کی نظر کلاک پر پڑی وہ خاموش ہو گیا۔

"شرمین یہ درست ہے کہ اس وقت تمہارا کلاک میرے پاس موجود ہے اور یہ مجھے تم سے نجات دلا دے گا۔" بل ڈرامائی انداز میں نک اور شیلا کی طرف مڑ کر بولا۔ "تقریباً ایک سال پہلے کی بات ہے ایک شخص ہیری ویٹمر کی لاش ایک سنسان جگہ پڑی ملی۔ اسے کسی اور جگہ قتل کر کے وہاں پھینک دیا گیا تھا۔ اس وقت سے اس کا بھائی رون ویٹمر، شرمین کو اپنے بھائی کا قاتل سمجھتے ہوئے اس سے انتقام لینے کی فکر میں ہے۔ ناکافی ثبوت ہونے کے بنا پر پولیس اس معاملے میں زیادہ دلچسپی نہ لے سکی لیکن اب ثبوت موجود ہے۔" اس نے کلاک اٹھاتے ہوئے کہا۔ "جس گولی سے ہیری قتل ہوا تھا وہ اس کی کھوپڑی میں سے گزر کر اس کلاک میں اٹک کر رہ گئی ہے اور اب بھی... وہ ہے۔ اگر اس گولی کا کیمیائی تجزیہ کیا جائے تو اس پر خون اور گوشت کے نشانات مل جائیں گے اور شاید یہ بھی ثابت ہو جائے کہ یہ ہیری کا ہی خون ہے۔ چونکہ میں کسی صورت میں بھی کلاک کو ہیری کے دفتر سے نہیں نکال سکتا تھا اس لئے مجھے نک ویلیوٹ کی خدمات

حاصل کرنی پڑیں۔"

"کیا تم نے یہ سب پولیس کو بتا دیا ہے۔؟" شرمین نے پوچھا۔

"ہرگز نہیں۔ میں اگر پولیس کو اس معاملے کی نشاندہی کرنا چاہتا تو پہلے بھی کر سکتا تھا۔ اس پر تمہارا نام بھی لکھا ہوا ہے اور تجارتی انجمن کا بھی جس نے تمہیں یہ تحفتاً پیش کیا تھا اور یہی وجہ ہے کہ تم نے ابھی تک اسے اپنے کمرے میں سجنے دیا۔ ورنہ کبھی کا پھنکوا دیتے۔"

"لیکن یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ میں نے ہیری کو قتل کیا۔" شرمین نے کہا۔

"ہاں۔ یہ واضح ثبوت نہیں ہے لیکن اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ہیری کو قتل کیا گیا تھا اور کس جگہ قتل کیا گیا تھا۔ شبہ کی بنا پر پولیس تفتیش کرے گی اور ثبوت تلاش کر لینا اس کے لئے کچھ مشکل نہ ہوگا۔"

"ٹھیک ہے بل۔ میں تمہارا تقاضہ معاف کرنے کے لئے تیار ہوں تم آفس آ کر اپنی رسیدیں واپس لے لو۔ آج سے تم آزاد ہو۔ اب یہ کلاک مجھے واپس کر دو۔"

"ذرا ایک منٹ۔" نک نے گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔ وہ اس پورے معاملے میں پہلی مرتبہ بولا تھا۔ "یہ اگرچہ میرا معاملہ نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ شرمین تم نے کسی کو قتل نہیں کیا۔ یہ ضرور ہے کہ ہیری ویٹر کو تمہارے آفس میں قتل کیا گیا تھا اور تم نے اس کی لاش کو ٹھکانے لگوایا لیکن تم نے اسے قتل نہیں کیا۔"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو۔؟" بل نے اس سے کہا۔ "کیا میں نے تمہیں اس لئے رقم دی تھی کہ تم میرے خلاف بولو۔"

"رقم تم نے مجھے کلاک چرانے کے لئے دی تھی اور میں نے اپنا کام پورا کر دیا۔ اور اس سے ہی مجھے معلوم ہوا کہ ہیری کو شرمین نے قتل نہیں کیا۔ ذرا اس کلاک کو دیکھو۔ اس جیسے بے شمار کلاک بازار میں میں مل جاتے ہیں اگر شرمین نے ہیری کو قتل کیا ہوتا تو اسے یہ ضرور پتہ ہوتا کہ گولی کلاک میں اٹک گئی ہے، وہ اسی قسم کا دوسرا کلاک اس کی جگہ نصب کر دیتا۔ اپنا اور تجارتی انجمن کا نام لکھوانا کوئی مشکل بات نہ تھی۔ اس سے بھی بہتر تھا کہ وہ اسے وہاں سے ہٹوا دیتا لیکن چونکہ اس نے کلاک اس طرح لگا رہنے دیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ قتل اس نے نہیں کیا۔"

"وہ کیسے؟" شیلا نے پوچھا۔

"اس لئے کہ جو شخص کلاک کے پاس کھڑے ہوئے شخص کو گولی مار رہا ہو اور پھر گولی لاش میں سے نہ نکلے اور اسی وقت گھڑی کی سوئیاں ک جائیں تو اس شخص کو آسانی سے اندازہ ہو جائے گا کہ گولی گھڑی م گئی ہے لیکن شرمین کو اس کے متعلق کوئی علم نہیں اس لئے گو نہیں چلائی۔"

"لیکن اگر شرمین نے قتل نہیں کیا تو پھر کس نے کیا۔" آہستہ سے کہا۔

"ہاں۔ وہ کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو نہایت آ شرمین کے آفس تک پہنچ سکتا ہو اور پھر جس سے ہیری اتنی ہی ہو، جتنی وہ شرمین سے کرتا تھا۔ اس کے علاوہ اسے یہ بھی مع میں آج کلاک تمہارے حوالے کر دوں گا وہ ضرور پستول لئے یہاں مو تاکہ معاملے کو حد سے آگے نہ بڑھنے دے۔ شرمین کے پاس ورنہ وہ اس سے پہلے ہی نکال چکا ہوتا۔"

"لیکن میرے پاس موجود ہے۔" شیلا نے ڈریسنگ سے پستول نکالتے ہوئے کہا۔ بل اور شرمین دونوں نے سر سے ا بلند کر لیئے۔ لیکن نک اسی طرح کلاک کے پاس کھڑا تھا۔

"اب تو پوری بات سب کی سمجھ میں آ گئی ہو گی یہ ویٹر کی مجبوبہ تھی۔ اس نے زمین کے بارے میں مکمل معلومات شہ پہنچا دی تھیں۔ جب یہ راز کھلا اور ہیری غصے میں دندناتا شر پہنچا تو وہ اس وقت موجود نہ تھا۔ لیکن اس کی ملاقات شیلا وہ غصے میں تو تھا شیلا پر چڑھ بیٹھا ہوگا اور شیلا نے اسے قتل کر ہے اس نے اپنی حفاظت کے طور پر یہ قتل کیا ہو، لیکن قتل کرنے خوف غالب آ گیا اور وہ اسے چھوڑ کر بھاگ گئی۔ شرمین کو جب لاش ملی تو اس نے سوچا کہ قتل کا الزام اس پر ہی آئے گا۔ اس کو ٹھکانے لگانے کا انتظام کیا۔ اسے کلاک میں گولی کی موجودگ میں کوئی علم نہ تھا۔ لیکن شیلا کو پتہ تھا۔ مگر اس خیال سے کہ یہ گیا ہے اس نے گھڑی کو وہاں سے ہٹانے یا گولی نکالنے کی ضرو نہ کی۔ لیکن جیسے ہی اسے یہ معلوم ہوا کہ رات کو میں نے کلاک چرا اب راز کھل جائے گا، اس نے سارے ڈرامے کو ختم کرنے کا فیص رات وہ بل کے ساتھ ہی گھر واپس آئی اور رات یہیں گزاری۔ گزاتی اور بل پولیس کو بلاتا یا راز کھلنے کا خطرہ ہوتا تو شیلا ذمہ لے سکتی تھی۔"

ابھی کچھ نہیں بگڑا ہے۔ تم یہ کلاک میرے حوالے کرو نے نک سے کہا۔

نک کو اپنے کام کی رقم مل چکی تھی، اب کلاک لوٹنے سے اسے کوئی نقصان نہ تھا۔ اس نے کلاک شیلا کی طرف تیزی سے اچھال اس کے پہنچتے پہنچتے بھی کلاک اس پر جا لگا۔

کافی دیر بعد جب وہ ہوش میں آئی اور پولیس اسے اپنے ساتھ لے گئی تو وہ جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"نک میں تمہارا شکر گزار ہوں۔ شیلا نے مجھے زمین کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی تھیں اور اگر میں پولیس کو ساری بات بتا دوں تو وہ شیلا کے خلاف بڑا مضبوط کیس بنا سکتے ہیں۔" شرمین نے کہا۔

"لیکن میرا کیا ہوگا۔؟" بل نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ تمہیں میں زبان دے چکا ہوں۔ تمہارا قرضہ معاف ہے اور آج سے تم آزاد ہو۔" شرمین نے کہا۔

نک جب واپس جا رہا تھا تو اسے یہ کام کر کے افسوس ہو رہا تھا۔ لیکن جب اسے رقم کی موجودگی کا احساس ہوا تو اس نے اطمینان کی سانس لی۔



نک ویلوٹ

نئی

ویلوٹ صبح کی ٹرین سے وینس پہنچا۔ اس کے لئے اٹلی آنے کا یہ پہلا اتفاق تھا۔ اور یہ سفر بھی تفریح کے خیال سے نہیں بلکہ خالص کاروباری نقطۂ نظر سے تھا۔ اسے ایک آئینہ چرانے کے لئے اس کی مقررہ فیس یعنی بیس ہزار ڈالر کی پیش کش کی گئی تھی۔

"دنیا میں کوئی اور واحد شے اتنی قیمتی نہیں جتنا یہ آئینہ ہے۔" چند روز پہلے نیویارک کے ایک ہوٹل کے کمرے میں اسے میلوئس نے بتایا تھا۔ جواب میں نک ویلوٹ نے اس موٹے شخص کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں کو دیکھ کر عجیب سا تاثر دل میں پیدا ہوتا تھا جیسے کہیں بہت دور دیکھ رہا ہو۔

"مگر میں کبھی قیمتی چیزیں نہیں چرانا مسٹر میسن۔" اس نے کہا۔ "یہ غیر خیال ہے کہ میں تمہارا یہ کام انجام نہیں دے سکوں گا۔"

"گویا تم انکار کر رہے ہو۔"

"برسوں قبل میں نے اپنے پیشے کے لئے ایک اصول بنا لیا تھا میں ہمیشہ ایسی چیزیں چراؤں گا جو بالکل بے حقیقت اور بے قیمت ہوں۔" اس نے جواب دیا۔ "مگر آج کل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہر چیز کی کسی نہ کسی شخص کے نزدیک کچھ نہ کچھ قیمت ضرور ہے اس لئے میرے لئے اپنے اس اصول پر عمل پیرا ہونا بہت زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔ پھر بھی میں کوشش کر سکتا ہوں۔ ابھی کچھ دن پہلے ایک آدمی نے مجھ سے چرچ کے اوپر لگے ہوئے مرغ بادنما کو چرانے کے لئے کہا تھا۔ میں تقریباً آمادہ ہو گیا تھا۔ لیکن نک مجھے معلوم ہوا کہ آجکل پرانی چیزیں جمع کرنے کے شوقین تاریخی اہمیت کے حامل مرغ بادنما کافی بڑی رقم دے کر خرید رہے ہیں۔"

"میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس آئینے کی ایسی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ وہ ایک معمولی سا مستطیل نما شیشہ ہے جو لکڑی کے چوکھٹے میں لگا ہے۔ اس کے فریم میں نہ کوئی قیمتی پتھر ہے اور نہ وہ سونے کا بنا ہوا ہے۔ وہ پرانا بے شک ہو سکتا ہے مگر کاریگری کے نقطۂ نظر سے بھی اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔"

"ممکن ہے اس کا شیشہ کسی قدیم تاریخی دور سے تعلق رکھتا ہو اس لئے قیمتی ہو۔؟"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ ایک معمولی سا آئینہ ہے اور وینس کے ایک گھر میں لگا ہوا ہے۔" میلوئس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "اور اگر تم جاننے پر ہی مُصر ہو تو میں تمہیں بتا دوں گا کہ میں نے اسے دنیا میں سب سے قیمتی واحد شے کیوں قرار دیا ہے۔ پھر تم خود ہی فیصلہ کر لینا کہ تم اسے چرانے کی ہمت کر سکتے ہو یا نہیں۔"

"ضرور بتاؤ۔ میں سن رہا ہوں۔"

"مسٹر ویلوٹ۔" میلوئس نے کہا۔ "کیا تم ایک متبادل کائنات کے وجود پر یقین رکھتے ہو؟ ایک ایسی دنیا جس میں ہر چیز ہماری دنیا سے مختلف ہوتی ہے۔ ایک ایسی دنیا جس میں ایک بادشاہ اور تم کوئی پادری ہو سکتے ہو؟"

"ہاں میں کچھ سائنس فکشن پڑھتا رہا ہوں۔" نک نے اعتراف کیا۔

"میں کسی سائنس فکشن کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک متبادل کائنات کا وجود ہے۔ ممکن ہے تم یہ بات نہ جانتے ہو۔ مگر یہ دونوں کائناتیں اس دنیا میں صرف ایک مقام پر ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔ وینس کا وہ آئینہ۔ آئینے سے بڑھ کر کچھ اور چیز ہے۔ وہ ایک کھڑکی ہے جو ان دو دنیاؤں کے درمیان واقع ہے۔ ہم ایک دنیا میں رہتے ہیں لیکن اس آئینے میں ایک قدم رکھتے ہی ہم دوسری دنیا میں پہنچ جاتے ہیں۔"

"میرا خیال ہے کہ جس آئینے کا تم ذکر کر رہے ہو اسے میں جانتا ہوں۔" نک نے مزاحیہ لہجے میں کہا۔ "کہا جاتا ہے کہ لوئیس کیرول نامی ایک

شخص اس کا مالک تھا۔"

"شاید تم مذاق سمجھ رہے ہو؛ مگر ایسی شہادت موجود ہے جس کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسی آئینے کی شہرت سن کر لوئیس کیرول نے تھوڑی کو لنگ گلاس نامی کہانی لکھی تھی۔"

"مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہوا ہوگا۔" نک اب بھی سنجیدہ نہیں تھا "پھر کیا تم اس آئینے کو چوری کرنے کے لئے آمادہ ہو میں تمہیں خبردار کردوں کہ اس کی بہت زیادہ نگرانی کی جاتی ہے۔"

نک نے کچھ سوچا اور پھر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولا "تم بھی کیا یاد کرو گے مسٹر میلوسین میں اس آئینے کو چرانے کا وعدہ کرتا ہوں۔"

یہ گفتگو تین دن پہلے امریکہ میں ہوئی تھی۔ اور اب وہ عنقریب وینس پہنچنے والا تھا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں کچھ پشیمان بھی تھا کہ وہ ایک ایسے شخص سے بیس ہزار ڈالر وصول کرنے والا تھا جو بظاہر دیوانہ معلوم ہوتا تھا۔

"شاید تم پہلی مرتبہ وینس جا رہے ہو؛" اگلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایک طویل قامت آدمی نے پوچھا۔ وہ امریکن معلوم ہوتا تھا اور اس کی مسکراہٹ بڑی خوشگوار تھی۔

"جی ہاں میرے لئے وینس جانے کا یہ پہلا اتفاق ہے۔" نک نے بتایا۔

"ادھر بھی یہی حال ہے۔" وہ آدمی پھر مسکرایا۔ "میرا نام ونسنٹ کراس ہے۔ میں یہاں تاریخی تصویروں والے قالین کے کاروبار کے ایک سوداگر سے ملنے جا رہا ہوں۔"

اس نے ٹرین کی کھڑکی سے سر نکال کر جھانکا۔ ٹرین اس وقت اسٹیشن کی حدود میں داخل ہو رہی تھی۔

"خوبصورت شہر معلوم ہوتا ہے۔" وہ بولا "میں طیارے سے سفر کر کے وینس کا فضائی منظر دیکھنا چاہتا تھا مگر اس میں بہت زیادہ تبدیلیاں تھی۔" نک نے اس کی بات سے اتفاق کیا۔ وینس میں لیڈو کے مقام پر ایک چھوٹا سا ایئر پورٹ تھا۔ بڑا ہوائی اڈہ مارکو پولو ایئر پورٹ بالکل دوسرے حصے میں واقع تھا اور اسی لئے بہت سے سیاح اسے زیادہ آسان سمجھتے تھے کہ وہ طیارے کے بجائے بولوگنا سے بذریعہ ٹرین سفر کریں۔ دونوں ٹرین سے اتر کر اسٹیشن کے مین گیٹ سے باہر آئے جو گرانڈ کینال کے کنارے واقع تھا۔ نک نے توقع ظاہر کی کہ وینس کے دوران قیام ان کی دوسری ملاقات بھی جلد ہی ہوگی۔

"میں ایکسل سیر ہوٹل میں ٹھہروں گا۔" کراس نے کہا "جب دل چاہے آجانا۔" نک نے اپنا سفری بیگ اپنے ہونٹ بھیجنے کا انتظام کیا اور پھر اسٹیشن کے بالمقابل واقع پارک میں گھومنے لگا۔ وہ ایک ایسے سیاح کی طرح نظر آرہا تھا جس کا کوئی خاص پروگرام نہ ہو اور نہ ہی اسے اندازہ کہ اسے کہاں جانا چاہیئے۔ یا کس مقام کی سیر کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ایسی صورت میں کوئی حیرت نہیں ہوئی جب سبز لباس میں ملبوس ایک خوبصورت عورت آگے بڑھ کر اس سے مخاطب ہوئی۔

"دخل اندازی کی معافی چاہتی ہوں۔" وہ بولی "کیا تم دورہ کرنا پسند کرو گے؟"

نک نے اسے غور سے دیکھا۔ لڑکی امریکن معلوم ہوتی تھی خوبصورت تو تھی ہی....

"فی الحال تو کوئی ارادہ نہیں ہے۔" اس نے مسکراتے جواب دیا "لیکن اس اجنبی شہر میں ایک ہم وطن کی آواز سن کر خوشی ہوئی۔"

"میرا بھی یہی اندازہ تھا کہ شاید تم عام سیاحوں کی طرح نہ گرجا گھروں کو دیکھنا پسند نہیں کرو گے۔" لڑکی نے کہا "لیکن میں تمہارے لئے خصوصی توجہ کی پیش کش بھی کر سکتی ہوں۔ میرا نام سیلی گلبرٹ ہے۔"

"مجھے نک ڈیوٹ کہتے ہیں۔ کیا تم کوئی طالبہ ہو؟"

"ہاں۔ ایسی طالبہ جس کی عمر طالب علمی کے دور سے آگے شاید تمہارا تعلق نیویارک سے ہے؟" سیلی نے پوچھا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟"

"میں آج کل لسانیات پڑھ رہی ہوں۔ نیویارک کے لوگ لب و لہجے سے فوراً پہچان لئے جاتے ہیں۔"

"اچھی بات ہے۔" نک نے کہا "میں تمہاری رہنمائی میں گھومنے کے لئے آمادہ ہوں۔ اگر یہ سفر مجھے پسند آیا تو میں مقررہ فیس کے علاوہ تمہیں اپنے ساتھ کچھ پینے کی دعوت دوں گا۔"

"ہم اپنا سفر گرانڈ کینال میں دخانی کشتی کے ذریعے شروع کریں گے۔" سیلی نے کہا

دخانی کشتی بالکل بس جیسی ایک چیز ثابت ہوئی جو خشکی کے بجائے پانی پر چلتی تھی۔ پہلے نہر کے ایک کنارے اور پھر دوسرے پر مسافروں کو اتارتی چڑھاتی بس کی طرح رکتی چلتی آگے بڑھتی رہی۔ نک نے کشتی میں کھڑے ہو کے نہر کے کنارے کنارے تعمیر شدہ شہر کی خوبصورتی کو دیکھا۔

"کافی اچھا شہر ہے۔" وہ بولا "مگر کیا یہاں کی نہروں کا ایسی ہی بدبو پیدا کرتی ہے؟"

"گرمیوں میں تو ایسی ہی بو آتی ہے بلکہ کسی کسی دن تو یہ شہر میں پھیل جاتی ہے۔ شہر ایک سو اٹھارہ جزیروں پر مشتمل ہے ایک سو ساٹھ نہریں واقع ہیں اور ان نہروں پر چار سو سے زیادہ پل بنے ہوئے ہیں۔ پانچویں صدی میں وینس کے لوگوں نے یہاں حملہ آوروں سے شکست کھا کر پناہ لی تھی۔"

"انھوں نے پناہ لینے کے لئے اچھے مقام کا انتخاب کیا تھا۔"

"اونچے اونچے پلوں اور تنگ سڑکوں کی وجہ سے شہر کے بیشتر حصے میں پیدل چلنے کی اجازت ہے۔ باقی تمام دور سڑ ٹریفک جس میں پولیس اور ایمبولنس یا تقریباتی جلوس وغیرہ شامل ہیں۔ نہروں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے آتے ہیں۔ لوگ یہاں گنڈولا نامی چھوٹی کشتی کو اس طرح فون کر کے بلاتے ہیں جس طرح ہمارے یہاں فون کر کے ٹیکسی بلائی جاتی ہے۔ یا پھر وہ ان دخانی کشتیوں اور موٹر بوٹس وغیرہ میں سفر کرتے ہیں۔"

"تمہیں واقعی بہت سی باتیں معلوم ہیں۔"

"میں گائڈ ہوں اور گائڈ کے لئے ایسی باتیں جاننا ضروری ہیں۔" سیلی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"مجھے دراصل کیمل لائن کے علاقے میں ایک خاص پتے کی تلاش ہے۔" نک نے کہا

"میں تمہیں وہاں لے چلوں گی۔" سیلی نے جواب دیا "اس کے لئے ہمیں اگلے اسٹاپ پر اترنا ہوگا۔"

وہ دونوں دخانی کشتی سے اتر گئے۔ تنگ سڑکوں سے گذرتے ہوئے سیلی نک کو مختلف چیزیں دکھاتی رہی کافی دیر تک چلنے کے بعد انھوں نے ایک نہر پار کی۔ اور نک نے ایک بلڈنگ کے قریب لگی ہوئی پرانی سی تختی کو دیکھا۔ جس پر کیمل لائن کے الفاظ تحریر تھے۔

"شاید یہی وہ جگہ ہے۔" نک بولا

"ہوشیار رہنا۔" سیلی نے سنجیدگی سے کہا

نک نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پوچھنا چاہا کہ وہ بعد میں دوبارہ کب اور کہاں مل سکتے ہیں مگر اسی وقت سیاحوں کے ایک گذرتے ہوئے گروپ کے درمیان میں آجانے کی وجہ سے اس کی بات نامکمل رہ گئی۔ یہ اتنی دیر میں واپس جانے کے لئے گھوم چکی تھی۔ سیاح گذر گئے تو نک نے دیکھا کہ سیلی اس راستے پر کافی دور نکل گئی ہے جس پر سے ہوتے ہوئے وہ یہاں تک پہنچے تھے۔

میلوسین نے جس آئینے کا ذکر کیا تھا وہ بائیں جانب کی پہلی عمارت میں واقع تھا۔ پتھر سے بنی ہوئی ایک موسمی اثرات سے متاثرہ عمارت جس نے گلی کا بیشتر حصہ گھیر رکھا تھا۔ نک بڑا محتاط طریقہ سے دروازے کے قریب پہنچا اس نے کال بیل کی دھندلی سی روشنی میں اسے قلیٹ کے دروازے پر جا جو بازی کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر دستک دی۔ پر چٹخنی کھلنے کی آواز آئی۔ دروازہ کا پٹ تھوڑا سا کھلا۔

"کون ہے؟"

"میرا نام ویلوٹ ہے۔" نے جواب دیا "اور میں تم سے انٹرویو لینا چاہتا ہوں۔"

"میں کوئی انٹرویو نہیں دیتا۔" لمبازی نے کہا اور دروازہ بند کر لینا چاہا۔

"میلوسین نامی ایک شخص نے امریکن اخباروں میں کچھ بیانات دیئے ہیں۔" نک نے جلدی سے کہا۔

"میں؛ وہ آدمی کوئی نہ کوئی مصیبت کھڑی کرتا رہتا ہے۔" لمبازی نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا اور وہ زنجیر کھول دی جو دروازے کے پوری طرح کھلنے میں مانع تھی۔ "اچھی بات ہے۔ اندر آجاؤ۔" میں سمجھا تھا کہ وہ شاید خود میرے پاس آئے گا۔ میں نے سنا ہے کہ وہ وینس پہنچ چکا ہے۔ لیکن میں تمہیں دس منٹ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔ میں یہاں اکیلا ہوں اور ابھی مجھے بہت سا کام کرنا ہے۔"

نک اس کے پیچھے چلتے ہوئے راہداری کمرے میں پہنچا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس کمرے سے اسٹڈی روم کا کام بھی لیا جاتا ہو۔ کمرے کے در و دیوار پر تصویر دار قالین اور تزئین کے ٹکڑے لٹکے ہوئے تھے۔ کمرے کی جنوبی دیوار پر ایک بہت بڑا قالین لٹکا ہوا تھا۔ اور اس قالین پر جو تصویر بنی تھی اس میں امریکن انڈینز کو کشتیوں سے یورپی ماہی گیروں کے ایک گاؤں میں اترتے دکھایا گیا تھا۔

"کیا تم اسے پسند کرتے ہو؟" لمبازی نے نک کو اس قالین کی طرف متوجہ دیکھ کر پوچھا۔

"یہ ہے کیا؟"

"اٹھارھویں صدی کی بنی ہوئی ایک قالینی تصویر جس کا نام 'یورپ کی دریافت' ہے۔"

"اوہ۔"

"عام طور پر کہا جاتا ہے کہ یورپ والوں نے امریکہ دریافت کیا تھا۔ لیکن شاید ایک متبادل کائنات میں یہ واقعہ اس طرح پیش آیا ہو، جس طرح اس تصویر میں دکھایا گیا ہے۔" لمبازی نے کہا۔ وہ بڑی صاف ستھری انگریزی بول رہا تھا۔ اگرچہ لہجے میں تھوڑا فرق تھا۔ بظاہر اس کی عمر ستر سال کے قریب معلوم ہوتی تھی لیکن اس کی حرکات و سکنات اسے اس سے کہیں زیادہ کم عمر ثابت کر رہی تھی۔ اس کا سر عمل طور پر گنجا تھا۔ لیکن چہرے پر نوکیلی داڑھی تھی۔ نک اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا اور کوشش کرنے لگا کہ اس کی نظریں اس آئینے کی جانب نہ اٹھیں جو دور کی دیوار پر آویزاں تھا۔

"میسن نے تمہارے ان دور از کار نظریات کا ذکر کیا تھا۔" وہ بولا

"میسن ایک ایسا رائٹر ہے جو کالے جادو اور سفلی عمل کے بارے میں لکھتا ہے۔" لمبازی نے کہا "اور اس کی تحریروں نے کسی دوسرے پر اثر کیا ہو یا نہ کیا ہو مگر خود اس کے ذہن کو اس درجہ متاثر کر دیا ہے کہ وہ ان باتوں

پر یقین بھی کرنے لگا ہے اور یہ ایک خطرناک بات ہے۔"

"دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ خود تم کسی ایسی متبادل کائنات پر یقین نہیں رکھتے۔"

"میں صرف اس دولت پر یقین رکھتا ہوں جو اس طرح کی چیزوں سے مجھے حاصل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر میرے پاس اس تصویری قالین کے علاوہ ایک ایسا آئینہ بھی ہے جس کے بارے میں کبھی یہ یقین کیا جاتا تھا کہ وہ دوسری کائنات میں پہنچانے والی ایک کھڑکی ہے مگر یہ کہنا کہ میں کی طرح ان باتوں پر یقین کرتا ہوں۔۔۔۔"

اب چونکہ لمبازی نے خود اس کا ذکر چھیڑ دیا تھا اس لئے نک اپنی جگہ سے اُٹھ کر اس آئینے کا جائزہ لینے لگا۔ وہ بہت زیادہ بڑا نہیں تھا۔ اندازاً اس کی چوڑائی اٹھارہ انچ اور لمبائی دو فٹ سے زیادہ نہیں تھی۔ وہ ایک سادہ سے لکڑی کے فریم میں جڑا ہوا تھا جسے چار پیچوں کی مدد سے دیوار میں نصب کرایا گیا تھا۔ نک جانتا تھا کہ اگر وہ چاہے تو چند منٹ کے اندر اس آئینے کو دیوار سے نکال کر لے جا سکتا ہے۔ غالباً اب تک اُسے اس سے زیادہ آسان کام کے لئے بیس ہزار ڈالر پیش نہیں کئے گئے تھے۔

"میسن کو یقین ہے کہ یہ آئینہ ایک دوسری دنیا کی کھڑکی ہے۔" وہ بولا۔ اگرچہ ذاتی طور پر اسے شیشے میں اپنے عکس کے علاوہ کوئی اور بات نظر نہیں آ رہی تھی۔

"اسے ایک احمقانہ اعتقاد کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔" لمبازی نے جواب دیا۔ "میں نے یہ آئینہ میلویسن جیسے لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے ہی رکھ چھوڑا ہے۔ یہ اس کی دیوانگی ہی ہے کہ وہ ان باتوں پر یقین کر بیٹھا جو میں نے اُسے بتائی تھیں۔"

"بلاشبہ وہ اس پر پورا یقین رکھتا ہے۔" نک نے کمرے کی واحد کھڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کھڑکی پر آہنی شٹر کا دروازہ لگا ہوا تھا جو بند تھا۔ "مگر جس طرح تم اس آئینے کی نگرانی اور حفاظت کرتے ہو اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تم خود اس بات پر یقین رکھتے ہو۔"

"اگر تم اس بند کھڑکی کی وجہ سے یہ بات کہہ رہے ہو تو میں نے اس لئے بند کر رکھی ہے کہ اس کی دوسری جانب اس علاقے کی سب سے زیادہ بدبودار نہر بہتی ہے۔ کھڑکی کھلی ہوتی ہے تو نہر کی بدبو گھر میں گھس آتی ہے۔ لیکن جہاں تک نگرانی کا تعلق ہے تو وہ اپنی جگہ درست ہے۔ لیکن اس کا مقصد آئینے کی نہیں بلکہ اپنی قالینی تصویروں کی حفاظت کرنا ہے۔"

"مگر کیا تم کبھی گھر سے باہر نہیں جاتے؟"

"ضرور جاتا ہوں۔ میری دوکان یہاں سے قریب ہی ہے۔" لمبازی نے بتایا۔ "لیکن نیچے والے فلیٹ میں میرا ایک دوست رہتا ہے۔ جس کا نام مالامو کو ہے۔ میری عدم موجودگی میں وہ میرے فلیٹ کی نگرانی کرتا ہے۔"

نک کو یہ سوچ کر حیرت تھی کہ آخر وہ اپنا وقت کیوں ضائع کر رہا ہے۔ لمبازی کی طرح وہ بھی جانتا تھا کہ دس منٹ پہنچ چکا ہے اور اُسے آج ہی شام یہ آئینہ اس کے حوالے کرنے کے لئے اس سے ملاقات کرنا ہے۔ اب ضرورت صرف اس بات کی تھی کہ وہ اس بوڑھے کے سر پر ایک ضرب مار کر اسے بے ہوش کر دے اور خود آئینہ لے کر چلتا بنے۔

"میں یہاں کچھ قہوہ کی پیالیاں رکھی دیکھ رہا ہوں۔" نک نے کہا۔ "کیا میں قہوہ نوشی میں تمہارا ساتھ دے سکتا ہوں؟"

"ضرور۔ کیوں نہیں۔" بوڑھا لمبازی اٹھا۔ "میں کچھ تازہ قہوہ بناتا ہوں۔"

نک کو ان خواب آور گولیوں کا خیال آ رہا تھا جو اس کے کوٹ کے ساتھ کمر سے بندھی ہوئی پیٹی میں رکھی تھیں۔ یہ بہت آسان بات ہو گی اس نے سوچا۔ وہ لمبازی کے ساتھ کچن میں چلا گیا۔

"ایک اجنبی کے لئے تم واقعی بہت مہمان نواز ثابت ہو رہے ہو۔" اس نے کہا۔

"جب تم نے میلویسن کا نام لیا تو میرے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ میں تمہیں اندر آنے کی دعوت دوں۔" لمبازی نے قہوہ بنانے کی تیاری کرتے ہوئے جواب دیا۔ "ذرا زحمت نہ ہو تو نلکے سے تھوڑا پانی دے دو۔ خیال رکھنا جس ٹونٹی پر سُرخی لگی ہے اس میں ٹھنڈا نہیں گرم پانی آتا ہے۔"

جب قہوہ تیار ہو گیا تو نک نے ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ "ذائقے کی تعریف کی۔ پھر لمبازی جیسے ہی چولہا بند کرنے کے لئے گھوما نک نے انتہائی پھرتی سے اس کی پیالی میں خواب آور دوا کی گولیاں ڈال دیں۔

"میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔" لمبازی نے اپنا قہوہ پیتے ہوئے کہا۔ "کہ میلویسن ایک دیوانہ آدمی ہے۔ وہ جس طرح میرے اس آئینے کے پیچھے پڑا ہے وہ اس کی دیوانگی کا ثبوت ہے۔ میں کہہ نہیں سکتا کہ وہ اس دیوانگی میں کیا کچھ کر بیٹھے گا۔"

"یہ آئینہ تمہارے پاس آیا کس طرح؟" نک نے پوچھا۔ اسے تھا کہ گولیاں کب اپنا اثر دکھاتی ہیں۔

"یہ مجھے ایک جہاز کے کپتان نے بطور امانت دیا تھا اور اس کے بارے میں وہی کہانی سنائی جو میں نے میلویسن کو بتائی تھی۔ اس کپتان کا یہ بھی خیال تھا کہ اسے آئینے میں طرح طرح کی چیزیں نظر آتی ہیں۔"

نک بڑی بیتابی سے لمبازی پر خواب آور گولیوں کا اثر ہونے کا منتظر تھا مگر لمبازی ابھی تک اسی طرح چاق و چوبند نظر آ رہا تھا۔ کچھ دیر کی گفتگو کے بعد وہ اپنی کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

"میں تمہیں دس منٹ سے زیادہ وقت دے چکا ہوں۔" وہ بولا۔ "ہر حال کہ اب چلے جاؤ۔ مجھے دوسرے کام بھی کرنا ہیں۔"

اور اس سے پہلے کہ نک کوئی جواب سوچ سکتا بوڑھے لمبازی نے اسے دروازے سے باہر نکال کر قفل میں چابی گھما دی۔ چونکہ نک نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ تشدد سے کام نہیں لے گا اس لئے اب اس کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہاں سے رخصت ہو جائے۔ لمبازی نے قفل بند کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ کنڈی اور زنجیر بھی لگا دی جس کی آواز نک نے باہر کھڑے ہوئے بخوبی سن لی۔ وہ ہال کی دھندلی روشنی میں کھڑا ہوا اپنے اگلے قدم کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ دوا کی گولیاں اگلے پندرہ منٹ کے اندر ہی لمبازی کو گہری نیند سلا دیں گی۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اتنی دیر وہیں ٹھہرے اور جب فلیٹ کے اندر مکمل سکوت چھا جائے تو قفل کھولنے کی کوشش کرے۔

اس نے دروازے سے کان لگا لیا۔ پہلے اس کے خیال میں اس بوڑھے لمبازی کی آواز سنی۔ پھر کچھ دیر کے بعد کچن سے پانی بہنے کی آواز آئی اور پھر دوبارہ خاموشی چھا گئی۔ اور اس کے پندرہ منٹ بعد نک نے تالے پر کام شروع کر دیا۔ جو اوزار وہ اپنی پیٹی میں لئے پھرتا تھا ان کی موجودگی میں یہ بہت آسان بات تھی۔ پھر جب قفل کھل گیا تو اس نے دو تین بار بھی کھول دیا جس میں زنجیر لگی ہوئی تھی۔ اس نے دروازے سے جھانک کر دیکھا لمبازی بڑے آرام کے ساتھ اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"پریشان مت ہو بوڑھے میاں۔" اس نے اندر قدم رکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "میں تمہارے آرام میں مخل نہیں ہوں گا۔"

وہ اپنا بریف کیس نکال کر آئینے کی طرف متوجہ ہوا ہی تھا کہ اچانک کسی ہاتھ نے اسے دوبارہ بوڑھے لمبازی کی طرف دیکھنے پر مجبور کر دیا۔ اور اس مرتبہ اسے خون نظر آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ لمبازی کا گلا کٹا ہوا ہے اور وہ مر چکا ہے۔

اسی شام آٹھ بجے نک ویلوٹ نے میلویسن کو ہوٹل ایکسل سیئر کی کاک ٹیل لاؤنج میں داخل ہوتے اور سیدھا اپنی میز کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ نک اس سے پہلے وہاں پہنچ چکا تھا اور یہ دیکھ کر اُسے خوشی ہوئی کہ میسن نے پابندی وقت کا ثبوت دیا تھا۔

"کیا تم وہ چیز لے آئے؟" میسن نے اس کے بالمقابل کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔" نک نے جواب دیا۔

"کیوں؟ کیا ہوا؟ کیا کوئی خاص بات ہو گئی؟"

"ہاں، کسی نے لمبازی کو قتل کر دیا۔"

"قتل کر دیا؟" میسن نے تیزی سے کہا۔

"اپنی آواز آہستہ رکھو۔" نک نے اسے تنبیہ کی۔ "اس ہوٹل میں سیکورٹی اسٹاف بہت چوکنا رہتا ہے۔"

"لیکن اسے کس نے قتل کیا؟ اور یہ واقعہ کب ہوا؟"

"ابھی چند گھنٹے پہلے اور مجھے نہیں معلوم کہ اس کا قاتل کون ہے۔ میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ قتل کیسے ہوا۔" نک نے جواب دیا اور مختصر طور پر تمام واقعہ دُہرا دیا۔

"جب تم نے اسے دیکھا تو وہ اپنی کرسی پر قتل ہوا بیٹھا تھا۔ اس کا گلا کاٹ دیا گیا تھا؟" میسن نے پوچھا۔

"بالکل یہی بات ہے۔"

"اور تم وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے جبکہ تم بہ آسانی وہ آئینہ لا سکتے تھے۔"

"شاید میں اپنی بات کی ٹھیک طرح سے وضاحت نہیں کر سکا۔" نک نے جواب دیا۔ "جس وقت وہ قتل ہوا تو لمبازی اپنے فلیٹ میں بالکل اکیلا تھا۔ کمرے میں صرف ایک کھڑکی تھی اور وہ اندر سے بند تھی۔ فلیٹ میں اندر جانے کا واحد دروازہ بھی بند اور مقفل تھا اور میں اس تمام وقت دروازے کے باہر موجود رہا تھا۔ دوبارہ اندر داخل ہونے پر میں نے پورے فلیٹ کی تلاشی لی اور وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔"

"تب پھر قاتل کس طرح اندر گیا اور باہر آیا؟"

"اگر میں تمہاری اور لمبازی کی بات کا یقین کر لوں تو قاتل کے آنے جانے کا صرف ایک ہی راستہ تھا۔ اس آئینے کے ذریعے۔"

"بلاشبہ یہی بات ہو گی۔" میسن نے جلدی سے تائید کی۔ "دوسری دنیا کے لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔"

"میں جانتا تھا کہ تم یہ ہی کہو گے۔" نک بولا۔

"اور کیا اسی وجہ سے تم آئینہ نہیں لائے؟"

"ایک حد تک۔ کیونکہ اگر تم سچ کہہ رہے تھے تو وہ آئینہ بے اندازہ قیمت رکھتا ہے اور اگر وہ واقعی قیمتی ہے تو میں اپنے اصول کے مطابق اسے نہیں چرا سکتا۔"

لیکن جہاں تک حقیقت کا تعلق تھا یہ محض ایک ثانوی وجہ تھی۔ دن کی روشنی میں اتنے بڑے سائز کا آئینہ لے کر عمارت سے نکلنا ایسی بات نہیں تھی جسے دوسرے لوگ دیکھتے اور یاد نہ رکھتے۔ پولیس بھی دیوار پر آئینے کی خالی جگہ کو نوٹ کر لیتی اور اس صورت میں نک کو براہِ راست قتل کی واردات سے متعلق خیال کرنے لگتی اور نک کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ وہ کسی کا جرم اپنے سر لے۔ اگر میسن ان تمام باتوں کے باوجود آئینہ حاصل کرنے پر اصرار کرتا تو نک اسے بعد میں کسی بھی دن آسانی سے لا سکتا تھا۔

"اسے نہیں چُرا سکتے۔" میں نے دُہرایا۔ "مگر تم اس کا وعدہ کر چکے ہو اور میں نے تمھیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ دنیا میں سب سے قیمتی شے ہے۔"

"اس وقت مجھے تمھاری بات پر پورا یقین نہیں آیا تھا۔"

"اور اب تم میری بات پر مکمل یقین کرتے ہو؟"

"میں صرف اتنا یقین کرتا ہوں کہ کوئی چیز یا کوئی شخص لمبازی کے فلیٹ میں داخل ہوا اور اسے قتل کر دیا اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کا قاتل دروازے یا کھڑکی سے ـــــ میری موجودگی میں ـــــ اندر داخل نہیں ہوا۔"

"تب پھر ایک ہی راستہ باقی رہتا ہے اور وہ آئینے کا ہے۔"

"ممکن ہے۔" نک نے اثبات میں سر ہلایا۔ "لیکن جس وقت میں اس کے فلیٹ کی تلاشی لے رہا تھا تو مجھے ایک غیر معمولی چیز نظر آئی۔ کچن میں پانی کی دو لٹروں ٹونٹیوں پر خون کے دھبے تھے جس سے ظاہر تھا کہ قاتل کے ہاتھوں اور شاید کپڑوں پر بھی خون کے داغ لگ گئے تھے جنھیں اس نے دھونے کی کوشش کی تھی۔ کیا آئینے کی دوسری دنیا کے لوگوں کیلئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ ایک مافوق الفطرت قاتل سے بمشکل یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ٹھنڈے پانی سے خون کے دھبے دھونے کی کوشش کرے گا۔"

"لیکن تم خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ وہ باہر آنے جانے کا کوئی اور ذریعہ نہیں تھا کہ نہیں تمھارا یہ مطلب تو نہیں کہ لمبازی نے خودکشی کی ہے۔"

"اس کا کوئی امکان نہیں کیونکہ آلۂ قتل غائب ہے اور جیسا کہ میں نے کہا قاتل خون کے دھبے دھونے کے لیے کچن میں گیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے دوبارہ فلیٹ میں جانے سے قبل پانی بہنے کی آواز سنی تھی۔"

"کیا تم نے پولیس کو فون کیا تھا؟"

"میں ایسا کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔" نک نے نفی میں سر ہلایا۔ "اب جب پولیس کو دروازے کا قفل ٹوٹا ہوا ملے گا تو وہ اسی نتیجے پر پہنچے گی کہ یہ کسی چور کا کام ہے۔"

"پھر آئینے کا کیا ہوگا؟"

"مجھے اپنے آپ کو یہ یقین دلانا ہوگا کہ وہ کوئی قیمت نہیں رکھتا اور اس کی واحد صورت یہ ہے کہ میں یہ معلوم کروں کہ لمبازی کو کیسے قتل کیا گیا ہے۔"

مالامو کو ـــــ نک کو یہ نام یاد تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ اس نام کا اس واردات سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ مالامو کو لمبازی کا دوست تھا اور اسی عمارت میں ٹھیک لمبازی کے فلیٹ کے نیچے والے فلیٹ میں رہتا تھا اور لمبازی کے بقول وہ اس کی عدم موجودگی میں اس کے فلیٹ پر نگاہ رکھتا تھا کیا اس فلیٹ میں آنے جانے کا کوئی خفیہ راستہ نہیں تھا؟ اگر تھا تو مالامو کو اس بات سے ضرور واقف ہو سکتا تھا بلکہ اسے استعمال بھی کر سکتا تھا۔

میلو میسن اپنے ہوٹل کے کمرے میں چلا گیا تھا اور یہ بات پیچھے چھوڑ گیا تھا کہ وہ معاملات کو درست کرتا ہے۔ نک جس وقت دو لمبازی کے گھر جانے کے بارے میں سوچ رہا تھا، اس نے دو جانی پہچانی شخصیتوں کو ہوٹل کی لابی میں داخل ہوتے دیکھا۔ ان میں سے ایک ولسن تھا۔ وہ آدمی جس سے اس کی ملاقات ٹرین میں ہوئی تھی اور سیلی گلبرٹ نک جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور ان کے قریب پہنچا۔

"ہیلو!" اس نے کہا۔

"اوہ! مسٹر ولیوٹ!" سیلی چونک کر بولی۔ ولسنٹ کے چہرے پر صرف ایک لمحے کے لیے اُلجھن کے تاثرات نظر آئے شاید نک کے بارے میں ذہن پر زور دینے کی کوشش کر رہا تھا اور پھر اسے بھی یاد آ گیا۔

"یاد آ گیا۔" وہ بولا۔ "تم سے آج صبح ٹرین میں ملاقات ہوئی تھی۔ کیا تم نے اپنا کام مکمل کر لیا مسٹر ولیوٹ؟"

"ابھی نہیں۔" نک نے جواب دیا اور پھر پوچھا۔ "او ـــ اسے بھی یاد آ گیا تھا کہ ولسن نے اپنے کام کے بارے میں کیا کہا تھا۔

"بدقسمتی سے ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔" ولسن نے جواب دیا۔ "میں نے ابھی مس سیلی کی خدمات اس مقصد کے لیے حاصل کی ہیں کہ وہ مجھے کسی ـــ میری قالین وزربفت فروخت کرنے والے تاجر سے ملا لے جائیں۔"

"کیا تم یقین کرو گے۔" سیلی نے کہا۔ "کہ ایک ہی دن میں مجھے دو آفرز ہوئی ہیں۔ ایک لائن پہلے کے لیے کہا۔"

"یا ـــ میں یقین کر لوں گا۔" نک بولا۔ "بمشکل کہ اس کے چہرے پر تاثرات ملا جلا اثر ہو گئے۔"

"کیا تم بھی آج کیبل لائن گئے تھے؟" اس نے نک سے پوچھا۔

"یہ کوئی عجیب بات تو نہیں۔" نک نے جواب دیا۔ "ہم دونوں ہی جاز جیسے لمبازی کو جانتے ہوں۔"

"بیشک۔ وہ نایاب تصویری قالینوں کا ڈیلر ہے۔ میں ٹرین میں اسی کا ذکر کر رہا تھا۔" ولسن نے کہا۔

"کیسا عجیب اتفاق ہے۔" سیلی نے کہا۔

"لیکن میں اتفاقات پر زیادہ یقین نہیں رکھتا۔" نک نے کہا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم بھی تصویری قالینوں کا بزنس کرتے ہو۔" ولسن بولا۔

"میں تصویری قالینوں کا کاروبار نہیں کرتا۔ ویسے میں فن سے شوق رکھتا ہوں اور سردست میری دلچسپی آئینوں سے ہے۔"

"پرانے اور نایاب آئینے؟" ولسن نے پوچھا۔

"قیمتی آئینے کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔" نک نے جواب دیا۔

"بہت دیر ہوتی جا رہی ہے۔" سیلی اپنی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ "اور لمبازی جیسا بوڑھا آدمی زیادہ دیر تک جاگنے کا عادی نہیں ہوگا۔ اگر تم آج رات ہی اس سے ملنا چاہتے ہو تو ہمیں فوراً روانہ ہو جانا چاہیے۔"

"دراصل میں پہلی مرتبہ ٹاٹلی آیا ہوں۔" ولسن نے کہا۔ "دن کا بڑا حصہ مختلف مقامات دیکھنے دکھانے میں نکل گیا۔ بزنس کا خیال ہی نہیں آیا۔"

"میرا خیال ہے کہ تمھارے لیے وہاں جانے کی زحمت کرنا بے کار ہی ہے۔" نک نے کہا۔ "میں ابھی وہاں سے آیا ہوں اور میں نے دیکھا کہ لمبازی کے فلیٹ میں پولیس موجود ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسے کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے۔"

"پولیس موجود ہے؟" ولسن نے حیرت سے دُہرایا۔

"مگر آج سہ پہر تو وہاں پولیس نہیں تھی۔" سیلی نے کہا۔

"مگر اب ہے۔" نک بولا۔ وہ توقع کر رہا تھا کہ اس کا کہنا سچ ہوگا کیونکہ اب تک کسی نہ کسی کو مثلاً لمبازی کے اس دوست کو اس کی لاش دیکھ لینا چاہیے تھی۔

"تب تو میرا دوبارہ وہاں سے سلام۔" ولسن نے کہا اور سیلی سے بولا۔ "میں سمجھتا ہوں مس گلبرٹ کہ اب مجھے آرام کرنا چاہیے۔ اب ہم کل وہاں چلیں گے اور دیکھیں گے کہ کیا بات تھی۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" سیلی نے کہا۔ "پھر کیا میں صبح دس بجے آ جاؤں؟"

"ساڑھے نو زیادہ مناسب رہے گا۔" ولسن نے جواب دیا۔ "چاہو تو ناشتہ میرے ساتھ ہی کر لینا۔"

اور یہ کہہ کر ولسنٹ ولسن کرسی سے اٹھ کر لفٹ کی جانب بڑھ گیا۔ راستے میں اس نے نیوز اسٹینڈ سے انگریزی کا ایک اخبار خریدا اور پھر لفٹ میں سوار ہو گیا۔

"تم نے اس وقت میرے کام میں رخنہ ڈال دیا۔" سیلی نے شکایت کی۔

"کوئی بات نہیں یہ کام تمھیں کل صبح بھی مل جائے گا یا پھر رات ـــ وقت تمھارا معاوضہ کچھ زیادہ ہو جائے گا۔" نک نے جواب دیا۔

"اب کم سے کم مجھے ایک ڈرنک ہی پلا دو۔" سیلی نے نک کے بازو کا دوسرا حصہ دانستہ نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

نک اسے ہوٹل کی بار میں لے گیا اور دونوں اسی میز پر بیٹھے جہاں کچھ دیر پہلے نک، میلو میسن سے گفتگو کر چکا تھا۔

"کیا ہوگی؟" اس نے پوچھا۔

"اسکاچ، پانی کے ساتھ۔" سیلی نے بتایا۔

نک نے بار مین کو آرڈر دیا اور پھر سیلی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے سہ پہر کے مقابلے میں اس وقت دوسرا لباس پہنا ہوا تھا۔ اب اس نے سبز رنگ کی ایک لمبی اسکرٹ کے اوپر لیٹر اسٹینوں کی قمیض پہن رکھی تھی۔

"مجھے تمھارا لباس پسند آیا۔"

"شکریہ۔"

"لیکن یہ ایسا لباس نہیں جسے کسی گائیڈ لڑکی کو پہننا چاہیے۔ کیا یہ لمبی اسکرٹ کشتیوں پر اُترنے چڑھنے میں حارج نہیں ہوتی؟"

"نہیں، کوئی ایسا خاص فرق نہیں پڑتا۔"

"تم نے آج سہ پہر مجھے خبر دار رہنے کی تاکید کی تھی۔ کیوں؟"

"یہاں کی سڑکیں اجنبی لوگوں کے لیے خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہیں۔ میں صرف ہم وطن ہونے کی وجہ سے تمھارے بارے میں زیادہ فکرمند تھی۔"

"اس جواب نے مجھے مطمئن نہیں کیا۔" نک بولا۔ "میں اتفاقات کا قائل نہیں۔ سب سے پہلے آج ٹرین میں ولسنٹ کراس سے ملاقات ہوئی۔ دوسرے ریلوے اسٹیشن کے باہر تم نے میرا راستہ روک لیا۔ تیسرے ابھی تم دونوں سے دوبارہ ٹکراؤ ہو گیا اور چوتھی بات یہ کہ میں اور کراس دونوں ایک ہی شخص لمبازی سے ملنے کے لیے وینس آئے۔ یہ اتفاقات کچھ ضرورت



سے زیادہ ہیں۔"

"تم ایک ایسے معاملے میں اُلجھ گئے ہو جسے تم خود بھی نہیں سمجھے۔" سیلی نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ بات ہے تو پھر تم مجھے سمجھانے کی کوشش کرو۔" نک نے کہا۔

"ابھی نہیں۔" سیلی نے نفی میں سر ہلایا۔ "ابھی میں خود اسے پوری طرح نہیں سمجھ سکی ہوں۔"

"کراس سے تمھارا تعلق کس نوعیت کا ہے؟"

"وہ ہی جو تمھارے ساتھ ہے۔ تمھاری طرح اسے بھی میں نے منتخب کیا تھا۔"

"ملبازی کے لیے؟" نک نے سوال کیا۔ سیلی جواب دینے سے پہلے کچھ ہچکچائی۔

"ہاں، میں اس کے لیے بھی کچھ کام کر چکی ہوں۔"

"اور ٹرین میں کراس سے میری ملاقات کو کیا کہو گی؟"

"جہاں تک میں سمجھتی ہوں یہ قطعی طور پر ایک اتفاق ہی تھا۔"

"ملبازی کے لیے تم نے کس قسم کا کام کیا تھا؟ اگر تم نے تم دونوں کو منتخب کیا تھا تو ظاہر ہے کہ ملبازی کے لیے ہی کیا ہو گا؟"

"میں ابھی اس سلسلے میں کوئی بات نہیں بتا سکتی۔"

"کیا تمھیں معلوم ہے کہ وہ قتل کر دیا گیا ہے؟" نک نے پوچھا۔ سیلی کے رویّے سے ایک مرتبہ پھر ہچکچاہٹ کا اظہار ہوا۔

"ہاں۔" آخر اس نے جواب دیا۔

"تمھیں کس نے بتایا؟"

"ایک گھنٹہ پہلے مجھے مالاموکو نے فون کیا تھا۔"

"اور یہ پُراسرار مالاموکو حقیقت میں ہے کون؟"

"یہ سوال تمھیں خود اسی سے پوچھنا چاہیے۔" سیلی نے جواب دیا۔

اور دوسرے دن صبح نک ولیورٹ نے اس مشورے پر عمل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ وہ ٹھیک نو بجے ایک مرتبہ پھر اسی عمارت کے سامنے کھڑا تھا جہاں وہ گذشتہ دن آ چکا تھا۔ اس نے دیکھا کہ نہ میں ایک پولیس لانچ بھی کھڑی ہے اور ایک پولیس کانسٹیبل لانچ پر کھڑا ہوا دوسری منزل پر واقع ملبازی کے فلیٹ کی کھڑکی کو دیکھ رہا ہے۔ نک پولیس لانچ کو نظر انداز کرتے ہوئے تیزی سے عمارت میں داخل ہو گیا جہاں اسے مالاموکو کا فلیٹ تلاش کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی کیونکہ جیسا کہ اس کا خیال تھا وہ ملبازی کے فلیٹ کے بالکل نیچے واقع ہوا تھا۔

نک کی دستک کے جواب میں مالاموکو نے دروازہ کھولا۔ نک نے دیکھا کہ وہ پستہ قد اور درمیانی عمر کا آدمی ہے۔ ملبازی کے مقابلے میں نسبتاً چھوٹا لیکن صحت کے اعتبار سے کمزور اور بیمار سا۔

"تم کون ہو؟" اس نے انگریزی زبان میں پوچھا۔ "کیا پولیس اور پولیس آفیسر؟"

"اگر تم مجھے کوئی پولیس آفیسر سمجھتے تو اٹالین زبان میں بات کرتے۔" نک نے جواب دیا۔ "تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کون ہوں اور میں بھی جانتا ہوں تم کون ہو مالاموکو۔"

نک کے اس براہِ راست جواب نے چند لمحوں کے لیے مالاموکو کو گھبرا دیا۔ وہ پریشان سا ہو کر پیچھے ہٹا اور نک کو اندر داخل ہونے کا موقع مل گیا۔

"ہاں، میں مالاموکو ہوں اور تم وہ امریکن ہو جو کل میرے دوست ملبازی سے ملنے آیا تھا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ہی میں نے اسے مقتول پایا۔ اب کیا تم میرے ساتھ بھی وہ ہی سلوک کرنے آئے ہو؟"

"اگر یہ بات بھی ہے تب بھی تم مجھ سے خوفزدہ معلوم نہیں ہوتے۔"

"ہاں کیونکہ مجھے موت کا کوئی خوف نہیں ہے بلکہ شاید موت میرے لیے بہتر ثابت ہو کیونکہ وہ میں کی طرح میں بھی محسوس کرتا ہوں کہ میں موت کے سمندر میں آہستہ آہستہ ڈوبتا جا رہا ہوں۔" وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں تم سے ملبازی اور اس کے آئینے کے بارے میں کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔"

"میرا خیال ہے کہ وہ آئینہ ہی میرے دوست کی موت کی وجہ ہے۔"

"تب کیا تم بھی دوسری متبادل دنیا پر یقین رکھتے ہو؟"

"بالکل نہیں۔ میں خدا پر ایمان رکھتا ہوں اور جہاں تک دوسرا متبادل دنیا کا تعلق ہے تو سولیسین کے علاوہ کوئی اس پر یقین نہیں رکھتا اور ہر شخص جانتا ہے کہ وہ نیم پاگل ہے۔ ایک ایسا آدمی جو پُراسرار اور جادوئی کہانیاں لکھتے لکھتے خود ان کی سچائی پر یقین کرنے لگا۔ اس نے ایک رسالے میں ملبازی کے بارے میں ایک مضمون لکھا تھا اور اس کا یہ نکلا کہ وہ میرے دوست سے وہ آئینہ خریدنے پر اصرار کرنے لگا۔"

"کیا میں اتنا پاگل ہے کہ اس آئینے کے لیے قتل جیسے جرم کا ارتکاب کر سکتا ہے؟"

"یقیناً۔ اگر وہ خود اس کی ہمت نہیں کر سکتا تو کسی دوسرے کو معاوضہ دے کر قتل کرا سکتا ہے۔"

"مگر میں نے ملبازی کو قتل نہیں کیا۔"

"ملبازی کو کل صرف تین افراد کے آنے کی توقع تھی لیکن وہ ان کا انتظار بھی کر رہا تھا۔ ان تین افراد کے علاوہ وہ کسی چوتھے فرد کا اپنا دروازہ ہرگز نہ کھولتا یہاں تک کہ اپنے نوجوان ملاقاتیوں کیلیے بھی۔"

"اور یہ نوجوان ملاقاتی کون لوگ ہیں؟"

"کبھی کبھی کچھ نوجوان اس سے رات کے وقت ملنے آتے تھے۔" مالاموکو نے جواب دیا مگر جواب دینے کا انداز ایسا ہی تھا جیسے اسے یہ موضوع چھیڑنے پر افسوس ہو رہا ہو۔

"کیا وہ امرد پرست تھا؟"

"نہیں نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں تھی۔"

"اچھا وہ تین افراد کون تھے جن کا اسے انتظار تھا؟"

"ان میں سے ایک امریکن ولنسنٹ کراس نامی کا آدمی تھا تصویری قالینوں کا بزنس کرتا ہے۔ دوسرا میلویسن اور تیسری ایک لڑکی جس کا نام سیلی گلبرٹ ہے۔"

"سیلی کے تعلقات ملبازی کے ساتھ کس نوعیت کے تھے؟"

"وہ ہفتے میں دو مرتبہ اس سے ملنے آتی تھی اور ان دولت مند سیاحوں کی فہرست لاتی تھی جو سیر و سیاحت کے لیے نکلے ہوئے ہوتے تھے۔ یہ فہرست وہ ہوٹلوں اور ٹریول ایجنسیوں کی مدد سے حاصل کرتی تھی۔ پھر ملبازی ان لوگوں سے رابطہ قائم کر کے ان کے ہاتھ اپنے تصویری قالین فروخت کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ سیلی بھی ملبازی اس سے یہ بھی کہتا تھا کہ وہ اسٹیشن جا کر لوگوں سے ملاقات کرے۔"

"اس سے یہ بات حل ہو جاتی ہے کہ وہ مجھ سے اور کراس سے اسٹیشن پر کیوں ملی تھی۔" نک بولا۔ "لیکن اس کا مطلب ہوا کہ ملبازی میرے آنے کی توقع بھی ہونا چاہیے تھی۔"

"ممکن ہے اسے خود میں نے ہی تمھارے بارے میں بتایا ہو۔ دوسری صورت میں وہ تمھیں دروازے سے ہی رخصت کر دیتا۔"

"اگر میں آئینہ خریدنے پر اتنا ہی مُصر تھا تو ملبازی نے اس کا تھا آئینہ فروخت کیوں نہیں کر دیا؟"

"میرا خیال ہے کہ شاید وہ اپنے انکار سے میں کو ذہنی اذیت میں مبتلا دیکھ کر مسرت حاصل کرتا تھا۔" مالاموکو نے جواب دیا۔ "اس نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا تھا کہ وہ آئینہ اپنے ساتھ قبر میں لیجائے گا۔ کوئی اسے نہیں دے گا۔"

نک نے فلیٹ میں اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی۔ اس کی بناوٹ اوپر والے فلیٹ کی طرح تھی۔ ایک رہائشی کمرہ، ایک کچن، بیڈ روم اور باتھ روم۔

"زینے کے علاوہ بھی اس فلیٹ سے اُوپر جانے کا کوئی راستہ ہے؟" اس نے پوچھا۔

"دوسرا راستہ کیا ہو سکتا ہے۔"

"مجھے معلوم نہیں۔" نک نے کہا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرے کے جنوبی دیوار میں بنے ہوئے ایک دروازے تک گیا اور اُسے کھول دیا۔

"یہ الماری ہے جس میں میرے میلے کپڑے پڑے ہیں۔" مالاموکو نے ہنستے ہوئے کہا۔ "کوئی خفیہ زینہ نہیں ہے اور میں تمھیں یقین دلاتا ہوں کہ چھت بھی بہت مضبوط بنی ہوئی ہے۔"

"تم نے جو فہرست مجھے ابھی بتائی اس میں خود اپنے آپ کو شامل نہیں کیا۔" نک نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ "تم کسی بھی وقت ملبازی کے فلیٹ میں جا سکتے تھے۔"

"ہاں۔" مالاموکو نے کمرے کی دیوار پر لگے ہوئے کلاک کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ "اب تم مجھے اجازت دو۔ مجھے اپنے مرحوم دوست کی تدفین میں شریک ہونا ہے۔"

"کیا تدفین اسی وقت ہونے والی ہے؟"

"ہاں، تقریباً ایک گھنٹے بعد۔ پولیس نے لاش واپس کر دی ہے اور میں اس کی تدفین کا انتظام کر رہا ہوں۔" مالاموکو نے اپنی برساتی پہنتے ہوئے کہا حالانکہ بارش نہیں ہو رہی تھی۔

"تم نے برساتی پہنی ہے۔" نک بولا۔ "کیا تمھیں بارش یا طوفان کی توقع ہے؟"

"قبرستان کا راستہ نہر سے ہو کر گزرتا ہے اور دو تین دوستوں کی تدفین میں قبرستان جانے سے تجربہ ہوا کہ نہر کے پانی اور وہاں کی ہوا کی رطوبت کی وجہ سے کپڑے بھیگ جاتے ہیں۔"

نک، مالاموکو کے ساتھ فلیٹ سے باہر آیا اور ہال میں کھڑے ہو کر سیڑھیوں سے اوپر جھانکنے کی کوشش کی۔

"اگر تم آئینے کے بارے میں سوچ رہے ہو۔" مالاموکو نے کہا۔ "تو وہ جیسا کہ ملبازی نے کہا تھا ٹھیک اس کے ساتھ ہی قبر میں دفن کیا جائیگا۔ میں نے خود اپنے ہاتھ سے ایک گھنٹہ پہلے وہ آئینہ اس کے تابوت میں رکھا ہے۔"

"اس صورت میں کیا تم مجھے اپنے ساتھ قبرستان چلنے کی اجازت دو گے۔" نک نے کہا۔

تدفین کے لئے جانے والے لوگ تین چھوٹی کشتیوں میں

سوار تھے۔ قبرستان سان مچل نامی جزیرے میں واقع تھا اور وہاں چرچ کے علاوہ کوئی اور بڑی یا نمایاں عمارت نظر نہیں آ رہی تھی۔ ملبازی کے خاندان میں کوئی موجود نہیں تھا۔ پہلی کشتی میں تابوت کے ساتھ پادری مالاموکو اور ان کے ساتھ کفن دفن کرنے والا اور اس کے مددگار سوار تھے۔ اُن کے پیچھے دوسری کشتی میں کچھ پڑوسی جا رہے تھے۔ نک نے ان کے درمیان سیلی گلبرٹ کو کھڑے دیکھا۔ اور اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس کشتی میں ولنسنٹ کراس بھی موجود تھا اگرچہ وہ سیلی کے ساتھ معلوم نہیں ہوتا تھا۔!

نک تیسری کشتی میں تھا اور جس وقت کشتی نے اسے چرچ کے سامنے ساحل پر اتارا، دوسرے لوگ اس سے کافی آگے جا چکے تھے۔ لیکن خود نک کی خواہش بھی یہی تھی۔ اس نے بڑی ہوشیاری سے خود کو جنازے کے جلوس سے الگ کر لیا اور تیز تیز قدموں سے اس پگڈنڈی پر چل دیا جو قبروں کے درمیان سے ہو کر آگے جا رہی تھی۔

جب ساری رسومات ختم ہونے کے بعد لوگ کشتیوں میں بیٹھ کر واپس چلے گئے اور کشتیاں نظروں سے اوجھل ہو گئیں تو نک اپنی پوشیدہ جگہ سے باہر نکلا اور اس مقام کی طرف بڑھا جہاں لمبازی کا تابوت اس کے آباؤ اجداد اور خاندان کے دوسرے مرحومین کے تابوتوں کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ اسے تابوت کا ڈھکنا کھول کر لاش کے اوپر رکھا ہوا آئینہ نکالنے میں چند منٹ سے زیادہ نہیں لگے۔

"اب تمہیں اپنی صورت دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔" نک نے لاش کو مخاطب کیا۔

تب اسی وقت اس نے اپنے پیچھے قدموں کی آواز سنی اور تیزی سے گھوما۔ "تم نے مجھے تابوت کھولنے کی زحمت سے بچا لیا۔" ونسنٹ کراس نے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ریوالور تھا جس کی نال نک کی جانب اٹھی ہوئی تھی۔

"تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے کوئی تعجب نہیں ہوا۔" نک بولا۔ "چند گھنٹے قبل میں [illegible] قتل کیا ہے۔"

"بہت دور کی کوڑی لائے ہو۔" کراس مسکرایا۔ "مگر تمہارا اندازہ درست ہے۔ لمبازی ایک بڑی رقم کے سودے کے درمیان کھڑا ہوا تھا۔ میں اس سے اپنے حصے کا طلبگار تھا۔ مگر وہ کسی کو حصہ دار بنانے پر تیار نہیں تھا۔"

"یہ دور کی کوڑی نہیں تھی۔" نک نے جواب دیا۔ "میں کچھ دیر کے لئے اس الجھن میں پھنس گیا تھا کہ قاتل لمبازی کے فلیٹ میں کس طرح داخل ہوا ہوگا اور باہر کس طرح نکلا ہوگا۔ مگر حقیقت یہ تھی کہ وہ تو شروع سے ہی وہاں موجود تھا، جب لمبازی نے مجھے فلیٹ میں آنے کی اجازت دی تو تم وہاں پہلے سے موجود تھے۔ اور تم اس وقت بھی وہیں تھے جب میں دوبارہ فلیٹ میں داخل ہوا اور مجھے اس کی لاش نظر آئی۔ لمبازی کے بقول وہ اس وقت اکیلا تھا مگر وہاں ایسے دو ثبوت موجود تھے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے

پہلا ثبوت قہوے کی وہ پیالیاں تھیں جو رہائشی کمرے میں رکھی تھیں۔ جن سے ظاہر تھا کہ قہوہ پینے والے ایک سے زیادہ تھے اور دوسرا ثبوت ایک اندازہ تھا۔ کیا لمبازی جیسا آدمی جو اپنے دروازے میں صرف قفل ہی نہیں بلکہ حفاظتی زنجیر لگانے کا عادی تھا اور جس نے اپنی کھڑکی کو آہنی شٹر سے بند کر رکھا تھا اور صرف مخصوص لوگوں کو اپنے فلیٹ میں داخل ہونے کی اجازت دیا کرتا تھا کیا تنہا ہونے کی صورت میں کچھ جیسے آدمی کو اندر آنے کی اجازت دیتا جبکہ اسے معلوم تھا کہ میں میلومین کی جانب سے آیا ہوں۔ یقیناً نہیں۔ لیکن اس نے مجھے اندر آنے دیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ فلیٹ میں کوئی اور بھی چھپا ہوا موجود ہے، جو کسی خطرے کی صورت میں اس کی مدد کر سکتا ہے۔"

"اور میں کہاں چھپا ہوا تھا۔" کراس نے پوچھا۔

"رہائشی کمرے کی جنوبی دیوار میں لگی ہوئی الماری میں۔" نک نے جواب دیا۔ "میں نے وہاں نہیں دیکھا تھا کیونکہ اس دیوار پر چھت سے فرش تک ایک بڑا تصویری قالین لٹکا ہوا تھا اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ اس قالین کے پیچھے کوئی الماری بھی موجود ہو سکتی ہے۔ لیکن جب میں مالاموکو کے فلیٹ میں گیا جو بالکل اسی طرح بنا ہوا تھا جس طرح لمبازی کا فلیٹ تھا تو میں نے وہاں جنوبی دیوار میں وہ بڑی الماری دیکھی جس میں ایک شخص بہ آسانی کھڑا ہو سکتا تھا۔ اور میں نے فوراً اندازہ کر لیا کہ تم کہاں پوشیدہ تھے۔ میرا خیال ہے کہ میرے جانے کے بعد جب تم الماری سے باہر آئے اور تم نے لمبازی کو کرسی پر سوئے ہوئے پایا تو اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔ تمہارا خیال تھا کہ قتل کا الزام مجھ پر آئے گا۔ پھر جب تم نے مجھے دوبارہ واپس آتے سنا تو تم پھر الماری میں چھپ گئے۔"

"تمہیں یقین ہے کہ وہ میں ہی تھا۔"

"ہاں۔ مالاموکو نے بتایا تھا کہ لمبازی تین آنے والوں کا منتظر تھا اور ان کے علاوہ کسی کو فلیٹ میں آنے کی اجازت نہیں دیتا اور وہ تین افراد ایک تم تھے۔ ایک میلومین اور ایک سیلی گلبرٹ۔ اور اگر اس تعداد میں مالاموکو کو بھی شامل کر لیں تو مشتبہ افراد کی تعداد چار ہوتی ہے۔ سیلی کو [illegible] الگ کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ خود مجھے وہاں چھوڑ کر گئی تھی جبکہ قاتل مجھ سے پہلے [illegible] اور فلیٹ میں پوشیدہ تھا۔ ویسے سردست ہم اسے مشتبہ افراد کی فہرست میں شامل رکھتے ہیں۔

پھر جس وقت قاتل نے لمبازی کا گلا کاٹا تو اس کے ہاتھوں اور شاید آستین پر بھی خون لگ گیا جسے اس نے کچن کے نلکے سے دھو دیا لیکن مجھے کچن میں لگی ہوئی دونوں ٹونٹیوں پر خون لگا ہوا دکھائی دیا۔ آخر قاتل نے گرم اور ٹھنڈے پانی کی دونوں ٹونٹیاں استعمال کیوں کیں جبکہ وہ ٹھنڈے پانی کی ٹونٹی سے بھی کام چلا سکتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اٹلی میں گرم اور ٹھنڈے پانی کی ٹونٹی پر سی اور ایف لکھا ہوتا ہے جبکہ امریکہ میں ٹھنڈے پانی کے لئے سی اور گرم پانی کے لئے ایچ کا حرف لکھا جاتا ہے۔ یہاں سی کا مطلب گرم پانی ہوتا ہے نا کہ ٹھنڈا۔ اگر قاتل مالاموکو ہوتا تو اسے یہ بات معلوم ہوتی۔ اسی طرح میلومین کو بھی اس کا علم ہونا لازمی تھا کیونکہ وہ بار بار اٹلی آ چکا تھا۔ اسی طرح سیلی بھی اس راز سے واقف ہوگی کیونکہ وہ خود یہاں رہتی ہے اور اس طرح صرف ایک شخص ایسا رہ جاتا ہے جسے یہ بات معلوم ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا اور وہ تم تھے جو پہلی مرتبہ امریکہ سے اٹلی آئے تھے۔"

"ٹھیک کہتے ہو۔" کراس نے ریوالور کی نال کچھ اونچی کی۔ "اب مہربانی کر کے آئینے کو احتیاط سے زمین پر رکھ دو اور خود اس سے الگ ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ۔"

"لیکن میں یہ معلوم نہیں کر سکا کہ آخر تم نے لمبازی کو قتل کیوں کیا، یا تم یہ آئینہ کیوں حاصل کرنا چاہتے ہو۔ ظاہر ہے کہ تمہیں تو دوسری متبادل دنیا کی خرافات پر یقین نہیں ہو سکتا۔" نک نے اطمینان سے اپنی بات جاری رکھی۔

"میں دولت پر یقین رکھتا ہوں۔" کراس نے جواب دیا۔ "لمبازی سیلی کی معرفت حاصل ہونے والے دولتمند سیاحوں کے ناموں کو اپنے تصویری قالین فروخت کرنے میں استعمال نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ وہ ہوٹلوں میں ان کے کمروں میں چوریاں کراتا تھا۔ سیلی سے نام حاصل کرنے کے بعد وہ یہ نام... نوجوان چوروں کے ایک گروہ کو بتا دیا کرتا تھا۔ وہ گروہ چوریاں کرتا تھا اور لمبازی چوری شدہ مال کو ٹھکانے لگانے کا کام کرتا تھا۔ سیلی کو یہ بات معلوم تھی مگر وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ نہ اس کے خلاف کوئی اقدام کر سکتی تھی اور نہ لمبازی کو نام فراہم کرنے سے انکار کر سکتی تھی۔"

نک ویلوٹ کو یاد آیا کہ مالاموکو نے کچھ نوجوان ملاقاتیوں کا ذکر کیا تھا جو شام کے وقت لمبازی سے ملنے آیا کرتے تھے۔ پھر اسے سیلی کی تنبیہ بھی یاد آئی جو اس نے نک کو ہوشیار کرنے کے لئے کی تھی۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ باتیں تمہیں سیلی نے بتائی ہیں۔ اس نے کراس سے کہا۔ "مگر اس نے تمہیں آئینے کے بارے میں کیا بتایا تھا۔"

"جب میلومین آئینے کو ایک دوسری دنیا کی کھڑکی خیال کرنے لگا تو لمبازی نے سوچا کہ یہ ایک بڑی دلچسپ بات ہوگی اگر وہ آئینہ کو اپنا ریکارڈ چھپانے کے لئے استعمال کرے۔ مثلاً اس گروہ میں شامل لوگوں کے نام۔ انھوں نے کتنی چوریاں کیں۔ کتنا مال ہاتھ آیا اور اسے کہاں ٹھکانے لگایا گیا وغیرہ وغیرہ۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے آئینے کو اپنے ساتھ تابوت میں بند کرنے کی وصیت کی تھی۔ یہ تمام ریکارڈ آئینے کی پشت پر لگے ہوئے کاغذ کے نیچے محفوظ ہے اور اگر مجھے یہ تمام معلومات حاصل ہو جائیں تو آئندہ میں لمبازی کی جگہ لے سکتا ہوں۔"

"یہ بات تھی تو تم نے اسے قتل کرنے کے بعد آئینے سے یہ ریکارڈ کیوں نہیں نکال لیا۔"

"میں وہیں نکال لیتا مگر تم نے دوبارہ واپس آ کر گڑبڑ کر دی۔" کراس نے جواب دیا۔ "اور جب تم رخصت ہوئے تو مجھے یہ خوف ہو گیا کہ اب پولیس کسی بھی لمحہ وہاں پہنچ سکتی ہے۔"

نک کے پیچھے ہٹنے کے بعد کراس نے آئینہ اٹھا کر اس کے پیچھے لگا ہوا کاغذ پھاڑ دیا اور اس کے اندر رکھے ہوئے کاغذ کے صفحات نکال رہا تھا کہ اچانک ایک مانوس آواز سنائی دی۔

"میرا آئینہ۔ تم اس کا کیا کر رہے ہو۔؟"

اور اس کے ساتھ ہی میلومین ہاتھ میں ریوالور لئے ایک تابوت کے پیچھے سے نمودار ہوا۔ کراس تیزی سے گھوما اور اس نے ٹرائیگر دبا دیا۔ لیکن اسی لمحہ میلومین بھی فائر کر چکا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کی گولیوں کا شکار ہو کر نیچے گر پڑے۔ نک نے قریب جا کر دیکھا۔ وہ دونوں مر چکے تھے۔

اس نے ریکارڈ کے کاغذات وہیں چھوڑے تاکہ پولیس ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ لیکن میلومین کے بٹوے سے اپنی فیس کی رقم نکال لی (کچھ رقم وہ پہلے ہی بطور ایڈوانس لے چکا تھا) اس کا خیال تھا کہ وہ اپنی فیس کا حقدار ہو چکا ہے۔ اس کے بعد وہ تیزی سے باہر نکلا تاکہ واپس جانے کے لئے اگلی موٹر لانچ پکڑ سکے۔ وینس سے واپس جانے سے پہلے وہ ایک مرتبہ سیلی گلبرٹ سے بھی ملاقات کرنا چاہتا تھا۔



کیا آپ جانتے ہیں کہ مٹاپا عمر کم کر دیتا ہے؟

آپ چاہتے ہیں کہ آپ ایک سڈول اور صحت مند جسم کے مالک ہوں؟

ان خواتین کیلئے بھی جو ایک شاداب اور متناسب جسم چاہتی ہیں!

ہزاروں ماہرین طب کی آراء کی روشنی میں مرتب کردہ کتاب

موٹاپا — چند حقائق

لوگ موٹے کیوں ہو جاتے ہیں

رقیق اشیاء اور موٹاپا

خوراک اور موٹاپا

تطہیری پروگرام

مضر اشیاء

گیارہ اہم ورزشیں

اور وہ سب کچھ جس پر عمل کر کے سڈول اور صحت مند جسم کا حصول ممکن ہے

تو کتاب مٹاپا اور اس کا سدباب کا مطالعہ کریں

قیمت ۱/ روپے

ڈاک خرچ ۱/ روپے

مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی ۱

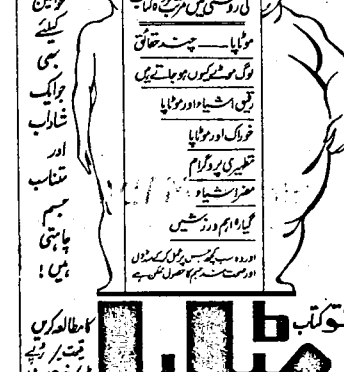

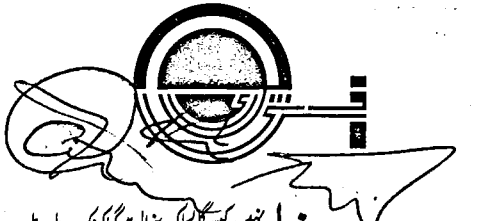

فنا

نہیں کیسے گلوریا کو یہ خیال ہو گیا کہ نک ویلوٹ دراصل امریکی حکومت کا خفیہ ایجنٹ ہے اور اپنی اس حیثیت کو چھپانے کے لیے کچھ غیر واضح سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے۔ یہ یقین ہوتے ہی گلوریا نے اس سے پوچھ گچھ کا سلسلہ بالکل ختم کر دیا۔ بلکہ جب بھی نک کو کہیں جانا ہوتا وہ بڑے شوق سے اس کا سوٹ کیس پیک کر دیتی۔

"کینیڈا میں تمھیں گرم کپڑوں کی ضرورت پڑے گی نک۔" گلوریا نے ایک موٹا سا سوٹر سوٹ کیس میں رکھتے ہوئے کہا۔

"ارے! یہ کیا رکھ رہی ہو؟ آدھا سوٹ کیس تو اسی سے بھر گیا۔" نک نے احتجاج کیا۔

"تو وہاں سردی میں ٹھٹھرنے کا ارادہ ہے کیا؟"

"سردی تو یہاں بھی موجود ہے۔" نک نے کھڑکی سے باہر برف سے ڈھکے ہوئے میدان کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"ذکی! تم کتنے دن کے لیے جا رہے ہو؟"

اس نے شانے اچکائے اور بولا۔ "زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے لیے۔" اس نے سوٹ کیس بند کر کے تالا لگا دیا اور گلوریا کو الوداعی پیار کرتے ہوئے کہنے ہی والا تھا۔ "یوں سمجھ لو کہ ایک پہاڑی سے برف چرانے میں جتنے دن لگیں گے بس اتنے دن میں وہاں رہوں گا پھر چلا آؤں گا۔" مگر پھر اس نے خود کو روک لیا۔ یقیناً گلوریا بے چاری خاک بھی نہ سمجھ سکے گی۔

ASIF KAMALVI

پال گیسپر جس نے نک ویلوٹ کو مانٹریال کے شمالی علاقے میں آنے کی دعوت دی تھی ایک خاصا وجیہہ نوجوان تھا۔ وہ نک سے پہاڑیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ "یہ ہے میرا مسئلہ، برف کی کمی۔" سامنے لارنیشین کی پہاڑیوں پر برائے نام برف جمی نظر آ رہی تھی۔

گیسپر ایک خوش شکل اور دلچسپ نوجوان معلوم ہوتا تھا اور وہ نک کو اس کا بیس ہزار ڈالر معاوضہ اسی وقت دینے کو تیار تھا۔ وہ فوراً ہی دوست بن گیا۔ "تمھیں اپنے اسکائی (برف میں پھسلنے کا کھیل) کے میدان کے لیے برف چاہیے نا؟"

"ہاں! اس بار یہاں سردی کا موسم بڑا واہیات رہا ہے۔ دسمبر کم برفباری میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ اب جنوری کے صرف تین ہفتے رہ گئے ہیں، اگر یہ میرے ہاتھ سے نکل گئے تو میرے کیے کرائے کا بیڑا غرق ہو جائے گا۔"

"تمھارے پاس برف تیار کرنے کے آلات نہیں ہیں؟"

"مجھے کبھی ان کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ ہاں اگر اس سال میرا کاروبار تباہ ہونے سے بچ گیا تو میں اگلے سال یہ آلات خرید لوں گا۔"

نک نے ایک نظر سامنے برف سے محروم پہاڑیوں کی طرف دیکھا اور بولا۔ "تو تمھیں اتنی برف کی ضرورت ہے جو ان تمام ڈھلانوں کو ڈھانک دے — مگر اتنی برف ملے گی کہاں سے؟"

"ایڈمرل لیگ کے گھر سے۔ وہ یہاں سے دو میل دور رہتے ہیں۔ اس کے مکان سے ملحقہ پہاڑی پر برف ہی برف ہے۔ وہ حصہ سورج کی تمازت سے محفوظ رہتا ہے اس لیے وہاں برف دیر تک جمی رہتی ہے۔"

"عجیب و غریب کام ہے۔" نک بڑبڑایا۔ "یہ تو صحیح ہے کہ ایڈمرل لیگ کے لیے یہ برف بیکار ہے مگر تمھارے لیے تو قیمتی ہے۔"

"اگر مجھے برف نہیں ملی تو میں بالکل دیوالیہ ہو جاؤں گا۔ اسی لیے میں نے بیس ہزار ڈالر داؤ پر لگا دیے ہیں۔"

"بلاشبہ یہ میرے لیے ایک چیلنج ہے۔" نک نے اعتراف کیا۔

"یہ خیال مجھے اخبار میں ایک خبر کو پڑھ کر آیا تھا۔ سوئٹزرلینڈ میں چند میرے جیسے اسکائی میدان کے سرپھرے مالک ایک دوسرے کی برف چراتے ہیں۔ چنانچہ جن کے پاس برف ہوتی ہے وہ رات کو چوکیدار مقرر کر لیتے ہیں۔ جب میں نے یہ خبر پڑھی اور پھر تمھارا خیال ذہن میں آیا کہ تم ایسی چیز میں چراتے ہو جن کی کوئی قیمت نہیں ہوتی تو میں نے تمھیں فون کر دیا۔"

"مگر ان ڈھلانوں پر پھیلانے کے لیے تو سو ٹرک برف درکار ہو گی تاکہ اس پر اسکائنگ کی جا سکے۔"

"سو نہیں دو سو ٹرک کہو۔" گیسپر نے تصحیح کی۔ "پہاڑی کے دوسری طرف ایک ڈھلان ہے جس کے نیچے ایک سڑک ہے اگر تم وہاں تک پہنچا دو تو میں اسے اپنے بل ڈوزر سے یہاں تک لے آؤں گا۔"

"یہ برف تو ایڈمرل لیگ کی ملکیت ہو گی؟"

"ہاں، اس کے علاوہ برف کہیں اور ہے بھی نہیں۔"

"اچھا میری بات سنو۔" نک نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔ "یہ برف ایڈمرل کے لیے بے کار ہے مگر تمھارے لیے اس کی بہت اہمیت ہے تو تم جا کر ایڈمرل سے سودا کیوں نہیں کر لیتے۔ مجھے یقین ہے کہ بیس ہزار ڈالر سے کہیں کم میں سودا ہو جائے گا۔"

گیسپر نے مایوسی سے سر ہلا دیا۔ "تم ایڈمرل سے واقف نہیں ہوا بھی۔ میں کہہ تو رہا ہوں کہ تمھیں اس کے لیے اتنی محنت کرنا پڑے گی کہ تم بیس ہزار ڈالر کے جائز حقدار ثابت ہو جاؤ گے۔"

"کیا بڈھا کچھ نک چڑھا ہے؟"

"نہیں تو — مگر پینتالیس منٹ سے پہلے کافی عرصہ اس نے مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید میں گزارا ہے۔ اس کے پاس حنوط شدہ سروں کا خاصا ذخیرہ ہے اور لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ ان سے باتیں کرتا رہتا ہے۔"

"ہوں! اب سمجھا مگر سچ سچ بتاؤ کہ تم وہاں کیوں نہیں جانا چاہتے؟"

پال گیسپر مسکرا دیا۔ "تو تم انسانی نفسیات کے بھی ماہر ہو نک۔ بہت خوب۔ بات دراصل یہ ہے کہ ایڈمرل کی بیٹی میری دوست ہے۔"

"یہ تو مجھے خود ہی اندازہ لگا لینا چاہیے تھا۔ خیر.... تو مجھے جن کے قبضے سے اس پری کو بھی آزاد کرانا ہے کیا؟"

"نہیں بھئی۔" اس کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔ "تم مجھے برف لا دو، لڑکی کو تو میں خود ہی لے آؤں گا۔"

ASIF KAMALVI

پہلی دوپہر نک ویلوٹ نے ایڈمرل کے گھر اور اس کے آس پاس کے علاقے کا جائزہ لیتے ہوئے گزار دی۔ یہ سوئس طرز کا تین منزلہ مکان تھا۔ نک کا جی چاہ رہا تھا کہ اسے اندر سے بھی دیکھے۔

مکان کے سامنے ایک لمبا سا احاطہ تھا جو سڑک سے مل گیا تھا۔ یہ احاطہ کوئی دو سو فٹ لمبا تھا۔ احاطے کے درمیان میں مکان سے نزدیک ایک توپ لگی ہوئی تھی جو یقیناً کسی جہاز سے لا کر لگائی گئی ہو گی۔ توپ کے قریب ایک سٹول لگا ہوا تھا جس پر چھوٹے چھوٹے نیزوں کے بیشمار جھنڈے لگے ہوئے تھے۔ ان جھنڈوں سے نک نے یہ اندازہ لگایا کہ لیگ نے جنگ کے دوران برطانوی بحریہ کیلیے خدمات انجام دی ہوں گی۔

سڑک کے پار مکان کے بالکل مقابل ایک چھوٹی سی پہاڑی تھی جو برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔ نک نے کچھ دیر اس پہاڑی کا جائزہ لیا اور پھر مانٹریال چلا گیا۔ جب وہ اگلے روز دوپہر کو واپس آیا تو اس کی مطلوبہ شے اس کے پاس تھی۔

کار سے اتر کر وہ احاطے میں چلا آیا اور برج پر لگی توپ کے چاروں طرف گھوم پھر کر اسے دیکھنے لگا۔ اسی لمحے ایک عورت مکان کے اندر سے نکلی۔ اس کی عمر پینتیس سال کے لگ بھگ ہو گی۔ وہ ٹینس کا لباس پہنے تھی جس سے اس کے متناسب جسمانی خطوط صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"کیسے کیا بات ہے؟" اس نے قریب آ کر پوچھا۔ وہ برطانوی انداز کی انگریزی بول رہی تھی مگر نک نے محسوس کیا کہ اس کے لہجے میں بے حد ہلکا سا فرانسیسی رنگ بھی جھلکتا ہے۔

"کچھ نہیں۔ ذرا سیر کر رہا ہوں۔ اس علاقے میں اتنی برف کہیں اور نظر نہیں آتی۔"

وہ بڑے خوبصورت انداز میں مسکرائی۔ "اس بار سردی کچھ کم پڑی ہے مگر میں یہ بتا دوں کہ یہ پرائیویٹ پراپرٹی ہے۔"

"اوہ! آپ کا مکان تو بہت شاندار ہے۔"

"یہ میرے ڈیڈی کا بنوایا ہوا ہے۔"

نک نے ایک نظر اس کی برہنہ پنڈلیوں پر ڈالتے ہوئے کہا۔ "اتنی سردی میں آپ ٹینس کھیلیں گی؟"

"ٹینس کورٹ چاروں طرف سے بند ہے — لیکن آپ ابھی تک یہاں کھڑے ہیں۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ یہ پبلک سیر گاہ نہیں ہے۔"

ایک فربہ شخص سوئٹر اور ٹینس کا مخصوص لباس پہنے اندر سے نکلا۔ وہ اپنے ہاتھ میں ریکٹ گھماتا ہوا اس طرف آ رہا تھا۔ اس کی پنڈلیاں اور بازو بالوں سے بھرے ہوئے تھے۔

"کیا یہ شخص تمھیں پریشان کر رہا ہے مارشا؟"

"نہیں تو..." مارشا نے بدستور نک پر نظریں جمائے ہوئے کہا۔ "یہ تو برف دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا ہے بے چارا۔"

"بات صرف اتنی نہیں ہے۔" نک نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے آپ کے ڈیڈی سے بزنس کی بات کرنی ہے ذرا مجھے ان کے پاس لے چلیے۔"

مارشا لیگ اور اس کے ٹینس کے ساتھی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ "ڈیڈی کسی سے ملنا پسند نہیں کرتے۔" مارشا نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو ذرا میرا پیغام ان تک پہنچا دیجیے۔"

"کیسا پیغام؟" مرد نے پوچھا۔

"ان سے کہیے گا کہ میں ایک چینی سر کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔"

مارشا کا چہرہ پیلا پڑ گیا۔ "جاؤ کہہ دو۔" مارشا نے مرد سے کہا اور وہ بغیر ایک لفظ کہے واپس چلا گیا۔

"یہ آپ کا ملازم ہے؟" نک نے پوچھا۔

"کون؟ ہیری پائین — یہ ڈیڈی کا سیکریٹری ہے اور

میرا ٹینس کا پارٹنر۔ مگر ہاں یہ چینی کے سر کا کیا قصہ ہے؟"

"یہ کوئی نوادرات میں سے ہے۔ مانٹریال کے ایک ڈیلر نے مجھے بتایا تھا کہ ایڈمرل لیگ کو ایسی اشیاء کا بے حد شوق ہے۔"

یہ سنتے ہی مارشا نے اسے اشارہ کیا۔ "میرے ساتھ آجائیے۔" اور مکان کی طرف چل دی۔ شاید اسے باپ کی منظوری کے انتظار کی ضرورت نہیں رہی تھی۔

وہ دونوں ٹینس کورٹ سے گزرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے۔ ہال کے پاس دو لینڈیں پڑی تھیں جو اس امر کا ثبوت تھیں کہ کچھ دیر پہلے یہاں کھیل ہو رہا تھا۔ باہر سے مکان جتنا شاندار نظر آتا تھا اندر سے اسے دیکھ کر اتنی ہی مایوسی ہوتی تھی۔ مکان میں قیمتی نوادرات اور آرائشی اشیاء بھری پڑی تھیں مگر انھیں اس طرح رکھا گیا تھا جیسے یہ کوئی نیلام گھر ہو۔ اس سے مکینوں کی بدذوقی کا اظہار ہوتا تھا۔

"ڈیڈی نے اپنی ملازمت کے دوران قسم قسم کی اشیاء اکٹھی کی ہیں۔" مارشا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یقیناً۔ یقیناً۔"

"مگر انھیں کسی چینی آدمی کے سر کی ضرورت نہیں پڑی اور نہ آیندہ پڑے گی۔" اس نے سرگوشیوں میں کہا۔ شاید اسے ڈر تھا کہ کہیں اس کے باپ کے کانوں تک یہ آواز نہ پہنچ جائے۔

لیکن اس نے شاید سن ہی لیا، ایک دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا بوڑھا شخص نیوی کے یونیفارم کی جیکٹ پہنے باہر نکلا۔ ہیری پائین بھی اس کے پیچھے تھا۔ اب اس کے ہاتھ میں ریکٹ نہیں تھا۔

"خوب! خوب! میں ہی ایڈمرل لیگ ہوں۔ آپ مجھ سے ملنا چاہتے تھے؟"

"جی ہاں! نک ویلوٹ میرا نام ہے۔" نک نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا جسے ایڈمرل نے فوراً اپنے سرد ہاتھ میں دبا لیا۔ "آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔"

"یہ میری بیٹی مارشا ہے اور یہ میرے سیکریٹری اور ساتھی ہیں ہیری پائین۔"

"جی ہاں! میں ان دونوں سے مل چکا ہوں۔"

ایڈمرل لیگ ایک سبز رنگ کی پرانی سی کرسی پر بیٹھ گیا جو یقیناً اس کی محبوب کرسی معلوم ہوتی تھی۔ ہیری پائین ایک اسٹول پر ٹک گیا اور بوڑھا ایڈمرل بولا۔ "ہاں جناب! اب بتائیے کون سا سر ہے آپ کے پاس؟"

مارشا اور پائین کے پریشان چہروں کو نظر انداز کرتے ہوئے ویلوٹ نے کہا۔ "چند سال پہلے میں مشرق کی طرف گیا تھا۔ وہاں سے مجھے چین کے ایک دانشور کا حنوط شدہ سر ملا جسے بغاوت کے زمانے میں قتل کر دیا گیا تھا۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ یہ سر کبھی کبھار پیش گوئیاں بھی کرتا ہے۔ گو مجھے اس پر یقین نہیں ہے۔"

ایڈمرل لیگ نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ "اس امکان کو یکدم مسترد نہ کریں جناب۔ کئی قدیم روایتوں میں سروں کے بولنے کا ذکر موجود ہے۔ لیبیاس کے بارے میں جو پیش گوئی کی گئی تھی وہ بھی کسی حنوط شدہ سر کی تھی اور اس مشہور طبیب دیلیان کا سر بھی موت کے بعد کافی عرصے تک زندہ رہا تھا۔ انقلاب فرانس سے ذرا پہلے ایک فرانسیسی شخص مائیکل نے بولتے ہوئے سروں کا مجموعہ فرینچ اکیڈمی برائے سائنس کو پیش کیا تھا۔"

"ان سروں میں تو میکانی آلات لگا دیے جاتے ہیں۔" نک نے منہ چڑھا کر کہا۔

"ہاں! مگر آپ کے پاس تو کسی چینی کا سر ہے۔ وہ تو سنا ہے واقعی حنوط شدہ سر ہوتے ہیں۔"

"جی ہاں!"

"تو ذرا مجھے دکھائیے۔ آپ کے پاس اس وقت وہ سر ہے نا؟"

"ضرور دکھاؤں گا مگر اس کے بدلے آپ مجھے کیا دکھائیں گے؟"

"کیا مجھے بھی کچھ دکھانا پڑے گا؟"

"کمال کرتے ہیں آپ بھی۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ بولتے ہوئے سر جہاں بھی پیش کیے جاتے ہیں وہاں اپنے اپنے ذخیرے کا مظاہرہ دونوں جانب سے ہوتا ہے۔ یہ بہت قدیم روایت ہے۔"

"آپ خاصے پڑھے لکھے معلوم ہوتے ہیں جناب!"

نک تیار ہو کر آیا تھا اور یوں بھی اس کے ذہن میں اس قسم کی معلومات کا ایک خزانہ جمع تھا۔ "پہلے مجھے اپنا ذخیرہ دکھائیے۔ یوں بھی مجھے آپ کا پتا ایک ڈیلر نے دیا تھا۔ میں اس کی بات پر کیسے اعتبار کر سکتا ہوں، جب تک اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لوں۔"

ایڈمرل اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ "بہت اچھا جناب! آئیے میں آپ کو دکھاتا ہوں۔"

نک اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے پوچھنے لگا۔ "باہر ایک زبردست بحری توپ لگی ہوئی ہے، کیا وہ فائر بھی کرتی ہے؟"

"کیوں نہیں۔ یہ تین انچ دھانے کی توپ ہے۔ ایک تباہ کن جہاز پر لگی ہوئی تھی۔ اس سے بحری جہازوں پر بھی نشانہ لگایا جا سکتا تھا اور بطور اینٹی ایئر کرافٹ بھی استعمال کیا جا سکتا تھا۔ میرے پاس اس کے گولے بھی ہیں۔"

"اس توپ کی موجودگی سے خطرہ تو نہیں ہے؟"

"نہیں۔ کم از کم ہمارے گھر کو تو نہیں ہے۔ کیونکہ اسے ہمارے گھر کی طرف نہیں گھمایا جا سکتا۔ یہ سڑک کے پار پہاڑی پر نشانہ لگا سکتی ہے۔ دو سال پہلے ایک رات میں نے اسے چلایا تو قصبے کی پولیس مجھ پر چڑھ دوڑی لیکن ظاہر ہے یہ پہاڑی بھی میری ملکیت ہے لہٰذا انھوں نے بس قصبے کا سکون درہم برہم کرنے کے جرم میں جرمانہ عاید کر دیا۔"

"اچھا!" نک نے کہا۔

اسی لمحے ایک لڑکی بھاگتی ہوئی زینے سے نیچے اتری۔ وہ جینز اور شرٹ پہنے تھی۔ وہ تیزی سے باہر جا رہی تھی کہ مارشا نے اسے آواز دی۔ "میریلین! دیکھتی نہیں مہمان آئے ہوئے ہیں۔ بھاگی چلی جا رہی ہو۔"

میریلین نے رک کر پیشانی سے بالوں کو ہٹایا۔ نک کے اندازے کے مطابق اس کی عمر اٹھارہ سال رہی ہوگی۔ یقیناً وہ اپنی بڑی بہن کے لیے ان دنوں مسئلہ بنی ہوئی ہوگی۔

"میرا نام میریلین ہے۔" وہ بولی اور ہاتھ مصافحے کے لیے آگے بڑھا دیا۔

"میرا نام نک ہے۔ تم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔"

"کہاں جا رہی ہو تم؟" مارشا نے سختی سے سوال کیا۔

"یونہی ذرا باہر گھومنے۔ اتنا پیارا موسم ہے نا!"

"بہت اچھا، مگر زیادہ دور نہیں جانا۔ کھانے پر واپس آجانا۔ کیا سمجھی؟"

نک نے کم سن لڑکی کو دروازے کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔ "تمھیں اپنی بہن کے لیے ماں کا کردار ادا کرنا پڑتا ہوگا۔" نک نے مارشا سے کہا۔

"جی ہاں! کیا کروں....."

ایڈمرل لیگ نے جیسے خفگی سے کہا۔ "میریلین نے آنے میں بہت دیر کر دی۔ اس کی پیدائش کے دوران میری بیوی کا انتقال ہو گیا۔"

"اور تب ہی سے ڈیڈی نے ان بولتے ہوئے سروں کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔" مارشا نے وضاحت کی۔

ایڈمرل اب زینے پر چڑھ رہا تھا۔ اس کے انداز میں بلا کی پھرتی تھی۔ تیسری منزل پر ایک مقفل کمرے کے سامنے پہنچ کر وہ یوں رک گیا جیسے کوئی سائنسداں، کائنات کے راز کو سب کے سامنے فاش کرنے والا ہو۔

"ہوشیار!" اس نے دروازہ کھولتے ہوئے اعلان کیا۔ "میرے بولتے ہوئے سر ظاہر ہوتے ہیں۔"

اس چھوٹے سے کمرے میں تین اطراف میں الماریاں بنی ہوئی تھیں، جن میں بہت سارے حنوط شدہ سر رکھے ہوئے تھے۔ یہ سر مختلف سائز اور مختلف بناوٹ کے تھے۔ کچھ تو ایمیزون کے جنگلوں کے وحشی قبیلے کے مخصوص سکھائے ہوئے سر تھے جو سکھانے کے عمل کے دوران بے حد چھوٹے کر دیے جاتے ہیں اور کچھ عام سائز کے تھے۔ زیادہ تر چہرے مشرقی تھے۔ زیادہ سر مردانہ تھے۔ البتہ کچھ نسوانی بھی نظر آ رہے تھے۔

"کچھ سر تو جنگل [illegible] ہیں۔" ایڈمرل نے وضاحت کی۔ "لیکن زیادہ تر سر میں [illegible] مشرق وسطیٰ میں اپنی ملازمت کے دوران حاصل کیے ہیں۔ عرب ممالک میں اب بھی زیادہ تر گردن زدنی کا رواج ہے۔" وہ ایک سر کے پاس رک گیا جس کی جلد کی رنگت اوروں کے مقابلے میں اجلی تھی۔

"یہ سر فرانس میں گلوٹین سے کاٹ دیا گیا تھا۔"

"بہت عمدہ!" نک نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

"مجھے تو بڑی کراہیت آتی ہے۔" مارشا نے دروازے سے کہا۔ "اور پھر یہ سر باتیں بھی نہیں کرتے۔ ڈیڈی کو خیال میں ان کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔"

ایڈمرل نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے نک سے پوچھا۔ "اچھا! اب اپنا سر لائیے جناب!"

"وہ میری کار میں پڑا ہے، ابھی لاتا ہوں۔"

نک نیچے اتر کر باہر آ گیا۔ سورج اس کے سامنے چمک رہا تھا۔ میریلین کا دور دور تک پتا نہ تھا۔ نک حیران ہو کر سوچنے لگا کہ کیا اس کے پاس اپنی کار ہے جو وہ فوراً یہاں سے اوجھل ہو گئی۔

نک نے کرائے پر لی ہوئی گاڑی کی ڈکی سے چمڑے کا ایک ڈبا نکالا۔ نک نے یہ ڈبا مانٹریال سے لیا تھا۔

جب وہ واپس آیا تو ہیری پائین دروازے پر کھڑا تھا۔ "مسٹر لیگ کو ہم نے بڑی مشکل سے کنٹرول کیا تھا اور اب تم یہ سر لے کر آ پہنچے!"

"کیا مطلب؟" نک مسکرا دیا۔ "مجھے یہ سب کیا معلوم۔ میں تو آج پہلی بار یہاں آیا ہوں۔"

ایڈمرل لیگ نیچے نشست گاہ میں آ چکا تھا۔ مارشا چائے بنانے لگی اور ایڈمرل، نک کو ڈبا کھولتے دیکھتا رہا۔ نک نے ڈبا کھول کر چینی سر نکالا، جس میں چینیوں کی مخصوص چٹیا بھی لٹک رہی تھی۔ ایڈمرل ٹک ٹک اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے چشمہ لگا کر سر کو غور سے دیکھا لیکن جب اس نے ہاتھ بڑھا کر سر کو چھونا چاہا تو نک نے فوراً اسے پیچھے ہٹا لیا۔

"نہیں پلیز، اسے ہاتھ نہ لگائیے۔ یہ بہت نازک ہے۔"

"کیا یہ واقعی کسی دانشور کا ہے؟" ایڈمرل لیگ کی مارے اضطراب کے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔ "کیا یہ باتیں کرتا ہے؟"

نک کچھ ہچکچایا۔ "ہاں! اس نے مجھ سے باتیں کی ہیں مگر ذرا معتدل موسم میں۔ غالباً یہ دانشور جنوبی چین کا باشندہ تھا، یہاں برفباری کبھی ہوئی بھی نہ ہوگی۔"

"برفباری؟" بوڑھے ایڈمرل کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔

"جی ہاں! کھڑکی سے باہر برف پوش پہاڑی نظر آرہی ہے نا! مجھے یقین ہے کہ جب نک یہ برف پگھل نہیں جائے گی، اس وقت تک یہ سربات نہیں کرے گا۔"

"برف کے پگھلنے میں تو ایک مہینہ لگ جائے گا۔ دراصل اس پہاڑی پر سورج کی تمازت پہنچ ہی نہیں پاتی۔"

نک نے مایوس ہو کر شانے ہلائے۔ "تو پھر میں ایک ماہ بعد آپ کے پاس آؤں گا۔"

لیکن ایڈمرل لیگ تو انکار سننا جانتا ہی نہیں تھا۔ "مجھے اس سے غرض نہیں کہ یہ بولتا ہے یا نہیں، میں تو اسے لیکر رہوں گا۔ آپ اسے فروخت کریں گے؟"

"اس کے لیے شرط یہ ہے کہ یہ سر مجھے خود اس امر کی اجازت دے۔"

"لیکن یہ سر تو موسم بہار تک خاموش رہے گا۔"

"جی ہاں!" نک نے اپنے لہجے میں اُداسی پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کی۔

"اچھا! تو پھر میں کوئی ترکیب سوچتا ہوں۔" ایڈمرل نے کہا۔ "آپ یہیں ٹھہریں، رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھائیں، جب تک کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔"

نک نے مارشا اور میری پائین کی طرف دیکھا۔ ان کے چہروں پر پریشانی کے آثار تھے۔ یا یہ خوف کا تاثر تھا؟ نک نے ٹھہرنے کا فیصلہ کرلیا۔

اس گھر میں جو کچھ ہو رہا تھا وہ باہر پڑی برف سے زیادہ پُراسرار تھا۔

*

نک نے اندر آتے وقت باہر ٹیلی فون رکھا دیکھا تھا۔ اسے پال گیسپر کو فون کرنے کا فیصلہ کرلینا چاہیے تھا۔ ممکن ہے کوئی ایکسٹینشن سے ان کی گفتگو سن لے — لیکن اس کا خیال تھا کہ اس وقت وہ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔

"پال! میں نک ویلوٹ بول رہا ہوں۔"

"تم کہاں ہو؟"

"اسی مکان میں — سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔"

"ویلوٹ میں کب ہوگی ہے؟"

"بہت جلد۔ میں لڑکی سے ملا تھا۔ اب مجھے تمہاری دلچسپی کی وجہ سمجھ میں آگئی۔"

"ویلوٹ میں...؟"

"میں بند کر رہا ہوں۔" نک نے دروازہ کھلنے کی آواز سن کر جلدی سے فون رکھ دیا اور مڑ کر دیکھا تو میری پائین اسی کی طرف آرہا تھا۔

"میں تمہیں تلاش کر رہا تھا ویلوٹ۔"

"میں تو یہیں ہوں۔" نک نے مسکرا کر کہا۔

پائین نے جیب سے ہاتھ باہر نکال لیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ریوالور چمک رہا تھا جس کی نال نک کے پیٹ کی جانب تھی۔ "مگر ہم تمہیں یہاں نہیں دیکھنا چاہتے۔ تم فوراً اپنا سر اٹھاؤ اور یہاں سے دفعان ہو جاؤ۔ سمجھ گئے ہو؟"

"نہیں.... میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔"

پائین نے ایک گہری سانس لے کر ریوالور ذرا سا اوپر اٹھایا۔ "تم مجھے کوئی عیار آدمی معلوم ہوتے ہو۔ تم ایڈمرل کو لوٹنے کی نیت سے آئے ہوگے — مگر ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے۔"

"یقین کرو میں...."

لیکن میری پائین اب زیادہ انتظار نہیں کرسکتا تھا۔ اس نے ریوالور کا دستہ تھما کر نک کے سر پر دے مارا۔ اگلے ہی لمحے وہ دونوں نیچے پڑے تھے۔ نک اس طاقتور شخص کی گرفت کے آگے خود کو لاچار محسوس کر رہا تھا مگر اب وہ پھنس چکا تھا۔ پائین اس کے اوپر سوار تھا اور ریوالور اٹھا کر اس کے سر پر مارنے والا تھا کہ بیرونی دروازے سے ایک آواز ابھری۔

"کیا ہو رہا ہے؟ میں بھی آجاؤں؟"

یہ میریلین لیگ تھی۔ وہ اب بھی جینز اور شرٹ پہنے تھی مگر ایسا لگتا تھا جیسے وہ میری پائین سے نمٹنا جانتی ہے۔ پائین کا چہرہ مُرجھ گیا۔ اس نے ریوالور نیچے کرلیا اور بولا۔ "بے بی! یہاں تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔ اندر آجاؤ۔"

"میں بچی نہیں ہوں۔ اُترو اس کے اوپر سے۔" اس نے دھمکی کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے قریب رکھا ریکٹ اٹھا لیا اور پائین کی طرف لپکی۔

وہ جلدی سے ہٹ گیا اور ریوالور جیب میں ڈال لیا۔

نک دھیرے دھیرے اٹھا اور کپڑے جھاڑنے لگا۔ پائین دوبارہ اندر چلا گیا۔ اس کے اندر جاتے ہی نک بولا۔ "زندگی میں پہلی بار ایک اٹھارہ سالہ لڑکی کا شکریہ ادا کرنا پڑ رہا ہے کہ اس نے میری مدد کی۔"

"میں سترہ سال کی ہوں۔" میریلین نے تصحیح کی۔ "مگر میں اپنی

حفاظت کرنا جانتی ہوں۔ آپ کو بھی یہاں ہوشیار رہنا چاہیے۔" اس نے ریوالور اچھال دیا۔ اس کے علاوہ پال نے بھی مجھے ہدایت کی تھی کہ تمہاری نگہبانی کروں۔"

"پال؟" نک کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ "پال گیسپر نے؟"

"ہاں ہاں! میں اس کے میدان میں اسکائنگ کرنے جاتی ہوں مگر آج کل تو برف ہی نہیں ہے۔"

"مگر جب پال نے ذکر کیا تھا تو میں سمجھا تھا کہ....."

"آپ مارشا کو سمجھے ہوں گے؟ کتنی عجیب بات ہے۔ مارشا کو تو اسکائنگ سے چڑ ہے اور پال گیسپر انھیں پسند نہیں آسکتا تھا۔"

"تو یہ میری پائین کیا شے ہے؟ وہ ریوالور کیوں لیے پھرتا ہے؟ وہ اور مارشا کس چکر میں ہیں؟"

"یہ تو میں نہیں جانتی — مگر ان کی نیت اچھی نہیں ہے، کیونکہ انھوں نے ڈیڈی کو بالکل قید کر کے رکھا ہوا ہے۔ کم از کم مجھے تو یاد نہیں کہ انھوں نے ڈیڈی کو کبھی باہر نکلنے کا موقع دیا ہو۔ پہلے تو میں بورڈنگ میں تھی مگر اب واپس آئی ہوں تو حالات اور خراب نظر آتے ہیں۔"

"یہاں تو معاملہ ہی اُلٹا ہے — جادوگر کبھی مقید نہیں کیے جاسکتے مگر....."

"ڈیڈی بے چارے ایک بوڑھے اور بے ضرر آدمی ہیں۔ ان کے پاس بحری مہمات کی کہانیوں اور ان عجیب و غریب سروں کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔"

"تمہیں معلوم ہے گیسپر نے مجھے کیوں یہاں بھیجا تھا؟"

"ہاں۔ شاید برف کا کچھ قصہ ہے۔"

"بالکل ٹھیک۔ میں تمہارے ڈیڈی کی کوئی قیمتی چیز چرانے نہیں آیا ہوں۔"

"تو پھر میری بہن اور میری آپ سے خوفزدہ کیوں ہیں؟"

"یہ تو مجھے خود بھی نہیں معلوم۔"

وہ دونوں اندر آگئے۔ ہال میں ایڈمرل لیگ سے ان کی مڈبھیڑ ہوگئی۔

"ہم خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہیں جناب! کچھ آپ ہی پتا لیجیے کہ میں یہ سرکس طرح حاصل کرسکتا ہوں؟"

نک نے کھڑکی سے باہر برف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "بس اس برف کو یہاں سے ہٹا دیجیے، بات ختم ہو جائے گی۔"

"مگر کیسے جناب! یہ برف ایکدم تو غائب نہیں ہو جائے گی۔"

"ہو بھی سکتی ہے۔" نک نے کہا۔ "میں آپ کو ترکیب بتاؤں۔"

بوڑھے آدمی نے سر ہلا دیا۔ اس کی انگلیاں جیکٹ پر لگے سنہری تمغے سے کھیل رہی تھیں۔ نک کو اس لمحے اس پر بڑا رحم آیا۔

"توپ کے ذریعے۔" نک نے کہا۔ "آپ کے احاطے میں جو تین انچ دھانے کی توپ نصب ہے، اس سے پہاڑی پر ایک گولا پھینکیے جیسے آپ نے دو سال پہلے پھینکا تھا، ساری برف اُڑ جائے گی۔ جو ڈھلان پردہ جائے گی، وہ فوراً پگھل جائے گی۔"

ایڈمرل نے الجھی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا اور نک نے معصوم سی صورت بنا کر کہا۔ "بس یہی ایک طریقہ ہے۔"

ایڈمرل نے بے یقینی سے الماری کی طرف دیکھا جہاں گولے رکھے تھے اور بولا۔ "پتا نہیں، لیکن مقامی پولیس پھر آدھمکے گی اور مجھ پر جرمانہ عاید کردے گی۔"

"تو کیا ہوا۔ آپ کو پیسے سرتوں جائے گا۔" نک نے اسے یقین دلایا۔

میریلین نے بھی تائید میں سر ہلایا تو ایڈمرل نے کہا۔ "بیٹے! جاؤ اوپر سے بھاگ کر الماری کی چابی لے آؤ۔ وہ اوپر میری میز کی دراز میں رکھی ہے۔"

چند منٹ بعد جب وہ الماری کھول رہا تھا تو مارشا لیگ آگئی۔

"میں اس برف کو ہٹا رہا ہوں تاکہ یہ سر مجھے مل جائے۔"

مارشا نے خشمناک نظروں سے نک کی طرف دیکھا۔ "کیوں؟ تم باز نہیں آئے اپنی حرکتوں سے؟"

"آپ گھبرائیں نہیں۔ اگر پولیس آئی تو میں اس سے نبٹ لوں گا۔"

بوڑھے ایڈمرل نے ایک کاغذ میں لپٹا ہوا گولا نک کی طرف بڑھایا۔ "دو تین ہی گولے رہ گئے ہیں۔"

"بس ایک ہی کافی ہے۔"

"یہ نہیں ہوسکتا۔" مارشا چیخی۔

مگر نک گولا لیکر باہر جا چکا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ایڈمرل اپنی توپ کی باقاعدہ صفائی وغیرہ کرواتا رہتا ہوگا۔ یہ خیال صحیح نکلا۔ اس نے گولا توپ کے اندر ڈال کر دھانے میں سے سامنے پہاڑی کا جائزہ لیا۔

پیچھے سے میریلین کے چلا کر خبردار کرنے کی آواز آئی۔ نک نے بروقت سر ہٹا کر پائین کا وار بچا لیا۔ اس نے ایک ہاتھ پائین کے ریوالور والے ہاتھ پر مارا اور دوسرے ہاتھ سے توپ چلا دی۔ ایک زوردار دھماکا ہوا، جس کی گونج کافی دیر تک پہاڑی کے چاروں طرف سنائی دیتی رہی۔

نک نے دیکھا کہ گولا جا کر پہاڑی کی چوٹی سے ٹکرایا اور پھر چاروں طرف سفید سفید برف پھیل گئی۔ پوری پہاڑی جیسے حرکت میں آگئی تھی۔ برف کے تودے تیزی سے نیچے گر رہے تھے اور اپنے ساتھ درختوں کو بیڑوں سے اکھاڑتے ہوئے لیے جا رہے تھے۔

"اوہ خدایا!" مارشا چلائی۔ "ساری برف سڑک پر جمع ہو رہی ہے۔"

واقعی برف سڑک پر گر رہی تھی۔ برف کی بڑی بڑی گیندیں ایڈمرل کے احاطے میں بھی گر رہی تھیں۔

"شکر کرو بچ گئے، ورنہ ابھی ہم سب مارے جاتے۔" ہیری غرایا۔ "تم بہت احمق ہو ویلوٹ۔"

"لو! اب سڑک بالکل بند ہو گئی۔" مارشا نے کہا۔

ایڈمرل خود بھی خاصا ناخوش نظر آ رہا تھا۔ "برف تو مٹنے کی بجائے اور قریب آ گئی، اب تو وہ سر بالکل بات نہیں کرے گا۔"

لیکن نک ویلوٹ مسکرا رہا تھا۔ وہ اس طویل بازی میں جیت چکا تھا۔ برف وہیں آ کر جمع ہو رہی تھی جہاں وہ چاہتا تھا۔ بس اسے اب اس برف کو یہاں سے ہٹانا تھا۔

[illegible]

شام کو جب سورج پہاڑیوں کے پیچھے غروب ہو رہا تھا، مقامی انتظامیہ کے ٹرک اور کدالیں آ گئیں۔ آگے آگے پولیس کی کار تھی۔ پولیس افسر نے نک سے درشت لہجے میں کہا۔ "تمام سڑک بند ہو گئی ہے۔ اب میرے عملے کو رات بھر کام کرنا پڑے گا۔ یہ کس کی کارستانی ہے؟"

نک نے معصومیت سے کہا۔ "میرے خیال میں برف پگھلنے کا موسم آ گیا ہے، مگر اس بار کچھ جلدی آ گیا ـــــ ہے نا؟"

"ایڈمرل لیگ کہاں ہیں؟" افسر نے مکان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ تو بیمار ہیں۔"

"اس بڈھے کا بھی دماغ خراب ہے۔ اکثر اپنی توپ سے فائر کرتا رہتا ہے۔"

"کیا واقعی؟"

افسر کی آنکھیں کچھ سوچنے لگیں۔ "آج اس نے توپ تو نہیں چلائی؟"

"نہیں تو۔ میں تو سارا دن یہیں تھا۔ وہ تو توپ کے نزدیک بھی نہیں آئے۔" نک نے جواب دیا۔

جب افسر چلا گیا تو میریلین نک کے پاس پہنچ گئی۔

"واہ واہ! خوب بھگایا ـــــ مگر اب کیا ہو گا؟"

"ہو گا کیا؟ ہم اس ساری برف کو گیسپر کے میدان تک پہنچائیں گے۔"

"واقعی؟ مگر کیسے؟"

"تم دیکھتی جاؤ۔"

رات ہو چلی تھی۔ بُل ڈوزر نے پہلے ٹرک میں برف بھر دی تھی۔

نک سیدھا ٹرک ڈرائیور کے پاس پہنچا۔ "دیکھو میرے پاس کیا ہے؟"

"کیا ہے؟"

"سو ڈالر کا نوٹ۔ ذرا مجھے اپنی جیکٹ اور ٹوپی دے دو۔ میں تمھارا ٹرک چلاؤں گا۔"

"مگر کیوں؟"

"مجھے ٹرک چلانے کا بڑا شوق ہے مگر لکھ پتی ہونے کی وجہ سے اس کا موقع ہی نہیں مل سکا۔"

ڈرائیور نے نوٹ لے لیا۔

"تم برف کہاں لیجا رہے تھے؟"

"دریا میں۔ ہم ہمیشہ یہی کرتے ہیں۔ کچھ برف سڑک [illegible] پڑی رہنے دیتے ہیں، وہ خود بخود پگھل جاتی ہے۔"

"اچھا دیکھو، میں تمھیں سو ڈالر کا نوٹ اور دیتا ہوں۔ تمام ڈرائیوروں سے کہہ دو کہ وہ میرے ساتھ ساتھ آئیں اور جہاں میں برف پھینکوں، وہ بھی پھینک دیں اور ان سے یہ بھی کہہ دینا کہ سڑک کے دونوں اطراف سے بھی برف صاف کر دیں۔"

"ہمارے پاس صرف دس ٹرک ہیں، اس طرح تو برف کبھی صاف نہیں ہو گی۔"

نک نے سو ڈالر کا دوسرا نوٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔ "لو اسے ڈرائیوروں میں تقسیم کر دو۔"

جب پہلا ٹرک بھر گیا تو نک اسٹیئرنگ پر بیٹھ گیا اور ٹرک تھوڑا سا آگے لیجا کر روک دیا تاکہ دوسرا ٹرک بھر جائے۔ جب دوسرا ٹرک بھی اسٹارٹ ہو گیا تو اس نے پال گیسپر کے میدان کی طرف دو میل لمبا سفر شروع کر دیا۔

نک آدھی رات کے بعد ایڈمرل لیگ کے گھر واپس پہنچا۔ پہلی دو منزلوں میں بتیاں جل رہی تھیں۔ میریلین دروازے پر اس کی منتظر تھی۔

"ہو گیا کام؟"

"بالکل۔ ہم نے بیس چکر لگائے۔ کل دو سو ٹرک برف لیجائی گئی۔ مگر کوئی بات نہیں، گیسپر کا کام تو ہو گیا۔ یہ برف پورا مہینہ اس کا ساتھ دے گی۔"

"آپ تو جینئس معلوم ہوتے ہیں۔" میریلین نے ہلکے سے اسے پیار کر لیا۔

"میں تو صرف ایک چور ہوں، مگر ہاں مجھے اس طرح کے انعامات بڑے اچھے لگتے ہیں۔ ہاں! تمھاری بہن کہاں ہے؟"

"سامنے کمرے میں۔ ہیری بھی وہیں ہے۔ ڈیڈی سونے جا چکے ہیں۔"

نک اندر داخل ہوا اور سیدھا ڈبے کی طرف بڑھا۔ "میں صرف [illegible] لینے آیا ہوں۔" اس نے اعلان کیا اور ہیری پائین کا ہاتھ جیب کی [illegible] بڑھتے دیکھ کر فوراً اضافہ کیا۔ "پلیز! اپنا ریوالور اندر ہی رہنے دیں۔ [illegible] کم اس وقت تو اسے باہر نہ نکالیں۔ میں چار گھنٹے تک ٹرک چلا کر [illegible] گیا ہوں۔"

مارشا نے ایک سگریٹ نکال کر سلگایا اور اپنی ٹانگیں صوفے [illegible] نیچے اتار کر بولی۔ "یہ سر موم کا بنا ہوا ہے۔"

"تو اور کیا؟ اتنے کم وقت میں اصل سر کہاں سے مل سکتا تھا۔ [illegible] نے یہ سر مانٹریال کے ایک عجائب گھر سے کرائے پر لیا تھا، اب وہ اسے [illegible] مانگ رہے ہیں۔"

"تم آخر کس قسم کے بدمعاش ہو؟"

"کسی قسم کا نہیں۔ میں جس کام کے لیے آیا تھا، وہ پورا [illegible] کا ہے۔"

"ہم پولیس کو بھی بلا سکتے ہیں۔"

"ضرور بلائیے۔ میں بھی انھیں بتاؤں گا کہ آپ لوگوں نے [illegible] باپ کو گھر میں قید کر رکھا ہے اور ان پر ایک مسلح پہریدار مسلط کر دیا ہے کہ [illegible] بھاگنے نہ پائیں۔"

وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کی نظریں نک پر جمی ہوئی تھیں۔

"تو تم اسی لیے واپس آئے ہو تاکہ یہ راز جان سکو۔"

"ہاں! آپ یہی سمجھ لیں کہ میرا جذبۂ تجسس مجھے کھینچ لایا ہے۔"

مارشا نے اپنی بہن کی طرف دیکھا جو دروازے میں کھڑی تھی۔ [illegible] میریلین! جاؤ جا کر سو جاؤ۔"

"میں اب بچی نہیں ہوں۔ مجھ سے کچھ چھپانے کی کوشش [illegible] کیجیے۔"

"اس کا فیصلہ کرنے والی میں ہوں تم نہیں۔"

"جب میں پال گیسپر کے ساتھ گھومنے پھرنے کی آزادی رکھتی [illegible] تو مجھے سب کچھ سننے کی آزادی بھی حاصل ہے۔"

مارشا کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ نک نے فوراً کہا۔ "وہ ٹھیک کہتی [illegible] مارشا!"

"نہیں....."

"تم کب تک اسے بچی سمجھتی رہو گی؟"

مارشا نے لاچار ہو کر ہیری پائین کی طرف دیکھا۔ وہ بولا۔ "تمھاری [illegible] چاہو تو بتا دو۔"

مارشا نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کر لیں اور پھر آنکھیں [illegible] کر بولی۔ "میریلین! ممی کا انتقال اس وقت نہیں ہوا تھا جب تم پیدا ہوئی تھیں۔ وہ تمھارے دو سال کی عمر کو پہنچنے تک زندہ تھیں ـــــ انھیں ڈیڈی نے قتل کیا تھا۔"

"قتل کیا تھا!"

"اب سمجھیں تم؟ اور مسٹر ویلوٹ، اب آپ بتائیے، کیا میں بیک وقت دونوں سے محروم ہو جاتی۔ ایک ہستی تو قتل ہو چکی تھی، دوسری [illegible] یا پاگل خانے بھیج دی جاتی۔ چنانچہ میں نے ڈیڈی کو یہاں لے آنے [illegible] تاکہ اس راز کو پوشیدہ رکھ سکوں۔ میں اور ہیری پندرہ سال سے ڈیڈی کی اور ڈیڈی سے دوسروں کی حفاظت کر رہے ہیں۔"

"اور وہ بولنے والے سر؟" نک نے پوچھا۔ گو وہ اس سوال کا جواب پہلے ہی جانتا تھا مگر پھر بھی مارشا کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

اور مارشا لیگ نے جواب دے بھی دیا۔ "اس تمام ذخیرے میں صرف ایک سر ایسا ہے جو ڈیڈی سے باتیں کرتا ہے۔ باقی سب اس سر کو چھپانے کے لیے ہیں جیسے ایک پتی کو چھپانے کے لیے جنگل میں ڈال دیا جائے یا ایک سیپ کو چھپانے کے لیے سمندر میں پھینک دیا جائے اور یہ سر میری ماں کا ہے ـــــ اس عورت کا جسے ڈیڈی نے قتل کیا تھا۔"

توجہ کیجیے
اُن کے لیے جو دست شناسی کے فن کی تہہ میں اُترنا چاہتے ہیں
دست شناسی کے نئے رخ
فرسودہ اور پُرانی کتابوں سے بالکل مختلف
ماضی حال اور مستقبل کی اسرار کشا
دنیا کے عظیم پامسٹوں کی تازہ ریسرچ کا نچوڑ
اور ساتھ میں
دست شناسی کی لغت
جس کے ذریعے کوئی بھی اپنے ہاتھ کو فوراً پڑھ سکتا ہے
قیمت:- ۲ روپے ڈاک خرچ: ۱/-
مکتبہ نفسیات، پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی

نئی چوری

"نکی" نک ویلوٹ معلوم نہیں خوابوں کی کون سی دنیا میں گم تھا کہ گلوریا کی آواز نے اُسے چونکا دیا۔

"کیا بات ہے؟" اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیئر کا گلاس نیچے رکھتے ہوئے پوچھا

"نکی ذرا یہ تو بتاؤ کہ ایک شخص کار کی پچھلی سیٹ سے کس طرح غائب ہو سکتا ہے جبکہ کار ایک ایکسپریس وے پر ساٹھ میل فی گھنٹے کی رفتار سے سفر کر رہی ہو؟"

"یہ ناممکن ہے۔" نک ویلوٹ نے گلاس دوبارہ اٹھاتے ہوئے جواب دیا۔ "وہ غائب نہیں ہو سکتا۔"

"مگر اخبار میں یہی لکھا ہوا ہے۔" گلوریا نے کہا۔ "کچھ لوگوں نے جو نیویارک اسٹیٹ کے ایکسپریس وے پر اپنی کار میں جا رہے تھے رپورٹ کی ہے کہ انھوں نے راستے میں ۔۔۔ لمبے بالوں والے ایک نوجوان کو جس نے سفید لباس پہن رکھا تھا لفٹ دی۔ وہ کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور سیٹ کے ساتھ لگی ہوئی پیٹی بھی باندھ لی پھر خدا اور مذہب کے بارے میں باتیں کرنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد ان لوگوں نے پیچھے گھوم کر دیکھا تو وہ غائب ہو چکا تھا اور سیٹ کی پیٹی بدستور بندھی ہوئی تھی۔"

نک بے دلی سے مسکرایا۔ "اگر میں جاسوس ہوتا تو اس کی گمشدگی کا معمہ ضرور حل کر لیتا۔" اس نے جواب دیا

"کیا تمہیں اپنے سرکاری کام کے دوران اس طرح کے کسی کیس سے سابقہ نہیں پڑتا؟"

"کبھی کبھی کوئی الجھا ہوا کیس آ جاتا ہے۔" نک نے سرسری لہجے میں کہا

گلوریا کی یہ غلط فہمی کہ وہ سرکاری کام میں مصروف رہتا ہے اس کی اکثر و بیشتر غیر حاضری کا جواز بنتی رہتی تھی اس لئے ہمیشہ کی طرح اب بھی نک ویلوٹ نے اس بارے میں خاموش ہی رہنا مناسب سمجھا۔

گلوریا کچھ اور کہنے لگی تھی کہ فون کی گھنٹی نے اسے اپنی بات مکمل کرنے کا موقع نہیں دیا۔ فون ویلوٹ کے لئے تھا اور نک فون اٹھائے اندر کمرے میں چلا گیا تاکہ گلوریا اس کی باتیں نہ سن سکے۔ دوسری طرف سے بولنے والا ایک مرد تھا۔ نک اسے پہچانتا تھا اور کم سے کم دو مرتبہ اس کے لئے کام کر چکا تھا۔

"ویلوٹ کسی کو ایک بہت ہی اہم اور خاص معاملے میں مدد کی ضرورت ہے۔ کیا تم اس کا کام کر سکتے ہو؟"

"بشرطیکہ کام کا تعلق میرے مخصوص پیشے کے مطابق ہو۔"

"کام تو ایسا ہی ہے۔" جواب ملا۔ "تمھاری مؤکلہ ایک نوجوان عورت ہے۔ اس کا باپ میرے گہرے دوستوں میں شامل تھا۔ کیا تم اس سے میرینا میں۔ جہاں تم اپنی موٹر بوٹ رکھتے ہو۔ ملاقات کر سکتے ہو؟"

مقام جس کا حوالہ دیا گیا تھا اس قسم کی ملاقاتوں کے لئے بہتر گرمیوں کے موسم میں ہفتے اتوار کے دن وہاں مختلف قسم کے لوگوں کا ہجوم اور اس ہجوم میں ایک دو افراد کا اضافہ کسی کی توجہ مبذول کرنے کا سبب نہ سکتا تھا۔ "وہ کب ملنا چاہتی ہے؟" نک نے پوچھا

"ایک گھنٹے کے اندر۔"

"ایک کے بجائے دو گھنٹے کر لو۔" نک نے جواب دیا۔ "میں تک وہاں پہنچ جاؤں گا۔"

❋❋

اور جیسی کہ نک ویلوٹ کو توقع تھی وہاں مختلف لوگ اس مصروفیات میں کھوئے ہوئے تھے کہ کسی نے اُسے اپنی بوٹ میں جاتے نہیں اُسے آئے نصف گھنٹہ ہوا تھا کہ ایک نوجوان عورت جس نے سفید پتلون رنگ کی قمیض پہن رکھی تھی اس کے پاس آئی۔

"تمھارا نام نک ویلوٹ ہے؟" اس نے پوچھا۔ اس کی عمر تیس زیادہ بھی ہو سکتی تھی لیکن اس کا چہرہ اور سنہری بال اُسے اس سے کم عمر ظاہر تھے۔

"ہاں۔" نک نے جواب دیا

"میرا نام جینی کرافٹ ہے اور میں تمھاری خدمات حاصل کرنا ویلوٹ نے چاروں طرف دیکھ کر اطمینان کر لیا کہ وہاں کوئی ان سننے والا موجود نہیں ہے۔

"تمہیں یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ میں روپے یا کسی بھی قسم کی قیمتی چرایا کرتا۔"

"میرے معاملے کا تعلق روپے ہی سے ہے مگر۔۔۔"

"تب میں اُسے انجام نہیں دے سکتا۔" ویلوٹ نے بات کاٹتے

"لیکن مجھے جس چیز کی چوری مطلوب ہے وہ برمودا کی ایک معمولی ہے۔" اس نے اپنی پتلون کی جیب سے ایک پینی نکال کر ویلوٹ کے ہاتھ میں دی۔ پینی اپنے سائز اور رنگ کے اعتبار سے امریکی سکہ سینٹ سے ملتی جلتی تھی کے ایک جانب ملکہ الزبتھ کی تصویر بنی تھی جس کے نیچے برمودا الزبتھ دوئم کے تحریر تھے اور دوسری طرف ایک سُور کی شبیہ نظر آ رہی تھی۔ اس پر ایک سینٹ الفاظ بھی کندہ تھے اور سن ۱۹۷۱ء دیا ہوا تھا۔ جس طرف سُور بنا ہوا تھا اس طرح کے نشانات بھی موجود تھے جیسے کسی نے اس پر تیز نکیلے چاقو سے کچھ

"کیا یہ کوئی نایاب سکہ ہے جس کی قیمت کافی گراں ہوتی ہے؟"

"بالکل نہیں۔ یہ برمودا میں بھی ایک سینٹ قیمت رکھتی ہے اور یہاں میں بھی اسے سینٹ کی جگہ چلایا جا سکتا ہے۔"

"اور تم چاہتی ہو کہ میں بالکل اسی طرح کی کوئی پینی چرا کر تمہیں

"ہاں لیکن اس پر یہی سن پڑا ہوا ہونا چاہیئے اور اس پر بالکل

نشانات بھی موجود ہونا ضروری ہیں۔"

"اور یہ پینی مجھے کس سے چرانا ہوگی؟"

"اس آدمی کا نام الفریڈ کازار ہے۔" جینی نے بتایا۔ "وہ آج کل نیویارک ی وال ڈروف نامی ہوٹل میں مقیم ہے لیکن دو دن بعد وہ وہاں سے کار ریعے سارا ٹوگا اسپرنگ روانہ ہونے والا ہے۔"

"سارا ٹوگا اسپرنگ۔" ویلوٹ نے دہرایا۔ "وہ کیوں؟"

"اگست کے مہینے میں وہاں گھوڑ دوڑ کا موسم ہوتا ہے۔" جینی نے ٹ سے پینی واپس لے کر اپنی جیب میں رکھتے ہوئے جواب دیا۔ "اس کے ساتھ نام کا ایک اور آدمی بھی ہوگا۔ یہ شخص بلیز اس کا ملازم ہے اور اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ سفر وغیرہ کے موقع پر الفریڈ کے ساتھ رہے۔"

"تم جانتی ہو کہ میری کم سے کم فیس بیس ہزار ڈالر ہے؟"

"ہاں جانتی ہوں۔" جینی نے کہا اور ایک لفافہ نکال کر ویلوٹ کو دیا۔ کچھ رقم پیشگی ہے۔ باقی معاوضہ اس وقت ادا کیا جائے گا جب تم مجھے اس جیسی دوسری لا دو گے۔"

"میں تم سے کہاں رابطہ قائم کر سکتا ہوں؟"

"میں خود بھی سارا ٹوگا جا رہی ہوں۔ اور وہاں میرا قیام گرانڈ یونین ل میں ہوگا۔"

"تب پھر ہماری دوسری ملاقات وہیں ہوگی۔" ویلوٹ نے مسکراتے ئے جواب دیا

❋❋

الفریڈ کازار سے ملاقات کرنا اس معاملے کا سب سے آسان پہلو ثابت ا۔ نک ویلوٹ نے صرف اتنا ہی کیا کہ والڈروف میں اس کے کمرے پر فون کیا۔ اس اپنا تعارف ایک مضمون نگار کی حیثیت سے کرایا اور بتایا کہ وہ ایک رسالے کے ے سارا ٹوگا کے گھوڑ دوڑ کے سیزن کے بارے میں ایک مضمون لکھ رہا ہے۔ اور خیال سے کہ مبادی اسے آگے چل کر کسی موقع پر اپنا ڈرائیونگ لائسنس دکھانا جائے اپنا اصلی نام ہی استعمال کیا۔ نک نے الفریڈ سے ملاقات کے لئے وقت مانگا ائے کسی دشواری کے بغیر دے دیا گیا۔

جب وہ کمرے پر پہنچا تو اس کی دستک کے جواب میں ایک چھوٹے قد کے دُبلے پتلے آدمی نے جس کی عمر ساٹھ سال سے اوپر معلوم ہوتی تھی دروازہ لا۔ "میرا نام کازار ہے اور تم غالباً ویلوٹ ہو گے؟"

"ہاں۔" نک نے اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

کمرے میں ناشتے کی میز پر دو آدمیوں کے ناشتے کے برتن اور ان میں کچھ یں باقی بچی رکھی تھیں۔ پہلے اُسے خیال آیا کہ شاید ناشتے میں الفریڈ کی شریک ئی لڑکی ہو جو اس کی وجہ سے دوسرے کمرے میں چلی گئی ہو۔ لیکن پھر اُسے الفریڈ کا ازم یاد آ گیا جس کا ذکر جینی نے کیا تھا۔

"معلوم نہیں کہ تمہیں میرے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟" الفریڈ نے اپنی ٹائی کی گرہ باندھتے ہوئے کہا۔ "لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ میں گذشتہ چوبیس برس سے ہر سال اگست کے مہینے میں سارا ٹوگا جاتا ہوں۔ اگرچہ وہاں پہلے جیسی بات نہیں رہی ہے۔ پہلے تو گھوڑ دوڑ کے سیزن میں تمام ملکوں کے بڑے بڑے لوگ وہاں آتے تھے۔"

"مگر اب نہیں جاتے۔"

"ہاں اب نہیں جاتے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اب نیویارک میں اور دوسرے مقامات پر بھی ریس ہونے لگی ہے اور وہ بھی بہت بڑے پیمانے پر۔ پھر بھلا اتنی دور جانے کی زحمت کون گوارا کرتا ہے۔"

"تب پھر تم وہاں کیوں جاتے ہو؟" ویلوٹ نے اپنی نوٹ بک میں کچھ لکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہاں کے پہاڑی چشمے میرے اعصاب کے لئے بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔" الفریڈ نے بتایا۔ "میں ہر روز صبح ان چشموں میں غسل کرتا ہوں اور سہ پہر کو ریس کورس پہنچ جاتا ہوں۔ اس طرح میری اور میرے بٹوے، دونوں کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔"

شروع سے ہی نک ویلوٹ محسوس کر رہا تھا کہ برمودا پینی چرانے میں اس کی پہلی اور آخری مشکل یہ معلوم کرنا تھی کہ وہ پینی رکھی کہاں ہے۔ اسے اس بات میں شبہ تھا کہ یہ بونا آدمی پینی کو اپنے ساتھ لئے پھرتا ہوگا۔ خاص طور سے اس صورت میں جبکہ وہ پینی کسی دوسری ہستی کے لئے اتنی اہم اور قیمتی ہو۔ اور پینی جیسی چھوٹی چیز حاصل کرنے کے لئے اس کے کمروں کی تلاشی لینا اور پھر اس میں کامیاب رہنا تقریباً ناممکن تھا۔ اسے لامحالہ اس شخص کو یہاں سے کہیں اور لے جانا پڑے گا تاکہ تلاشی کا کام صرف اس کے کپڑوں یا زیادہ سے زیادہ ایک سوٹ کیس تک محدود کیا جائے۔

"میں بھی تمھارے ساتھ سارا ٹوگا جانا چاہتا ہوں۔" نک نے کہا

"میرے ساتھ جانا چاہتے ہو؟" الفریڈ نے حیرت سے دہرایا۔ "مگر میں تو ایک کرائے کی کار میں سفر کروں گا۔"

"تم پسند کرو تو میں ڈرائیونگ میں تمھارا ہاتھ بٹا سکتا ہوں۔" نک نے کہا "اپنا مضمون بہتر سے بہتر انداز میں لکھنے کے لئے ضروری ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ وقت تمھارے ساتھ گذاروں۔"

"میں نے ڈرائیونگ کے لئے ایک آدمی رکھا ہوا ہے۔" الفریڈ نے بتایا اور پھر بلند آواز سے پکارتے ہوئے کہا۔ "ہیوگو ذرا ایک منٹ کے لئے یہاں تو آؤ۔"

ایک بھاری بھرکم تند و مند آدمی جو اپنے حلیے سے کوئی سابقہ چیمپئن پہلوان معلوم ہوتا تھا۔ دوسرے کمرے کے دروازے میں نمودار ہوا۔ جیسے وہ ... دوسرے کمرے میں بیٹھا اب تک کی تمام باتیں سنتا رہا ہو اور نک کو یہ بھی یقین تھا کہ اپنے سمر سوٹ کی جیکٹ کے اندر یہ شخص کوئی ریوالور وغیرہ بھی ضرور رکھتا ہوگا۔ الفریڈ نے تعارف کرایا۔

"ہیوگو بلیز اور نک ویلوٹ۔ یہ ایک مضمون نگار ہے اور سارا ٹوگا

کے گھوڑ دوڑ کے سیزن کے بارے میں ایک مضمون لکھ رہا ہے۔ یہ ہمارے ساتھ وہاں چلنا چاہتا ہے۔"

نووارد نے آگے بڑھ کر نک سے ہاتھ ملایا۔ اس کی گرفت مضبوط اور طاقتور تھی۔ "تم سے مل کر خوشی ہوئی۔"

قریب سے دیکھنے پر نک کو اپنے پہلے اندازے میں ترمیم کرنا پڑی۔ بلیزر کے سخت اور خشونت آمیز خدوخال غالباً ان چوٹوں اور ضربوں کا نتیجہ تھے جو اسے کشتیوں کے مقابلے میں اپنے مخالفوں کے ہاتھوں برداشت کرنا پڑی تھیں اور اس چیز نے اس کی ظاہری شکل وشباہت میل ہا میل سے زیادہ سرد مہری و سنگدلی کا تاثر پیدا کرتا تھا جتنا کہ غالباً وہ تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں دوستانہ تاثرات نمایاں تھے۔ نک نے سوچا کہ ممکن ہے وہ ... اپنی جیکٹ میں کوئی ریوالور نہ رکھتا ہو۔

"کیا تمہیں قمار بازی یا شرطیں لگانے سے کوئی دلچسپی ہے؟" الفریڈ نے پوچھا

"یونہی تھوڑی سی۔ اتنی زیادہ نہیں کہ جو دیرینہ کام میں حارج ہو۔"

"سارا ٹوگا نک کا سفر کافی بور ثابت ہوگا۔" الفریڈ نے کہا۔ "لیکن اگر تم مجھ سے راستے میں تھوڑی بہت شرطیں لگانے کا وعدہ کرو تو ہمارے ساتھ چل سکتے ہو۔"

"مجھے منظور ہے۔"

"ہیوگو۔" الفریڈ نے بلیزر سے کہا۔ "ناشتے کی میز سے تھوڑے سے شکر کے چند مربع ٹکڑے اٹھا کر رکھ لینا ممکن ہے ہمیں راستے میں انہیں استعمال کرنے کی ضرورت پڑے۔"

وہ اپنی کرائے کی ایرکنڈیشنڈ کار میں روانہ ہوئے اور پھر جلد ہی الفریڈ کی شرط بازی شروع ہوگئی۔ "ویلوٹ" اس نے پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "دو بندسوں پر کوئی سا بھی عدد بتاؤ۔"

"ترلیٹھ۔" ویلوٹ نے جواب دیا

"ترلیٹھ۔ چلو ٹھیک ہے میں بیس ڈالر کی شرط لگاتا ہوں کہ اب سے پہلی پچاس کاریں ہم سے آگے نکلیں گی ان میں سے کسی کار کی رجسٹریشن پلیٹ پر لکھے ہوئے نمبر میں آخری دو عدد ترلیٹھ کے نہیں ہوں گے۔ دوسری طرف سے آنے والے کاروں کا نمبر دیکھنا مشکل تھا مگر وہ چونکہ وہ بہت آہستہ رفتار سے چل رہے تھے اس لئے اپنے بائیں جانب جو کاریں ان سے آگے نکلیں تو ان کے نمبر نوٹ کرنا کچھ ایسا زیادہ دشوار نہیں تھا۔ اگلے نصف گھنٹے میں پچاس کاریں ان سے آگے نکلیں اور ان میں سے کسی کار کے نمبر کے آخری اعداد ترلیٹھ نہیں تھے۔

اور یوں الفریڈ اپنی شرط جیت گیا۔ نک ویلوٹ نے ایک بیس ڈالر کا نوٹ پچھلی سیٹ کی طرف گھوم کر اسے دے دیا۔ بلیزر جو کہ کار چلا رہا تھا مسکرایا۔

"باس کے ساتھ کبھی شرط مت لگانا۔" وہ بولا۔ "وہ ہمیشہ ہار دو گے۔"

الفریڈ نے نک کی پشت تھپتھپائی۔ "ہم اگلے کسی ریسٹورنٹ میں رک کر لنچ کھائیں گے۔" وہ بولا۔ "اور میں تمہیں موقع دوں گا کہ اپنی رقم واپس جیت سکو۔"

ان کا رُخ البانی کی طرف تھا۔ البانی سے نصف راستے میں انہیں ایک ریسٹورنٹ ملا جو کہ تقریباً خالی تھا۔ بلیزر نے کار سے ایک پلاسٹک کولر باہر پڑی ہوئی خالی بیئروں میں سے ایک پر پھیلا دیا۔ نک اور الفریڈ نے کے اندر جا کر کافی اور سینڈوچز خریدے۔

"یہاں سے البانی تک تم کار چلا سکتے ہو۔" الفریڈ نے نک سے کہا۔ "تب پھر البانی سے سارا ٹوگا تک بلیزر ڈرائیو کرے گا۔"

"ٹھیک ہے۔" نک نے جواب دیا

"مجھے تم کوئی ادیب نہیں معلوم ہوتے۔" الفریڈ نے لقمے چباتے ہوئے کہا۔ "میرے ایک ملاقاتی نے ایک مرتبہ مجھے ایک چور کے بارے میں بتایا تھا۔ اس کا نام ویلوٹ تھا۔ تم کہیں وہی ویلوٹ تو نہیں ہو؟"

"چوری کرتے ہوئے تو بظاہر تم معلوم ہوتے ہو۔" نک نے بڑی سے بات کاٹ دی۔ "تم نے جس طرح سے مجھ سے وہ بیس ڈالر جیتے ہیں اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔"

"میں نہیں واپس جیتنے کا موقع دوں گا۔" الفریڈ نے کہا

وہ دونوں قدم بڑھاتے ہوئے اس جگہ پہنچے جہاں بلیزر میز کور ڈال کر ان کا انتظار کر رہا تھا۔

"ہیوگو کیا تمہارے پاس وہ شکر کے ٹکڑے ہیں؟" الفریڈ نے

بلیزر نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کاغذ کی تھیلی نکالی جو شکر کے مربع ٹکڑے رکھے ہوئے تھے۔ اس نے تھیلی میں سے دو ٹکڑے نکال کر رکھ دیئے۔

"ان ٹکڑوں سے کیا ہوگا؟" نک نے پوچھا۔ الفریڈ مسکرایا

"شکر کی مٹھاس ہمیشہ مکھیوں کو اپنی جانب کھینچتی ہے۔" وہ بولا "کالا یا سفید ٹکڑا تم منتخب کر لو۔ دوسرا میں لے لوں گا۔ اور میں بیس بیس ڈالر کی لگاتا ہوں کہ پہلے میرے ٹکڑے پر مکھی بیٹھے گی۔"

"تم تو ہر چیز پر شرط لگانے کے لئے تیار رہتے ہو۔" نک نے اپنی جیب سے بیس ڈالر کا ایک نوٹ نکالا۔

"کون سا ٹکڑا لو گے؟" الفریڈ نے پوچھا

"وہ جو دائیں جانب رکھا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ اب میں اپنے ٹکڑے کو یہاں اٹھا کر رکھتا ہوں۔ دیکھتے ہیں کہ قسمت کس کا ساتھ دیتی ہے۔"

اپنے سینڈوچز کھاتے ہوئے ان کی نظریں شکر کے دونوں ٹکڑوں پر جمی ہوئی تھیں جو ایک دوسرے سے تقریباً ایک فٹ کے فاصلے پر رکھے ہوئے تھے۔ فوراً ہی ایک مکھی کہیں سے اُڑتی ہوئی آئی اور میز پر بھنبھنانے لگی۔ شکر کے کسی بھی ٹکڑے پر بیٹھے بغیر غائب ہوگئی۔ جلد ہی ایک دوسری مکھی نمودار ہوئی۔ ایک لمحے ادھر اُدھر اُڑتی رہی اور پھر الفریڈ کے ٹکڑے پر بیٹھ گئی۔

"تم پھر جیت گئے۔" نک نے کہا اور بیس ڈالر کا نوٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"آؤ ایک مرتبہ اور کوشش کریں۔" الفریڈ نے کہا۔

"ٹھیک کہتے ہو۔ مگر تم نے ہر شرط مجھ سے تقریباً زبردستی لگوائی ہے۔"

"اب ہمیں اپنے سفر پر روانہ ہو جانا چاہیئے۔" بلیزر بولا۔ "تاکہ شام ہونے سے پہلے سارا ٹوگا پہنچ جائیں۔"

الفریڈ اور بلیزر اٹھ کر مردوں کے ٹوائلٹ روم میں چلے گئے۔ نک کار کو وہیں قریب بنے ہوئے پٹرول پمپ تک لے گیا اور ٹینکی میں پٹرول بھروانے لگا۔ وہ الفریڈ اور بلیزر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ دونوں بڑے عجیب ساتھی تھے۔ اور نک کو شبہ تھا کہ ان کے درمیان محض آقا و ملازم کے تعلقات نہیں ہیں۔ بلیزر کی حیثیت ایک ملازم سے زیادہ محسوس ہوتی تھی کبھی کبھی تو ان پر ایک دوسرے کے پارٹنر ہونے کا شبہ ہونے لگتا تھا۔ اسی وقت اس نے دونوں کو کار کی طرف آتے دیکھا۔ بلیزر اس کے ساتھ اگلی سیٹ پر آ بیٹھا اور اسے کار کے خود کار نظام کے بارے میں سمجھانے لگا۔ نک نے جس کی بیشتر توجہ بلیزر کی طرف تھی پچھلی سیٹ پر الفریڈ کو سیٹ کی پیٹی کا ہُکّوا لگاتے سنا۔ پھر دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔

"کیا کر رہے ہو تم دونوں۔ کار آگے بڑھاؤ۔"

نک نے گاڑی اسٹارٹ کی اور ایکسپریس وے پر لے آیا۔ جب تک اس اجنبی کار کو چلانے میں اسے کچھ جھجک محسوس ہوتی رہی اس نے کار کی رفتار ہلکی رکھی۔

"یہ ٹرک سیدھی تقریباً چھتیس میل کے بعد سارا ٹوگا پہنچ جاتی ہے۔" بلیزر نے کہا۔

نک نے کار کی رفتار بڑھائی۔ پیر کے دباؤ میں اضافہ کرتے ہوئے وہ رفتار کو پچیس میل فی گھنٹہ تک لے آیا جو کہ اس سڑک کے لئے قانونی حد تھی لیکن پھر اس نے رفتار پچیس سے بڑھا کر ساٹھ تک کر دی۔

"کاروں کے نمبر پر ایک اور شرط بدتے ہو؟" الفریڈ کی آواز آئی

"میرا بٹوہ تو خالی ہو چکا ہے۔"

"لیکن میرا خیال ہے کہ میں نے تمہارے بٹوے میں ایک دس ڈالر کا نوٹ دیکھا تھا۔"

"ہاں ہے۔ لیکن مجھے سارا ٹوگا میں بھی تو خرچ کی ضرورت پڑے گی۔"

نک نے جواب دیا۔ "تم تو مجھ سے اتنی رقم جیت چکے ہو جتنی رقم شاید مجھے اس مضمون کے لکھنے کا معاوضہ بھی نہ ملے گی۔"

بلیزر نے ایک سگریٹ سلگایا اور خاموشی سے کش پر کش لینے لگا۔ الفریڈ بھی خاموش ہو گیا تھا۔ چند میل آگے جا کر نک نے ڈیش بورڈ کے اوپر لگے ہوئے شیشے میں پچھلی نشست کے عکس پر نگاہ ڈالی مگر اسے الفریڈ دکھائی نہیں دیا۔

"تم اس کی نکرمت کرو۔" بلیزر نے نرم لہجے میں کہا۔ "اگر تم اس سے شرط لگانے کے لئے تیار نہیں ہو تو پوچھ دو کہ خاموشی سے سونے کو ترجیح دے گا۔"

"کیا تمہیں اس کی ملازمت اختیار کئے بہت دن گذر گئے ہیں؟" نک نے پوچھا

"ہاں تقریباً ایک سال ہو چکا ہے۔ وہ بہت اچھا باس ہے اور کام

بھی کچھ زیادہ نہیں ہے۔" بلینر نے جواب دیا۔

وہ دو کاروں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ہائی وے بالکل صاف تھی۔ غیر ارادی طور پر نک نے کار کی رفتار بڑھانا شروع کر دی جو کہ جلد ہی نیتھ میل سے گذر کر ستر میل فی گھنٹہ تک پہنچ گئی۔ تب اسی وقت انھوں نے اپنے پیچھے سائرن کی آواز سنی۔ نک نے عقبی شیشے پر نگاہ ڈالی۔

"لعنت ہو۔" ٹریفک پولیس ہالے تعاقب میں آ رہی ہے۔"

بلینر بھی مزے میں کچھ بڑبڑانے لگا۔ پھر اس نے نک سے کہا۔

"تم چالان کا کاغذ لے لینا۔ مسٹر الفریڈ جرمانے کی رقم ادا کر دیں گے۔"

انھوں نے کار روک لی۔ ریاستی ٹریفک پولیس کا کنسٹبل اپنی موٹر سائیکل سے اُتر کر کار کے پاس آیا اور لائسنس طلب کیا۔ نک نے گھوم کر پچھلی سیٹ کی طرف دیکھا اور چونک سا گیا۔

"ارے الفریڈ کہاں ہے؟ کیا وہ فرش پر سو رہا ہے؟" اس نے بلینر سے پوچھا۔ بلینر نے بھی پلٹ کر پچھلی سیٹ کی طرف دیکھا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے

"وہ تو یہاں نہیں ہے۔ نہ جانے کہاں غائب ہو گیا۔ سیٹ کی پٹی اسی طرح بندھی ہوئی ہے لیکن وہ خود غائب ہے۔"

"یہ سب کیا معاملہ ہے؟" کانسٹبل نے پوچھا

"ہم اپنا ایک ساتھی گم کر بیٹھے ہیں۔" نک نے کار سے اُتر کر پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا۔ الفریڈ کار کے فرش پر بھی نہیں تھا۔ وہ سچ مچ کہیں غائب ہو گیا تھا۔

"تمھارا مطلب ہے کہ تم اسے راستے میں کہیں چھوڑ آئے ہو؟" کانسٹبل نے کہا

"نہیں۔ وہ کار کے اندر تھا۔" بلینر نے اصرار کیا۔ اس کا چہرہ بالکل سپاٹ نظر آ رہا تھا۔

"میں نے بھی اسے اندر بیٹھے دیکھا تھا۔" نک نے تائید کی۔ "ہم اس سے باتیں بھی کرتے رہے تھے۔" نک اپنے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ اس کے ذہن میں برمودا پینی کے تصور کے ساتھ ہی اپنی فیس کے بیس ہزار ڈالر کا خیال بھی آ رہا تھا۔ اور اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے دونوں چیزیں ہر لمحہ اس سے دور سے دور تر ہوتی جا رہی ہیں۔ "وہ بہت چھوٹے قد کا آدمی ہے۔" اس نے کہا۔ "اور میں جانتا ہوں کہ کچھ کاروں کی پچھلی سیٹ ایسی ہوتی ہے جس کے ذریعے کار کی ڈکی میں بھی داخل ہوا جا سکتا ہے۔ غالباً وہ وہیں چھپا بیٹھا ہو گا۔" اس نے جلدی سے ڈکی کھول کر دیکھی مگر اس کے اندر ایک فالتو ٹائر اور ایک جیک کے سوا کوئی چیز نہیں تھی۔ بلینر جھک کر کار کے نیچے جھانک رہا تھا۔ نک نے بھی اس کی پیروی کی لیکن الفریڈ کار کے نیچے بھی نہیں تھا۔

"ممکن ہے وہ اس وقت کود گیا ہو جب ہم نے کار روکی تھی؟" بلینر نے کہا۔ "حالانکہ میں نے دروازہ کھلنے کی آواز تک نہیں سنی۔"

"جب تم نے کار روکی تو اس سے کوئی شخص باہر نہیں نکلا تھا۔" کانسٹبل نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "مگر اب اس مذاق کو ختم کرو۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تمھاری کار کی پچھلی سیٹ سے کتنے لوگ غائب ہو گئے۔ تمھیں ہر حال کار مقررہ رفتار سے زیادہ تیز چلانے کے جرم میں جرمانہ بھرنا ہی پڑے گا۔"

کانسٹبل نے چالان تیار کیا اور نک کو مجبوراً دل ہی دل میں اعتراف کرنا پڑا کہ الفریڈ ایک ایسی کار کی پچھلی سیٹ سے گویا ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا جو کہ ستر میل فی گھنٹے کی رفتار سے اڑی چلی جا رہی تھی۔

**

سال کے گیارہ مہینوں میں سارا ٹوگا۔ جس کی آبادی بیس ہزار نفوس سے زیادہ نہیں تھی۔ ایک خاموش اور پُرسکون قصبے کا منظر پیش کرتا تھا۔ حدیہ کہ پہلے اس کے پہاڑی چشموں کے صحت بخش پانی میں غسل کرنے اور اس کی تر و تازہ ہواؤں میں بیماری سے شفایاب ہونے کی جو شہرت پھیلی ہوئی تھی وہ بھی کچھ ماند پڑ چکی تھی۔ زیادہ سے زیادہ صرف اگست کے مہینے میں۔ جبکہ گھوڑ دوڑ کا سیزن شروع ہوتا تھا۔ کچھ گرمی دیکھنے میں آتی تھی جو اپنے شاندار ماضی کا ایک سایہ تو ہی رہ گئی تھی۔ اب وہ بات نہیں تھی کہ اگست کے مہینے میں ہر ہوٹل و موٹل سے تعلق رکھنے والے سارا ٹوگا کی طرف کھنچے چلے آتے تھے اور جی بھر کر ہر قسم کی تفریح میں حصہ لیتے تھے۔ جس میں قمار بازی کو ایک نمایاں مقام حاصل تھا۔ بھی اس گئی گذری حالت میں بھی اگست کی اس سہ پہر کو قصبے میں چہل پہل دیکھ کر نک ویلوٹ اندازہ لگا سکتا تھا کہ ماضی میں یہاں کی رونق کس شان و شوکت کی مالک ہو گی

اس نے ہیوگو بلینر کو گڈین ہوٹل پر اتار دیا اور خود اپنے لئے ایک کمرے کی تلاش میں روانہ ہو گیا۔ بغیر پہلے سے ریزرویشن کرائے کوئی کمرہ ملنا مشکل تھا لیکن سر دست اسے رات گذارنے کے لئے کسی کمرے سے زیادہ کچھ دوسری باتوں کی فکر تھی۔ یونین ایونیو پر ایم کے درختوں کے سائے میں کچھ گھوڑوں کے ذریعے چلائے جانے والے اوپن ٹریلر کھڑے ہوئے تھے اور نک کو یہ دیکھ کر بھی قدرے حیرت ہوئی کہ گھوڑ دوڑ کا میدان قصبے کے مرکزی علاقے سے بہت قریب واقع ہوا تھا۔ بعد میں ممکن تھا کہ اسے ریس کورس دیکھنے کا شوق بھی ہوتا لیکن فی الحال اسے جینی کرافٹ سے ملنے کی ضرورت زیادہ تھی۔ اس نے کار گرانڈ یونین ہوٹل کے قریب ایک پارکنگ پلاٹ پر کھڑی کی اور جینی کی تلاش میں ہوٹل کے اندر داخل ہوا۔

وہ اپنے کمرے میں نہیں تھی لیکن اِدھر اُدھر دیکھنے پر وہ ہوٹل کی کافی شاپ میں مل گئی۔

"مجھے خوشی ہے کہ تم آ گئے۔" جینی نے نک کو دیکھتے ہی کہا۔ "کوئی پریشانی تو پیش نہیں آئی۔؟"

"اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ تمھارے ذہن میں پریشانی کا تصور کیا ہے؟" نک نے جواب دیا۔ "الفریڈ کا زار غائب ہو گیا ہے اور اپنے ساتھ برمودا پینی بھی لے گیا ہے۔"

"تمھارا مطلب ہے کہ وہ بھاگ گیا ہے؟"

"نہیں میرا وہی مطلب ہے جو میں نے کہا۔" نک نے جواب دیا اور اسے تمام واقعہ کہہ سنایا۔

وہ آدمی بلینر گڈین ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اس نے آخر میں بتایا "اور یہ توقع کر رہا ہے کہ شاید اسے الفریڈ کی جانب سے کوئی پیغام یا ہدایت موصول ہو۔ بعد میں مجھے اس سے ملنے بھی جانا ہے۔"

"یہ کیسی طرح کی کوئی ترکیب ہو گی۔" جینی نے کہا۔ "الفریڈ پہلے ایک بیٹ کلب میں جادو اور ہاتھ کی صفائی کے کھیل دکھایا کرتا تھا اس کے علاوہ وہ دوسروں کی آواز اور طور طریقوں کی نقل بھی بڑی کامیابی سے کیا کرتا تھا۔ اس نے ہمیں پینی اس لئے دکھائی تھی کہ تمھارا ردِ عمل دیکھ سکے۔ جب اس نے ہمیں پینی میں دلچسپی لیتے دیکھا تو اندازہ کر لیا کہ تمہیں میں نے اس کی بازیابی پر مقرر کیا ہے اور پینی کو تمھارے قبضے میں آنے سے بچانے کے لئے غائب ہو گیا۔"

"مگر کیسے؟ اور اب میں اسے کہاں تلاش کروں؟"

"یہ سوچنا تمھارا کام ہے اور میں اسی کام کے لئے تمہیں بیس ہزار ڈالر ادا کر رہی ہوں۔"

"ٹھیک کہتی ہو۔" نک نے کچھ ناگواری سے کہا

"اپنے آپ کو موردِ الزام مت ٹھہراؤ۔ الفریڈ بہت چالاک آدمی ہے۔"

"میرے پاس اسے تلاش کرنے کا صرف ایک ہی راستہ رہ گیا ہے اور وہ یہ کہ پہلے مجھے جلد حالات کا علم ہو۔ مثلاً آخر وہ کیا بات ہے جس نے اس برمودا پینی کو اتنا اہم بنا دیا ہے۔ کیا تمھارے خیال میں ابھی وقت نہیں آیا کہ تم مجھے سارے حالات سے مطلع کر دو۔"

جینی نے کچھ ہچکچاتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر جیسے کسی فیصلے پر پہنچتے ہوئے بولی "شاید تم ٹھیک کہتے ہو۔ مجھے تمہیں تمام حالات بتا دینا چاہئیں یہ قصہ اب سے چند برس پہلے برمودا میں شروع ہوا۔ میرے والد جیسی کرافٹ ہیملٹن کے دولت مند افراد میں شمار ہوتے تھے۔ میری ماں کا انتقال ہو چکا تھا اور میں اپنے والدین کی واحد اولاد تھی چنانچہ فطری طور پر ڈیڈی مجھے بہت چاہتے تھے۔ ڈیڈی کی ایک سب سے بڑی کمزوری پوکر کا کھیل تھا۔ وہ ہفتے میں ایک دن اپنے نصف درجن کے قریب دوستوں سے جو سب کے سب ان ہی کی طرح امیر تھے پوکر کھیلا کرتے تھے۔ یہ کھیل عام پوکر جمعے کی رات کو شروع ہوتا تھا اور کبھی کبھی ہفتے کی صبح تک جاری رہتا تھا۔"

"کیا وہ عموماً ہارتے رہتے تھے یا جیت میں؟"

"وہ زیادہ تر جیتتے تھے۔ پھر ایک رات بہت ہی بڑا کھیل شروع ہوا جس میں میز پر رقم کی تعداد ایک لاکھ ڈالر سے بھی زیادہ بڑھ گئی۔ میرے ڈیڈی بھی کھیل رہے تھے۔ ڈیڈی کے علاوہ دوسرے کھیلنے والوں میں الفریڈ اور کنا ڈا کا بسنے والا مسٹر برین جنٹوند بھی شامل تھا۔ وہ برابر چال پر چال چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے کھلاڑی ایک ایک کر کے پیچھے ہٹتے گئے۔ پھر جب ڈیڈی اور الفریڈ نے چال کی رقم اور بڑھا دی تو برین کی جیبیں بھی خالی ہو گئیں اس پر اس نے کہا کہ وہ قرض کی تحریر دینے پر تیار ہے۔ بہرحال قصہ مختصر یہ کہ کھیل کے خاتمہ پر میرے ڈیڈی ... اور الفریڈ دونوں کے پاس ایک ایک برمودا پینی تھی جس پر برین نے اپنے چاقو سے اپنے کچھ مخصوص نشانات بنا دیئے اور ان میں سے ہر پینی گویا ساٹھ ہزار ڈالر قرض کی رسید کی طرح سے تھی۔"

"لیکن پینی کیوں؟ کیا قرض کی رسید کاغذ پر نہیں لکھی جا سکتی تھی۔"

"وہ ۱۹۷۱ء کا زمانہ تھا اور اس وقت یہ پینی نئی نئی چلی تھی۔ اور برمودا میں اختیاری سکے کا نظام صرف ایک سال پہلے اپنایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ برین کناڈا کا ایک مشہور بزنس مین تھا جو قرض کی عام دستاویزات کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا اس سے اس کی ساکھ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ ویسے حالانکہ تک قرض کی وصولیابی کا تعلق تھا یہ پینیاں کوئی قانونی حیثیت نہیں رکھتی تھیں۔ لیکن اسی طرح قرض کی عام رسید بھی بیئرر طیکہ وہ قانونی طور پر اور مقررہ سرکاری کاغذ پر نہ لکھی گئی ہو کوئی قانونی حیثیت نہیں رکھتی ہے۔"

"لیکن اب سے پہلے قرض کی رقم برین سے وصول کیوں نہیں کر لی گئی؟"

"میرے ڈیڈی اور الفریڈ ۱۹۷۱ء کے اگست میں برین سے یہاں سارا ٹوگا میں ملے تھے۔" جینی نے بتایا۔ "لیکن برین نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ ابھی اپنے قرض کی رقم وصول نہ کریں۔ اس نے کہا کہ وہ اپنا تمام روپیہ کناڈا کی مختلف کانوں میں لگا چکا ہے اور اگر ڈیڈی اور الفریڈ رقم کی واپسی پر اصرار نہ کریں تو تھوڑی ہی مدت میں ان کی رقم دگنی ہو جائے گی۔ چونکہ دونوں کو اپنی گرہ سے تو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑ رہا تھا اس لئے وہ اس شرط پر راضی ہو گئے۔ معاہدے کے مطابق اس سال اگست میں رقم کی ادائیگی ہونا تھی۔ اور اب ہر حصے کی قیمت ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔"

"بہت بڑی رقم ہے۔" نک نے کہا۔ "مگر تمھارے ڈیڈی کہاں ہیں؟"

"چند ماہ پہلے جب ان کے حصوں کی رقم کی پوری مقدار کا علم ہوا تو اس کے فوراً بعد ہی میرے ڈیڈی کو میامی بیچ میں کسی کار والے نے کچل کر مار دیا اور خود بھاگ گیا اور مجھے شبہ کیا بلکہ یقین ہے کہ انہیں یا تو الفریڈ نے خود قتل کیا ہے یا کسی سے کرایا ہے۔"

"کیا اس پینی کے لئے؟"

"ہاں اس پینی کے لئے۔" جینی نے جواب دیا۔ "برین جانتا ہے کہ میرے ڈیڈی اور الفریڈ دونوں عادی قسم کے جواری ہیں چنانچہ اگر الفریڈ دونوں پینیاں اس کے سامنے پیش کرے اور یہ کہانی سنائے کہ اس نے دوسری پینی میرے ڈیڈی سے پوکر کھیل میں جیت لی ہے تو برین کسی شک و شبہ کے بغیر اسے دونوں پینیوں کی رقم ادا کر دے گا۔"

"لیکن پینی تو تمھارے پاس ہے تم نے مجھے دکھائی بھی تھی؟"

"ہاں میرے ڈیڈی نے اسے ایسی جگہ چھپا دیا تھا جہاں سے الفریڈ

لئے تلاش نہیں کر سکا لیکن یہ حقیقت ہے کہ میرے والد کو قتل کیا گیا اور ان کے جسم پر پہنے ہوئے کپڑوں کو پھاڑ کر تلاشی لی گئی اور بعد میں ہمارا گھر بھی تلاشی کے سلسلے میں تلپٹ کر دیا گیا۔ مجھے یہ یقین دلانے کے لئے کافی تھی کہ اس جرم کے پیچھے الفریڈ کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ چنانچہ اگر میں اسے کسی اور طرح پکڑ کر قانون کے سامنے نہیں لا سکتی کہ اسے اس کے جرم کی سزا دلوا سکوں تو کم سے کم یہ تو کر سکتی ہوں کہ اس کی پینی حاصل کر کے لئے ایک خطیر رقم وصول کرنے سے باز رکھوں۔"

"میں لوگوں کو قتل نہیں کیا کرتا۔" نک نے بتایا

"میں نے بھی تم سے اسے قتل کرنے کو نہیں کہا ہے۔ میں صرف اس کی پینی چُروانا چاہتی ہوں۔"

"لیکن ممکن ہے کہ وہ جب تک زندہ ہے اسے اپنے ہاتھ سے جانے دینا پسند نہ کرے۔" نک نے کہا۔ "وہ پہلے ہی اپنے آپ کو ایک چالاک آدمی ثابت کر چکا ہے۔"

جینی کرافٹ نے کچھ ایسی نگاہوں سے نک کی طرف دیکھا جن سے کسی قدر حقارت نمایاں تھی۔

"اس نے تمہارے ساتھ جو کچھ کیا وہ ہاتھ کی صفائی اور فریب کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔" وہ بولی۔ "اور اگر تم ایسی معمولی باتوں سے دھوکا کھا سکتے ہو تو مجھے شبہ ہے کہ تم اپنی فیس حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکو گے یا نہیں۔"

"ہاتھ کی صفائی سے تمہارا کیا مطلب ہے؟"

"رجسٹریشن پلیٹ کے نمبر کے بارے میں اس کی شرط لگانا قطعاً کوئی ایسی بات نہیں تھی جس میں ہار جیت کا امکان برابر ہو۔ بلکہ پچھتر فیصدی اس بات کا امکان تھا کہ الفریڈ ہی جیتے گا۔ تم اس ترکیب کا حسابی قاعدہ کسی بھی معیاری قمار بازی کی کتاب دیکھ کر معلوم کر سکتے ہو۔ کبھی اسکارنی کی کتاب "رہنمائے قمار بازی" دیکھنے کا اتفاق ہو تو اسے غور سے پڑھنا تم دیکھو گے کہ رجسٹریشن پلیٹ نمبر کی ترکیب ہی نہیں بلکہ وہ تکڑے کے ٹکڑوں والی ترکیب بھی اس میں درج ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ بھی کسی طرح کی ترکیب تھی؟" نک نے حیرت سے پوچھا۔

"یقیناً۔" جینی نے اثبات میں سر ہلایا۔ "شرط لگانے سے کچھ وقت پہلے تکڑے کے ان دونوں ٹکڑوں پر گھتیوں کو بھگانے والا محلول لگایا جاتا ہے۔ پوٹے مربع ٹکڑے پر نہیں بلکہ اس کے صرف ایک حصے پر۔ جب الفریڈ نے شرط کی بات شروع کی ہوگی تو دونوں ٹکڑوں کا دوا لگا ہوا حصہ اوپر ہوگا۔ پھر جب تم نے دونوں میں سے ایک ٹکڑے کا انتخاب کر لیا تو اس نے اپنے ٹکڑے کو اٹھا کر دوسری جگہ رکھنے کے بہانے اس کا دوا لگا ہوا رُخ نیچے کی جانب کر دیا۔ نتیجہ وہی نکلا جو نکلنا چاہیئے تھا دوا کی بُو کی وجہ سے تکھی تمہارے ٹکڑے پر نہیں بیٹھی اور اس کے ٹکڑے پر بیٹھ گئی۔"

"مجھ پر لعنت ہو۔" نک بڑبڑایا

"جب تک کوئی ترکیب معلوم نہ ہو صرف اسی وقت تک پُراسرار رہتی ہے معلوم ہو جائے تو اس میں کوئی خاص بات نظر نہیں آتی۔"

"لیکن وہ چلتی کار سے کس ترکیب کے ذریعے غائب ہوا ہوگا؟" نے پوچھا۔ "اس بارے میں کچھ اندازہ لگا سکتی ہو؟"

"نہیں۔ میں نے اس قسم کی بات پہلی مرتبہ سنی ہے۔" جینی نے کہا۔

لیکن نک یہ بات پہلے بھی سن چکا تھا۔ بلکہ بالکل حال میں۔ گلویا لئے اخبار سے کچھ اسی قسم کی خبر پڑھ کر سنائی تھی۔

"یہاں کہیں کوئی پبلک فون ہوگا؟"

"معلوم نہیں۔ مگر پھر پینی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟"

"تم برین سے کب ملاقات کر رہی ہو؟"

"کل صبح ریلنگ میوزیم میں۔ ٹھیک دس بجے۔"

"میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔" نک نے جواب دیا

❋❋

آخر نک کو ہالی ڈے ان نامی ہوٹل میں ایک کمرہ مل ہی گیا۔ اس نے اپنے کمرے میں پہنچتے ہی گلویا کو فون کیا۔

"کیا بات ہے نک؟ خیریت تو ہے؟" گلویا نے گھبرا کر پوچھا۔ نک جب کبھی باہر ہوتا تھا تو عام طور پر گلویا کو فون نہیں کرتا تھا اس لئے گلویا کا پریشان ہونا فطری بات تھی۔

"کوئی بات نہیں۔ میں بالکل خیریت سے ہوں۔" نک نے اطمینان دلایا "مجھے تھوڑی سی معلومات درکار ہیں۔ تمہیں اخبار کی وہ خبر یاد ہے جس میں ایک ہچی لفٹ لینے والا کار کی پچھلی سیٹ سے غائب ہو گیا تھا۔؟"

"ہاں۔"

"ذرا وہ اخبار جلدی سے تلاش کرو اور مجھے پوری خبر پڑھ کر سناؤ۔"

گلویا نے ریسیور رکھ دیا اور پھر چند منٹ کے بعد وہ اخبار لے کر واپس آئی۔ ——— اخبار کی خبر بالکل وہی تھی جو گلویا نے اسے پڑھ کر سنائی تھی۔ اس میں سفید لباس پہنے ہوئے ایک ہچی کا ذکر تھا جسے ایک کار والا نے لفٹ دی تھی اور وہ کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر خدا اور مذہب کی باتیں کرنے کے بعد اچانک غائب ہو گیا تھا۔ اس واقعے کا انکشاف ایک پروفیسر ڈراؤٹ نے کیا تھا جو البانی کی میٹرو پولیٹن یونیورسٹی میں عوامی معتقدات کا مضمون پڑھاتے تھے۔

"شکریہ گلویا۔ مجھے یہی معلوم کرنا تھا۔" نک نے کہا

"گھر کب تک واپس آ رہے ہو؟" گلویا نے پوچھا

"شاید کل رات تک۔ بشرطیکہ حالات میرے اندازے کے مطابق رخ اختیار کیے۔"

"اپنی حفاظت سے غافل نہ ہونا۔"

"میں کبھی اپنی حفاظت سے غفلت نہیں کرتا۔" نک نے جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔

پھر اس نے اسٹیٹ یونیورسٹی کو فون کیا۔ پتہ چلا کہ گرمی کے موسم میں پروفیسر صاحب یونیورسٹی میں موجود نہیں ہوتے بہرحال نک ان کے گھر کے فون کا نمبر معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر تیسری فون کال میں اس کی پروفیسر صاحب سے بات ہوئی۔

"میں جانتا ہوں۔" پروفیسر ڈراؤٹ نے کہا۔ "وہ خبر بڑی سنسنی خیز ثابت ہوئی ہے اور پورے ایک ہفتے تک لوگ فون کر کے یا تو اس کی تفصیلات معلوم کر رہے ہیں یا پھر خود کوئی اسی قسم کا واقعہ سنا رہے ہیں۔ شاید تمہیں بھی کسی ایسے ہی گمشدگی کے کیس سے سابقہ پڑ چکا ہے۔؟"

"ہاں پڑ تو چکا ہے۔" نک نے تسلیم کیا۔ "مگر میں پہلے آپ سے دو تین سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ اخبار میں لکھا ہے کہ آپ عوامی اعتقادات کے پروفیسر ہیں؟"

"درست ہے۔"

"دوسرے الفاظ میں کیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ اس قسم کی باتوں پر یقین نہیں رکھتے؟"

"نہیں یہ ضروری تو نہیں ہے۔" ڈراؤٹ نے محتاط انداز میں جواب دیا۔ "عوامی اعتقادات اکثر کسی نہ کسی مسخ شدہ حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں۔"

"میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں پروفیسر کہ آیا ان گمشدگی کی خبروں پر یقین کیا جا سکتا ہے۔؟"

"ہاں ایک حد تک۔ تمہیں یہ بات معلوم ہونا چاہیئے کہ اس قسم کی ابتدائی رپورٹیں نوجوان بلکہ نوعمر افراد کی جانب سے موصول ہوتی تھیں۔ ایسے لڑکے اور لڑکیاں جو نشہ آور چیزوں کے استعمال کے عادی ہوتے ہیں۔"

"اوہ۔ کیا اس سے یہ وضاحت ہو جاتی ہے کہ وہ کس طرح غائب ہو گیا؟"

"میرے خیال میں تو ہو جاتی ہے۔" پروفیسر نے جواب دیا۔ "یہ نوعمر لڑکے لڑکیاں جس وقت کاروں میں گھومنے نکلتے ہیں اس وقت وہ عموماً نشے میں ہوتے ہیں اور چونکہ نشے کی حالت میں مختلف چیزوں کا کوئی صحیح احساس باقی نہیں رہ جاتا۔ اس لئے یہ قطعی ممکن ہے کہ کسی ایسے ہی ڈرائیور نے ایک پیدل سفر کرنے والے کو لفٹ دی ہو۔ پھر اترتے کہیں اتارا بھی دیا ہو۔ اور نشے میں ہونے کی وجہ سے یہ بات یاد نہ رہی ہو۔ بعد میں اس نے بالکل یہی محسوس کیا ہو کہ جس شخص کو اس نے لفٹ دی تھی وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھتے بیٹھتے غائب ہو گیا۔ اور اگر ایک مرتبہ اس قسم کی کوئی خبر عام ہو جائے تو عموماً یہی ہوتا ہے کہ کچھ دوسرے لوگ بھی اپنے اسی قسم کے تجربات بیان کرنے لگ جاتے ہیں۔"

"اور آپ کے خیال میں گمشدگی کی واردات کا یہی حل ممکن ہو سکتا ہے؟" نک نے پوچھا۔ وہ پروفیسر صاحب کا یہ جواب سن کر خاصا مایوس ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جس وقت الفریڈ کار میں سے غائب ہوا تو وہ خود بالکل ہوش و حواس میں تھا اس کے علاوہ کوئی دوسری توجیہہ کیا کی جا سکتی ہے۔"

"شاید نہیں۔" نک نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا اور پروفیسر صاحب کا شکریہ ادا کر کے ریسیور رکھ دیا۔

اگرچہ اس وقت سہ پہر ختم ہونے کے قریب تھی لیکن نک ویلوٹ پیدل ہی سارٹوگا ریس کورس کی طرف چل دیا جو وہاں سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر لنکن ایونیو کے قریب واقع تھا۔ جس وقت وہ گیٹ پر پہنچا تو اس دن کی آخری ریس اسی وقت ختم ہوئی تھی۔ وہ گیٹ سے باہر نکلنے والوں کے چہروں کو غور سے دیکھنے لگا۔ ان میں کچھ چہرے جوش و مسرت سے چمک رہے تھے تو کچھ پر کہری افسردگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ گویا ان کے چہرے ان کے گذرے ہوئے دن کی داستان سنا رہے تھے اس نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنی جیب سے بہت سا مارہ ٹکٹ نکال کر پھینکے اور آگے بڑھ گیا۔ فوراً ہی ایک دوسرا شخص آگے بڑھا اور ان ٹکٹوں کو اٹھا اٹھا کر غور سے دیکھنے لگا۔ شاید اس توقع میں کہ اس شخص نے غلطی سے کوئی ایسا ٹکٹ بھی پھینک دیا ہو جس پر ریس جیتی جا چکی تھی۔ نک ویلوٹ یہاں اس امید میں آیا تھا کہ ممکن ہے یہاں اسے کار سے حیرت انگیز طور پر غائب ہونے والے الفریڈ کی صورت نظر آ جائے۔ لیکن وہ چھوٹے قد کا آدمی اس بھیڑ میں کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ آخر جب گذنے والا ہجوم کم ہونے لگا تو نک نے مزید تلاش ترک کر دی اور گرین ہوٹل کی جانب ہیوگو بلیز سے ملنے روانہ ہو گیا۔

❋❋❋

وہ قوی ہیکل شخص اپنے کمرے میں ہی تھا۔ اس نے دروازہ کھول کر نک کو اندر آنے کے لئے کہا اور پھر بولا۔

"میں فون پر کسی سے بات کر رہا ہوں۔ ابھی ایک منٹ میں آتا ہوں۔"

نک نے اسے فون پر گفتگو کرتے سنا اور باتوں سے اندازہ لگایا کہ وہ نیویارک میں کسی سے بات کر رہا ہے اور اسے الفریڈ کی گمشدگی کے بارے میں بتا رہا ہے۔ جب اس نے ریسیور رکھ دیا تو نک نے پوچھا۔

"الفریڈ کی کوئی خبر ملی؟"

"بالکل نہیں۔ وہ تو اس طرح غائب ہو گیا جیسے اسے زمین نے نگل لیا ہو۔" "پھر کیا تم یہاں قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

"کیوں نہیں۔" بلیز نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔ "مجھے اگلے دو ہفتوں تک کی تنخواہ مل چکی ہے اور میرا کام صرف اتنا تھا کہ یہاں اس کے ساتھ رہوں۔ ایسی صورت میں یہی توقع کر سکتا ہوں کہ وہ جلد یا بدیر ضرور آئے گا۔"

"کھانا کھانے چلتے ہو؟" نک نے اس سے پوچھا۔ بلیز نے اثبات میں جواب دیا۔ اور جس وقت وہ نیچے ہوٹل کے ڈائننگ روم میں کھانا کھا رہے تھے تو نک کے خیالات کہیں اور ہی تھے وہ سوچ رہا تھا کہ دوسری پینی الفریڈ کے پاس تھی اور وہ غائب ہو چکا ہے۔ پینی اس وقت تک نہیں چرائی جا سکتی۔ جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو کہ الفریڈ اس وقت کہاں ہے

"ان گذشتہ چند برسوں میں سارا لوگا میں بہت تبدیلی آچکی ہے" بلینر کہہ رہا تھا۔ "وہ مقام جو پہلے قمار بازی کا ایک کلب تھا اب ایک میوزیم بن چکا ہے۔ بہت سے بڑے بڑے ہوٹل بند ہو چکے ہیں حد تو یہ ہے کہ پہاڑی چشموں میں غسل کرنے کو بھی صحت کے لئے نقصان دہ قرار دیا جا رہا ہے۔"

"لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی جگہ تو ایسی ہوگی جہاں اب بھی پوکر کھیلا جاتا ہو؟" نک نے کہا

"ہاں کیوں نہیں۔ کیا تمہیں پوکر سے کوئی دلچسپی ہے؟"

"ہو سکتی ہے۔" نک کو کناڈا کا رہنے والا برین اور اس کی پوکر سے دلچسپی یاد آرہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر برین نے یہاں پر جینی اور الفریڈ سے ملنا طے کیا ہے تو یہ عین ممکن ہے کہ وہ بھی سارا لوگا پہنچ چکا ہو اور شاید کسی ایسی جگہ مل جائے جہاں پوکر کا کھیل ہو رہا ہو۔

چنانچہ رات کا کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں کرائے پر لی ہوئی کار میں بیٹھے اور نار تھروے کے شمال میں واقع ایک گیسٹ ہاؤس میں پہنچے۔

"یہاں پہلے قمار بازی ہوتی تھی۔" بلینر نے بتایا۔ "ممکن ہے اب بھی ہوتی ہو آؤ اندر چل کر دیکھیں۔"

وہ نک کو ساتھ لے کر گیسٹ ہاؤس کے عقبی حصے میں ایک بڑے کمرے میں پہنچا۔ یہاں ایک بڑی سی سبز رنگ کی میز پر پوکر کا کھیل جاری تھا۔ کچھ اور میزوں پر دوسرے کھیل بھی ہو رہے تھے لیکن دلچسپی کا مرکز پوکر کی میز ہی تھی۔ نک نے میز کے گرد بیٹھے ہوئے افراد کے چہروں کو دیکھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید ان میں سے کوئی برین ہو۔ میز کے گرد بیٹھے ہوئے لوگ ایک دوسرے کو نام لے کر مخاطب کر رہے تھے۔ نک نے غور سے ان کی باتیں سنیں۔ لیکن میز پر برین نام کا کوئی آدمی معلوم نہیں ہوتا تھا۔

کیا اس قصبے میں اس جگہ کے علاوہ کہیں اور جوا نہیں ہوتا؟ اس نے بلینر سے پوچھا

"مجھے یاد آرہا ہے کہ آرنج ڈالر نامی کلب کے عقبی کمرے میں بھی جوا ہوتا تھا۔" بلینر نے جواب دیا

"چلو پھر وہاں چل کر دیکھتے ہیں۔" نک نے کہا۔

آرنج ڈالر ایک پرانے فیشن کا کلب تھا جو براڈوے پر مزید شمال کی جانب واقع تھا۔ یہاں قمار بازی کے کمرے میں کچھ زیادہ ہجوم تھا اور اسی حساب سے شور بھی زیادہ ہو رہا تھا۔ نک کو فوراً احساس ہوا کہ وہ صحیح جگہ پہنچ گیا ہے۔ کیونکہ اسی وقت کھیل کی میز پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے ایک دوسرے شخص کو جو کافی طویل قامت معلوم ہوتا تھا۔ اور دروازے کی جانب سے پشت کئے بیٹھا تھا برین کہہ کر مخاطب کیا۔

"کیا تم یہاں ٹھہرنا چاہتے ہو۔؟" بلینر نے پوچھا۔

"ارادہ تو ہے۔"

"پھر میں ریس کورس جا رہا ہوں۔ میں تاش کے بجائے گھوڑوں پر رقم ہارنے کو ترجیح دیتا ہوں۔"

"رات میں ریس؟"

"ہاں یہاں ایک ایسا ریس کورس بھی ہے جس میں گھوڑا گاڑیاں دوڑتی ہیں اور وہ بھی رات کے وقت۔" بلینر نے جواب دیا۔

بلینر چلا گیا تو نک کچھ دیر پوکر کا کھیل دیکھتا رہا۔ ایک کھلاڑی نے اسے کرسی پیش کرنا چاہی مگر نک نے شکریے کے ساتھ انکار کر دیا۔ وہ یہاں جوا کھیلنے نہیں بلکہ برین سے بات کرنے آیا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد برین ایک تھکی ہوئی انگڑائی لے کر اپنی کرسی سے اٹھا اور اپنے چپس کیش کرانے لگا۔ نقدی لے کر وہ کمرے کے ایک گوشے میں بنی ہوئی بار کی طرف بڑھا۔ نک بھی اس کے پیچھے چلا۔

"تمہارا نام برین چٹ ونڈ ہے نا۔؟" اس نے پوچھا۔

برین طویل قامت خوبصورت آدمی تھا۔ اس کے سر کے کافی بال سفید ہو چکے تھے اور نفاست کے ساتھ سر کے پیچھے کی جانب کاڑھے گئے تھے۔ وہ اپنے ہر انداز سے دولت مند آدمی معلوم ہو رہا تھا۔

"ہاں میرا یہی نام ہے۔" اس نے جواب دیا۔ "کیا میں تمہیں جانتا ہوں؟"

"میرا نام نک ویلوٹ ہے۔ اور میں تمہاری ایک وقت کار جینی کرافٹ کے لئے کچھ کام کر رہا ہوں۔"

"اچھی لڑکی ہے وہ۔" برین نے کہا۔ "مجھے اس کے والد کی موت کی خبر پا کر افسوس ہوا تھا۔"

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ کل صبح وہ اور تم ملاقات کرنے والے ہو۔"

"ٹھیک ہے ہمیں ایک کاروباری معاملہ طے کرنا ہے۔"

"اور الفریڈ کازار۔"

"الفریڈ۔ کیا تم اسے بھی جانتے ہو۔؟"

"ہاں میں اسی کے ساتھ نیو یارک سے یہاں تک آیا ہوں۔"

"یہ سن کر خوشی ہوئی کہ وہ بھی آگیا ہے میں کسی تلاش میں تھا۔"

"میں ذرا اور بے تکلفی سے کام لینا چاہتا ہوں مسٹر برین۔" نک نے کہا۔ "مجھے الفریڈ اور مرحوم جیسی کرافٹ سے تمہارے کاروباری تعلق کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے اور میں ان دونوں ہر مود اپنیوں کے بارے میں بھی واقف ہوں۔"

"اوہ۔ اور اس بارے میں تمہاری دلچسپی کی نوعیت کیا ہے؟" برین نے پوچھا۔

"میں مس جینی کرافٹ کے مفاد کا نگراں ہوں۔ اور میرے لئے یہ بات جاننا بہت اہم ہے کہ آیا الفریڈ نے آج تم سے رابطہ قائم کیا ہے

یا نہیں۔"

"میں نے تمہیں ابھی بتایا کہ میں خود بھی اسے تلاش کر رہا ہوں۔" برین نے کچھ ناگواری سے جواب دیا۔ "اگر تم کوئی غنڈہ ٹائپ آدمی ہوا اور جینی نے تمہیں اس لئے ملازم رکھا ہے کہ اسے اپنی رقم کی وصولیابی کے بارے میں شبہ ہے تو اس سے کہہ دینا کہ میں اپنی زبان کا پابند ہوں اور یہاں اپنا قرض ادا کرنے ہی آیا ہوں۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" نک نے یقین دلایا۔ "مس جینی صبح تم سے حسب وعدہ ملاقات کریں گی۔"

اور یہ کہہ کر وہ برین سے رخصت ہو کر باہر آگیا۔ بلینر کار لے جا چکا تھا۔ نک کو ایک ٹیکسی پکڑ کر گرانڈ یو نین ہوٹل جانا پڑا۔ جہاں جینی ٹھہری ہوئی تھی۔ ٹیکسی میں سفر کے دوران اس کے ذہن میں ایک ایسا امکان آئے بغیر نہ رہ سکا جس کی طرف جینی نے بھی کوئی توجہ نہیں دی تھی۔ الفریڈ کازار کے علاوہ ایک شخصیت اور بھی تھی جسے جیسی کرافٹ کو قتل کرنے اور پینی چرانے سے فائدہ پہنچ سکتا تھا۔

اگر برین اپنا قرض ادا کرنے سے قاصر تھا تو اس سے زیادہ اس بات میں اور کون تھا جو جیسی کرافٹ کو قتل کر کے اس کی پینی واپس حاصل کرنا چاہتا ہو۔

❋❋

ہر چند نک کو یہ امید نہیں تھی کہ جینی تمام رات اپنے کمرے میں بیٹھی جاگتی رہے گی۔ لیکن اس کے باوجود جب اس کی دستک پر اندر سے کوئی ردعمل ظاہر نہیں ہوا تو نک کو تشویش ہونے لگی۔ یوں تو ایسے کئی مقامات تھے جہاں وہ جا سکتی۔ مثلاً گھوڑا گاڑیوں کی دوڑ کسی تھیٹر میں یا پھر کسی پہاڑی چشمے میں غسل کرنے۔ اور وہ واپس جانے کے لئے گھومنے ہی لگا تھا کہ اس کے کانوں میں کمرے کے اندر سے ایک بہت ہی ہلکی سی آواز آئی۔

"جینی۔" اس نے پکارا۔ "کیا تم اندر ہو۔؟"

وہ ہی آواز پھر آئی۔ اور اس مرتبہ نک نے پہچان لیا۔ وہ کسی کے کراہنے کی آواز تھی۔ نک نے دروازہ کھولنا چاہا مگر وہ مقفل تھا۔

"جینی۔" نک نے پھر پکارا۔

"میری مدد کرو۔" دروازے کے دوسری جانب سے جینی کی کمزور آواز ابھری۔

"کیا تم دروازہ کھول سکتی ہو۔" نک نے پوچھا۔

چند لمحوں کا توقف گزرا اور پھر دروازہ کھل گیا۔ جینی کرافٹ ہاتھ سر پکڑے ڈگمگاتے قدموں سے دیوار کا سہارا لینے کی کوشش کر رہی تھی۔

"وہ میرا انتظار کر رہا تھا نک۔" وہ بولی۔ جیسے ہی میں اندر داخل ہوئی اس نے میرے سر پر وار کیا۔"

"وہ کون تھا۔"

"میں اسے دیکھ تو نہیں سکی۔ لیکن وہ سوائے ــــ"

اس کی نظریں فرش پر پڑے ہوئے پرس اور اس کے اندر کی بکھری ہوئی چیزوں پر پڑیں۔ وہ اپنے گھٹنوں پر گر گئی اور پرس کو اچھی طرح ٹٹول کر دیکھا۔

"الفریڈ۔ اس نے میری برمودا پینی چرا لی۔" وہ بولی۔

"تمہیں یقین ہے کہ پینی چوری ہو چکی ہے۔"

"مجھے پورا یقین ہے۔ میں نے اسے پرس کے اندر لگے ہوئے استر میں چھپا دیا تھا۔"

"مجھے افسوس ہے کہ میں اس سے پہلے یہاں نہیں پہنچ سکا۔"

جینی کا چہرہ مایوسی کا مرقع بنا ہوا تھا۔

"اب دونوں پینیاں اس کے قبضے میں پہنچ چکی ہیں۔"

"یا پھر دونوں میں سے کوئی بھی اس کے پاس نہیں۔"

"کیا۔" جینی چونکی۔

"کیا تم نے اس امکان پر بھی غور کیا کہ برین بھی تمہارے ڈیڈی کا قاتل ہو سکتا ہے۔" نک نے جواب دیا۔ اور اسی نے کسی طرح الفریڈ کو کار سے غائب کرا دیا۔ اور یہاں آکر تم پر بھی حملہ کیا۔ تاکہ اس طرح اسے اپنے قرض کی بھاری رقم ادا نہ کرنا پڑے۔"

"لیکن وہ بہت دولت مند آدمی ہے۔"

"کیا واقعی ہے۔؟" نک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "میں آج رات اس کے ساتھ تھا۔ وہ بہت جلد پوکر کی میز سے اٹھ گیا۔ اور وہاں کچھ زیادہ بڑی رقموں کا داؤں بھی نہیں لگ رہا تھا۔"

"لیکن مجھے اب بھی یقین ہے کہ یہ حرکت الفریڈ کی ہے۔ کاش تم اسے تلاش کر سکو۔"

"یہ جاننے کے لئے کہ اس وقت وہ کہاں ہے مجھے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ وہ کار سے کیسے غائب ہوا۔" نک نے کہا۔ "یقین اور جب سے یہ واقعہ پیش آیا ہے میں برابر اس پر غور کر رہا ہوں۔ عجیب بات یہ ہے کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے غلط آدمی غائب ہو گیا ہو۔ اگر الفریڈ کی بجائے بلینر غائب ہوا ہوتا تو میں سمجھ جاتا کہ اس نے کیا ترکیب استعمال کی تھی۔"

مگر جینی اس کی بات نہیں سن رہی تھی۔ وہ اب بھی اپنے پرس کو گھور رہی تھی۔ اور مایوسی سے سر ہلاتی جا رہی تھی۔

"میں اب کیا کروں گی نک۔" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"کل صبح تم برین سے اسی طرح ملاقات کرنا جیسا کہ طے پایا تھا۔ اس طرح جیسے کہ پینی ابھی تک تمہارے پاس ہے۔ سوچا

ہوں کہ ہم دونوں کو اس سے ملنے کے لئے جانا چاہئے۔"

❋❋

قصبے کے لوگ آہستہ آہستہ بیدار ہونے لگے۔ اگرچہ ان میں سے بیشتر ابھی تک گزشتہ رات کے خمار سے چُور تھے۔ کافی شاپ میں نک ویلوٹ اور جینی کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا۔

"وہاں میوزیم میں کیا ہوتا ہے؟" نک نے پوچھا۔ "ایک کاروباری ملاقات کے لئے ایسی پبلک جگہ کا انتخاب عجیب سی بات ہے۔"

"ہر روز صبح دس بجے وہ گزشتہ دن کی رسیں فلم دکھاتے ہیں۔" جینی نے بتایا۔ "مجھے برین سے وہیں ملنا ہے۔ لیکن رقم وصول کرنے کے لئے ہم کہیں اور بھی جا سکتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ اب میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جسے دے کر میں برین سے رقم لے سکوں۔"

"تم اس بارے میں پریشان مت ہو۔" نک نے کہا۔ "اگر الفریڈ کے پاس دونوں پینیاں ہیں تو وہ بھی ضرور اس جگہ برین سے ملنے کیلئے آئے گا۔ اور اگر اس کے پاس کوئی پینی نہیں ہے تو اس کا لازمی مطلب یہ ہوگا کہ وہ برین نے حاصل کر لی ہیں۔"

"اور تم وہ دونوں پینیاں میرے لئے حاصل کر لوگے؟"

"ہاں دونوں پینیاں اور اس کے لئے تمہیں کوئی مزید رقم بھی خرچ نہیں کرنا پڑے گی۔ گویا ایک پینی کی قیمت میں تمہیں دو پینیاں مل جائیں گی۔"

دس بجنے سے پہلے نیشنل میوزیم میں کافی لوگ جمع ہو چکے تھے۔ میوزیم ریس کورس کے بالمقابل واقع ہوا تھا۔ نک نے جینی کو اپنے سے آگے جانے دیا اور اس تاریک کمرے کے پاس کھڑا ہو گیا۔ جہاں گزشتہ دن کی ریسوں کی فلم دکھائی جانے والی تھی۔ وہ ایک الماری کے پاس کھڑا ہوا جس میں ریس میں جیتی ہوئی بہت سی ٹرافیاں رکھی ہوئی تھیں مگر اس کی نظریں میوزیم کے صدر دروازے پر جمی ہوئی تھیں جہاں سے لوگ اندر داخل ہو رہے تھے۔ ابھی اسے انتظار کرتے ہوئے چند منٹ ہی گزرے تھے کہ برین اندر داخل ہوا اور ادھر اُدھر دیکھے بغیر اس کمرے کے اندر داخل ہو گیا جہاں فلم دکھائی جانے والی تھی۔ اس کے ایک دو منٹ کے بعد ہی گو بلینیر نے میوزیم میں قدم رکھا۔

ٹک صرف ایک لمحے کے لئے ہچکچایا۔ یہ پورا کیس ابتدا سے اب تک ایک جُوئے کی بازی ہی معلوم ہو رہا تھا۔ رجسٹریشن پلیٹ کے نمبر شکر کے مربع ٹکڑے۔ گھوڑے۔ اور تاش۔ اور اب وقت آ گیا تھا کہ وہ ایک چال چل کر قسمت آزمائے۔

"بلینیر۔" اس نے آہستہ سے آواز دی۔ "ادھر دیکھو۔"

بلینیر کے قدم رُک گئے۔ وہ کچھ ہچکچایا۔ اور پھر نک کی جانب بڑھ گیا۔ "کیا بات ہے۔؟" اس نے پوچھا۔

"ذرا ایک منٹ کو ادھر آؤ۔" نک نے مردانہ ٹوائلٹ روم کی جانب اشارہ کیا۔ "بہت ضروری بات کہنا ہے۔"

بلینیر کچھ حیران کچھ الجھا ہوا سا مردانہ ٹوائلٹ روم میں داخل ہوا تو نک اس کے پیچھے تھا۔ چند لمحوں کے بعد نک اکیلا ٹوائلٹ روم سے باہر آیا اور اس کمرے کی جانب چل دیا جہاں فلم دکھائی جا رہی تھی۔ جینی ٹھیک اسی وقت برین کے ساتھ واپس آ رہی تھی۔

"نک اب بتاؤ میں کیا کروں۔؟" اس نے آہستہ سے کہا۔

"برین رقم ادا کرنے کے لئے تیار ہے مگر اسے دونوں پینیاں درکار ہیں۔"

"تم ذرا ایک منٹ یہاں ٹھہرو۔" نک نے برین سے کہا۔ "اور پھر جینی کا ہاتھ پکڑ کر مردانہ ٹوائلٹ روم کی طرف لے چلا۔

"ذرا اندر چلو۔" وہ بولا۔ "میں تمہیں مسٹر ہیوگو بلینیر سے ملانا چاہتا ہوں۔"

اس نے دروازہ اس حد تک کھول دیا کہ جینی فرش پر پڑے ہوئے بیہوش آدمی کو دیکھ سکے۔ "لیکن نک۔" جینی حیرت سے بولی۔ "یہ بلینیر تو نہیں ہے۔ یہ تو الفریڈ کا زار ہے۔"

نک مُسکرایا۔

"میں نے ابھی ابھی اپنے آپ سے ایک شرط جیتی ہے۔" وہ بولا۔ "اور یہ ہیں تمہاری دو بر مودا پینیاں۔"

❋❋

اور پھر اسی دن نک ویلوٹ اور جینی سارا ٹوگا سے کار کے ذریعے روانہ ہو گئے۔ ان کے لئے سیزن مختم ہو چکا تھا۔ جینی نے بانڈز کی وہ موٹی گڈیاں جو برین نے اسے دی تھیں نک کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"ان بانڈز کی موجودہ قیمت بازار میں ڈھائی لاکھ ڈالر سے بھی زیادہ ہے۔"

"برین ایک ایماندار آدمی ثابت ہوا ہے۔"

"ہاں۔" جینی نے اثبات میں سر ہلایا۔ "جبکہ یہ ہی بات الفریڈ کے بارے میں نہیں کہی جا سکتی۔ لیکن تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ بلینیر اصل میں الفریڈ ہے اور ان لوگوں نے وہ کار سے گمشدگی والا ڈرامہ کس طرح انجام دیا تھا۔"

"جب میں پہلی مرتبہ اس چھوٹے قد اور بڑی عمر والے آدمی سے ہوٹل جا کر ملا تو اس نے صرف اتنا کہا تھا کہ وہ ہی الفریڈ کا زار ہے اور میں نے اس پر یقین کر لیا۔ لیکن بالکل شروع سے ہی مجھے کوئی بات بڑی عجیب سی محسوس ہو رہی تھی۔ بلینیر کا بار بار اسے باس کہنا ان کے باہمی تعلقات کے فرضی پن کو زیادہ نمایاں کر رہا تھا۔

پھر اس جعلی الفریڈ نے مجھے دو وجوہات سے وہ بر مودا پینی [illegible]

[illegible] کا موقع دیا۔ اوّل تو یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا میں اس سے کوئی دلچسپی [illegible] ہوں یا نہیں۔ اور دوسری وجہ یہ کہ وہ مجھے اس بارے میں احمق بنا سکیں [illegible] اصل میں پینی کس کے پاس ہے۔ جب اپنے تاثرات چھپانے کی کوشش [illegible] باوجود۔ میری پینی سے دلچسپی ان پر ظاہر ہو گئی تو انھوں نے سمجھ لیا کہ [illegible] نے میری خدمات حاصل کی ہونگی اور پھر انھوں نے ایک بہت ہی [illegible] سادی ترکیب سے کام لیا۔ جعلی الفریڈ نے اپنی پینی اصلی الفریڈ [illegible] بلینیر کے سپرد کر دی اور پھر خود غائب ہو گیا۔ اور ظاہر بات ہے کہ اگر [illegible] یہ خیال کر رہا ہوتا یا کرتا رہتا کہ پینی بھی اس الفریڈ کے ساتھ ہی چلی [illegible] تو اسے کہاں سے چُرانے کی کوشش کرتا۔ جبکہ حقیقت میں پینی مجھ سے [illegible] فٹ کے فاصلے پر تھی اور اتنی محفوظ تھی جتنی کسی بینک کے لاکر میں بھی [illegible] ہو سکتی۔"

"لیکن وہ جعلی الفریڈ غائب کیسے ہوا۔؟" جینی نے سوال کیا۔

"انھوں نے مجھے ایک ایسی کار چلانے کا موقع دیا جس کے سسٹم [illegible] میں ناواقف تھا۔ میں نے انھیں کار کی طرف آتے دیکھا اور پھر جعلی [illegible] ڈ کے پچھلی سیٹ کی جانب سے آہٹ محسوس کی جبکہ وہ اپنی سیٹ [illegible] پٹی کا بکسوا لگا رہا تھا۔ اس کے بعد اسٹارٹ زور سے دروازہ بند کیا۔ مجھے [illegible] بات سے اندازہ کر لینا چاہئے تھا۔ کیونکہ زیادہ فطری اور آسان بات [illegible] ی کہ وہ پہلے دروازہ بند کرتا اور بعد میں پیٹی کا بکسوا لگاتا۔ مگر میں [illegible] دقت کار کے سسٹم کو سمجھنے کی طرف متوجہ تھا اور اس بات پر زیادہ [illegible] نہیں کیا۔ اور یہ سمجھا کہ الفریڈ پچھلی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا ہے۔

اس دوران اصلی الفریڈ جس نے بلینیر کا نام اختیار کر رکھا تھا [illegible] ی توجہ دوسری جانب رکھنے کے لئے مسلسل کار کے بارے میں کچھ نہ کچھ [illegible] نا رہا۔ پھر میں نے کار اسٹارٹ کی اور ڈرائیو کرنے لگا۔ اس دوران الفریڈ [illegible] وا پچھلی سیٹ سے برابر مجھ سے مخاطب ہی جبکہ حقیقت یہ تھی کہ پچھلی [illegible] ٹ کا مسافر فکار میں سوار ہی نہیں ہوا تھا اور وہیں رہ گیا تھا۔ اس [illegible] ام ختم ہو چکا تھا۔ اس نے کوئی ٹیکسی پکڑی ہوگی اور واپس نیو یارک [illegible] گیا ہوگا۔"

"لیکن وہ آواز۔"

"تم نے مجھے خود بتایا تھا کہ الفریڈ ایک نائٹ کلب میں [illegible] شے [illegible] مانا تھا۔ دوسروں کے طور طریقوں اور آوازوں کی کامیاب نقلیں [illegible] کرتا تھا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اسے اس کے علاوہ وہ فن بھی آتا تھا [illegible] یک لکڑی کے پتلے سے باتیں کرنے والوں کو آتا ہے۔ وہ ایک لکڑی [illegible] انسانی پتلے سے باتیں کرتے ہیں۔ اور پتلا ان کی باتوں کا جواب دیتا [illegible] جبکہ حقیقت میں اس پتلے کے مُنہ سے نکلنے والی باتیں بھی ان ہی کی [illegible] تا ہیں۔ مگر وہ اس فنکاری سے بولتے ہیں کہ سُننے والوں کو وہ باتیں [illegible] کے مُنہ سے نکلتی سُنائی دیتی ہیں۔ الفریڈ نے کار میں اسی فن کا مظاہرہ [illegible] کیا تھا۔ وہ اگلی سیٹ پر میرے برابر بیٹھا ہوا جعلی الفریڈ کے لب و لہجے میں اس طرح بولتا رہا کہ مجھے وہ آواز پچھلی سیٹ کی طرف سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اور میں یہ ہی سمجھا کہ الفریڈ مجھ سے باتیں کر رہا ہے۔ اگرچہ میں سکا عکس کار کے اندر لگے ہوئے شیشے میں نہیں دیکھ رہا تھا لیکن سمجھ یہ ہی رہا تھا کہ وہ پیچھے موجود ہے۔

میرا خیال ہے کہ ایک دن قبل اخبار میں ایک ہتھی کے کار کی پچھلی سیٹ سے غائب ہونے کی جو خبر آئی تھی اسے پڑھ کر ہی الفریڈ کے ذہن میں یہ چال چلنے کا خیال پیدا ہوا ہوگا۔ اور اس کا مقصد یہ ہی تھا کہ مجھے ایک جعلی الفریڈ کی تلاش میں بھیج کر وہ بر مودا پینی کو حفاظت کے ساتھ سارا ٹوگا لے جانے میں کامیاب ہو جاتے۔"

"لیکن پھر تمہیں بلینیر کے اصلی الفریڈ ہونے کا حال کیسے معلوم ہوا۔؟"

"تمہیں یاد ہے کہ میں نے گزشتہ رات کہا تھا کہ غلط آدمی غائب ہو گیا ہے۔ اس وقت بھی میں اسی امکان پر غور کر رہا تھا کہ مجھے کسی مِلی والے جیسی فنکاری سے احمق بنایا گیا ہے۔ لیکن اس تماشے کی ضرورت الفریڈ کو تھی اور وہ ہی غائب ہو گیا تھا اور مجھے یہ یقین کرنے میں دشواری پیش آ رہی تھی کہ دونوں ہی آدمی اس فن کو جانتے تھے۔ لیکن پھر مجھے یاد آیا کہ کل رات بلینیر مجھے ایک کلب میں چھوڑ کر جہاں برین موجود تھا خود کتنی جلدی بہانہ بنا کر رخصت ہو گیا تھا۔ ظاہر بات تھی کہ وہ یہ خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا کہ برین وہاں اسے دیکھ کر پہچان لے اور اسے اس کے اصلی نام سے پکار بیٹھے۔ پھر آج صبح بھی بلینیر ہی مینیجر میوزیم پہنچا جبکہ میں الفریڈ کے آنے کی توقع کر رہا تھا۔ اور میں نے یہ دیکھ کر ایک جواری کی طرح چال چلی۔ میں نے اسے مردانہ ٹوائلٹ روم میں لے جا کر بیہوش کر دیا۔ اور اس کی جیبوں کی تلاشی لی۔ اس کی جیب میں دونوں بر مودا پینیاں موجود تھیں۔"

"کیا وہ اب میرے پیچھے پڑ کر رقم چھیننے کی کوشش کرے گا۔؟"

جینی نے پوچھا۔

"مجھے اس میں شک ہے۔" نک نے جواب دیا۔ "وہ ایک جواری ہے اور جواری ہی کی طرح یہ بات اچھی طرح جانتا ہے کہ اب اسے مات ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی نہیں چاہے گا کہ پولیس تمہارے ڈیڈی کی موت کے بارے میں دوبارہ تحقیقات کرے۔ پھر بھی اگر وہ تمہیں پریشان کرنے کی کوشش کرے تو تم اسے گزشتہ رات اپنے اوپر حملہ کرنے کے الزام میں گرفتار کرا سکتی ہو۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کس طرح تمہارا شکریہ ادا کروں۔" جینی ممنونیت بھرے لہجے میں بولی۔ لیکن نک کے پاس اس سوال کا جواب تیار تھا۔

"پہلے تم میری باقی فیس ادا کرو۔ اور اس کے بعد ہم سوچیں گے کہ شکریہ ادا کرنے کے اور کون کون سے طریقے ممکن ہو سکتے ہیں۔"

❋

نک ویلوٹ کے مقابل جو عورت بیٹھی تھی وہ اب نوجوانی کی حدود سے خارج ہو چکی تھی مگر اُس کے لباس کی تراش خراش اور اس کا رکھ رکھاؤ اس قسم کا تھا جو دولت مند لوگ عمر کو پیچھے دھکیلنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

"آپ چیزیں چُراتے ہیں؟" وہ پوچھ رہی تھی۔

"بے قیمت چیزیں۔ نہ پیسہ نہ زیورات۔"

"تو کیا آپ میرے لئے ایک لکڑی کا انڈا چوری کر سکتے ہیں؟ ایک لکڑی کا رفو کرنے والا انڈا۔"

"میں سمجھا نہیں۔ یہ کیا چیز ہے؟"

اُس نے اپنا بڑے بڑے موتیوں والا پرس کھولا اور کتھئی رنگ کی انڈے سے مشابہ کوئی شے نکالی۔

"وہ اس طرح کا ہوگا۔"

جو شے اُس نے نک کو دی وہ واقعی لکڑی کا انڈا تھا جو مرغی کے انڈے سے بڑا اور بالکل بیضوی تھا اور قدرتی انڈوں کے برعکس اس کا ایک سرا قدرے گول نہیں تھا۔ اُس کے ایک جانب چھوٹا سا اُتھلا سوراخ تھا جہاں اُسے مشین میں پھنسا کر اتنی مہارت سے بنایا گیا ہوگا۔

"یہ تو رفو کرنے والا انڈا ہے۔" نک نے اُسے ہاتھ میں الٹتے پلٹتے ہوئے کہا۔

عورت جس کا نام کلیر تھرسبی تھا، سر ہلا کر بولی۔ "دراصل اسے رفو کرتے وقت کپڑے کے سُوراخ کے نیچے لگانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اب اس کا استعمال ختم ہو چکا ہے۔"

"تو اب یہ قیمتی نوادر میں شامل ہو گیا ہوگا؟"

"نہیں۔ کم از کم ان لکڑی کے انڈوں کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ البتہ جو انڈے ہاتھی دانت۔ سنگ مرمر اور سنگِ سیاہ سے بنائے گئے تھے وہ نوادر میں شمار ہوتے ہیں۔ میں نے آپ سے جس انڈے کی چوری کی بات کی ہے وہ تو لکڑی کا بنا ہوا ہے۔"

"یہ رفو کا انڈا [illegible] ملے گا؟"

"[illegible] جسے 'صحرا کا محل' کہا جاتا ہے۔ [illegible] یہ انڈا اس کی مالکہ اندرا سیمسن کے قبضے میں ہے اور میرے خیال میں وہ اسے اپنے سلائی کے ڈبے میں رکھتی ہے۔"

"پھر تو یہ آسان کام ہے۔" نک نے کہا

"اتنا آسان نہیں جتنا آپ سمجھ رہے ہیں۔ صحرائی محل میں اعلیٰ طبقے کے لوگوں کے لئے بے پناہ کشش ہے۔ اس لئے وہاں سیکورٹی کا انتظام بھی سخت ہے۔ ایک مجرد آدمی کو تو اور بھی شبہے کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ آپ کی بیوی ہیں جنھیں آپ ساتھ لے جا سکیں؟"

"میں کسی نہ کسی کو تو لے جا ہی سکتا ہوں۔"

"گڈ۔ میں بھی اس تفریحی محل میں پہنچنے والی ہوں۔ اس سے پہلے آپ کا کام ختم ہو جانا چاہیئے۔ جون میں وہاں کا موسم زیادہ اچھا نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ کو جگہ آسانی سے مل جائے گی۔"

اُس نے نک کو اُس کی پیشگی فیس ادا کی اور اُسے چھوڑنے اپنے ہوٹل والے کمرے کے دروازے تک آئی۔

ابتدا میں تو وہ ہوٹل کے بند کمروں میں کوئی سودے بازی نہیں کرتا تھا مگر اب کھلی فضا میں جاسوسی بڑی آسان ہو گئی تھی۔ اُسے بہرحال کلیر پر یقین کرنا ہی تھا کہ وہ خفیہ پولیس سے متعلق نہیں ہے اور اس کا بھید معلوم کرنے نہیں آئی ہے۔ اب اگر آپ اپنے موکلوں پر ہی اعتماد نہ کر سکیں تو اور کس پر کریں گے؟"

جب وہ گھر پہنچا تو گلوریا پچھلے احاطے میں اپنی سبزی کی کیاریوں میں پانی دے رہی تھی۔ "یہ جون میں اتنی شدید گرمی پڑ رہی ہے کہ الامان" وہ بولی۔ "یہ سبزیاں تو شاید کبھی نہیں پھلیں گی۔"

"فرض کرو کہ میں تمہیں چند روز کے لئے یہاں سے لے جانا چاہوں تو؟"

"یہاں سے؟" اُس نے مشکوک نظروں سے نک کی طرف دیکھا۔ "مگر کہاں؟"

"ایک تفریحی مقام پر۔ نیو میکسیکو کے صحرائی محل میں۔"

"گرمی اور صحرائی محل؟"

"ہاں ہاں۔ تمہیں وہ جگہ بہت پسند آئے گی۔"

"مگر نکی تم تو مجھے اپنے دورے پر کبھی ساتھ نہیں لے گئے؟"

"ہاں۔ مجھے اپنی اس کوتاہی کا احساس ہے۔ اسی لئے میں اس بار تمہیں لے جانا چاہتا ہوں۔"

گلوریا نے ایک نظر کیاریوں پر ڈالی اور کچھ سوچ کر بولی۔ "میرے خیال میں، مجھے کسی پڑوسن سے کہنا پڑے گا کہ وہ ہماری غیر موجودگی میں ان پودوں میں پانی دیا کرے۔"

اُن کا طیارہ البوقرق میں اُتر گیا، کیونکہ وہاں سے صرف مقامی فلائٹ سانتا فے جاتی تھی اور تاؤس کے لئے تو کوئی فلائٹ تھی ہی نہیں۔ نیچے درجۂ حرارت ۹۳ تھا اور گلوریا سوچ رہی تھی کہ

ش وہ گھر میں آرام سے بیٹھی رہتی۔

"کیا یہاں ہمیشہ اتنی گرمی پڑتی ہے؟"

"رات کو ٹھنڈک ہو جاتی ہے۔"

"مگر گرمی میں کوئی صحرائی محل جیسی تفریح گاہ میں کیوں آنا گوارا ے گا؟" پھر وہ اپنے سوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے بولی۔ "تم کسی سرکاری م سے آئے ہو نکی؟"

"کسی حد تک۔ مجھے یہاں ایک کام انجام دینا ہے۔"

انھوں نے ایئرپورٹ سے ایک کار کرائے پر لی اور سانتا فے کی بی سمت روانہ ہو گئے۔ وہاں سے انھوں نے تاؤس کا رُخ کیا۔ ابھی صحرائی ں دس میل دُور تھا۔ یہ محل پہاڑیوں کے دامن میں بنا ہوا تھا جس کی ٹیوں پر اب بھی برف جمی ہوئی تھی۔

"کتنی عجیب بات ہے۔ نیچے اتنی گرمی اور اوپر برف جمی ہے۔" ریا نے کہا۔

"ابھی سوئمنگ پول میں جا کر ساری گرمی دور کر لینا۔" نک نے ے اطمینان دلایا اور کار محل کے دوہرے گیٹ کے سامنے روک دی۔

ایک باوردی محافظ نے انھیں سلوٹ کیا اور پوچھا کہ اُن کی رویشن ہے یا نہیں۔ پھر اُس نے انھیں پارکنگ کی جگہ دکھائی۔

یہ جگہ واقعی محل نما تھی۔ مگر پارکنگ شیڈ کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا کہ اس وقت لوگ نہ ہونے کے برابر ہیں۔

انھیں جو کمرہ ملا اُس میں شیشے کا پھسلنے والا دروازہ تھا جو نگ پول کے رُخ پر کھلتا تھا۔ نک نے سامان کھولنے کی ذمہ داری گلوریا پرد کی اور خود لابی میں جائزہ لینے آ گیا۔ وہ خاص طور پر یہاں کی مالکہ اسیمسن سے ملنا چاہتا تھا۔

"مالک موجود ہیں؟" اُس نے رجسٹریشن ڈیسک کے پیچھے موجود ان سے پوچھا جس کے سینے پر اُس کا نام جمی کا بیج آویزاں تھا۔

"کوئی مسئلہ؟"

"نہیں۔ دراصل وہ ہمارا ایک مشترکہ دوست ہے۔"

"مسز اندرا سیمسن اُس کی مالکہ ہیں۔ اُن کے شوہر کا انتقال چکا ہے اس وقت تو وہ سوئمنگ پول پر ملیں گی۔ ارے! لیجئے وہ خود ا رہی ہیں۔"

نک نے اُس سمت دیکھا جس سمت اُس نے اشارہ کیا تھا اور ن رہ گیا۔ جو عورت اُس کی طرف آ رہی تھی وہ کلیر تھرسبی تھی۔ اُس وکلہ۔

مگر کیا واقعی وہ اُس کی موکلہ ہے؟ اُس نے دوبارا غور سے ا اور کچھ الجھن میں پڑ گیا۔

وہ کلیر سے حیرت انگیز طور پر مشابہ تھی مگر اُس کی چال میں کوئی ایسی بات تھی جو مختلف تھی۔ یہ عورت کچھ زیادہ با اعتماد معلوم ہوتی تھی۔

"معاف کیجئے۔" وہ بولا۔ "آپ اندرا سیمسن ہیں؟"

وہ رک گئی اور ہلکے سے مسکرا کر بولی۔ "جی ہاں! فرمایئے؟"

"میرا خیال ہے میں آپ کی ایک عزیز کو جانتا ہوں، اُن کا نام کلیر تھرسبی ہے۔"

"میری بہن ہے وہ۔ مگر آپ اسے کیسے جانتے ہیں؟"

"میرا نام نک ویلوٹ ہے اور میں ایک مشاورتی فرم میں کام کرتا ہوں۔ حال ہی میں نیویارک میں میری اُن سے ملاقات ہوئی تھی۔"

"بہت خوب! پچھلے سال ممی کے انتقال کے بعد سے میں نے اُسے نہیں دیکھا۔ کیا اُسی نے آپ کو یہاں کا بتایا تھا؟"

"انھوں نے ذکر کیا تھا۔ مگر انھوں نے مجھ سے آپ دونوں کی حیرت انگیز مشابہت کا حال نہیں بتایا ورنہ مجھے اتنی حیرت نہ ہوتی۔"

اندرا پھر مسکرائی۔ "ہماری ایک بہن اور ہے روز جو بچپن میں ہم سے بے حد ملتی تھی۔ لوگ ہم تینوں کو جڑواں سمجھتے تھے۔" اچانک اُس کے لہجے میں کاروباری چمک پیدا ہو گئی۔ "آپ یہاں کب تک قیام فرمائیں گے مسٹر ویلوٹ؟"

"میں اور میری بیوی چند روز آرام کی غرض سے یہاں آئے ہیں تاکہ دھوپ کھا سکیں۔"

"اچھا تو پھر خوب تفریح کیجئے۔" یہ کہہ کر وہ رجسٹریشن ڈیسک کی طرف بڑھ گئی۔

نک کو اندرا کی رہائش گاہ کا پتا چلانے میں زیادہ دیر نہ لگی۔ یہ دوہرے سوئمنگ پول کے دوسری جانب قدرے اونچائی پر بنی تھی اور اس طرح بقیہ گیسٹ ہاؤسوں سے الگ ہو گئی تھی۔ نک کو کوئی الارم کا نظام بھی نظر نہیں آیا۔ نک کے خیال میں اندر گھسنا کوئی مشکل نہیں تھا۔

وہ واپس اپنے کمرے میں آ گیا۔ گلوریا تیراکی کے لئے تیار تھی۔

"آؤ نکی! چلو ذرا دیر گرمی دور کریں۔"

"ہاں چلو!" آخر تفریح میں ہرج ہی کیا تھا۔

گلوریا پول میں تیرتی اور چھپاکے مارتی رہی اور نک ایک ادھیڑ عمر کے مرد سے باتیں کرتا رہا۔

"آپ پہلی بار آئے ہیں۔؟" مرد نے ایک لمبا میکسیکی سگار سلگاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں پہلی بار۔" نک نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ "بلکہ میں نے تو نیو میکسیکو ہی پہلی بار دیکھا ہے۔"

"بڑی خوبصورت جگہ ہے۔" مرد نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "میرا نام چارلی رابن ہے۔ میں انشورنس میں کام کرتا ہوں۔"

"آپ پیو بلو کی طرف گئے ہیں؟ عجیب طریقے سے رہتے ہیں

وہاں کے لوگ۔"

نک نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا: "ہم لوگ تو آج ہی آئے ہیں۔"

چارلی نے سینے کے سفیدی مائل بال کھجاتے ہوئے کہا: "تاؤس میں آپ رُکے تھے یا نہیں؟ وہاں ایک ہوٹل میں ایسی تصاویر ہیں جو مشہور مصنف ڈی ایچ لارنس نے بنائی تھیں۔ آپ اس نام سے واقف ہیں نا؟ وہ جنس پر کتابیں لکھتا تھا۔ بہت پہلے شاید وہ تاؤس میں رہا ہے۔"

"مجھے مناظر میں کچھ زیادہ دلچسپی نہیں ہے۔" نک بولا "ہم لوگ تو یہاں ذرا آرام کرنے آئے ہیں۔"

گلوریا پُول میں سے نکلی اور تولیے سے جسم خشک کرنے لگی۔ نک نے اس کا تعارف کروایا اور چارلی کو ایک پیگ کی پیشکش کی مگر اس نے انکار کر دیا۔ "میں اتنی جلدی ڈرنک نہیں کرتا۔ پانچ بجے سے پہلے یہ سگار ہی میرے ساتھی ہوتے ہیں۔"

نک کی توجہ ایک لیموسین نے اپنی طرف کھینچ لی۔ جو بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہو رہی تھی۔ چارلی میکسیکی سگاروں کی خوبیاں گنوانے میں مصروف تھا اور نک ایک فربہ اندام سفید بالوں والی عورت کو کار سے اُترتے دیکھ رہا تھا۔ وہ عورت اب اپنی باقی دو بہنوں کی طرح نوجوان اور خوبصورت تو نہیں تھی مگر نک کو یقین تھا کہ وہی ڈورتھی بہن۔

اندرا نے آگے بڑھ کر بہن کا استقبال کیا۔ دونوں بہنیں رسمی انداز میں گلے ملیں۔ نک انھیں اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئیں پھر گلوریا اور چارلی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

صحرائی محل میں — جو کچھ ہو رہا تھا نک کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اب تیزی سے کام کرنا ہوگا۔

□□

رات کو کھانے پر نک جان بوجھ کر چارلی کے قریب بیٹھا۔ وہ گلوریا کے لئے ایسا انتظام کرنا چاہتا تھا کہ اگر اُسے آدھے گھنٹے کے لئے یہاں سے جانا پڑے تو گلوریا تنہا نہ رہے۔ جیسا کہ اُسے توقع تھی اندرا سیمن نے اپنی بہن کے ساتھ کھانا کھایا جب اُس نے دیکھا کہ دونوں بہنوں کے سامنے شیمپین کی بوتل کھول دی گئی ہے تو وہ اٹھی: "میرے پیٹ میں کچھ گڑبڑ سی محسوس ہو رہی ہے۔" اُس نے گلوریا سے کہا: "میں ابھی آتا ہوں۔"

"اوہ نکی!"

"فکر نہ کرو۔ کوئی خاص بات نہیں ہے۔"

باہر ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ وہ جلدی سے سوئمنگ پُول کی طرف بڑھا۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کچھ لوگ اب بھی تیراکی کر رہے تھے۔ اُن میں سے ایک احمق — وہ جسٹر لیشن ڈیسک والا نوجوان تھا۔ غالباً کچھ ملازمین کو اس وقت تفریح کا وقت دیا جاتا تھا جب مہمان کھانے میں مشغول ہوں۔

اندرا کی رہائش گاہ کی پچھلی کھڑکیاں پُول سے نظر نہیں آتی تھیں۔ نہ ہی انھیں برقی گیٹ کا محافظ دیکھ سکتا تھا۔ نک ایک عادی چور کی طرح شیشہ کاٹ کر اندر گھس سکتا تھا۔ مگر اس کے بعد؟

اگر وہ لکڑی کا انڈا واقعی بے قیمت ہے تو پھر اُسے یقیناً لکڑی کے بکس میں رکھا گیا ہوگا؟ اُسے اپنی ماں کا خیال آیا جو اس ٹین ٹانکنے کے لئے اپنی خوابگاہ کی الماری میں سے سلائی بکس نکال کر لائی تھیں۔ مگر گلوریا اپنا سلائی بکس ڈائننگ روم کی الماری میں رکھتی تھی۔ نک کی ایک بوڑھی چچی باورچی خانے میں سلائی کیا کرتی تھیں۔ اندرا جیسی عورت یقیناً بے حد ضرورت کے تحت ہی کچھ سیتی ہوگی تو اس صورت میں اس کا سلائی بکس کہاں ہونا چاہئے۔؟ نک یہی سوچتا ہوا واپس ڈائننگ ہال میں آ گیا۔

"نکی! اب تمہاری طبیعت کیسی ہے؟" گلوریا نے پوچھا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔"

"جب تم گئے ہوئے تھے تو مسز اندرا سیمن نے تمام مہمانوں کو آج رات اپنے مکان میں مدعو کیا تھا۔"

نک خوش ہو گیا — "اچھا؟"

"ان کی دونوں بہنیں یہاں موجود ہیں۔ غالباً اسی لئے انھوں نے یہ تقریب رکھی ہوگی۔"

نک نے جلدی سے اندرا سیمن کی میز کی طرف دیکھا۔ اب وہاں تین عورتیں بیٹھی تھیں۔ کلیر تھربی بھی آ پہنچی تھی حالانکہ اُس نے نک سے کہا تھا کہ وہ دو ہفتے بعد آئے گی۔ اب ان تینوں کے ساتھ بیٹھنے سے ان کی شکل و صورت اور خدوخال کا فرق نمایاں ہو گیا تھا۔

"پارٹی یقیناً بڑی مزیدار رہے گی۔" چارلی بولا۔ "انھوں نے ہم سب کو بلا کر بڑی مہمان نوازی کا ثبوت دیا ہے؟"

نک نے چاروں طرف دیکھ کر کہا: "میرے خیال میں تو یہاں صرف سات یا آٹھ افراد ٹھہرے ہوئے ہیں۔"

"پھر بھی پارٹی میں لطف آئے گا۔" گلوریا نے کہا "چلو گے نا؟"

"بالکل۔"

رات کو پارٹی میں تینوں بہنیں کی توجہ کا مرکز تھیں۔ اندرا نے خاندانی غرور اور کچھ ڈرامائی لہجے میں اپنا اور تینوں بہنوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اُن کی دولتمند مگر حاکمانہ طبیعت کی مالک ماں نے اُن کی کس طرح پرورش کی۔ اُن کی ماں یورپین اسکولوں کی پڑھی ہوئی تھیں۔

"ہمارے ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی وہ ہمارے والد سے طلاق لے چکی تھیں۔" اندرا کہہ رہی تھی: "اس لئے ہم نے ہمیشہ گھر میں چار ہی افراد دیکھے۔ میں، روز، کلیر اور ماما۔"

"وہ اب بھی زندہ ہیں؟" شکاگو کے ایک بینکر نے سوال کیا۔

"اُن کا پچھلے سال انتقال ہو گیا۔" کلیر نے جواب دیا۔ "وہ ہمیں بہت یاد آتی ہیں۔"

"آپ تینوں بہنیں تو بے حد دولتمند ہوں گی۔"

بہنوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ نک ان نظروں کا مطلب نہیں سمجھ پایا۔ "اتنے تو نہیں ہیں جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔" روز تھربی نے کہا۔ وہ خاصی فربہ تھی مگر اپنی بہنوں کے آگے تو ڈبل ہی نظر آتی تھی۔ "ہم میں سے صرف اندرا کی شادی صحیح جگہ ہوئی تھی۔"

"صحیح شادی کا مطلب یہ ہے۔" میزبان بہن نے مسکرا کر وضاحت کی۔ "کہ مجھے طلاق دینے سے پہلے میرے دولتمند شوہر کا انتقال ہو گیا تھا۔ اُسی کی دولت سے یہ صحرائی محل قائم ہوا۔"

نک معذرت کر کے ٹوائلٹ میں چلا گیا۔ اُس کے کانوں میں گفتگو کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اُس نے جیب سے ننھا سا چاقو نکالا اور بائیں پائنچے کی اندرونی سلائی اُدھیڑنے لگا۔ پھر چاقو جیب میں رکھ کر وہ واپس ہال میں آ گیا۔

گلوریا اپنی میزبان کے قریب کھڑی تھی۔ "ایک گڑبڑ ہو گئی ہے۔" نک نے اُن سے کہا۔ "میرے پتلون کی سلائی اُدھڑ گئی ہے۔"

اندرا ہمدردی سے بولی: "آجکل درزی اتنی خراب سلائی کرتے ہیں کہ وہ چند روز بھی نہیں چل پاتی۔"

"میرے خیال میں ہمیں یہاں سے جانا پڑے گا۔" نک نے کہا "ہاں آپ سوئی دھاگا دے سکیں تو گلوریا آپ کے کمرے میں اُسے سی دے گی۔"

"کیوں نہیں۔ مجھے خود ہی یہ خیال آنا چاہئے تھا۔" اندرا ایک کمرے میں غائب ہو گئی۔ اور پھر ایک سُرخ سلائی بکس لے کر نکلی۔ "لیجئے اس میں سے جو دھاگا آپ لینا چاہیں، لے لیں۔"

دوسرے کمرے میں جا کر گلوریا نے بکس کھول کر اس میں سے پتلون کے رنگ کا دھاگا نکالا اور نک نے پتلون اُتار دی۔ "بڑی شرم آ رہی ہے مجھے۔"

"ظاہر ہے۔ کیا مجھے شرم نہیں آ رہی ہے۔"

اُسے توقع نہیں تھی کہ اندرا یوں اپنا بکس اُن کے حوالے کر دے گی۔ وہ تو صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ بکس ہے کس قسم کا اور کہاں رکھا رہتا ہے۔ بکس میں جھانک کر دیکھا تو وہ لکڑی کا انڈا اس میں موجود تھا۔ اُس نے ہاتھ ڈال کر وہ نکال لیا۔ گلوریا سلائی میں مشغول تھی۔ سارا کام اتنی آسانی سے ہو گیا تھا۔

جب وہ ہال میں واپس آئے تو نک نے کلیر تھربی کی طرف دیکھا مگر وہ نظر بچا گئی۔ شاید وہ ابھی ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ نک کو اس وقت تک انتظار کرنا ہوگا جب تک وہ خود اس سے بات کرنے میں کوئی خطرہ محسوس نہ کرے اور اس دوران سوائے اس کے اور کوئی کام نہ تھا کہ پارٹی کا لطف اُٹھایا جائے۔

□□

صبح تک کلیر تھربی نے اُس سے رابطہ قائم نہیں کیا تھا۔ اب نک پر اس لکڑی کے انڈے کے بارے میں تجسس سوار ہو گیا تھا۔ گلوریا پُول کے کنارے دھوپ کھا رہی تھی اور وہ اکیلا کمرے میں بیٹھا انڈے کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔ اس پر کچھ نہیں لکھا تھا۔ نہ ہی کوئی علامت تھی۔ وہ ٹھوس لکڑی کا تھا اور جب نک نے اُسے ہاتھ روم کے بیسن میں ڈالا تو وہ پانی میں تیرنے لگا۔ یہ اس انڈے کے بالکل مشابہ تھا جو کلیر تھربی نے نیویارک میں اُسے دکھایا تھا۔ اُس نے سوچا کہ تاؤس کا ایک چکر لگا آئے۔

"میں ابھی آتا ہوں۔" نک نے گلوریا سے کہا: "تم دھوپ میں زیادہ دیر نہ بیٹھنا۔"

گلوریا نے چہرہ اوپر اُٹھا کر اُس کی طرف دیکھا اور بے یقینی سے بولی: "ذرا محتاط رہنا نکی!"

تاؤس میں ایک ڈاکٹر کے ہاں سے نک نے انڈے کا ایکسرے کروایا۔ ڈاکٹر نے انڈا اسے دیتے ہوئے عجیب انداز میں کہا — "محض لکڑی ہے اور کچھ نہیں۔"

"میں یقین کرنا چاہتا تھا۔"

ڈاکٹر نے گھمبیر لہجے میں کہا: "لائیے دس ڈالر۔"

واپس جاتے ہوئے نک سوچ رہا تھا کہ دیکھیں اندرا کو انڈے کی گمشدگی کا کب پتا چلتا ہے اور پھر اُس کے کتنی دیر بعد اُسے نک کی پھٹی ہوئی پتلون یاد آتی ہے۔

وہ کار پارک کر کے اُترا تو گلوریا اُسے پُول پر نظر نہیں آئی مگر جب وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا تو وہ دوڑتی ہوئی آ رہی تھی۔ "نکی! ہمارے کمرے کی تلاشی لی گئی ہے۔ کسی نے ہمارے کپڑوں کو خوب جھاڑ کر دیکھا ہے۔"

"کوئی چیز غائب تو نہیں ہے؟" وہ تیزی سے اُس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

"میرے خیال میں تو نہیں۔ مگر سارا سامان اتنا بکھرا ہوا ہے کہ میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتی۔ میں بیس منٹ پہلے تک پُول پر تھی جب آئی تو کمرے کا یہ حال دیکھا۔"

نک نے دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا۔ جیسی کسی نے بھی تلاشی لی تھی بڑی مکمل تلاشی لی تھی مگر ہر چیز وہ بکھری ہوئی چھوڑ گیا تھا یہاں تک کہ اُس کا شیونگ کٹ بھی خالی کر کے ڈال گیا تھا۔ اُس نے ایک گہری سانس لی اور گلوریا سے بولا: "تم یہیں ٹھہرو اور کسی کو اندر نہ

آنے دینا۔ میں ابھی آیا۔"

"تم خطرے میں ہو۔ ہے نا نکی؟"

"یہ تو عام بات ہے۔" نک کو وہ انڈا یاد آیا۔ اسے ساتھ لیجانا ٹھیک نہیں تھا۔ کمرے میں چاروں طرف ایک نگاہ ڈالتے ہوئے وہ باتھ روم میں چلا گیا۔ اور ٹوائلٹ ٹینک کا ڈھکنا اٹھا کر انڈا اس میں ڈال دیا۔ یہ کوئی چیز چھپانے کے لئے بڑی عام سی جگہ تھی مگر اسے اُمید یہ تھی کہ تلاشی لینے والا اتنی جلد دوبارا نہیں آئے گا۔ "یہاں انتظار کرو۔" اس نے گلوریا سے کہا اور باہر نکل گیا۔

اُس نے ڈیسک پر جمی سے چارلی کے کمرے کا نمبر پوچھا اور اُس کے دروازے پر پہنچ کر دستک دی۔ چارلی نے دروازہ کھول دیا۔ اُس نے چارلی کے سینے پر ایک گھونسا رسید کیا اور اُسے دھکیلتا ہوا اندر پہنچ گیا۔ "کیا بات ہے؟" چارلی چیخا۔

"میں بھی یہی جاننا چاہتا ہوں۔ تم نے میرے کمرے کی تلاشی لی تھی۔"

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے۔"

"جھوٹ نہ بولو۔ میں نے اندر گھستے ہی تمہارے مخصوص سگار کی خوشبو سونگھ لی تھی۔"

چارلی کا چہرہ زرد پڑ گیا اور وہ بیٹھ گیا۔ "میرا خیال ہے مجھے کسی کے کمرے میں گھسنے اور تلاشی لینے کا تجربہ نہیں ہے۔ میں نے بڑی احتیاط سے راکھ وغیرہ تو صاف کر دی تھی۔ مگر بو کا خیال ہی نہیں آیا۔"

"تم کس لئے گئے تھے؟"

"ہم دونوں ایک ہی چیز کی تلاش میں ہیں۔"

"تمہیں یقین ہے؟"

"وہ چیز ایک انڈا ہے۔ ٹھیک ہے نا؟"

نک بھی بیٹھ گیا۔ "بہتر یہ ہوگا کہ تم صاف صاف بتا دو کہ تمہیں کیا کچھ معلوم ہے اور مجھے کیا معلوم ہونا چاہیئے۔"

"بڑی خوشی سے۔" چارلی نے ایک سگار سلگاتے ہوئے کہا۔ "تم نے کبھی سینڈھرسٹ ہیرے کا نام سُنا ہے؟ یا ایک چور مائک کا؟"

"نہیں۔" نک نے اعتراف کیا۔

"یہ ایک بہت قیمتی ہیرا ہے جو ایک مشہور برطانوی فلمی اداکارہ کی ملکیت تھا۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد یہ ہیرا ان تینوں بہنوں کی ماں کی ملکیت میں آگیا۔ پچھلے سال جب اُن کا انتقال ہوا تو یہ اُن کی باقی ماندہ چیزوں میں سے ایک تھا۔"

"پھر یہ کس کے حصے میں آیا؟"

چارلی مسکرا دیا۔ "چونکہ اس کی انشورنس میری فرم نے کی ہے، اس لئے میں بھی یہی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیں خود ابھی پتا چلا ہے کہ اُن کی ماں نے ہیرے کو وارثوں تک پہنچانے کا ایک عجیب و غریب طریقہ اپنایا تھا۔ یہ ہیرا ان تین لکڑی کے انڈوں میں سے ایک میں پوشیدہ تھا جو ایک جیسے تھے اور اُن کے سلائی بکس میں رہتے تھے۔ اُن کی وصیت میں لکھا تھا کہ ان کی تینوں بیٹیوں کو ایک ایک انڈا بچپن کے ان ایام کی یادگار کے طور پر ملے گا جب اس انڈے کی مدد سے اُن کی ماں، اُن کے کپڑے رفو کر دیا کرتی تھیں۔"

"انڈے میں ہیرا؟ کتنی عجیب سی بات ہے۔"

"مگر اتنی عجیب نہیں۔ دراصل بوڑھی مسز تھرسبی پُرانی یورپی تہذیب سے تعلق رکھتی تھیں۔ اُن کی کچھ اپنی روایتیں تھیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اگر مرغی گڈ فرائی ڈے کو انڈا دے اور وہ انڈا سو برس تک رکھا رہے تو اس کی زردی ہیرے میں تبدیل ہو جائے گی۔"

"تو آپ کو یہ نہیں معلوم کہ وہ ہیرے والا انڈا کس کے حصے میں آیا ہے؟"

اُس نے سر ہلا دیا۔ "ان کی ماں نے ہماری کمپنی کے سپرد ایک خط کیا تھا جسے اُن کی موت کے ایک سال بعد کھولا جانا تھا۔ اس خط میں انھوں نے تفصیل لکھ دی تھی۔ اُن میں سے ایک انڈا قدرے مختلف تھا گو بظاہر وہ بالکل یکساں نظر آتے تھے مگر اس مخصوص انڈے کے سوراخ میں اگر سوئی چبھوئی جائے تو انڈا اسپرنگ کی مدد سے خود بخود کھُل جائے گا اور ہیرا اندر موجود ہوگا۔"

"بہت خوب!" نک بڑبڑایا۔ وہ اس انڈے کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اُس کے کمرے میں موجود تھا۔ ممکن ہے ایکسرے میں ہیرا تو نظر نہ آئے لیکن اسپرنگ تو دکھائی دینا چاہیئے تھا اور اندرا سیمسن والے انڈے میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی۔ "اور وہ چور جس کا ابھی تم نے نام لیا تھا؟"

"وہ اس پیشے میں نیا ہے مگر خاصا ماہر معلوم ہوتا ہے۔ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ وہ صورت سے کیسا لگتا ہے۔ مگر میرے مخبروں نے بتایا ہے کہ وہ بھی یہاں موجود ہے۔ اور ہیرے کے چکر میں ہے۔"

"بڑی دلچسپ بات ہے۔ اور کلیر اور روز تھرسبی کیوں یہاں آئی ہیں؟"

"انھیں ایک اعتبار سے میں نے بُلایا ہے۔ جب میں نے مسز تھرسبی کا ایک سال پرانا خط پڑھا تو میں نے تینوں سے رابطہ قائم کرنا شروع کیا تاکہ دیکھوں ہیرا کس کے پاس ہے۔ میں نے کلیر اور روز سے بات کی اور ان دونوں نے انکار کر دیا۔ تب میں نے سوچا کہ ان دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹ بول رہی ہے تاکہ اس کی بہنیں حصہ نہ مانگنے لگیں اور حکومت بھی وراثت کا ٹیکس نہ عائد کر دے۔ چنانچہ میں نے یہاں آکر اندرا سے بات کرنے اور اُس کے انڈے کا خود معائنہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس طرح کم از کم ایک کے بارے میں تو اطمینان کر سکتا تھا۔"

"تم نے اندرا سے بات کر لی؟"

"نہیں۔ اس کی بہنوں کی آمد کے بعد اس کی ضرورت نہیں ہی۔ ظاہر ہے انھیں یقین ہوگا کہ ہیرا اندرا کے پاس ہے۔ تب ہی تو یہاں آئی ہیں۔"

"تو پھر تم نے میرے کمرے کی تلاشی کیوں لی؟"

"میں تمہاری شہرت جانتا ہوں ویلوٹ۔ میرے پاس تمہاری ی فائل ہے۔"

"تب تو تمہیں معلوم ہوگا کہ میں کبھی ہیرے نہیں چُراتا۔"

"دیکھو۔ میں نے سُنا تھا کہ ایک جواہرات کا چور بھی یہاں ہوا ہے۔ جب میں نے تمہیں دیکھا تو سوچا ممکن ہے تم آجکل دوہری دگی گزار رہے ہو۔"

"میں تو اپنی بیوی کے ساتھ چھٹیاں گزارنے آیا ہوں۔"

چارلی معنی خیز انداز میں بولا۔ "گلوریا تمہاری بیوی نہیں ہے۔"

نک کھڑا ہو گیا۔ اُس کی مسکراہٹ بڑی عجیب تھی۔ "نہیں؟ پھر اسے تم کیا کہو گے؟"

چارلی اپنی کرسی سے اُٹھا مگر اُس نے دیر کر دی تھی۔ ابھی ں کے منہ سے پہلا حرف بھی نہ نکلا تھا کہ نک نے اُس کے دو چار زوردار ونسے جڑ دیئے۔ وہ فرش پر لڑھک گیا۔

جب نک باہر نکلا تو چارلی کراہ رہا تھا۔

□□

نک کمرے میں واپس آیا تو گلوریا اپنے تیراکی کے لباس ں تھی۔ "اگر اتنی گرمی نہ ہوتی تو ہم لوگ ٹینس کھیلتے۔ کچھ لوگ کھیل ے ہیں۔"

"تم تو پُول میں ہی رہو تو بہتر ہے۔"

"تم نے معلوم کیا ہمارے کمرے کی تلاشی کس نے لی تھی؟"

"وہ چارلی کا کام تھا۔

اُس نے لابی میں جا کر کلیر تھرسبی کو فون کیا۔ اس کے کمرے کوئی جواب نہیں آیا۔ شاید وہ اپنی بہنوں کے ساتھ ہو۔ وہ تو چاہتا کہ جلد از جلد وہ انڈا اس کے حوالے کر کے بقیہ فیس لے اور گلوریا ساتھ واپس چلا جائے۔

بالآخر اُس نے اندرا اور روز کو تلاش کر ہی لیا۔ وہ دونوں ں کورٹ میں تھیں۔ مگر کلیر وہاں نہیں تھی۔ تب وہ کلیر کی رہائش گاہ رف گیا۔ شاید وہ واپس آگئی ہو۔ اس کی دستک کا کوئی جواب نہیں آیا۔ بھی وہ جانے ہی والا تھا کہ اندر سے آنے والی ایک آواز نے اس کے ا روک لئے۔ جیسے کوئی چیز گری ہو۔

نک نے کھڑکی کے ذریعے جھانکنے کی کوشش کی۔ پردوں کے اندر سے اُسے کوئی چیز فرش پر لڑھکتی نظر آئی۔ وہ پھر دروازے پر آیا اور ایک تار کی مدد سے تالا کھول لیا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر کلیر پر پڑی جو فرش پر بندھی پڑی تھی اور اُس کے منہ میں کپڑا ٹھنسا ہوا تھا۔ اُس نے پیر مار کر ایک سائیڈ ٹیبل گرا دی تھی جو کھڑکی میں سے لڑھکتی ہوئی نظر آئی تھی۔

نک نے جلدی سے اُس کے منہ سے کپڑا نکالا اور پوچھا۔ "یہ کس نے کیا ہے؟"

"پتا نہیں... وہ چہرے پر نقاب چڑھائے ہوئے تھا۔"

نک نے دیکھا کہ کمرے کی تلاشی لی گئی تھی مگر یہاں تلاشی کا کام بڑی صفائی اور محتاط طریقے سے کیا گیا تھا۔ یہ چارلی کا کام نہیں ہو سکتا تھا۔ ہاں اگر وہ نک کی توقع سے زیادہ چالاک ہو تو دوسری بات ہے۔ "کوئی چیز لے تو نہیں گیا وہ؟"

"نہیں۔ میرے خیال میں تو وہ میرے والے انڈے کی تلاش میں آیا تھا۔ مگر میں اسے یہاں نہیں لائی۔"

"ممکن ہے وہ اندرا کا انڈا ڈھونڈھ رہا ہو۔ وہ کل رات میں نے چُرا لیا تھا۔"

"آپ نے چرا لیا تھا؟ وہ کہاں ہے؟"

"محفوظ ہے۔ وہ انشورنس کمپنی کا نمائندہ چارلی بھی اس کے چکر میں ہے۔ اور غالباً وہ چور بھی جس کا نام مائک ہے۔"

"تو آپ کو ہیرے کے بارے میں معلوم ہے؟"

"ہاں۔"

وہ اس سے نظریں چُرا رہی تھی۔ "اگر میں پہلے سے آپ کو ساری بات بتا دیتی تو آپ مجھے مایوس کر دیتے۔ مگر اندرا کا انڈا بے کار ہے مجھے اس کا یقین ہے۔ میں آپ کے ذریعے اس کی تصدیق چاہتی تھی۔"

"آپ کا خیال صحیح ہے۔" نک نے اعتراف کیا۔ "میں نے اُس کا ایکسرے کروایا تھا۔"

"تو پھر ہیرا روز کے پاس ہوگا؟"

"اب یہ آپ جانیں۔ اور ظاہر ہے یہ مائک بھی اپنے طور پر یہاں نہیں آیا ہوگا۔ اسے بھی میری طرح یہاں بھیجا گیا ہوگا۔"

"میری کسی بہن نے بھیجا ہوگا؟"

"اور کون بھیج سکتا ہے؟"

"مجھے تو اب ڈر لگنے لگا ہے۔" وہ بولی

"لگنا بھی چاہیئے۔ آخر آپ کو ایک چور یہاں باندھ کر ڈال گیا تھا۔"

"مائک نام بتایا تھا نا آپ نے؟"

"ہاں۔ میں نے یہی نام سُنا تھا۔ ممکن ہے وہ بھی یہاں

ٹھہرا ہوا ہو یا ملازموں میں سے کوئی ہو۔" کلیر تھرسبی نے سر ہلایا۔" اندرا کے مستقل ملازمین تو گرمیوں میں چھٹی پر چلے جاتے ہیں۔ یہ سب عارضی ملازم ہیں۔"

"آپ دو ہفتے پہلے ہی یہاں کیوں آگئیں؟"

"یہ روز کا خیال تھا۔ اُس نے مجھے فون کیا اور کہا کہ وہ بھی آرہی ہے۔ وہ انڈے کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی۔"

"کس قسم کی بات؟"

"یہی کہ انڈا مل جائے تو تینوں برابر برابر تقسیم کرلیں۔"

"تو کیا اندرا نے بھی یہ بات مان لی؟"

"ظاہر ہے اُس نے بھی انکار کردیا اور میں نے بھی۔ یہ ہیرا اُسی کا ہے جس کے پاس ہے۔" وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور ہاتھ پر سہلانے لگی رسّی سے بندھے رہنے کی وجہ سے دوران خون رُک گیا تھا۔" شاید وہ ہیرا روز کے پاس ہے اور وہ اس طرح شیشے کو کسی اور طرف منتقل کرنا چاہتی تھی۔"

نک کچھ اُلجھ کر رہ گیا۔" اندرا کا انڈا تو میرے پاس ہے اور اس میں ہیرا نہیں ہے۔ آپ کے انڈے میں بھی ہیرا نہیں ہے۔ باقی بچی روز۔ لیکن اس کو دوسرے پہلو سے دیکھئے۔ آپ نے مجھے یہاں بھیجا اور کسی نے مالک کو۔ اگر ہیرا روز کے پاس ہوتا تو اسے یہاں کسی کو بھیجنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اور اندرا مالک کو بلا نہیں سکتی تھی۔ کیونکہ اُسے تو ابھی ہیرے کے بارے میں معلوم ہوا ہے۔"

"ممکن ہے کسی اور نے....." وڑانے پر دستک کے سبب اُس کا جملہ ادھورا رہ گیا۔ جب اُس نے دروازہ کھولا تو باہر اندرا سیمسن کھڑی تھی۔ وہ سخت پریشان نظر آتی تھی۔

"کسی نے میرا انڈا اچڑا لیا ہے۔"

"اچانک اُس کی نظر نک پر پڑی۔" تم.... تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ کل تمہاری ہی پتلون پھٹ گئی تھی نا؟"

نک کو تیزی سے سوچنا پڑا۔" میں ابھی آیا ہوں۔ مجھے آپ کی بہن سے ان لکڑی کے انڈوں کے بارے میں کچھ بات کرنا تھی۔ اگر آپ مجھ پر مکمل اعتماد کریں تو میں آپ کا گم شدہ انڈا واپس لا سکتا ہوں۔"

"تم ہی نے تو چرایا ہے تم کیا واپس لاؤ گے؟"

"مسز سیمسن! ذرا میری بات تو سنئے۔ اس مسئلے کے حل کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آپ تینوں بہنیں، میں اور چارلی ایک جگہ جمع ہوں۔"

"تم چور ہو۔" وہ چلّائی اور اُس کے سینے پر مکّے مارنے لگی۔

نک نے اُس کے ہاتھ پکڑ لئے۔

"اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا مسز سیمسن۔ پلیز جو میں کہہ رہا ہوں اس پر عمل کریں۔"

"مجھے میرا انڈا واپس کردو۔"

"اگر ہم سب اکٹھا ہو جائیں تو یہ انڈے کا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا۔"

اس موقع پر کلیر نے بھی دخل دیا۔" میرا خیال ہے مسٹر ولیوٹ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ آخر مل بیٹھ کر باتیں کرنے میں کیا حرج ہے۔"

اندرا کا غصّہ ٹھنڈا ہونے میں کچھ دیر لگی۔ بالآخر وہ راضی ہوگئی۔" ٹھیک ہے۔ کھانے کے بعد میرے آفس میں سب جمع ہو جائیں اور مسٹر ولیوٹ! آپ یہیں دھوکہ دینے کی کوشش نہ کیجئے گا۔ میری یہاں کے پولیس والوں سے دوستی ہے۔ وہ فوراً آپ کو پکڑ لیں گے۔"

"میرا یہاں سے جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

"پھر کھانے کے بعد آپ سے ملاقات ہوگی۔ اور ہاں آپ میرا روز کا انڈا ضرور لے کر آئیں۔"

وہ مڑی اور بہن کی طرف دیکھے بغیر باہر نکل گئی۔" اس کا مطلب ہے میرے پاس وقت بہت کم ہے۔"

"کس کام کے لئے؟"

"آپ کو انڈا اسپرد کرنے کے لئے اور اپنی فیس لینے کے لئے۔"

"مگر اُسے تو معلوم ہے کہ انڈا تم نے چرایا ہے۔"

"اسے شبہ ہے اور اس میں فرق ہے۔ یہ نہ بھولئے کہ یہاں ایک اور چور بھی موجود ہے۔ ہم ہر الزام اس کے سر ڈال سکتے ہیں۔"

وہ باہر نکل کر دوبارہ اپنے کمرے میں آگیا۔ گلوریا اب بھی پُول میں نہا رہی تھی۔ اگر قسمت نے ساتھ دیا تو وہ اُس کے واپس آنے سے پہلے ہی انڈا واپس کر کے نقد فیس حاصل کرسکتا تھا۔ وہ فوراً باتھ روم میں گھس گیا اور ٹوائلٹ ٹینک کا ڈھکنا اُٹھایا ہی تھا کہ ایک آواز نے اُسے چونکا دیا۔ کوئی چیز چھپانے کی عام سی جگہ ہے مسٹر ولیوٹ۔ حرکت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ میرے پاس ریوالور ہے۔"

نک نے ریوالور کی نال اپنے کان کے قریب محسوس کی۔ اُس نے اپنا سر ذرا گھما کر دیکھا تو نقاب کے پیچھے سے دو آنکھیں اسے گھور رہی تھیں۔" تمہیں گرمی نہیں لگ رہی؟"

"باتیں مت کرو۔ پیچھے ہٹ جاؤ۔"

"تو تم ہی مالک ہو۔ میں نے تمہارے بارے میں سنا ہے مجھے اندر آنے سے پہلے الماریوں کو کھول دینا چاہیے تھا۔ یا پھر کے نیچے تھے؟"

"میں نے تم سے کہا ہے کہ چپ رہو۔" آواز نے تنبیہ کی وستانے والا ہاتھ ٹینک کے اندر گیا۔ کہاں ہے وہ؟"

"کیا چیز؟"

"انڈا۔ وہ تو یہاں نہیں ہے۔"

نک نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے کہا۔" میں نے کب کہا کہ یہاں ہے۔ میں تو ٹینک کو ٹھیک کرنے آیا تھا۔"

نقاب پوش مڑنے زور سے ایک گالی دی اور ریوالور سے کے ضرب لگائی۔ نک نے بچنے کی بہت کوشش کی۔ ہاتھ اوچھا پڑا۔ مگر ھی نک نیچے گر پڑا۔ اُس کے اُٹھنے سے پہلے حملہ آور جا چکا تھا۔

نک نے خاموشی سے ٹینک میں جھانکا اور دل ہی دل میں ں دینے لگا۔

رات کو کھانے کے بعد وہ اندرا سیمسن کے آفس میں پہنچا ور روز پہلے سے وہاں موجود تھیں۔ چارلی فوراً ہی نک کے پیچھے آگیا۔ کا جبڑا سوجا ہوا تھا اور وہ بول نہیں پا رہا تھا۔

"اب تو آپ مطمئن ہیں مسٹر ولیوٹ؟" اندرا نے پوچھا۔ سب موجود ہیں۔"

نک نے سر ہلا دیا۔" سوائے مالک کے۔ وہ تو بڑا مصروف ہے۔"

"وہ کون ہے؟ اندرا نے پوچھا۔

وہ جس آسانی سے سب کے کمروں میں گھس جاتا ہے اس سے ے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ آپ کا کوئی ملازم ہے۔ ویسے آپ کے دو ڑانوں نا کوئی مشکل نہیں ہے۔"

چارلی بھی بول پڑا۔" مطلب کی بات کرو ولیوٹ۔ تم نے تین سے کہا تھا کہ تم انڈوں کا مسئلہ حل کر سکتے ہو۔"

"بالکل۔" وہ تھرسبی کی طرف مڑ کر بولا۔" آپ نے مالک کو یہاں یا تھا؟"

وہ مدافعانہ لہجے میں بولی۔" یہ آپ نے کیسے کہہ دیا۔ میں تو مالک جانتی۔"

"چارلی نے صرف آپ اور کلیر کو ہیرے کے بارے میں تھا۔ اندرا کو تو آج سے پہلے علم ہی نہیں تھا۔ اور اُس کا ثبوت یہ ں کا انڈا لاپروائی سے سلائی بکس میں پڑا ہوا تھا یا پھر چارلی چور کی خدمات حاصل.....؟"

"میرا دماغ خراب تھوڑی ہے۔" چارلی برس پڑا۔" میں نکا اس بہت سُن چکا ولیوٹ۔"

"ذرا صبر ..... تم چور کو بلوا سکتے تھے۔ مگر تم نے ایسا نہیں نکا اگر تمہیں وہ ہیرا خود حاصل کرنا ہوتا تو تم ان تینوں بہنوں کو انڈے نے سے آگاہ کیوں کرتے۔ اب بچیں کلیر اور روز۔ کلیر نے مجھے مامور کیا نے مالک کو۔"

وہ فرش کو گھور رہی تھی۔" میں نے تو اُسے آج تک دیکھا بھی نہیں ایک دوست نے مجھے اس کا نمبر دے دیا تھا۔"

اندرا اپنی بہن روز سے مخاطب ہوئی۔" تم نے میرے ساتھ ایسی حرکت کیوں کی؟"

وہ رونے لگی۔" مجھے پیسے کی ضرورت تھی۔ میں ماما کی جاگیر کے حصّے پر آس لگائے بیٹھی تھی۔ جب وہ نہ ملا تو میں بہت مایوس ہوگئی۔"

"اور اب؟ تمہارا انڈا کہاں ہے؟"

روز نے اپنا بڑا سا پرس کھولا۔ میں اسے اپنے ساتھ لئے پھر رہی ہوں۔ البتہ میں نے اسے ایک گفٹ پیکٹ میں چپکا رکھا ہے۔ تم اسے دیکھ لو۔ اگر میری بات پر یقین نہیں ہے۔" اُس نے ایک گفٹ پیکٹ اندرا کے ہاتھ میں تھما دیا۔

"ذرا یہ مجھے دے دیجئے۔" نک نے پیکٹ لے کر اس کی بن کھولی اور ڈبے کے اندر سے انڈا نکال لیا۔

"اسے دیکھیں۔ اس میں تو ہیرا نہیں ہے کہیں؟" کلیر نے کہا۔

"اگر ہیرا روز کے پاس ہوتا تو مالک کو نہ بلواتیں؟ نک نے نکتہ اُٹھایا۔ مگر پھر اُس نے انڈے کا ننھا سا سوراخ چیک کر لیا۔ انڈا بالکل ٹھوس تھا۔

"اب؟" چارلی نے پوچھا۔

نک کے ذہن میں ایک سوراخ سر اُبھار رہا تھا۔" مجھے ایک گھنٹہ چاہیے۔ آپ سب اپنے اپنے کمروں میں چلے جائیں۔"

چارلی اور اندرا بڑبڑائے مگر پھر راضی ہوگئے۔" میں ذرا اس انڈے کو دوبارہ پیک کردوں؟" اُس نے اندرا کو سب سے پہلے کمرے سے باہر نکالا جب وہ نہا رہا گیا تو اُس نے کمرے میں کسی چیز کی تلاش میں نظریں دوڑائیں۔ بالآخر اس کی نظریں ٹائپ رائٹر پر اٹک کر رہ گئیں۔

□□

گلوریا ایک رسالہ پڑھ رہی تھی، جب نک اندر آیا۔

"ارے نکی!" میں تم سے بتانا بھول گئی۔ آج دوپہر کو ٹینک میں کچھ گڑبڑ ہوگئی تھی۔"

نک بے دھیانی سے سُن رہا تھا۔" اچھا؟"

"فلش کام نہیں کر رہا تھا۔ مگر میں نے خود ہی اسے ٹھیک کر لیا۔" اُس کا سر اوپر اُٹھا اور اُس نے آئینے میں گلوریا کی طرف دیکھا ــــ "کیسے ــــ؟"

"میں نے ٹینک میں دیکھا تو اُس میں ایک لکڑی کا ٹکڑا پھنسا ہوا تھا۔ میں نے اُسے نکال دیا۔"

نک دانت پیس کر بولا۔" وہ لکڑی کا ٹکڑا کہاں گیا؟"

"میں نے اُسے کوڑے کی ٹوکری میں ـــ ڈال دیا تھا۔ وہ لکڑی کے انڈے کی طرح لگ رہا تھا۔"

وہ کچھ کہے بغیر تیزی سے کوڑے کی ٹوکری کی طرف لپکا۔ انڈا ٹوکری میں موجود تھا۔

گلوریا نے خوف زدہ ہو کر کہا ـــ "کیا میں نے کوئی غلطی کر دی تھی؟"

وہ مسکرایا اور اُسے جلدی سے پیار کر کے بولا "تم نے تو میری بڑی مدد کی ہے گلوریا۔"

پھر اُس نے ریسیور اُٹھا کر کلیر تھرسبی کو فون کرنا شروع کر دیا۔

وہ پُول کے قریب اس کی منتظر تھی "آپ کہہ رہے تھے کہ آپ کے پاس اندرا کا انڈا موجود ہے۔"

"ہاں یہ ہے پیکٹ میں .... اگر آپ پیسے لائی ہوں تو بس ہمارا کام ختم ہو جائے۔"

"مگر یہ تو روز کا انڈا ہے؟"

"میں نے اسے اندرا سے بدل دیا ہے۔ مگر اس سے فرق ہی کیا پڑتا ہے۔ آپ کے پاس تو ہیرا موجود ہے۔"

"کیا مطلب؟" اُس کا چہرہ زرد ہو گیا۔

"میں نے دو انڈے اچھی طرح دیکھ لئے ہیں۔ اب یا تو چارلی نے یہ داستان اختراع کی ہے یا پھر ہیرا آپ کے انڈے میں ہے ـــ اور اسی لئے آپ اسے یہاں نہیں لائیں۔ جونہی آپ کی دونوں بہنیں اپنے انڈوں کا موازنہ کرتیں، انھیں معلوم ہو جاتا کہ ہیرا آپ کے پاس ہے۔ اس لئے آپ نے مجھے اندرا کا انڈا چُرانے کے لئے مامور کیا تاکہ آپ اسے اپنا کہہ کر پیش کر سکیں اور جب اندرا انڈا پیش نہیں کر سکے گی تو ہر شخص اُس پر شبہ کرے گا اور آپ کو نہ اپنی بہنوں کو حصہ دینا پڑے گا نہ ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔"

وہ نک کے چہرے کو پڑھتے ہوئے بولی "تم اُن سے کہہ دو گے؟"

"نہیں۔ بشرطیکہ آپ میری فیس ادا کر دیں۔ لیکن اگر مائک کو اندرا کا انڈا مل گیا تو اسے حقیقت معلوم ہو جائے گی۔" اُس نے پیکٹ یونہی اچھالتے ہوئے کہا۔

کلیر نے جلدی سے پرس کھولا "یہ لو اپنی فیس۔"

"یہ لیجئے اندرا کا انڈا۔"

نک اسے جاتے دیکھتا رہا۔ وہ کسی واقعے کا منتظر تھا مگر شاید مائک اُسے بیوقوف بنا گیا تھا۔ تب ہی اُسے کلیر کی ہلکی سی کراہ کی آواز آئی۔ ایک سیاہ سائے نے اسے پکڑ رکھا تھا اور اُس کے ہاتھ سے پیکٹ چھیننے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ ریوالور کی نال اس کی طرف اُٹھ گئی۔ "پیچھے رہو ویلوٹ۔ میں تمہیں قتل کرنا نہیں چاہتا۔"

"اور میں بھی مرنا نہیں چاہتا۔"

مائک تاریکی میں غائب ہو گیا۔ کلیر تھرسبی خوف سے کانپ رہی تھی۔ یہ ..... یہ وہی آدمی ہے جس نے مجھے باندھ دیا تھا۔"

"میں اُس کی آمد کا متوقع تھا۔" نک بولا "میرا اندازہ تھا کہ وہ اندرا کے عارضی ملازموں میں سے ایک ہے۔ اور یقیناً وہ فون پر ہونے والی گفتگو سن سکتا ہے۔ اسی لئے اس نے مجھے آپ سے باتیں کر سُن لیا تھا۔ وہ اب بھی یہی سمجھتا ہے کہ اندرا کے انڈے میں ہیرا ہے۔" اس نے کلیر کا بازو تھام کر کہا "آیئے چلیں۔"

"کہاں ـــ؟"

"چور کو پکڑنے۔"

اندرا بار میں چارلی کے ساتھ مشروب پی رہی تھی۔

"فوراً سب کو لے کر پارکنگ شیڈ میں آجائیں۔ آپ کے ہاں آگ کا الارم ہے؟"

اُس نے نک کی طرف یوں دیکھا جیسے وہ پاگل ہو گیا ہو۔ "تو ..... مگر میں ....."

"پلیز جلدی کیجئے۔"

تین منٹ بعد وہ سب پارکنگ شیڈ میں جمع تھے۔ ملا اور مہمان۔ گلوریا بھی بھاگتی ہوئی آئی۔ "نکی! آگ لگ گئی ہے کیا میں نے الارم کی آواز سنی ہے۔"

"نہیں۔ مگر ابھی آگ لگے گی۔ تم دیکھتی رہو۔"

پھر وہ اندرا کے ملازمین کے قریب گیا اور باری باری ایک کے ہاتھ سونگھنے لگا۔ اس کی کامیابی کا انحصار اس امر پر تھا کہ نے پیکٹ کھولنے سے پہلے دستانے اور نقاب اتار دیا ہو۔

تب وہ نوجوان کلرک جمی کے سامنے رک گیا۔ "تمہارے بڑے گندے ہیں مائک۔" وہ آہستگی سے بولا۔ "تمہیں دستانے نہیں چاہیئے تھے۔"

جمی بمشکل مسکرایا۔ "تم بہت ذہین ہو ویلوٹ۔ مگر پھر کبھی ہماری دوبارا ملاقات ہو۔"

"میں سمجھی نہیں۔" اندرا بولی۔ "جمی چور ہے؟"

"بہترین چوروں میں سے ایک ہے۔ اب آپ اور چارلی کریں کہ اس کے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جائے گا۔ میں تو اپنا کام

"مگر اس کے ہاتھ اتنے گندے کیوں ہو گئے؟"

"جب میں نے پیکٹ کو دوبارا باندھا تو آپ کے ٹائپ کی ربن استعمال کی تھی۔"

تابوت کی چوری

"تم کتنی جلدی میرا کام کر سکتے ہو، یہ بتاؤ؟" کاؤبوائے ہیٹ پہنے ہوئے شخص نے پوچھا۔

نک ویلوٹ اپنی کرسی پر پیچھے ٹیک لگائے نوٹوں کی خوشبو سونگھ رہا تھا۔ ظاہر ہے، غریب آدمی چار سو ڈالر کا سوٹ، چمکدار قیمتی جوتے اور کاؤبوائے ہیٹ پہن کر نیویارک آنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

"مجھے عموماً چند روز سے زیادہ دن نہیں لگتے۔" نک نے بولنا شروع کیا۔ "مگر ظاہر ہے یہ اس پر بھی منحصر ہے کہ آپ کس شے کی چوری کروانا چاہتے ہیں۔ آپ جانتے ہی ہوں گے کہ میں نقدی، ہیرے، زیورات یا اس کی کوئی قیمتی شے چوری نہیں کیا کرتا۔"

کاؤبوائے ہیٹ پہنے ہوئے شخص نے جس کا نام بیری گرین تھا، کہا "تابوت کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟"

"تابوت لاش سمیت؟"

"ہاں! مگر لاش کی میرے لیے کوئی اہمیت نہیں ہے۔ مجھے تو تابوت چاہیے اور جمعے کو تدفین ہونے سے پہلے چاہیے۔"

"آپ کو میری فیس کا تو علم ہو گا؟" نک نے پوچھا۔ وہ ایک ہوٹل کی لاؤنج میں ایک دوسرے کے بے حد قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سر پر ایک درخت سایہ کر رہا تھا۔

گرین نے یوں ہاتھ ہلایا جیسے اس کے سوال کو جھٹک رہا ہو۔ "پیسے کی بات مت کرو۔ تمھاری فیس۔ ۲ ہزار ڈالر ہے نا! اگر تم نے مجھے تابوت دے دیا تو میں تمھیں اس کی دگنی فیس دوں گا۔"

"اس وقت وہ تابوت کہاں ہے؟"

"ٹیکساس کے ایک قصبے سانتا ماریا کے تدفین گھر میں۔"

"ٹھیک ہے، میں تلاش کر لوں گا۔" نک بولا۔ اسی وقت اس کی دوسرے بالوں والے ایک شخص پر پڑی جو لنگڑاتا ہوا قریب سے گزر رہا تھا اور سوچنے لگا کہ کہیں ان کی باتیں اس شخص نے سُن تو نہیں لیں۔ "مجھے تابوت کی منتقلی میں کوئی مشکل تو نہیں ہو گی؟"

"یہ اپنی قسم کا منفرد تابوت ہے۔ کل ٹیکساس کے ایک بہت بڑے تاجر چیز ڈالٹن کا ایک حادثے میں انتقال ہو گیا تھا، یہ تابوت اس نے اپنے پہلے سال خاص طور پر بنوایا تھا! اس کا بیرونی حصہ چمڑے سے لپیٹ دیا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ اس نے عمر کا بیشتر حصہ زمین پر بیٹھے بیٹھے گزار دیا ہے اور چمڑے کے تابوت میں بیٹھ کر جنت میں جائے گا۔"

نک ویلوٹ نے سر ہلا دیا۔ وہ ٹیکساس کے لکھ پتیوں کے مزاج سے بھی واقف تھا۔ گو یہ باتیں اکثر اس کی سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔ "آج بدھ ہے اور آپ نے بتایا کہ تدفین جمعے کو ہو گی۔"

"ہاں، جمعے کی صبح کو۔ تمھارے پاس وقت زیادہ نہیں ہے۔"

"آپ مطمئن رہیں۔" نک نے اسے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔ ان دونوں نے مصافحہ کیا اور بیری گرین اٹھ کر چلا گیا۔ نک نے دیکھا کہ وہ سنہرے بالوں والا شخص اس کے پیچھے جا رہا ہے۔

چیز ڈالٹن کی موت، سانتا ماریا کے لوگوں کے لیے ایک اہم واقعہ تھا۔ جب اگلے روز نک ایرپورٹ سے کرایے کی کار میں سانتا ماریا تدفین گھر کی طرف روانہ ہوا تو ہائی وے پر کاروں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ ان میں زیادہ تر کاریں نئی اور بیش قیمت تھیں۔ ہر طرف مرد چوڑے چوڑے کناروں والے کاؤبوائے ہیٹ پہنے ہوئے نظر آ رہے تھے اور ان کی بیویاں، ان کے مقابلے میں کہیں کم عمر اور حسین تھیں۔

نک نے گاڑی پارک کی اور پیدل چلتا ہوا آگے بڑھا۔ ٹیکساس کے اس حصے کی زمین زیادہ تر بنجر اور مسطح تھی۔ چراگاہوں کے درمیان کہیں کہیں تیل کے کنوئیں بھی نظر آ جاتے تھے۔ ہوائی جہاز میں بیٹھ کر اگر اس علاقے سے پرواز کی جائے تو اتنی بلندی سے بھی اس علاقے میں بکھری ہوئی دولت کا اندازہ ہو جاتا تھا اور یہ ماتم گسار اس کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ ان سب کے درمیان سے تابوت نکال کر لے جانا آسان نہیں ہو گا مگر نک کے ذہن میں ایک منصوبہ اُبھرنے لگا تھا۔ اگر کسی طرح ماتمی جلوس کو غلط سمت میں روانہ کر دیا جائے تو ..... اور اس کے خیال میں یہ ممکن تھا۔

"آپ کیا ڈالٹن خاندان کے دوستوں میں سے ہیں؟" جونہی وہ تدفین گھر میں داخل ہوا ایک لڑکی نے اس سے پوچھا۔ وہ یک دم خیالات کی دنیا سے لوٹ آیا اور پلٹ کر سوال کرنے والی لڑکی کو دیکھنے لگا جو بمشکل ۲۲، ۲۳ سال کی رہی ہو گی۔ اس کے چہرے اور بازوؤں کا صحت مند دمکتا رنگ، اس کے سیاہ لباس سے بالکل متضاد تھا۔

"کوئی خاص نہیں۔" نک نے جواب دیا۔ "چیز ڈالٹن سے کئی برس پہلے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ یہاں سے گزر رہا تھا تو خبر سُنی۔ ہوا کیا تھا؟"

"میرا نام ریما ڈالٹن ہے۔ میں ان کی بھانجی ہوں۔ آپ کا نام؟"

"نک ویلوٹ!"

"مسٹر ویلوٹ! یہ حادثہ بہت خطرناک تھا۔ وہ اپنے فارم پر گئے ہوئے تھے کہ شاید دل کا دورہ پڑا اور وہ گھوڑے سے نیچے گر پڑے۔ یہ مویشیوں کے گزرنے کا راستہ تھا۔ وہ انھیں کچلتے ہوئے گزرتے چلے گئے۔"

لڑکی نک کو لیکر دوسرے کمرے میں آ گئی جہاں تابوت رکھا تھا۔ کمرہ پھولوں سے بھرا ہوا تھا اور تابوت کے اردگرد ماتم گساروں کا ہجوم تھا۔

چیز ڈالٹن کی ایک رنگین تصویر کا فریم تابوت پر رکھا ہوا تھا جس میں وہ گھوڑے پر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ یہ ایک سفید بالوں والے شخص کی تصویر تھی، جس کے چہرے پر موسم کی سختی کے آثار صاف نمایاں تھے مگر اس کے نقوش میں اب بھی جوانی کی جھلک تھی۔ نک کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس شخص

کو اس نے پہلے بھی دیکھا ہو۔ شاید کسی اخبار یا رسالے میں اس کی تصویر دیکھی ہو، پھر اس کی نظریں تابوت پر جم گئیں۔ یہ ایک بہت بڑا تابوت تھا جس پر چمکدار چمڑا لپٹا ہوا تھا۔ ایسا تابوت اس نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"کیسا عجیب و غریب تابوت ہے۔" اس نے تبصرہ کیا۔

"یہ انھوں نے خاص طور پر پچھلے سال بنوایا تھا۔ تابوت تو کانسی کا ہے اس پر گائے کا چمڑا لگا ہوا ہے۔"

"تو شاید اسے اپنی موت کا پہلے ہی یقین ہو گیا تھا؟"

ریما کچھ ہچکچائی "میرے خیال میں ایسی تو کوئی بات نہیں تھی۔ ان پر تو اس سے بھی بڑی بڑی مصیبتیں آ چکی تھیں۔ بچپن میں ایک گھوڑے نے انھیں گرا دیا تھا اور اس کے نتیجے میں ان کی ایک ٹانگ چھوٹی ہو گئی تھی۔ میرے خیال میں انھوں نے یہ تابوت اپنے اکلوتے بیٹے ہارف کی وجہ سے بنوایا ہو گا۔ ان کا بیٹا پچھلے سال ایک ہوائی حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا۔ تب ہی سے انھوں نے اپنی موت کے بارے میں سوچنا شروع کیا ہو گا۔" ایک دبلی پتلی ادھیڑ عمر کی عورت سیاہ ماتمی لباس پہنے، ریما کے قریب آ گئی۔ ریما نے جلدی سے اس کا تعارف کروایا "مسٹر ویلوٹ! یہ میری ممانی ہیں، آنٹی گلڈا۔ انکل چیز کی بیوہ۔"

"آپ کی آمد سے مجھے بڑی تسکین ملی ہے۔" گلڈا نے رسماً کہا۔

نک نے بھی کچھ تعزیتی کلمات ادا کیے "بڑا افسوسناک حادثہ تھا۔" وہ ابھی کہہ ہی رہا تھا کہ بیوہ کی نظریں دروازے کی طرف مڑ گئیں۔ ایک سیاہ بالوں والا نوجوان ہاتھ میں ۴۵ء کا ریوالور لیے کھڑا تھا! اس کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اس کا استعمال بھی خوب جانتا ہو! اس نے دھکا دے کر ایک شخص کو ہٹایا اور ایسی جگہ کھڑا ہو گیا جہاں سے پورے کمرے کو ریوالور کی زد میں لے سکے۔ اس کے پیچھے ایک میکسیکو کا باشندہ کھڑا تھا، جس کے ہاتھ میں فوجی ایم۔ ۱۶ رائفل تھی۔

"کوئی حرکت نہ کرے۔" ریوالور والے شخص نے حکم دیا! ایک عورت زور سے چلائی اور نک نے دیکھا کہ کئی ہاتھ اسلحے کی طرف بڑھے مگر یہ بندوق بردار زیادہ تیز اور سنجیدہ نظر آتے تھے۔ ایک سفید بالوں والے شخص نے آگے بڑھنے کی کوشش ہی کی تھی کہ رائفل والے شخص نے اس کے پیٹ میں رائفل کا دستہ مار دیا۔

"میں نے پہلے ہی خبردار کر دیا تھا۔" سیاہ بالوں والا بولا "میں آپ لوگوں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتا۔"

نک نے محسوس کیا کہ گلڈا ڈالٹن اس کے بازو پر جھک گئی ہے۔ وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا مگر مسز ڈالٹن کی وجہ سے ایسا کرنے سے قاصر تھا۔ فوراً ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے۔ چار اور میکسیکی باشندے اندر آئے اور تابوت کی طرف بڑھنے لگے۔ انھوں نے تابوت پر رکھی ہوئی تصویر اور پھول وغیرہ ہٹا دیے اور تابوت کو اٹھا لیا۔ ریوالور والا شخص دو تین قدم پیچھے ہٹ گیا۔ وہ اب بھی ماتم گساروں وغیرہ کو زد میں لیے ہوئے تھا! اس موقع پر نک نے پھر حرکت کرنے کی کوشش کی کیونکہ اسے اپنے ۴۰ ہزار ڈالر دروازے سے باہر جاتے نظر آ رہے تھے مگر بیوہ اس کے بازوؤں میں جھول گئی اور وہ کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔

رائفل بردار میکسیکی بھی اپنے چاروں ساتھیوں کے ساتھ چلنے لگا۔ دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رکا اور بولا "میں آپ لوگوں کو پانچ منٹ اور روکوں گا۔ خبردار کوئی حرکت نہ کرے!"

"اس کا مطلب کیا ہے؟" سفید بالوں والے شخص نے پوچھا۔

"تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ روپیہ یا کچھ اور؟"

وہ میکسیکی صرف مسکرا دیا "ہم جو چاہتے ہیں وہ ہمارے پاس موجود ہے۔" اس کی رائفل اب بھی مستعدی سے اٹھی ہوئی تھی۔

نک نے مسز ڈالٹن کو کھڑا ہونے میں مدد دی۔ وہ سوچ رہا تھا اس کے ساتھ ایسا واقعہ کبھی پیش نہیں آیا تھا۔ کسی اور نے اسے شکست دے دی تھی۔ اس نے غور سے رائفل بردار شخص کو دیکھا کہ شاید کوئی اشارہ مل جائے مگر ناکام رہا۔ پانچ منٹ بعد میکسیکی نے اپنی گھڑی دیکھی اور دروازے کی طرف کھسکنے لگا۔ رائفل کا رخ اب بھی ادھر ہی تھا اور پھر تیزی سے باہر نکل گیا۔ جونہی وہ باہر نکلا، کمرے میں بے شمار افراد حرکت میں آ گئے۔ ایک شخص پولیس کو اطلاع دینے بھاگا اور نک اور وہ سفید بالوں والا شخص دروازے کی طرف دوڑے۔

"وہ کار کے پاس کھڑا ہے۔" نک نے اشارہ کیا۔

"میں اسے دیکھتا ہوں۔" سفید بالوں والے نے یہ کہہ کر اپنی جیکٹ ہٹائی اور ہیروں کے دستے والا ریوالور نکال لیا۔ میکسیکی کی نظر بھی شاید دھوپ میں چمکتے ریوالور پر پڑ گئی ہو گئی کیونکہ اس نے فوراً رائفل سیدھی کر لی۔ نک کے ساتھ کھڑا ہوا شخص بھی ذرا نہیں ہچکچایا۔ دو بار گولی چلی اور میکسیکی لڑکھڑا کر گرا۔

"میرا خیال ہے آپ نے اسے مار ڈالا ہے۔" نک چلاتا ہوا آگے دوڑا۔

"تو اور کیا۔ میں یہی چاہتا تھا۔"

اس گڑبڑ کے دوران ریما ڈالٹن، نک کے پہلو میں آ کھڑی ہوئی۔ وہ اسے تلاش کرتی ہوئی آئی تھی، دھیرے سے بولی "آنٹی کا تو برا حال ہے یہ کیا ہو رہا ہے؟"

"مقتول کی کار پر میکسیکو کی نمبر پلیٹ نظر آ رہی ہے۔ تمھارے انکل میکسیکو میں کوئی دشمن تو نہیں تھے؟"

"مجھے تو علم نہیں۔" لڑکی نے دوسری طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا "اس علاقے میں ان کی جائداد تو ہے۔"

"یہ گولی چلانے والا کون ہے؟" نک نے سفید بالوں والے کی طرف آنکھ سے اشارہ کر کے پوچھا جو اب پولیس سے باتیں کر رہا تھا۔

"گریگ بینٹلے۔ یہ ہمارے خاندان کے پرانے واقف کار ہیں۔ انکل، یہ اور ایک اور شخص ایک زرعی ترقیاتی کمپنی کے حصے دار تھے۔"

"کیا یہ صاحب ہمیشہ ریوالور اپنے ساتھ رکھتے ہیں؟"

"ٹیکساس میں تو بے شمار لوگ ریوالور ساتھ رکھتے ہیں میرے خیال میں مشرق سے آئے ہیں۔"

نک مسکرا دیا "ہاں!"

پولیس افسران کار کے ریڈیو کے ذریعے پیغامات بھیجنے میں مصروف تھے۔ وہ تابوت زیادہ دور نہ جانے پائے مگر نک کو یقین تھا کہ تابوت اتنی آسانی سے واپس نہیں ملے گا۔ پانچ منٹ میں تو چور اس تابوت کو لیکر بآسانی سرحد تک پہنچ سکتے تھے۔ ظاہر ہے سرحدی محافظوں کو بھی تابوت لے جائے جانے پر کوئی اعتراض نہ ہو گا خاص طور پر جبکہ اس میں میت موجود ہو۔ اس نے میکسیکی کی کار میں جھانک کر دیکھا "اس قسم کی کاریں ان کی اسمگلنگ کے لیے بڑی موزوں ہوتی ہیں۔"

ریما کے چہرے پر شکنیں نمودار ہو گئیں اور وہ یوں چاروں طرف دیکھنے لگی جیسے کوئی سن نہ رہا ہو "آپ کو منشیات کا خیال کیسے آیا؟"

نک نے کھڑکی سے ایک ڈبے نما دھاتی خول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا "یہ خام ماری جوآنا رکھنے کی جگہ ہے۔ میکسیکو کے ڈیلر اسے بنٹوں کی شکل میں فروخت کرتے ہیں۔"

ریما نے اس کا بازو پکڑ لیا اور اسے ایک طرف کھینچتے ہوئے بولی۔ "بہت ذہین ہیں مسٹر ویلوٹ! کہیں آپ سراغرساں تو نہیں؟"

"نہیں تو مگر مجھے یقین ہے کہ پولیس والے اس ڈبے کو فوراً پہچان لیں گے۔"

"لیکن آپ کو میکسیکی ماری جوآنا کی خرید و فروخت کے بارے میں معلومات ہیں۔"

"ہاں تھوڑی بہت ہیں۔" نک نے اعتراف کیا! اس نے ایک بار ان کے ایک ایسے شخص کے لیے کام کیا تھا جس کے وہاں روابط تھے۔

ریما ڈالٹن اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگی "میں آپ کے بارے میں نہیں جانتی کہ آپ کون ہیں، مگر نہ جانے کیوں آپ پر بھروسا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ تابوت کو دوبارہ حاصل کرنے میں مدد کریں۔ ورنہ میری آنٹی مر جائیں گی۔"

"ظاہر ہے میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تابوت واپس آ جائے۔" نک نے اعتراف کیا۔

"تو پھر آیئے میرے پاس کار ہے۔ یہاں تو بے شمار پولیس والے کھڑے ہیں۔"

وہ اپنی چھوٹی سی اسپورٹس کار بہت تیز رفتاری سے چلا رہی تھی۔ میکسیکو کی سڑکوں پر یہ تیز رفتاری پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔ ریما کے بال اڑ رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد نک نے پوچھا "تم پولیس والوں کو زیادہ پسند کرتی ہو؟"

"میرے پاس اس کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جب ڈالٹن اور گلڈا کا بیٹا ہارف پچھلے سال فضائی حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا تو ان پولیس والوں نے دن رات ہمیں بہت پریشان کیا تھا۔"

"ظاہر ہے پولیس والوں کے پاس کوئی نہ کوئی وجہ رہی ہو گی۔"

"ہارف نے اپنا خاندانی طیارہ ٹکرا دیا تھا۔ پولیس کو طیارے کے ڈھانچے میں کھاد، درانتی، پھاوڑا وغیرہ ملے تو انھیں یہ شبہ ہوا کہ وہ ماری جوآنا کے خفیہ کھیتوں کو یہ سامان سپلائی کرنے جا رہا تھا۔"

"تو کیا واقعی اس کا یہی ارادہ تھا؟" نک نے پوچھا۔

کافی دیر تک اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بالآخر وہ بولی "وہ جو کچھ بھی کر رہا ہو، اس کی موت انکل ڈالٹن کے لیے زبردست صدمہ ثابت ہوئی۔ اس کی تدفین کے بعد ہی انکل نے چمڑے کا تابوت بنوایا....."

"بہت خوب!" نک بڑبڑایا "یہاں کہیں کوئی اچھا سا ہوٹل ہے؟"

اس نے کن انکھیوں سے اسے دیکھا "آپ یہاں ٹھہرنا چاہتے ہیں؟"

"ہاں! میں نے سوچا کہ شاید تم ماری جوآنا کے بارے میں کچھ بات کرنا چاہتی ہو۔"

وہ پھر ہچکچائی "میں چاہتی ہوں اور نہیں بھی چاہتی۔ میں آپ پر اعتماد بھی کرنا چاہتی ہوں۔ میں کسی قابل اعتماد شخص کو ڈھونڈنا چاہتی ہوں۔"

"میں پولیس سے متعلق نہیں ہوں اور مجھے بھی وہ اتنے ہی پسند ہیں جتنے تمھیں۔ پہلے مجھے اپنی کار لیکر آنا ہو گا، اس کے بعد میں رات بھر کے لیے کسی ہوٹل میں ٹھہر جاؤں گا۔ تم رات بھر سوچنا اور پھر مطمئن ہو کر صبح مجھ سے بات کرنا۔"

اس سے ریما کو کچھ اطمینان ہو گیا "ٹھیک ہے۔ تو تم میکس ہوٹل میں رک جاؤ۔ وہ سرحد کے قریب ہے۔ میں صبح تم سے ملوں گی۔"

میکس ایک چھوٹا سا ہوٹل تھا جو ہائی وے سے کافی پیچھے ہٹ کر تھا۔ ہوٹل کے سامنے ایک بہت بڑا نیون سائن تھا جس پر ایک کاؤ بوائے اور ایک چوڑے ہیٹ والا میکسیکی بنا ہوا تھا۔ نک کپڑے وغیرہ تبدیل کر رہا تھا کہ دروازے پر ہلکی سی دستک کی آواز آئی! اس نے دروازہ کھولا تو وہاں اسی سفید بالوں والے گریگ کو کھڑا پایا "آپ ویلوٹ ہیں نا؟"

"جی ہاں! میرا نام یہی ہے۔" نک نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ بھولے تو نہیں۔ میں تدفین گھر میں موجود تھا۔ میرا نام گریگ بینٹلے ہے۔"

"میں آپ کو کیسے بھول سکتا ہوں۔ آپ کا نشانہ تو بہت عمدہ ہے۔"

"میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔" وہ اندر آتے ہوئے بولا۔

نک نے دروازہ بند کر دیا اور کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"کہیے، آپ کو کیا پریشانی ہے؟"

گریگ ان لوگوں میں سے تھا جو تمہید میں وقت ضائع نہیں کرتے۔ آپ اس قصبے میں اجنبی ہیں مسٹر ویلوٹ! میں چیز ڈالٹن کو پہن لیا تھا۔"

ہوں۔ میں نے اسے کبھی آپ کا نام نہیں لیتے سنا۔ پولیس، انٹیلی جنس سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ میں نے سوچا میں آپ سے بات کر کے کیوں نہ ان کی مدد کروں۔"

"ہاں اس ریوالور کی موجودگی تو یوں بھی آپ کو پولیس افسر بنا سکتی ہے۔"

گریگ نے ایک ہاتھ میرے بڑھے ہوئے ریوالور پر رکھ لیا جو کوٹ کے نیچے سے جھانک رہا تھا۔ "بالکل!" اس نے ایک خشک مسکراہٹ کے ساتھ تائید کی۔ "اچھا تو اب آپ بتائیے کہ آپ کون ہیں اور یہاں کیوں آئے ہیں؟"

نک نے ایک طویل سانس لی اور سوچا کہ وہ غلط بیانی سے کام لے گا۔ وہ ایسی باتوں کا ماہر تھا۔ میں انشورنس کمپنی کا سراغرساں ہوں۔ چیز ڈالٹن کے پاس چند بڑی بڑی پالیسیاں تھیں اور ظاہر ہے ان کی موت کا واقعہ بھی حیران کن ہے۔"

"انشورنس پالیسیاں ہے۔" گریگ نے بے یقینی سے اسے دیکھا مگر پھر اس کا ہاتھ ریوالور پر سے ہٹ گیا۔ "اچھا! تو میں بھی بتا دوں کہ میں مسز ڈالٹن کے مفادات کی نگرانی کر رہا ہوں اس لیے آپ پوری آزادی سے مجھ سے بات چیت کر سکتے ہیں۔"

"میں ابھی تو زیادہ تفصیل نہیں بتا سکوں گا مگر میں مسز ڈالٹن کی آپ کے ساتھ پارٹنر شپ کے بارے میں جاننا چاہوں گا۔"

گریگ نے ہنکارا بھرا اور ایک پتلی سی سگریٹ نکالی۔ اس نے نک کو سگریٹ پیش نہیں کی تھی۔ "ہماری کمپنی کے تین حصے دار تھے۔ اب تک تو اس سے کوئی نفع ہمیں حاصل نہیں ہوا ہے۔ کمپنی کی کچھ چراگاہیں یہاں ہیں اور کچھ میکسیکو سیٹی کے علاقے میں ہیں۔"

"تیسرا حصے دار کون ہے؟"

"آپ اسے نہیں جانتے۔"

"میرے خیال میں اس کا نام ہیری گرین ہے!" نک نے کہا۔

اسے اپنا مؤکل یاد آگیا تھا جو بے حد قیمتی سوٹ، ہیٹ اور جوتے پہنے ہوئے تھا۔

"ہاں!" گریگ نے تسلیم کر لیا۔ "مگر آپ کو کیسے معلوم ہے؟"

"میں مسٹر گرین سے پہلے ہی بات کر چکا ہوں۔" نک نے کہا۔

"ڈالٹن کی موت کی وجہ سے اب ہم کمپنی کو ختم کر دیں گے۔ اگلے ہفتے میں اور گرین مسز ڈالٹن سے مل کر کاغذات تیار کر لیں گے۔"

"آپ لوگوں نے میکسیکو کی پہاڑیوں میں کیوں زمین خریدی ہے؟" نک نے بڑی معصومیت سے سوال کیا۔

"اسے بس سرمایہ کاری سمجھ لیجیے۔"

"ان میکسیکی رائفل برداروں سے اس کا کوئی تعلق ہے؟"

گریگ کی پیشانی شکن آلود ہو گئی اور وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "ہونا تو نہیں چاہیے حالانکہ کسٹم کے محافظوں کا بیان ہے کہ تابوت کی چوری کے شخص دو تین قدم

کچھ دیر بعد ایک میت گاڑی سرحد سے گزری ہے مگر اس وقت انھیں اس چوری کا علم نہیں تھا۔ میکسیکی پولیس اس تابوت کی تلاش میں ہے۔"

"اگر کوئی لاش کیوں چرانا چاہے گا؟"

اس نے شانے اچکائے۔ "ممکن ہے لاش کے عوض وہ کوئی تاوان چاہتا ہو۔" پھر اس نے نک کو گھور کر دیکھا۔ "اے مسٹر! میں تو یہاں آپ سے سوالات کرنے آیا تھا اور اب خود جواب دہی کر رہا ہوں۔"

نک مسکرایا اور اسے دروازے تک چھوڑنے کے لیے اٹھ گیا۔ "بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے۔ خیر میں مسز ڈالٹن سے بھی بات کروں گا ان سے کہہ دیجیے گا کہ وہ گھبرائیں نہیں۔"

اس نے دروازہ بند کر کے پیٹھ دروازے سے لگا لی۔ وہ تابوت اور اپنے ۴۰ ہزار ڈالر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ پھر اس۔ ڈولاس کا وہ نمبر ڈائل کیا جو اس کے مؤکل نے اسے دیا تھا۔ چند لمحے بعد اس نے بیری گرین کی آواز سنی تو بولا۔

"میں نک ولیٹرز بول رہا ہوں۔"

"مجھے چوری کا علم ہو گیا ہے۔ تم بہت تیزی سے کام کرتے ہو۔"

"وہ میرا کام نہیں ہے۔ وہ کسی اور نے چرایا ہے۔"

"کیا؟" اس کی بوکھلائی ہوئی آواز آئی۔

"آپ اطمینان رکھیں۔ میں اسے حاصل کر کے رہوں گا۔"

"میں تم پر تکیہ کیے بیٹھا ہوں ولیٹرز۔ میں تمھیں خاصی بڑی ادا کروں گا۔"

"مگر آپ نے یہ نہیں بتایا تھا کہ آپ ڈالٹن اور گریگ بینٹلے حصے دار ہیں؟"

"تو کیا یہ ضروری تھا؟"

"آخر یہ معاہدہ کیا ہے؟"

"کچھ بھی نہیں۔ اگلے ہفتے ہم مرحوم کی بیوہ سے مل کر اسے کاغذ پر دستخط کرا لیں گے۔ اس معاہدے سے کسی کو بھی فائدہ نہیں ہوا۔ میکسیکو دولت کمانے کا واحد ذریعہ تیل اور مویشی ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔" نک نے کہا۔ "میں تابوت ۴۸ گھنٹے میں ساتھ لایا تو اس سے بھی پہلے حاصل کر لوں گا۔ آپ سے ملاقات کہاں ہو گی؟"

"میں اہل پاسو میں فیرمون ہوٹل میں ملوں گا۔ اگر سینچر تک حاصل نہ کر سکے تو مجھے دیں فون کر لینا۔"

نک نے فون رکھ دیا اور صبح جلدی اٹھنے کا فیصلہ کر کے لیٹ گیا۔ اس وقت تو اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ تابوت کو اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ریما ڈالٹن کی مدد سے وہ تابوت سکتا ہے۔

نک کے ناشتہ ختم کرنے سے پہلے ہی ریما وہاں پہنچ گئی رنگ کی تیلوں اور سوئٹر پہنے تھی اور چہرے پر لگی گول بڑے بڑے شیشوں والی دھوپ کی عینک نے اس کے چہرے کو کافی حد تک چھپا لیا تھا۔

"آپ تیار ہیں؟"

"کہاں چلنا ہے؟"

"سوالات نہ کریں۔ مجھ پر ایسے ہی اعتماد کریں جیسے میں نے آپ پر کیا ہے۔"

"رات کو میرے پاس ایک مہمان آیا تھا۔ گریگ بینٹلے۔"

"یہ ہوٹل اسی کی ملکیت ہے۔ ممکن ہے روم کلرک نے آپ کے آتے ہی اسے اطلاع دے دی ہو۔"

وہ اسے لیکر اپنی گاڑی کے قریب آئی اور دروازہ کھولتے ہوئے بولی۔ "مجھے کچھ شک ہے کہ تابوت کہاں ہو سکتا ہے مگر میں وہاں اکیلی نہیں جا سکتی۔"

"تو تم نے اپنے ساتھ کے لیے مجھے منتخب کیا ہے؟"

"مجھے آپ پر اعتماد کرنا پڑا مسٹر ولیٹرز۔"

"نک۔"

"ہاں نک! آپ کے علاوہ کوئی اور مجھے نظر ہی نہیں آیا۔"

"اب تو بتا دو کہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

"ایر پورٹ۔ میرا جہاز وہیں موجود ہے۔"

"تو تم طیارہ چلانا بھی جانتی ہو؟"

"بالکل۔ ہارف نے مجھے سکھایا تھا۔ میں دو سال سے ہوائی جہاز چلا رہی ہوں۔" وہ ہائی وے سے دائیں طرف مڑ گئی۔ سامنے ہی ایک پرائیویٹ ایر فیلڈ نظر آ رہی تھی۔

"اور ہم جائیں گے کہاں؟ چاند پر یا مریخ پر؟"

اس نے سر ہلایا اور ایک نیلے سیسنا ہوائی جہاز کے قریب رکتی ہوئی بولی۔ "نہیں، صرف میکسیکو کے ماری جوآنا کے کھیتوں تک۔"

اتنی بلندی سے میکسیکو کا علاقہ کتنا بنجر لگ رہا تھا جیسے وہ تہذیب کو مت پیچھے چھوڑ آئے ہوں۔ "تمھیں کیسے پتا چلے گا کہ وہ کھیت کہاں ہیں؟" س نے ریما سے پوچھا۔

"کل میں نے آپ سے بہت کچھ چھپا لیا تھا۔ ہارف پرواز سکھانے کے دوران ایک بار مجھے یہاں بھی لایا تھا۔"

"تو وہ اس وقت واقعی یہاں سامان سپلائی کرنے آ رہا تھا جب س کا طیارہ تباہ ہوا ہے۔"

"ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔"

"اور یہ کھیت ڈالٹن، گرین اور گریگ کی مشترکہ کمپنی کی ملکیت ہیں؟" ریما نے اسے کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ "آپ نے ایک روز میں بہت کچھ جان لیا ہے مسٹر نک!" پھر اس نے کوئی بٹن دباتے ہوئے کہا۔ "اب ہم لینڈ کرنے جا رہے ہیں۔"

"تم نے یہ کیسے اندازہ لگایا کہ تابوت یہاں لایا گیا ہو گا؟" نک نے توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کل میں نے ایک اور بات آپ کو نہیں بتائی تھی۔ کل جو سیاہ بالوں والا نوجوان ریوالور لیے ہوئے آیا تھا، اسے میں نے یہاں دیکھا تھا جب ہارف مجھے لیکر یہاں آیا تھا۔ ممکن ہے میرا شبہ غلط ہو کیونکہ میں نے اسے دو سال پہلے دیکھا تھا مگر میرا خیال ہے کہ یہ وہی شخص ہے اور اس کا نام فارگو ہے۔"

جونہی ان کا طیارہ نیچے اترا، ایک میکسیکی رائفل ہاتھ میں لیے ہوئے قریب آ گیا۔ نک نے سوچا کہ یہ اسی قسم کی فوجی رائفل تھی جیسی ان بدمعاشوں کے پاس تھی اور اسے یقین ہو گیا کہ ریما اسے صحیح جگہ لے آئی ہے۔

اس محافظ نے ہسپانوی زبان میں تیزی سے کچھ پوچھا۔ نک اسے سمجھ نہیں پایا البتہ ریما نے فوراً جواب دیا۔ درمیان میں فارگو اور ڈالٹن کا نام بھی آیا۔ میکسیکی نے کچھ ہچکچاتے ہوئے سر ہلایا اور انھیں لیکر ایک طرف چل پڑا۔ یہ راستہ جو گھنی جھاڑیوں سے گھرا ہوا تھا، پہاڑیوں کی طرف جا رہا تھا۔ نک کو یہ دنیا بڑی عجیب و غریب لگ رہی تھی۔

آدھ گھنٹے بعد وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ پہاڑی پر چڑھتے ہی دوسری طرف ڈھلان پر موجود کھیت نظر آنے لگے تھے۔ ہر کھیت رقبے میں نصف مربع کلومیٹر سے زیادہ نہیں تھا۔ ایک کھیت میں چند چوڑے کناروں کی ہیٹ پہنے ہوئے میکسیکی، ماری جوآنا کے لمبے لمبے پودوں کو پھول سمیت کاٹ رہے تھے۔

"یہ کٹائی کا وقت ہے۔" ریما نے وضاحت کی۔ "پودوں کی چھنگ بہت قیمتی ہوتی ہے۔ اس کی قیمت ۲۰۰ ڈالر فی پونڈ ہوتی ہے۔"

نک نے دیکھا کہ زیادہ تر افراد کی کمر میں پستول اڑسے ہوئے تھے اور تقریباً سب ہی اسے شکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ابھی انھیں پہنچے ہوئے چند لمحے ہوئے تھے کہ وہ سیاہ بالوں والا نوجوان آ گیا۔ اس کی کمر کے گرد بندھی ہوئی بیلٹ میں وہی ۴۵ کا ریوالور لگا ہوا تھا اور اس کا دایاں ہاتھ پستول کے نزدیک تھا۔

"آپ لوگ یہاں کیوں آئے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"میرا نام ریما ہے۔ میں چیز ڈالٹن کی بھانجی ہوں۔ ہارف مرنے سے پہلے مجھے ایک بار یہاں لایا تھا۔"

"اور یہ کون صاحب ہیں؟" اس نے نک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"میرے ایک دوست ہیں۔ ہم یہاں انکل کا تابوت لینے آئے ہیں مسٹر فارگو!"

"اچھا!"

"جی ہاں! میں نے کل ہی آپ کو پہچان لیا تھا۔"

"بہت خوب! اگر آپ تابوت لینے آئی ہیں تو لے جائیے۔" انھیں حیران دیکھ کر وہ بولا۔ "میت گاڑی پہاڑی کے دوسری طرف کھڑی ہے۔"

وہ دونوں اس کے ساتھ چل دیے۔ یہاں ماری جوآنا کی پتیاں سکھائی جا رہی تھیں اور کئی جھونپڑیاں بھی نظر آ رہی تھیں جن کے باہر میکسیکی باشندے بیٹھے ہوئے ان خشک پتیوں کو اینٹوں کی شکل میں گوندھ رہے تھے۔

"بہت خوب!" نک بڑبڑایا۔

"ہمارا کام یہاں بہت اچھا چل رہا ہے۔"

"ہاں! آپ کے آدمی مسلح بھی تو ہیں۔"

"دراصل میکسیکی فوج ان کھیتوں کی تلاش میں ہے ــــ لیکن ظاہر ہے یہ بہت بڑا ملک ہے۔"

اب وہ میت گاڑی کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اس سیاہ لمبی گاڑی پر گرد جمی ہوئی تھی۔

نک نے پچھلا دروازہ کھول کر چرائے ہوئے تابوت پر نظر ڈالی۔ چمڑے کا غلاف تو اب بھی موجود تھا مگر ڈھکن پہلے کی طرح سختی سے بند نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے بڑی احتیاط سے ڈھکن اٹھایا۔ "لاش اس میں نہیں ہے۔"

فارگو نے سر ہلا دیا۔ "ہاں! ہم نے اسے یہیں دفن کر دیا تھا۔ میں ابھی آپ کو دکھاؤں گا۔"

"مگر کیوں؟" ریما گھبرا کر بولی۔

"ہمیں صرف تابوت درکار تھا۔ ہم لاش کو سڑانا نہیں چاہتے تھے۔ بہرحال چیز ڈالٹن ہمارے آقا تھے۔ یہ زمین ان کی ملکیت تھی۔ مجھے وہ پسند بھی تھے اس لیے میں نے پوری تکریم کے ساتھ انھیں دفن کر دیا۔

"اور تمھیں تابوت کی ضرورت کیوں تھی؟"

فارگو نے ایک لمبی سانس لے کر بیلٹ کو گھمایا اور بولا۔ "مس ریما! آپ کے انکل بڑے ہوشیار آدمی تھے۔ اس زمین میں گرین اور گریگ کی بھی حصے داری تھی۔ پورے شمالی میکسیکو میں پہاڑیوں میں پوشیدہ ایسے بے شمار کھیت ان کی ملکیت تھے۔ اس میں سب سے زیادہ سرمایہ ڈالٹن ہی کا تھا۔ چنانچہ بقیہ دو حصے داروں پر مکمل گرفت رکھنے کے لیے انھوں نے ایک طریقہ اختیار کر رکھا تھا کہ وہ جائداد کا مکمل انتظام اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔ محل وقوع اور کھیتوں کی انفرادی پیداوار کا علم صرف انہی کو تھا۔ میں صرف ان چند کھیتوں کا نگراں ہوں۔

بقیا کھیتوں کا مجھے علم نہیں ــ اُن کا بیٹا ہارف تمام علاقوں کو سامان سپلائی کیا کرتا تھا۔ اور اسی کے دوران وہ ہلاک ہو گیا۔"

"مگر کیسے ــ؟" ریما نے سرگوشیوں میں پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ گرین یا گریگ نے اس کا تعاقب کیا ہوگا تاکہ کھیتوں کا پتا چل سکے۔ ہارف نے انھیں پہاڑیوں میں جل دینے کی کوشش کی ہوگی اور اسی کوشش میں طیارہ کسی پہاڑی سے ٹکرا گیا۔ اس سے بوڑھے باپ کا دل ٹوٹ گیا اور انھیں ساری جائداد سے ہی نفرت ہو گئی۔" اس نے جیب سے ایک موٹا سا سگریٹ نکالا اور اسے سلگانے لگا۔

"مجھے یقین نہیں آتا کہ گلہ بانی میں اتنا کمانے کے بعد وہ اس خطرناک کاروبار میں کیوں چلا آیا؟" نک نے کہا۔

فارگو کے سگریٹ میں سے گاڑھا گاڑھا دھواں نکل رہا تھا اور اس میں سے چٹ پٹ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ "یہ ماری جوآنا کے بیجوں کی آواز ہے۔" اس نے بتایا۔ "جب ماری جوآنا کو اچھی طرح صاف نہ کیا جائے تو اس میں بیج رہ جاتے ہیں.... ہاں تو ڈالٹن نے گلہ بانی میں اتنا نہیں کمایا جتنا ظاہر کرتے تھے، پھر انھوں نے تیل تلاش کرنا چاہا، اس میں بھی ناکام رہے۔ آخر کار وہ ماری جوآنا کی طرف آ گئے۔"

"لیکن ابھی آپ نے بتایا تھا کہ بیٹے کی موت کے بعد اس سے بھی ان کا دل بیزار ہو گیا تھا۔"

"ہاں، ان کا کہنا تھا کہ وہ ان تمام کھیتوں کے محل وقوع کا نقشہ اپنے ساتھ قبر میں لیجائیں گے۔"

"قبر میں۔" نک نے اپنی انگلیاں چمڑے کے غلاف پر پھیرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔" فارگو بولا۔ "اس چمڑے پر وہ نقشہ بنا ہوا ہے۔ اور یہ اتنا قیمتی ہے کہ گرین اور گریگ اسے حاصل کرنے کے لئے بہت کچھ دینے پر تیار ہو جائیں گے۔"

"اور تم اتنی آسانی سے یہ ہمیں دے رہے ہو۔؟" نک نے بے یقینی سے پوچھا۔

فارگو نے سگریٹ نیچے پھینک دیا اور اسے پیروں سے کچل کر بولا۔ "کیا میں نے یہی کہا تھا؟" اور اس سے پہلے کہ نک کچھ سمجھ سکے، وہ پستول نکال چکا تھا۔

"نک!" ریما چیخی اور فارگو پر جا پڑی۔ وہ اس غیر متوقع افتاد سے اپنا توازن کھو بیٹھا تھا، ریوالور اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر جھاڑیوں میں جا گرا۔

"آؤ یہاں سے چلیں۔" نک چلایا۔

"ہوشیار نک! ان سب کے پاس رائفلیں ہیں۔"

اس نے فارگو کی طرف دیکھا مگر فارگو بے سدھ پڑا تھا۔ نک تیزی سے پیچھے دوڑا اور جیب سے لائٹر نکال کر ماری جوآنا کی خشک پتیوں کو آگ لگا دی۔ فوراً ہی کثیف دھواں خارج ہونے لگا۔ "کچھ دیر کے لئے وہ لوگ اس الجھن میں گرفتار رہیں گے۔ چلو ہم نکل چلیں۔"

چند لمحوں بعد میت گاڑی پتلی سی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ تھوڑی دور پہنچ کر اس نے آئینے میں دیکھا کہ فارگو دھوئیں میں گھرا کھڑا تھا۔ اس کے برابر کھڑے ہوئے ایک میکسیکی نے میت گاڑی کا نشانہ لینا چاہا مگر فارگو نے اسے روک دیا۔ اور پھر وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

"مدد کا شکریہ۔" نک نے ریما سے کہا۔

"یہ تو بہت آسان تھا۔" ریما نے کہا اور اسے بھی تائید کرنا پڑی۔ واقعی وہ بہت آسان تھا۔

□□

بیری گرین ایل پاسو کے ہوٹل میں اس کا منتظر تھا۔ اس نے چمڑے کے تابوت کو خوب اچھی طرح دیکھا اور اس پر کھدے ہوئے نقوش پر انگلی پھیرتے ہوئے بولا۔ "کوئی دقت تو نہیں ہوئی۔؟"

"نہیں۔" نک نے بتایا۔ "سرحدی محافظوں کو خالی تابوت سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔"

"مگر لاش کہاں ہے؟"

"میکسیکو کی کسی پہاڑی کی وادی میں دفن ہے۔ آپ نے مجھے صرف تابوت چرانے کے لئے کہا تھا نا؟"

گرین نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ اس نے فلیش لائٹ نکال کر اسے تابوت کے چمڑے کے غلاف پر ڈالنا شروع کیا۔ نقوش اور واضح ہو گئے۔

"دیکھا آپ نے مسٹر ویلوٹ۔ یہ شمالی میکسیکو کا نقشہ ہے۔"

"بہت خوب۔" نک نے داد دی، اسے اچانک کچھ یاد آ گیا تھا۔ وہ شخص جسے اس نے نیویارک میں گرین کا تعاقب کرتے دیکھا تھا۔

"پیر کو میں مسز ڈالٹن اور گریگ سے ملوں گا تاکہ کمپنی کو بند کر سکوں۔"

"مجھے معلوم ہے۔" نک نے کہا۔ "اس نقشے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ میکسیکو کے کس علاقے میں ماری جوآنا کے کھیت ہیں۔ ٹھیک ہے نا۔؟"

گرین نے اسے بڑی چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔ "تم بہت کچھ جان گئے ہو۔؟"

"مجھے چالیس ہزار ڈالر دیجئے پھر میں آپ کی زندگی سے نکل جاؤں گا۔"

اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور نوٹ گن کر نک کو تھما دیئے۔ نک نے آج تک کسی کام کے لئے اتنی بڑی رقم وصول نہیں کی تھی، اس لئے وہ خود کو مجرم سمجھ رہا تھا۔ بیچارے گرین کو اتنی بڑی رقم کے بدلے میں کچھ بھی تو حاصل نہ ہوگا۔

نک، پیر کو میٹنگ کے اختتام تک وہیں رہا اور سڑک کے اس پار سے گلڈا ڈالٹن کو سیاہ لباس میں ملبوس اپنی بھانجی کے سہارے گریگ کے دفتر سے نکلتا دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کرائے کی کار میں ڈالٹن رینج تک ان کا تعاقب کیا۔ کار اس نے کافی دور پارک کی تھی اور بڑی احتیاط سے پچھلی طرف سے مکان میں داخل ہوا تھا۔ وہ دبے قدموں چلتا ہوا اونچی چھت والی نشست گاہ میں عین اس وقت داخل ہوا تھا جب مسز ڈالٹن جام صحت تجویز کر رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ریما، فارگو اور سنہرے بالوں والے اس شخص نے بھی چونک کر نک کو دیکھا تھا جسے نک نیویارک میں دیکھ چکا تھا۔ جب مسز ڈالٹن نے نک کو دیکھا تو جام انکے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گر پڑا اور ریزہ ریزہ ہو گیا۔

"دخل اندازی کی معافی چاہتا ہوں۔" نک نے بڑے خوشگوار لہجے میں کہا۔ "دراصل میں یہاں سے جانے سے پہلے آپ جیسے شریف لوگوں کو خدا حافظ کہنا چاہتا تھا۔"

ریما ڈالٹن نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ "نک! میں ..."

فارگو جلدی سے اس کے سامنے آ گیا۔ اور دوسروں کی طرف مشورہ طلب نظروں سے دیکھنے لگا۔ "میں اسے باہر نکال دوں۔؟"

نک نے ایک ہاتھ اوپر اٹھا لیا۔ "پلیز! میں آپ لوگوں کو پریشان کرنے نہیں آیا ہوں، مجھے گرین سے اپنی فیس مل چکی ہے اور آپ لوگ اس سے جو فراڈ کر رہے ہیں، اس سے مجھے کوئی غرض نہیں ہے۔"

گلڈا ڈالٹن نے اسے گھور کر دیکھا۔ "تم نے یہ کیسے سمجھا کہ ہم اس سے فراڈ کر رہے ہیں۔؟"

"وہ اس طرح کہ آپ نے اسے اور گریگ کو بڑی ترکیب سے میکسیکو کے کھیت دکھا دیئے ہیں جو تعداد میں گنتی کے ہیں۔ جبکہ ٹیکساس کا علاقہ آپ کے پاس ہے، اس کا نقشہ آپ نے تابوت کے غلاف پر نہیں بنایا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس علاقے میں آپ کو تیل مل گیا ہے۔" وہ ریما کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔ "پچھلے ہفتے تم نے اور فارگو نے بڑا اچھا ڈراما کھیلا تھا۔ اگر تم اتنی آسانی سے اس پر قابو نہ پا لیتیں اور میں یہ نہ دیکھ لیتا کہ فارگو ایک میکسیکی کو میت گاڑی کا نشانہ لینے سے روک رہا ہے تو مجھے واقعی یقین آ جاتا۔"

"تمہیں اور کیا کچھ معلوم ہے؟" گلڈا ڈالٹن نے پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ چیز ڈالٹن نے پہلے یہ کہانی مشہور کی کہ وہ ماری جوآنا کے کھیتوں کا نقشہ اپنے ساتھ قبر میں لے جائے گا اس لئے گرین کو یہ شبہ ہوا کہ تابوت پر کوئی نقشہ ہوگا۔ تم لوگ بھی اسے یہی باور کرانا چاہتے تھے۔ تم لوگ یہ بھی چاہتے تھے کہ یہ تابوت حاصل کرنے میں اسے از حد دشواری ہو تاکہ وہ سمجھے کہ یہ واقعی کوئی اہم چیز ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے تم لوگ گرین اور گریگ کو میکسیکو کا علاقہ یونہی دے دیتے تو انھیں کچھ شبہ ہوتا۔ اس لئے تم لوگوں نے ایسی ترکیب کی کہ خود اُن کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو جائے اور وہ ٹیکساس کا قیمتی علاقہ چھوڑ دیں۔"

"وہ اس کے مستحق تھے۔" سیاہ لباس میں ملبوس گلڈا بولی۔ "پچھلے سال انھوں نے میرے بیٹے کا تعاقب کر کے اسے مار ڈالا۔"

"مجھے پہلے جس چیز نے الجھا دیا وہ اس تابوت کی چوری تھی جسے میں خود چرانے آیا تھا۔ مجھے یاد آیا کہ تم کس طرح میرے بازوؤں میں جھول گئی تھیں تاکہ میں فارگو اور اس کے بدمعاشوں کو روک نہ سکوں۔ پھر میں نے دیکھا کہ ریما مجھ پر یعنی ایک اجنبی پر حد سے زیادہ اعتماد کر رہی ہے تاکہ میں اسے بیری گرین کو لوٹا سکوں۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔"

"کیا واقعی؟" سنہرے بالوں والے شخص نے پوچھا۔

نک نے سر ہلایا۔ "تم نے یہ نہیں سوچا تھا کہ گرین تابوت کو معہ اس کے اندر موجود لاش سمیت چرانا چاہے گا لیکن جب تم نے نیویارک تک اس کا تعاقب کیا اور یہ سن لیا کہ وہ مجھے اسی کام کا معاوضہ دے رہا ہے تو تمہیں اپنا کام تیز کرنا پڑا۔ کیونکہ اگر گرین یہ تابوت حاصل کر لیتا تو اسے یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ اس کے اندر موجود لاش چیز ڈالٹن کی نہیں ہے۔"

سنہرے بالوں والا شخص ایک قدم آگے بڑھ کر بولا۔ "تم ثابت کر سکتے ہو؟"

"تم خود اس کا ثبوت ہو۔" نک بولا۔ "تم چیز ڈالٹن ہو۔"

"چیز۔" اس کی بیوی کی سانس رک گئی۔ "یہ ــ سب کچھ جانتا ہے۔"

"تم اپنے سفید بالوں کو سنہرا اور اپنے کھردرے چہرے کو میک اپ سے بہتر بنا سکتے تھے مگر اپنی لنگڑاہٹ کو نہیں چھپا سکتے تھے۔ میں نے نیویارک میں تمہیں گرین کا تعاقب کرتے دیکھا تھا اور پھر ریما نے مجھے بتایا تھا کہ تمہاری

ایک ٹانگ دوسری کے مقابلے میں چھوٹی ہے حالانکہ تم نے گرین کا تعاقب کرکے زبردست خطرہ مول لیا تھا کیونکہ وہ تمہیں اچھی طرح جانتا تھا۔"

"اچھی بات ہے۔" چیز ڈالٹن نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ "تمہیں سب کچھ معلوم ہوچکا ہے۔ اس کا تعاقب کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ میں اس بھیس میں پہچانا تو نہیں جاتا۔ اور میں اس میں کامیاب بھی رہا اور پھر ایک فائدہ یہ ہوا کہ میں نے تم لوگوں کی گفتگو سن لی۔ پھر فارگو کو یہ تابوت چرا کر لاش سے چھٹکارا حاصل کرنا پڑا۔"

"وہ لاش کس کی تھی؟"

"میرے ایک ملازم کی۔ حادثہ تو حقیقی تھا اور میں موقع کی تلاش میں تھا ہی۔ دو چار آدمیوں کو پیسے دیکر یہ کہلوانا پڑا کہ حادثہ میرے ساتھ پیش آیا ہے۔ میرے مرنے کے بعد ظاہر ہے میری بیوی اس کمپنی کو توڑ سکتی تھی اور ٹیکساس کے تیل کے کنویں اس کی ملکیت ہوجاتے۔"

"اور تم—؟"

"میں اپنی کوئی نئی شخصیت اختیار کروں گا اور دو تین سال بعد یہاں واپس آکر اپنی دولتمند بیوہ سے شادی کروں گا۔ پھر ہم ٹیکساس سے دور کسی علاقے میں شاندار زندگی گزریں گے۔"

نک خاموشی سے سنتا رہا۔ یہ سب تو وہ پہلے ہی سمجھ چکا تھا۔ پھر اسے ایک اور خیال آیا۔ "مسٹر ڈالٹن! آپ نے میرے کام کا انداز دیکھ لیا۔ اگر کبھی آپ کو کوئی چیز چوری کروانی ہو تو مجھے یقین ہے کہ آپ میری خدمات حاصل کرنا بہتر سمجھیں گے۔"

چیز ڈالٹن اسے گھورتے ہوئے بولا۔ "بھلا میں کیا چوری کرواؤں گا؟"

"میں چمڑے کے تابوت کے بارے میں سوچ رہا تھا۔" نک نے ہلکا سا کھنکھارا۔ "ممکن ہے آپ اسے اپنی حقیقی تدفین کے وقت پر استعمال کرنا چاہیں۔"

N

پانی چوری کی

اس مرتبہ نک ویلوٹ کی خدمات پانی کی چوری کے لیے حاصل کی گئی ہیں

جو مکان پانی کی چوری جیسا عجیب کیس سنواری ہے وہ کیسا ہوگا؟

اپنی پیشہ وارانہ زندگی کے دوران نک ویلوٹ کو بے شمار لوگوں سے سابقہ پڑا تھا اور اسے عجیب و غریب اشیاء کی چوری کے لیے مامور کیا جاتا رہا تھا۔ ایک بار اس نے ایک پوڑیا گھر سے شیر اور ایک عجائب گھر سے شیشے والی کھڑکی چرائی تھی۔ اس کا معاوضہ ۲۰ ہزار ڈالر تھا اور کام زیادہ کٹھن ہو تو وہ اضافی دس ہزار بھی وصول کرتا تھا اور اس پیشے میں وہ اپنی قسم کا بے مثال چور تھا۔

"اس مخصوص کام کی نوعیت میرے لیے عجیب ہے۔" اس نے لڑکی سے کہا۔ اس کے بال سنہرے اور شانوں تک کٹے ہوئے تھے۔ وہ لڑکی کچھ اس قسم کی تھی کہ اگر وہ اسے اپنے آبائی گاؤں گرین میں دیکھتا تو متعجب نہ ہوتا مگر اس وقت وہ ایک استقبالیے میں بیٹھی کاک ٹیل پی رہی تھی اور لگ بھگ ہی ننگی تھی۔ البتہ اس کا لباس جو چمکدار ساٹن کا تھا وہ اس پارٹی کا ہی ایک حصہ معلوم ہوتا تھا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ مخصوص نوعیت کے ہی کام لیتے ہیں۔"

"ہاں۔ آپ یہ کام کب کروانا چاہتی ہیں؟ اور یہ جگہ کہاں ہے؟"

اس نے چسکی لیتے ہوئے چاروں طرف دیکھا کہ کوئی ان کی باتیں تو نہیں سن رہا ہے، پھر بولی۔ "یہاں سے بیس میل دور لنکن کاؤنٹی میں سیموئیل پیٹرک کی جائداد ہے۔ ہم آپ کو وہاں لے جانے کے لیے کوئی بہانہ نکال لیں گی۔ اس کے بعد سارا کام آپ کو خود کرنا ہوگا۔ البتہ یہ کام اگلے ہفتے کی ہفتہ وار تعطیل سے پہلے ہوجانا چاہیے۔ یعنی ۴ جولائی سے پہلے۔"

"میں اب بھی آپ کو مشورہ دوں گا کہ پلگ نکال دیں۔ آپ کے ۲۰ ہزار ڈالر بچ جائیں گے۔"

"آپ چیزیں چراتے ہیں نا؟"

نک ویلوٹ نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر بکھیرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ "صرف خوبصورت دوشیزاؤں کے دل۔"

"پلیز مذاق مت کیجیے میں معاوضہ ادا کرسکتی ہوں۔"

"واقعی؟ تو آپ کیا چیز چوری کروانا چاہتی ہیں؟"

"ایک سوئمنگ پول کا پانی!"

وہ برابر مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا مگر اس کے ذہن کے ایک گوشے میں یہ خواہش ابھر رہی تھی کہ کاش اس وقت وہ گلوریا کے ساتھ بیرونی پورچ پر بیٹھا ہوتا اور ان کے سامنے یخ بستہ بیئر رکھی ہوتی۔ یہ امیروں کی عادتیں اس کی سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔ "تو آپ وہ پلگ نکال دیں جس کے ذریعے پانی اس میں بھرا جاتا ہے۔"

لڑکی نے جس کا نام الیشیا مونٹرٹ تھا، غصے سے سگریٹ پیروں تلے مسل دیا۔ "دیکھیے مسٹر ویلوٹ! میں نے آپ کو یہاں اس لیے نہیں بلوایا کہ آپ بات کو یوں ہنسی میں اڑا دیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ عجیب و غریب چیزیں چراتے ہیں۔ متفرد چیزیں اور آپ کا معاوضہ ۲۰ ہزار ڈالر ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے؟"

"بالکل!" اس نے کہا۔ "آپ کو یہ باتیں جن ذرائع سے بھی معلوم ہوئی ہیں، بہرحال یہ درست ہیں۔"

"تو آپ؟"

"ہاں کیا؟"

"سیموئیل پیٹرک کے سوئمنگ پول سے پانی چرا دیں گے؟"

"اور تم سے بھی میں یہی کہوں گا کہ تم نے ایک ٹانگ دوسری کے مقابلے میں چھوٹی ہے حالانکہ تم نے گرین کا تعاقب کرکے زبردست خطرہ مول لیا تھا کیونکہ وہ تمہیں اچھی طرح جانتا تھا۔"

"اچھی بات ہے۔" چیز ڈالٹن نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ "تمہیں سب کچھ معلوم ہوچکا ہے۔ اس کا تعاقب کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ میں اس بھیس میں پہچانا تو نہیں جاتا۔ اور میں اس میں کامیاب بھی رہا اور پھر ایک فائدہ یہ ہوا کہ میں نے تم لوگوں کی گفتگو سن لی۔ پھر فارگو کو یہ تابوت چرا کر لاش سے چھٹکارا حاصل کرنا پڑا۔"

"وہ لاش کس کی تھی؟"

"میرے ایک ملازم کی۔ حادثہ تو حقیقی تھا اور میں موقع کی تلاش میں تھا ہی۔ دو چار آدمیوں کو پیسے دیکر یہ کہلوانا پڑا کہ حادثہ میرے ساتھ پیش آیا ہے۔ میرے مرنے کے بعد ظاہر ہے میری بیوی اس کمپنی کو توڑ سکتی تھی اور ٹیکساس کے تیل کے کنویں اس کی ملکیت ہوجاتے۔"

"اور تم—؟"

"میں اپنی کوئی نئی شخصیت اختیار کروں گا اور دو تین سال بعد یہاں واپس آکر اپنی دولتمند بیوہ سے شادی کروں گا۔ پھر ہم ٹیکساس سے دور کسی علاقے میں شاندار زندگی گزریں گے۔"

نک خاموشی سے سنتا رہا۔ یہ سب تو وہ پہلے ہی سمجھ چکا تھا۔ پھر اسے ایک اور خیال آیا۔ "مسٹر ڈالٹن! آپ نے میرے کام کا انداز دیکھ لیا۔ اگر کبھی آپ کو کوئی چیز چوری کروانی ہو تو مجھے یقین ہے کہ آپ میری خدمات حاصل کرنا بہتر سمجھیں گے۔"

چیز ڈالٹن اسے گھورتے ہوئے بولا۔ "بھلا میں کیا چوری کرواؤں گا؟"

"میں چمڑے کے تابوت کے بارے میں سوچ رہا تھا۔" نک نے ہلکا سا کھنکھارا۔ "ممکن ہے آپ اسے اپنی حقیقی تدفین کے وقت پر استعمال کرنا چاہیں۔"

"آپ میرا مطلب نہیں سمجھ رہے ہیں مسٹر ویلوٹ۔ مجھے سوئمنگ پول کا پانی چاہیے۔ میں اس پول کا سارا پانی حاصل کرنا چاہتی ہوں۔"

"کیا یہ کسی قسم کی شرط ہے؟" اس نے پوچھا۔ اس کی سمجھ میں کوئی اور بات آ ہی نہیں رہی تھی۔

الیشیا نے اپنی خوبصورت پنڈلیاں میز کے نیچے لٹائیں اور سگریٹ کا کش لیکر بولی۔ "یہ خیال تھا کہ آپ کو اس کام کی غرض و غایت سے کوئی دلچسپی نہ ہوگی۔"

"بالکل نہیں ہے۔ میں تو بوتی تجسس سے مجبور ہوگیا تھا۔"

"کل صبح آپ میرے ساتھ سیموئیل کی جائداد پر چل سکیں گے؟"

"ضرور، مگر یہ سیموئیل پیٹرک ہے کون؟ نام کچھ جانا پہچانا سا لگتا ہے۔"

"وہ جرائم کی کہانیوں کا خالق اور ٹیلی ہی فلموں کا فلسفہ ہے۔ اس کی دو فلمیں بہت کامیاب ہوئی ہیں اور ٹیلیویژن پر بھی اس نے ایک بے حد کامیاب سیریز پیش کی ہے۔ اس کا نام 'پیارا قاتل' تھا۔ آپ کو یاد ہے؟"

"میں باوجود کوشش کے فلمیں نہیں دیکھ پایا۔" نک نے اعتراف کیا۔ "لیکن میں سیموئیل کا نام سنا ہے۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم کرنا تھا۔ اس سے گفتگو کا موضوع تو ہوجائے گا۔"

"تو پھر آپ سے صبح ملاقات ہوگی؟"

"چونکہ یہ سراسر کاروباری معاملہ ہے مس الیشیا۔ لہٰذا پیشگی ۵ ہزار تو عنایت کیجیے، باقی کام مکمل ہونے پر۔"

وہ بڑے اطمینان سے بولی۔ "ٹھیک ہے، کل مل جائیں گے۔"

نک اسے چھوڑ کر باہر آگیا۔ بیرونی ہال سے اس نے گلوریا کا نمبر ڈائل کیا۔

"کیا حال ہے؟"

"ٹھیک ہے۔ تم گھر آرہے ہو؟"

"کچھ دنوں بعد۔ ممکن ہے ایک ہفتہ لگ جائے۔ ہم کنکٹی کٹ جارہے ہیں۔"

"اوہ! تو تم ۴ جولائی کو یہاں نہیں ہوگے؟"

"ممکن ہے گرمیں اس وقت تک واپس آنے کی پوری کوشش کروں گا۔"

چند اور باتیں کرکے اس نے فون رکھ دیا۔ اگر گرمیوں کی راتوں میں جب وہ گلوریا پورچ پر بیٹھے باتیں کررہے ہوتے تو اس کا جی چاہتا کہ وہ یہ کام چھوڑ دے اور کوئی ازمت کرے مگر پھر الیشیا جیسا کوئی شخص اسے دوبارہ پیشکش کر بیٹھتا۔ معاوضہ بھی خاصا تھا اور پھر یہ کام کی نوعیت بھی مہارت طلب تھی۔ وہ چور تھا اور اسے احساس تھا کہ وہ اگر پھر یہ پیشہ تبدیل نہیں کرپائے گا۔

الیشیا نے ایک چھوٹی سی سفید اسپورٹس کار میں لینے آئی۔ چھت ہٹادی گئی تھی اور اس کے لمبے سنہرے بال ہوا سے پیچھے اڑ رہے تھے۔ وہ بڑی تیز رفتاری سے کار چلا رہی تھی۔

"میرے پرس میں ۵ ہزار ڈالر کا چیک پڑا ہے، نکال لیجیے۔" اس نے فراٹے لوئر میسل فی گھنٹہ پر لے جاتے ہوئے کہا۔

"چیک؟ مگر میں چیک کیسے لے سکتا ہوں؟"

"لے لیجیے۔ میں آپ کے خلاف شہادتیں جمع نہیں کررہی ہوں۔ میں اتنی نقد رقم لیکر چلنے کی عادی نہیں ہوں اور بس۔"

"میں اسے کام مکمل کرنے سے پہلے کیش کروالوں گا۔"

"بالکل۔ آپ ابھی کروالیں۔ اچھا یہ بتایئے کہ آپ سیموئیل سے کیا کہہ کر ملیں گے۔ میں تو صرف اتنا تعارف کروا دوں گی کہ آپ کو اس کے ڈراموں سے دلچسپی ہے۔"

"مجھے بتایئے کہ وہ کس قسم کے ڈرامے پیش کرنا پسند کرتا ہے۔ پھر میں خود ہی بات بنالوں گا۔"

وہ بولتی جارہی تھی اور نک کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی دولت مند لڑکی ہے اور کسی قسم کی شرارت میں ملوث ہے۔ بہرحال وہ ایک خوبصورت دوشیزہ تھی اور پھر اسے آج تک سوئمنگ پول سے پانی چرانے کا دلچسپ کام نہیں ملا تھا۔

سیموئیل پیٹرک کا مکان بہت بڑا تھا جس میں دو ہرا گیراج تھا۔ آس پاس جھاڑیاں اور چھوٹے چھوٹے درخت نظر آرہے تھے۔ الیشیا نے گھنٹی بجانے کی ضرورت محسوس نہیں کی اور اسے لیکر مکان کی پچھلی طرف پہنچ گئی جہاں باڑھ سے گھرا ہوا ایک سوئمنگ پول نظر آرہا تھا۔ ایک ادھیڑ عمر کے شخص نے جس کے سر کے بال تقریباً جھڑ چکے تھے، گیٹ کھولا۔ "ہیلو الیشیا، تم روز بروز خوبصورت ہوتی جارہی ہو۔"

"شکریہ سام!" وہ بولی اور جلدی سے آگے بڑھ کر اسے پیار کرلیا۔ "یہ وہ صاحب ہیں جن کا میں نے فون پر تذکرہ کیا تھا۔ نک ویلوٹ ـــــ اور مسٹر ویلوٹ۔ یہ میرے سسر ہیں۔"

"ویلوٹ؟" سیموئیل نے بھنویں بھرا ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔"

وہ انھیں لیکر سوئمنگ پول کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ پول عام اندازکا تھا اور اس میں ایک عورت تیراکی کررہی تھی مگر نک کو اس کا چہرہ نظر نہیں آسکا۔

"بڑی خوبصورت جگہ ہے۔" نک نے تعریف کی۔

"مجھے تنہائی بہت پسند ہے۔ قریب ترین پڑوسی بھی یہاں سے ایک میل کے فاصلے پر ہے۔"

"اور یہ سوئمنگ پول تو واقعی بے حد حسین ہے۔" نک پول کے کنارے پہنچ گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ہموار کناروں پر کئی رنگ جھلملا رہے ہیں۔ "یہ کنارا کس چیز سے بنایا گیا ہے؟"

"سنگ سلیمان سے۔ براڈوے میں میرا سب سے پہلا ڈراما اسی نام سے پیش کیا گیا تھا۔ یہ سوئمنگ پول میرے چند تعیشات میں سے ایک ہے۔"

نک کی سمجھ میں کچھ کچھ آتا جارہا تھا۔ جب پول سے پانی نکال دیا جائے گا تو سنگ سلیمان کی تہوں کو نکالنا آسان ہوجائے گا۔ نک سوچنے لگا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ الیشیا کا محبوب کوئی غریب نوجوان ہو اور اسے پیسوں کی ضرورت ہو۔

عورت سوئمنگ پول میں سے باہر نکل آئی۔ اس کا جسم اب بھی دلکش تھا۔ الیشیا نے تعارف کرایا۔ "نک! یہ سیموئیل کی بیوی لیڈیا ہیں ـــ یہ ایک دوست ہیں نک ویلوٹ!"

عورت نے پلکیں جھپکائیں اور بڑھ کر اپنا چشمہ، میز پر سے اٹھالیا۔ "میں اس کے بغیر اندھی ہو جاتی ہوں۔" اس نے وضاحت کی۔ "آپ سے مل کر خوشی ہوئی مسٹر ویلوٹ۔ موسم بہت خوشگوار ہے آج۔"

"جی ہاں۔" نک نے تائید کی اور ایک سُرخ اور سبز کرسی میں دھنس گیا۔ وہ مکان کے عقبی حصّے کا جائزہ لے رہا تھا۔ مکان کے پیچھے ایک سڑک تھی جو سنسان معلوم ہوتی تھی۔ اس کے ذہن میں ایک منصوبہ اُبھرنے لگا۔

"میں کچھ پینے کے لیے لاتی ہوں۔" لیڈیا نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ!" اس کے شوہر نے کہا۔ "اب آپ فرمائیے مسٹر ویلوٹ! آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے؟"

"مجھے آپ کے ڈرامے بے حد پسند ہیں۔" نک نے کہا۔ "خاص طور پر "پیارا قاتل"۔ بڑا عمدہ انجام تھا اس کا۔"

سیموئیل کرسی پر پیچھے کو ٹک گیا اور ہاتھ سے اپنے نیم گنجے سر میں کنگھا کرنے لگا۔

"براڈوے کے ڈراموں کے لیے اسی قسم کا انجام درکار ہوتا ہے۔"

"میرے ذہن میں ایک پلاٹ ہے شاید آپ کے لیے کچھ مفید ہو۔" نک نے کہا۔ "اس پر پہلے کبھی نہیں لکھا گیا۔"

"آپ لکھتے ہیں؟"

"نہیں! اسی لیے ایشر نے کہا کہ میں آپ کے پاس آؤں۔"

سیموئیل یوں مسکرایا جیسے اس سے پیشتر بھی یہ سب کچھ سُنتا رہا ہو۔ لیڈیا اسکوائش لیکر آئی اور شوہر کے قریب بیٹھ گئی۔

"میرے پاس بہت سے لوگ پلاٹ لیکر آتے ہیں۔" سیموئیل نے کہا۔ "مگر میں کبھی ان کے ساتھ وقت خراب نہیں کرتا البتہ آپ کی بات ضرور سُنوں گا۔ آپ ایشر کے دوست ہیں۔ یہ لڑکی میرے لیے بیٹی کی طرح ہے۔" اس نے ہاتھ بڑھا کر ایشر کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا۔ وہ فوراً مسکرا دی۔

نک نے اسکوائش کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔ "یہ ایک بند کمرے میں قتل کا قصّہ ہے۔"

"بند کمروں میں قتل کے ڈرامے اب پرانے ہو چکے ہیں۔"

"مگر یہ پُرانا نہیں لگے گا۔" نک کوشش کر رہا تھا کہ سیموئیل میں شوق پیدا کر سکے۔ "بند کمرے میں ایک شخص قتل کر دیا جاتا ہے۔ کھڑکیاں دروازے سب بند ہیں اور کمرے کا کوئی خفیہ راستہ بھی نہیں ہے۔"

"اسٹیج پر بند کمرے کا تصوّر پیش کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے کیونکہ کمرے کی ایک دیوار ہمہ وقت ناظرین کے سامنے کھلی رہتی ہے۔ بہرکیف۔ آپ آگے بتائیے۔ قتل کس طرح ہوتا ہے؟"

نک پیچھے جُھک گیا۔ "ایک لیزر شعاع کے ذریعے، جو کسی بھی سطح سے گزر جاتی ہے اور اسے نقصان نہیں پہنچاتی۔ قاتل بند کھڑکی کے ذریعے یہ شعاع اندر پھینکتا ہے۔ اندر بیٹھا شخص قتل ہو جاتا ہے اور کمرہ اسی طرح مقفل رہتا ہے۔"

پیٹرک نے تعریفی انداز میں سر ہلایا۔ خیال تو بُرا نہیں ہے مگر میرا خیال ہے یہ اسٹیج سے زیادہ تحریری شکل میں اچھا لگے گا۔ اگر میں اب بھی ٹیلیویژن پر ڈرامے پیش کر رہا ہوتا تو اسے ضرور پیش کرتا۔ مجھے ایسے ہی پلاٹ اچھے لگتے ہیں۔"

نک اٹھ کھڑا ہوا اور پول کی طرف بڑھا۔ وہ باتیں بھی کرتا جا رہا تھا۔ ایک آدھ بار اس نے لیڈیا سے بھی پول کے بارے میں سوال کر لیا۔ اس کا اندازہ تھا کہ پول میں تقریباً بیس ہزار گیلن پانی آتا ہوگا۔ یہ کسی بھی چور کے لیے بہت کڑی آزمائش تھی۔ اسے معلوم تھا کہ عام طریقے سے پانی نکالنے میں کئی روز درکار ہوں گے۔

چار بجے وہ پیٹرک کے گھر سے رخصت ہوئے۔ اس نے پیٹرک سے ہاتھ ملا کر وعدہ کیا کہ وہ پلاٹ کے بارے میں مزید سوچ کر اسے بتائے گا۔ پھر وہ ایشر کے ساتھ اسپورٹس کار میں بیٹھا شہر کی طرف اڑا جا رہا تھا۔

"اب کیا خیال ہے آپ کا؟" ایشر نے پوچھا۔ اس نے ایشر کی طرف دیکھ کر کچھ کہنا چاہا مگر پھر خیال بدل دیا۔ "کام تو ہو سکتا ہے۔" اس نے کہا۔

"وقتِ مقررہ پر؟"

"ہاں۔ بس مجھے ایک چیز کی ضرورت ہوگی اور چند افراد کی مدد کی۔ آپ کو پورا پانی چاہیے؟"

وہ ایک لمحہ کچھ سوچنے لگی۔ "ہر قطرہ تو نہیں مگر اتنا کہ پول خالی ہو جائے۔"

"مجھے بڑی بے چینی ہو رہی ہے کہ آخر آپ کو پانی کیوں چاہیے؟"

"آپ کو تو بیس ہزار ڈالر مل رہے ہیں۔" اس نے یاد دہانی کرائی۔ "بس آپ کو اس کے آگے سوچنا بھی نہیں چاہیے۔"

"میرے ذہن میں کچھ اندیشے آئے ہیں۔" وہ بولا۔ "ممکن ہے پول خالی ہونے کے بعد سنگِ سلیمان کو چُرا لیا جائے۔"

اس نے ترچھی نظروں سے نک کی طرف دیکھا۔ "تو آپ مجھے کوئی مجرمہ سمجھتے ہیں۔ وہ اصل سنگِ سلیمان نہیں ہے اس کی بے حد کامیاب نقل ہے۔"

"تو پھر پانی کا آپ کیا کریں گی؟ ظاہر ہے آپ کو پول خالی ہونے سے مطلب ہے؟"

"میں نے آپ کو پانی کی چوری کے لیے مامور کیا تھا، سراغرسانی کے لیے نہیں۔"

"کبھی کبھی دونوں پیشوں کی منطق ایک ہو جاتی ہے۔" نک نے کہا۔ "بہرحال آپ اتنا تو بتا سکتی ہیں کہ آپ کا پیٹرک اور اس کی بیوی سے کیا رشتہ ہے؟"

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ مجھے بیٹی کیوں کہہ رہا تھا؟ یہ ایک حد تک درست ہے۔ ان کی پہلی بیوی میری پھوپھی تھیں۔ میری سمی پیٹرک۔ میرے بچپن کا بیشتر حصّہ ان کے گھر میں گزرا ہے۔ دونوں مجھے اپنی ہی بیٹی سمجھتے تھے۔ میرے والدین کا بہت پہلے انتقال ہو گیا تھا مگر میری ممّی اور ڈیڈی نے میرے لیے کافی رقم چھوڑی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ پیٹرک کو میری پھوپھی کی جائداد سے بڑی چڑ تھی۔ بہرحال جب اس کا پہلا ڈرامہ بیحد کامیاب ہوا تو ایک رات اس نے اپنی خود مختاری کا مظاہرہ کیا اور پھوپھی اسے چھوڑ کر چلی گئیں۔ یہ دس سال پہلے کی بات ہے اور جب سے اب تک ان کا کوئی پتا نہیں چلا ہے۔ گو وہ اکثر مجھے کیلیفورنیا کے ایک وکیل کے ذریعے کچھ رقم بھیجتی رہتی ہیں۔"

"تو کیا پیٹرک نے انھیں طلاق دے دی تھی؟"

لڑکی نے سر ہلایا۔ "ہاں۔ چھوڑ کر چلے جانے کی بنیاد پر۔ تین سال پہلے اس نے لیڈیا سے شادی کر لی۔"

"آپ لیڈیا کو پسند نہیں کرتیں؟"

"اس لیے کہ وہ میری پھوپھی کی جگہ آئی ہیں؟ ہاں شاید۔"

نک، لیڈیا کی کمزور بصارت کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے تیراکی کا بھی شوق ایسا تو نہیں کہ ایک صبح وہ بھاگتی ہوئی آئے اور پول میں [illegible] انگ لگا دے اور اس [illegible]لی سطح سے ٹکرا جائے۔ یا پھر ایسی باتیں صرف جرائم کی کہانیوں میں ہی [illegible]۔ "ایک بات اور۔" نک نے کہا۔ "ظاہر ہے پیٹرک کو پانی کی غیر موجودگی کا علم [illegible]گا۔ بیس ہزار گیلن پانی کی چوری کوئی معمولی بات نہیں ہے۔"

"میں خود یہی چاہتی ہوں کہ اسے علم ہو جائے مگر شرط یہ ہے کہ ہفتے واری تعطیل [illegible]معلوم ہو۔" وہ بڑی مہارت سے بڑھتے ہوئے ٹریفک کے درمیان سے کار [illegible]۔ "مگر میری سمجھ میں اب تک یہ نہیں آیا کہ آپ یہ کام کس طرح انجام دیں گے۔ [illegible]چل گیا کہ آپ پانی لیجا رہے ہیں تو آپ کس طرح پول کو خالی کر سکیں گے؟"

"یہ سب مجھ پر چھوڑ دیجیے۔" نک مسکرا کر بولا۔ "آپ مجھے اسی کا تو معاوضہ [illegible]ہیں۔"

جمعے کی سہ پہر بڑی روشن اور پُرسکون تھی۔ پیٹرک اور اس کی بیوی پول کے [illegible]ے تھے۔ پیٹرک ایک خط کا جواب ٹائپ کر رہا تھا اور لیڈیا دھوپ کھا رہی [illegible]دیر کے بعد اسے دھویں کی بُو محسوس ہوئی۔ اس نے باہر جھانکا۔ "لیڈیا! [illegible]گھاس میں آگ لگ گئی ہے۔"

"میرے خیال میں آگ بجھانے والوں کو فون کرنا چاہیے۔" آگ کافی پھیل [illegible]اب پیٹرک کے گھر کی طرف دائرے کی شکل میں بڑھ رہی تھی۔

"ہاں۔ میں جاتا ہوں۔" مگر اسی وقت دُور سے سائرن کی زوردار آواز [illegible]شاید کسی اور نے آگ لگنے کی اطلاع دے دی تھی۔

دس منٹ کے اندر اندر دو انجن آ چکے تھے اور آگ پر پانی ڈالا جا رہا تھا مگر [illegible]یب کوئی تالاب وغیرہ نہیں تھا اور فائرمینوں کو وہیں سے پانی لیکر آنا پڑتا [illegible]اس علاقے کے بیشتر فائرمینوں کو نام سے جانتا تھا مگر اس روز کوئی نیا [illegible]بر کا کوٹ اور چمڑے کا ہیلمٹ پہنے بھاگتا ہوا آیا۔

"مسٹر پیٹرک آپ ہی ہیں؟"

"ہاں۔ میرا ہی نام ہے۔ آگ تو خاصی پھیل چکی ہے۔"

"جی ہاں۔" اجنبی نے کالر اٹھا لیے اور پیٹرک کے شانوں کے اُوپر سے دیکھتا [illegible]ہمیں اور پانی چاہیے، ہم آپ کے پول میں پائپ ڈال کر پانی کھینچ لیں؟"

"کیا؟ مجھے تمھاری آواز کچھ جانی پہچانی سی لگتی ہے۔"

"ذرا جلدی کریں۔" فائرمین نے کہا۔ "ہوا کا رُخ بدلا تو آپ کا گھر بھی [illegible]ہیں پڑ جائے گا۔"

"اچھا۔ تو لے لو۔"

چند لمحوں میں موٹا سا پائپ باڑھ سے گزار کر پول میں ڈالا جا چکا تھا۔ فائرمین [illegible]ٹرک کو سگنل دیا اور پول کا پانی کھینچا جانے لگا۔ دُور دو فائرمین ایک چھوٹے [illegible]سے آگ پر پانی ڈال رہے تھے۔ وہ مانوس نظر آنے والا فائرمین ہر جگہ ہدایات [illegible]ہا تھا۔ آدھ گھنٹے بعد پول نصف کے قریب خالی ہو چکا تھا اور ایک انجن، [illegible]تالاب سے پانی لینے جا چکا تھا۔

بالآخر جب پول پورا خالی ہو گیا اور انجن کا پانی بھی ختم ہو گیا تو آگ بجھنے لگی۔ پیٹرک نے اطمینان کا سانس لیا اور اسی فائرمین کو آواز دے کر کہا۔ "تم لوگ کچھ پیو گے؟"

"نہیں جناب، شکریہ! ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔"

"اور میرے پول کا کیا ہوگا؟"

"کل ہم اسے بھروا دیں گے۔ آپ کی مدد کا شکریہ!"

پیٹرک انھیں جاتے دیکھتا رہا، پھر پلٹ کر آیا اور خالی پول کو گھورنے لگا۔ نیچے صرف کنکریٹ کی گیلی سطح تھی اور کچھ نہیں۔

اس نے سگریٹ جلانا چاہی اور اچانک اس کا ہاتھ وہیں کا وہیں رُک گیا۔ اسے یاد آ گیا کہ اس نے فائرمین کو کہاں دیکھا تھا۔

ایشر اپنی اسپورٹس کار میں چند میل دُور منتظر تھی۔ نک نے کوٹ اور ہیلمٹ اتار کر پھینکا اور دوڑ کر اس کی کار کے قریب آیا۔ "پانی کہاں پر حوالے کروں۔ بیس ہزار گیلن پانی ہے۔"

"آپ بے حد فطین ہیں۔" وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولی۔ "مجھے یقین نہیں تھا کہ یہ کام ہو جائے گا۔"

"میں نے اس سے بھی مشکل کام کیے ہیں۔"

"مگر یہ سب کیسے ہوا ـــــ وہ فائرمین ....."

"ادھر ہم ایک بڑے پائپ سے پول کا پانی انجن میں بھر رہے تھے، ادھر دوسرے انجن کے پانی سے آگ بجھا رہے تھے۔ گھاس اتنی اونچی تھی کہ اسے معلوم ہی نہ ہو سکا ہوگا کہ کون سا پائپ کہاں جا رہا ہے۔ جب پہلا انجن بھر گیا تو ہم اسے ہٹا کر دوسرا خالی انجن لے آئے۔ ہمارے ہر پمپر میں ایک ہزار گیلن پانی پہلے سے موجود تھا لہٰذا پول کے پانی کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔"

"مگر یہ انجن اور فائرمین تو اصلی تھے؟"

نک نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ "میں نے ہر فائرمین کو ایک سو ڈالر دے دیے تھے اور ان سے کہا تھا کہ ہم ٹیلیویژن کے لیے ایک فلم کی شوٹنگ کر رہے ہیں۔ انھیں معلوم ہے کہ پیٹرک یہی کام کرتا ہے لہٰذا انھیں یقین آ گیا۔"

"آپ کے کیمرے وغیرہ کہاں تھے مسٹر ٹیلیویژن پروڈیوسر؟" وہ مذاقاً اسے چھیڑنے لگی۔

"میں نے ان سے کہا تھا کہ یہ ڈریس ریہرسل ہے ـــــ اور سو ڈالر کے نوٹ کو دیکھتے ہی ہر بات پر یقین کرنے کو دل چاہتا ہے۔" وہ دروازہ کھول کر اس کے برابر بیٹھ گیا۔ "میرا معاوضہ لائیے؟"

"ایک بات اور۔" وہ اچانک سنجیدہ ہو گئی۔

"وہ کیا؟"

"میں چاہتی ہوں کہ آپ میرے ساتھ چل کر پیٹرک کو بتائیں کہ آپ نے کیا کیا ہے۔"

"تو اب ہم بات کی تہہ تک پہنچ رہے ہیں؟"

"شاید۔" اس نے انجن اسٹارٹ کر دیا۔

"ابھی؟"

"نہیں کل، جب ہفتے اور اتوار کی تعطیل شروع ہو جائے گی! اسی وقت

آپ کو اپنا معاوضہ بھی مل جائے گا۔ آپ نے واقعی حق ادا کر دیا ہے۔"

"اور پانی؟"

"میرے گھر کے پیچھے بڑا خشک میدان ہے۔ یہ پانی وہیں ڈال دیں گے۔"

نک نے حیرت سے سر ہلایا۔ "تم عجیب لڑکی ہو۔"

"کل تک انتظار کیجیے، سب معلوم ہو جائے گا۔"

اگلی صبح لیڈیا انھیں لیکر پول تک آئی۔ وہ ایک زرد رنگ کا اسکرٹ پہنے تھی۔ نک نے اس سے پہلے اسے بے حد مختصر لباس میں دیکھا تھا اس لیے اسے ایسا لگ رہا جیسے وہ ضرورت سے زائد کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ اس کے چہرے میں کچھ اور بھی فرق نظر آ رہا تھا۔ آنکھوں میں نرمی کی جگہ سرد مہری اور سختی تھی۔

"ایشر! کیا حال ہے؟" پیٹرک نے انھیں دیکھتے ہی اٹھ کر کہا۔

"میں ٹھیک ہوں پیٹرک!" ہونٹ بھینچے ہوئے اور لہجہ سرد تھا۔

"اور تم مسٹر ویلوٹ کو دوبارہ لے آئیں؟"

ایک عام پائپ، پول میں لٹک رہا تھا اور اس سے تھوڑا تھوڑا پانی پول میں بھر رہا تھا۔ "پانی بہت ہلکا آ رہا ہے۔" لیڈیا نے کہا۔ "ہمیں پول کو بھرتے بھرتے ایک ہفتہ لگ جائے گا۔ کل فائر مینوں کو پانی کی ضرورت پڑ گئی تھی۔"

پیٹرک اس دوران دوبارہ کرسی پر بیٹھ چکا تھا مگر ایشر کھڑی تھی۔ "مجھے معلوم ہے۔ نک، تم ذرا انھیں بتا تو دو۔"

"میرے خیال میں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔" پیٹرک بولا۔ "میں نے بعد میں مسٹر ویلوٹ کو پہچان لیا تھا اور میرے خیال میں آگ بھی آپ نے خود لگائی ہو گی؟"

نک نے سر ہلا دیا۔ "مجھے اس نوجوان خاتون نے اس کام کے لیے بیس ہزار ڈالر دیے تھے۔"

"بیس ہزار! ایشر تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو؟"

"یہ رقم میری خاندانی ملکیت ہے۔ میرا خیال ہے میرے خاندان والوں کو رقم کے اس استعمال سے یقیناً خوشی ہو گی۔"

"مگر کیوں؟"

"میں نے اس پانی سے سو نمونے حاصل کر لیے ہیں۔ ان سب کا تجزیہ کیا جائے گا!"

"تجزیہ؟"

"تمھارے پول کے پانی میں کلورین شامل ہے۔ تمھیں شاید یہ نہیں معلوم کہ جس سیمنٹ میں کیلشیم مل گیا ہو اس پر کلورین کیا اثر کرتی ہے۔ دس سال بعد تو اس پانی میں کیلشیم کے ذرّے مل جائیں گے۔"

"تم کیا کہہ رہی ہو؟"

"تمھیں میری باتوں کا مطلب خوب معلوم ہے پیٹرک۔ میں منگل کو اس تجزیے کے نتائج لے کر آؤں گی۔"

نک ایک لمحے ہچکچایا۔ پھر اس کے ساتھ باہر نکل آیا۔ پیٹرک اور اس کی بیوی انھیں گھور رہے تھے۔

کار میں شہر کی طرف واپس آتے ہوئے نک نے سوال کر ہی ڈالا۔ "میں کل رات سے ایک سوال پوچھنا چاہ رہا ہوں۔ کیا جس رات تمھاری پھوپھی غائب ہیں، اس رات پیٹرک یہ پول بنوا رہا تھا؟"

وہ کافی دیر تک خاموشی سے کار چلاتی رہی، پھر بولی۔ "آپ کو کیسے معلوم

"یہ پول اس نے اپنے پہلے کامیاب ڈرامے کی یادگار کے طور پر بنوایا اور تم نے مجھے بتایا تھا کہ اس ڈرامے کے افتتاح کے ایک یا دو ماہ بعد تمھاری یہاں سے چلی گئی تھیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ دونوں واقعات ایک ہی وقت میں رونما ہوئے ہوں گے۔"

ایشر نے سر ہلا کر تائید کی۔ "طلاق کے کاغذات پھوپھی تک کبھی نہیں پہنچ اس سے مجھے پہلی بار شبہ ہوا پچھلے سال میں نے ایک پرائیویٹ جاسوس سے یہ تحقیق کروائی کہ وہ وکیل کون سا ہے جو مجھے پھوپھی کی طرف سے رقم بھیج رہا ہے تو معلوم یہ رقم دراصل پیٹرک کی طرف سے آ رہی ہے۔ پھر تو مجھے یقین ہو گیا کہ پھوپھی کے دس سال پہلے یقیناً کوئی حادثہ پیش آیا تھا۔"

"اور پھر تمھیں پول یاد آ گیا؟"

"ہاں۔ اس وقت میں صرف چودہ سال کی تھی مگر مجھے اپنی پھوپھی کے گزارا ہوا آخری دن یاد ہے۔ اس روز پول میں کنکریٹ ڈالا جا رہا تھا۔ پھوپھی بتایا تھا کہ یہ دوسرے روز صبح تک خشک ہو گا۔" ایشر سامنے سڑک کو گھور رہی تھی

نک نے ایک سگریٹ سلگا لیا۔ "کیلشیم ملی سیمنٹ پر کلورین کا کوئی اثر ہوتا۔ یہ تم نے یونہی اڑا دیا تھا اور خواہ مخواہ بیس ہزار ڈالر ضائع کیے۔"

"ہرگز نہیں۔ مجھے اتنا بڑا جھوٹ بولے بغیر چارہ نہیں تھا۔ اگر میں سے ذرا سا پانی لیجاتی تو وہ مجھے بے وقوف بنا کر رکھ دیتا ـــــ مگر اس قسم کے غریب ڈرامے وہ خود لکھ چکا ہے اس لیے مجھے یقین تھا کہ صرف اسی طرح یقین آ سکتا ہے۔ پھوپھی کی ہڈیوں کا کیلشیم جو کلورین نے کنکریٹ کے نیچے کھینچ لیا ہو گا۔"

"اب تم کیا کرو گی؟"

"انتظار!"

انھیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ اگلی صبح وہ چیک لے کر نک کمرے میں پہنچی۔

"تم بڑی جلدی اٹھ گئیں۔" یہ ۴ جولائی کی صبح تھی۔ امریکا کی آزا یوم اور لوگوں نے آتش بازی شروع کر دی تھی۔ "لیڈیا نے مجھے فون کیا رات کو پیٹرک نے خودکشی کر لی۔ وہیں پول کے قریب۔"

نک نے منہ پھیر لیا۔ "تم سے دشمنی مول لینا تو بڑا خطرناک ہے۔"

"یہ انجام تو ناگزیر تھا۔"

"بس ایک بات اور۔" وہ بولا۔ "اس کے لیے ہفتے واری تعط کی قید کیوں رکھی تھی؟"

"وہ مصنف تھا۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ وہ کسی لائبریری یا کسی کے دفتر فون کر کے میرے کلورین والے جھوٹ کو پکڑ لے اور مجھے یہ بھی معلو وہ دو روز تک اس اضطراب سے زندہ نہیں رہ سکے گا۔"

ک ویلوٹ!"

روم کے ہوائی اڈے پر جس شخص نے نک کو مخاطب کیا تھا، اس نے کچھ رح کا لباس پہن رکھا تھا جیسا ہالی وڈ کی فلموں میں جرائم پیشہ گروہ کے افراد کو ہوئے دکھایا جاتا ہے۔

"ہاں میرا ہی نام نک ویلوٹ ہے۔" ویلوٹ نے اس کی طرف بڑھتے ے کہا۔ "تمہارا باس کہاں ہے؟"

"وہ لوگوں سے ملنے کے لیے ایئرپورٹ آنے کی زحمت نہیں کرتا۔" جواب یں تمہیں اس کے ہوٹل لیے چلتا ہوں۔"

پھر وہ جس ہوٹل پہنچے وہ بھی اپنی آرائش و زیبائش کے اعتبار سے امریکن ں کی نقل معلوم ہوتا تھا۔ وہ لفٹ کے ذریعے اوپر پہونچے اور پھر چند لمحہ بعد جوبونوٹو کے سامنے کھڑا تھا۔

"تم سے مل کر خوشی ہوئی۔" جوبونوٹو نے اپنا جھریوں دار ہاتھ مصافحہ ے پھیلا دیا۔

نک ویلوٹ نے ہاتھ ملایا۔ جوبونوٹو اس کی توقع سے کہیں زیادہ بوڑھا تھا۔ ایک زمانے میں امریکہ سے ملک بدر کر دیا گیا تھا اور اب وہ جزیرہ سسلی کے ایک ی علاقہ میں اپنے کچھ وفادار ساتھیوں کے ساتھ رہ رہا تھا۔ اس گروہ کو مافیا یا م کے دوسرے گروہوں سے کوئی نسبت نہیں تھی۔ اس کے ساتھیوں کے نزدیک سے بڑا مقصد جوبونوٹو کے مفادات کی حفاظت اور دیکھ بھال کرنا تھا۔

"اگرچہ تمھیں بہت دور سے آنے کی زحمت کرنا پڑی ہے۔" جوبونوٹو ہا "لیکن یہ سفر تمہارے لیے سودمند ثابت ہو گا۔ ہم لوگ چاہتے ہیں کہ تم ے لیے ایک چیز چرا لاؤ۔"

"میرا پیشہ یہ ہی ہے۔" ویلوٹ نے جواب دیا۔ وہ ایک ایسا چور تھا جو ہ پیسہ، ہیرے جواہرات یا اسی طرح کی قیمتی چیزیں نہیں چراتا تھا۔ بلکہ ایسی چوری کرتا جن کی مادی اعتبار سے کوئی قیمت نہیں ہوتی تھی۔

"مجھے کیا چوری کرنا ہو گا؟" اس نے پوچھا

"شرلاک ہومز کی ایک یادگار۔" جوبونوٹو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شرلاک ہومز۔" ویلوٹ نے حیرت سے دہرایا۔

"سوئٹزرلینڈ میں ریشن باخ آبشار کے قریب میرنجن کے مقام پر سیاحوں لیے ایک نئی تفریح گاہ بنائی گئی ہے جہاں لوگ برف پر پھسلتے ہیں۔" جوبونوٹو کچھ اور زیادہ ہنستے ہوئے کہا "اگر تم نے شرلاک ہومز کے کارنامے پڑھے ہیں تو یں معلوم ہو گا کہ اس آبشار کے قریب شرلاک ہومز اور مشہور مجرم پروفیسر موریارٹی کے درمیان موت و زندگی کی لڑائی ہوئی تھی۔ چنانچہ اس واقعہ کی یادگار کے طور پر اس تفریح گاہ میں شرلاک ہومز کا کمرہ بنایا گیا ہے۔ تم بھی شرلاک ہومز کے پرستاروں میں سے تو نہیں ہو؟"

"میں نے اپنی نوجوانی میں کانن ڈائل کی کہانیاں بے شک پڑھی ہیں لیکن اب مدت سے انھیں دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔" نک ویلوٹ نے جواب دیا "بہرحال مجھے اس کے پرستاروں میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ تو اس یادگار کمرے میں ایسی کونسی چیز ہے جسے تم چوری کرانا چاہتے ہو؟"

"ہومز کا ایرانی سلیپر جس کے اندر وہ اپنے پائپ کی تمباکو رکھا کرتا تھا۔ وہ ہومز کے کمرے میں آتشدان کے قریب لٹکا رہتا ہے۔"

"اس طرح کے یادگاری کمرے تو کئی اور مقامات پر بھی بنائے گئے ہیں۔" ویلوٹ نے کہا "مثلاً میں نے پڑھا ہے کہ ایک کمرہ لندن میں ہے اور ایک اور کمرہ سوئٹزرلینڈ میں کسی اور جگہ ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ ان کمروں میں ایرانی سلیپر نمائش کے لیے رکھے گئے ہیں۔ اس لیے اس تفریح گاہ کے یادگاری کمرے کے سلیپر میں ایسی کیا خاص بات ہے یا وہ تمہارے خیال میں اتنا قیمتی کیوں ہے؟"

"وہ سلیپر قیمتی نہیں ہے مسٹر ویلوٹ!" جوبونوٹو نے کہا "پھر تم قیمتی چیزیں کب چراتے ہو؟"

"درست ہے۔ لیکن تم نے مجھے نیویارک سے یہاں بلایا ہے اور تم مجھے بیس ہزار ڈالر فیس ادا کرنے کے لیے تیار ہو۔ اس لیے کم سے کم تمہارے لیے اس سلیپر کی قیمت اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہیئے۔"

"شرلاک ہومز کے پرستاروں کے لیے اس کی جذباتی قیمت ہے اور جذباتی قیمت کا کوئی تعین نہیں کیا جا سکتا۔"

"تم تو ایک گروہ کے باس ہو۔ تم اپنے آدمیوں سے یہ کام کیوں نہیں لیتے؟"

"یہاں میرے تمام آدمیوں کو پولیس اچھی طرح جانتی ہے جبکہ تم ایک اجنبی ہو۔ سلیپر چوری کر کے کسی دشواری کے بغیر نیویارک واپس جا سکتے ہو۔"

"اچھی بات ہے۔" نک ویلوٹ آمادہ ہو گیا۔

اس نے اپنی زندگی میں اس سے بھی زیادہ عجیب چیزیں چرائی تھیں اور انھیں چوری کرانے کے لیے اس سے بھی کہیں زیادہ مبہم وجوہات بتائی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ اس موسم میں سوئٹزرلینڈ کا سفر بذاتِ خود بہت پُرامن ثابت ہو سکتا تھا۔

ریشن باخ آبشار کو دیکھ کر نک ویلوٹ بہت زیادہ متاثر ہوا۔ اس نے سوچا کہ کاش اس وقت گلوریا بھی اس کے ساتھ یہ منظر دیکھنے کے لیے موجود ہوتی تو کتنا اچھا

ہوتا۔ شفاف پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ درختوں کے اُوپر کسی نہ دکھائی دینے والی جگہ سے ایک چٹان پر گر رہا تھا۔ اور چٹان پر گرنے کے بعد جھاگ اور باریک پھوار کی صورت میں آس پاس بکھر جاتا تھا۔ تفریح گاہ آبشار سے کچھ فاصلے پر ایک بالمقابل پہاڑی پر بنائی گئی تھی۔ ابھی برف باری کا موسم شروع نہیں ہُوا تھا۔ اس لیے وہاں پھسلنے والوں کا کوئی ہجوم نہیں تھا۔

"کیا تم یہاں آبشار کو دیکھنے آئے ہو؟" لابی میں ایک مٹیالی رنگت کے بالوں والے انگریز نے اس سے پُوچھا۔

"ہاں کچھ اور چیزوں کے علاوہ آبشار دیکھنے کا بھی خیال تھا۔" نک نے جواب دیا "میں اٹلی سے کار میں آیا ہوں۔ میرا نام نک ویلوٹ ہے۔"

"مجھے کاٹن وُڈ کہتے ہیں۔" انگریز نے بتایا "اور میں تمباکو کی ایک فرم کا ٹریولنگ ایجنٹ ہوں۔"

"تمباکو کی فرم؟"

"ہاں میری فرم تمباکو سے بنی ہوئی چیزیں اس علاقہ کی بہت سی تفریح گاہوں کو فراہم کرتی ہے۔ میں ان کے آرڈر لینے یہاں آتا رہتا ہوں۔"

"میں نے سنا ہے کہ ان لوگوں نے یہاں شرلاک ہومز کا کمرہ بھی بنایا ہے۔" نک نے لابی میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ اس طرف ہے۔ سیاحوں کے لیے اس میں بڑی کشش ہے۔"

٭ ٭ ٭

کاٹن وڈ اسے ایک چھوٹی سی راہداری سے ایک ایسے کمرے میں لے گیا جسے کمرۂ نشست کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ اس کے چاروں طرف رسّی سے ایک احاطہ سا کھینچ دیا گیا تھا۔ رسّی زیادہ اونچی نہیں تھی۔ یہ کمرہ شرلاک ہومز کے کارناموں میں دی ہوئی تفصیل کے مطابق بالکل وہی کمرہ معلوم ہوتا تھا جس میں ہومز کی نشست رہا کرتی تھی اور جو نمبر ۲۲۱۔ بی بیکر اسٹریٹ لندن میں واقع تھا۔ کمرہ میں آتشدان کے قریب وہ ایرانی سلیپر بھی آویزاں تھا۔

"کمرہ میں مطابقت پیدا کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔" نک نے کہا "تعجب ہے کہ شرلاک ہومز کی چیزیں جمع کرنے کے شائق اب تک یہاں سے کوئی چیز اٹھا کر نہیں لے گئے حالانکہ اس رسّی کو پھلانگ کر کمرے میں پہنچنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔"

"اس کی حفاظت کے لیے خفیہ الارم لگے ہوئے ہیں۔" کاٹن وڈ نے سرد لہجے میں کہا "اس کے علاوہ ہومز کے مدّاح اس کمرے کو ایک نظر دیکھ لینا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ یہاں سے کبھی کسی نے کوئی چیز چرانے کی کوشش نہیں کی۔"

وہ دونوں دوبارہ لابی میں واپس آ گئے۔ نک ویلوٹ معذرت خواہ ہو کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اس نے سلیپر چرانے سے پہلے کم از کم ایک دن توقف کرنا مناسب سمجھا۔ اس کے خیال میں سلیپر چرانا بہت ہی آسان تھا اور اس کام کی آسانی اس کے ذہن میں متعدد شکوک پیدا کر رہی تھی۔ اگلا دن اس نے تفریح گاہ کے آس پاس گھومنے میں گزارا۔ لنچ کے بعد وہ ایک مرتبہ پھر ہومز کا کمرہ دیکھنے گیا اور اس مرتبہ اس نے بجلی کی آنکھ سے منسلک وہ الارم تلاش کر لیے جن کے سامنے سے گزرتے ہی گھنٹی بجنے لگتی تھی۔

پھر اس رات کو جب تفریح گاہ میں قیام کرنے والے گنتی کے چند افراد بار روم میں بیٹھ کر شراب سے دل بہلانے لگے تو نک خاموشی سے کھسک گیا۔ ہومز کے کمرے کے پاس پہونچ کر اس نے رسّی پھلانگی اور ایک پھوار پھینکنے والی پچکاری سے بجلی کی شعاعی آنکھ کو بیکار کر دیا۔ یہ ترکیب اس نے ایک فلم میں دیکھی تھی گویا کبھی کبھی گلوریا کے ساتھ ہفتے کی شام کو پکچر دیکھنے جانا بھی کارآمد ثابت ہُوا۔ اسی طرح دوسری شعاعی آنکھ کو پھوار سے ڈھکتے ہوئے وہ آگے بڑھ کر آتشدان کے قریب پہونچ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سلیپر کے اندر واقعی تمباکو ہے یا کوئی اور قیمتی چیز جو جوبونوٹو جیسے آدمی کو بیس ہزار ڈالر خرچ کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے۔ لیکن ابھی اس نے سلیپر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ایک آواز بلند ہوئی:

"وہیں رک جاؤ، میرے ہاتھ میں ریوالور ہے اور تم پوری طرح اس کی زد میں ہو۔۔۔"

٭ ٭ ٭

آواز کسی عورت کی تھی۔ نک آہستہ آہستہ گھوما۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک خوبصورت لڑکی ہے جس کی عمر بیس بائیس سال سے زیادہ نہیں معلوم ہوتی۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریوالور دبا ہُوا تھا۔ لیکن ریوالور خطرناک نظر آنے کے بجائے لڑکی کے حسن میں اضافہ ہی کر رہا تھا۔ بظاہر وہ فرانسیسی معلوم ہوتی تھی لیکن اس کی انگریزی شستہ اور لہجہ عمدہ تھا۔

"مجھے نک ویلوٹ کہتے ہیں۔" نک مسکرایا "اور تم کون ہو؟"

"میرا نام ڈیوفورس ہے۔" لڑکی نے بتایا "میں روم سے تمہارے تعاقب میں لگی ہوئی ہوں۔"

نک نے دل ہی دل میں اپنے آپ کو بُرا بھلا کہا۔ اس جیسے آدمی کے لیے یہ بات قطعی خلافِ معمول تھی کہ کوئی اتنی دُور سے اس کے پیچھے لگا ہو اور وہ اس کی موجودگی سے آگاہ نہ ہو سکے۔ خاص طور سے ڈیوفورس جیسی لڑکی۔

"تم کیا چاہتی ہو؟" اس نے پوچھا۔

"سردست تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔" لڑکی نے جواب دیا "کمرے سے اس طرح باہر نکلو کہ الارم نہ بجے۔ اگر اس کے خلاف ہُوا تو میں تمھیں بلا تامل شوٹ کر دوں گی۔"

نک نے پلٹ کر ہومز کے سلیپر کی طرف دیکھا اور فیصلہ کیا کہ فی الحال وُہ جہاں ہے وہیں ٹھیک ہے۔ واپسی میں بجلی کی شعاعی آنکھوں کو دوبارہ پھوار سے ڈھکتا ہُوا وہ اطمینان سے باہر آ گیا۔ وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ لڑکی نے اس کا تعاقب کیوں کیا اور اس نے مناسب سمجھا کہ جب تک یہ بات معلوم نہ ہو جائے وہ کوئی عملی اقدام نہ کرے۔

"کس طرف چلنا ہے؟" اس نے کمرے سے نکلنے کے بعد پوچھا۔

"سیدھے آگے چلو۔ باہر سڑک پر میری کار کھڑی ہے۔"

وہ تفریح گاہ سے باہر نکلے۔ باہر ایک سفید رنگ کی اسپورٹ کار کھڑی تھی۔

"اندر بیٹھو۔" لڑکی نے حکم دیا۔

پہلے نک اور بعد میں وہ لڑکی ڈیوفورس اگلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔

"ہاں، اب بتاؤ کیا معاملہ ہے؟" نک نے پوچھا۔

"تم جوبونوٹو کے لیے کام کر رہے ہو؟ میں نے تمھیں اس کے ہوٹل ں دیکھا تھا۔"

"تمھاری آنکھیں بڑی خوبصورت ہیں مس ڈیوفورس!" نک نے ت ٹالنا چاہی۔

"اس نے شرلاک ہومز کے کمرے سے کوئی چیز چرانے کے لیے تمھاری مات حاصل کی ہیں؟" لڑکی نے سوال کیا۔

"کیا اس بات سے تمھارا بھی کوئی تعلق ہے؟"

"مجھے جوبونوٹو سے تعلق ہے۔ ایک لمبی مدت گزری کہ میرا بھائی ں کی وجہ سے مر گیا تھا۔"

ذرا تفصیل سے بتاؤ کہ کیا ہُوا تھا۔"

"تفصیل کچھ زیادہ نہیں ہے۔ میرا بھائی رچرڈ بُرے لوگوں کی صحبت ں پڑ گیا تھا۔ وہ جوبونوٹو کے لیے کام کرتا تھا اور جوبونوٹو اس کا معاوضہ اسے ہ اور چیزوں کی صورت میں ادا کرتا تھا۔ رچرڈ کو ہیروئن کھانے کی عادت پڑ گئی ر ایک مرتبہ ضرورت سے زیادہ ہیروئن کھا لینے پر پیرس میں اس کا انتقال لیا اس وقت میری عمر صرف بارہ سال کی تھی۔ اس نے میرے سامنے دم توڑا اگر میں یہ سمجھنے سے قاصر رہی کہ اس کی موت کی وجہ کیا تھی۔"

"اور تم اس وجہ سے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر جوبونوٹو کے خلاف میدان ں اتر آئیں؟"

"ہاں۔ کسی نہ کسی کو تو جوبونوٹو جیسے آدمیوں کے خلاف برسرپیکار ہونا ہی ا۔ یہ لوگ ننگِ انسانیت اور زمین کے سینے کا بوجھ ہیں۔"

"تمھاری عمر ایسی فلسفیانہ باتیں کرنے کی نہیں ہے۔ تمھیں ابھی دنیا میں ت کچھ دیکھنا ہے!"

"کیا تم مجھے دھمکی دے رہے ہو؟"

"یہ دھمکی نہیں۔ اگر تم جوبونوٹو کے راستے میں آئیں تو وہ تمھیں زندہ ں چھوڑے گا۔"

"فی الحال تو ریوالور میرے پاس ہے اور تم وہی کچھ کرو گے جو میں کہوں گی۔"

"اور تم کیا چاہتی ہو؟"

"تم یہ چیز چرانے کے بعد جوبونوٹو سے کہاں ملاقات کرتے؟"

"کہیں بھی نہیں۔ میں وہ چیز اس کے کسی آدمی کے حوالے کر دیتا۔" نک جواب دیا۔ یہ بات درست نہیں تھی لیکن نک یہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا مؤکل ں کی پوری فیس ادا کرنے سے پہلے موت کے گھاٹ اتر جائے۔

لیکن ڈیوفورس اس جواب سے مطمئن نہیں ہوئی۔ اس نے ریوالور نک کی ی سے لگا دیا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔" اس نے کہا "جوبونوٹو اس طرح کام نہیں کرتا۔ وہ اہم معاملات میں کسی پر اعتماد نہیں کرتا۔ وہ تمھارے قریب رہنا پسند کرے گا۔ تاکہ جیسے ہی تم وہ چیز چرانے میں کامیاب ہو جاؤ، وہ خود ذاتی طور پر وہ چیز تم سے وصول کر لے۔"

"تم اسے قتل کرنا چاہتی ہو۔" نک نے کہا "اور شاید تمھارا خیال ہے کہ اسے یہاں سوئٹزرلینڈ میں شوٹ کرنا روم میں یا سسلی میں اس کے اپنے مکان پر گولی مارنے سے زیادہ آسان ہے۔"

"شاید۔"

"لیکن تمھیں اس معاملہ میں مجھ سے کوئی مدد نہیں مل سکے گی۔"

"اس صورت میں مجھے تمھیں مجبوراً شوٹ کرنا پڑے گا۔" لڑکی نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا۔

"جو تمھارا جی چاہے کرو۔" نک نے جواب دیا "مجھے جوبونوٹو سے کوئی تعلق خاطر نہیں ہے لیکن وہ مجھے ایک معقول رقم ادا کر رہا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میں اسے کسی جال میں پھانسنے میں معاون بنوں۔"

"میں تم سے یہ چاہتی بھی نہیں۔" ڈیوفورس مسکرائی "اگر میں تمھیں اس وقت قتل کر کے تمھاری لاش کہیں چھپا دوں تو وہ جلد یا بدیر یہ معلوم کرنے ضرور آئے گا کہ تمھارے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہے۔"

نک نے چند لمحے غور کیا۔ اور فیصلہ کیا کہ اب اس کے لیے عمل کا وقت آ گیا ہے۔ باتیں کافی ہو چکی تھیں۔ اس نے اپنے اور ڈیوفورس کے درمیان فاصلہ کا اندازہ کیا۔ اس کا خیال تھا کہ اس سے پہلے کہ ڈیوفورس کو فائر کرنے کا موقع ملے وہ اس سے ریوالور چھین سکتا ہے۔ ایک ناتجربہ کار لڑکی جب کسی کو شوٹ کرنے لگتی ہے تو ٹرائگر دبانے سے پہلے ایک لمحہ ضرور ہچکچاتی ہے اور نک کے لیے یہ ایک لمحہ ہی بہت تھا، اور اس خیال کے ساتھ ہی نک حرکت میں آ گیا۔ لیکن ابھی وہ لڑکی پر قابو پانے میں کامیاب نہیں ہُوا تھا کہ ریوالور چل گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی نک کے چہرے اور آنکھوں پر ایک تکلیف دہ کیمیکل پھیل گیا۔ نک سے اندازہ لگانے میں غلطی ہوئی تھی۔ لڑکی اسے شوٹ کرنا نہیں چاہتی تھی۔

"احمق!" لڑکی نے دانت پیستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ریوالور کا دستہ پوری طاقت سے نک کے سر پر مارا۔

٭ ٭ ٭

اسے آہستہ آہستہ ہوش آیا۔ اُسے احساس ہُوا کہ وہ منہ کے بل گھاس پر گرا ہُوا ہے۔ پھر کسی نے اسے ٹھوکر ماری اور وہ دوسری طرف الٹ گیا۔ نک نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ صبح کی روشنی پھیلنے لگی تھی اور اس کے قریب وہ آدمی ریوالور لیے کھڑا تھا جو اُسے روم کے ہوائی اڈے پر ملا تھا۔ وہ اکیلا نہیں تھا، اس سے دو قدم پیچھے خود جوبونوٹو بھی موجود تھا۔ وہ اپنی کار میں بیٹھا ہُوا اسے گھور رہا تھا۔ نک آہستہ آہستہ اُٹھ کھڑا ہُوا۔ اس کی آنکھوں میں اب بھی مرچیں سی لگ رہی تھیں۔ لڑکی نے اسے اپنی کار سے دھکا دے کر سڑک کے کنارے گرا دیا تھا۔

"ہم نے تمھاری کال کا انتظار کیا۔" بونوٹو نے سنجیدگی سے کہا "پھر جب تمھاری طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی تو ہمیں خود آنا پڑا۔ پہلے ہم نے تفریح گاہ میں تمیں دیکھا۔ پھر وہاں نہیں ملے تو تلاش کرتے جا رہے تھے کہ تم یہاں پڑے نظر آگئے۔"

"میں ایک حادثہ کا شکار ہو گیا تھا۔" نک نے جواب دیا "اس کے علاوہ اگر تمھیں یاد ہو تو ہمارے درمیان جو بات طے ہوئی تھی اس کے مطابق مجھے آج صبح فون کرنا تھا۔"

"مجھ سے انتظار کی زحمت برداشت نہ ہو سکی۔ خاص طور سے اس صورت میں کہ میں تمھیں نصف فیس پہلے ہی ادا کر چکا تھا۔ حادثہ کیسے ہوا؟"

"ایک کار ٹکر مارتی ہوئی گزر گئی۔" نک نے کہا۔ اس کی آنکھوں کی تکلیف اب کم ہو گئی تھی۔ صرف سر میں اس جگہ درد ہو رہا تھا جہاں ڈیوفورس نے ریوالور سے ضرب لگائی تھی۔

"سیلپر کہاں ہے؟" بونوٹو نے سوال کیا۔

"جہاں پہلے تھا۔ مجھے ابھی اسے چرانے کا موقع نہیں ملا۔"

"ہم تمھیں بیس ہزار ڈالر اس لیے نہیں دے رہے تھے کہ تم یہاں خود آ کر اسے حاصل کر لیں۔"

"فکر نہ کرو۔ میں وہ سیلپر تمھیں بہت جلد لا دوں گا۔" نک نے کہا "لوگوں کی نظروں سے دور رہو تاکہ کوئی تمھیں پہچان نہ لے۔"

"کیا تم اس وقت سیلپر چرا سکتے ہو؟"

ابھی عمل الصبح تھی اور نک کا اندازہ تھا کہ تفریح گاہ کے دوسرے مسافر ابھی بیدار نہیں ہوئے ہوں گے۔

"میں کوشش کروں گا۔" وہ بولا "مجھے نصف گھنٹے کی مہلت دو۔ پھر تفریح گاہ سے کافی فاصلے پر میرا انتظار کرو۔ میں جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کروں گا۔"

"کوئی چالاکی کرنے کا خیال بھی ذہن میں مت لانا ورنہ پچھتاؤ گے۔" بونوٹو نے کہا۔

نک نے جلد ہی معلوم کر لیا کہ ڈیوفورس نے اسے تفریح گاہ سے کافی دور اگر کار سے گرایا تھا۔ جب نک وہ واپس پہنچا، سورج پہاڑیوں کے پیچھے سے طلوع ہو چکا تھا لیکن تفریح گاہ میں چند ملازموں کے علاوہ کسی مسافر کا پتہ نہیں تھا۔ اس کی کار وہیں کھڑی تھی جہاں اس نے چھوڑی تھی۔ اور اس بات کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہو رہی تھی کہ ڈیوفورس اسے دور پھینکنے کے بعد واپس آئی تھی۔ ایک مرتبہ پھر وہ شراک ہومز کے کمرے کی طرف بڑھا۔ کمرے میں سب کچھ ویسا ہی تھا۔ جیسا وہ اپنی یادداشت کے مطابق چھوڑ کر گیا تھا۔ سوائے ایک فرق کے — آتشدان کے قریب کھونٹی پر لٹکا ہوا ایرانی سیلپر غائب تھا۔

نک نے اپنی گھڑی پر نگاہ ڈالی۔ بونوٹو سے ملنے میں ابھی بیس منٹ باقی تھے۔ بیس منٹ بعد اسے سیلپر کی گمشدگی کی وضاحت کرنا تھی۔ کیا ڈیوفورس نے اسے چرایا تھا؟ لیکن نک نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ کیا چیز چرانا چاہتا ہے۔ یہ البتہ نک کو تھا کہ اس نے خود ہی اندازہ کر لیا ہو، یا پھر کون کہہ سکتا ہے کہ وہ خود شرلاک ہومز سے سیلپر ہی چرانے کے درپے نہیں تھی۔ دوسری طرف یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود بونوٹو نے ہی اسے بقیہ دس ہزار ڈالر بچانے کی غرض سے چرا لیا ہو۔ نک نظر سے کمرے کی ہر شے کو دیکھا مگر کوئی شے، سوائے سیلپر کے، غائب نہیں معلوم ہوتی تھی۔ ڈیوفورس، بونوٹو یا پھر کسی اور نے نک ویلوٹ ہی کی ترکیب پر عمل کرتے ہوئے برقی شعاعی آنکھوں کو بیکار کر کے اُسے اڑا لیا تھا۔

نک نے تفریح گاہ سے باہر نکل کر سڑک پر دیکھا۔ بونوٹو کی کار کچھ ہی فاصلے پر چند درختوں کے نیچے کھڑی تھی اور چاروں طرف گہری خاموشی مسلط تھی۔ صرف پہاڑی کی دوسری جانب سے آبشار گرنے کی ہلکی آواز آ رہی تھی۔ نک اپنے کمرے میں واپس گیا۔ سوٹ کیس سے اپنا ریوالور نکالا۔ وہ چاہتا تھا کہ جب بونوٹو کو سیلپر کی گمشدگی کے بارے میں بتائے تو ریوالور اس کے پاس موجود ہو۔ بونوٹو جیسے آدمی کے ردِ عمل کے بارے میں کوئی پیشگی بات نہیں کی جا سکتی تھی اور نک کو یہ منظور نہیں تھا کہ عین ضرورت کے وقت وہ غیر مسلح ہو۔

اب تفریح گاہ کے کچھ مہمان آہستہ آہستہ بیدار ہو کر ناشتہ کے لیے نیچے جمع ہونے لگے تھے۔ اس نے کاٹن وڈ اور ایک آدھ دوسرے مہمان کو جس سے اس کی ملاقات ہو چکی تھی، صبح بخیر کہا اور تفریح گاہ سے باہر آ کر بونوٹو کی کار کی جانب چلنے لگا اور پھر جو پہلی چیز اسے نظر آئی وہ بونوٹو کا ملازم تھا، جو کار کے پاس گھاس پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے سینے پر خون کا داغ تھا۔ ویلوٹ نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کار کے اندر جھانکا۔ بونوٹو کار کے ونڈ اسکرین کے سامنے سٹیئرنگ پر اوندھا پڑا تھا۔ ونڈ اسکرین پر تین سوراخ تھے۔ نک کو یقین تھا کہ ایسے ہی تین سوراخ اُڑھے بونوٹو کے جسم پر بھی موجود ہوں گے۔

بغیر کوئی چیز چھوئے نک تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس کا پہلا خیال یہی تھا کہ اپنی کار میں بیٹھے۔ کسی نزدیک ترین ایئرپورٹ پہنچے اور نیویارک کا ٹکٹ خریدے۔ اس کی پوری مہم ناکام ہو چکی تھی۔ سیلپر گم تھا۔ اس کا مؤکل مر چکا تھا اور اب جلد ہی پولیس اس کی تلاش شروع کرنے والی تھی لیکن پھر اُسے ڈیوفورس کا خیال آ گیا۔ شاید وہ اب بھی اس ناکامی سے کوئی کامیابی حاصل کر سکے۔

ڈیوفورس کی تلاش میں اس کا آدھے سے زیادہ دن گزر گیا۔ اس سے بہت پہلے ہی کسی راہگیر نے بونوٹو اور اس کے ملازم کی لاشیں دیکھ کر پولیس کو اطلاع کر دی تھی۔ اور مقامی پولیس کے علاوہ — جب بونوٹو کو شناخت کر لیا گیا تو — دوسرے کئی مقامات کی پولیس بھی جائے واردات پر پہنچ چکی تھی۔ ڈیوفورس کو تلاش کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا لیکن اس کی سفید اسپورٹ کار نے ایک دیہاتی سرائے کے باہر نظر آ کر اس کی موجودگی کا راز فاش کر دیا۔ نک نے اپنی کار اس کی کار کے پیچھے روک لی اور انتظار کرنے لگا۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ کندھے سے ایک بیگ لٹکائے — جس میں یقیناً اس کا ریوالور رکھا ہو گا — باہر نکلا۔ پھر جیسے ہی وہ اپنی کار کا دروازہ کھول کر بیٹھنے لگا، نک تیزی سے اس کے سامنے پہنچ گیا۔ ڈیوفورس نے چونکتے ہوئے اپنے بیگ کو ریوالور نکالنا چاہا مگر نک نے ایک جھٹکے سے بیگ اس کے ہاتھ سے چھین لیا۔

"اب تم دوبارہ میرے چہرے کو نشانہ نہیں بنا سکو گی۔" اس نے کہا۔

"تم نے مجھے تلاش کیسے کر لیا؟"

"اس کے لیے تجربہ اور مہارت کی ضرورت ہے۔"

"پھر کیا تم سے میری مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے؟"

"تمھیں کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ بونوٹو اور اس کا باڈی گارڈ ملازم دونوں مر چکے ہیں۔"

"اور تمھارا خیال ہے کہ یہ کام میں نے کیا ہے۔" ڈیوفورس کے چہرے کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا۔

"تم پر بہرحال شک کیا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے کسی اور نے تمھیں اُسے دھمکی دیتے دیکھ لیا ہو اور اگر کسی نے تفریح گاہ کے پاس تمھاری کار دیکھ لی ہو اور اسے یاد بھی آ جائے تو وہ پولیس سے اس کا ذکر بھی کر سکتا ہے۔"

"تم جھوٹ ہے، جھوٹ تو نہیں بول رہے ہو۔ کیا بونوٹو واقعی مر چکا ہے؟"

"ہاں وہ سچ مچ مر چکا ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ تم اس سلسلے میں اپنی پوزیشن کی وضاحت کرو۔"

"میں نے اسے قتل نہیں کیا ہے۔"

"یہ میں جانتا ہوں۔" نک نے اطمینان سے جواب دیا۔

"وہ کس طرح؟" ڈیوفورس نے کچھ تعجب سے پوچھا۔

"میں اس کے قتل سے کچھ دیر پہلے باہر نکلا تھا۔ اس وقت ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ بونوٹو اور اس کے ملازم کو قتل کرنے کے لیے چار فائر کیے گئے مگر ان میں سے کسی ایک کی آواز بھی سنائی نہیں دی۔ اس کا مطلب ہے کہ قاتل نے سائیلنسر لگا ہوا ریوالور استعمال کیا تھا۔ اور ایک سائیلنسر لگا ہوا اسلحہ ایسا اسلحہ نہیں ہے جسے ایک عورت — اور عورت بھی وہ جو اپنے مافی الضمیر کو پراگندہ نہیں رکھتی — استعمال کرنا پسند کرے۔ تمھارے پاس چھرے پر کیمیکل پھینکنے والا ایک چھوٹا سا ریوالور ہے اور ممکن ہے کہ کوئی ایسا ہی چھوٹا سا ریوالور گریبوں والا بھی ہو جبکہ بونوٹو کسی پیشہ ور قاتل کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔ ایک ایسا شخص جو بڑے بور کا سائیلنسر لگا ہوا ریوالور اپنے پاس رکھنے کا عادی ہے۔"

"کون؟"

"تمھارا اس سے کیا واسطہ ہو سکتا ہے؟"

"کچھ نہیں۔ لیکن مجھے تجسس پیدا ہو گیا ہے۔"

"جیسا کہ تم جانتی ہو کہ میں بونوٹو کے لیے کوئی چیز چرانے گیا تھا۔"

"شرلاک ہومز کے کمرے سے۔"

"ہاں۔ لیکن کوئی مجھ سے پہلے ہی ہاتھ صاف کر گیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس شخص نے بونوٹو اور اس کے ملازم کو قتل کیا ہے۔ ممکن ہے وہ مطلوبہ شے چرا کر بھاگ رہا ہو۔ اور بونوٹو اور اس کے ساتھی سے ٹکراؤ ہو گیا ہو۔"

"آخر وہ ایسی کونسی چیز ہے جو اس قدر قیمتی ہے؟"

"ایرانی سیلپر۔ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ہر مزاس میں شب کو رکھا کرتا تھا۔"

"لیکن — — —"

"تباہ کر۔" نک نے دوبارہ کہا اور دفعتاً اسے کاٹن وڈ کا انوکھا پیشہ یاد آ گیا۔

نک ویلوٹ تفریح گاہ واپس ہوا تو ڈیوفورس اس کے ساتھ تھی۔ نک نے اس کی کار تفریح گاہ سے بہت دور ہی چھوڑ دی کیونکہ وہ ایسی کار تھی جو فوراً نگاہ میں آ سکتی تھی اور نک نہیں چاہتا تھا کہ پولیس ان دونوں کو روک کر سوالات شروع کر دے۔

"مگر کاٹن وڈ کو اس سیلپر کی کیا ضرورت تھی؟" ڈیوفورس نے پوچھا "اور پھر وہ بونوٹو کو قتل کیوں کرنا چاہتا تھا؟"

"یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب میں خود بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔" نک نے جواب دیا۔

تفریح گاہ میں پولیس موجود تھی۔ ایک آفیسر نے ان دونوں کو روکا اور صرف اس وقت اندر جانے کی اجازت دی جب انھوں نے تفریح گاہ میں قیام کرنے والوں کی حیثیت سے اپنی شناخت کا ثبوت پیش کیا۔ اندر پہنچ کر نک نے کاٹن وڈ کو تلاش کیا مگر وہ کہیں نظر نہ آیا۔ وہ استقبالیہ کلرک سے اس

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

* کیا آپ کی آنکھیں کمزور ہیں۔
* کیا آپ کی آنکھیں جھینگی ہیں۔
* کیا آپ چشمہ لگاتے ہیں۔
* یا آنکھوں کے کسی مرض کا شکار ہیں؟

تو کتاب

نظر اور اس کا علاج

قیمت ۱۵ روپے، ڈاک خرچ ۱۰ روپے

آپ کو بتائے گی کہ

عینک سے چھٹکارا کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بغیر دواؤں کے اپنی آنکھیں کس طرح صحت مند بنائی جا سکتی ہیں۔ اگر آپ کی آنکھیں صحت مند ہیں تو انہیں ہمیشہ کس طرح صحت مند رکھا جا سکتا ہے

ہر شخص کے لئے یکساں طور پر مفید کتاب

مکتبہ ایشیا بس سٹاپ ۹۱ کراچی ۱

کے بارے میں پوچھنا ہی چاہتا تھا کہ اس نے کاٹن وڈ کو لفٹ سے اترتے دیکھا۔

"مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنا ہے۔" نک نے آگے بڑھ کر کہا۔

اس نے ڈیوفورس کا تعارف کرانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ "مجھے سلیپر کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔"

"سلیپر۔"

"ہاں شرلاک ہومز کا سلیپر، جسے تم نے اس کے کمرے سے چرایا ہے۔"

"تم اپنی حد سے بڑھ رہے ہو مسٹر ویلوٹ۔ میں سیلز مین ہوں، چور نہیں۔"

"اور تم کیا فروخت کرتے ہو؟"

"یہ میں تمھیں بتا چکا ہوں، تمباکو اور اس سے بنی ہوئی چیزیں۔"

نک نے لابی میں چاروں طرف دیکھا اور پھر ایک گوشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"ہم وہاں آسانی سے بات چیت کر سکتے ہیں۔"

"اگر تمھیں ضرور ہی کوئی بات کرنا ہے تو اس کے لیے میں کھلی فضا کو زیادہ پسند کرتا ہوں۔"

نک نے ڈیوفورس کو انتظار کرنے کے لیے کہا اور کاٹن وڈ کے ساتھ باہر چل دیا۔ وہ دونوں اس راستہ پر ہو لیے جو آبشار کی طرف جاتا تھا۔

"یہ جگہ مناسب ہے۔" نک آبشار کے قریب پہونچ کر بولا۔

"بالکل۔" کاٹن وڈ مسکرایا "اگر ہماری باتیں سننے یا ریکارڈ کرنے کے لیے کوئی الیکٹرونک مشین بھی استعمال کی جائے تو آبشار کے اس شور میں اس کا استعمال بے کار ثابت ہوگا۔"

"تب اس صورت میں اگر تم مجھے اپنی تمباکو والی مصروفیت کے بارے میں بتاؤ تو چنداں نقصان وہ نہیں ہے۔ خاص طور سے اس تمباکو کے متعلق جو اس ایرانی سلیپر کی نوک میں رکھی ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ حشیش، ہیروئن یا چرس وغیرہ ہوگی۔"

کاٹن وڈ نے قہقہہ لگایا۔

"بھلے آدمی اگر میں منشیات کا ناجائز کاروبار بھی کرتا ہوتا تو — جو کہ میں قطعی نہیں کرتا — تب بھی ایک سلیپر کی نوک میں اتنی مقدار بھی نہیں سما سکتی جو ایک درجن سگریٹوں کے لیے ہی کافی ہو۔"

وہ آبشار کے اتنے قریب تھے کہ پانی کی نمی اپنے چہروں پر محسوس کر رہے تھے۔ پیروں کے نیچے سیاہ مٹی بڑی نرم اور گیلی تھی۔

"لیکن تم نے وہ سلیپر بہرحال چرایا ہے۔" نک نے کہا "پھر تمھارا ذہن الیکٹرانک مشین کی طرف بھی چلا گیا۔ اس سے شبہ ہوتا ہے کہ سائیلنسر لگے ریوالور بھی تمھارے لیے انوکھی بات نہیں ہوں گے۔ بتاؤ تم نے بونوٹو کو کیوں قتل کیا؟"

"تم بہت ہٹ دھرم آدمی ہو ویلوٹ!" کاٹن وڈ نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔ "تم نے مجرم کو تو پہچان لیا مگر اس پر غلط جرم کا الزام عاید کر رہے ہو۔ ہاں، میں نے بونوٹو اور اس کے ساتھی کو قتل کیا ہے مگر اس کا تعلق منشیات سے ہے نہ تمباکو سے۔ ہمیں صرف سلیپر اور اس کے اندر جو کچھ تھا اس کی ضرورت تھی۔"

"اور وہ کیا چیز تھی؟"

"شرلاک ہومز کی یادگار چیزوں میں سے ایک چیز جو سب سے زیادہ قیمتی اور نایاب ہے۔ آجکل جبکہ ہومز کے پرستاروں کی تعداد ساری دنیا میں موجود ہے یہ کہنا کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ اس ایک شے کی قیمت دس لاکھ ڈالر سے بھی زیادہ مل سکتی ہے۔"

"اور اتنی قیمتی ہونے کے باوجود وہ اس قدر چھوٹی ہے کہ ایک سلیپر کی نوک میں چھپائی جا سکتی ہے۔"

"ہاں، میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ میں اسے سلیپر میں رکھی ہوئی تمباکو سے ٹٹول کر باہر نکالتا۔ چنانچہ میں نے پورا سلیپر چرا لیا۔ بہرحال یہی وہ شے تھی جس کی تلاش میں پورے یورپ میں کرتا رہا۔ بالآخر ایک بوڑھے نے مجھے بتایا کہ وہ کہاں پوشیدہ ہے لیکن بدقسمتی سے اس نے یہ بات دوسروں کو بھی بتا دی تھی۔ بونوٹو بالکل اسی طرح ہومز کی یادگاروں کی اسمگلنگ کرنا چاہتا تھا جس طرح امریکی جرائم پیشہ طبقہ منشیات کا کاروبار کرتا ہے اور میں اسے اس کی اجازت نہیں دے سکتا تھا۔ اس نے تمھاری خدمات اس لیے حاصل کی تھیں کہ وہ اپنا نام ملوث ہوتے دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا لیکن جب میں نے آج صبح اسے تفریح گاہ کے باہر دیکھا تو ساری حقیقت میری سمجھ میں آگئی اور میں نے اسے اور اس کے ساتھی کو شوٹ کر دیا۔"

"تم بڑی بے تکلفی سے اپنے جرم کا اعتراف کر رہے ہو۔"

کاٹن وڈ مسکرایا اور اس تنگ راستہ پر مڑ گیا۔ اس کے سیدھے ہاتھ میں ایک ریوالور نظر آ رہا تھا جس پر سائیلنسر فٹ تھا۔

"مجھے افسوس ہے ویلوٹ!" وہ بولا "میں نے یہ سب باتیں تمھیں اس لیے بتائی ہیں کہ ان کے اظہار سے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا کیونکہ میں ابھی تمھیں شوٹ کر کے ہمیشہ کے لیے خاموش کر دوں گا۔ تم یہ باتیں کسی اور کو بتانے کے لیے زندہ نہیں رہو گے۔"

کاٹن وڈ نے ابھی بات ختم ہی کی تھی کہ نک اس پر جھپٹ پڑا۔ اس نے کاٹن وڈ کی کلائی پکڑ لی۔ ٹرائگر دب گیا مگر اس کی گولی نک کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکی۔ دوسری گولی چلانے کی نک نے اسے مہلت نہ دی۔ اس نے کلائی کو جھٹکا دے کر ریوالور دور پھینک دیا۔ کسی کو مدد کے لیے آواز دینے کا خیال ہی بے کار تھا۔ گرتے ہوئے آبشار کے شور میں کوئی اس کی آواز نہیں سن سکتا تھا۔ وہ کچھ دیر تک باہم زور آزمائی کرتے رہے۔ اچانک نک کے پیر گیلی زمین پر پھسل گئے۔ اس نے دیکھا کہ وہ پھسلتا ہوا نیچے گرنے لگا ہے۔ تنگ راستہ جس چٹان پر ختم ہوتا تھا، اس کے آگے اتھاہ گہرائی تھی۔ نک نے محسوس کیا کہ وہ اس کھڈ میں گرنے ہی والا ہے۔ پھر پتہ نہیں کیسے اس کے ہاتھ میں چٹان

پراگی ہوئی ایک جھاڑی آگئی اور نک نے پوری قوت سے اسے پکڑ لیا۔ لیکن کاٹن وڈ جو نک کے پھسلنے سے خود بھی گر پڑا تھا، اپنا توازن سنبھال نہ سکا۔ اور اس کے اوپر سے پھسلتا ہوا گہرے کھڈ کی طرف چلا۔ اس کے منہ سے ایک چیخ نکلی جو اس کے ساتھ ہی گہرائیوں میں معدوم ہوتی چلی گئی۔

نک ویلوٹ لڑکھڑاتے قدموں سے کھڑا ہوا اور کھڈ میں جھانکنے کی کوشش کی مگر اسے آبشار کے پانی کی دھند کے سوا کچھ نظر نہیں آیا۔ کاٹن وڈ کا ریوالور وہیں زمین پر گرا ہوا تھا۔ نک نے اسے بھی اٹھا کر کھڈ میں پھینک دیا۔

* * *

تفریح گاہ میں ڈیوفورس بڑی بے تابی سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

"کیا ہوا؟" اس نے جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ وہ ملک عدم کو سدھار گیا۔"

"اور وہ سلیپر؟"

"یقیناً اس کے کمرے میں ہوگا۔" نک نے کہا "میں اسے تلاش کرنے جا رہا ہوں۔"

اب اس سلیپر کا کوئی خریدار نہیں تھا اور نک ویلوٹ کو کچھ اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسے حاصل کرنے کے بعد کیا کرے گا۔ لیکن کسی کام کو ادھورا چھوڑ دینا اس کی عادت کے خلاف تھا۔ پھر اسے یہ بھی معلوم کرنا تھا کہ آخر سلیپر میں کونسی قیمتی شے پوشیدہ ہے۔

کاٹن وڈ کا کمرہ معلوم کرنا اور اس کے مقفل دروازے کو کھولنا چند منٹ کا کام تھا لیکن سلیپر کو اس کی پوشیدہ جگہ سے ڈھونڈ نکالنا کچھ مشکل ثابت ہوا۔ سوٹ کیس، الماری، میز کی درازیں سب کچھ دیکھنے کے بعد آخر کار نک ہومز کے سلیپر کو پانے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ ایک فل بوٹ میں بڑی ہوشیاری سے چھپایا گیا تھا۔ نک نے سلیپر میں رکھی ہوئی تمباکو باہر نکالی اور پنجے میں انگلیاں ڈال کر ٹٹولنے لگا۔ اسے سلیپر کی نوک میں دھات کی بنی ہوئی ایک سخت مگر چھوٹی سی چیز کا احساس ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا گنہ بھی تاگے کے ساتھ لگا ہوا تھا۔

یہ وہ چیز تھی جس کے لیے بونوٹو اور کاٹن وڈ موت کا شکار ہوتے تھے۔ ایک لاکر کی چابی۔ لاکر، جو کہ کاکس اینڈ کمپنی کے بینک کی چیئرنگ کراس برانچ میں محفوظ تھا۔

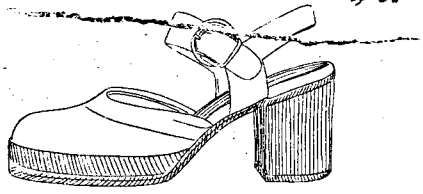

جاسوسی ڈائجسٹ

نکی!

یہ ہفتہ خیریت سے گزرا، ورنہ تمہیں کسی نہ کسی کیس کے سلسلے میں گھر سے باہر رہنا پڑتا ہے۔" گلوریا نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔" نک نے آہستہ سے سر ہلایا۔ وہ دونوں اس وقت اپنی موٹر بوٹ پر دراز تھے اور ان کی جسموں پر پیراکی کا لباس تھا۔ نک ایک پہلو سے ربڑ کے ٹکے سے ٹکا، بیئر کی ہلکی ہلکی چسکیاں لے رہا تھا۔ فرصت کے اوقات میں یہ اس کا پسندیدہ مشغلہ ہوا کرتا تھا۔

"مگر مجھے قدرت کی یہ مصلحت ذرا بھی نہیں بھاتی۔ مشغول رہتا ہوں تو سر کھجانے کی مہلت نہیں ملتی ورنہ بصورت دیگر بیئر پیتا ہوں اور تمہارے ساتھ بیتیں لگاتا ہوں۔"

"یہ بھی تو ایک مشغولیت ہے۔" گلوریا مسکرائی۔ "اگر تم غسل آفتابی سے اٹھ گئے ہو تو کیوں۔ نہ ہم کہیں سیر کو چلیں۔"

"مثلاً؟"

"مثال کے طور پر سینٹ لوئیس، ڈیٹرائٹ، بوسٹن یا فلاڈلفیا..... مگر نہیں۔" اس نے کچھ سوچتے ہوئے خود ہی اپنے خیال کو رد کر دیا "ہم ویلنگٹن جائیں گے۔"

"وجہ؟" نک ویلوٹ نے اپنی بھنویں سکیڑیں۔

"ویلنگٹن میں آج کل ایماڈو کی تصویروں کی نمائش ہو رہی ہے۔" گلوریا نے وضاحت کی۔

"ایماڈو؟" نک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "شاید یہ نام میرے لئے نیا نہیں ہے۔"

"ہاں پچھلے دنوں اس کا اخباروں میں کافی چرچا ہوا تھا۔ اس نے اپنی تمام تصاویر اپنے خون سے بنائی ہیں۔ ہے نا تعجب خیر بات!"

"ہاں۔ بشرطیکہ آدمی کے پاس ان چیزوں کے لیے....." نک نے اپنا جملہ مکمل نہیں کیا تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ کر فون کی جانب بڑھا۔

"ہیلو، نک ویلوٹ؟" دوسری جانب سے کسی نے استفسار کیا۔

"نک اسپیکنگ۔"

"میں پال بورمین بول رہا ہوں۔" دوسری جانب سے غیر امریکی لہجے میں کہا گیا "میں ایک سلسلے میں تمہاری خدمات حاصل کرنا چاہتا تھا۔"

"مگر میں یہ جاننا چاہوں گا کہ ....."

"تمہارے اطمینان کے لئے میں رامسے رینالڈ کا حوالہ دوں گا۔ تم رامسے رینالڈ کو تو جانتے ہی ہوگے۔ وہ گورنر کا پریس سیکرٹری ہے اور لاٹری کی گیندوں والے کیس میں تمہاری خدمات حاصل کر چکا ہے۔"

"ہوں۔" نک نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ "تم کیا چاہتے ہو؟"

"میں ایک چیز کی چوری کے سلسلے میں ....."

"سوری۔" نک نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "میں بزنس کی بات فون پر کرنے کا عادی نہیں ہوں۔"

"اوکے۔" دوسری جانب سے کسی نے گہری سانس لی۔ "کیوں نہ ہم ڈزنی لینڈ میں ملیں؟ چھ بجے کا وقت کیسا رہے گا؟"

"مناسب جگہ ہے اور مناسب وقت ہے۔" نک نے مطمئن ہو کر کہا۔ "میں تم سے وہیں ملوں گا۔"

اس نے ریسیور کریڈل پر رکھا اور گلوریا کی جانب مڑتے ہوئے کہا۔ "تمہارا تفریحی پروگرام کینسل کر کے مجھے خوشی نہیں ہوگی۔ لیکن میں مجبور ہوں۔ ابھی کچھ دیر بعد ایک ضرورت مند مجھ سے ملاقات کرے گا۔"

"ہونہہ!" گلوریا نے برا سا منھ بنایا اور اس کی پیٹھ پر دھول جما دی۔ "قدرت کی یہ مصلحت مجھے ذرا بھی نہیں بھائی۔"

☆

ڈزنی لینڈ میں پال بورمین نے ملاقات کے لئے ایسی جگہ منتخب کی تھی جہاں نسبتاً تاریکی تھی۔ نک نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ جگہ قدرے سنسان بھی ہے۔ پال، دراز قد، سرخ و سپید رنگت کا ایک جسیم آدمی ثابت ہوا۔ وہ بہترین تراش خراش کے چاکلیٹی سوٹ میں ملبوس تھا۔ اس کا لہجہ ہر چند کہ امریکیوں جیسا تھا لیکن نک نے واضح طور پر محسوس کیا تھا کہ وہ اہل وطن نہیں ہے۔

"میرے خیال میں تم میری طرف سے مطمئن ہوگے؟" پال بورمین نے کہا۔ "رامسے رینالڈ کو ان دنوں فرصت نہیں ہے ورنہ شاید وہ تمہیں خود بھی فون کر دیتا۔"

"بزنس کی بات کرو۔" نک ویلوٹ نے کہا۔ "میرے پاس وقت کم ہے۔"

"پچھلے دنوں اخباروں میں ایک نام بہت زیادہ آیا ہے، غالباً تم نے بھی سنا ہوگا؟ جارج ایماڈو؟"

"ہاں۔" نک نے اثبات میں سر ہلایا۔ "تم شاید اس مصور کا تذکرہ کر رہے ہو جس نے اپنے خون سے تصاویر بنائی ہیں۔ لیکن میں یہ واضح کرتا چلوں کہ میں قیمتی چیزیں نہیں چراتا مثلاً میرے جواہرات، نقدی، آرٹ کا کوئی نمونہ، کوئی تاریخی نوادر میرے لئے دلچسپی نہیں رکھتے۔ میں صرف کم قیمت اور معمولی چیزوں کی چوری کرتا ہوں ..... ایسی چیزوں کی چوری جن کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔"

"مجھے ان تفصیلات سے آگاہ کرنے کا شکریہ۔" پال مسکرایا۔ "لیکن تمہیں یہ جان کر حیرت ہوگی کہ ایماڈو کی تصاویر فنِ مصوری کے نقطۂ نظر سے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ اس کو محض اس بنا پر شہرت حاصل ہو گئی ہے کہ اس نے اپنی تصاویر اپنے لہو سے بنائی ہیں۔ یہ سب تعجب خیز تو ہے مگر اسے کوئی مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ عمل بالکل ایسا ہے جیسے کوئی اپنے منھ سے لوہے کے گولے نکالنا شروع کر دے۔ تم سمجھ رہے ہو نا؟"

"ہاں۔" نک نے کہا۔ "تو کیا مجھے ایماڈو کی کوئی تصویر چوری کرنا ہے؟"

"بے شک!" پال بورمین نے جواب دیا۔ "ویلنگٹن میں آج کل اس کی تصاویر کی عام نمائش ہو رہی ہے۔ مجھے اس کی اس تصویر کی ضرورت ہے جو اس نے امریکہ کے حالیہ بحران پر بنائی ہے۔"

"تمہارا اشارہ تیل کے بحران کی طرف تو نہیں ہے؟" نک ویلوٹ نے پوچھا۔

"تم ٹھیک سمجھے۔" پال نے کہا۔ "اس تصویر میں ایک ماں اور بچے کو دکھایا گیا ہے، جو سردی سے ٹھٹھر رہے ہیں۔ دراصل مصور نے مستقبل کے اس عہد کی تصویر کشی کی ہے جب ہمیں کسی جانب سے بھی تیل حاصل نہ ہوگا اور ہماری مشینری تو ایک طرف رہی عام زندگی بھی منجمد ہو جائے گی۔"

"تمہیں اس تصویر کی چوری سے کیا فائدہ پہنچے گا؟"

"میرے خیال میں اس کی کھوج لاحاصل ہوگی۔ تمہیں اس سے کوئی سروکار نہ ہونا چاہیئے۔"

"تو کیا اس تصویر کی کوئی سیاسی یا غیر سیاسی اہمیت بھی نہیں ہے؟" نک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "میں ان چیزوں پر بھی ہاتھ نہیں ڈالتا جو کسی خاص اہمیت کی حامل ہوں۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ البتہ ایک بات میں تمہارے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ ان تصاویر کے حفاظتی انتظامات بہت سخت ہیں اگر یوں کہا جائے کہ وہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا، تو بیجا نہ ہوگا۔"

"مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔" نک نے کہا۔ "تمہیں میری فیس تو معلوم ہوگی۔ بیس ہزار ڈالر! جب کہ خاص حالت میں اس رقم میں اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔"

"مجھے اس کے بارے میں بھی بتا دیا گیا تھا۔" پال مسکرایا۔ "مگر یہ کوئی خاص کام تو نہیں ہے۔ ماضی میں تمہیں اس سے بھی خطرناک اور کٹھن کام کرنا پڑے ہیں۔"

"ہاں۔" نک نے اعتراف کیا۔ "تمہاری باتوں سے تو یہی پتہ لگتا ہے کہ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ بہرحال یہ سب تو موقع پر پہنچنے کے بعد ہی پتہ چلے گا۔ قبل از وقت کسی قسم کا اندازہ قائم کرنا حماقت ہے۔ ویسے تمہیں رینالڈ نے یہ بھی بتا دیا ہوگا کہ میں کچھ رقم بطور پیشگی بھی وصول کرنے کا عادی ہوں۔"

"ہوں۔" اس نے سر ہلایا پھر اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے نوٹوں کی چار گڈیاں نک کی جانب بڑھا دیں۔ "یہ تمہاری فیس کا دسواں حصہ، دو ہزار ڈالر!"

نک نے گڈیوں کی جانب ہاتھ بڑھایا، دفعتاً کوئی چیز ان گڈیوں کے بیچ میں سے نکل کر نیچے گری۔ نک نے نیچے جھکنا چاہا۔ اس کا یہ فعل بالکل ارادی تھا، یعنی شعوری طور پر اسے گمان نہ تھا کہ پال بورمین کے ہاتھوں سے کسی چیز چھوٹ کر نیچے گری ہے۔ وہ نیچے جھکا ہی تھا کہ پال نے برق رفتاری سے، ایک پل بھی ضائع کئے بغیر وہ چیز اٹھا کر دوبارہ جیب میں ڈال لی۔

بات ایک لمحے کی تھی، مگر نک ویلوٹ کی عقابی نظروں نے اندازہ لگایا تھا کہ پال بورمین کی جیب میں منتقل ہونے والی چیز کانسی کا ایک معمولی سکہ تھا!

☆

"ہماری زندگی میں پیش آنے والے اتفاقات بعض اوقات بڑے دلچسپ ہوتے ہیں۔" نک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں سمجھی نہیں؟" گلوریا نے حیرت سے کہا۔

"کچھ دیر پیشتر میں نے ویلنگٹن جانے سے معذوری ظاہر کی تھی اور اس کی معافی چاہی تھی کہ میں ایماڈو کی تصویری نمائش تمہیں نہیں دکھا سکا۔"

"پھر! تم کہنا کیا چاہتے ہو؟ کیا تمہارے مؤکل نے کوئی ایسا کام سونپا ہے جس کے لئے تمہیں ویلنگٹن جانا پڑے گا؟"

"ہاں۔" نک مسکرایا۔ "اس مرتبہ ویلنگٹن مجھے بزنس مہیا کرے گا۔ پھر ہم بھی کریں گے۔" اس نے اصل واقعہ کا ذکر دانستہ نہیں چھیڑا تھا۔ حالانکہ اب اس سے اس کی کوئی بات پوشیدہ نہیں تھی تاہم وہ اس سلسلے میں رازداری چاہتا تھا۔

دوسری شام جب وہ سفر کی غایت سے اپنا سامان سمیٹ رہا تھا اور گلوریا اس کا ہاتھ بٹا رہی تھی تو فون کی گھنٹی بجی۔ نک نے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف پال بورمین تھا۔

"کیا تم نے ویلنگٹن کی سیٹ بک کرا لی؟" دوسری جانب سے اس نے سوال کیا۔

"ہاں۔ میں آج رات کی فلائٹ سے جا رہا ہوں۔" نک نے جواب دیا۔

"گڈ!" مطمئن لہجے میں کہا گیا۔ "تم وہ تصویر کب تک حاصل کر لو گے؟"

"چار، پانچ دن تو لگ ہی جائیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔" پال بورمین نے کہا۔ "میں تمہیں سات دن کی مہلت دوں۔ آج بائیس مارچ ہے۔ تم یہ تصویر مجھ تک انتیس مارچ تک پہنچا سکتے ہو۔"

"اوکے۔" نک ویلوٹ نے لاپرواہی سے شانے سکیڑے اور ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"امریکہ کا یہ بحران بھی پتہ نہیں کیا رنگ لائے گا۔" نک نے گلوریا سے کہا۔ "بعض اوقات مجھ کو تھرتھری آ جاتی ہے۔"

"تمہارا اشارہ غالباً تیل کے حالیہ بحران کی جانب ہے۔" گلوریا نے کہا۔

"ہاں۔"

"مجھے نکسن سے ایسی حماقت کی توقع نہ تھی۔" گلوریا نے برا سا منھ بنا کر کہا۔ "سعودی عرب کو دھمکیاں دینے سے پیشتر اسے کسنجر سے مشورہ کر لینا چاہئے تھا۔ اب دیکھو نا بیٹھے بٹھائے ایک مصیبت آ گئی۔ جہاز میں سفر کرو تو کرایہ زیادہ ادا کرو۔ کار استعمال کرو تو پٹرول کم خرچ کرو۔ سیکرٹری وزیر خارجہ فرماتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ پیدل چلا جائے۔"

"ہاں۔" نک نے سر ہلایا۔ "اس سے تندرستی قائم رہے گی اور جیب پر بھی اثر نہیں پڑے گا، لیکن تم سوچو اگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو؟ برطانیہ میں تو ابھی سے کارخانے بند ہونا شروع ہو گئے ہیں۔"

"ایک اڑتی پڑتی خبر سننے میں آئی ہے کہ کسنجر جلد ہی مشرقِ وسطیٰ اور عرب کے دورے پر جائے گا۔" نک نے کہا۔

"کسنجر بہت دور رس ہے۔" گلوریا نے ہنستے ہوئے کہا۔ "وہ اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ڈھونڈ نکالے گا۔"

▼

ویلنگٹن پہنچ کر نک نے ہوٹل شیرٹن میں قیام کیا۔ ہوٹل سپروائزر کو فون کرنے پر پتہ چلا کہ ایماڈو کی تصاویر کی نمائش نکن آرٹس کونسل میں ہو رہی ہے۔ وہ گلوریا کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ گیا۔

آرٹس کونسل کی عمارت جدید و قدیم طرزِ تعمیر کا ملا جلا امتزاج تھی۔ اصل عمارت کے چاروں طرف باغ تھے اور چہار دیواری کے باہر چوکیاں قائم کی گئی تھیں۔ ان دو چوکیوں سے وقت پڑنے پر حفاظتی پولیس اور مسلح گارڈ طلب کئے جا سکتے تھے۔

ٹکٹ لینے کے بعد نک عمارت کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ محراب نما کٹاؤ دار دروازوں میں نفیس قسم کا شیشہ لگا ہوا تھا جس کے آر پار دیکھا جا سکتا تھا۔ نک نے ایک لحظہ وہاں ٹھہر کر اس کی مضبوطی کا بھی جائزہ لیا۔

کونسل کا وہ ہال جہاں تصاویر کی نمائش ہوتی تھی ایک قوس کی شکل میں تعمیر کیا گیا تھا۔ چوں کہ ایماڈو کی نمائش پہلی بار ہو رہی تھی اس لئے اس کے وہ فن پارے بھی رکھے ہوئے تھے جو اس نے اپنی اوائل عمری میں بنائے تھے۔

موجودہ دور کی بنائی ہوئی تصاویر جن میں اس نے اپنا لہو شامل کیا تھا ان کی تعداد پانچ تھی۔ سب کا موضوع آفاقی تھا۔ بھوک، افلاس، ظلم و تشدد،

طبقاتی کشمکش اور عظیم امریکہ!

آخری تصویر اس نے امریکہ کے حالیہ بحران پر بنائی تھی۔ نک نے تصویر کا بغور جائزہ لیا اور اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ تصویر میں ایک ماں اور اس کے نوزائیدہ بچے کی عکاسی کی گئی تھی۔ ماں کے چہرے پر وحشت اور سراسیمگی کے آثار تھے جب کہ بچہ موت کی ابدی نیند سو رہا تھا۔ پس منظر میں نیویارک تھا جو جزوی طور پر تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ تصویر کے نیچے کیپشن دیا ہوا تھا۔ نک نے آگے جا کر اسے دیکھا۔ رومن حروف تہجی کے طرز کو اپناتے ہوئے انگلش میں تحریر تھا ــــ "پاور پلانٹ سے رسد منقطع ہونے پر!"

"یہ آرٹسٹ لوگ بڑی قیامت شے ہوتے ہیں۔" گلوریا بڑبڑائی۔ "اس نے مستقبل کا کتنا صحیح نقشہ کھینچا ہے۔"

"مستقبل کیوں۔ مستقبل قریب کہنا زیادہ بہتر ہے۔" نک نے جواب دیا۔

وہ تصویر، دوسری تصاویر کی بہ نسبت اتنی نیچی لگی تھی کہ کوئی بھی اسے دیوار پر سے بہ آسانی اتار سکتا تھا۔ تصویر کینوس پر بنائی گئی تھی۔ جس کے گرد سنہرے رنگ کا منقش فریم تھا۔

"کیا بات ہے؟ تمہیں یہ تصویر تمام تصاویر سے اتنی پسند آئی ہے کہ یہیں گڑ کر رہ گئے ہو؟" گلوریا نے اس کو کہنی ماری۔ "اب آگے چلو، لوگ کیا کہیں گے۔"

"ہاں، چلو۔" نک نے وہاں پر موجود چیزوں کا عقابی جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

وہ دیواریں جن پر تصاویر آویزاں تھیں ان کے بالمقابل تہہ خانے تھے۔ ان کی موجودگی کا پتہ ان سیڑھیوں سے ہوتا تھا جو ان میں داخل ہونے کے لئے بنائی گئی تھیں۔ سیڑھیوں کے قریب ایک مسلح محافظ بت بنا کھڑا تھا۔ نک نے استفسار کیا تو پتہ چلا کہ ان تہہ خانوں میں فن مصوری کے نادر نمونے رکھے ہیں اس کے علاوہ آرٹس کونسل کے چیئرمین کا دفتر بھی اسی ایک تہہ خانے میں تھا۔

"ایماڈو کی تصاویر تو ایسی کوئی بیش قیمت نہیں ہیں۔" نک نے وہاں پر موجود ایک سیکورٹی گارڈ سے کہا۔ "لیکن جب بڑے مصوروں کی نمائش ہوتی ہے تو ان کی حفاظت کے لئے کیا انتظام کیا جاتا ہے؟ میرا مطلب ہے کوئی شخص بہ آسانی ان تصاویر کو یہاں سے لے جا سکتا ہے۔"

"یہ شاید تم اس لئے کہہ رہے ہو کہ اس وقت تصاویر تمہاری دسترس میں ہیں۔" وہ طنزیہ انداز میں مسکرایا۔ "یا تم نے یہ فرض کر لیا ہوگا کہ جب کوئی شخص یہاں داخل ہو جائے گا تو پھر ہم چوکی پر تعینات محافظوں کو آواز دیں گے۔"

"پھر!" نک نے تعجب کا اظہار کیا۔

"رات کو کونسل کا یہ حصہ مخصوص قسم کی برقی لہروں سے پُر کر دیا جاتا ہے۔ ان کا تعلق بے حد حساس سرکٹس سے قائم رہتا ہے۔ یقین کرو اگر رات کے وقت ایک مکھی بھی اڑتی ہوئی اس حصے میں آ جائے تو قیامت کا شور مچ جاتا ہے۔ کونسل کے برابر واقع اسٹاف روم سے یہاں تک پہنچنے میں ہمیں زیادہ دیر نہیں لگتی۔ پھر چوکی پر متعین گارڈ چوکنا ہو جاتے ہیں اور صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے فوری طور پر ادھر آ جاتے ہیں۔"

"اتنا مربوط حفاظتی انتظام!" نک نے آنکھیں پھاڑیں۔ "لیکن مکھی والی بات سمجھ میں نہیں آئی۔"

"ڈسٹ سکر کے ذریعے ہم پہلے اطمینان کر لیتے ہیں کہ یہاں کوئی کیڑا پتنگا، یا مکھی باقی نہ رہ جائے پھر علی الصبح یہاں پر جو صفائی ستھرائی ہوتی ہے اس کے بعد ممکن ہی نہیں ہے کہ کوئی بیرونی شے اندر داخل ہو اور زندہ بچے۔"

▲

ایماڈو تن و توش اور وضع قطع سے مصور نہیں دکھائی دیتا تھا۔ نہ تو اس کی زلفیں پریشان تھیں اور نہ پیراہن رنگوں سے داغدار۔ نک کو حیرت تھی کہ وہ کھوئی کھوئی سی باتیں بھی نہیں کر رہا۔ اس نے ایک مرتبہ بھی دفعتاً چپ ہو کر خلاؤں میں نہیں جھانکا تھا۔

سرخ و سپید، دراز قد ایماڈو نے جب اس سے مصافحہ کیا تو نک کو اپنے ہاتھ کی ہڈیاں کڑکڑاتی محسوس ہوئیں۔

"کیا نام ہے تمہارے رسالے کا؟" اس نے نک سے نہایت خلیق اور شگفتہ لہجے میں پوچھا۔

"آزادی!"

"آزادی؟" ایماڈو کے لہجے میں حیرت تھی۔ "کیسی آزادی؟ کس چیز کی آزادی؟ شاید میں اس کا نام پہلی مرتبہ سن رہا ہوں۔"

"ہاں۔" نک نے جھینپتے ہوئے کہا۔ "ابھی نیا رسالہ ہے۔ اشاعت بھی زیادہ نہیں ہے، لیکن میرے حوصلے بلند ہیں۔ عظیم امریکہ میں رہ کر آزادی مانگنا مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے۔ مگر کیا غلامی اسی چیز کا نام ہے کہ کسی خطۂ زمین پر کوئی بات کی طاقت قابض ہو؟ تحریر و تقریر ہمیشہ صاحب اقتدار لوگوں کی پابند رہی ہے۔ اس کو آزاد ہونا چاہیئے۔ کالوں کو گوروں سے آزادی ملنا چاہیئے۔ امپیریلزم ایک لعنت ہے۔ ہمیں شخصی حکومت سے نجات ملنا چاہیئے۔ لفظ آزادی تو بہت وسیع و عریض معنوں میں استعمال ہو سکتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ ....."

"نوجوان مجھے تمہارے خیالات معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی۔" ایماڈو نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "تمہارے خیالات بہت انقلابی ہیں۔"

"ہاں۔" نک نے اعتراف کیا۔ "میں برٹینڈ رسل کے فلسفے سے بہت متاثر ہوں۔ ویسے تمہاری تصاویر دیکھنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ تم بھی شعوری طور پر ان چیزوں کے خلاف ہو۔ تمہارے موضوع آفاقی ہیں۔"

"میں مسلم فلسفۂ حیات سے متاثر ہوں۔" ایماڈو نے جواب دیا۔ "لیکن لفظ متاثر سے تم یہ نتیجہ ہرگز اخذ نہ کرنا کہ میرے افعال اور میرا کردار بھی اسی رنگ

...ن رنگا ہوا ہے۔"

"امریکہ کی شہریت اختیار کرنے سے پیشتر شاید تم اسپین میں ...تے؟"

"ہاں۔ میں نسلاً بھی اسپینی ہوں۔ آٹھ سال قبل میں امریکہ آیا تھا پھر ...یں کا ہو۔ ہاں۔ ویسے بھی اب اسپین واپس جا کر میں کیا کروں گا۔"

"کیوں؟" نک نے حیرت سے کہا۔

"چار پانچ سال قبل عیسائیوں اور مسلمانوں میں جو فسادات ہوئے ان ...بنا پر بے تحاشہ افراد کا خون بہا تھا۔ میرا گھر بھی جلا کر راکھ کر ...گیا۔"

"اوہ!" نک مغموم نظر آنے لگا۔ کچھ دیر کمرے میں خاموشی رہی پھر نک ...نے پوچھا۔ "اپنے موضوعات سے ہٹ کر تم نے عظیم امریکہ کو بھی اپنا موضوع بنا ...کیوں؟ میرا مطلب ہے کہ اس کی کوئی خاص وجہ؟"

"کسی خاص سرزمین پر رہتے ہوئے جب ایک طویل عرصہ گزر جائے ...اس کے باشندوں اور اس کے مسائل سے بھی انسیت ہو جاتی ہے۔ اس ...زمین پر پڑنے والی مصیبتیں اب مجھے بھی پریشان کرتی ہیں۔ اس کی خوشیاں ...ری خوشیاں ہیں۔ کسی خاص علاقے میں رہنے والے افراد کو کیا حق ...پہنچتا ہے کہ وہ عام آدمیوں کو اپنی سیاسی ریشہ دوانیوں میں الجھائیں۔ مسئلہ ...سطین کا ہے اور تیل امریکہ کا بند کیا جاتا ہے۔" دفعتاً وہ بہت جذباتی ہو گیا۔ ...ے امریکیوں سے بھی ہمدردی ہے۔ وہ بھی مجبور ہیں ــــ دولت کے ہاتھوں ...زوں کے سبب وہ مصلحت پسندی کا شکار ہیں۔"

نک کو مزید کوئی سوال کرنے کی ضرورت نہیں تھی وہ سمجھ گیا کہ ایماڈو ...شارہ کس طرف ہے!

"نسلی اعتبار سے تم بربر قوم سے تعلق رکھتے ہو؟" نک نے ڈرائنگ ...م میں لگی ہوئی قد آدم پینٹنگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ تصویر میں مزدوروں ...ایک کان سے تانبہ نکالتے ہوئے دکھایا گیا۔ سب سے آگے ایک آدمی ...ں کا چہرہ اور نقوش کسی حد تک ایماڈو ہی سے ملتے جلتے تھے اپنی کندھے ...بوری لادے کھڑا تھا!

"ہاں۔" ایماڈو نے اعتراف کیا۔ "نسلاً میں بربر قوم سے تعلق رکھتا ہوں ...ے آبا و اجداد اسپین میں ریف کے علاقے سے آئے تھے۔"

"اس تصویر میں شاید تم نے اپنے آپ کو پینٹ کیا ہے۔" نک نے ...جھپکاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ میرا بھائی ہے۔ میڈرڈ کے نواح میں یہ تانبے کی ایک کان ...رم تھا۔" اس نے ایک سرد آہ بھری۔ "اور اب پتہ نہیں یہ کہاں ہوگا!" ایک ...ہاں خاموشی رہی۔ وہ پھر بولا۔ "پندرہ سال پہلے روٹھ کر گھر سے بھاگ ...آج تک واپس نہیں آیا۔ وہ اس طرح بڑبڑانے لگا جیسے ایک ساعت ...لئے نک کی موجودگی سے بے خبر ہو گیا ہو۔ اب تو سب کچھ فنا ہو گیا۔ ...کا انسان پر کس قدر اثر پڑتا ہے۔ ہم اندلس کی مانند تہہ و بالا ہو گئے۔"

شاید وہ کچھ دیر تک مزید اپنے ماضی میں بھٹکتا رہتا مگر نک نے اسے خیالات کی رو سے نکالتے ہوئے پوچھا۔

"اپنی آخری پانچ پینٹنگ تم نے اپنے خون سے بنائی ہیں۔ یہ کام تو تمہارے لئے بہت دقت طلب رہا ہوگا!"

"شاید تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں نے براہ راست اپنے جسم سے خون حاصل کیا ہے۔" وہ مسکرایا۔ "ایسا نہیں ہے بلکہ میں نے اپنے جسم سے خون نکلوا کر مصوری کی ہے۔"

"اس کی کوئی خاص وجہ؟"

"نہیں۔" وہ بولا۔ "بس، یہ سب کچھ میرے دل کی آواز ہے۔ میں نے جو محسوس کیا اس کو اپنا لہو دے دیا۔ اظہار خیال کے مختلف راستے ہیں۔ داخلی اضطراب اور بے چینی کو ہر شخص ایک عجیب انداز میں پیش کرتا ہے ــــ یہ ان میں سے ایک ہے۔"

"ان دنوں تمہاری پینٹنگ کا بہت چرچا ہے۔"

"شاید اسی لئے۔" وہ ہولے سے مسکرایا۔ "میری اس قدر حوصلہ افزائی بھی کی گئی ہے۔ یہ دیکھو۔" اس نے قریبی میز پر سے ایک لفافہ اٹھا کر اس کی جانب بڑھا دیا۔

نک نے لفافہ کھول کر اندر سے ٹائپ شدہ مضمون نکالا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ امریکی وزارت خارجہ کے سیکرٹری نے محکمے کی جانب سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنی پینٹنگ ــــ "پاور پلانٹ


ایک مقبول ترین نایاب کتاب
دوبارہ دستیاب ہے
دنیا کے
چھ حیرت انگیز علوم
قیمت ۱۵ روپے
ڈاک خرچ ۱۰ روپے
اے۔ ایس صدیقی کے قلم سے
پانسہ پھینکئے۔ قسمت کا حال معلوم کیجئے
تاش کے پتوں سے قسمت شناسی
ماتھے کی لکیریں کیا بتاتی ہیں
خال اور تل سے کردار معلوم کیجئے
شگون ــــ سعد و نحس
خواب ــــ مستقبل کے پیغامبر
ایک کتاب چھ علوم
مکتبہ نفسیات ◎ پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی

سے رسد منقطع ہونے پر اُو فنر خارجہ کو تختہ یا تیماندے دے۔ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ اس درخواست کو رد نہیں کرے گا اور فوری طور پر دفتر سے رابطہ قائم کرے گا۔ آخری پیراگراف میں درج تھا کہ وہ اس پیش کش کا چوبیس پانچ تک کوئی تسلی بخش جواب دے دے۔

میں یہ تصویر کھینچتے میں پیش کرتے ہوئے یقیناً خوشی محسوس کروں گا۔ ایساڈو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نک کے کانوں میں جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا تھا۔ اس نے خط پر درج شدہ تاریخ پر نظر دوڑائی۔ وہاں چوبیس مارچ لکھا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ خط اس کو اسی دن موصول ہوا تھا۔

اگلا دن نک ویلیوٹ نے مخصوصہ بندی میں صرف کیا۔ وہ اچھی طرح سے واقف تھا کہ اس کے پاس وقت بالکل نہیں ہے۔ اس کے مؤکل نے اُسے انتیس تاریخ سے پہلے تصویر حاصل کرنے کو کہا تھا۔ اس روز صبح ہی سے وہ نکن آرٹس کونسل کے چکر کاٹ رہا تھا۔ علی الصبح اس نے صفائی والی گاڑی اس عمارت کی جانب جاتے ہوئے دیکھی۔ واپسی پر اس نے گاڑی کا کافی دیر تک پیچھا کیا۔ پھر جیسے ہی اس میں سے ایک صفائی والا اترا۔ نک نے گاڑی کے پیچھے جانے کی بجائے اس کا تعاقب شروع کر دیا۔ اس کی رہائش گاہ کا علم ہو جانے کے بعد وہ اپنے ہوٹل کی جانب لوٹا۔ شام ہونے سے پیشتر اس نے اس خاکروب مجرم سے ملاقات کی تھی۔

چیئرمین آرٹس کونسل سات بج کر پانچ منٹ پر عمارت سے نکلتا دکھائی دیا۔ نک وہاں تک بس میں بیٹھ کر آیا تھا۔ چیئرمین کے وہاں سے نکلتے ہی وہ ٹکٹ کی کھڑکی کی جانب بڑھا۔

نمائش ختم ہوتے میں ابھی بیس منٹ تھے۔ نک نے اپنے منصوبے کے ہر پہلو پر غور کر لیا تھا اور اس میں کسی بھی قسم کا جھول نہیں پایا تھا۔

ٹکٹ لے کر وہ ٹہلتا ہوا آرٹ گیلری کی جانب بڑھا۔ دفعتاً کسی نے اس کو پیچھے سے آواز دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ ایک چھوٹا سا لڑکا بھاگتا ہوا اس کی جانب آ رہا تھا۔

"وہ..... وہ ادھر..... گاڑی میں ایک صاحب تھے..... انہوں نے یہ آپ کو دیا ہے۔" اس نے ایک پرچہ اس کی جانب بڑھایا۔ وہ بری طرح سے ہانپ رہا تھا۔

"کون سی گاڑی میں کون سے صاحب؟" نک نے پوچھا۔

"وہ اُدھر..... اُس طرف..... مگر..... ابھی تو....."

اس نے پلٹ کر ایک جانب اشارہ کیا اور بری طرح سے ہکلانے لگا۔

"چلو..... خیر۔" نک نے لاپرواہی سے شانے اچکائے اور پرچہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ تہہ کھولنے پر چند سطریں گھسیٹی ہوئی دکھائی دیں۔

"ڈیئر نک ویلیوٹ!

میں آرٹس کونسل کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں تم کو بتانا بھول گیا تھا۔ آرٹ گیلری میں ایک جگہ ٹیلی ویژن آئی بھی فٹ ہے۔ ذرا محتاط رہ کر کام کرنا۔

تمہارا۔ پال لبرمین۔"

نک نے ایک طویل سانس لے کر بدن ڈھیلا چھوڑ دیا۔ ہر چند کہ اس تحریر نے اس کو مزید دقت میں مبتلا کر دیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے بے چینی بھی محسوس کی۔ ٹیلی ویژن آئی کو کسی منصوبہ بندی کے بغیر بیکار کرنا آسان کام تو نہیں تھا! نمائش ختم ہونے میں صرف پندرہ منٹ باقی تھے اور اب زیادہ تر لوگوں نے ہال سے باہر آنا شروع کر دیا تھا۔

وہ تیزی سے بڑھا۔ اپنا ہیٹ اُتار کر اس نے ہاتھ میں تھام لیا۔ ابھی وہ سیڑھیوں کے قریب پہنچا ہی تھا کہ سامنے سے آتے ہوئے ایک شخص سے ٹکرا گیا۔ اس کا ہیٹ ہاتھ سے گرا اور ایک وائسے میں گھومتا ہوا پھولوں کی کیاری میں جا پڑا۔

"اوہ! معاف کیجئے گا۔" نک نے لجاجت سے کہا۔

"معافی تو مجھے مانگنا چاہیئے تھی۔" وہ مسکرایا۔ "غلطی میری تھی۔"

"میں ذرا جلدی میں تھا۔" نک نے ہیٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔

وہ آدمی سر جھٹکتا ہوا وہاں سے آگے چلا گیا۔ نک نے اِدھر اُدھر دیکھا اور اپنا ہیٹ اٹھا لیا۔ اس ہیٹ کے ساتھ ہی اس نے کیاری میں سے تھوڑی سی گیلی مٹی بھی اٹھا کر کوٹ کی جیب میں ڈال لی تھی۔

○

وہ لوگوں کی آہستہ آہستہ آگیری میں پہنچا۔ دوسروں کے ساتھ ٹہلتے اور گیلری میں آویزاں تصویروں کو دیکھتے ہوئے ابھی پانچ منٹ گزرے تھے کہ وہاں خاکروب داخل ہو گئے۔ ان کے ہاتھوں میں چھوٹی چھوٹی بالٹیاں تھیں اور وہ فرش پر پڑا ہوا کوڑا، کاغذ کے ٹکڑے اور سگریٹ کے ٹوٹے اٹھا کر ان میں ڈالتے جا رہے تھے۔

نک ٹہلتا ہوا تہہ خانوں کے قریب چلا گیا۔ کچھ پینٹنگ وہاں بھی ہوئی تھیں اور لوگ ان پر نظر جماتے ہوئے تھے۔ محافظ اسی طرح سینہ تانے کھڑا تھا جیسے مسلح فوجی لگا کر اسے متعین کر دیا گیا ہو۔

لوگوں کی نظریں بچا کر اس نے اپنی اندرونی جیب سے ایک ننھا سا کتا نکالا اور بوٹی ہوئی رد گردانی کرنے لگا۔ دو یا تین منٹ کے بعد فالتو نے اس جانب رخ کیا جدھر وہ کھڑا تھا۔ نک نے اپنے سامنے رکھے ہوئے گملے کے کنارے سے وہ کتا بچہ رکھ کر دوبارہ اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر سکوں کی بڑی مقدار کی تلاش میں مصروف ہو گیا۔

پھر وہ ٹہلتا ہوا تہہ خانے کے زینوں کے بالکل قریب چلا گیا۔ خاکروب نے نزدیک آکر بڑبڑاتے ہوئے اس کتا بچے کو اٹھایا۔ اس میں ہوئے سکے کھنکھناتے ہوئے فرش پر گرے اور دور تک گھومتے چلے گئے۔

خاکروب نے اپنی بالٹی وہیں پٹخی اور ان کو سمیٹنے بیٹھ گیا۔ تہہ خانے کا محافظ بھی ان سکوں کے گرتے ہی دوڑ کر اس جانب گیا۔ اس کا یہ فعل لاشعوری تھا۔ لیکن غفلت کا یہ لمحہ نک ویلیوٹ کے لئے کافی تھا!

وہ وہیں دیوار سے چپکا کھڑا تھا۔ محافظ کے ہٹتے ہی وہ پھرتی سے سیڑھیاں طے کر کے اندر گھستا چلا گیا۔ تہہ خانے میں مدھم روشنی ہو رہی تھی اور سامنے ہی چیئرمین آرٹس کونسل کا دفتر نظر آ رہا تھا۔ نک نے اس کے دروازے پر جا کر طبع آزمائی کی۔ دروازہ مقفل تھا۔ اس نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے کھول لیا۔ آفس میں گھٹا ٹوپ تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے اپنی جیب سے ٹارچ نکال کر تفصیلی جائزہ لیا۔ خوبصورت قسم کے فرنیچر سے مزین کمرے میں ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ چیئرمین کی میز کے عقب میں ایک قد آدم الماری دکھائی دی۔ نک آواز پیدا کئے بغیر اس کی جانب بڑھا۔ الماری کے پیچھے کافی جگہ تھی۔ وہ اس جگہ میں گھس ٹھنس کر کھڑا ہو گیا۔

○

آٹھ بجے تک وہاں مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔ نک نے قدموں کی آہٹ سے محسوس کر لیا تھا کہ تہہ خانے کے زینوں پر متعین پہرہ دار بھی وہاں سے جا چکا ہے۔ وہ الماری کی آڑ سے نکل کر ایک نشست پر صوفے پر دراز ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ گہری نیند سو رہا تھا۔ رات کے دو بجے کے قریب اس کی آنکھ کھلی۔ اپنی مضبوط قوت ارادی کی بنا پر وہ مرضی کے مطابق آرام کرتا رہا۔ پھر وقت معینہ پر اس کی آنکھ کھل جاتی تھی۔ نک نے سونے سے پیشتر سوچ لیا تھا کہ وہ دو بجے سو کر اٹھے گا۔ اس لئے اس کی آنکھ ٹھیک وقت کھلی۔

چیئرمین کے آفس سے نکل کر وہ زینوں کے قریب آیا۔ آرٹس گیلری کا عالم طاری تھا اور وہاں ہلکے نیلے رنگ کا غبار چھایا نظر آ رہا تھا۔ نک نے پہنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس مٹی کو مٹھی بھر لیا۔ جراسیں نے کیاری سے جو مٹی اب تک گیلی اور اس کے کوٹ کی جیب میں چپک سی گئی تھی۔ اس مٹی کو نکال کر اس کا گولا سا بنا لیا۔

تہہ خانے سے نکل کر انتہائی برق رفتاری سے اس نے مٹی کا وہ گولا جانب کھینچ مارا۔ بھدّ کی آواز آئی اور مٹی کا گولا اڑتا ہوا گیا اور دیوار پر جا کر گیا۔ نک نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی اور زینوں کی سے پیٹھ ٹکا دی۔

شام کو وہاں داخل ہوتے وقت اس نے خاص طور پر ٹیلی ویژن کی خفیہ آنکھ کا خیال رکھا تھا۔ تہہ خانے کی داہنی جانب دیوار پر وہ بڑی سے سیٹ کی گئی تھی۔ مگر اس وقت اس کے اوپر مٹی کا گولا چپکا ہوا تھا۔ کے پھینکے ہوئے گولے نے اس پوری ٹی۔ وی۔ آئی کو ملفوف تھا!

پانچ منٹ کے وقفے کے بعد نک نے اپنے کوٹ کی اندرونی

جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک نلکی برآمد کی۔ اس نلکی میں ایک اسٹیل وائر رکھا تھا ــــ بالکل ویسا ہی جس سے کہ بچے ہوا میں پتنگ اڑاتے ہیں۔ ٹین کی ایک مخصوص پتی جو بل دار اسٹیل وائر میں گھونچ بنی تھی، سے اوپر اٹھتی ہے اور ہوا میں تھوڑی دور تک اڑتی چلی جاتی ہے۔

نک نے وہ پتی نکالی۔ اسٹیل وائر میں ڈالی اور اسی میں پڑے ہوئے اسٹیل کے ایک ٹکڑے کی مدد سے اس کو پوری قوت سے آرٹ گیلری کی جانب پھینک دیا۔

جیسے ہی وہ پتی اس نیلے غبار میں داخل ہوئی، چند چنگاریاں سی پھوٹیں اور پھر قیامت کا شور مچ گیا۔ خفیہ جگہوں پر لگے ہوئے برقی الارم پرشور انداز میں بج اٹھے تھے۔ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں آئیں۔ نک تہہ خانے میں پہنچ کر چیئرمین کے آفس میں داخل ہوا۔ ماسٹر کی سے دروازے کو مقفل کر کے۔ وہ محتاط انداز میں قدم رکھتا ہوا صوفے کی جانب بڑھا اور اس کے پیچھے جا کر فرش سے چپک گیا۔

ایک یا ڈیڑھ منٹ کے بعد سارجنٹوں کی آوازیں سنائی دیں۔ نک نے اندازہ لگایا کہ پولیس کی پرمتعین محافظ بھی وہاں پہنچ چکے ہیں۔

اس رات ڈیوٹی پر مامور انسپکٹر جیکب نے عمارت کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن اس کو وہاں چڑیا کا بچہ بھی نہ دکھائی دیا۔ اس نے تہہ خانے میں داخل ہو کر ایک بار چیئرمین کا دفتر بھی کھولا تھا۔ مگر اس کو سرسری طور پر دیکھنے کے بعد بند کر دیا ــــ اس کے سان و گمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی شخص ان صوفوں کے پیچھے چھپا بیٹھا ہو گا۔

کچھ دیر تک الارم بجنے کے بعد اچانک خاموشی طاری ہو گئی تھی۔ جیکب کے اشارے پر الارم کنٹرول یونٹ، آن کر دیا گیا تھا۔ نک دم سادھے وہیں دبکا رہا۔ پندرہ بیس منٹ تک تیز تیز باتوں کی آوازیں آئیں اور دھماچوکڑی مچی رہی، پھر آہستہ آہستہ ان آوازوں میں اعتدال پیدا ہو گیا۔ آدھے گھنٹے کے بعد وہاں دوبارہ وہی پُرسکون سناٹا چھا گیا!

پون گھنٹے کے بعد اس نے ٹین کی دوسری پتی اس غبار کی جانب اڑائی۔ ایک مرتبہ پھر تمام الارم چیخے، بالکل پہلے کی مانند وہاں اُدھم مچا رہا اور اس دوران نک ویلیوٹ چیئرمین کے آفس میں پناہ لئے رہا۔ اس مرتبہ کافی دیر تک اور زیادہ شدّ و مد سے تلاشی لی گئی تھی۔ پھر وہاں ایک گھنٹے کے بعد دوبارہ خاموشی طاری ہو گئی۔

تیسری مرتبہ جب اس نے پھر پتی اڑائی تو حفاظتی غبار سے ٹکرانے کے بعد پھر ایک بھونچال آ گیا۔ اس مرتبہ کسی محافظ کے چیخنے چلانے اور گالیاں بکنے کی آوازیں بھی آئی تھیں۔ وہاں مچی ہوئی کھلبلاہٹ اور بھاگا دوڑی سے نک نے اندازہ قائم کیا تھا کہ اس مرتبہ تلاشی بڑی شدّ و مد سے لی گئی تھی۔ دیر تک قدموں کی آہٹیں سنائی دیتی رہیں پھر آخر کار سناٹا چھا گیا۔

نک نے جب چوتھی مرتبہ وہ پتی اڑائی تو کچھ بھی نہ ہوا۔ اس کا خیال صحیح تھا۔ پے در پے ناکامیوں اور جھلاہٹوں کے بعد شاید الارم کنٹرول فیوز نکال دیا گیا تھا۔ وہ ہلکا نیلا غبار بھی اب وہاں موجود نہیں تھا۔

نک ولیوٹ سن گن لیتا ہوا گیلری کی جانب بڑھا۔ محفظ القدم کے طور پر اس نے گیلری میں داخل ہونے سے پیشتر اپنا بیٹ اتار کر اس جانب پھینکا تھا وہاں کچھ بھی نہ ہوا۔ وہ ایاڈو کی پینٹنگز کے قریب پہنچا تو ساڑھے تین بجے تھے۔ اس نے مطلوبہ پینٹنگ اتار کر فرش پر رکھی اور اپنی اندرونی جیب سے ایک قلمتراش نکال کر اس کو فریم کے قریب سے کاٹ لیا۔ خالی فریم کو وہیں لٹکانے کے بعد اس نے اپنا کوٹ اتارا۔ نیچے سے ایک وردی ظاہر ہوئی۔ وہ وردی اتار کر اس نے پینٹنگ اپنے جسم کے گرد لپیٹی اور اس کو ڈوریوں کی مدد سے باندھ لیا۔ اس عمل سے فارغ ہونے کے بعد اس نے وہ وردی دوبارہ پہنی اور کوٹ کا بنڈل بنا لیا۔ چیئرمین کے کمرے میں پہنچنے پر اس نے وہ کوٹ ایک صوفے کے پیچھے ڈال دیا۔ اس کو زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ چار بجے کے قریب صفائی کرنے والوں کی تیز تیز باتوں کی آوازیں، ہالیٹوں کی کھڑکھڑاہٹ اور منظفین کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔ نک نے چیئرمین کے کمرے سے نکل کر اس کو مقفل کیا اور دبے پاؤں سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔

فرش کی صفائی کرنے والے تندہی سے اپنا کام کرنے میں مصروف تھے۔ خاکروب رابرٹ مچم بالکل زمینوں کے قریب بیٹھا فرش پر پالش کر رہا تھا۔ نک نے اس کو دیکھ کر اپنی داہنی آنکھ دبائی اور لوفرانہ انداز میں مسکرایا۔

"ہیلو!" اس نے آہستہ سے کہا اور اپنی بالٹی اٹھا کر نیچے سے دوسری بالٹی نکال لی۔

دو بالٹیاں جو ایک دوسرے سے کچھ چھوٹی، بڑی ہوں، بآسانی ایک دوسرے میں سما جاتی ہیں۔ ایک لمحے پہلے اس بات کا قطعی شبہ نہیں ہوتا تھا کہ رابرٹ مچم کے ہاتھ میں دو بالٹیاں ہیں۔

اس نے دوسری بالٹی نک کی جانب بڑھائی اور وہ فوری طور پر فرش کی صفائی میں جٹ گیا۔ چاروں ہاتھوں پاؤں سے کسی گھوڑے کی مانند کھڑے ہونے میں اس کو کافی دقت پیش آ رہی تھی مگر وہ ایسا کرنے پر مجبور تھا۔ اپنا جسم موڑنے توڑنے سے اس تصویر پر اثر پڑ سکتا تھا جو اس وقت اس کے جسم سے لپٹی ہوئی تھی۔

خاکروبوں پر اس وقت دو سپروائزر متعین تھے جو اس وقت پوری طرح سے چوکنا دکھائی دے رہے تھے۔ ہال کا دروازہ اس وقت بند تھا۔ نک فرش پر پالش رگڑتے ہوئے نامحسوس طریقے پر کھسکتا ہوا دروازے کے قریب چلا گیا۔ بیس، پچیس منٹ کے بعد دروازہ کھلا اور تمام خاکروب اپنی اپنی بالٹیاں لے کر اس طرف دوڑے۔ سپروائزروں کی چیخ و پکار کے باوجود گاڑی میں بیٹھنے کے لئے ان میں دھینگا مشتی جاری رہی۔ نک چوں کہ دروازے کے بالکل قریب تھا۔ اس لئے اس کو وہاں سے نکلنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ دروازے کے بالکل قریب اس کو دو حفاظتی گارڈ کھڑے نظر آئے۔ لیکن اس کی جانب کسی نے کوئی توجہ نہیں دی۔ اپنی وضع اور قطع کے اعتبار سے وہ ان خاکروبوں میں بالکل گھل مل گیا تھا اور ان ہی میں سے ایک معلوم ہوتا تھا۔ دوسرے خاکروبوں کے ساتھ وہ بھی گاڑی میں سوار ہو گیا۔ اس نے حتی الامکان کوشش کی تھی کہ وہ کسی کو تکتے میں رہے۔ رابرٹ مچم اس کے نزدیک ہی موجود تھا۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے اور کسی کو اجنبیت کا احساس تک نہ ہوا۔ تاہم اسٹریٹ کے نزدیک پہنچ کر گاڑی تھوڑی دیر کے لئے رکی اور رابرٹ مچم گاڑی سے اتر گیا۔ نک ولیوٹ نے بھی اس کی تقلید کی تھی۔ "تم نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ تم نے یہ سوانگ کس لئے بھرا تھا؟" مچم نے اس سے پوچھا۔

نیلزمین کو بعض اوقات اس سے بھی عجیب و غریب کام کرنے پڑتے ہیں۔" نک نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔ "چیئرمین آرلش کونسل سے میں نے بارہا سنا تھا کہ لنکاشیئر فلور پالش بڑے بڑے بالوں اور کشادہ عمارتوں میں بڑے پیمانے پر استعمال کی جاتی ہے لیکن اس نے میری ایک نہ سنی۔"

"میں سمجھا نہیں۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" مچم نے الجھن آمیز لہجے میں کہا۔

"تم نے محسوس کیا ہو گا کہ ہال میں موجود دوسرے کارکن بجائے فلور پالشر استعمال کر رہے تھے جب کہ میں لنکاشیئر استعمال کر رہا تھا۔"

"ہاں۔"

"اور یہ پالش میں نے اپنی جیب سے نکالی تھی۔" وہ مسکرایا۔ "تمہاری دی ہوئی ڈبیہ اب بھی میری جیب میں موجود ہے۔" اس نے اپنی جیب سے ایک ڈبیہ نکال کر مچم کے ہاتھ پر رکھ دی۔

"اس سے کیا ہو گا؟"

"آج شام کو جب گیلری کھلے گی تو میں کونسل کے چیئرمین کو وہ جگہ خاص طور پر دکھاؤں گا جہاں میں نے وہ پالش استعمال کی ہے۔ مجھے یقین ہے وہ ان دونوں میں واضح فرق محسوس کرے گا۔"

"اوہ!" مچم نے اس کی جانب ستائشی نظروں سے دیکھا۔ "لیکن جب کونسل تمہاری تلاش کے لئے کوئی ٹھیکہ منظور کرے تو تم مجھے ضرور یاد رکھو گے۔" اس نے پرامید لہجے میں کہا۔ "یہ تمہارا وعدہ تھا کہ تم مجھے اس جہنم سے نجات دلاؤ گے۔"

"مجھے یاد ہے۔" نک نے اس کا شانہ تھپتھپایا۔ "تم نے اس کا شانہ تھپتھپایا تھا۔" مچم کے بعد "لنکاشیئر" کو خود سے کہیں زیادہ آسامیاں مطلوب ہوں گی۔ میں اس موقع پر تمہیں ایک بار پھر زحمت دوں گا۔ اچھا خدا حافظ!"

★

"میں نے از خود تحقیق کی ہے کہ یہ تصویر جعلی نہیں ہے۔" نک ولیوٹ نے پال بوبرمین سے کہا۔ وہ دونوں اس وقت مارے لیونیو کے اپارٹمنٹ میں بیٹھے تھے اور وہاں پال ہی نے اس کو بلایا تھا۔

"میں نے تم سے اس تصویر کے بارے میں جھوٹ نہیں بولا تھا۔" پال بوبرمین مسکرایا۔ "بہرحال، اب تو تم مطمئن ہو گئے؟"

"ہاں۔" نک نے ایسا ہونق بننے کا اداکار کیا جیسا کہ وہ واقعی ہو۔ "لیکن یہ تصویر جعلی نہیں ہے تو پھر اصلی کہاں ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔" پال نے شانے اچکائے۔ "تصویر بیچی تو نہیں البتہ اہم ضرور ہے۔ وہ بھی اب۔ ایاڈو نے مجھے بھی دکھایا تھا جو اسے امریکی وزیر خارجہ کے سیکرٹری نے بھیجا تھا۔"

"لیکن یہ تمہارے معاہدے سے بعد کی بات ہے۔" پال نے فوراً نک کے چہرے پر کھیلنے والی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔

"ہاں۔" نک نے اثبات میں سر ہلایا۔ "شاید میں اندر دنی باتوں سے بے خبر تھا۔ اسی لئے میں نے اس کام کی حامی بھری۔ یہ تصویر پہلے ہی سے کسی کی حامل تھی ورنہ تنظیم آسٹرالوی نلسلین کا اتنا بڑا رکن امریکہ کیوں کر جاتا؟"

نک ولیوٹ کے الفاظ پال بوبرمین کے اعصاب پر بم بن کر گرے تھے۔ وہ نک کے منہ پھاڑے اس کو یوں تکتا رہا جیسے اسے سکتہ ہو گیا ہو۔

"تم..... تمہیں..... کیسے معلوم ہوا؟" اس نے اٹکتے ہوئے پوچھا۔

"محض اتفاق تھا۔" نک نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ "اس پینٹنگ کو اکارتے ہوئے تمہاری جیب سے کاسنی کا ایک بیج گر گیا تھا۔ اس نے کوئی اہمیت نہ دی تھی مگر تمہارے اضطرابی عمل نے مجھے متجسس کر دیا۔ آخر تم نے اسے زمین سے اٹھانے میں اس قدر عجلت سے کام کیوں لیا۔ اصل نام کچھ بھی ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ تم تنظیم کے اعلیٰ عہدے دار میں سے ایک ہو۔ میں اس بارے میں کوئی اندازہ نہیں لگا سکا کہ اس کام کو کرنے کے لئے تم خاص طور پر یہاں آئے ہو یا اتفاق سے امریکہ میں پہلے سے موجود تھے۔"

"میں امریکہ میں پہلے ہی موجود تھا۔" پال نے دھیرے سے کہا۔ "اسرائیل میں اس تصویر کو خود حاصل کر دوں..... کیوں کہ..... کیوں کہ..." وہ خاموش ہو گیا۔ جیسے کسی خاص خیال نے اس کے لبوں پر مہر لگا دی ہو۔

"کیوں کہ ایاڈو تمہارا سگا بھائی ہے۔" نک ولیوٹ نے ڈرامائی انداز میں کہا۔ "شاید تم پوچھو گے کہ میں اس سے کیسے واقف ہو گیا؟"

پال کچھ نہ بولا اور خالی الذہنی سے اس کو گھورتا رہا۔

"ایک عرصہ پہلے تم میڈرڈ میں تانبے کی ایک کان میں ملازم تھے اور بھائی نے اس عہدے کو، بلکہ یوں کہنا مناسب ہو گا کہ اپنی اس برادرانہ کو کسی طرح اس کے دل سے نہیں نکال سکی، کینوس پر منتقل کر دیا ہے۔ تم کیسے بھائی ہو؟ یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ تمہارا بھائی زندہ ہے اس سے ملنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ وہ ایک تصویر کے سہارے سے وابستہ ہے۔ اس موہوم سی امید پر کہ شاید اس کا کھویا ہوا بھائی

اس سے پھر آملے۔ تم اسرائیلی مفادات کے قومی ساتھیوں میں سے ایک ہو تو یقینی طور پر اسلامی فلسفیات سے بھی نزدیک ہو گے جب کہ تمہارا بھائی بھی ذہنی طور پر....."

"یہ سب بکواس ہے۔" پال کسی سانپ کی مانند پھنکارا۔ "ایک فریب ہے، دھوکا ہے، افتراء ہے۔ میں اس پر کسی طرح یقین نہیں کر سکتا۔"

"کیوں؟"

"ایاڈو شیزوفرینک سے تعلق رکھتا ہے۔ فن مصوری سے وہ محض ضمنی طور پر منسلک ہے۔ وہ اسلام کا شیدائی بنتا ہے اور امریکہ کو پینٹ کرتا ہے۔ میں اسلام کو پسند کرتا ہوں اور عملی طور پر بھی اس کے لئے جہاد کر رہا ہوں ——— ہمارے نظریات میں بُعد ہے۔ اپنے ماضی سے ناطہ توڑ کر میں نے ایک نیا رشتہ استوار کیا ہے ——— تحریک میں مثبویت اختیار کی ہے ——— گھر بار کیا ہوتا ہے اور اپنوں سے کیسے وابستہ رہا جاتا ہے، میں نے سب کچھ بھلا دیا۔ کسی خاندان، گروہ یا فرد سے متعلق رہتے ہوئے زندگی گزارنا میرے لئے تکلیف دہ ہے۔ میں نے اپنی زندگی ایک ہدف مقصد کے لئے وقف کر دی ہے۔ تحقیقی طور پر نہیں۔ بلکہ عملی انداز میں۔" وہ بولتے بولتے رکا پھر اس نے ایک نزدیکی بیگ پر ہاتھ ڈال کر نوٹوں کی کچھ گڈیاں نک ولیوٹ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔ "میں شاید کچھ جذباتی ہو گیا تھا۔ معاف کرنا ہمارا وقت ضائع ہوا۔"

نک نے گڈیاں سنبھالتے ہوئے کہا۔ "مجھے جو کام سونپا گیا تھا اس کا معاوضہ میرے ہاتھ میں موجود ہے۔ لیکن کیا تم یہ بتانا گوارا کرو گے کہ تم نے یہ تصویر کیوں چوری کروائی؟"

"ہنری کیسنجر نہیں مارچ کو سعودی عرب کے دورے پر جا رہا ہے۔" اس نے تلخ لہجے میں کہا۔ "تجدید وفا کے لئے۔ لیکن اس مرتبہ اس کے ہیٹ میں کوئی خرگوش نہیں ہے۔ وہ تیل کی بھیک مانگنے کے لئے انسانیت، ضابطۂ حیات کی پائمالی اور اقوام متحدہ کے منشور میں درج شدہ انسانی حقوق کے حوالے سے گفتگو کرے گا۔ موقع محل کے لحاظ سے وہ ایاڈو کی یہ تصویر شاہ کے سامنے پیش کر دیتا۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ تصویر امریکہ کے حاضرہ مسئلے کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔ میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ محض ایک تصویر اتنے گمبھیر مسئلے کو حل کر دے گی تاہم اس تصویر میں ایک نمایاں تاثر ہے اور ناممکن ہے کہ شاہ اس کا اثر نہ لیں۔"

"کیوں؟" نک نے پوچھا۔

"اس لئے کہ شاہ فیصل بھی ایاڈو کے پرستاروں میں شامل ہیں۔" وہ مسکرایا۔

نک کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے سر بازار ننگا کر دیا گیا ہو۔ اٹھارہ ہزار ڈالر کے نوٹ اس کو بھپوؤں کی مانند لگے۔ اس کو اپنے آپ سے نفرت ہو گئی۔ انجانے میں وہ اپنی قوم کا سودا کر بیٹھا تھا!

فوٹو کی چوری

اپریل کی ایک خوبصورت صبح کو نائشتہ کی میز پر نک ویلوٹ نے گلوریا سے کہا۔ "میں کالج واپس جا رہا ہوں۔"

"اچھا۔ سچ مچ؟" گلوریا نے حیرت کا اظہار کیا۔ "مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ تم نے کبھی کالج میں پڑھا ہے۔"

"ویسے صحیح معنوں میں تو میں نے کبھی کالج جوائن نہیں کیا البتہ ہائی اسکول پاس کرنے کے بعد دو شبینہ کورس ضرور پڑھے تھے۔ مگر اب میرا خیال ہے کہ تھوڑی سی مزید تعلیم حاصل کر ہی لوں۔"

"تو کب داخلہ لو گے، آئندہ سیشن میں؟"

"نہیں، کل، میں کل سہ پہر کے طیارے سے اوہیو جا رہا ہوں۔"

مگر گلوریا اتنی بے وقوف بھی نہیں تھی کہ اب بھی نک کا مطلب نہ سمجھ پاتی۔

"تم پڑھنے نہیں جا رہے ہو۔" وہ بولی۔ "یہ تمہاری کوئی اور پراسرار سرکاری مہم ہے۔ ہے نا؟"

"ہو سکتا ہے۔" نک نے ایک خفیف مسکراہٹ کے ساتھ اعتراف کیا

وہ سوچ رہا تھا کہ پتہ نہیں گلوریا اس کی ان پس پردہ سرگرمیوں کے بارے میں حقیقتاً کتنا کچھ جانتی ہے۔ کبھی کبھی تو اسے یوں لگتا تھا کہ جیسے اب گلوریا کو اس کے بہانوں پر ذرہ برابر بھی یقین نہ رہا ہو۔ شاید وہ جان چکی ہے کہ وہ ایک چور ہے خواہ ایک خاص نوعیت ہی کا سہی۔

نک ویلوٹ بے قیمت، عام اور انوکھی چیزیں چرایا کرتا تھا۔ ایسی چیزیں جن کی مالی یا مادی اعتبار سے کوئی قیمت نہ ہو اور اس چوری کا معاوضہ وہ کم سے کم بیس ہزار ڈالر لیا کرتا تھا۔ بارہ سال سے وہ کام کر رہا تھا اور اس دوران اس نے اپنے معاوضہ میں ایک ڈالر کا اضافہ نہیں کیا تھا اس کی تازہ مہم جس کے سلسلہ میں اسے اوہیو کی ایک چھوٹی سی یونیورسٹی کے کیمپس تک سفر کرنا تھا۔ اس کے دوسرے کارناموں سے کچھ زیادہ مختلف نہیں تھی۔ اس مرتبہ اسے ایک آٹھ انچ چوڑا اور دس انچ لمبا ایک رنگین فوٹو چرانا تھا۔ یہ فوٹو ایک طالبہ کا تھا جس میں وہ اپنے والدین اور بھائی کے ساتھ کھڑی تھی۔ یہ فوٹو کالج میں طالبات کے ہوسٹل میں لڑکی کے کمرے میں رکھا تھا۔ فوٹو اور اس کے فریم کی قیمت زیادہ سے زیادہ پانچ ڈالر کی جا سکتی تھی۔ لیکن اس نے اس گمنام سرخ داڑھی والے آدمی سے جس نے اپنی انگلی میں کسی سیاہ پتھر کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ یہ نہیں پوچھا کہ وہ ایک معمولی فوٹو کو چرانے کے لیے اسے بیس ہزار ڈالر کیوں دے رہا ہے۔ اس کی داڑھی بلاشبہ نقلی تھی اور نک یہ بھی دعا کر رہا تھا کہ کہیں بیس ہزار کے وہ نوٹ بھی نقلی نہ ہوں جو فوٹو چرانے کے بعد اسے ملنے والے تھے۔

اسی سہ پہر کو اس نے گلوریا کو خدا حافظ کہا۔ اور ہوائی جہاز سے اوہیو کے لیے روانہ ہو گیا۔ جب طیارہ سکنائی ایئرپورٹ پر اترا تو نک باہر آ گیا۔ اس نے ایئرپورٹ سے ایک کار کرائے پر لی۔ اور باقی کا فاصلہ کار پر طے کرنے کا فیصلہ کیا۔ یونین ہلینیس کالج ایک چھوٹا سا قصباتی کالج تھا جس میں بیشتر طلبا و طالبات مقامی دیہاتوں اور قصبوں سے تعلق رکھتے تھے بریل چیمبر وہ لڑکی جس کا فوٹو نک کو چرانا تھا، ان چند طالبات میں سے ایک تھی جو ہنوبارک سے یہاں پڑھنے آئی تھی۔ کالج میں یہ اس کا آخری سال تھا۔ نک نے کیمپس میں چند گھنٹے گھوم پھر کر کسی خاص دشواری کے بغیر یہ معلوم کر لیا کہ بریل کس لڑکی کا نام ہے۔ وہ ایک خوبصورت خدوخال سرخ بال اور نیلی آنکھوں والی ایک دلکش لڑکی تھی۔

سرخ داڑھی والے نے نک کو بتایا تھا کہ فوٹو چرانے کے لیے اسے کسی خدشات اس لیے حاصل کی جا رہی ہیں کہ وہ اسے کسی شوہر شرابی اور ہنگامہ آرائی کے بغیر چپ چاپ اڑا لائے۔ "ہم کسی پیشہ ور چور سے بھی بات کر سکتے تھے" سرخ داڑھی والے نے کہا تھا۔ "وہ کھڑکی توڑ کر اندر کمرے میں داخل ہوا تصویر چرا لائے لیکن اس میں ہنگامے کا اندیشہ تھا اور اسی ہنگامے کو روکنے کے لیے ہم آتی رقم خرچ کر رہے ہیں۔"

چنانچہ نک نے کسی سے کسی نوعیت کا کوئی سوال نہیں کیا۔ اس نے ایک پورا دن اپنی کار میں بیٹھے ہوئے کیمپس، کالج کی کتابوں کی دکان اور وغیرہ کا جائزہ لینے میں گزارا۔ اور تب پھر پہلا قدم اٹھایا۔ ان دنوں بہت سے دوسرے کالجوں کی طرح یونین ہلینیس کالج میں پرائیویٹ سیکورٹی گارڈ ملازم رکھے گئے تھے تاکہ وہ مستقل کیمپس کا گشت کرتے رہیں۔ ان کی یونیفارم پولیس کی عام یونیفارم کی طرح تھی اور اس پر اسی طرح کے نشانات وغیرہ لگے ہوئے تھے۔ نک کو سکنائی جا کر ایک ایسی ہی وردی کرائے پر لینے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ دوسرے دن وہ یونیفارم پہن کر واپس آیا۔ بلا جھجک طلبا و طالبات کے درمیان گھومنے لگا جنہوں نے اس کی طرف دوسری نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی۔

اس نے طالبات کے ہوسٹل میں جہاں بریل رہتی تھی۔ داخلہ کے لیے خاص طور سے دوپہر کے وقت کا انتخاب کیا تھا۔ اس کا اندازہ تھا کہ یہی ایسا وقت ہو سکتا ہے جب اسے ہوسٹل کے بیشتر کمرے خاص طور پر بریل کا کمرہ خالی ملنے کا امکان ہے۔ وہ گراؤنڈ فلور کی لاؤنج سے گزرا۔ کہ اس نے کچھ فاصلے پر ایک سیکورٹی گارڈ کو دیکھا اور دوستانہ انداز میں ہلایا۔ اسے توقع تھی کہ فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ وہ گارڈ واضح طور پر اس کی وردی نہیں دیکھ سکتا۔ بریل کا کمرہ ساتویں منزل پر تھا۔ دروازہ اگرچہ مقفل تھا مگر اس کا عضمی قفل بہت سادہ نوعیت کا تھا جسے نک نے کسی زحمت کے بغیر ایک منٹ میں کھول لیا اور اندر قدم رکھا۔

کمرے میں دو بستر تھے۔ دو میزیں دو الماریاں نظر آ رہی تھیں صاف ظاہر تھا کہ بریل کے ساتھ کوئی اور لڑکی بھی رہتی ہے۔ قریب والی میز پر اسے وہ فوٹو بھی اپنے فریم میں لگا نظر آ گیا جسے چرانے کے لیے آیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ فوٹو اٹھاتا کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لڑکی داخل ہوئی اس نے کہا۔ "یہ کیا ہو رہا ہے؟"

نک نے گھوم کر دیکھا، وہ بریل تھی۔

"کیا تم مس چیمبر ہو؟"

"ہاں۔"

"کسی نے تمہارے دروازے کا قفل کھول لیا تھا۔ غالباً چوری کے ارادے سے۔" نک نے اطمینان سے کہا۔ "مگر میرے آنے پر وہ پردہ بھاگ نکلا میں دیکھ رہا تھا کہ کوئی چیز غائب تو نہیں ہوئی۔"

"اوہ میرے خدا!" بریل نے حیرت سے کہا۔ "کیا ہم ہوسٹل میں بھی دروں سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔"

وہ جلدی جلدی میز کی درازیں اور الماری کھول کر اپنی چیزوں کا جائزہ لینے لگی۔ اور سب کچھ صحیح سلامت پا کر وہ بہت پرسکون انداز میں نک کی طرف گھومی۔

"کوئی چیز غائب تو نہیں معلوم ہوتی۔" اس نے کہا۔

"بہتر ہو گا کہ اپنی ساتھی کی چیزیں بھی چیک کر لو۔" نک نے مشورہ دیا

"میں اس کی چیزیں چھیڑنا نہیں چاہتی۔" وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔ "البتہ یہ دیکھ لیتی ہوں کہ درازیں وغیرہ ٹھیک طرح بند ہیں یا نہیں؟"

دروازہ ابھی تک کھلا ہوا تھا نک نے ظاہرداری کے طور پر دروازے پر لگی نیم پلیٹ پر نگاہ ڈالی۔ "بریل۔" اس نے کہا۔ "کیا یہ تمہارا نام ہے؟"

"ہاں۔"

"عجیب سا نام ہے۔ میں نے کسی لڑکی کا یہ نام نہیں سنا۔"

"میرے والد نیویارک میں جواہرات کے ایک بڑے تاجر ہیں۔" بریل نے جواب دیا۔ "انہوں نے سوچا تھا کہ وہ اپنی تمام لڑکیوں کے نام قیمتی ہیروں کے نام پر رکھیں گے مثلاً۔ بریل، زبرجد، پرل، مگر میرے بعد میرا بھائی پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے جاسپر رکھ دیا۔"

"یہ تو برا ہوا۔" نک نے ہمدردی ظاہر کی۔ اس دوران بریل درازیں وغیرہ دیکھ چکی تھی۔

"یہاں بھی کسی چیز کو چھیڑا نہیں گیا ہے۔" اس نے کہا۔

"یہ اچھا ہوا۔ بہرحال مجھے رپورٹ تو کرنا ہی پڑے گی۔"

"اگر تمہارے آجانے سے چور ڈر کر بھاگ گیا تو میں تمہاری ممنون ہوں مسٹر۔" بریل نے متوقع انداز میں کہا۔

"نکولس۔" نک نے نام بتایا۔

"میں نے تمہیں پہلے یہاں کبھی نہیں دیکھا۔"

"یہ یہاں میرا پہلا ہفتہ ہے۔"

"اچھا۔" بریل نے نک کی طرف غور سے دیکھا "عجیب بات ہے کہ اب جبکہ کلاسز ختم ہونے والے ہیں اور تقسیم اسناد کی تقریب منعقد ہونے میں کچھ ہی دن باقی ہیں ایک نئے گارڈ کو ملازم رکھنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔"

"بہرحال مجھے یہ ملازمت پا کر خوشی ہوئی۔" نک نے کہا۔

"ضرور ہوئی ہو گی۔" بریل نے کہا۔ "میں ایک بار پھر تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں مسٹر نکولس۔"

نک نے سلام کے انداز میں اپنی ٹوپی کو ہاتھ لگایا اور کمرے سے نکل گیا۔ اس وقت نک کچھ دوسری لڑکیاں بھی واپس آ نا شروع ہو گئیں وہ آپس میں باتیں کرتی قہقہے لگاتی نک کے قریب سے گزر گئیں کسی نے اس کی طرف نہیں دیکھا اور نہ ہی کوئی اس کی قمیص کے نیچے چھپے ہوئے ابھار کو محسوس کر سکا۔ نک کو ضرورت کے وقت خود کو پرسکون بے پرواہ اور غیر متعلق سا ظاہر کرنا خوب آتا ہے اور اس وقت بلاشبہ ایسے ہی طرز عمل کی ضرورت تھی۔ ہوسٹل کی عمارت سے باہر نکلتے ہی وہ کیمپس کے پارکنگ پلاٹ

خوابوں کے اسرار

قیمت ۱۵ روپے ڈاک خرچ ۱۰ روپے

اے۔ ایس۔ صدیقی کے قلم سے

اردو میں پہلی بار ——— ایک معلوماتی اور منفرد کتاب

مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی

خواب سب دیکھتے ہیں۔

لیکن یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ ہم خواب کیوں دیکھتے ہیں؟ سچے خواب کیا ہوتے ہیں؟ خوابوں کی تشریحات کیسے کی جا سکتی ہیں؟ ان کی تعبیریں کیا ہیں؟ خواب آدمی کی زندگی میں کیا اہمیت رکھتے ہیں؟ ان کی راہنمائی سے مستقبل کی تعمیر میں کیا مدد لی جا سکتی ہے؟ کیا وہ ہماری الجھنوں کے مکاں سے ہوتے ہیں؟ یا وہ ہماری الجھنوں کا حل بھی پیش کرتے ہیں؟

خوابوں کے بارے میں ماہرین کے کیا رائے ہے؟

خوابوں کے بارے میں مذاہب عالم کیا کہتے ہیں؟ اور ایسے لاتعداد سوالوں کے مکمل جواب کے لئے ——— پڑھئے!

کی طرف بڑھا جہاں اس کی کار کھڑی تھی۔ اس نے کار کی ڈکی کھولی اور چیمبر خاندان کا گروپ فوٹو اپنی قمیص کے نیچے سے نکال کر ڈکی میں پڑے ہوئے زائد پہیے کے نیچے چھپا دیا۔ اگر بریل غیر متوقع طور پر نہ آجاتی اور نک کو چند لمحات کی مہلت اور مل جاتی تو وہ فوٹو نکال فریم کمرے میں چھوڑ آتا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا۔ جو کچھ ہوا اچھا ہی ہوا۔ فریم کی موجودگی میں فوٹو کی گمشدگی تو شاید فوراً محسوس کر لی جاتی لیکن اب جبکہ فوٹو مع فریم کے غائب تھا تو اس بات کا خاصا امکان تھا کہ بریل کئی دن تک اس کی عدم موجودگی محسوس نہ کرے۔ اس وقت نک فوٹو سرخ داڑھی والے تک پہنچ چکا ہوگا۔

اس نے پہیے کے نیچے سے فوٹو نکال کر دوبارہ دیکھا۔ باپ اور ماں بھائی اور بہن اپنے مکان کے عقبی حصہ میں گلاب کی ایک کیاری کے پاس کھڑے تھے۔ تصویر جیسے کوئی نوآموز نیا نیا کیمرہ خریدنے پر اتارتا ہے۔ بریل کے حصہ میں اس کی ماں کی خوبصورتی آئی تھی۔ اس کے برعکس مسٹر چیمبر کے خدوخال میں کوئی خاص بات نہیں تھی۔ سر کے بال گر رہے تھے جسم موٹاپے کی طرف مائل تھا لڑکا جس کی عمر بارہ سال سے زیادہ نہ تھی تصویر میں بڑا بیزار بیزار سا کھڑا نظر آرہا تھا بظاہر فوٹو میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جس کے لیے کوئی بیس ہزار ڈالر خرچ کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ اپنے تجسس سے مجبور ہو کر نک نے تصویر کو فریم سے نکال کر بھی دیکھا کہ شاید اس کے اندر کوئی قیمتی کاغذ مثلاً کوئی نایاب ڈاک کا ٹکٹ یا کوئی وصیت نامہ وغیرہ چھپا ہو مگر کوئی شے برآمد نہیں ہوئی نک نے خیال انگیز انداز میں سر ہلایا۔ سر ہلاتے ہوئے نک نے فوٹو کو دوبارہ فالتو ٹائر کے نیچے چھپا دیا۔ ڈکی بند کر کے اس نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور ابھی اسٹیئرنگ ویل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ دوسری جانب سے دروازہ کھلا اور بریل پھرتی سے اس کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"چونکہ تمہیں میری تصویر اتنی پسند ہے" وہ بولی "اس لیے میں نے سوچا کہ تمہیں اکیلا نہ جانے دوں خود بھی تمہارے ساتھ چلوں۔"

نک نے بڑی کوشش سے اپنے چہرے کو ہر قسم کے تاثرات سے خالی رکھا

"میں اپنی ڈیوٹی ختم کر کے جا رہا تھا" اس نے کہا "کیا تم اپنے کمرے میں چوری کے مبینہ اقدام کے بارے میں کچھ اور کہنا چاہتی ہو؟"

"دیکھو مسٹر نکولس یا جو کچھ بھی تمہارا نام ہو" بریل تیزی سے بولی "جب میں کمرے میں داخل ہوئی تھی تو میرے خاندان کا گروپ فوٹو میز پر موجود تھا لیکن جب تم کمرے سے باہر نکلے تو وہ غائب تھا۔ مجھے یہ جاننے کے لیے کسی جاسوس کی ضرورت نہیں کہ وہ فوٹو تم نے چرایا ہے۔"

"اوہ۔ وہ فوٹو بیشک میں نے اسے لیا ہے لیکن میں اسے چوری نہیں کہہ سکتا۔ میں نے اسے اس لیے اٹھایا تھا کہ میرے خیال میں شاید وہ فوٹو تمہارے کمرے میں چوری کی کوشش کے معاملے پر کوئی روشنی ڈال سکے۔"

بریل نے اسے اپنی بڑی بڑی نیلی آنکھوں سے بڑے غور سے دیکھا

"آخر تم کون ہو مسٹر نکولس" اس نے پوچھا۔

"تم مجھے کیا سمجھنا چاہتی ہو"

"تم نے میری تصویر چرائی۔ کیا اس سے یہ مطلب نکالا جائے کہ تم بعد میں واپس آکر مجھ پر اس وقت قابو پانے کی کوشش کرو گے جبکہ میں بستر پر آرام کر رہی ہوں گی۔"

"اگر تمہیں اس کا ذرا سا بھی شبہ ہوتا تو اس وقت یہاں مجھ سے بات نہ کر رہی ہوتیں۔"

"ٹھیک کہتے ہو" بریل نے تائید میں سر ہلایا "کیونکہ اگر تمہاری نیت یہی ہوتی تو جبکہ میں کمرے میں تمہارے ساتھ تنہا تھی تمہیں اس کا کافی موقع حاصل تھا۔"

"چنانچہ جب ہم دونوں اس بات پر متفق ہیں تمہیں کار سے اتر جانا چاہیے۔"

"نہیں میں تمہارے ساتھ چل رہی ہوں" بریل مسکرائی۔

"نادان لڑکی! تم میرا نام تک نہیں جانتی اور میں عمر میں تمہارے باپ سے کچھ زیادہ چھوٹا نہیں ہوں گا۔"

"مجھے عمر رسیدہ آدمی پسند ہیں۔ رہا نام تو وہ تم مجھے کسی بھی وقت بتا سکتے ہو!"

نک نے کار اسٹارٹ کر دی۔ یہاں زیادہ دیر تک ٹھہر کر لوگوں کو خواہ اپنی طرف متوجہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا۔

"میرا نام نک ہے" اس نے کہا۔

"نک اور اس کے ساتھ اور کیا؟"

"تمہیں اس کے علاوہ جاننے کی ضرورت نہیں۔"

"تمہیں کارلوس نے بھیجا تھا ہے نا؟"

"یہ کارلوس کون ہے؟"

"میرا ایک دوست ہے یا کم از کم میں ایسا ہی سمجھتی ہوں۔"

"میری اس سے کبھی ملاقات تک نہیں ہوئی۔"

"تب پھر تم نے وہ گروپ فوٹو کیوں چرایا؟"

"تمہارے خیال میں کارلوس کو اسے چرانے کی خواہش کیوں تھی"

"شاید اس لیے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔"

"اوہ۔"

"ہاں، میرا خیال تو یہی ہے۔"

"تو کیا اس کے پاس تمہاری کوئی تصویر نہیں ہے؟"

"کیوں نہیں بہت سی ہیں۔ وہ ہمیشہ میرے فوٹو اتارتا رہتا"

"اس صورت میں اسے تمہاری ایک مزید تصویر کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔"

"بظاہر تو نہیں ہونا چاہیے۔"

کار ڈرائیو کرتے ہوئے نک کا ذہن کوئی ایسی ترکیب سوچنے مصروف تھا جس سے وہ اس ناخواندہ مہمان سے پیچھا چھڑا سکے۔ ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا تھا کہ لوٹ کے مال کے ساتھ وہ فرد بھی کھنچا چلا آ

گیا ہو۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ کیا اسے کار سے باہر نکال دے لیکن اس صورت میں بریل لازماً پولیس میں رپورٹ کرے اور سرخ داڑھی والے کی ہدایت تھی کہ کسی طرح کا کوئی شور شرابہ نہ ہو، پنجہ سر دست اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں تھی کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے۔ اسے احساس تھا کہ بریل بار بار بڑے غور سے اس کی صورت دیکھ رہی تھی۔

"کیا تم میری مدد کرو گے نک" آخر کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بریل نے پوچھا

"مدد، کیسی مدد؟"

"مجھے ایک مشکل درپیش ہے اور تم مجھے ایسے آدمی معلوم ہوتے ہو جس اعتبار کیا جا سکتا ہے۔"

"لیکن تم مجھے ایک گھنٹے سے زیادہ نہیں جانتیں۔ مزید برآں تمہارے ل میں میں چور بھی ہوں۔"

"مجھے لوگوں کو پرکھنے کا اچھا خاصا سلیقہ ہے۔ ایک کارلوس کو چھوڑ کر"

"گویا تمہاری پریشانی کی وجہ کارلوس ہے۔"

"ہاں۔"

نک نے کار کو ہائی وے پر موڑتے ہوئے اس کا رخ سنکناٹی کی طرف کر دیا

"تم مجھے اس بارے میں تفصیل سے بتاؤ" اس نے کہا۔

"اس کا پورا نام کارلوس سوان ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ تمہارا ہم عمر گا۔"

"یعنی وہ تمہارا باپ بننے کے لیے زیادہ موزوں ہو سکتا ہے۔"

"شاید۔ بہرحال وہ لوئیس ولی نامی قصبہ میں ایسے کلب کا مالک ہے نام کے اوقات میں کھلتا ہے چونکہ لوئیس ولی کالج سے صرف پونے دو گھنٹے سافت پر واقع ہے۔ اس لیے کالج کے طلبا و طالبات ہفتہ کے آخری دنوں میں تفریح کے لیے اس کے کلب میں جاتے رہتے ہیں۔ میری اس کی ملاقات بھی طرح ہوئی تھی۔ بعد میں ہمارے تعلقات زیادہ دوستانہ ہو گئے اور میں اس ساتھ دو تین مرتبہ باہر بھی گئی۔"

"کیا وہ شادی شدہ ہے۔"

"کئی برس گزرے کہ وہ اپنی بیوی سے طلاق لے چکا ہے اور ایک ب آدمی ہے۔"

"لیکن مجرم بھی ہے۔"

"میں شام کے اوقات میں شراب فروخت کرنے کو جرم نہیں سمجھتی"

"شراب بیچنا جرم نہیں بلکہ اسے نابالغ لڑکے لڑکیوں کے ہاتھ فروخت جرم ہے۔ قانون کے مطابق اکیس سال سے کم عمر کا کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں پی سکتے۔"

"میری عمر اکیس سال کی ہے اور اسی طرح میرے بہت سے دوست لیاں بھی سن بلوغت کو پہنچ چکے ہیں۔ وہ اس بارے میں بہت محتاط ہے کبھی کسی کم عمر کو شراب نہیں دیتا لیکن میری الجھن کی نوعیت کچھ اور ہے"

"وہ کیا؟"

"کارلوس مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ مجھے ڈیڈی سے کہنے کی ہمت نہیں ہوتی اور میں امید کرتی ہوں کہ تم بھی اس کے بارے میں ڈیڈی سے کچھ نہیں کہو گے۔"

"مجھے کچھ کہنے کی کیا....." نک کہتے کہتے رک گیا۔

جب سے بریل اس کی کار میں بیٹھی تھی۔ اسے کوئی بات بڑی عجیب سی محسوس ہو رہی تھی۔ کیا وہ یہ سمجھتی ہے کہ اس کا تعلق کسی نہ کسی طرح اس کے باپ سے ہے۔ کیا اس وجہ سے وہ بلا خوف و خطر اس کے پاس آبیٹھی اور اسے اپنی زندگی کے رازہائے سربستہ سے آگاہ کر رہی ہے۔

"اور میری الجھن یہ ہے مسٹر نکولس" بریل کہہ رہی تھی "کارلوس مجھ سے اس لیے محبت کرتا ہے کہ میں اسے ذاتی طور پر پسند ہوں یا اس لئے کہ اسے میرے ڈیڈی کی دولت سے دلچسپی ہے۔"

"اور یہ بڑی پرانی الجھن ہے۔ ہزاروں سال سے اسی طرح چلی آرہی ہے" نک نے جواب دیا "شاید قدیم مصر کے دورِ عروج میں فرعون کی بیٹیوں نے بھی خود سے کبھی یہ سوال کیا ہوگا؟"

"کیا تم میرے ساتھ چل کر کارلوس سے ملنا پسند کرو گے؟" بریل نے پوچھا

"کب۔ ابھی؟"

"ہاں بالکل ابھی۔ میں نے تمہیں بتایا نہیں کہ لوئیس ولی کچھ زیادہ فاصلے پر واقع نہیں ہے۔" بریل نے مصمم لہجہ میں جواب دیا۔

❀

اور لوئیس ولی جاتے ہوئے راستہ میں نک کے ذہن میں ایک خیال ابھرا۔ کیا یہ ممکن ہے، اس نے سوچا۔ کہ جب وہ کارلوس سے ملے تو کارلوس وہی سرخ داڑھی والا ثابت ہو جس نے اسے فوٹو چرانے کے لیے کہا تھا۔ یہ سوچنے کی کوئی معقول وجہ نہیں تھی لیکن ماضی میں اکثر و بیشتر نک کے ایسے الہامی خیالات درست ثابت ہوتے رہے تھے۔

لیکن اس کا یہ خیال بہرحال غلط نکلا۔ نقلی داڑھی کی گنجائش بھی اگر پیش نظر رکھی جائے تب بھی کارلوس اس آدمی سے کسی طور پر مشابہت نہیں رکھتا تھا جس نے نک ویلوٹ کی خدمات حاصل کی تھیں۔ وہ متوسط قد و قامت کا مالک تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جو چست پتلونیں اور ریشمی قمیصیں پسند کرتے ہیں۔ اس کی پنسل کی لکیر جیسی باریک مونچھیں اور پیشانی پر بکھرے ہوئے سیاہ بال اسے اب سے تیس پینتیس سال پہلے کے کسی فلمی ہیرو کا چربہ ظاہر کر رہے تھے۔ غالباً اس کا خیال تھا کہ وہ اس طرح کچھ زیادہ خوبصورت نظر آتا ہے۔ جب نک اور بریل کلب میں داخل ہوئے تو وہ بالکل خالی تھا۔

"یہ نک ہے" بریل نے تعارف کرایا "میرا نیا دوست جس سے

آج ہی ملاقات ہوئی ہے۔"

اس نے مسکراتے ہوئے نک ویلوٹ سے ہاتھ ملایا۔

"شاید بریل تمہیں لوئیس ولی کی سیر کرانے لائی ہے؟" وہ بولا۔ "لیکن میرے کلب کی رنگینیاں دیکھنا ہوں تو رات کے وقت آنا۔ دن میں تو یہاں کچھ نہیں ہوتا۔"

وہ انہیں اپنے آفس میں لے گیا اور پینے کے لیے شراب پیش کی۔

"وہ تصویریں کہاں ہیں کارلوس؟" بریل نے دفعتاً پوچھا۔ "میں انہیں نک کو دکھانا چاہتی ہوں۔"

"مگر اسے ان سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟"

"کیوں نہیں ہو سکتی؟" نک نے اصرار کیا۔ "مجھے وہ تصویریں دیکھنے کا بے حد اشتیاق ہے۔"

کارلوس نے میز کی ایک دراز کھول کر رنگین تصویروں کے کچھ پیکٹ نکال کر بریل کے ہاتھ میں دے دیئے۔ ان میں سے بیشتر کارلوس اور بریل کے مشترکہ فوٹو تھے جو مختلف مقامات پر کھینچے گئے تھے۔ دو چار تصویریں اکیلی بریل کی بھی تھیں۔ وہ ایسے جوڑے کی تصویریں تھیں جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں۔ یہ دوسری بات ہے کہ کارلوس کی عمر کم و بیش چالیس سال تھی اور یہ بات اس کی تصویروں سے بھی ظاہر تھی۔

"بہت اچھی تصویریں ہیں۔" نک نے تعریف کی اور انہیں دوبارہ دیکھنے کے بہانے اس نے دو سب سے اچھے اور صاف فوٹو بڑی صفائی سے پار کر دیئے۔ محض اس خیال سے کہ شاید کارلوس کو نیویارک میں کوئی جانتا ہو اور اس سے کچھ معلومات حاصل ہو سکیں۔

"آئندہ ہفتے میں بریل کے ڈیڈی سے ملنے نیویارک جا رہا ہوں۔" کارلوس نے بتایا۔ بریل یہ سن کر کچھ ہچکچائی۔

"شاید ابھی ڈیڈی سے بات کرنا مناسب نہ ہو۔" وہ بولی۔

"لیکن ہم دونوں اس پر آمادہ ہو چکے تھے۔" کارلوس نے کہا۔

"میں جانتی ہوں۔ پھر بھی مجھے سوچنے کے لیے کچھ موقع دو۔"

کارلوس اب نک ویلوٹ کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا تم اسی علاقے میں رہتے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں میں نیویارک یا یوں کہیے کہ اس کے قرب و جوار میں رہتا ہوں۔" نک نے جواب دیا۔

"یہاں کیسے آنا ہوا؟"

"لوگ کہتے ہیں سفر وسیلۂ ظفر ہوتا ہے۔"

گفتگو کے دوران بریل نے تجویز پیش کی کہ انہیں کسی کیفے میں چل کر کھانا کھانا چاہیے۔ "وہ کلب کے قریب ہی ایک اٹالین ریسٹورنٹ میں پہنچے۔ ویٹروں نے جس انداز سے اُن کا استقبال کیا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کارلوس اور بریل پہلے بھی اس جگہ آتے رہے ہیں۔

"کارلوس مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔" کھانا کھاتے ہوئے بریل نے نک کو بتایا۔ "یہی وجہ ہے کہ ہم اگلے ہفتے نیویارک جا رہے ہیں۔ یہ چاہتا ہے کہ قدیم تہذیبی روایات کے مطابق ڈیڈی سے شادی کی اجازت طلب کرے۔"

"بڑی اچھی بات ہے۔" نک نے منہ چلاتے ہوئے کہا۔

اس وقت اس کے ذہن میں صرف ایک ہی خیال تھا کہ جس طرح بھی ہو وہ جلد از جلد بریل سے پیچھا چھڑا کر نیویارک واپس روانہ ہو جائے۔ بریل اس سے جس قسم کی مدد بھی چاہتی تھی وہ اپنی موجودہ پوزیشن میں اس کے کام نہیں آ سکتا تھا۔

"کیا تمہیں وہ پسند آیا؟" بریل نے پوچھا۔

شام ہو رہی تھی اور وہ اس وقت کالج واپس جا رہے تھے۔

"میں کیا جواب دوں۔ تم خود اتنی بڑی اور سمجھدار ہو چکی ہو کہ ایک ایسے آدمی کے بارے میں خود بھی فیصلہ کر سکتی ہو۔"

"میں سمجھ گئی۔ تم نے اسے پسند نہیں کیا۔" بریل نے کہا۔ نک نے ایک گہری سانس لی۔

"حقیقت میں تم خود بھی اسے پسند نہیں کرتیں۔" اس نے جواب دیا۔ "تم اس رومانی سلسلہ کو صرف اس لیے جاری رکھے ہوئے ہو کہ یہ ثابت کر سکو کہ اب تم بڑی اور خود مختار ہو چکی ہو۔ میرا اندازہ ہے کہ تم سوچ رہی ہو کہ مناسب موقع پر تمہارے والد مداخلت کر کے اس سلسلہ کو ختم کر کے تمہیں کار سے بچا لیں گے۔"

"تو کیا وہ ایسا نہیں کریں گے؟" بریل نے نک کی طرف دیکھا۔

"کیا یہی وہ وجہ نہیں جس کی خاطر انہوں نے تمہیں بھیجا ہے؟"

نک انکار کرنا چاہتا تھا مگر کچھ سوچ کر رک گیا۔ اس کے اس نے خود سوال کر دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ مجھے تمہارے ڈیڈی نے بھیجا ہے؟"

"تصویر کی وجہ سے!" بریل نے فوراً جواب دیا۔ "انشورنس کی پابندی کی وجہ سے ڈیڈی نے گھر میں سب کو ہدایت کر رکھی ہے کہ وہ ان کا فوٹو گھر سے باہر نہ لے جائے مگر میں ایک گروپ فوٹو کالج لے کر آ گئی۔ پہلے ہی سوچنا چاہیے تھا کہ وہ کسی نہ کسی کو ضرور اسے واپس لانے کے لیے بھیجیں۔"

"تو کیا تمہارے خیال میں اُن کی یہ احتیاط درست نہیں ہے؟" نک نے محتاط لہجے میں پوچھا۔

"بھلا کبھی کسی نے ایسی انشورنس پالیسی کے بارے میں بھی سنا جس کی ایک شرط یہ بھی ہو کہ کوئی اپنا فوٹو بھی نہیں اتروا سکتا۔"

دفعتاً نک کو یاد آ گیا کہ بریل نے اپنے والد کے بارے میں بتایا تھا وہ نیویارک میں جواہرات کے ایک بڑے تاجر ہیں۔ اتنا ہی نہیں اسے فف ایونیو پر واقع وہ جیولری کی دکان بھی یاد [illegible] سامنے سے وہ گذرتا رہا تھا۔ دکان کا نام بارٹن چیمبر فائن جیولری تھا۔ آخر کار [illegible]

کا مقصد واضح ہونے لگا تھا کہ اسے اتنی گراں قیمت پر اس تصویر کی ضرورت تھی۔

"جواہرات کی تجارت میں ایسی انشورنس پالیسیاں کچھ انوکھی نہیں سمجھی جاتیں۔" نے جواب دیا۔ "کمپنیوں کو اندیشہ ہوتا ہے کہ بڑے جوہریوں کو ان کی تصویر سے ت کر کے اغوا نہ کر لیا جائے۔ اس لیے وہ بیمہ کرتے وقت یہ شرط بھی رکھتی ہ اس شخص کا کوئی فوٹو اخبارات، رسالوں یا ٹی وی پر نہیں آئے گا لیکن ہے کہ یہ پابندی گھریلو طور پر فوٹو کھینچنے اور رکھنے پر نہیں لگائی جا سکتی۔ لیے زیادہ سے زیادہ یہ احتیاط کی جا سکتی ہے کہ تصویر گھر سے باہر نہ جانے ے اور یہی بات تمہارے والد چاہتے ہوں گے۔"

"مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں اب بھی اس شرط کو پاگل پن خیال کرتی ہوں۔"

"تم اور کارلوس نیویارک کب آ رہے ہو؟" نک نے پوچھا۔

"اگر کوئی حتمی پروگرام بن گیا تو آئندہ پیر کو کسی فلائٹ سے روانہ ہوں گے۔"

"کیا میں تمہارے والد کو اس کی اطلاع کر دوں؟"

"نہیں۔" بریل مسکرائی۔ "میں خود انہیں ایک دن پہلے اتوار کو فون کروں گی۔"

❁

نک ویلوٹ نے بریل کو اس کے کالج چھوڑا۔ خود سنکنائی ایئرپورٹ ح کر کرائے کی کار واپس کی۔ اسے پہلے ہی توقع سے زیادہ تاخیر ہو گئی تھی۔ ر وہ جلد از جلد فوٹو لے کر گھر واپس جانا چاہتا تھا۔ فوٹو اس کے اٹیچی کیس ں کپڑوں کی تہہ کے نیچے رکھا تھا۔ وہ بریل کو یہ تاثر دے کر رخصت ہوا کہ وہ اس کے والد کا قابلِ اعتماد ملازم ہے۔ بلاشبہ آئندہ ہفتہ اسے حقیقت لوم ہو جائے گی اور شاید اس کا باپ بارٹن چیمبر بھی اپنے خلاف بنائے نے والے پلان کی بو سونگھ لے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پلان ضرور بنایا گیا تھا۔ سرخ داڑھی والا اور اس کا گروہ فوٹو کے بیس ہزار ڈالر اسی لیے ادا کر رہے تھے کہ فوٹو سے بارٹن چیمبر کو شناخت کر کے اغوا کیا جا سکے اور پھر اس کی بازیابی کے لیے گراں قیمت جواہرات کا مطالبہ کیا جائے۔ لاکھوں ڈالر کے قیمتی پتھروں کے مقابلے میں بیس ہزار ڈالر کیا حیثیت رکھتے ہیں۔

طیارے میں سفر کرتے ہوئے نک نے سیٹ کے نیچے سے اٹیچی کیس نکال کر ایک مرتبہ پھر فوٹو کو غور سے دیکھا۔ اسے لمحہ بہ لمحہ اس بات کا یقین ہوتا جا رہا تھا کہ مسٹر چیمبر کو اغوا کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس کے نتیجہ میں اس کی موت کا خطرہ بھی لاحق تھا۔ مگر اسے کیا؟ اس بارے میں فکرمند یا پریشان ہونا اس کا کام تو نہیں تھا۔ نک کو بریل کا خیال آیا اور اس نے سوچا کہ اس واردات کا اثر اس پر کیا پڑ سکتا ہے۔ پھر اسے کارلوس کا خیال آیا اسے یقین تھا کہ کارلوس محض دولت کے لیے بریل کو پھانسنا چاہتا ہے۔ کیا وہ اس دولت کا مستحق ہے جبکہ دوسری جانب بریل کے باپ کو اغوا اور موت کا خطرہ درپیش ہے۔

اس نے اپنی اندرونی جیب سے وہ دو تصویریں نکالیں جو اس نے کارلوس کے ذخیرے سے اڑائی تھیں۔ ایک تصویر میں کارلوس کا سر تقریباً اسی سائز کا تھا جس سائز کا گروپ فوٹو میں بارٹن چیمبر کا سر تھا۔ اور اس اتفاق سے نک کے ذہن میں ایک انوکھا سا خیال پیدا کیا۔

ایئرپورٹ پر گلوریا اس کے استقبال کے لیے موجود تھی۔ وہ راستہ بھر نک کو اپنی گذشتہ دنوں کی مصروفیت کے بارے میں بتاتی رہی۔ مگر نک کے خیالات کہیں اور ہی تھے۔ گھر پہنچتے ہی اس نے گلوریا کو ٹال دیا اور خود اپنے مخصوص کمرے میں جا کر کام میں لگ گیا پھر جب وہ فارغ ہوا تو کارلوس کا سر بڑی صفائی اور نفاست سے فوٹو میں بریل کے باپ کے سر کی جگہ چسپاں

سب رنگ ڈائجسٹ کے مشہور سلسلے کتابی شکل میں دستیاب ہیں
انکا
اقابلا
غلام روحیں
دو حصے مکمل قیمت ۴۰ روپے فی حصہ ڈاک خرچ ۱۰ روپے
دو حصے مکمل قیمت ۲۰ روپے فی حصہ ڈاک خرچ ۱۰ روپے
قیمت: ۲۵ روپے ڈاک خرچ ۱۰ روپے
کتابیات پبلی کیشنز، پوسٹ بکس ۲۳، کراچی

ہو چکا تھا۔ نک نے تعریفی نظروں سے اپنی فنکاری کا جائزہ لیا۔ فریم اور شیشہ لگنے کے بعد کوئی اس تبدیلی کو بہ مشکل ہی نوٹ کر سکتا تھا۔

☆

اِس سے اگلی رات کو جب ایک سنسان مقام پر سرخ داڑھی والے سے اس کی ملاقات ہوئی تو نک نے لفافے میں رکھا ہوا فوٹو اس کے حوالے کر دیا۔ داڑھی والے نے یونہی لفافہ کھول کر فوٹو نکالے بغیر ایک سرسری نظر ڈالی۔

"ہاں یہی ہے۔" اس نے کہا "کوئی مشکل تو پیش نہیں آئی؟"

"نہیں کوئی خاص نہیں!"

"بہت خوب، یہ رہی تمہاری فیس۔" داڑھی والے نے کہا "تم جیسے ہوشیار و تجربہ کار آدمی کے ساتھ معاملہ کر کے بڑی خوشی ہوئی۔"

"کوئی بات نہیں۔ میں ہر وقت خدمت کے لیے حاضر ہوں۔" نک نے جواب دیا اور اپنی کار کی طرف واپس چل دیا۔

اسے معلوم تھا کہ بریل اور کارلوس اگلے روز نیویارک پہنچ رہے ہیں اور اس بات کا امکان تھا کہ وہ مسٹر چیمبر سے اس کی ففتھ ایونیو پر واقع دکان میں ملاقات کریں۔ نک کو احساس تھا کہ اس کا اس معاملہ سے الگ رہنا ہی بہتر ہے۔ اسے جو کام سپرد کیا گیا تھا وہ پورا ہو چکا تھا اور اس کی فیس بھی اسے مل چکی تھی۔ اب اس کا اس امر سے کوئی واسطہ نہیں تھا کہ آگے کیا ہوتا ہے لیکن اس کی تجسس پسندی اسے اُکسا رہی تھی کہ وہ کم سے کم یہ دیکھنے تو جائے کہ اس نے جو اندازہ قائم کیا ہے وہ درست ہے یا نہیں۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرخ داڑھی والے اور اس کے گروہ نے چیمبر کی دکان یا دکان کے باہر سے اسے اغوا کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ کیونکہ کسی دوسری صورت میں انہیں چیمبر کے فوٹو اور اس کی شکل و صورت سے زیادہ اس کے مکان اور مکان کے گرد و نواح سے دلچسپی ہوتی۔

بریل نے بعد میں بتایا تھا کہ وہ دوپہر کی فلائٹ سے روانہ ہونگے طیاروں کی آمد و رفت کا ٹائم ٹیبل دیکھنے کے بعد نک کا اندازہ تھا کہ وہ دونوں اگر ایئرپورٹ سے سیدھے دکان پر آئے تو تین بجے کے لگ بھگ پہنچ جائیں گے نک ففتھ ایونیو اور روڈ نمبر ۵۳ کے موڑ پر پہنچا۔ اور ایک اچھی جائے پناہ تلاش کر کے اس کی آڑ میں سڑک پر نظریں گاڑے انتظار میں بیٹھ گیا۔

اِس کا اندازہ تقریباً درست ہی تھا۔ دس منٹ جو دیر لگی اس کی وجہ غالباً ٹریفک کا ہجوم تھا۔ بہرحال تین بج کر دس منٹ پر ایک ٹیکسی بارٹن چیمبر فائن جیولری کے سامنے آ کر رُکی۔ بریل اور کارلوس باہر نکلے ٹیکسی ڈرائیور نے ڈکی سے دو چھوٹے سوٹ کیس نکال کر فٹ پاتھ پر رکھ دیے۔ ففتھ ایونیو پر اس وقت ٹریفک کا کافی رش تھا اور نک ویلوٹ کے پاس یہ جاننے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا کہ آیا سرخ داڑھی والا بھی کہیں چھپا ہوا گھات میں لگا ہے یا نہیں اور یہ کہ اگر اس نے بریل اور کارلوس کو اترتے دیکھا ہے تو کیا سوچ رہا ہوگا۔ یہ کہ ایک شفیق باپ اپنی بیٹی کو لینے ایئرپورٹ گیا تھا۔

بریل اور کارلوس تو دکان میں چلے گئے نک سے اپنی پناہ گاہ میں خاموشی سے نہ بیٹھا جا سکا وہ باہر نکل کر ٹہلنے لگا۔ ایک گھنٹہ تک اِدھر اُدھر چکر لگاتا رہا۔ آخر کار وہ لوگ دکان سے برآمد ہوئے۔ بارٹن چیمبر سب سے آگے چل رہا تھا۔ بریل اس کے ساتھ تھی اور کارلوس چند قدم پیچھے تھا۔ وہ گھوم کر اسٹریٹ نمبر ۵۴ پر آئے اور ایک قریبی پارکنگ شیڈ کی طرف جانے لگے۔

اور تب تک نک نے کئی افراد کو مختلف گوشوں سے نکلتے اور انہیں اپنے گھیرے میں لیتے دیکھا۔ موڑ پر ایک کشمکش جاری تھی ٹھیک اسی وقت سائرن بجاتی ہوئی ایک ایمبولنس ففتھ ایونیو پر نمودار ہوئی۔ نک دوسری سڑک سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ تین آدمیوں نے کسی کو پکڑ کر ایمبولنس میں ڈال دیا اور ایمبولنس پُرشور آواز میں سائرن بجاتی آگے بڑھ گئی۔ نک نے بھاگتے ہوئے سڑک کراس کی اور اس جگہ پہنچا جہاں کچھ لوگ بریل کو سہارا دے کر فٹ پاتھ سے اٹھا رہے تھے۔ بریل اسے دیکھتے ہی چلائی۔

"نک تم کہاں تھے، وہ لوگ اسے اغوا کر کے لے گئے۔"

"کسے کارلوس کو؟"

"نہیں، میرے ڈیڈی کو۔"

نک ویلوٹ نے اپنے نزدیک ایک ہونی کو ٹالنا چاہا تھا مگر تقدیر کے سامنے اس کی کچھ نہ چلی۔ بارٹن چیمبر کا اغوا اور پھر بعد میں اغوا کرنے والوں کی جانب سے دس لاکھ ڈالر کا مطالبہ اگلے دن کے اخبارات میں بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوا۔ یہ بات بالکل ظاہر تھی کہ اغوا کا منصوبہ آخری تفصیل تک بڑی ہوشیاری سے سوچا گیا تھا۔ اچانک نمودار ہونے والی ایمبولنس نے میڈیسن اسکوائر تک پہنچ کر اپنا سائرن بند کر دیا اور ایک سائڈ اسٹریٹ میں گھوم کر غائب ہو گئی۔ بعد میں وہ پولیس کو چھبیسویں سڑک پر خالی کھڑی مل گئی لیکن اس سے پہلے ہی اس کے مسافر ایک دوسری وین میں جس کا حلیہ معلوم نہیں ہو سکا منتقل ہو کر ٹریفک کے ہجوم میں نہ جانے کس طرف چلے گئے۔

نک موقع واردات پر اتنی دیر تک نہیں ٹھہرا کہ پولیس موقع پر پہنچ کر بریل اور کارلوس سے پوچھ گچھ شروع کر سکتی۔ لیکن یہ بات تقریباً یقینی تھی کہ بعد میں کسی نہ کسی مرحلے پر بریل کو پتہ چل جائے گا کہ وہ اس کے کا ملازم نہیں تھا اور اس انکشاف کے نتیجہ میں یہ بھی عین ممکن تھا کہ پولیس مشتبہ افراد میں سرفہرست خیال کرنے لگے۔ بہرحال وہ گھر واپس پہنچا اور ان کی تمام خبریں اور تفصیلات ٹی وی پر دیکھتا رہا اور سوچتا رہا کہ اس کا انجام کیا ہوگا لیکن اسے زیادہ سوچنے کی زحمت نہیں کرنی پڑی۔ بریل اور اس کی ماں نے کسی نہ کسی طرح دس لاکھ ڈالر کا انتظام کر لیا۔ اغوا کرنے والوں کو ادا کر دی گئی اور اپنے اغوا کے تقریباً بیالیس گھنٹے بعد بارٹن چیمبر صحیح و گھر واپس آ گیا۔ اب تک جو تحقیقات ہوئی تھی اس کے نتیجہ میں پولیس کو کرنا پڑا کہ وہ کوئی سراغ لگانے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہے۔

اِس کے دو دن بعد نک ویلوٹ اپنے گھر کے پاس سڑک کراس کر رہا تھا کہ ایک کار نے اسے کچلنے کی کوشش کی۔ نک کار کے ڈرائیور کو صرف ایک نظر دیکھ سکا لیکن اس نے بلا کسی شک و شبہ کے اسے پہچان لیا وہ سرخ داڑھی والا تھا۔ تو گویا اب وہ لوگ اسے مارنا چاہتے ہیں مگر کیوں؟ اس گروہ میں سرخ داڑھی والا وہ واحد شخص تھا جس سے نک ملا تھا اور جبکہ اس نے بھیس بھی بدل رکھا تھا اس کی شناخت کرنا مشکل تھا۔ چنانچہ ایسی کوئی وجہ نظر نہیں آتی تھی کہ وہ لوگ نک کو اپنے لیے خطرے کا سبب سمجھیں پھر کیا اسے اس لیے مارنے کی کوشش کی گئی تھی کہ اس نے فوٹو میں چہرے بدل دیے تھے اور وہ لوگ اس کی اس چالاکی پر اس سے ناراض تھے۔ نک اس بارے میں سوچتا رہا اور انتظار کرتا رہا کہ اس پر دوسرا حملہ کب کیا جاتا ہے؟

اِس کے لیے اسے ایک ہفتہ انتظار کرنا پڑا۔ وہ تقریباً اس معاملہ کو فراموش ہی کر چکا تھا۔ تقریباً مگر بالکل نہیں۔ اسے ایک فون کال ملی جس میں کسی اجنبی شخص نے کسی دوسری مہم کے لیے اس کی خدمات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ نک اس سے ملنے گیا تو احتیاط کے طور پر اپنا ریوالور بھی لیتا گیا۔ ملاقات نیویارک اسٹیٹ تھرڈ وے کے ایک سنسان علاقہ میں ہونا تھی۔ جو شخص مقررہ جگہ پر اسے اپنا منتظر ملا کلین شیو اور گنجا تھا۔ ممکن تھا کہ نک اسے کوئی اور ہی آدمی خیال کرتا لیکن انگلی میں پڑی سنگ سیاہ کی انگوٹھی نے راز فاش کر دیا۔ یقیناً یہ سرخ داڑھی والا ہی تھا۔

"میرے ہاتھ میں یہ ریوالور ہے۔" نک بولا "اور اس کی نال تمہاری جانب اٹھی ہوئی ہے۔"

اس شخص کے لیے یہ غیر متوقع صورت حال تھی وہ گھبرا کر پیچھے ہٹا۔

"کیا؟" اس نے خوفزدہ لہجہ میں کہا۔

نک نے اسے اعشاریہ ۳۸ بور کا ریوالور دکھایا اور حکم دیا کہ وہ اپنی کار میں بیٹھ جائے۔

"تم داڑھی میں زیادہ اچھے معلوم ہوتے ہو۔" وہ بولا "بہتر ہوگا کہ تم اسے مستقل لگائے رکھو۔"

"یہ کس قسم کا کھیل کھیل رہے ہو ویلوٹ؟" اس شخص نے پوچھا۔

"میں صرف زندہ رہنا چاہتا ہوں اور بس۔" نک نے جواب دیا۔

"تمہارا باس کہاں ہے؟"

"کون؟"

"وہی شخص جس نے اغوا کا منصوبہ بنایا تھا؟"

"مجھے کچھ معلوم نہیں کہ تم...."

"انجان بننے کی کوشش مت کرو۔" نک نے بات کاٹی "میں پوری کہانی جانتا ہوں اور جو بات پہلے معلوم نہیں تھی اب اس کا اندازہ لگا سکتا ہوں بتاؤ وہ کہاں ہے؟"

"میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے کچھ معلوم...."

"دیکھو مسٹر! تم نے گزشتہ ہفتے مجھے کار سے کچل کر مارنے کی کوشش کی اور آج بھی تم کوئی خطرناک ارادہ لے کر آئے ہو، میں اس کی وجہ سمجھ گیا ہوں۔ اور اب صرف..."

نک اپنا فقرہ مکمل نہیں کر سکا تھا کہ اس شخص نے حملہ کر دیا مگر نک اس کے لئے تیار تھا۔ اس نے پھرتی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے اپنے ریوالور کے دستہ سے اس شخص کے سر پر بھرپور ضرب لگائی۔ وہ شخص بے ہوش ہو گیا۔ نک نے اسے اس کی کار کی اگلی سیٹ پر ڈال دیا۔ پھر ایک قریبی پبلک بوتھ سے پولیس کو گمنام فون کر کے اطلاع دی کہ بارٹن چیمبر کو اغوا کرنے والوں میں سے ایک فلاں جگہ فلاں نمبر کی کار میں بیہوش پڑا ہے۔ اس نے مزید کچھ نہیں بتایا اس کا خیال تھا کہ اب سرخ داڑھی والے کا جرم ثابت کرنا پولیس کی ذمہ داری ہے۔

اگلے دن وہ طیاروں سے سنکنائی روانہ ہو گیا جہاں کالج میں تقسیم اسناد کی تقریب ہونے والی تھی۔

☆

یونیورسٹی کیمپس میں نک ویلوٹ بارٹن چیمبر اس کی بیوی اور بریل کے ساتھ اس طرح ٹہل رہا تھا جیسے وہ خود بھی چیمبر خاندان کا ایک فرد ہو۔ کارلوس بھی موجود تھا۔ وہ بریل کا محبوب نظر آنے کی پوری کوشش کر رہا تھا اب یہ دوسری بات ہے کہ دیکھنے والوں کو وہ لڑکی کا چچا معلوم ہو رہا ہو۔

"تمہارے متعلق میں نے جو کچھ سنا ہے اس کے پیش نظر تم سے مل کر مسرت ہوئی۔" بارٹن کہہ رہا تھا "مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے میری بیٹی کو ایک مفید

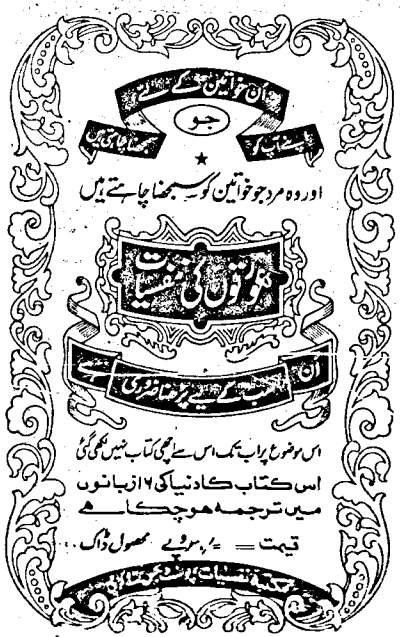
ان خواتین کے لئے
جو
اپنے آپ کو سمجھنا چاہتی ہیں
اور وہ مرد جو خواتین کو سمجھنا چاہتے ہیں
عورتوں کی نفسیات
ان سب کے لیے پڑھنا ضروری ہے
اس موضوع پر اب تک اس سے اچھی کتاب نہیں لکھی گئی
اس کتاب کا دنیا کی ۱۶ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے
قیمت = ۱۰/ روپے محصول ڈاک

مشورہ بھی دیا تھا۔"

"میں نے اپنے طور پر مدد کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔"

"لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آخر تم ہو کون؟ بریل یہ خیال کرتی رہی کہ تم میری ملازمت میں ہو جبکہ ہم آج سے پہلے کبھی نہیں ملے۔"

نک نے بریل کی طرف دیکھا جو تقسیم اسناد کے موقع پر پہنا جانے والا مخصوص گاؤن اور کیپ پہنے کارلوس کے ساتھ کھڑی تھی۔

"کیا ہم کسی جگہ تنہائی میں گفتگو کر سکتے ہیں؟" نک بولا۔ بارٹن ایک لمحہ کے لیے ہچکچایا۔

"اس طرف کوئی اور نہیں ہے۔" آخر اس نے کہا "اگر ہم آگے بڑھ جائیں تو دوسروں سے اتنے فاصلے پر ہو سکتے ہیں کہ وہ ہماری باتیں نہ سن سکیں۔"

"یہ بھی ٹھیک ہے۔"

وہ کچھ تیز قدموں سے آگے بڑھ گئے جب وہ اتنی دور آ گئے کہ باقی لوگوں کے لیے ان کی بات چیت سننا ناممکن تھا۔ تو بارٹن نے کہا۔

"غالباً تم میرے اغوا کے سلسلہ میں کچھ کہنا چاہتے ہو۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم اس موقع پر اچانک کہیں سے نمودار ہو گئے تھے۔"

"میں اسے اچانک نہیں کہہ سکتا۔" نک نے جواب دیا "کیونکہ مجھے تقریباً یقین تھا کہ کوئی ایسی واردات ہونے والی ہے۔"

"اس کا مطلب ہے کہ اگر تم کچھ پہلے پہنچ جاتے تو اغوا کو ناکام بنا سکتے تھے۔"

نک چند لمحے خاموش رہا۔ پھر آخر اس نے صاف صاف بات کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

"جب مطالبہ کی رقم ادا کر دی گئی اور تم گھر واپس آ گئے تو میں اس واقعہ کو فراموش کرنے کے لیے تیار تھا کیونکہ معاملہ صرف روپے کا تھا لیکن اس کے بعد دو مرتبہ مجھے ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔"

"اچھا۔" بارٹن نے حیرت ظاہر کی۔

"ہاں، اور میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے یہاں آ کر تم سے بات کرنا چاہیے اور یہ بتا دینا چاہیے کہ میں کتنا کچھ جانتا ہوں۔ میں نے فیصلہ کیا کہ تمہیں بتا دوں کہ اغوا کا منصوبہ کس نے تیار کیا تھا۔"

"میرا خیال ہے کہ میں یہ بات جانتا ہوں۔" بارٹن نے ایک گہری سانس لی "کیا وہ کارلوس نہیں تھا؟"

"میں بھی اسی نتیجہ پر پہنچا تھا۔" نک نے کہا "شاید بریل نے تمہیں بتا دیا ہو کہ میں نے کالج کے ہوسٹل سے فوٹو چرایا تھا لیکن جو بات اسے معلوم نہیں وہ یہ ہے کہ میں نے اس فوٹو کو تبدیل کر دیا تھا۔ تمہارے چہرے کی جگہ کارلوس کا چہرہ لگانے کے بعد ہی میں نے اسے تمہارے اغوا کرنے والوں کے سپرد کیا تھا۔"

"تم نے ایسا کیوں کیا؟"

"شاید اس لیے میں تمہاری بیٹی کو ایک غلط آدمی کے ساتھ شادی کرنے سے بچانا چاہتا تھا۔ وہ بڑی اچھی لڑکی ہے۔"

"جو باتیں تم کہہ رہے ہو ان کی بنیاد پر میں تمہیں گرفتار بھی کرا سکتا ہوں۔" بارٹن نے کہا "تمہاری گفتگو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تم نے اس جرم کے ارتکاب میں مدد دی ہے۔"

"پہلے میری پوری بات [illegible]"

"اچھی بات ہے کہو۔"

"میں نے سوچا تھا کہ اغوا کرنے والے تمہارے بجائے کارلوس کو پکڑ کر لے جائیں گے اور اس طرح تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے خلاف کیا سازش کی جا رہی ہے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ وہ لوگ بہرحال تمہیں ہی اغوا کر کے لے گئے اور مجھے اپنے آپ سے یہ سوال کرنا پڑا کہ ایسا کیوں ہوا پھر جو جواب میری سمجھ میں آیا۔ بظاہر وہ اس کا واحد حل معلوم ہوتا تھا میں نے سوچا کہ وہ لوگ جانتے تھے کہ تم دونوں میں سے بارٹن کون ہے کیونکہ وہ کارلوس سے واقف تھے۔ گویا اس منصوبے کے پیچھے کارلوس کا دماغ کام کر رہا تھا۔ یہ اس کا ہی پلان تھا کہ تمہیں باتوں میں لگا کر دکان سے باہر لائے۔ اس کے گروہ کے آدمی سمجھ جائیں کہ تم ہی بارٹن ہو اور پھر تمہیں اغوا کر لیا جائے۔"

"اور وہ بدمعاش میری بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔" بارٹن نے کچھ تیزی سے کہا۔

"میں نے ابھی کہا کہ بظاہر یہ اس کا واحد حل معلوم ہوتا ہے۔" نک جلدی سے بولا "چنانچہ جب میں نے اس پر مزید غور کیا تو مجھے اندازہ ہوا کہ اس نظریے میں کوئی جان نہیں ہے۔ کارلوس کو فوٹو چرانے کے لیے میری خدمات حاصل کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ خود موقع پر تمہاری نشاندہی کرنے کے لیے موجود تھا۔ پھر کارلوس کو اس کی بھی ضرورت نہیں تھی کہ وہ بعد میں مجھے ختم کرانے کی کوشش کرے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ اسے غیر قانونی طور سے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر تمہیں اغوا کرا کے دولت حاصل کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ بریل بہرحال اس سے شادی کرنے کے لیے تیار تھی اور یوں وہ تمہاری بیٹی کا شوہر بن کر تمہاری دولت کا جائز وارث بن سکتا تھا۔"

"تو اب تم مجھے یہ بتانے کی کوشش کر رہے ہو کہ یہ منصوبہ کارلوس نہیں بنایا تھا۔"

"ہاں۔ اور اس سے پوری صورت حال پیچیدہ ہو جاتی ہے کیونکہ اگر کارلوس اس معاملہ میں ملوث نہیں تھا تو پھر ان لوگوں کو کیسے معلوم ہوا کہ تم دونوں میں بارٹن کون ہے۔ ایسے کاموں میں بات اندازے پر نہیں چھوڑی جا سکتی۔ بیشک یہ ہو سکتا ہے کہ اغوا کرنے والوں میں کوئی تمہارا گاہک یا ملازم تمہیں صورت سے پہچانتا ہو لیکن ایسی بات تھی تو پھر انہیں کیا ضرورت تھی کہ میرے ذریعہ تصویر چوری کراتے۔ انہیں تصویر کی ضرورت تھی مگر اس باوجود چہرے تبدیل کرنے کی میری کوشش انہیں احمق نہیں بنا سکی۔ ان تمام باتوں کا صرف ایک ہی جواب ممکن ہے جس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ انہوں نے بعد میں مجھے مارنے کی کوشش کیوں کی۔"

"تم نے واقعی اس معاملہ پر بہت گہری توجہ دی ہے۔"

"اس لیے کہ میری زندگی کا دارومدار صحیح جواب پر تھا۔ میں نے چہرہ بدلنے کے بعد وہ فوٹو سرخ داڑھی والے کے حوالے کیا لیکن مجھے یقین ہے کہ اس نے فوٹو پر ایک نگاہ ڈالنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی اور نہ کسی اور نے فوٹو بہت بعد میں دیکھا گیا اور چونکہ اس کے باوجود انہوں نے کارلوس کی بجائے تمہیں پکڑا۔ اس لیے صاف ظاہر ہے کہ وہ پہلے ہی سے تمہیں اچھی طرح جانتے تھے۔"

"لیکن تم نے ابھی بتایا کہ...." بارٹن نے کچھ کہنا چاہا مگر نک نے موقع نہیں دیا۔

"وہ تمہیں بخوبی پہچانتے تھے مگر اس شناخت کا اعتراف نہیں کیا جا سکتا تھا۔ انشورنس پالیسی کی وجہ سے یہ ضروری تھا کہ اغوا کے ڈرامے کو مبنی بہ حقیقت اور باقاعدہ منصوبہ بندی کا نتیجہ ظاہر کیا جائے جو کہ وہ ہرگز نہیں تھا۔ خود تم نے یہ سارا کھیل محض انشورنس کمپنی سے رقم حاصل کرنے کے لیے رچایا تھا۔ مسٹر چیمبر!"

بارٹن چلتے چلتے رک گیا اور نک کی طرف دیکھا۔

"یہ ایک احمقانہ الزام ہے۔" وہ بولا "کیا تم یہاں یہی بے کار باتیں کرنے آئے تھے۔"

"میں اسے بیکار نہیں سمجھتا۔ بہت سے دولت مند جوہریوں کی طرح تم نے بھی اپنے اغوا کے خلاف بیمہ کر رکھا تھا۔ میرا اندازہ ہے۔ تم کسی شدید مالی بحران میں مبتلا تھے یا اس کا خدشہ تھا اور اس بحران سے بچنے کے لئے تم نے حقیقی اغوا کا ڈرامہ اسٹیج کیا۔ انشورنس کمپنی کی طرف سے یہ پابندی کہ تمہاری تصویر اخباروں رسالوں یا ٹی وی وغیرہ پر نہیں آ سکتی لیکن وہ گھریلو تصویروں پر پابندی نہیں لگا سکتی تھی۔ جب بریل اس مرتبہ کالج جاتے ہوئے ایک گروپ فوٹو اپنے ساتھ لے گئی تو تمہارے ذہن میں پورا منصوبہ ترتیب پا گیا۔ اس منصوبے کے مطابق انشورنس کی رقم حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ تم نے سرخ داڑھی والے اور اس کے ساتھیوں کی مدد سے ایک نقلی مگر دیکھنے میں مجھے ہوسٹل میں اس کے کمرے سے تصویر چرانا تھی جسے وقت آنے پر وہ یقیناً پولیس کو بھی بتاتی۔ اس ترکیب سے دو فائدے اٹھانا مقصود تھے اول تو یہ کہ اغوا کا ڈرامہ اصلی نظر آئے اور دوسرے یہ کہ شاید اس طرح تم کارلوس کو مشتبہ بنا کر اس سے اپنی بیٹی کا پیچھا چھڑا سکو۔"

"بس یا کچھ اور؟" بارٹن نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"نہیں [illegible] کچھ اور باقی ہے۔" نک بولا "اس کھیل میں سب سے زیادہ قیمتی سراغ اس طرح فراہم کیا گیا کہ مجھے فوٹو چرانے پر آمادہ کیا گیا لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ سرخ داڑھی والے کو اس فوٹو کی موجودگی کا پتہ کیسے چلا اسے یہ کیسے معلوم ہوا کہ اگر اس طرح کا کوئی فوٹو واقعی موجود ہے تو وہ تمہاری بیٹی کے ہوسٹل والے کمرے میں ہے۔ اگر کسی نے ہوسٹل میں فوٹو دیکھ کر سرخ داڑھی والے کو بتایا تھا تو وہ صرف بتانے پر اکتفا نہ کرتا اسے بہ آسانی چرا بھی سکتا تھا حد یہ کہ اگر کارلوس بھی چاہتا تو کسی نہ کسی بہانے وہ فوٹو یا اس کی کوئی نقل حاصل کر سکتا تھا۔ نہیں مسٹر چیمبر صرف تم ہی سرخ داڑھی والے کو فوٹو کے بارے میں بتا سکتے تھے۔ صرف تم ہی میرے ذریعے اسے چوری کرا کے یہ ثابت کرنے کے خواہش مند ہو سکتے تھے کہ اغوا کی کارروائی کسی باقاعدہ منصوبہ بندی کا نتیجہ معلوم ہو۔ صرف تم ایسے فرد ہو سکتے تھے جو فوٹو پانے کے بعد اسے دیکھنے کی ضرورت محسوس نہ کرے کیونکہ تم جانتے تھے کہ وہ فوٹو کیسا ہے اور اس میں کس کس کا عکس محفوظ ہے اور سب سے آخر میں یہ کہ بعد میں فوٹو دینے سے اور اپنے چہرے کی جگہ کارلوس کا چہرہ لگا ہوا پانے کے بعد صرف تم ہی وہ واحد شخص ہو سکتے تھے جو میری موت کا خواہاں ہو کیونکہ صرف تم ہی کو یہ خطرہ لاحق ہو سکتا تھا کہ میں اغوا کے منصوبے کا اندازہ لگا سکتا ہوں تو کہیں کسی دن اس معاملہ کی تہہ تک پہنچنے میں بھی کامیاب نہ ہو جاؤں۔"

"ایک چور کی حیثیت سے تم میری توقع کے برعکس بہت چالاک اور غیر معمولی طور پر ذہین ثابت ہوئے ہو۔" آخر بارٹن نے کہا "بتاؤ اپنی خاموشی کی کتنی قیمت مانگتے ہو؟"

"کچھ بھی نہیں، میرے لیے وہی بیس ہزار ڈالر کافی ہیں جو میں نے اپنی فیس کے بطور وصول کیے ہیں۔ خاص طور سے اس بات کے پیش نظر کہ میں نے وہ فوٹو اس طرح نہیں دیا جس طرح تم چاہتے تھے بلکہ اپنی جانب سے مداخلت کا مرتکب ہوا۔"

"کچھ بھی نہیں۔" بارٹن نے دہرایا "تو کیا تم اپنی یہ داستان پولیس کو سنانا چاہتے ہو؟"

"مجھے پولیس کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔" نک نے جواب دیا۔ "سرخ داڑھی والا گرفتار ہو چکا ہے اور مجھے کوئی تعجب نہ ہو گا اگر وہ اپنی گردن بچانے کے لیے پولیس کو سب کچھ بتا دے۔"

"لیکن اگر تمہیں رقم بھی نہیں چاہیے اور تم پولیس میں رپورٹ کرنا بھی نہیں چاہتے تو پھر تم نے اتنی دور یہاں تک آنے کی زحمت کیوں کی؟"

"اوہ!" نک نے مسکراتے ہوئے کہا "میری صرف یہ خواہش ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ میں سب کچھ جانتا ہوں اور بس۔"

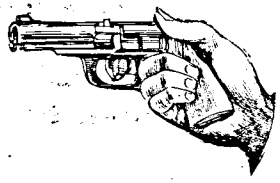

حروف کی چوری



طویل قامت آدمی میز کی طرف بڑھا تو اسکے ہونٹوں پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ کسی بھوکی شارک مچھلی سے مشابہہ تھی۔ قریب آکر اس نے اپنا بھاری ہاتھ زور سے نک ویلوٹ کے کندھے پر رکھا۔

"ہیلو نک۔ بڑی مدت کے بعد نظر آئے ہو۔ یا تو برسوں پہلے نیویارک میں ملے تھے یا آج ملاقات ہو رہی ہے"

نک نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ اس نے چارلی ویسٹن کو پہچان لیا اور اسے پہچانتے ہی یہ بھی یاد آگیا کہ یہ لمبا تڑنگا جاسوس اب نیو انگلینڈ کی پولیس فورس میں کام کرتا ہے۔

"تم سے دوبارہ مل کر خوشی ہوئی" نک نے جواب دیا مگر یہ محض رسمی الفاظ تھے۔ چارلی ایک ذہین اور ایماندار آفیسر تھا اور ایسے لوگ نک کے لئے پریشان کن ثابت ہوتے تھے "کیا آجکل تم اس شہر میں کام کر رہے ہو؟"

چارلی نے دعوت کا انتظار نہیں کیا بلکہ خود ہی ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"ہاں مجھے یہ جگہ نیویارک سے کہیں زیادہ پسند ہے" اس نے کہا "کیا تم سیر و تفریح کے لئے آئے ہوئے ہو"

"میری بات چھوڑو" نک نے نیپکن سے منہ پونچھتے ہوئے کہا "تم بتاؤ پولیس چیف کے عہدے تک پہونچ گئے یا نہیں"

"میں آج کل شعبہ رہزنی میں لیفٹیننٹ ہوں" چارلی نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"اوہ ابھی تک"

"تم سے زیادہ مشہور چور نے ابتک یہاں کا رخ نہیں کیا تھا چنانچہ تمہارے استقبال کے لئے مجھے خود آنا پڑا"

"میں بھی اس ملاقات کو کسی حسنِ اتفاق پہ محمول نہیں کر رہا تھا" نک نے منہ چلاتے ہوئے کہا "ویسے تمہارے ذرائع خبر رسانی کی تعریف کرنا پڑتی ہے مجھے ابھی جہاز سے اترے ہوئے ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا ہے"

"ہم آنے جانے والوں کے لئے ایک آنکھ کھلی رکھتے ہیں" چارلی نے جواب دیا "اور میں پوری بے تکلفی کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں کے لوگ بڑے امن پسند ہیں اور کسی قسم کی گڑبڑ یا مجرمانہ سرگرمیوں کو برداشت نہیں کرتے سیاحوں کی آمد کا موسم شروع ہو چکا ہے اور ہم اس موسم کو خراب کرنا نہیں چاہتے چنانچہ بہتر ہوگا کہ تم اپنا سفر یہاں ختم کرنے کے بجائے جاری رکھو"

"میں بھی دوسروں کیطرح ایک سیاح ہی ہوں"

"یہ بات ہے تو پھر سیاح ہی رہنا۔ ہاتھ کی صفائی دکھانے کی کوشش مت کرنا"

نک نے مسکراتے ہوئے اپنا بل ادا کیا ملازم لڑکی سے اپنا ہیٹ وصول کیا اور دروازے پر کھڑے ہوئے چارلی ویسٹن کے ساتھی کو نظر انداز کرتے ہوئے ریسٹورنٹ سے باہر نکل آیا۔ اپنے ہوٹل کی جانب چلا تو اسے ہیٹ کی اندرونی پٹی کے نیچے چھپے ہوئے مائکرو ٹرانسمیٹر کا احساس ہوا لیکن یہ کوئی تعجب کی بات نہیں تھی۔ اگرچہ الیکٹرونک آلات سے کسی کی جاسوسی کرنا غیر قانونی حرکت تھی لیکن چارلی جیسے پولیس آفیسر انہیں استعمال کرنے سے نہیں ہچکچاتے تھے۔ اس آلے کی موجودگی نے نک کے کام کو کسی حد تک مشکل بنا دیا تھا۔

اس نے رات ہونے کا انتظار کیا پھر ایک قریبی گلی میں ایک ایسی چھوٹی سی بار ڈھونڈھ نکالی جس کے دروازے پر نیون سائن کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ بورڈ کے برابر ایک پبلک فون بوتھ تھا۔ نک بوتھ میں داخل ہو گیا اسکے ہیٹ میں مائکرو ٹرانسمیٹر بدستور چھپا ہوا تھا۔ مگر اب اسے اسکی کوئی فکر نہیں تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ نیون سائن روشنی کا قرب ٹرانسمیٹر کو بیکار کر دے گا۔ چارلی یا اسکے کسی ماتحت کو سوائے کھڑکھڑاہٹ کے کوئی آواز سنائی نہیں دیگی۔ نک نے وہ فون نمبر ڈائل کیا جو اُسے خط میں لکھ کر بھیجا گیا تھا۔

"مسٹر جوزف میلنگ" رابطہ قائم ہونے پر اس نے پوچھا۔

"ہاں" ایک بھاری اور مستحکم آواز نے جواب دیا۔

"میں نک ویلوٹ بات کر رہا ہوں۔ تم نے مجھے ایک کام کے سلسلے میں خط لکھا تھا"

"تم کہاں سے بول رہے ہو"

"ایسٹ برج سے لیکن پولیس میری نگرانی کر رہی ہے ہمیں اپنے معاملات فون پر طے کرنے پڑیں گے"

"پولیس" آواز سے پریشانی کا اظہار ہوا "تب پھر تم اپنا کام کیسے کر سکو گے"

"تم اسکے لئے پریشان مت ہو۔ یہ میری دردسری ہے میں اس سے خود ہی نپٹ لوں گا" نک نے جواب دیا "میرا معاوضہ بیس ہزار ڈالر ہوتا ہے بتاؤ مجھے کیا چیز چرانا ہوگی"

"وہ کوئی قیمتی شے نہیں ہے"

"میں قیمتی چیزیں چراتا بھی نہیں ہوں"

"دریائے ایسٹن کے کنارے ایک بلڈنگ ہے جو سیٹو میکس کارپوریشن کی ملکیت ہے۔ یہ کارپوریشن بجلی کا سامان بناتی ہے۔ عمارت کا جو رخ دریا کی طرف ہے اس پر کمپنی کا نام پیتل کے بڑے بڑے حروف میں اس طرح لکھا گیا ہے کہ حروف الگ الگ دیوار پر چسپاں کر دیئے گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم یہ حروف چرا لاؤ"

"سب کے سب" نک نے کسی حیرت کا اظہار کئے بغیر پوچھا۔

"نہیں سب نہیں صرف تین" جواب ملا۔

دوسرے دن صبح تک ویلوٹ کئی مقامات پر گیا۔ سب سے پہلے وہ ایسٹ برج پبلک لائبریری پہونچا جہاں اس نے سٹی ڈائریکٹری میں جوزف میلنگ کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اسے پتہ چلا کہ وہ میلنگ اینڈ موٹا نامی قانونی فرم کا پارٹنر ہے۔ لائبریری سے نکل کر وہ ٹہلتا ہوا دریا تک چلا گیا۔ دریائے ایسٹن کافی چوڑا اور گہرا دریا تھا اور خلیج بزارڈ سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر بہتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ دریا میں بہت سے لوگ کشتیوں کی سیر کر رہے ہیں۔ وہ کچھ دیر تک انہیں دیکھتا رہا اور پھر اپنی توجہ سیٹو میکس کارپوریشن کے ہیڈ کوارٹر کی چودہ منزلہ عمارت کی جانب مبذول کر لی۔

بلڈنگ جدید طرز تعمیر کے مطابق بنائی گئی تھی اور ایسٹ برج میں سب سے اونچی عمارت سمجھی جاتی تھی۔ دریا کی جانب والے رخ پر چھت سے نچلے فرش تک ایلمونیم کی ایک موٹی سی پٹی کھڑی لکیر کی صورت میں کھڑکیوں کے سامنے سے گذرتی چلی گئی تھی۔ تقریباً تین چوتھائی بلندی پر لکیر کے درمیان سیٹو میکس کے حروف آویزاں تھے۔ نک نے جیبی دوربین کی مدد سے ان حروف کو بڑے غور سے دیکھا۔ وہ ہر حرف کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ ان چھوٹے بولٹس کو بھی دیکھ رہا تھا جن کی مدد سے حروف دیوار میں لگائے گئے تھے۔ آخر کار کافی دیر بعد اس نے مسکراتے ہوئے دوربین جیب میں رکھ لی۔ اسکی سمجھ میں آچکا تھا کہ وہ اپنا کام کس طرح انجام دے سکتا ہے اب بیس ہزار ڈالر کہیں نہیں گئے تھے۔ سوائے اسکے کہ ناگہانی طور پر کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے جو اسکے منصوبے کو ناکام بنا دے۔

البتہ ایک چھوٹی سی تفصیل اور تھی جس پر فوری توجہ دینا تھی۔ نک دریا کے کنارے لگے ہوئے آہنی جنگلے پر اس انداز سے جھکا جیسے لہریں لیتے ہوئے پانی کا نظارہ کرنا چاہتا ہے اور اس وقت تک انتظار کرتا رہا جب تک ہوا کے ایک تیز جھونکے نے اسکے سر سے ہیٹ اتار کر دریا میں نہیں پھینک دیا۔ ہیٹ اڑ کر گرنے لگا تو نک نے نیم دلی سے اسے پکڑنے کی کوشش کی مگر ظاہر ہے کہ ہیٹ پہلے ہی اسکی دسترس سے دور جا چکا تھا۔ وہ دل ہی دل میں یہ سوچ کر مسکرانے لگا کہ اب لیفٹیننٹ چارلی ویسٹن کو دریائی مچھلیوں کی باتوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملے گا۔

ایک چور کی حیثیت سے نک ویلوٹ کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اس نے یہ شہرت غیر معمولی چیزوں کو چرا کر حاصل کی تھی۔ ایسی چیزیں جنکی بظاہر کوئی قیمت نہ ہو۔ اور ان چوریوں کے سلسلے میں اس نے چڑیا گھر سے چیتے جیسا خطرناک جانور بھی چرایا تھا۔ نہانے کے تالاب کے پانی جیسی مشکل چوری بھی کی تھی۔ چوہے جتنی چھوٹی اور سمندری اژدھے جتنی بڑی چوریاں بھی کیں تھیں ایک بات البتہ ان سب میں مشترک تھی اور وہ یہ کہ کوئی دوسرا چور ان میں دلچسپی نہیں لے سکتا تھا۔

مگر نک اپنی گذشتہ کامیابیوں پر اترانے کا عادی نہیں تھا۔ اس وقت اسکی تمام تر توجہ ان تین حروف کو حاصل کرنے پر مرکوز تھی جو سیٹو میکس کا ایک حصہ تھے۔ ایک کاریگر کا لباس اور اوزار حاصل کرنا اور پھر عمارت کی چھت پر پہونچ جانا نک ویلوٹ کے لئے دشوار ثابت نہیں ہوا لیکن جب وہ اس کارنس پر جو کھڑکیاں صاف کرنے والوں کے کھڑے ہونے کے لئے بنائی گئی تھی جھکا ہوا تھا تو ایک شخص نے اسے للکارا۔ یہ گارڈ تھا جو اس کے پیچھے پیچھے عمارت کی چھت پر پہونچ گیا تھا۔

"تم وہاں کیا کر رہے ہو" اس نے سخت لہجہ میں کہا۔

"یہ حروف زنگ آلود ہو رہے تھے میں انہیں صاف کرنے آیا ہوں" نک نے جواب دیا۔

"زنگ آلود ہو رہے تھے" گارڈ نے حیرت سے دہرایا۔ "ابھی بلڈنگ کو تیار ہوئے سال بھر بھی تو نہیں ہوا"

"عام حالات میں شاید ایسا نہ ہوتا لیکن دریا کے قریب ہونے کی وجہ سے یہاں کی ہوا مرطوب ہے اسلئے جلدی زنگ لگ جاتا ہے"، نک نے وضاحت کی اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ کارڈ ایک طرف بیٹھا اُسے دیکھنے لگا۔ مگر نک کو اس نگرانی کی زیادہ فکر نہیں تھی۔ وہ جانتا تھا کہ چارلی کے ماتحت بھی اسے کہیں نہ کہیں سے دیکھ رہے ہونگے۔ اس نے حروف کا جائزہ لیا ساتوں حروف ٹھوس پیتل کے بنے ہوئے تھے۔ ہر ایک کی لمبائی اٹھارہ انچ کے قریب تھی اور بولٹ کے ذریعے دیوار میں پھنسے ہوئے تھے۔ اس نے ان پر پیتل کی پالش کرنا شروع کر دی لیکن پالش کرنے والے کپڑے کے نیچے اس نے تیزاب کی شیشی چھپا رکھی تھی۔ تیزاب کی چند بوندوں نے بولٹ میں اتار کو زنگ کر دیا جہاں تیزاب سے بھرا ہوا ایک چھوٹا سا کیپسول آسانی سے سما سکے۔ نک کو اندازہ تھا کہ تیزاب کم سے کم نصف گھنٹے میں کیپسول کو کاٹ کر بولٹ میں اترنا شروع ہو جائے گا اور پھر اُسے کاٹنے میں بھی کافی وقت لگے گا اس وقت تک وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر بہت دور جا چکا ہوگا۔ یہ حرکت اس نے سیٹومیکس (SATOMEX) کے تین حروف ایکس (X) ای (E) اور ایس (S) کے ساتھ کی اور پھر تمام حروف کو پالش کر کے کارنس سے چھت پر آ گیا۔

"ٹھیک ٹھاک کام کیا ہے یا یونہی بیگار ٹال کر آ گئے ہو"، چوکیدار نے پوچھا۔

"خود جا کر دیکھ لو اس سے زیادہ نہیں چمکا سکو گے"، نک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور لفٹ کی طرف چل دیا۔

سینتالیس منٹ بعد سب سے پہلے ایکس اپنی جگہ سے ٹوٹ کر دریائے ایسٹن میں گرا۔ اسکے تین منٹ بعد ای نے اسکی پیروی کی اور تقریباً اتنا ہی وقفہ دیکر ایس بھی دریا میں پہونچ گیا۔ اب سیٹومیکس کے حروف جو باقی رہ گئے تھے وہ ایک نیا لفظ ایٹم (ATOM) بنا رہے تھے۔

●

"بہت خوب"، جوزف میلنگ نے فون پر کہا "تم نے اپنا کام بہت اچھی طرح انجام دیا لیکن تمھیں وہ حرف میرے پاس لانا چاہئیے تھے۔ دریا میں پھینکنے کے لئے کس نے کہا تھا"

"ابھی میرا کام ختم نہیں ہوا ہے"، نک نے جواب دیا "وہ حروف بھی تمھیں مل جائیں گے"

"تم نے غلط حروف تو نہیں گرا دیئے ہیں"

"بالکل نہیں"

"بہت خوب"، جوزف نے گہری سانس لیتے ہوئے پھر تعریف کی نک نے یہ پوچھنے کی زحمت نہیں کی کہ جوزف کو ان حروف کی ضرورت کیوں ہے اور کیا ہے۔ یہ بات بہرحال واضح تھی کہ ان کی اہمیت اتنی ضرور تھی کہ وہ اس کے لئے بیس ہزار ڈالر خرچ کرنے کیلئے آمادہ ہے۔ نک کو صرف رقم سے مطلب تھا باقی باتوں سے اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

●

دریا سے حروف نکالنے کے لئے جو منصوبہ نک نے بنایا تھا وہ بہت سیدھا سادہ تھا۔ رات ہونے پر اس نے ایک کشتی کرائے پر حاصل کی۔ اس نے تمام متوقع زاویوں کا جائزہ لیا تھا تمام زاویے سوائے ان چند زاویوں کے جو ایک لڑکی کی صورت میں ساحل سے روانہ ہونے سے قبل اسکی کشتی پر آ گئے تھے۔

"ہیلو"، لڑکی نے کہا۔

"تمہیں بھی ہیلو"، نک نے موٹر بوٹ کا اسٹیرنگ سنبھالتے ہوئے لڑکی کی طرف دیکھا۔

لڑکی کے بال سرخی مائل تھے اور آنکھیں نیلی۔ نک کو وہ کسی ایسی کالج گرل سے مشابہ نظر آئی جو اپنی چھٹیاں سیر و تفریح میں گزارنے آئی ہو۔ گفتگو چھڑنے کے بعد اس کا اندازہ بالکل درست ثابت ہوا۔

"میرا نام سنڈی کلارک ہے"، لڑکی نے بتایا "میں موسم گرما کے چند مہینے ایسٹ برج ٹائمز کے رپورٹر کی حیثیت سے کام کرتی ہوں۔ کیا تم وہ حروف نکالنے جا رہے ہو"

"کون سے حروف کی بات کر رہی ہو"

"وہی جو سیٹومیکس بلڈنگ سے دریا میں گرے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ کسی نے انہیں چرانے کی کوشش کی ہے"

"بھلا کوئی انہیں کیوں چرائے گا؟"

"معلوم نہیں۔ مگر تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ کیا تم انہیں ہی تلاش کرنے جا رہے ہو"

"ہو سکتا ہے"

"میں تمھارے ساتھ چل سکتی ہوں"

"موٹر بوٹ پر تو سوار ہو چکی ہو۔ اور چلنا کسے کہتے ہیں"

"شکریہ! میرا خیال ہے کہ یہ واقعہ اخبار کے لئے بہترین کہانی فراہم کر سکتا ہے۔ اخبار کی طرف سے مجھے پوری آزادی ہے کہ جس واقعہ کو دلچسپ خیال کروں اسکے بارے میں رپورٹیں بھیجتی رہوں۔ ویسے میں کالج میں پڑھتی ہوں۔ کیا تمہارے پاس غوطہ خوری کا مکمل لباس موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ تمھیں حروف

نکالنے کے لئے غوطہ ہی لگانا پڑے گا"

"ہو سکتا ہے"، نک زیادہ باتیں کرنے کے موڈ میں نہیں تھا وہ ایک چکر لگا کر سیٹومیکس بلڈنگ کے سامنے آ گئے۔ دریا کے پل پر کچھ آدمی موٹر بوٹ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ نک نے سوچا کہ یقیناً چارلی کے ماتحت ہونگے۔

"تمھارے خیال میں کوئی ان حروف کو کیوں چرانا چاہتا ہوگا"، سنڈی نے پوچھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں"، نک نے بلڈنگ کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا "اب جو چار حروف بلڈنگ سے لگے رہ گئے ہیں ان سے ایٹم کا لفظ بنتا ہے"

"بیشک"، سنڈی نے کہا "لیکن جو گر گئے ہیں ان سے بھی ایک لفظ بنتا ہے سبس"

●

نک ولیوٹ دس منٹ کے بعد سطح آب پر ابھرا تو اسے یہ دیکھ کر کوئی تعجب نہیں ہوا کہ ایک موٹر بوٹ کے برابر ہی ایک پولیس موٹر بوٹ بھی موجود ہے اور اس سے لیفٹیننٹ چا ایسٹین کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ نک بڑے اطمینان سے پولیس کی موٹر بوٹ پر چڑھ گیا چہرے سے ماسک علیحدہ کی۔

"وہ یہاں نہیں ہیں"، اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو؟" چارلی نے حیرت سے اُسکی طرف دیکھا۔ سنڈی کلارک نے بھی پلکیں جھپکائیں۔

"وہ حروف یہاں نہیں ہیں"، نک نے دوہرایا "اگر تمھیں میری بات پر یقین نہیں تو میری تلاشی لے سکتے ہو۔ ممکن ہے دریا کے پانی میں کوئی ایسی تاثیر ہو جو پیتل کو گھلا دیتی ہو"

"تو تمہیں اعتراف ہے کہ وہ حروف تم نے دریا میں گرائے تھے"

"میں کسی بات کا اعتراف نہیں کر رہا ہوں"، نک نے جواب دیا "میں تو کمپنی کو ممنون کرنے کے خیال سے چلا آیا تھا کہ اگر وہ حروف مجھے مل گئے تو میں ان لوگوں کو واپس کر دونگا۔ اب اگر نہیں ملے تو میں کیا کروں"

چارلی نے تیوری پر بل ڈالتے ہوئے کچھ سوچا پھر پولیس کے غوطہ خوروں کو دریا میں حروف تلاش کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے نک کی جانب گھوما۔ "ہم صرف یہ دیکھنے چلے آئے تھے کہ تم کسی شرارت کا منصوبہ تو نہیں بنا رہے ہو"، اس نے کہا اور پھر سنڈی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا "یہ لڑکی کون ہے؟"

"کالج کی طالبہ ہے گرمیوں کے موسم میں اخبار کے لئے کام کرتی ہے"، نک نے کہا اور پھر پانی میں کود کر اپنی موٹر بوٹ کی جانب تیرنے لگا۔

"کیا وہ لوگ پولیس کے جاسوس ہیں"، سنڈی نے اسکے اوپر آنے پر پوچھا۔

"تم نے ٹھیک پہچانا"

"کیا تم وہ حروف پانے میں کامیاب ہو گئے"، سنڈی نے دھیمے لہجہ میں سوال کیا۔

"اب تم بھی مجھ پر شک کر رہی ہو"، نک شوخ انداز میں مسکرایا۔

"کیا میں تمھیں کوئی چور معلوم ہوتا ہوں"

آدھی رات گذرنے کے بعد نک ایک تنگ جگہ سے برآمد ہوا اور ایک انتظار کرتی ہوئی کار کی جانب تیز تیز قدموں سے چلنے لگا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی گندمی رنگ کا ادھیڑ عمر انسان تھا۔ اسکی آنکھیں خلاف معمول بہت بڑی تھیں۔

"تم نک ولیوٹ ہو؟" اس نے پوچھا۔ اور نک نے پہچان لیا کہ فون پر گفتگو کرنے والا یہی شخص تھا۔

"ہاں۔ تم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی مسٹر جوزف میلنگ"

"حروف لے آئے"

نک نے ایک بندھا ہوا بنڈل اسکی جانب بڑھا دیا۔

"اچھی طرح دیکھ لو تینوں حروف ایس۔ ای۔ اور ایکس موجود ہیں"، اس نے کہا۔

جوزف نے بنڈل کھول کر اپنا اطمینان کیا۔

"خوب"، اس نے سر ہلایا "تم انہیں دریا سے نکالنے میں کیسے کامیاب ہوئے"

"آبجکل ضرورت کی ہر چیز کرائے پر مل جاتی ہے"، نک نے بتایا "میں نے ایک طاقتور برقی مقناطیس کرائے پر لیا اور اُسے موٹر بوٹ کے کیبن میں فرش پر رکھ دیا۔ اس کے بعد جب میں دریا میں پہونچا تو حروف تلاش کرنے کے بعد ان میں سے ہر ایک کے ساتھ لوہے کا ایک بڑا سا ٹکڑا باندھ دیا پھر انھیں لے کر اپنی موٹر بوٹ کے نیچے گیا۔ مقناطیس کی کشش اتنی زیادہ تھی کہ وہ خود میرے ہاتھ سے چھوٹ کر موٹر بوٹ کے پیندے میں چپک گئے پھر جب موٹر بوٹ ساحل پر لایا تو حروف بھی اس کے ساتھ چپکے چلے آئے۔ رات ہونے پر میں نے ایک مرتبہ پھر دریا میں کود کر انہیں موٹر بوٹ کے پیندے سے علیحدہ کرایا"

"بہت چالاکی سے کام لیا ہے تم نے"

"تم مجھے اسی ذہانت کا معاوضہ ادا کر رہے ہو" نک نے جواب دیا "اور معاوضہ کی بات آگئی ہے تو....؟"

"رقم آنے میں کچھ دیر ہو گئی ہے" جوزف نے بات کاٹتے ہوئے کہا "وہ ابھی مجھے موصول نہیں ہوئی۔ مگر اطمینان رکھو کل شام تک ضرور مل جائے گی"

"یہ بات ہمارے معاہدہ میں شامل نہیں تھی"

"تم چاہو تو یہ حروف اپنے پاس رکھ سکتے ہو، اس سے زیادہ میں اور کیا کہہ سکتا ہوں" جوزف نے حروف پر انگلی پھیرتے ہوئے کوئی غیر معمولی بات محسوس کی اور جلدی سے ایک ماچس کی تیلی جلا کر دیکھا "تم نے انہیں کھرچا ہے" وہ بولا

"صرف اپنے تجسس کی تسکین کے لئے" نک نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا "ان کی جو تم قیمت ادا کر رہے ہو اس سے مجھے شبہ ہوا تھا کہ یہ کہیں سونے کے تو نہیں ہیں"

"مگر پیتل ہی کے ثابت ہوئے" جوزف مسکرایا "بہرحال یہ لو انہیں اپنے پاس رکھو۔ کل شام میرے گھر کے نمبر پر فون کرنا پھر میں بتاؤں گا کہ کل ہماری ملاقات کس جگہ مناسب ہوگی"

"بہت اچھا" نک کو مجبوراً آمادہ ہونا پڑا۔

وہ ایسٹ برج میں اپنا قیام ایک اور دن بڑھ جانے سے خوش نہیں تھا لیکن کوئی اور چارہ کار بھی نہیں تھا۔ اس نے تینوں حروف کو احتیاط سے کمبل کے ٹکڑے میں لپیٹا اور اپنی کار کی ڈکی میں فالتو ٹائر کے نیچے چھپا دیا اور پھر اپنے موٹل چلا گیا۔

●

دوسرے دن ہوٹل کے کمرے پہ دستک کی آواز سے اسکی آنکھ کھل گئی۔ ٹائم دیکھا تو نو بج رہے تھے گویا یوں بھی اٹھنے کا وقت ہو گیا تھا۔

"کون ہے؟" اس نے بلند آواز سے پوچھا۔

"ویسٹن۔ جواب آیا "دروازہ کھولو"

"کیا گرفتار کرنے آئے ہو" نک نے دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی نہیں" ویسٹن نے اندر قدم رکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بکس تھا۔

نک نے بستر پر بیٹھتے ہوئے ایک سگریٹ سلگایا۔

"پھر کیا یہ ملاقات دوستانہ ہے"

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے میٹروکس کی بلڈنگ سے وہ حروف چراتے ہیں ویسٹن اسکی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولا "یہ بالکل تمہارے ٹائپ کی چوری ہے میں چاہوں تو تمہیں اس جرم کے لئے جیل میں بند کر سکتا ہوں یہاں آتے وقت بھی مجھے تلاشی کا وارنٹ ساتھ لانے کا خیال آیا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تم اتنے احمق نہیں کہ وہ حروف اس کمرے میں چھپا کر رکھو"

"ممکن ہے" نک نے سرسری لہجہ میں کہا "مگر تم ان کے لئے اتنے پریشان کیوں ہو۔ وہ حروف چند ڈالر سے زیادہ قیمت نہیں رکھتے۔ زیادہ سے زیادہ تم مجھے ایک دو ہفتہ کی مزاد لوا سکتے ہو"

"گویا تمہیں چوری کا اقرار ہے"

"ہرگز نہیں۔ میں تو صرف ان کے کم قیمت ہونے کا ذکر کر رہا ہوں"

"میں تمہاری چوریوں کی نوعیت سے واقف ہوں نک" ویسٹن نے کہا "وہ معمولی حروف کسی شخص کے لئے بہت زیادہ قیمت کے حامل ہیں۔ اور وہ انہیں پانے کے لئے تمہیں معقول معاوضہ ادا کر رہا ہے"

"اگر تم صرف یہی کہنے آئے تھے تو میں اب معذرت چاہتا ہوں گا" نک نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا "ابھی مجھے منہ ہاتھ دھو کر ناشتہ تبدیل کرنا ہے"

"ایک بات اور بھی ہے، ویسٹن نے بکس کھولتے ہوئے کہا "مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارا ہیٹ دریا میں گر گیا تھا۔ سو چا کہ ایک دوسرا ہیٹ خرید کر تمہیں دیدیا جائے"

"بہت بہت شکریہ" نک نے مسکراتے ہوئے ہیٹ لے لیا۔

ویسٹن کے جانے کے بعد نک نے بڑی احتیاط سے ہیٹ کا جائزہ لیا مگر اس مرتبہ ہمیں کوئی مائیکروفون چھپا ہوا نہیں تھا۔ اسے اسکی توقع بھی نہیں تھی کیونکہ ویسٹن ایک ذہین پولیس افسر تھا اور ایک ہی حماقت بار بار کرنے کا عادی ہرگز نہیں تھا۔

●

موسم کافی گرم تھا۔ نک ابھی دریا کی جانب کچھ ہی دور چلا تھا کہ سنڈی کلارک سے ٹکرا بیٹھا۔

"ایک مرتبہ پھر ہیلو" نک بولا "کیا خیریں جمع کرنے نکلی ہو"

"بالکل۔ اور کیا تم بھی دوبارہ وہ حروف تلاش کرنے جا رہے ہو"

"پہلی مرتبہ ہی تمہارے اخبار نے کونسی پبلسٹی دی کہ میں پھر کوشش کروں"

"اڈیٹر صاحب نے اسے کوئی خاص اہمیت نہیں دی۔ وہ کہتے ہیں کہ بھلا ایسی معمولی چیز چرانے کی حماقت کوئی کیوں کریگا۔ ان کا خیال ہے کہ

حروف از خود ہی کسی وجہ سے دریا میں گر گئے تھے"

"اور کمپنی والوں کا ردعمل کیا ہے"

"انہیں حیرت ضرور ہے مگر کوئی خاص پریشانی نہیں۔ ظاہر ہے انہیں دوبارہ ڈھلوانے میں کچھ زیادہ خرچ نہیں ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کالج کے لڑکے کی شرارت ہو"

وہ باتیں کرتے ہوئے دریا تک پہنچ گئے تھے۔ نک کو یہ دیکھ کر عجب ہوا کہ اس کا موکل جوزف میلنگ ایک موووی کیمرہ ہاتھ میں لئے میٹروکس بلڈنگ اور دریا کی فلم کھینچ رہا ہے۔ ایک اور آدمی پل پر کھڑا ہوا تھا اور بار بار برے کی طرف رخ کر کے ہاتھ ہلا رہا تھا۔ نک نے اسے غور سے دیکھا وہ دھڑ عمر کا گنجا سا آدمی تھا اور اس نے بڑے بڑے بٹنوں والی برساتی پہن بھی تھی۔ نک نے سوچا کہ ممکن ہے وہ جوزف کی قانونی فرم کے کاروبار میں اس کا شریک میسٹر موٹا ہو۔

"دیکھ رہے ہو" سنڈی نے نک کو متوجہ کیا "کوئی شخص بلڈنگ کی فلم اتار رہا ہے"

"ایسا ہی معلوم ہوتا ہے" نک نے جواب دیا اور اس سے پہلے کہ جوزف انہیں دیکھ سکے وہ سنڈی کو دوسری طرف لے گیا۔ اگر وہ گنجا آدمی جوزف کا پارٹنر ہے تو اسکی یہاں موجودگی کیا معنی رکھتی ہے اور پھر یہ کہ اس نے ایسے گرم موسم میں برساتی کیوں پہن رکھی تھی اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اس نے بڑے اور لینسی بٹنوں والی برساتی پہن رکھی تھی جو کہ خواتین استعمال کرتی ہیں۔

●

دوسرے دن رات کو نک ویلوٹ جوزف میلنگ کے کمرہ نشست میں داخل ہوا۔ سنڈی کلارک باہر کار میں بیٹھی اسکی واپسی کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ کمرہ میں پہنچا تو جوزف اسی گنجے آدمی سے باتیں کر رہا تھا جو صبح فلم اتارتے وقت موجود تھا۔

"غالباً تم اپنی رقم لینے آئے ہو" جوزف نے نگاہ اٹھا کر نک کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال درست ہے" نک نے جواب دیا "کیا یہ تمہارا پارٹنر ہے؟" اس کا اشارہ گنجے آدمی کی جانب تھا۔

"ہاں میسٹر موٹا ہیں"

نک نے ایک مرتبہ پھر کمبل کے ٹکڑے میں لپٹے ہوئے حروف نکال کر جوزف کے سامنے رکھے۔

"یہ ہی تمہاری امانت" اس نے کہا "وعدے کے مطابق میرا معاوضہ ادا کر دو"

"فرض کرو ہم یہ کہیں کہ اب ہمیں ان حروف کی ضرورت نہیں رہی ہے تو پھر" جوزف نے پوچھا۔

"تو یہ تمہاری بدقسمتی ہوگی میں معاہدے کے مطابق مطلوبہ چیز لا کر دے چکا ہوں"

"اسے قرض دے دو" موٹا نے کہا "یہ اس کا حق ہے"

"تمہارا اسسٹنٹ ٹھیک کہہ رہا ہے" نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہم نصف رقم پر معاملہ طے نہیں کر سکتے" جوزف بولا

نک نے سرسری انداز میں تیلی کے حروف میں سے ایک حرف اٹھا لیا۔ اس نے اسی کا انتخاب کیا کیونکہ اسے اسکی صورت پسند تھی۔

"میں تمہیں ایک چھوٹی سی کہانی سناتا ہوں" اس نے اطمینان سے کہا "یہ دو ہوشیار نوسربازوں کے بارے میں ہے جنہوں نے دولت کمانے کا منصوبہ بنایا تھا"

"کیا....؟"

"ابھی بولنے کی کوشش مت کرو صرف میری بات سنو" نک نے اسے فقرہ پورا کرنے کا موقع نہیں دیا "اتفاق سے یہ نوسرباز وکیل تھے۔ انھوں نے سنا کہ ایک بہت بڑا سرمایہ کار۔ جو ممکن ہے کسی دوسری ریاست یا پھر سمندر پار کسی ملک کا باشندہ ہے۔ جس کے پاس بے شمار دولت ہے امریکہ میں کسی کاروبار میں روپیہ لگانا چاہتا ہے اور شاید اسکی خواہش یہ ہے کہ کسی الیکٹریکل کمپنی میں رقم لگائے۔ وکیل کی حیثیت سے ان دونوں کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا کہ وہ ایک فرضی کمپنی ایجاد کریں۔ جعلی کاغذات، جعلی دستاویزات اور دفتری خط و کتابت میں استعمال ہونے والی اسٹیشنری تیار کریں"

"معلوم ہوتا ہے تم خواب دیکھنے کے عادی ہو" موٹا کھڑا ہو گیا۔

"کبھی کبھی حقیقت بھی خواب معلوم ہوتی ہے" نک نے کہا "ہاں تو ان وکیلوں نے سوچا کہ وہ کسی اصلی کمپنی کا نام تو استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ اگر کسی چیز کا وجود ہو تو اسکی ملکیت کے بارے میں بڑی آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ مگر اتفاق سے ان کے شہر میں ایک جدید ترین آفس بلڈنگ موجود تھی اس بلڈنگ کا نام دیکھ کر ان کے ذہن میں ایک انوکھی تجویز آئی۔ ایسی تجویز جو ان کے منصوبے کو حقیقت کا رنگ دے سکتی تھی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اسکے نام ہی نے ان کے منصوبہ کو جنم دیا تھا۔ انھوں نے سوچا کہ وہ اس عمارت کے نام سے ایک ایسی کمپنی ایجاد کر سکتے ہیں جو حقیقی بھی ہوگی اور فرضی بھی۔ مثلاً "موٹا الیکٹرونکس"

"تم فرضی باتیں سوچنے میں بہت ماہر معلوم ہوتے ہو" جوزف

نے کہا۔ اسی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔

"بالکل نہیں،" نک نے نفی میں سر ہلایا اور اپنی بات جاری رکھی "پوری اسکیم تو انھوں نے سوچ لی مگر انھیں اس سرمایہ کار کو مطمئن کرنے کے لئے صرف کاغذی ہی نہیں ایک ٹھوس ثبوت کی بھی ضرورت تھی ٹھوس ثبوت مثلاً جیسے کوئی بلڈنگ یا کم سے کم اسکی تصویر۔ ایک فوٹو پریشہ ہو سکتا تھا کہ اسے جعلی طور پر تیار کیا گیا ہے۔ لیکن ایک جلتی پھرتی فلم کا جو تواتر پانچ چھ منٹ پردے پر نظر آئے نقلی ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ خاص طور سے اس صورت میں کہ مسٹر موٹا بذاتِ خود اس فلم میں عمارت کے سامنے موجود ہوں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انھوں نے بڑی ذہانت سے کام لیا۔ یہ چودہ منزلہ عمارت سیٹو میکس کارپوریشن کی ملکیت تھی۔ جس پر سیٹو میکس کے بڑے بڑے حروف آویزاں تھے۔ انہوں نے سوچا کہ اگر کوئی اس لفظ سے ایس۔ ای۔ ایکس نکال دے تو کیا بچے گا۔

"ایٹم" جوزف بڑبڑایا

"ایٹم۔ جسے ایک آئینہ کی مدد سے دیکھا جائے یا فلم کا مخالف رخ استعمال کیا جائے تو موٹا (MOTA) نظر آتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک مخلص شخص کی خدمات حاصل کیں اور جب اس شخص نے مطلوبہ حروف نکال دیئے تو ملڈنگ کی ایک مووی فلم تیار کر لی۔ لیکن چونکہ فلم کا پرنٹ الٹا نکالنا تھا اسلئے مسٹر موٹا نے اپنا سوٹ چھپانے کے لئے (کہ اس کے بٹنوں سے پرنٹ کے الٹا ہونے کا راز فاش ہو جاتا) برساتی استعمال کی اور چونکہ برساتی کے بٹن بھی الٹے آنے کا امکان تھا اسلئے لیڈیز استعمال کی گئی جس کے بٹن الٹی جانب ہوتے ہیں تاکہ جب منفی پرنٹ بنایا جائے تو انہیں برساتی کے بٹن بھی الٹ جائیں اور وہ مردانی برساتی نظر آئے۔ کیا اتنی داستان کافی ہے یا اور آگے سناؤں"

"خدا کے لئے اسے اکی رقم دیدو،" موٹا نے کچھ خوفزدہ آواز میں اپنے ساتھی سے کہا۔

جوزف نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی میز کی دراز سے نوٹ نکالے۔

"تم اندازے لگانے میں بھی اتنے ہی ماہر ہو جتنے چوری کرنے میں"

وہ بولا "تم سمجھ گئے کہ اب ہمیں ان حروف کی ضرورت کیوں باقی نہیں رہی۔ دراصل ہمیں پہلے بھی یہ حروف نہیں انکی عدم موجودگی درکار تھی جیسے ہی وہ اپنی جگہ سے غائب ہوئے ہم نے وہ فلم تیار کر لی۔ البتہ ایک چھوٹی سی بات کے سلسلے میں تمھارا اندازہ درست نہیں تھا۔ موٹا کارپوریشن دواؤں کا کاروبار کرتی ہے الیکٹرونک چیزوں کا نہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہمارے سرمایہ کار کو اسکی زیادہ پڑھ نہیں کہ کاروبار کی نوعیت کیا ہے۔"

"بہت خوب،" نک نے نوٹ اٹھا کر جیبوں میں بھرتے "تم لوگوں کے ساتھ کام کر کے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔" گڈ بائی"

●

گھر سے باہر نکل کر نک تیز تیز قدموں سے کار کی طرف چلا۔

"ہمارا کھیل ختم ہو چکا ہے،" اس نے قریب پہونچتے ہوئے سنڈی سے کہا "اب تم چارلی کو بلا سکتی ہو"

"کسے،" سنڈی چونکی۔

"لیفٹیننٹ چارلی ایسٹن کو،" نک نے جواب دیا "میں جانتا ہوں کہ تم اسکے لئے کام کر رہی ہو،" سنڈی نے احتجاجاً کچھ کہنا چاہا تھا کہ اسی لمحہ خود چارلی کار کی آڑ سے نکل کر سامنے آ گیا۔

"ٹھیک ہے سنڈی،" اس نے لڑکی سے کہا اور پھر نک کی طرف دیکھا "ہم تمھاری گفتگو کا ایک ایک لفظ سن چکے ہیں۔ اتنا ہی نہیں ہم جوزف سے تمہاری کل رات کی بات چیت سے بھی بے خبر نہیں ہیں جب تم پہلی مرتبہ اسے حروف دینے گئے تھے"

"میں جانتا ہوں،" نک نے کہا اور اس نے مائکروفون نکال کر لیفٹیننٹ کے ہاتھ میں دیدیا "یہ میرے کوٹ کے کالر کے نیچے چھپا ہوا تھا۔ یہ تم نے اس وقت وہاں لگایا تھا جب ریسٹورنٹ میں میرے کندھے پر۔ تجھ رکھا تھا تمھارے ساتھی نے اسی وقت ایک دوسرا مائکروفون میرے بیٹ میں چھپا دیا پھر مطمئن ہو کر تلاش ختم کر دی۔ مگر تم نے اس لڑکی کو درمیان میں لا کر ضرورت سے زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش کی اور خود اپنا راز فاش کر دیا۔ سنڈی سے ملنے کے بعد میں نے پھر اپنے کپڑوں کا جائزہ لیا اور اسطرح دوسرا مائیکروفون بھی ڈھونڈ نکالا۔

"گویا تم جانتے تھے کہ میں تمھاری گفتگو سن رہا ہوں"

"ہاں تم چاہو تو اب بھی مجھے ایک معمولی سی چوری کے جرم میں گرفتار کر سکتے ہو۔ اگر تم یہ مجھے گرفتار کیا تو وہ صرف آتما ہی کریں گے کہ تمام شہادتیں ضائع کر دیں اور خود اپنے ہاتھوں اپنا کھیل ختم کر کے کسی دوسری سونے کی مرغی کو تلاش کریں۔"

نک کچھ رک کر مسکرایا۔

"پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ مجھے پکڑنے کی صورت میں تمہیں عدالت میں یہ بھی اعتراف کرنا پڑے کہ تم نے میرے بیٹ اور کوٹ میں مائکروفون چھپ

بات یاد آئی۔

"یہ تو بتاؤ،" اس نے کھڑکی سے جھانکتے ہوئے پوچھا "تمہیں سنڈی کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟"

نک ویلوٹ نے کار کا انجن اسٹارٹ کر کے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب کو ہاتھ لگایا جس میں بیس ہزار ڈالر محفوظ تھے۔

"بڑی آسانی سے،" اس نے کار آگے بڑھاتے ہوئے جواب دیا "وہ خود کو اخبار کا رپورٹر بتا رہی تھی لیکن اس نے ایک مرتبہ بھی میرا نام نہیں پوچھا،"



غیر قانونی حرکت کی ہے،"

وہ دونوں کچھ دیر تک ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔ گرم اور خاموش تھی ٹھنڈی ہوا کا کوئی بھولا بھٹکا جھونکا کبھی نہیں آتا تھا

"دفع ہو جاؤ میرے سامنے سے،" آخر چارلی نے کہا" اور کان کھول کر سن لو کہ اگر کل کے بعد ایسٹ برج میں نظر آئے تو۔۔۔"

"بس بس آگے کہنے کی ضرورت نہیں ہے،" نک نے جلدی سے بات کاٹی "میں بڑی خوشی سے تمھاری خواہش پوری کرنے کے لئے آمادہ ہوں"

لیکن جب وہ کار میں بیٹھ چکا تو چارلی کو اچانک ایک اور

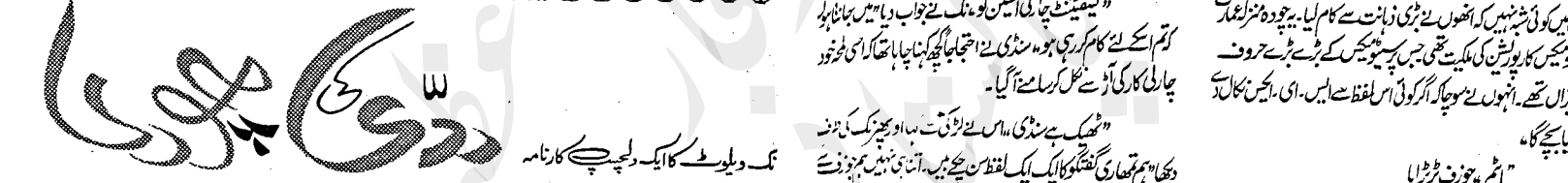

نک ویلوٹ کا ایک دلچسپ کارنامہ

نکی

تم مجھے کہیں بھی گھمانے نہیں لے جاتے۔" گلوریا نے برکی چکی لیتے ہوئے شکایتی انداز میں کہا۔ وہ اپریل کی ایک خوشگوار شام تھی۔

"تم کہاں جانا چاہتی ہو۔؟" نک نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"تم ہر وقت سفر پر رہتے ہو۔ کبھی پیرس، کبھی لندن، کبھی فلوریڈا کبھی کیلیفورنیا، کبھی لاس ویگاس، لیکن تم مجھے کبھی اپنے ساتھ نہیں لے جاتے؟"

"یاد نہیں۔ میں تمہیں جزیرہ ہوائی لے گیا تھا۔"

"لیکن وہ پچھلی گرمیوں کی بات ہے، میں اب کہیں جانا چاہتی ہوں،" دریا نے لفظ اب پر زور دیتے ہوئے کہا۔ نک ویلوٹ نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے بیئر کا گلاس میز پر رکھ دیا اور سوچنے لگا کہ شاید گلوریا ٹھیک کہتی ہے۔ میں اس پر وہ توجہ نہیں دے رہا جس کی وہ مستحق ہے۔

"بہت اچھا لیکن اس موسم میں اس مہینے میں ہم کہاں جا سکتے ہیں؟" گلوریا چند لمحے غور کرتی رہی۔ "واشنگٹن کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ہمیں یاد ہے نکی۔ ہماری پہلی ملاقات وہاں ہوئی تھی۔"

گلوریا سے اس کی پہلی ملاقات واشنگٹن میں ہوئی جہاں وہ تعطیلات منانے اپنی چچی کے پاس ٹھہری ہوئی تھی۔ یہ دس سال پرانی بات تھی اس دوران وہ ایک مرتبہ بھی گلوریا کو واشنگٹن نہیں لے گیا تھا۔ پچھلے دس سال نک نے بڑی مصروفیت میں گزارے تھے اس کے برعکس یہی دس سال گلوریا کے لئے بور گزرے تھے کیونکہ نک کی پیشہ ورانہ مصروفیات اکثر اسے دور دراز مقامات پر لے جایا کرتی تھیں اور گلوریا گھر پر تنہا بور ہوتی رہتی تھی۔ نک کے ساتھ بھی اس کی زندگی مکان اور کشتی رانی نک محدود تھی۔

"منظور ہے۔" نک نے فوری طور پر فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے آج کل فرصت بھی ہے ہم ایک ہفتے کے لئے واشنگٹن چلتے ہیں۔"

وہ پیر کی صبح واشنگٹن پہنچے۔ نک ویلوٹ نے ایئر پورٹ سے ایک گاڑی کرائے پر لی۔ اس نے شہر کے ایک نئے ہوٹل میں قیام کا فیصلہ کیا جس کا اس نے بہت شہرہ سنا تھا۔ انہوں نے ہوٹل کے رجسٹر میں اپنے نام مسٹر اور مسز نکولس ویلوٹ لکھوائے، دس سال پہلے بھی انہوں نے یہی نام استعمال کیا تھا۔ واشنگٹن کا موسم بے حد خوشگوار تھا، خوب دھوپ نکلی ہوئی تھی، وہ سامان ہوٹل میں رکھ کر فوراً ہی سیر سپاٹے کے لئے نکل گئے۔ وہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بڑی بے فکری سے جہل قدمی کر رہے تھے۔ نک نے اچانک محسوس کیا کہ گلوریا کا حسن ان دس سالوں میں کچھ اور نکھر گیا ہے، راہگیر جب پلٹ پلٹ کر گلوریا کو گھورتے تو نک کو ایک عجیب قسم کی مسرت کا احساس ہوتا۔ دوپہر کا کھانا انہوں نے ایک فرسٹ کلاس ہوٹل میں کھایا۔ شام کو جب وہ واپس اپنے ہوٹل پہنچے تو استقبالیہ کلرک نے نک ویلوٹ کی طرف ایک پیغام بڑھایا جس پر صرف ایک ٹیلیفون نمبر لکھا ہوا تھا اور نک سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ آتے ہی اس نمبر سے رابطہ قائم کرے۔

"کسی کو ہماری یہاں آمد کا کس طرح علم ہوا نکی؟" گلوریا نے پوچھا "کیا تم کسی کو بتا کر آئے تھے۔؟"

"نہیں۔" اس نے جواب دیا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔ گلوریا غسل کے لئے غسل خانے میں گھس گئی۔ دوسری طرف دو مرتبہ گھنٹی بجنے پر کسی نے ریسیور اٹھایا۔ نک نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے اُس کی تصدیق چاہی۔

"درست ہے۔" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز نے کہا۔

"آپ کس سے بات کرنا چاہتے ہیں۔؟"

"میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ میں جب ہوٹل پہنچا تو کلرک نے مجھے یہ نمبر دے کر یہاں ٹیلیفون کرنے کے لئے کہا۔"

"اوہ، اچھا آپ نک ویلوٹ بول رہے ہیں؟"

"صحیح ہے۔"

"میں سائمن ہوں۔ سام سائمن۔" مردانہ آواز نے دوستانہ لہجے میں کہا۔ "آپ نے شاید اخبارات میں میرے کالم پڑھے ہوں۔ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ میں واشنگٹن میں ہوں؟"

"میرے آدمی روزانہ تمام ہوٹل چیک کرتے ہیں اس طرح مجھے اپنے کالم کے لئے بعض اوقات بہت چونکا دینے والی خبر مل جاتی ہیں۔ آج جب انہوں نے چیکنگ کی تو نئے مسافروں کی فہرست میں آپ کا نام بھی موجود تھا۔"

"میں کوئی اہم شخصیت نہیں ہوں مسٹر سائمن اور پھر میں یہاں تعطیلات پر آیا ہوا ہوں۔"

"میرا آپ سے ملنا بہت ضروری ہے مسٹر ویلوٹ، مجھے ایک خاص کام کے لئے آپ کی خدمات حاصل کرنی ہیں۔"

"کس کام کے لئے۔"

"میرا خیال ہے اس قسم کی گفتگو ٹیلیفون پر مناسب نہیں رہے گی البتہ میں اتنا ضرور کہوں گا کہ کام ایسا ہے جس میں آپ کو مہارت حاصل ہے آپ کچھ حلقوں میں بہت مشہور ہیں مسٹر ویلوٹ۔"

نک نے غسلخانے کی طرف چور نظروں سے دیکھا۔ "بہت اچھا مسٹر سائمن۔ آپ سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے۔؟"

"کل صبح میرے آفس میں۔" اس نے نک کو اپنے دفتر کا پتہ لکھوایا۔

گلوریا جب غسل سے فارغ ہوئی تو اس نے نک ویلوٹ سے پوچھا "کون تھا نکی؟ کیا بات تھی۔؟"

"کچھ نہیں ایک جو تھا اُسے کسی طرح معلوم ہو گیا کہ میں یہاں آیا ہوں، وہ مجھ سے کاروباری گفتگو کرنا چاہتا ہے۔"

"نکی۔" گلوریا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ "ہم یہاں چھٹیاں منانے آئے ہیں۔"

"مجھے یاد ہے گلوریا۔" اس نے یقین دلاتے ہوئے کہا "کوئی خاص کام نہیں ہے بس میری لینڈ جا کر ایک صنعتی زمین دیکھنی ہے مجھے دو تین گھنٹے لگیں گے۔ تم صبح سیاحوں کی بس پکڑ لینا جو تمہیں وائٹ ہاؤس اور لیف بی آئی کی سیر کرا دے گی۔"

"تمہارے بغیر۔؟"

"اچھا تو پھر میری واپسی کا انتظار کرنا، میں جلد سے جلد واپس آنے کا وعدہ کرتا ہوں۔"

*

مشہور کالم نویس سام سائمن پستہ قد اور گنجے سر کا آدمی تھا اس کی نیلی آنکھیں بہت چمکدار اور اندر کی طرف دھنسی ہوئی تھیں۔ نک نے اخبارات میں اکثر اس کے سیاسی کالم پڑھے تھے اور بہت سی خبروں کا حوالہ بھی اس کے نام سے دیا جاتا تھا۔ حکومت کے مختلف شعبوں میں ہونے والی بدعنوانیوں کا پتا چلانا اور انہیں اپنے کالم میں اچھالنا اس کا محبوب مشغلہ تھا اس لئے حکومت کے اعلیٰ افسران اس سے خائف رہتے تھے، اس وقت وہ اپنی میز کے پیچھے کرسی میں دھنسا ہوا تھا اس کے سامنے اخباروں اور کتابوں کے ڈھیر رکھے ہوئے تھے اس کے دائیں طرف اگنی نوجوان سیکریٹری کھڑا تھا جس کے بال لمبے اور مونچھیں بہت گھنی تھیں۔

"آپ سے مل کر بڑی مسرت ہوئی مسٹر ویلوٹ۔" سائمن نے گرمجوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "یہ میرے سیکریٹری اور میرے اسسٹنٹ ہیں ان کا نام رونی آرڈن ہے۔ انہیں آپ میرا دایاں ہاتھ سمجھیں۔ میرے لئے تفتیش و تحقیق کا سارا کام یہی کرتے ہیں جب کبھی میرا موڈ لکھنے کا نہیں ہوتا تو میرا کالم بھی یہی لکھتے ہیں۔"

"آپ دونوں سے مل کر مسرت ہوئی۔" نک نے کہا "لیکن جیسا کہ میں نے فون پر کہا تھا میں یہاں تعطیلات پر آیا ہوں۔"

"ہمارا کام بہت اہم ہے مسٹر ویلوٹ۔" سائمن نے کہا۔ "اور وہ آپ کی لائن کا ہے۔"

"اس سے کیا مطلب ہے آپ کا؟"

"آپ پیشے کے اعتبار سے چور ہیں مسٹر ویلوٹ۔" رونی آرڈن نے جواب دیا۔ "اور آپ دوسرے چوروں سے ذرا مختلف بھی ہیں کیونکہ آپ خود اپنے لئے کچھ نہیں چراتے بلکہ معقول معاوضے پر دوسروں کے لئے چوری کرتے ہیں اور ہمیں ایک چیز چرانی ہے۔"

نک مسکرایا۔ "میں ہمیشہ بے قیمت چیزیں چراتا ہوں۔ میونسپلٹی کی دستاویزات یا اس قسم کی چیزیں کبھی نہیں چراتا۔"

"کیا کاغذ کی ایک تھیلی جس میں ردی بھری ہوئی ہو آپ کی نظروں میں کوئی قیمت رکھ سکتی ہے مسٹر ویلوٹ؟" سائمن نے مداخلت کرتے ہوئے پوچھا۔

نک نے سر موڑ کر سائمن کو دیکھا "کیا آپ کو ردی سے بھرا ہوا کوئی تھیلا چوری کروانا ہے؟"

"ہاں۔" سائمن نے اقرار میں گردن ہلائی۔

"میرا معاوضہ بیس ہزار ڈالر ہوتا ہے اور اس رقم سے آپ ایک ٹرک خرید کر سنوں اور ٹنوں کے حساب سے ردی ہی نہیں کوڑا کرکٹ بھی جمع کر سکتے ہیں۔ پھر میری خدمات کس لئے۔؟"

"ہماری مطلوبہ چیز بلاشبہ ردی کے کاغذات ہیں لیکن۔ لیکن انہیں حاصل کرنا ہمارے لئے ذرا مشکل ہے اور آپ کا تو یہ پیشہ ہے۔" سائمن نے جواب دیا۔

نک کو یہ جواب سُن کر کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ کوئی بھی آسان کام کے لئے کبھی کسی ماہر کی خدمات حاصل نہیں کرتا۔ "اور اس ردی کی کوئی قیمت کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔؟"

"قیمت بالکل نہیں البتہ ہمارے لئے اس کی بڑی اہمیت ہے ورنہ ہم اسے چروانے کے لئے آپ کو بیس ہزار ڈالر جیسی خطیر رقم کیوں ادا کرنے پر تیار ہوتے۔"

"اور وہ ردی صرف آپ کے لئے اہم ہے دوسروں کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی؟ میرا مطلب ہے کہ ظاہر ہے ردی میں کاغذات ہوتے ہیں، اور اگر وہ کاغذات آپ کے لئے اہم ہو سکتے ہیں خواہ انہیں بے کار سمجھ کر پھینک دیا گیا ہو تو دوسروں کے لئے بھی اہم اور قیمتی ہو سکتے ہیں۔؟"

"نہیں مسٹر ویلوٹ۔ آپ یقین کیجئے اس ردی کی دوسروں کے نزدیک کوئی قیمت کوئی اہمیت نہیں ہو سکتی۔ آرڈن ذرا انہیں کچھ تفصیلات بتا دو تاکہ ان کی تسلی ہو جائے۔"

رونی آرڈن نے کھنکار کر اس طرح گلا صاف کیا جیسے وہ طالب علموں کے سامنے لیکچر دینے جا رہا ہو۔ "اس ردی اور کوڑے کرکٹ کا تعلق دراصل جنرل نارمن اسپنگلر سے ہے جو صدر مملکت کے امور خارجہ کے مشیر ہیں۔"

"فوجی راز چرانا میری لائن سے باہر ہے۔"

"نہیں نہیں، اس ردی کا تعلق فوجی امور سے نہیں ہے بلکہ وہ خالص ذاتی نوعیت کی ردی ہوگی، جیسے پرانے بل، خطوط کے لفافے، پھل وغیرہ کے لفافے، ایک پیسٹریوں کے کاغذ اور اسی قسم کی ردی، سرکاری کاموں کی ردی تو ان کے دفتر میں موجود ہے جسے روزانہ تلف کر دیا جاتا ہے اور ہمیں جو ردی درکار ہے اسے ان کے دفتر سے نہیں ان کے گھر سے پرانا ہے۔ وہ گارڈن اسٹیشن کی چوتھی منزل پر اپنی بیوی کے ساتھ ایک اپارٹمنٹ فلیٹ میں رہتا ہے۔"

"اور وہ اپنی ردی کہاں پھینکتے ہیں۔"

"یہی تو اصل مسئلہ ہے اور اسی لئے ہمیں تمہاری ضرورت محسوس ہوئی۔ جنرل صاحب روزانہ جب تک اپنی صبح کی ڈاک نہیں دیکھ لیتے وائٹ ہاؤس نہیں جاتے۔ صبح کی ڈاک نو بجے کے قریب آجاتی ہے۔ وہ دو چار منٹ جلدی جلدی اپنی ڈاک پر نظر ڈالتے ہیں پھر چند منٹ بعد جب وہ وائٹ ہاؤس جانے کیلئے اپنے اپارٹمنٹ سے نکلتے ہیں تو ان کے ہاتھ میں ردی اور کوڑے کرکٹ سے بھرا ہوا ایک تھیلا ہوتا ہے جسے وہ لفٹ میں داخل ہونے سے پہلے آگ کی بھٹی میں ڈال دیتے ہیں جہاں وہ تمام کوڑا کرکٹ اور ردی جل کر خاکستر ہو جاتی ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا مسٹر ویلوٹ۔ آج کل ہر نئی عمارت میں کوڑے کرکٹ سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس قسم کی بھٹیاں لگائی جاتی ہیں تاکہ کوڑا کرکٹ جمع نہ ہو اور فوری طور پر اس سے نجات بھی مل جائے۔ پھر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر سیدھے اپنے دفتر یعنی قصر صدارت وائٹ ہاؤس چلے جاتے ہیں جہاں وہ ساڑھے نو بجے پہنچتے ہیں۔"

"اچھا تو یہ مسئلہ ہے جنرل صاحب ردی سے بھرا ہوا تھیلا کوڑے کی بھٹی میں پھینک دیتے ہیں۔"

"جی ہاں، اس کے ساتھ یہ مسئلہ بھی ہے کہ جنرل صاحب کو اس بات کا پتا بھی نہیں چلنا چاہیئے کہ ان کی پھینکی ہوئی ردی میں کوئی دلچسپی لے رہا ہے یا اسے چرایا گیا ہے اس لئے ردی کا وہ تھیلا اُن سے زبردستی بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔" آرڈن نے کہا۔

"بہت خوب۔ آپ کس دن کی ردی چروانا چاہتے ہیں؟" نک نے پوچھا۔

"اس کے بارے میں ہم یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔" کالم نویس سائمن نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ "فی الحال یہ سمجھ لیں کہ ہمیں پورے ایک ہفتے کی ردی کی ضرورت پڑے گی۔ درمیان میں کوئی ناغہ نہیں ہونا چاہیئے۔"

"تو پھر اس کے لئے آپ کو بیس ہزار ڈالر سے زائد رقم ادا کرنی ہوگی کیونکہ مجھے ایک مرتبہ سے زائد آپ کی مطلوبہ چیز چوری کرنی ہوگی۔"

سائمن چند لمحے سوچتا رہا۔ "میں آپ کو زائد رقم بھی ادا کر سکتا

ہوں مسٹر ویلوٹ، بشرطیکہ آپ مجھے میری مطلوبہ چیز مہیا کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔ میرا خیال ہے کہ بیس ہزار ڈالر پہلے دو روز کے لئے کافی رہیں گے اگر ان دو دنوں کی رَدّی میں مجھے اپنی مطلوبہ چیز نہیں ملی تو آپ کو تیسرے چوتھے روز بھی رَدّی چُرانی پڑے گی جس کے لئے میں زائد رقم ادا کرنے پر تیار ہوں۔"

"منظور ہے۔" نک نے کہا اور واپسی کے لئے کھڑا ہوگیا۔ "مجھے اپنا کام غالباً کل ہی سے شروع کرنا ہوگا۔؟"

"ہاں مسٹر ویلوٹ۔"

"آپ نے اس عمارت کا حفاظتی انتظام ضرور دیکھا ہوگا، کیا وہ بہت سخت ہے؟"

"نہیں۔ بس ایک مرتبہ آپ عمارت کے چوکیدار کے سامنے سے ہوتے ہوئے اندر داخل ہوجائیں، اندر کسی قسم کا کوئی حفاظتی انتظام نہیں ہے۔"

"بس تو کل صبح دس بجے کے قریب میں آپ کی مطلوبہ چیز کے ساتھ واپس یہاں آؤں گا۔" نک نے کہا اور مصافحہ کرکے باہر نکل گیا۔

*

نک کے لئے اصل مسئلہ گلوریا تھی۔ اس نے کبھی اپنی مہمات میں گلوریا کو شریک نہیں کیا تھا اس بیچاری کو تو اس نے کبھی اپنے اصل پیشے کی ہوا بھی نہیں لگنے دی تھی، اب مسئلہ مسلسل دو روز تک گلوریا کو تنہا ہوٹل میں چھوڑ کر جانے کا تھا۔

دوسری صبح نک ویلوٹ بہت جلد بیدار ہوگیا، اس نے کوشش کی کہ وہ کمرے کی روشنی جلائے بغیر اندھیرے میں لباس تبدیل کرکے چپکے سے کمرے سے غائب ہوجائے واپسی پر گلوریا اس پر بگڑے گی لیکن وہ اسے منالے گا۔

"یہ اس وقت کہاں جارہے ہو نک؟" اُسے گلوریا کی آواز سنائی دی وہ لباس تبدیل کرتے کرتے رُک گیا۔

"بس ذرا کاروباری سلسلہ ہے، میں دس بجے سے پہلے ہی واپس آجاؤں گا۔"

"نک۔ تم پھر بھول گئے ہم چھٹیوں پر ہیں۔"

"مجھے یاد ہے میری جان، لیکن اگر چھٹیوں کے ساتھ کچھ کمائی بھی ہوجائے تو کیا حرج ہے۔"

گلوریا بستر پر اوندھی ہوگئی اس نے اپنا خوبصورت چہرہ تکیے میں چھپالیا۔ نک نے ایک گہرا سانس لیا اور جلدی جلدی لباس تبدیل کرکے ہوٹل سے باہر آگیا۔

وہ آٹھ بجنے سے پہلے ہی جنرل نارمن کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا، جو دریا کے کنارے سات منزلہ عمارت تھی اس کا ہر فلیٹ بڑا اور مہنگا تھا جس میں ہر قسم کی سہولتیں موجود تھیں۔

نک پچھلے روز ہی سائمن اور اس کے اسسٹنٹ سے ملاقات کے بعد اس عمارت کا باہر سے معائنہ کرچکا تھا۔ اس عمارت کے کئی دروازے تھے۔ ایک داخلی دروازہ جہاں ہر وقت ایک چوکیدار کھڑا رہتا تھا۔ ایک بجلی دروازہ جولائر مین کے لئے مخصوص تھا اور مزید دو دروازے جن میں داخل ہونے کیلئے چابی کی ضرورت تھی جو صرف عمارت میں مقیم کرایہ داروں کے پاس رہتی ہے اس نے یہ اندازہ تو لگا ہی لیا تھا کہ وہ چوکیدار کو بے وقوف بنا کر داخلی دروازے سے صرف ایک بار ہی اندر گھس سکتا ہے اور دوسرے دروازوں کے لئے اُسے چابی کی ضرورت ہوگی۔ اس نے پہلی بار داخلی دروازے ہی سے اندر گھسنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اس کے لئے اُس کے ذہن میں ایک منصوبہ بھی آگیا تھا جس کی تیاری کرتے ہوئے اس نے بازار سے کئی چیزیں خریدی تھیں ان میں ایک جوڑا سفید پتلون سفید قمیض اور جیکٹ کا تھا جو عام طور پر دودھ والے پہنتے ہیں۔ اس نے بازار سے تاروں کی بنی ہوئی ایک ایسی باسکٹ بھی خریدی تھی جس میں دودھ والے دودھ کی بوتلیں رکھتے ہیں، اس نے دودھ سے بھری ہوئی بوتلیں بھی خریدی تھیں اور یہ تمام سامان گلوریا کی نظریں بچا کر گاڑی کی ڈکی میں چھپایا تھا۔ نک ویلوٹ کو اس بات کا اچھی طرح تجربہ تھا کہ اس قسم کی عمارتوں میں بلا اجازت صرف دودھ والے اور اخبار ڈالنے والے لڑکے ہی داخل ہوسکتے ہیں، چونکہ اس کی عمر زیادہ تھی اس لئے وہ اخبار ڈالنے والے لڑکے کا بھیس نہیں بدل سکتا تھا اس لئے اس نے دودھ والا بننے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس نے گاڑی ایک مناسب جگہ کھڑی کی اور لباس تبدیل کیا، پھر اس نے دودھ کی بوتلیں تار کی باسکٹ میں ڈالیں اور عمارت کے ملازموں والے دروازے سے اندر داخل ہوا۔ چند قدم چلنے کے بعد اسے ایک اور دروازے کا سامنا کرنا پڑا جو مقفل تھا۔ اس نے اطلاعی گھنٹی بجائی۔ چند لمحوں بعد عمارت کے منتظم نے دروازہ کھولا تھا۔

"کیا بات ہے؟"

"دودھ والا صاحب۔" نک نے جواب دیا۔

"ایڈی کہاں گیا؟"

"ایڈی بعد میں آئے گا وہ چھٹی پر جارہا ہے اور میں آج سے اس کی جگہ سنبھالنے کی تربیت حاصل کررہا ہوں، وہ بعد میں اگر میرے کام کی چیکنگ کریگا۔"

منتظم نے زیرِلب کچھ بڑبڑاتے ہوئے دروازہ پورا کھول دیا اور نک دودھ کی بوتلوں سے بھری ہوئی باسکٹ سنبھالے اندر داخل ہوا، اس نے پہلی منزل پر جلدی جلدی چند دروازوں کے سامنے دودھ کی ایک ایک بوتل رکھ دی، پھر وہ کوڑے کرکٹ کی بھٹی کی طرف متوجہ ہوا جو عمارت کے درمیان میں واقع تھی، جس جگہ راہداری کے دونوں سرے ایک دوسرے سے ملتے تھے وہاں ایک بڑی سی الماری بنی ہوئی تھی۔ نک الماری کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا، اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کرلیا۔ الماری کے اندر جگہ بہت تنگ تھی بس ایک آدمی آرام سے کھڑا ہوسکتا تھا۔ اسے اپنے سامنے دیوار میں لگا ہوا ایک چھوٹا سا دروازہ نظر آیا جو براہِ راست بھٹی کی چمنی میں کھلتا تھا۔ نک نے دروازہ کھولا اور نیچے بھٹی کی طرف جھانک کر دیکھا، اسے نیچے آگ کی لپٹیں اٹھتی ہوئی نظر آئیں، گیس جلنے کی بو اس کی ناک میں گھسنے لگی۔ اس نے دروازہ بند کردیا اور الماری کا دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ عمارت کی ہر منزل پر کوڑا پھینکنے کا یہی انتظام تھا۔ جب وہ دودھ کی بوتلیں رکھتا ہوا تیسری منزل پر پہنچا تو ساڑھے آٹھ بج رہے تھے۔!

*

جب نو بجے کے قریب جنرل نارمن لفٹ کا دروازہ کھول کر گراؤنڈ فلور پر اپنی ڈاک لینے اترا تو نک وہاں پہلے ہی سے موجود تھا۔ اس نے جنرل نارمن کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن وہ اس کی فوجی چال ڈھال کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ جنرل نارمن کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ دوسرے جرنیلوں کی طرح جنرل نارمن بھی فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد وہائٹ ہاؤس کے عملے میں شامل ہوگیا تھا۔ جہاں وہ آج کل صدرِ مملکت کا امورِ خارجہ کا مشیر تھا۔ نک کے قریب سے گزرتے ہوئے جنرل نے مسکراتے ہوئے اس پر نظر ڈالی، پھر وہ اپنی ڈاک لے کر واپس لفٹ میں اوپر جانے کے لئے سوار ہوگیا۔

نک فوراً دوسری لفٹ میں سوار ہوگیا۔ اسے معلوم تھا کہ جنرل چوتھی منزل پر لفٹ سے اترے گا لیکن وہ خود تیسری منزل پر اترا۔ اس نے فوراً ہی راہداری میں نصب الماری کا دروازہ کھول کر اندر کسی کے نہ ہونے کا اطمینان کیا پھر وہ تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں طے کرتا ہوا چوتھی منزل پر پہنچا۔ اسے اطمینان تھا کہ سیڑھیوں پر کوئی نہیں آئے گا کیونکہ اس قسم کی عمارتوں کے مکین لفٹ کے ذریعے نیچے اترتے اور اوپر جانے کے عادی ہوتے ہیں اور صرف بحالتِ مجبوری بجلی وغیرہ فیل ہونے کی صورت میں سیڑھیاں استعمال کرتے ہیں۔ چوتھی منزل کا دروازہ کھول کر وہ جنرل نارمن کے فلیٹ پر نظریں جما کر کھڑا ہوگیا۔ اُسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ چند منٹ بعد اسے فلیٹ کا دروازہ کھلتا ہوا نظر آیا۔ نک فوراً دروازے کی اوٹ میں ہوگیا اور دروازے کی درز سے آنکھ لگا کر جنرل کو دیکھنے لگا، جس کے ہاتھ میں کاغذ کا ایک تھیلا تھا۔ اس نے دیکھا کہ دروازے میں کھڑی بیوی سے جنرل کہہ رہا تھا۔ جو نہ صرف خوبصورت تھی بلکہ عمر میں جنرل سے بیس سال کم نظر آتی تھی۔

"میں آج رات دیر سے آؤں گا ڈیئر۔" جنرل نے اپنی بیوی سے کہا۔

"رات کے کھانے پر میرا انتظار مت کرنا۔"

"یہ میرے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے ڈارلنگ۔" جنرل کی بیوی نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا اور جنرل راہداری کے آخری سرے کی طرف بڑھنے لگا۔

نک ویلوٹ نے آہستگی سے دروازہ بند کیا اور بلا آواز سیڑھیاں پھلانگتا ہوا واپس تیسری منزل پر آیا اس نے جلدی سے راہداری کے دونوں سمت نظر ڈالی اور پھر الماری کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اپنے پیچھے الماری کا دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے دیوار میں بنے ہوئے اس چھوٹے سے دروازے کو کھولا جو براہِ راست بھٹی کی چمنی میں کھلتا تھا۔ اس کے پاس وقت بہت کم تھا اسے اوپری منزل میں چمنی کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ ایک لمحے انتظار کرنے کے بعد نک نے تاروں سے بنی ہوئی باسکٹ جس میں دودھ کی بوتلیں رکھی جاتی ہیں اپنے دروازے کے اندر اس طرح گھسا دی کہ اس نے بھٹی کی مخروطی گول چمنی کو بند کردیا۔ دوسرے لمحے جنرل نارمن کا پھینکا ہوا کاغذ کا تھیلا اس کی باسکٹ میں گرا، نک سانس روکے اوپر سے آنے والی آوازوں پر کان لگائے ہوئے تھا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ جنرل تھیلا پھینکنے کے بعد کیا بھٹی کی تہہ میں اس کے گرنے کی آواز سننے کے لئے ٹھہرتا ہے یا تھیلا پھینک کر فوراً چمنی کا دروازہ بند کرکے لفٹ کی طرف چلا جاتا ہے جو عام طور پر لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ جنرل نے تھیلے کے گرنے کی آواز سننے کی زحمت نہیں کی۔ وہ کاغذ کا تھیلا پھینک کر چمنی کا دروازہ بند کرکے الماری سے باہر نکلا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ نک نے اطمینان کا گہرا سانس لیا اور باسکٹ باہر کھینچ کر چمنی کا دروازہ بند کردیا۔ اس کے پاس وقت بہت کم تھا۔ اس نے جلدی سے اپنا سفید کوٹ اتارا اور ردّی کا تھیلا اس کے اندر اس طرح پھینکا کہ دور سے وہ کوٹ لانڈری کا تھیلا نظر آنے لگا۔ دودھ کی بوتلوں سے وہ پہلے ہی نجات حاصل کرچکا تھا اس نے تاروں سے بنی ہوئی باسکٹ وہیں الماری میں اخباروں کے ڈھیر پر پھینک دی جس کی اسے دوسرے روز بھی ضرورت پڑنی تھی اور الماری کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ سفید قمیض اور سفید پتلون میں اب وہ اسی عمارت کا مکین نظر آرہا تھا۔ عمارت سے باہر نکلتے ہوئے وہ یہ سوچ رہا تھا کہ کل وہ دودھ والے کا بھیس نہیں بدل سکے گا کیونکہ اس میں پکڑے جانے کا خطرہ ہوسکتا ہے۔ آج جب اصل دودھ والا آئیگا تو عمارت کے منتظم پر اس کا جھوٹ کھل جائے گا اور وہ دوسری بار اسے جھانسا نہیں دے سکے گا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ اسے کل دوبارہ آنا ہی نہ پڑے۔ سائمن کو جس چیز کی تلاش تھی وہ اسے آج ہی کی رَدّی میں مل جائے۔

*

اس کی آخری اُمید پوری نہیں ہوئی۔ سائمن کی مطلوبہ چیز رَدّی کے اس تھیلے میں نہیں تھی۔ سائمن اور روبی آرڈن نے احتیاط سے تھیلے کی

تمام چیزیں میز پر پھیلا دیں۔ اس میں سے بیئر کے دو ڈبے، شراب کی ایک خالی بوتل، ڈاک کے خالی لفافے جن پر جنرل نارمن کا پتہ لکھا ہوا تھا، خریداری کی ایک فہرست، ڈاک سے آنے والے چند اشتہارات، سگریٹ کے بجھے ہوئے ٹکڑے اور اسی قسم کی چند اور چیزیں برآمد ہوئیں۔ ان پر ایک نظر ڈالتے ہی کالم نویس اور اس کے اسسٹنٹ کے چہرے مایوسی سے لٹک گئے۔

"ٹھیک ہے مسٹر ویلوٹ۔" سائمن نے کہا۔ "ہمیں پہلے ہی روز کامیابی کی اُمید نہیں تھی لیکن اگر آج ہی ہمیں اپنی مطلوبہ چیز مل جاتی تو بہت اچھا ہوتا۔"

"کل پھر مجھے ردّی کا تھیلا حاصل کرنا ہوگا۔" نک نے پوچھا۔

"ہاں ممکن ہے کل ہمیں مایوسی نہ ہو۔"

"اگر آپ مجھے یہ بتلا دیں کہ آپ کو کس چیز کی تلاش ہے تو میں وہ چیز آپ کو جنرل کے فلیٹ سے حاصل کر کے لا دوں گا۔"

"نہیں۔"

"بہت اچھا، لیکن اگر کل بھی آپ کو تھیلے میں سے اپنی مطلوبہ چیز نہیں ملی تو پھر میں پہلے اپنے معاوضے میں اضافے پر گفتگو کروں گا۔"

اُس روز نک ویلوٹ شام کے وقت گلوریا کے ہمراہ ہاؤٹ ڈان کی سیر کر رہا تھا۔

"نکی۔" گلوریا نے اچانک اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "تم کیا سوچ رہے ہو۔؟"

"تم جارج واشنگٹن کا مکان دیکھ رہی ہو۔؟"

گلوریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ جارج واشنگٹن کے زمانے میں زندگی کس قدر سادہ اور آسان تھی۔"

"زندگی تو چند سال پہلے بھی قدرے آسان اور سادہ تھی۔"

(وہ مجھے معلوم ہے۔ بات یہ ہے کہ آج کل دنیا بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے اور ہم اتنی تیزی سے تبدیل نہیں ہو رہے اس لئے ہمیں زندگی کے کٹھن ہونے کا احساس ہوتا ہے، بس یوں سمجھ لو کہ وقت ایک راکٹ کی طرح ہے جو بڑی تیزی سے ہماری طرف آ رہا ہے اور ہم ٹھوس دیوار کی مانند ہیں اس لئے جب وقت کا راکٹ ہم سے ٹکراتا ہے تو ہماری بنیادیں ہل جاتی ہیں۔")

گلوریا نے نک کا ہاتھ پکڑ لیا۔ "نکی۔"

"کیا ہے۔؟"

"میں تمہیں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔" اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔ "میرا خیال ہے کہ میں برسوں سے تمہارے راز سے واقف ہوں۔"

"وہ کیسے۔؟" نک نے چند لمحوں بعد پوچھا۔

"اس کا اندازہ میں نے بہت سی باتوں سے لگایا۔" گلوریا نے جواب دیا "پہلی بات تو تمہارے بے شمار سفر ہیں، تمہیں اچانک ہی کسی بے سفر پر جانا پڑتا ہے۔ پھر تم نے کتنی بار مجھے اپنے گھر کے کسی محفوظ مقام پر جانے کی ہدایت کی، کیونکہ کچھ لوگ تمہیں ہلاک کرنے کے چکر میں تھے پھر ایک مرتبہ چند روز کے لئے تمہیں اغوا کیا گیا۔ تم نے اپنی مصروفیات اور آمدنی کے لئے میرے سامنے جو عذر پیش کئے میں ان سے بے وقوف نہیں بنی۔ تمہارے ساتھ رہتے ہوئے مجھے دس سال ہو گئے ہیں نکی۔ یہ عرصہ کسی مرد کو پڑھنے کے لئے بہت کافی ہوتا ہے!"

"مجھے خوشی ہے گلوریا، اب مجھے تمہارے سامنے جھوٹ نہیں بولنا پڑے گا۔"

"کیا تم کل صبح پھر کہیں جاؤ گے۔؟"

"ہاں۔ کچھ دیر کے لئے۔" نک نے جواب دیا۔

گلوریا نے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر دی۔ "نکی ذرا محتاط رہنا۔"

اُس رات وہ گلوریا کو واشنگٹن کے سب سے مہنگے ہوٹل میں لے گیا اور کھانے کے دوران نک کا پیشہ زیرِ بحث نہیں آیا۔

❖

دوسرے روز نک ویلوٹ ہاتھ میں ایک چابی تھامے عمارت کے ایک مقفل دروازے کے سامنے بالکل تیار کھڑا تھا۔ جیسے ہی اس نے اندر کی طرف قفل میں چابی گھومنے کی آواز سنی وہ ہاتھ میں چابی لئے قفل کی طرف جھکا جیسے وہ اپنی چابی سے دروازہ کھولنا چاہتا ہو۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور اندر سے ایک درمیانی عمر کا وکیل نما آدمی برآمد ہوا جس کے ایک ہاتھ میں بریف کیس تھا۔ وہ نک کو دیکھ کر مسکرایا اس نے پیچھے ہٹ کر اس کے اندر داخل ہونے کے لئے راستہ چھوڑ دیا۔ نک نے چابی والا ہاتھ سلیوٹ مارنے کے انداز میں اٹھایا اور اندر داخل ہو گیا۔ وکیل نما آدمی مسکراتا ہوا باہر چلا گیا۔ نک نے چابی جیب میں ڈال لی۔ وہ ہوٹل کے کمرے کی چابی تھی۔

تیسری منزل کی الماری سے تاروں کی بنی ہوئی باسکٹ اخباروں کی ردّی کے ساتھ غائب ہو گئی تھی۔ نک کو اس کی گمشدگی کی اتنی پروا بھی نہیں تھی وہ پچھلے روز کی طرح سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے چوتھی منزل پر پہنچا اور چوتھی منزل کا دروازہ ذرا سا کھول کر جنرل نارمن کے فلیٹ کے دروازے کو دیکھنے لگا۔ نوبج

چکے تھے۔

چند منٹ بعد اندر سے جنرل برآمد ہوا۔ حسبِ معمول ہاتھ میں کاغذ کا تھیلا لئے الماری کی طرف بڑھا تاکہ ردّی کا تھیلا ٹھنڈی کی چمنی میں ڈال سکے۔ نک تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا تیسری منزل پر واپس آیا۔ اس نے جلدی سے الماری کا دروازہ کھولا اور پھر چمنی میں نصب دروازہ کھولا۔ آج اس نے باسکٹ کی جگہ دروازے کے اندر اپنے دونوں ہاتھ گھسا دیئے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اوپر کی طرف پھیلاتے ہوئے جنرل کے تھیلا پھینکنے کا انتظار کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کے ہاتھوں میں ایک تھیلا گرا جسے اس نے فوراً مضبوطی سے تھام لیا۔

❖

اس روز کالم نویس اپنے دفتر میں تنہا تھا اس کا اسسٹنٹ کسی کام سے کہیں چلا گیا تھا۔ اس روز بھی تھیلے میں سے برآمد ہونے والا سامان تقریباً پچھلے روز جیسا تھا۔ بیئر کے دو خالی ڈبے، خشک دودھ کا ایک ڈبہ، براؤن کاغذ کے چند ٹکڑے، مڑے جاتے ہوئے چند پھول، ڈاک کا استعمال شدہ ایک لفافہ جو جنرل کے کسی رشتے دار نے اسے بھیجا تھا، چند پکین وغیرہ۔

سائمن نے مایوسی سے نفی میں سر ہلا دیا۔ "کل ہمیں پھر قسمت آزمائی کرنی ہوگی۔"

نک نے ایک گہرا سانس لیا۔ "کل کے لئے آپ کو مزید دس ہزار ڈالر ادا کرنے ہوں گے۔ خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔"

"دس ہزار ڈالر۔" سائمن نے گال کھجاتے ہوئے کہا۔ "یہ کافی بڑی رقم ہے میں بیس ہزار پہلے ہی ادا کر چکا ہوں۔"

"ٹھیک ہے لیکن آپ کو جس چیز کی تلاش ہے وہ آپ کے لئے میرے معاوضہ سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔"

"ہاں شاید۔ چلو ایک روز اور سہی۔"

"کیا اب بھی آپ مجھے یہ نہیں بتائیں گے کہ آپ کو کس چیز کی تلاش ہے۔؟"

"نہیں ابھی نہیں۔ جب وہ چیز مل جائے گی تو تمہیں پتا چل جائے گا۔"

"میرا خیال ہے کہ وہ چیز جنرل کی ڈاک ہے۔ کوئی ایسی چیز جو اسے ڈاک کے ذریعے ملنے والی ہے یا آپ کو اُمید ہے کہ اسے ڈاک کے ذریعے ملے گی۔؟" نک نے اس مسئلے پر بہت غور کیا تھا اور وہ اسی نتیجے پر پہنچا تھا کہ اگر وہ چیز جنرل کے فلیٹ میں ہوتی تو سائمن اسے حاصل کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار نہیں کرتا اور اسے پہلی ہی بار وہ چیز جنرل کے مکان سے حاصل کرنے کا حکم دیتا۔ چونکہ وہ چیز فلیٹ میں موجود نہیں تھی اور سائمن اس سے روزانہ ہی ردّی کا تھیلا چروانا چاہتا تھا۔ یہاں تک کہ اسے تھیلے میں سے اپنی مطلوبہ چیز مل جائے اس کا ایک ہی مطلب ہو سکتا تھا کہ اس چیز کا تعلق اس ڈاک سے تھا جسے روزانہ نوبجے جنرل نیچے لینے آتا تھا۔

"آپ بہت ذہین ہیں مسٹر ویلوٹ۔" سائمن نے تعریفی انداز میں کہا۔

"اگر وہ چیز اتنی اہم ہے تو جنرل اسے ردّی کے تھیلے میں کیوں ڈالنے لگا؟"

"ہمیں صرف ایک لفافے کی تلاش ہے جب وہ ہاتھ آئے گا تو جنرل اپنی عادت کے مطابق تحریر اپنے پاس رکھ لے گا اور لفافہ ردّی کے تھیلے میں ڈال کر بھٹی میں پھینک دے گا۔"

"سمجھا۔!"

"چونکہ تم نے ہماری مطلوبہ چیز کا اندازہ لگا لیا ہے ویلوٹ اس لئے تمہیں مزید کچھ بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ کام دراصل میرے سیکریٹری آرڈن کا ہے اس نے پہلے اس معاملے کی کھوج لگائی تھی۔ تم نے کارٹر میلون کا نام سنا ہے۔؟"

"کس نے نہیں سنا؛ کارٹر میلون واٹر گیٹ اسکینڈل میں ملوث ایک کردار ہے جو چھ مہینے پہلے ضمانت پر رہا ہوا اور فوراً ہی اپنے بیوی بچوں اور گھر بار کو چھوڑ کر کہیں فرار ہو گیا۔ پولیس کو واٹر گیٹ اسکینڈل میں اس کی بڑی شدت سے تلاش ہے۔ چھ ماہ کی کوششوں کے باوجود وہ اب تک گرفتار نہیں کیا جا سکا۔"

"ٹھیک ہے تمہیں شاید یہ بھی علم ہو کہ چند لوگوں نے اس قسم کے اشارے دیئے ہیں کہ کارٹر میلون کے فرار میں واٹ ہاؤس کا بھی ہاتھ ہے اور میرا خیال ہے کہ میں اب بہت جلد یہ بات ثابت کر دوں گا۔"

"آپ کا اشارہ پریزیڈنٹ کی طرف ہے کیا۔؟"

"نہیں۔ پریزیڈنٹ تو نہیں البتہ اس معاملے میں جنرل نارمن ضرور ملوث ہے جو صدر مملکت کا امورِ خارجہ کا مشیر ہے میرے سیکریٹری کو یہ معلوم ہوا ہے کہ جنرل کا ڈاک کے ذریعے براہ راست کارٹر میلون سے رابطہ قائم ہے اور میلون ہر ہفتے جنرل کو خط کے ذریعے اپنی خیریت کی اطلاع دیتا ہے ظاہر ہے اس قسم کے خطوط واٹ ہاؤس کے پتے پر نہیں بھیجے جا سکتے اس لئے میلون اپنے خطوط جنرل کے مکان پر بھیجتا ہے۔ اگر کسی طرح ہمیں اس کا بھیجا ہوا خالی لفافہ مل جاتے تو اس پر میلون کا پتہ بھی درج ہوگا جس سے نہ صرف ہم فوراً میلون

کوتلاش کرلیں گے بلکہ اس لفافے کے ذریعے ہم یہ ثابت کردیں گے کہ اس کے فرار اور گمشدگی میں جنرل نارمن کا ہاتھ تھا۔ یہ خبر ایک دھماکے کی طرح وائٹ ہاؤس کو ہلا دے گی اور صدر مملکت کو جنرل نارمن سے استعفیٰ طلب کرنا پڑے گا۔"

نک ویلوٹ چند لمحے کسی سوچ میں ڈوبا رہا۔

"بہت اچھا مسٹر سائمن کل پھر تھیلے کے ساتھ آپ سے ملاقات ہوگی۔"

❊❊❊

گلوریا نے بستر پر کروٹ بدلتے ہوئے کہا: "کیا وقت ہوا ہے نکی؟"

"پونے سات۔"

"آج صبح بھی تمہیں جانا ہے۔؟"

"ہاں ممکن ہے آج میں یہ معاملہ ختم کردوں۔"

اس مرتبہ بھی نک نے اندر داخل ہونے کے لئے پچھلے روز والی ترکیب استعمال کی وہ ہوٹل کے کمرے کی چابی لے کر مقفل دروازے کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ حسب معمول ٹھیک نو بجے جنرل نارمن نے نیچے ہال میں سے اپنی ڈاک جمع کی حسب معمول وہ چوتھی منزل کی سیڑھی سے جنرل کے باہر آنے کا انتظار کرتا رہا پھر وہ بھاگتا ہوا تیسری منزل پر پہنچا اور پچھلے روز کی طرح اس نے ردّی کا تھیلا دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیا۔ وہ چپنی میں سے تھیلا نکال ہی رہا تھا کہ اس کے پیچھے الماری کا دروازہ کھلا اور ایک عورت نے اندر جھانک کر دیکھا۔ وہ اسے اندر دیکھ کر بُری طرح چونک گئی: "اوہ۔"

"ہم۔" نک نے سیدھا کھڑا ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھوں میں ردّی کا تھیلا تھا "معلوم ہوتا ہے بھٹی کی چمنی میں کچھ پھنس گیا ہے ہمیں عمارت کے منتظم کو اس معاملہ کی اطلاع دینی چاہیئے۔"

عورت چند لمحے مشکوک نظروں سے اسے دیکھتی رہی: "چمنی بند ہوگئی ہے؟ اسے جھاڑو سے صاف کیا جاسکتا ہے۔"

"نہیں۔ وہ کافی نیچے سے بند ہوئی ہے اور یہ ہمارا کام نہیں ہے۔" نک نے الماری سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"آپ کون ہیں؟ — کیا آپ اسی منزل پر رہتے ہیں۔؟"

"ہاں۔ آخری فلیٹ میں۔" نک نے زیرلب کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"کون سا فلیٹ۔؟" عورت نے مڑ کر پوچھا لیکن نک نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی وہ سر جھکائے تیز تیز قدموں سے آگے بڑھتا رہا۔ اداری میں ایک جگہ مڑ کر وہ عمارت کے دوسرے حصے کی سیڑھیوں سے نیچے اترا۔

سام سائمن نے اس روز کی ردّی پر نظریں ڈال کر بڑی افسردگی سے سر ہلایا: "آج بھی نہیں۔"

نک نے ایک لفافے کی طرف اس کی توجہ مبذول کرائی: "اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔؟"

"یہ خط جنرل کے بھائی نے اسے لکھا ہے۔"

"ہم اپنی تلاش ختم کردیں۔" نک نے رونی آرڈن کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"اب اس موقعے پر تلاش ختم کرنے سے کیا فائدہ۔ ہم تمہیں اب تک تیس ہزار ڈالر دے چکے ہیں۔" آرڈن نے اپنی مونچھیں مروڑتے ہوئے کہا۔

"آرڈن کا خیال صحیح ہے۔" کالم نویس سائمن نے کہا: "ہمیں اپنی تلاش جاری رکھنی ہوگی۔"

"کل ہفتہ ہے جنرل کی چھٹی ہوگی۔ وہ کل دفتر نہیں جائے گا۔ اس لئے ممکن ہے وہ ردّی کا تھیلا بھی بھٹی میں نہ پھینکے۔" نک ویلوٹ نے رائے زنی کرتے ہوئے کہا۔

سائمن نے نفی میں سر ہلایا: "نہیں۔ آج کل پریزیڈنٹ وائٹ ہاؤس میں موجود ہیں اس لئے جنرل آج بھی دفتر آئے گا۔ اس کے معمول میں کوئی تبدیلی نہیں آتے گی۔"

"بہت اچھا۔ کل کے مزید پانچ ہزار ڈالر ادا کرنے ہوں گے۔"

"کچھ تو خیال کرو دوست۔ ہم تمہیں تیس ہزار ڈالر دے چکے ہیں اور ہمیں اب تک اپنی مطلوبہ چیز نہیں ملی ہے۔"

"میں آپکو تین تھیلے دے چکا ہوں جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا میرا کام یہاں ختم ہوجاتا ہے پھر بھی میں آپ کے ساتھ آخر تک کروں گا میں کل ایک مرتبہ پھر کوشش کروں گا۔ اگر کل بھی آپ کا مطلوبہ لفافہ نہیں ملا تو میں آپ سے مزید کوئی رقم نہیں لوں گا اور اگر کل آپ کو وہ لفافہ مل گیا تو آپ کو مجھے مزید پانچ ہزار ڈالر ادا کرنے ہوں گے۔"

"مجھے منظور ہے۔" سائمن نے کہا اور گرمجوشی سے نک سے مصافحہ کیا۔

❊❊❊

ہفتے والے روز نک ویلوٹ کو شروع ہی سے دشواری کا

سامنا کرنا پڑا۔ وہ اس روز چابی والی ترکیب استعمال نہیں کرسکتا تھا کیونکہ ہفتے کی وجہ سے عام تعطیل تھی اور چھٹی والے دن لوگ عام طور پر بہت دیر تک سوتے رہتے ہیں۔ یہ امر یقینی نہیں تھا کہ عمارت کا کوئی کرائے دار نو بجے سے پہلے باہر نکلے۔ یہ بھی ممکن تھا کہ عمارت سے باہر آنے والا پہلا فرد خود جنرل نارمن ہی ہو۔ وہ پریشانی کے عالم میں عمارت کے باہر چہل قدمی کرتے ہوئے کسی ترکیب پر غور کر رہا تھا کہ اچانک اسے ڈاک کا خیال آیا۔ وہ عمارت کے صدر دروازے کی طرف آیا۔ نو بجنے میں دس منٹ باقی تھے کہ صدر دروازے کے سامنے ایک وین آکر رکی۔ ایک نوجوان نے ڈاک کے دو بڑے تھیلے پیچھے سے نکالے۔ نک ٹہلتا ہوا اس کے قریب پہنچا۔

"لاؤ میں تمہاری مدد کروں۔" نک نے ازراہ ہمدردی پیشکش کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ دوست! میرے دونوں بازو سلامت ہیں۔" نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نک اس کے آگے آگے تیزی سے عمارت کا صدر دروازہ کھولنے کے لئے بڑھا۔ اس سے پہلے کہ عمارت کا چوکیدار دروازہ کھولتا اس نے دروازہ کھول دیا اور دوستانہ انداز میں مسکرا کر چوکیدار کو دیکھا —— پھر وہ ڈاک کے تھیلے اٹھاتے ہوئے نوجوان کے ساتھ ہی بڑے پرسکون انداز میں اندر داخل ہوگیا۔ پھر ڈاک کی چھانٹی ہونے لگی تو نک لفٹ میں داخل ہوکر تیسری منزل کی طرف روانہ ہوگیا۔

لفٹ رُکتے ہی اس نے دروازہ کھولا۔ کل والی عورت آج بھی الماری کے سامنے کھڑی ایک پڑوسن کے ساتھ گفتگو کر رہی تھی۔ نک اسے دیکھتے ہی دوبارہ لفٹ میں داخل ہوگیا وہ اس عورت کا سامنا کرنا نہیں چاہتا تھا جو کل ہی اس کی طرف سے مشکوک ہوگئی تھی۔ اس نے لفٹ کا بٹن دبایا اور دوسری منزل پر اتر گیا۔

دوسری منزل کی الماری اور کوڑا کرکٹ پھینکنے کا انتظام بالکل اوپر والی منزلوں جیسا تھا لیکن اب ایک اور مسئلہ پیدا ہوگیا۔ اب وہ دوسری منزل پر تھا اس لئے جنرل کی نقل و حرکت پر نظر نہیں رکھ سکتا تھا اگر وہ چوتھی منزل کی سیڑھیوں پر سے جنرل کو اپنے فلیٹ سے باہر نکلتا ہوا دیکھے تو وہ خواہ کتنی ہی عجلت کیوں نہ دکھاتے وقت پر دوسری منزل پر نہیں پہنچ سکتا اور تیسری منزل پر کل والی عورت کھڑی تھی۔ اس کے علاوہ چوتھی اور دوسری منزل کا درمیانی فاصلہ بھی بڑھ گیا۔ اس لئے آج جنرل کا پھینکا ہوا تھیلا زیادہ قوت سے اس کے ہاتھوں پر گرتا اور اگر آج وہ تھیلا غیر معمولی طور پر وزنی ہوا تو یہ بھی ممکن تھا کہ وہ تھیلا اس کی گرفت سے چھوٹ کر نیچے بھٹی میں گر جاتے جس کی آگ اسے چند لمحوں میں جلا کر خاکستر کردے گی۔ اور یہ بھی ہوسکتا تھا کہ تھیلا اتنے اوپر سے اس کے ہاتھوں پر گر کر پھٹ جاتے۔ اس صورت میں اس کے ہاتھ چند چیزیں ہی آسکتی تھیں۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ وہ جس تھیلے کو جنرل کا پھینکا ہوا تھیلا تصور کرے۔ وہ واقعی جنرل نارمن ہی کا ہو اعمارت کا کوئی اور کرائے دار جنرل سے ایک آدھ منٹ پہلے اپنا تھیلا پھینک سکتا تھا۔ نک کو اُمید تھی کہ جنرل ایک فوجی ہونے کی حیثیت سے اپنے معمول پر سختی سے کاربند رہے گا۔ وہ اپنی قسمت پر نثار کہ ہر الماری میں داخل ہوا اور چپنی کا دروازہ کھول کر اوپر سے آنے والی آوازوں پر پوری توجہ لگادی۔ یہ بک ایسا جوا تھا جس میں کامیابی اور ناکامی کے امکانات برابر تھے۔

نو بج کر دس منٹ پر اسے چپنی میں اوپر کی طرف دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی وہ چوکنا ہوکر کھڑا ہوگیا۔ اس نے فوراً اپنے ہاتھ چپنی میں گھسا دیئے جس کا قطر ڈیڑھ فٹ تھا اور ہتھیلیاں اوپر کی طرف پھیلائے تھیلا گرنے کا انتظار کرنے لگا۔ فوراً ہی اس کے ہاتھوں پر ایک وزنی تھیلا بہت زور سے گرا۔ نک نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے تھیلے کو سنبھال لیا اور فوراً باہر گھسیٹا۔ تھیلا دیکھنے میں بظاہر جنرل ہی کا نظر آتا تھا۔ لیکن وہ کسی دوسرے کرائے دار کا بھی ہوسکتا تھا۔ اس نے جلدی سے تھیلے کا منہ کھولا اور اندر جھانک کر دیکھا اسے اوپر ہی ڈاک کا ایک خالی لفافہ نظر آیا جس پر جنرل کا نام اور پتہ لکھا ہوا تھا نک کے لئے اتنا اطمینان کافی تھا۔

ایک مرتبہ پھر وہ کالم نویس کے دفتر میں کھڑا ہوا تھا۔ رونی آرڈن نے تھیلا میز پر الٹ دیا اور فوراً ہی ڈاک کا ایک استعمال شدہ لفافہ میز پر سے اٹھالیا جس پر کافی کا دھبہ پڑا ہوا تھا۔

"یہی ہے۔" رونی آرڈن نے لفافہ اپنے باس سائمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ نک نے جھک کر لفافے پر واپسی کا پتہ دیکھا جو داد یہ کے ایک قصبے ٹادر کا تھا اور پتہ ڈاکخانے کی معرفت تھا۔

"میں نے قصبہ دیکھا ہوا ہے۔" رونی آرڈن نے کہا: "یہ خلیج دلاویہ کے ساحل پر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ ہم وہاں گاڑی کے ذریعے ڈیڑھ گھنٹے میں پہنچ سکتے ہیں۔"

"کامیابی مبارک ہو۔" نک نے واپسی کے لئے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اب آپ مجھے باقی پانچ ہزار ڈالر ادا کریں۔"

"آپ ہمارے ساتھ چلیں مسٹر ویلوٹ۔" کالم نویس سائمن نے کہا: "اگر کاٹر میلوں ہمیں وہاں مل گیا تو آپ کو اپنی رقم مل جائے گی۔"

نک نے اس معاملے پر کالم نویس سے بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ رقم کی ادائیگی لفافے کی دستیابی سے مشروط تھی کارٹر میلون کی دستیابی سے نہیں لیکن اُس کا نظری تجسس بیدار ہو چکا تھا وہ اس معاملے کا اختتام اپنی نظروں سے دیکھنا چاہتا تھا۔

"کیا میں آپ کا ٹیلی فون استعمال کر سکتا ہوں؟" نک نے پوچھا۔

اور پھر گلوبیا کو ہوٹل میں ٹیلی فون کر کے اطلاع دی کہ آج اسے واپسی میں دیر ہو جائے گی وہ اس کی طرف سے پریشان نہ ہو۔

❖

رونی آرڈن کا اندازہ تقریباً صحیح ثابت ہوا۔ انھوں نے واشنگٹن سے اُس قصبے کا فاصلہ ڈیڑھ گھنٹے سے کچھ زائد وقت میں طے کیا جب وہ اس قصبے میں داخل ہوتے تو دوپہر کے بارہ بج کر دس منٹ ہوئے تھے۔ آرڈن نے گاڑی قصبے کے ڈاکخانہ کے سامنے ہی روکی تھی۔ وہ ڈاکخانے کے سامنے واقع ایک ریستوران میں بیٹھ گئے۔ سائمن نے ویٹر کو کافی لانے کا آرڈر دیا۔

"میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ آخر کارٹر میلون نے اپنی روپوشی کے لئے اس قصبے کا انتخاب کیوں کیا؟" نک نے کہا۔ "یہ قصبہ بہت صاف ستھرا اور عمدہ ہے لیکن یہ واشنگٹن سے بہت نزدیک بھی ہے۔ اگر میں اس جگہ ہوتا تو شاید میں امریکہ سے کسی دوسرے ملک بھاگنے کی سوچتا۔ ہر مفرور آدمی زیادہ سے زیادہ دور بھاگنے کی فکر کرتا ہے اور یہ بالکل قدرتی بات ہے۔"

"ہو سکتا ہے اس کی وجہ جنرل نارمن ہو جو وائٹ ہاؤس میں پریذیڈنٹ کا مشیر ہے اور وہ اس کے قریب رہنا چاہتا ہو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے اس قصبے کا انتخاب اسی لئے کیا ہو کہ پولیس اسے اتنی نزدیک جگہ پر تلاش نہیں کرے گی ان کا ذہن بھی دور دراز مقامات کی طرف جائے گا اور ممکن ہے میلون نے بھیس بدل لیا ہو جس کی وجہ سے وہ خود کو یہاں محفوظ سمجھتا ہو۔" اس موقع پر نک نے ایک دھماکہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ "جنرل نارمن اپنی جوان بیوی پر اعتماد نہیں کرتا اور شاید وہ اس فعل میں حق بجانب بھی ہے۔"

کالم نویس کا حیرت سے منہ کھل گیا۔ "آپ کیا کہنا چاہتے ہیں مسٹر ولیوٹ۔؟"

"جب آرڈن نے ردی کا تھیلا میز پر الٹا تو میں نے یہ بات محسوس کی کہ آپ دونوں نے مطلوبہ لفافے کو فوراً ہی پہچان لیا تھا اور اس پر واپسی کا پتہ بعد میں دیکھا تھا اس سے میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا اس لفافے کو پہچاننے کی وجہ کافی کا وہ دھبہ تھا جو اس پر موجود تھا اور آپ لوگوں کو پہلے ہی سے یہ علم تھا کہ جس لفافے پر کافی کا نشان ہوگا وہی آپ کا مطلوبہ لفافہ ہوگا اس کا مطلب یہ ہوا کہ جنرل کی بیوی آپ سے ملی ہوئی ہے۔ وہی لفافے پر کافی گرا سکتی تھی اور اسی نے آپ لوگوں کو اس امر کی پیشگی اطلاع دی تھی کہ جس لفافے پر کافی کا دھبہ نظر آئے وہی مطلوبہ لفافہ ہوگا۔"

"میں آپ کی صلاحیتوں کا گرویدہ ہوتا جا رہا ہوں مسٹر ولیوٹ۔"

"نہیں اس میں ذہانت کی کوئی بات نہیں یہ بڑی واضح بات تھی آپ کے سیکریٹری کو اس معاملے کی اطلاع جنرل کی بیوی سے ملی اور جنرل کے معمولات کا علم بھی آرڈن کو جنرل کی بیوی سے ہوا اور یہ بات بھی بہت واضح ہے کہ جنرل اپنی بیوی پر اعتماد نہیں کرتا اسی لئے وہ روزانہ اپنی ڈاک کا آنکھوں کرتا ہے اور اپنے ہاتھ سے خالی لفافے دوسرے کوڑے کے ساتھ نتھی میں پھینکتا ہے کیونکہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی بیوی کارٹر میلون کے لفافے پر واپسی کا پتہ دیکھے۔"

"واقعی یہ بڑی آسان بات نظر آتی ہے۔" سائمن نے لفافہ جیب سے نکالتے ہوئے کہا اور اس پر واپسی کا پتہ پڑھا جو ڈاکخانے کی معرفت پوسٹ بکس نمبر تھا۔ "آرڈن تم ذرا ڈاکخانے جا کر معلوم کر کو کہ پوسٹ بکس نمبر ایک سو تین کس نے کرائے پر لیا ہوا ہے۔"

آرڈن نے کافی کی خالی پیالی میز پر رکھی اور ریستوران سے نکل گیا اس کی واپسی تک نک اور سائمن خاموش رہے دونوں اپنے اپنے خیالوں میں گم تھے۔

"پوسٹ بکس نمبر ایک سو تین کسی چارلس مارٹن کے نام پر حاصل کیا گیا ہے جس کا پتہ ایک سو بائیس بے سائڈ لین ہے۔" آرڈن نے واپس آ کر کہا۔

"بہت جلد واپس آ گئے۔"

"ہاں دس ڈالر کا نوٹ اور صحافیوں کا شناختی کارڈ منٹوں میں ہر کام کروا دیتے ہیں۔" آرڈن نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

بے سائڈ لین پر واقع مکانات کا سروے کرنے میں انہیں ایک سو بائیس نمبر کا سراغ تلاش کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ کاٹیج کے سامنے ایک گاڑی کھڑی ہوئی تھی۔ آرڈن نے دروازے پر ہاتھ مارا۔ کار کی گاڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا اس نے کپبارڈ میں سے کاغذات نکال کر ان کا معائنہ کیا۔ "یہ گاڑی ہرٹز نے کرائے پر لی ہوئی ہے۔" آرڈن نے کاغذات واپس رکھتے ہوئے کہا سائمن نے اثبات میں سر ہلایا اور اطلاعی گھنٹی بجائی۔

جب کئی بار گھنٹی بجانے پر اندر سے دروازہ نہیں کھلا تو نک ٹہلتا ہوا کاٹیج کا معائنہ کرنے لگا۔ اسے کاٹیج کا ایک بغلی دروازہ نظر آیا نک

ہاتھ بڑھا کر اسے اندر کی طرف دھکیلا۔ دروازہ مقفل نہیں تھا وہ کھلتا چلا گیا۔

"ادھر آ جائیں آپ لوگ۔" نک نے انہیں آواز دی۔

کاٹیج کے اندر انہیں کارٹر میلون ایک میز کے پیچھے بیٹھا ہوا نظر آیا اس کے ہاتھ میز پر پھیلے ہوئے تھے اور سر میز کے کنارے سے ٹکا ہوا تھا۔ اس کا دوسرا ہاتھ کرسی کے ساتھ لٹک رہا تھا اور فرش پر ایک ریوالور پڑا ہوا تھا نولی کا سوراخ اس کی کنپٹی پر موجود تھا جس پر خون جم کر سیاہی میں تبدیل ہو گیا تھا۔ میز پر ایک ٹائپ رائٹر رکھا ہوا تھا جس میں ایک سادہ کاغذ لگا ہوا تھا اور کاغذ پر صرف ایک سطر ٹائپ کی گئی تھی۔ نک نے جھک کر اس سطر کو پڑھا لکھا تھا۔ "میں قانون سے بھاگتے بھاگتے تھک گیا ہوں۔"

"یہ کارٹر میلون ہی ہے۔" سائمن نے لاش کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "اس نے داڑھی تو رکھ لی ہے لیکن اب بھی صاف پہچانا جا رہا ہے۔"

"کون سوچ سکتا تھا کہ میلون میں خودکشی کرنے کی جرأت ہو سکتی ہے۔" آرڈن نے کہا۔

سائمن گھبرائے ہوئے انداز میں چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ "کیا اس کاٹیج میں ٹیلی فون نہیں ہے؟" اس نے جھلاتے ہوئے کہا۔ "میری زندگی کی سب سے بڑی کہانی ہے۔"

"ٹیلیفون باورچی خانے میں رکھا ہوا ہے۔" نک نے اُسے اطلاع دی۔ "لیکن اس سے پہلے کہ تم اپنے اخبار کو فون پر اس واقعے کی اطلاع دو کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ ہم اس معاملے پر تھوڑی سی گفتگو کر لیں۔"

"گفتگو؟ کیسی گفتگو؟ اچھا تھما لے پیسے۔ آرڈن مسٹر ولیوٹ وان کے پانچ ہزار ڈالر دے دو۔" سائمن نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میرا اشارہ رقم کی طرف نہیں تھا۔" نک نے بلند آواز میں کہا۔ "میں ایک دوسرے معاملے پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

"دوسرا معاملہ؟ وہ کیا؟ کون سا معاملہ؟"

"آج ہفتہ ہے اور ڈاکخانہ ہفتے کے روز بارہ بجے بند ہو جاتا ہے۔" نک نے کہا۔

"پھر کیا ہوا؟ صاف صاف کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کا سیکریٹری جب ڈاکخانے پوسٹ بکس کے مالک کا پتہ دریافت کرنے گیا تھا اس وقت ڈاکخانہ بند ہو چکا تھا۔"

"اگر ڈاکخانہ بند ہو گیا ہوتا تو اُسے کس طرح کارٹر میلون کے فرضی نام اور پتے کا علم ہوتا؟"

"میں بھی یہی جاننا چاہتا ہوں مسٹر سائمن۔" نک نے آرڈن کی طرف پلٹتے ہوئے کہا۔

سائمن کے چہرے پر بدلنے والے رنگوں سے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اُسے بجلی کا کرنٹ لگا ہو۔ "ایک منٹ، ٹھہرو ایک منٹ، پہلے ہمیں یہ معاملہ صاف کر لینا چاہئے۔" اس نے کہا۔

"میری بھی یہی تجویز تھی۔" نک نے خشک لہجے میں کہا۔

"سام وقت برباد کرنے سے کیا فائدہ۔" آرڈن نے جلدی سے کہا۔ "کارٹر میلون کی خودکشی واٹر گیٹ اسکینڈل کا سب سے بڑا دھماکہ ثابت ہوگا جو جنرل نارمن کو وائٹ ہاؤس سے اکھاڑ پھینکے گا ہمیں بلاتاخیر یہ خبر اپنے اخبار کو دینی چاہئے۔"

"بیٹھ جاؤ۔" نک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ "کارٹر میلون کی لاش کہیں بھاگی نہیں جا رہی دو چار منٹ کی تاخیر سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

آرڈن نے غیر شعوری طور پر نک کے حکم کی تعمیل کی۔ "سام۔" اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔ "سام اس شخص کی باتوں پر کوئی توجہ نہیں دو۔ یہ تو خواہ مخواہ ہمارا وقت برباد کر رہا ہے۔"

"خاموش رہو۔" نک نے اُسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ "تم نے ڈاکخانے کے معاملے میں ہم سے کیوں جھوٹ بولا؟ تمہیں کارٹر میلون کے فرضی نام اور پتے کا علم کس طرح ہوا؟ ظاہر ہے اس بات کا علم تمہیں یہاں آنے سے پہلے ہی تھا کہ میلون کس نام سے کس جگہ ٹھہرا ہوا ہے اور آخر تم آج ہی ہمیں یہاں کیوں لانا چاہتے تھے؟ تم ہم سے کہہ سکتے تھے کہ ڈاکخانہ بند ہے اور ہم واپس چلے جاتے پھر دوبارہ پیر کے روز آ سکتے تھے لیکن آج ہمارا یہاں آنا بہت ضروری تھا اور میلون کی لاش دریافت کرنا بھی ضروری تھا اسی لئے ہماری آسانی کے لئے کاٹیج کا بغلی دروازہ بھی کھلا ہوا تھا تمہیں پہلے ہی سے اس بات کا علم تھا آرڈن کہ کارٹر میلون مر چکا ہے۔"

"میلون نے خودکشی کی ہے۔" آرڈن نے کمزور لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہیں یہ ثابت کرنا پڑے گا ورنہ تمہاری اپنی پوزیشن مشکوک ہو جائے گی۔"

"میں؟"

"آرڈن تم مجھے سچ سچ ساری بات بتا دو۔ یہ کیا چکر ہے۔" کالم نویس سائمن نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"کل رات جب میلون نے خودکشی کی تو جنرل نارمن کی بیوی یہاں موجود تھی۔" آرڈن نے کہا۔

"اور وہ فوراً تمھارے پاس آئی یا اس نے فون پر تمہیں یہ اطلاع دی؟"

"ہاں وہ میرے پاس آئی وہ بے حد خوفزدہ اور گھبرائی ہوئی تھی۔ تمھارے خیال میں مجھے تمام معلومات کا علم کس طرح ہوتا تھا؟ اس کے تعلقات میرے علاوہ کارٹر میلون سے بھی تھے۔"

"ہم یہ کس طرح یقین کریں کہ میلون نے واقعی خودکشی کی تھی اور جنرل کی بیوی نے اُسے قتل نہیں کیا؟" نک نے کہا۔

"میلون کو قتل کرنے سے اُسے کیا فائدہ ہوتا۔ اسی نے مجھے بتایا تھا کہ میلون ہر ہفتے جنرل کو ایک خط لکھتا ہے اُسے معلوم تھا کہ ہم بہت جلد اُسے تلاش کرلیں گے اور وہ جیل چلا جائے گا چند دنوں یا چند ہفتوں کی بات تھی اور اُسے میلون کی طرف سے کوئی خطرہ بھی نہیں تھا۔"

"پھر یہ سارا چکر کیوں؟ جب وہ میلون سے ملنے یہاں آتی تھی تو وہ تمہیں آسانی سے اس کا پتہ بھی بتا سکتی تھی؟ اس طرح لفافہ چرانے اور تیس ہزار ڈالر خرچ کرنے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔"

رونی آرڈن نے نظریں جھکالیں۔ "وہ میلون سے اپنے تعلقات کا ذکر مجھ سے نہیں کرنا چاہتی تھی۔ شاید مجھے کبھی ان تعلقات کا علم نہیں ہوتا اگر میلون کل رات خودکشی نہیں کرلیتا جس کی وجہ سے وہ خوفزدہ ہوگئی اور بری طرح گھبرا گئی۔ وہ اپنے شوہر سے بھی اس کا تذکرہ نہیں کرسکتی تھی ایسی صورت میں اُسے میلون سے اپنے ناجائز تعلقات کا اعتراف کرنا پڑتا۔ میلون نے خودکشی سے پہلے اُسے یہ بتایا تھا کہ اس نے جنرل کو جو آخری خط لکھا ہے اس میں اُس نے اپنے خودکشی کرنے کے ارادے کی طرف اشارے دیئے ہیں لیکن اس نے اس خط میں ناجائز تعلقات کے بارے میں کچھ نہیں لکھا۔ اگر وہ جنرل سے میلون کی خودکشی کا ذکر کرتی تو اُسے میرے بارے میں بھی سب کچھ بتانا پڑتا یہی وجہ تھی کہ وہ سیدھی میرے پاس آئی اُس نے مجھ سے کہا کہ میلون کی خودکشی کی خبر ہمارے ذریعے اخبارات کو ملنی چاہیئے اور یہ کہ میں کسی طرح اس کی رنگ رلیوں کی خبر اخباروں میں نہ آنے دوں۔"

"اب پتا چلا آخر میلون واشنگٹن سے اتنے نزدیک کیوں چھپا ہوا تھا" سائمن نے کہا۔ "وہ اپنی محبوبہ کو کھونا نہیں چاہتا تھا اس لئے اس نے اتنا بڑا خطرہ مول لیا۔" سائمن خاموش ہوکر کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا پھر اس نے سر اٹھا کر اپنے سیکریٹری کو دیکھا۔ "آرڈن مجھے کوئی ایسا راستہ نظر نہیں آتا کہ یہ خبر اخباروں میں چھپے اور تمھارا نام اس معاملے میں ملوث نہ ہو۔"

"کیوں؟ آپ پولیس سے کہہ سکتے ہیں کہ کسی نامعلوم آدمی نے ٹیلیفون پر آپ کو کارٹر میلون کا پتہ بتایا تھا۔ پولیس خود اس نامعلوم آدمی کو تلاش کرتی رہے گی۔"

"یہ معاملہ ایسا نہیں ہے کہ پولیس کو نامعلوم آدمی کا حوالہ دے کر مطمئن کیا جاسکے۔" سائمن نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔ "اخبارات بہرحال اسے خودکشی کا سیدھا سادا معاملہ تسلیم نہیں کریں گے انہیں سنسنی پھیلانے سے زیادہ دلچسپی ہوتی ہے وہ اسے قتل کا معاملہ قرار دیں گے اور پولیس بری طرح میرے پیچھے پڑجائے گی۔"

آرڈن نے جلدی سے نک کی طرف دیکھا۔ "ایک صورت یہ بھی ہے کہ ہم جس طرح خاموشی سے یہاں آئے تھے اسی طرح واپس چلے جائیں کسی کو یہ نہیں معلوم کہ ہم یہاں آئے تھے سوائے مسٹر ویلوٹ کے اور یہ خود کسی کو کیوں بتانے لگے۔"

"اور جنرل کی بیوی؟ اسے تو معلوم ہے۔"

"وہ اپنی زبان بند رکھے گی اگر وہ کچھ کہے گی تو خود رسوا ہوگی۔"

"یہی طریقہ مناسب رہے گا۔" سائمن نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "اگر میرے ذریعے اس واردات کا انکشاف ہوگا تو لازمی طور پر آرڈن تم اس میں ملوث ہوکر بدنام ہوجاؤ گے اور اس طرح میرے لئے تمھاری افادیت ختم ہوجائے گی تم میرے لئے بہت کام کے آدمی ہو میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا نہ میں تمھاری افادیت کم ہونا پسند کروں گا۔"

"ٹھہریئے مسٹر سائمن۔" نک نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ "ہم یہاں بیٹھ کر کس طرح یہ فیصلہ کرسکتے ہیں کہ میلون نے خودکشی کی ہے اُسے قتل نہیں کیا گیا؟"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ جنرل کی بیوی نے یا آپ کے سیکریٹری نے میلون کو قتل نہیں کیا؟ ٹھہریئے۔ پہلے آپ میری بات سن لیں اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ مسٹر آرڈن کا بیان لفظ بلفظ درست ہے اور انھوں نے پوری سچائی سے سب کچھ بتادیا ہے تب بھی ہم کس طرح جنرل کی بیوی کا بیان درست تسلیم کرلیں۔ ہوسکتا ہے اس کا میلون سے جھگڑا ہوگیا ہو؟ ہوسکتا ہے میلون نے اس کے شوہر کو ناجائز تعلقات سے باخبر کرنے کی دھمکی دی ہو؟ ہم کس طرح تسلیم کرلیں کہ میلون نے جنرل کو جو آخری خط لکھا تھا اور جو آج صبح کی ڈاک سے انہیں موصول ہوا ہے اس میں اس نے واقعی جنرل کو اپنی خودکشی کے بارے میں اشارے دیئے ہوں؟ اگر یہ بات اس خط سے ظاہر ہوتی ہے تو میلون کی موت کو خودکشی قرار دیا جاسکتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ جنرل وہ خط پولیس کے سامنے پیش کرے۔ پھر ہم کس طرح یہ فرض کرلیں کہ آپ کا سیکریٹری سچ بول رہا ہے۔ کیا میلون سے جنرل کی بیوی کے تعلقات اس کے ذہن کی

اختراع نہیں ہوسکتی؟ اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ جنرل کی بیوی کے میلون سے واقعی تعلقات تھے تو کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ آرڈن نے جذبہ رقابت سے مجبور ہوکر اشتعال کی حالت میں میلون کو قتل کردیا ہو؟ ان تمام باتوں سے میرا مطلب صرف یہ ہے کہ جب تک تمام حقائق پوری طرح سامنے نہ ہوں یہ فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ میلون نے خودکشی کی یا اُسے قتل کیا گیا تھا

اس امر کا فیصلہ کرنا پولیس کا کام ہے اور وہی اس کی اہلیت رکھتی ہے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہمیں اس معاملے میں جو کچھ معلوم ہو پوری سچائی سے پولیس کو آگاہ کردیں اس کے بعد پولیس خود ہی تفتیش کرکے جو حقائق چھپے رہ گئے ہیں۔ انہیں بے نقاب کردے گی۔ آپ کچھ سمجھے مسٹر سائمن؟"

سائمن بہت دیر تک فرش کو گھورتا رہا۔ "آپ ٹھیک کہتے ہیں مسٹر ویلوٹ۔" اس نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سام۔ تم پولیس کو سب کچھ بتادو گے سام۔" آرڈن نے بدحواس ہوتے ہوئے کہا۔ "میں۔ میں بال بچوں دار آدمی ہوں۔ میرا ایک گھر ہے۔"

"سب کچھ آرڈن۔" سائمن نے متاسف لہجے میں کہا۔ "مسٹر ویلوٹ کی بات بہت معقول ہے۔" اس نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ "میں اخبار کے بجائے پولیس کو فون کرنے جارہا ہوں۔"

جب نک ویلوٹ کاٹیج سے باہر نکلا تو وہ دونوں اندر بیٹھے ہوئے پولیس کی آمد کا انتظار کررہے تھے۔ سائمن نے اُسے باقی پانچ ہزار ڈالر بھی ادا کردیئے تھے اسے بس ایک ہی افسوس تھا کہ وہ ایک مرتبہ بھی جنرل کی بیوی سے نہیں مل سکا۔

*

دوسری صبح گلوریا نک کے ساتھ ناشتے کی میز پر بیٹھی ہوئی اخبار کا مطالعہ کررہی تھی۔ "تم نے یہ خبر پڑھی نکی؟ کارٹر میلون کی خودکشی اور جنرل نارمن اس کی بیوی اور کالم نویس کا سیکریٹری سب اس معاملے میں ملوث ہیں۔"

"مجھے معلوم ہے۔"

"واشنگٹن ہنگاموں کا شہر ہے۔" گلوریا نے تبصرہ کیا۔ "یہاں ہر وقت کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا ہے۔"

"ہاں اس ہفتے تو واقعی بہت بڑا ہنگامہ ہوا ہے۔"

"تمھارا کام ختم ہوگیا نکی؟"

"ہاں اب مجھے بالکل فرصت ہے۔"

"مجھے خوشی ہوئی یہ سُن کر نکی۔" گلوریا نے مسکراتی ہوئی نظروں سے سامنے بیٹھے ہوئے نک کو دیکھا۔ "جاسوسی کا پیشہ بہت خطرناک ہوتا ہے نکی میں ہمیشہ تمھاری طرف سے پریشان رہتی ہوں۔"

نک گلوریا کے بھولپن پر مسکرادیا اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔ گلوریا میں کوئی تبدیلی نہیں آئی وہ ہمیشہ ایسی رہے گی اس نے سوچا اسے اس خوبصورت عورت پر بے اختیار پیار آرہا تھا۔ "میں جاسوس تو نہیں ہوں گلوریا۔" اس نے کہا۔ "ہاں میرا پیشہ کچھ اسی قسم کا ہے میں تو اس کام سے تنگ آگیا ہوں گلوریا، کیا کروں مجبوری ہے۔"

ایش کے جیوری

فرسٹ سٹی سیونگ بینک کا ہیڈکوارٹر لیگزنگٹن ایونیو کی ایک عالیشان بلند و بالا عمارت واقع تھا۔ تیز رفتار لفٹ میں ۵۶ ویں منزل پر جاتے ہوئے نک ویلوٹ رہا تھا کہ اس کی نوعمری کے زمانے کے مقابلے میں آج کل بینک اور انتظام کتنا بدل گیا ہے اور غالباً اسی کے ساتھ بینک لوٹنے کے طریقے جس وقت وہ سیکریٹری کے ساتھ ایک کمپیوٹر روم سے گزر رہا تھا سے خیال آیا کہ اس مشینی دور میں اگر کوئی ان کمپیوٹروں کو دھوکا دے سکے۔ ں کے لئے کسی ہتھیار اور تشدد کے استعمال کے بغیر بڑی سے بڑی پرانا کس قدر آسان ہوگا۔ بینک کی طرح بینک کے صدر فلپ نارٹن کا بھی پہلے کے دفتروں کے مقابلے میں بہت مختلف تھا۔ اور ہونا بھی چاہیئے تھا۔ فلپ نارٹن دورِ حاضر کا ایک کامیاب بینکر ہی نہیں سیاست کے میدان میں بھی تیزی سے ترقی کرتا ہوا ایک ذہین و خوبصورت سیاستداں بھی تھا۔ اپنی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا وہ خاصا نمایاں اور ممتاز نظر آرہا تھا۔

"تمہارا نام نک ویلوٹ ہے؟" اس نے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ "میں تمہارے بارے میں بہت کچھ سنتا رہا ہوں۔"

نک مسکراتے ہوئے پیش کردہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے حیرت ہے کہ تم نے کس سے سنا ہوگا؟" وہ بولا۔ "مجھے معلوم نہیں تھا کہ اب میری شہرت بینکاروں کے حلقوں تک پہنچ چکی ہے۔"

"آج کل بینکروں کو ہر قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔" مارٹن نے کہا۔ "ہر وہ شخص جس کے پاس کچھ دولت ہے کسی نہ کسی انداز

میں ایک بینک سے متعلق ہوتا رہتا ہے۔ اور پھر ہم تو اس بارے میں بھی بہت سے سوالات نہیں کرتے کہ جو روپیہ جمع کرایا جا رہا ہے وہ کہاں سے آیا۔ لیکن یہ ایک غیر متعلق موضوع ہے۔ میں نے تمہیں ایک خاص مشورے کے لئے زحمت دی ہے۔ اور میں تمہارے وقت کی پوری قیمت دینے کے لئے آمادہ ہوں۔"

"مشورہ؟" نک نے چونک کر پوچھا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس سے کس بات کی توقع کی جا رہی ہے۔

"میں اپنی خدمات معاوضہ پر دیتا ہوں۔" اس نے کہا "اور جب تم نے مجھے بلایا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں میری خدمات کی نوعیت بھی معلوم ہوگی۔"

"میں جانتا ہوں۔" نارٹن بولا "تم معمولی اور بے قیمت چیزیں چراتے ہو اور اس کے لئے تمہاری فیس بیس ہزار ڈالر ہے۔"

"اب میری فیس پچیس ہزار ہے۔ گرانی اور زندگی کی بڑھتی ہوئی قدروں نے آخر کار مجھے بھی اپنی فیس میں اضافہ کرنے پر مجبور کر دیا۔"

"فیس کچھ بھی ہو۔ مجھے تمہاری خدمات کی نہیں تمہاری ماہرانہ رائے کی ضرورت ہے۔ میری ایک چیز چرا لی گئی ہے۔ ایک بے قیمت شے۔ اور میں جاننا چاہتا ہوں کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے۔"

"میں کوئی جاسوس یا سراغ رساں نہیں ہوں مسٹر نارٹن۔"

"لیکن اپنی پیشہ ورانہ زندگی کی طویل مدت میں تمہیں ایسی بے شمار وجوہات سے سابقہ پڑا ہوگا جو معمولی اور بے حقیقت چیزیں چرانے کا مقصد رہی ہوں۔"

"چرایا کیا گیا ہے؟" نک نے پوچھا۔

"میری میز پر رکھی رہنے والی شیشے کی ایک بھاری ایش ٹرے۔"

"کچھ معلوم ہے کہ اسے کس نے چرایا۔"

"ہاں۔ مگر میں یہ نہیں جانتا کہ کیوں چرایا۔ وہ اس وقت غائب ہوئی جب کہ میں ایک مذہبی شخصیت پادری فیلکس میبی سے گفتگو کر رہا تھا۔ صرف وہ ہی اسے چرا کر لے جا سکتا تھا۔"

"ایش ٹرے کس طرح کی تھی؟"

"اس میں کوئی خاص بات نہیں تھی۔ اس طرح کی ایش ٹرے عام ملتی ہیں۔ شفاف شیشے کی مربع نما جس میں راکھ جھاڑنے کے لئے دائرہ نما گڑھا بنا تھا۔ وہ اندازاً پانچ انچ چوڑی اتنی ہی لمبی اور دو انچ موٹی تھی۔"

"کچھ پادری میبی کے بارے میں بتاؤ۔"

"اس کا پورا نام فیلکس میبی ہے وہ ون ٹرو ہوپ نامی چرچ کا منتظم اعلیٰ ہے۔ یہ چرچ لانگ آئی لینڈ پر واقع ہے۔ پادری میبی ایک دوسرا چرچ بنانا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں بینک سے قرضہ لینے کے لئے آیا تھا۔"

"تم بینک کے صدر ہو کیا قرض وغیرہ جیسے معاملات سے نمٹنے کے لئے بینک میں کوئی علیحدہ افسر نہیں ہے؟"

"دراصل میرے ایک دوست نے سفارش کی تھی کہ میں اسے ملاقات کا موقع دوں۔" نارٹن نے جواب دیا "شاید یہ میری غلطی تھی۔ آخر میں نے اسے بینک کے قرض منظور کرنے والے افسر کے پاس بھجوا دیا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ہم اسے قرض نہیں دے سکیں گے۔"

"اس نے کتنے قرض کی درخواست کی تھی؟" نک نے پوچھا۔

"ڈھائی لاکھ ڈالر۔ جب کہ اس کے پاس چرچ کے نام کے علاوہ کوئی ضمانت بھی نہیں۔ اس کی درخواست ہرگز منظور نہیں ہوگی۔"

"کیا وہ ایش ٹرے اپنے کوٹ کے اندر چھپا کر لے گیا۔؟"

"ایسا ہی ہوا ہوگا۔ میں سگریٹ نہ بھی پی رہا ہوں تب بھی باتیں کرتے ہوئے عموماً اس سے کھیلتا رہتا ہوں۔ جیسے ہی وہ گیا میں نے دیکھا کہ ایش ٹرے غائب ہو چکی ہے۔"

"اس وقت ٹرے میں راکھ وغیرہ تو ہوگی۔"

"ممکن ہے۔ ایک آدھ ٹوٹا پڑا ہو۔ میں سگریٹ کم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور وہ سگریٹ پیتا ہی نہیں۔"

"راکھ کے علاوہ کوئی چیز مثلاً کوئی پھٹا ہوا کاغذ وغیرہ۔؟"

"نہیں ایسی کوئی چیز نہیں تھی۔"

"کیا اس پر بینک کا نام یا نشان کندہ تھا۔؟"

"نہیں۔"

"اس واقعہ کو کتنا وقت گذرا۔؟"

"تین دن۔ گذشتہ پیر کا واقعہ ہے۔"

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں اس معاملہ میں کیا مدد کر سکتا ہوں۔" نک نے جواب دیا "میرا خیال ہے کہ شاید وہ چیز یں چرانے کی بیماری میں مبتلا ہوگا۔"

"تمہارے تجربے میں ایسا کوئی واقعہ نہیں آیا۔؟"

"بالکل نہیں۔"

"مجھے توامید تھی کہ تم سے اس معاملے میں مفید مدد مل سکتی ہے۔" نارٹن نے کچھ مایوسی سے کہا۔

"کاش میں کچھ کر سکتا۔" نک نے کہا "لیکن جیسا کہ میں نے بتایا میں کوئی سراغ رساں نہیں ہوں۔" وہ کھڑا ہو گیا "ممکن ہے کبھی کوئی ایسی بات پیش آئے جس کا میری لائن سے کوئی تعلق ہو تب میں بڑی خوشی سے تمہارے کام آنے کی کوشش کروں گا۔"

"اچھی بات ہے۔" نارٹن بھی کھڑا ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو مگر جھجک رہا ہو۔

نک ویلوٹ دروازے تک گیا۔ ابھی اس کا ہاتھ ہینڈل تک ہی پہنچا تھا کہ نارٹن کی آواز سنائی دی وہ بہت آہستہ لہجے میں کہہ رہا تھا

"اگر تم پادری میبی سے وہ ایش ٹرے چرا کر لا دو تو میں تمہیں پچیس ہزار ڈالر دینے کے لئے تیار ہوں۔"

نک ویلوٹ کبھی اپنے موکلوں سے ان کے مقصد کے بارے میں سوالات نہیں کرتا تھا اور نہ اس نے نارٹن سے ہی پوچھا کہ اسے اس بے حقیقت ایش ٹرے کی ایسی کیا ضرورت ہے کہ اس کے لئے اتنی رقم خرچ کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ نک نے اس کام کو بھی اسی طرح قبول کر لیا جس طرح وہ پہلے بھی اس نوعیت کے کام لیتا رہا تھا۔ مطلوبہ چیز لانے کا وعدہ کیا اور پادری فیلکس میبی کے بارے میں معلومات فراہم کرنے لگا۔ جو کوئی ایسا دشوار کام ثابت نہیں ہوا۔ چرچ ون ٹرو ہوپ کو فون کرتے ہی سے اس کا کام بن گیا۔ اور پادری میبی نے اسی سہ پہر اسے ملاقات کے لئے وقت دے دیا۔

لیکن جب نک ویلوٹ دو بجے دن کے قریب چرچ پہنچا تو اسے توقع سے زیادہ معلومات ہاتھ آ گئیں۔ ایک سرخ بالوں والی لڑکی اپنے کندھے سے ایک ٹیپ ریکارڈر لٹکائے چرچ کے چوکیدار سے اندر جانے کے لئے الجھ رہی تھی۔

"تم میری بات نہیں سمجھ رہے ہو۔" وہ کہہ رہی تھی "میرا نام ان لارنس ہے۔ میرا تعلق ٹی وی مینیل نمبر چھ کے خبروں کے شعبے سے ہے اور میں یہاں انٹرویو لینے آئی ہوں۔"

"آج کوئی انٹرویو نہیں ہوگا۔" چوکیدار نے اسے اتنی زور سے دھکا دیا کہ وہ کئی قدم پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ نک نے دیکھا کہ سڑک کے دوسری جانب ایک ٹی وی کیمرہ مین اپنا کیمرہ اٹھائے۔ یہ سارا منظر محفوظ کرنے میں مصروف ہے۔ چوکیدار نے دروازہ بند کر لیا اور اسی کے ساتھ کیمرہ بھی رک گیا نک لڑکی کی طرف بڑھا۔

"یہاں کے لوگوں کا رویہ کچھ زیادہ دوستانہ نہیں کیوں؟" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لڑکی نے لٹکے ہوئے ٹیپ ریکارڈر کو سنبھالا۔ اور پھر بڑی میٹھی مسکراہٹ چہرے پر لئے نک کی طرف متوجہ ہوئی۔

"کیا تم پادری میبی کے پاس کسی کام سے آئے ہو؟" اس نے کہا جواب ریکارڈ کرنے کے لئے ماکروفون آگے بڑھا دیا۔ نک جو اپنے ایک حالیہ کیس میں ایک کالم نگار عورت سے الجھ چکا تھا پھر دوبارہ کسی ایسی ہی ٹکر کے لئے آمادہ نہیں تھا۔

"نو کمنٹ۔ کوئی تبصرہ نہیں۔" اس نے بڑی نرمی سے جواب دیا۔

"کیا تم پادری میبی سے چرچ کو دی جانے والی ٹیکس کی چھوٹ کے سلسلے میں بات کرنے آئے ہو؟" لان لارنس نے دوسرا سوال کیا کوئی جواب دیئے بغیر آگے بڑھ گیا۔ دروازے پر دستک دی۔ دروازہ کھلنے پر اندر چلا گیا۔

"کیا تمہارا کوئی اپائنٹمنٹ ہے؟" چوکیدار نے پوچھا۔

"میرا نام نک ویلوٹ ہے اور مجھے ڈھائی بجے کا وقت دیا گیا تھا۔" نک نے جواب دیا۔

چوکیدار نے سیڑھیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"بالائی منزل۔ دائیں جانب پہلا کمرہ پادری صاحب کا آفس ہے۔" وہ بولا۔

پادری فیلکس میبی نے بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملاتے ہوئے نک کا استقبال کیا اور ایک آرام دہ کرسی پیش کی۔ نک نے بیٹھتے ہوئے سرسری نظر سے ادھر اُدھر دیکھا۔ دفتر میں ایک جانب ایکوریم میں مچھلیاں تیر رہی تھیں۔

"تم نے فون پر ہمارے پاکیزہ مقصد کے لئے کسی ممکنہ امداد کے بارے میں کچھ کہا تھا۔" پادری میبی نے گفتگو شروع کی۔

نک نے میز پر دیکھا لیکن وہاں نارٹن کی ایش ٹرے نظر نہیں آئی۔

"میں ایک ایسے فرد کی نمائندگی کر رہا ہوں۔" وہ بولا "جو اس سلسلہ میں دلچسپی رکھتا ہے۔ لیکن دروازے پر ایک جھگڑا ہو رہا تھا۔ جو مجھے کچھ پسند نہیں آیا۔ آخر کیا معاملہ تھا۔"

"کوئی خاص بات نہیں تھی۔ رپورٹر مجھے ہمیشہ پریشان کرتے رہتے ہیں۔ پتہ نہیں کیوں یہ لوگ ون ٹرو ہوپ چرچ کو بھی مغربی ساحل پر واقع ان اداروں کی طرح قیاس کرتے ہیں جہاں ہر قسم کی بدعنوانیاں ہوتی رہتی ہیں۔ حالانکہ اس میں ذرا بھی حقیقت نہیں ہے۔"

"تمہارے اس چرچ سے کتنے لوگ وابستہ ہیں؟" نک ویلوٹ نے پوچھا۔

"اس علاقہ میں کم و بیش دو سو اور قومی پیمانے پر لگ بھگ سات سو افراد۔" پادری میبی نے جواب دیا۔

"یہ تو کچھ زیادہ نہیں۔"

"مگر ہمارے ممبر تبلیغی جذبے سے سرشار ہیں۔" پادری میبی نے کہا "ہمیں امید ہے کہ ہم سب اپنی مشترکہ جد و جہد سے آئندہ دس سال میں دس لاکھ افراد کو مسیحیت کے دامن میں لے آئیں گے۔"

نک نے بڑے سرسری انداز میں اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے سگریٹ کا پیکٹ نکالا۔

"کیا تمہارے پاس کوئی ایش ٹرے نہیں ہے؟" اس نے پوچھا۔

"براہ کرم سگریٹ نہ پیئے۔" پادری میبی نے جلدی سے کہا "یہ ہمارے چرچ کے اصول کے خلاف ہے۔"

"مجھے افسوس ہے۔" نک نے پیکٹ واپس جیب میں رکھ لیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ ایش ٹرے اسی اصول کی وجہ سے چرائی گئی ہو۔ مگر اس نے فوراً ہی اس خیال کو رد کر دیا۔ کوئی لوگوں کو سگریٹ

نوشی سے روکنے کے لئے ان کی ایش ٹرے نہیں چرایا کرتا۔

"ہم نے اپنے چرچ کے لئے کئی مفید اور عظیم منصوبے بنائے ہیں" پادری میبی کہہ رہا تھا "اور ہمیں اس عظیم مقصد کے لئے لوگوں کے عطیات کی ضرورت ہے۔"

"اگر تمہارے مبران کی اس تیز رفتاری سے بڑھنے کی توقع ہے۔ تب تو یہ موجودہ چرچ تمہارے لیے چھوٹا پڑے گا" نک نے کہا۔

"یقیناً" پادری میبی نے جوش میں کہا "ایک نئے چرچ کی تعمیر ہمارے ایجنڈے پر سب سے پہلا کام ہے مگر سوال روپیہ کا ہے۔"

"تم نے قرض لینے کی کوشش نہیں کی۔؟"

"ہاں مگر بینک قرض دینے میں ہچکچا رہے ہیں۔"

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ فرسٹ سٹی سیونگ بینک کی پالیسی ایسے قرضہ جات کے سلسلہ میں کافی نرم ہے۔"

"ہم نے وہاں بھی قرض کی درخواست دے رکھی ہے۔ مگر کامیابی کی زیادہ امید نہیں۔ میں خود اس ہفتے کے شروع میں بینک کے صدر سے ملا تھا مجھے وہ کوئی ایسا آدمی محسوس نہیں ہوا جو خدا ئی خوشنودی کے لئے کوئی کام کرنے پر تیار ہو جاتے۔"

نک ویلوٹ کے لئے یہ اندازہ کرنا دشوار تھا کہ یہ 'دی' اپنے مقصد میں کس حد تک سنجیدہ ہے۔ اپنے زمانے میں اسے بہت سے فریبی اور جعلساز افراد سے سابقہ پیش آیا تھا اور ان میں یقیناً ایسے لوگ بھی تھے جو بہروپ مذہب کی ٹمٹی کی آڑ میں شکار کھیلا تھا۔ لیکن اس کے باوجود یہ ممکن تھا کہ پادری میبی ان سے مختلف ہو۔ ممکن ہے اس نے نارٹن کی ایش ٹرے اپنی مذہبی مجالس کے دوران لوبان وا گر سلگانے کے لئے چرائی ہو۔ مزید کچھ دیر کی گفتگو کے بعد نک اس وعدے کیساتھ رخصت ہو گیا کہ وہ اس ممکنہ عطیہ کے سلسلہ میں جلد ہی دوبارہ رابطہ قائم کرے گا۔ پادری بہت خوش معلوم ہوتا تھا۔ وہ دروازے تک نک کو چھوڑنے گیا۔

چرچ سے باہر نکلنے کے بعد نک ویلوٹ کا سامنا ایک بار پھر اسی لڑکی لان لارنس سے ہو گیا۔ اور اسے اس پر کوئی حیرت بھی نہیں ہوئی کہ لان لارنس اس کے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

"دیکھو" وہ اپنے دونوں ہاتھ دکھاتے ہوئے بولی "اس وقت میرے ہاتھ میں کوئی ماگر وفون نہیں ہے۔ کیا تم اب مجھ سے گفتگو کرنا پسند کرو گے۔"

"کس بارے میں" نک نے اپنی کار کا دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا۔

"پادری میبی کے بارے میں۔" لان لارنس نے جواب دیا "تم اس کے پاس کس کام سے آئے تھے۔؟"

"یہ ایک پرائیویٹ معاملہ ہے۔"

"وہ ایک چھٹا ہوا جعلساز ہے۔ تم جانتے ہو۔"

"اس کی ظاہری شکل وصورت کو دیکھا جائے تب تو وہ کوئی ولی معلوم ہوتا ہے۔" نک نے جواب دیا۔

"اس طرح میرا ظاہری حلیہ تو غالباً تمہیں کسی سوسائٹی گرل کی طرح نظر آرہا ہوگا۔ لیکن میں ایسی نہیں ہوں۔" لان لارنس نے کہا "حکومت کے چھ سے زیادہ ادارے فیلکس میبی کے خلاف تحقیقات کر رہے ہیں اور اس بات کا قوی امکان ہے کہ چرچ کو دی گئی ٹیکس کی چھوٹ واپس لے لی جائے۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ چرچ کو ملنے والے چندے اور عطیات کا بڑا حصہ پادری میبی کی اپنی جیب میں جاتا ہے۔"

"اگر ایسا ہے تو وہ کوئی پہلا فرد نہیں ہوگا۔" نک نے کار میں بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔ "تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ حکام ہمیشہ مذہبی اداروں کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے ہچکچاتے ہیں خواہ مالی اعتبار سے وہاں کیسی ہی بدعنوانیاں کیوں نہ ہو رہی ہوں۔"

"یہی وجہ ہے کہ ایسے افراد اور اداروں کو بے نقاب کرنے کا فرض پریس پر عائد ہوتا ہے۔؟"

"میں تمہاری کامیابی کے لئے دعا ہی کر سکتا ہوں۔" نک نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔

گلوریا مکان کے عقبی باغیچہ میں کچھ پودے لگا رہی تھی۔ نک کو دیکھ کر وہ اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

"کہو اپنے موکل سے ملاقات کیسی رہی؟" اس نے پوچھا۔

"جیسی ہمیشہ رہتی ہے۔" نک نے بتایا "وہ ایک بینکر ہے۔ میں نے تمہارے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اپنی فیس میں پانچ ہزار پونڈ کا اضافہ کر دیا ہے۔"

"بہت اچھا کیا۔ کوئی خطرناک کام تو نہیں ہے۔"

"بالکل نہیں۔" نک نے اطمینان دلایا۔

جب سے گلوریا کو نک کے حقیقی پیشہ کا پتہ چلا تھا وہ کبھی زیادہ سوالات نہیں کرتی تھی۔ لیکن کبھی کبھی وہ یہ اطمینان کرنا ضروری سمجھتی تھی کہ نک کسی خطرناک مہم میں تو نہیں الجھا ہوا ہے۔ نک نے اندر جا کر ڈاک دیکھی لیکن اس میں کوئی غیر معمولی چیز نہیں تھی۔ ایک لفافہ اسٹار سیکورٹی سسٹم کی جانب سے تھا۔ اپنے پیشے کے تقاضے کے مطابق نک قفل اور الارم سازی کی صنعت میں تازہ ترین جدت سے باخبر رہنا ضروری سمجھتا تھا۔ اس لئے اس نے ایسا انتظام کر رکھا تھا کہ اسے اس بارے میں مختلف اداروں کی جانب سے لٹریچر ملتا رہے۔ اس لفافہ میں جو پمفلٹ ملفوف تھا۔ اس کے مطابق ایسے قفل بنائے گئے تھے جو چابی کے بجائے مقناطیسی نوعیت رکھنے والے کارڈ سے کھلا کرتے تھے۔ نک نے یہ معلومات پڑھنے کے بعد کچھ غور کیا اور پھر پمفلٹ میں دیئے ہوئے فون نمبر کو ڈائل کیا جو کہ بمبرسی کا تھا۔

رابطہ قائم ہونے پر نک نے سیلز منیجر سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ جب وہ فون پر آیا تو نک نے ایک فرضی نام سے اپنا تعارف کرایا۔

"میں ابھی تمہارا پمفلٹ دیکھ رہا تھا۔" اس نے بتایا "خاص طور سے وہ قفل جو مقناطیسی کارڈ سے کھل جاتے ہیں۔"

"درست ہے۔" سیلز منیجر نے جواب دیا "آج کل ان تالوں کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔"

"مجھے یاد آتا ہے کہ میں نے کہیں ایک الیکٹرونک قفل کے بارے میں پڑھا تھا جو کہ صرف نشان انگشت سے ہی کھل سکتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے۔"

"یقیناً۔ دستخط یا پھر انگلی کا نشان۔ اس کا اصول بہت سادہ ہے۔ جب دو ایک جیسے نشانات مل جاتے ہیں تو قفل کھل جاتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس معاملے میں انگلی کا نشان دستخط سے زیادہ مفید اور کارآمد رہتا ہے کیونکہ کوئی بھی شخص ایک ہی طرح کے دو دستخط نہیں کر سکتا۔ اس لئے جو لوگ دستخط کو ترجیح دیتے ہیں انہیں نمونے کے دستخط کا ایک کارڈ اپنے پاس رکھنا پڑتا ہے اور یہ صورت تحفظ کے نقطۂ نظر سے زیادہ بہتر نہیں۔"

"کیا تم انگلی کے نشانات والے قفل تیار کرتے ہو۔"

"نہیں۔ یہ بہت زیادہ مہنگے ہوتے ہیں اور چند خاص کمپنیاں ہی تیار کرتی ہیں۔ اگر تم چاہو تو تمہیں ایک فرم کا پتہ دے سکتا ہوں اس وقت دیر ہو گئی ہے پھر بھی شاید ان کے دفتر میں کوئی موجود ہو۔"

مزید تین فون کالیں اور نصف گھنٹہ خرچ کرنے کے بعد نک کو مطلوبہ معلومات حاصل ہو گئیں۔ اسے بتایا گیا کہ ایک ایسا ہی انگلی کے نشان سے کھلنے والا قفل فرسٹ سٹی سیونگ بینک نیویارک کو فروخت کیا گیا ہے۔ جواب دینے والے نے کہا کہ اسے افسوس ہے مگر اس ضمن میں وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں بتا سکتا۔ مگر نک کے لئے یہ ہی بہت کافی تھا اس نے شکریہ ادا کرتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ اگلی صبح وہ ایک بار پھر بینکر فلپ نارٹن کے آفس میں موجود تھا نارٹن اسے دیکھ کر خوش ہوا اور فوراً ہی اصل موضوع پر آگیا۔

"کیا تم میری ایش ٹرے لے آئے ہو۔؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں۔" نک نے جواب دیا "مگر میں نے یہ معلوم کر لیا کہ اسے کیوں چرایا گیا تھا۔"

"کیا واقعی۔" نارٹن نے اسے مشکوک نظروں سے گھورا۔

"کل تم نے بتایا تھا کہ باتیں کرتے ہوئے تم عموماً اس سے کھیلتے رہا کرتے تھے۔ پادری میبی نے یقیناً تمہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھ لیا ہوگا۔ اس نے ایش ٹرے تمہاری انگلیوں کے نشانات کے لیے چرائی ہے۔"

"میری انگلیوں کے نشانات۔۔۔۔"

"اس عمارت میں کہیں کسی جگہ کوئی دروازہ یا کوئی والٹ ایسا موجود ہے جس میں الیکٹرونک قفل لگا ہوا ہے جو صرف تمہاری انگلی کے نشان سے ہی کھل سکتا ہے۔" نک نے بتایا۔

نارٹن کا چہرہ ایک دم ستا ہوا نظر آنے لگا۔

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا۔؟" اس نے پوچھا۔

"میرا کام ہی ایسی باتیں معلوم کرنا ہے۔ تم نے میری خدمات حاصل کی ہیں یا نہیں۔"

"میں نے تمہاری خدمات ایش ٹرے واپس لانے کے لئے حاصل کی ہیں۔ تمہیں بینک کے حفاظتی انتظام کی ٹوہ لگانے کا کوئی اختیار نہیں۔"

"مجھے شبہ ہے کہ بینک کے کسی والٹ میں کوئی ایسا قفل لگایا گیا ہو جس کے لئے ہر وقت تمہاری موجودگی ضرورت پڑے۔" نک نے جواب دیا "اس لئے یہ امکان زیادہ ہے کہ وہ قفل تمہارے کسی ذاتی لاکر۔ والٹ یا اسٹرانگ روم میں لگایا گیا ہو۔ ایک اتنی بڑی عمارت میں ایسی کوئی بھی چیز بڑی آسانی سے بنائی جا سکتی ہے۔"

"بہت خوب مسٹر ویلوٹ" نارٹن نے میز پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا "بس یہ کافی ہے، بہت ہو چکا۔ مجھے تمہاری خدمات کی مزید کوئی ضرورت نہیں۔"

"لیکن ابھی میں نے تمہاری ایش ٹرے لاکر نہیں دی۔"

"کوئی بات نہیں۔ اب تم میرے لئے ہر قسم کی کوشش ترک کر دو اور کل سے اس وقت تک اپنے کام کے سلسلہ میں ہو بھی معاوضہ بنتا ہو اس کا حساب بتا دو تاکہ میں ادائیگی کر دوں۔"

"میں گھنٹوں اور دنوں کے حساب سے کام نہیں کرتا۔"

"تب پھر جتنا معاوضہ مناسب سمجھو طلب کر لو۔ لیکن اب تم میرے لئے کام نہیں کرو گے۔"

نک افسوس کرتا ہوا رخصت ہو گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے نارٹن سے اتنا بے تکلف نہیں ہونا چاہیئے تھا کہ جو بات بھی معلوم ہو اسے بتانے دوڑ جائے۔ باہر نکل کر فٹ پاتھ پر کھڑے ہو کر رد و اں ٹریفک کو دیکھتے ہوئے وہ سوچنے لگا کہ اب اس کا اگلا قدم کیا ہونا چاہیئے۔ بظاہر نارٹن نے اسے اس لئے برطرف کر دیا تھا کہ اس نے نارٹن کے کسی ایسے اسٹرانگ روم کی موجودگی کا امکان ظاہر کیا تھا جس میں انگلی کے نشان سے کھلنے والا قفل لگا ہو۔ نارٹن نک کے قبضہ میں ایسی معلومات کے آنے سے خوفزدہ ہو گیا شاید یہ سوچ کر کہ نک ایک چور ہے اور کہیں دوا ن معلومات کو اپنے فائدے کے لئے استعمال نہ کرے۔ لیکن نک ویلوٹ جیسے آدمی کو اس آسانی سے الگ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اسے نارٹن نے اپنی ایش ٹرے چرانے کے لئے مامور کیا تھا اور وہ یہ کام کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

✡

اس نے اتوار کی صبح تک انتظار کیا جب پادری میبی ایک کرائے پر لئے ہوئے ہال میں مٹھی بھر افراد کے سامنے وعظ کر رہا تھا۔ نک

اپنے کام میں مصروف ہوگیا۔ وہ چرچ کے ہیڈ کوارٹر کی عمارت میں عقبی دروازے سے بہت ہی آسانی کے ساتھ اندر داخل ہوگیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ پادری میبی حفاظتی انتظامات کے سلسلہ میں کچھ زیادہ اندیش واقع نہیں ہوا تھا۔ عمارت میں قدم رکھتے ہی نک پادری کے بالائی آفس میں داخل ہوا اور تلاشی شروع کردی۔ الماری میں کوئی کام کی چیز نہیں تھی۔ ایک فائل کیبنٹ میں بے شمار پتے موجود تھے۔ میز کے خانوں میں صرف ایک تعجب خیز شے ملی۔ اعشاریہ ۳۸ بور کا ایک ریوالور نہایت حفاظت سے نچلی دراز میں پوشیدہ کیا گیا تھا۔ اگر خانے میں کوئی بات بتل ملتی تو بھی شاید نک کو اتنی حیرت نہ ہوتی۔

پندرہ منٹ کی ناکام تلاش کے بعد نک کچھ مایوس ہوکر کمرے کے وسط میں کھڑا ہوگیا اور آہستہ آہستہ گھومتے ہوئے چاروں طرف دیکھا۔ چونکہ پادری میبی نے ایش ٹرے ذاتی طور پر چرائی تھی اس لئے نک کا خیال تھا کہ وہ عمارت میں کہیں اور رکھی جانے کے بجائے پادری کے اپنے ذاتی آفس میں ہی ہوسکتی ہے، کہیں اور رکھنے سے دوسروں کی نگاہ پڑ سکتی تھی۔ جب کہ یہاں دفتر میں وہ ہر طرح محفوظ تھی۔ پھر پادری ایک ایسا آدمی معلوم ہوتا تھا جو اسے کسی ایسی جگہ رکھنا پسند کرے گا جو ہر وقت اس کی نظروں کے سامنے رہے۔ اور ایش ٹرے ایسی چیز ہے۔ جو کہیں بھی رکھی جاسکتی ہے لیکن شاید ایک ایسے شخص کے دفتر میں نہیں جس کے بارے میں لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ سگریٹ نوشی نہیں کرتا۔ اس لئے اسے چھپانے کے لئے کوئی ایسی جگہ چاہیئے جو نظروں کے سامنے بھی ہو پھر بھی عام افراد کی نگاہ وہاں تک نہ پہونچ سکے۔

اور تب اس وقت نک کی نظر ایک بار پھر مچھلیوں کے ایکیوریم پر پڑی۔ وہ اس کے قریب گیا اور اندر جھانک کر دیکھا۔ پھر اس نے بلاتکلف اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیا اور وہ اس کے ہاتھ آگئی۔ بینکر نارٹن کی شفاف شیشے کی ایش ٹرے مچھلیوں کے ایکیوریم میں سب کے سامنے اور پھر بھی سب سے پوشیدہ موجود تھی۔ نک نے بڑی حفاظت سے اسے نکالا۔ اسے صاف کیا وہ اس کے کوٹ کی جیبوں کے لئے بڑی تھی چنانچہ اس نے اسے ایک اخبار میں لپیٹا اور بغل میں دبالیا۔ نہایت مطمئن انداز میں وہ جس طرح اندر داخل ہوا تھا اسی طرح عقبی دروازہ بند کرتے ہوئے باہر آگیا۔

پھر وہ اس جگہ پہنچا جہاں اس نے اپنی کار کھڑی کی تھی۔ وہاں اس نے ایک جانے پہچانے منی ٹرک کو کھڑے دیکھا۔ ٹی وی چینل چھ کی ٹیم مصروف کار تھی۔

"ہیلو" لان لارنس نے اسے دیکھتے ہی آواز دی "کیا پادری میبی کا وعظ سننے آئے تھے"۔

"نہیں خاص طور پر اس لئے نہیں آیا تھا"۔

"تمہیں آج کا وعظ ضرور سننا چاہیئے تھا" لان لارنس بولی۔

"ایسی کیا خاص بات تھی آج"۔

"پادری صاحب نے ابھی اعلان کیا ہے کہ فرسٹ سٹی سیونگ بینک نے ان کے نئے چرچ کے لئے ڈھائی لاکھ ڈالر کا قرضہ منظور کرلیا ہے"۔

نک پیر کے دن ایک بار پھر بینک گیا۔ شیشے کی ایش ٹرے اس کے بریف کیس میں رکھی تھی۔ نارٹن کی سیکریٹری نے پہلے اسے یہ کہہ کر ٹالنا چاہا کہ وہ مختلف قسم کی میٹنگ میں دن بھر مصروف رہے گا۔ لیکن نک نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"اس سے کہنا کہ میرے پاس ایک بہت اہم شے ہے جو صرف ذاتی طور پر اسے دی جاسکتی ہے"۔

سیکریٹری نے فون پر نارٹن سے کچھ بات کی اور پھر نک کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولی۔

"پندرہ منٹ انتظار کرو۔ مسٹر نارٹن تمہیں بلالیں گے"۔

ایک مختصر انتظار کے بعد نک دفتر میں داخل ہوا تو نارٹن نے بڑی سرد مہری سے اس کا استقبال کیا۔

"اب کیا بات ہے ویلوٹ؟" اس نے پوچھا "میں نے تم سے کہہ دیا تھا کہ اب تمہاری ضرورت نہیں ہے"۔

نک نے بریف کیس کھول کر ایش ٹرے اس کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"جیسا کہ تم نے ہدایت کی تھی۔ ایش ٹرے حاضر ہے" اس نے کہا۔ نارٹن مبہوت سا بنا اسے دیکھتا رہا۔

"یہ تمہیں کہاں سے ملی؟" آخر اس نے پوچھا۔

"جہاں پادری میبی نے اسے چھپایا تھا مچھلیوں کے ایکیوریم میں جو کہ اس کے دفتر میں رکھا ہے" نک نے جواب دیا۔

"ایکیوریم میں" نارٹن نے حیرت سے دہرایا۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم خود بھی وہاں جاکر دیکھ چکے ہو"۔

"ہاں میں وہاں گیا تھا"۔

"یہ برا ہوا کہ میرے ایش ٹرے لانے سے پہلے ہی بینک نے اسے قرض دینا منظور کرلیا" نک بولا۔ نارٹن کے چہرے پر سرخی آگئی۔

"اسے دیئے جانے والے قرض کا میری ایش ٹرے کی چوری سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ اس نے کہا۔

"وہ کونسا دروازہ ہے جس کا قفل تمہاری انگلیوں کے نشان سے کھلتا ہے" نک نے پوچھا "اور اس میں کیا رکھا ہوا ہے"۔

"گڈ ڈے مسٹر ویلوٹ" نارٹن نے ناگواری سے کہا "ہمارا معاملہ ختم ہوچکا ہے"۔

"ابھی مکمل طور پر نہیں" نک نے کہا "تمہیں ابھی میری فیس کے پچیس ہزار ڈالر ادا کرنا ہیں"۔

"میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ ہمارا معاملہ ختم ہوچکا ہے۔ تم نے چیز برآمد کرکے واپس لانے میں دیر کردی"۔

"واپس لانے کے لیے وقت کی کوئی قید نہیں لگائی گئی تھی" نک نے جواب دیا "میں نے اسے ایک ہفتے سے بھی کم وقت میں لاکر دے دیا ہے"۔

"مجھے افسوس ہے ویلوٹ"۔

"میں اپنی فیس لیے بغیر نہیں جاؤں گا" نک بولا۔

لیکن نارٹن نے یقیناً پہلے سے اس شکل کا اندازہ کرلیا تھا۔ تقریباً فوراً ہی کسی پوشیدہ الارم کا اشارہ پاکر ایک مسلح گارڈ کمرے میں داخل ہوا۔

"مسٹر ویلوٹ کو باہر کا راستہ دکھاؤ" نارٹن نے گارڈ سے کہا۔ مگر نک خود ہی کھڑا ہوگیا۔

"میں تمہیں بل بھیجوں گا" اس نے کہا اور آفس سے باہر نکل گیا۔

لفٹ میں عمارت سے باہر نکلتے ہوتے وہ مسلسل سوچ رہا تھا۔ یہ صورتحال پرانے ناولوں سے مختلف نہیں تھی۔ ایک خفیہ کمرہ کسی بے نام راز کا حامل جیسے پوشیدہ اور مقفل رکھنا ضروری نہیں ہوتا۔ فرق یہ تھا کہ یہ کمرہ کسی قدیم حویلی میں نہیں ایک ماڈرن بلڈنگ میں تھا۔ نک سوچ رہا تھا کہ ممکن ہے پادری میبی کو یہ راز معلوم ہوگیا تھا یا کم سے کم اسے اس راز کی کنجی ہاتھ آگئی۔ اس کے بل بوتے پر اس نے ڈھائی لاکھ ڈالر کا قرضہ منظور کرالیا۔ نک کے ذہن میں اب کوئی شبہ نہیں رہ گیا تھا کہ پادری میبی یقیناً ایک جعلساز اور فراڈ آدمی ہے۔ لیکن سوال یہ تھا کہ آیا نارٹن بزاہد ماماش ہے یا پادری میبی بنکر خواہ کوئی بھی ہو وہ اپنی فیس کیسے حاصل کرے اس کے لیے ظاہر تھا کہ اسے بھی کوئی چالاکی کرنا پڑے گی۔ اس نے سوچا ممکن ہے لان لارنس کی مدد سے وہ کوئی ایسی ترکیب بڑنے کار لانے میں کامیاب ہوجائے۔

لان لارنس نے بڑی توجہ سے نک کی باتیں سنیں۔

"مجھے واضح طور پر سمجھنے دو" آخر وہ بولا "تم یہ چاہتے ہو کہ میں فرسٹ سٹی سیونگ بینک کے صدر فلپ نارٹن سے انٹرویو لوں"۔

"ہاں اور بینک کی عمارت میں اس کے آفس کے اندر۔ مجھے امید ہے کہ تم یہ کام کرسکتی ہو"۔

"اس میں میرے ہاتھ کیا آئے گا" لان لارنس نے پوچھا۔

"ایک بہترین کہانی" نک نے جواب دیا "اگر میرے شبہات درست ثابت ہوتے تب۔ یوں بھی چونکہ تم آج کل پادری میبی کے پیچھے لگی ہوئی ہو اس لئے اسے اس کی ایک کڑی سمجھ کر کام کرسکتی ہو کیوں کہ بہرحال پادری کو نارٹن کے بینک نے قرضہ دیا ہے"۔

"چلو منظور ہے" لان لارنس نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا "لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم اس میں کہاں فٹ ہوتے ہو۔؟"

"میں تمہارے ساتھ انٹرویو لینے چلوں گا" نک مسکرا کر بولا "اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم میرے لئے جگہ پیدا کرو"۔

"یہ ناممکن ہے۔ ہماری یونین ۔۔۔۔"

"کوئی بات ناممکن نہیں ہے" نک نے بات کاٹ دی۔

بدھ تک لان لارنس نے انٹرویو کا انتظام کرلیا۔ اور اسی روز سہ پہر کو وہ نارٹن کے دفتر پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ ایک کیمرہ مین اور ایک ساؤنڈ ٹیکنیشن بھی تھے۔ آخری آدمی کا کردار نک ویلوٹ ادا کررہا تھا۔ اس نے ایک دبگ اور مصنوعی مونچھیں لگا رکھی تھیں یہ کوئی اچھا اور معیاری میک اپ نہیں تھا۔ لیکن نک کو یقین تھا کہ کمرے میں لان لارنس کی موجودگی میں نارٹن کسی اور طرف متوجہ نہیں ہوگا۔

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ مس لارنس" نارٹن نے کہا "آخر تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتی ہو۔؟"

"میں اس قرضے کے بارے معلوم کرنا چاہتی ہوں جو آپ نے پادری میبی کو نئے چرچ کی تعمیر کے لئے دیا ہے" لان نے جواب دیا۔

"میں شعبہ قرضہ جات کے فیصلے کو زیر بحث نہیں لاسکتا"۔

"لیکن کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آپ نے ذاتی طور پر قرضے کی درخواست منظور کی ہے"۔

"چرچ ایک ایسا مذہبی ادارہ ہے جسے حکومت کی طرف سے ٹیکس کی چھوٹ دی گئی ہے اور جب تک اس کی یہ حیثیت برقرار رہتی ہے کوئی وجہ نہ تھی کہ اس کے لئے قرض منظور نہ کیا جاتا"۔

"کیا یہی بات کیمرے کے سامنے کہہ سکیں گے" لان نے پوچھا۔

نارٹن نے ناگواری سے کیمرہ مین کی طرف دیکھا۔

"یقیناً" وہ بولا "مجھے کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے"۔

کیمرے نے اپنا کام شروع کردیا۔ نک ساؤنڈ وغیرہ کی دیکھ بھال کرنے لگا۔ اور اس وقت بھی جب وہ مائکروفون کو صحیح زاویہ پر رکھنے کے لئے میز پر جھکا نارٹن نے اس کی طرف دیکھنا ضروری نہیں سمجھا۔ پھر جب تک انٹرویو مکمل ہوا اور وہ لوگ رخصت ہوتے تو نارٹن کی ایش ٹرے بڑی صفائی سے اس بکس میں منتقل ہوچکی تھی جس میں ایمپلی فائر وغیرہ رکھا ہوا تھا۔

ایش ٹرے پر قبضہ کرنے کے بعد نک کو چین کہاں آتا اس نے اسی سہ پہر نارٹن کو فون کیا۔

"تم میری فیس ادا کرنے کے بعد اپنی ایشٹرے واپس لے سکتے ہو" نک نے کہا "رقم کی تعداد یاد نہ رہی تو بتا دوں کہ وہ پچیس ہزار ڈالر ہے۔"

"ویلوٹ" نارٹن کی حیرت زدہ آواز سنائی دی "تم اسے کس طرح.....؟"

"اصولاً تو مجھے دگنی فیس کا مطالبہ کرنا چاہیئے کیونکہ اسے مجھے دو مرتبہ چرانا پڑا ہے" نک نے بات کاٹی۔

"اس لعنتی ایشٹرے کو تم اپنے پاس ہی رکھو" نارٹن نے کہا۔ "وہ اب مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔"

"یہ بات اتنے یقین سے مت کہو" نک نے جواب دیا اور ریسور رکھ دیا۔

اگلی صبح وہ پھر پادری بی سے ملاقات کرنے پہنچ گیا۔ پادری نے حسب سابق مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔

"تم سے دوبارہ مل کر خوشی ہوئی مسٹر ویلوٹ" اس نے کہا "کیا تم نے اپنے موکل سے عطیے کے بارے میں بات کی۔؟"

جواب دینے کے بجائے نک اٹھ کر ایکیویریم کے پاس آ کھڑا ہوا۔

"آج اس میں پانی کی سطح اس روز سے کچھ کم معلوم ہوتی ہے۔" وہ بولا۔

"کیا؟" پادری نے حیرت سے پوچھا۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس میں سے کوئی چیز نکال لی گئی ہے۔" نک نے گویا جواب دیا۔

"میں ہی وہ آدمی ہوں جس نے فلپ نارٹن کی ایشٹرے تمہارے ایکیویریم سے نکالی ہے" نک نے بتایا۔

پادری بی کا ہاتھ اپنی میز کی دراز کی طرف بڑھا لیکن نک اس سے کہیں زیادہ پھرتیلا تھا۔ اس نے لات مار کر دراز بند کر دی نتیجہ یہ ہوا کہ پادری کا ہاتھ دراز کی زد میں آ گیا۔ اس کے منہ سے ایک دبی چیخ نکلی۔

"تمہیں ریوالور نکالنے کی ضرورت نہیں ہے" نک بولا "میں تمہارے نہیں نارٹن کے پیچھے پڑا ہوا ہوں۔"

"تم چاہتے کیا ہو؟" پادری بی نے اپنا ہاتھ نکال کر کلائی مسلتے ہوئے پوچھا۔

"معلومات" نک نے جواب دیا "تم نے ایشٹرے کو نارٹن سے زبردستی قرضہ حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا تھا۔"

"تو پھر۔"

"میں پوری داستان سننا چاہتا ہوں اور اگر تم نے انکار کیا تو کچھ مجھے معلوم ہے اسی کے ساتھ پولیس کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ مجھے یقین ہے کہ ڈی ڈی رپورٹر لان لانس اس خفیہ والٹ کے بارے میں یقیناً دلچسپی لے گی جو صرف نارٹن کی انگلی کے نشان سے ہی کھل سکتا ہے۔"

"تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی۔؟"

"میرا کام ہی ایسی باتیں معلوم کرنا ہے۔"

"کیا تم مجھ پر کسی بے عنوانی کا الزام لگا رہے ہو؟" پادری بی نے سوچتے ہوئے پوچھا۔

"صرف حقائق بیان کر رہا ہوں۔ اگر بلیک میل کو بے عنوانی ہے تو پھر شاید میں تمہیں اسی کا مرتکب قرار دے رہا ہوں۔"

"تو پھر تمہاری اطلاع کے لئے بتاتا ہوں کہ نارٹن مجھ سے کہیں زیادہ بڑا مجرم ہے" پادری میز پر جھکتے ہوئے بولا۔

"خلاصہ کس بات کا؟" نک نے فوراً پوچھا۔

"گذشتہ سال ایک عورت۔ ایک بوڑھی بیوہ۔ ہمارے چرچ کی ممبر بنی۔ کافی مالدار تھی۔ اگر میں یہ کام کیلیفورنیا میں کر رہا ہوتا تو وہاں دولت مند گھرانوں کے لڑکوں لڑکیوں کو پھانسنا مفید ہوتا۔ لیکن یہاں نیویارک میں ہمیں امیر بوڑھی عورتوں کی تلاش رہتی ہے۔ لیکن اس عورت کے معاملہ میں مجھے معلوم ہوا کہ کوئی مجھ سے پہلے ہاتھ صاف کر چکا ہے۔"

"فلپ نارٹن؟" نک نے پوچھا۔

"ہاں" پادری نے اثبات میں سر ہلایا "وہ اس کا بینکر تھا۔ اور ایک خوبصورت شیطان بھی۔ اس نے عورت سے دوستانہ تعلقات پیدا کر لئے۔ عورت کا مرحوم شوہر اس کے لئے کئی چیزیں چھوڑ گیا تھا۔ جن میں سب سے قیمتی چیز پرانے نایاب سکوں اور ٹکٹوں کا ایک ذخیرہ تھا جس کی قیمت اندازے کے مطابق ایک لاکھ ڈالر سے کہیں زیادہ تھی۔ عورت چاہتی تھی کہ یہ ذخیرہ اس کی موت کے بعد اس کے بچوں کو ملے۔ اس سے پہلے نہیں سوال یہ تھا کہ وہ اس کا کیا کرے۔ گھر میں وہ چوروں کی دسترس سے محفوظ نہ رہتا اور اگر بینک میں رکھتی تو یقینی طور پر اس کا علم حکومت کو ہو جاتا اور پھر اس کی موت کے بعد ورثہ تقسیم ہونے سے پہلے اس پر اتنے ٹیکس عائد ہو جاتے کہ وارثوں کو معقول حصہ نہ ملتا۔ اس مشکل کا حل اس کے بینکر فلپ نارٹن نے پیش کیا۔ اس کا دوست اور مالی مشیر ہونے کی حیثیت سے اس نے مشورہ دیا کہ اس ذخیرے کو بینک میں اس کے ذاتی والٹ میں محفوظ کر دیا جائے اس کے بارے میں بینک کو یا حکومت کو اس ذخیرے کا پتہ نہیں لگے گا۔ اور وہ عورت کے مرنے کے بعد جوں کا توں اس کے وارثوں کے سپرد کر دے گا۔ عورت کو اس پر مکمل اعتماد تھا اس نے اپنا ذخیرہ نارٹن کے حوالے کر دیا۔ نارٹن نے اسے بتایا تھا کہ وہ اس بارے میں ایک علیحدہ تحریر لکھ کر اپنے فائل میں لگا دے گا تاکہ اگر اتفاق سے اس کا انتقال عورت سے قبل ہو جائے تو اس کا وکیل اس ذخیرہ کو عورت یا اس کے وارثوں کو واپس کر دے۔ لیکن اس نے یہ چالاکی کی کہ عورت کو اس تحریر کی کوئی نقل نہیں دی تاکہ اس کے پاس کوئی ثبوت نہ رہے، عورت نے مجھے بتایا کہ اس نے کبھی یہ نقل مانگی بھی نہیں۔"

"تم ایش ٹرے پر بنے ہوئے اس کی انگلیوں کے نشانات کیوں حاصل کرنا چاہتے تھے؟" نک نے پوچھا۔ "کیا تمہیں یہ توقع تھی کہ اتنے سخت حفاظتی انتظامات کے باوجود بینک میں موجود اس کے ذاتی والٹ تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاؤ گے؟"

"نہیں" پادری میبی نے جواب دیا۔ "ظاہر ہے کہ میں انگلی کا نشان حاصل کرنے کے باوجود والٹ تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ لیکن اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ نارٹن کو معلوم ہو جائے کہ میں اس کے خفیہ والٹ کی موجودگی سے واقف ہوں اور اس بات سے بھی کہ اس کے اندر کیا کچھ رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے ایش ٹرے پر پائے جانے سے اندازہ لگایا۔ سمجھ گیا کہ میں اس کا راز جانتا ہوں یہ بھی وجہ تھی کہ اس نے میری قرضے کی درخواست منظور کرنے کی اجازت دے دی۔"

"کیا صرف اس بوڑھی بیوہ کے سکوں اور ٹکٹوں کے ذخیرے کی وجہ سے؟" نک نے پوچھا۔

"صرف وہ ہی ایک نہیں تھی۔ مجھے ایک دوسری بیوہ عورت کے بارے میں بھی معلوم ہے جس نے اسے اپنے تمام چاندی کے برتن اور زیورات والٹ میں رکھنے کے لئے دے دیئے تھے اور یہ سب آف دی ریکارڈ۔ گویا یہ ایک بینک کے اندر دوسرا پرائیویٹ بینک قائم تھا۔ اور بھی معلوم نہیں کتنی عورتیں ایسی ہوں گی۔ میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ نارٹن کا والٹ روم کسی بڑے نمازے سے کم نہیں ہوگا۔"

"حکومت کے نزدیک یہ حرکت یقیناً ناپسندیدہ ہوگی اور اسی طرح بینک کے اسٹاک ہولڈروں کے لئے بھی۔" نک نے کہا۔ "بات کھل جاتی تو نارٹن ایک لمحے کے لئے بھی اپنے عہدے پر برقرار نہیں رہ سکتا۔"

"چنانچہ میری حرکت بلیک میل ہو بھی سکتی ہے اور نہیں بھی۔" پادری یہلی مرتبہ مسکرایا۔ "اس کا فیصلہ کون کر سکتا ہے۔؟"

"تم دونوں جعلساز اور فراڈ دیتے ہو۔" نک بولا۔ "سوا ایک دوسرے کو پھانسا دکھانے کی کوشش کر رہے ہو۔ لیکن نارٹن کے بارے میں پھر بھی یقین سے نہیں کہا جا سکتا۔ ممکن ہے۔ وہ عورت کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کو وہ ذخیرہ دے ہی دے۔"

"اس کا انتقال ہو چکا ہے۔" پادری میبی نے بتایا۔ "اور نارٹن نے ذخیرہ واپس نہیں کیا۔"

"وہ ہو چکی ہے۔" نک نے چونک کر پوچھا۔

"ایک ماہ ہوا۔ اور نارٹن نے اس کے وارثوں کو ذخیرہ کے ہوا نہیں لگنے دی۔ میں اس لیے جانتا ہوں کہ میں نے ان سے پوچھا تھا۔"

"پھر تم نے پولیس میں رپورٹ کیوں نہیں کی۔"

"میرے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔ مجھے یہ ہی مناسب معلوم ہوا کہ میں اس معاملے کو اپنے طور پر نمٹاؤں۔"

"میری بات سنو۔" نک نے دفعتاً کہا۔ "میں نے ایش ٹرے دوبارہ حاصل کر لی ہے۔ میں نے اسے نارٹن کو دیا تھا مگر اس نے میری فیس ادا نہیں کی۔ چنانچہ میں نے پھر چرا لیا۔ ہم دونوں مل کر اسے نارٹن کے والٹ میں داخل ہونے کا ذریعہ بنائیں گے۔"

"اب اس پر نارٹن کی انگلی کے نشانات نہیں ہونگے۔" پادری میبی نے کہا۔ "وہ اتنا احمق بھی نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے مجھے بھی اس کی امید نہیں ہے۔"

"تب پھر ہم والٹ میں کیسے داخل ہو سکیں گے۔"

"فلپ نارٹن خود ہمارے لیے والٹ کھولے گا۔" نک نے جواب دیا۔

نک کو سب سے پہلے جو بات معلوم کرنا تھی وہ یہ تھی کہ نارٹن کا ذاتی والٹ بینک میں کس جگہ واقع ہے۔ اس سلسلہ میں اسے نیویارک کنسٹرکشن کمپنی سے مدد ملی جس نے بینک کی عمارت تعمیر کی تھی۔ کمپنی کے فائلوں میں بینک کی عمارت کا نقشہ اب بھی موجود تھا۔ اس نے متعلقہ فرد کو مناسب رشوت پیش کی۔ اور اسے اس بات کی اجازت مل گئی کہ وہ ایک گھنٹے تک تنہا اس فائل کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ نک نے نقشے میں دیکھا کہ عمارت کی ۵۶ ویں منزل پر جہاں نارٹن کا آفس تھا کوئی والٹ نہیں دکھایا گیا تھا البتہ ایک الماری کے جتنے سائز کا ایک اسٹاکنگ روم اس سے نچلی منزل یعنی ۵۵ ویں فلور پر ضرور موجود تھا۔ عمارت کی ڈائریکٹری دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس فلور پر تمام متعلقہ شعبہ جات کی سیکرٹری کام کرتی تھیں اور یہ بات سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ انہیں کسی اسٹاکنگ روم کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس لیے لازمی تھا کہ یہ ہی نارٹن کا ذاتی والٹ ہو۔

اس سے اگلی صبح حسب پروگرام نک پادری میبی سے بینک کی عمارت کے باہر ملا۔

"تمہیں پتہ ہی ہے کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔" نک نے پوچھا۔

"جانتا ہوں۔ مگر مجھے پسند نہیں۔ تم مجھے بہت گہرائی میں لیے جا رہے ہو۔"

"تم پہلے ہی کافی گہرے اتر چکے ہو۔ اگر اس ترکیب سے تمہیں لان لارنس سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔ تو تمہیں میرا ممنون ہونا چاہیئے۔"

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔" پادری میبی نے جواب دیا۔ "وہ ہے کہاں۔ میرا خیال ہے تم نے کہا تھا کہ وہ بھی اس پلان میں شامل ہے؟"

"جب اس کی ضرورت ہوگی وہ بھی آ جائے گی۔" نک نے جواب دیا۔

وہ لفٹ کے ذریعہ ۵۵ ویں منزل تک پہنچے۔ نک نے نقشے کی مدد سے یہ بھی معلوم کر لیا تھا کہ الیکٹریکل فیوز بکس کس جگہ ہے۔ وہ سیدھا وہیں پہنچا۔

"الارم سسٹم کا تعلق لازماً اس فیوز بکس سے بھی ہوگا۔" اس نے پادری سے کہا۔

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ نارٹن کے پرائیویٹ والٹ میں الارم بھی لگا ہے۔؟"

"ایک ایسے بینک میں ہر مقفل دروازے میں کوئی نہ کوئی الارم فٹ ہوگا۔"

"اگر تم نے فیوز بکس کو چھیڑا چھیڑا تو عین ممکن ہے کہ والٹ کا الارم بجنے لگے۔"

"میں بالکل یہی کرنا چاہتا ہوں۔" نک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

فلپ نارٹن اس وقت مختلف شعبہ جات کے مینیجروں کے کے اجلاس میں مصروف تھا۔ اچانک اس کی سیکرٹری نے کہا۔

"۵۵ ویں منزل پر الارم بج رہا ہے۔ کوئی آپ کے والٹ میں گھسنے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔"

"پھر مجھے یہ کیا کہہ رہی ہو۔" نارٹن نے ناگواری سے کہا۔ "سیکورٹی گارڈ کو لے جاؤ۔"

سیکرٹری کچھ دیر کے بعد پھر واپس آئی۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے جناب۔" وہ بولی۔ "کہ کوئی آپ کے والٹ میں بند ہو گیا ہے۔"

"یہ ناممکن ہے۔ کوئی شخص والٹ میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک ۔۔۔۔" نارٹن کہتے کہتے رک گیا۔ اس نے میز کے چاروں طرف بیٹھے ہوئے افراد کی طرف دیکھا۔

"میں معذرت خواہ ہوں حضرات۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا۔ "ایک ضروری کام میری فوری توجہ چاہتا ہے۔"

وہ تیز قدموں سے چلتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔ سیکرٹری اس کے پیچھے تھا۔ وہ دونوں لفٹ کے ذریعہ ۵۵ ویں منزل پر آئے۔ یہاں تمام سیکرٹریوں میں بوکھلاہٹ مچی ہوئی تھی۔ الارم کی گھنٹی بجنے کی آواز آ رہی تھی۔ نارٹن مختلف دفاتر سے گزرتا ہوا اس جگہ پہنچا جہاں اس کا نجی والٹ واقع تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہاں پادری فیلکس میبی کے ساتھ ہی دو سیکورٹی گارڈ بھی کھڑے ہیں۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" نارٹن نے پادری سے پوچھا۔

"ویلوٹ والٹ کے اندر بند ہو گیا ہے۔" پادری میبی نے فرش پر پڑی ہوئی ایش ٹرے کی طرف اشارہ کیا۔ "اس نے تمہاری انگلی کا نشان ایش ٹرے سے حاصل کر کے اس سے والٹ کھول لیا۔"

یہاں الارم کی گھنٹی کا شور زیادہ تھا۔ نارٹن سیکورٹی گارڈ کی طرف گھوما۔

"اس الارم کو بند کرو۔" اس نے کہا پھر پوچھا۔ "کیا تم نے اسے اندر آتے جاتے دیکھا تھا؟"

گارڈ نے نفی میں سر ہلایا۔

جب ویلوٹ نے گارڈ کو آتے دیکھا تو اس نے اندر سے والٹ کا دروازہ بند کر لیا۔ پادری بولا اٹھا۔ "معلوم نہیں اس سے کیا گڑبڑ ہو گئی کہ جب اس نے باہر نکلنے کی کوشش کی تو کامیاب نہیں ہو سکا۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔" نارٹن نے جیسے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں والٹ کھولنا ہی پڑے گا۔" ایک گارڈ اپنا ریوالور نکالتے ہوئے بولا۔

"بڑی خوشی سے۔" نارٹن نے کہا۔ "میں خود اس حرکت کے لیے ویلوٹ کو جیل میں سڑتے بغیر نہیں مانوں گا۔ کوئی وکیل اسے بینک میں ڈاکہ ڈالنے کے الزام سے بری نہیں کرا سکتا۔"

نارٹن نے والٹ کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا اوپر لگے ہوئے ایک چھوٹے سے چوکور شیشے پر رکھ دیا۔ اس کے انگوٹھا رکھتے ہی قفل کا الیکٹرانک سسٹم حرکت میں آیا۔ نارٹن کے انگوٹھے کا عکس الیکٹرانک سسٹم میں محفوظ عکس سے ملتے ہی قفل کھل گیا۔ نارٹن نے دروازہ کھول دیا مگر اسٹاکنگ روم بالکل خالی تھا۔

"کیا مجھے تلاش کر رہے ہو۔" پیچھے سے نک کی آواز آئی۔

"تم کہاں تھے؟" نارٹن نے تیزی سے پلٹ کر پوچھا۔ اس کا چہرہ فق ہو گیا تھا۔

"میں برابر کے کمرے میں چھپا ہوا تھا۔" نک نے جواب دیا۔ "یہ محض تمہیں والٹ کھولنے پر آمادہ کرنے کی ایک ترکیب تھی۔ ظاہر ہے کہ میں خود یہ حرکت کر کے کسی جرم کا مرتکب ہونا پسند نہیں کرتا تھا۔" نارٹن نے گھوم کر پادری میبی کی طرف دیکھا۔

"تو تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔" اس نے کہا۔ "تم کہہ رہے تھے کہ یہ ناممکن ہے۔"

"ممکن ہے میرے الفاظ نے تمہیں کوئی ایسا تاثر دیا ہو۔" پادری نے جواب دیا۔

نارٹن نے خود کو سیکورٹی گارڈ اور بینک کے دوسرے عملے کے درمیان گھرا پا کر سنبھلنے کی کوشش کی۔

"اچھی بات ہے ویلوٹ۔" اس نے کہا۔ "تم خود دیکھ سکتے ہو کہ میرے پاس کوئی ایسی شے نہیں ہے جسے میں چھپانے کی کوشش کروں۔ میرا یہ نام نہاد والٹ اندر سے بالکل خالی ہے۔"

نک نے والٹ میں داخل ہو کر دیکھا۔ نارٹن بالکل سچ کہہ رہا تھا۔ والٹ میں کئی کھلی الماری نما خانے بنے ہوئے تھے مگر وہ سب خالی تھے۔

"ٹھیک ہے میرے لیے یہ بھی بہت ہے۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے بلند آواز سے لان لارنس کو پکارا اور دفعتاً پتہ نہیں کہاں سے نکل کر لان لارنس مع اپنے کیمرہ مین وغیرہ کے سامنے آ گئی۔

"ہمیں کس شے کی منظر کشی کرنا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ایک خالی والٹ کا۔ اس کی منظر کشی کرو اور اسے چھ بجے کی خبروں میں ٹیلی کاسٹ کرنے کا انتظام کرو۔ میں اس کے ساتھ بیان کرنے کے لیے تمہیں ایک دلچسپ کہانی فراہم کر دوں گا۔"

فلپ نارٹن کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"یہ کیا ہے؟" اس نے پوچھا۔ "تم ایک خالی والٹ کی فلم کیوں بنانا چاہتے ہو؟"

"اس سے بالکل برعکس جو میں اور پادری میبی کرنے کا ارادہ کر رہے تھے۔" نک نے جواب دیا۔ "اسے ایش ٹرے کی ضرورت اس لیے تھی کہ وہ تمہارے انگوٹھے کے نشان کی مدد سے اس والٹ میں داخل ہو کر وہ خزانہ چرا سکے۔ جو اس کے خیال میں یہاں پوشیدہ تھا۔ یا اگر چرا نہ سکے تو چرانے کی دھمکی دے کر تم سے اپنا کام کرا لے۔ اور میں اس کے برعکس صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ اس والٹ میں اب کوئی خزانہ موجود نہیں ہے۔ ٹی وی پر اس خالی والٹ کی فلم بہت سی بیوہ عورتیں دیکھیں گی۔ اور حیرت و تعجب سے سوچیں گی کہ ان کے زیورات ان کے چاندی کے برتنوں اور قدیم سکوں اور ٹکٹوں کا کیا بنا جو انہوں نے تمہیں اس والٹ میں رکھنے کے لیے دیئے تھے۔ یقین کرو کہ کل صبح تمہیں بہت سی معزز خواتین کے سامنے اس کی کوئی معقول وضاحت پیش کرنا پڑے گی۔"

نارٹن جس کا چہرہ سفید پڑا ہوا تھا بہت ہی آہستہ آواز میں بولا۔ "لعنت ہو ویلوٹ۔ اس عورت اور اس کے کیمرہ مین کو روک لو۔ میں تمہیں تمہاری فیس ادا کر دوں گا۔"

"دے نہیں دوں گا۔ بلکہ ابھی دو۔ اور وہ بھی نقد۔"

"منظور ہے۔" نارٹن کو کہنا پڑا۔

نک ویلوٹ مسکرایا اور لان لارنس کی طرف دیکھا۔

"بس کافی ہے لان۔ اب فلم نہیں بنائی جائے گی۔"

اس کے بیس منٹ بعد نک بینک سے اس حال میں رخصت ہوا کہ اس کی جیب میں اس کی مطلوبہ فیس موجود تھی۔ پچیس ہزار ڈالر کے بالکل نئے اور کرارے نوٹ جو نارٹن نے اسی وقت اپنے ذاتی اکاؤنٹ سے نکلوا کر دیئے تھے اس ادائیگی کے وقت لان لارنس بھی موجود تھی اور رقم کی وصولیابی کے بعد اس کے ساتھ ہی باہر جا رہی تھی۔

"میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔" وہ بولی۔ "مگر پھر بھی یقین نہیں آ رہا ہے۔ اس نے تو سچ مچ تمہیں رقم ادا کر دی۔"

"ہاں وہ فیس جو ایک کاروباری معاہدے کے سلسلہ میں کئی دن سے واجب تھی۔"

"ممکن ہے بعد میں وہ پولیس میں رپورٹ کر کے یہ دعویٰ کرے کہ اسے تم نے چرایا ہے۔"

"کیسے کر سکتا ہے۔ اس نے کئی گواہوں کی موجودگی میں خود اپنے ہاتھوں سے رقم دی ہے۔"

"کیا وہ یہ تو نہیں سمجھ رہا ہے کہ تمہیں فیس ادا کر کے اس نے مجھے یہ داستان استعمال کرنے سے بھی روک دیا ہے۔"

"ممکن ہے اس نے یہی تاثر لیا ہو۔" نک نے جواب دیا۔ "غلط نتائج اخذ کرنے میں وہ بہت تیز ہے۔"

"اس کیس میں پادری میبی کہاں فٹ ہوتا ہے۔" لان لارنس نے پوچھا۔

"وہ تمہیں اس بارے میں بتائے گا کہ حقیقت میں اس والٹ کے اندر کیا ہونا چاہیئے تھا۔" نک نے کہا۔ "ایک ایسا خزانہ جسے نارٹن نے کئی دولت مند بیوہ عورتوں کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے جمع کیا تھا۔"

"مجھے یقین نہیں آ رہا کہ اتنے بڑے بینک کا صدر فراڈ کا مرتکب ہو سکتا ہے۔؟"

"کوئی اس پر یقین نہیں کر سکتا تھا اور اس لیے وہ ابھی تک بڑی کامیابی سے دوسروں کی دولت پر ہاتھ صاف کرتا رہا تھا۔ اس کی نجی زندگی کو چیک کرنا ممکن ہے تمہیں پتہ چلے کہ وہ مالی مشکلات میں مبتلا تھا۔ ممکن ہے وہ بینک کے اثاثے کو بھی اپنے ذاتی قرض ادا کرنے کے لیے استعمال کرتا رہا ہو۔ کچھ بھی سہی اس نے غالباً وہ تمام چیزیں فروخت کر دی ہیں جو بیوہ عورتوں نے امانتاً اس کے سپرد کی تھیں۔ نارٹن جیسے آدمی پر شبہ کرنے کے لیے پادری میبی جیسے جعلساز کا ذہن ہی کام کر سکتا تھا۔"

"اور اسے شکست دینے کے لیے تم جیسے ایک چور کی ضرورت تھی۔" لان لارنس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاید نک نے اعتراف کیا۔ "لیکن اپنی کہانی میں میرا نام شامل مت کرنا۔ میں پبلسٹی قطعی پسند نہیں کرتا۔"

نک ویلوٹ اسے بینک کے سامنے چھوڑ کر رخصت ہو گیا۔ لیکن گھر جاتے ہوئے اس کے ذہن کو یہ خیال پھر بھی پریشان کر رہا تھا کہ اس کیس میں اس نے ایک چیز دو مرتبہ چرائی مگر اسے فیس صرف ایک مرتبہ کی وصول ہوئی۔

تاج کی چوری

نک ویلوٹ کا کارنامہ

چوری

کرنا نک ویلوٹ کا پیشہ بھی تھا اور مشغلہ بھی۔ فرصت میں اس کے دو ہی کام تھے، حسین گلوریا کا ساتھ اور سرخ جام۔ آج نہ معلوم کس وجہ سے گلوریا اس کے ساتھ نہیں تھی اور وہ تنہا ہوٹل کے ایک گوشے میں بیٹھا لال پری سے جی بہلا رہا تھا۔

"مسٹر نک! میں آپ کی تنہائی میں مخل تو نہیں ہوا؟" دھوپ کا چشمہ لگائے ایک طویل قامت شخص اس سے مخاطب تھا۔

"تشریف رکھیے۔" نک نے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔

"میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

"مجھے وانڈر برگ کہتے ہیں۔" اس نے اپنا تعارف کرایا۔ "اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ مقررہ معاوضے پر آپ کی خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں۔"

"یقیناً لیکن میں صرف ایسی چیزیں چراتا ہوں جن کی کوئی قیمت نہیں ہوتی اور پھر آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ اس کام کا معاوضہ بیس ہزار ڈالر ہے اور کام میں اگر کچھ زیادہ خطرہ ہو تو معاوضہ تیس ہزار ڈالر ہو جاتا ہے۔ اخراجات اس کے علاوہ۔" نک نے وضاحت کر دی۔

"اس کام میں اگرچہ کچھ زیادہ خطرہ نہیں ہے پھر بھی میرا مؤکل آپ کو تیس ہزار ڈالر دینے کے لئے تیار ہے۔"

"پیشگی شکریہ۔" نک نے قدرے مسکرا کر جواب دیا۔

"میرا خیال ہے آپ جزیرہ نیواڈینا سے تو ضرور واقف ہوں گے؟ یہ اٹلی اور یونان کے درمیان ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ قدیم وقتوں سے یہاں بادشاہت چلی آ رہی ہے اور اس وقت جو خاندان اس پر حکومت کر رہا ہے اس کی بھی کئی پشتیں گزر گئیں۔"

"وہ کیا چیز ہے جو آپ مجھ سے چوری کروانا چاہتے ہیں؟" نک نے اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے پوچھا۔ اسے جزیرے کی تاریخ سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

"وہ ایک تاج ہے بلور کا بنا ہوا۔ کئی صدی پرانا ہے اور اس کی اہمیت صرف تاریخی ہے۔ ہر برس سالِ نو کی تقریبات میں اس کی نمائش کی جاتی ہے۔"

"قیمتی ہے؟" نک نے دریافت کیا۔

"نہیں۔ چند سو ڈالر سے زیادہ اس کی قیمت نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس کی حیثیت تاریخی ہے۔ کچھ روایتیں اس سے وابستہ ہیں۔ اور جزیرہ نیواڈینا کے لوگ اسے آسمانی چیز سمجھتے ہیں۔ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ وہاں کی حکمرانی اس تاج سے وابستہ ہے۔"

"بیسویں صدی میں پریوں کے دیس کی کوئی کہانی نظر آتی ہے۔ بہرحال مجھے آپ کی پیش کش منظور ہے لیکن اس میں خطرات کیا ہیں؟" نک نے پوچھا۔

"ویسے تو یہ تاج سارا سال شاہی خزانے میں محفوظ رہتا ہے لیکن سالِ نو کی تقریبات کے موقع پر اس کی نمائش کی جاتی ہے۔ شاہی گارڈ کا زبردست پہرہ رہتا ہے۔ اس تقریب میں مہمانوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ اور دعوت نامہ کے بغیر کوئی شخص تقریب میں شرکت نہیں کر سکتا اس طرح تاج کو شاہی ہال سے باہر لیجانا کوئی آسان بات نہیں۔" وانڈر برگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

نک ویلوٹ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ "جب کسی کام کا ارادہ کیا جائے تو اس کا کوئی نہ کوئی حل نکل ہی آتا ہے۔ نئے سال کی تقریبات اگلے ہفتے شروع ہو رہی ہیں۔؟"

"اگلے پیر کی شام سے تقریبات کا آغاز ہو جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج سے صرف چھ دن باقی رہ گئے ہیں۔"

"تو مجھے چھ دن میں یہ کام ختم کرنا ہے۔" نک نے زیر لب جیسے خود سے کہا۔ "مجھے آپ کی پیشکش منظور ہے۔ چھٹیاں گذارنے

کا اس سے بہتر موقع کہاں ہاتھ آئے گا!"

نیواڈینا ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا پچاس میل لمبا، اور اس سے کچھ نصف چوڑا۔ ساحل سے دور جنوب میں آبادی پھیلی ہوئی تھی۔ یہاں کی آبادی کوئی تیس ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ نئے اور پرانے مکانات دور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ جدید عمارتیں تعمیر ہو رہی تھیں۔ قدیم اور جدید دونوں رنگ نمایاں تھے بیسویں صدی کی سہولتیں آہستہ آہستہ یہاں بھی مہیا کی جا رہی تھیں۔ ایک قدیم پانچ منزلہ عمارت دور سے ہی اس بات کی نشاندہی کرتی تھی کہ وہ جزیرے کے حکمراں کی رہائش گاہ ہے۔

وانڈربرگ نے اسے نیواڈینا پہنچ کر مس ویرا اسمتھ سے ملنے کے لئے کہا تھا۔ وہ یہاں کی افسرِ تقریبات اور اہم شخصیت تھی۔ یہاں پہنچکر نک کا سب سے پہلا کام یہ تھا کہ وہ کسی طرح شاہی ہال تک رسائی حاصل کرے جہاں یہ تقریبات منعقد ہونا تھیں۔ وانڈربرگ نے اسے بتایا تھا کہ مس ویرا اسمتھ اسکی دوست ہے اور وہ اس کے ہال میں داخلے کا انتظام کر سکتی ہے۔ مس ویرا کا آفس ڈھونڈنے میں اسے کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

مس ویرا اسمتھ اس کے تصور سے بالکل مختلف نکلی وانڈربرگ سے ملاقات کے دوران اس کا اندازہ تھا کہ کسی ادھیڑ عمر کی عورت سے اس کا سابقہ پڑیگا لیکن مس ویرا اسمتھ نوجوان تھی، اور خطرناک حد تک خوبصورت تھی۔ بڑے بڑے شیشوں کی عینک نے اسکے چہرے کو کافی حد تک چھپا رکھا تھا۔ نک نے پہلی نظر میں سوچا کہ چشمہ کے بغیر مس ویرا کافی خوبصورت ہوگی۔

"میرا نام نک ویلوٹ ہے"۔ اس نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "میں ایک مصنف ہوں اور آپ کی نئے سال کی تقریبات میں شرکت کی خواہش مجھے یہاں کھینچ لائی ہے"۔

"شاید آپ پہلی مرتبہ یہاں تشریف لائے ہیں"۔ اس نے مسکرا کر نک کا استقبال کیا۔

"آیا تو پہلی بار ہی ہوں لیکن یہاں کی کشش مجھے بار بار آنے پر مجبور کر رہی ہے۔ ویسے میرا خیال ہے آپ برطانوی ہیں"۔!

"میری پیدائش برطانیہ کی ہے لیکن بچپن سے ہی میرے والدین یہاں آکر آباد ہو گئے اور اب یہی میرا وطن ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ چند برسوں میں نیواڈینا جنت نظیر بن جائے گا۔ سیاحوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔"

"مس اسمتھ۔ سالِ نو کی تقریبات کے متعلق آپ مجھے کیا بتا سکتی ہیں"۔ نک نے دریافت کیا۔

"سالِ نو کی تقریبات شاہی ہال میں ہوتی ہیں۔ اس میں ایک ہزار سے زائد افراد شرکت کرتے ہیں اور جیسے کہ رسم ہے ہر شخص حلیہ بدل کر آتا ہے۔ اس روز بلوری تاج کی بھی نمائش کی جاتی ہے، جو یہاں کی خصوصیت ہے"۔

"بلوری تاج کے بارے میں بڑی روایتیں مشہور ہیں۔ ان میں کتنی صداقت ہے"؟ نک نے کرسی میں ذرا اور دھنستے ہوئے سگریٹ سلگالی۔

"لیجئے، یہ ایک کتابچہ ہے۔ یہ آپ کو یہاں کی ساری تاریخ سے آگاہ کرے گا۔ مختصراً میں یہ بتا دوں کہ سترھویں صدی میں شاہی خاندان بڑی دشواریوں میں مبتلا تھا۔ ان دنوں ایک برگزیدہ شخصیت نے یہ تاج بنا کر بادشاہ کو پیش کیا تھا۔ اس وقت سے اس تاج کو متبرک خیال کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہر سال اس کی نمائش سے عوام اور حکمراں دونوں پریشانیوں سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ یہاں کے باشندے ایک طرح سے تاج کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کا پختہ عقیدہ ہے کہ یہ تاج جس کے پاس ہو وہی ان پر حکمرانی کر سکتا ہے۔ پچھلی جنگ عظیم میں اس تاج پر نازیوں نے قبضہ کر لیا تھا اور جب تک یہ تاج ان کے قبضے میں رہا جزیرے کے باشندوں نے خوش دلی سے انکے احکامات کو قبول کیا اور انکی حکمرانی تسلیم کی"۔

"کیا یہ ممکن ہے کہ میں شاہی ہال کو تقریبات سے پہلے بھی دیکھ سکوں؟" نک نے دریافت کیا۔

"اگر آپ چاہیں تو یہ آپ کو ابھی دکھایا جا سکتا ہے"۔ مس ویرا اسمتھ یہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

شاہی ہال پانچ منزلہ عمارت میں واقع تھا۔ پرانے طرز کی وسیع و عریض عمارت تھی لیکن اس میں جدید رنگ نمایاں تھا۔

"یہاں کا حکمراں کون ہے؟" نک نے دریافت کیا۔

"پرنس باڈلے ہمارے حکمراں ہیں۔ اس عمارت میں ان کی رہائش گاہ اور سرکاری دفاتر ہیں۔ وہ زیادہ تر وقت جزیرے سے باہر ہی رہتے ہیں لیکن سالِ نو کی تقریبات میں ان کی شرکت ضروری ہو جاتی ہے اور وہ تمام مصروفیات چھوڑ کر اس میں شریک ہوتے ہیں"۔

چند راہداریوں میں سے ہوتے ہوئے وہ شاہی ہال میں آگئے بڑا وسیع ہال تھا۔ سالِ نو کی تقریبات کے سلسلے میں تیاریاں زور شور سے جاری تھیں۔ مزدور کام کر رہے تھے۔ ایک طرف بڑا سا اسٹیج تیار کیا جا رہا تھا۔

"مجھ سے کسی نے کہا تھا کہ یہاں کا حکمراں ایک بادشاہ ہے اور آپ پرنس باڈلے کا ذکر کر رہی ہیں؟"

"شاہ فلیکس پرنس باڈلے کے والد ہیں۔ وہ بہت عمر رسیدہ اور بیمار ہیں۔ آجکل ایتھنز کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور کسی کو ان سے ملاقات کی اجازت نہیں۔ بیماری سے قبل انہوں نے پرنس باڈلے کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا اور آج کل وہی حکمراں ہیں"۔ مس ویرا اسمتھ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

ویلوٹ اس دوران ٹہلتا ہوا اسٹیج تک پہنچ گیا۔ اسٹیج پر پرنس کی نشست اور مخصوص امراء کے بیٹھنے کا انتظام کیا جا رہا تھا۔ نک ویلوٹ بڑے غور سے ہر چیز کا جائزہ لے رہا تھا اور اپنی گہری دلچسپی ظاہر کر رہا تھا۔

"میرا خیال ہے بلوری تاج کو یہاں رکھا جاتا ہوگا"۔ اس نے انگلی سے اسٹیج کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔

"آپ کا خیال درست ہے"۔

"ہاں تو مجھے سال نو کی تقریبات میں شرکت کی اجازت کیسے مل سکتی ہے؟ میں اس کی تفصیلات اپنے مضمون میں شامل کرنا چاہتا ہوں"۔

"اگر آپ پسند کریں تو میرے ساتھ جشن میں شرکت کر سکتے ہیں میں آپ کے لئے دعوت نامہ کا انتظام کر لوں گی"۔ ویرا اسمتھ نے مسکرا کر کہا۔

"اس اعزاز کے لئے میں آپ کا شکر گذار ہوں"۔ نک کے لہجے میں درحقیقت خلوص جھلک رہا تھا۔

اتوار کو نک ویلوٹ کی ساحل سے قریب ایک ہوٹل میں وانڈربرگ سے اچانک ملاقات ہوئی۔ نہ جانے کیا بات تھی نک محسوس کر رہا تھا کہ وانڈربرگ آج بڑے اطمینان سے اس سے گفتگو کر رہا ہے۔ اس سے پہلے جب وہ نیویارک میں ملے تھے تو وانڈربرگ ذرا گھبرایا ہوا سا لگ رہا تھا وانڈربرگ کی طرف سے وہ مطمئن تو نہیں تھا لیکن ابھی تک کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی تھی کہ وہ اس پر شک کر سکتا۔

"تم تیار ہو؟" وانڈربرگ نے دریافت کیا۔

"بالکل۔ میں پوری طرح تیار ہوں۔ میں تم سے اس کے بعد کہاں ملوں؟"

کچھ دیر تک وہ سوچتا رہا۔ "دس بجے رات آخری اسٹیمر یہاں سے کارفو کے لئے روانہ ہوتا ہے۔ اس سے پہلے تو تمہیں وقت نہیں مل سکے گا"۔

"نہیں"۔ نک نے سر ہلا کر جواب دیا۔ "تقریباً دس بجے تو ہم تقریب میں شرکت کرنے کے لئے پہنچیں گے"۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن واردات کے وقت میرا یہاں موجود ہونا مناسب نہیں ہے میں منگل کو کارفو سے دو بجے واپس آؤں گا اور اسٹیمر پر ہی موجود رہوں گا۔ یونانی اسٹیمر پر وہ مجھے ہاتھ نہیں لگا سکیں گے۔ تم تاج کو اسٹیمر پر پہنچا دو"۔

"اس کا مطلب ہے کہ مجھے منگل تک تاج کو اپنے قبضے میں رکھنا ہوگا"! نک نے کہا۔

"بے شک۔ اور اس کام کی تمہیں قیمت ادا کی جا رہی ہے"

"کون ادا کر رہا ہے یہ قیمت"۔

"اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں۔ نیواڈینا کا ہونے والا بادشاہ سمجھو! اچھا تو پھر تم سے منگل کو دو بجے ملاقات ہو رہی ہے! میں رقم لئے اسٹیمر پر تمہارا منتظر رہوں گا"۔ وانڈربرگ نے کہا۔

اگلے دن سہ پہر سے ہی نک ویلوٹ نے تیاریاں شروع کر دیں کافی وقت اس نے لباس پر صرف کیا اور جب وہ ویرا اسمتھ کے ہاں پہنچا تو وہ سرکس کے جادوگروں کا سا ڈھیلا ڈھالا لباس پہنے ہوئے

ڈاکٹر جی ایم ناز
کی شہرہ آفاق کتاب
ازدواجی نفسیات
کی چند کاپیاں پرانے اسٹاک سے مل گئی ہیں۔
یہ وہ کتاب ہے جس کے شائع ہونے پر تہلکہ مچ گیا تھا۔ اس کتاب میں خواتین کے ان دکھوں کا تذکرہ، جو ان کو اندر ہی اندر گھن کی طرح چاٹتے ہیں، ان کا تدارک ہے۔ ازدواجی الجھنیں ہیں اور ان کے حل ہیں جنسی مسائل اور مشورے ہیں۔ غرض یہ کتاب ہر شخص کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ پڑھنا ضروری ہے
چند ہی کاپیاں موجود ہیں۔ آج ہی آرڈرز بھیجیں
قیمت ـــــ ۳۰/= روپے محصول ڈاک ۱۰
مکتبہ نفسیات، پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی

تھا۔ سر سے پاؤں تک ایک سیاہ لبادے نے اسے چھپا رکھا تھا۔ اس کا چہرہ بھی کئی مختلف رنگوں سے رنگا ہوا تھا۔ دیرا اسے دیکھکر ایک لمحہ کے لئے تو ٹھٹک کر رہ گئی۔

"آپ تو جشن کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آئے ہیں مسٹر نک! میں تو آپ کو پہچان بھی نہ سکی!"

"شکریہ۔ میں تقریب کو پوری طرح لطف اندوز ہونا چاہتا تھا۔" شاہی محل میں آج بڑی چہل پہل تھی۔ باڈی گارڈ در دازوں پر پہرہ دے رہے تھے۔ اور دعوت نامے دیکھکر داخلے کی اجازت تھی۔ کافی مہمان رنگ برنگ پوشاکوں میں ملبوس آچکے تھے اور بہت سے ابھی تک آرہے تھے۔ نئے سال کی تقریبات کا آغاز ہو چکا تھا۔

شاہی ہال میں ٹھیک دس بجے پرنس باڈلے تشریف لائے مہمانوں کو اُن کے آنے کی اطلاع گجل بجا کر دی گئی۔ جب پرنس باڈلے اور تمام مہمان اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو فوراً چار خادم شفاف شیشے کا ایک چوکور مرتبان سا لیکر آئے۔ بارشاد نے اسے جلدی سے خادموں کے ہاتھ سے لیا اور اپنے ہاتھوں سے مقررہ جگہ پر رکھ دیا۔ نک اور دیرا اسٹیج سے بالکل قریب تھے اور وہ تاج کو بخوبی دیکھ سکتے تھے۔ بلوری تاج سُرخ مخمل پر رکھا ہوا تھا اور اس قدر نازک تھا کہ لگتا تھا اگر اسے چھوا تو ٹوٹ جائے گا۔ اس کے فوراً بعد ہی ساز بجنے لگے۔ اور جوڑے ایک ایک کر کے ڈانس فلور پر اترنے لگے۔ ذرا سی دیر میں لوگ حسین بانہوں اور شراب میں ڈوب گئے۔

گیارہ بجے کے بعد نک دیرا اور اس کے دوستوں سے اجازت لے کر اٹھ گیا۔ اسے پتہ تھا کہ اس کام میں بڑی جلدی کرنا ہے۔ اس کے لئے اس نے صرف پانچ منٹ رکھے تھے۔ وہ غسل خانے میں گیا اور دروازہ اندر سے بند کرتے ہی اس نے اپنا لبادہ اتار دیا۔ نیچے اس نے سُرخ رنگ کا بالکل چست لباس پہن رکھا تھا جس میں سُرخ دُم بھی لگی ہوئی تھی۔ پھر لبادے کی جیب سے اس نے ربر کا بنا ہوا شیطانی چہرہ نکالا اور اسے مُنہ پر چڑھا لیا۔ سرخ رنگ کے دستانے میں سیاہ رنگ کا چھوٹا پستول چمک رہا تھا۔ پستول کے دہانے پر اس نے سائیلنسر فٹ کر لیا اگرچہ اس کی ضرورت نہیں تھی لیکن سائیلنسر سے چھوٹا سا پستول کافی حد تک خوفناک ہو گیا تھا۔ اپنا سیاہ لبادہ اس نے فلش ٹینک میں رکھکر ڈھکنا بند کر دیا۔ اس تمام تیاری میں اس کے صرف دو منٹ صرف ہوئے غسل خانے سے نکل کر وہ بجلی کی سی تیزی سے ہال میں داخل ہوا اور سیدھا اسٹیج کی طرف گیا۔ کسی نے بھی اس کی طرف توجہ نہ دی۔ جب وہ پرنس باڈلے کے قریب پہنچا تو پرنس اس کا حلیہ دیکھکر مسکرایا لیکن اس کی مسکراہٹ فوراً ہی غائب ہو گئی۔ نک نے پستول کا رُخ پرنس باڈلے کی طرف کر لیا تھا۔

"خبردار کوئی حرکت نہ کرنا۔" اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اس کی آواز میں دھمکی تھی لیکن آواز بلند نہیں تھی۔ قریب بیٹھے ہوئے چند مہمانوں کے سوا کسی کو شور غل میں پتہ نہ چل سکا کہ کیا ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے حرکت کرتا نک نے پستول کے دستے سے شیشے کا مرتبان توڑ دیا۔

پرنس باڈلے اس عرصے میں نک تک پہنچ چکا تھا، اس نے نک کو پکڑنا چاہا لیکن نک بڑی صفائی سے اپنے آپ کو بچا گیا اور ساتھ ہی اس نے پرنس کے سر پر ایک ہلکی سی ضرب لگائی۔ اب دوسرے لوگ بھی اس طرف متوجہ ہو گئے تھے اور پورے ہال میں افراتفری کی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ اسی افراتفری میں کسی نے خطرے کا بٹن دبا دیا، اور گھنٹی بجنے لگی۔

نک تب تک بلوری تاج کو اپنے قبضے میں لے چکا تھا اس نے قریب ترین کھڑکی سے باہر چھلانگ لگا دی کسی نے پیچھے سے اسے پکڑنا چاہا لیکن چست لباس کی وجہ سے وہ ہاتھ نہ آیا۔ اتنا حاضر دماغ تھا اس کی دُم اکھڑ کر پکڑنے والے کے ہاتھ میں آگئی۔ نک مچھلی کی طرح پھسلتا ہوا تیسری زمین کھڑکی سے باہر تھا۔ ابھی وہ زمین سے اُٹھ کر بھاگ ہی رہا تھا کہ اسے ایک گارڈ اپنی طرف بڑھتا نظر آیا۔ نک نے اندازے سے اس کی ران میں گولی ماردی وہ اپنے تعاقب میں کسی کو دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ روش کے ساتھ ساتھ دروازے کی طرف دوڑتا رہا۔ تعاقب کرنے والوں کو اس نے یہ تاثر دیا کہ وہ باہر کی طرف جا رہا ہے۔ پھر اچانک وہ پائیں باغ میں سے ہوتا ہوا عمارت کے پچھواڑے آگیا۔ یہ جگہ ویران تھی۔ سب کا خیال تھا کہ وہ باغ میں کسی جگہ ہو گا۔ پچھلی طرف سے وہ دوبارہ ہال میں داخل ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس وقت غسل خانے میں کوئی بھی موجود نہیں ہو گا لیکن احتیاطاً پستول اس کے ہاتھ میں تھا۔ فلش ٹینک میں اس کی تمام چیزیں جوں کی توں موجود تھیں۔ چند لمحوں میں اس نے اپنا لبادہ دوبارہ پہن لیا، اور شیطانی چہرہ، دستانے اور پستول فلش ٹینک میں چھپا دیئے۔ ربر کے شیطانی چہرہ میں چھپا ہوا بلوری تاج بھی فلش ٹینک کی زینت تھا اس نے آئینے میں اپنی شکل پر نظر ڈالی۔ اور مطمئن ہو کر باہر نکل آیا۔ گھڑی دیکھی تو چھ منٹ اور بیس سیکنڈ لگے تھے۔ اندازے سے ذرا زیادہ وقت لگ گیا تھا لیکن ہر چیز اس کی منشا کے مطابق ہو گئی تھی اور وہ بالکل

مطمئن تھا۔

شاہی ہال میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ ایسے میں اس کی غیر موجودگی کا کون خیال کرتا! عورتیں بیحد خوفزدہ تھیں اور چند پر تو سکتہ طاری تھا۔ شاہی گارڈ نے تمام راستے بند کر دیئے تھے۔ ذرا سی دیر میں شاہی محل فوجی کیمپ میں تبدیل ہو گیا تھا۔ تلاش بڑے زور شور سے جاری تھی۔ بہت دیر کے بعد شاہی گارڈ نے مہمانوں کو واپس جانے کی اجازت دی۔ اور کافی رات گئے تک ویرا اسمتھ کو گھر چھوڑ کر اپنے ہوٹل میں گیا۔

اب اس کے سامنے ایک اور مشکل تھی۔ کسی طرح بلوری تاج کو اسٹیمر تک پہنچانا تھا اور اسے معلوم تھا کہ یہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ اب سے پہلے تو شاہی محل سے کسی طرح تاج کو باہر لانا تھا اور اس کے بعد اسے اسٹیمر تک پہنچانا تھا۔ جبکہ پولیس جگہ جگہ لوگوں کی تلاشی لے رہی تھی۔

دوسری صبح تک پھر شاہی محل کی طرف روانہ ہوا۔ اس مرتبہ وہ نامہ نگار کی حیثیت سے محل میں پہنچا۔ بہت دیر تک شاہی گارڈ کے افسروں سے چوری کے بارے میں انٹرویو لیتا رہا۔ شاہی گارڈ اور پولیس عجیب بے بسی کے عالم میں تھے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر چور غائب کہاں ہو گیا! شاہی گارڈ کا خیال تھا کہ چور کسی طرح شاہی محل کے باہر نکل گیا ہے لیکن اتنے زبردست پہرے کے باوجود وہ باہر کس طرح نکل گیا، یہ سوال ان کی عقل کو چکرائے دے رہا تھا۔ نک کو معلوم تھا کہ جلد یا بدیر وہ تقریب میں شرکت کرنے والوں سے پوچھ گچھ کرنا شروع کر دیں گے۔

اخباری نمائندے کے روپ میں وہ شاہی ہال کا معائنہ کرنے لگا۔ اس دوران ایک گارڈ مستقل اس کے ساتھ لگا رہا لیکن شاہی ہال تک پہنچنے کے بعد اس کے لئے کچھ مشکل نہ تھا کہ وہ چند منٹ کے لئے غسل خانے میں جاتے۔ اور پھر جب وہ غسل خانے سے باہر آیا تو بلوری تاج اس کے مخصوص نرم ہیٹ کے نیچے چھپا ہوا تھا باقی چیزیں اس نے وہیں چھپی رہنے دیں۔

دوپہر کے وقت نک جیٹی پر کھڑا کارفو سے آنے والے یونانی اسٹیمر کا انتظار کر رہا تھا۔ بلوری تاج اب بھی اس کے ہیٹ کے نیچے چھپا ہوا تھا لیکن اب اسے اطمینان تھا کہ ذرا سی دیر بعد وہ تاج وانڈر برگ کے حوالے کر دے گا۔ اور بغیر کسی دقت کے نیو اوڈیسا سے جا سکے گا۔

"خبردار!" کسی نے چلا کر کہا۔

نک نے پلٹ کر دیکھا۔ دو فوجی ترک آ رہے تھے، اور اُن میں سے کچھ فوجی اور پولیس والے اُتر کر اس کی طرف بڑھ رہے تھے اُن کی رہنمائی مس ویرا اسمتھ کر رہی تھی۔

اس دوران مسافر بردار اسٹیمر بالکل قریب آ چکا تھا اور لنگر انداز ہو رہا تھا، نک بغیر کسی تردد کے جہت لگا کر اُس پر پہنچا۔

"ولیوٹ" وانڈر برگ جو ایک گوشے میں کھڑا بے چینی سے اس کا منتظر تھا، چلایا۔

"ٹھیک ہے۔ سب ٹھیک ہے۔" وانڈر برگ کو دیکھ کر اس نے کہا۔

"سب ٹھیک تو ہے لیکن اس فوج کو تم اپنے ساتھ کیوں لے آئے ہو؟"

"تم نے کہا تھا کہ اسٹیمر پر کوئی تمہیں ہاتھ نہیں لگا سکتا۔"

پولیس اور ویرا اسمتھ جنگلے کے قریب آ کر رک گئے تھے ویرا اسمتھ اور دو افسران اسٹیمر میں اُتر آئے۔

"یہ" ویرا اسمتھ نے اشارے سے بتایا۔ "نک ولیوٹ ہے اور وہ جو اس کے ساتھ دوسرا شخص کھڑا ہے، وانڈر برگ ہے اور ہمیں یہ دونوں آدمی درکار ہیں۔"

"لیکن یہ یونانی جہاز ہے، اور نیو اوڈیسا کی پولیس یونانی جہاز پر کسی کو گرفتار نہیں کر سکتی۔"

وانڈر برگ نے کہا جو اُن کے نزدیک پہنچ گیا تھا۔

"یونانی پولیس افسر بھی ہمارے ساتھ ہیں۔" ویرا اسمتھ نے کہا۔ اور یہ معاملہ اب صرف باہر کی دنیا کا نہیں ہے۔ ہمارے بادشاہ کو آج صبح کسی نے انتھز کے ہسپتال میں قتل کر دیا اور یونانی پولیس اس میں پوری طرح دلچسپی لے رہی ہے۔ دو کمیونسٹ ایجنٹوں کو اب تک گرفتار بھی کیا جا چکا ہے۔"

یہ سنکر وانڈر برگ کو جیسے تازیانہ سا لگا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے چند قدم پیچھے ہٹ کر بلوری تاج کو جو اس کے ہاتھ میں تھا پیچھے رکھ لیا اور جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلے۔" اس نے سب کو دھمکی دی۔

"تم سب کو تو ایک ساتھ قتل نہیں کر سکتے!" ایک پولیس افسر نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میرا پہلا شکار میں ویرا اسمتھ ہو گی، ذرا خیال رکھنا۔" وانڈر برگ بڑی سفاکی سے مسکرایا۔

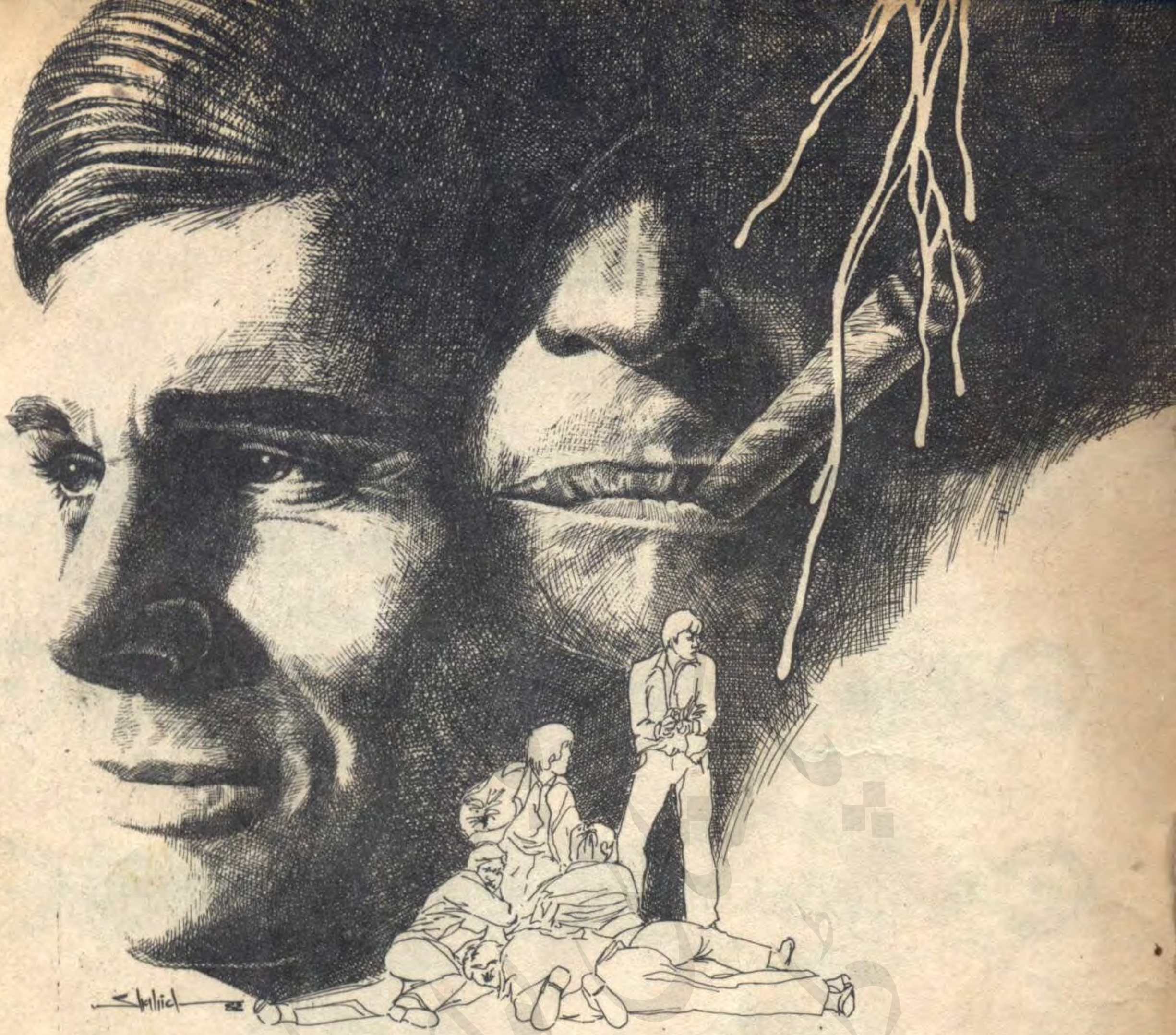

بے قیمت چیزیں گراں قدر معاوضے پر چرانے والا فطین چور

ویلوٹ کی چوریوں کی دلچسپ کہانی

نِک ویلوٹ کی چوریاں ۲

کتابیات پبلی کیشنز ◇ پوسٹ بکس ۲۳ کراچی ۱

فہرست

۵	خاکے کی چوری	پوسٹر کی چوری	۷۵
۱۵	ٹیلیفون کی چوری	پانی کی چوری	۸۴
۲۸	اخبار کی چوری	تاش کی چوری	۹۵
۳۸	چوہے کی چوری	ٹرکی کی چوری	۱۰۵
۴۷	ہلمٹ کی چوری	غبارے کی چوری	۱۱۵
۵۸	فلم کی چوری	کدو کی چوری	۱۲۵
۶۵	چیتے کی چوری	عینک کی چوری	۱۳۵
۱۴۷	ٹی بیگ کی چوری	بلی کی چوری	۲۲۸
۱۶۰	ردی کاغذ کی چوری	میکسی کی چوری	۲۴۱
۱۶۹	بٹن کی چوری	صابن کی چوری	۲۵۷
۱۸۰	پوسٹ کارڈ کی چوری	ناممکن چوری	۲۶۷
۱۹۰	ٹرنک کی چوری	پودے کی چوری	۲۷۳
۲۰۰	ہڈی کی چوری	چمٹے کی چوری	۲۸۲
۲۱۷	کدوکش کی چوری	ممی کی چوری	۲۸۹

قیمت ——— ۴۰ روپے

بار اول ——— ۱۹۸۶ء

مطبوعہ ——— ابن حسن آفسٹ پریس ہاکی اسٹیڈیم کراچی

جملہ حقوق بحق سسپنس جاسوسی ڈائجسٹ محفوظ ہیں

خاکے کی چوری

دیکھنے میں وہ ایک سیدھی سادی عورت تھی اور اس کا لہجہ بھی عام سا تھا۔ اس کے بے حد سیاہ بالوں کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ اس نے وگ پہن رکھی ہے۔ اس کا ڈھیلا ڈھالا لباس یہ ظاہر کرتا تھا کہ عورت نے اسے محض تن ڈھانپنے کے لئے خصوصی طور پر سلوایا ہے۔ "میں چاہتی ہوں تم میرے لئے ایک بچے کا بنایا ہوا خاکہ چرا لاؤ۔" اس نے نک ویلوٹ سے کہا۔ "میں تمہیں اس بچگانہ تصویر کے عوض بیس ہزار ڈالر ادا کروں گی۔"

"بہت خوب..." نک نے جواب دیا۔ اس کے لہجے سے یہ ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ اسے اس انوکھی پیش کش پر حیرت ہوئی تھی۔ "ٹھیک ہے مجھے اس خاکے کے متعلق تفصیل سے بتاؤ... اور یہ بھی بتاؤ کہ وہ خاکہ کہاں ہے؟"

وہ جس کار میں بیٹھے ہوئے تھے، یہ اسی عورت کی کار تھی، جسے اس نے غالباً کرائے پر حاصل کیا تھا۔ کار اس وقت ایکسپریس وے کے کنارے کھڑی تھی۔ وہ فرنٹ سیٹ پر تھے اور ان کے درمیان ایک ماچس اور سگریٹ کا پیکٹ رکھا ہوا تھا۔ ماچس بوچر پیٹرو کیمیکلز کی تھی لیکن ان دونوں اشیاء سے عورت کی شخصیت پر روشنی نہیں پڑتی تھی۔ عورت نے نک ویلوٹ کو دس منٹ پہلے ایک شاپنگ سنٹر سے اپنی گاڑی میں بٹھایا تھا۔

"یہ ایک مکان کا خاکہ ہے جسے رنگین چاک سے بنایا گیا ہے۔ چھ انچ چوڑا اور اتنا ہی لمبا خاکہ ہے۔ اس بچے کا نام جیمی ہے اور اس کا نام تمہیں خاکے کے نیچے لکھا نظر آجائے گا۔"

"غالباً یہ معلوم کرنے کی تو ضرورت نہیں کہ وہ خاکہ قیمتی ہے؟"

"کیا مطلب؟" عورت چونک پڑی۔

"میں آرٹ کے نمونے اور قیمتی اشیاء چوری نہیں کرتا۔ میرا خیال ہے کہ کسی کم سن بچے کا بنایا ہوا خاکہ آرٹ کا شاہکار نہیں ہو سکتا۔"

"ہاں... تم ٹھیک کہتے ہو۔"

"اس وقت یہ خاکہ کہاں ہے؟"

"جیمی درجۂ اول کا بچہ ہے اور یہ خاکہ اس کے کمرۂ جماعت میں دوسرے





تیس خاکوں کے ساتھ آویزاں ہے۔ ہفتے کے آخری دنوں میں بچوں کے والدین کی ایک تقریب ہے۔ ان خاکوں کی وہاں نمائش کی جائے گی۔"

"اسے چرانا کوئی بڑی بات نہیں اور نہ ہی اسے حاصل کرنا دشوار ہے۔" نک نے کہا۔ "کیا مجھے بیس ہزار ڈالر کی ادائیگی ضروری ہے؟"

"مجھے اسکول میں پہچان لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ دن بھر وہاں اساتذہ کی بھیڑ رہتی ہے اور رات کو محافظ وہاں گھومتے رہتے ہیں۔ ایک نائٹ ٹیچر تو مستقلاً اسی کمرے میں رہتی ہے۔ وہ فوراً ہی محافظوں کو بلا سکتی ہے۔"

"کیا یہ اسکول یہیں ویسٹ چسٹر میں ہے؟"

"نہیں۔ یہ لانگ آئی لینڈ میں ہے۔ میں، تمہیں اس کا پتہ دے دوں گی۔"

"بہت خوب۔ بچوں کے والدین کا اجتماع کب ہوگا؟"

"جمعرات کی شام کو۔"

نک نے اثبات میں سر ہلایا۔ "مجھے یہ کوئی مشکل کام نہیں لگتا۔ کیا میں تمہیں جمعے کو اسی جگہ ملوں؟"

"ہاں ..... یہی مناسب ہے۔" عورت نے کہا اور ایڈوانس رقم کا لفافہ نک ویلوٹ کی طرف بڑھا دیا..... پھر اس نے کار اسٹارٹ کی اور اس کا رخ شاپنگ سنٹر کی طرف موڑ دیا۔



جب وہ گھر واپس پہنچا تو گلوریا ٹیلی ویژن دیکھ رہی تھی۔ "تمہاری میٹنگ کیسی رہی، نکی؟"

"ٹھیک ہی ثابت ہوئی۔" نک نے بیئر کو گلاس میں انڈیلتے ہوئے کہا۔ "لیکن مجھے، تمہاری ضرورت محسوس ہوگی۔ کیا تم آئندہ جمعرات کی شام مصروف ہو؟"

"نہیں..... میں صرف کل اپنی بہن سے ملنے جاؤں گی۔ اس کے بعد مجھے کوئی خاص کام نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ ہم لانگ آئی لینڈ چلیں گے اور ہماری منزلِ مقصود ایک اسکول ہے۔"

گلوریا کا چہرہ کھل اٹھا۔ "کیا یہ کوئی سرکاری کام ہے نکی؟"

"ہاں تم ایسا سمجھ سکتی ہو۔"

"مجھے خوشی ہے نکی کہ تم اس بار اپنے ساتھ لے جا رہے ہو۔ بعض اوقات تو میں گھر میں تنہائی کو شدت سے محسوس کرنے لگتی ہوں۔"

"ہمیں والدین کے روپ میں وہاں جانا ہے اور ہم اپنے بچے کے بارے میں کسی ٹیچر سے باز پرس کریں گے۔"

"کیا واقعی؟ لیکن ....."

"آسان سا کام ہے فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔"

جمعرات کی شام انہوں نے کھانا جلدی کھا لیا اور ساڑھے چھ بجے لانگ آئی لینڈ کے لئے روانہ ہو گئے۔ جب وہ اسکول پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ پارکنگ لاٹ میں ہر طرف گاڑیاں ہی گاڑیاں کھڑی ہیں۔

"مجھے کیا کرنا ہے نکی؟" گلوریا نے قدرے پریشانی سے کہا۔

"کسی ایسے بچے کی ماں کا انداز اختیار کرتے ہوئے میرے ساتھ رہو، جو پہلی جماعت میں زیرِ تعلیم ہے۔"

نک کی مؤکلہ نے اس بچے کی ٹیچر کا نام اُسے لکھ دیا تھا اس لئے انہوں نے ٹیچر کا کمرہ بغیر کسی دشواری کے فوراً ہی تلاش کر لیا۔ یہ ایک بہترین اسکول تھا۔ بجا مسکراتے ہوئے نگران نظر آ رہے تھے۔ پہلی جماعت کی ٹیچر کا نام مس بلینی تھا۔ ایک جوان عورت تھی۔ وہ بچوں کے والدین کا خوش اخلاقی سے استقبال کر رہی تھی اور انہیں، ان کے بچوں کی بنائی ہوئی تصویریں اور خاکے دکھا رہی تھی۔

"تختۂ مشق سبز ہے!" گلوریا نے کہا۔

"ہاں..... یہ آنکھوں پر بوجھ نہیں ڈالتا۔" نک نے جواب دیا اور کمرۂ جماعت کی دیواروں پر آویزاں تصویروں اور خاکوں کو گھورنے لگا۔ جلد ہی اس نے وہ خاکہ بھی دیکھ لیا جسے چرانے کے لئے وہاں آیا تھا۔ یہ کاغذ کا ایک چھ انچ لمبا اور چھ انچ چوڑا ٹکڑا تھا۔ جو سبز تختۂ مشق کے قریب دیوار پر چسپاں تھا۔ نک سوچ رہا تھا کہ اس خاکے کے لئے بیس ہزار ڈالر کوئی جذباتی ماں ہی خرچ کر سکتی ہے۔ وہ حیران تھا کہ آخر اس بچے کا اس کی مؤکلہ کے ساتھ کیا رشتہ ہو سکتا ہے؟

"کیا میں آپ کی کوئی مدد کر سکتی ہوں؟" مس بلینی نے دریافت کیا۔ اتفاق سے اس وقت کمرۂ جماعت میں موجود دوسرے والدین باہر جا چکے تھے اور ان تینوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔

"کیا یہ ہمارے بچے کا کمرۂ جماعت ہے؟" نک نے جلدی سے پوچھا۔ "یا ہم کسی غلط کمرے میں آ گئے ہیں؟"

"بچے کا نام کیا ہے؟"

"نکی ویلوٹ۔" گلوریا نے جلدی سے کہہ دیا۔

"نہیں..... اس نام کا کوئی بچہ میری جماعت میں نہیں ہے۔ یہاں تین کمرے اور بھی ہیں۔ ان کے لئے آپ کو ہال کی طرف جانا پڑے گا۔"

"اوہ۔ یہ کتنا شاندار کمرہ ہے۔" گلوریا نے تبصرہ کیا۔

مس بلینی مسکرانے لگی اور اس نے اسکول کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ گلوریا اس سے باتیں کرنے لگی۔ نک ویلوٹ ٹہلتا ہوا ان تصویروں کا جائزہ لینے لگا۔ اس وقت مس بلینی کی پشت تختۂ سیاہ کی طرف تھی۔ نک نے جلدی سے خاکہ دیوار سے ہٹایا اور اسے رول کر کے جیب میں رکھ لیا۔ وہ آسان اور خاکہ ساتھ لایا تھا۔ اس خاکے کو نک نے دیوار پر چسپاں کر دیا۔ سب کام آسانی سے ہو گیا تھا۔

"بہتر ہوگا کہ ہم اصل کمرے کو تلاش کریں۔" نک نے گلوریا سے کہا اور دونوں عورتیں باتوں کو ادھورا چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

جب وہ کمرے سے باہر نکل آئے تو گلوریا نے کہا۔ "اوہ، نکی! بہت خوفزدہ تھی۔"

"حکومت کو اس خاکے کی کیا ضرورت ہے نکی؟"

"یہ ایک لمبی کہانی ہے۔"

"کیا یہ کوئی خفیہ پیغام ہے؟"

"نہیں....." اس نے مختصراً کہا۔ وہ خود حیران تھا کہ اس کی مؤکلہ نے اس ناکارہ خاکے کو چرانے کے لئے اتنی بڑی رقم کی پیش کش کیوں کی ہے۔ اس نے کار اسٹارٹ کی اور تیزی سے واپسی کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستے میں ایک جگہ نک نے ریستوران دیکھا تو گلوریا سے پوچھا۔ "کچھ پینا چاہتی ہو؟"

"یقیناً....."

نک نے ریستوران کی پارکنگ میں گاڑی گھمائی تو اس کی نگاہ ایک کار پر پڑی۔ یہ کار پچاس گز کے فاصلے سے ان کے پیچھے پیچھے چلی آ رہی تھی۔ "تم ذرا دیر یہیں میرا انتظار کرو۔" نک نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

اس نے ان دونوں آدمیوں کو کار سے اترتے دیکھا لیکن وہاں اتنی تاریکی تھی کہ وہ ان کے چہروں کو نہ دیکھ سکا۔ وہ لابی میں سے گزرتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے جھانک کر دیکھا۔ پارکنگ میں اب وہ دونوں آدمی نظر نہیں آ رہے تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بلاوجہ ان دونوں کے بارے میں فکرمند ہوا وہ باہر نکلا اور اپنی کار کی طرف بڑھا۔

کار میں گلوریا نہیں تھی۔

حقیقت سے آگاہ ہونے میں نک ویلوٹ کو ایک منٹ سے زیادہ دیر نہیں لگی پہلا خیال تو اس کے ذہن میں یہ آیا تھا کہ گلوریا بھی باتھ روم کی طرف گئی ہے لیکن کار کی فرنٹ سیٹ سے پن کئے ہوئے پرچے نے کچھ اور ہی انکشاف کیا۔

اس نے پرچہ اتارا اور پڑھنے لگا۔

"اگر تم اسے دوبارہ زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو وہ خاکہ ہمارے حوالے کر دو۔ جوہن گرین کے نام سے اس ہوٹل میں ایک کمرہ لے لو اور ہماری کال کا انتظار کرو۔ ہم ایک گھنٹے میں رابطہ قائم کریں گے۔ کوئی ہوشیاری کی اور یہ عورت جان سے گئی۔"

اس پیغام کے نیچے کسی کے دستخط نہیں تھے۔ نک اس پرچے کو گھورتا رہا۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد سی لہر سرایت کر گئی تھی۔

اس نے جوہن گرین کے نام سے ایک کمرہ حاصل کر لیا۔ یہ کمرہ پہلی منزل کے عقبی حصے میں واقع تھا۔ اس وقت نک ویلوٹ کے ذہن میں گلوریا کے سوا کسی کا خیال نہیں تھا۔ اس سے پہلے گلوریا کو اس نے کبھی استعمال نہیں کیا تھا۔ اپنے کام میں مجبوراً پہلی بار اسے لایا بھی تو اب وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو گئی تھی۔

وہ بستر پر بیٹھ گیا اور فون کال کا انتظار کرنے لگا۔ اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آخر اس کے پیچھے آنے کے بجائے ان آدمیوں نے گلوریا کو کیوں اغوا کر لیا؟ اس کا صرف ایک ہی مطلب نکلتا تھا کہ وہ اس سے الجھ کر خاکے کو خراب نہیں کرنا چاہتے تھے۔ گویا یہ خاکہ قیمتی ہے..... لیکن کیوں؟

اس نے جیب سے رول کیا ہوا خاکہ نکالا اور اسے بغور دیکھنے لگا۔ تصویر میں صندوق نما ایک گھر کا خاکہ تھا جس کی کھڑکیاں اور دروازے بھی نظر آ رہے تھے۔ درمیان میں بھی کچھ بنا ہوا تھا جیسے چمنی یا ٹیلی ویژن کا اینٹینا ہو۔ یہ مکان چار کھمبوں پر سمندر کے کنارے بنایا گیا تھا۔ پانی کا رنگ نیلا تھا اور لہریں اٹھتی ہوئی دکھائی گئی تھیں۔ باقی سب کچھ تاریک تھا صرف آسمان سے جھانکتے ہوئے سورج کی سرخی نظر آ رہی تھی۔

نک سوچ رہا تھا کہ پہلی جماعت کا کوئی بچہ آرٹسٹ نہیں ہو سکتا۔ کم از کم اس تصویر سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا۔ گلوریا نے اسے کوئی خفیہ پیغام سمجھا تھا۔ اس نے تصویر کو الٹ پلٹ کر بغور دیکھا لیکن ایسی کوئی بات نہیں نظر آئی۔ اس نے دیا سلائی جلا کر بھی کاغذ کو آزمایا لیکن وہاں ... غائب ہو جانے والی روشنائی بھی استعمال نہیں کی گئی تھی۔

اس نے تصویر کو الٹ پلٹ کر دیکھا لیکن اس طرح بھی کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ یہ محض ایک بچے کی بنائی ہوئی تصویر تھی۔

اب اس کے لئے انتظار کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا اس لئے وہ انتظار کرنے لگا۔ ٹھیک ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بجنے لگی۔

"ہیلو....." نک نے کہا۔

"کون بول رہا ہے؟" ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوہن گرین۔"

"بہت خوب.... گویا تمہیں ہمارا پیغام مل چکا ہے۔"

"ہاں۔ وہ مجھے مل چکا ہے۔ تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟"

"فی الحال کچھ نہیں۔ ہمیں اس خاکے کی ضرورت ہے۔"

"کون سا خاکہ.....؟"

"احمقانہ باتیں نہ کرو مسٹر گرین۔ میں اس خاکے کی بات کر رہا ہوں جسے تم نے دو گھنٹے قبل بچے کے کمرۂ جماعت سے چرایا تھا۔"

"اوہ، وہ خاکہ۔ اسے تو میں نے پھینک دیا۔"

دوسری طرف سے جو آواز سنائی دی، وہ اس بار کرخت تھی۔ "کیا تم اس اس لڑکی کی چیخیں سننا چاہتے ہو؟ ٹھیک ہے مسٹر گرین۔ میں اس کا انتظام بھی کر دیتا ہوں۔ اس وقت وہ دوسرے کمرے میں موجود ہے۔"

"وہ ایک راہ چلتی لڑکی ہے۔ مجھے تو اس کا نام بھی معلوم نہیں۔"

"لڑکی نے ہمیں بتا دیا ہے کہ اس کا نام گلوریا ہے اور تم نک ویلوٹ ہو..... اور یہ کہ وہ گیارہ سال سے تمہارے ساتھ رہی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" نک نے طویل سانس لی۔

"کیا وہ خاکہ تمہارے پاس موجود ہے؟"

"ہاں....."

"تمہاری خدمات کس نے حاصل کی ہیں؟"

"لڑکی کو واپس لاؤ اور خاکہ لے جاؤ۔"

"ٹھیک ہے۔ ہم ایسا ہی کریں گے۔ اب غور سے سنو۔ اس وقت دس

بجے ہیں اپنے کمرے تک محدود رہو۔ کسی سے فون پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش نہ کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو ہمیں معلوم ہو جائے گا۔ ساڑھے دس بجے کوئی تمہارے دروازے پر دستک دے گا۔ دروازہ کھولنے کی ضرورت نہیں۔ اس خاکے کو دروازے کے نیچے سے باہر سرکا دینا اور پھر کمرے میں ہی انتظار کرنا۔ ہم گلوریا کو آزاد کر دیں گے۔ سمجھ گئے؟"

"ہاں....."

"بہت خوب۔" دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔

نک ویلوٹ ریسیور کو گھورتا رہ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہیئے؟

جب کچھ سجھائی نہ دیا تو بالآخر اس نے وہی کیا جو اُسے کہا گیا تھا۔ اس نے سوچا کہ راہداری میں کہیں چھپ جائے اور جیسے ہی کوئی آدمی آئے اس پر قابو پا لے.... لیکن اسے فوراً ہی احساس ہوا کہ اس طرح وہ گلوریا کی زندگی خطرے میں ڈال دے گا۔ اس نے اس خاکے کی نقل تیار کرنے پر بھی غور کیا لیکن کمرے میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس سے وہ اپنی اس خواہش کو پورا کر سکتا۔ مجبوراً اس نے قلم سے نقل تیار کر کے اپنے لئے محفوظ کر لی۔

بیس منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ اس نے خاکے کو دروازے کی نچلی درز سے باہر سرکا دیا۔ جلد ہی خاکہ باہر کھینچ لیا گیا..... پھر ایک آواز سنائی دی "ٹھیک ہے مسٹر گرین۔ اب دروازہ کھول دو۔ لڑکی ہمارے ساتھ باہر موجود ہے۔"

نک نے دروازہ کی چٹخنی گرائی اور دروازہ کھولتے کھولتے رہ گیا۔ اس کی چھٹی حس نے کسی خطرے سے آگاہ کیا۔ نک نے فوراً ہی کمرے کی بتی بجھائی اور دروازہ کھلتے ہی فرش پر گر گیا۔

یہ ایک بروقت اقدام تھا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو شاید گولی اس کی کھوپڑی کو توڑتی ہوئی نکل گئی ہوتی۔ دروازے میں ایک سایہ نظر آیا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ہوا ریوالور تھا۔ اگر وہ فوراً ہی نک کو دیکھ لیتا تو گولی چلانے سے باز نہ رہتا۔

ریوالور بدست آدمی لائٹ کے سوئچ کو ٹٹول رہا تھا۔ نک نے ایک فون بک اس کی طرف اچھالی۔ اگرچہ نشانہ خطا گیا تھا لیکن اس کا مقصد پورا ہو گیا تھا۔ نک نے ریوالور والے کو لڑکھڑاتے دیکھا تو تیزی سے اس کی طرف جھپٹا۔ دونوں ایک دوسرے سے لپٹے راہداری میں جا گرے۔

نک نے حملہ آور کا بازو مروڑ کر ریوالور چھین لیا اور دوسرے ہاتھ سے ایک گھونسہ مارا۔ اس نے راہداری میں ادھر اُدھر دیکھا اور حملہ آور کو ریوالور کی زد پر کالر سے گھسیٹتے ہوئے اندر لے آیا۔

"اب تم بولنا شروع کر دو۔" نک نے کہا۔ "تمہارا ساتھی کہاں ہے؟"

"معلوم نہیں....."

"گلوریا کہاں ہے؟"

"معلوم نہیں....."

"تمہیں اس کام پر کس نے لگایا ہے؟"

"معلوم....."

نک نے پوری قوت سے ایک طمانچہ اس کے منہ پر مارا۔ تمہارا ساتھی وہ خاکہ لے کر فرار ہو گیا ہے اور تم مجھے قتل کرنے کے لئے رک گئے تھے۔ کیا تم نے گلوریا کو بھی قتل کر دیا ہے؟"

"نہیں..... وہ جا چکی ہے۔"

"کہاں.....؟" نک نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا۔ ہم نے اسے ایک شاندار کار والے کے حوالے کر دیا تھا۔ یہ ایک لنکن گاڑی تھی..... اور اس میں وہی شخص تھا جس نے ہمیں اس کام پر مامور کیا ہے۔"

"تم فوراً ہی میرے پیچھے کیسے لگ گئے تھے؟"

"کسی نے فون پر تمہاری کار کا نمبر بتایا تھا۔ ہم نے اسکول سے چند میل کے فاصلے پر تمہاری کار کو پہچان لیا اور تمہارا پیچھا کرنے لگے۔"

نک اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے آدمی کو آزاد کر دیا لیکن اس کا ریوالور واپس نہیں کیا۔ "اب تم یہاں سے چلتے پھرتے نظر آؤ۔ اگر آئندہ میرے سامنے پڑے تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔"

اس آدمی کے چہرے پر ایک لمحے تک ہچکچاہٹ نظر آئی لیکن نک نے جیسے ہی ریوالور والا ہاتھ اٹھایا وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی نک کا ذہن ایک بار پھر اندیشوں میں گھر گیا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ کیا اسے پولیس کو اطلاع دینی چاہیئے..... یا اسی شخص کو زدوکوب کر کے معلومات حاصل کرنی چاہیئے تھیں۔ وہ کوئی فیصلہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا..... اسے بار بار صرف یہی احساس ہو رہا تھا کہ وہ خاکے اور گلوریا، دونوں کو کھو چکا ہے..... اور اس حالت میں اس کا ذہن ٹھیک طرح سے سوچنے کے قابل نہیں رہ گیا تھا۔

گیارہ بجے سے کچھ ہی دیر بعد وہ اسکول سے چھ بلاک کے فاصلے پر واقع ایک مکان کے سامنے کھڑا تھا۔ کمرے میں روشنی ہو رہی تھی۔ اس نے اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ چند ہی لمحوں میں دروازہ تھوڑا سا کھلا اور ایک آواز سنائی دی "کون ہے؟"

"کیا تم ہیلن بلینی ہو؟"

"ہاں..... تم کون ہو؟"

"آج شام میں اپنی بیوی کے ساتھ تمہارے کلاس روم میں آیا تھا۔ میں اس سلسلے میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔"

بلینی نے دروازہ تھوڑا سا اور کھول دیا لیکن زنجیر نہیں ہٹائی۔ "کیسی باتیں؟"

"میں تمہارے ایک شاگرد کی تلاش میں ہوں۔"

"سوا گیارہ بجے رات؟"

"ہاں۔ یہ ایک اہم معاملہ ہے۔ کسی کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔"

"کس بچے کی بات کر رہے ہو؟"

"اس کا نام جیمی جیکنز ہے۔ میں نے جیکنز فیملی کے پیشتر نمبروں کو آزمایا ہے لیکن کہیں سے....."

"ٹھیک ہے، اندر آ جاؤ۔" بلینی نے دروازہ کھول دیا۔ "تم رات کے اس پہر اس بچے کو کیوں تلاش کر رہے ہو؟"

نک نے اندر آ کر دیکھا کہ ایک کلر ٹیلی ویژن چل رہا تھا۔ کمرے کی بجائے سے اندازہ ہوتا تھا کہ کوئی استانی اپنی قلیل تنخواہ سے اتنا شاندار گھر نہیں بنا سکتی۔ نک سوچ رہا تھا کہ کہیں مس بلینی کسی کے ساتھ تو نہیں رہتی؟ ممکن ہے دونوں نے مشترکہ طور پر اس آرام دہ گھر کی ہر آسائش کو فراہم کیا ہو۔

"میری بیوی غائب ہو گئی ہے۔" اس نے وضاحت کی۔ "مجھے شبہ ہے کہ اُسے اغوا کر لیا گیا ہے..... اور میرا خیال ہے کہ اس کا تعلق کسی نہ کسی طرح اس خاکے سے ضرور ہے جسے جیمی نے بنایا ہے۔"

"لیکن ایسا کس طرح ممکن ہے؟"

"میں فی الحال اس کی وضاحت نہیں کر سکتا۔ میں اس بچے کو تلاش کرنا چاہتا ہوں۔"

"تم نے بچے کے بارے میں ٹھیک اندازہ لگایا ہے۔ وہ اس قصبے میں نہیں رہتا۔" مس بلینی نے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ٹھونستے ہوئے کہا۔ "جیمی کا باپ ایک تعمیراتی فرم کا انجینئر ہے۔ وہ اکثر گھر سے باہر رہتا ہے۔ وہ لوگ ایک ٹریلر میں رہتے ہیں چونکہ یہاں ٹریلر کیمپ کی اجازت نہیں اس لئے وہ اگلے قصبے میں رہتے ہیں۔"

"کیا تم مجھے وہاں لے جا سکتی ہو؟"

"اس وقت تو ممکن نہیں۔"

"یہ انتہائی اہم معاملہ ہے مس بلینی۔" نک نے اصرار کیا۔

"کیا تم پولیس سے رابطہ قائم کر چکے ہو؟"

"نہیں۔ پولیس اس وقت میری فوری مدد نہیں کر سکتی۔ وہ لوگ احمقانہ سوالات میں بہت سا وقت ضائع کر دیں گے۔"

وہ بغور اس کی طرف دیکھنے لگی۔ چند لمحوں تک اس کے چہرے پر ہچکچاہٹ کے آثار رہے پھر اس نے رضامندی کے طور پر سر ہلا دیا۔ "ٹھیک ہے میں کہہ نہیں سکتی کہ اس معاملے میں کیوں خواہ مخواہ ملوث ہو رہی ہوں لیکن مجھے احساس ہے کہ تمہاری مدد کرنی چاہیئے باہر انتظار کرو۔ میں ابھی کپڑے تبدیل کر کے آتی ہوں۔"

نک باہر آ گیا اور کار کے قریب انتظار کرنے لگا۔ اس کی نگاہ بار بار ادھر ادھر اٹھ رہی تھی۔ اطمینان کرنا چاہتا تھا کہ کہیں کوئی اس کا پیچھا تو نہیں کر رہا ہے۔ ایک ایسا علاقہ تھا جہاں گیارہ بجے ہی تاریکی پھیل جاتی تھی اور پھر زندگی کے آثار مفقود ہو جاتے تھے۔ اس نے استانی کے گھر کی طرف دیکھا۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ گھر سے نکلی اور کار کی طرف بڑھنے لگی۔ اس نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا۔

"رات کے وقت ایسا ہی لباس ہونا چاہیئے۔" نک نے تبصرہ کیا۔

"برسبیل تذکرہ، تم کون ہو؟"

"اس وقت تو میں ایک اداس اور سوگوار شوہر ہوں۔ فی الحال میرے متعلق شاہی سمجھ لینا تمہارے لئے کافی ہے۔ کس طرف چلوں؟"

"چوراہے سے دائیں طرف گھوم جانا میں وہیں سے تمہاری رہنمائی کروں گی۔"

نصف گھنٹے بعد وہ اگلے قصبے کے ٹریلر کیمپ تک پہنچ گئے اور اس وقت رات آدھی سے کچھ زیادہ بیت گئی تھی۔ "ہم انہیں رات کے اس پہر بیدار نہیں کر سکتے۔" بلینی نے کہا۔

"ممکن ہے ہمیں اس کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔ کیا وہی ٹریلر ہے؟" نک نے ایک طرف اشارہ کیا۔ وہاں روشنی ہو رہی تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ٹریلر میں رہنے والے کسی کام میں مصروف ہیں۔

"مجھے ایک کار نظر آ رہی ہے۔" بلینی نے کہا۔

"غالباً کسی کو لے جایا جا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہم بروقت پہنچ گئے ہیں۔"

نک نے بغور دیکھا۔ اسے ایک آدمی نظر آیا جس نے بمبل میں کسی کو لپیٹ کر اٹھا رکھا تھا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی گلوریا کا خیال گھوم گیا۔ اس نے پھرتی سے گاڑی گھمائی اور ایک باغیچے کی کیاریوں کو کچلتے ہوئے اس شخص کے سر پر پہنچ گیا۔

نک نے جیسے ہی بریک لگائے، اس شخص نے اپنا بوجھ زمین پر گرا دیا اور تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ نک پھرتی سے باہر نکلا اور اس بنڈل کی طرف دوڑا۔

اس نے جھک کر کمبل میں لپٹی ہوئی شخصیت کو دیکھا۔ یہ گلوریا نہیں تھی بلکہ تقریباً چھ سالہ بچہ تھا جو نیند اچاٹ ہونے اور گرنے سے خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔ نک نے اس کے گال کو پیار سے سہلاتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔ "گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ کیا تم جیمی ہو؟"

"ہا..... ہاں....."

نک نے ادھر اُدھر دیکھا لیکن وہ آدمی کہیں نظر نہ آیا جس نے بچے کو اٹھا رکھا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد اندھیرے میں کہیں قریب سے ایک کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی۔

"تمہارے والدین کہاں ہیں؟"

"ممی..... وہاں..... ہے۔" بچے نے ٹریلر کی طرف اشارہ کیا۔

"ذرا اس کا خیال رکھنا۔" نک نے کہا۔ "میں اندر جاتا ہوں۔"

جب نک ٹریلر میں پہنچا تو اُسے بچے کی ماں بندھی ہوئی نظر آ گئی۔ اس کے منہ میں رومال ٹھونس کر باندھا گیا تھا۔ نک نے جب اسے آزاد کیا تو اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ "اوہ، میرے خدا..... جیمی کہاں ہے؟"

"وہ باہر ہے اور بالکل محفوظ ہے۔ کیا ہوا تھا؟"

"کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے؟" عورت نے کہا۔ جب بک نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ تیزی سے بولنے لگی۔ "میرا شوہر کام کے سلسلے میں گیا ہوا ہے۔ میں نے جیمی کو سُلا دیا اور خود ٹیلیویژن دیکھنے بیٹھ گئی۔ دفعتاً دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے دروازہ کھولا تو ایک آدمی اندر گھس آیا۔ اس نے مجھے بکڑ کر بے بس کر دیا اور جیمی کو خراب کرنے گیا۔"

"کیا تم اس آدمی کو جانتی ہو؟"

"نہیں..... میں نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔"

"کیا اس نے کچھ کہا تھا؟"

"صرف اتنا کہ اگر میں نے اُسے پریشان نہ کیا تو وہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

"کیا اس نے جیمی کے بارے میں بھی کچھ کہا تھا؟"

بلینی۔ اس نے مجھے باندھ دیا پھر بچے کو اٹھا لے گیا۔"

بک کے ذہن میں وہ خیال گھوم گیا جس کے تحت اس کا اندازہ تھا کہ اس کی خدمات حاصل کرنے والی عورت جیمی کی ماں ہے۔ "کیا جیمی تمہارا بیٹا ہے؟"

"سوتیلا بیٹا۔ میرے شوہر نے پہلے بھی ایک شادی کی تھی لیکن میں اس بچے کو اپنا ہی بیٹا سمجھتی ہوں۔"

"کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں کہ بچہ ایک ایسے باپ کی تحویل میں ہے، جو کام کے سلسلے میں زیادہ تر گھر سے باہر رہنے پر مجبور ہے؟"

"کس نے کہا ہے کہ وہ زیادہ تر گھر سے باہر رہتا ہے؟"

"تعمیراتی انجینئر عموماً ایسا ہی کرتے ہیں۔"

"بہر حال، اس کی پہلی بیوی کوئی اچھی عورت نہیں تھی۔ وہ میرے شوہر اور مجھ سے شدید نفرت کرتی ہے۔"

"وہ اب کہاں ہے؟"

"خدا جانے وہ کہاں ہے۔ وہ اس بچے کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔" ہیلن بلینی، بچے کو اٹھائے ہوئے اندر آ گئی۔ "یہ بہت تھکا ہوا اور نڈھال محسوس ہو رہا ہے۔" اس نے کہا۔ "میرا خیال ہے اسے فوراً ہی سُلا دینا چاہیے۔"

بک وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس نے محسوس کر لیا کہ صبح کے وقت بچے سے خاطر خواہ گفتگو ممکن ہو گی۔ "ٹھیک ہے۔ اسے سُلا دو۔" اس نے کہا "ہم رات یہیں ٹھہریں گے۔"

"اوہ مس بلینی....." جیمی کی ماں نے حیرت سے کہا۔ "تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"اس نے ہماری بہت مدد کی ہے۔" بک نے کہا۔ "بہر حال، میں باہر کار میں سو جاتا ہوں۔ بلینی یہاں کاؤچ پر آرام کر سکتی ہے۔"

"کیا تم اپنے آدمیوں کو رپورٹ نہیں دو گے؟"

"میں کار کے ٹیلی فون سے انہیں بتا دیتا ہوں۔" بک نے جواب دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر عورت اسے اب بھی سراغرساں سمجھ رہی ہے تو اسے اس غلط فہمی میں مبتلا رہنے دیا جائے۔

"میں نے تمہیں یہاں تک پہنچانے کا وعدہ کیا تھا۔" بلینی نے اس کے ساتھ باہر آتے ہوئے کہا۔ "اب مجھے واپس....."

"ممکن ہے وہ آدمی واپس آ جائے۔" بک نے وضاحت کی۔ "بچے کی زندگی خطرے میں ہے۔ میں بہر حال یہاں رہوں گا۔ پیدل جانے سے بہتر ہے کہ تم بھی یہیں آرام کر لو۔"

"ٹھیک ہے۔" بلینی نے بے بسی سے کہا۔ "لیکن تمہیں صبح ساڑھے آٹھ بجے مجھ کو اسکول پہنچانا پڑے گا۔"

"دیکھا جائے گا۔" بک نے عجیب لہجے میں کہا۔ "ممکن ہے کل تم اور جیمی دونوں ہی اسکول سے غیر حاضر رہنے پر مجبور ہو جاؤ۔"

صبح کی پہلی کرن کے ساتھ بک بیدار ہو گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا کوئی اس وقت بھی زندہ ہو گی؟ وہ کار سے اترا اور اس نے پٹھوں کو حرکت دے کر پُرسکون بنایا اور اُس عورت کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرنے لگا جو جیمی کے ڈریعے کے برابر والے ٹریلر سے اُسے شوک نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

اس نے بچے کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ ہیلن بلینی نے دروازہ کھولا۔ "اوہ، تم پہلے سے اٹھ گئی ہو۔ ابھی تو سات بھی نہیں بجے۔"

"میں جلدی اٹھنے کی عادی ہوں۔"

"کیا بچہ بھی بیدار ہو چکا ہے؟"

"کچھ آہٹیں تو سُنی تھیں۔" بلینی نے کہا اور پلٹ کر دیکھنے لگی۔

جیمی اس کے عقب میں کھڑا تھا۔ اس نے کپڑے تبدیل کر لئے تھے۔ "کیا آپ مجھے، میرے ڈیڈی کے پاس لے چلیں گے؟"

"ممکن ہے۔" بک نے کہا۔ "آؤ، یہاں میرے پاس بیٹھو۔"

مسز جینکنز دوسرے کمرے سے آئی۔ "کیا تم لوگ ناشتہ کرو گے؟"

"اگر ممکن ہو تو....." بک نے مسکرا کر کہا۔ "اور ہاں، میں تم سے ایک بات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ جیمی نے بس بلینی کی کلاس کے لئے ایک عمارتی خاکہ بنایا تھا۔ کیا تم جانتی ہو، وہ مکان کہاں واقع ہے؟"

جیمی اپنے باپ کے ساتھ چند ہفتے پیشتر کہیں گیا تھا غالباً یہ مکان اس نے جزیرے میں کہیں دیکھا ہو گا۔"

"کس ہفتہ میں؟" مسز جینکنز نے پوچھا۔ "میں نے وہاں ایسے چند گھر دیکھے ہیں۔"

"میں ان کے ساتھ نہیں گئی تھی۔ اس لئے مجھے معلوم نہیں۔"

بک نے بچے کی طرف دیکھا۔ اس نے بھی نفی میں سر ہلا دیا۔ گویا اسے بھی یاد نہیں تھا کہ یہ مکان اس نے کہاں دیکھا تھا۔

"تم اسے ویسا ہی خاکہ دوبارہ بنا سکتے ہو؟"

"یقیناً....." بچے نے جواب دیا اور دوسرے لمحے اپنا ڈرائنگ بک اٹھا لایا۔ اس نے خاکہ بناتے ہوئے کہا۔ "ڈیڈی نے وہ تصویر بنانے میں میری مدد کی تھی۔"

"اور تم اپنے ڈیڈی کے ساتھ ایک ایسے ہی مکان میں گئے تھے؟"

بچے نے اثبات میں سر ہلایا۔ "چند ہفتے پہلے کی بات ہے۔"

"مسز جینکنز کیا تمہیں اندازہ ہے کہ اس وقت تمہارا شوہر کہاں ہے اور وہ کس کے لئے کام کرتا ہے؟"

"وہ مسٹر ہوپر کی تعمیراتی کمپنی میں ملازم ہے۔ کیا تم ہوپر کو جانتے ہو؟"

"ہاں..... ہوپر آئی لینڈ کے مالک کا نام ہے۔ وہ دنیا کا ایک امیر ترین آدمی ہے۔ یقیناً تمہارے شوہر کو بہت اچھی تنخواہ ملتی ہو گی۔"

"کون کہہ سکتا ہے کہ اس کے تنخواہ کے لفافہ میں کتنی رقم ہوتی ہے..... پھر اسے کچھ رقم جیمی کی ماں کو بھی ادا کرنی پڑتی ہے۔"

"مجھے اپنی ممی کے بارے میں بتاؤ۔" بک نے بچے سے کہا۔ "وہ تمہیں اکثر ملتی ہے؟"

"یہ میری ممی ہیں۔" اس نے مسز جینکنز کی طرف اشارہ کیا۔

"میں تمہاری دوسری ممی کی بات کر رہا ہوں۔" بک نے کہا۔ "کیا وہ حال ہی میں تمہیں اسکول لینے آئی تھی؟"

"ا..... ہاں..... لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا؟"

"میرا اندازہ ہے۔ اس نے تمہارے بناتے ہوئے خاکے کو بھی دیکھا ہو گا اور میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ اس نے خاکے کے متعلق پوچھا بھی ہو گا۔"

"ہاں..... بچے نے تائید کی۔

"کیا تم نے اسے بتایا تھا کہ یہ مکان کہاں واقع ہے؟"

"ہاں۔ یہی کہ یہ گھر پانی پر بنا ہوا ہے۔"

"میں نے دیکھا تھا۔" بک نے کہا۔ "تم نے پانی کی لہریں بہت خوبصورت بنائی تھیں۔"

"میرا خیال ہے، اب ہمیں اسکول کے لئے روانہ ہو جانا چاہیے۔" اسٹانی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں..... میں ایک اور تجویز پیش کرتا ہوں۔ ہمیں آج کا دن کشتی میں سیر کرتے ہوئے گزارنا چاہیے۔"

"کیا مطلب؟" اسٹانی چونک پڑی۔ "کہاں.....؟"

"مسٹر ہوپر کے ذاتی جزیرے میں۔ آؤ۔ اب ہمیں چل دینا چاہیے۔" بک نے کہا اور جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

بک کرائے کی پاور بوٹ کو اطمینان سے چلا رہا تھا۔ لانگ آئی لینڈ کا پانی اپریل کے اس موسم میں پُرسکون تھا۔ یہ بوٹ اس کے کروز سے بہر حال بہت چھوٹی تھی۔ لیکن گلوریا کے بغیر کشتی چلاتے ہوئے اُسے بہت عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔ ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کہ آیا وہ گلوریا کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

"میں سردی محسوس کر رہا ہوں۔" جیمی نے شکایت کی۔

بک اس کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔ "ہم منزلِ مقصود تک پہنچ چکے ہیں۔ جب ہم پہلے یہاں آئے تھے تو کیا سردی تھی؟"

"نہیں..... بوٹ محفوظ تھی، ہوا نہیں لگی تھی۔"

ہیلن بلینی بھی مسکرانے لگی۔ "تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ بچہ پہلے بھی آ چکا ہے؟" اس نے دریافت کیا۔

"یہ ایک سراغرساں ہے نا؟" مسز جینکنز نے کہا۔

"تمہارا خیال درست ہے۔ میں ایک سراغرساں ہوں۔" اس نے کشتی کو ساحل کے ساتھ ساتھ چلاتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ لیکن کہیں کوئی ایسی جگہ نظر نہ آئی جہاں کشتی کو روک سکتا۔ مجبوراً اس نے گھر کے پانی میں کشتی کو روکا۔ "یہ ایک خطرناک حرکت ہے۔" اس نے بچے کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ "اگر یہ چٹانیں ہوتیں تو کشتی کا پیندا حصہ بیکار ہو سکتا تھا۔ ہمیشہ کشتی کو مخصوص مقامات پر ہی ساحل کے قریب لے جانا چاہیے۔"

اس نے بچے، دونوں عورتوں کو اترنے میں مدد دی اور انہیں ساحل پر پہنچا کر مستعد نگاہوں سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر بچے کا گھر اس جنگل کی دوسری جانب ہو گا۔" اس نے کہا۔

"جہاں ہو، وہیں رک جاؤ۔" ایک خوفناک آواز سنائی دی۔

بک نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ ایک طویل القامت شخص تھا جس کے دائیں ہاتھ میں رائفل تھی اور رائفل کا رخ اِن کی طرف تھا۔ یہ ایک ذاتی جگہ ہے۔ تمہیں اس جرم میں گولی مار کر ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے۔ بلا اجازت ایسی جگہوں پر گھسنے کی عادت اچھی نہیں ہوتی۔"

"قانون تمہاری اس بات کو رد کر دے گا۔" بک نے کہا۔ "گولی چلا کر دیکھو تم بڑی مصائب میں گھر جاؤ گے۔"

"تم یہاں کیوں آتے ہو؟"

"تمہارے باس مسٹر ہوپر سے ملاقات کے لئے آئے ہیں۔ ہمیں اس کے پاس لے چلو۔"

بڑی خوشی کے ساتھ۔" رائفل بردار نے کہا۔ "چلو..... آگے آگے چلو۔"

انہوں نے اس کے اشارے کی تعمیل کی۔ بک اور بچہ آگے تھے اور دونوں عورتیں اِن کے پیچھے تھیں۔ رائفل بردار سب سے پیچھے چل رہا تھا۔ جنگل گھنا تھا اور وہاں جنگلی جانوروں کی بہتات تھی۔ اس بات پر یقین کرتے ہوئے انہیں دشواری پیش آ رہی تھی کہ وہ ہنٹنگٹن سے ایک سو میل دور پہنچ گئے ہیں۔ وہ عظیم مکان یکایک ہی اِن کو نظر آ گیا۔ یہ ایک وکٹورین طرز کا بڑا سا گھر تھا جس کی کھڑکیاں نقشین تھیں۔ "ایسی عمارتوں کا ذکر عموماً گوتھک ناولوں میں ہوتا ہے۔" مسز جینکنز نے کہا۔

"ہاں..... لیکن یہ کچھی خوفناک ناول کی عمارت ہے۔" بک نے مسز جینکنز کی بات کے جواب میں کہا اور سوچ میں ڈوب گیا کہ گلوریا نہ جانے کس حال میں ہو گی۔ اسے توقع تھی کہ چند ہی منٹوں کے بعد اس سے ملاقات ہو جائے گی۔

انہیں فوراً ہی ایک ایسے کمرے میں پہنچا دیا گیا جس کی دیواروں پر بڑے بڑے معصوں کی ان گنت تصویریں آویزاں تھیں۔ کچھ ہی دیر بعد ایک طویل القامت گنجا شخص کمرے میں داخل ہوا۔ غالباً اسے کسی خفیہ الارم کے ذریعے اطلاع کی جا چکی تھی۔

"صبح بخیر....." اس نے کہا۔ "میں ٹیرینس بُوچر ہوں۔ میں عموماً دوپہر سے پہلے ملاقاتیوں کو خوش آمدید کہنا پسند نہیں کرتا۔"

"یہ ایک خاص معاملہ ہے۔" نِک نے کہا۔ "میں گلوریا کے سلسلے میں یہاں آیا ہوں۔"

"گلوریا؟ کون ہے وہ؟"

"وہ عورت، جسے تم نے کل رات میری کار سے اغوا کیا تھا۔"

گنجا شخص مسکرانے لگا۔ "تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں ایسے کام نہیں کرتا۔"

"تم نے کل رات دوسری بار بھی وہی حرکت کی تھی۔ یہ بچہ جیمی ہے اور تم نے اسے اغوا کرنے کی کوشش کی تھی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم نے بذاتِ خود ایسا کیا تھا۔ ممکن ہے وہ تمہارا ہی کوئی آدمی ہو۔"

"میں تمہاری باتوں کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔"

نِک نے اپنی جیب سے بچے کا بنایا ہوا خاکہ نکالا۔ "تمہارے آدمیوں نے کل رات مجھ سے ایک خاکہ چھین لیا تھا۔ یہ دوسرا خاکہ ہے۔ تم اس سلسلے میں کیا کرو گے؟"

بُوچر کی آنکھوں سے یکایک سرد مہری جھانکنے لگی۔ "میں، تمہیں ابھی دکھاتا ہوں کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں مسٹر ویلوٹ۔"

"اوہ، تو تم میرا نام بھی جانتے ہو!"

"میں، تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔" بُوچر نے کہا اور باریش آدمی کی طرف متوجہ ہوا۔ "اوٹو..... اسے زد میں لئے رہو۔" یہ کہہ کر وہ ہیلن کی طرف گھوم گیا۔ "اور مس ہیلن تم اس سے خاکہ لے کر مجھے دیدو۔"

ہیلن بلینی نے نِک ویلوٹ کے ہاتھ سے وہ خاکہ لے لیا۔

"بالآخر تمہارے رنگ بھی سامنے آگئے۔" نِک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اوہ، کیا تمہیں معلوم تھا؟" ہیلن نے حیرت سے کہا۔

"یقیناً....." نِک مسکرانے لگا۔ "میں نے جیسے ہی تصویر چرائی تھی کسی نے ایک منٹ کے وقفے میں انہیں فون پر میری کار کے نمبر کی اطلاع دی تھی..... اور کسی نے انہیں یہ بھی پہلے سے بتا دیا تھا کہ میں بچے سے ملنے جا رہا ہوں..... انہوں نے بچے کو وہاں سے اٹھا لے جانے کی کوشش کی..... اور ایسا صرف تم ہی کر سکتی تھیں، مس ہیلن۔ میں باہر کار کے قریب تمہارا انتظار کر رہا تھا اور تم نے کپڑے تبدیل کرنے کے بہانے انہیں فون پر اطلاع دے دی تھی۔"

"یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے؟" مسز جینکنز نے دریافت کیا۔ "میرا شوہر کہاں ہے؟" اس نے باری باری سب کی طرف دیکھا لیکن کوئی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

"تم ایسے تمام خاکوں کو تباہ کر سکتے ہو، مسٹر بُوچر۔" نِک کہہ رہا تھا۔ "لیکن میں تمہارے راز سے واقف ہوں۔"

"تمہیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے، مسٹر ویلوٹ۔" بُوچر نے جواب دیا۔ نِک مسکرانے لگا۔ وہ صورتِ حال سے اس بات کا اندازہ لگا چکا تھا کہ اگر وہ بُوچر کو یہ احساس دلانے میں کامیاب ہو گیا کہ اُسے بالادستی حاصل ہے تو گلوریا محفوظ ہو جائے گی۔ جیمی کا بنایا ہوا یہ خاکہ ایک ایسے مکان کو ظاہر کرتا ہے جسے ساحل پر لکڑی کے کھمبوں کے اوپر بنایا گیا ہے۔ ان کھمبوں کی وجہ سے مکان سمندری طوفان کے وقت پانی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ تصویر میں ساحل کہیں نظر نہیں آتا اور آج صبح اس نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ مکان پانی پر بنا ہوا تھا۔ میں اس مکان کا تذکرہ کر رہا ہوں، جہاں یہ بچہ اپنے باپ کے ساتھ گیا تھا۔"

بُوچر نے لاپرواہی سے کندھوں کو اُچکایا۔ "بچے کا تخیل ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"میں، تم سے متفق نہیں ہوں کیوں کہ اس نے بالکل ویسا ہی دوسرا خاکہ میرے کہنے پر بنایا تھا..... اور یہ خاکہ پہلے خاکے سے مماثل ہے۔ اگر یہ محض تخیل ہوتا تو دوسری بار خاکے میں کوئی نہ کوئی نمایاں فرق ضرور ہوتا۔"

"وہ مکان وہاں ہے۔" جیمی نے اپنا ننھا سا ہاتھ کھڑکی کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا۔ "میں نے ایسا مکان وہاں دیکھا تھا۔"

"میں، تم سے متفق ہوں جیمی۔" نِک نے کہا۔ "بُوچر کی تعمیراتی فرم بُوچر پیٹرو کیمیکلز کی ایک شاخ ہے۔ ٹھیک ہے نا؟"

"یقیناً....." گنجے نے جواب دیا۔

"اور وہ مکان جسے تم نے لوگوں کی نگاہوں سے چھپا کر بنایا ہے وہ درحقیقت ایک آئل ڈرلنگ پلیٹ فارم ہے۔"

"میں انکار نہیں کروں گا۔" بُوچر نے جواب دیا۔ "لیکن یہ ایک تجرباتی پلانٹ ہے جہاں ایک ہفتے میں کام کی نوعیت واضح ہو جائے گی۔"

"تم ان باتوں سے حکومت کو مطمئن نہیں کر سکتے۔ ویسے کیا تم یہ بتانا پسند کرو گے کہ خشکی کی بجائے تم نے ڈرلنگ کا کام پانی میں کیوں شروع کروا رکھا ہے؟"

"اس لئے کہ وہاں پر یہ کام آسانی سے ممکن تھا۔" میرا خیال ہے تم کافی باتیں کر چکے ہو۔ اب یہ بتاؤ کہ تمہیں کتنی رقم کی ضرورت ہے؟"

"میں صرف گلوریا اور خاکے کا خواہشمند ہوں۔"

"پہلا خاکہ تو ضائع کر دیا گیا ہے۔"

"میرے لئے یہ دوسرا خاکہ بھی کارآمد ثابت ہوگا۔"

"تم جانتے ہو کہ میں تمہیں قتل بھی کر سکتا ہوں۔"

"تمہارے آدمی ایک موقع ضائع کر چکے ہیں..... اور یہاں بہت سے چشم دید گواہ موجود ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم جیمی اور اس کی ماں کو قتل کرنا پسند نہیں کرو گے۔"

"قتل.....؟" مسز جینکنز چونک پڑی۔ "ہرب کہاں ہے؟" اس نے اپنے شوہر کے بارے میں دوبارہ سوال کیا۔

"میں ہرب کو بلاتا ہوں۔" بُوچر نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "اور میں اپنے ساتھ گلوریا کو بھی لے آؤں گا۔"


بدنام ترین مجرم چارلس سوبھراج کے جرائم کی مکمل تفصیل
چارلس سوبھراج کی سرگزشت
میں ملاحظہ فرمائیں
خطرناک بین الاقوامی مجرم سوبھراج دہلی کی تہاڑ جیل توڑ کر فرار ہو گیا
قیمت ۲۰ روپے
اپنے قریبی بک اسٹال سے طلب فرمائیں یا براہ راست ہم سے حاصل کریں

لفاظ تھے جن کا نک ویلوٹ منتظر تھا۔ اس نے جلدی سے دریافت

کیا کیا وہ زندہ ہے؟"

یقیناً..... چوں کہ میرے آدمی تمہیں قتل کرنے میں ناکام ہو گئے تھے اس لئے میں اسے چارے کے طور پر استعمال کرنے کے لئے زندہ رکھنے پر مجبور تھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم کیا کرو گے..... پھر عورتوں کو قتل کرنا میرے پیشے میں شامل نہیں ہے۔"

اُس نے انٹرکام پر کسی کو چند ہدایات دیں۔ چند ہی منٹ بعد عقبی دروازہ کھلا، بوچر نے پلٹ کر دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی۔

"نکی....."

"تمہیں تلاش کرنے میں مجھے بہت سخت وقت گزارنا پڑا۔" اس نے سادگی سے کہا

"میں جانتی تھی کہ تم مجھے ڈھونڈ نکالو گے۔"

"ٹھیک ہے....." بوچر نے کہا۔ "اب اس کے بدلے میں مجھے کیا ملا؟"

"میں پولیس کو فون کر کے یہ اطلاع نہیں دوں گا کہ تم نے گلوریا کو اغوا کر لیا تھا اور مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔" وہ ٹہلتا ہوا ایک دیواری تصویر کی طرف بڑھا۔ "اس کے علاوہ میں بعض دوسری باتوں کے سلسلے میں بھی خاموش رہوں گا۔"

"کیا یہ ایک معاہدہ ہے؟"

"ہاں..... لیکن تم یہ خاکہ میرے حوالے کر دو۔"

بوچر نے وہ خاکہ ہیلن بلینی کو دیتے ہوئے کہا۔ "اسے واپس کر دو۔"

ہیلن نے خاکہ اس کے ہاتھ سے لے کر نک کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے افسوس ہے، مسٹر نک ویلوٹ۔"

"کوئی قابلِ ذکر نقصان نہیں ہوا اور ہم سب اپنے اپنے مشاغل جاری رہ سکتے ہیں۔" نک نے مسکرا کر جواب دیا۔

دفعتاً ایک زرد ہیٹ والا شخص کمرے میں داخل ہوا جسے دیکھتے ہی جیمی نے نعرہ لگایا۔ "ڈیڈی۔" اور وہ دوڑتا ہوا اپنے باپ کی طرف بڑھا۔

نک نے گلوریا کی طرف دیکھا اور مسکرانے لگا۔ "گمشدہ ہرب جینکنز۔ بہر حال، ہر آدمی ایک خوش گوار انجام سے دوچار ہوا ہے۔ آؤ میرا خیال ہے، اب ہمیں اپنے گھر واپس چلے جانا چاہیئے۔"

نک ویلوٹ سیاہ بالوں والی عورت کی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے بچے کا بنایا ہوا خاکہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "یہ رہی تمہاری مطلوبہ چیز..... میں اسے وعدے کے مطابق لے آیا ہوں۔"

عورت بھی مسکرانے لگی۔ اس نے ایک پھولا ہوا لفافہ نک کے حوالے کر دیا۔ "اور یہ رہی تمہاری رقم۔ میں اسے وعدے کے مطابق ساتھ لائی ہوں۔ کیا تمہیں اس خاکے کو چرانے میں کوئی دشواری ہوئی تھی؟"

"کوئی ایسی نہیں جس پر میں قابو نہ پا سکتا۔"

"بہت خوب....." عورت نے اطمینان سے سر ہلایا۔

"تم جیمی کی ماں ہو۔ کیا یہ غلط ہے؟"

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟"

"اس نے مجھے بتایا تھا کہ ایک روز اسکول جاتے ہوئے راستے میں اپنی ماں سے ملا تھا۔ اس وقت یہ خاکہ جیمی کے پاس موجود تھا۔ تم نے اُسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ درحقیقت یہ کیا ہے۔ ٹھیک؟"

"فوراً ہی نہیں بلکہ اس وقت، جب مجھے یہ یاد آیا کہ بوچر نے ایک بار اپنے منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے اس کے بارے میں بھی بتایا تھا..... لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم، جیمی سے بھی مل چکے ہو۔"

"ہماری ملاقات آج صبح ہوئی تھی اور میں نے اس کے باپ کو بھی دیکھا تھا۔"

"ہرب جینکنز کی بات کر رہے ہو؟"

نک نے منفی انداز میں سر کو جنبش دی۔ "نہیں..... اس کا باپ بوچر ہے۔ ٹیرلیس بوچر۔ میں نے اس کے کمرے میں ایک تصویر دیکھی تھی۔ یہ بوچر کے کسی بزرگ کی تصویر تھی اور جیمی کی شکل اس تصویر والے شخص سے بیحد ملتی جلتی تھی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔"

"اوہ، میرے خدا۔ کیا تم جزیرے میں گئے تھے؟"

"ہاں..... اور وہاں بہت دلچسپ وقت گزرا۔ میں نے تمہارے پاس بوچر پیٹرو کیمیکلز کی ایک ماچس دیکھی تھی۔ اس سے مجھے اس جگہ کے بارے میں معلوم کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ بوچر مجھے فوری قتل کر دیتا اگر وہ بچہ میرے ساتھ نہ ہوتا۔ اس کے علاوہ تصویر سے مماثلت سے ان کے درمیان تعلق اور بھی مضبوط ہو گیا۔ میرا خیال ہے وہ ہرب جینکنز کو بچے کی دیکھ بھال کا معاوضہ ادا کرتا ہے اور اس کی بیوی یہ سمجھتی ہے کہ جیمی اس کی پہلی بیوی کا بچہ ہے۔ بوچر نے ہی اُسے اس اسکول میں داخل کروایا ہے جہاں بوچر کی نئی دوست ہیلن اسے پڑھاتی ہے۔"

"دو دنوں میں تم نے بہت کچھ معلوم کر لیا۔"

نک مسکرانے لگا۔ "ہاں..... اور ان معلومات کے لئے میں زائد فیس نہیں لوں گا۔"

عورت خاکے کو گھورنے لگی پھر اس نے مدہم لہجے میں کہا۔ "اس خاکے کے لئے میں، تمہاری شکر گزار ہوں، مسٹر نک ویلوٹ۔"

"تم اس خاکے کا کیا کرو گی؟"

"وہی جس سے میرا سابق شوہر خوفزدہ ہے۔"

ایک ہفتے بعد نک کو معلوم ہو گیا کہ اس عورت کا کیا مطلب تھا۔ ناشتے کی میز پر گلوریا نے اسے نیویارک ٹائمز کی ایک دو کالمی خبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ "بچے کے بنائے ہوئے خاکے سے لانگ آئی لینڈ میں خفیہ آئل ڈرلنگ کا انکشاف۔" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ "یہ سارا چکر کیا اسی سلسلے میں تھا؟"

"میرا خیال ہے اس میں ایک عورت کی نفرت بھی شامل ہے۔" نک نے جواب دیا۔ "نہیں..... میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ غالباً اس میں محبت کا جذبہ بھی شامل ہے۔"

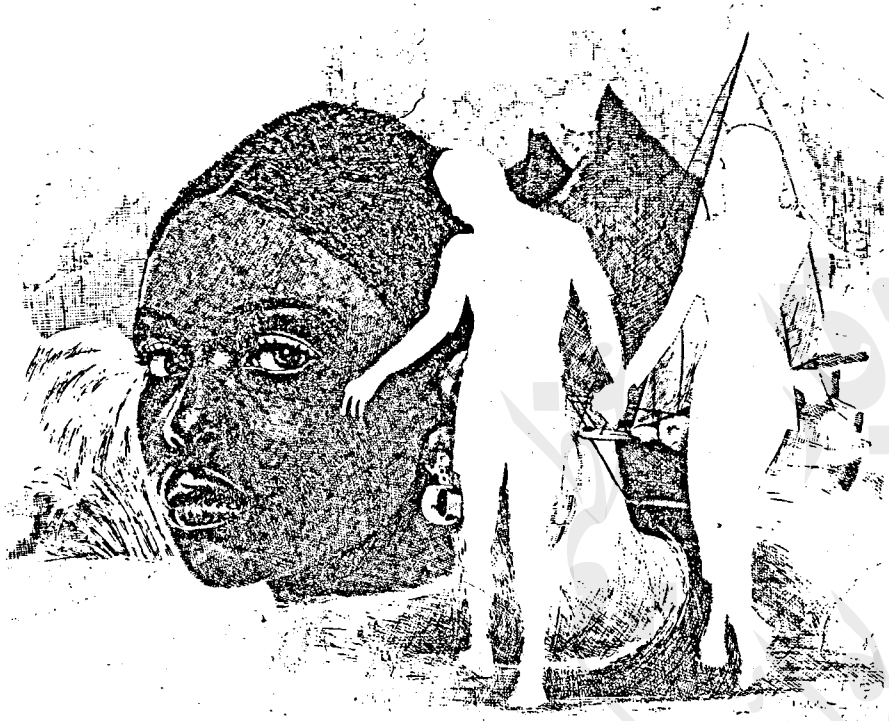

ٹیلیفون کی گھنٹی

موسم

کھلے سمندر میں کشتی رانی کے لیے موزوں ...ں تھا۔ تیز ہوائیں چل رہی تھیں اور بارش بھی ہو رہی تھی، نک ویلوٹ ...مجبوراً وقت گزارنے کے لیے بوٹ کلب کا رُخ کیا۔ گلوریا خواتین کے کمرے ...چلی گئی، نک مردوں کے کمرے میں داخل ہوا۔ جہاں ایک میز کے گرد اس ...کچھ دوست احباب پوکر گیم کھیل رہے تھے۔ نک کو اس کھیل سے کوئی ...ی نہیں تھی، نہ ہی اسے کوئی خاص مہارت حاصل تھی لیکن اس نے ...ایک پرانے دوست میلروز کو بیٹھے دیکھا تو خود بھی کھیل میں شریک ...یا۔ قسمت مہربان تھی۔ اس نے کئی ہاتھ جیت لیے۔ اچھا وقت گذر گیا۔ ...بازی ختم ہوئی تو اس کا دوست میلروز بول اُٹھا۔

"طوفان تو ختم ہوتا معلوم ہو رہا ہے۔" اس نے کہا۔ "کیا تم واپس ...رانی کے لیے جاؤ گے۔"

"یہ ہی سوچ رہا ہوں۔" نک مسکرایا۔ "پھر یہ کہ میں اس وقت جیتا ہوا ہوں۔ ہارنے کی نوبت آنے سے پہلے اُٹھ جاؤں تو بہتر ہے۔"

کھیل میں ایک سیاہ بالوں والا صحت مند و خوبصورت نوجوان بھی شریک تھا۔ نک نے اسے کلب میں پہلے کبھی نہیں دیکھا لیکن چونکہ بازی کے دوران کسی کو تعارف کا خیال نہیں آیا اس لیے نک نے بھی کوئی خاص توجہ نہیں دی اب وہ اٹھنے لگا تو میلروز جیسے اچانک چونکا اور اس آدمی کی طرف گھوم کر بولا۔

"یہ میرا دوست نک ویلوٹ ہے۔ مجھے تم دونوں کو متعارف کرانے کا خیال نہیں آیا۔" اس نے نک کی طرف دیکھا۔ "نک یہ بھلا آدمی ینگر ہے اور آج پہلی مرتبہ کلب آیا ہے۔"

نک اور ینگر نے مسکراتے ہوئے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا اور

رسمی تعارفی فقرے کہے۔

"میں بھی باہر جارہا ہوں۔" اس نے نک سے کہا۔ "اگر ایک سیکنڈ انتظار کرو۔ تو تمہارے ساتھ ڈیک تک چل سکتا ہوں۔"

"ضرور۔" اس نے جواب دیا۔

کلب سے باہر آکر نک نے دیکھا کہ بارش رک چکی ہے۔ آسمان پر چھائے ہوئے بادل بھی چھٹ رہے تھے۔ ہوا میں فرحت و تروتازگی کا احساس ہورہا تھا۔ بادل اسی انداز سے غائب ہوتے رہے تو نک کا اندازہ تھا کہ آدھ گھنٹے میں سورج پھر اسی آب و تاب سے چمک رہا ہوگا۔

"میں نے سنا ہے کہ تم ایک مخصوص معاوضہ پر لوگوں کے لیے ایک مخصوص قسم کی خدمت آزادانہ طور پر انجام دیتے ہو۔" دفعتاً بنگر نے پوچھا۔

"ہاں کچھ ایسی ہی بات ہے۔" نک نے محتاط انداز میں جواب دیا۔

"میرے لیے کچھ کام کرنا پسند کرو گے؟"

"پہلے تم کچھ اپنے بارے میں بتاؤ کہ تم کون ہو؟"

بنگر نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالتے ہوئے نک ویلوٹ کو ایک سگریٹ پیش کیا۔ پیکٹ کے دوسری جانب سیلوفین کا غذ کی تہہ کے اندر ایک شناختی کارڈ نظر آرہا تھا۔ جس پر بنگر کا فوٹو اور اس کے انگوٹھے کا نشان لگا ہوا تھا۔ اور چند خوبصورت حرفوں میں لکھا تھا۔ "سی آئی اے۔ سینٹرل انٹیلیجنس ایجنسی۔"

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم لوگ شناختی کارڈ بھی لیے پھرتے ہو۔" نک نے کہا۔ "کہیں یہ تمہارے ناشتے کا ایک حصہ تو نہیں ہے؟"

"یہ سی آئی اے کے ملازمین کا پاس ہے۔ اسے دکھا کر ہم محکمے کی عمارت میں داخل ہوسکتے ہیں۔" بنگر نے وضاحت کی۔ "میں تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا۔ تمہارا سابقہ کس سے پڑا ہے۔"

نک مسکرادیا۔ "مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میرا سابقہ کس سے پڑا ہے۔ کوئی بھی بیس ہزار ڈالر کے عوض میری خدمات حاصل کرسکتا ہے — سی آئی اے بھی میری خدمات حاصل کرسکتی ہے۔"

"ہم نے تمہارے بارے میں تحقیق کی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم بیس ہزار ڈالر کے عوض عجیب و غریب چیزیں چوری کرتے ہو۔"

"عجیب اور معمولی قیمت کی چیزیں۔" نک نے تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

"ٹیلیفون کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ میرا خیال ہے کہ اس کی کوئی قیمت ہے مگر اس قیمت کے لیے کوئی اسے چوری کرنا پسند نہیں کرے گا۔"

وہ دونوں اب ڈیک پر پہنچ چکے تھے۔ ان کے قدموں تلے لکڑی کے تختے چرچرا رہے تھے۔

"یہ ٹیلیفون کہاں پڑا ہے؟" نک نے پوچھا۔

"یہ ٹیلیفون جاپان میں امریکہ کے سفیر کی میز پر پڑا ہے۔"

نک نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ وہ سی آئی اے کے نمائندے کے آگے بڑھنے کا انتظار کرنے لگا۔

"اگلے ہفتے کو ہم جولائی پڑ رہی ہے۔ ہمارے اکثر سفارت خانوں میں اس دن تقریبات ہوتی ہیں اور وہ کھلے ہوتے ہیں۔ تمہارے لیے وہ دن بہت مناسب رہے گا۔"

"مگر میں ہی کیوں؟ یہ کام تمہارا کوئی آدمی نہیں کرسکتا؟"

"میں اس بات کی وضاحت نہیں کرسکتا۔ میں اتنا سمجھ لو کہ اس قدر نازک معاملے کیلئے ہماری نظر میں تم انتہائی قابل اعتماد شخص ہو۔ تمہاری فیس کا آدھا حصہ یعنی دس ہزار ڈالر کل تم اپنے کلب کے لاکر سے حاصل کرسکتے ہو۔ باقی رقم اس وقت دی جائے گی جب تم وہ فون چرا کر ہمارے حوالے کردو گے۔"

چنانچہ اپنی مہم کے کامیاب اختتام کے بعد تم مہ جولائی کی رات کو مجھے ٹوکیو کے ہوٹل اوکیورا میں ملو۔ اور مطلوبہ چیز دے کر اپنی باقی فیس بھی وصول کرلو۔"

"مجھے یقین ہے کہ تم نے ہوٹل اوکیورا میں میرے لیے ایک کمرہ ریزرو کرادیا ہوگا۔" نک نے کہا۔ "اس ٹیلیفون کی کوئی مخصوص شناخت ہو تو بتادو۔ کیونکہ ایک سفیر کی میز پر تو بیک وقت کئی فون بھی ہوسکتے ہیں اور عموماً ہوتے ہیں۔"

"ٹھیک کہتے ہو۔" بنگر نے سر ہلایا۔ "ہمیں جس ٹیلیفون کی ضرورت ہے اس کا رنگ سنہری مائل نیلگوں ہے اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ کسی کو اس کی گشتگی کی اطلاع نہ ہو تو اچھا ہے۔"

"میں سمجھ گیا۔"

"کیا اس سے تمہارے کام کی دشواریاں تو نہیں بڑھ جائیں گی؟"

"نہیں۔"

"بہت خوب۔ تب پھر تم سے ٹوکیو میں ملاقات ہوگی۔" بنگر نے کہا۔ اور گھوم کر واپس کلب کی عمارت کی طرف چل دیا۔

نک ابھی اسے جاتے ہوئے دیکھ ہی رہا تھا کہ گلوریا اسے تلاش کرتی ہوئی آگئی۔

"میں تمہیں پورے کلب میں ڈھونڈ رہی تھی۔" اس نے شکایتی لہجے میں کہا۔ "تم کھیل چھوڑ کر کہاں آگئے؟"

"میں جیتتے جیتتے تھک گیا تھا۔" نک نے جواب دیا۔

"کیا۔" گلوریا نے چونک کر اسے دیکھا۔ "کیا سچ مچ جیتے ہو یا بنا رہے ہو؟"

جواب میں نک نے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر گلوریا کے ہاتھ میں دے دی۔

"یہ لو۔" وہ بولا۔ "اب کسی دن شاپنگ کے لئے جاؤ تو کوئی انوکھی چیز خرید نا کہ جب میں واپس آؤں تو اسے دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاؤں۔"

"پھر تم کہیں جارہے ہو؟"

"ہاں۔ ٹوکیو۔" نک نے بتایا۔ "سرکاری کام سے۔"

"سرکاری کام سے۔" گلوریا نے منہ بنایا۔ "تم جب بھی کہیں جاؤ یہی کہتے ہو۔"

نک ہنسنے لگا۔ اس نے بڑے پیار سے گلوریا کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ "مگر اس مرتبہ یہ بالکل سچ ہے۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

ٹوکیو کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے ہوٹل جاتے ہوئے نک ویلوٹ نے ٹیکسی کی کھڑکی سے جس پہلی چیز کو اپنی توجہ کے قابل سمجھا وہ ایک بہت بڑا سرخ رنگ کا ماڈل ٹیلیفون تھا جو ٹیمرا الیکٹرک ورکس کی عالیشان بلڈنگ کی چھت پر نصب کیے رکھ دیا گیا تھا۔ اس نے اپنی ٹیکسی رکوائی۔ ڈرائیور سے انتظار کرنے کو کہا اور عمارت میں داخل ہوگیا۔ کاؤنٹر پر ایک سیلز مین سے بات کی۔ اسے ایک چھپی ہوئی تصویر دکھائی۔ یہ تصویر چھ ماہ پرانے نیوز ویک کے ایک رسالے سے پھاڑی گئی تھی اور اس میں امریکی سفیر متعینہ جاپان کو اس کے آفس میں میز پر بیٹھا ہوا دکھایا گیا تھا۔ میز پر کئی ٹیلیفون رکھے تھے۔

"مجھے ایک اس طرح کے ٹیلیفون سیٹ کی ضرورت ہے۔" نک نے تصویر میں ایک فون پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ "فون سنہری مائل نیلگوں پیتھر کا بنا ہوا ہونا چاہیئے۔"

سیلز مین انگریزی زبان نہ صرف اچھی طرح سمجھتا تھا بلکہ روانی سے بول بھی سکتا تھا۔ وہ کسی دشواری کے بغیر نک کا مطلب سمجھ گیا۔ اسٹاک روم میں گیا اور چند لمحوں میں مطلوبہ رنگ کا فون لئے ہوئے واپس آیا۔

"رنگ تو ٹھیک ہے۔" نک نے ایک مرتبہ سیلز مین کو تصویر کی طرف متوجہ کیا لیکن اس میں چار بٹن نہیں لگے ہیں جیسے اس تصویر والے فون میں ہیں۔"

جاپانی سیلز مین نے مسکراتے ہوئے معذرت چاہی اور اس مرتبہ اسٹاک روم سے بالکل اسی ماڈل کا ٹیلیفون نکال کر لایا جیسا کہ تصویر میں میز پر دکھایا گیا تھا۔ نک نے مطمئن ہوکر سر ہلاتے ہوئے فون کی قیمت ادا کی اور اسے ایک چھوٹے بکس میں پیک کرانے منتظر ٹیکسی میں آبیٹھا۔ ٹیکسی ایک مرتبہ پھر اوکیورا ہوٹل کی جانب چل پڑی۔ یہ بنگر کے کہنے کے مطابق ہوٹل میں اس کے لئے کمرہ نمبر ۹۸۰ ریزرو تھا۔ بنگر نے بتایا تھا کہ اس ہوٹل کے انتخاب کی وجہ یہ ہے کہ یہ امریکی سفارت خانے سے بہت قریب واقع ہے۔

نک اگلے روز امریکی سفارت خانے گیا۔ یہ ایک جدید اور ماڈرن طرز تعمیر کی عمارت میں قائم کیا گیا تھا جو ٹوکیو کی ایک بڑی شاہراہ پر واقع تھی۔ گیٹ پر امریکی بحریہ کا ایک نوجوان سپاہی بطور گارڈ متعین تھا۔ نک نے اسے بتایا کہ سفارت خانے کے پاسپورٹ آفس میں کچھ کام ہے اور اندر داخل ہوگیا۔ جلد ہی اس نے کسی دشواری کے بغیر گراؤنڈ فلور پر واقع تمام دفاتر کے محل وقوع کا اندازہ کرلیا۔ ٹہلتے ٹہلتے وہ آڈیٹوریم میں بھی پہنچ گیا جہاں اگلے دن سہ پہر کو ہونے والی مدعوت کے سلسلے میں تزئین و آرائش کا کام جاری تھا۔ ایک سیاہ بالوں والی خوبصورت لڑکی کام کرنے والوں کو ہدایات دے رہی تھی اور لگاہے گا ہے اس جاپانی نوجوان بلکہ نوعمر لڑکے سے بھی باتیں کرتی جارہی تھی جو اس کے قریب ہی کھڑا تھا۔ چونکہ نوجوان کسی طرح کے انتظامات میں ہاتھ نہیں بٹا رہا تھا۔ اس لئے نک نے خیال کیا کہ وہ سفارت خانے کے ملازم کے بجائے لڑکی کا کوئی ملاقاتی معلوم ہوتا ہے۔

سفارت خانے سے رخصت ہوکر نک نے کچھ وقت سیر و تفریح میں گزارا۔ گلوریا کے لئے ایک تحفہ خریدا اور رات کے کھانے کے وقت ہوٹل پہنچا۔ کھانا کھا کر وہ جلد ہی سوگیا۔ دوسرے دن صبح جلد ہی اٹھ گیا۔ فون کرکے ہوٹل کی روم سروس سے ناشتہ اپنے کمرے میں ہی منگوالیا اور ابھی ناشتہ کرکے اٹھا ہی تھا کہ کمرے کے دروازے پر دستک سنائی دی۔ نک نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ ہوٹل کا ویٹر ناشتے کے خالی برتن لینے آیا ہے، دروازہ کھول دیا لیکن پھر جیسے حیرت سے اپنی جگہ جم کر رہ گیا۔ اس کے سامنے اس کا پرانا دوست میلوز کھڑا تھا۔ اس کے انداز میں کراس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریوالور دبا ہوا تھا جس کی نال نک ویلوٹ کے سینے کی جانب اٹھی ہوئی تھی۔

"اندر چلو نک۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔ "میں تم سے کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔"

نک اپنے پلنگ پر بیٹھ گیا۔ اس کے انداز سے یوں لگتا تھا جیسے اُسے میلوز کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کی اتنی سی بھی پرواہ نہیں ہے۔ نہ ہی اس نے اپنے ہاتھ سر سے اُوپر اٹھانے کی کوشش کی۔

"تم ٹوکیو کس سلسلے میں آئے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"اسی سلسلے میں جو تمہیں یہاں لایا ہے۔" میلوز نے جواب دیا۔ "بنگر۔"

"تم اس کھلونے کو جیب میں رکھو تو بہتر ہے۔" نک نے ریوالور کی طرف اشارہ کیا۔ "مجھے خوفزدہ کرنے کے سلسلے میں یہ بالکل بیکار ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ تم اسے استعمال کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے یار رکھتے ہو؟"

"بالکل نہیں۔" میلوز نے جواب دیا اور اپنے سامنے میز پر رکھ لیا۔

"تمہارا بنگر سے کیا تعلق ہے؟" نک نے سوال کیا۔

"کسی زمانے میں، میں اور وہ مل کر کام کرچکے ہیں۔" میلوز نے بتایا۔

"کیا تم بھی سی آئی اے میں رہ چکے ہو؟"

"نہیں۔ براہِ راست تو نہیں۔ مگر کمبوڈیا کی جنگ کے موقع پر میں نے اپنی بحری کشتی کے ذریعے اس ادارے کے لئے کچھ مفید خدمات انجام دی تھیں۔ اب میں دوبارہ اپنا تعلق قائم کرنا چاہتا ہوں مگر بنگر راضی نہیں ہوتا۔ وہ کہتا ہے کہ آج کل کی سیاسی فضا میں مجھ جیسی صلاحیت رکھنے والے آدمی کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ میں خود بھی ٹوکیو آؤں اور اپنے کام سے ثابت کردوں کہ اس بارے میں اس کی رائے

صحیح نہیں ہے۔"

میلروز نے اپنی جیب سے سگریٹ کا پیکٹ اور ایک ماچس نکال کر سگریٹ سلگایا۔ نک نے دیکھا کہ اس ماچس پر ٹوکیو بے یاچ کلب کا نام چھپا ہوا ہے۔

"تمہارے خیال میں ینگر وہاں بوٹ کلب میں کیوں آیا تھا؟" نک نے پوچھا۔

"وہ تم سے ملنا چاہتا تھا اور میں نے اُسے تم سے متعارف کرانے کی ذمہ داری اپنے سر لی تھی۔" میلروز نے جواب دیا۔ "تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ میں کبھی اس تجسس میں نہیں رہا کہ تم کیا کام کرتے ہو یا کیا نہیں۔ مگر میرا اندازہ ہے کہ ینگر ٹھیک اسی طرح تمہاری مخصوص صلاحیت سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے جس طرح کبھی اس نے مجھ سے اٹھایا تھا۔"

"اور تمہاری مخصوص صلاحیت کیا ہے؟"

"بحری کشتیاں اور ان کے ذریعے اہم نوعیت کی معلومات حاصل کرنا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ دونوں چیزیں کس طرح حاصل کی جا سکتی ہیں اور انہیں کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔"

"گویا اس روز اگر اتفاق سے میں پوکر گیم میں شریک نہ ہوتا تو تم کسی اور بہانے سے ینگر سے میری ملاقات کراتے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ تم میرے تعاقب میں ٹوکیو کیوں آئے ہو؟"

"ینگر نے مجھے کچھ کچھ بتا دیا تھا کہ وہ کس سلسلے میں تمہاری خدمات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور شاید ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ تم وہ فون ینگر کے بجائے میرے لئے چُراؤ۔"

"اس کا مطلب ہے کہ وہ فون کافی قیمت اختیار کر گیا ہے۔" نک بولا۔ "اور اس کی قیمت جتنی زیادہ بڑھتی جا رہی ہے اتنا ہی میں اس شش و پنج میں پڑتا جا رہا ہوں کہ مجھے اسے چُرانا بھی چاہیے یا نہیں۔"

"ینگر نے مجھے تمہارے بارے میں بھی بتایا تھا۔" میلروز مسکرانے لگا۔ "میں جانتا ہوں کہ تم صرف وہ چیزیں چُراتے ہو جن کی کوئی مادی قیمت نہیں ہوتی۔ مگر تم ایسا کیوں کرتے ہو۔ میرا مطلب ہے کہ تم نے یہ پابندی کیوں لگا رکھی ہے؟"

"اس لئے کہ اس طرح پولیس کی طرف سے زیادہ خطرے کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔" نک نے جواب دیا۔ "پھر برسوں کے تجربے سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ میرا طریقِ کار زیادہ قیمتی اشیاء چُرانے والوں کے مقابلہ میں زیادہ محفوظ اور زیادہ منافع بخش ہے۔ اگر میں تمہیں ان لوگوں کی تعداد بتاؤں جو گزشتہ برسوں میں بہت ہی کم قیمت، انوکھی اور غیر معمولی چیزیں چوری کرانے کے سلسلے میں میری خدمات سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں تو شاید تمہیں کبھی یقین نہیں آئے گا۔ بہرحال تم اسی ایک مثال سے قیاس کر سکتے ہو کہ مجھ سے ایک ٹیلیفون سیٹ چُرانے کی فرمائش کی گئی ہے۔"

"اور جب بات ٹیلی فون کی ہو رہی ہے تو۔۔۔"

"اور جب بات ٹیلیفون کی ہو رہی ہے تو ذہن میں خود بخود یہ سوال کرتا ہے کہ اس فون کے اندر کیا ہے۔" نک نے اس کی بات کاٹتے ہوئے اپنی طرف سے فقرہ مکمل کر دیا۔ "کیا قیمتی پتھر، ہیرے جواہرات یا پھر کوئی بہت قیمتی نشہ آور شے۔"

"اس کے اندر ان دونوں چیزوں میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔" میلروز نے بتایا۔ "اس کے اندر ایک چھوٹا سا الیکٹرونک آلہ رکھا ہوا ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ فون پر ہونے والی ہر گفتگو کو مخصوص طاقت کی لہروں پر دوبارہ نشر کر سکتا ہے اور وہ گفتگو کسی دوسری جگہ ریسیونگ سیٹ کے ذریعے سنی اور ریکارڈ کی جا سکتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں امریکی سفیر کے دفتر میں اس فون پر جو بات بھی ہوتی ہے، وہ کہیں اور بھی سنی جا رہی ہے۔"

"تو کیا سفارت خانے والے ایسی چیزوں پر نگاہ نہیں رکھتے؟"

"اگر ذہانت اور ہوشیاری کے ساتھ کوئی آلہ چھپایا گیا ہے تو اس کا پتہ چلانا بہت مشکل ہوتا ہے۔" میلروز نے جواب دیا۔ "اور اس کے لئے بھی کسی ماہر اور تجربہ کار آدمی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایسے آلات بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور کسی بھی جگہ چھپائے جا سکتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ینگر کو کسی دوسری مہم کے دوران ایک ایسی گفتگو کا پتہ چلا جو جاپان میں امریکی سفیر کے فون سے ریکارڈ کی گئی تھی۔ اس نے اپنی کوشش سے یہ بھی معلوم کر لیا کہ یہ گفتگو کس فون پر ہوئی تھی۔ چنانچہ سی آئی اے کے نقطۂ نظر سے یہ بات بہت اہم ہے کہ اس سے پہلے کہ جن لوگوں نے وہ آلہ فون میں چھپایا ہے وہ اسے وہاں سے نکال کر کہیں اور منتقل کر دیں اس پر قبضہ کر لیا جائے۔"

"محض اُسے حاصل کرنے کی اہمیت کیا ہے۔" نک نے کہا۔

"یہ کہ اگر وہ آلہ سی آئی اے کو مل جائے تو وہ لوگ اپنی لیبارٹری میں مختلف طریقوں سے یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ اسے کس ملک میں بنایا گیا ہے۔ آلہ کا ڈیزائن۔ وہ دھات جس سے اُسے بنایا گیا ہے ان سب کا تجزیہ کیا جا سکتا ہے اور وہ لوگ یہی جاننا چاہتے ہیں کہ فون کے اندر وہ آلہ چھپانے اور گفتگو سننے والے کون ہیں۔ روسی، چینی، شمالی یا جنوبی کوریائی یا پھر خود جاپانی۔ یہ شبہ بھی کیا جا رہا ہے ممکن ہے سی آئی اے میں ہی کچھ کالی بھیڑیں گھس آئی ہوں۔"

"تو کیا ایسی کالی بھیڑوں کا واقعی کوئی وجود ہے؟"

"یقیناً ہے۔" میلروز نے زور دے کر کہا۔ "یہی وجہ ہے کہ ینگر فون سے اس آلے کو نکلوانے کے لئے براہِ راست طریقہ استعمال نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ امریکی سفارت خانے میں متعین سی آئی اے کا ایجنٹ خود اس حرکت میں ملوث ہو۔"

"تمہاری باتیں سُن کر میری رائے اور خراب ہوتی جا رہی ہے۔"

نک بولا۔ "میں کوئی سیاسی جاسوس یا خفیہ ایجنٹ نہیں ہوں۔ ایک معمولی چور ہوں۔"

"تب پھر ینگر کے بجائے مجھ سے تعاون کرو۔ اس سے ہم دونوں فائدے میں رہیں گے۔"

"وہ کس طرح؟"

"فی الحال تمہیں یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی تو تم فون چُرانے کی کوشش کرو۔ پھر اسے ینگر کے بجائے میرے حوالے کر دینا۔"

"اور اگر میں تمہاری بات ماننے سے انکار کر کر دوں تو تم مجھے شوٹ کر دو گے۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا؟"

"بالکل نہیں۔ ریوالور تمہارے دھمکانے کے لئے نہیں میری اپنی حفاظت کے لئے ہے۔" میلروز نے کہا۔ "مجھے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ مجھے یہاں دیکھنے اور میری بات سننے کے بعد تمہارا ردِ عمل کیا ہوگا۔"

"میرا خیال ہے کہ تم اپنے منصوبے کے بارے میں خود ینگر سے بات کرو۔" اس نے جواب دیا۔ "ٹیلیفون میں آج رات چُرا لاؤں گا۔ پھر تم دونوں میں سے جو پہلے آ گیا اور میری فیس مجھے ادا کر دی میں فون اسی کو دے دوں گا۔"

"مجھے منظور ہے۔" میلروز نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔ اس نے ریوالور اٹھا کر جیب میں رکھا اور چلنے کے لئے دروازے کی طرف گھوما۔ "پھر میں آج رات تم سے ملنے آؤں گا۔"

❁ سفارت خانے کے دعوتی ہال میں مہمانوں کا ہجوم تھا۔ اکثریت امریکنوں کی تھی لیکن کچھ جاپانی بھی نظر آ رہے تھے۔ وہ سب آپس میں باتیں کرتے، مسکراتے مختلف شرابیں پینے میں مصروف تھے۔ نک دروازے پر متعین گارڈ کے قریب سے گزرتا ہوا بڑی آسانی سے اندر پہنچ گیا۔ ایسا کوئی طریقہ نہیں تھا جس سے کام لے کر وہ اس بکس کو بھی اپنے ساتھ لا سکتا جس میں اس کا خریدا ہوا فون پیک تھا۔ بہرصورت دیکھ لئے جانے کا امکان تھا۔ چنانچہ نک نے ایسی کوئی حماقت نہیں کی۔ فون امریکی سفیر کے دفتر میں لانے کے لئے اس نے ایک دوسرے ہی راستے کا انتخاب کیا تھا۔ وہ کچھ دیر تک مہمانوں کے درمیان ادھر اُدھر گھومتا رہا۔ پھر لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر سفیر کے آفس کی طرف چل دیا۔ مگر بحریہ کا گارڈ اس کے راستے میں آ گیا۔

"میں مردوں کا ٹوائلٹ روم تلاش کر رہا ہوں۔" اس نے گارڈ کو بتایا۔

"وہ عقبی حصہ میں واقع ہے۔"

"شکریہ۔" نک جلدی سے دوسری طرف گھوم گیا۔ وہ اس مرحلہ پر کسی قسم کا شک پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"کیا میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں؟" ایک شیریں آواز نے پوچھا۔

نک نے پلٹ کر دیکھا تو کل والی خوبصورت لڑکی کو فوراً پہچان لیا۔

"میرا خیال ہے میں خود ہی تلاش کر لوں گا۔ شکریہ!" نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر بہتر ہوگا کہ میں تمہارے ساتھ چلوں۔" لڑکی نے دوسری سمت قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو۔۔۔" نک کہتے کہتے رک گیا۔ لڑکی اُسے ایک راہداری کے ذریعے دعوت میں مدعو مہمانوں کے ہجوم سے دور لے گئی تھی۔ "تمہیں عمارت کے مختلف حصوں سے پوری واقفیت معلوم ہوتی ہے۔ کیا تم یہاں کام کرتی ہو؟"

"میرا نام آئرین ڈونوون ہے۔" لڑکی نے اس کی جانب گھومتے ہوئے بتایا۔ "میں سفارت خانے میں پبلک انفارمیشن آفیسر کی حیثیت سے ملازم ہوں اور لوگوں کی ان کی ضرورت کے مطابق رہنمائی کرنا میرے فرائض میں شامل ہے۔" اس نے ایک کمرے کا دروازہ کھولا۔ نک اندر داخل ہوا۔

"یہ ٹوائلٹ روم تو نہیں ہے۔" وہ چاروں طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں۔ یہ میرا دفتر ہے۔" آئرین اس کے پیچھے اندر آ گئی۔

نک نے دیکھا کہ اندر آنے کے بعد آئرین نے دروازے کی چٹخنی لگا دی۔

"تم نک ویلوٹ ہو نا؟" آئرین نے براہِ راست سوال کیا۔

"معلوم ہوتا ہے میری شہرت مجھ سے پہلے یہاں پہنچ چکی ہے۔"

"تمہارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے مسٹر ویلوٹ؟" آئرین نے اپنے لمبے سیاہ بال ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ میں تو ٹوکیو آیا ہوا تھا۔ سوچا کہ دیکھنا چاہیئے کہ ہمارے سفارت خانے اہم قومی تقریبات کس انداز میں مناتے ہیں۔"

آئرین نے جواب دینے کے بجائے فرش کے ایک گوشے میں رکھی ہوئی کوئی چیز پیر کی ٹھوکر سے نک کے سامنے کر دی۔ یہ وہی بکس تھا جس میں نک کا خریدا ہوا فون بند تھا اور جسے نک سفیر کے دفتر کی کھڑکی کے باہر اس خیال سے رکھ آیا تھا کہ جب وہ آفس میں داخل ہوگا تو کھڑکی کھول کر اسے اٹھا لے گا۔

"ہمارے ایک گارڈ نے اُسے وہاں پایا جہاں تم اُسے چھوڑ آئے تھے۔ سفیر کے دفتر کی کھڑکی کے باہر۔" آئرین بولی۔ "اس نے سمجھا کہ اس میں شاید کوئی بم وغیرہ رکھا ہوا ہے۔"

"نہیں، اس میں بم نہیں ہے۔" نک نے بمشکل جواب دیا۔ اُسے اپنا دل بیٹھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"میں نے کل بھی۔۔۔ جب تم یہاں آئے تھے تو تمہیں دیکھا تھا۔" آئرین کی بات جاری تھی۔ "میں نے کمپیوٹر کے ذریعے واشنگٹن سے تمہاری چیکنگ کی۔ شاید تمہیں معلوم نہ ہو کہ وہاں تمہاری ایک باقاعدہ فائل کھلی ہوئی ہے۔۔۔ مجھے جو معلومات حاصل ہوئی ان کے مطابق تم ایک آزاد پیشہ چور ہو اور انوکھی غیر معمولی چیزیں جن کی مالی حیثیت نہ ہونے کے برابر ہو چرایا کرتے ہو۔ مثال کے طور پر سفیر کی میز پر رکھا ہوا فون، جو اس بکس میں موجود فون سے قطعی مشابہت رکھتا ہو۔"

نک نے محسوس کیا کہ آئرین کی معلومات کافی زیادہ ہیں۔ اور وہ اس پورے معاملہ میں ہر مرحلہ پر اس سے ایک قدم آگے نظر آتی ہے۔ ایسی صورت میں اس کا بہترین دفاع یہ تھا کہ وہ قطعی طور پر حقیقت بیانی سے کام لے۔

"کسی غلط فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ بولا۔ "ہم دونوں مشترکہ مفاد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ مجھے یہاں سرکاری طور پر ایک اہم کام کے لئے بھیجا گیا ہے۔"

"کیا واقعی؟"

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ مجھے یہاں صرف اتنا کرنا ہے کہ سفیر کی میز پر رکھے ہوئے فون کو اس فون سے تبدیل کر دوں۔" نک مسکرانے لگا۔ "اسے تو تم چوری بھی نہیں کہہ سکتیں۔"

"اس فون کے اندر کیا ہے؟" آئرین نے سوال کیا۔ "کیا بات چیت سننے کا کوئی خفیہ آلہ؟"

"خفیہ آلہ اس فون میں نہیں بلکہ اس فون میں ہے جو سفیر کی میز پر موجود ہے۔" نک نے جواب دیا۔ "وہ لوگ اسے دیکھ کر یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اس آلے کو فون میں کس نے رکھا ہے۔ اور مجھے یہ کام سفارت خانے کے سی۔ آئی۔ اے ایجنٹ کو خبردار کئے بغیر انجام دینا ہے۔"

"یہ تو بہت مشکل ہے۔" آئرین عجیب سے انداز میں مسکرائی۔ "شاید تم یہ بات نہیں جانتے کہ سفارت خانے کی مقامی سی آئی اے ایجنٹ میں ہی ہوں۔"

نک ویلوٹ نے اسی لمحہ یہ فیصلہ کر لیا کہ یہ سیاسی، جاسوسی اور خفیہ ایجنٹی اس کے بس کا کھیل نہیں ہے۔ اس نے پہلی مرتبہ اس کام کو ہاتھ لگایا تھا۔ اور جب سے ابتداء کی تھی تب سے اب تک ہر بات غلط ہوتی جا رہی تھی اور اس کا اصل مقصد یعنی سفیر کی میز سے فون چرانا "ہنوز دلی دور است" کے مصداق تھا۔ اسے پریشان کرنے کے لئے ینگر اور میلروز ہی کم نہیں تھے کہ اب اسے اس خوبصورت لڑکی سے بھی نبٹنا پڑے گا۔

"میرا خیال ہے کہ میں بہت زیادہ باتیں کر رہا ہوں۔" اس نے کہا۔

"بالکل نہیں۔ مجھے تمہاری باتیں بہت دلچسپ معلوم ہو رہی ہیں۔" آئرین نے کہا۔ "کیا تم مجھے یہ بتا سکتے ہو کہ اس کام کے لئے تمہاری خدمات کس شخص نے حاصل کی تھیں؟"

"جی نہیں۔ اب میں کچھ بتانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔" نک نے نفی میں سر ہلایا۔ "چنانچہ اگر تم مجھے دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے شوٹ کرنا چاہتی ہو تو یہ کام جلدی انجام دے ڈالو۔"

"تم نے غلط اندازہ لگایا۔ اس کے برعکس میں ٹیلیفون چرانے میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں۔" آئرین نے جواب دیا۔

نک ویلوٹ نے بکس اٹھا لیا اور آئرن کے پیچھے چل دیا۔ وہ ایک مرتبہ پھر ہال میں داخل ہوئے۔ جہاں گارڈ نے انہیں دیکھ کر سرسری طور پر گردن ہلائی۔ وہ دونوں اس کے پاس سے گزرتے ہوئے سفیر کے آفس کی طرف بڑھ گئے۔ آفس کا دروازہ مقفل نہیں تھا۔ آئرین اندر داخل ہوئی۔ بڑی سی میز کے پاس آئی اور اس مخصوص فون کو اٹھا کر دیکھنے لگی۔ نک نے اندر آ کر دروازہ بھیڑ دیا۔

"کیا یہی وہ فون ہے؟" آئرین بولی۔ وہ ایک چھوٹے اسکرو ڈرائیور سے فون کا تلا الگ کر رہی تھی۔ "تم یہ کیا کر رہی ہو؟" نک نے چونک کر پوچھا۔

"میں سمجھتی ہوں مجھے اتنا حق تو پہنچتا ہے کہ تمہاری مدد کرنے سے پہلے خود اپنا اطمینان بھی کر لوں۔" آئرین نے جواب دیا۔ "خفیہ ٹرانسمٹر دفتر میں کسی جگہ بھی چھپایا جا سکتا ہے مگر فون کے اندر سب سے اچھی جگہ ہے۔ اسے عموماً ڈائل کے نچلے حصے میں رکھا جاتا ہے۔ اوہ... ہاں... یہ رہا... تمہارے مؤکل کا اندازہ بالکل درست رہا۔"

نک نے بھی اس چھوٹے سے چوکور آلے کو دیکھا جو کسی دھات کا بنا ہوا تھا۔ اسے ان چیزوں کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ اسے تو وہ آلہ بھی فون کے پرزوں جیسا ایک پرزہ نظر آ رہا تھا۔

"کیا تم بتا سکتی ہو کہ یہ کس ملک کا بنا ہوا ہے؟" اس نے پوچھا۔

آئرین نے چند لمحہ آلے کا جائزہ لیا۔ اس نے اسے الگ نہیں کیا تھا۔

"میرے خیال میں یہ جاپانی ہے۔" میں اسے پہلے بھی دیکھ چکی ہوں۔"

"لیکن بھلا جاپانی..."

"ضروری نہیں کہ تمہارا اندازہ درست ہی ہو۔" آئرن نے بات کاٹی۔ "یہ ٹرانسمٹر یہاں کھلے عام فروخت ہوتے ہیں۔ انہیں کوئی بھی شخص خرید سکتا ہے۔ لیکن روسی یا چینی ایجنٹ اپنے ملک کا بنا ہوا آلہ پسند کرتے ہیں۔ اس طرح انہیں دشمن ملک میں اس نوعیت کی چیز خریدنے کے لئے سامنے نہیں آنا پڑتا۔"

"اس سے کیا نتیجہ نکالنا چاہیئے؟"

"یہ کہ غالباً اسے یہاں چھپانے والا جاپان کی کسی خفیہ سیاسی تنظیم سے تعلق رکھتا ہے۔" آئرین نے کہا۔ "جیسا کہ میں نے ابھی بتایا، میں اس قسم کا ٹرانسمٹر پہلے بھی دیکھ چکی ہوں۔ مگر یہ مخصوص ٹرانسمٹر جدید ترین ماڈل کا ہے۔ اور اسے ایک خاص سیاسی گروہ استعمال کرتا ہے جس کے بارے میں بہت ہی کم معلومات ہمیں حاصل ہیں۔ ممکن ہے تم نے کل مجھے ایک جاپانی لڑکے کے ساتھ دیکھا ہو۔ اس کا نام شن جو ہے، اور وہ..."

دروازے پر آہستہ سے دستک دی گئی اور پھر فوراً ہی گارڈ نے دروازے سے گردن نکال کر اندر جھانکا۔

"سب کچھ ٹھیک ہے مس ڈونوون؟" اس نے آئرن سے پوچھا۔

"ہاں شکریہ۔" آئرین نے جواب دیا۔ اور جب دروازہ دوبارہ بند ہو گیا تو نک سے بولی:

"بہتر ہو گا کہ ہم جلد اپنے کام سے فارغ ہو جائیں۔ تمہیں کتنا وقت لگے گا؟"

"کچھ زیادہ نہیں۔" نک نے بتایا۔ "امریکہ سے جاپان آتے ہوئے میں تمام راستہ ٹیلیفون کے موضوع پر تکنیکی کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا ہوں۔"

اس نے فون آئرین کے ہاتھ سے لے لیا۔ پھرتی سے اس کا نچلا حصہ دوبارہ بند کیا اور پھر میز کا فون الگ کرنے اور اپنا لایا ہوا فون درست کنکشن کے ساتھ لگانے میں مصروف ہو گیا۔ پانچ منٹ میں اس نے اپنا

کام مکمل کر لیا۔

اور پھر اسی شام کو اوکیورا ہوٹل میں طے شدہ پروگرام کے مطابق ینگر سے ملاقات ہوئی۔

"تمہیں کوئی دشواری تو پیش نہیں آئی؟" ینگر نے پوچھا۔

"کوئی قابل ذکر دشواری حائل نہیں ہوئی۔" نک نے بتایا۔ "یہ رہا تمہارا مطلوبہ فون۔" سی آئی اے کے ایجنٹ نے بکس کھول کر فون باہر نکالا۔

"معلوم تو وہی ہوتا ہے۔"

"معلوم کیا ہوتا ہے یہ ہے وہی —" نک بولا۔ "تم باقی رقم لائے ہو؟"

"میرے پاس موجود ہے۔" ینگر نے جواب دیا لیکن ابھی اس کا ہاتھ جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ نک نے دل ہی دل میں میلروز کی شان میں ایک موٹی سی گالی دہرائی۔ اسے یقین تھا کہ دستک دینے والا اس کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ دونوں آپس میں خود ہی ایک دوسرے سے نمٹتے رہیں گے۔ اس نے دل میں کہا اور دروازہ کھول دیا۔ اس کا اندازہ درست تھا۔ آنے والا میلروز ہی تھا لیکن جب اس نے ینگر کو پہلے سے موجود دیکھا تو اس کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی۔ اس نے اپنی مایوسی چھپانے کی کامیاب کوشش کی۔

"تو تم پہلے پہنچ گئے؟" وہ ینگر سے مخاطب ہوا۔ "مگر چوک مجھ ہی سے ہو گئی۔ مجھے سمجھ لینا چاہیئے تھا کہ تم اس قسم کے معاملات میں ہمیشہ سے تیز ہو۔"

"مجھے معلوم ہوا تھا کہ تم بھی ٹوکیو آئے ہوئے ہو۔" ینگر نے کہا۔ "یہ دنیا واقعی بہت تنگ ہوتی جا رہی ہے۔"

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم دونوں ایک ہی چیز کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔" میلروز بولا۔

"تمہیں اس ٹیلیفون کی کیا ضرورت ہے؟" ینگر کی آنکھوں میں سختی نمودار ہوئی۔

"وہی جو تمہیں ہے۔" میلروز نے جواب دیا۔ "میں سمجھتا ہوں کہ خفیہ ٹرانسمٹر سی فان والوں نے لگایا ہے۔"

"میں سی فان والوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے تو ابھی فون کھول کر ٹرانسمٹر بھی نہیں دیکھا۔ پتہ نہیں وہ ہے بھی یا نہیں۔"

"ٹرانسمٹر موجود ہے۔" نک نے یقین دلانا چاہا۔ "بس اب تم جلدی سے میری باقی رقم مجھے دے دو۔"

ینگر اور میلروز نے چونک کر نک ویلوٹ کی طرف دیکھا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ اس کے اندر موجود ہے؟" میلروز نے سوال کیا۔

"اور تمہیں یہ کس نے بتایا کہ ہمیں کسی خفیہ ٹرانسمٹر کی تلاش ہے؟" ینگر بھی بول اٹھا۔ "جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے تم سے کسی ایسی چیز کا ذکر نہیں کیا تھا۔"

"مگر ایسی باتیں چھپی نہیں رہتیں۔" نک نے کہا۔ "میلروز نے خفیہ آلے کا ذکر کیا تھا اور جب ہم فون چرا رہے تھے تو ہم نے اسے کھول کر دیکھا تھا۔"

"ہم... ہم کون؟"

"ایک لڑکی نے میری مدد کی تھی۔ بہت اچھی لڑکی ہے۔ اس کا نام آئرین ہے اور سفارت خانے ہی میں ملازمت کرتی ہے۔"

"تمہارا مطلب آئرین ڈونوون سے تو نہیں ہے؟" ینگر نے تیزی سے پوچھا۔

"ہاں۔ میرے خیال سے اس کا پورا نام یہی ہے۔"

"وہ ٹوکیو میں ہماری مقامی سی آئی اے ایجنٹ ہے۔"

"مگر بہرحال لڑکی ہے۔"

"اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اسے اس معاملہ میں شامل کرنا تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔"

"کیا تباہ کن ہو سکتا ہے۔" میلروز نے درمیان میں دخل دیا۔ "اس نے تو یہ ٹرانسمٹر فون میں نہیں چھپایا۔"

"پتہ نہیں تم لوگ کیسی الجھی الجھی باتیں کر رہے ہو۔" نک نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ اب رقم کیساتھ مجھے ان باتوں کی وضاحت جاننے کا حق بھی حاصل ہو گیا ہے۔"

"سی فان جاپان کا ایک خفیہ سوسائٹی ہے۔" اس سے پہلے کہ ینگر کچھ کہتا یا اسے روکتا میلروز بول اٹھا۔ "جہاں تک سی فان نام کا تعلق ہے تو یہ بھی سی آئی اے کا رکھا ہوا ہے۔ انہیں تو اس کا اصل نام بھی معلوم نہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسے ایک نام دینے کی غرض سے فومانچو سیکرٹ سوسائٹی کے طرز پر ایک نام دے دیا۔"

"مگر فومانچو تو چینی تھا۔" نک نے گویا نشاندہی کی۔

"تو پھر کیا ہوا؟" ینگر پھٹ پڑا۔ "یہ نام ہم نے محض اسے دوسروں سے ممیز کرنے کے لئے رکھ دیا ہے ورنہ یہ گروپ تو اتنی رازداری سے کام کرتا ہے کہ ہم آج تک کوشش کے باوجود اس کا اصل نام تک نہیں جان سکے۔"

"یا یہ کہ اس کا مقصد کیا ہے۔" میلروز نے مزید وضاحت کی۔

"یعنی ایک ایسا گروہ جس کا نہ کوئی نام ہے نہ مقصد۔" نک بولا۔ "پھر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کا کوئی وجود ہے بھی یا نہیں؟"

"ہماری معلومات کے مختلف ذرائع ہیں۔" ینگر نے جواب دیا۔ "خاص طور سے یہ لوگ جو جدید طرز کے ٹرانسمٹر استعمال کرتے ہیں وہ عام کرشنا ماڈلوں سے بہت زیادہ حساس اور ترقی یافتہ ہوتے ہیں اسلئے میں اس ٹرانسمٹر کو حاصل کرنے کے لئے بے چین تھا۔"

اس نے فون کا تالا کھول کر ٹرانسمٹر اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"یہ سی فان والوں کی ایک اپنی ایجاد اور پہچان ہے۔"

"کیا یہ سوسائٹی تخریب پسند نوعیت کی ہے؟" نک نے پوچھا۔

"جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے وہ لوگ ایسے نہیں ہیں۔ لیکن بہت زیادہ رازداری سے کام کرتے ہیں۔"

"اور تمہارا خیال ہے کہ غالباً آئرین ایک ڈبل ایجنٹ کا کردار ادا کر رہی ہے۔ تمہاری ملازمت میں بھی ہے اور ان کے لئے بھی کام کر رہی ہے؟"

"یہ میں نے کب کہا؟" ینگر نے جواب دیا۔

"لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں اس کا یقین نہیں تو شبہ ضرور ہے۔" نک نے کہا۔ "ورنہ تمہیں میری خدمات حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔" ینگر نے ایک گہری سانس لی اور اثبات میں سر ہلایا۔

"دراصل وہ آج کل ایک جاپانی لڑکے کے ساتھ جس کا نام شن جو ہے بہت گھوم پھر رہی ہے اور یہ شن جو اس خفیہ سوسائٹی کا رکن ہو سکتا ہے۔" اس نے جواب دیا۔

"مگر تم شن جو کو مشکوک کیوں سمجھ رہے ہو؟" نک نے سوال کیا۔ ینگر اس کے سوالات سے عاجز آتا جا رہا تھا۔

"دیکھو نک۔" وہ ناگواری سے بولا۔ "تمہیں ایک کام سپرد کیا گیا تھا۔ وہ تم نے انجام دے دیا۔ میرے پاس تمہاری باقی رقم موجود ہے۔ اسے لو۔ ایک ٹیکسی لو اور ایئرپورٹ روانہ ہو جاؤ۔ اب میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دے رہا ہوں۔"

"اچھی بات ہے۔" نک نے ینگر سے رقم لیتے ہوئے کہا۔ "تمہارے ساتھ معاملہ کر کے خوشی ہوئی لیکن چونکہ یہ میرا کمرہ ہے اس لئے جانے کا کام مجھے نہیں تمہیں کرنا ہے۔"

نک ان کے ساتھ دروازے تک گیا اور ان کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند کر لیا۔ وہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر سکا تھا کہ اب اسے کیا کرنا ہے لیکن یہ بات بہرحال طے تھی کہ ابھی اس کا امریکہ واپس جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

✻

اگلی صبح کو نک نے سفارت خانے میں آئرین کو فون کیا۔

"اگر تمہیں کوئی خاص مصروفیت نہ ہو تو کیوں نہ آج دوپہر کا کھانا میرے ساتھ کھاؤ۔" اس نے دعوت دی۔

"کسی تقریب کے بعد دوسرے دن عموماً کوئی مصروفیت نہیں ہوتی۔" آئرین نے جواب دیا۔ "مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر کہاں چلو گے؟"

"جگہ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" نک نے جواب دیا۔ "مجھے یقین ہے کہ ہم کہیں بھی جائیں، وہ ہماری نگرانی کر رہے ہوں گے۔"

"کیا تمہیں پتہ ہے کہ اوکیورا فائن آرٹ میوزیم کہاں ہے؟" آئرین نے پوچھا۔ "تمہارے ہوٹل سے بالکل قریب۔ اس کے برابر ایک ریسٹورنٹ ہے جس کی آرائشی کھڑکی میں مختلف قسم کے کھانے پلاسٹک کے ذریعے بنا کر سجاوٹ کی گئی ہے۔"

"میں اسے تلاش کر لوں گا۔" نک نے کہا۔ "ساڑھے بارہ بجے تک پہنچ جانا۔"

ریسٹورنٹ کی تلاش میں نک کو کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ وہ اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ آئرین اس سے پہلے پہنچ چکی ہے اور اب اس کا انتظار کر رہی ہے۔

"گزشتہ رات کیا ہوا۔" آئرین نے نک کے بیٹھتے ہی پوچھا۔

"مجھے انہیں تمہارے تعاون کے بارے میں بتانا پڑا۔" نک نے جواب دیا۔ "ینگر یہ سن کر فکرمند ہو گیا۔ دراصل اسے شبہ ہے کہ تم سی فان نامی خفیہ جاپانی گروہ سے ساز باز رکھتی ہو۔"

"مجھے اندیشہ تھا کہ وہ یہی سوچے گا۔"

"پھر کیا تم سی فان سے ملی ہوئی ہو؟ ینگر کا کہنا ہے کہ تم آجکل ایک جاپانی لڑکے شن جو کے ساتھ بہت گھومتی ہے۔ میں نے بھی تمہیں جس لڑکے کے ساتھ دیکھا تھا۔ غالباً وہ شن جو ہی تھا۔"

"کیا باتیں کرتے ہو۔ شن جو کی عمر ہی کیا ہے۔ وہ تو بالکل لڑکا ہے۔"

"تو کیا نوعمر لڑکے سیاست میں حصہ نہیں لے سکتے؟" نک نے کہا۔ "تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ شن جو سی فان کا ممبر ہو سکتا ہے یا نہیں؟"

آئرین نے ایک کنگ سائز سگریٹ نکال کر سلگایا اور ایک کش لے کر دھواں اڑاتے ہوئے بولی۔

"مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہیں یہ سب کچھ کیوں بتا رہی ہوں۔ شاید اس لئے کہ میں ینگر جیسے افراد کو پسند نہیں کرتی جو واشنگٹن میں بیٹھ کر اپنے الیکٹرانک آلات اور مشینوں کے ذریعے دوسروں پر حکم چلاتے ہیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں سی آئی اے میں اس لئے شامل نہیں ہوئی کہ کسی ملک کی سرکاری مشینری کو کرپٹ کروں یا غیر ملکی حکمرانوں کے خلاف قتل کی سازشوں میں حصہ لوں۔ میری شمولیت کا مقصد صرف یہ ہے کہ اپنی حکومت کو ایسی معلومات فراہم کر کے دوں جن کی مدد سے وہ ایک زیادہ بہتر اور عاقلانہ خارجہ پالیسی اختیار کر سکے اور مناسب وقت پر صحیح فیصلے کر سکے۔ میں نے کبھی یہ بات راز میں رکھنے کی کوشش نہیں کی کہ... میرا تعلق سی آئی اے سے ہے اور نہ ہی میں نے کبھی اپنے محکمہ کو اپنے مقصد کے بارے میں لاعلم رکھنے کی کوشش کی۔ میں نے ان سے صاف کہہ دیا ہے کہ جس وقت بھی مجھ سے معلومات حاصل کرنے کے علاوہ کوئی اور کام لینے کی کوشش کی گئی اسی لمحہ میں ملازمت سے استعفیٰ دے دوں گی۔"

"میں سمجھ گیا۔" نک نے گردن ہلائی۔ "یہی وجہ ہے کہ ینگر تمہارے اوپر مکمل طور پر اعتماد نہیں کرتا۔"

"ممکن ہے یہی بات ہو لیکن کم سے کم تمہیں یہ شکایت نہیں ہونا چاہئے۔" آئرین نے کہا۔ "اس نے تمہیں ایک فون چرانے کے لیے بہت معقول رقم دی ہے جبکہ میں اسے یہی فون کچھ خرچ کیے بغیر دے سکتی تھی۔"

"کیا فون میں وہ ٹرانسمٹر شن جو نے رکھا تھا؟" نک نے سوال کیا۔

"مجھے معلوم نہیں۔ ممکن ہے اس نے رکھا ہو لیکن میرے پاس اس شبہ کے حق میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔" آئرین نے کہا۔ "وہ اکثر مجھ سے ملنے سفارت خانے آتا رہتا ہے اور ہمارے سفیر کا آفس اکثر خالی رہتا ہے۔ اگر ٹرانسمٹر اسی نے چھپایا تھا تو ایسا کرنے میں اسے کوئی دشواری پیش نہیں آئی ہوگی۔"

"اس صورت میں میں اپنا ابتدائی سوال پھر دہراؤں گا۔" نک بولا۔ "کیا شن جو کا تعلق اس خفیہ سوسائٹی سے ہو سکتا ہے؟"

"اگر کوئی ایسی سوسائٹی موجود ہے تو شن جو کا اس سے متعلق ہونا کچھ ایسا ناممکن نہیں ہے۔" آئرین نے جواب دیا۔ "شاید تمہیں معلوم نہیں کہ اس کا دادا ایک جنگی مجرم تھا۔"

"اوہ۔۔۔"

"اس کا نام بھی شن جو تھا اور وہ جاپان کی فوج میں جنرل تھا۔" آئرن نے بتایا۔ "جب جاپان نے ہانگ کانگ پر حملہ کیا تو جنرل شن جو نے بہت سے جنگی قیدیوں کو قتل کرا دیا تھا۔ جنگ کے آخری ایام میں جنرل یہیں جاپان میں موجود تھا۔ اسے محاذ پر زخمی ہونے کی وجہ سے واپس بھیج دیا گیا تھا۔ اس کا سیدھا ہاتھ بہت بری طرح زخمی تھا۔ جب لڑائی ختم ہوئی تو جنرل کو یقین تھا کہ اس پر مقدمہ چلایا جائے گا اور اسے یقینی موت کی سزا دی جائے گی چنانچہ اس نے خودکشی کو ترجیح دی اور جس دن جنرل میکارتھر نے ہتھیار رکھوانے کے لیے جاپان میں قدم رکھا۔ اسی دن جنرل شن جو نے قدیم جاپانی انداز میں ہاراکیری کے ذریعے اپنی زندگی ختم کر لی۔"

"میں نے سنا ہے کہ جاپان میں خفیہ خاندانی سوسائٹیاں بھی قائم ہیں۔" نک نے کہا۔ "اس لیے یہ عین ممکن ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا گروہ بھی موجود ہو جو جنرل شن جو کی یاد کو تازہ رکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔"

آئرین نے نک کی اس بات پر چند لمحے غور کیا۔

"جنرل شن جو کا ایک بھائی بھی تھا۔" اس نے مزید بتایا۔ "مگر وہ جنگ ختم ہونے کے بعد ایک بدھ ریاضت گاہ میں داخل ہو کر بدھ بھکشو بن گیا اس کا لڑکا یعنی نوعمر شن جو کا باپ۔ آجکل موجودہ حکومت میں ایک ادنیٰ درجہ کا افسر ہے ممکن ہے دو چار بہن بھائی اور ہوں بس اس کے علاوہ خاندان میں کوئی اور نہیں ہے۔"

"اگر یہ درست ہے تو پھر ان چند افراد کا سی آئی اے کے لیے دردسر بن جانا سمجھ میں نہیں آتا۔" نک نے کہا۔

"سی آئی اے کا حال یہ ہے کہ جو بات اسے معلوم نہ ہو وہ اس کے متعلق ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔" آئرین نے جواب دیا۔ "اور سردست سی فان کے بارے میں انہیں کچھ بھی معلوم نہیں اور اسی لیے وہ فکرمند ہیں۔"

"لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے ان کی جانب کوئی تخریبی کارروائی اب تک نہیں کی گئی ہے۔" نک نے کہا۔ "نہ کوئی بم کے دھماکے نہ تنگ و تاریک گلیوں میں قاتلانہ حملے۔"

"نہیں، ابھی تک ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔" آئرین نے تائید کی۔ "ان کا زیادہ سے زیادہ کارنامہ یہ ہے کہ وہ بعض اہم مقامات پر اپنے ٹرانسمٹر چھپانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔"

"ینگر نے مجھے بتایا تھا کہ اس فون پر سفیر کے آفس میں ہونے والی ایک گفتگو اس کے علم میں بھی آئی ہے۔"

"میرا اندازہ ہے کہ سی فان والے اس طرح حاصل ہونے والی بات چیت کو دلچسپی رکھنے والے ممالک کے ہاتھ فروخت کر کے کچھ رقم تو ضرور حاصل کر لیتے ہوں گے مگر یہ ان کا اصل مقصد معلوم نہیں ہوتا۔"

اس دوران ان کا کھانا بھی آ گیا تھا۔ وہ کھاتے جا رہے تھے، اور باتیں بھی کرتے جا رہے تھے۔

"مجھے کچھ ایسا محسوس ہو رہا ہے۔" نک نے کہا۔ "کہ اس معاملے سے متعلق تمام افراد اس سے کہیں زیادہ جانتے ہیں جتنا وہ ظاہر کر رہے ہیں۔"

"اور غالباً ان میں میں بھی شامل ہوں۔" آئرین مسکرائی۔

"تم نے وہ ٹیلیفون چرانے کے لیے میری مدد کیوں کی؟" نک نے سوال کیا۔

"اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہیں پسند کرتی ہوں۔" آئرین نے جواب دیا۔ "جب میں تمہیں دیکھتی ہوں تو سوچتی ہوں کہ اگر میں بھی تمہاری طرح آزاد ہوتی تو زندگی کتنی دلچسپ ہوتی۔" وہ ایک لمحہ کے لیے رکی اور پھر آگے جھک کر کسی قدر آہستہ سے بولی۔ "تم ٹوکیو سے آج ہی واپس چلے جاؤ نک، مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ینگر اور میلروز میں سے کوئی دوسرے کو قتل کر دے گا اور ان دونوں میں سے کوئی بھی تمہاری جان کا دشمن بھی بن سکتا ہے۔"

"مگر کیوں؟" نک نے پوچھا۔ "میری ذات سے ان میں سے کسی کو بھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے۔"

"لیکن ان کا خیال اس سے مختلف ہو سکتا ہے۔" آئرین نے کہا۔ "میرے ساتھ کھانا کھا کر تم نے خود کو خطرے میں ڈال لیا ہے اگر وہ میرے بارے میں یہ گمان کر سکتے ہیں کہ میں غداری کی مرتکب ہو رہی ہوں تو تمہارے متعلق ان کے خیالات کیا کچھ نہیں ہو سکتے۔ اس سے پہلے کہ وہ تمہاری واپسی ناممکن بنا دیں یہاں سے نکل جاؤ۔"

"مشورے کا شکریہ!"

"مذاق نہیں نک، میں یہ بات پوری سنجیدگی سے کہہ رہی ہوں۔" آئرین بولی۔ "باہر جاتے ہوئے تم دیکھو گے کہ میلروز بھی ایک کونے میں میز پر بیٹھا ہوا ہے جیسا کہ تمہیں اندیشہ بھی تھا وہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔"

"مگر وہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ وہ میرا دوست ہے میں اسے برسوں سے جانتا ہوں۔"

"جب سیاسی دوستی کا معاملہ آ پڑتا ہے تو کسی قسم کی جان پہچان یا دوستی کام نہیں آتی۔"

نک کو تسلیم کرنا پڑا کہ آئرین کی بات میں وزن ہے بلاشبہ وہ میلروز کا دوست تھا اور اسے برسوں سے جانتا تھا۔ اس کے باوجود جب میلروز اس

کے پاس ہوٹل میں آیا تو اس نے اس پر ریوالور تان لیا تھا۔ اس وقت وہ میلورز نہیں معلوم ہو رہا تھا جو نک کا دوست تھا۔ اس وقت وہ کوئی اجنبی لگ رہا تھا۔ ایسا شخص جو موقع پا کر کسی تنگ و تاریک گلی میں قاتلانہ حملہ کرنے والے اجنبی قاتل سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہوتا۔ شاید اس کے لیے یہی بہتر ہوگا کہ وہ واپس چلا جائے۔

وہ کھانا کھا کر ریسٹورنٹ سے باہر نکلے اور نک آئرین کو الوداع کہتے ہوئے بولا۔

"ممکن ہے یہ ہماری آخری ملاقات ہو۔ بہرحال اپنی حفاظت کی طرف سے غفلت مت کرنا۔"

"اور تم بھی ہوشیار رہنا" آئرین نے جواب دیا۔ شاید وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی لیکن پھر خاموش ہو گئی اور تیزی سے گھوم کر دوسری طرف چل دی۔

■

نک ویلوٹ اکیورا ہوٹل میں اپنے کمرے پر واپس آیا تو ینگر اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"شاید تم ہوٹل کی کسی ملازمہ کو رشوت دے کر اندر آئے ہو۔" نک نے کہا۔ ینگر نے اس کی بات کو نظر انداز کر دیا۔

"تم نے آج دوپہر کا کھانا آئرین کے ساتھ کھایا تھا۔" وہ بولا۔

"غالباً یہ بات تمہیں میلورز نے بتائی ہوگی۔"

"میں اس کے ساتھ کام نہیں کر رہا ہوں۔" ینگر نے جواب دیا۔ "مجھے نہیں معلوم کہ وہ احمق کس چکر میں ہے لیکن یہ نہ دیکھ رہا ہوں کہ تم اس معاملہ میں ہر لمحہ مزید زیادہ سے زیادہ ملوث ہوتے جا رہے ہو۔ آخر تم سمجھتے کیوں نہیں کہ تمہارا کام ختم ہو چکا ہے۔"

"آئرین نے بھی مجھ سے یہی کہا تھا۔ اس نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ میں جلد سے جلد واپس چلا جاؤں۔"

"اور یہ اس نے پہلا عقلمندی کا کام کیا ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ تم اس کے خلاف بلاوجہ شک کر رہے ہو۔" نک نے کہا جبکہ وہ اپنے نزدیک اپنے فرائض پوری دیانت داری سے انجام دے رہی ہے۔"

"دیانت داری سے اپنے فرائض انجام دے۔ ہی ہے۔" ینگر نے طنزیہ لہجہ میں دہرایا۔ "کیا اس نے تمہیں شن جو کے متعلق بھی بتایا ہے؟"

"ہاں، اس نے مجھے شن جو کے بارے میں بتایا ہے۔" نک نے جواب دیا۔ "اور سچ پوچھو تو مجھے اس بات پر حیرت بھی ہے میں نے اب تک سیاسی جاسوسوں کے بارے میں جو کچھ پڑھا سنا تھا اس سے یہ تاثر ہوتا تھا کہ وہ بہت کم گو ہوتے ہیں مگر تم لوگ عجیب قسم کے جاسوس ہو۔ ہر فرد بڑی بے تکلفی سے سب کچھ بتانے کے لیے تیار نظر آتا ہے۔"

ینگر نے نک کی یہ بات بھی نظر انداز کر دی۔

"وہ خبیث ٹرانسمیٹر شن جو نے ہی فون میں لگایا تھا۔" وہ بولا۔ "اور آئرین نے یہ بات اچھی طرح جانتی ہے اسی نے شن جو کو اتنی آزادی کے ساتھ عمارت خالی میں آنے جانے کی اجازت دے رکھی ہے۔"

شاید وہ ابھی کچھ اور کہتا مگر فون کی گھنٹی بجنے لگی اور وہ خاموش ہو گیا۔ نک ویلوٹ نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف سے آئرین بات کر رہی تھی۔

"کیا ینگر وہاں موجود ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں ہے تو۔" نک نے بتایا۔

"ریسیور اسے دے دو، یہاں ایک پریشانی اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔"

"کیسی پریشانی؟" نک نے سوال کیا۔

"میلورز نے ابھی شن جو کو پکڑ لیا ہے۔"

"پکڑ لیا ہے، کیا مطلب ہے؟"

"مطلب یہ کہ اسے اغوا کر لیا ہے تم ینگر کو ریسیور کیوں نہیں دے دیتے۔"

نک نے کوئی تبصرہ کیے بغیر ریسیور ینگر کے ہاتھ میں تھما دیا۔ ینگر کچھ دیر تک آئرین سے بات کرتا رہا۔ ہاجس کے دوران اس نے کئی سوالات بھی کیے نک خاموشی سے سب کچھ سنتا رہا۔ آخر ینگر نے ریسیور رکھ دیا۔

"مجھے جانا پڑے گا۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

"بات کیا ہوئی ہے؟"

"اس کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"وہ مجھے بتا چکی ہے کہ میلورز نے شن جو کو اغوا کر لیا ہے۔" نک نے کہا۔ "بہتر ہوگا کہ باقی بات تم بتا دو۔"

ینگر نے ایک گہری سانس لی۔ وہ دفعتاً بہت تھکا تھکا سا نظر آنے لگا تھا

"جب آئرین تمہیں مل کر عمارت خالی واپس پہنچی۔" اس نے بتایا "تو شن جو بلڈنگ کے باہر ایک کار میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اسے آئرین کو دیکھ کر اسے متوجہ کرنے کے لیے ہارن بجایا۔ آئرین نے اسے دیکھ لیا لیکن وہ ابھی رک کر اس سے کرنے لگی تھی کہ اس نے دیکھا میلورز اچانک کسی طرف سے نمودار ہوا۔ پھر اس نے دروازہ کھول کر کار کی اگلی سیٹ پر بیٹھا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا جسے اس نے شن جو کی گردن سے لگا دیا اور اس سے کچھ کہا اس کے ساتھ ہی شن جو نے جیسے مجبوراً کار اسٹارٹ کی اور اس طرح میلورز اسے ریوالور سے دھمکا کر اپنے ساتھ کہیں لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ ابھی کچھ ہی دیر پہلے کا واقعہ ہے۔"

"اب تم کیا کرو گے؟" نک نے سوال کیا۔

"اسے روکنے کی کوشش کروں گا۔ وہ اپنے طور پر کوئی کارنامہ دکھا کر سی آئی اے کا اعتماد حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ اسے سروس میں لے لیا جائے بکٹ! وہ احمق ہے اسے اتنا شعور نہیں کہ اس کی یہ حرکت کسی خان سوسائٹی کو چوکنا اور خبردار کر دے گی۔"

"بشرطیکہ ایسی کوئی خفیہ سوسائٹی واقعی موجود ہو۔"

ینگر اس کی بات پر کوئی توجہ دیے بغیر دروازے کی طرف بڑھا۔

"ممکن ہے میں تمہیں یہ بتا سکوں کہ وہ شن جو کو لے کر کہاں گیا ہوگا۔" نک بولا۔

"کیسا؟" ینگر نے رک کر نک کی طرف دیکھا۔

"جب وہ پہلی مرتبہ یہاں آیا تھا تو میں نے اس کے پاس ٹوکیو بے یاچ کلب کی ماچس دیکھی تھی۔ یہ کلب دنیا کے ان چند بحری بیڑوں میں سے ایک ہے جس کی شناخت اور ممبر امریکہ میں بھی موجود ہیں خود میں اس کلب کا ممبر ہوں۔"

"کیا تم نے ممبر شپ کارڈ کے ذریعے مجھے بھی کلب میں لے جانے کی پیشکش کی؟"

"بے شک۔"

"مگر میلورز اب اتنا بھی احمق نہیں ہوگا کہ وہ شن جو کو یاچ کلب لے جائے۔"

"ہاں، لیکن اس کی مجبوری یہ ہے کہ وہ ٹوکیو میں بالکل اجنبی ہے اور کلب کے علاوہ اسے کسی محفوظ جگہ کا پتہ نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" ینگر نے سر ہلایا۔ "آؤ میرے ساتھ۔"

■

ٹوکیو بے یاچ کلب کئی عمارات پر مشتمل تھا۔ ان عمارتوں میں کئی بوٹ ہاؤس بھی تھے گیٹ پر اپنا ممبر شپ کارڈ دکھانے کے بعد نک ویلوٹ ینگر کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ وہ دونوں کار میں تھے۔ انہوں نے مختلف پارکنگ شیڈز اور پلاٹس پر اس کار کو تلاش کرنا شروع کیا جس کا حلیہ آئرین نے فون پر بتایا تھا اور پھر میں میلورز شن جو کو ساتھ لے گیا تھا۔ انہیں کوئی خاص دشواری پیش نہیں آئی۔ بالکل آخر میں واقع ایک پارکنگ شیڈ میں جہاں کسی دوسرے کو دیکھنے کا امکان بہت ہی کم تھا مطلوبہ کار نظر آ گئی۔ یہ نیلے رنگ کا تھا جہاں ایک جانب چھوٹے چھوٹے بوٹ ہاؤسوں کی قطار دور تک چلی گئی تھی۔

"کار تو مل گئی۔" ینگر نے کہا اور پچھلی سیٹ سے ایک چھوٹا سا سفری بیگ اٹھایا۔ "اب یہ بتاؤ کہ تمہارے خیال میں شن جو ان تمام بوٹ ہاؤسوں میں سے کسی میں لے گیا ہوگا؟"

"میرے خیال سے اس میں ہوگا سے قریب تر ہے۔" نک بولا۔ "مگر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہماری باسی اس کنارے سے اس کنارے تک تمام بوٹ ہاؤسوں کو دیکھ لیں گے۔"

میلورز انہیں دوسرے بوٹ ہاؤس میں ہی مل گیا۔ جاپانی نژاد شن جو کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور اس کے منہ سے خون نکل رہا تھا۔ آنکھیں لگی کسی قدر سوجھ گئی تھیں۔ میلورز انہیں دیکھ کر ریوالور سنبھالتے ہوئے کھڑا ہو گیا

"مجھے صرف پانچ منٹ اور دو۔" وہ ینگر سے مخاطب ہوا۔ "بچہ یہ لڑکا سب کچھ بتا دے گا۔"

"تم احمق ہو۔" ینگر نے نک کو ایک طرف دھکا دیتے ہوئے اپنے بیگ سے ایک لمبی نال کا ریوالور نما کوئی ہتھیار نکالا اور اتنی پھرتی سے کہ اس سے لمحہ بھر کو یہ بھی نہیں سمجھ سکا تھا اس نے اس ہتھیار کا ٹریگر دبا دیا۔ ہتھیار سے ہلکی ایسی آواز نکلی جیسے کوئی ایئر پمپ ٹائر چیل پڑا ہو۔ دوسرے لمحے میلورز فرش پر اوندھے منہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

"یہ کیا ہے؟" نک نے پوچھا۔

"اسے انگریم ایلیون کہتے ہیں۔" ینگر نے بتایا اور اس ہتھیار کو دوبارہ اسی پھرتی سے بیگ میں رکھ لیا۔ "اس کی آواز اتنی ہلکی ہوتی ہے کہ باہر کھڑا ہوا آدمی بھی نہیں سن سکتا۔"

"تو کیا تمہیں اسے مارنا ضروری تھا؟"

"وہ اپنے انجام کا خود ذمہ دار ہے۔" ینگر نے جواب دیا۔ "اس کا سی آئی اے سے کوئی تعلق نہیں تھا اور ہم فضول و معقولات بالکل پسند نہیں کرتے۔"

"اب اس کی لاش کا کیا ہوگا؟"

"ٹوکیو بے کا سمندر اس ہاؤس کے دروازے پر موجود ہے اس سے بہتر جگہ کون سی ہو سکتی ہے؟"

اور اس دوران جبکہ ینگر میلورز کی لاش ٹھکانے لگانے میں مصروف تھا۔ نک ویلوٹ نے یم بے ہوش لڑکے شن جو کو رسیاں کھول کر آزاد کر دیا شن جو نے اپنی سوجھی ہوئی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"تم نے میری زندگی بچائی ہے۔" وہ بولا۔ "میں اس احسان کا بدلہ کیسے اتار سکتا ہوں؟"

نک کے پاس اس سوال کا جواب پہلے سے موجود تھا۔

"تم مجھے بدھ مت کی عبادت گاہ میں اپنے دادا کے بھائی کے پاس لے چلو۔" اس نے کہا۔

ٹیلی پیتھی
اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے اور دوسروں کے دلوں کا حال جاننے کا سائنسی طریقہ
آسان اردو زبان میں
ٹیلی پیتھی دستیل ہپناٹزم
○ اردو زبان کی ٹیلی پیتھی پر سب سے پہلی کتاب
○ ٹیلی پیتھی کی مفصل معلومات
○ ٹیلی پیتھی کی اہمیت، اس کے فوائد
○ ٹیلی پیتھی کی عملی مشقیں، ان کے فوائد و نقصانات
ٹیلی پیتھی کے ذریعے
مستند ٹیلی پیتھی کی گائیڈ بک
قیمت ۲۵ روپے
ٹائٹل ہارڈ بورڈ
ٹیلی پیتھی کی حقیقت
قیمت ۲۵ روپے
ڈاک خرچ علیحدہ
* جس میں ٹیلی پیتھی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے
* تمام مذاہب کی تعلیمات اور تصوف اس میں شامل ہیں
* شمع بینی کے بارے میں ایک مفصل باب
* ۲۵ سوالوں کے جواب۔
* ٹیلی پیتھی کے بارے میں بے شمار غلط فہمیوں کے
* سوالوں کے جواب اس میں موجود ہیں۔
اس طرح ٹیلی پیتھی پر مکمل اور مستند ترین کتاب ہے
ملنے کا پتہ
ماہنامہ نفسیات ۔ پوسٹ بکس ۹۲۴۳ کراچی ۱

بدھ ریاضت گاہ ٹوکیو کے مغرب میں ایک سرسبز پہاڑی پر واقع تھی۔ شن جو نک کو اپنے دادا کے بھائی کے پاس لے گیا جس نے بدھ فقیروں جیسی ڈھیلی ڈھالی قبا پہنی ہوئی تھی۔ اس کی عمر کسی طرح اسی سال سے کم نہیں معلوم ہوتی تھی۔ وہ قبائلی لمبی آستینوں میں دونوں ہاتھ چھپائے بیٹھا تھا۔

"اس امریکی نے میری جان بچائی ہے۔" شن جو نے نک کا تعارف کراتے ہوئے کہا تھا اور اس کی خواہش تھی کہ اپنے وطن جانے سے پہلے وہ آپ سے ملاقات کرے۔"

عمر رسیدہ فقیر نے اپنی بوڑھی آنکھوں سے نک کی طرف دیکھا مگر اس نے ہاتھ ملانے کی کوشش نہیں کی اور بدستور لمبی آستینوں میں ہاتھ چھپائے بیٹھا رہا۔ شاید بدھ فقراء ہاتھ ملانے کے عادی نہیں ہوتے۔ نک نے سوچا۔

"میں تم سے تمہارے بھائی کے بارے میں معلوم کرنے آیا ہوں۔" اس نے کہا۔ "بوڑھے فقیر کا چہرہ بدستور سپاٹ رہا۔

"میرا بھائی مر چکا ہے۔" اس نے آہستہ لہجہ میں جواب دیا۔

"میں یہ بات جانتا ہوں۔" نک نے کہا۔ "مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ۱۹۴۵ء میں اس نے خود اپنے ہاتھوں اپنی زندگی ختم کر لی تھی۔ تم اس وقت کہاں تھے؟"

"میں بھی اس وقت اسی گھر میں موجود تھا۔" بوڑھے عبادت گزار نے جواب دیا۔ "اس بات کو ایک طویل مدت گذر چکی ہے میرے بھائی نے اگر کوئی گناہ کیا تھا تو وہ اب جنگِ عظیم کی طرح داستانِ ماضی بن چکا ہے مگر میرا دل و دماغ ان تمام باتوں سے بہت متاثر ہوا۔ میرا دل اس دنیا سے بھر گیا اور میں نے یہاں حاضر بدھ کے چرنوں میں پناہ حاصل کر لی۔"

"اس بات کو تو تیس سال سے زیادہ گزر چکے ہیں۔"

"ہاں۔"

"پھر کیا تمہیں یہاں سکونِ قلب حاصل ہو گیا؟"

"ہاں۔"

نک نے ایک گہری سانس لی کچھ سوچا اور پھر کہا۔

"بس میں یہی جاننا چاہتا تھا۔ مگر کیا جانے سے پہلے تمہارے دستِ دعا کی درخواست کر سکتا ہوں۔"

بوڑھے عابد کی آنکھیں ایک لمحہ کے لیے نک کی آنکھوں سے ٹکرائیں۔

"تم بہت عقلمند آدمی ہو مسٹر ویلوٹ۔" اس نے کہا اور پھر آستین سے اپنا ہاتھ نکال کر نک کے سر پر رکھا۔ "اور ایک عقلمند آدمی ہمارا قبلہ سے میرے دستِ دعا کا مستحق ہے۔"

"شکریہ۔" نک نے جواب دیا اب میں مطمئن ہو کر گھر واپس جاؤں گا۔"

وہ کوئی دوسری بات کیے بغیر واپس چل دیا۔ شن جو اس کے ساتھ تھا۔ نک نے اس وقت تک زبان نہیں کھولی جب تک وہ ریاضت گاہ سے نکل کر کار تک نہیں آ گئے۔

"تمہارے دادا واقعی بہت پاک اور برگزیدہ آدمی ہیں۔"

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔" شن جو بولا۔ نک نے ایک گہری سانس لی۔

"اس سے پہلے کہ کوئی جانی نقصان اٹھانا پڑے میرا مشورہ ہے کہ تم اپنی یہ احمقانہ اور بچگانہ حرکات ختم کر دو۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔" شن جو نے پلکیں جھپکائیں۔ "تمہارا اشارہ کس جانب ہے؟"

"تمہاری شن جو کی خاندانی خفیہ سوسائٹی کی جانب۔" نک نے جواب دیا جسے سی آئی اے والے سی فان کے نام سے پکارتے ہیں۔ تمہارا بوڑھا دادا اب اس دنیا میں زیادہ دن زندہ نہیں رہے گا۔ اور تمہارا بوڑھا دادا اب اس دنیا میں زیادہ دن زندہ نہیں رہے گا۔"

"میں اب بھی کچھ نہیں سمجھا۔" شن جو نے کندھے اچکائے مگر نک نے اس کی بات کاٹ دی۔

"تم ایک ایسا گروہ ہو جس کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ نہ کسی مقصد کے بغیر معلومات حاصل کرتے ہو اور اس سے کوئی خاص فائدہ بھی نہیں اٹھاتے سوائے اس کے کہ کبھی کبھار کوئی دلچسپی رکھنے والا ملک وہ معلومات خرید لیتا ہے اور میرا اندازہ ہے کیونکہ میں صرف اندازہ ہی لگا سکتا ہوں کہ وہ سوویت یونین جسے ینگر سی فان کا نام دیتا ہے۔ دراصل کوئی خاص راز معلوم کرنے کی کوشش نہیں کر رہی ہے بلکہ اس کے برعکس وہ اپنے نزدیک ایک خاص راز کی حفاظت کر رہی ہے۔ امریکی سفیر کے دفتر کا فون ہو یا کوئی اور ایسی ہی اہم جگہ تم لوگ وہاں خفیہ ٹرانسمٹر اس لیے چھپا کر نہیں رکھتے کہ ان کا کوئی راز معلوم کر سکو بلکہ اس لیے ایسا کرتے ہو کہ کہیں وہاں ہونے والی بات چیت میں شن کا نام تو نہیں لیا جاتا کہیں وہ لوگ شن جو کے متعلق تو کوئی تحقیقات نہیں کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جنرل نے جو کہ تمہارے دادا تھے اور جنہیں اپنے سیدھے ہاتھ کے شدید زخمی ہونے کی وجہ سے واپس بھیج دیا گیا تھا ہمارا کیریر کے ذریعے خودکشی کر لی اور یہ سن کر میں نے اپنے آپ سے پوچھا کہ کیا کوئی آدمی جس کا سیدھا ہاتھ کام کرنے کے قابل نہ ہو روایتی انداز میں جس میں خنجر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پیٹ میں گھونپ لیا جاتا ہے۔ ہارا کیری کر سکتا ہے۔ تم سمجھ سکتے ہو کہ میری عقل نے اس کا جواب کیا دیا ہو گا؟"

"مگر ایک طاقتور آدمی اپنے الٹے ہاتھ سے بھی وہی کام لے سکتا ہے۔" شن جو نے کہا۔

"ممکن ہے۔ لیکن اس بات نے مجھے جنرل شن جو کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا جس کے متعلق مجھے بتایا گیا تھا کہ وہ دنیا سے اکتا کر ایک بدھ ریاضت گاہ میں بھکشو بن گیا ہے اور اب آخر کار میں اس سے ملنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔"

"تو پھر؟"

"اس نے باتیں کرنے کے دوران اپنے ہاتھ چھپائے رکھے۔" نک نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "لیکن جب میں نے اس سے دوسری درخواست کی تو وہ اسے مسترد کرنے کی ہمت نہ کر سکا۔ وہ جانتا تھا کہ حقیقت کا گمان ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود اس نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اس کی اس حرکت نے مجھے دو باتیں بتائیں۔ پہلی یہ کہ وہ فی الواقع ایک پاک اور عبادت گزار بھکشو بن چکا ہے اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے دادا جاپانی نہیں بلکہ حقیقی دادا جنگی مجرم جنرل شن جو ہے۔"

نوجوان شن جو کا چہرہ پیلا پڑ چکا تھا مگر اس نے بڑے ضبط و سکون سے کام لیا۔

"زخمی ہاتھ تو ٹھیک ہو گیا مگر اس پر لگے ہوئے زخموں کے نشانات کئی مدت کے بعد بھی ختم نہ ہو سکے۔" وہ بولا۔ "دادا کو ہمیشہ یہ اندیشہ لگا رہتا تھا کہ کہیں ان نشانات کی وجہ سے کوئی انہیں شناخت نہ کر لے۔"

"اب انہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" نک نے جواب دیا۔ "یہ کام میرا نہیں کہ میں جنگی مجرموں کو گرفتار کرتا پھروں۔ پھر میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ان تیس سال میں جتنی مشقت اور ریاضت تمہارے دادا نے کی ہے جس طرح اپنی نفسانی خواہشات کو مارا ہے وہ اس سزا سے کہیں زیادہ بہتر ہے جو اس کی گرفتاری کے بعد اسے دی جا سکتی تھی مگر سچ بتا دیا کیا ان کے بھائی نے اپنی جان بچانے کے لیے اپنے بھائی کو مروا دیا تھا؟"

"ہرگز نہیں۔" شن جو نے پر زور لہجہ میں تردید کی۔ "ان کے بھائی نے ان کی زندگی بچانے کے لیے خود اپنے آپ کو قربان کر دیا تھا۔ انہوں نے دادا کی دیوی پہنی۔ تمام تمغے وغیرہ پہنے پر بجائے یہاں تک کر اپنے سیدھے ہاتھ کو زخمی کر کے اس پر پٹیاں بھی باندھ لیں اور پھر ہارا کیری کی رسم ادا کر دی وہ ہتھیار ڈالنے کا دن تھا۔ امریکیوں کے لیے فتح کا دن تھا۔ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر غور کرنے کی کسی کو ضرورت نہیں تھی کہ جنرل شن جو کے گھر سے جو لاش برآمد ہوئی ہے وہ واقعی اسی کی ہے یا نہیں۔"

"لیکن تمہارا خاندان اس راز سے واقف تھا اور اس نے اس طویل مدت تک اس راز کو افشا ہونے سے بچانے کی کوشش کی۔"

"ہاں ہمارے خیال میں یہی ہمارا فرض تھا۔"

"ٹھیک ہے تم نے اب تک جو کچھ کیا کیا لیکن اب اس کی کوئی ضرورت باقی نہیں ہے۔" نک نے بدستور لہجہ میں کہا۔ "تمام خفیہ ٹرانسمٹروں کو ضائع کر دو۔ سی فان کا وجود ختم کر دو۔ ورنہ ممکن ہے تمہیں کسی دن اس وقت سے کہیں زیادہ سنگین صورت حال کا سامنا کرنا پڑے اور اس وقت کوئی مجھ جیسا آدمی تمہاری مدد کے لیے موجود نہ ہو۔"

"شکریہ!" شن جو نے بس اتنا ہی کہا اور خاموش ہو گیا۔

نک ویلوٹ جانتا تھا کہ آئرین اور دیگر سفارت خانے میں اس کی واپسی کا انتظار کر رہے ہوں گے لیکن وہ ان سے ملے بغیر ٹوکیو سے رخصت ہو گیا۔

مشہور ترین جاسوس نک ویلوٹ جو بے قیمت چیزیں گراں قدر معاوضہ پر حاصل کرتا ہے

نک ویلوٹ کی چوریاں

نک ویلوٹ کی چوریوں کی دلچسپ ترین وہ تمام کہانیاں جو آج تک لکھی گئی ہیں۔

قیمت:- ۸۰ روپے ڈاک خرچ: ۱۰ روپے

کتابیات پبلی کیشنز، پوسٹ بکس ۹۱۲، کراچی ۱

ٹرک کی چوری، بٹن کی چوری، برف کی چوری، انڈے کی چوری، باتوت کی چوری، پوسٹر کی چوری، کٹن چیز کی چوری، ردی کی چوری، پنی کی چوری، چیل کی چوری، گھڑی کی چوری، پانی کی چوری، اخبار کی چوری، چوہے کی چوری، سیلمٹ کی چوری، فوٹو کی چوری، ٹیلی فون کی چوری، اوبے شمار کہانیاں، کار چوروں کی چوری، حرف کی چوری، بلی کی چوری، ٹی بیگ کی چوری، ترنگ کی چوری، ردی کاغذ کی چوری، صابن کی چوری، کوؤں کی چوری، کیلنڈر کی چوری، بینک کی چوری، سیتی کی چوری، بینک کی چوری، بم کی چوری، ٹیم کی چوری، ہیتے کی چوری، سیتی کی چوری

اخبار

اس کی مقدمات اپنے پرانے اخبار کو چوری کرنے کیلئے حاصل کی گئی ہیں

لندن

پلے بوائے کلب کے ٹاپ فلور کی رونق عروج پر تھی۔

رنگ برنگی روشنیوں سے معمور ہال کی عطر بیز فضا میں حسن و رعنائی اور شگفتگی و تازگی رقصاں تھی۔

نک ویلوٹ اور گلوریا ایک رولٹ ٹیبل کے سامنے کھڑے تھے۔ پہیہ گھمانے والے لڑکی خاصی پرکشش اور شوخ تھی۔ اس کے بال سنہری، ٹانگیں سڈول اور دانت سفید چمکدار تھے۔ نک نے پاؤنڈ کے سکوں کا ایک ڈھیر گرین فیلٹ کی طرف بڑھا دیا اور پہیہ گھومنے کا انتظار کرنے لگا۔

"اوہ نکی۔" گلوریا نے چونک کر کہا۔ "ذرا سوچ سمجھ کر چلو۔ یہ تو بہت زیادہ ہے۔"

"فکر نہیں کرو۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ہم جیتیں گے۔"

لیکن جیسے ہی چمکدار دانتوں والی لڑکی نے پہیہ گھمایا نک کی توجہ اس قوی الجثہ شخص کی طرف پھر گئی جو اس کی داہنی طرف کھڑا تھا۔ اس نے نک کے ہاتھ میں کوئی کاغذ تھما دیا تھا۔ نک نے بھنویں پھیلا کر پہلے اس اجنبی شخص کی طرف اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے کاغذ کی طرف دیکھا۔ وہ لندن کے ایک بینک کا چیک تھا۔ اس کی رقم تقریباً بیس ہزار امریکن ڈالر کے مساوی تھی۔ اس پر نک ویلوٹ کا نام لکھا تھا اور نیچے فیلکس پولینڈ نامی شخص کے دستخط تھے۔ نک کے ہونٹوں پر خوشگوار مسکراہٹ بکھر گئی۔ "بڑی رقم لگا دی تم نے۔"

"میں نے اپنی زندگی میں اس سے زیادہ خوبصورت تعارفی کارڈ کبھی نہیں دیکھا۔" اس نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"یقینی بات ہے۔" قوی الجثہ شخص نے معنی خیز انداز میں کہا۔ اس کی آنکھیں گہری اور تیز تھیں۔ کناروں پر نظر آنے والی جھریاں ظاہر کرتی تھیں کہ وہ اپنی پچاسویں سالگرہ بہت پہلے منا چکا تھا۔ اس نے مزید کہا۔ "تم نے اپنی زندگی میں مجھ سے زیادہ خوبصورت مؤکل بھی نہیں دیکھا ہوگا۔ اس چیک پر میرا ہی نام لکھا ہوا ہے۔ کیوں نہ تھوڑی سی کاروباری بات چیت ہو جائے۔"

گلوریا اس کا بازو کھینچتی ہوئی بولی۔ "نکی، ہم جیت گئے۔"

"خوب! رقم اکٹھا کر لو اور یہ شغل جاری رکھو۔ میں اس شخص سے تھوڑی سی گپ شپ کر کے ابھی آتا ہوں۔"

اس نے چیک تہہ کر کے بٹوے میں رکھ لیا اور فیلکس پولینڈ کے ہمراہ ہال کے ایک سرے پر بنے ہوئے لاؤنج میں پہنچ گیا۔ ابھی رات کے صرف آٹھ بجے تھے اور نک سمجھ چکا تھا کہ اس کی قسمت کا ستارہ عروج پر ہے۔

تین دن پہلے وہ اور گلوریا تفریحی دورے پر لندن آئے تھے۔ سے روانہ ہوتے وقت نک کو وہم بھی نہیں تھا کہ لندن میں اسے کوئی بھی مل جائے گا۔ لندن کا موسم خاصا خوشگوار تھا اور ان کی خوش قسمتی پہلے ہی دن ہو گئی تھی۔ جس ہوٹل کو انہوں نے قیام کے لیے منتخب کیا میں ایک بھی ڈبل روم خالی نہیں تھا لیکن انتظامیہ نے انہیں واپس بھیجا۔ اسی کرائے پر تین کمرے کا سوٹ دے دیا۔

نک اس سے پہلے بھی لندن آ چکا تھا۔ اور گلوریا کو بکنگھم پیلس ریجنٹ پارک جیسی قابلِ دید جگہیں دکھا کر خاصا لطف اندوز ہوا تھا۔ تک دونوں مختلف جوا خانوں میں جاتے رہے تھے لیکن جوا کھیلنے کی تیسرے دن ملی تھی۔ اور یہاں فیلکس پولینڈ بیس ہزار ڈالر کے چیک اس کا منتظر تھا۔

"تمہیں میرا نام کیسے معلوم ہوا؟" نک نے پوچھا۔ دونوں ایک کی میز پر آمنے سامنے بیٹھ گئے تھے۔

"تمہارے بارے میں ایک مشترکہ دوست کے ذریعے معلوم سچ پوچھو تو مجھے تمہارے جیسے شخص کی ضرورت تھی۔ میرا خیال ہے کہ کے بارے میں تمہاری تسلی کر دوں۔ یہ بالکل اصلی اور کھرا چیک ہے۔"

"اور بیس ہزار ڈالر کا چیک ہے۔" نک نے اضافہ کیا۔ "یعنی معلوم ہے کہ میں بیس ہزار ڈالر فیس لیتا ہوں۔ لہٰذا یہ بھی معلوم ہوگا [illegible] لیتا ہوں۔ اور یہ بھی کہ میں صرف بے قیمت اور ناکارہ اشیا [illegible] برات یا نوادرات کو ہاتھ نہیں لگاتا۔"

فیلکس [illegible] جیب سے اعلیٰ کوالٹی کا سگار نکال کر سلگایا اور [illegible] دھوئیں کو دیکھتا ہوا بولا۔ "چیک تیار کرنے سے پہلے یہ ساری باتیں معلوم کر لی تھیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم رات کے بارہ پہلے فارغ ہو جاؤ۔"

"اس کا انحصار کام کی نوعیت پر ہے۔ کیا چیز چوری کروانا چاہتے ہو؟"

"کل کا اخبار۔"

"لندن میں تو بیسیوں اخبار چھپتے ہیں۔ تم کون سے اخبار کی [illegible] رہے ہو؟"

"مجھے "لندن فری پریس" کا کل کا شمارہ چوری کروانا ہے۔"

"بلاشبہ یہ ایک بیکار اور ردی چیز ہے۔ مجھے تو بیس ہزار ڈالر [illegible] کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ اس اخبار کی بیسیوں کاپیاں لندن کے [illegible] ڈبوں سے مل جائیں گی۔"

"لیکن جو کاپی مجھے درکار ہے وہ صرف مشہور فلم ایکٹریس [illegible] کے گھر سے مل سکتی ہے۔ مس ہوپ آج رات ایک پارٹی دے [illegible] جس میں میں بھی مدعو ہوں۔ تم اور تمہاری مسز میرے مہمانوں کی حیثیت اس پارٹی میں شریک ہو کر سکتے ہو۔"

"اس سے معزز میزبان کو شبہ تو نہیں ہوگا؟"



"ہرگز نہیں۔ معزز میزبان کو زیادہ خوشی ہوگی۔ آج رات ٹی وی پر [illegible]نٹ" نامی ایک فلم دکھائی جا رہی ہے۔ یہ اسم بامسمیٰ فلم ہے یعنی پورے [illegible]ٹ کی ہے۔ ہوپ ٹرینس نے اس فلم میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ اس کا خاص آئٹم یہ فلم ہے۔ ہوپ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو یہ فلم چاہتی ہے۔ گزشتہ سال اس فلم کی ڈسٹری بیوشن میں نے کی تھی۔ ہوپ تھا کہ میں اپنے دوستوں کو بھی ساتھ لا سکتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مہمانوں کو دیکھ کر زیادہ خوش ہوگی بلکہ حقیقت میں تمہاری وجہ سے میری [illegible]ڑی بہت آؤ بھگت ہو جائے گی کیونکہ آجکل ہمارے آپس کے تعلقات [illegible]گوار نہیں ہیں۔"

"اس کے باوجود تم پارٹی میں شرکت کر رہے ہو؟"

"دراصل پارٹی میں شرکت کا دعوت نامہ کئی ہفتے پہلے ملا تھا اور ناخوشگواری [illegible] ہوئی۔"

"یہ اخبار کس جگہ پر ہوگا؟"

"میرا خیال ہے کہ اسٹڈی کے اندر تجوری میں ہوگا۔"

نک نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا۔ "گویا ہوپ بھی اس اخبار کی اہمیت [illegible] ہے یہ اتنا قیمتی کیوں ہے؟"

"صرف میرے لیے قیمتی ہے۔"

بات کچھ واضح نہیں ہوئی۔ تم لندن فری پریس کا کل کا اخبار چوری کروانا چاہتے ہو۔ یہ اخبار صرف تمہارے لیے قیمتی ہے اور یہ ہوپ ٹرینس کے سوا اور کہیں سے نہیں مل سکتا۔ حالانکہ اصولی طور پر اخبار اور لوگوں کے پاس بھی ہونا چاہیے۔"

"اس اخبار کی چند اور کاپیاں بھی ہوں گی لیکن ان کا پتہ چلانا بہت مشکل ہے۔ ہوپ ٹرینس کی کاپی تک رسائی حاصل کرنا سب سے آسان ہے۔"

"بہرحال" نک نے کہا۔ "میں زیادہ باریکیوں میں نہیں جاؤں گا۔ تمہیں مطلوبہ اخبار مل جائے گا۔ ہم پارٹی میں کتنے بجے چل رہے ہیں؟"

فیلکس دستی گھڑی پر نظر ڈالتا ہوا بولا۔ "وقت تو ہو گیا ہے ہمیں روانہ ہو جانا چاہیے۔"

نک رولٹ ٹیبل پر پہنچ گیا۔ گلوریا کے سامنے سکوں کا نیا ڈھیر نظر آ رہا تھا۔

"آج کی رات ہمارے لیے خاصی خوش قسمت ہے نکی۔ یہ دیکھو میں برابر جیت رہی ہوں۔"

نک سکوں کا ڈھیر سمیٹتا ہوا بولا۔ "تمہارا خیال سو فیصدی صحیح ہے۔ ابھی ابھی ہمیں ایک شاندار پارٹی میں شرکت کا دعوت نامہ ملا ہے۔ اس میں کچھ فلمی ستارے بھی مدعو ہیں۔"

"یہ پارٹی کس کی طرف سے دی جا رہی ہے؟"

"فلمسٹار ہوپ ٹرینس کی طرف سے۔ اس نے اپنے گھر میں ہی اہتمام

کیا ہے۔"

گلوریا کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ "واقعی؟"

○

ہوپ ٹرینس کا گھر بلگریو اسکوائر کا سب سے شاندار مکان تھا۔ وہ پرانی وضع کی مضبوط عمارت تھی۔ اس کی چھت پر نظر آنے والی چمنیاں اس بات کی نشاندہی کر رہی تھیں کہ ہر کمرے میں آتشدان بنا ہوا تھا۔ گو ہوپ امریکی فلم انڈسٹری تھی لیکن وہ گزشتہ ایک سال سے لندن میں مقیم تھی۔ اس کی آخری فلم "سومنٹ" تھی۔ ہر چند نک کو فلموں کا زیادہ شوق نہیں تھا تاہم اس فلم سے وہ بھی خاصا متاثر ہوا تھا۔ یہ فلم اس نے امریکہ میں دیکھی تھی۔ وہ ایک سسپنس انڈر کور فلم تھی۔ سومنٹ کی اس فلم میں انسان آخر تک تصویر حیرت بنا دیکھتا رہتا ہے۔ بی بی سی ٹیلیویژن پر یہ فلم پہلی مرتبہ دکھائی جا رہی تھی۔

"اس قسم کی فلم عموماً کمرشیل چینل پر دکھائی جاتی ہے۔" فیلکس نے مکان میں داخل ہوتے وقت وضاحت کی۔ "لیکن چونکہ ہوپ یہاں موجود ہے اس لیے اس کی کوشش سے اب یہ فلم اشتہارات کی مداخلت کے بغیر دکھائی جائے گی۔"

دروازے پر ایک باوردی بٹلر نے ان کا استقبال کیا۔ نک اور گلوریا نے اپنے کوٹ اتار کر بٹلر کے حوالے کر دیئے۔

"کتنا شاندار مکان ہے۔" گلوریا نے کہا۔ "بالکل کسی حویلی کی طرح ہے۔"

نک چونکہ بکنگھم پیلس کی آرائش دیکھ چکا تھا۔ اس لیے وہ زیادہ متاثر نہیں ہوا۔ تاہم اسے اعتراف کرنا پڑا کہ ہوپ خاصے اعلیٰ ذوق کی مالک تھی۔ وہ نظریں اٹھا کر تین قمقموں والے فانوس کو دیکھنے لگا۔ اسی لمحے ہوپ ٹرینس گلابی شیفون کا ڈریس پہنے ہوئے نمودار ہوئی۔ اس کے آتے ہی کمرے کی فضا مسحور ہو گئی۔

"اگر میں غلطی نہیں کر رہی تو تم بی بی سی سے تعلق رکھتے ہو۔" اس نے نک سے مخاطب ہو کر کہا۔ "تمہاری آمد میرے لیے باعث مسرت ہے۔"

"دراصل میں....."

"ابھی تک اس نے بی بی سی سے کوئی تعلق پیدا نہیں کیا۔" فیلکس نے کہا۔ "یہ میرا امریکی دوست ہے نک ویلوٹ۔ اور یہ اس کی بیوی گلوریا ہے۔"

گلوریا گو نک کی باقاعدہ بیوی نہیں تھی مگر وہ اس قسم کے تعارف کی عادی ہو چکی تھی۔ جیسے ہی اس کی نظر ہوپ پر پڑی وہ دم بخود رہ گئی۔ وہ حسن و رعنائی کا بے مثال نمونہ تھی۔

"مجھے امید نہیں تھی کہ تم آؤ گے۔" اس نے فیلکس سے کہا۔ اس کے لہجے میں طنز سے زیادہ شوخی پائی جاتی تھی۔

"اگر میری موجودگی تمہاری طبع نازک پر گراں ہو تو واپس چلا جاؤں۔"

"ہو گئے جذباتی۔ آؤ آؤ، فلم شروع ہونے سے پہلے ایک ایک ڈرنک ہو جائے۔ فکر نہیں کرو میں تمہاری رات خراب نہیں کروں گی۔"

فیلکس نے غصیلی نظر سے اس کی طرف دیکھا مگر وہ جانے کے لیے مڑ چکی تھی۔ تینوں اس کی راہنمائی میں ایک کشادہ لونگ روم میں پہنچ گئے جہاں تقریباً تیس خواتین و حضرات خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ایک خوش پوش خادم ٹرے میں ڈرنک پیش کر رہی تھی۔

"زندگی کا صحیح لطف تو یہاں ہے۔" گلوریا نے نک کے کان میں کہا۔ کی لیکن نک کی نظر خواتین کے جسموں پر سجے ہوئے جڑاؤ زیورات کا جائزہ لے رہی تھی۔ وقتی طور پر اس نے خود کو ایک فیشن ایبل چور کی طرح محسوس کیا۔ جو وہاں قیمتی زیورات چوری کرنے آیا ہو۔ تب اسے خود کو یاد دلانا پڑا کہ وہ صرف ایک ردی اخبار چوری کرنے آیا تھا۔

ہوپ انہیں ایک سیاہ بالوں والے دبلے پتلے نوجوان کے پاس لے گئی اور اس کا تعارف کراتی ہوئی بولی۔ "یہ میرا دوست ایرک نوبل ہے بی بی سی کا مقامی نمائندہ۔ تم فیلکس کو تو جانتے ہی ہو ایرک۔ اور مسٹر نک ویلوٹ اور اس کی بیوی گلوریا۔ دونوں امریکہ سے آئے ہیں۔"

سب نے آپس میں ہاتھ ملائے اور رسمی گفتگو کرنے لگے۔ ہوپ مہمانوں کا استقبال کرنے کے لیے داخلی ہال میں چلی گئی۔

"کیا تم پہلی مرتبہ لندن آئے ہو؟" ایرک نوبل نے نک سے پوچھا۔

"اس سے پہلے بھی آ چکا ہوں۔" نک نے کہا اور جیب سے سگار نکال کر سلگانے لگا۔ گلوریا نے غصیلی نظر سے اس کی طرف دیکھا۔ اس کے دوران اس نے بکثرت سگریٹ نوشی شروع کر دی تھی۔

"حال ہی میں جا نے ہاں کافی تبدیلیاں ہو گئی ہیں۔" نوبل نے وہ رنگین ٹی وی کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔ "غالباً تم یہ فلم پہلے بھی دیکھ چکے ہو گے۔"

"امریکہ میں یہ فلم ایک سال پہلے چل چکی ہے۔ اور بہت پسند کی گئی۔ کیا تم فلمی صنعت سے وابستہ ہو مسٹر ویلوٹ؟"

فیلکس نے بھنویں پھیلا کر نک کی طرف دیکھا۔ نک نے تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "بالکل ہر شخص کسی نہ کسی رنگ میں فلمی صنعت سے وابستہ ہے۔ کچھ لوگ فلموں میں کام کرتے ہیں۔ اسکرین پر نظر آتے ہیں۔ کچھ لوگ پس پردہ کام کرتے ہیں اور کچھ....." وہ فیلکس کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "فلموں کی ڈسٹری بیوشن کرتے ہیں اور باقی رہے ہم جیسے نکمے لوگ تو وہ فلمیں دیکھ کر اپنی رائے کا اظہار کر دیتے ہیں۔"

چاروں نے قہقہہ لگایا۔ لمحہ بھر کے بعد نک فیلکس کو ایک طرف لے جا کر بولا۔ "تلاش کا سلسلہ کہاں سے شروع کیا جائے؟"

"جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ زیادہ امکان یہ ہے کہ خزانہ اندر ہو گا اگر وہاں نہ ہوا تو اسٹڈی کے اندر ہی کہیں ہو گا۔ یہ کام ہمیں رات نے ہونا چاہیئے۔ اگر ہوپ کو ذرا سا بھی شبہ ہو گیا کہ تم اخبار چرانا چاہتے ہو تو اسے جلاد سے لگی۔"

"فکر نہیں کرو۔ میں اپنے کام کو خوب سمجھتا ہوں۔"

"ہپناٹزم"، "ہپناٹزم کے عملی طریقے" اور "ذاتی ہپناٹزم" کے بعد ایک اور نئی کتاب

ایک ماہرِ علم کے قلم سے

ہپناٹزم کی جدید تحقیقات

قیمت: ۲۵ روپے

ڈاک خرچ: ۱۰ روپے

- ہپناٹزم کے بارے میں آج تک کی تمام تحقیقات کا نچوڑ۔
- جدید طریقے اور مشقیں۔
- ہپناٹزم کی مشقوں کے لیے مکمل لائحہ عمل اور پورا پروگرام۔
- بے شمار قارئین کے ہزاروں سوالوں کے جواب۔
- ہپناٹزم کے موضوع پر ایک مکمل کتاب جس میں مصنف کے ذاتی تجربے بھی شامل ہیں۔

ارتکازِ توجہ کے لیے سیاہ دائرہ اور مختلف تصاویر

مکتبۂ نفسیات

پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی ۱

ہوپ ٹرینس دروازے پر نمودار ہوئی اور مہمانوں کو متوجہ کرتی ہوئی بولی "خواتین و حضرات اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں۔ فلم شروع ہونے والی ہے۔ فلم کے بعد اسٹڈی میں کھانا پیش کیا جائے گا۔"

چند لمحوں بعد فلم شروع ہو گئی۔ نِک نے دستی گھڑی پر نظر ڈالی۔ نو بجکر پندرہ منٹ ہوتے تھے۔ سو منٹ دس بجکر پچپن منٹ پر پورے ہونے تھے۔ اسے ان سو منٹوں کے اندر اپنا کام مکمل کرنا تھا۔ وہ پچھلی سیٹ پر دروازے کے قریب بیٹھ گیا۔ اسٹڈی کا دروازہ تھوڑا سا کھلا تھا۔ اندر بتی جل رہی تھی۔ اور دو ملازم کھانے کی میز سجانے میں مصروف تھے۔ کھلے ہوئے دروازے کے سامنے کبھی کبھی اُن کی جھلک نظر آ جاتی تھی۔ نِک نے سوچا اگر وہ اسی طرح کام کرتے رہے تو اس کے لیے کمرے میں داخل ہونا مشکل ہو گا۔

وہ کبھی کبھار ٹی وی کی طرف بھی متوجہ ہو جاتا تھا۔ ہوپ ساری فلم پر چھائی ہوئی تھی۔ وہ نہایت مہارت اور خود اعتمادی سے اپنا پارٹ ادا کر رہی تھی۔ حاضرین گاہے بگاہے داد و تحسین کا شور بلند کر دیتے تھے۔ فلم کے اندر وہ پریذیڈنٹ کے مشیر کی بیوی تھی اور چند غیر ملکی ایجنٹ اسے اغوا کرنا چاہتے تھے تاکہ اس کے شوہر سے اس کی واپسی کے عوض بعض خفیہ معلومات حاصل کر سکیں۔ خاصی ہنگامہ خیز فلم تھی۔

نِک نے اپنی روشن عددی گھڑی پر نظر ڈالی۔

9:39

اسٹڈی کی بتی ہنوز جل رہی تھی۔ اندر ایک خادمہ کی جھلک نظر آئی جس نے ایک ٹرے اٹھا رکھی تھی۔ ٹیلیویژن پر ہوپ تعاقب کرنے والے کو جھانسا دینے میں کامیاب ہو جاتی ہے اور ایک گیس اسٹیشن میں چھپ جاتی ہے۔ جہاں اس کی ملاقات ایک خوبرو مکینک سے ہوتی ہے۔ گلوریا نہایت انہماک سے فلم دیکھ رہی تھی۔ حالانکہ وہ پہلے بھی اُسے دیکھ چکی تھی۔ لیکن مرکزی کردار کی موجودگی میں فلم کچھ اور ہی مزہ دے رہی تھی۔ نِک کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ بار بار اسٹڈی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

9:52

جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اسے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ بٹلر اور خادمہ اسٹڈی سے باہر نہیں جائیں گے۔ وہ کوئی اور ترکیب سوچنے لگا۔ اچانک اسٹڈی کی بتی بجھ گئی۔ اور بٹلر اور خادمہ بقیہ فلم دیکھنے لونگ روم پہنچ گئے۔ نِک کی گھڑی 10:05 دکھا رہی تھی۔ وہ چند لمحے انتظار کرتا رہا۔ جب ایک دلچسپ سین پر حاضرین نے شور بلند کیا تو وہ چپکے سے اسٹڈی میں داخل ہو گیا۔ گلوریا کے سوا کسی کو اس کے جانے کی خبر نہیں ہوئی۔

10:08 - اس نے دروازہ آہستہ سے بند کر دیا اور ٹیبل لیمپ جلا کر تیزی سے کام شروع کر دیا۔

اس کے پاس اخبار تلاش کرنے کے لیے پورے سینتالیس منٹ تھے اگر وہ اخبار اسٹڈی میں ہی تھا تو صرف چند منٹ کی بات تھی۔

10:15 - ڈیسک اور دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی درازوں والی کیبنٹ میں سے کچھ نہیں نکلا۔ اس نے کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔ نجانے تجوری کہاں تھی؟ بک شیلف کے پیچھے یا کسی تصویر کے پیچھے؟ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ تجوری تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ ایک خوبصورت پینٹنگز کے پیچھے پوشیدہ تھی۔ نِک نے پینٹنگز ہٹا کر تجوری کے ڈائل کو گھمایا۔ وہ ایک پرانی طرز کی تجوری تھی۔ نِک سرد آہنی دروازے سے ..... کان لگا کر ڈائل گھمانے لگا۔

دس منٹ کے اندر وہ پہلا نمبر معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس اس وقت دس بجکر تیس منٹ ہوتے تھے۔ کیا وہ بقیہ پچیس منٹ میں تجوری کا دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو جائے گا؟

دوسرا نمبر دس بجکر اڑتیس منٹ میں معلوم ہو گیا۔ لونگ روم سے داد و تحسین کا شور سنائی دیا۔ جس سے اس نے اندازہ لگایا کہ فلم اپنے اختتام کو پہنچنے والی تھی۔ چند منٹ رہ گئے تھے۔

دس بجکر اکیاون منٹ پر تجوری کا دروازہ کھل گیا۔ فلم ختم ہونے میں چار منٹ باقی تھے۔ نِک نے تجوری کے اندر ہاتھ ڈالا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور بی بی سی کا نمائندہ ایرک نوبل کمرے میں داخل ہوا۔ نِک پر نظر پڑتے ہی وہ ٹھٹھک گیا۔ تاہم اس نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔ تاکہ دوسروں کی نظر نِک پر نہ پڑے۔

"کچھ ہاتھ آیا؟" اس نے پوچھا۔

نِک نے تجوری کے اندر ہاتھ پھرایا۔ وہاں نقدی اور زیورات کا ڈبہ رکھا تھا لیکن اخبار نہیں تھا۔ اس نے ہاتھ باہر نکالا، تجوری کا دروازہ بند کر کے ڈائل گھمایا اور رومال سے انگلیوں کے نشان صاف کرنے کے بعد نوبل کی طرف مڑا۔

"کچھ نہیں۔" اس نے کہا۔ "یونہی اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا تھا۔"

"یہ تو میں بھی دیکھ چکا ہوں۔"

اسی لمحے دروازہ کھلا اور دوسرے مہمان کمرے میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔

نِک اپنا لہجہ پُرسکون رکھتا ہوا بولا۔ "معلوم ہوتا ہے کہ بی بی سی سو منٹ کا پروگرام چھیانوے منٹ میں ختم کر دیا ہے۔"

"اچھا تو تم فلم کے وقت کے حساب سے کام کر رہے تھے۔ تمہیں معلوم نہیں تھا کہ ....."

"خواتین و حضرات کھانا تیار ہے۔" ہوپ کی خوشگوار آواز سنائی دی۔ "کھانا شروع کرنے سے پہلے شیمپین کا ایک ایک گلاس ضرور اٹھا لیں۔ میز کے کونے پر رکھے ہیں۔"

گلوریا، فیلکس کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوئی۔ فیلکس نے سوالیہ نِک کی طرف دیکھا۔ نِک نے اسے نظر انداز کر دیا اور نوبل کے ساتھ ایک طرف

"زندگی میں پہلی مرتبہ کسی چور سے واسطہ پڑا ہے۔" نوبل نے مہمانوں کے شور کے درمیان ہولے سے کہا۔ "ہوپ کے ساتھ میرے بہت

تعلقات ہیں۔ اور تعلقات کا تقاضہ یہ ہے کہ تمہیں اندر کروا دیا جائے۔"

"تم ہوپ کے امریکن مہمان کی تذلیل کر رہے ہو۔"

"خاصے ہوشیار آدمی لگتے ہو۔ میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں تجوری کے اندر ہاتھ ڈالتے دیکھا ہے۔"

"کبھی کبھی انسان فریبِ نظر کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔" نِک نے کہا۔ "غالباً تم نے کسی فلمی سین کو حقیقت کا رنگ دے دیا ہے۔ اگر تم اپنی سبکی کرانا چاہتے ہو تو بے شک پولیس کو بلوا لو۔ میری پوزیشن بالکل صاف ہے۔ میرے پاس کوئی قابلِ اعتراض چیز نہیں ہے۔"

نوبل نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا۔ "یہ بات میں بھی جانتا ہوں ویسے چکر کیا ہے؟ تم وہ قسم کے چور نہیں لگتے۔ تم فیلکس پولینڈ کے ساتھ آئے تھے۔ اپنی بات پر وہ خود ہی چونک گیا۔ "ارہ تعجب ہے۔ مجھے پہلے کیوں خیال نہیں آیا۔ یہ چکر اس بدمعاش پولینڈ کا معلوم ہوتا ہے۔ یقیناً اس نے کسی خاص کام کے لیے تمہاری خدمات حاصل کی ہیں، ہے نا؟"

"اس بات کا زیادہ بہتر جواب تو فیلکس ہی دے سکتا ہے۔"

گلوریا کھانے کی پلیٹ ہاتھ میں پکڑے ان کے قریب آئی اور بولی۔ "باتیں بعد میں کر لینا نکی، ورنہ سارا کھانا ختم ہو جائے گا۔"

"میرے خیال میں ہوپ ٹرینس نے اتنا کم کھانا بھی نہیں تیار کرایا ہو گا۔" نِک نوبل کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "کیا خیال ہے؟"

"آئندہ ایک بات کا خیال ضرور رکھنا۔" نوبل کھانے کی میز کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔ "امریکن فلمیں بنانے میں یقیناً تیز ہو گئے لیکن بی بی سی ٹیلیویژن فلمیں چلانے میں تیز ہے۔ ہم پچیس منٹ کی فلم چوبیس منٹ میں دکھاتے ہیں۔ یعنی ہر پچیس منٹ میں ایک منٹ اور سو منٹ میں چار منٹ کی بچت کرتے ہیں۔"

"میں سوچ رہا تھا کہ انہوں نے چار منٹ کی فلم کاٹ دی ہے۔"

"اگر تم دوسرے کام میں مصروف نہ ہوتے تو خود دیکھ لیتے کہ فلم نہیں کاٹی گئی۔"

نِک نے بددلی سے کھانے کی ایک پلیٹ اٹھا لی۔ بددلی اس وجہ سے تھی کہ وہ پکڑا بھی گیا تھا اور کام بھی نہیں ہوا تھا۔

اس نے دیکھا ہوپ تیز چلتی ہوئی بٹلر کے پاس گئی اور آتشدان کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔ "میں نے تم سے کہا تھا کہ اسے فوراً جلا دو۔"

بٹلر نے زیرِ لب معذرت کی اور ماچس اٹھا کر آتشدان کی طرف بڑھا۔ نِک نے دیکھا آتشدان کے اندر لکڑیوں کے اوپر ایک تہہ کیا ہوا اخبار رکھا تھا۔ وہ فوراً سمجھ گیا کہ آتشدان میں رکھا ہوا اخبار لندن فری پریس کا کل کا شمارہ تھا۔ اگر بٹلر نے اسے جلا دیا تو بیس ہزار ڈالر واپس کرنے پڑیں گے۔ وہ تیزی سے گلوریا کی طرف مڑا اور کھانے کی پلیٹ اس کے کپڑوں پر الٹ دی۔ "سوری ڈیئر۔"

گلوریا کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ "اوہ نکی۔"

بٹلر اس وقت جلتی ہوئی تیلی پکڑے آتشدان کے سامنے بیٹھا تھا۔

چیخ ..... سن کر وہ پیچھے مڑا۔ تیلی بجھا دی اور جلدی سے نیپکن لے کر گلوریا کی طرف بڑھا۔ تمام مہمانوں کی توجہ بھی گلوریا کی طرف ہو گئی۔ نِک بٹلر کے پیچھے ہو گیا۔ اور اخبار اٹھا کر جلدی سے اس پر نظر ڈالی۔ وہ واقعی کل کا لندن فری پریس تھا۔ اس نے اسے کوٹ کے اندر گھسا لیا اور دوبارہ گلوریا کے قریب پہنچ گیا۔ بٹلر اور خادمہ ابھی تک اس کا لباس صاف کر رہے تھے۔

"کیا ہو گیا تھا تمہیں؟" گلوریا نے پوچھا۔

"چکر آ گیا تھا شاید۔"

"شاید خوش قسمتی ہمارا ساتھ چھوڑ رہی ہے۔"

"دیکھا جائے گا۔"

اس کے بعد وہ جلد ہی رخصت ہو گئے۔ ہوپ ٹرینس انہیں دروازے تک چھوڑنے گئی۔ وہ کچھ الجھن کا شکار تھی مگر اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسی الجھن تھی۔

"مجھے یقین ہے کہ تمہارا وقت خاصا خوشگوار گذرا ہو گا۔" اس نے کہا۔

"خوشگوار بھی اور نفع بخش بھی۔" نِک نے کہا۔ "امید ہے کہ دوبارہ ملاقات ہو گی۔"

"شاید جلدی موقع نہ ملے۔" ہوپ نے بھنویں سکیڑتے ہوئے کہا۔ "میں آئندہ چند دن کافی مصروف رہوں گی۔"

ٹیکسی میں بیٹھنے کے بعد نِک نے اخبار نکال کر فیلکس کے حوالے کر دیا۔

"اسی اخبار کی ضرورت تھی تمہیں؟"

"ابھی پتہ چل جاتا ہے۔" فیلکس نے کہا اور اخبار کھول کر دیکھنے لگا۔ "یہی ہے۔ بڑا عمدہ کام کیا ہے تم نے۔ اگر ایک منٹ کی دیر ہو جاتی تو بٹلر اسے جلا ڈالتا۔"

"یہ سب چکر کیا ہے؟" گلوریا نے پوچھا۔

فیلکس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میڈیم تمہارا شوہر بڑا لاجواب چور ہے۔ اور تم بے مثال ایکٹریس ہو۔ تم نے بڑی عمدگی سے مہمانوں کی توجہ اپنی طرف کر لی تھی۔"

"نکی، اس کی بات کا مطلب کیا ہے؟"

"بعد میں وضاحت کرونگا۔"

لیکن فیلکس انتظار کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ وہ اخبار کے اندرونی صفحے پر ایک فیچر دکھاتا ہوا بولا۔ "یہ سارا ہنگامہ اس فیچر کے لیے تھا۔ ٹھہرو، میں خود ہی پڑھ کر سناتا ہوں۔ "ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ہوپ ٹرینس ابھی تک اپنی دوست ایلزا پولینڈ کی مبینہ خودکشی کا سوگ منا رہی ہے۔ وہ پولیس کا یہ موقف تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہے کہ ایلزا نے خودکشی کی تھی۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر ایلزا کے گلاس میں زہر پایا گیا تھا تو یقیناً اس کے شوہر فیلکس پولینڈ نے ڈالا ہو گا۔" اس مضمون کی بنیاد پر میں ہوپ ٹرینس اور لندن فری پریس پر دس لاکھ پونڈ کے ہرجانے کا دعویٰ دائر کرنا چاہتا ہوں۔"

"اس کام کے لیے بیس ہزار ڈالر خرچ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔" نِک نے کہا۔ "تم کسی بھی بکسٹال سے یہ اخبار خرید سکتے تھے۔"

"یہی تو دلچسپ بات ہے۔ یہ مضمون دراصل ایڈیٹر کی لاعلمی میں چھپنے کے لیے دے دیا گیا تھا۔ جب اسے پتہ چلا تو اس نے چھپائی رکوا دی اور یہ مضمون نکلوا دیا۔ اس عرصے میں رسالوں کے کچھ پرچے مضمون کے بغیر چھپ چکے تھے۔ ایڈیٹر نے ان کاپیوں کو جلانے کا حکم دے دیا اور اس مضمون کو پھر سے مضمون لگا دیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ اس اخبار کی ایک کاپی ہوپ کو بھیجی گئی تھی۔ برطانوی قانون اس معاملے میں بہت سخت ہے۔ اس مضمون میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ نہ صرف ایک جھوٹا الزام ہے بلکہ توہین عدالت بھی ہے۔"

اپنے ہوٹل کے سامنے پہنچ کر نک اور گلوریا ٹیکسی سے اتر گئے۔

"تمہارے ساتھ بزنس کر کے بڑی خوشی ہوئی۔" نک نے الوداعی سلام کرتے ہوئے کہا۔

"اور تمہارے ساتھ بھی۔" فیلکس نے کہا۔

نک فٹ پاتھ پر کھڑا ٹیکسی کو جاتا دیکھتا رہا۔ خوش قسمتی پوری طرح اس کا ساتھ دے رہی تھی۔ لیکن یہ بات گلوریا کو کس طرح سمجھاتے؟

لفٹ میں گلوریا نے کہا۔ "میں تو آج تک یہی سمجھتی رہی ہوں کہ تم گورنمنٹ کے لیے کام کرتے ہو۔"

"مجھے تو اس میں کوئی ہرج نظر نہیں آتا۔ اب بھی یہی سمجھتی رہو۔"

گلوریا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔ "کیا تم چیزیں بھی چراتے ہو؟"

"دراصل بات یہ ہے کہ....."

لفٹ ان کی منزل پر پہنچ گئی اور دروازہ کھل گیا۔ نک کی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ اس نے اپنے کمرے کے دروازے کے قریب بی بی سی کے نمائندے ایرک نوبل کو کھڑے دیکھ لیا تھا۔ وہ ان کا ہی انتظار کر رہا تھا۔

"تم ہم سے پہلے یہاں کس طرح پہنچ گئے؟" نک نے پوچھا۔ "اور تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ ہم اس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں؟"

"ایک سانس میں دو سوال!" نوبل نے کہا۔ "پہلے پہنچنا کوئی مشکل نہیں۔ میں لندن کا باشندہ ہوں اور مختصر راستوں سے واقف ہوں۔ تم نے ٹرالاک ہوٹر کا نام ضرور سنا ہوگا۔ وہ بھی لندن کا باشندہ تھا۔ چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دیکھ کر بڑے بڑے نتائج اخذ کیا کرتا تھا۔ تم نے جس ماچس سے سگرٹ سلگائی تھی۔ وہ اس ہوٹل کی خصوصی ماچس تھی۔ برطانوی ہوٹل اپنے مہمانوں کو اپنے نام پتے والی ماچسیں فراہم کرتے ہیں۔"

"گویا بی بی سی والے جاسوسی بھی کرتے ہیں۔"

"آج کچھ ایسی ہی صورتحال ہے۔ کیوں نہ اندر بیٹھ کر بات کی جائے۔"

گلوریا نے اپنی چابی سے دروازہ کھولا اور تینوں اندر داخل ہو گئے۔

"ہوں..... تو تمہاری کیا خدمت کی جائے؟"

"کیا یہ صحیح ہے کہ فیلکس ہوپ ٹرننس پر از راہ تحقیر عرفی کا دھونی دائر کرنا چاہتا ہے؟"

"غالباً یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے بھی تم ٹرالاک ہوٹر والا فارمولا استعمال کیا ہوگا۔ ویسے یہ بات تم فیلکس سے کیوں نہیں پوچھ لیتے؟"

"ایک بات بتاؤں؟ اس نے واقعی اپنی بیوی کو زہر دیا تھا۔"

"ایسی صورت میں اس کا از الہ از حد تحقیر عرفی کا دھونی خارج ہو جائیگا۔"

"کسی بات کا جاننا اور بات ہے اور ثابت کرنا اور بات۔ سچائی بغیر شہادتوں کے بے حقیقت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ میں ہوپ کا دوست اور خیر خواہ ہوں۔ میں اس کا تحفظ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر اس سوئر پولینڈ نے اسے عدالت میں گھسیٹ لیا تو یہ بڑی افسوسناک بات ہوگی۔"

"اس مخلوص کا اظہار تم نے اس وقت کیوں نہیں کیا جب تم نے مجھے تجوری کھولتے ہوئے دیکھا تھا؟"

"اس وقت میں معاملے کی تہہ تک نہیں پہنچا تھا۔ چونکہ تم نے تجوری میں سے کچھ نہیں نکالا تھا۔ اس لیے میں نے خوشگوار ماحول میں بدمزگی پیدا کرنی مناسب نہیں سمجھی۔ اس بات کا انکشاف تو بعد میں ہوا کہ تم اخبار کے چکر میں فیلکس کی بیوی کو کس طرح زہر دیا گیا تھا؟ بشرطیکہ اسے واقعی زہر دیا گیا تھا۔"

"یہ دو ماہ پہلے کی بات ہے۔ فیلکس کی بیوی ہوپ کی گہری دوست تھی۔ وہ اپنا ہر راز اسے بتا دیا کرتی تھی۔ کچھ عرصہ قبل فیلکس کو کلب میں کام کرنے والی ایک لڑکی پسند آ گئی تھی اور وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ اس مقصد کے لیے پہلی بیوی کو طلاق دینا ضروری تھا مگر وہ راضی نہیں ہوتی دونوں کے درمیان ہر وقت کشیدگی رہنے لگی۔ پھر ایک روز اس کی بیوی ایلزا زہر آلود شراب پینے سے ہلاک ہو گئی۔ یہ حادثہ فیلکس کے دفتر میں پیش آیا پولیس نے تحقیقات کے بعد خیال ظاہر کیا کہ ایلزا نے خودکشی کی تھی۔"

"کس بنیاد پر؟"

"جس وقت یہ حادثہ پیش آیا ایلزا دفتر میں اکیلی تھی۔ فیلکس عمارت کی دوسری منزل پر ایک میٹنگ میں شریک تھا۔ واقعات کے مطابق ایلزا شیشے کی صراحی سے شراب کا ایک گلاس پیا تھا۔ اس کے چند لمحوں بعد فیلکس کی سیکرٹری نے جو دوسرے کمرے میں تھی ایلزا کے کراہنے کی آواز سنی۔ وہ جلدی سے اندر گئی اور دیکھا کہ ایلزا پر نزع کا عالم طاری ہے۔ جس گلاس سے ایلزا نے شراب پی تھی اس میں زہر کی آمیزش پائی گئی تھی لیکن شیشے کی صراحی میں زہر نہیں تھا۔ جس سے پولیس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ایلزا نے خود ہی شراب میں زہر ملایا تھا۔"

"اس کے باوجود ہوپ کا خیال ہے کہ ایلزا نے خودکشی نہیں کی زہر دیا گیا تھا۔"

"صرف خیال ہی نہیں اسے پورا یقین ہے۔ وہ ایلزا کو اچھی طرح جانتی تھی۔ اس کا کہنا ہے کہ ایلزا خودکشی کرنے والی عورتوں میں سے نہیں فیلکس نے اسے قتل کیا ہے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ اسے لندن فری کے نمائندے کے سامنے ان خیالات کا اظہار نہیں کرنا چاہیے تھا اطلاع گدھے کو یہ بات شائع نہیں کرنی چاہیے تھی۔ عجیب بات یہ ہے کہ

اس وقت پیش آیا جب ہم فیلکس سے ہوپ کی "سوسمنٹ" نامی فلم کی بابت گفتگو کر رہے تھے۔ میں بی بی سی کے نمائندے کی حیثیت سے بات چیت کرنے آیا تھا۔ میرے ساتھ چند اضافی افراد بھی تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب فیلکس میٹنگ کا اعلان کرنے کے لیے کرسی پر بیٹھا تو اس وقت دیوار گھڑی کا گجر نے ٹھیک تین بجنے کا اعلان کیا تھا۔ اس کے دس منٹ بعد فیلکس کی سیکرٹری نے نیچے فلور سے فون پر اطلاع دی کہ ایلزا کی حالت خراب ہے۔ میں فیلکس کے ہمراہ نیچے پہنچا لیکن اس وقت ایلزا دم توڑ چکی تھی۔"

"کیا فیلکس نے دوسری شادی کر لی ہے؟"

"ابھی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ مناسب وقفے کے بعد شادی کریگا۔ یعنی جب اس کی بیوی کی موت کا واقعہ فراموش ہو جائے گا۔"

"اس ضمن میں کئی باتیں وضاحت طلب ہیں۔ مثلاً ایلزا نے جس گلاس میں شراب پی تھی ممکن ہے اس میں پہلے سے زہر موجود ہو یا زہر کا ذرہ شراب میں موجود ہو۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ فیلکس کی سیکرٹری نے شیشے کی صراحی بدل دی ہو۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس قسم کی کئی چھوٹی چھوٹی باتیں ہو سکتی ہیں۔"

"پولیس ان تمام چھوٹی چھوٹی باتوں کا جائزہ لے چکی ہے۔ دفتر میں تمام گلاس صاف کر کے رکھے جاتے ہیں اور شراب ڈالنے سے پہلے انہیں ایک بار پھر احتیاطاً صاف کر لیا جاتا ہے۔ شیشے کی صراحی صرف ایک ہی تھی اور پولیس نے اس بات کی تسلی کر لی تھی کہ اسے بدلا نہیں گیا۔"

"بہرحال ان تمام باتوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے۔" نک نے کہا۔ "تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

"میں چاہتا ہوں کہ فیلکس کو مقدمہ دائر کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کرو۔ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہوئے تو ہوپ تم پر چوری کے الزام میں کیس کر دے گی۔"

"تم ایسا نہیں کر سکتے۔" گلوریا نے جلدی سے کہا۔ "نک چور نہیں ہے۔"

"میڈم، میں اس کے جرم کا عینی شاہد ہوں اور میری رائے میں یہ اپنے کام میں بہت ماہر ہے۔"

"ہمیں تمہاری رائے کی کوئی پرواہ نہیں۔"

"لیکن پولیس کو میری رائے کی ضرور پرواہ ہوگی۔"

نک نے نوبل کی دھمکی پر غور کیا۔ ہوپ ایک بااثر خاتون تھی اور ایرک نوبل ایک قابل اعتبار گواہ۔ اگر انہوں نے اس کے خلاف قانونی کارروائی کر ڈالی تو وہ کئی قسم کی مشکلات میں پھنس جائے گا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ قدمے کے فیصلے تک انہیں لندن میں رکنا پڑے گا۔

"ٹھیک ہے اس نے کہا۔ "میں فیلکس سے بات کروں گا۔"

"اور اسے مجبور کرو گے کہ وہ قانونی کارروائی کرنے سے باز رہے۔"

"میں کوشش کروں گا۔"

"ناکامی نہ صرف ہوپ کے لیے بلکہ تمہارے لیے بھی تکلیف کا باعث ہوگی۔"

نوبل کے جانے کے بعد گلوریا نے کہا۔ "نکی تم میرے ساتھ مخلص نہیں ہو۔"

"ذرا یہ الجھن ختم ہو لینے دو سب کچھ تفصیل کے ساتھ بتا دوں گا۔"

اگلی صبح تک فیلکس پورلینڈ کے دفتر پہنچ گیا۔ وہ دس بجے اسکے دفتر گیا تھا۔ اور جانے سے پہلے بیس ہزار ڈالر کا چیک کیش کرا لیا تھا۔ فیلکس کا دفتر ایک جدید عمارت کے اندر تھا۔ اس کے پاس پورے دو فلور تھے۔ جب وہ فیلکس کے آراستہ اور کشادہ دفتر میں داخل ہوا تو وہ ایک نئی امریکن فلم کے اشتہارات کے نمونوں کی جانچ کر رہا تھا۔ یہ فلم اگلے ہفتے لیسٹر اسکوائر میں نمائش کے لیے پیش کی جا رہی تھی۔ نک کو دیکھ کر فیلکس کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں۔ اس نے اپنی سیکرٹری کو اس کے کمرے میں بھیج دیا اور نک کو گھورنے لگا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمارا کاروبار کل ہی رات ختم ہو گیا تھا۔" اس نے کہا۔

"اور چند منٹ قبل مجھے ہیڈ کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ تم نے چیک کیش کرا لیا ہے۔"

نک اس کے دفتر کی شاندار آرائش کو پرستائش نظروں سے دیکھنے لگا۔ ہر طرف سونے کی مانند چمکتا ہوا پیتل اور پالش شدہ لکڑی نظر آتی تھی۔ ایک طرف چھوٹا سا بار تھا جس کے اوپر شیشے کی صراحی اور چند گلاس رکھے تھے۔ غالباً یہی وہ صراحی تھی جس میں سے ایلزا نے اپنی زندگی کا آخری جام پیا تھا۔

"میں ایک چھوٹی سی شکل میں پھنس گیا ہوں۔" نک نے کہا۔ "شاید تم میری کچھ مدد کر سکو۔"

"میں ایک مصروف آدمی ہوں مسٹر ولوٹ۔ اور جہاں تک مشکلات کا تعلق ہے۔ اس سے کوئی شخص مبرا نہیں۔ ویسے تمہاری اس چھوٹی سی شکل کی نوعیت کیا ہے؟"

"ایرک نوبل نے مجھے سیف کھولتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اب وہ مجھے گرفتار کرانے کی دھمکی دے رہا ہے۔"

"غالباً وہ اپنی دھمکی سے کوئی اور فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ ورنہ تمہارا وہ نظر نہ آتے۔ ہر پیشے میں کچھ نہ کچھ خطرات تو ہوتے ہی ہیں۔ اور تم نے کچھ زیادہ ہی خطرناک پیشہ اختیار کیا ہے۔"

"نوبل کا خیال ہے کہ تم نے واقعی اپنی بیوی کو زہر دیا تھا۔"

"اگر نوبل کا خیال صحیح ہوتا تو میں ہر جاننے کا دعویٰ تصور بھی نہ کرتا۔"

"ایک ہوشیار آدمی سے کچھ بعید نہیں۔ غالباً تمہیں یقین ہے کہ تم پر جرم ثابت نہیں کیا جا سکتا۔"

"اس کیس کی تفتیش اسکاٹ لینڈ یارڈ نے کی تھی۔ انہوں نے میری پوزیشن کو بالکل صاف قرار دیا ہے۔ کوئی شخص اس کے برخلاف نہیں کہہ سکتا۔ خواہ وہ ایرک نوبل ہو، ہوپ ٹرننس ہو یا نک ولوٹ۔ اگر کسی نے ایسی حماقت کی تو میں اس پر دس لاکھ پونڈ ہرجانے کا دعویٰ دائر کر دوں گا۔"

کیا سمجھے؟"

"اگر میں تمہاری جگہ پر ہوتا تو یہی کہتا۔ ویسے تمہاری بیوی کی موت کن حالات میں واقع ہوئی تھی؟"

فیلکس نے جواب دینے کی بجائے میز کے کرنے پر لگا ہوا بٹن دبایا۔ لمحہ بھر کے بعد اس کی سرخ بالوں والی سیکرٹری اندر آئی۔

"کیرول" فیلکس نے کہا۔ "پلیز، وہ بیان دہرا دو جو تم نے میری بیوی کی موت کے سلسلے میں پولیس کو دیا تھا۔ ویلوٹ بڑی الجھن محسوس کر رہا ہے۔"

کیرول نے نیک کی طرف دیکھا۔ پھر گلا صاف کرتی ہوئی شروع ہو گئی۔

"آپ کی بیوی تین بجنے سے چند منٹ پہلے آئی تھی۔ اس وقت آپ میٹنگ میں شرکت کرنے جا رہے تھے۔ میں آپ کے آفس میں تھی۔ میرے کمرے میں دو لڑکیاں انعامی میں فلم کے سرکل ڈال رہی تھیں۔ آپ کی بیوی نے کہا تھا کہ وہ انتظار کرے گی۔ آپ ہم تینوں کے سامنے دفتر سے نکل کر گئے تھے۔ اس وقت آپ کے کمرے کی گھڑی تین بجا رہی تھی۔ آپ کے جانے کے بعد میں اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ تین بجکر سات منٹ پر میں نے آپ کی بیوی کے کراہنے کی آواز سنی۔ میں دوسری دونوں لڑکیوں کے ہمراہ بھاگ کر اندر گئی۔ ایلزا قالین پر پڑی تھی اور اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ اسے دیکھتے ہی میں نے پہلے ڈاکٹر کرفون کیا پھر آپ کو۔"

"زہر اس کے گلاس میں پایا گیا تھا؟" نیک نے پوچھا۔

کیرول نے اثبات میں سر ہلایا۔ "غالباً اس نے خود ہی ڈالا تھا۔ کیونکہ تھوڑی دیر پہلے میں نے تمام گلاس دھو کر رکھے تھے۔ ہم نے شیشے کی صراحی کو بھی ہاتھ نہیں لگایا تھا۔"

"ممکن ہے کوئی پہلے سے بھرا ہوا گلاس موجود ہو۔"

"پولیس نے بھی یہ سوال کیا تھا۔" کیرول نے کہا۔ "جب مسٹر فیلکس میٹنگ کے لیے جا رہے تھے تو میں اس دفتر میں موجود تھی۔ تمام گلاس خالی تھے اور اوندھے رکھے تھے۔"

"ہو سکتا ہے کہ کسی نے شیشے کی صراحی بدل دی ہو۔"

"ناممکن۔" مسز فیلکس کی آواز سن کر ہم تینوں ایک ساتھ اندر آئی تھیں۔ کسی نے صراحی کو ہاتھ نہیں لگایا۔ دفتر میں صرف ایک ہی صراحی تھی۔" پھر وہ فیلکس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ "کیا میں جا سکتی ہوں؟ میں یہ بیان دیتے دیتے تنگ آ گئی ہوں۔"

"ہاں تم جا سکتی ہو۔" اس کے جانے کے بعد وہ نیک کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "مطمئن ہو ویلوٹ؟"

"میرا خیال ہے کہ ہونا ہی چاہیئے۔"

"بات یہ ہے کہ میں ایلزا کو طلاق دینا چاہتا تھا۔ اس بات پر وہ خاصی پریشان تھی اور غالباً کافی پہلے خودکشی کا فیصلہ کر چکی تھی۔ اس روز میرے جانے کے بعد اس نے شراب کا گلاس بھرا اور اس میں سریع التاثیر زہر ڈال کر پی گئی۔ میرے دفتر میں خودکشی کر کے اس نے انوکھے انداز میں احتجاج کیا تھا۔"

انٹرکام کی گھنٹی بجی اور ساتھ ہی کیرول کی آواز سنائی دی۔ "سر تھیمز ٹیلیوژن کے نمائندے گیارہ بجے والی میٹنگ کے سلسلے میں یہاں موجود ہیں۔"

"میں ابھی ان کے پاس پہنچ رہا ہوں۔" فیلکس نے کہا اور کھڑا ہو گیا۔ "تم اس دروازے سے واپس جا سکتے ہو ویلوٹ۔ میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ اس معاملے میں الجھنے کی بجائے آج رات کی فلائیٹ سے واپس چلے جاؤ۔ تم اچھا خاصا بزنس کر چکے ہو۔ اور اب تمہارا یہاں رکنا ٹھیک نہیں۔ ایک نوبل کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ انتہائی کمینہ آدمی ہے۔ اسے ہوپ سے قطعاً کوئی ہمدردی نہیں۔ درحقیقت وہ تمہیں بلیک میل کرنا چاہتا ہے۔"

جب نیک عقبی دروازے سے باہر نکل رہا تھا تو اس کے کانوں میں دیوار گیر کلاک کی ٹن ٹن سنائی دی۔ یہ آواز سن کر وہ چونک سا گیا اور لمحہ بھر کے لیے کوریڈور میں کھڑا سوچتا رہا۔ اس آواز نے اس کے ذہن میں ایک نیا خیال پیدا ہوا تھا۔ اس کے ایک گہرا سانس لیا اور لفٹ کی طرف بڑھا۔ اس وقت ہوپ ٹرینس سے ملنا بہت ضروری تھا۔

جب وہ ہوپ ٹرینس کی قصباتی رہائش گاہ پر پہنچا تو بارہ بجنے میں چند منٹ باقی تھے۔ ہوپ نے ڈریسنگ گاؤن میں اس کا استقبال کیا۔ ملازم گزشتہ رات کی پارٹی کے اثرات صاف کر رہے تھے۔ ایک ملازمہ چاندی کے برتن چمکانے میں مصروف تھا۔ دوسرا ویکیوم کلینر سے قالین صاف کر رہا تھا۔

"مجھے امید تھی کہ تم ضرور آؤ گے۔" ہوپ نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ "بیٹھو ویلوٹ۔ ایرک نے مجھ سے بات کی تھی۔ لیکن بدقسمتی کی بات ہے کہ تم رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ہو۔"

نیک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔ "میں پکڑا نہیں گیا تھا میڈم۔ اور نہ ہی پکڑے جانے کا کوئی جواز تھا۔ مجھے یقین ہے کہ ایرک کی بات سننے کے فوراً بعد تم نے تجوری چیک کی ہو گی۔ اور یہ بھی یقین ہے کہ کوئی چیز غائب نہیں پائی ہو گی۔ میں دراصل یہ بتانے کے لیے حاضر ہوا ہوں کہ کل دوپہر کی فلائٹ سے ہم واپس لمبریک جا رہے ہیں۔"

ہوپ کے خوبصورت چہرے پر سختی نمودار ہو گئی۔ "کیا ایرک نے تمہیں متنبہ نہیں کیا کہ تم لندن نہیں چھوڑ سکتے؟ یہ کیا تم نے فیلکس پر اپنے کو قانونی کارروائی سے باز رہنے پر آمادہ کر لیا ہے؟"

"میڈم، فیلکس ایک آزاد اور بااثر شہری ہے۔ میں اسے کس طرح کسی بات پر مجبور کر سکتا ہوں۔"

"تو پھر تم لندن چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔ تمہیں چوری کے جرم میں جیل کی ہوا کھانی پڑے گی۔"

"کس چیز کی چوری۔ ایک ردی اخبار کے لیے چوری کا لفظ کچھ مناسب نہیں معلوم ہوتا۔"

"ایرک نے تمہیں تجوری کے اندر ہاتھ ڈالتے ہوئے دیکھا تھا۔"

"سارا قصور ٹی وی والوں کا ہے۔ اگر وہ سوئنٹ کی فلم چھیانوے منٹ کے اندر ختم نہ کر دیتے تو کوئی بدمزگی نہ ہوتی۔ چند منٹوں سے خاصا فرق پڑ جاتا ہے۔"

"ہوشیار بننے کی کوشش نہیں کرو ویلوٹ۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ میں میرے بہت سے دوست ہیں۔"

"بڑی خوشکن بات ہے۔ تم ان سے ضرور رابطہ قائم کرو۔"

"گو ہاتم جیل کی ہوا کھانے پر مصر ہو۔"

"میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کہی۔" نیک نے کہا۔ "میرا اشارہ تمہارے دوست کے قتل کی طرف ہے۔ تم فیلکس کے خلاف ایک نئی شہادت اسکاٹ لینڈ یارڈ کو پیش کر سکتی ہو۔ اس شہادت کی روشنی میں یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ ایلزا کو زہر آلود شراب پیش کرنے والا فیلکس ہی تھا۔"

"تم مجھے بیوقوف بنانے کی کوشش تو نہیں کر رہے؟"

"نہیں جیسا کہ ابھی میں نے کہا چند منٹوں سے خاصا فرق پڑ جاتا ہے۔ فیلکس کی سیکرٹری کیرول کا بیان ہے کہ جس وقت فیلکس دفتر سے نکل رہا تھا۔ اس وقت دیوار گیر کلاک تین بجا رہا تھا۔ ادھر ایرک نوبل کا کہنا ہے کہ جب فیلکس میٹنگ شروع کرنے کے لیے کرسی پر بیٹھا تو اس کمرے کے کلاک نے بھی ٹھیک تین بجائے تھے۔ لیکن ایک آدمی ایک وقت دو جگہوں پر نہیں ہو سکتا۔ یا تو فیلکس کے کمرے کی گھڑی تیز تھی اور یا میٹنگ روم کی گھڑی سست تھی۔ تاہم گمان غالب یہی ہے کہ فیلکس کے دفتر کی گھڑی تیز تھی اور یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ وہ انسٹ تیز کی گئی تھی۔ اس نے یہ سب کچھ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا تھا۔ وہ سامنے سے نکل کر گیا ہو گا۔ اور پچھلے دروازے سے دوبارہ اندر آ گیا ہو گا۔ وہاں اس کسی چیز کے بھول جانے کا بہانہ کیا ہو گا اور باتوں باتوں میں ایلزا کو زہر آلود شراب کا گلاس بنا کر دیا ہو گا۔ اس کے فوراً بعد وہ پچھلے دروازے سے نکل کر اوپر کی منزل پر میٹنگ روم میں پہنچ گیا چند منٹ کا فرق کسی نے نوٹ نہیں کیا ہو گا۔"

ہوپ کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ "غالباً۔ اسی طرح ہوا ہو گا۔" وہ اٹھ کر ٹہلنے لگی۔ "شکریہ مسٹر ویلوٹ۔ تم نے بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ کیا تم کچھ فیس لینا پسند کرو گے؟"

نیک نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں صرف چوری کی فیس لیتا ہوں میڈم۔ ویسے فیلکس فیس ادا کر چکا ہے۔"

ہوپ ٹرینس کے گھر سے وہ سیدھا ہوٹل پہنچ گیا۔ جہاں گلوریا اس کی منتظر تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ گلوریا سے کچھ نہیں چھپائے گا۔ سب کچھ سچ سچ بتا دے گا۔ اس نے شراب کے دو گلاس بنائے اور ایک گلوریا کو دینے کے بعد اپنے بارے میں بتانے لگا کہ وہ کس قسم کا انوکھا چور ہے کس قسم کی عجیب چیزیں چراتا ہے اور کتنی فیس لیتا تھا۔ تیرہ سال اٹھکا گزارنے کے باوجود اسے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ گلوریا کا ردعمل کیا ہو گا۔

اس کی بات ختم ہونے کے بعد گلوریا ایک طویل وقفے تک شراب کے گلاس کو گھورتی رہی۔

"تمہارا کیا خیال ہے؟" بالآخر نیک نے پوچھا۔

گلوریا نے سر اٹھا کر نیک کی طرف دیکھا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ بولی۔ "میرا خیال ہے کہ اب تمہیں اپنی فیس پچیس ہزار ڈالر کر دینی چاہیئے۔"

اندھیروں اور اُجالوں
وقت اور حالات کے بھنور میں جنم لینے والی ایک
بصیرت افروز کہانی۔

غلام رُوحیں

میاں شاہد علی کی داستانِ حیات۔ سب رنگ ڈائجسٹ میں شائع ہونے والی سلسلہ وار کہانی جو پہلی بار کتابی شکل میں منظرِ عام پر آئی ہے۔
ایک مجبور اور بے بس شخص کی الم انگیز کہانی ۔ اس نے جرم و گناہ کے راستوں کو اپنانے سے انکار کیا تو مجرم بنا کر اسے جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے پھینک دیا گیا۔ قسمت نے اسے گھر بار اور والدین کے سائے سے محروم کر دیا۔!!

وہ جیل سے رہا ہو کر باہر آیا تو اس کا سینہ دگدگا رہا تھا۔ انتقام کے شعلے اس کے وجود کو جھلسا رہے تھے۔ لیکن ۔۔۔ ایک دوست نے اس کی رہنمائی ایک مردِ کامل کے آستانے تک کر دی۔!!

وہ عشقِ حقیقی میں ڈوب گیا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کیں تو قلب روشن ہو گیا۔ لیکن ایک اچانک حادثے نے ماضی کے زخموں کو کریدا کر پھر ہرا کر دیا تو اس نے ترنت کر آنکھیں کھول لیں۔!!

تاریک راہوں کی گھٹن سے ابھرنے والی ایک خوبصورت اور عبرت انگیز داستان۔

قیمت:۔/۲۵ روپے

ملنے کا پتہ

کتابیات پبلی کیشنز ○ پوسٹ بکس ۲۳ کراچی ۱

چوہے

نکی کو پیرس میں ایک امریکن فلم کمپنی کے زیر استعمال چابی والے چوہے کو چوری کرنا ہے

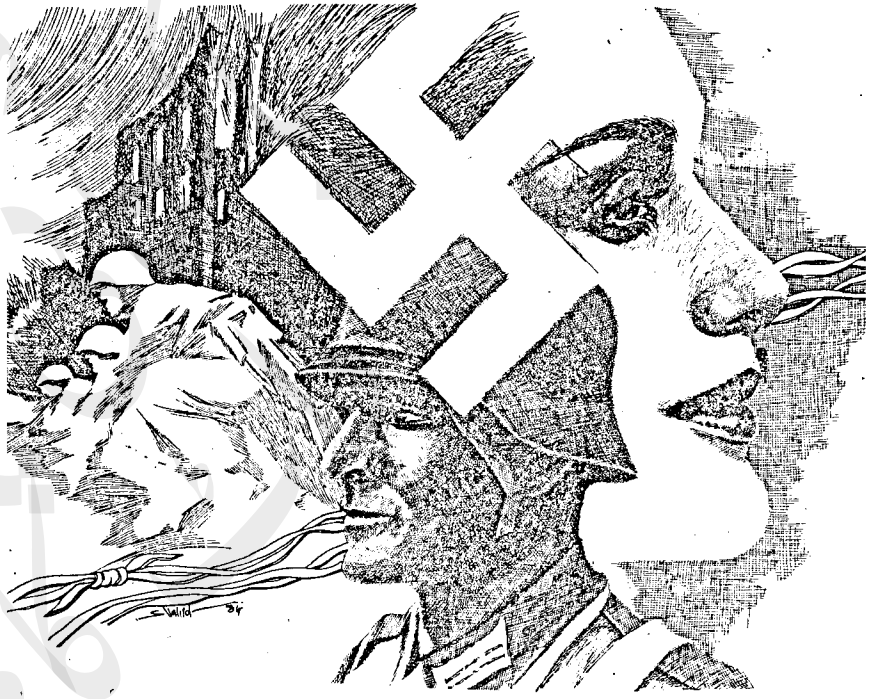

"میں پیرس جا رہا ہوں۔" شام کے وقت برآمدہ میں بیئر پیتے ہوئے نک ویلوٹ نے گلوریا کو مطلع کیا۔ گلوریا چونک اٹھی۔ "اوہ نک۔ کب جا رہے ہو؟"

"بس اس ہفتہ کے آخر تک۔ دراصل مجھے ایک فلمساز نے شمالی فرانس میں پلانٹ لوکیشن کی تلاش کا کام سونپا ہے۔ اس بات کا پورا پورا امکان ہے کہ آئندہ ہفتہ میں پیرس میں ہوں گا۔"

گلوریا نے بدستور دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔ "نک کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں؟ میں پیرس کبھی نہیں گئی۔ مجھے فرانس دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔" نک نے گلوریا کا چہرہ دیکھا جو بچکانہ شوق کے ساتھ نک کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔ ایک معصوم طرح وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے نک کو دیکھ رہی تھی۔ نک نے بڑے سے جواب دیا۔ "تم جانتی ہو گلوریا میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے سکتا۔ میں بہت جلد واپس آجاؤں گا۔ ہمیشہ کی طرح۔ تم جانتی ہو ٹھیک ہے نا؟ میں تمہارے لئے بہترین خوشبو کا تحفہ لاؤں گا۔" گ کسی معصوم بچے کی طرح خوش ہو گئی۔ "واقعی نک تم مجھے فرانسیسی لا کر دو گے؟"

"یقیناً ڈیئر"

گلوریا کو سمجھا بجھا کر نک نے پیرس میں پیش آنے والی اپنی

مصروفیات پر سوچنا شروع کر دیا۔

اس مرتبہ نک کے پاس ڈاک کے ذریعہ کام آیا تھا۔ بیس ہزار ڈالر کے مصدقہ چیک کے ساتھ نک سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ پیرس میں بننے والی امریکی فلمساز کی ایک فلم "اینی لوزر" میں بطور معاون اداکار استعمال ہونے والا ایک کھلونا چوہا چوری کرے۔ اس کھلونے کی قیمت صرف ۹۸ سینٹ تھی۔ نک کو مزید ہدایت دی گئی تھی کہ یہ چوری پیر، یکم اگست سے پہلے پہلے ہو جانی چاہیئے۔ نک کی خدمات حاصل کرنے والے۔ کسی جے۔ آر شیڈ نے اپنے ہدایت نامہ میں لکھا تھا کہ جونہی نک مطلوبہ چوہا حاصل کرے وہ ایمپائر ہوٹل میں اپنے کمرہ میں مزید ہدایات کا انتظار کرے کہ اس کھلونے کا کیا کرنا ہے؟ آخر میں لکھا تھا کہ اس کے معاوضہ کی پوری رقم کا چیک منسلک کیا جا رہا ہے۔ خط اور چیک پر ایک ہی شخص۔ جے۔ آر شیڈ کے دستخط تھے۔ اس چیک اور خط کے ساتھ۔ مطلوبہ کھلونے چوہے کی ایک تصویر بھی تھی جو کسی جاپانی کمپنی کے کھلونوں کے کیٹلاگ سے کاٹی گئی تھی۔ یہ کھلونا چوہا کسی دھات کا بنا ہوا تقریباً چار انچ لمبا تھا جو چابی بھرنے کے بعد ایک دائرہ میں گھومتا تھا۔ امریکہ میں اس کی خورد قیمت ۹۸ سینٹ تھی۔

نک نے ایک بار بیس ہزار ڈالر کے بینک سے مصدقہ چیک اور ۹۸ سینٹ مالیتی کھلونے کی تصویر دیکھی اور سوچنے لگا۔ ۹۸ سینٹ کی خاطر بیس ہزار ڈالر؟! اُس نے تعجب سے شانے اچکائے اور کاغذات اپنی جیب میں سرکا لئے۔

نک اپنا کاروبار بذریعہ ڈاک نہیں کرتا تھا۔ لیکن اس مخصوص معاملہ میں اُس نے وقتی طور پر اپنے اصول کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ یہ نیا کام اُسے پوسٹ بکس نمبر کے ذریعہ پہونچا تھا جو غالباً مسٹر آر شیڈ کو نک کے کسی مطمئن سابق گاہک نے فراہم کیا ہوگا۔ اس خط پر بھیجنے والے کا پتہ بھی تحریر نہیں تھا۔ لہٰذا نک مجبور تھا کہ وہ چیک اور کام دونوں قبول کرلے۔ بصورت دیگر وہ کس پتہ پر چیک واپس روانہ کرتا۔؟ نک کا یہ بھی ایک اصول تھا کہ وہ بغیر کام پورا کئے فیس وصول نہیں کرتا تھا اور چوری بھی وہ ہمیشہ ایسی عجیب و غریب چیزوں کی کرتا تھا جن کی کوئی قیمت نہ ہو۔ جیسے ایک بار اُس نے ایک سوئمنگ پول کا سارا پانی چوری کر لیا تھا۔ یا ایک باسکٹ بال ٹیم مع منیجر اور متعلقہ ساز و سامان کے چوری کر لی تھی ایک بار تو اُس نے چڑیا گھر سے ایک زندہ چیتا پار کر دیا تھا۔ اب اس کے سامنے ایک ۹۸ سینٹ قیمتی کھلونا چوہا تھا جسے پیرس جا کر اڑانا تھا۔

نک ویلوٹ نیویارک میں جولائی کی شدید گرمی سے نکل کر بذریعہ طیارہ پیرس کے خنک ماحول میں پہونچ گیا۔ شہر میں گھوم پھر کر اس نے محسوس کیا کہ سڑکوں پر آمد و رفت بہت کم ہے اور فرانسیسی آئندہ اگست میں ہونے والی سالانہ تعطیلات منانے کی تیاریوں میں ابھی سے مصروف تھے۔ فرانسیسی عام طور سے اگست کے مہینہ کی گرمی سے بچنے کے لئے شمال کا رخ کرتے ہیں اور پیرس کو سیاحوں کے رحم و کرم پر چھوڑ جاتے ہیں۔ اس سال جولائی سے ہی پیرس کی روایتی رونق کم ہونی شروع ہو گئی تھی۔ نک بہت خوش تھا۔ وہ دریائے سین کے بائیں کنارے والی ریلنگ کے ساتھ ساتھ چہل قدمی کا لطف اُٹھا رہا تھا جہاں کبھی گرمی نہیں ہوتی۔ وہ جمعہ کو پیرس پہنچا تھا اور اگلے دن، ہفتہ تک اُس نے اس امریکی کمپنی کے بارے میں تمام ضروری معلومات حاصل کر لی تھیں جس کے قبضہ میں اس کی مطلوبہ شے تھی کھلونا چوہا۔ جو اس امریکی فلم میں ہیروئن کے معاون اداکار کے بطور کام کر رہا تھا۔ اس فلم کا فلمساز آرچر فلیمنگ تھا اور ہدایت کار ایک کینیڈین نوجوان لی فٹ رائٹ تھا۔ ہالی وڈ کی نئی ابھرتی ہوئی کمسن اداکارہ کارل ینگ اس فلم کی ہیروئن تھی جسے ہالی وڈ کے روایتی فلمی پریس نے شہرت کے آسمان پر پہونچا رکھا تھا۔ لیکن نک کی توجہ سب سے زیادہ جس نام نے اپنی طرف مبذول کرالی تھی۔ وہ تھی میری کارنر۔ جو اس فلم میں کام آنے والے جملہ ساز و سامان ملبوسات وغیرہ کی انچارج تھی۔

سنیچر کی شام کو ہی نک نے میری کارنر سے ملنے کا ڈول ڈالا۔ وہ مونٹ مارٹری کے علاقہ میں ایک فیشن ایبل ریسٹورنٹ میں پہونچا جہاں میری فلم میں کام کرنے والے دیگر اداکاروں کے ساتھ رات کا کھانا کھا رہی تھی۔ اس کی عمر ۳۵/۳۶ برس کی ہوگی۔ وہ نک سے کچھ ہی چھوٹی رہی ہوگی۔ اُس کے بھرپور شباب کے زمانہ کی نشانیاں اب بھی اُس کے خوبصورت جسم اور چہرہ پر موجود تھیں۔ نک نے جونہی دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہو کر بار کاؤنٹر پر پہونچی۔ وہ بھی غیر محسوس انداز میں اس کے قریب ایک اسٹول پر جا بیٹھا۔ کسی شوقین فلم بین کے انداز میں نک نے میری سے پوچھا۔

"کیا آپ بھی اس فلم میں کام کر رہی ہیں؟"

میری کارنر مسکراتی ہوئی نک کی طرف متوجہ ہوئی۔

"نہیں۔ مگر تمہیں کیا دلچسپی ہے؟"

نک بھی جواباً مسکرایا اور اپنا لائٹر جلا کر شعلہ اس کی سگریٹ کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ کی پارٹی میں میں کیرول ینگ کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔"

"ہاں وہ بہت خوبصورت لڑکی ہے" میری نے جواب میں کہا۔

"یقیناً اس کا مستقبل بہت شاندار ہے" نک نے تبصرہ کیا۔

"یہ لڑکی آرچر پروڈکشن کے لئے سونے کی کان ثابت ہوگی اور ایک دن ہالی وڈ کی سب سے مقبول ہیروئن بن جائے گی۔"

"کیا تم اسکے ساتھ کام کرتی ہو؟"

"ایک طرح سے ایسا کہہ سکتے ہو۔ میں ساز و سامان کی انچارج ہوں اسکرین پر تو نہیں آتی لیکن میرا نام کریڈٹ لسٹ میں ضرور آتا ہے۔ میں کسی زمانہ میں پیرا ماؤنٹ میں اسکرپٹ گرل بھی رہ چکی ہوں۔" میری نے

وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم خود بھی اسکرین پر آتی رہی ہو گی؟" نک میری کی اچھی طرح چاپلوسی کرنے کے موڈ میں تھا۔

میری مسکرائی اور کہنے لگی۔ "جب میں ۲۲ سال کی الھڑ دوشیزہ تھی اس وقت ہالی وڈ کی ایک بہت مشہور میوزیکل پکچر میں میں نے کام کیا تھا۔ میرا رول پورے ۳۵ سیکنڈ کا تھا!"

نک نے میری کے لئے ایک پیگ کا آرڈر دیا اور تاخیر سے اپنا تعارف کرایا۔

"میرا نام نک ویلیٹ ہے۔ میں انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کا کام کرتا ہوں اور پلانٹ سائٹ کی تلاش میں ماہر ہوں۔"

"تم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی مسٹر ویلیٹ" میری نے پیگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "میں بہت صاف گو لڑکی ہوں مسٹر ویلیٹ اب مزید ڈرنک میرے لئے نہ منگوانا بس اتنا ہی کافی ہے۔"

نک مسکرایا اور کہنے لگا۔ "ٹھیک ہے۔ پھر تھوڑی دیر بات چیت کرو۔ میں یہاں تنہا امریکی ہوں۔ لیکن یقین کرو میرے ارادے بُرے نہیں ہیں۔"

"خوب۔ اب ہم ایک دوسرے کو سمجھ گئے۔" میری نے جواب میں کہا۔

میری کے ساتھی ریسٹورنٹ سے رخصت ہو رہے تھے۔ وہ اُٹھی اور اُن سے چند باتیں کر کے پھر واپس نک کے ساتھ والے اسٹول پر بیٹھ گئی۔ جتنی دیر میری اپنی پارٹی سے بات کرتی رہی نک 'کارل ینگ' کو گھورتا رہا جو نہایت خوبصورت نظر آ رہی تھی۔ اپنی جانب نک کو اتنی محویت سے گھورتے دیکھ کر کارل ینگ نے اپنا رُخ تبدیل کر لیا۔ اس کے ساتھ ایک پختہ عمر کا آدمی تھا جس کے بارے میں نک کا خیال تھا کہ وہ فلم کا ہدایتکار یا فلمساز ہو گا۔

واپس آ کر میری نے نک کو بتایا کہ اُس کے ساتھی کسی دوسری بار میں گئے ہیں لیکن وہ نک کو کمپنی دینے کے خیال سے اُس کے ساتھ ٹھہر گئی ہے یوں بھی وہ جلدی گھر جانا چاہتی ہے!

"گھر۔؟" نک نے حیرانی سے پوچھا۔

"میرا مطلب ہے اپنے ہوٹل!" میری نے وضاحت کی "مجھے صبح ۶ بجے کام شروع کر دینا ہوتا ہے۔"

"فلم کیسی بن رہی ہے؟" نک نے پوچھا

"بہت اچھی اور اب تو اس کے خدوخال واضح ہونے لگے ہیں۔" میری نے جواب میں بتایا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ تمہاری فلم ہے کس کے بارے میں" نک نے میری سے کریدنے کی خاطر پوچھا۔

"نہیں تمی یاد ہے! پندرہ سال پہلے اس نام کی ایک فلم بنی تھی اور زبردست ہٹ ہوئی تھی۔ یہ فلم بھی بس اسی سے ملتی جلتی ہے۔ ایک لڑکی کی کہانی ہے جو پیرس میں تنہا پلتی بڑھتی ہے۔ اس کا کوئی دوست کوئی رشتہ دار نہیں ہوتا۔ نومری میں اُس کے پاس ایک مشینی چوہا ہوتا ہے جو چابی بھرنے پر ایک دائرے میں چکر لگاتا ہے۔ بس وہ اس کھلونے کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہے۔ ہمارے ہدایت کار کا خیال ہے کہ یہ کھلونا چوہا جدید زندگی کی نمائندگی کرتا ہے۔"

"دیکھ رول ینگ فلم میں تنہا لڑکی کا کردار ادا کر رہی ہے؟" نک نے پوچھا

"ہاں۔ وہ جب ٹی ٹی آئی تھی تو اس کی عمر مشکل ۱۶ سال کی تھی۔ اور اب تو وہ ہالی وڈ کے گھاگ لوگوں میں رہ کر خوب تجربہ کار ہو چکی ہے۔" میری نے بتایا۔

"وہ اس فلم میں کھلونے چوہے سے کھیلتی ہے" نک نے پھر کریدا۔

اور جواب میں میری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم لوگ کہاں شوٹنگ کر رہے ہو؟" نک نے سوال کیا۔

"شہر سے باہر ایک ساؤنڈ اسٹیج پر۔ ہم نے اسٹیج کو مالکان سے کرایہ پر لے لیا ہے۔ لیکن ہم لوگوں نے ایفل ٹاور کے اس پاس اور پیرس کے دیگر مقامات کی بھی شوٹنگ کی ہے۔ لیکن زیادہ تر کام وہیں اسٹیج پر کیا گیا ہے تین ہفتوں کے اندر اندر ہمارا یونٹ واپس ہالی وڈ پہونچ جائے گا جہاں انڈور شوٹنگ کر کے فلم مکمل کرے گا۔"

"تمہارے پاس فلم کا ساز و سامان وغیرہ رکھنے کے لئے کوئی بڑا کمرہ ہو گا اور تم اس کی انچارج ہو گی" نک نے اپنے مطلب کا سوال داغا۔

"بالکل۔ اسی تھیٹر میں ایک کمرہ میری تحویل میں ہے جہاں تمام ضروری سامان مجھے مقفل کر کے حفاظت سے رکھنا پڑتا ہے۔ حالانکہ وہاں چوکیدار بھی ہیں اور چوری کے خلاف برقی الارم کا نظام بھی موجود ہے۔ مگر ہم لوگوں کے پاس ایسی کوئی قیمتی چیز نہیں ہے جس کی چوری کا ڈر ہو۔"

پھر میری تفصیل سے بتانے لگی۔ "اس جگہ روشنی کا بھی بڑا معقول انتظام ہے بڑی بڑی سرچ لائٹیں موجود ہیں جو ذرا بٹن دباتے ہی روشنی کا سیلاب بے آتی ہیں۔ اس کے علاوہ قدرتی روشنی بھی کافی ہوتی ہے بعض وقت تو جب موسم خراب ہوتا ہے تو ہمیں ان روشنیوں کو کور کرنے کے لئے خصوصی انتظام کرنا پڑتا ہے۔ اس تھیٹر میں چھوٹے چھوٹے لیبر چھت کے کمرے بھی ہیں جو ڈریسنگ روم اور سپلائی روم کے طور استعمال ہوتے ہیں۔ ہم نے ہیروئن کارل ینگ کے ڈریسنگ روم پر خاص طور کینوس ڈلوا دیا ہے تاکہ پیشہ ور فوٹو گرافر اس کی برہنہ تصویریں نہ اُتار سکے۔"

نک نے بڑی دلچسپی کے ساتھ میری کی باتیں سنیں اور کہنے لگا۔

"میں کسی وقت خود آ کر یہ تمام دلچسپیاں دیکھوں گا۔"

میری نے چونک کر نک کو دیکھا اور توقع کے خلاف اسے بتانے لگی۔

"ہمارا فلمساز فضول آدمیوں کے سیٹ پر آنے کے بہت خلاف ہے۔ وہ کہتا ہے ہم پہلے ہی اپنے پروگرام میں کافی لیٹ چکے ہیں اس لئے شوٹنگ کے دوران مہمانوں کا ہرگز استقبال نہیں ہوتا۔"

جائے اس طرح کام میں حرج ہو جاتا ہے۔"

نک نے اپنے گلاس سے چسکی لی اور میری سے پوچھا۔

"ایک اور ڈرنک کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

لیکن میری نے سختی سے منع کر دیا۔ "اب میں اپنے ہوٹل جاؤں گی۔ حالانکہ تم سے باتیں کرنا بہت دلچسپ معلوم ہو رہا ہے۔ لیکن اب میں زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتی۔" پھر اس نے نک کو مشتبہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کہیں تم کسی اخبار کے رپورٹر تو نہیں ہو؟"

نک ہنسا۔ "کیا میں تمہیں رپورٹر نظر آتا ہوں۔ میں نے تو ویسے ہی کہا تھا کہ کسی وقت آکر شوٹنگ دیکھوں گا۔"

اور میری مطمئن ہو گئی۔ نک نے میری سے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر لینے کی دھن میں ایک نیا سوال کر دیا۔

"میری! کیا تم فلم بزنس سے وابستہ ایک شخص جے۔ آرشیڈ نامی سے واقف ہو۔؟"

"جیسن۔ جیسن آرشیڈ۔ کیا تم اس شخص سے واقف ہو؟"

"نہیں۔ میں نے اس کا نام کہیں سنا تھا" نک نے بھولپن سے کہا۔

"مائی گارڈ۔ وہ تو بڑا خطرناک ہے۔ اس نے مسٹر آرچر کو قتل کرنے کی دھمکی دی تھی۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اس فلم کی کہانی دراصل اس نے لکھی تھی جسے آرچر نے چرا لیا ہے۔ یہ شخص بہت بدمعاش ہے۔"

"کیا وہ پیرس میں موجود ہے؟" نک نے پوچھا۔

میری نے اٹھنے کی تیاری کرتے ہوئے کہا "میرا خیال ہے وہ یہاں نہیں ہے۔"

اتنا کہہ کر وہ کھڑی ہو گئی۔ "مسٹر ویلونٹ تمہاری ڈرنک کا بہت بہت شکریہ۔ اب مجھے چلا جانا چاہیئے۔" نک اسے ریسٹورنٹ کے دروازے تک چھوڑنے آیا اور اس وقت تک دروازہ پر کھڑا رہا جب تک وہ اپنے ہوٹل جانے کے لئے ٹیکسی میں نہ بیٹھ گئی۔

نک تھوڑی دیر دریا کے کنارے سیر گشت کرتا رہا اور اس مشینی چوہے کے بارے میں سوچتا رہا جسے اسے چرانا تھا۔

نک کو پتہ چل گیا تھا کہ ساؤنڈ اسٹیج۔ جہاں اس کی مطلوبہ شے موجود ہے، ایک بڑی بلڈنگ ہے جہاں برقی الارم بھی ہے اور چوکیدار بھی۔ وہ ایسا طریقہ تلاش کرنے کی فکر میں تھا کہ چوکیدار سے بھی آمنا سامنا نہ ہو اور برقی الارم بھی بے کار ہو جائے۔ بظاہر یہ کام بہت مشکل معلوم ہو رہا تھا۔

نک آدھی رات ہوتے ہوتے ساؤنڈ اسٹیج بلڈنگ پہونچ گیا۔ تھوڑی سی دقت سے وہ بلڈنگ کی چھت پر بھی پہونچ گیا۔ نک نے اسکائی لائٹ شیشہ سے نیچے جھانک کر دیکھا تو گہری تاریکی کے سوا کچھ نظر نہیں آیا۔ اسے کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کمرہ کس جانب ہے جہاں فلم سے متعلق ساز و سامان کی تفصیل ہے۔ سوچتے سوچتے اس نے اسکائی لائٹ شیشہ پر طبع آزمائی کا فیصلہ کیا۔ یہ شیشہ جو پورے اسٹیج پر آسمان کی طرح چھایا ہوا تھا بے شمار مربع ٹکڑوں کو جوڑ کر بنایا گیا تھا اور ہر مربع کے چاروں طرف دھات کا بارڈر تھا جس میں برقی رو تھی اور وہ برقی الارم کے مرکزی نظام سے منسلک تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر وہ اس شیشہ کا ایک مربع ہٹانے کی کوشش کرے گا تو الارم بج اٹھے گا۔ وہ سمجھ گیا کہ چھت کے ذریعہ اس کا داخلہ ممکن نہیں۔ تاہم اس نے ایک تجربہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

اس نے جیب سے شیشہ کاٹنے والا چاقو نکالا اور بڑی احتیاط سے صرف ایک انچ قطر میں شیشہ کاٹ کر سوراخ کر دیا۔ پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا بال بیرنگ نکالا اور اس سوراخ کے ذریعہ پھینک دیا جب تک نیچے اسکے گرنے کی آواز نہیں آگئی نک سانس روکے اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ اس کی توقع کے عین مطابق جونہی بال بیرنگ نیچے فرش سے ٹکرایا۔ ایک آواز پیدا ہوئی اور فوراً پوری بلڈنگ روشنی سے نہا گئی۔ اور چوکیدار چاروں طرف گھوم پھر کر آواز کا سراغ لگانے کی کوشش کرنے لگا۔

نک کی خوش قسمتی سے اوپر شیشہ میں سوراخ بہت چھوٹا تھا اور بال بیرنگ گرتے ہی کسی کونے کھدرے میں لڑھک گیا تھا جس کی وجہ سے چوکیدار باوجود کوشش کے کچھ بھی نہ دیکھ سکا۔ جتنی دیر چوکیدار دائیں بائیں آگے پیچھے آواز کے سراغ میں بھٹکتا رہا۔ نک نے تیز روشنی میں نیچے کا سارا منظر اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ تاکہ جب دوبارہ تاریکی چھا جائے تو وہ اندازہ سے اپنا کام کر سکے۔ چوکیدار نے مین سوئچ آف کر دیا اور بڑبڑاتا ہوا واپس اپنے ٹھکانہ پر چلا گیا۔ نک نے چالیس فٹ نیچے دیکھنے کی کوشش کی جہاں پھر گہری تاریکی چھائی تھی۔ تھوڑی دیر چھت پر بیٹھا وہ کوئی ترکیب سوچتا رہا۔ لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے کینوس کی عارضی چھت سے ڈھکا ہوا ہیروئن کا ڈریسنگ روم بھی دیکھ لیا تھا اور چھوٹے چھوٹے کمروں کی قطار میں بغیر چھت کا آخری کمرہ بھی دیکھ لیا تھا جو فلمی ساز و سامان سے بھرا ہوا اور مقفل تھا۔ اور اسے کوئی امید نظر نہ آئی تو واپس نیچے اتر گیا۔ زمین پر واپس پہونچ کر نک نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو آدھے بلاک کے فاصلہ پر اسے پبلک ٹیلی فون کی روشنی نظر آئی۔ وہ ساؤنڈ اسٹیج کی چھت پر رسی لٹکا چھوڑ کر ٹیلی فون کی طرف چل دیا۔ جہاں پہونچ کر اسے ساؤنڈ اسٹیج کا نمبر ڈائریکٹری سے مل گیا۔

"ہیلو!" نک نے نمبر کو ملایا تو جواب میں چوکیدار کی خمار آلود آواز آئی۔

"میں لی فٹ رائٹ بول رہا ہوں۔ تم فوراً اسٹور روم میں اور یقین کر کے مجھے فوراً بتاؤ کہ کھلونا چوہا اپنی جگہ ڈبہ میں موجود ہے۔"

"کیا۔؟ چوہا؟ میں نہیں جانتا کسی کھلونے چوہے کو!" چوکیدار نے جواب دیا۔

"سنو مسٹر۔ میں تم سے جو کہہ رہا ہوں کوئی مذاق کی بات نہیں اگر تمہیں اپنی نوکری پیاری ہے تو جیسا کہتا ہوں فوراً عمل کرو۔ فوراً اسٹور روم کو کھولو اور کھلونا چوہا تلاش کر کے یقین کرو کہ وہ موجود ہے۔ صبح اس کھلونے کے ساتھ ہیروئن کی شوٹنگ ہونی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ کسی نے اسے غائب نہ کر دیا ہو۔ کیا تھوڑی دیر پہلے وہاں کوئی غیر معمولی بات ہوئی تھی۔؟"

چوکیدار کو صورت حال کی سنگینی کا احساس ہو گیا اور تھوڑی سی ردوکد کے بعد بالآخر وہ مان گیا اور فون "ہولڈ" کرا کے وہ اسٹور روم کی طرف چل دیا۔

نک ٹیلی فون بوتھ سے بھاگ کر فوراً واپس ہوا اور لٹکتی ہوئی رسی کے ذریعہ دوبارہ چھت پر چڑھ گیا۔ نیچے ایک بار پھر روشنی کا سیلاب آیا ہوا تھا جس میں اس نے چوکیدار کو اسٹور روم میں چاروں طرف مختلف سامان کو ٹٹولتے ہوئے دیکھا۔ آخر کار چوکیدار نے ایک چوکور ڈبہ کو تلاش کر لیا۔ ڈبہ کا ڈھکنا کھول کر اس میں سے کھلونا چوہا نکالا۔ الٹ پلٹ کر غور سے اس کا معائنہ کیا اور پھر واپس ڈبہ میں رکھ کر بغیر ڈھکنا بند کئے ایک میز پر رکھ دیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر چوکیدار باہر نکلا۔ روشنی بجھائی۔ اور فون پر "لی فٹ رائٹ" کو یہ اطلاع دینے چلا گیا کہ مطلوبہ چوہا اپنی جگہ موجود ہے۔

اندھیرے سے آنکھیں مانوس ہوئیں تو نک پوری احتیاط سے شیشہ کی چھت پر چلتا ہوا اسٹور روم کے عین اوپر پہونچ گیا۔ اس نے ایک لمحہ کے لئے جیبی ٹارچ جلا کر چالیس فٹ نیچے نظر ڈالی اور وہ عین چوہے کے اوپر پہونچ چکا تھا۔

نک نے ایک بار پھر ہیرے کی انی والا چاقو جیب سے نکالا اور مناسب جگہ دیکھ کر برقی الارم کا خیال رکھتے ہوئے شیشہ کاٹنا شروع کر دیا۔ اس نے ایک انچ قطر کا سوراخ کر کے مچھلی پکڑنے کی ڈوری کے سرے پر ایک طاقت ور مقناطیس باندھا اور نیچے عین چوہے کے اوپر لٹکا دیا۔ اسے توقع تھی کہ چوہا جس دھات کا بنا ہوا ہے اس میں لوہا بھی شامل ہوگا اور یوں وہ بڑی آسانی سے مقناطیس سے چپک کر اوپر کھینچا جا سکے گا۔ لیکن اسے بڑی مایوسی ہوئی جب مقناطیس اور چوہے کا رابطہ نہیں ہو سکا۔ نک نے ڈوری واپس کھینچ لی اور کچھ سوچ کر ایک ٹوتھ پیسٹ سے مشابہ ٹیوب جیب سے نکالی۔ جس میں کوئی لیسدار اور چپکنے والا مادہ بھرا ہوا تھا۔ ٹیوب دبا کر نک نے وہ مادہ مقناطیس کے اوپر کافی مقدار میں لگا دیا اور دوبارہ نیچے لٹکا دیا۔

آخر وہ کامیاب ہو گیا۔ مچھلی پھنس گئی اور نک نے ڈوری اوپر کھینچ لی۔ جب مقناطیس اور لیسدار مادہ سے چپکا ہوا چوہا شیشہ کی چھت تک پہونچا تو نک نے دیکھا کہ سوراخ چھوٹا ہے جس میں سے چوہا نہیں نکل سکتا۔ نک نے عین کامیابی کے اس موقع پر ناکامی کے اس اچانک امکان پر سوچا اور ایک بار پھر شیشہ کاٹنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے سوراخ کا قطر اتنا بڑھا دیا کہ چوہا نکل سکے۔ اور یوں چند ثانیوں بعد وہ کھلونا چوہا اس کے ہاتھ میں تھا جس کے لئے اس نے امریکہ سے پیرس تک کا سفر کیا تھا اور بیس ہزار ڈالر وصول کئے تھے۔

ہوٹل واپس پہونچ کر نک نے چوہے میں چابی بھری اور کافی کی ٹیبل پر اسے ایک مقررہ دائرے میں دوڑاتا رہا۔ وہ بہت خوش تھا۔ بیس ہزار ڈالر حلال ہو گئے تھے جو ناکامی کی صورت میں اسے واپس کرنے پڑتے۔ کیونکہ نک کا ایک اصول یہ بھی تھا کہ اگر وہ کسی کا کام نہ کر سکے تو معاوضہ واپس کر دیتا تھا۔

نک اپنے کام سے اتوار کی شب ہی فارغ ہو چکا تھا۔ جبکہ آرشیڈ کی ہدایت تھی کہ پیر تک کھلونا چوری ہو جانا چاہیئے۔ وہ اطمینان سے نرم گرم بستر پر پڑ کر سو گیا اور صبح اٹھ کر آرشیڈ کے پیغام کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے خط میں یہی لکھا تھا کہ چوہے کے بارے میں وہ خود نک کو اس کے ہوٹل میں ہدایت دے گا۔

سارا دن گذر گیا لیکن نک کو کوئی پیغام نہیں ملا۔ البتہ صبح کے اخبارات میں بڑی بڑی خبریں چھپی ہوئی تھیں کہ آرچر فلیمنگ فلم کمپنی کا کھلونا چوہا کسی نے شیشہ کی چھت میں سوراخ کر کے چوری کر لیا ہے۔ یہ کھلونا چوہا چونکہ فلمبند کیا جا چکا ہے اس لئے اب فلم کی مزید فلم سازی اس وقت تک ممکن نہیں ہوگی جب تک کہ ایسا ہی دوسرا چوہا مہیا نہ ہو جائے۔ لیکن اس ساخت کا کھلونا چوہا پیرس میں دستیاب نہیں


سسپنس ڈائجسٹ کا مقبول ترین سلسلہ (کتابی شکل میں)
مکمل تین حصے
قیمت فی حصہ ۳۰ روپے
ڈاک خرچ ۱۰ روپے
کتابیات پبلی کیشنز پوسٹ بکس ۲۳ کراچی

تھا۔ خبر میں بتایا گیا تھا کہ فلم ساز نے نیویارک ٹیلی فون کر کے اپنے حصّہ دار کو ہدایت کی ہے کہ فوراً بذریعہ طیارہ دوسرا چوہا پیرس روانہ کرے۔ خبر کے آخر میں آرچر فلیٹنگ کمپنی کے خراب مالی حالات کا بھی ذکر تھا اور لکھا تھا کہ اس کھلونا چوہے کی چوری کی وجہ سے کمپنی کو بہت نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

جب شام تک نک کو کوئی پیغام نہیں ملا تو اُس نے اگلے دن واپس روانگی کا فیصلہ کر لیا۔ اس کا خیال تھا کہ چوبیس گھنٹے کا انتظار بہت کافی ہے۔ اخباری اطلاعات سے آرشیڈ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ چوہا چوری کیا جا چکا ہے۔ اگلے دن نک نے صبح سویرے پہلا کام یہ کیا کہ مسرد قہ چوہے کو ہوٹل کے کمرہ میں موجود ٹیبل ویژن کے اندر چھپا دیا اور اپنا مختصر سامان سیٹ کر ہوٹل کا حساب بیباق کر کے باہر نکل آیا۔ ابھی وہ ٹیکسی کے ذریعہ ایئرپورٹ جانے کا پروگرام ہی بنا رہا تھا کہ پیرس پولیس کے دو افسروں نے اُسے اپنے شناختی کارڈ دکھائے اور پولیس اسٹیشن لے گئے۔

نک کے لئے یہ کوئی پہلا موقع نہیں تھا۔ وہ پولیس سے نمٹنا خوب جانتا تھا۔ پولیس اسٹیشن پہنچ کر اُسے ایک کرسی دی گئی اور پیرس پولیس کے ایک انسپکٹر نے اُس سے سوالات کرنے شروع کئے۔

"مسٹر ویلوٹ۔ وہ کھلونا چوہا کہاں ہے؟"

"کیسا چوہا۔؟ میں کسی چوہے کے بارے میں نہیں جانتا۔" نک نے کورا جواب دیا۔

"دیکھو مسٹر۔ ہمیں ایک گمنام خط ملا ہے جس میں مطلع کیا گیا ہے کہ کسی جے آرشیڈ نے وہ کھلونا چوہا چوری کرانے کے لئے تمہاری خدمات حاصل کی ہیں۔"

"اگر ایسا ہے تو یہ ثابت کرنا بھی تمہارا کام ہے کہ وہ چوہا میں نے ہی چوری کیا ہے۔! کیا تمہیں میرے قبضے سے وہ چوہا مل گیا ہے؟"

پولیس انسپکٹر جس کا نام فلپ تھا اور خاصا معقول آدمی تھا کھڑا ہو گیا اور بولا۔ "یہ درست ہے ہمیں تمہارے قبضہ سے وہ چوہا نہیں ملا ہے۔ چلو میرے ساتھ ہم ساؤنڈ اسٹیج چلتے ہیں اور آرچر سے بات کرتے ہیں کہ وہ تمہارے خلاف الزام پر کتنا زور دیتا ہے۔ میں اس پانچ فرانک کے چوہے کی چوری کی خاطر پولیس کے محکمے کو تضحیک کا نشانہ نہیں بنوا سکتا۔"

اس مرتبہ نک ساؤنڈ اسٹیج کی عمارت میں باقاعدہ دروازے کے ذریعہ داخل ہوا جہاں "لاسٹ لوزر" کا پورا فلم یونٹ موجود تھا اور چوہے کی چوری پر بحث میں مصروف تھا۔ نک نے اس مجمع میں کیرول ینگ کو فوراً پہچان لیا حالانکہ وہ ایک دبلی پتلی لڑکی کے گیٹ اپ میں تھی اور اس کے بالوں کا اسٹائل بھی بالکل مختلف تھا۔ میری کارنز البتہ اُسے آس پاس کہیں نظر نہیں آئی جس سے نک کو تھوڑا سا اطمینان ہوا۔

ایک بھورے بالوں والے معمر شخص نے آگے بڑھ کر انسپکٹر سے پوچھا۔

"کیا یہی وہ شخص ہے انسپکٹر!"

"جی ہاں مسٹر آرچر یہ مسٹر نک ویلوٹ ہیں۔"

فلم پروڈیوسر آرچر نک کی طرف متوجہ ہوا۔ "اس بدمعاش آرشیڈ نے تمہیں معاوضہ دے کر چوہا چوری کرنے پر مقرر کیا تھا۔ کیوں مسٹر نک؟"

"میں آج تک کسی مسٹر آرشیڈ سے نہیں ملا" نک نے پوری سچائی سے جواب دیا۔ ان لوگوں کو گفتگو کرتے دیکھ کر ہدایت کار ای ڈف رائٹ بھی وہیں آ گیا اور پروڈیوسر آرچر سے کہنے لگا۔ "اگر آپ شیڈول کے مطابق فلم بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں فوراً فلمبندی شروع کر دینی چاہئے مسٹر آرچر!"

ہدایت کار کے پیچھے ہی میری کارنز بھی کسی بھتی کمرہ سے برآمد ہو کر ان لوگوں کے پاس آ کھڑی ہوئی اور نک کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے ٹھٹک گئی لیکن فوراً اس نے نک کو نظر انداز کر کے آرچر کو مخاطب کیا۔

"ہم چوہے کا سین فلمبند کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ کیا دوسرا کھلونا چوہا پہنچ گیا ہے؟" آرچر نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک قریبی کمرہ میں چلا گیا۔ وہ چند لمحوں میں ہی ایک پیکٹ ہاتھ میں لئے واپس ہوا۔

"فلمنگ سے اسے پہلی پرواز سے روانہ کر دیا ہے یہ لو۔ یہ موجود ہے۔"

پیکٹ اچھی طرح پیک تھا جسے لینے کے لئے میری نے ہاتھ بڑھایا آرچر نے اسے پیکٹ نہیں دیا اور "ٹھہرو" کہہ کر ہدایت کار سے بولا۔ "سنو کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ اس پیکٹ کو خود کیرول ینگ کھولے اور کھولتے ہوئے اس کی تصویریں بنائی جائیں چوہے کی چوری کی خبریں چونکہ بڑی نمایاں شائع ہوئی ہیں اس لئے اس دوسرے چوہے کی آمد اور فلم میں اس کے استعمال سے قبل ہیروئن کے ساتھ اس کی تصویروں سے بڑی زبردست پبلسٹی ہو گی۔! ویسے بھی فلم کی کہانی کے مطابق یہ کھلونا اُس کا ہے۔"

ہدایت کار نے کسی کو ہدایت کی اور فوراً ہی ایک کیمرہ مہیا ہو گیا۔ ان انتظامات کے دوران تقریباً ہر شخص وہاں نک کی موجودگی کو بھول گیا۔ نک کے پاس دا فر موقع تھا کہ وہ خاموشی سے کھسک جائے لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ کیرول ینگ کو وہ پیکٹ کھولتے ہوئے غور سے دیکھتا رہا۔ آرچر نے کیمرہ مین کو سمجھا دیا تھا کہ وہ کیرول کی تصویریں بنائے، اتنے میں وہ ایک ضروری فون کرنے کے آتا ہے۔ یہ کہہ کر آرچر تیزی سے ایک کمرہ میں چلا گیا۔

انسپکٹر فلپ جو اس تماشہ سے بیزار نظر آیا تھا۔ وہاں موجود لوگوں سے پوچھنے لگا "مجھے بتایا جائے کہ تم لوگ چوری کے الزام کو زور دو گے یا نہیں؟ تاکہ میں ویسا ہی کروں۔ مسٹر نک ویلوٹ بھی خوامخواہ پریشان ہیں۔"

نک بدستور کیرول کی طرف متوجہ تھا جس نے پیکٹ پر لپٹے ہوئے تمام کاغذ اتار دیئے تھے۔ اور اب آخری تہہ اتار کر ڈبہ کھولنے ہی والی تھی۔ کہ اچانک نک نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ اور نوجوان لڑکی کے ہاتھ سے ڈبہ چھین کر دور اچھال دیا۔ انسپکٹر فلپ نے فوراً ریوالور نکال لیا اور کیرول چلانے لگی۔ چیخ پکار سن کر آرچر کمرہ سے واپس نکل آیا اور دروازہ کے قریب کھڑے ہو کر حالات کا مشاہدہ کرنے لگا۔ اور فوراً واپس کمرہ میں چلا گیا۔

"کوئی اس پیکٹ کو ہاتھ نہ لگائے" نک نے بلند آواز میں سب کو خبردار کیا۔ "اس میں بم بھی ہو سکتا ہے!"

اور تھوڑی دیر بعد ہی انسپکٹر فلپ۔ سب کو بتا رہا تھا۔ "مسٹر نک کا خیال سو فیصدی درست تھا۔ اس ڈبہ میں بم تھا جو ڈھکنا کھلنے کے دو سیکنڈ کے اندر پھٹ جاتا۔"

پھر وہ نک کی طرف متوجہ ہوا۔ "آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہ اس ڈبہ میں بم بند ہے، مسٹر نک کیا آپ ہمیں بتائیں گے؟"

نک نے اطمینان سے سگریٹ سلگایا اور دیوار سے ٹیک لگا کر آرام سے کھڑا ہو گیا۔

"یہ معاملہ ذرا سی عقل کا ہے۔ میں نے ڈبہ پر ڈاک کی مہروں پر جب ذرا سا غور کیا تو پتہ چلا کہ کسم کی کوئی مہر موجود نہیں ہے۔ جس سے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ یہ پیکٹ امریکہ سے فرانس نہیں پہنچایا بلکہ یہیں سے بھیجا گیا ہے۔ ایک امکان یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اسے پُراسرار مسٹر جے سن آرشیڈ نے آرچر کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجا ہو جیسا کہ افواہ ہے کہ وہ اس کا جانی دشمن ہے۔"

"کیرول بال بال بچ گئی ورنہ ہلاک ہو جاتی" آرچر نے لقمہ دیا۔

انسپکٹر فلپ نے نک کو شبہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے شک ہے مسٹر نک کہ تم ایک ممکنہ اقدام قتل کے واقعہ میں بالواسطہ طور پر ملوث ہو گئے ہو۔"

نک مسکرایا۔ "میرا خیال ہے انسپکٹر فلپ کہ تمہیں میرے خلاف کوئی بھی الزام ثابت کرنے میں بڑی دشواری پیش آئے گی۔ خواہ مسٹر آرچر اپنے لگائے ہوئے الزام پر کتنا ہی زور دیں۔"

"کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں۔" آرچر نے چونک کر نک سے پوچھا "میں آپ سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں مسٹر آرچر۔!" نک نے بڑے اعتماد کے ساتھ آرچر کی طرف ایک قدم بڑھا کر کہا۔

آرچر جو بہت ناراض نظر آ رہا تھا۔ جز بز سا ہوا۔ پھر نک کو لے کر ایک قریبی کمرہ میں چلا گیا۔ دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"مسٹر نک اب بتاؤ تمہارے ذہن میں کیا ہے۔؟"

"میں زیادہ وقت نہیں لوں گا مسٹر آرچر" نک نے آرچر کی پیش کی ہوئی کرسی نظر انداز کرتے ہوئے کھڑے کھڑے کہنا شروع کیا۔

"کسی نے پیرس پولیس کو گمنام خط بھیجا جس میں لکھا تھا کہ آرشیڈ نے

کیا

آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کی شخصیت کی اہمیت کو تسلیم کریں؟
آپ لوگوں سے اپنے احکامات کی تعمیل کروانا چاہتے ہیں؟

ہر انسان میں ایک مقناطیسی قوت ہوتی ہے جس کی مدد سے وہ بڑے سے بڑا کام کر سکتا ہے۔ اس قوت سے کام لینے کے لیے تیلی پیتھی اور ہپناٹزم کی طرح مشقیں نہیں کرنا پڑتیں؛

جدید اور سائنٹیفک اصولوں پر مبنی حیرت انگیز کتاب

مقناطیسیت

آپ کی شخصیت میں انوکھا نکھار پیدا کر دیگی
آپ خود میں ایک نمایاں تبدیلی محسوس کریں گے

::: اس کتاب کا مطالعہ کیجئے :::
اور اپنے وجود کو ایک بہتر ذات بنا لیجئے!

قیمت -/۴۵ روپے

مکتبہ نفسیات
پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی ۱



نکی کو اس مرتبہ قتل کے الزام میں پھانس لیا گیا ہے

فیاض حیدری

کھلونا چوہا چوری کرنے کے لئے میری خدمات پیشگی معاوضہ ادا کر کے حاصل کی ہیں۔ لیکن میری خدمات حاصل کرنے والا اور پھر پریس پولیس کو گمنام خط بھیجنے والا آر شیڈ ہرگز نہیں ہے۔ اس سارے پُراسرار معاملہ میں صرف اس غریب کا نام استعمال کیا گیا ہے اور بس۔"

"کیا مطلب؟" آرچر نے غرا کر سوال کیا۔

"جی مسٹر آرچر یہ بات حقیقت ہے کہ اس پلان کا خالق آر شیڈ ہرگز نہیں ہے۔ اس بے چارے کو اس بارے میں کوئی پتہ ہی نہیں کہ اس کا نام اور تم لوگوں سے اس کی مبینہ مخالفت کو کس طرح استعمال کر لیا گیا ہے۔ اب سنو! تم نے اپنے پارٹنر فلیمنگ کو نیویارک ٹیلی فون کیا کہ بذریعہ طیارہ دوسرا کھلونا چوہا روانہ کر دے اور بقول تمہارے اس نے روانہ کر بھی کر دیا اور وہ اتنی جلد یہاں پہونچ بھی گیا۔ جبکہ یہ بات زیادہ منطقی ہوتی کہ تم لوگ یہاں سے واپس ہالی وڈ چلے جاتے اور چوہے کا بقیہ کام وہیں فلمبند کر لیتے۔ تم نے ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا اس لئے کہ تمہیں معلوم تھا کہ ..... چوہے کی چوری کے بعد تمہیں کیا کچھ کرنا ہے۔"

"تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں نے خود اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے بم کا پیکٹ منگوایا؟"

"قطعی نہیں۔ تم نے کیرول ینگ کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔"

"کیا پاگل پن کی بات ہے؟" آرچر نروس ہونے لگا۔

"مسٹر آرچر بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ میں کہہ رہا ہوں ۔ بلکہ یہی بے چاری کیرول جو ابھرتی ہوئی اداکارہ ضرور ہے لیکن ابھی شہرت کی اتنی بلندی پر نہیں پہونچی ہے کہ بڑی بڑی اسٹار کی مانند خود اپنے اخراجات برداشت کر سکے۔ وہ تمہارے رحم و کرم پر ہے۔ تم نے کیرول ینگ کے لئے بھاری مالیت کی بیمہ پالیسی لی ہوگی۔ فرانس میں شوٹنگ کے دوران ہر قسم کے حادثہ کے خلاف ہو سکتا ہے اس پالیسی کی مالیت دس لاکھ ڈالر ہو۔ ایسی صورت میں مردہ کیرول ینگ یا بُری طرح زخمی تمہارے لئے زندہ اور صحت مند کیرول سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتی۔ تمہاری مکمل فلم تمہیں اتنا منافع نہ دے سکتی جتنا کیرول کی بیمہ پالیسی تمہیں دے سکتی ہے۔ دس لاکھ ڈالر آرچر فلیمنگ پروڈکشن کے موجودہ مالی بحران ختم کر سکتے تھے!"

"کیا تم اپنی اس بلوا س کا ایک لفظ بھی ثابت کر سکتے ہو؟" آرچر نے غضبناک ہو کر نک سے پوچھا۔

"مسٹر آرچر ایک درجن سے زائد افراد نے ابھی دیکھا ہے کہ تم نے پیکٹ کیرول ینگ کے ہاتھ میں تھمایا اور خود فون کرنے کے بہانہ ممکنہ جائے واردات سے دور چلے گئے۔ مسٹر آرچر تم کسے فون کرنے گئے تھے۔ غالباً نیویارک اپنے پارٹنر کو۔ یہ بتانے کے لئے کہ تمہارا منصوبہ کامیاب ہو گیا ہے اور اب تمہاری کمپنی بہت جلد مالی مشکلات پر قابو پالے گی۔"

آرچر نے گھبراہٹ میں نک سے سوال کیا۔ "آخر تم چاہتے کیا ہو؟"

"میں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں مسز وڈ کھلونا چوہا دوبارہ بیس ہزار ڈالر میں فروخت کر دوں!"

"وہ کیوں آخر۔؟"

"بس بس مسٹر آرچر زیادہ بے وقوف بننے کی کوشش نہ کرو۔ تمہارے سامنے اس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ سمجھ گئے۔ اور ہاں کان کھول کر سن لو۔ فرانس میں قیام کے دوران کیرول ینگ ..... کو ذرا سا بھی نقصان پہونچا۔ خواہ وہ معمولی سا زخم ہی کیوں نہ ہو۔ پھر نتائج کے تم خود ذمہ دار ہوگے۔ اچھی طرح سوچ لو۔ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے تمہارے سامنے یہ راستہ بھی نہ رہ جائے جو میں نے تجویز کیا ہے۔"

آرچر نے ہتھیار ڈال دیئے۔

○

اس شام جب ویلوٹ ایئرپورٹ پر پہونچا تو طیارہ میں سوار ہونے سے قبل اُسے کچھ یاد آگیا۔ وہ بھاگا بھاگا ایئرپورٹ کی ڈیوٹی فری گفٹ شاپ پر پہونچا اور..... وہاں سے بہترین فرانسیسی خوشبو کی دو مہنگی بوتلیں خریدیں۔ ..... اس لئے کہ وہ اس وقت بے تاج بادشاہ بنا ہوا تھا اور یہ آسانی ان کی قیمت ادا کر سکتا تھا۔ آخر گلوریا سے کیا ہوا وعدہ بھی تو پورا کرنا تھا اور وعدہ قائم رہنا نک کا ایک اور اصول تھا۔

○

وہ اختتام مئی کی ایک گرم رات تھی۔ دوپہر تک حبس کی سی کیفیت رہی تھی۔ اور پھر گرم ہوائیں چلنا شروع ہو گئی تھیں۔ نک ویلوٹ نے ہوا کے رخ اور فائر بریگیڈ عمارت کے فاصلے کو مدِنظر رکھ کر خشک گھاس میں آگ لگائی تھی جلتے تیزی سے اس کی جانب لپک رہے تھے۔ وہ ایک جست لگا کر پھٹے پھٹے فارم ہاؤس سے پیچھے ہٹ گیا۔ لکڑی سے بنے ہوئے شیڈ کی دیواروں نے آگ پکڑ لی تھی۔ نک کو یقین تھا کہ شعلے کھیتوں میں دُور سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ ویسے بھی دریا کنارے دُور دُور تک کسی قسم کی کوئی عمارت بنی ہوئی نہیں تھی۔ علاوہ فائر بریگیڈ عمارت کے جو اس فارم ہاؤس سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر واقع تھی۔

نک ویلوٹ نے عافیت اسی میں جانی کہ فارم ہاؤس سے دُور چلا جائے۔ لہٰذا وہ تیز قدم اٹھاتا ہوا اس جانب چل پڑا جہاں اس نے اپنی کار کھڑی کی تھی۔ اس نے کار اسٹارٹ کی اور درختوں کے ایک جھنڈ میں لے جا کر کھڑی کر دی۔ پھر وہ دوڑتا ہوا کھیل کے میدان میں داخل ہو گیا جس کے اختتام پر فائر بریگیڈ کی عمارت تھی۔ وہ میدان کے وسط میں پہنچا ہی تھا کہ عمارت کا گیٹ کھلا اور آگ بجھانے والا انجن شور مچاتا ہوا باہر نکلا۔ آگ زیادہ بڑھی نہیں تھی۔ لیکن آگ بجھانے والے عملے کو آدھے گھنٹے تک مصروف رکھنے کے لئے کافی تھی۔ نک کو اتنا ہی وقت درکار تھا کہ وہ اپنا کام خوش اسلوبی سے انجام دے سکے۔

نک ویلوٹ عمارت کے کھلے گیٹ سے اندر داخل ہوا تو ایک چھوٹی سی سفید بتی نے اس کا استقبال کیا۔ وہ دائیں طرف کی دیوار کی جانب بڑھ گیا۔ جس پر کئی ایک آہنی لاکرز لگے ہوئے تھے پہلے تین لاکرز خالی تھے۔ لیکن چوتھے لاکر میں وہ چیز موجود تھی جس کی تلاش میں نک یہاں آیا تھا۔ اس نے لاکر میں رکھے ہوئے سیاہ بیلٹ کا جائزہ لیا۔ جو عموماً آگ بجھانے والے عملہ کے افراد گرتے ہوئے ملبے سے خود کو محفوظ رکھنے کے لئے پہنتے تھے۔ آگ بجھانے والے اس مرکز کا نمبر چوبیس تھا اور اس لحاظ سے بیلٹ پر چوبیس نمبر اور قصبہ کا نام لکھا ہوا تھا۔ نک کو معلوم تھا کہ ڈیوٹی پر موجود فائرمین عموماً

شکیل انجم کی کرنل پرویز (دو قابوط) سیریز کے چار ناول شائع ہو گئے ہیں:

قابوط سیریز نمبر ۱۵ — کرنل پرویز سیریز نمبر ۱۵ — قابوط سیریز نمبر ۱۶ — قابوط سیریز نمبر ۱۷

چاند کا نگینہ — شیشے کے انسان — آنکھ کی دیوی — مقدر کا مجرم

چاند ایک ایسی افریقی ریاست کی ملکہ ہے جو اپنی خوبصورتی کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور ہے۔ ایک بہت ہی دلچسپ اور انوکھا ناول۔ قیمت ۱۰ روپے

اس خلائی مخلوق کے جسم شیشے کی طرح صاف تھے اس سیارے پر روبوٹ کی حکومت تھی۔ ایک شاندار خلائی ناول۔ قیمت ۱۰ روپے

ایک ایسے شخص کی جسے بچپن ہی سے چوری ہوئی تھی اس آنکھ کو حاصل کرنے کے لئے کی جانے والی دلچسپ جدوجہد کا ناول۔ قیمت ۱۰ روپے

ایک مجرم کو دنیا کی روبے کے جواہرات چرا کر پھر اسے واپس کرنا پڑا۔ ہر ہفتے ایک دلچسپ ناول۔ قیمت ۱۰ روپے

کتابات پبلیکیشنز پرنٹ بن ۲۲ کراچی ۱۱

انجن پر اپنے ہیلمٹ چھوڑ دیا کرتے تھے۔ تاکہ عجلت میں وہ انہیں بھول نہ جائیں۔

اس کے باوجود نک نے جوا کھیلنے کا فیصلہ محض اس امید پر کر لیا تھا کہ ممکن ہے دن کی شفٹ کے فائر مین اپنے ہیلمٹ لاکر میں بند کر گئے ہوں۔ نک نے ہیلمٹ بغل میں دبایا اور دوڑتا ہوا، عمارت سے باہر نکل آیا۔ اب اس کا رُخ کھیل کے میدان کی طرف تھا جس کے اختتام پر درختوں کے جھنڈ میں اس کی کار کھڑی تھی۔ اس نے بائیں طرف فارم ہاؤس کی طرف دیکھا جہاں فائر مین فلیش کی تیز روشنی میں آگ بجھانے میں مصروف تھے۔ نک نے ہیلمٹ پچھلی سیٹ پر اچھال دیا اور کار اسٹارٹ کر کے کچی سڑک پر آ گیا۔ پانچ منٹ بعد اس کی کار بڑی شاہراہ پر شہر کی جانب رواں دواں تھی۔ پندرہ منٹ بعد وہ شہر کی حدود میں داخل ہو گیا۔ اب اس کا رُخ ایک سپر مارکیٹ کے پارکنگ پلاٹ کی طرف تھا جہاں اس نے اپنے گاہک سے ملاقات کا وقت طے کر رکھا تھا۔ وہ مقررہ وقت سے دس منٹ قبل ہی وہاں پہنچ گیا۔ لیکن رافٹر اپنی کار لئے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ نک نے دروازہ کھولا اور اس کے برابر بیٹھ گیا۔

"یہ لیجئے جناب! آپ کا ہیلمٹ" اس نے کہا۔

"اور یہ رہے تمہارے بیس ہزار ڈالر۔ ایک گھنٹے کے کام کا یہ مناسب ترین معاوضہ ہے۔"

سام رافٹر پستہ قد تھا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور چمکدار تھیں۔ اس کے چہرے پر ٹوٹی ہوئی بڑی ناک بہت بُری لگ رہی تھی۔ رافٹر کا کام اپنے ہم پیشہ لوگوں کی خامیوں سے فائدہ اٹھانا تھا۔ وہ عموماً چھوٹے بدمعاشوں پر ہاتھ مارتا تھا۔ جو بڑا ہاتھ مارنے کے بعد مال کو سنبھال نہیں پاتے تھے۔ نک اسے برسوں سے جانتا تھا مگر اس نے آج تک اسے کسی کام کے لئے نہیں کہا تھا۔ اب سے دو گھنٹے قبل اس نے فون کر کے نک سے کہا تھا کہ اسے فوری طور پر کسی بھی فائر مین کا ہیلمٹ درکار ہے۔ نک اس سے فیس وغیرہ طے کر کے نزدیک ترین فائر بریگیڈ نمبر چوبیس کی جانب چل دیا تھا۔ تاکہ وہاں سے کسی شخص کا ہیلمٹ چرا سکے۔ اس نے فارم ہاؤس میں آگ لگا کر عملے کو عمارت سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اور یوں اس نے آسانی سے بیس ہزار ڈالر حاصل کر لئے تھے۔

"تمہیں آج رات ہیلمٹ کی ضرورت کیسے پڑ گئی؟" نک نے بڑے نوٹ گنتے ہوئے رافٹر سے پوچھا۔

"آج رات ہم ایک لمبا ہاتھ مار رہے ہیں۔ اگر تم بھی شامل ہونا چاہو تو مجھے بڑی مسرت ہوگی۔"

"نہیں شکریہ!"

رافٹر نے پچھلی نشست پر کمبل کے نیچے ہیلمٹ رکھ دیا۔ اور بولا۔

"آج رات شمالی برونکس کے علاقے میں چند بدمعاش ہیروئن آپس میں تقسیم کرنے والے ہیں۔ دس لاکھ ڈالر کی یہ کھیپ آج صبح ہی بیٹی سے یہاں پہنچی ہے۔ منشیات کی اسمگلنگ کے لئے ان دنوں جو استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس سے تو تم واقف ہی ہو گے۔ اسمگلر سیاحوں کے بھیس میں ہیروئن لے کر بحری جہازوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ پیوٹوریکو کے قریب ہیروئن کے پیکٹ سمندر میں پھینک دیتے ہیں۔ پیوٹوریکو اور مین لینڈ کے درمیان کوئی کسٹم نہیں ہے لہٰذا ان کے پاس کوئی چیز برآمد نہیں ہوتی۔ ہیروئن کا خاص انداز میں بنا ہوا پیکٹ تیرتا ہوا نیویارک پہنچ جاتا ہے اور پھر اسے فروخت کے لئے مختلف لوگوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ گاہکوں تک پہنچتے پہنچتے ہیروئن کی اس کھیپ کی مالیت پچاس لاکھ سے تجاوز کر جائے گی۔"

رافٹر ہیروئن کا ذکر اس انداز میں کر رہا تھا جیسے اس کی اہمیت سگریٹ یا اشیائے خورد و نوش سے زیادہ نہ ہو۔

"اور تم وہ مال اڑانے کی فکر میں ہو؟" نک نے پوچھا۔

"ظاہر ہے! شمالی برونکس کے اس فلیٹ کی بیس لڑکیاں ہیروئن کی اس کھیپ کو مختلف حصوں میں تقسیم کر رہی ہوں گی۔ لڑکیوں کا غسل کے مختصر سوٹ پہن رکھے ہوں گے تاکہ وہ ہیروئن کی تھوڑی سی مقدار بھی کپڑوں میں چھپا کر نہ لے جا سکیں۔ انتظام کچھ اس قسم کا کیا گیا ہے کہ کوئی شخص بھی اس فلیٹ میں داخل نہیں ہو سکتا۔"

"اب میری سمجھ میں آ رہا ہے کہ تمہیں فائر مین کے ہیلمٹ کی ضرورت کیوں پڑ گئی؟"

"تم ٹھیک سمجھے۔ ہم اس عمارت کے ہال میں کوڑے کے ڈھیر میں تھوڑی سی آگ لگا دیں گے۔ آگ اس انداز میں لگائی جائے گی کہ زیادہ سے زیادہ دھواں پیدا ہو۔ عمارت میں مقیم لوگ خوفزدہ ہو جائیں گے۔ پھر میکس یا کوئی اور شخص فائر مین کا لباس پہن کر اوپر جائے گا اور فلیٹ کے دروازے کو بری طرح دھڑ دھڑانے لگے گا۔ وہ سوراخ میں سے میکس کو فائر مین کے لباس میں ملبوس دیکھیں گے اور ممکن ہے گھبرا کر دروازہ کھول دیں۔ ممکن ہے وہ ایک آدھ منٹ ہیروئن کو تھیلے میں بھرنے میں لگا دیں۔ لیکن دروازہ وہ بہرحال کھول دیں گے۔ سنہری موقع ہوگا۔ جب میں اور میرے ساتھی دندناتے ہوئے اندر داخل ہو جائیں گے۔ شمالی برونکس کے علاقے میں اکثر و بیشتر آگ لگنے کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں لہٰذا عمارت سے نکلتے دیکھ کر کسی کو شبہ بھی نہیں ہوگا۔"

"ہیلمٹ تو تم خود بھی چوری کر سکتے تھے اس طرح تم اسے ڈالر بھی بچا سکتے تھے۔" نک نے شانے اچکا کر کہا۔

"لعنت ہے میکس پر!" رافٹر نے کہا۔ "اسے فائر مین کے

انتظام کرنے کے لئے کہا گیا تھا اور آخری لمحوں میں وہ ہیلمٹ حاصل نہیں کر سکا۔ ربڑ کی برساتی، مخصوص قسم کے جوتے اور کلہاڑی کا انتظام اس نے باآسانی کر لیا تھا۔ مگر ہیلمٹ سب سے ضروری چیز ہے اور وہی وہ حاصل نہیں کر سکا۔ ہم لوگوں کا وقت پر وہاں پہنچنا انتہائی ضروری تھا۔ لہٰذا ہمیں تم ایسے تیز اور قابلِ اعتماد آدمی کی ضرورت تھی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہیروئن کی وہ کھیپ اتنی بڑی ہے کہ ہم تمہاری فیس کے متحمل ہو سکتے ہیں۔"

"اچھا بھئی! تم عیش کرو۔ میں چلتا ہوں۔" نک نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی ہمارا ساتھ نہیں دو گے؟ میں چاہتا ہوں کہ تم پستول لئے ہمارے ساتھ موجود رہو اور اس کام کا معاوضہ میں تمہیں پانچ ہزار ڈالر دوں گا۔ تمہاری موجودگی سے مجھے اطمینان رہے گا۔"

"شکریہ رافٹر! میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ میری لائن نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔ ویسے بھی تم بہت بڑے اور مشہور چور ہو۔"

نک ویلوٹ نے کار اسٹارٹ کی اور لانگ آئی لینڈ میں واقع اپنے گھر کی طرف چل دیا جو اس نے گلوریا کے ساتھ مل کر خریدا تھا۔ وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ تو گلوریا ٹیلی وژن پر ایک جاسوسی فلم دیکھ رہی تھی وہ چھوٹتے ہی بولی۔

"تم کہاں گئے تھے نکی؟"

"ایک ارجنٹ کام آ گیا تھا۔" نک نے کہا۔ وہ اب کوئی بات اس سے چھپاتا نہیں تھا۔ اس کی تمام سرگرمیوں کا علم گلوریا کو ہو چکا تھا۔

"تمہارا مطلب ہے تم کوئی چیز چرانے گئے تھے۔"

نک نے نوٹوں سے بھرا ہوا لفافہ گلوریا کی گود میں پھینک دیا اور بولا۔ "یہ رہے بیس ہزار ڈالر۔ کل اس رقم کو مختلف بینکوں میں جمع کرا دینا۔"

"تم نے کیا چیز چرائی تھی نکی؟ کیا تمہارا کام آسانی سے ہو گیا تھا؟"

"مجھے کسی فائر مین کا ہیلمٹ چوری کرنا تھا اور میں نے وہ کام بڑی آسانی سے ایک گھنٹے میں انجام دے دیا۔"

نک اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ وہ اس بارے میں مزید گفتگو نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ ان لڑکیوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ جو ایک چھوٹے فلیٹ میں ہیروئن کے حصے بخرے کرنے میں مصروف تھیں۔ وہ سام رافٹر کے بارے میں بھی سوچ رہا تھا۔ جو اس مال پر جھپٹنے والا تھا۔ نک نے اپنا کیریئر معمولی چیزوں کو چرا کر بنایا تھا کیونکہ اس کا ہمیشہ سے یہ نقطۂ نظر رہا تھا کہ اس طرح کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچتا اس نے آج تک کوئی قیمتی چیز نہیں چرائی تھی لیکن آج رات ہیلمٹ چرانے کے بعد اسے احساس ہوا تھا کہ اس مرتبہ کسی نہ کسی کو ضرور نقصان پہنچے گا کچھ لوگوں کے زخمی ہونے کا بھی احتمال تھا۔ اور وہ اس بارے میں سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے صبح اٹھ کر سب سے پہلے اخبارات کا جائزہ لیا۔ ان میں ہیروئن کے بارے میں کوئی خبر نہیں تھی۔ نہ ہیروئن تقسیم کرنے والی لڑکیوں کا کوئی ذکر تھا۔ اس نے مختلف اخبارات کے دوپہر کے ایڈیشن خریدے مگر ان میں بھی اس قسم کی کوئی خبر نہیں چھپی تھی۔ بالآخر شام کو ٹیلی وژن پر اس نے وہ منحوس خبر تفصیل سے سن لی۔ شمالی برونکس کے علاقے میں فائرنگ کی واردات ہوئی تھی۔ جس میں ایک انیس سالہ خوبصورت لڑکی ہلاک ہو گئی تھی اور کئی دوسری لڑکیاں شدید زخمی ہوئی تھیں۔ پولیس اس واردات کے اسباب پر تفتیش کر رہی تھی۔ خبر میں ہیروئن کا کوئی ذکر نہیں تھا جس سے نک نے اندازہ لگایا کہ سام رافٹر اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکا ہوگا۔

نک ویلوٹ نے فائر بریگیڈ سے ہیلمٹ جمعرات کی رات کو چرایا تھا۔ اس سے اگلے پیر کو وہ اپنی چھوٹی سی خوبصورت کشتی کو سمندر میں اتار رہا تھا۔ کہ ایک دبلا پتلا گنجا شخص اس کی طرف بڑھا۔ اس نے شیریں لہجے میں کہا "تمہارا نام نک ویلوٹ ہے؟"

نک نے سر سے پیر تک اس کا بغور جائزہ لیا۔ پھر خشک لہجے میں بولا۔ "ہاں میرا نام نک ویلوٹ ہے۔"

"میں سارجنٹ لارنس ہوں۔ میں تم سے چند سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔ اور اس کے لئے تمہیں میرے ساتھ چلنا پڑے گا۔"

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ سوالات کس سلسلے میں پوچھے جائیں گے؟"

"سوالات کا تعلق ایک قتل سے ہے اس واردات کی تفتیش میرے سپرد کی گئی ہے میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ تم فوری طور پر کسی وکیل کا انتظام کر لو۔ تاکہ اس کی موجودگی میں سوالات کئے جا سکیں ویسے اگر تم خاموش رہنا چاہو تو ہم تمہیں مجبور نہیں کریں گے کیونکہ یہ تمہارا قانونی حق ہے۔ سوالات کے دوران تم جو بات بھی کہو گے اسے تمہارے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔ سارجنٹ! کیا مجھے گرفتار کیا جا رہا ہے؟" نک نے پوچھا۔

"فی الحال تو تم زیرِ حراست نہیں ہو۔"

نک ویلوٹ کو یہ سب ایک بھیانک خواب معلوم ہو رہا تھا قتل کا نام سنتے ہی اس نے تصور میں انیس سالہ حسین لڑکی کی لاش دیکھ لی تھی۔ جسے برونکس میں گولی مار دی گئی تھی۔ کیا یہ قتل وہی ہے

اس نے سارجنٹ کی الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا اور جھک کر بولا۔

"میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ تم کس قتل کی بات کر رہے ہو؟ میں تو کسی ایسے فرد کو نہیں جانتا جس کا حال ہی میں انتقال ہوا ہو۔"

"تم نے فائر مین ونس آرتھر کا نام تو سن رکھا ہوگا۔"

"تم کس آرتھر کا ذکر کر رہے ہو؟ میں اسے نہیں جانتا۔"

"فضول باتوں میں وقت ضائع کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ نک! تمہیں میرے ساتھ چلنا پڑے گا۔ اس واردات کی تفتیش کے سلسلے میں مجھے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور تم اپنے طرز عمل سے حالات کو مزید پیچیدہ بنا رہے ہو۔"

نک نے گلو یا کو پولیس اسٹیشن سے ٹیلی فون کر کے اس صورتحال سے مطلع کیا اور کہا کہ وہ اسے حالات سے پوری طرح باخبر رکھے گا پھر وہ سارجنٹ کے ساتھ ایک کمرے میں داخل ہوا۔ جہاں عموماً مجرموں سے پوچھ گچھ کی جاتی تھی۔ وہاں دو افراد پہلے ہی موجود تھے ایک سیکرٹری دوسرا ایک پریس افسر تھا۔

"بہتر ہوگا کہ تم شروع سے ہمیں سارا معاملہ بتا دو۔" نک نے کہا۔

"خدا مجھے اس قتل کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔"

"اچھی بات ہے۔" سارجنٹ نے کہا۔ "صبیحہ کی شام بندرگاہ کے قریب ایک گودام میں آگ لگ گئی تھی۔ ممکن ہے تم نے اس کے بارے میں اخبارات میں پڑھا ہو۔"

نک کو وہ خبر یاد آ گئی۔ اس نے کہا۔

"آگ بجھانے ہوئے ایک فائر مین ہلاک ہو گیا تھا۔"

"بالکل۔ میں اسی واردات کا ذکر کر رہا ہوں۔ ہلاک ہونے والے فائر مین کا نام ونس آرتھر تھا اور وہ دھوئیں کے سبب آکسیجن ماسک لگائے ہوئے تھا آکسیجن کی ٹنکی اس کی پشت سے بندھی ہوئی تھی۔ اس قسم کی ٹنکیوں میں اتنی ہوا ہوتی ہے کہ انسان تیس منٹ تک سانس لے سکتا ہے۔ آگ بجھاتے ہوئے چونکہ وہ بائو شدید ہوتا ہے لہٰذا یہ آکسیجن پندرہ منٹ تک کام دے جاتی ہے۔ ٹنکی پر ایک میٹر اور والو بھی نصب ہوتا ہے۔ جس سے یہ جاننے میں آسانی ہوتی ہے کہ ٹنکی میں کتنی ہوا باقی ہے اور وہ کتنی دیر تک کار آمد ثابت ہو سکتی ہے۔ آرتھر جلتے ہوئے گودام میں آگ بجھا رہا تھا کہ اس کی ٹنکی کی ہوا ختم ہو گئی۔ اندازہ دم گھٹنے سے ہلاک ہو گیا۔ ٹنکی کا معائنہ کرنے پر ہمیں یہ معلوم ہوا کہ ہوا کی مقدار ظاہر کرنے والے آلے کو ایک جگہ فکس کر دیا گیا تھا۔ گویا ٹنکی میں اتنی ہوا نہیں تھی۔ جتنی کہ میٹر سے ظاہر ہو رہی تھی۔ ہمارا خیال ہے کہ ٹنکی کو جان بوجھ کر خالی کیا گیا تھا۔ اور اس میں اتنی ہوا رہنے دی گئی تھی کہ پانچ منٹ تک سانس لیا جا سکے۔"

"تم کیا کہنے کی کوشش کر رہے ہو سارجنٹ؟ میرے پلے تمہاری ایک بات بھی نہیں پڑی۔" نک نے کہا۔

"میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آرتھر کو جان بوجھ کر ہلاک کیا گیا تھا۔"

"اس بات کو درست مان لیا جائے تو پھر بھی اسکا مجھ سے کیا تعلق ہے؟"

"کوئی شخص فائر بریگیڈ کی عمارت میں داخل ہوا تھا۔ اور ونس نے ہوا کی ٹنکی میں گڑبڑ کر دی تھی ہمیں اس عمارت میں ایک لاکر کے دروازے پر تازہ انگلیوں کے نشانات ملے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ انگلیوں کے وہ نشانات ہماری فائل میں موجود تمہاری انگلیوں کے نشانات سے مل چکے ہیں۔"

"میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔" نک نے کہا۔

"کیا تم اس بات سے انکار کرتے ہو کہ تم گزشتہ چند دنوں میں فائر بریگیڈ کی عمارت میں نہیں گئے تھے؟"

"میں اس بات سے انکار کرتا ہوں کہ میں نے آکسیجن ٹنکی کے ساتھ کوئی گڑبڑ کی تھی۔ ونس آرتھر سے میری کبھی واقفیت نہیں رہی اسکی موت سے میرا تعلق نہیں ہے۔"

اب نک سارجنٹ لارنس کا رویہ خوشگوار رہا تھا مگر نک کی اس بات سے اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔ اب وہ کڑی نظروں سے نک کو دیکھ رہا تھا۔ وہ چند لمحے خاموشی سے اس کے چہرے کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس نے پلٹ کر پولیس افسر اور اسٹینو گرافر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے تم لوگ باہر انتظار کرو، میں ان سے تنہائی میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

نک کو معلوم تھا کہ سارجنٹ کی یہ حرکت اس پر رعب ڈالنے کی ایک کوشش ہے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کمرے میں کی جانے والی گفتگو ٹیپ کی جا رہی ہوگی۔ اس نے کسی خاص ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔ اور چپ چاپ سارجنٹ کے اگلے قدم کا انتظار کرنے لگا۔ سارجنٹ نے کھنکار کر گلا صاف کیا۔ اور بولا۔

"تم ایک چور ہو نک ویلیوٹ۔ ہمارا شعبہ تم پر برسوں سے نگاہ رکھے ہوئے ہے اور ہم نے تمہارے بارے میں تین انچ موٹی فائل تیار کر رکھی ہے۔ اب تک تمہیں گرفتار اس لئے کیا نہیں جا سکا کہ عموماً دوسرے علاقوں میں وارداتیں کرتے ہو اور یہ کہ جو چیزیں چراتے ہو ان کی کوئی قیمت نہیں ہوتی لیکن مجھے افسوس ہے نک ویلیوٹ کہ تم اس مرتبہ بری طرح پھنس چکے ہو!"

"اگر میں چور ہونے کا اعتراف کر لوں تو سارجنٹ! اس سے میں قاتل تو ثابت نہیں ہوتا۔"

"ہمیں معلوم ہے کہ تمہیں تمہاری خدمات کا بھاری معاوضہ دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص تمہیں کوئی چیز چرانے کے لئے بھاری رقم دے سکتا ہے تو آکسیجن کی ٹنکی خالی کرنے کے لئے بھی تمہاری خدمات معقول رقم دے کر حاصل کی جا سکتی ہیں۔"

"نہیں سارجنٹ!" نک نے کہا۔ "میں نے اس قسم کا کوئی کام نہیں کیا۔ میں اتنی گھٹیا حرکت بڑے سے بڑے معاوضے پر بھی نہیں کروں گا۔" نک کو برونکس کے فلیٹ میں ہلاک ہونے والی لڑکی کا خیال آ رہا تھا۔ اگر وہ فائر بریگیڈ کی عمارت میں داخل ہونے کا اعتراف کر لیتا اور سارجنٹ کو بتا دیتا کہ وہ کیوں وہاں گیا تھا۔ تو اس کا نانا مرنے والی لڑکی سے جوڑا جا سکتا تھا۔ وہ اس لڑکی کے قتل میں ملوث ہونا نہیں چاہتا تھا۔ نک دل ہی دل میں خود کو لعنت ملامت کرنے لگا کہ لاکر پر اس کی انگلیوں کے نشانات کس طرح رہ گئے عمارت میں داخل ہوتے وقت اس نے دستانے نہیں پہنے تھے کیونکہ اس طرح وہ لوگوں کی نظروں میں آ سکتا تھا۔ اتنے گرم موسم میں دستانے پہننے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ لیکن اس نے لاکر کھولتے ہوئے کافی احتیاط سے کام لیا تھا۔ ممکن ہے آخری لاکر کھولتے ہوئے وہ لاپرواہی کا مظاہرہ کر گیا تھا۔ ماضی میں اس نے جو چیزیں چرائی تھیں ان کی کوئی قیمت نہیں تھی۔ اور اسی وجہ سے پولیس نے اس پر ہاتھ نہیں ڈالا تھا۔ لیکن اس مرتبہ وہ اپنی حماقت سے بری طرح پھنس چکا تھا۔ انگلیوں کے ان نشانات نے اسے ایک ایسے جرم سے ملا دیا تھا جس سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔ وہ نک ویلیوٹ دم بخود شیم کے مصداق بغیر پلکیں جھپکائے سارجنٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"اگر تم بے قصور ہو تو تمہیں بتانا ہوگا کہ تم فائر بریگیڈ کی عمارت میں کیا کر رہے تھے۔؟ یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ انگلیوں کے تمام نشانات کو مٹایا یا نہیں جا سکتا۔"

نک نے ایک گہرا سانس لیا اور بولا۔

"میں وہاں اپنے ایک گاہک کے کہنے پر گیا تھا۔ لیکن اس کا تعلق آرتھر سے ہرگز نہیں ہے اور نہ میں نے وہ آکسیجن ٹینک دیکھا تھا۔"

"اگر تمہاری بات کو تسلیم کر لیا جائے تو کیا تم بتانا پسند کرو گے کہ تم وہاں کیا چیز چوری کرنے گئے تھے۔؟ میں یہ بھی جاننا چاہوں گا کہ وہ چیز تم کس کے لئے چرا رہے تھے۔"

نک کو اپنے سر پر تلوار لٹکتی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ بڑی مشکل میں پھنس چکا تھا۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن والا معاملہ تھا۔ وہ آنکھیں بند کر کے صورتحال پر غور کرنے لگا۔ پھر اس نے آنکھیں کھول دیں اور بولا۔

"مجھے اڑتالیس گھنٹوں کی مہلت درکار ہے۔ میں اس شخص کو تلاش کروں گا جس نے ونس آرتھر کو قتل کیا ہے۔"

سارجنٹ کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔ اس نے کہا۔

"ہم بھی قاتل کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا تمہیں اس بات سے اختلاف ہے؟"

"لیکن اس وقت تمہاری نظریں میرے علاوہ دوسرا کوئی شخص نہیں ہے۔ تم یہ ثابت کر سکتے ہو کہ میں فائر بریگیڈ کی عمارت میں گیا تھا۔ مگر تمہیں آرتھر کا قتل میرے سر تھوپنے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ میرے پاس اس کو قتل کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ تم یہ بات بھی ثابت نہیں کر سکتے کہ میں نے آکسیجن کی ٹنکی کو چھوا تھا۔ تمہارا کیس خاصا کمزور ہے سارجنٹ!"

سارجنٹ نے چند لمحے نک کی بات پر غور کیا۔ پھر بولا۔

"تم اڑتالیس گھنٹوں میں کس شخص کو میرے حوالے کرو گے؟ کیا تم اس شخص پر ہاتھ ڈالو گے جس نے تمہاری خدمات حاصل کی تھیں؟"

"نہیں! کسی شخص نے فائر مین کو ہلاک کرنے کے لئے میری خدمات حاصل نہیں کیں۔" نک نے بیدلی سے کہا۔ "دیکھو سارجنٹ! مجھے اڑتالیس گھنٹوں کے لئے رہا کر دو اور میں کچھ نہ کچھ ضرور کر کے دکھاؤں گا۔ یہ ایک خطرہ ہے جسے تمہیں مول لینا پڑے گا۔ تمہارے پاس میری انگلیوں کے نشانات موجود ہیں اور بعد میں بھی فائر بریگیڈ کی عمارت میں داخل ہونے کا الزام مجھ پر عائد کر سکتے ہو۔ اگر میں نے بھاگنے کی کوشش کی تو میرے خلاف کیس اور بھی مضبوط ہو جائے گا۔ اگر میں مقدمہ سے بچنے کی کوشش کروں گا تو تمہیں میرا جرم ثابت کرنے میں آسانی ہے گی۔"

"کیا خیال ہے تم ہم سے بہتر طور پر تفتیش کر سکتے ہو؟"

"نہیں! بعض طور پر پوچھ گچھ کی جاتی ہے تو بعض اوقات اس کے بہتر نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ تمہیں یہ خطرہ مول لینا ہوگا سارجنٹ! اس سے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا۔"

"ممکن ہے تم اس شخص کو مطلع کرنا چاہتے ہو جس نے تمہاری خدمات حاصل کی تھیں۔"

"میں یہ کام تمہاری جیل سے بھی کر سکتا ہوں۔"

سارجنٹ لارنس نے ایک سرد آہ بھری اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھی بات ہے ویلیوٹ! میں تمہیں اڑتالیس گھنٹے کی مہلت دے رہا ہوں۔ لیکن ہمارا ایک آدمی مسلسل تمہارا تعاقب کرتا رہے گا۔ تمہیں اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔"

نک ویلیوٹ پولیس ہیڈ کوارٹر سے رخصت ہو گیا۔ عمارت سے باہر آ کر اس نے کئی گہرے گہرے سانس لئے۔ بہت دیر بعد اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔ ورنہ سارجنٹ لارنس نے تو اس کی جان نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ اس کی کیفیت قتل کے اس

مجرم کی سی ہو رہی تھی۔ جس کو سزائے موت دی گئی ہو۔ نک کو معلوم تھا کہ یہ سکون عارضی ہے۔ جلد یا بدیر اسے مصیبت کا سامنا کرنا ہی تھا۔ اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ کہ وہ آرتھر کے قاتل کا پتہ کیسے چلائے؟ وہ اس موضوع پر سکون سے سوچنا چاہتا تھا۔

❁

نک ویوٹ نے اپنی پہلی فرصت میں فائر بریگیڈ نمبر چوبیس کے چیف فنلے سے ملاقات کی۔ اس کی عمر چالیس سال تھی اور وہ گزشتہ پندرہ برس سے آگ بجھا رہا تھا۔ نک ویوٹ نے مسکرا کر اس سے ہاتھ ملایا اور بولا۔

"آپ کے اسٹیشن کا جو فائر مین آگ بجھاتے ہوئے ہلاک ہو گیا تھا۔ میں اس کے بارے میں ایک فیچر تیار کر رہا ہوں۔ آپ مجھے اس کے بارے میں کچھ بتا سکیں گے۔؟"

"میں اس بارے میں پہلے ہی مختلف لوگوں سے بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔" فنلے نے کہا۔ "اگر تمہیں تفصیلات جاننے کا شوق ہے تو تم ان دنوں کے اخبارات دیکھ سکتے ہو۔"

"میرا خیال ہے آپ سے گفتگو کے بعد میں اس کہانی کو ایک نئے رُخ سے دیکھ سکوں گا۔" نک نے کہا۔ "میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس کی موت کس طرح واقع ہوئی تھی۔؟"

"وہ ایک حادثہ تھا۔ ایک سیدھا سادا اتفاقی حادثہ جو ہم میں سے کسی کے ساتھ بھی پیش آ سکتا تھا۔ آکسیجن کی ٹنکیاں، برساتیاں اور ہیلمٹ کی طرح انفرادی طور پر فائر مینوں میں تقسیم نہیں کی جا سکتیں۔ وہ فائر انجن پر بنی ہوئی مخصوص الماری میں رکھی رہتی ہیں آکسیجن کی ٹنکیاں گل چار ہیں۔ ان میں سے صرف ایک خراب نکلی۔ یہ ناممکن ہے کہ کسی نے جان بوجھ کر آکسیجن ٹینک میں سے ہوا نکال دی ہو کیونکہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ آرتھر اس ٹنکی کو استعمال کرے گا۔ میں اس بات کو ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں کہ کسی نے آرتھر کو ہلاک کرنے کے لئے ٹنکی میں سے ہوا نکال دی ہو گی۔ ٹنکی کے جام میٹرکی طرف اسپتال کا ایک ڈاکٹر متوجہ ہوا تھا۔ اس نے یہ بات پولیس افسر کو بتا دی جو آرتھر کا معائنہ کرنے پہنچا تھا۔ ہم آرتھر کو لے کر اسپتال پہنچے تو اس کی موت واقع ہو چکی تھی۔ میٹر کو دیکھ کر اس ڈاکٹر اور پولیس افسر نے یہ احمقانہ کہانی گھڑ لی کہ آرتھر کو قتل کیا گیا ہے۔"

"لیکن مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ آکسیجن کی یہ ٹنکیاں تیس منٹ تک کارآمد رہتی ہیں۔"

"اس کا انحصار آکسیجن استعمال کرنے والے فرد پر منحصر ہے۔ اگر وہ جسمانی طور پر شدید محنت کر رہا ہو تو ٹنکی اس سے کہیں کم وقت میں ختم ہو سکتی ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ آگ بجھانا آسان کام نہیں ہے۔ اس میں بڑی محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور یوں آکسیجن کی ٹنکیاں جلد ختم ہو جاتی ہیں۔"

"گویا آپ مطمئن ہیں کہ یہ محض ایک حادثہ تھا؟"

"یقیناً۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ بہرصورت پولیس پوری تندہی سے نامعلوم قاتل کی تلاش کر رہی ہے۔ وہ لوگ انگلیوں کے نشانات وغیرہ کے لئے یہاں آئے تھے۔ اور گھنٹوں سر کھپاتے رہے۔"

"مجھے معلوم ہے۔" نک نے کہا۔ "کیا میں آپ کے عملے کے دیگر افراد سے مل سکتا ہوں۔؟"

"یقیناً۔ اگر آپ ان سے ملنا چاہیں تو مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ رات کی شفٹ میں ہم سات آدمی ہیں۔ آرتھر کی جگہ فی الحال کسی کو نہیں رکھا گیا ہے۔ وہ چھ آدمی اس وقت عمارت میں موجود ہیں۔"

فائر چیف نک کو عمارت کے عقب میں بنے ہوئے ایک بڑے سے کمرے میں لے گیا۔ وہاں وہ فائر مین پنگ پانگ کھیل رہے تھے۔ دو فائر مین ان کا کھیل دیکھ رہے تھے اور باقی دو کتابیں پڑھ رہے تھے۔ چیف نے فرداً فرداً سارے فائر مینوں کا تعارف نک سے کرایا۔ وہ تمام تندرست و توانا اور مضبوط کسرتی جسم کے مالک تھے۔

"میں آرتھر کی ناگہانی موت پر اپنے رسالے کے لئے فیچر لکھ رہا ہوں۔" نک نے انہیں بتایا۔ "اس ضمن میں آپ کے چیف نے میری خاصی مدد کی ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ آرتھر کی موت ایک اتفاقی حادثے کا نتیجہ ہے۔ کسی نے اسے جان بوجھ کر ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کی، کیا آپ حضرات اس بات سے متفق ہیں۔؟"

"آگ بجھانا جان جوکھوں کا کام ہے۔" ایک فائر مین نے سر اٹھا کر کہا۔

"آگ بجھاتے ہوئے حادثے تو پیش آتے ہی رہتے ہیں۔"

"کیا اس رات کسی اور فائر مین نے بھی آکسیجن کی ٹنکی استعمال کی تھی۔؟"

"میں نے استعمال کی تھی۔" ایک پستہ قد فائر مین بولا۔ "چیف نے بھی دس پندرہ منٹ کے لئے ایک ٹنکی کو اپنی پشت پر باندھا تھا وہ آگ بہت تیز اور خطرناک تھی۔"

"کیا آکسیجن کی ٹنکیاں افراتفری میں اٹھائی گئی تھیں؟"

"ٹنکی آرتھر کو بطور خاص نہیں دی گئی تھی۔ وہ ٹنکی کسی کے بھی حصے میں آ سکتی تھی۔" ایک دراز قد فائر مین بولا۔

پنگ پانگ کھیلنے والے دونوں فائر مین میز کی طرف جا چکے تھے۔

"فائر بریگیڈ کی عمارت میں کوئی اور غیر معمولی بات ہوئی تھی؟"

خاص طور پر گزشتہ ہفتے کوئی خاص واقعہ وقوع پذیر ہوا تھا۔؟"

دراز قد فائر مین نے سر ہلا کر کہا۔

"دن کی شفٹ کے ایک فائر مین نے اپنے ہیلمٹ کے چوری ہونے کی شکایت کی تھی۔ میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ کسی کو اس کا ہیلمٹ چرانے کی ضرورت کیوں کر پڑ گئی؟"

"واقعی عجیب بات ہے۔" نک نے اپنے پیڈ پر کچھ لکھتے ہوئے کہا۔ "آرتھر کے خاندان کے دیگر افراد تو ہوں گے؟ اخبارات کے مطابق وہ شادی شدہ نہیں تھا۔ میں اس کے پسماندگان کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔"

"اس کی بیوی نے اس سے طلاق لے لی تھی۔" فائر چیف فنلے نے کہا۔ "وہ ویسٹ اسٹریٹ پر ایک فلیٹ میں تنہا رہتا تھا۔ کیا تم اس کی سابقہ بیوی سے بھی ملو گے۔؟ ممکن ہے وہ تمہیں اس کے بارے میں کوئی خاص بات بتا سکے۔"

نک کا خیال تھا کہ وہ کوئی خاص بات نہیں بتا سکے گی لیکن اس نے اس معاملہ میں اپنی دلچسپی ظاہر کر دی اور اس کا نام اور پتہ نوٹ بک میں لکھ لیا۔ اس نے الوداعی کلمات کہے اور فائر بریگیڈ کی عمارت سے رخصت ہو گیا۔ اب وہ کوئی لائحہ عمل تیار کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ معاملے کو آگے کیسے بڑھایا جائے۔ ساتوں فائر مینوں میں سے کوئی بھی ایسا انتظام کر سکتا تھا کہ آکسیجن کی خالی ٹنکی آرتھر کے ہاتھ لگ جائے اور وہ دم گھٹنے سے ہلاک ہو جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ فائر مینوں میں سے کوئی ایسا کیوں کرنا چاہے گا۔ آرتھر کے ساتھیوں کے پاس اسے قتل کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ نک کو کوئی راہ سجھائی نہیں دے رہی تھی۔ قاتل کو تلاش کرنے کے لئے الٹا تالیس گھنٹوں کی مہلت اسے کم محسوس ہو رہی تھی وہ آرتھر کی موت کو اتفاقی حادثہ ثابت کرنے کے لئے سنجیدگی سے سوچ رہا تھا۔ کافی غور و فکر کے بعد نک نے آرتھر کی سابقہ بیوی سے ملنے کا فیصلہ کر لیا۔ قاتل کی تلاش کے لئے اسے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔

❁

لیزا آرتھر فائر بریگیڈ نمبر چوبیس سے ایک میل کے فاصلے پر پانچ منزلہ عمارت کی تیسری منزل کے دو کمروں کے فلیٹ میں رہتی تھی۔ نک ویوٹ لیزا کے خوبصورت آراستہ و پیراستہ ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ لیزا کے طرزِ عمل سے وہ سمجھ چکا تھا کہ اس کے دل میں آرتھر کے لئے ذرا بھی محبت نہیں ہے۔

"آرتھر اچھا آدمی نہیں تھا۔" لیزا نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر کہا۔ "میں اس کی تدفین میں شرکت کے لئے گئی تھی لیکن مجھے اس کی موت کا افسوس نہیں ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ ایک نہ ایک دن یہ ہو کر رہے گا۔"

لیزا کی عمر بتیس اور پینتیس کے لگ بھگ تھی۔ وہ ایک میدھی سادی گھریلو عورت نظر آ رہی تھی۔ اس نے ہلکا سا میک اپ کر رکھا تھا۔ اور بال بڑے سلیقے سے باندھ رکھے تھے۔

"میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکا۔" نک نے کہا۔ "کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ وہ کن معنوں میں اچھا آدمی نہیں تھا۔؟ میرا مطلب ہے اس میں کیا برائی تھی۔؟"

"اس کی سرگرمیاں شروع سے میرے لئے ناپسندیدہ رہی تھیں میں نے اسے بتا دیا تھا کہ ہم دونوں اگر محنت سے کام کریں تو اسے وہ کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی جو وہ کر رہا تھا۔ لیکن اس نے میری ایک نہیں سنی۔ تنگ آ کر میں نے اس سے طلاق لے لی۔ وہ ایک لالچی آدمی تھا۔ اسے دولت کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔"

"کیا آپ اس کی سرگرمیوں کی کچھ وضاحت کریں گی؟"

لیزا کے چہرے پر تذبذب کے آثار نمودار ہوئے اور اس نے سر جھکا کر کہا۔ "میں نہیں چاہتی کہ اس کے کالے کرتوت اخبارات میں شائع ہوں۔ اب اس کا فائدہ بھی نہیں ہے۔"

"اگر میں اس بات کو نہ چھاپنے کا وعدہ کر لوں تو کیا آپ مجھے بتائیں گی؟" نک ڈرامائی انداز میں اپنی نوٹ بک بند کر کے بولا۔ "اصل میں اس سے مجھے آپ کے سابق شوہر پر فیچر لکھنے میں آسانی رہے گی۔"

لیزا نے ایک سگریٹ سلگایا اور دو تین گہرے کش لے کر بولی۔ "بات یہ ہے کہ میں یہ بات تا کر کسی مصیبت میں پھنسنا نہیں چاہتی۔ اس چیز کے اخبارات میں آ جانے سے مجھے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔"

"میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس بارے میں ایک لفظ بھی اخبارات میں شائع نہیں ہو گا۔"

"وہ معقول رقم کے عوض لوگوں کے لئے کام کرتا تھا جو لوگ اس سے کام کرواتے تھے ان میں زیادہ تر کا تعلق بردنکس کے علاقے سے ہے لیکن اس علاقے میں بھی کچھ لوگ اس کی خدمات حاصل کیا کرتے تھے۔"

"وہ لوگوں کے لئے کس قسم کے کام انجام دیا کرتا تھا؟ وہ کس قسم کے لوگ ہیں؟"

لیزا نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا پھر بے بسی سے نک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "آپ تو جانتے ہی ہیں کہ اس کا پیشہ کیا تھا۔ یوں سمجھ لیں کہ وہ ایسے کام کرتا تھا جو اسے کسی صورت میں زیب نہیں دیتے تھے۔ امید ہے آپ میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔"

"افسوس! کہ میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکا۔"

لیزا خجالت سے اپنے ناخن دیکھنے لگی۔ اس نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔ "وہ معقول معاوضے کے عوض لوگوں کے لئے عمارتوں میں آگ لگایا کرتا تھا۔"

لیزا کی اس بات سے نک کو ذہنی طور پر شدید دھچکا پہنچا تھا۔ وہ سکتے کی سی کیفیت میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

لیزا نے اثبات میں سر ہلایا اور بولی۔ "ہاں یہی وہ اسں کے کالے کرتوت تھے جنہیں میں آپ سے چھپا رہی تھی۔ جو لوگ انشورنس کمپنیوں سے بھاری معاوضہ حاصل کرنا چاہتے تھے وہ معقول رقم کے عوض آگ لگانے کے لئے آرتھر کی خدمات حاصل کیا کرتے تھے۔ آرتھر نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے آج تک کسی ایسی عمارت کو آگ نہیں لگائی جس میں لوگ موجود ہوں۔"

"وہ اس قسم کے کام کس شخص کے لئے انجام دیتا تھا؟" نک نے پوچھا۔ اس کا ذہن تیزی سے اس پہلو پر سوچ رہا تھا۔

ممکن ہے آرتھر کو اس شخص نے اس خدشہ کے پیشِ نظر قتل کر دیا ہو۔ کہ کہیں وہ یہ راز فاش نہ کر دے۔

"زیادہ تر وہ یہ کام برونکس کے ایک جرائم پیشہ شخص کے لئے کیا کرتا تھا۔ مجھے اس کا پورا نام معلوم نہیں ہے۔"

"آرتھر اسے کسی نام سے تو پکارتا ہی ہوگا۔"

"میں یہی تو یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ میرا خیال ہے ..... مگر مجھے یقین ہے ..... غالباً اس شخص کا نام میکس تھا۔"

میکس، سام رافٹر کے ایک ساتھی کا نام بھی تو تھا۔ یہی شخص تھا جو فائر مین کی مکمل وردی لانے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا اور جس کی وجہ سے رافٹر نے میری خدمات حاصل کی تھیں۔ کہیں یہ وہی میکس تو نہیں ہے؟

"بہت بہت شکریہ خاتون۔" نک نے اپنی نشست سے اٹھتے ہوئے کہا۔ "اس تعاون کے لئے میں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔"

لیزا اسے صدر دروازے تک رخصت کرنے آئی۔ اس نے نک کے چہرے کی طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ بات اب تک سمجھ میں نہیں آئی کہ آرتھر اس قسم کا کام کیوں کرتا تھا؟ یہ ٹھیک ہے کہ آگ لگانے کا اسے معقول معاوضہ دیا جاتا تھا۔ لیکن میرا خیال ہے اس کی کوئی اور وجہ بھی تھی۔ بعض اوقات تو میں سوچتی ہوں کہ یقیناً اس کا ذہنی توازن بگڑ چکا تھا۔"

"میں آپ کی بات سمجھ چکا ہوں۔" نک نے کہا۔

نک ڈیوٹ نے اگلا دن شمالی برونکس کے علاقہ میں میکس نامی شخص کو تلاش کرنے میں گزار دیا۔ میکس کو تلاش کرتے ہوئے وہ خاص طور پر آس پاس کی ان جلی ہوئی عمارتوں پر توجہ دے رہا تھا، جنہیں آرتھر نے معاوضہ کے لئے آگ لگا دی تھی۔ میں ان عمارتوں کو حیرت اور افسوس کے ساتھ دیکھتا رہا۔ جنہیں انشورنس کی رقم حاصل کرنے کے لئے جلا دیا گیا تھا۔ نک نے اس علاقہ میں سام رافٹر کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ جن علاقوں کے بارے میں اسے معلوم ہو گیا، کہ رافٹر یہاں پہچانا جاتا ہے نک نے ان علاقوں میں میکس کے بارے میں مختلف لوگوں سے پوچھنا شروع کر دیا۔

ایک گھنٹے کی جدوجہد کے بعد بالآخر اسے مطلب کی بات معلوم ہو ہی گئی۔

"یقیناً تم میکس ونکل کی تلاش میں ہو؟" ایک سگار اسٹور کے مالک نے اس سے کہا۔ "وہ کبھی کبھار یہاں رافٹر کے ساتھ آتا ہے۔"

"میں اسے کہاں تلاش کر سکتا ہوں؟" نک نے پانچ ڈالر کا ایک نوٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔" سگار اسٹور کے مالک نے اپنی آواز دھیمی کر کے کہا۔ "گزشتہ ہفتے جو ہنگامہ ہوا تھا اس کے بعد سے وہ دونوں دکھائی نہیں دیئے۔"

نک نے اثبات میں سر ہلایا اور بولا۔ "تم اسی واردات کی بات کر رہے ہو نا، جس میں ایک لڑکی فائرنگ سے ہلاک ہو گئی تھی۔"

"میری مراد اسی ہنگامے سے ہے، میں نے سنا ہے کہ ہیرو ئن تقسیم کی جا رہی تھی کہ کچھ بدمعاش حملہ آور ہوئے اور سارا مال لے اڑے۔"

"وہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب کس طرح ہو گئے؟"

"انہوں نے عمارت کے ہال میں پڑے ہوئے کوڑے دان میں آگ لگا دی تھی۔ اور پھر ایک بدمعاش فائر مین کا مخصوص لباس پہنے فلیٹ میں گھس گیا۔"

"کیا رافٹر اور میکس اس میں ملوث ہیں؟"

"مجھے کچھ نہیں معلوم، میں کچھ نہیں جانتا۔" وہ شخص معاً گھبرا کر بولا۔ "میں نے تو محض اتنی بات کہی ہے کہ وہ کئی دنوں سے دکھائی نہیں دیئے۔"

"شکریہ!" نک نے کہا۔

نک نے اس علاقے کے کئی شراب خانوں میں جا کر میکس کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ لیکن کوئی شخص اسے میکس کے بارے میں کچھ بتانے پر آمادہ نہیں ہوا۔ شام ہو رہی تھی۔ لہٰذا نک نے طے کیا کہ سارجنٹ لارنس کے الزام سے بچنے کے لئے اسے کوئی ٹھوس قدم اٹھانا ہی پڑے گا۔ اس نے ایک فون بوتھ میں داخل ہو کر سام رافٹر کے نجی ٹیلی فون کا نمبر ڈائل کیا۔ اس کے استفسار پر ایک خاتون نے سپرنٹر میں لہجے میں بتایا کہ رافٹر فلوریڈا جا چکا ہے۔

"میکس ونکل کے بارے میں آپ کیا کہتی ہیں؟ کیا میں اس سے بات کر سکتا ہوں؟"

"میں کسی میکس ونکل کے بارے میں نہیں جانتی۔"

نک نے ایک آہ بھر کر کہا۔ "دیکھئے محترمہ مجھے ان دونوں سے ملنا ہے اور یہ بہت ضروری ہے۔ آپ ان سے رابطہ قائم کر کے کہہ دیں کہ نک ڈیوٹ میکس سے رابطہ قائم کرنا چاہتا ہے۔"

بات نے سلسلہ منقطع کر دیا اور واپس اپنے فلیٹ پہنچ گیا۔ وہ اس سے زیادہ اور کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔ نک کی توقع کے مطابق رات دس بجے فون کی گھنٹی بجی۔ دوسری طرف سام رافٹر اس سے مخاطب تھا۔

"میں نے سنا ہے کہ تم لوگوں سے میکس کے بارے میں پوچھتے پھر رہے تھے۔" اس نے سرد لہجہ میں کہا۔ "بات کیا ہے؟"

"میں اس کے کاروبار کے بارے میں ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ ممکن ہے اس بزنس کا تعلق تم سے بھی ہو۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ تم اس موضوع پر فون پر گفتگو کرنا پسند نہیں کرو گے۔"

"کیا ہم اسی جگہ ایک گھنٹہ کے اندر مل سکتے ہیں۔ جہاں ہماری گزشتہ ملاقات ہوئی تھی۔؟"

"ٹھیک ہے میں پہنچ جاؤں گا۔"

رافٹر کی کار مقررہ جگہ پر کھڑی ہوئی تھی۔ نک نے اپنی کار بھی پارکنگ پلاٹ کے شروع میں کھڑی کی اور پیدل اس طرف چل دیا۔ رافٹر اسٹیئرنگ وہیل کے پیچھے بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔ نک نے اس کے برابر کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔

"اب مجھے تم یہ بتاؤ کہ میکس کے بارے میں تمہارے ارادے کیا ہیں؟" رافٹر نے پوچھا۔

"میں کسی بھی شخص سے نہیں ملا لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس کے تعلقات آرتھر نامی کسی فائر مین سے تھے۔ جس کا گزشتہ ہفتے ایک حادثے میں انتقال ہو گیا تھا۔"

"ان دونوں کے تعلقات کس نوعیت کے تھے؟"

"وہ آرتھر کو معاوضہ دے کر برونکس کے علاقے میں عمارتوں کو آگ لگوایا کرتا تھا۔ پولیس میرے سر پر کھڑی ہے رافٹر۔ ان کا خیال ہے کہ کسی نے جان بوجھ کر آرتھر کو ہلاک کیا ہے اور وہ اس معاملے میں مجھے ملوث کرنا چاہتے ہیں۔"

"تمہارا اس معاملے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟"

"آرتھر فائر مین تھا اور انہوں نے میری انگلیوں کے نشانات فائر بریگیڈ کی عمارت سے حاصل کر لئے ہیں۔"

"یہ تو تمہاری سیاہ بختی ہے نک۔ میرا تو خیال تھا کہ تم اس سے کہیں زیادہ چالاک ہو۔" رافٹر نے طنزیہ لہجہ میں کہا۔

"اگر آرتھر اور میکس مل کر کام کر رہے تھے تو ممکن ہے میکس کو اس کی موت کے بارے میں کچھ علم ہو۔"

"تمہیں یہ بات کیونکر معلوم ہوئی کہ اس کے میکس کے ساتھ اس نوعیت کے تعلقات تھے۔"

"آرتھر کی سابقہ بیوی کا بیان ہے کہ اس کا شوہر شمالی برونکس کے علاقے میں ایک شخص میکس سے معقول معاوضہ لے کر اس کے لئے عمارتوں کو آگ لگوایا کرتا تھا۔"

"تم جانتے ہو کہ شمالی برونکس کے علاقے میں کتنے میکس ہیں؟"

"تمہارے ساتھی میکس کو تمہارے لئے فائر مین کا لباس مہیا کرنا تھا۔ اور یہ بات تم نے ہی مجھے بتائی تھی۔ آرتھر سے دوستی نہ ملنے کے بعد تم نے میرے بارے میں سوچا تھا۔ کیونکہ میں اسی علاقہ میں رہائش پذیر ہوں۔ میں نے ہیلمٹ چرانے کے لئے فائر بریگیڈ نمبر چوبیس کو اس لئے منتخب کیا تھا کہ وہ میرے گھر سے نزدیک ہے۔ تم نے بھی یہی سوچ کر میری خدمات حاصل کی تھیں کہ میں اسی اسٹیشن سے ہیلمٹ چرانے کی کوشش کروں گا۔ عجیب اتفاق ہے کہ میں ہیلمٹ چرانے کے لئے اس اسٹیشن کو منتخب کرتا لیکن حالات کے پیشِ نظر میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں۔ کہ اس میں تمہاری سوچ کا خاصا دخل تھا۔"

"تمہارا خیال ہے اس معاملے میں میکس ملوث ہے؟"

"مجھے اس بارے میں پورا یقین ہے۔" نک نے کہا اور اسی لمحے اس نے اپنی گردن کی پشت پر پستول کی سرد سی نال لگتی محسوس کی۔

تمہیں کار میں بیٹھتے ہوئے پچھلی نشست کی طرف دیکھنا چاہئے تھا۔ پیچھے سے ایک سرد آواز سنائی دی

نک اپنی جگہ ساکت و جامد بیٹھا تھا۔ اس نے تھرتھراتی ہوئی آواز میں کہا۔ "تم میکس ونکل ہو؟"

"ہاں میرا نام میکس ہے۔ رافٹر، تم اس کا پستول نکال لو۔" رافٹر نے ایک قہقہہ لگایا اور بولا۔

"میرا خیال ہے نک ڈیوٹ کے پاس پستول نہیں ہوتا۔ کیا خیال ہے نک؟"

"پستول میرے گھر پر موجود ہے۔"

میکس نے اب بھی پستول کی نال اس کی گردن سے لگا رکھی تھی رافٹر نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "اب تم کیا چاہتے ہو نک؟"

"میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے مقامی پولیس میرے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ اس وقت بھی پولیس کے دو تین افسران قریب ہی منڈلا رہے ہوں گے۔"

"خیر! اس وقت تو تم میکس کے قبضے میں ہو۔" رافٹر نے کہا۔

"لعنت ہو آرتھر پر!" میکس نے کہا "اس کی موت میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔"

"ایک بات تو بتاؤ میکس! تم نے گزشتہ ہفتے آرتھر سے فائرمین کا ہیلمٹ کیوں نہیں لے لیا تھا؟ رافٹر کو ہیلمٹ کے لئے میری خدمات حاصل کرنے کی ضرورت کیوں کر پڑ گئی؟"

میکس نے گہرا سانس لیا اور بولا "آرتھر خوفزدہ ہو چکا تھا اسے خدشہ تھا کہ فائر بریگیڈ میں اس کے ساتھی اس کی تمام حرکتوں سے واقف ہو جائیں گے۔ ان خدشات کا سبب وہ نوٹ بک تھی جس میں اس نے تمام وارداتوں کے بارے میں لکھ رکھا تھا۔ اور یہ نوٹ بک اس سے فائر اسٹیشن کی عمارت میں کھو گئی تھی۔ وہ اتنا زیادہ فکرمند تھا کہ مجھے ہیلمٹ دینے پر تیار نہیں ہوا۔"

"میں نے جو ہیلمٹ چرایا تھا اس کا تم لوگوں نے کیا کیا؟"

سام رافٹر نے جواب دیا۔ "ہم نے اپنا مقصد حاصل کر کے سب چیزوں سے پیچھا چھڑا لیا تھا۔ ہم کسی قسم کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتے۔"

"کیا تمہارا چھاپہ کامیاب رہا تھا؟" نک نے پوچھا۔

"یقیناً! میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ہیروئن کی بہت بڑی مقدار ہمارے ہاتھ لگے گی۔"

نک نے بے چینی سے اپنی نشست پر پہلو بدلا اور بولا۔ "کیا ہم ساری رات اسی طرح بیٹھے رہیں گے؟ کیا تم پستول کی نال اسی طرح میری گردن سے لگائے رکھو گے؟"

"اس کا انحصار تم پر ہے" میکس نے کہا۔ "تم سام رافٹر کے دوست ہو اور اس بنا پر میں تمہیں کوئی نقصان پہنچانا نہیں چاہتا۔ لیکن تم نے اپنے بے ہودہ سوالات سے مجھے پریشان کر دیا ہے۔"

"میں نے تو....."

"وہ دیکھو ایک کار مڑ رہی ہے!" سام رافٹر نے اچانک کہا۔

"کار پر لگے ہوئے اینٹینا کو دیکھو! میرا خیال ہے وہ پولیس کار ہے۔"

میکس نے اپنی نشست پر ایک جھٹکا کھایا اور نک نے بجلی کی سی تیزی سے پلٹ کر اس کی کلائی تھام لی۔ نک ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر سارجنٹ لارنس قریب ہوا تو اس کی مدد کو آ سکتا تھا۔

رافٹر نے مغلظات بکتے ہوئے اپنی کار کو گیئر میں ڈالا۔ وہ اسٹیئرنگ وہیل کو تیزی سے گھماتے ہوئے نک اور میکس کو پستول کے لئے چھینا جھپٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگا۔ رافٹر نے ایک مرتبہ پھر وہیل کو تیزی سے گھمایا۔ اب کار پارکنگ پلاٹ سے نکل رہی تھی۔ نک نے کراٹے کا ایک زوردار ہاتھ میکس کی گردن پر مارا اور پستول اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ معاً ایک کار تیزی سے ان کی طرف بڑھی اور نک نے اسٹیئرنگ وہیل کے پیچھے بیٹھے ہوئے لارنس کو دیکھ لیا اس کے ایک ہاتھ میں ریوالور تھا۔ پھر ایک اور پولیس کار رافٹر کے سامنے آ گئی۔ اور اس نے گیئر لگا کر کار کو ریورس گیئر میں ڈال دیا۔ اس دوران پیچھے سے ایک اور کار آ چکی تھی۔ اسی اثنا میں نک پستول اٹھا کر اس کا رخ رافٹر کے سر کی طرف کر چکا تھا۔ رافٹر نے اپنی کار روک دی اور بولا۔

"میرے تصور میں بھی نہیں تھا ویلوٹ! کہ تم پولیس کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہو!"

"میں نے کبھی پولیس کے ساتھ کام کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔ بعض اوقات ایسا اتفاق ہو ہی جاتا ہے۔"

رانس نے رافٹر اور میکس کو ہتھکڑیاں پہنا دیں اور انہیں ہیڈ کوارٹر لے جانے کے لئے اپنی کار میں بٹھا دیا۔ پھر وہ نک کی طرف آیا اور اس سے مخاطب ہوا۔

"میں تمہیں بتا چکا تھا کہ پولیس کا ایک آدمی مسلسل تمہارے تعاقب میں رہے گا۔"

"تمہاری بات مجھے یاد تھی۔" نک نے کہا۔ "لیکن تم نے میرے معاملہ میں ایمانداری سے کام نہیں لیا۔ تم نے ان دونوں تک پہنچنے کے لئے مجھے استعمال کیا ہے۔"

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟" لارنس نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں میری انگلیوں کے نشانات لاکر پر مل گئے تھے۔ لیکن آکسیجن کی ٹنکیاں تو آگ بجھانے والی گاڑی میں ان کی مخصوص جگہ پر رکھی جاتی ہیں اور تم یہ بات قطعیت سے جانتے ہو کہ میں انجن کے نزدیک کبھی نہیں گیا۔ تم نے مجھے قتل کے جرم میں پھانسنے کی دھمکی دی تھی۔ تاکہ میں تم کو ان دونوں تک لے جاؤں۔ میں غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں؟"

"کم و بیش بات تو یہی ہے" لارنس نے اعتراف کیا۔ "برونکس کی پولیس کو فائرمین کا ہیلمٹ اور برساتی مل گئی تھی۔ یہ دونوں چیزیں اس علاقہ میں ہونے والی ایک واردات میں استعمال کی گئی تھیں۔ فائر بریگیڈ اسٹیشن کا نمبر ہیلمٹ پر پڑا تھا۔ لہٰذا یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ ہیلمٹ کو کہاں سے حاصل کیا گیا تھا۔ یہیں سے اسٹیشن کی عمارت کی پڑتال کی گئی اور ہمیں تمہاری انگلیوں کے نشانات مل گئے۔ ہمیں فائرمین آرتھر کی موت کے بارے میں کوئی شبہ نہیں تھا۔ اتفاق سے ہمیں ایک سنہرا موقع ہاتھ آیا تھا۔ جسے ہم نے استعمال کرنے کا فیصلہ کر

...میں نے اندازہ کر لیا کہ اگر میں نے آرتھر کی موت کا ذمہ دار تمہیں قرار ...یا تو تم اپنی جان بچانے کے لئے ضرور تعاون کرو گے۔"

"اور اب تم نے رافٹر اور میکس کو گرفتار کر لیا ہے تمہارے پاس ...ن کے خلاف کس قسم کا کیس ہے؟"

"برونکس پولیس کی تحویل میں چند خوفزدہ لڑکیاں ہیں جنہوں نے ...ن دونوں کو دیکھ رکھا ہے۔ ہم ہیروئن کی بھاری مقدار کے بارے میں ان ...ے پوچھ گچھ کریں گے۔ ہیلمٹ کے اندرونی حصے سے چند بھورے بال بھی ...ے ہیں۔ جو یقیناً میکس کے ثابت ہوں گے۔ اور یوں ان کے خلاف بڑا ...قدمہ بن جائے گا۔"

"میرے بارے میں کیا خیال ہے؟"

سارجنٹ نے مسکرا کر کہا۔ "میں تمہیں کسی بڑے مقدمہ میں پھانسنے ...ی کوشش کروں گا۔ میں اس معاملے میں تمہارا نام نہیں لوں گا۔ لیکن میری ...یک بات مان لو۔ تو تمہارا بڑا کرم ہو گا۔ اگلی مرتبہ اپنا کام کسی دوسرے ...لاقہ میں انجام دینا۔"

نک گھر پہنچا تو گلوریا بڑے انہماک سے ٹیلی وژن دیکھ رہی تھی ...س نے چھوٹتے ہی پوچھا۔ "تم کہاں رہے نکی؟"

"بڑی لمبی کہانی ہے گزشتہ ہفتے جو کام میں نے انجام دیا تھا۔ اس ...ے پیچیدگی اختیار کر لی تھی۔"

"تم سونے جا رہے ہو؟"

اس وقت بارہ بج رہے تھے اور وہ بہت تھکا ہوا تھا۔ مگر اس ...ا جی سونے کو نہیں چاہ رہا تھا لہٰذا اس نے کہا۔ "ابھی نہیں۔ مجھے تھوڑی ...یر کے لئے پھر باہر جانا ہے۔"

نک نے کار سنبھالی اور تیز چلاتا ہوا کھیل کے میدان میں پہنچ ...یا جس کی دوسری طرف فائر بریگیڈ نمبر چوبیس کی عمارت واقع تھی اس نے ...ی سو گز پہلے کار کھڑی کر لی۔ اور پیدل عمارت کی جانب چل دیا۔ پورے چاند ...ی روشنی میں اس نے جلے ہوئے فارم ہاؤس کو دیکھا اور ایک گہرا سانس ...ے کر رہ گیا۔ نک کی توقع تھی کہ زیادہ تر لوگ سو رہے ہوں گے اور پھر ...لارم کی گھنٹی بجنے لگے گی۔ اور انہیں بھاگنا پڑے گا۔

لیکن ایک شخص عمارت سے باہر چبوترے پر بیٹھا پائپ پی رہا تھا ...نے اسے دور سے پہچان لیا۔ وہ فائر چیف فنلے تھا۔

"ہیلو چیف" نک نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔

"ہیلو مسٹر!" اس نے منہ سے پائپ نکال کر کہا۔ "آپ ...ے کہانی تیار کر لی؟"

"ہاں! لیکن میں نے اسے نہ لکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

"یہ تو بہت برا ہوا۔ خیر! یہ آپ کا مسئلہ ہے میں تو اس حسین ...ت سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔"

"واقعی بڑی سہانی رات ہے" نک نے کہا۔ "اتنی حسین رات میں کہیں آگ لگ جائے تو..... تو بہت افسوس ہوتا ہے۔"

"آگ کسی بھی رات کو لگے، افسوسناک ہوتی ہے، مجھے آگ سے نفرت ہے، شدید نفرت!" اس نے پہلو بدل کر کہا۔ "میرا خیال ہے اسی سبب سے میں یہ پیشہ اختیار کئے ہوئے ہوں۔"

نک نے اثبات میں سر ہلایا۔ "زیادہ تر فائرمینوں کے جذبات اور احساسات آپ سے ملتے جلتے ہیں۔ آپ لوگوں کے دم سے بے شمار انسانی جانیں تلف ہونے سے بچ جاتی ہیں اور کروڑوں ڈالر کی جائیداد تباہ و برباد ہونے سے بچ جاتی ہے میرا خیال ہے، ایک فائرمین کے نزدیک جان بوجھ کر آگ لگانے والا شخص دنیا کا سب سے زیادہ قابلِ نفرت انسان ہوتا ہے۔"

فنلے نے تاریکی میں گھورتے ہوئے کہا۔ "آپ یہ بات کہہ سکتے ہیں۔"

"میں نے ایک فائرمین کے بارے میں سنا ہے جو فارغ اوقات میں آگ لگانے کا کام کرتا تھا۔ آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"ظاہر ہے، مجھے ایسے آدمی سے ہمدردی نہیں ہو سکتی۔"

"وہ اپنے کرتوت ایک نوٹ بک میں لکھ لیا کرتا تھا۔ میرا خیال ہے وہ ان معاوضوں تک کا اندراج کرتا تھا جو آگ لگانے کے عوض اسے ملتا تھا۔ پھر ایک دن وہ اپنی یہ نوٹ بک گم کر بیٹھا اس طرح اس کے ساتھیوں کو اس بارے میں سب کچھ معلوم ہو گیا۔"

فنلے پائپ کے کش پر کش لگاتا رہا۔ پھر اس نے اپنا گلا صاف کیا اور بولا۔ "میں آرتھر کی موت کے بارے میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ یہ بات کسی کے علم میں نہیں تھی۔ کہ وہ کون سی ٹنکی کا انتخاب کرے گا لہٰذا کوئی فائرمین اس کی موت کا ذمہ دار نہیں ہے۔"

"کسی فائرمین نے اسے ہلاک نہیں کیا۔" نک نے کہا۔ "لیکن تم سب مل کر اس کی حادثاتی موت کا بندوبست کر سکتے تھے۔ آخر ایک فائرمین کو اس کے بدترین مجرم ہونے پر سزا تو ملنی چاہئے تھی۔"

"تمہارا خیال ہے لوگ اس بارے میں یقین کر لیں گے۔؟"

"نہیں!" نک نے کہا۔ "پولیس مطمئن ہے اور آرتھر کی سابقہ بیوی کو بھی اس کی موت کی پرواہ نہیں ہے جن لوگوں کے لئے وہ یہ کام کر رہا تھا۔ اس وقت کسی دوسرے الزام میں جیل میں ہیں۔ اور میں جاسوس نہیں ہوں۔ آرتھر کی موت کس طرح واقع ہوئی، مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

فنلے نے اثبات میں سر ہلایا۔ "ایسا ہونا بھی چاہئے۔ بہرحال جو ہونا تھا ہو چکا، ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔"

اب کہنے کے لئے کچھ نہیں رہ گیا تھا۔ لہٰذا نک ویلوٹ نے الوداعی کلمات کہے اور واپس چل دیا ابھی وہ کھیل کے میدان میں داخل ہی ہوا تھا کہ الارم کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس سہانی رات میں دور کہیں آگ لگ گئی تھی۔

فلم کی چوری

"وہی جُرم و سزا کی کہانی ہے۔ کہانی کے تقریباً آخر میں تنہائی اڈے کا منظر آتا ہے۔ آغاز میں ہیرو رقم سے بھرا ہوا ایک سوٹ کیس لے کر فرار ہوتا ہے۔ پُوری کہانی میں اس کا پیچھا کیا جاتا ہے۔ بیحد سسپنس ہے جناب۔ آخر وہ ہوائی اڈے پر پکڑا جاتا ہے۔ اپنی دانست میں ہم لوگ جمعہ کو فلم ختم کر چکے تھے لیکن کیمرامین کی غلطی سے فلم دُھلنے سے پہلے ہی کھُل گیا۔ اب ہمیں دوبارہ اس منظر کی شوٹنگ کرنا پڑے گی۔" اسکالفنی نے فلم کی کہانی سنا کر نِک کا بازو پکڑتے ہوئے کہا "چلیے آپ کو اپنے فلم میں کام کرنے والے اہم کرداروں سے ملواؤں۔"

مختلف لوگوں سے تعارف کراتا ہوا وہ نِک کو لے کر ایک بوڑھے شخص کے پاس پہنچا۔ نِک اُسے دیکھتے ہی پہلی نظر میں پہچان گیا۔ کسی زمانے میں یہ پالی ووڈ کا مانا ہوا اسٹار تھا۔ والٹر ابرن تھا اس کا نام۔ لیکن مارٹن کی طرح والٹر بھی اب چھوٹے چھوٹے پارٹ ادا کیا کرتا تھا۔ فلم بینوں نے اسے اس طرح فراموش کر دیا تھا جیسے اس کا وجود ہی نہ ہو۔

"اب وہ زمانہ کہاں؟" والٹر نے مسکراتے ہوئے نِک سے کہا۔ "وہ دن ہوا ہوئے جب پسینہ گلاب تھا۔ اب تو میں اور مارٹن دونوں ہی زمانۂ ماضی کی یادگار بن چکے ہیں۔ لوگ ایسے ہیرو کو ترجیح دیتے ہیں جو نوجوان ہو۔ اور جس کی چال ڈھال بول چال میں جنٹلمین ہی حیثیت چھائی ہوئی ہو۔ بڑے بڑے ریچھوں جیسے بال۔ خوبصورتی چاہے بال برابر بھی نہ ہو۔ لیکن اپنی حرکتوں سے لڑکیوں کو رجھانے کا فن جانتے ہوں۔"

اسکالفنی نِک کو آگے لے گیا اور اپنے فلم کی ہیروئن ویرونکا سے ملوایا۔ بلاشبہ بہت ہی خوبصورت لڑکی تھی۔ اس کی نیم برہنگی اور تشنہ آنکھوں سے صاف عیاں تھا کہ وہ آجکل کی ہیروئنوں کے معیار پر پُوری اُترتی ہے۔ "بڑی مسرت ہوئی آپ سے مل کر۔" اُس نے نِک سے کہا۔ "میں آپ کے مضامین پڑھتی رہتی ہوں۔ بلاشبہ آپ کے مضامین اس قابل ہوتے ہیں کہ انھیں سونے سے تولا جائے۔"

نِک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ لڑکی ذہین بھی تھی۔ اُس نے نِک کے سارے مضامین پڑھے تھے حالانکہ نِک نے اپنی زندگی میں ایک مضمون بھی قلمبند نہیں کیا تھا۔

"ذرہ نوازی کا شکریہ۔" نِک نے کہا۔ "مجھے آپ کے وسیع مطالعہ کا معلوم کر کے بیحد خوشی ہوئی۔ اُمید ہے کہ آپ آئندہ بھی اسی ذوق شوق سے میرے مضامین پڑھتی رہیں گی۔"

"اور یہ ہیں مسٹر ڈنی۔" اسکالفنی نے ایک نوجوان سے نِک کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "ہمارے فلم "محور" کے ہیرو۔ پہلے ہی منظر میں یہ بینک میں ڈاکہ ڈالتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس کے بعد یہ مع اپنے سوٹ کیس کے کبھی پولیس سے بچتے پھرتے ہیں کبھی جاسوسوں سے۔ اُن کی مجرمانہ کو علم نہیں ہوتا کہ سوٹ کیس میں کیا ہے۔ لیکن صاحب! مجال ہے جو یہ ایک لمحہ کے لئے بھی سوٹ کیس سے جُدا ہوئے ہوں۔ مزاح کا مزاح اور سسپنس کا سسپنس۔ آپ جیسے سخن فہم حضرات تو میرے اس فلم کو کم از کم آدھی درجن مرتبہ دیکھیں گے۔ ایک بار میں تو کسی کی سیری ہو ہی نہیں سکتی۔"

رُونی نے سر سے پاؤں تک نِک کا جائزہ لیا۔ "مجھے تو آپ نقاد سے زیادہ ایکٹر معلوم ہوتے ہیں۔ کیوں کیا خیال ہے آپ کا؟"

نِک ہنسا۔ "کاش میں بھی ایکٹر ہوتا۔ اب بھی وقت ہے آپ سفارش کر دیں تو شاید مجھے بھی کسی فلم میں کام کرنے کو مل جائے۔"

"آپ کے اندر اسکرین ہیروٹی نہیں۔" رُونی نے اپنے مخصوص اکھڑے ہوئے لہجہ میں کہا۔ "لیکن آپ کی باتوں سے یہی اندازہ ہوتا ہے جیسے آپ ایکٹنگ بلکہ اوور ایکٹنگ کر رہے ہوں۔"

نِک نے زیادہ مناسب یہی سمجھا کہ اس ظالم ہیرو کے پاس سے ہٹ جائے۔ اگر وہ کچھ دیر اور اس کے پاس کھڑا رہا تو وہ اسے ننگا کئے نہیں مانے گا۔ فلم کی تھیم سے تعارف تو ہو ہی چکا تھا۔ اسکالفنی اپنے اسسٹنٹ کے ساتھ کسی چیز کا انتظام کرنے چلا گیا تھا۔ نِک خاموشی سے دُور بیٹھی ایک خانی نشست پر جا کر بیٹھ گیا۔ اگلے ہی لمحہ اُسے کسی نے مخاطب کیا۔

"اس کی باتوں کا بُرا نہ مانیں۔" فلم کی ہیروئن ویرونکا پشت پر کھڑی ہوئی اُس سے کہہ رہی تھی۔ "یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ ہے۔ کوئی شخص بھی اُس کی تلخ و تند باتوں کے باعث اسے پسند نہیں کرتا۔"



یا جائے، مجبوری ہے۔ پبلک کو اس کی ایکٹنگ بہت پسند ہے۔"

نِک نے برابر کی کرسی پر اُسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "کوئی بات نہیں۔ ہم نقاد ایسی گفتگو کے عادی ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی تو گالیاں تک سننے کو مل جاتی ہیں۔ چھوڑیئے اس موضوع کو۔ یہ بتایئے آپ فلم کے متعلق کیا خیال ہے؟"

"بہترین فلم ہے۔ شائقین تو خوشی سے پاگل ہو جائیں گے۔ اسکالفنی سسپنس کا بادشاہ ہے۔ اسے اس فلم پر ایوارڈ ملنا چاہیئے۔"

"سُنا ہے منگل کو آپ لوگ اس کے ایک منظر کی دوبارہ شوٹنگ کر رہے ہیں؟"

"جی ہاں۔ صرف ایک ہی منظر ہے۔ اسکالفنی کہتا ہے کہ کیمرامین کی غلطی سے فلم کھُل گیا جبکہ کیمرامین کسی دوسرے کو ملزم گردانتا ہے۔"

"کیا یہ ممکن ہے کہ میں کل آپ کے اسٹوڈیو کی سیر کر سکوں اور پہلے دن کے دن فلم کی شوٹنگ بھی دیکھ لوں؟ مجھے اپنا تازہ مضمون تحریر کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔"

اُس نے کہا۔ "یقیناً۔ اسکالفنی سے بات کر لیں۔ شہرت اور بلٹی پر تو وہ جان دیتا ہے۔"

تھوڑی دیر کے بعد اسکالفنی نِک سے کہہ رہا تھا۔ "بیشک۔ آپ اسٹوڈیو میں تشریف لایئے۔ میں خود آپ کو ایک ایک چیز دکھاؤں گا۔ ہماری دنیا آپ لوگوں کی دنیا سے بالکل مختلف اور بیحد دلچسپ ہے۔"

مارٹن قریب ہی کھڑا تھا۔ اُس نے اسکالفنی کے الفاظ سُنے تو خوشی کے باعث اُس کی آنکھیں چمک اُٹھیں اور نِک کی طرف دیکھ کر اُس نے تعریفی انداز میں اپنا سر ہلایا۔

اگلے روز آٹھ بجے صبح نِک اسٹوڈیو میں پہنچ گیا۔ اسکالفنی نے پہلے ہی اسے اجازت نامہ دے دیا تھا۔ پھر بھی گیٹ پر وہ اس کے استقبال کے لئے موجود تھا۔

مختلف کمروں میں اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے نِک نے اسکالفنی سے کہا۔ "میں چاہتا ہوں کہ وہ حصہ بھی دیکھوں جہاں فلم دھوئے جاتے ہیں اور فلموں کے پرنٹ تیار ہوتے ہیں۔"

"وہاں کوئی قابل دید چیز نہیں۔ نگیٹو اور پوزیٹو کے ڈبے اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے ہیں یا بدبودار کیمیکلز۔ بہرصورت آپ کی خواہش ضرور پُوری کی جائے گی۔"

لیبارٹری چند نیم تاریک کمروں پر مشتمل تھی۔ الماریوں کے خانوں اور فرش پر اِدھر اُدھر فلموں کے ڈبے بکھرے ہوئے تھے۔ سلولائڈ کے کٹے پھٹے ٹکڑوں نے پوری لیبارٹری کو گندہ کر رکھا تھا۔ دواؤں کی بدبو ناقابلِ برداشت تو نہیں تھی پھر بھی بُری معلوم ہو رہی تھی۔ لیبارٹری سے ملے ہوئے ساؤنڈ اور ایڈیٹنگ کے کمرے تھے۔

"جمعہ والا منظر ضائع کیا یا نہیں؟" اسکالفنی نے ایک شخص سے دریافت کیا۔

"جی نہیں۔ ہمیں اس قسم کی کوئی ہدایت موصول نہیں ہوئی۔" اس شخص نے کہا۔ "اس کے برعکس ہم نے اس کے پرنٹ بھی تیار کر ڈالے۔ یہ تو ہمیں بہت بعد میں معلوم ہوا کہ فلم میں روشنی داخل ہو چکی ہے۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ ہمیں پہلے ہی اطلاع کر دیتے یا خود ہی اسے ضائع کر دیتے۔"

"پرنٹ تیار ہو گئے ہیں؟" نک نے اسکالفنی سے پوچھا "کیا میں ایک نظر ان پرنٹوں کو دیکھ سکتا ہوں؟"

اسکالفنی کے اشارے پر ایک ڈبہ اس کے پاس لا کر رکھ دیا گیا۔ اُس نے اس میں سے ریل نکالی اور سامنے رکھے ہوئے پروجیکٹر پر چڑھائی۔ ریل چلنا شروع ہوئی۔ نک نے دیکھا کہ ہوائی اڈہ کا منظر ہے۔ لوگ آجا رہے ہیں۔ بیچ بیچ میں روشنی آجاتی ہے اور اسکرین سفید ہو جاتی ہے۔

"دیکھا آپ نے؟" اسکالفنی نے آدھ بھرتے ہوئے کہا۔ "ذرا سی بیوقوفی سے ہزاروں کی رقم پانی میں مل گئی۔"

"لیکن یہ ہوا کیسے؟"

"کیا کہوں؟ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی نے جان بوجھ کر اس منظر کو ضائع کرنے کی کوشش کی ہے۔ غلطی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

ریل کو دوبارہ ڈبے میں رکھ دیا گیا۔ اسکالفنی اور نک باتیں کرتے ہوئے لیبارٹری سے باہر نکل آئے۔ اسٹوڈیو میں کئی دوسری فلموں کی بھی شوٹنگ ہو رہی تھی۔ اسکالفنی کو کوئی خاص کام تو نہیں تھا، وہ دوپہر کے کھانے کے وقت تک اسے اسٹوڈیو کی سیر کراتا رہا۔ کھانے کے بعد وہ ایڈیٹنگ روم میں جانے لگا تو اُس نے خود ہی نک کو اگلے دن ہوائی اڈے پر شوٹنگ دیکھنے کی دعوت دی۔

نک نے یہ ظاہر کیا کہ وہ اسٹوڈیو سے جا رہا ہے لیکن وہ واپس نہیں ہوا۔ اُسے علم تھا کہ باہر سے اندر آنا مشکل ہے لیکن اندر آنے کے بعد پھر کوئی نہیں پوچھتا کہ تم کون ہو اور یہاں اسٹوڈیو میں کیا کر رہے ہو؟ اِدھر اُدھر گھومتا ہوا وہ اسکالفنی کے دفتر میں داخل ہوا۔ اسٹوڈیو کی ڈائریکٹری اُٹھا کر لیبارٹری کے نمبر دیکھے۔

"مسٹر اسکالفنی کا کہنا ہے۔" اُس نے لیبارٹری کے انچارج سے کہا۔ "جمعہ والے منظر کا ڈبہ مع نگیٹو اور پازیٹو فوراً کباڑ خانے میں پھینک دیا جائے۔"

"بہت بہتر ہے جناب!" جواب ملا۔

نک نے ریسیور رکھ کر تھوڑی دیر تک کچھ سوچا۔ پھر مارٹن کے نمبر ڈائل کئے۔

"تمہاری مطلوبہ شے مجھے مل گئی ہے۔ بیس ہزار ڈالر تیار رکھو۔"

"خدا کی قسم کمال کے آدمی ہو!" مارٹن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "سات بجے تک میرے پاس پہنچ جاؤ۔"

ٹھیک سات بجے سبزی کے تھیلے میں مطلوبہ فلمی منظر لئے ہوئے نک مارٹن کے ہاں پہنچ گیا۔ اُس نے دروازے پر دو تین مرتبہ دستک دی لیکن جب کوئی جواب نہ ملا تو دروازے کو معمولی سا دھکا دیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور سامنے آرام کرسی پر مارٹن محوِ خواب تھا۔

مگر جب نک اس کے پاس پہنچا تو وہ ٹھٹک کر رہ گیا۔ مارٹن کی پیشانی پر گولی کا ایک چھوٹا سا سوراخ تھا، جس سے خون کی ایک دھار نکل کر اُس کے گلے تک پہنچ گئی تھی۔ اُس وقت نک کو اندازہ ہوا کہ کسی شخص نے اس کے موکل کو گولی کا نشانہ بنا دیا ہے۔

اس سے قبل نک کے ساتھ اس قسم کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔ آج تک کام کی تکمیل سے پہلے اُس کے کسی بھی موکل کو قتل نہیں کیا گیا تھا۔ ایک گہری سانس لیتے ہوئے اُس نے کمرے کی چاروں طرف اپنی نظر دوڑائی۔ لیکن پورے کمرے میں ایسا کوئی نشان نہیں تھا جس سے یہ اندازہ ہو سکے کہ ڈاکہ زنی کی واردات ہے۔ نہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ قتل سے پہلے مارٹن نے اپنے بچاؤ کے لئے کوئی کوشش کی ہوگی۔ نک کی پیشانی پسینے کے قطرے اُبھر آئے۔ اُس نے ایک الٹتی ہوئی نظر سبزی کے اس تھیلے پر ڈالی جو وہ مارٹن کے لئے لے کر آیا تھا اور یہ سوچنے لگا کہ کہیں اس میں ایسی وہ چیز چھپی ہوئی نہیں ہے جو حقیقت میں قتل کا باعث بنی ہو۔

وہ اُلٹے ہی قدموں اس عمارت سے باہر نکل گیا۔ اُسے یقین ہو چکا تھا کہ مارٹن اور ہیروں کے سیلزمین کے قتل ایک ہی زنجیر کی دو کڑیاں ہیں۔ اسکالفنی کے کہنے ہوئے ہوائی اڈہ پر اصل قاتل کی نشان دہی کر دی ہوگی۔ قاتل نے کوشش کی کہ فلم میں روشنی داخل کر کے اسے ضائع کر دے لیکن چونکہ فلم مکمل طور پر ضائع نہ ہو سکا اس لئے اُس نے نک کو بُلا کر وہ فلم چوری کرا لائے۔

مگر فلم کو بہرصورت ضائع ہونا تھا۔ کسی کو سلولائڈ کے اس بیکار حصہ سے دلچسپی نہیں تھی۔ پھر کیا ضرورت تھی کہ اسے چرانے کے لئے بیس ہزار ڈالر کی خطیر رقم پیش کی جاتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مارٹن کا سیلزمین کے قتل سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ ثبوت کے طور پر یہ مخصوص منظر حاصل کرنا چاہتا تھا تاکہ اصل قاتل کو بلیک میل کر سکے۔ لیکن جب اُس نے قاتل کو یہ بتایا کہ فلم اُس کے پاس آچکا ہے اور یہ کہ وہ بلیک میلنگ کی پہلی قسط کے طور پر کم از کم بیس ہزار ڈالر اُسے فوراً دے دے تو قاتل نے اسے ٹھنڈا کر دینے ہی میں عافیت سمجھی۔

نک نے اپنی کرایہ کی کار کا رُخ فوٹو گرافر کے ہاں موڑ دیا۔

وہاں سے اُس نے ایک پروجیکٹر مناسب کرایہ پر حاصل کیا اور اپنے ہوٹل کے کمرے میں آکر دوبارہ اس منظر کو دیکھا۔ اس سے پہلے اُس نے محض بہتی اچٹتی ہوئی نظر ڈالی تھی مگر اب کی مرتبہ اس میں قاتل کو دیکھنا چاہتا تھا۔

منظر شروع ہوا۔ لوگ ہوائی اڈہ پر آجا رہے تھے۔ کئی ایکسٹرا مسافروں کے علاوہ میں اِدھر اُدھر گھوم رہے تھے۔ چند لمحوں بعد فلم کی ہیروئن ویرونکا نظر آئی۔ وہ گھبرائے ہوئے قدموں سے تیزی کے ساتھ ہوائی اڈہ کی سمت بڑھ رہی تھی۔ منظر اچانک تبدیل ہو گیا۔ فلم کا ہیرو رونی اپنے ہاتھ میں اٹیچی کیس لئے ہوئے ٹیکسی سے اُترا اور تیزی سے آگے بڑھا۔ دوسری جانب سے ایک سپاہی بھاگتا ہوا آیا۔ اُس نے رونی کے اوپر اپنا پستول تانا۔ مگر فائر سے پہلے ایک موٹی سی عورت اُس کے سامنے آگئی۔ رونی بچ نکلا۔ مگر سامنے سے دو سپاہی اور نمودار ہوئے۔ اُن میں سے ایک مارٹن تھا جو سپاہی کا رول ادا کر رہا تھا۔ اور یہاں آکر پوری ریل ختم ہو گئی۔

اُس نے فلم کو دو تین بار چلایا تاکہ ہلکا سا اشارہ ہی سہی لگ سکے کہ سیلزمین کا قاتل کون ہے۔ اُس نے ذرا ذرا سی بات کو فائن مرتبہ دیکھا۔ اگر اس منظر میں قاتل کی کوئی نشان دہی تھی تو وہ نک کی نظروں سے پوشیدہ ہی رہی۔ آخر میں مجبور ہو کر اس نے مشین کو بند کر دیا اور سامنے پڑا ہوا تازہ اخبار ہوٹل کی راہداری میں آکر دیکھنے لگا۔ اندر صفحہ پر ایک مختصر سی خبر درج تھی۔

"ہوائی اڈے پر فلم بندی نے قاتل کو چھپا دیا۔"

پولیس کا کہنا ہے کہ ہیروں کا سیلزمین ہربرٹ سوئفٹ جسے گردن میں چاقو مار کر ہلاک کیا گیا "محور" نامی فلم کی فلم بندی کے دوران مارا گیا ہے، چونکہ ہوائی اڈے پر بہت سے اداکار اور ایکسٹرا موجود تھے اس لئے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ قاتل اسے قتل کر کے انھیں لوگوں میں گھل مل گیا تفتیش جاری ہے اور جلد از جلد اصل قاتل کے گرفتار ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔"

نک نے دو تین خبریں پڑھیں۔ پھر اخبار کو ایک طرف رکھتے ہی لگا تھا کہ کسی نے پوچھا:

"کیوں بھئی۔ ایسی خبر دیکھ رہے ہو جس میں تمہارے بارے میں کوئی اطلاع ہو؟"

"ہلو چارلی" نک نے گھوم کر کہا۔ "تم میرے پیچھے کیوں لگے ہوئے ہو؟"

"نہیں۔ میں نے ابھی تک تو تمہارا پیچھا نہیں کیا۔ تاہم سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ ایسا بھی کر کے دیکھ لیا جائے۔ ابھی معلوم ہوا ہے کہ ایک پرانا اداکار جس کا نام مارٹن ہے اپنے کمرے میں قتل کر دیا گیا۔"

"اس سے میرا کیا تعلق؟"

"مارٹن فلم "محور" میں ایک سپاہی کا چھوٹا سا رول ادا کر رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ سیلزمین اور مارٹن کے قتل میں گہرا تعلق ہے۔ اور وہ گہرا تعلق تم ہو۔"

"تم غلطی پر ہو۔"

"اگر میں غلطی پر ہوں تو مجھے اپنے کمرے کی تلاشی لینے دو تاکہ مجھ پر یہ غلطی عیاں ہو جائے۔"



"پہلے تلاشی کا وارنٹ لاؤ۔ مگر تم پرائیویٹ سراغرساں ہونے کے باعث وارنٹ بھی حاصل نہ کرسکو گے۔"

چارلی نے قدرے آگے جھک کر کہا "میرے بھائی! اب تم مجھ سے بچ کر کہیں نہیں جاسکتے۔ وقت آگیا ہے۔ اب تمہیں جیل کی سلاخوں سے پیچھے جانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔"

"مگر میرا قصور؟"

"تم اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتے کہ سیلزبین اور مارٹن کے قتل کا تعلق اس فلمی منظر سے نہیں جو تم نے اسکالفنی کے اسٹوڈیو سے چوری کیا ہے۔"

نک ایسا بن گیا جیسے وہ کچھ سمجھ ہی نہ سکا ہو۔ "کیسا فلم؟ کون سا فلمی منظر؟"

"ایک ضائع شدہ ریل جس میں غلطی سے روشنی داخل ہوگئی تھی یا جان بوجھ کر روشنی داخل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ بہرصورت وہ فلم ریل لیبارٹری میں نہیں ہے۔ لیبارٹری والوں کا کہنا ہے کہ انھوں نے اسکالفنی کے کہنے پر اسے کباڑخانے میں پھینک دیا۔ اسکالفنی کہتا ہے کہ اس نے کچھ نہیں کہا۔ بہرصورت فلم ریل کباڑخانے میں نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اب اسے تمہارے پاس ہونا چاہیئے۔ تم نے اسے اس لئے چرایا کہ تمہیں اس کے چرانے کی قیمت دی گئی تھی۔ مارٹن اور سیلزبین کے ذریعہ۔ کیوں؟ کیا میں جھوٹ کہہ رہا ہوں؟"

"مجھے کسی نے کوئی رقم نہیں دی۔ چارلی!"

"اچھا، یہ بتاؤ۔ تمہاری خدمات کس نے حاصل کی تھیں۔ اگر وہ قاتل نہیں تھا تو لازمی طور پر مارٹن ہوگا۔"

"میں یہی تسلیم نہیں کرتا کہ میں نے کچھ چرایا ہے۔"

"تم نے فلم ریل چرائی ہے نک اور اس مرتبہ میں تمہیں جیل پہنچائے بغیر باز نہیں آؤں گا۔"

"دیکھو چارلی۔ اب تم سرکاری ملازم نہیں ہو۔ تمہیں میری ضرورت نہیں بلکہ تمہیں ہیروں اور ان کے چور کی ضرورت ہے۔ ٹھیک ہے؟"

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔"

"میں ان دونوں کو تم تک پہنچا دوں گا۔"

"وعدہ کرتے ہو؟"

"ہاں۔ بالکل پکا وعدہ۔" نک نے کہا "اب پوری بات بھی سن لو۔ مارٹن میرا موکل تھا لیکن جب میں فلم ریل اس کے پاس لے کر پہنچا تو اسے قتل کیا جاچکا تھا بس اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں معلوم۔"

"فلمی منظر میں کیا ہے؟"

"کوئی ایسی بات نہیں جس سے قاتل کا پتہ چل سکے۔ تاہم مجھے یقین ہے کہ اگر میں اسکالفنی کو دوبارہ یہی منظر فلماتے ہوئے دیکھ لوں تو اصل قاتل کا بآسانی پتہ چلا لوں گا۔"

چارلی نے چند لمحوں کے لئے کچھ سوچا۔ پھر اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا "نک تمہارا مجھ پر کوئی احسان نہیں ہے۔ کوئی ایسی بات بھی نہیں ہے کہ میں تم سے دب جاؤں۔ پھر بھی میں تمہیں کل تک کا موقع دیتا ہوں۔ لیکن یہ سمجھ کر میں تمہیں جیل پہنچائے بغیر ہرگز چین کی سانس نہیں لوں گا۔"

نک اگلے روز ہوائی اڈے پر فلم بندی دیکھنے پہنچا۔ اسکالفنی روشنیاں اور کیمرے ٹھیک کرا رہا تھا۔ بوڑھے اداکار والٹر نے محبت کے ساتھ نک کو گلے لگایا۔ میک اپ کے بعد ویرونیکا بھی ان دونوں کے پاس آکر کھڑی ہوگئی۔

"کہئے جناب۔ آپ کا مضمون کب تک چھپ رہا ہے؟"

"ایک ڈیڑھ ہفتہ کے اندر۔" نک نے بتایا "بس آج کی شوٹنگ دیکھ کر مضمون مکمل کروں گا۔"

والٹر نے پوچھا "تم نے مارٹن کے متعلق سنا؟"

نک نے رنج کے ساتھ ہاں کے انداز میں اپنا سر ہلایا

"سمجھ میں نہیں آتا۔" ویرونیکا بولی "اس بے ضرر انسان کے قتل سے کسی کو کیا فائدہ ملا ہوگا۔"

نک نے دیکھا، ایکسٹرا اپنے اپنے میک اپ میں ایک طرف اکٹھا ہو رہے ہیں۔

"کیا اس منظر میں مارٹن کا پارٹ نہیں تھا؟"

"ایک سپاہی کا کام اسے انجام دینا تھا۔" والٹر نے کہا "میرے طرح چند لمحوں کا اس کا پارٹ تھا۔"

"اب اس کا پارٹ کون ادا کرے گا؟"

"اسکالفنی نے اس پارٹ کیلئے ایک ایکسٹرا کا انتظام کرلیا ہے فلم کی شوٹنگ شروع ہوگئی۔ مسافروں کی حیثیت سے ایکسٹرا نے آنا جانا شروع کردیا۔ گھبرائی ہوئی ویرونیکا آئی اور جہاز کی جانب بڑھی۔ کیمرے روک دیئے گئے۔ دوبارہ شوٹنگ شروع ہوئی۔ ٹیکسی میں سوٹ کیس لئے ہوئے رونی اترا۔ سامنے سے ایک سپاہی نے اس پر اپنا پستول تان لیا۔ دوسری جانب سے ایک موٹی عورت اور والٹر نکل آئے جن کے عقب سپاہی فائر نہ کرسکا۔ رونی آگے بڑھا.....

اسکا لفنی چلایا "کٹ۔ کٹ"

پھر گمبھیر مین سے مخاطب ہو کر اُس نے کہا "اس مرتبہ فلم خراب نہ ہونے پائے"

فلم بندی کے بعد ایک ایکسٹرا لڑکی سب کو کافی پیش کرنے لگی۔ جب وہ والٹر کے پاس گئی تو والٹر نے اس سے کچھ کہا۔ جونہی وہ مڑی، نک بھی اُٹھ کھڑا ہوا۔ اب وقت آگیا تھا کہ قاتل کا پتہ چلایا جا سکے۔

لڑکی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی اس جگہ کی طرف بڑھی جہاں مسافر لوگ سکہ ڈال کر اپنا سامان محفوظ کراتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر اُس نے دروازہ کھولا اور اندر جھانک کر دیکھا۔ عین اسی وقت نک نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا "یہ دروازہ بند نہیں ہوگا"

"کیوں؟"

نک نے ہاتھ بڑھا کر اندر سے ایک چرمی تھیلا نکال لیا "میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس تھیلے میں کیا ہے؟"

"لیکن یہ تھیلا میرا نہیں ہے۔ مجھ سے صرف یہ کہا گیا تھا کہ تھیلے کو ایک نظر دیکھ کر سکہ ڈال آؤں"

"کس نے کہا تھا؟"

"اُس نے.... ان صاحب نے جو آپ کی پشت پر ہیں"

نک نے تھیلے ہی کو اپنا ہتھیار بنا لیا تاکہ اگر کوئی شخص اُس پر حملہ کرنا چاہتا تو وہ اس سے وار کر کے اپنا بچاؤ کر سکے۔ جب وہ گھوما تو اُس نے دیکھا کہ والٹر اُس کی پشت پر کھڑا ہوا اُسے گھور رہا ہے۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو؟" والٹر نے کہا "یہ تھیلا میرا ہے"

"میرے پاس ایک فلمی منظر ہے والٹر۔ اگر تم چاہو تو اس تھیلے کے بدلے اس منظر کو مجھ سے حاصل کر سکتے ہو"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ تم نے دو اشخاص کو قتل کیا ہے اور میرے پاس ایسا فلمی منظر موجود ہے جس سے اس کا ثبوت ملتا ہے"

"فضول بکواس کرتے ہو۔ فلمی منظر میں ایسی کوئی چیز نہیں یہاں تک کہ اس میں میری فلم بندی تک نہیں ہوئی"

"بس یہی تو اصل بات ہے۔ تم منظر میں نہیں ہو جبکہ تمہیں اس میں ہونا چاہیئے۔ آج جب اسی منظر کی دوبارہ فلم بندی ہوئی تو پستول والے سپاہی کا راستہ روکنے والے دو افراد تھے۔ تم اور ایک موٹی عورت۔ جبکہ پہلے منظر میں صرف ایک موٹی عورت ہے۔ اس روز فلم بندی میں تم شریک نہ ہو سکے کیونکہ تم ہیروں کے سیلز مین کو قتل کرنے گئے ہوئے تھے"

"تم نقاد ہو یا.... یا کوئی شیطان؟"

نک نے اس بات کا جواب دینے کے بجائے کہا "تم نے ہیروں کا تھیلا مسافروں کے سامان والی جگہ میں سکہ ڈال کر محفوظ کر دیا تھا تاکہ کہیں وقت نہ گزر جائے۔ اس لئے ایکسٹرا لڑکی کو مزید ایک سکہ ڈالنے کی ہدایت کی۔ خود اس لئے نہ آئے کہ کہیں کوئی پولیس والا نہ دیکھ لے لیکن جب تم نے مجھے اِدھر آتے ہوئے دیکھا تو ضبط نہ کر سکے"

والٹر کی آنکھوں میں آنسو آگئے "بولو۔ تم کتنا معاوضہ چاہتے ہو؟ فلموں میں اب میرے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ مجھے ایک بڑی رقم کی ضرورت تھی"

"اتنی ضرورت تھی کہ قتل تک سے گریز نہیں کیا"

"اسے تم محض اتفاق کہہ سکتے ہو۔ میں سیلز مین کو قتل کرنا نہیں چاہتا تھا"

"کیا مارٹن کو قتل کرنا بھی اتفاق ہے؟ ایک فلاش اداکار نے دوسرے فلاش اداکار سے کچھ رقم مانگی تھی تاکہ اس کا راز اپنے تک محفوظ رکھے لیکن تم نے اسے بھی ٹھکانے لگا دیا"

والٹر کلیئر سے بولا "تم تھیلا لے جاؤ۔ خدا کے واسطے یہاں سے چلے جاؤ۔ میرا پیچھا چھوڑ دو"

پشت سے کسی کی آواز آئی "اب یہ چاہے بھی تو تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لو مسٹر والٹر"

نک نے گھوم کر دیکھا۔ چارلی دو پولیس کانسٹیبلوں کے ساتھ کھڑا ہوا مسکرا رہا تھا "اسے اپنے ساتھ لے جاؤ" چارلی نے والٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "نک ولیوٹ کو میں اپنے ساتھ لیکر آؤں گا"

دونوں کانسٹیبل والٹر کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر لے گئے۔ نک آہستہ آہستہ چارلی کی طرف بڑھا اور ہیروں کا تھیلا اُس کے سامنے رکھ دیا۔

نک نے محسوس کیا کہ وہ بازی ہار چکا ہے۔ چارلی اُسے جیل پہونچائے بغیر نہیں مانے گا۔ وہ بغیر کہے سُنے کار میں بیٹھ گیا لیکن جب کار کی پولیس اسٹیشن کے بجائے نیشنل جیولرز کی بڑی سی دکان جگ مگ کر رہی تھی۔

"مجھے یہاں کیوں لے آئے ہو؟"

چارلی نے مسکراتے ہوئے کہا "جیولرز نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص اُن کے ہیروں کا پتہ بتائے گا، اسے بیس ہزار ڈالر انعام کے طور پر دیں گے۔ چلو، بیس ہزار ڈالر کا چیک تمہارا انتظار کر رہا ہے"۔ پھر یکایک اُس کی آواز کرخت ہو گئی "اب کی بار میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے لیکن اگر پھر کبھی تم پر قابو پایا تو جیل بھیجے بغیر نہیں مانوں گا۔ سمجھے!"

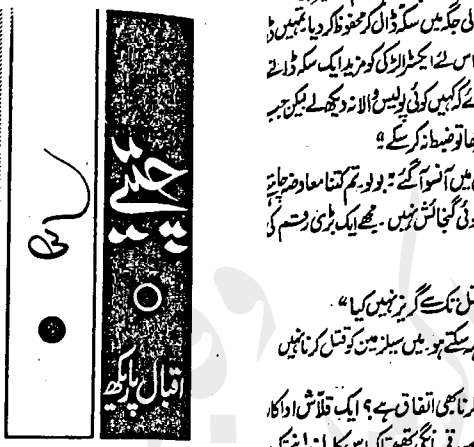

جدید فرنیچر سے آراستہ وپیراستہ ڈرائنگ روم کے مشرقی دریچے کے پاس بیٹھا بخ بستہ بیئر کی چسکیاں لے رہا تھا۔ اُس کی نظریں دریچے کے باہر فٹ پاتھ پر جمی ہوئی تھیں جہاں محلے کے پیارے پیارے بچے خوش رنگ پھولدار کپڑے پہنے مختلف قسم کے کھیل کھیل رہے تھے۔ بہت ہی شائستہ، خوش اخلاق اور سمجھدار بچے تھے اس محلے کے۔ نک نے انہیں شاذ و نادر ہی لڑتے جھگڑتے اور شور مچاتے دیکھا تھا۔ اسی طرح اُن کے بڑے بھی سلجھے ہوئے خیالات کے مالک تھے اپنے کام سے کام رکھنے والے۔ انہوں نے کبھی نک ولیوٹ کے ہاں تاک جھانک کرنے اور سُن گُن لینے کی کوشش نہیں کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ نک کو یہ محلہ بہت پسند تھا۔

"نکی۔؟"

"آں۔ ہاں۔" نک جو نک پڑا، اُس نے پلٹ کر دیکھا گلوریا شعلہ جوالہ بنی کھڑی تھی۔ اُس نے ہیر ہوٹی کی طرح سُرخ دیدہ زیب لباس زیب تن کر رکھا تھا، سیاہ گھٹاؤں جیسی زلفیں اُس کے شانوں پر پریشاں تھیں۔ نک کو گلوریا دل سے پسند تھی مگر بعض اوقات وہ اوٹ پٹانگ حرکات کر کے اُسے بور کرنے لگتی تھی۔!

"نکی، گھر سے جب تم باہر ہوتے ہو تو کیا کرتے ہو۔؟"

"جیسا کہ میں نے تمہیں پہلے بتایا، میں اکثر و بیشتر سفر کرتا رہتا ہوں، سفر کے علاوہ میری زندگی میں اور رکھا ہی کیا ہے۔ مختلف کمپنیوں نے مجھے اپنی فیکٹری کے لئے مناسب جگہیں تلاش کرنے کے لئے مقرر کر رکھا ہے، اس کام سے مجھے بے پناہ آمدنی ہو رہی ہے۔"

"اب وہ تمہیں کب باہر بھیجیں گے نکی۔؟"

"مجھے نہیں معلوم، ممکن ہے دو ماہ یا سال بعد بھیجیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کل ہی بھیج دیں۔"

"نکی، کیا خیال ہے تمہارا؟ کسی روز ہم شادی کر کے اس گھر میں ازدواجی زندگی گزار سکیں گے۔؟"

نک نے کئی بار گلوریا سے شادی کرنے کے بارے میں سوچا تھا کئی مرتبہ اُس نے سنجیدگی سے اس امر پر غور کیا تھا کہ گلوریا سے شادی کر کے چوری کا دھندہ چھوڑ دے اور کوئی شریفانہ کام شروع کر دے۔ مگر کوئی نکوئی بات ایسی ضرور آڑے آجاتی کہ نک کو شادی کا پروگرام ملتوی کر دینا پڑتا تھا۔

"فکر مت کرو جان من، بہت جلد میں تم سے شادی کر کے یہ پیشہ وہ کام چھوڑ دوں گا" اور کوئی ایسا کام شروع کروں گا جس سے میں چند گھنٹے سے زیادہ تم سے دور نہ رہ سکوں۔"

رات دس بجے کے قریب ٹیلیفون کی گھنٹی چیخ اُٹھی گلوریا نے نک کا ہاتھ ہٹایا اور فون کا جواب دینے کے لئے چھوٹی سی میز کی طرف چلدی۔

"نکی، تمہارا فون ہے۔؟" چند لمحے بعد گلوریا کی آواز آئی۔ نک نے گلوریا کے قریب پہنچ کر اُس کے ہاتھ سے ریسیور لے لیا۔

"ہیلو، کون بول رہا ہے۔؟"

"کیا تم نک ولیوٹ ہو؟" دوسری طرف سے ایک نامانوس آواز نے پوچھا۔

"جی ہاں، میں نک ولیوٹ بول رہا ہوں۔"

"ہم ایک کام کے بارے میں تم سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔"

"آج شب کو۔؟"

"اگر تمہیں کوئی ضروری کام نہ ہو تو پندرہ منٹ میں فوسٹر ہوٹل کے کمرہ نمبر ۱۵ میں پہونچ جاؤ۔"

نک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھر گئی "میں ہوٹل کے کمروں میں لوگوں سے نہیں ملا کرتا، ہوٹل کے کمرے محبوبہ کے ساتھ گل چھرّے اُڑانے اور سونے کے لئے ہوتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے، تو پھر تمہیں بتا دوں کہ کہاں ملاقات مناسب رہے گی۔؟"

"فوسٹر ہوٹل کے سامنے پارک میں، جھولنے کے پاس۔!"

"تاریکی میں؟" غیر یقینی لہجے میں پوچھا گیا۔

"میں اس قسم کا کام عموماً تاریکی میں کرتا ہوں، گیارہ بجے تم وہاں پہونچ جانا۔ اور سنو، اکیلے ہی آنا۔ کسی کو ساتھ لانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"میں تمہیں پہچانوں گا کیسے۔؟"

نک جواب میں مسکرا کر بولا۔ "میں تمہیں پہچان لوں گا۔"

نک کی یہ بات ایک حد تک صحیح بھی تھی۔ کیونکہ اُس کے موکل تقریباً ایک جیسے ہی ہوتے تھے، گھبرائے گھبرائے سے اُن کے ایک ایک عضو سے اضطراب اور بے چینی کا اظہار ہوتا تھا۔

گلوریا نے قریب آکر نک کے شانے پر ہاتھ رکھدیا اور شیریں لہجے میں بولی۔ "کس کا فون تھا نکی؟"

"ایک بہت بڑی کمپنی کا ڈائرکٹر تھا، فوراً پہونچنے کے لئے کہا ہے آدھی رات تک واپسی ہوگی۔"

نک نے اپنا جیکٹ اُٹھایا اور دروازے کی طرف چلدیا۔ آج رات سردی معمول سے کچھ زیادہ ہی تھی۔!

⁂

نک ویلوٹ کی عمر پینتیس سال کے لگ بھگ تھی — وہ ایک ماہر چور تھا، ایک ایسا چور جو صرف بیکار، بے قیمت اور بے حقیقت چیزیں چُراتا ہے اسے مال و دولت، نادر و نایاب اشیاء سے کوئی دلچسپی نہیں تھی، اُس نے اب تک اپنے لئے کوئی چوری نہیں کی تھی، وہ ایسی چیزوں پر ہاتھ صاف کیا کرتا تھا، جو دوسرے چوروں کے لئے بہت بڑی، بہت خطرناک اور بہت عجیب ہوتی تھیں، اُس نے پوسٹ آفس کی عمارت پر لگے ہوئے بڑے سے یونانی دیوتا کے مجسمے کو چُرایا تھا، آرٹ میوزیم کی عمارت کی کھڑکی غائب کی تھی، اور ایک مرتبہ تو اُس نے بیس بال کی پوری ٹیم کو معہ اُس کے منیجر اور کوچوں کے چوری کیا تھا۔

چوری کرنا نک کا پیشہ تھا اور مشغلہ بھی، لیکن اس پیشے کو وہ کیریئر بنانا نہیں چاہتا تھا، ایک سال میں وہ چار یا پانچ مرتبہ چوری کرتا تھا، اور کبھی اُس نے دو چوریوں کے درمیان ایک ہفتے سے کم وقفہ نہیں دیا تھا، اُس نے اِس پیشے میں بے شمار تجربات حاصل کئے تھے اور اُس کو چند بہت ہی دلچسپ لوگوں سے ملنے کا موقع ملا تھا۔

ہیری اسمتھ کا شمار انہی چند دلچسپ لوگوں میں ہوتا تھا۔!

وہ جھرنے کے پاس تاریکی میں کھڑا تھا، نک کو دیکھ کر وہ روشنی میں آگیا، جانے کیوں نک کو وہ شخص کچھ پسند نہیں آیا، اس نے اپنا نام ہیری اسمتھ بتایا اور نک کو اُس کا نام بھی اچھا نہیں لگا۔

"شکاگو کے ایک آدمی نے تمہاری سفارش کی تھی نک۔" اسمتھ نے برقی ٹائپ رائٹر کے چلنے کی سی آواز میں کہا۔

"کی ہوگی۔ کیا چاہتے ہو تم۔؟"

"کیا یہاں گفتگو کرنا ضروری ہے؟ میرے پاس ہوٹل کا ایک کمرہ ہے۔"

نک نے مسکرا کر کہا۔ "ہوٹل کے کمرے میں ہماری گفتگو بآسانی ریکارڈ کی جاسکتی ہے اور میں کسی صورت میں اپنی کاروباری گفتگو ریکارڈ کروانا پسند نہیں کرتا۔"

اسمتھ نے شانے اُچکائے اور بولا۔ "فی زمانہ کسی بھی جگہ دوسروں کی گفتگو سُنی یا ریکارڈ کی جاسکتی ہے، ممکن ہے اِس وقت بھی ہماری گفتگو سُنی یا ریکارڈ کی جارہی ہو۔"

"یہی وجہ ہے کہ ہم دونوں اس وقت جھرنے کے پاس کھڑے باتیں کررہے ہیں، جھرنے کے شور کے باعث وہ ہماری بات چیت ریکارڈ نہیں کرسکتے، اب تم مجھے اس ملاقات کا مقصد بتاؤ۔"

اسمتھ چار قدم آگے روشنی کے دائرے میں آگیا، روشنی کا یہ دائرہ نک کے قریب ایک درخت کے اوپر لگے ہوئے الیکٹرک بلب سے بن رہا تھا، وہ مضبوط جسم کا پستہ قد شخص تھا، جسمانی بناوٹ کے اعتبار سے وہ چھوٹا سا گوریلا لگتا تھا۔

"کیا تم کوئی چیز چوری کروانا چاہتے ہو؟" نک نے پوچھا۔

"ہاں، ایک عجیب چیز۔ ایک ایسی چیز جسے کبھی تمہیں چُرانے کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا۔"

"میری فیس بہت زیادہ ہے۔"

"کتنی فیس ہے تمہاری؟"

"بیس ہزار سے تیس ہزار ڈالر تک۔ اس کا انحصار کام پر ہے"

اسمتھ چند قدم پیچھے ہٹ گیا اور آہستہ سے بولا۔ "ہم چڑیا گھر کے ایک چیتے کو چوری کروانا چاہتے ہیں۔"

نک نے اب تک بہت سی عجیب چیزیں چرائی تھیں، مگر اُس نے سوچا بھی نہ تھا کہ ایکدن اُسے چڑیا گھر سے چیتا بھی چُرانا پڑے گا، اُس نے ہاں کے انداز میں سر کو جنبش دی اور کہا۔ "مجھے اُس کے بارے میں کچھ اور بتاؤ۔"

"وہ چیتا گلین پارک کے چڑیا گھر میں ہے، تُومی نسل کا ہے جو کہ اب تقریباً ختم ہوچکی ہے، بہت غصہ ور مشہور ہے۔ مشرقِ وسطیٰ کا ایک پرنس اِس چیتے کو منہ مانگے داموں پر خریدنا چاہتا ہے، ہم تمہاری فیس کے متحمل ہوسکتے ہیں، بیس ہزار ڈالر ہے نا تمہاری فیس۔؟"

"جانوروں کو چوری کرنے کے میں تیس ہزار ڈالر لیتا ہوں۔" نک نے اُسے بتایا "کیونکہ اِس میں خطرہ بہت ہوتا ہے۔"

"تیس ہزار کے لئے مجھے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنا پڑے گا۔"

"کرلو مشورہ، یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ مجھ سے کہاں ملا جاسکتا ہے"

"ٹھہرو!" اسمتھ نے نک کا بازو پکڑ لیا۔ "ہم اس چیتے کو تین دن میں یعنی پیر کی صبح تک چوری کروانا چاہتے ہیں، ہمیں آج رات ہی فیصلہ کرلینا چاہیئے کہ تم تین دن میں اس چیتے کو چوری کرسکتے ہو یا نہیں۔"

"مجھے پہلے چڑیا گھر کا جائزہ لینا پڑے گا، اس کے بعد ہی میں کوئی فیصلہ کرسکوں گا۔"

"اِس کے لئے تمہارے پاس کل سنیچر اور پرسوں اتوار دو روز ہیں"

"تیس ہزار ڈالر سے ایک سینٹ بھی کم نہیں لوں گا۔"

اسمتھ ایک لمحے کے لئے ہچکچایا، پھر بولا۔ "ٹھیک ہے، پیشگی پانچ ہزار ڈالر سے زیادہ نہیں ہونگے۔"

دونوں نے گرمجوشی سے ہاتھ ملایا اور نک ویلوٹ ذاتی استعمال کا سامان لینے گلوریا کی طرف چلدیا، مطلع صاف تھا، پورا آسمان جگمگاتے تاروں سے بھرا ہوا تھا، نک دل ہی دل میں اپنے مشن کی کامیابی کے لئے دُعا مانگ رہا تھا۔!

⁂

ڈرائنگ روم میں وہ چاروں آرام دہ صوفوں پر بیٹھے باتیں کررہے تھے۔ ہیری اسمتھ۔ ایک بلند قامت، دُبلا پتلا برطانوی جس کا نام کورمک تھا، ایک بھورے بالوں والی حسین و جمیل دوشیزہ جینی، جو کورمک کی محبوبہ یا داشتہ تھی چوتھا فرد کسی تعارف کا محتاج نہیں، جی ہاں، بے مثال چور نک ویلوٹ۔ کورمک، اسمتھ اور جینی کا باس تھا، اسمتھ تو دوڑ دوڑ کر اس کے احکامات کی تکمیل کررہا تھا۔

"میں چڑیا گھر کا بغور جائزہ لینا چاہتا ہوں۔" نک نے انہیں بتایا۔

کورمک نے اپنے پتلے شانے اُچکا دیئے۔ "جو تمہارے جی میں آئے کرو، ہمیں تو صرف چیتے سے غرض ہے۔"

"چیتے کا پیر کی صبح تک چوری ہونا کیوں ضروری ہے؟"

"تمہیں سوالات پوچھنے کے لئے مقرر نہیں کیا گیا نک، بس تم ہمیں چیتا چوری کرکے لادو۔"

اُنہوں نے ہوٹل کا کمرہ چھوڑ دیا۔ پانچ منٹ بعد وہ ایک کار کے پیچھے لگے ہوئے ٹریلر میں بیٹھے ہوئے تھے جو تمام ضروریاتِ زندگی سے آراستہ تھا، جینی کی طرح یہ ٹریلر بھی کورمک کی ملکیت تھا۔

"مجھے چیتے کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔" نک نے اسکاچ کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

کورمک اس طرح شروع ہوگیا، گویا زولوجی کی کلاس کو لکچر دے رہا ہو۔

"چڑیا گھر میں عام قسم کے چیتے تو بہت ہوتے ہیں مگر نادر و نایاب قسم کے چیتے کسی کسی چڑیا گھر میں نظر آتے ہیں، وہ چیتے بیش قیمت اور اہم ہوتے ہیں جن کی نسل ختم ہوچکی ہے یا ختم ہونیوالی ہو، بڑی دھاریوں والا سائبیریا کا چیتا تو ڈھونڈے سے نہیں ملتا، چین کے جنوب میں پائے جانے والے نیلے اور بھورے چیتے امریکہ کے صرف دو چڑیا گھروں میں ہیں، لیکن تُومی چیتا پورے امریکہ میں صرف ایک ہے، گلین پارک کے چڑیا گھر والوں کو اِس چیتے پر فخر ہے، اس غضبناک چیتے کو دھاڑنے کی بہت عادت ہے ہمارے پرنس اس چیتے کو حاصل کرنے کے لئے بہت بیتاب ہیں، اُنہیں معلوم ہے کہ چڑیا گھر والے کسی قیمت پر اِس چیتے کو دینے پر راضی نہ ہونگے

نئی نسل کی انقلابی ادیبہ اور مشہور کالم نگار
زاہدہ حنا
کے افسانوں کا مجموعہ
قیدی سانس لیتا ہے
قیمت ۶۰ روپے
کا تیسرا ایڈیشن شائع ہوگیا ہے
آج ہی طلب فرمائیں انتہائی محدود تعداد میں دستیاب ہے
کتابیات پبلی کیشنز پوسٹ بکس ۲۳ کراچی ۷۴۲۰۰

چنانچہ مجبوراً غیر قانونی طور پر اس چیتے کو حاصل کیا جا رہا ہے۔"

"مجھے کچھ سامان کی ضرورت پڑے گی۔"

کورنک نے اثبات میں سر ہلایا "ہمارے پاس ایک چھوٹی بند پک اپ ٹرک ہے جسے جینی ڈرائیو کرے گی، تمہارا کام چیتے کو پنجرے سے نکال کر ٹرک میں ڈالنا اور ٹرک کو چڑیا گھر سے دور لے جانا ہے۔"

نک نے ایک سگریٹ سلگایا اور ایک گہرا کش لے کر بولا "چڑیا گھر میں محافظ تو ہوں گے؟"

کورنک نے اثبات میں سر ہلایا "چڑیا گھر کے حکام نے اپنے طور پر کچھ محافظوں کا انتظام کر رکھا ہے، اُن کا زیادہ تر کام نوعمر لڑکوں اور لڑکیوں کو پنجروں سے دور رکھنا ہے، پچھلے دنوں کچھ شرارتی لڑکوں نے جانوروں کو بہت پریشان کیا تھا، ایک چھوٹے سے جانور کو اٹھا لے کر ہلاک کر دیا تھا، تب سے چڑیا گھر کے حکام نے جانوروں کی حفاظت کے خیال سے کچھ محافظوں کو ملازم رکھ لیا ہے۔"

"نوعمر لڑکوں اور لڑکیوں کو پنجروں سے دُور رکھنے والی بات بھی خوب ہے۔" نک نے مسکرا کر کہا۔ "اُسے اپنا بچپن یاد آ گیا، وہ بھی تو اپنے دوستوں کے ساتھ جانوروں کو ستایا کرتا تھا۔ اُس زمانے میں بھی بچوں کو پنجروں سے دُور رکھنے والے محافظ ہوا کرتے تھے مگر لڑکے بالے محافظوں کو بھلا کب خاطر میں لاتے تھے۔

"میں صبح جینی کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔" نک نے چند لمحے بعد کہا۔ "اکیلا جاؤں گا تو محافظ شبہ کی نظر سے دیکھیں گے۔"

کورنک ایک لمحے کے لئے ہچکچایا، پھر ہاتھ کے اشارے سے اپنی آمادگی کا اظہار کر دیا۔ "اگر تم یہی چاہتے ہو تو یہی سہی، ویسے تمہاری تجویز مناسب ہے کیونکہ پیر کی صبح جب تم چیتے کو چوری کرو گے، وہ تمہارے ساتھ ہو گی۔"

"تم دونوں کہاں ہو گے۔؟" نک نے پوچھا۔

"یہیں ٹریلر میں تمہارا انتظار کریں گے، ہم نے ایک چھوٹے سے ہوائی جہاز کا انتظام کر لیا ہے جو پہلے ہمیں چیتے سمیت کینیڈا اور پھر شرقِ اوسط لے جائے گا۔"

"چیتے کو ملک سے باہر لے جانے میں تم لوگوں کو بڑی مشکل پیش آئے گی۔" نک نے کہا۔ "اِس بارے میں تم نے کیا منصوبہ بنایا ہے؟"

کورنک کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ "کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ تم نے چیتے کو چوری کرنے کا کیا منصوبہ بنایا ہے؟"

نک نے اپنی جیب سے سگریٹ کی ڈبیا نکالی، اُس میں سے ایک سگریٹ نکال کر سلگایا، پھر بولا۔ "مجھے خوشی ہے کہ تم نے اس بارے میں استفسار نہیں کیا، اصل میں مجھے خود بھی نہیں معلوم کہ میں چیتے کو کس طرح چوری کروں گا۔"

☒☒

سنیچر کی صبح موسم بے حد خوشگوار تھا، نیلگوں آسمان پر کہیں کہیں دودھ کی طرح سفید بادلوں کے ٹکڑے اُڑتے پھر رہے تھے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی، معطر معطر ہوا کے جھونکے طبیعت میں تازگی اور سرستی پیدا کر رہے تھے، نک نے کار سے اُترتے ہی جینی کی مدد کی اور دونوں ٹکٹ خرید کر چڑیا گھر میں داخل ہو گئے۔

"مجھے یاد ہے، کسی زمانے میں چڑیا گھر میں داخلہ مفت ہوا کرتا تھا۔" نک نے کہا۔

"کچھ چھوٹے شہروں میں تو اب بھی داخلہ مفت ہے، وہ دیکھو سامنے ایک محافظ کھڑا ہے۔" جینی نے نیلے یونیفارم میں ملبوس ایک چاق چوبند نوجوان کی طرف اشارہ کیا، نوجوان نے کمر سے ایک ریوالور بھی لگا رکھا تھا، سینے پر مقامی سیکورٹی سٹروں کا بیج چمک رہا تھا۔

"کیا انہیں پستولوں کی ضرورت پڑتی ہے۔؟"

جینی نے اپنے شانے اُچکا دیئے۔ "غالباً اُن محافظوں کے پستول بھرے ہوئے نہیں ہوتے۔"

"میرا خیال اِس کے برعکس ہے، وہ ٹوٹی نسل کا چیتا کہاں ہے؟"

"یہاں سے کچھ دُور اُس کا پنجرہ ہے۔ آؤ پہلے لال منہ والے بندروں کو اُچھلتے پھاندتے دیکھ لیں، اِس طرح محافظ ہمیں شبہ کی نظر سے نہیں دیکھیں گے۔"

وہ بہت ذہین اور ہوشیار لڑکی تھی، مگر نک کو اس بیہودہ چڑیا گھر میں بھی جینی کے ساتھ گھومتے ہوئے اُسے مزہ آ رہا تھا۔

پانچ منٹ بعد وہ بھورے ریچھ کے پنجرے کے پاس کھڑے تھے، نک کی تیز نظریں چڑیا گھر کا جائزہ لے رہی تھیں، سامنے دو سو گز کے فاصلے پر سروس گیٹ تھا، کھاد سے لدا ہوا ٹرک اس گیٹ سے اندر داخل ہوا تھا، ایک ادھیڑ عمر شخص موٹے پائپ کے ذریعے پودوں کو پانی دے رہا تھا، سروس گیٹ سے کچھ فاصلے پر ایک بوڑھا غباروں میں ٹینک سے گیس بھر رہا تھا، اچانک کسی چیز کو دیکھ کر نک کی آنکھیں چمکنے لگیں اور اُس نے پوچھا "وہ دیکھو جینی، دائیں طرف درختوں کے جھنڈ کے پاس مسلح گارڈ کھڑی ہے، چڑیا گھر میں مسلح گارڈ کی موجودگی کا کیا جواز ہے؟"

جینی نے پلٹ کر ایک نظر مسلح گارڈ پر ڈالی اور بولی "یہ مسلح گارڈ دن بھر کی آمدنی سمیٹ کر لے جاتی ہے۔"

"یعنی چڑیا گھر کو جو پچاس سینٹ کے سکے داخلہ فیس کے طور پر ملتے ہیں؟"

"چھوڑو اس قصے کو۔ اتوار کے روز بھی چڑیا گھر والے بشکل دو تین ہزار ڈالر جمع کر پاتے ہیں، اتنی چھوٹی رقم میں دلچسپی لینا محض حماقت ہے، ہمیں چیتے سے لمبی رقم ملے گی۔"

چند لمحے بعد وہ ٹوٹی چیتے کے پنجرے کے پاس کھڑے تھے، چیتا واقعی عجیب تھا، نک کی نظر سے اب تک ایسا چیتا نہیں گزرا تھا، بڑی تمکنت سے وہ کونے میں ایک بنچ پر براجمان تھا، انہیں دیکھ کر وہ بنچ سے اترا اور اِدھر اُدھر گھومنے لگا، اس کے ایک ایک انگ سے بے چینی اور اضطراب نمایاں تھا۔ ٹوٹی چیتے کے برابر پنجروں میں اور بھی چیتے اور شیر تھے لیکن ٹوٹی چیتے کی شان ہی کچھ اور تھی، نک کا دل ہول رہا تھا، وہ یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ ٹوٹی چیتے کو کس طرح چُرایا جا سکتا ہے۔

"مجھے یہ چیتا سخت ناپسند ہے۔" جینی نے جھرجھری لے کر کہا۔

"یوں لگتا ہے جیسے ابھی سلاخیں توڑ کر باہر نکل آئے گا اور میری تکہ بوٹی کر ڈالے گا۔"

"اگر یہ خود نہیں آئے گا تو مجھے اسے باہر نکالنا پڑے گا، اسی کام کے مجھے تیس ہزار ڈالر دیئے جائیں گے۔"

"کورنک پاگل ہے! بھلا کبھی چیتا بھی چڑیا گھر سے چوری ہوا ہے۔؟"

نک کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی "میں نے اس سے بھی عجیب چیزیں چرائی ہیں، نہری جھیل کا اژدھا، سونگ پول سے بیس ہزار گیلن پانی، دس ٹن وزنی سلاٹ مشینیں وغیرہ وغیرہ۔" نک باتیں تو جینی سے کر رہا تھا مگر اُس کی آنکھیں کہیں اور مصروف تھیں، تمام پنجرے ایک دوسرے سے منسلک تھے، ٹوٹی چیتے کا پنجرہ کارنر کا تھا، پنجرے میں داخل ہونے کے دو دروازے تھے، ایک عقب میں اور دوسرا سائڈ میں، پنجرے کے دوسری طرف ایک کوٹھری بھی بنی ہوئی تھی جو شاید چیتے کے آرام کرنے کے لئے تھی۔ نک نے اندازہ لگایا کہ سائڈ کے دروازے سے چیتے کو گوشت وغیرہ دیا جاتا ہو گا، نک نے دروازے پر لگے ہوئے تالے اور چین کا بغور جائزہ لیا اور سارا مسئلہ حل ہو گیا، ٹوٹی چیتے کو چرانا اتنا مشکل نہیں تھا جتنا وہ سمجھ رہا تھا۔

"خوب اچھی طرح دیکھ لیا۔؟" جینی نے نک سے پوچھا۔

"ہاں، اب ہر چیز میرے ذہن میں ہے۔"

اِس کے بعد انہوں نے کچھ اور جانور دیکھے، نک کو جانوروں سے دلچسپی نہیں تھی۔ بلکہ وہ اُن سے متنفر تھا، جب وہ واپس اپنی کار کے پاس پہنچے تو نک نے اطمینان کا سانس لیا، اُسے یوں لگ رہا تھا جیسے اُسے بہت بڑی قید کے بعد رہائی ملی ہو۔ کار پارکنگ پلاٹ سے شاہراہ پر پہنچی تو خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگا۔

جب وہ واپس ٹریلر میں پہونچے تو کورنک ایک گلاس میں اسکاچ انڈیل رہا تھا، انہیں دیکھ کر وہ مسکرایا اور اسکاچ کا گلاس نک کی طرف بڑھا دیا۔ "میں تو سوچ رہا تھا، تم اسی وقت چیتا چُرا لاؤ گے۔"

"میرا خیال ہے تم نے چیتا پیر تک چوری کرنے کے لئے کہا تھا۔"

"ہاں، پیر کی صبح ساڑھے دس بجے تک۔" اسمتھ نے ایک آرام دہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اتنے کم وقت میں یہ کام ہونا ضروری ہے کیا۔؟"

کورنک نے اسکاچ کی چسکی لی اور بولا۔ "دراصل ہوائی جہاز والے کو ہم نے ساڑھے گیارہ کا ٹائم دیا ہے، کیا تم پیر کی صبح ساڑھے دس بجے تک چیتا چوری کر سکتے ہو؟"

"اصل میں رات کے وقت چیتے کو چرانے میں آسانی ہو گی۔" نک نے کہا۔

"رات کو تم کبھی چیتا نہیں چرا سکتے کیونکہ رات آٹھ بجے کے بعد محافظوں کی تعداد دُگنی ہو جاتی ہے، رات کے وقت تو تم چڑیا گھر میں داخل بھی نہیں ہو سکتے، چیتے کو چرانا تو دُور کی بات ہے، دن میں تم دو گھنٹوں کی تو جہ اپنی جانب مبذول کئے بغیر چیتے کے پنجرے تک جا سکتے ہو۔"

"بعض اوقات دوسروں کی توجہ اپنی جانب مبذول ہونے سے نقصان کے بجائے فائدہ ہوتا ہے، اب تم مجھے اپنا پروگرام بتاؤ کہ چیتا چوری ہونے کے بعد تم کیا کرو گے اور مجھے کیا کرنا ہو گا؟"

"جینی پک اپ ٹرک ڈرائیو کرے گی۔" کورنک نے کہا۔ "وہ اُس وقت تک تمہارے احکامات پر عمل کرے گی، جب تک تم چیتا چُرا کر چڑیا گھر کے باہر نہیں لے آتے۔ پھر وہ تمہیں اس مقام پر لے آئے گی، جہاں ہم تعین بعد میں کریں گے، وہاں ہم بقیہ رقم تمہارے حوالے کر کے چیتا لے لیں گے، پھر چیتے کو پرنس تک پہونچانا ہمارا کام ہو گا۔"

"کیا اِس پک اپ ٹرک میں چیتا محفوظ رہے گا۔؟"

"پک اپ ٹرک میں اسٹیل کی چادریں لگی ہوئی ہیں، اُن میں ہوا کی آمد و رفت کے لئے سوراخ بنائے گئے ہیں۔ چیتا اُس میں ہر طرح سے محفوظ رہے گا۔"

نک نے جینی کی کار لی اور شہر کے مرکزی حصے کی طرف چل دیا، وہاں اُس نے ایک مخصوص قسم کا پستول لیبارٹری سے خریدا جس کا چھرّا لگتے ہی وحشی جانور نیم بیہوش ہو جاتے ہیں، اُسے اندیشہ تھا کہ چیتا اپنے اغواء پر ہنگامہ کر سکتا ہے، ممکن ہے موقع پا کر وہ اس پر حملہ کر دے، ایسی صورت میں وہ یہ پستول استعمال کر سکتا تھا۔!

⊠⊠

اتوار کی دوپہر کو نک پھر جینی کو لیکر چڑیا گھر گیا کیونکہ اسے ایک مرتبہ پھر تمام چیزوں کا جائزہ لینا تھا۔

"کورمک سے تمہاری ملاقات کیسے ہوئی؟" سانپوں کو دیکھتے ہوئے نک نے پوچھا۔

"بس میری تقدیر میں کورمک سے ملنا لکھا تھا، سو اُس سے ملاقات ہو گئی، میں براڈوے کے ایک کلب میں ڈانسر تھی اور رقاصاؤں کا ایک طائفہ بنانے کے خواب دیکھا کرتی تھی، کورمک سے میری ملاقات ہوئی اور اُس نے کہا کہ وہ اپنے پیسے خرچ کر کے طائفہ بنانے میں میری مدد کرے گا۔"

"تو پھر اُس نے تمہاری مدد کی۔؟"

"اُس کا کہنا ہے کہ اس کام کی تکمیل کے بعد آٹھ دن کے اندر ایک بہترین طائفہ تیار ہو جائے گا، وہ ہمیشہ یہی کہتا ہے اور پھر کام مکمل ہو جانے کے بعد کوئی نہ کوئی عذر پیش کر دیتا ہے، لیکن وہ بُرا آدمی نہیں ہے۔"

"تم تینوں کے ملاپ کو کتنا عرصہ ہوا۔؟"

"تقریباً ایک سال، اسمتھ کے ساتھ پچھلے دنوں ایک لڑکی تھی لیکن اُس نے اسمتھ سے تعلقات ختم کر دیئے کیونکہ وہ اس غریب کی خوب مرمت کیا کرتا تھا جسے وہ پسند نہیں کرتی تھی۔"

"کورمک کو میرے بارے میں کیسے پتہ چلا؟"

جینی کے لبوں پر وہی دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی۔ "بعض حلقوں میں تم خاصے مشہور ہو نک۔ لیکن میں نے سوچا بھی نہ تھا تم اتنے ذہین اور وجیہہ ہو گے۔"

نک ویلوٹ کبھی اپنے بارے میں کسی قسم کی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوا تھا، جینی نے اُس کی توصیف کی تو مسکرا کر رہ گیا، باتوں ہی باتوں میں وہ ایک سنسان گوشے میں پہنچ گئے، نک نے جینی کا ہاتھ پکڑ لیا اور دونوں ایک خالی بینچ پر بیٹھ گئے پھر دفعتاً نک چونک پڑا، کچھ دور ایک بوڑھا درخت کے تنے سے ٹیک لگائے بڑی دلچسپی سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا، شرم سے جینی کا چہرہ گلنار ہو گیا اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی، بوڑھا ان کی بوکھلاہٹ کو دیکھ کر مسکرایا مگر اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ نک نے وہاں سے کھسک لینے میں ہی عافیت سمجھی۔

چڑیا گھر سے باہر جانے سے پہلے وہ غبارے والے کے اسٹینڈ کے پاس ٹھہرے، نک نے دو بڑے غبارے خریدے، ایک نیلا اور ایک سُرخ، نیلا غبارہ اُس نے جینی کو پکڑا دیا، لیکن اُس نے سُرخ غبارہ چھوڑ دیا اور اسے فضا میں بلند ہوتے ہوئے دیکھنے لگا، وہ کچھ دیر غبارے کو دیکھتا رہا پھر وہ دونوں کار پارکنگ پلاٹ کی طرف بڑھ گئے۔!

⊠⊠

پیر کی صبح مطلع ابر آلود تھا، خون منجمد کر دینے والی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، سات بجے کے قریب ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی، دس منٹ میں اِس ہلکی ہلکی پھوار نے موسلا دھار بارش کی شکل اختیار کر لی۔ موسم کی خرابی نے نک ویلوٹ کا موڈ آف کر دیا، وہ سنجیدگی سے چوری کا پروگرام ملتوی کرنے کے بارے میں سوچنے لگا، لیکن آٹھ بجے بارش کا زور ٹوٹ گیا، کچھ ہی دیر بعد ہلکی ہلکی پھوار بھی بند ہو گئی اور نک نے اطمینان کا سانس لیا۔

وہ فائنل کانفرنس کے لئے ٹریلر میں جمع ہوئے، کورمک نے گرمجوشی کے ساتھ نک سے ہاتھ ملایا۔ "گڈ لک نک۔ کام بحسن و خوبی پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا تو بقیہ پچیس ہزار ڈالر آپ کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔"

"کیا تم نہیں بتا سکتے کہ ہماری ملاقات کہاں ہو گی؟"

"جینی کو میں نے سب کچھ سمجھا دیا ہے، ہماری ملاقات گیارہ بجے کے قریب ہو گی۔"

نک نے جلدی سے چڑیا گھر کے ملازموں جیسی وردی پہنی پھر وہ پک اپ ٹرک میں ایک شاپنگ سنٹر پہونچا، جہاں جینی اپنی کار کے پاس کھڑی اُس کا انتظار کر رہی تھی۔

"فرمائیے باس۔" اُس نے پک اپ ٹرک کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا "میرے لئے کیا حکم ہے۔؟"

"سروس گیٹ کھلا ہو گا، ہم ٹرک کو چڑیا گھر میں لے جائیں گے، پھر میں اُتر جاؤں گا، جہاں ہم پک اپ کو روکیں گے۔ وہاں سے تم تومی چیتے کے پنجرے پر نظر رکھ سکو گی، اور جب میں پنجرے کے پاس پہونچ جاؤں تو تم پک اپ کو آہستہ آہستہ چلاتی ہوئی وہاں لے آنا، پنجرے سے سو گز پر تم پک اپ کو موڑ لینا، اِس طرح کہ اس کی پُشت پنجرے کی طرف رہے۔ پھر پک اپ کو ریورس گیئر میں چلاتی ہوئی پنجرے کے دروازے سے بالکل ملا کر کھڑی کر دینا یہ مرحلہ خاصا دشوار ہے اور اُس میں بہت ہوشیاری اور مستعدی کی ضرورت ہے۔"

"اور اس تمام وقت میں محافظ کیا ہمارا منہ دیکھیں گے۔؟"

نک نے اُسے تفصیل سے سب کچھ سمجھا دیا۔

"تم بہت ذہین اور فطین ہو نک، مگر تمہاری یہ ترکیب چل بھی سکے گی یا نہیں۔"

"بالکل چلے گی۔ اور اگر خدانخواستہ چل نہ سکی تو میں اپنا نام بدل دوں گا۔"

سروس گیٹ کھلا ہوا تھا، جینی پک اپ ٹرک کو سیدھا اندر لے گئی، نیلے یونیفارم میں ملبوس محافظ اُن کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گیا اور پھر اُن کی طرف بڑھنے لگا، نک ویلوٹ پک اپ سے اُترا اور محافظ کی طرف چل دیا۔

"تم یہاں کام کرتے ہو؟" قریب پہونچ کر محافظ نے نک سے پوچھا۔

"ہاں۔ میں چیتے کا پنجرہ صاف کرنے آیا ہوں۔"

"اچھا؟" محافظ نے غیر یقینی سے کہا۔ اُس کے چہرے پر اُلجھن اور حیص بیص کے آثار نمایاں تھے۔

"کل شام کسی نے تومی چیتے کے پنجرے میں ایک بوتل پھینک دی تھی، اگر اُس کی کرچیں نہ سمیٹی گئیں تو چیتا زخمی ہو جائے گا، یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ تومی چیتا کتنا قیمتی ہے۔" نک دل ہی دل میں دُعا کر رہا تھا کہ اُس نے جو بوتل کل تومی چیتے کے پنجرے میں پھینکی تھی، اُس کی کرچیں مٹا نہ دی گئی ہوں، محافظ تومی چیتے کے پنجرے کے پاس پہونچا اور پھر اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں، پنجرے میں واقعی شیشے کی کرچیں بکھری ہوئی تھیں۔ لعنت ہو بوتل پھینکنے والے پر! مجھے اس کی رپورٹ دینی پڑے گی۔"

"رات کی شفٹ کا محافظ رپورٹ دے بھی چکا، اِسی لئے تو میں یہاں آیا ہوں۔"

"کمال ہے، چڑیا گھر کے ملازمین اتنے مستعد کب سے ہو گئے؟"

نک نے اُس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور پنجرے کے دروازے کے پاس پہونچ گیا، چند لمحے بعد محافظ نے نک سے کہا۔ "تمہارے پاس شناختی کارڈ ہے؟ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ تم چڑیا گھر میں کام کرتے ہو۔"

"ٹھہرو، ابھی دکھاتا ہوں۔" نک نے کہا "ابھی میرے دونوں ہاتھ مصروف ہیں۔" نک دروازے کی زنجیر کو اپنے جسم کی آڑ میں لئے ہوئے تھا اور اُسکے ہاتھ تار کاٹنے والے اوزار سے زنجیر کاٹنے میں مصروف تھے۔

"ارے، یہ کیا ہو رہا ہے۔؟" محافظ نے حیرت سے پوچھا۔

لیکن نک نے زنجیر کاٹ کر پنجرے کا دروازہ کھولنا شروع کر دیا، اُسے پوری توقع تھی کہ جینی پک اپ کو ریورس گیئر میں چلاتی ہوئی پنجرے کے دروازے کی طرف بڑھ رہی ہو گی۔

"خبردار! شور مچانے کی کوشش نہ کرنا، ورنہ بہت بُرا ہو گا۔" نک نے پلٹ کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"خوب، تو تم تار کاٹنے والے اِس اوزار سے پنجرہ صاف کرنا چاہتے ہو؟ کون ہو تم۔؟"

نک نے جواب میں تیزی سے جھپٹ کر تار کاٹنے کا بھاری اوزار محافظ کے سر پر دے مارا، اُس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ پنجرے سے ٹکرا کر زمین پر گر گیا، نک نے ایک نظر بیہوش محافظ پر ڈالی اور اُس کی پتلون کی جیب سے کوئی چیز نکال لی، اتنے میں جینی پک اپ ٹرک لئے آ پہنچی، ٹرک کی پشت پنجرے کی طرف تھی، دفعتاً کوئی زور سے چلّایا اور نک نے دیکھا کہ ایک محافظ اُن کی طرف دوڑا چلا آ رہا ہے، اِس وقت وہ پنجرے سے

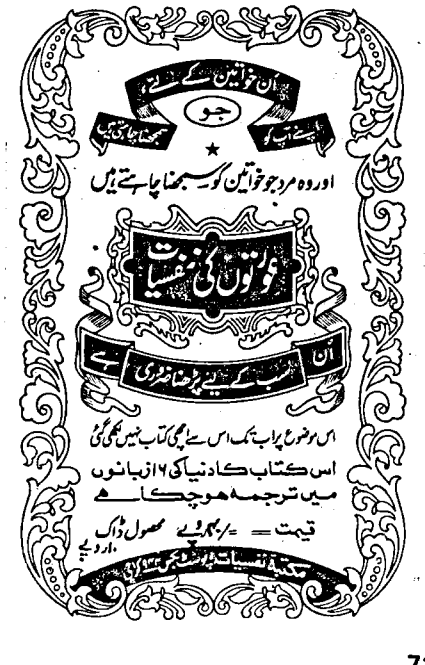

ان خواتین کے لئے
جو
اپنے آپ کو سمجھنا چاہتی ہیں
★
اور وہ مرد جو خواتین کو سمجھنا چاہتے ہیں
عورتوں کی نفسیات
ان سب کے لیے پڑھنا ضروری ہے
اس موضوع پر اب تک اس سے اچھی کتاب نہیں لکھی گئی
اس کتاب کا دنیا کی ۱۶ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے
قیمت = -/۴۰ روپے محصول ڈاک ۱۰ روپے
مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس نمبر ۱۳۵ کراچی

تین سو گز کے فاصلے پر تھا اور لمحہ بہ لمحہ یہ فاصلہ کم ہوتا جا رہا تھا۔ وہ گیٹ کے پاس کھڑا ہوا ایک اور محافظ بھی اُن کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

نک نے جلدی سے ہوا کا رُخ دیکھا اور جیب سے دھوئیں کا بم نکال کر محافظ کی طرف اچھال دیا۔

"نک۔!" جینی کی چیخ سنائی دی۔

"جلدی کرو۔ ہمارے پاس صرف ایک منٹ ہے!" نک نے کہا اور پک اپ کا پچھلا دروازہ کھول دیا، پھر اُس نے ایک تختے سے پنجرے کے دروازے اور پک اپ کے درمیان چھوٹا سا پل بنا دیا۔ اِس کام سے فارغ ہو کر نک نے جیب سے دھوئیں کا ایک اور بم نکالا اور پنجرے کے فرش پر دے مارا اور پھر پنجرے کا دروازہ پوری طرح کھول دیا۔ توتی چتیلا پنجرے میں پھیلتے ہوئے دھوئیں کو دیکھ کر گھبرا گیا اور ایک جست لگا کر تختے پر سے ہوتا ہوا پک اپ ٹرک میں داخل ہو گیا۔ نک نے جھٹ سے تختہ ہٹا کر پک اپ کا دروازہ بند کر دیا۔

"وہ مارا۔" نک چلایا اور پک اپ کے دروازے کو لاک کرنے لگا۔

"جلدی کرو! تیز رفتاری سے گاڑی چلاؤ۔"

نک نے پک اپ کا اگلا دروازہ کھولا اور جینی کے برابر نشست پر بیٹھ گیا۔ اُسی وقت پے در پے دو فائر اُن کی طرف کیے گئے۔

"نہیں مین گیٹ سے چلائی گئی ہیں۔" نک نے کہا۔

جینی نے کچھ کہنے کے بجائے ایکسیلیٹر دبا دیا۔ پک اپ ایک جھٹکے سے سروس گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ جواب بھی کھلا ہوا تھا۔ پیچھے سے ایک محافظ نے چیخ کر... پر فائر جھونک مارا مگر وہ اُس کی زد سے دُور نکل چکے تھے۔

"یہ ٹرک زیادہ دیر تک محفوظ ثابت نہیں ہوگا۔" جینی نے کہا۔

نک نے چڑیا گھر سے نکلنے سے پہلے مین گیٹ کی طرف دیکھا۔ وہاں مسلح گاڑی کھڑی تھی۔ اِس قسم کی گاڑیاں لمبی رقمیں لانے اور لیجانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ مین گیٹ اِس وقت کھلا ہوا تھا اور مسلح گاڑی کے پاس دو نیلی وردی والے محافظ بیہوش پڑے ہوئے تھے۔

"ٹرک کی فکر مت کرو۔" نک نے کہا۔ "مجھے بتاؤ، یہ سب کیا ہو رہا ہے۔؟"

"کیا۔؟"

"تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں کس بارے میں پوچھ رہا ہوں، تم لوگوں نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔"

وہ بڑے سہلانہ انداز میں ڈرائیونگ کر رہی تھی، شاہراہ پر کچھ دُور جا کر اُس نے پک اپ ٹرک دائیں طرف ایک گلی میں موڑ لیا، اسی لمحے توتی چتیلا بڑے زور سے دھاڑا۔

"تمہیں تیس ہزار ڈالر دیئے جا رہے ہیں۔" جینی نے کہا۔ "لہٰذا تم خاموش رہو۔"

"کورک کو چیتے کی ضرورت نہیں تھی، وہ تو تمام محافظوں کو ہمارے پیچھے لگا دینا چاہتا تھا تاکہ وہ اور آسانی سے مسلح گاڑی کو لے اُڑیں۔"

"مجھے اِس سلسلے میں کچھ نہیں معلوم۔" جینی نے سڑک پر نظریں جمائے ہوئے کہا۔

"اگر محافظ مجھے پکڑ لیتے تو تم ٹرک لے کر وہاں سے فرار ہو جاتیں!"

"کیا تم لوگوں نے اتنا بڑا ڈرامہ محض چند ہزار ڈالر کے سکوں کے لئے کھیلا ہے؟"

جینی نے ناگواری سے ہونٹ سکیڑے اور بولی۔ "ذرا عقل کام میں لاؤ نک، مسلح گاڑی پیر کی صبح آٹھ بجے چڑیا گھر آنے سے پہلے پیسے لینے کے لئے ایک بینک پر رکتی ہے، اگر قسمت نے ساتھ دیا تو ہمیں ڈیڑھ دو لاکھ ڈالر ملیں گے۔"

"کورک اور اسمتھ چڑیا گھر کے اندر مسلح گاڑی کا انتظار کر رہے تھے جب مسلح گاڑی وہاں پہونچی تو انہوں نے اُس کے دو محافظوں پر حملہ کر کے انہیں بے ہوش کر دیا اور چابیاں اپنے قبضے میں لے لیں، چڑیا گھر کے محافظ ہمارے طرف متوجہ تھے، لہٰذا وہ اطمینان سے اپنا کام کر گزرے، کیوں، ٹھیک ہے نا؟"

"ہاں، ہمیں چڑیا گھر کے محافظوں کو کسی اور طرف متوجہ کرنا تھا اور اِسی وجہ سے توتی چیتے کو چوری کرنے کا ڈرامہ کھیلا گیا، جو شاید کامیاب بھی رہا۔"

"اور اب پولیس میرے پیچھے لگ جائے گی۔"

"مجھے افسوس ہے نک۔" جینی نے ہمدردی جتائی اور اسی لمحے چیتا پھر زور سے دھاڑا۔

"افسوس تو تمہیں اب ہوگا، مجھ جیسے شریف آدمی کو دھوکہ دے کر تم نے اچھا نہیں کیا۔"

"تم اسے دھوکہ نہیں کہہ سکتے، ہم تمہیں تیس ہزار ڈالر دے رہے ہیں۔"

"اُن سے تمہاری ملاقات کہاں ہوگی؟"

"افسوس یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتی۔"

نک نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور اگنیشن بجلی سے بند کر دی۔ ٹرک بُری طرح لہرایا اور ایک جھٹکے سے رُک گیا، وہ شہر سے باہر ایک کچی سڑک پر پہونچ چکے تھے۔ "بتاؤ مجھے، کہاں ملاقات ہوگی تم لوگوں کی؟" نک نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

جینی نے پک اپ کا دروازہ کھولا اور اُتر کر اندھا دھند ایک طرف کو دوڑنے لگی، نک ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اُس کی طرف لپکا، جینی ایکدم پلٹ پڑی، اُس کا ہاتھ سرخ رنگ کے ہینڈ بیگ سے باہر آرہا تھا۔

"میں اپنی حفاظت بخوبی کر سکتی ہوں نک۔" جینی نے پستول کا رخ اُس کے پیٹ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"ذلیل، کمینی، کُتیا!" نک نے تیزی سے اپنے ہاتھ کو حرکت دی، ایک لمحے میں اُس کا ہاتھ جیب میں گیا اور باہر نکل آیا۔ وہ جلدی سے جھکا اور اپنے ہاتھ میں دبے ہوئے پستول سے فائر کر دیا، اُسی لمحے جینی نے گولی چلا دی مگر اُس کا نشانہ خطا گیا۔ نک کے پستول سے نکلی ہوئی جھٹما گولی جینی کے بازو میں گھس گئی، وہ گولی جو جانوروں کو نیم بیہوش کرنے کیلئے استعمال کی جاتی ہے۔

نک نے جینی کو وہیں پڑا رہنے دیا اور ٹھوکر لے کر شہر کے کچرے والے حصے میں واقع شاپنگ سینٹر پہونچ گیا۔ ڈاکے کی خبر ریڈیو سے نشر کی جا رہی تھی، نک بڑی توجہ سے سننے لگا۔

"آج صبح گلین پارک کے چڑیا گھر میں ڈاکے کی ایک سنسنی خیز و ڈرامائی واردات میں تین لاکھ ڈالر اُڑا لیے گئے۔ چڑیا گھر کے محافظوں کی توجہ ڈاکے سے ہٹانے کے لئے ایک چیتے کو بھی چوری کر لیا گیا، پولیس رپورٹ کے مطابق نیشنل سٹی بینک کی ایک مسلح گاڑی گلین پارک برانچ سے تین لاکھ ڈالر لیکر چڑیا گھر کی کل آمدنی وصول کرنے پہونچی تو ایک نوجوان اور ایک لڑکی تومی نامی چیتے کو چوری کر رہے تھے، مسلح گاڑی کے محافظ بھی اس طرف متوجہ ہو گئے جس سے فائدہ اٹھا کر دو نقاب پوش آدمیوں نے محافظوں پر حملہ کر کے انہیں بیہوش کر دیا اور مین گیٹ سے مسلح گاڑی نکال کر لے گئے۔"

نک نے ریڈیو کا سوئچ آف کر دیا، مگر پھر کچھ سوچ کر اُس نے ریڈیو دوبارہ آن کر دیا، ڈرنک سٹار کا ایک بہت خوبصورت گانا نشر ہو رہا تھا، نک نے پک اپ ٹرک شاپنگ سینٹر سے کچھ دور کھڑا کر دیا، تومی چیتے نے بھرّانا شروع کر دیا تھا، نک نے ریڈیو کی آواز اونچی کر دی اور صورتِ حال پر غور کرنے لگا، دفعتاً اُس کی نظر سامنے فٹ پاتھ کے کنارے کھڑی ہوئی جینی کی کار پر پڑی اور وہ پک اپ سے اُتر کر اُس کی طرف چل دیا۔

جینی کی کار کے دستانے رکھنے کے خانے میں نک کو ایک نقشہ مل گیا جس میں چار مقامات پر پنسل سے دائرے بنا دیئے گئے تھے، وہ ان دائروں کے بارے میں سوچنے لگا، کورک اور اسمتھ کی چڑیا گھر کے پاس موجودگی بے معنی تھی، ایئر پورٹ پر بھی وہ نہیں مل سکتے تھے، پہلی مرتبہ جہاں اُن سے نک کی ملاقات ہوئی تھی، وہاں اُن کے ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، اب ایک ہی دائرہ رہ جاتا تھا، نک نے اسی مقام پر قسمت آزمائی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

"سنو سٹر۔" ایک موٹے سے آدمی نے پک اپ کے قریب آکر کہا۔ "اس پک اپ میں کوئی جانور بند ہے کیا۔؟"

نک نے مسکرا کر جواب دیا۔ "ہاں، اس میں میرا کتا بند ہے، بہت ہی خوفناک ہے۔"

"وہ تو اُس کی غراہٹ سے ہی پتہ لگ رہا ہے۔"

نک نے پک اپ کو اسٹارٹ کیا اور اُس کا رُخ شاہراہ کی طرف کر دیا، اُسے اُمید تھی کہ بیہوش کر دینے والے پستول کو استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی، اُسے دُور ہی سے ٹریلر کیمپ نظر آگیا لیکن کورک اور اسمتھ وہاں نہیں تھے، نک نے پک اپ کو درختوں کے ایک جھنڈ میں کھڑا کر دیا اور اُن کا انتظار کرنے لگا، اُن کی واپسی غروبِ آفتاب کے پانچ منٹ بعد ہوئی، نک ابھی ان سے بھڑنا نہیں چاہتا تھا، چنانچہ وہ انتظار کرنے لگا۔

جب تاریکی پوری طرح پھیل گئی تو نک نے آہستگی سے پک اپ کو ٹریلر کے سائڈ میں روکا اور انجن بند کر کے اُتر پڑا۔

"یہ کون کمبخت غرّا رہا ہے۔؟" اُس نے اسمتھ کو کہتے سنا، نک پک اپ ٹرک کے پچھلے دروازے کا تالا کھول چکا تھا، کورک نے ٹریلر کا دروازہ کھول کر باہر جھانکا، اُس کے دائیں ہاتھ میں پستول دبا ہوا تھا۔

"کون ہے؟ کیا تم جینی ہو۔؟"

"آپ کا خادم نک ویلوٹ مسٹر تومی چیتے کے حاضر ہے۔"

"نک ویلوٹ!"

"جی ہاں، آپ کے حکم کے بموجب تومی چیتا بھی لے آیا ہوں، تھوڑا بھوکا ہے، مگر دو آدمیوں سے اُس کا پیٹ بھر جائے گا۔" نک نے ٹرک اور ٹریلر کا دروازہ کھول دیا۔

چیتا ایک جست لگا کر ٹرک سے اُترا اور ٹریلر کی طرف دھاڑتے ہوئے لپکا، کورک نے پستول پھینک دیا اور تھر تھر کانپنے لگا، اُس کے پیچھے کھڑے ہوئے اسمتھ نے بُری طرح چیخنا چلانا شروع کر دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے سر پیر رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے، نک نے بیہوش کر دینے والے پستول کی ایک ہی گولی سے چیتے کو ڈھیر کر دیا اور تین لاکھ ڈالر اپنے قبضے میں لیے۔ ٹریلر کے آگے کھڑی ہوئی نیلی کار میں اُس نے تین لاکھ ڈالر رکھتے اور کار اسٹارٹ کر کے اُس کا رُخ شاہراہ کی طرف کر دیا۔



ویلوٹ رات کافی دیر سے گھر آیا تھا، کافی دن چڑھ چکا تھا لیکن وہ اب تک بستر پر پڑا کروٹیں لے رہا تھا۔

ٹیلیفون کی تیز گھنٹی نے اُسے بستر سے اُٹھنے پر مجبور کر دیا۔ وہ ناتو نہیں لیکن گلوریا شاید نہا رہی تھی۔ دوسری طرف اس کا ایک دوست تھا جس نے پہلے بھی نک کی مدد کی تھی اور تھی سے وہ دونوں قریب آگئے تھے۔

"میرے ایک دوست کو میامی میں تمہاری ضرورت ہے۔" اس کے دوست نے کہا۔ "اگر آج رات تم وہاں پہنچ سکو تو وہ تمہیں ایئر پورٹ پر مل جائے گا۔"

نک نے ایک لمحہ کے لئے تو سوچا کہ انکار کر دے لیکن ادھر کافی عرصہ سے وہ آرام پسند اور زیادہ آرام طلب آدمی کو سست نا دبا تا ہے۔ یہی سوچ کر اس نے حامی بھر لی۔

"میں رات وہاں پہنچ جاؤں گا لیکن اس کا۔۔۔ نیا ہے۔؟"

"وہ تمہیں اپنا نام میسن بتائے گا۔" اس کے دوست نے کہا۔

"ٹھیک ہے میسن میں اسے پہچانوں گا کس طرح؟"

"اس کی ضرورت نہیں۔ وہ خود ہی تمہیں پہچان لے گا۔"

نک نے ٹھنڈے پانی سے غسل کیا، طبیعت کی کسلمندی دور ہو گئی تھی۔ اتنی دیر میں گلوریا نے ناشتہ تیار کر لیا تھا۔ ناشتہ کے بعد نک نے تیاری شروع کر دی۔

"کیا کہیں جانے کا ارادہ ہے؟" گلوریا نے اس سے پوچھا

"ہاں۔ میں ایک ضروری کام سے چند روز کے لئے میامی جا رہا ہوں۔ ہفتہ کے آخر تک واپس آجاؤں گا۔ آخر ہم دونوں کے شاہانہ اخراجات کے لئے رقم بھی تو



حاصل کرنی ہے۔"

"ضرور نک ضرور۔" گلوریا نے مسکرا کر کہا

★

اس سے پہلے وہ کئی مرتبہ میامی آچکا تھا۔ سفر کافی خوشگوار تھا اور میامی کا موسم بھی اچھا تھا۔ ایئر پورٹ کی لابی میں وہ شخص اس کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ تعارف کے بعد سیدھا اسے کار کی طرف لے گیا۔

"مجھے سخت افسوس ہے کہ مسٹر میسن خود آپ کے استقبال کے لئے نہیں آسکے۔" اس نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہم ان کے گھر پر چل رہے ہیں؟" نک نے دریافت کیا۔

"نہیں۔ ہم ہوٹل چل رہے ہیں۔ مسٹر میسن بزنس کے سارے معاملات ہوٹل ہی میں طے کرتے ہیں۔"

"اچھا۔" نک نے کہا اور کار میں بیٹھ گیا۔

سارے راستے ان دونوں کے درمیان کچھ زیادہ گفتگو نہیں ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ شہر سے دور ایک تیسرے درجے کے ہوٹل پر پہنچ گئے تھے۔

"کمرہ نمبر چھبیس۔" جمی نے اس کے لئے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ "میں یہیں آپ کا انتظار کروں گا۔"

کمرہ نمبر چھبیس کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ جیسے ہی اس نے دروازے کو ہلکا سا دھکا دیا۔ وہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی جو کچھ اس نے دیکھا وہ اس کے لئے بالکل تیار نہیں تھا۔ ایک آدمی مسخروں کا میک اپ کئے ڈھیلے ڈھالے لباس میں کرسی پر بیٹھا تھا اور اس کا رخ دروازے کی طرف تھا۔

"اوہ۔ مسٹر نک ویلوٹ۔ اندر تشریف لے آئیے۔" اس شخص نے نک کو دیکھ کر کہا۔ آواز سے مصنوعی پن کا اظہار ہو رہا تھا یقیناً آواز بھی بدلی ہوئی تھی۔

"مسٹر میسن؟" نک نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا

میک اپ کی گہری تہوں میں وہ اپنے مخاطب کے اصل خدوخال ذرا بھی نہیں دیکھ سکتا تھا چہرے کی کھال بالکل سفید ہو رہی تھی اور موٹے موٹے ہونٹ بالکل سرخ رنگے ہوئے تھے۔ ناک کی جگہ ربڑ کی موٹی سی ناک لگی ہوئی تھی۔

"میسن وہ نام ہے جو اس وقت میں استعمال کر رہا ہوں۔ میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں کہ مجھے اپنی شخصیت چھپانے کے لئے میک اپ کرنا پڑتا ہے لیکن اس وقت ضروری ہے کہ میں اپنی شکل اور اپنی شخصیت آپ سے چھپاؤں۔ مجھے میرے دوست نے بتایا ہے کہ آپ چیزیں چرانے میں انتہائی مہارت رکھتے ہیں۔"

"میں جو چیزیں چراتا ہوں ان کی مارکیٹ میں کوئی قیمت نہیں ہوتی جواہرات اور نقدی میں کبھی نہیں چراتا اور پھر اس کام کے لئے میں نقد بیس ہزار ڈالر لیتا ہوں۔" اس نے کمرے میں ادھر ادھر دیکھا کہ شاید کسی ایسی چیز پر نظر پڑ جائے جس سے اس شخص کی پہچان ہو سکے لیکن سارے کمرے میں اگر اسے کوئی چیز نظر آئی تو وہ صرف بریف کیس تھا اور اس پر جے کے ایس کے حروف کندہ تھے۔

"کیا تم سرکس کا ایک پوسٹر چوری کر سکتے ہو؟" اس شخص نے پوچھا

"یقیناً۔"

"یہ پوسٹر سرکس کے ایک ریٹائرڈ مسخرے ہربی بینسن کی ملکیت قریب ہی رہتا ہے۔ میں تمہیں اس کا پتہ دے دوں گا۔"

"لیکن سرکس کے ایک پوسٹر کے لئے تم بیس ہزار ڈالر کیوں خرچ کیا یہ نوادرات میں شامل ہے۔" نک نے پوچھا۔

"ان باتوں کے لئے تم کوئی اور وقت اٹھا رکھو۔" نک نے آواز میں محسوس کر لی تھی۔

"یہ تمہاری پہلی قسط۔ اور یہ رہا ہربی بینسن کا پتہ اور اس پوسٹر کی تف مجھے درکار ہے۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس کام کے لئے تمہیں کتنے دن درک

"کام بالکل آسان ہے۔ آج پیر ہے۔ میرا خیال ہے کہ جمعرات تک یا پہلے یہ کام ہو جانا چاہیئے۔ میں جمعرات سے پہلے ہی پوسٹر کے ساتھ یہاں پہ گا۔" نک نے کہا

"بہت خوب۔"

نک نے دستانے میں لپٹے ہوئے ہاتھ سے ہاتھ ملایا اور ہوٹل کے جہاں جمی اس کا انتظار کر رہا تھا۔ کار میں بیٹھ کر اس نے جمی کو ایک اچھے بتایا۔ راستہ میں اس نے لفافہ نکال کر رقم گنی لفافہ جیب میں رکھ کر اس کا پتہ اپنے بٹوے میں رکھ لیا اور دوسرے پرچہ پر پوسٹر کی تفصیلات پڑھنے ۱۹۱۶ء کا گریٹ نیشنل سرکس پوسٹر جس کے اوپری حصے میں پانچ کی تصاویر اور نیچے گینڈوں اور مسخروں کی تصاویر بنی ہوئی ہیں۔

ہوٹل پہنچ کر اس نے جمی کا شکریہ ادا کیا اور اپنے لئے ایک کم

★

دوسرے روز نک نے کار کرائے پر لی اور میسن کے دیئے ہوئے میں نکل گیا۔ ہربی بینسن شہر سے دور چھوٹے سے رہائشی علاقہ میں پرسکون علاقہ تھا اور یہاں زیادہ تر ریٹائرڈ لوگوں کی رہائش تھی۔ ہربی چھوٹے سے پرانے مکان میں رہتا تھا اور پہلی نظر میں اسے دیکھ کر کوئی کر سکتا تھا کہ یہ کبھی مسخرہ رہا ہوگا۔ وہ چھوٹے سے قد کا دبلا پتلا آ اب اس کی نگاہ بھی کافی کمزور ہو گئی تھی۔

"کیا میری تم سے واقفیت ہے؟" اس نے نک کے چہرے کو پہچاننے کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام نکولس ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم سرکس میں مسخرے کام کر چکے ہو۔"

ایک لمحہ کے لئے بوڑھے کی آنکھوں میں چمک سی آئی جو فوراً ہی ماند پرانی بات ہے۔ اب کون اس میں دلچسپی لیتا ہے۔"

"مجھے دلچسپی ہے۔" نک نے کہا۔ "کیا میں اندر آسکتا ہوں؟"

"تم مجھے لوٹنا تو نہیں چاہتے۔؟ آج کل کے دور میں ہر کسی پر اعتبار

"کیا میں آپ کو کوئی چور نظر آتا ہوں؟" نک نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں میرے خیال میں بالکل نہیں۔" اس نے دروازہ پورا کھولتے ہوئے کہا

"اندر آجاؤ۔"

پرانے طرز کا چھوٹا سا گھر باہر کے مقابلہ میں اندر سے کافی ٹھنڈا تھا۔ قدیم کی چیزوں سے آراستہ کمرہ ہربی بینسن کے دور کی یاد دلاتا تھا۔ ہر چیز برسوں استعمال شدہ تھی۔

نک کو اچانک ہی احساس ہوا کہ وہ دونوں گھر میں تنہا نہیں ہیں باورچی نے سے برتنوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ ذرا دیر بعد ہی چھوٹے سے قد کی ایک صورت عورت کافی کی ٹرے لے آئی۔

"یہ میری نواسی جوڈی ہے۔" بینسن نے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام نکولس ہے۔" نک نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "سرکس سے مجھے ن کی حد تک دلچسپی ہے۔ ادھر سے میرا گذر ہوا پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ مسٹر بینسن ملاقات نہ کی جاتی۔"

"وہ یہاں اکیلے رہتے ہیں اور انہیں اجنبیوں کے لئے دروازہ بالکل نہیں ا چاہیئے۔" اس نے نک کی پرواہ کئے بغیر کہا۔

"لیکن جوڈی ....." بڑے میاں نے اسے منع کرنا چاہا۔

"میں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ اگر میں اس وقت یہاں موجود نہ ہوتی تو کوئی نہ تھی کہ یہ شخص تمہارے سر پر ضرب لگا دیتا اور سب کچھ لوٹ کر چلا جاتا۔"

"لیکن یہ تو بڑا ایماندار شخص لگتا ہے۔" مسٹر بینسن نے اس کی وکالت کرتے ئے کہا۔

"میں تمہیں یقین دلاتا ہوں ..." نک نے بھی اپنا دفاع کرنا چاہا لیکن اس نے جھٹک کر نک کو خاموش رہنے کے لئے کہا اور باورچی خانے کی طرف چل دی۔

"تم اس کی بات کا برا نہ ماننا۔ یہ نوجوان نسل بہت جلد نتیجہ اخذ کر لیتی ہے پھر کسی کا خیال نہیں کرتی۔" بڑے میاں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

نک نے بڑے میاں کی بات مانتے ہوئے ذرا بھی خیال نہ کیا اور سامنے پڑے ئے پرانی طرز کے صوفہ میں دھنستے ہوئے بولا۔ "یہ جگہ بڑی خوبصورت اور صاف ری ہے۔"

"مجھے یہ جگہ بہت پسند ہے۔" بڑے میاں نے کہا۔ "اول تو یہ کہ شہر سے کافی یک ہے اور پھر سارا دستہ یہاں سے بہت قریب ہے جہاں ہر سال سرکس سے متعلق چھٹیاں گذارنے اور سرکس دیکھنے آتے ہیں۔"

"پھر تو پرانے دوستوں سے آپ کی ملاقات ہوتی ہوگی۔؟" نک نے کہا

"ہاں میرے ساتھ کے جو لوگ باقی رہ گئے ہیں۔ وہ یہاں آتے ہیں ان سے ملاقات ہوتی ہے۔ میں نے بچپن ہی میں سرکس میں ملازمت کر لی تھی۔ اس زمانے کے تر لوگ اب زندہ نہیں ہیں۔"

"بچپن ہی سے آپ مسخرے کا رول ادا کر رہے ہیں؟" نک نے پوچھا

"بالکل نہیں مسٹر نکولس بالکل نہیں۔ شاید آپ یقین نہ کریں لیکن جب میں نے سے پہلے سرکس میں ملازمت کی تو میرا کام جانوروں کے لئے پانی لے جانا تھا آہستہ میں نے ... م سیکھا اور بیس سال کا بھی نہیں ہوں گا جب میں نے مسخرے کا پارٹ ادا کرنا شروع کر دیا۔ یہ سلسلہ کوئی چالیس سال تک جاری رہا جب مجھ پر پہلی دفعہ دل کا دورہ پڑا بس اس وقت سے میں نے کام کرنا بند کر دیا۔ سب سے پہلے گریٹ نیشنل سرکس میں ملازم ہوا تھا اور پھر وہاں سے دوسرے سرکس برنام اور بیلی میں آگیا اور انہی دو سرکسوں میں میں نے اپنی ساری زندگی گذار دی۔"

اسی دوران جوڈی بینسن کافی کا ایک اور پیالی لے آئی تھی۔ "یہ تمہارے لئے ہے۔" اس نے پیالی نک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا لیکن اب بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ نہ تھی۔

"شکریہ۔ تمہارے نانا مجھے ابھی اپنی سرکس کی زندگی کے بارے میں بتا رہے تھے۔" نک نے کہا

"ہاں تو میں تمہیں بتا رہا تھا وہ بھی کیا دن تھے۔ گریٹ نیشنل ... واقعی بہت عظیم الشان سرکس تھے گینڈے، سیر شیر، ہاتھی اور پھر دنیا بھر کے ماہر بازیگر واقعی اپنے اپنے کام میں ماہر تھے۔ ادھر آؤ میرے پاس اس زمانے کے چند پوسٹر موجود ہیں میں تمہیں دکھاؤں۔" مسٹر بینسن کو واقعی پرانا زمانہ یاد آرہا تھا۔

"نانا ابا۔" جوڈی نے اسے اس ارادے سے باز رکھتے ہوئے کہا لیکن بڑے میاں اس کی بات سننے سے پہلے ہی اٹھ چکے تھے اور نک کو دوسرے کمرے میں لے جا رہے تھے۔

کسی زمانے میں یہ ڈرائنگ روم رہا ہوگا۔ وسیع و عریض کمرہ تھا لیکن اب تو اسے ایک عجائب خانے کی شکل دے دی گئی تھی اور تمام نوادرات اس کمرے میں سجائے گئے تھے۔ جگہ جگہ سرکس کے پوسٹر اور تصاویر آویزاں تھیں۔ دو مسخروں کی ایک تصویر نمایاں تھی اور اس کے گرد کاغذ کے پھول بھی لٹک رہے تھے تصویر کے نیچے ہربی اور ولی دو نام لکھے ہوئے تھے لیکن نک کو ان تمام چیزوں سے دلچسپی نہیں تھی۔ اسے تو ایک مخصوص پوسٹر کی تلاش تھی اور وہ اسے فوراً ہی نظر آگیا اور نک کو اسے پہچاننے میں قطعاً کوئی دقت نہیں ہوئی۔ وقت کے ساتھ اور موسمی اثرات سے پوسٹر کا رنگ ہلکا ہو چکا تھا اور کنارے بھی اس کے کٹے پھٹے سے تھے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ وہی پوسٹر تھا جس کو چرانے کے لئے اسے معمور کیا گیا تھا۔ اوپر کے حصے میں پانچ خوبصورت جوان بازیگروں کی تصویر جس کے نیچے چھوٹے چھوٹے الفاظ میں لکھا ہوا تھا "فینی برادران" تصویر کے نچلے حصے میں ایک گلابی گینڈے کی تصویر بنی ہوئی تھی۔

"میں نے کبھی گلابی گینڈا نہیں دیکھا۔" نک نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا

"لیکن یہ پوسٹر اصل چیزوں کی نقل ہے۔ مجھے تو ان تمام چیزوں کے ہزار ڈالر مل رہے تھے لیکن میں نے انہیں فروخت نہیں کیا۔"

"کسی ایک پوسٹر کی آپ کے خیال میں کیا قیمت ہوگی۔" نک نے پوچھا

یک پوسٹر کی۔ ایک پوسٹر کی تو کچھ زیادہ قیمت نہ ہوگی بشرطیکہ وہ بہت پرانا اور بہت ... ہو اور پھر یہ کہ کوئی قدر دان اس کی زیادہ قیمت دے دے۔" بینسن نے کہا

"میرے خیال میں یہ پوسٹر کافی پرانا اور مشہور معلوم ہوتا ہے؟" نک نے اسی پوسٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ ۱۹۱۶ء کا پوسٹر ہے۔ اس کے صرف ایک سال بعد ہی میں نے گریٹ نیشنل سرکس ملازمت اختیار کی تھی۔"

"پھر تو آپ سرکس کے تقریباً تمام لوگوں سے واقف ہونگے خصوصاً اس زمانے کے

مسخروں کو تو ضرور جانتے ہوں گے۔"

"ہاں میں تقریباً سبھی سے واقف ہوں لیکن ہو سکتا ہے چند ایک میری یادداشت میں نہ ہوں۔"

"میسن نام کے کسی مسخرے سے آپ واقف ہیں؟" نک نے پوچھا

"میسن۔" اس نے اپنی یادداشت پر زور دیتے ہوئے کہا "کس سرکس سے متعلق تھا؟"

"مجھے نہیں معلوم۔ ہو سکتا ہے میں نام ہی غلط بتا رہا ہوں۔ اس سامنے والے پوسٹر کو دیکھ کر نہ معلوم کیوں مجھے کچھ شبہ ہوتا ہے لیکن میں بتا نہیں سکتا کہ کس قسم کا شبہ۔"

"آج کل کے زمانے سے یہ لوگ مختلف ہیں اور بس۔ لیکن مجھے ان سب سے بڑی انسیت ہے۔" بینسن نے کہا۔

وہ کچھ دیر اور ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے اور پھر نک بینسن کو خدا حافظ کہہ کر وہاں سے چلا آیا۔ پوسٹر چرانا کچھ اتنی دقت کی بات تو نہ تھی کسی بھی شخص کو ۵۰ ڈالر دے کر یہ کام کرایا جا سکتا تھا پھر کیا وجہ تھی کہ میسن اسے اس کام کے بیس ہزار ڈالر دینے پر آمادہ تھا؟

وہ اپنی کار میں بیٹھ کر روانہ ہونے ہی والا تھا کہ جوڈی بینسن دوڑتی ہوئی آئی۔ "مسٹر نکولس۔ کیا تم اپنی کار میں مجھے شہر تک چھوڑ سکتے ہو؟ مجھے کچھ ضروری چیزیں خریدنی ہیں۔"

"ضرور۔" اس نے جوڈی کے لئے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کار بہت خوبصورت ہے۔" جوڈی نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

نک نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ذرا دیر قبل یہ لڑکی لفٹ دینے پر بالکل تیار نہ تھی اور اب ایک دم سے جو اس کے انداز بدلے ہیں تو ضرور کوئی نہ کوئی بات ہوگی۔

"مسٹر نکولس آپ مقامی باشندے تو نہیں معلوم ہوتے کیونکہ آپ نے کرائے کی کار لی ہوئی ہے۔" جوڈی نے کہا۔

"نہیں۔ میں مقامی نہیں۔ میں نیویارک میں رہتا ہوں اور یہاں ایک ضروری کام کے سلسلے میں آیا ہوا تھا۔" نک نے جواب دیا

وہ فوراً تو کچھ نہ بولی لیکن ذرا دیر بعد اس نے کہا

"مسٹر نکولس میرے نانا بوڑھے آدمی ہیں اور دل کے مریض بھی ان کا دل بہت کمزور ہو چکا ہے اور ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق انہیں اگر کوئی بھی گہرا صدمہ پہنچ جائے تو ان کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے اگر کوئی شخص بھی ان کی چیزیں چرا لے تو یہ صدمہ ان کے لئے ناقابل برداشت ہوگا اور اسی میں ان کی جان چلی جائے گی۔"

"لیکن تم مجھے یہ سب کیوں بتا رہی ہو؟"

"میں تمہیں اس لئے بتا رہی ہوں کہ ابھی صرف چند دن پیشتر ایک شخص نے پوسٹرز خریدنے کی کوشش کی تھی۔ جب وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا تو پھر اس نے انہیں چرانے کی کوشش کی۔ اگر اتفاق سے بروقت میں وہاں نہ پہنچ جاتی تو وہ اپنا کام کر گیا تھا اس دن کے بعد میں نے اپنے نانا سے وعدہ لیا ہے کہ وہ اجنبیوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھیں گے جب تک میں گھر پر موجود نہ ہوں۔"

"اور تمہارا شاید یہ خیال ہے کہ میں کسی طرح اس دوسرے آدمی سے ملا ہوا ہوں؟ کیا نام ہے اس کا؟" نک نے پوچھا

"مجھے اس کا نام نہیں معلوم لیکن وہ قدرے موٹا آدمی تھا اور اس نے ڈھالا سوٹ پہنا ہوا تھا۔"

تفصیل کچھ واضح تو نہ تھی لیکن فوراً ہی نک کو میسن کے ڈرائیور جمی آیا۔ تو حضرت اس سے پہلے بھی پوسٹر چرانے کی کوشش کر چکے ہیں۔ اس نے

"میں اس شخص کو نہیں جانتا۔" نک نے کہا

"ہو سکتا ہے تم سچ ہی کہہ رہے ہو کیونکہ اس مرتبہ جس شخص نے بھی میرے کو لوٹنے کی کوشش کی اس کے استقبال کے لئے میں نے نہایت خطرناک انتظام کیا ہوا ہے۔" جوڈی نے کہا۔

"خیر اس بات کو چھوڑو۔" نک نے دھمکی کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا "تم بتاؤ کہ یہ شخص اس پوسٹر کو خریدنے یا چوری کرنے کے لئے اس قدر بے تاب کیا جبکہ تمہارے نانا کو پورا یقین ہے کہ اس پوسٹر کی کچھ ایسی زیادہ قیمت نہیں۔"

جوڈی نے اپنی گھنی پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور کہا "مسٹر نکولس یقین مانیئے اس کا مجھے ذرا بھی اندازہ نہیں۔"

★

بھیا سارے دن اسے کچھ کام نہ تھا اس لئے وہ ساحل سمندر پر تھا۔ شام میں جب وہ نہا کر واپس آ رہا تھا تو جمی سے ملاقات ہو گئی۔

"تو تم بڈھے بینسن سے ملاقات کرنے گئے تھے؟" اس نے پوچھا

"ہاں۔" نک نے مسکرا کر جواب دیا۔

"میری ناکامی کے بعد میسن کا خیال تھا کہ تم اس کام کو کامیابی سے کر سکتے مجھے تو ایسا نظر آ رہا ہے کہ وہ غلط ہی کہہ رہا تھا۔ تم بھی اس کام کو نہیں کر سکتے۔ کیا خیال درست ہے نا؟"

"میں کہہ نہیں سکتا۔ ابھی تک میں نے اس پر غور نہیں کیا۔" نک نے جواب دیا

"میسن کہہ رہا تھا تم انتہائی نادر چور ہو اور اپنے کام کے ماہر ہو۔"

"یہ کوئی مشکل کام تو نہیں ہے۔ کوئی بھی شخص کھڑکی کے راستہ اندر ہو کر پوسٹر چرا سکتا ہے۔" نک نے کہا

"اتنا آسان کام نہیں۔ تم اس کی نواسی سے شاید ابھی تک نہیں ملے۔"

"میری اس سے ملاقات ہو چکی ہے۔" نک نے جواب دیا۔

"اس نے تمہیں بتایا کہ وہ کیا کام کرتی ہے؟" جمی نے پوچھا

"نہیں۔ میں نے اس سے یہ معلوم نہیں کیا۔"

"وہ بھی سرکس میں کام کرتی ہے اپنے نانا کی طرح۔"

"مسخرے کا پارٹ؟" نک نے پوچھا

"نہیں مسخرے کا نہیں۔ بلکہ وہ ایک سپیرن ہے۔"

"سپیرن۔"

"بالکل درست عقل مند انسان۔ ہر رات وہ اپنے نانا کو بستر پر لٹانے کے قسم کے سانپوں کو گھر بھر میں چھوڑ دیتی ہے۔ اب کہو تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا پوسٹر چوری کر سکتے ہو؟"

★

نک ویلوٹ اپنی گاڑی میں اسی ہوٹل کی طرف روانہ ہو گیا۔ جہاں کل ہاتھ کی میسن سے ملاقات ہوئی تھی۔ کچھ معاملات نپٹانے تھے۔ سب سے پہلے تو اسے اپنی بس کا معاملہ طے کرنا تھا۔ سانپوں سے مقابلے میں خطرات بہت زیادہ تھے اور اسی باب سے نک ویلوٹ اپنی فیس زیادہ لیتا تھا۔ جب وہ اس کمرے میں پہنچا تو اس سے ہی ایک آدمی کمرہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ نک کے قدموں کی چاپ سن کر وہ اس طرف مڑا۔

"کیا آپ کو بھی مسٹر میسن کی تلاش ہے؟" اس نے نک سے پوچھا۔

"ہاں۔"

"وہ یہاں موجود نہیں۔ میں بھی کافی دیر سے دروازے پر دستک دے رہا ہوں، کوئی جواب نہیں ملتا۔"

نک نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازے میں تالا لگا ہوا تھا۔

"کیا آپ مسٹر میسن کے دوست ہیں؟" نک نے پوچھا

"جی نہیں میں وکیل ہوں۔" اس نے جیب سے ایک کارڈ نکالا اور نک کی طرف بڑھا۔ نک نے پڑھا لکھا تھا۔

ہیسکن کیمبل
جین کیمبل اینڈ ساکس
میامی۔ فلوریڈا۔

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔ میرا نام نکولس ہے۔" نک نے تعارف کراتے ہوئے کہا

"کیا آپ مسٹر میسن کی ملازمت میں ہیں؟" اس نے نک سے دریافت کیا۔

"ایک طرح سے۔" نک نے جواب دیا

وکیل نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ پھر ذرا ٹھٹک کر بولا

"کیا آپ وہی شخص ہیں جس کو مسٹر میسن نے پوسٹر چرانے پر معمور کیا ہے۔"

"ہاں۔" نک نے اثبات میں جواب دیا "لیکن اس سلسلے میں مجھے ان سے کچھ ضروری گفتگو کرنا تھی۔ ہمارے طے شدہ معاملات میں ذرا پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔"

"آیئے ہم لوگ نیچے چلتے ہیں وہاں گفتگو کریں گے۔" وکیل نے اس سے کہا

وہ دونوں نیچے بار میں چلے گئے۔ جب دونوں کے لئے گلاس آ گئے تو وکیل نے اس سے کہا۔

"مسٹر نکولس۔ اب بتایئے کہ وہ کون سی پیچیدگی ہے جو اس معاملہ میں پیدا ہوئی ہے۔"

"میں نے کہا نا کہ معاملہ ذرا الجھ گیا ہے۔"

"دیکھئے ہمیں اس کی ضرورت ہے۔"

"ہمیں؟"

"دیکھئے میں وضاحت کر دیتا ہوں فینی خاندان کا آخری وارث میرا موکل ہے وہ ایک کروڑ ڈالر کی وراثت کا واحد دعوے دار ہے۔"

فینی خاندان کے نام پر نک کو یاد آیا کہ تصویر کے نیچے فینی برادران لکھا ہوا تھا۔

مشہور مصنفین کی مشہور کتابیں

روشنی کے مینار
اسلام کے خاموش مبلغوں اولیائے کرام کے دلچسپ اور پُراثر واقعات ضیاء تسنیم بلگرامی کے قلم سے
قیمت ۸/ روپے ڈاک خرچ ۱۰/ روپے

عظمت کے مینار
ضیاء تسنیم بلگرامی کے مضامین کا دوسرا مجموعہ
قیمت ۸۰/ روپے ڈاک خرچ ۱۰/ روپے

ایمان کا سفر
محی الدین نواب کی ۱۰ معاشرتی کہانیوں کا مجموعہ وہ فن پارے جن کی آپ کو تلاش ہے۔
قیمت ۱۰۰/ روپے ڈاک خرچ ۱۰/ روپے

کچرا گھر
محی الدین نواب کی کہانیوں کا دوسرا مجموعہ جسے آپ آنکھوں سے نہیں دل سے پڑھیں گے۔
قیمت ۶۰/ روپے ڈاک خرچ ۱۰/ روپے

آدھا چہرہ
محی الدین نواب کا پہلا طویل معاشرتی ناول ان لوگوں کے لیے ایک تازیانہ جو پاکیزگی کے لبادے میں اپنا اصل چہرہ چھپا کر رکھتے ہیں
قیمت ۱۲۰/ روپے ڈاک خرچ ۱۰/ روپے

کالی کہانیاں
جرائم، جادو، شیطان، ازم، ارواح، طنز و مزاح، اسرار و خوف، سسپنس اور تجسس پر مبنی ۲۶ کہانیاں
قیمت ۲۵/ روپے ڈاک خرچ ۱۰/ روپے

نک ویلوٹ کی چوریاں
مشہور چور نک ویلوٹ جو بے قیمت چیزیں گراں قدر معاوضے پر چراتا ہے۔
قیمت جلد اول ۴۰/ جلد دوم ۴۰/
ڈاک خرچ فی جلد ۱۰/ روپے

کتابیات پبلی کیشنز
پوسٹ بکس ۲۳ سعید منشن بلیموریا اسٹریٹ آئی آئی چندریگر روڈ کراچی

"فینی برادران پانچ بازیگر تھے۔ ان میں سے ایک بھائی حادثے کے بعد اپاہج ہوگیا۔ باقی چاروں نے دل برداشتہ ہوکر سرکس کا کام چھوڑ دیا اور جو دولت اس سے کمائی تھی اس سے انھوں نے زمین خرید لی اور تیل کی تلاش شروع کی ان کی زمین میں تیل نکل آیا اور ان کی دولت میں زبردست اضافہ ہوا فینی خاندان کا آخری بھائی اس وقت لوگوں کا یہی خیال تھا۔ ۷۳ سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔ اس نے کوئی شادی نہیں کی تھی اور اس کا کوئی وارث نہیں تھا اور اس نے ایک کروڑ ڈالر کی جائداد چھوڑی۔"

"کیا اس کی کوئی وصیت تھی؟" نک نے پوچھا

"وصیت تو تھی لیکن یہ وصیت کافی عرصہ پہلے تیار کی گئی تھی جس وقت چاروں بھائی زندہ تھے۔ اس وصیت کے مطابق ان میں سے ہر ایک نے اپنی دولت اس بھائی یا بھائیوں کے نام چھوڑی تھی جو اس کے مرنے کے بعد حیات ہوں۔ اگر ان میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہے تو پھر یہ تمام جائیداد مختلف یتیم خانوں اور دیگر اداروں کے لئے وقف تھی۔"

"اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ آخری بھائی تھا۔" نک نے پوچھا

"اس وقت لوگوں کا یہی خیال تھا لیکن اب ایک شخص دعویدار ہے کہ وہ فینی خاندان کا آخری فرد ہے اور یہ شخص میرا موکل ہے۔"

"لیکن اس نے تمہیں کوئی ثبوت تو ضرور پیش کیا ہوگا؟"

"اتنے پرانے ثبوت فراہم کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ پانچوں بھائی اٹلی میں پیدا ہوئے تھے اور اوائل عمری ہی میں امریکہ آگئے تھے۔ دوسری جنگ عظیم میں اٹلی کا گاؤں جہاں کی ان کی پیدائش تھی ختم ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی ان کی پیدائش کا ریکارڈ بھی۔ اب تو کوئی شخص ایسا بھی نہیں ہے جو انہیں جانتا ہو۔ بدقسمتی یہ ہے کہ گریٹ نیشنل سرکس کا ریکارڈ بھی اتنے عرصے میں ضائع ہو چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ فینی برادران کی اصل تعداد کتنی تھی چار کا تو پتہ چلتا ہے لیکن میرا موکل کہتا ہے کہ وہ پانچ بھائی تھے اور وہ ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ اگر یہ صحیح ہے تو وہ جائیداد کا صحیح حق دار ہے۔"

"لیکن اس کے اپنے دعوے کے ثبوت میں تو اسے کچھ پیش کرنا ہوگا۔"

"اس کے اپنے پاس کافی کچھ ہے۔ وہ مکمل طور پر اپنی فیملی کی تاریخ جانتا ہے۔ بہت سارے واقعات ایسے بتاتا ہے جس سے اس کا حقیقی ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن یہ کوئی واضح ثبوت نہیں۔ ہمیں صرف ایک بات یہ ثابت کرنی ہے کہ وہ چار نہیں بلکہ پانچ بھائی تھے۔"

"یعنی یہ کہ سرکس پوسٹر۔" نک نے بے اختیار کہا۔

"قطعی طور پر۔ اس سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو جائے گی کہ وہ پانچ بھائی تھے کچھ دن پہلے یہ شخص مسٹر میسن میرے پاس آیا تھا اور اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایسے پوسٹر مجھے مہیا کر سکتا ہے۔ جس سے میں یہ ثابت کر سکوں گا کہ وہ پانچ بھائی تھے۔ اس کام کی اس نے فیس رکھی تھی جو میں نے منظور کر لی۔"

"کتنی فیس تھی؟"

"کافی تگڑی فیس تھی۔ بس یہ سمجھ لو کہ چھ ہندسوں میں تھی۔ حال ہی میں اس نے مجھے بتایا۔ کہ اس کام کے لئے اس نے تمہارا تقرر کیا ہے۔ آج میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ اس سے معلوم کروں کہ وہ کام ہوگیا یا نہیں۔"

"میں نے اس سے جمعرات تک کا وعدہ کیا ہے۔"

"تو پھر تم اسے لا سکتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ وہ کہاں ہے؟"

"میں نے وہ پوسٹر دیکھا ہے لیکن تم مجھے میسن کے بارے میں بتاؤ اس کے خد و خال کیسے ہیں؟"

"تو کیا تم اس سے ملے نہیں ہو؟" وکیل نے تعجب خیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اصل حلیے میں نہیں۔"

"وہ بالکل عام سا آدمی ہے۔ ادھیڑ عمر، سر کے بال سفید۔ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔"

نک نے سوچا کہ اسے میک اپ کے بارے میں نہیں بتانا چاہیئے۔

"ٹھیک ہے۔ میں جمعرات تک پوسٹر ضرور حاصل کر لوں گا۔ تم چاہو تو میسن کے کمرے میں مجھ سے مل سکتے ہو۔۔۔"

"بہت خوب"

"لیکن ایک بات اور۔ تم نے ایک بھائی کا ذکر کیا تھا جو گرنے کے بعد اپاہج ہوگیا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس حادثے کی خبریں اخبارات میں ضرور چھپی ہوں گی۔ اس دور کے اخبارات تمہیں ضرور بتا دیں گے کہ وہ چار بھائی تھے یا پانچ۔"

"نہیں۔ میں نے سب سے پہلے اس وقت کے اخبارات ہی کا مطالعہ کیا تھا۔ حادثے کی خبریں تو ہیں لیکن مختصر اور دوسرے کسی اخبار نے بھی بھائیوں کی تعداد نہیں لکھی۔ جس وقت یہ حادثہ ہوا تھا ان میں سے دو ایک بھائی بہت چھوٹے تھے۔ اخبارات میں تین بھائیوں اور چار بھائیوں کی خبریں ہیں لیکن کسی پانچویں بھائی کا تذکرہ نہیں۔ ہو سکتا ہے وہ اس وقت کافی چھوٹا ہو؟"

"ان کے کوئی بہن نہیں تھی؟"

"نہیں۔ صرف بھائی تھے۔ جس وقت میرے موکل نے سرکس میں کام شروع کیا اس وقت وہ سترہ برس کا تھا اور اب وہ ستر برس کا ہوگا۔"

"اس کا مقصد یہ ہے کہ تمہیں پوسٹر کی اشد ضرورت ہے؟" نک نے کہا

"مجھے واقعی سخت ضرورت ہے۔"

"میں اسے حاصل کر لوں گا۔" نک نے اسے پورا یقین دلایا۔

★

دوسرے دن نک نے اپنا زیادہ تر وقت اپنے کمرے ہی میں کچھ تجربے کرتے ہوئے گذارا۔ کافی دیر تک وہ اپنے چہرے پر مختلف میک اپ کرتا رہا۔ آخر نے آئینہ میں اپنا چہرا دیکھا اور پھر مطمئن ہو کر میک اپ کو صاف کر دیا۔ شاید ہوتے اس نے جن چیزوں کی اسے ضرورت تھی وہ ایک تھیلے میں رکھ کر اسے رکھ دیا۔ ایک گھنٹے سے بھی کم وقت میں وہ دوبارہ اسنیک کریک کی طرف جا رہا تھا۔

ہربی بینسن کا گھر تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ صرف ایک کمرے میں

ہو رہی تھی۔ نک نے ایک پتلی سی گلی میں اپنی کار کھڑی کی اور جلدی جلدی چہرے پر میک اپ کرنے لگا۔ کار میں میک اپ کرنے میں اسے کافی دقت ہو رہی تھی لیکن وہ اپنے کام میں مصروف رہا۔ پندرہ منٹ بعد اس نے آئینے میں اپنا چہرا دیکھا اور مطمئن ہو کر میک اپ بکس بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار سے باہر نکل رہا تھا۔ دروازے پر پہنچ کر اس نے دو مرتبہ گھنٹی بجائی۔ تھوڑی دیر بعد اسے کھڑکی کھلنے کی آواز سنائی دی اور ہربی کھڑکی میں نمودار ہوا۔

"میں نیچے نہیں آسکتا۔ تم کوئی بھی ہو فوراً یہاں سے چلے جاؤ۔" اس نے اوپر ہی سے چلا کر کہا۔

گلی میں جلتے ہوئے بلب سے ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی۔ نک ذرا سا ہٹ کر روشنی کے سامنے آگیا۔

"ہربی۔ کیا تم نے مجھے نہیں پہچانا؟"

"تم کون ہو؟"

"ہربی۔ میں تمہارا دوست ہوں۔ میں بہت عرصہ پہلے تمہارے ساتھ کام کرتا تھا۔ کیا تم ویلی کو نہیں پہچانتے؟"

"ویلی۔ ارے تو تم ویلی ہو؟"

نک نے فوٹو میں سے ویلی کا چہرا بہت اچھی طرح یاد کر لیا تھا اور اس نے ویلی کا میک اپ کرنے میں بڑی محنت کی تھی۔ اسے پورا یقین تھا کہ ہربی کی نظر ویسے بھی کمزور ہے اور پھر رات کا وقت وہ کسی طرح بھی اسے نہیں پہچان سکے گا۔

"ہربی نیچے آؤ اور دروازہ کھولو۔ مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔"

"میں نیچے نہیں آسکتا۔ اس نے سانپوں کو چھوڑ دیا ہے اور وہ رینگتے پھر رہے ہیں۔" ہربی نے اوپر ہی سے چلا کر کہا۔

"تو پھر میں اوپر آتا ہوں۔" وہ چھجہ پکڑ کر لٹک گیا۔ ذرا سی دیر ہی میں سبک رفتاری سے پائپ کے ذریعہ پورچ کی چھت تک پہنچ چکا تھا اور کے ذریعہ کمرے کے اندر۔

بینسن نے کھڑکی سے ہٹ کر اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔ جلدی میز پر رکھا ہوا دبیز شیشوں کا چشمہ اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"تم کچھ بدلے بدلے نظر آتے ہو؟ کیا تم ویلی ہی ہو؟" اس نے نک سے پوچھا

"تو پھر میرے علاوہ اور کون تمہیں اس لباس میں ملنے آسکتا ہے کیا تمہیں پرانا زمانہ یاد نہیں۔"

"نہیں۔ تم ویلی تو نظر نہیں آتے۔ تم تو نوجوان ہو"

"میں ویلی کا لڑکا ہوں۔ اس نے مجھے تم سے ملنے کے لئے بھیجا ہے۔ اسے ایک چیز کی بہت سخت ضرورت ہے۔ اور اس نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں تم سے حاصل کر لوں۔"

"وہ کیا چیز ہے؟"

"تمہارا سرکس کا ایک پوسٹر۔"

"ہرگز نہیں۔ یہ میں تمہیں نہیں دے سکتا۔ اسی کے لئے تو یہاں پر اتنے سارے سانپ رینگتے پھر رہے ہیں۔ میری نواسی کہتی ہے کہ وہ لوگ میری چیزیں چرانا چاہتے ہیں۔ اسی لئے وہ رات کو سانپوں کو چھوڑ دیتی ہے اور صبح انہیں یہاں سے لے جاتی ہے۔"

"لیکن تم تو سانپوں کے درمیان سے گذر سکتے ہو۔ وہ تمہیں تو کچھ نہیں کہیں گے۔"

"ہاں۔ میں تو ان کے درمیان سے گذر سکتا ہوں لیکن جوڈی سخت ناراض ہوگی۔" بینسن بولا

"چاہے تم اپنے پرانے دوست کے لئے ہی کوئی کام کیوں نہ کر رہے ہو؟"

"مگر۔" وہ ایک لمحہ کے لئے ذرا ٹھٹھکا۔ "خیر اب جب پرانے دوست کا معاملہ آگیا ہے تو پھر کچھ کرنا ہی ہوگا۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ کونسا پوسٹر تمہیں درکار ہے۔"

"۱۹۱۶ء کا گریٹ نیشنل سرکس کا پوسٹر۔" وہ جلدی سے بولا۔ "مگر وہ سانپ"

"وہ سانپ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے تم میرے ساتھ آجاؤ۔ وہ دوسرا آدمی بھی اسی پوسٹر کی خاطر آیا تھا۔ آج کل وہ کچھ زیادہ ہی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔" وہ بڑبڑایا۔

نک بوڑھے کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ کمرے سے باہر نکلتے ہی اسے سرسراہٹ کی آواز سنائی دی وہ ایک لمحہ کے لئے ٹھٹھکا اور فوراً چھوٹے پستول پر ہاتھ رکھ دیا لیکن بینسن نے دلاسہ دیا کہ سانپ اسے کچھ نہیں کہیں گے۔

وہ دونوں چلتے ہوئے بڑے سے کمرے میں آگئے۔ کمرے میں بھی ایک بڑا سا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا تھا لیکن بینسن نے دیوار پر سے پوسٹر اتار لیا اور اسے رول کر کے نک کی طرف بڑھا دیا۔



سسپنس ڈائجسٹ کا مشہور سلسلہ
دیوتا
قیمت ۴۰ روپے فی حصہ
ڈاک خرچ: ۱۰ روپے فی حصہ
کتابی شکل میں تیار ہے
اپنے قریبی بک اسٹال سے طلب فرمائیں یا ہم سے براہ راست منگوائیں۔
کتابیات پبلی کیشنز
پوسٹ بکس نمبر ۲۳۔ کراچی ۱
marksman

"اپنے باپ سے میرا سلام کہنا۔"

"شکریہ۔ کیا میں اس کے لئے آپ کو کچھ رقم پیش کروں؟" نک نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ یہ کوئی زیادہ قیمتی چیز نہیں ہے۔ بس تمہارے باپ کے لئے میری طرف سے یہ تحفہ ہے۔"

"کیا آپ فینی برادران سے بھی واقف ہیں؟"

"نہیں۔ جس وقت میں نے سرکس میں ملازمت اختیار کی۔۔۔ وہ کچھ عرصہ پہلے ہی جا چکے تھے۔"

"لیکن آپ ان کے بارے میں کچھ جانتے تو ہوں گے۔ مثلاً یہ کہ ایک بھائی ان میں سے گر کر اپاہج ہو گیا تھا۔"

"ہاں یہ مجھے یاد ہے۔"

نک نے جانے سے پہلے ایک اور سوال کیا لیکن اسے پہلے ہی سے معلوم تھا کہ اس کا کیا جواب ہو گا۔

★

دوسرے دن اس نے تیار ہو کر خفیہ جگہ سے پوسٹر نکالا اور باہر جانا ہی چاہتا تھا کہ دروازہ کھلا اور جوڈی اندر داخل ہوئی۔

"مسٹر نکولس اتنی جلدی کس بات کی ہے۔ واپس اندر جائیے۔" اس نے دروازے ہی سے کہا۔ وہ اس کی بات کو نظر انداز کر کے جانا چاہتا تھا کہ اچانک اس کی نظر جوڈی کے ہاتھ پر پڑی جس میں ایک پستول دبا ہوا تھا۔

"یہ کیا؟"

"اندر واپس۔" اس نے دوبارہ حکم دیا

"لیکن تم نے مجھے تلاش کس طرح کیا؟"

"کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ آپ کی کار کا نمبر مجھے معلوم تھا۔ میں نے ٹیلی فون کر کے کمپنی سے معلوم کر لیا کہ انھوں نے یہ کار کسے کرایے پر دی ہے۔"

"تم کیا چاہتی ہو اور پھر اس پستول کا مقصد؟"

"میں اس پوسٹر کی واپسی چاہتی ہوں جو آپ میرے نانا سے لے آئے ہیں۔"

"لیکن تمہیں معلوم ہو گا کہ یہ پوسٹر انھوں نے خود مجھے دیا ہے۔"

"انھوں نے خود تو تمہیں نہیں دیا۔ ہاں یہ کہنا مناسب ہو گا کہ تم نے پوسٹر ترکیب سے ان سے حاصل کر لیا ہے۔ لیکن اب تمہیں یہ واپس کرنا ہو گا۔"

"کیا واقعی تم سپیرن ہو؟ شکل سے لگتی تو بالکل نہیں ہو۔" نک نے مذاقاً کہا

"میں نے ساری زندگی سرکس میں گذاری ہے۔ میں جیسے ہی کسی چالاک شخص کو دیکھ لیتی ہوں مجھے فوراً اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ بہرحال میرے سانپ تو تمہیں روکنے میں ناکام رہے لیکن میں تمہیں تمہارے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔"

"ٹھیک ہے لیکن تمہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ تم کیا کر رہی ہو؟"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ یہ پوسٹر ایک کروڑ ڈالر کی وراثت کا اہم حصہ ہے۔ میں تمہیں دکھا دوں۔" اس نے پوسٹر کو کھولنا شروع کر دیا۔

"کوئی ترکیب نہیں چلے گی۔" جوڈی نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں کوئی ترکیب نہیں۔" دیکھو یہ پانچ فینی برادران ہیں اور ان میں سے ایک بھائی کی وراثت کے ثبوت میں یہ پوسٹر انتہائی اہم دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے لیکن کیا تمہیں ان بازیگروں میں کوئی بات عجیب سی نظر آتی ہے۔"

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی دروازے پر دستک ہوئی۔ جوڈی نے فوراً ہی پستول اپنے بلاؤز میں رکھ لیا۔ نک نے جیسے ہی دروازہ کھولا جمی تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس نے ہمیشہ کی طرح وہی ڈھیلا ڈھالا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں بھاری بھرکم ریوالور دبا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے پیچھے وکیل مسکین کیمبل اندر داخل ہوا۔

"تشریف لائیے۔" نک نے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ "آپ دونوں سے بیک وقت ملاقات سے مجھے بڑی خوشی ہوئی اور اس لئے اور بھی زیادہ خوشی ہوئی کہ آج مسٹر کیمبل آپ اس مسخرے کے روپ میں نہیں ہیں۔"

"ہم اس پوسٹر کے لئے آئے ہیں۔" کیمبل نے کہا۔ "جب جمی نے لڑکی کو اندر آتے دیکھا تو ہم سمجھے کہ آپ ہمیں دھوکہ دے رہے ہیں۔"

"قطعاً نہیں۔ یہ پوسٹر آپ کے لئے حاضر ہے لیکن اس سے پہلے آپ کو میری بقایا فیس ادا کرنا ہو گی۔" نک پوری کوشش کر رہا تھا کہ جوڈی سے نظریں نہ مل پائیں۔

"ٹھیک ہے۔" کیمبل نے کہا۔ ——— "تم نے مجھے مسین کے روپ میں کیسے پہچانا؟"

"میں جیسے ہی ہوٹل میں مسین سے ملنے کے لئے پہنچا تو آپ کہیں جا رہے تھے آپ نے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ آپ بھی مسین سے ملاقات کرنے آئے ہیں لیکن میں ایک روز قبل ہی مسین کے بریف کیس پر جے کے ایس کے حروف دیکھ چکا تھا۔ یہ آپ کا نام نہیں بلکہ آپ کی فرم کا نام ہے۔ اس لئے مجھے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی کہ آپ ہی مسین کا روپ دھارے ہوئے ہیں۔"

"لیکن یہ پوسٹر تو میں واپس لے جاؤں گی۔" جوڈی نے چلا کر کہا اور بلاؤز میں ہاتھ ڈال کر پستول نکال لیا۔

جمی نے نہایت پھرتی سے اس کے ہاتھ پر اپنا ریوالور مارا۔ پستول جوڈی کے ہاتھ سے نکل کر دور جا پڑا۔ جمی نے اسے دھکا دے کر بستر پر گرا دیا۔ "اب تم یہیں پڑی رہو۔ ورنہ تمہیں تکلیف پہنچ جائے گی۔" اس نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"نک تم پوسٹر میرے حوالے کر دو۔" کیمبل نے اس سے کہا۔

"آپ کے آنے سے پہلے میں جوڈی کو پوسٹر میں ایک خاص بات دکھا رہا تھا۔" اسے جمی کا جوڈی پر سختی کرنا ذرا بھی نہیں بھایا تھا۔ "مجھے تو ویسے بھی اس پورے معاملہ میں ایک چکر نظر آتا ہے۔"

"وہ کیا؟" کیمبل نے پوچھا۔

"تین اہم سوالات۔ سب سے پہلے تو یہ کہ تم نے ایک تیسرے آدمی کا روپ دھار کر اپنی شخصیت چھپانے کی کیوں کوشش کی؟ دوسری بات یہ کہ تم ویسے بھی بینسن سے پوسٹر مانگ سکتے تھے۔ اس کو چرانے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور تیسری بات یہ کہ نہ صرف تم پوسٹر مانگ سکتے تھے بلکہ بینسن سے شہادت بھی دلوا سکتے تھے۔ پھر تم نے یہ سب کیوں کیا؟"

"اس لئے کہ یہ پوسٹر دھوکہ ہے۔ فینی خاندان کے کبھی بھی پانچ بھائی نہیں تھے تمہارا موکل صرف فریب ہے اور تم نے اسے خوب اچھی طرح ٹریننگ دی ہے۔ میں نے کل رات ہی بینسن سے یہ معلوم کیا تھا کہ فینی خاندان میں کتنے بھائی تھے اس نے جواب دیا۔ چار۔ تمہیں خوب یاد ہو گا کہ اخبارات میں بھی تین اور چار بھائیوں کے تذکرے تھے اور پانچویں بھائی کا کہیں بھی ذکر نہ تھا۔ صرف یہی وہ واحد پوسٹر ہے جس میں پانچ بھائیوں کو دکھایا گیا ہے۔ بس یہی وجہ تھی کہ تم بینسن کی عدالت میں گواہی نہیں دلوا سکتے تھے۔ تمہیں یہ تصویر چرانی تھی۔ اور اس کے لئے تم نے مسین کا چکر چلایا تاکہ اگر کسی وقت صحیح بات معلوم بھی ہو جائے تو تم پر آنچ نہ آئے۔"

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ یہ پوسٹر نقلی ہے۔" جوڈی نے بستر پر بیٹھے بیٹھے پوچھا

"نہیں۔ یہ پوسٹر بالکل اصلی ہے۔ تم ذرا غور سے اس پوسٹر کو دیکھو۔ اس میں دو بھائی بالکل ہم شکل نظر آ رہے ہیں لیکن فینی برادران میں کوئی ہم شکل نہ تھا۔ اگر ذرا بھی غور سے آدمی دیکھے تو یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ ایک ہی شخص کی دو تصاویر ہیں ایک ایک رخ سے دوسری، دوسرے رخ سے۔ لیکن ایک ساتھ دیکھنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ پانچ بھائیوں کی تصاویر ہیں۔"

"کیا اس طرح سے عدالت میں پانچ بھائیوں کی موجودگی ثابت کی جا سکتی تھی" جوڈی نے پوچھا۔

"میں کہہ نہیں سکتا۔ اس کا جواب ہاں اور نہیں دونوں میں ہے لیکن ایک کروڑ ڈالر کے لئے کوشش کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف نہیں۔ کیوں مسٹر کیمبل میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔"

"یہ کوشش بہرحال اب بھی کی جائے گی لیکن اب اس کے لئے تم دونوں کو راستہ سے ہٹانا ضروری ہے۔۔۔ جمی۔۔۔"

"میرے پرس میں دوسرا پستول بھی موجود ہے۔" جوڈی نے زور سے چلا کر نک سے کہا۔ جمی اور نک دونوں بھاری بھرکم پرس کی طرف لپکے لیکن جمی نے پستول سے اس کی طرف اشارہ کیا اور وہ رک گیا۔

جمی نے لات مار کر پرس کی ساری چیزیں نکال دیں۔ پاؤڈر سرخی اور دوسری چیزیں پرس میں سے نکل کر گر پڑیں۔ جمی جھک کر چیزوں کو دیکھنے لگا۔ اس سے پہلے کہ نک کچھ کر سکتا جمی کے چیخنے کی آواز آئی ——— "ارے اس میں تو سانپ تھا۔"

نک یہ سنتے ہی اور پیچھے ہٹ گیا تھا۔

★

بعد میں جب وہ دونوں اکیلے تھے تو نک نے جوڈی سے پوچھا۔ "تم واقعی سپیرن ہو"

"وہ تو بڑا چھوٹا سا سانپ تھا جو میں پرس میں رکھ لائی تھی لیکن اس نے جمی کو بری طرح خوفزدہ کر دیا اور تم اس کے ریوالور پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئے۔"

"اور اس کے ساتھ ہی مسٹر کیمبل سے میں نے اپنی بقایا رقم بھی وصول کر لی۔ تم چاہو تو یہ پوسٹر واپس لے جا سکتی ہو کیونکہ مسٹر کیمبل نے تو اپنی ساری اسکیم واپس لے لی ہے۔"

"لیکن میری سمجھ میں بالکل نہیں آیا کہ تم کس قسم کے چور ہو؟"

"بہت اچھا چور۔ کیا تمہارے خیال میں مجھے کچھ انعام نہیں ملنا چاہیئے؟"

"کیوں نہیں۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "کیا کبھی کسی سپیرن نے تمہیں پیار کیا ہے؟"

★

بدنام ترین مجرم چارلس سوبھراج کے جرائم کی مکمل تفصیل

قیمت ۴۰ روپے

چارلس سوبھراج کی سرگزشت

میں ملاحظہ فرمائیں

اپنے قریبی بک اسٹال سے طلب فرمائیں یا براہ راست ہم سے حاصل کریں

کتابیات پبلی کیشنز ◎ پوسٹ بکس ۲۳ کراچی ۱

ان کی ملاقات نیویارک میں ایکیوڈکٹ ریس کورس کے باہر ایک وسیع پارکنگ پلاٹ پر ہوئی۔ بگ ویلیوٹ کی کاروں کی کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں۔ جس کی وجہ سے وہ ریس کورس کے میدان سے اٹھنے والا شور بخوبی سن سکتا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے ریس اختتامی مرحلے میں ہے۔

"میرے خیال سے کوئی گھوڑا لانگ شاٹ سے جیت رہا ہے۔" میکسٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔ "تجربہ کار لوگ مجمع کے مخصوص شور سے پہچان لیا کرتے ہیں۔"

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔" نک بولا۔ "گلوریا میرا انتظار کر رہی ہے۔"

"اچھی لڑکی ہے۔ مجھے ہمیشہ سے پسند ہے۔ آخر تم اس سے کب شادی کرو گے نک؟" میکسٹر نے پوچھا۔

"تم کہہ رہے تھے کہ تم میری خدمات حاصل کرنا چاہتے ہو؟"

"کچھ چرانے کے لئے۔ آخر تم یہ ہی کام کرتے ہو نا؟"

"درست ہے۔ میں یہ ہی کام کرتا ہوں۔" نک نے جواب دیا۔ "مگر کبھی کوئی قیمتی شے مثلاً جواہرات یا نقدی نہیں چراتا۔"

وہ میکسٹر کو تقریباً اس زمانے سے جانتا تھا جب وہ گرین وچ ہائی اسکول میں پڑھتا تھا۔ گزرتے دنوں کے ساتھ یہ واقفیت برقرار تو رہی لیکن میکسٹر کے اپنے بدلتے ہوئے طرزِ عمل اور طور طریقوں کے باعث کمزور پڑتی گئی۔ میکسٹر جسمانی طور پر جتنا پھیلا تھا ذہنی اعتبار سے اتنا ہی سکڑ گیا تھا۔ نک کے خیال میں اس کے اطوار کچھ پسندیدہ نہیں رہے تھے۔

"پانی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟" میکسٹر ہنسا۔ "یہ کوئی قیمتی چیز نہیں ہے؟"

"مجھے ایک مرتبہ ایک تیرنے کے تالاب کا پانی چرانے کی خدمت سونپی گئی تھی۔" نک نے بتایا۔

"نہیں نہیں۔ میں پینے کے پانی کی بات کر رہا ہوں۔ تمہیں ایک گھوڑے کا پینے کا پانی چرانا ہے۔"

"کونسا گھوڑا؟"

"اس کا نام صمارا ہے۔ تیزی سے ابھرتا ہوا دو سالہ گھوڑا۔ ممکن ہے مئی میں ہونے والی ڈربی ریس وہ ہی جیت جائے۔"

"میں نے اس کا نام سنا ہے۔" نک بولا۔ "کیا تم اسے پیاسا مارنا



چاہتے ہو؟"

"نہیں بھئی۔ تم اس کے پانی کے بجائے نلکے کا پانی بھر دو گے۔ میں گھوڑے کو کوئی نقصان پہنچانا نہیں چاہتا۔"

"کہیں اس حرکت کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم گھوڑے کو کوئی نشہ آور دوا کھلانا چاہتے ہو؟"

"نک، تمہیں ریس اور ریس کے گھوڑوں کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں۔" میکسٹر نے کہا۔ "آج کل ریس کے گھوڑوں کو منشیات کھلانا تقریباً ناممکن ہے۔ دوڑ سے قبل اتنی جانچ پڑتال ہوتی ہے کہ بات چھپنے کا کوئی چانس نہیں۔ تمہیں یاد ہوگا کہ چند برس پہلے تو ریس جیتنے والے کو بھی اس بنا پر غیر مستحق قرار دے دیا جاتا تھا کہ اس نے منشیات سے مدد لی ہے۔"

"منشیات کا حکم بھی نہیں ہے اور پھر بھی تم گھوڑے کے پینے کا پانی چرانا چاہتے ہو؟"

"درست ہے۔"

"میری فیس بیس ہزار ڈالر ہے۔ کیا تمہارے نزدیک وہ پانی اس سے زیادہ قیمتی ہے؟"

"یقیناً۔ میں جانتا ہوں کہ تم اپنے کام میں بہت ماہر ہو۔ اسی لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ میں یہ بالکل نہیں چاہتا کہ کوئی اناڑی ناتجربہ کار آدمی جائے اور سیکورٹی گارڈز کے ہاتھوں پکڑا جائے۔"

"اچھی بات ہے۔" نک نے آمادگی کا اظہار کیا۔ "اسے یہ کام کافی آسان معلوم ہو رہا تھا۔ "ویسے یہ پانی ہے کہاں؟"

"وہ گھوڑے کے ٹریلر میں دو پانی بڑے کنستروں میں بھرا رکھا ہے۔ یہ بے حد ضروری ہے کہ تم سارا پانی چرا لو اور اس کی جگہ کنستروں میں عام نلکے کا پانی بھر دو۔ کیا یہ تم کر سکتے ہو؟"

"بالکل کر سکتا ہوں۔" نک نے یقین دلایا۔ "کیا یہ گھوڑا آج کل ایکیوڈکٹ میں رہتا ہے؟"

"ہاں۔ مگر صرف جمعرات تک رہے گا۔" میکسٹر نے بتایا۔ "اس کے بعد اسے فلوریڈا کی ریسوں میں شامل ہونے کے لئے جایا جائے گا۔ کیا تم یہ کام آج رات نہیں کر سکتے؟"

"آج رات تو ناممکن ہے۔ سب سے پہلے تو میں اس جگہ کا معائنہ کر کے منصوبہ بندی کرنا چاہتا ہوں مگر تم پریشان نہ ہو۔ میں جمعرات تک پانی تمہیں لا دوں گا۔"

*

مین گیٹ کے پاس گلوریا بڑی بے تابی سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

"اتنی دیر میں آئے ہو۔" اس نے نک کو دیکھتے ہی کہا۔ "پتہ ہے تین ریسیں نکل چکی ہیں؟"

"مجھے اسکول کے زمانے کا ایک پرانا دوست مل گیا تھا۔" نک نے جواب دیا۔

"ضرور مل گیا ہوگا۔ میں تمہارے تمام دوستوں کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ کیا اس نے بروکلین برج چرانے کے لئے تمہاری خدمات حاصل کی ہیں؟" گلوریا کے لہجہ میں طنز تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔" نک مسکرایا۔ جب سے گلوریا کو اس کے کاروبار کی صحیح نوعیت کا علم ہوا تھا۔ وہ وقتاً فوقتاً اسی طرح طنز کرتی رہتی تھی۔ ابتدا میں نک اس حرکت سے بہت بور ہوتا تھا مگر پھر بعد میں اسے احساس ہوا کہ اپنے رشک و حسد کو بہلانے کے لئے گلوریا کے پاس صرف ایک ہی جواز باقی ہے اور نہ پہلے وہ جب بھی کسی مہم پر باہر جاتا تھا۔ وہ یہ ہی سمجھتی تھی کہ کسی دوسری عورت کے ساتھ داد عیش دے رہا ہوگا۔

"مزید یہ کہ مجھے کہیں جانا بھی نہیں پڑے گا۔" نک نے گلوریا کو اطمینان دلایا۔ "مجھے یہیں کام کرنا ہے، گھر کے قریب۔"

"یہ بڑی اچھی بات ہے۔" گلوریا کا غصہ دور ہو گیا۔ "اچھا اب آؤ چلو۔ میں اگلی ریس میں شرط لگانا چاہتی ہوں۔ پتہ ہے اس ریس میں ایک عربی گھوڑا صمارا بھی دوڑ رہا ہے۔"

"اوہ۔" نک کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

وہ ریس یا ریس کے بارے میں خبریں جاننے کا کچھ ایسا زیادہ شوقین نہیں تھا۔ آج بھی اس کے ریس کورس آنے کی وجہ یہ تھی کہ گزشتہ روز میکسٹر نے فون کر کے اسے آنے کے لئے کہا تھا۔ صمارا گھوڑے کا نام اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا لیکن بعد میں جب اس نے اسے دوسرے گھوڑوں کے درمیان دوڑتے دیکھا تو اسے اعتراف کرنا پڑا کہ۔۔۔ اس گھوڑے کے جیتنے کے امکانات بہت روشن ہیں۔

"ذرا اس کی طرف دیکھو تو۔" گلوریا بولی۔ "کیا یہ شاندار نہیں ہے؟"

"مجھے تسلیم ہے کہ جیتنے والا گھوڑا معلوم ہوتا ہے۔" نک نے کہا۔ "مگر یہ عربی نہیں ہے، عربی گھوڑے سیاہ اور اتنے لمبے نہیں ہوتے۔"

"میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ عربی النسل ہے بلکہ میں یہ بتانا چاہتی تھی کہ اس کے مالک عرب ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ کسی تیل کے سنڈیکیٹ نے اسے پیدا ہوتے ہی بڑی گراں قیمت پر خرید کر پرورش کیا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام بھی صمارا رکھا گیا ہے۔"

"صمارا کا ریگستان عرب میں نہیں ہے۔" نک نے بتایا۔

"اللہ تم سے تو بات کرنا مشکل ہے۔" گلوریا نے ناگواری سے کہا اور اگلی ریس کے ٹکٹ خریدنے چلی گئی۔

ریس صمارا نے جیت لی۔ یوں گلوریا اس پر شرط لگا کر فائدے میں ہی رہی۔

*

اس شام نک نے اصطبل کے علاقہ کا جائزہ لینے کے لئے اندر

ہونے کا انتظار کیا۔ صمارا کا اصطبل آسانی سے مل گیا مگر وہ اس کے قریب پہنچا ہی تھا کہ تاریک سایوں سے نکل کر ایک آدمی نے اس کا راستہ روک لیا۔ اس آدمی کی بڑی بڑی سیاہ مونچھیں تھیں۔

"تمہیں یہاں کچھ کام ہے مسٹر؟" اس نے پوچھا۔

"میں ایک اسپورٹ رائٹر ہوں۔" نک نے فوراً جواب دیا۔ "اور صمارا کے بارے میں ایک فیچر لکھنا چاہتا ہوں۔ کیا اس کے مالک اور ٹرینر سے ملاقات ہو سکتی ہے؟"

اس آدمی نے نک کو شکوک نظروں سے گھورا اور پھر چند قدم پیچھے ہٹ کر آواز دی۔

"مونا! ایک رپورٹر تم سے ملنا چاہتا ہے۔"

جواب میں جو عورت اصطبل کے دروازے سے نمودار ہوئی۔ وہ کالی آنکھوں اور سیاہ بالوں والی ایک خوبصورت خاتون تھی۔ اس نے سیاہ ریشم کی قمیض اور سیاہ ہی رنگ کی پتلون پہن رکھی تھی جس کی وجہ سے اس کی گوری رنگت بہت زیادہ نمایاں محسوس ہو رہی تھی۔ اپنے خدوخال سے وہ مشرق وسطیٰ کی باشندہ معلوم ہوتی تھی اگرچہ جب وہ بولی تو اس کے لہجے سے واضح تھا کہ اس نے انگلینڈ میں تعلیم حاصل کی ہے۔

"کیا بات ہے؟" اس نے عموماً گرانہ انداز میں نک کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نام نکولس ہے۔" نک مسکراتے ہوئے بولا۔ "ممکن ہے تم نے اخبار "ڈی نیوز" میں میرا کھیلوں کا کالم دیکھا ہو۔"

"مجھے یاد نہیں۔"

"بہرحال میں صمارا کے بارے میں ایک فیچر لکھنا چاہتا ہوں۔ وہ بہت شاندار گھوڑا ہے۔"

"ہمارا بھی یہ ہی خیال ہے۔ ویسے میرا نام مونا کازنہے میں اور میرا شوہر صمارا کے مالک ہیں۔ یہ ہل گرانٹ ہے۔ ہمارا سیکورٹی گارڈ۔"

"کیا ریس کورس والوں کی جانب سے حفاظت کا انتظام نہیں کیا جاتا؟"

"کیا جاتا ہے لیکن صمارا جیسے گھوڑے کے سلسلہ میں ہم کسی قسم کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔"

"اب تک وہ کتنی رقم جیت چکا ہے؟"

"تقریباً ایک لاکھ ڈالر اور ہمیں پوری امید ہے کہ ڈربی ریس کے بعد وہ اس سے بھی زیادہ اونچا جائے گا۔"

"گویا صمارا ڈربی ریس میں دوڑے گا؟"

"توقع تو یہ ہی ہے لیکن اس سے قبل ہم اسے کچھ اور اہم ریسوں میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔" مونا نے جواب دیا۔ وہ نک کو اصطبل کے اندر اس جگہ لے گئی جہاں صمارا بندھا ہوا تھا۔

نک نے گھوڑے کو اتنے قریب سے دیکھا تو اسے تسلیم کرنا پڑا کہ گھوڑا واقعی شاندار ہے۔ وہ اس سے کافی متاثر ہوا مگر ساتھ ہی اس کی نظریں گھوڑے کی کوٹھری کا پوری توجہ سے جائزہ لے رہی تھیں۔ اس نے دیکھا کہ گھوڑے کی ناند کے قریب پانی کا ایک کنستر رکھا ہوا ہے۔ دوسرے کنستر غالباً گھوڑے کے ٹریلر میں رکھے ہوں گے یا اس نے سوچا۔

صحیح معلوم ہوا ہے کہ تم اور تمہارا شوہر عربی ہیں۔" اس نے پوچھا۔

مونا کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ یوں جیسے اس نے بالکل یہ ہی الفاظ کہیں نسبتاً خراب ماحول یا انداز میں سنے ہوں۔ "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کا پریس صرف اس ایک بات میں دلچسپی رکھتا ہے۔" اس نے کہا۔ "تیل کے سنڈیکیٹ کے بارے میں جو بھی افواہیں اڑ رہی ہیں۔ ان کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میں اور میرا شوہر ہارورڈ قطعی برٹرینڈ حیثیت رکھتے ہیں اور ہمارا طرز بود و باش بھی مغربی ہے البتہ مشرق وسطیٰ سے ہمارا تھوڑا بہت تعلق ضرور ہے۔"

نک نے تعریفی انداز میں گھوڑے کی گردن پر ہاتھ پھیرا۔

"کیا میں کل اپنے فوٹوگرافر کو ساتھ لے کر دوبارہ آسکتا ہوں؟" اس نے پوچھا۔ "ظاہر ہے مجھے فیچر کے لئے کچھ تصویریں بھی اتارنا ہوں گی۔ خاص طور سے تمہاری اور گھوڑے کی۔"

"ہاں کل ہی آسکتے ہو کیونکہ ہم لوگ جمعرات کو جنوبی علاقے کی ریسوں میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔" مونا نے جواب دیا۔

"تب پھر کل صبح ملاقات ہوگی۔" نک نے چلتے ہوئے کہا۔

وہ اصطبل کے علاقہ سے نکلا تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہو۔ اس کا اندازہ تھا کہ یہ سیکورٹی گارڈ ہل گرانٹ ہوگا مگر تاریکی کی وجہ سے وہ اپنے اس اندازے کی تصدیق نہیں کر سکتا تھا۔

★

نک کا اگلا کام یہ تھا کہ وہ گھوڑے کے ٹریلر کا پتہ لگائے جس میں پانی کے باقی کنستر محفوظ تھے۔ اس میں اسے زیادہ دیر نہیں لگی۔ اس چھوٹی سی باڑھ کو پھلانگ کر وہ اس پارکنگ پلاٹ میں داخل ہوا جہاں گھوڑوں کے مالکوں کی کاریں اور ٹریلر وغیرہ کھڑے تھے۔ جلد ہی اسے ایک ایسا ٹریلر نظر آگیا جس پر صمارا کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ ٹریلر کی کھڑکی سے اپنی چھوٹی سی ٹارچ کی روشنی اندر ڈالتے ہوئے اس نے پانی کے مزید تین کنستر دیکھ لئے۔ ہر کنستر پر "قدرتی پہاڑی چشموں کا پانی" کا لیبل لگا ہوا تھا۔ نک نے جلدی جلدی سوچتے ہوئے کچھ حساب لگایا۔ اصطبل میں جو استعمال شدہ کنستر رکھا تھا اسے شامل کر کے اسے تقریباً اٹھارہ گیلن نلکے کے پانی کی ضرورت تھی تاکہ وہ اسے چرائے جانے والے پانی کی جگہ بھر سکے کنستر اتنے بڑے تھے کہ وہ انہیں کسی نلکے کے نیچے رکھ کر پانی نہیں بھر سکتا تھا۔

لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ کام کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ دوسری صبح اس نے ریس کورس میں مونا کو یہ بتانے کے لئے فون کیا کہ تصویریں کھینچنے کا پروگرام اس کے ایڈیٹر نے سردست ملتوی کر دیا ہے۔ فون کی تو معلوم

ہوا کہ مونا صمارا اور اس کے ٹرینر کے ساتھ باہر میدان میں گئی ہوئی ہے نک نے اس کے شوہر ہارورڈ سے بات کی۔

"تصویریں کیسی تصویریں؟" ہارورڈ نے تیز لہجہ میں کہا۔ "مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔"

"بس تم میرا پیغام اپنی بیگم کو پہنچا دینا۔ وہ جانتی ہے۔" نک نے جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔

اس کے بعد ایک بڑے کباڑی کے پاس گیا جو کاریں اور آٹو پارٹس فروخت کرتا تھا۔ یہاں اس نے دو درمیانی سائز کی کاروں کی پیٹرول کی ٹنکیاں خریدیں۔ ہر ٹنکی میں تقریباً بیس گیلن کی گنجائش تھی۔ یہ دونوں ٹنکیاں اس نے اپنی کار کی ڈکی میں رکھ دیں۔ ٹنکیاں ڈکی میں آتو گئیں مگر دروازہ ذرا مشکل سے بند ہوا۔ گھر واپس پہنچ کر اس نے دونوں ٹنکیوں کو اچھی طرح دھویا اور انہیں دیکھا کہ کہیں سے ٹپکتی تو نہیں ہیں۔ یہ اطمینان کرنے کے بعد اس نے باغ کے پائپ سے ایک ٹنکی میں پانی بھر دیا جبکہ دوسری خالی رہنے دی۔ وہ ٹنکی بھر رہا تھا تو گلوریا بھی آگئی۔

"یہ کیا ہے نک؟" اس نے پوچھا۔

"پیٹرول کی ٹنکیاں۔" نک نے جواب دیا۔

"کیا اب تم پیٹرول چرانے کا ارادہ کر رہے ہو؟"

"پیٹرول نہیں پانی۔" نک نے پانی کی دھار گلوریا پر پھینکتے ہوئے جواب دیا۔

اس رات وہ دوبارہ ریس کورس پہنچ گیا۔ اگلی صبح صمارا جانے والا تھا جس کی تیاری کے انتظامات وہ اس وقت بھی ہوتے دیکھ رہا تھا۔ سیکورٹی گارڈ ہل گرانٹ کچھ کمبل اٹھائے ٹریلر میں جا رہا تھا۔ پانی چرانے کا اس وقت تک کوئی موقع نہیں مل سکتا تھا۔ جب تک سب لوگ سو نہ جائیں یا پھر کوئی ایسی بات ہو جو ان لوگوں کی توجہ ٹریلر سے ہٹا کر اپنی طرف مبذول کرلے۔

موسم خزاں کے بعد بہار کی آمد آمد تھی لیکن اب بھی درختوں کے پتے اور خشک شاخیں کافی مقدار میں زمین پر گرتی رہتی تھیں جنہیں ریس کورس کے خاکروبوں نے جھاڑو سے سمیٹ کر ایک طرف اونچا سا ڈھیر لگا دیا تھا۔ اس ڈھیر میں دو سر اکوڑا کرکٹ بھی شامل تھا۔ یہ ڈھیر اصطبل کے مقام سے کافی دور تھا۔ نک نے سوچا کہ اگر اس میں آگ لگا دی جائے تو یہ آگ گھوڑوں کے لئے کوئی خطرہ پیدا کئے بغیر توجہ ہٹانے کا ایک اچھا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس نے رسی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا لیا۔ اس کے ایک سرے پر ماچس کی کئی تیلیاں باندھ دیں اور دوسرے سرے کو اپنے سگریٹ لائٹر سے سلگا دیا۔ اس نے سوچا کہ اس وقت اگر اسے کوئی دیکھ بھی لے گا تو یہ ہی سمجھے گا کہ کوئی متعلقہ آدمی سگریٹ پیتے ہوئے چہل قدمی کر رہا ہے۔

رسی کا سرا سلگا کر وہ کوڑے کے ڈھیر کے پاس پہنچا اور وہ رسی تیلیوں کے درمیان ڈال کر اس کے اوپر کچھ پتیاں ڈال کر چھپا دیا تاکہ جلتا ہوا سرا نگاہوں سے اوجھل ہو جائے۔

پھر اس سے پہلے کہ رسی سلگتے سلگتے ماچس کی تیلیوں تک پہنچے اور تیلیاں ایک چھناکے کے ساتھ جل اٹھیں۔ وہ اصطبل کی آڑ میں واپس پہنچ چکا تھا۔ تیلیاں جلیں اور خشک پتوں نے فوراً ہی آگ پکڑ لی۔ جیسے ہی شعلے چمکے ہر طرف سے لوگ چیختے چلاتے اس طرف دوڑ پڑے ریس کورس میں آگ لگنا کوئی ایسی بات نہیں تھی جسے سرسری سمجھ کر اس کی فوری پرواہ نہ کی جاتی۔

نک نے فوراً پارکنگ پلاٹ کا گیٹ کھولا اپنی کار اندر لے گیا۔ کار کی ہیڈ لائٹس بھی ہوئی تھیں صمارا گھوڑے کے ٹریلر کے پیچھے اس نے کار روک دی اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ ٹریلر کا قفل ایک لمحہ میں کھل گیا وہ یہ دیکھ کر خوش ہوا کہ جو کنستر جو کل رات اصطبل میں رکھا تھا۔ اب واپس ٹریلر میں رکھ دیا گیا ہے۔ اس سے اس کا کام بہت آسان ہو گیا تھا۔ پانچ گیلن گنجائش کے ہر کنستر کی ڈاٹ کھولتے ہوئے اس نے ہر کنستر کے اندر پلاسٹک کا پائپ ڈال دیا۔ یہ چاروں پائپ ایک بڑے پائپ سے جڑے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ ایک بیٹری سے چلنے والا پمپ بھی منسلک تھا۔ پمپ چلا کر اس نے بڑا پائپ پیٹرول کی خالی ٹنکی سے لگا دیا جو اس کی کار کی ڈکی میں رکھی تھی۔ اس کا اندازہ تھا کہ آگ بجھانے میں لوگوں کو دس منٹ تو ضرور ہی لگ جائیں گے اور وہ اس دوران میں اپنا کام مکمل کر لے گا۔

جیسے ہی چاروں کنستر خالی ہوئے۔ اس نے بڑے پائپ کا سرا اس ٹنکی میں لگا دیا جس میں اس نے نلکے کا پانی بھر رکھا تھا اور پمپ کو ریورس میں کر کے چلا دیا۔ اس طرح ٹنکی کا پانی کنستروں میں جانے لگا جو اب خالی ہو چکے تھے۔ ابھی نک صرف تین منٹ گذرے تھے۔ وہ اپنا کام ختم کر کے پائپ اور پمپ کار میں واپس رکھ رہا تھا کہ اچانک اس کے چہرے کے سامنے ایک فلش بلب چمکا۔

"یہ کیا..." نک کے منہ سے نکلا۔

"عین وقت پر پکڑے گئے نک ویلوٹ۔" کسی زنانہ آواز نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

نک جیسے اپنی جگہ گم کر رہ گیا۔ یہ واقعہ اس کے لئے قطعی غیر متوقع تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک نوجوان لڑکی پتلون اور جیکٹ پہنے ہاتھ میں ۳۵ ایم ایم کا کیمرہ مع فلش گن لئے کھڑی ہے اور یوں لگ رہا تھا۔ جیسے وہ کسی بھی لمحہ دوسری پکچر لینے کے لئے تیار ہے۔

"تم کون ہو؟" نک نے بہ وقت تمام پوچھا۔

"نام پامیلا ہے۔ میرے دوست صرف پام کہتے ہیں۔ تم نے غالباً اخبار "ڈی نیوز" میں میرا کام دیکھا ہوگا؟"

"رپورٹر ہو؟"

"نہیں فیچر رائٹر۔" پامیلا نے تصحیح کی۔ "اور ابھی ابھی میں نے ایک بہترین فیچر حاصل کیا ہے۔ سرگرم عمل نک ویلوٹ۔ مجھے بتانا پسند کرو گے کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"یہ ہی سوال میں تم سے پوچھ سکتا ہوں۔"

"میں نے کل تمہیں ریس کورس میں دیکھا تھا۔" پامیلا نے بتایا۔ "اور یہ سوچ کر کہ شاید تم کسی مہم پر نکلے ہوئے ہو۔ تمہارا تعاقب شروع کر دیا۔ تب سے میں تمہارے پیچھے ہوں۔ میں نے کل رات تمہیں یہاں کا جائزہ لیتے ہوئے دیکھا تھا اور میرا اندازہ تھا کہ تم آج رات یہاں ضرور آؤ گے۔ البتہ میں ابھی یہ نہیں جانتی کہ تم کیا چرانے کی کوشش کر رہے ہو؟"

"تم مجھے کیسے جانتی ہو؟" نک نے پوچھا۔

"میرے ذرائع معلومات میں کچھ ایسے افراد بھی شامل ہیں جو غیر قانونی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب سے چند ماہ پہلے ایسے ہی ایک دوست نے مجھے دور سے تمہیں دکھایا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ تم آج کے دور کے ماہر ترین چور ہو لیکن یہ کہ تم صرف معمولی قیمت کی چیزیں چراتے ہو؟"

"کیا اس نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ میں اپنے ناشتہ میں اخباری رپورٹروں کو کھانے کے لیے مشہور ہوں؟"

"نہیں۔ مگر یہ ضرور بتایا تھا کہ تم کبھی کبھی اپنے آپ کو ایک رپورٹر کی حیثیت سے متعارف کراتے ہو۔" پامیلا نے جواب دیا۔

یہ کہتے ہوئے اس نے ایک مرتبہ پھر اپنا کیمرہ اٹھایا۔ ایک مرتبہ پھر فلش بلب چمکا اور نک کی آنکھیں جھپک گئیں۔ ٹھیک اسی لمحہ ایک سخت آواز ابھری۔

"یہ تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟"

نک نے بل گرانٹ کی آواز پہچان لی۔ وہ ابھی کنٹروں کی ڈاٹ نہیں لگا سکا تھا۔ مگر اب اس کا موقع نہیں تھا۔ وہ حرف یہ توقع ہی کر سکتا تھا کہ شاید بل گرانٹ اس بات کو نوٹ نہ کرے۔

"خبردار اپنی جگہ سے حرکت مت کرنا میرے ہاتھ میں ریوالور ہے۔" گرانٹ نے پھر کہا۔ اسی کے ساتھ ان دونوں پر ٹارچ کی روشنی ڈالی۔

"مجھے نہیں پہچانا؟" نک جلدی سے بولا۔ "میں نکولس ہوں۔ دی ٹیوز کا فیچر رائٹر۔ میں نے کہا تھا نا کہ میں آج فوٹو گرافر کو لے کر پھر آؤں گا۔"

"رات کے وقت اور یہاں ٹریلر کے پاس۔" گرانٹ بولا۔ "تم نے مجھے کوئی احمق سمجھ رکھا ہے۔" نک نے ایک گہری سانس لی۔ پامیلا اسے اپنا پریس کارڈ دکھاؤ۔" اس نے کہا۔



میلانے چونک کر نک کی طرف دیکھا۔ وہ کچھ حیران سی تھی۔ گ اس نے وہ ہی کیا جو نک نے کہا تھا۔ گرانٹ نے ٹارچ کی روشنی ں کا ڈھکنا پورا کھول دیا۔

"اچھی بات ہے تم دونوں میرے ساتھ چلو۔ دیکھنا ہے کہ مسٹر اور ڈ اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔" اس نے کہا۔

نک نے آواز سنتے ہی ہاورڈ کو پہچان لیا وہ اس سے فون پر ت کر چکا تھا۔ مونا بھی اس کے ساتھ ہی کھڑی تھی۔

"یہ سب کیا ہے؟" ہاورڈ نے جاننا چاہا۔ پامیلا کو ایک بار پھر پنا کارڈ پیش کرنا پڑا۔

"مجھے افسوس ہے۔" نک نے وضاحت کی۔ "مگر یہ ہمارے ایڈیٹر کی غلطی ہے۔ اس نے صبح کا پروگرام ملتوی کر دیا اور ہمیں اس وقت آنا پڑا۔ ہم نے تمہیں تلاش کیا مگر شاید تم دوسروں کے ساتھ آگ بجھانے میں مصروف تھے۔ چنانچہ ہم نے سوچا کہ کیوں نا جب تک صحارا کے ٹریلر کی تصویریں لے لی جائیں۔ ظاہر بات تھی کہ ہم ہماری اجازت یا موجودگی کے بغیر اصطبل میں تو داخل نہیں ہو سکتے تھے۔"

"تمہارا کیا خیال ہے مونا؟" ہاورڈ اپنی بیوی کی طرف گھوما۔ "کل تم ہی نے اس شخص سے بات کی تھی۔"

"اس نے کہا تو تھا کہ یہ آج ایک فوٹو گرافر کے ساتھ واپس آئے گا۔" مونا نے شانے اچکائے اور پھر گرانٹ کی طرف دیکھا۔ "یہ ٹریلر کے پاس کیا کر رہے تھے؟"

"شاید تصویریں بھی اتار رہے تھے۔" گرانٹ نے جواب دیا۔ "مدِ نظر اصل میں کیمرے کے فلش بلب کی روشنی دیکھ کر ہی ان کی طرف متوجہ ہوا تھا۔"

"دیکھا۔" نک فوراً بولا۔ "اگر ہماری نیت میں کوئی فتور ہوتا تو کیا ہم تصویریں لے رہے ہوتے؟"

"ہم یہاں تمہارے گھوڑے کے بارے میں ایک فیچر کا مواد اکٹھا کرنے آئے ہیں تمہیں اس بات کا یقین کرنا چاہیئے مسٹر ہاورڈ۔" پامیلا نے پہلی مرتبہ بولتے ہوئے کہا۔ نک دل ہی دل میں ان الفاظ پر اس کا ممنون ہوتے بغیر نہ رہ سکا۔ ہاورڈ اب بھی کچھ ہچکچا رہا تھا۔

"اچھی بات ہے۔" آخر اس نے کہا۔ "تمہیں ہم دونوں کے فوٹو بھی تو چاہیئے ہوں گے۔"

"یقیناً۔" پامیلا ایک دم مسکرانے لگی اور اپنا کیمرہ بلند کیا۔

"ذرا ٹھہرو پہلے مجھے اسے ہٹا لینے دو۔" مونا بولی۔ اس نے ہاتھ میں ایک ڈبہ اٹھا رکھا تھا۔ نک پہلے اس ڈبہ کو نہیں دیکھ سکا تھا۔ اب اس نے فدا غور سے دیکھا۔ ڈبے کا ڈھکنا کچھ کھلا ہوا تھا اور اس میں سے ڈبے کے اندر رکھی ہوئی سوئیاں اور کچھ چھوٹی شیشیاں صاف نظر آ رہی تھیں۔

"کیا یہ گھوڑوں کو نشہ کھلانے کے کام آتی ہیں؟" اس نے مزاحیہ لہجے میں پوچھا۔

"تم غلط سمجھے۔" مونا کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی اور اس نے ڈبہ کا ڈھکنا پورا کھول دیا۔ "یہ گودنے کی مشین ہے۔ کچھ لوگ اپنی جلد گدوانے کو خوبصورتی میں شمار کرتے ہیں۔"

نک نے قدرے حیرانی سے سوچا کہ آخر ان دونوں میں سے کون کسے گودر ہا تھا مگر اس نے پوچھنا مناسب نہیں سمجھا۔ دوسری طرف پامیلا اپنے کیمرے کے ساتھ حرکت میں آ چکی تھی۔ اس نے ہاورڈ اور مونا کی تصویر کھینچی۔ ٹریلر کو تلاش کر کے اس کا فوٹو بھی اتارا گیا۔ ٹریلر کا نام نیفرو تھا اور وہ انگریزی بالکل ہی بول یا سمجھ نہیں سکتا تھا۔ کام ختم ہوا تو ہاورڈ اور مونا دونوں کے شکوک و شبہات ختم ہو چکے تھے اور وہ یہ جاننے کے مشتاق تھے کہ یہ فیچر اخبار میں کب شائع ہو گا۔

"ممکن ہے ہم اس فیچر کو سنڈے ایڈیشن کے لیے محفوظ رکھیں۔" پامیلا نے بتایا۔ "ویسے دو ہفتے کے اندر آنے کی امید ہے۔"

"اس وقت تو ہم جنوب کے کسی شہر میں ہوں گے۔" مونا بولی۔ "ہاورڈ نے ابھی حال ہی میں جنوبی امریکہ سے ایک گھوڑا منگوایا ہے جو بہت امید افزا معلوم ہوتا ہے۔ ویسے ہم ڈربی ریس میں تو شرکت کا ارادہ رکھتے ہی ہیں۔"

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد نک اور پامیلا نے رخصت چاہی۔ جب وہ ٹہلتے ہوئے ٹریلر کے پاس اس جگہ پہنچے، جہاں نک کی کار کھڑی تھی تو نک نے پھرتی سے چاروں کنٹروں کی ڈاٹیں بند کر دیں۔

"میرا خیال ہے کہ شاید مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔" اس نے پامیلا سے کہا۔ "اگرچہ تمہاری غلطی کی وجہ سے ہم پکڑے بھی گئے تھے۔"

"مجھے میری کار تک لفٹ دینا پسند کرو گے؟" پامیلا مسکرائی۔ "میں نے اسے عام پبلک کے لیے مخصوص پارکنگ پلاٹ پر کھڑا کیا ہوا ہے۔"

"آؤ بیٹھ جاؤ۔" نک کو کہنا پڑا۔

پامیلا نے نشست پر بیٹھتے ہوئے ایک سگریٹ سلگا لیا۔

"تمہاری جان بچانے کے سلسلے میں مجھے کچھ نہ کچھ تو ملنا ہی چاہیئے۔" وہ بولی۔

"کیا ملنا چاہیئے؟"

"تمہاری چوری کی پوری داستان۔ تم نے گھوڑے کے پینے کا پانی چرایا ہے نا؟"

"کیا تم یہ بات شائع کرو گی؟"

"یقیناً۔ میں نے وہ تصویریں بلاوجہ نہیں اتاری ہیں۔"

"میں چاہوں تو بڑی آسانی سے تمہارے کیمرے سے فلم نکال سکتا ہوں۔"

"تمہارا مطلب ہے طاقت سے۔ لیکن تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں کراٹے جانتی ہوں۔"

"دیکھو، ذرا سمجھ سے کام لو۔ کوئی بھی میرے بارے میں پڑھنا پسند نہیں کرتا ہے۔"

"تمہیں تعجب ہوگا کہ ایک ایسے چور کی داستان جو کوئی قیمتی چیز نہیں چراتا عام لوگوں کے لیے کتنی دلچسپی کا باعث ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تمہاری مہارت کس نے حاصل کی تھیں؟"

"یہ تو تمہیں اپنی کہانی بتانا ہوا جو کہ میں نہیں چاہتا۔"

"نہ بتاؤ۔ میں خود معلوم کروں گی۔ اگر تم نے اپنی کار کی ڈکی میں رکھی ہوئی پیٹرول کی ٹنکی پانی سے بھرنے کی زحمت کی ہے تو اس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ تم اسے کسی نہ کسی کو دینا چاہتے ہو۔ میں صرف تمہارا تعاقب کرتی رہوں گی اور مجھے سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔"

نک ویلوٹ اب اکتانے لگا تھا مگر ابھی تک اس کی سمجھ میں یہ نہیں آیا تھا کہ قتل کرنے کے علاوہ وہ پامیلا کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ وہ جانتی تھی کہ نک اسے قتل نہیں کر سکتا۔ وہ اس کے بارے میں اور بھی بہت کچھ جانتی تھی۔ اور یہ بات طے تھی کہ اگر اس نے یہ واردات شائع کی تو اس کا کیریئر ختم ہو جائے گا۔ پولیس یقیناً حرکت میں آئے گی اور اگر بالفرض نہ بھی آئے تو اس کے آئندہ متوقع موکل پبلسٹی کے خوف سے اس کے قریب ہی نہیں آئیں گے۔ کیا اس نے پندرہ سال تک مختلف چوروں اور قاتلوں کو اس لیے شکست دی تھی کہ وہ خود ایک لڑکی اور اس کے کیمرے سے ہار جائے۔

"یہ رہا پبلک پارکنگ پلاٹ۔" اس نے کہا۔ "میں تمہیں تمہاری کار کے پاس اتار دوں گا۔"

"پھر کیا ہوا۔ میں تمہارا تعاقب کروں گی۔"

"جو تمہارا جی چاہے کرو۔" نک نے جواب دیا۔

پامیلا نے واقعی پیچھا کرنے لگی مگر نک ویلوٹ جیسے چور سے اس کا کیا مقابلہ تھا۔ نک نے پانچ منٹ کے اندر مختلف گلیوں اور سڑکوں پر گھومتے ہوئے اس سے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔

★

اور اس کے ایک گھنٹے بعد نک ویلوٹ چیسٹر شاپنگ سنٹر کے ایک خالی پارکنگ پلاٹ پر اپنے موکل میکسٹر کو اس کی مطلوبہ شے حوالے کر رہا تھا۔ یہ نک کے کام کے لیے بہترین جگہ تھی کیونکہ یہ پلاٹ کچھ اس طرح مرکز میں واقع ہوا تھا کہ چاروں طرف سڑکوں پر آنے والی کسی بھی کار کو سو گز دور سے دیکھا جا سکتا تھا۔ نک نے پیٹرول کی ٹنکی کو بڑی ناگواری کے ساتھ دیکھا۔

"اسے کھولو۔" وہ بولا۔ "میں پانی ٹیسٹ کرنا چاہتا ہوں۔"

"تم پانی کو کس طرح ٹیسٹ کرو گے؟"

"اس کے معدنیاتی اجزا سے۔" میکسٹر نے بتایا۔ "یہ بات کہ مجھے تم پر بھروسہ نہیں ہنگر بیس ہنگر ڈالر بڑی رقم ہوتی ہے۔ یہ چشموں کا پانی اپنے اندر معدنیاتی اجزاء کی بڑی مقدار رکھتا ہے۔"

اس نے تھوڑے سے پانی میں دو کیمیکلز ملائے اور اس رد عمل کو غور سے دیکھا۔

"بہت خوب نک۔" میکسٹر خوش ہو گیا۔ "یہ لو اپنی رقم۔" اس نے ایک لفافہ نک کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا تمہیں پانی کی ضرورت نہیں ہے؟" نک نے پوچھا۔

"اسے کہیں پھینک دو۔" میکسٹر نے جواب دیا۔ "میں صرف یقین کرنا چاہتا تھا کہ تم صحیح پانی چرا کر لائے ہو یا نہیں۔"

نک نے ٹنکی الٹ دی اور پانی کو بہہ کر نزدیک ترین گٹر میں گرتے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے دونوں خالی ٹنکیاں بھی ایک کوڑے دان میں پھینک دیں، اور خود بیس ہزار ڈالر لے کر اپنے گھر چلا گیا۔ دوسری صبح سب سے پہلے گوریا نے اسے جگاتے ہوئے بتایا۔

"نک باہر کوئی ہمارے گھر کی تصویریں اتار رہا ہے۔" بولی۔ "ایک عورت ہے جس کے بال سرخ ہیں۔"

"لعنت ہو۔" نک بڑبڑایا۔

"کون ہے وہ؟"

"ایک رپورٹر ہے۔" نک نے بتایا۔ "میں ابھی اسے بھگاتا ہوں۔"

اس نے عجلت سے کپڑے پہنے اور ابھی پامیلا اپنی کار کی طرف واپس جا رہی تھی کہ اسے پکڑ لیا۔

"ہیلو۔" پامیلا اسے دیکھ کر مسکرائی۔

"یہ تم کیا کر رہی ہو؟"

"مجھے اپنے فیچر کے لیے تمہارے گھر کی کچھ تصویریں درکار تھیں وہ اتار رہی تھی۔"

"میرا تو خیال تھا کہ میں نے کل رات تم سے پیچھا چھڑا لیا۔"

"اتنی آسانی سے ہرگز نہیں۔ تم نے بلاشبہ مجھے اپنے قابو سے باہر رکھا تاکہ میں یہ معلوم نہ کر سکوں کہ کس نے تمہاری خدمات حاصل کی تھیں لیکن بعد میں میں نے غور کیا تو مجھے احساس ہوا کہ مجھے جاننے کی ضرورت بھی نہیں ہے بشرطیکہ میں یہ پتہ چلا لوں کہ صحارا کا پانی چرانے سے تمہارا مقصد کیا تھا؟"

"اگر تم جانتی ہو کہ وہ پانی میں نے کیوں چرایا تھا۔" نک نے ...سے پوچھا۔ "اس کا مطلب ہے کہ تمہیں مجھ سے زیادہ معلوم ہے۔"

"یہ بات ہے تو میری کار میں بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں بھی بتا ...ں۔" پامیلا نے ہنستے ہوئے کہا۔ نک اس کی اسپورٹس کار ...گیا۔

"مجھے اعتراف ہے۔" وہ بولا۔ "کہ تم نے میرے دل میں تجسس ...یا ہے۔ جس شخص کے لیے میں نے وہ پانی چرایا تھا ایسا لگتا ...ے تو اس کی ضرورت بھی نہیں تھی۔"

"بے شک وہ پانی لے کر کیا کرتا۔ وہ تو صرف یہ چاہتا تھا کہ ...وہ پانی نہ ملے۔ میں اخبار کے دفتر میں کل آدھی رات تک ...نے میں تحقیقات کرتی رہی ہوں پہاڑی چشموں کا یہ پانی عموماً ...ں بھر کو فروخت کیا جاتا ہے۔ اسے بھاری پانی کہا جاتا ہے ...اس کے اندر معدنیاتی اجزاء کی بڑی مقدار شامل ہوتی ہے۔ ...ان لوگوں کے لیے مفید ہوتا ہے جو کسی نوعیت کا پرہیزی کھانا ...ہے ہوں۔ خاص طور سے ایسا کھانا جس میں نمک کا استعمال ...یا جاتا کیونکہ شہروں میں فراہم کیے جانے والے پانی میں کچھ نہ ...ات موجود ہوتے ہیں۔"

"مگر ہم لوگوں کی نہیں گھوڑوں کی بات کر رہے ہیں۔" نک ...ا۔

"تم سنتے جاؤ۔" پامیلا اس طرح بولی جیسے کسی طالب علم ...جھا رہی ہو۔ "بہترین معدنیاتی پانی وہ ہوتا ہے جو کسی ...کنوئیں سے حاصل کیا جائے۔ جہاں پانی میں شامل معدنیاتی ...مقدار اور تناسب ہمیشہ تقریباً ایک جیسا رہے، کم و بیش ...ہے۔ ایتھلیٹ اور تفریحی طلاقتے جو عموماً سفر میں رہتے ...ں مخصوص پانی کو استعمال کرنا پسند کرتے ہیں کیونکہ اس طرح ...رے دوسرے شہر جانے پر ان کا اندرونی جسمانی نظام پانی ...ے متاثر ہو کر ان کی کارکردگی خراب نہیں کرتا۔ بالکل یہ ...ریس کے گھوڑوں پر بھی صادق آتی ہے۔ ان میں سے اکثر ...مثلاً کیلسو، بیکر ٹریٹ، ہولڈ اولہ، سورڈ ڈانسر اور کینٹ ...یرہ اسی طرح پہاڑی چشموں کا پانی استعمال کرتے ہیں جس ...ار اکر رہا ہے۔"

"آخر تم مجھے کیا بتانے کی کوشش کر رہی ہو؟" نک نے الجھ کر ...چھا۔

"اگر صحارا کا معدنیاتی پانی دفعتاً ہٹا لیا جائے اور اس کے ...اسے عام نلکے کا پانی پلایا جائے تو یہ اس کی کارکردگی کو اس ...متاثر کر سکتا ہے کہ وہ بہت معمولی فرق کے ساتھ کوئی ریس ...ر نہ کوئی نشہ دینے کی ضرورت ہے نہ کوئی اور غیر قانونی ...کام کرنے کی۔ گھوڑا بھی دیکھنے میں قطعی چاق و چوبند ہوگا مگر اس کی چستی اور پھرتی میں قدرے کمی آ جائے گی اور وہ بھی غیر محسوس سی مگر اتنی کہ ریس کے نتیجہ کو تبدیل کر سکے۔"

"اور وہ شخص جس نے پانی چرانے کے لیے میری خدمات حاصل کی تھیں غالباً اس کا کوئی گھوڑا اگلی ریسوں میں صحارا کے مقابلے میں دوڑنے والا ہوگا۔"

"یقیناً اور اگر وہ ریسوں میں جیت جاتے تو اس کا مالک اس سے کہیں زیادہ رقم کما سکتا ہے جتنی اس نے تمہیں فیس میں دی ہے۔"

نک جانتا تھا کہ پامیلا ٹھیک کہہ رہی ہے۔ میکسٹر اپنی تمام زندگی اس قسم کے دھندے کرتا رہا تھا اور یہ اسکیم ایسی تھی کہ اس کا دماغ ایسی ہی کوئی اسکیم سوچ سکتا تھا۔

"اچھی بات ہے۔" اس نے کہا۔ "تمہارا اخبار یہ کہانی کب شائع کرے گا؟"

"غالباً ابھی ہفتہ عشرہ لگے گا۔" پامیلا نے جواب دیا۔ "میں ابھی کچھ اور فوٹو لینا چاہتی ہوں۔"

"اس کی اشاعت روکنے کے لیے میں کیا کر سکتا ہوں؟" نک نے پوچھا۔ پامیلا بڑے عجیب انداز سے مسکرائی۔

"تین صورتیں ہیں۔" وہ بولی۔ "یا تو تم مجھے قتل کر دو یا مجھے رشوت دو، یا مجھ سے محبت کرنے لگو۔ قتل تم کرتے نہیں۔ رشوت میں نہیں لیتی۔ اب جہاں تک تیسری صورت..."

"اچھا اچھا۔" نک نے منہ بنایا اور کار سے اتر گیا۔ اسے معلوم تھا کہ گلوریا ناشتہ پر اس کا انتظار کر رہی ہوگی۔

★

وہ ہفتہ کی سہ پہر تھی جب ایک بڑے اخبار فروش کی دکان پر جہاں ریس کے فارم بھی فروخت ہوتے تھے نک کی ملاقات دوبارہ میکسٹر سے ہوئی۔

"کیا حال ہے دوست؟" اس نے پوچھا۔ "آئندہ ریس میں تمہارا گھوڑا صحارا کے مقابلہ میں جیت رہا ہے۔"

"تم اخبار نہیں پڑھتے۔" میکسٹر نے منہ بنایا۔ "مجھے تو اپنی تباہی نظر آ رہی ہے۔" اس نے سہ پہر کے اخبار کے اسپورٹ کالم کی طرف اشارہ کیا۔

نک نے اخبار اٹھا کر پڑھا۔

ڈربی ریس میں اوّل آنے والا متوقع گھوڑا ایک حادثہ میں ہلاک۔

"دو سالہ صحارا۔ وہ گھوڑا جس کے بارے میں لوگ اندازے لگا رہے تھے کہ آئندہ ڈربی ریس میں اس

کے جیتنے کے قوی امکانات ہیں اور جو مسٹر اینڈ مسز ہاورڈ کاز کی ملکیت تھا۔ ہفتہ کی صبح کو فلوریڈا کی سرحد کے قریب جارجیا میں۔ نمبر ۹۵ روٹ پر ایک کار کے حادثہ میں مر گیا۔ یہ کار جس کے پیچھے لگے ہوئے ٹریلر میں صمارا سفر کر رہا تھا اس کا ٹرینر ۴۳ سالہ نیفود چلا رہا تھا۔ دفعتاً کار اس کے قابو سے باہر ہو کر سڑک کے نیچے اتر کر الٹ گئی۔ بعد میں نیفود نے اخباری رپورٹروں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے بتایا: "مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہوا۔ یقیناً میں کار چلاتے ہوئے اونگھ گیا ہوں گا۔" حادثہ کے نتیجہ میں نیفود کو بھی معمولی چوٹیں آئی ہیں اور وہ ایک مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ مسٹر اینڈ مسز ہاورڈ جو دوسری کار میں پیچھے آ رہے تھے۔ الٹے ہوئے ٹریلر کے پاس اتنی تاخیر سے پہنچے کہ وہ صمارا کو نہیں بچا سکے۔ مسز ہاورڈ نے کہا کہ انہیں اس حادثہ سے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آیا اب بھی وہ اپنا فلوریڈا کا سفر جاری رکھیں گی تو انہوں نے بتایا کہ اب ان کی امیدیں اپنے دوسرے گھوڑے کولمبس سے وابستہ ہیں۔ یہ ایک نسبتاً نیا گھوڑا ہے جسے حال ہی میں جنوبی امریکہ میں خریدا گیا ہے۔"

"چچ چچ۔" نک نے اخبار واپس کرتے ہوئے افسوس ظاہر کیا "یہ تو بہت برا ہوا۔ ایک دوسرا گھوڑا مقابلہ پر آ گیا۔"

"کچھ ایسا ویسا برا۔" میکسٹر نے جواب دیا۔ "یوں سمجھو کہ وہ بیس ہزار ڈالر جو میں نے تمہیں دیئے تھے گٹر میں بہہ گئے۔"

"واقعی۔" نک نے بڑے خلوص سے گردن ہلا کر تائید کی۔ "میں نے خود اپنی آنکھوں سے بہتے دیکھے تھے۔"

نک میکسٹر کو افسردہ و ملول چھوڑ کر رخصت ہو گیا۔ ویسے وہ خود کو بھی کافی دل گرفتہ محسوس کر رہا تھا۔ صمارا بہت خوبصورت اور شاندار گھوڑا تھا۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے کسی ملاقاتی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہو۔ گلوریا نے یہ خبر اتوار کے اخبار میں پڑھی۔

"ارے وہ گھوڑا جس پر میں شرط جیتی تھی مر گیا۔" اس نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔" نک نے جواب دیا۔

"تم نے بتایا تھا کہ اخبار میں تمہارے بارے میں بھی کوئی فیچر آنے والا ہے۔"

"وہ اس اتوار کو نہیں اگلے اتوار کو متوقع ہے۔"

"کیا اس لڑکی نے ہمارے گھر کی کوئی اچھی سی لی تھی۔؟"

"مجھے امید ہے تصویر اچھی ہی آئے گی۔"

اس نے اخبار اٹھا کر صمارا کے حادثہ کی خبر ایک مضمون کم و بیش وہ ہی تھا جو وہ گزشتہ سہ پہر کو دیکھ اس نے اسے کئی مرتبہ

اس کے بعد اس نے ٹیلیفون ڈائریکٹری میں پامیلا اور اسے فون کیا۔

"ہیلو پامیلا! میں نک بات کر رہا ہوں۔"

"اوہ ہیلو۔"

"میں اس مضمون کے بارے میں..."

"ہاں ہاں، کہو کیا بات ہے؟"

"میں نے ایک چوتھی صورت سوچی ہے۔"

"چوتھی صورت۔ کس بات کی؟"

"تمہیں اس کی اشاعت سے روکنے کے لیے"

"اچھا۔"

"کیا تم کل میرے ساتھ فلوریڈا چل سکتی ہو؟"

"کیوں؟"

"اگر میں تمہیں اس کہانی سے زیادہ دلچسپ کہانی دلوا دوں تو کیا تم اسے روک دو گی؟"

"اس کا انحصار تمہاری کہانی پر ہے۔"

"پھر کل صبح مجھے ایئرپورٹ پر ملو۔"

"کس وقت؟"

"دس بجے۔ ہمیں کل سہ پہر کی ایک ریس ہے۔" نک نے بتایا اور ریسیور رکھ دیا۔ ریسیور رکھ سوال کیا۔

"یہ سب کیا ہے؟"

"میں اپنا نام اخبارات میں آنے سے روک"

"فلوریڈا میں کب تک رہو گے؟"

"تقدیر نے ساتھ دیا تو کل رات واپس آ جاؤ"

"کوئی خطرناک کام تو نہیں ہے۔"

"نہیں ایسا خطرناک بھی نہیں بشرطیکہ آدمی

★

وہ پیر کی سہ پہر کو اس وقت پہنچے جب تین لیکن خوش قسمتی سے اس دن کی خاص ریس ابھی با اسی کے لیے آیا بھی تھا۔ ریس کورس مقامی ایئرپورٹ

اتنا پہلے پہنچ گیا کہ شرط کے لیے ٹکٹ خرید سکے۔

ابھی وقت نہیں آیا کہ تم مجھے بتاؤ کہ آخر بات کیا ہے۔"

چھا۔" تمام راستہ صرف میں ہی بولتی رہی ہوں۔ تم خاموش اس لیے کہ تم مجھے کچھ بتانا نہیں چاہتے تھے۔"

میں نے تم سے ایک دلچسپ اور سنسنی خیز کہانی کا وعدہ وہ ہی تمہیں ملے گی بھی۔" نک نے جواب دیا۔

یا یہ اس گھوڑے کولمبس کے بارے میں ہے جو مسٹر اینڈ کی ملکیت ہے؟ وہ تو ابھی دوڑنے والا ہے۔ یہ اس کی ریس ہے۔"

ردست بیٹھ کر ریس دیکھو میں بعد میں وضاحت سے ادوں گا۔"

کولمبس بھی پہاڑی چشموں کا پانی پیتا ہے؟"

مکن ہے پیتا ہو۔" نک نے جواب دیا۔

وقت چوتھی ریس کے گھوڑے اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو گئے۔ ال نمبر تھا۔ یہ ایک لمبا تڑنگا سیاہ رنگ کا گھوڑا تھا جس سفید رنگ کے نشان پڑے ہوئے تھے خاص طور سے لکیر منہ پر بہت نمایاں تھی۔ فوراً ہی اشارہ ہوا اور دوڑ شروع سے ایک گھوڑا پہلے ہی آگے نکل گیا تھا۔ کولمبس اس کے ساتھ تھا۔ نک نے غور سے دیکھا۔ وہ صمارا کے مقابلے میں قدرے بھاگ رہا تھا۔ مگر آخری چکر میں جب ریس ختم ہونے والی تھی اس نے اپنی سستی ایکدم جھاڑ دی ہو۔ وہ بجلی کی طرح لپکا بائی سے اپنے مقابل گھوڑے سے آگے نکل گیا۔

دلچسپ اختتام ہوا۔" پامیلا بولی۔

ذرا اس کے مالکوں کو مبارکباد دے آئیں۔" نک نے اٹھتے

ہاورڈ اور مونا اپنے جاکی اور ٹرینر کے ساتھ گھوڑے کے ہوئے مل گئے۔ سب سے پہلے مونا کی نظریں نک پر پڑیں۔

یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے چونک کر پوچھا۔

نے تمہارے افسوسناک سانحہ کے بارے میں اخبار میں پڑھا اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

تم اتنی دور صرف صمارا کی تدفین میں شریک ہونے آئے ہو قدم آگے بڑھ کر بولا "تو تمہیں دیر ہو چکی ہے۔"

اس کی تدفین میں شریک ہونے نہیں بلکہ اسے دوبارہ زندہ آیا ہوں۔" نک نے جواب دیا۔ "اور مجھے امید ہے کہ اس کے یں ہوئی۔"

نے جیب سے ہاتھ نکالا اس کے ہاتھ میں ایک اسفنج اور تیل کی بوتل دبی ہوئی تھی اس نے پھرتی سے اسفنج تارپین میں

بھگویا اور کولمبس کی طرف بڑھا۔ سیکورٹی گارڈ گرانٹ نے اسے روکنا چاہا مگر نک نے اسے ایک طرف دھکا دے دیا اور بھیگا ہوا اسفنج گھوڑے کے منہ پر بنی سفید لکیر پر ملنے لگا۔

"ارے یہ تو پینٹ ہے۔" پامیلا نے چونک کر کہا اور پھرتی سے اپنا کیمرہ پکڑ لیا۔

"اور یہ صمارا ہے کولمبس نہیں۔" نک نے بتایا۔ "وہ کولمبس تھا۔ جو اس حادثہ میں ہلاک ہوا ہے۔"

اب تک آس پاس کے دوسرے گھوڑوں کے مالک بھاگی ٹرینر اور دوسرے لوگ بھی اس طرف متوجہ ہو چکے تھے۔ ان میں سے ایک فوراً ہی ریس کے منتظمین کو اطلاع دینے بھاگ کھڑا ہوا۔ مونا اور ہاورڈ دونوں نک کی طرف بڑھے لیکن جب انہوں نے پامیلا کے کیمرے کو چمکتے دیکھا تو اپنا ارادہ بدل دیا۔

کچھ دیر کے بعد نک اور پامیلا ریس کے منتظمین اور حکام کے سوالات سے جان چھڑا کر بھاگ نکلے۔ اس وقت تک شرطوں کی رقومات کی ادائیگی شروع ہو چکی تھی اس لئے اسے روکنا تو ممکن نہیں تھا البتہ جیتنے والے گھوڑے کے مالک کے لئے جو رقم ہوتی ہے وہ روک لی گئی تھی۔

"صرف اخباری خبر سے تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ صمارا زندہ ہے" پامیلا نے سوال کیا۔

جاسوسی ڈائجسٹ میں شائع ہونے والا
مقبول سلسلہ
گمراہ
حصوں میں کتابی شکل میں
شائع ہو گیا ہے!
قیمت فی حصہ ۴۰ روپے
ناشر کتابیات پبلیکیشنز

"پہلے یہ وعدہ کرو کہ تم میرے بارے میں کوئی فیچر شائع نہیں کرو گی اور یہ کہ اس معاملہ سے میرے تعلق کا اظہار نہیں کرو گی اسے حل کرنے کا سہرا تم خود اپنے سر باندھ لو۔"

"اچھی بات ہے" پامیلا نے کچھ ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔ "مجھے منظور ہے۔ جہاں تک تمہارا ذکر نہ کرنے کا تعلق ہے تو یہ بہت مشکل ہے مگر میں کوشش کروں گی۔ مگر تم میرے سوال کا جواب تو دو۔"

"اخبار کی اطلاع میں یہ بتایا گیا تھا کہ ٹریسی نیفوڈ کار چلا رہا تھا۔ حادثہ کے بعد رپورٹروں نے اس سے سوالات کئے اور اس ضمن میں اخبار نے اس کے جواب کا حوالہ بھی دیا تھا۔ لیکن نیفوڈ نہ انگریزی سمجھتا ہے نہ بولتا ہے۔ انہوں نے یقیناً کسی کو تب دکھانے والے اسسٹنٹ کار ڈرائیور کی خدمات اس حادثہ کے لئے حاصل کی ہوں گی اور اسے نیفوڈ بنا کر پیش کیا ہوگا۔ بہرحال اس نے مجھے ایکسیڈنٹ کی جانب سے مشکوک کر دیا۔ پھر فوراً ہی مجھے وہ گودنے والی مشین یاد آ گئی۔ وہ وہاں صمارا کے اسطبل میں کیا کر رہی تھی۔ مجھے ریس کے متعلق زیادہ معلومات نہیں مگر اتنا تو جانتا ہوں کہ ریس کے گھوڑوں کی شناخت کے لئے ان میں سے ہر ایک پر ایک نمبر گود دیا جاتا ہے۔ اور یہ نمبر ان کے ہونٹ کے نیچے ہوتا ہے چونکہ ہارورڈ اور مونا یہ فراڈ کر رہے تھے اس لئے قدرتی طور پر انہیں صمارا کا نمبر تبدیل کرنے کے لئے گودنے والی مشین کی ضرورت پڑی ہوگی۔"

"لیکن انہیں صمارا جیسے کامیاب گھوڑے کے ذریعہ فراڈ کرنے کی ضرورت کیا تھی؟"

"دولت اور کیا۔ صمارا کو بظاہر ہار کر ایک جانب انہیں انشورنس پالیسی کی رقم ملنے کی توقع ہوگی اور دوسری جانب کچھ سے ڈربی ریس میں اس کے جیتنے کے بھی قوی امکانات تھے۔ اس دونوں طرف ہاتھ مارنے کا منصوبہ بنایا تھا۔"

"مگر نلکے کا پانی پینے سے صمارا کی کارکردگی پر تو کوئی اثر"

"پڑا تھا" نک مسکرایا۔ "پہلے چکروں میں وہ اپنی سا سے سست دوڑ رہا تھا۔ مگر آخری چکر میں اس نے اپنی مہارت اور قوت کے بل بوتے پر اس سستی پر قابو پا لیا۔"

"تم بڑے عجیب آدمی ہو نک۔" پامیلا اسے دیکھتے ہو نے اتنی دور کا سفر صرف اس لئے کیا کہ مجھے یہ کہانی دلوا سکو"

"نہیں صرف اتنی بات نہیں تھی" نک نے ہنستے دیا۔ "مجھے ریس شروع ہونے سے پہلے سو ڈالر کی شرط لگانا مل گیا تھا۔ نیا ہونے کی وجہ سے کو بس پر ملنے والی رقم کا زیادہ تھا۔ آڈمیر سے ساتھ چلو میں کھڑکی سے اپنی بیتی ہوئی رقم

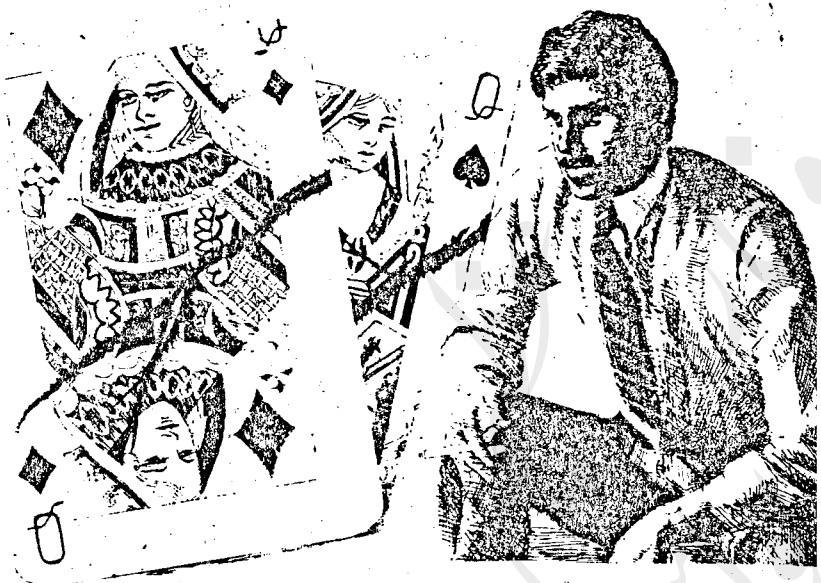

ہونہہ... معاشرتی حالات کا جائزہ بہت خوب۔ تو سنو... نوں کے معاشرتی حالات آج کل بہت خراب ہیں۔ جینا مشکل ہو را ہے۔ بناؤ گلوریا کیسی ہے؟"

ٹھیک ہے۔ بہت خوش ہے۔ آج اپنی سالگرہ کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ میں اس اتفاقی ملاقات کا اس سے ضرور ذکر کروں گا۔"

شکریہ نیویارک سے مبارکباد دے دینا۔" اس نے کان کھجلاتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ یہ اتفاقی ملاقات نہیں ہے۔ سچ پوچھو تو تم نے میری دعائیں سن لی ہیں۔"

"وہ کیا؟" میں حیرت ہو

"محاورتاً کہا ہے۔ اس فرنگی کے دور میں دعاؤں کی فرصت کسے ملتی ہے۔ اچھا سنو میرے ایک دوست کے لیے تھوڑا سا وقت نکال سکتے ہو؟"

"عام طور پر میں ارجنٹ بنیادوں پر کام نہیں کرتا۔ تصویر بنانے میں خاصا وقت صرف ہوتا ہے۔ کام کی نوعیت کیا ہے؟"

"تو میں تمہیں اپنے دوست کے پاس لے چلتا ہوں۔ وہاں ہیلتھ ریسٹ ہے"

نک نے ندیدے اچکلنے بولا۔ "میں نے اپنے دوستوں کو کبھی

نک ویلوٹ

کاروبار ضرورت کے سوا بھی مین ہٹن کے علاقے میں نہیں گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب اوکہرنے اسے میٹالیسوس کلب پر دیکھا تو قدرے حیران ہوا۔ اس وقت لم اور جیس تھا۔

"نک! پستہ قد کو مرنے حیرت اور مسرت کے ساتھ کہا۔ "بڑے عرصے کے بعد نظر آتے ہو اور وہ بھی اس علاقے میں اور لم موسم میں کوئی چکر تو نہیں ہے؟"

"کوئی چکر نہیں۔" نک نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ اس علاقے کے لوگوں کے معاشرتی حالات کا جائزہ لے رہا ہوں۔"

کو ہرتھیٹر سے تعلق رکھنے والا ایک ادھیڑ عمر شخص تھا۔ اس نے سکے کئی ڈراموں میں حصہ لیا تھا لیکن پستہ قد ہونے کی وجہ سے اس نہیں کوئی نمایاں مقام حاصل نہیں کر سکا تھا۔ حال ہی میں اس نے اصلاحیتوں کے رخ جوئے کی طرف موڑ دیا تھا اور زیادہ تر اکیلی دکیلی شمند خواتین کو پھانستا تھا۔

مشہور ماہرینِ نفسیات کی آرا پر مشتمل کتاب

احساسِ کمتری

کتاب کا مطالعہ آپ بتائے گا کہ :-

- احساسِ کمتری سے کس طر نجات حاصل کی جا سکتی ہے
- کامیاب زندگی گزارنے کے اصول کیا ہ
- کیا آپ واقعی احساسِ کمتری کا شکار ہیں؟ ہ یہ آپ کا خیال ہے۔ ہو سکتا ہے کہ صرف ا کتاب کے مطالعہ سے ہی آپ کا یہ احساس خ ہو جا

اسباب تدارک علاج

قیمت ۲۰ روپے

ڈاک خرچ ۱۰ روپے

مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۹۴۴ کر

مایوس نہیں کیا، چلو۔"

کوہلر اسے بالٹی مور ہوٹل میں لے گیا اور اپنے دوست کو فون کیا۔ چند لمحوں تک بات کرنے کے بعد فون بند کر دیا اور نک کو بتایا کہ اس کا دوست تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ رہا ہے۔ دونوں لابی میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگے۔ کوہلر نے ویٹرس کو بلا کر مارٹینی کا آرڈر دیا۔

"تم نے اپنے دوست کا نام نہیں بتایا۔" نک نے مارٹینی کی چسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"ٹمپل۔" کوہلر نے جواب دیا۔ "کیری ٹمپل۔"

"اوہ۔ کیری ٹمپل جو فلموں میں کام کرتا ہے؟"

"ہاں وہی۔"

ٹمپل ایک لمبا تڑنگا فلمی اداکار تھا۔ اس نے اپنی جوانی میں بڑی شہرت حاصل کی تھی لیکن اب بہت کم اسکرین پر نظر آتا تھا۔ اس کا فلمی کیریئر تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ کوہلر سے دوستی کا مطلب یہ تھا کہ وہ مشکل وقت گزار رہا تھا۔ انہوں نے مارٹینی کا دوسرا گلاس ختم بھی نہیں کیا تھا کہ ٹمپل وہاں پہنچ گیا۔ نک نے دیکھا کہ اس کا چہرہ فلمی چہرے سے بہت مختلف تھا۔ اس کے بال رنگے ہوئے تھے اور چہرے پر بڑھاپے کے اثرات نمایاں ہو رہے تھے۔ عمر پچاس سے کچھ اوپر تھی۔ اس نے گرمجوشی کے ساتھ نک سے ہاتھ ملایا۔ گرفت خاصی جاندار تھی۔

"تم سے مل کر بہت خوشی ہوئی نک!" اس نے کہا۔ "ڈان اکثر تمہارا ذکر کرتا رہتا ہے۔"

"اور میں اکثر تمہاری فلمیں دیکھتا رہتا ہوں۔ تمہاری اداکاری مجھے بہت پسند ہے۔"

"فلموں کی باتیں اب قصہ پارینہ بن چکی ہیں۔" ٹمپل نے کہا۔ "کبھی خود بھی اپنی فلم دیکھتا ہوں تو تعجب ہوتا ہے۔ خیر میں اصل بات کی طرف آتا ہوں۔ ہمیں ایک چھوٹی سی مہم میں تمہاری مدد درکار ہے۔"

"تمہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ میں چند شرائط پر کام لیتا ہوں۔" نک نے کہا۔

"کیوں نہیں، بخوبی معلوم ہے۔"

نک نے ادھر ادھر دیکھا اور دھیمی آواز میں پوچھا۔ "کیا چیز چوری کروانا چاہتے ہو؟"

"تاش کی گڈیوں سے حکم کی چوکی۔ ایک یا ایک سے زیادہ۔"

"یہ چیز میرے دائرہ کار میں آتی ہے۔" نک نے کہا۔ "کیونکہ میں صرف بے قیمت چیزیں چوری کرتا ہوں۔ اچھا تو یہ تاش کی گڈی یا گڈیاں کہاں ہیں؟"

"پانچویں شاہراہ پر سارہ وینٹ کے فلیٹ میں۔"

سارہ وینٹ کا نام نک کے لیے اجنبی نہیں تھا۔ اس کا شوہر اقوام متحدہ میں امریکی سفیر تھا اور ایک ہوائی حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا۔ اس حادثے کا بہت چرچا ہوا تھا اور سارہ کو اس سے بڑی شہرت ملی۔ بعد میں اخبارات اسے اکثر بڑے آدمیوں کے ساتھ منسوب کرتے رہے۔

"جس عمارت میں سارہ رہتی ہے وہاں حفاظت کے انتظام ہیں۔" ٹمپل نے کہا۔ "لیکن تمہارے وہاں داخل ہونے کا بندوبست ہو جائے گا۔"

"وہاں کل کتنی تاش کی گڈیاں ہیں؟"

"جتنی بھی ہوں، تمہیں سب گڈیوں میں سے حکم کی چوکیاں ہیں اور یہ تمہارے کام کا نصف حصہ ہے۔ تاش کی کچھ گڈیاں ایک سو چھبیس گلی پر واقع لورٹیا کے فلیٹ میں ہیں۔ تمہیں صرف حکم کی چوکیاں چوری کرنی ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں اور خاص بات یہ ہے کہ وہاں چوری کا کوئی نشان نہیں رہنا چاہیے۔"

"نئی تاش کی گڈیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"نئی میں سے بھی۔ اگر کوئی ہو تو، کر لو گے یہ کام؟"

"کیوں نہیں۔" نک نے جواب دیا۔ "لیکن پہلے دونوں جگہوں کا جائزہ لینا پڑے گا۔ اس کے لیے اڑتالیس گھنٹے درکار ہوں گے۔"

ٹمپل نے نفی میں سر ہلایا، بولا۔ "یہ کام آج رات ہی ہونا ہے۔"

"سوری۔" نک نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "اتنی جلدی مشکل ہے۔"

ٹمپل غصے سے کوہلر کی طرف مڑا۔ "تم نے تو کہا تھا کہ اس کے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔"

"صبر صبر۔" کوہلر نے کہا۔ پھر وہ نک کی طرف مڑا اور اسے بازو پکڑ کر بٹھاتا ہوا بولا۔ "میرے بھائی! میرے دوست! دوستوں کے کاروباری باتیں نہ کرو۔ یہ کام آج ہی ہونا ہے ورنہ کوئی فائدہ نہ ہو۔ اچھا پہلے یہ بتاؤ آج کل تمہاری فیس کیا ہے؟"

"پچیس ہزار ڈالر۔"

"ٹھیک ہے۔ ہم تمہیں تیس ہزار دیں گے۔ ارجنٹ کا معاوضہ ٹھیک ہے ٹمپل؟"

"ٹھیک ہے اگر تم کہتے ہو تو تیس ہزار ہی سہی۔ میری نظر میں تیس ہزار کی کوئی اہمیت نہیں۔"

یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں اداسی جھلکنے لگی۔ اسے اچھے دن یاد آ گئے تھے۔ جب وہ براڈوے تھیٹر میں کام کرتا تھا تو ہفتے کا معاوضہ تیس ہزار ڈالر لیتا تھا۔

نک نے چند لمحوں تک ان کی پیش کش پر غور کیا پھر بولا۔ "فلیٹ میں داخلے کی کیا صورت ہوگی؟"

"یہ تمہارے کام کا آسان ترین حصہ ہے۔ سارہ آج شام کو پارٹی دے رہی ہے۔ میں تمہیں مہمان کی حیثیت سے وہاں لے جاؤں گا۔"

"کیا اسے یہ بات عجیب نہیں لگے گی؟"

"ہرگز نہیں۔ میں اکثر اپنے ساتھ کسی نہ کسی دوست کو لے جاتا ہوں۔ اسے میری اس عادت کا علم ہے۔ لیکن تاش کی گڈیوں کا پتہ چلانا اور مطلوبہ پتے چوری کرنا تمہارا کام ہے۔"

"اس کی تم فکر نہ کرو۔ میں اپنا کام کرنا خوب جانتا ہوں۔ اب رہ گیا کام کا دوسرا نصف۔ کیا لورٹیا کے گھر سے بھی آج ہی پتے چرانے ہوں گے؟"

"یقیناً آج ہی۔ اگر تم اپنے کام میں واقعی ماہر ہو تو ڈنر سے پہلے پہلے تیس ہزار ڈالر کے مالک بن جاؤ گے تو چلیں؟"

"ٹھیک ہے۔" نک نے کہا لیکن چہرے پر تذبذب پایا جاتا تھا وہ پوری طرح مطمئن نہیں تھا کیونکہ اس نے اپنے اصول کے خلاف فیصلہ کیا تھا۔

اس نے ہوٹل کے کاؤنٹر سے گلوریا کو فون کیا اور کہا کہ شاید وہ رات کو گھر نہ آ سکے لہٰذا وہ اس کا انتظار نہ کرے۔

"کیا تم نے کوئی کام لے لیا ہے؟"

نک نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر گلوریا نے مزید سوال نہیں کیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ فون پر تفصیل نہیں بتائی جا سکتی تھی۔

کچھ دیر بعد کوہلر رخصت ہو گیا اور نک ٹمپل کے ہمراہ سارہ کے فلیٹ پہنچ گیا۔ وہ ایک خوبصورت اور کشادہ فلیٹ تھا۔ اس کی آرائش مکین کے اعلیٰ ذوق کا پتہ دیتی تھی۔ بیشتر مہمان پہنچ چکے تھے۔ کئی ایک چہرے نک کے شناسا تھے۔ یہ لوگ شوبزنس، پبلشنگ اور سیاست سے تعلق رکھتے تھے۔ کچھ مہمان اقوام متحدہ کے اداروں سے متعلق تھے۔ سارہ سب سے نمایاں نظر آ رہی تھی۔ گو اس کی عمر چالیس برس کے قریب تھی۔ تاہم وہ نہایت پرکشش، جاذب نظر اور اسمارٹ نظر آ رہی تھی۔ وہ دلنواز مسکراہٹ کے ساتھ مہمانوں کا استقبال کر رہی تھی۔

"نک ویلوٹ۔" اس نے نک کا ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ "تم سے پہلے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ کیا تم بھی شوبزنس سے تعلق رکھتے ہو؟"

"نہیں۔" نک نے جواب دیا۔ "میں ٹمپل کے مداحوں میں سے ہوں۔"

"یہ بہت پیارا شخص ہے۔" سارہ ٹمپل کے گال پر ہلکا سا ہاتھ مارتی ہوئی بولی۔ "اس کا کون مداح نہیں۔ بڑی خوشی ہوئی کہ تم اس پارٹی میں آئے۔ پھر باتیں ہوتی رہیں گی۔ میں ذرا دوسرے مہمانوں کو دیکھ لوں۔"

وہ نئے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لیے آگے بڑھ گئی۔ نک اور ٹمپل کمرے کے دور افتادہ کونے کی طرف چل دیئے جہاں دو باوردی بیرے مہمانوں کو مشروب پیش کر رہے تھے۔

"یہاں تو بہت گہما گہمی ہے۔" نک نے کہا۔ "صورت حال زیادہ دل خوش کن نظر نہیں آتی۔"

ٹمپل نے مشروب کا ایک گلاس لے کر نک کو دیا اور ایک خود لے لیا۔ "دیکھو بھئی۔" اس نے کہا۔ "میں اپنی ذمے داری پوری کر چکا ہوں۔ تم فلیٹ میں موجود ہو۔ اب صورت حال کو خوشگوار اور سازگار بنانا تمہارا کام ہے، اوکے۔ تم غور کرو اور میں کچھ دوستوں سے مل لوں۔"

وہ نک کو تنہا چھوڑ کر کچھ شناسا چہروں کی طرف بڑھ گیا۔ نک گلاس ہاتھ میں پکڑے تذبذب کے عالم میں سوچنے لگا۔

"ہیلو مسٹر ویلوٹ!" عقب سے سارہ کی آواز آئی۔ "کیا بات ہے تم اکیلے کیوں کھڑے ہو؟"

"آں ہاں۔" نک چونک کر سارہ کی طرف مڑا۔ "تمہارے مکان کی آرائش دیکھ کر حیرت زدہ ہوں۔ تمہارا ذوق بہت عمدہ ہے۔"

"شکریہ۔" سارہ نے کہا۔ پھر اس نے بھنویں سکیڑ کر کچھ سوچا اور غیر متوقع سوال کر ڈالا۔ "مسٹر ویلوٹ تم کام کیا کرتے ہو؟"

"پتوں کی شعبدہ بازی۔" نک نے سوچے بغیر کہا۔

"یعنی یہ تمہارا پیشہ ہے؟"

"صرف مشغلہ۔ اگر تمہارے پاس تاش کی کوئی گڈی ہے تو میں چند کمالات دکھا سکتا ہوں۔"

سارہ ملائمیت سے مسکرائی اور کہا۔ "بعد میں دکھانا۔" پھر اس کی نظر گلابی جیکٹ میں ملبوس ایک شخص پر پڑی اور وہ اس کی طرف چلی گئی۔

نک مشروب کی چسکیاں لیتے ہوئے ٹمپل اور کوہلر کے بارے میں سوچنے لگا۔ نجانے دونوں کس قسم کے منصوبے پر عمل کر رہے تھے اور دو مختلف عورتوں کا اس منصوبے سے کیا تعلق تھا۔ ایک بات بہرحال یقینی تھی، سارا چکر دولت کا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کھانے کا اعلان کیا گیا اور مہمان طعام گاہ کی طرف جانے لگے۔ نک کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ کھانا بھی ہوگا اور نہ ٹمپل ہی نے یہ بات بتائی تھی۔ اس نے سوچا کہ تاش کی گڈیاں تلاش کرنے کے لیے یہ بہترین موقع تھا اس نے ادھر ادھر دیکھا اور دائیں طرف نظر آنے والے ایک ادھ کھلے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی نظریں اس پینٹنگ پر مرکوز تھیں جو دروازے کے قریب دیوار پر آویزاں تھی۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ تصویر کی خوبصورتی میں گم بے اختیار اس طرف کھنچا چلا جا رہا تھا۔ تصویر کے قریب پہنچ کر وہ لمحہ بھر کے لیے رکا اور پھر دروازے کی طرف بڑھا۔

"پکڑے گئے۔" عقب سے سارہ کی آواز سنائی دی۔

نک رک گیا اور ہولے ہولے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اس نے اپنے چہرے پر کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ظاہر ہونے دی تھی۔

"آخر پکڑے گئے نا۔" سارہ نے دہرایا۔ "میں تمہیں طعام گاہ میں تلاش کرتی پھر رہی تھی۔"

"دراصل... میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔" نک نے جلدی سے بات بنائی۔ "میں نے اپنی بیوی سے وعدہ کیا تھا کہ ہم اکٹھے کھانا کھائیں گے۔"

"ایسے بات نہیں بنے گی مسٹر ویلوٹ۔" سارہ نے معنی خیز انداز میں کہا۔ "میں تاش والی بات نہیں بھولی۔"

نک کے بدن میں خوف کی لہر سرایت کر گئی۔ شاید راز فاش ہو گیا تھا۔ "میں... میں سمجھا نہیں مادام!" اس نے بظاہر لاپروائی سے کہا۔

"بہت جلدی بھول جاتے ہو۔ تھوڑی دیر پہلے تم نے کہا تھا کہ تم تاش کے پتوں کی شعبدہ بازی جانتے ہو۔ اب اس شعبدہ بازی کا موقع ہے میرے مہمان تمہارا کمال دیکھنے کے منتظر ہیں۔"

یہ سن کر نک کی جان میں جان آئی۔ بولا۔ "اوہ میں سمجھا میں ایک لاجواب شعبدہ جانتا ہوں لیکن اس کے لیے تاش کی چھ گڈیوں کی ضرورت پڑے گی۔"

"چھ گڈیاں تو نہیں ہوں گی لیکن میں دیکھتی ہوں۔ تم طعام گاہ میں چلو۔"

یہ کہہ کر وہ دوسرے کمرے میں چلی گئی اور نک طعام گاہ کی طرف چل دیا۔ دروازے پر اسے ٹمپل نظر آیا۔

"میرے بھائی مروا نہیں دینا۔" اس نے کہا۔ "کوئی شعبدہ بازی آتی بھی ہے یا یونہی جھک مار دی ہے؟"

"تم دیکھتے جاؤ۔" نک نے جواب دیا۔ "میرے کام میں شعبدہ بازی بہت ضروری ہے۔"

تھوڑی دیر بعد سارہ واپس آ گئی۔ اس کے ہاتھ میں تاش کی چند گڈیاں نظر آ رہی تھیں۔ "یہ لو مسٹر ویلوٹ!" اس نے کہا۔ "صرف چار گڈیاں ملی ہیں۔"

"کاش دو گڈیاں اور ہوتیں تو میں آپ کو ایک لاجواب شعبدہ دکھاتا۔" نک نے گڈیاں لیتے ہوئے کہا۔ "خیر چار سے بھی کام چل جائیگا۔"

اس نے چاروں گڈیوں کو نکالا اور باری باری انہیں پھینٹنے لگا۔ ٹمپل نے دیکھا کہ اس کے ہاتھوں میں مہارت اور صفائی تھی۔ اس نے باری باری پتوں کے کئی کمالات دکھائے۔ وہ عام قسم کے کمالات تھے جو اس نے فرصت کے اوقات میں سیکھے تھے۔ تاہم وہ مہمانوں کو محظوظ کرنے کے لیے کافی تھے۔ پندرہ بیس منٹ بعد اس نے چاروں گڈیاں واپس کر دیں لیکن حکم کی چوکیاں اس کی جیب میں پہنچ چکی تھیں۔

"تمہاری انگلیوں میں واقعی کمال ہے۔" ٹمپل نے کہا۔ اس وقت دونوں کار میں واپس جا رہے تھے۔ "اگر میں بغور تمہارا جائزہ نہ لے رہا ہوتا تو مجھے بھی پتہ نہ چلتا کہ تم نے پتے غائب کر دیتے ہیں۔"

"عام طور پر لوگ ان باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اگر کسی نے دیکھا بھی ہوگا تو یہی سمجھا ہوگا کہ یہ بھی شعبدہ بازی کا ایک حصہ ہے۔"

"لاؤ کارڈ مجھے دیدو۔"

"اس مرحلے پر مجھے آدھا معاوضہ مل جانا چاہیے۔"

"کام مکمل کر لو اور پوری رقم ایک ساتھ ہی لے لینا۔ ڈان کو میں نے رقم اکٹھی کرنے بھیجا ہے۔"

نک نے قدرے تامل کرتے ہوئے چاروں پتے نکال کر ٹمپل کے حوالے کر دیئے۔ "جلدی یا بدیر سارہ کو پتوں کی گمشدگی کے بارے میں پتہ چل جائے گا۔"

"یہ ہمارا مسئلہ ہے۔" ٹمپل نے کہا۔ "یہ پتے ہم نے عارضی طور پر حاصل کیے ہیں۔ یہ جلد ہی واپس گڈیوں میں پہنچ جائیں گے۔ مادام کو خبر ہونے سے پہلے تم اپنے کام کا دوسرا نصف مکمل کرنے کی فکر کرو۔"

"لوریٹا۔" نک نے دوسری عورت کا نام دہرایا۔ "کیا تم اس کے گھر میں داخل ہونے میں بھی میری مدد کرو گے؟"

ٹمپل نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں نے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ یوں بھی لوریٹا کے گھر میں داخل ہونا مشکل نہیں ہے۔ وہ ذرا مختلف قسم کی عورت ہے۔"

کچھ دور جانے کے بعد اس نے کار روک دی اور ایک کاغذ پر لوریٹا کا ایڈریس لکھ کر نک کو تھما دیا۔ "یہ رہا لوریٹا کا ایڈریس اور ساتھ ہی میری نیک تمنائیں بھی۔"

"تم سے ملاقات کہاں ہو سکتی ہے؟"

"میں نے اپنا فون نمبر نیچے لکھ دیا ہے۔ کام مکمل ہونے کے بعد مجھے فون کر دینا۔ ہم کوئی مناسب جگہ ملاقات کے لیے طے کر لیں گے اور یہ ملاقات رقم کے ساتھ ہوگی بشرطیکہ تم نے کام مکمل کر لیا۔"

"اوکے۔" نک دروازہ کھولتا ہوا بولا۔ "میں نے کبھی اپنے توکلوں کو مایوس نہیں کیا۔"

"یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ کام آج رات ہو جانا چاہیے۔"

"کوئی ضرورت نہیں۔" نک نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

ایسٹ ہارلم کی شہرت اچھی نہیں تھی۔ وہاں رات کے وقت اکیلے آدمی کا جانا خطرناک تھا۔ نک زیر زمین ٹرین میں بیٹھ کر وہاں پہنچ گیا جب وہ سیڑھیوں کے ذریعے اوپر پہنچا تو وہاں چمڑے کی جیکٹوں میں ملبوس چند اوباش لڑکے ہا ہو مچا رہے تھے۔ ان کی حالت آوارہ کتوں کی سی تھی، جو بے مقصد بھونکتے رہتے ہیں۔ نک کو خیال آیا کہ اسے کوئی ہتھیار ساتھ لیکر آنا چاہیے تھا۔ تاہم خوش قسمتی سے لڑکوں نے صرف آوازے کسنے پر ہی اکتفا کیا اور وہ خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔

اسے ایک سو چھبیسویں گلی پر لوریٹا کا مکان تلاش کرنے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آئی۔ جب اس نے دروازے پر لگا ہوا بورڈ دیکھا تو اس کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔ بظاہر اس کا کام آسان ہو گیا تھا، وہاں لکھا تھا۔

"لوریٹا جونز۔ ماہر نفسیات اور مشیر۔"

نک نے دروازے پر دستک دی اور انتظار کرنے لگا۔ لمحہ بھر کے بعد دروازہ تھوڑا کھلا اور ایک عورت نے باہر جھانکا۔

"کیا چاہتے ہو؟"

"میں لوریٹا جونز سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"میں ہوں لوریٹا۔ کیا کام ہے؟"

"کیا تم قسمت کا حال بھی بتا سکتی ہو؟" نک نے پوچھا۔ یہ بات اس نے محض اندازے سے کہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اس قسم کے لوگ ہر فن مولا ہوتے ہیں۔

دروازہ پورا کھل گیا۔ لوریٹا بھوری آنکھوں سے نک کو گھورتی ہوئی بولی۔ "قسمت کا حال تو میں بتاتی ہوں لیکن شکر کرو تمہاری قسمت کا فیصلہ راستے میں ہی نہیں ہو گیا۔ اس وقت اس علاقے میں اکیلے چلنا پھرنا خطرناک ہے اندر آ جاؤ۔"

لوریٹا کی عمر پینتیس برس کے لگ بھگ تھی۔ اس کی صحت اچھی اور رنگت بھوری تھی۔ اس کی بھوری آنکھیں بہت تیز تھیں۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ سب کچھ دیکھ سکتی تھی۔ اس نے ڈھیلا ڈھالا لباس پہن رکھا تھا۔ نک نے سوچا وہ تھوڑی سی آرائش اور چست لباس کے ساتھ خاصی پرکشش بن سکتی تھی۔

"تم قسمت کا حال معلوم کرنا چاہتے ہو؟"

نک نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں تاش کے پتوں کے ذریعے قسمت کا حال بتاتی ہوں۔"

لیکن نک نے کمرے میں نظر دوڑاتے ہی محسوس کیا کہ اس کی قسمت ساتھ چھوڑ گئی تھی۔ کمرے میں ہر طرف تاش کی گڈیاں پھیلی پڑی تھیں۔ بیشتر اٹھہتر کارڈ والی گڈیاں تھیں۔ لوریٹا نے تاش کی ایک گڈی اٹھائی اور کمرے کے وسط میں رکھی ہوئی گول میز کے گرد بیٹھ گئی اور نک کو بھی بیٹھنے کے لیے کہا۔

"میں فیس پیشگی لیتی ہوں۔" اس نے پتے پھینٹتے ہوئے کہا۔ "میری نارمل فیس دس ڈالر ہے۔"

"یہ تو بہت زیادہ ہے۔" نک نے کہا لیکن ساتھ ہی دس ڈالر کا نوٹ نکال کر میز پر رکھ دیا۔

لوریٹا نے پتوں کو خاص ترتیب کے ساتھ میز پر لگا دیا اور انہیں گھورنے لگی۔

"تم ایک بہت بڑے بحران سے دوچار ہونے والے ہو۔" قدرے توقف کے بعد اس نے کہا۔ "لیکن تم اس پر قابو پا لو گے اگرچہ کام بہت کٹھن ہے۔ اوہ! عنقریب تمہیں بہت بڑی دولت ملنے والی ہے۔ یہ دولت غالباً کسی وراثت کے سلسلے میں ملے گی۔ اس کی نوعیت مختلف بھی ہو سکتی ہے۔"

نک نے دیکھا وہ باون پتوں والی تاش کی گڈی تھی۔ "مجھے قسمت کا یہ حال کچھ مشکوک معلوم ہوتا ہے۔ اس کی تصدیق کے لیے اٹھہتر پتوں والی گڈی سے حساب لگا کر دیکھو۔"

لوریٹا نے وہ گڈی سمیٹ کر رکھ دی اور اٹھہتر پتوں والی گڈی اٹھالی۔

"دس ڈالر اور..." اس نے پتے پھینٹتے ہوئے کہا۔

نک نے دس ڈالر کا ایک اور نوٹ نکال کر میز پر رکھ دیا جو فوراً ہی غائب ہو گیا۔

"کیا تمہارے پاس بہت لوگ قسمت کا حال پوچھنے آتے ہیں؟"

"تمہارے جیسے گاہک بہت کم آتے ہیں۔ زیادہ تر آس پاس رہنے والے آتے ہیں۔ تمہیں میرا پتہ کس نے بتایا تھا؟"

"ایک مشترکہ دوست نے۔"

"اس کا کوئی نام پتہ؟"

نک کے ذہن میں انوکھا خیال آیا، بولا۔ "سارہ وینٹ ورتھ۔"

"اوہ سارہ۔" لوریٹا کے چہرے پر تھوڑی سی حیرت نمودار ہو گئی۔ "وہ میری مستقل گاہک ہے۔ کل میرے پاس آ رہی ہے۔"

"میرا ذکر نہیں کرنا کیونکہ میں عام طور پر اس قسم کی باتوں کا مذاق اڑاتا رہتا ہوں۔"

"میں اپنے گاہکوں کا راز رکھنا جانتی ہوں۔ یہ عورت قسمت کا حال جانے بغیر کوئی کام نہیں کرتی۔ پہلے میری ماں کے پاس آیا کرتی تھی، اب


ایک مقبول ترین نایاب کتاب
دوبارہ دستیاب ہے
دنیا کے
چھ حیرت انگیز علوم
قیمت ۲۰ روپے
ڈاک خرچ ۱۰ روپے
اے۔ ایس صدیقی کے قلم سے
پانسہ پھینکئے۔ قسمت کا حال معلوم کیجئے
تاش کے پتوں سے قسمت شناسی
ماتھے کی لکیریں کیا بتاتی ہیں
خال اور تل سے کردار معلوم کیجئے
شگون — سعد و نحس
خواب — مستقبل کے پیغامبر
ایک کتاب چھ علوم
مکتبہ نفسیات ◎ پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی

میرے پاس آتی ہے۔"

"کیا تمہاری ماں فوت ہو چکی ہے؟"

"نہیں جیل میں ہے، اسی چکر میں پھنس گئی تھی۔" پھر وہ پتے پھیلانے لگی۔ "میں سات پتوں سے بھی زائچہ نکالتی ہوں، دس سے بھی اور شاہی طریقے سے بھی۔ تم کون سا طریقہ پسند کرو گے؟"

"شاہی طریقہ۔"

"بہت خوب۔" اس نے کہا اور ایک خاص انداز میں پتے میز پر پھیلا دیئے۔ قدرے توقف کے بعد وہ پتوں کو گھوتی ہوئی قسمت کا حال بتانے لگی۔ اگرچہ اس دفعہ کچھ زائد اور پیچیدہ باتیں بھی تھیں لیکن نتیجہ وہی نکلا جو وہ پہلے بتا چکی تھی۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم پتوں کو کس طرح پڑھتی ہو؟"

"یہ ہمارا کاروباری راز ہے۔" لوریٹا نے کہا۔ "لیکن چونکہ تم ایک شریف آدمی نظر آتے ہو اس لیے تھوڑا سا بتا دیتی ہوں۔ یہ دیکھو، یہ جو حکم کا بادشاہ ہے یہ دولت کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن یہ اینٹ کا غلام کسی رکاوٹ کی طرف اشارہ کرتا ہے تاہم یہ چڑیا کی سی آس بات کی علامت ہے کہ تم بحران پر قابو پا لو گے۔"

"خوب خوب۔" نک نے کہا۔ "یہ تو بڑی منطقی باتیں ہیں، میں یونہی مذاق اڑا رہا کرتا تھا، بہرحال شکریہ مس لوریٹا۔"

لوریٹا پتے سمیٹتے ہوئے بولی۔ "یہ میں محبت کی اور رنج کے بارے میں بھی بتا سکتی ہوں۔"

نک اٹھتا ہوا بولا۔ "محبت کے معاملے میں میں نیچے رہنا ہی پسند کرتا ہوں۔ یوں بھی اس وقت دیر ہو گئی ہے، پھر کبھی سہی۔"

"اتفاق سے مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔" لوریٹا نے کہا۔ وہ مزید دس ہیں ڈالر بنانے کے موڈ میں تھی۔ "میں یہیں رہتی ہوں۔ یہ میرا دفتر بھی ہے اور گھر بھی۔ تم جب چاہو آ سکتے ہو۔"

نک نے اس کا شکریہ ادا کیا اور باہر نکل گیا۔ باہر ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو گئی تھی اور گلی کا فرش پپ رہا تھا۔ نک کے پاس اگرچہ برساتی کوٹ نہیں تھا لیکن اس نے کپڑوں کے بھیگنے کی پروا نہیں کی اور ریلوے اسٹیشن کی طرف چل پڑا۔ سب وے کے پھاٹک پر اب صرف چار لڑکے رہ گئے تھے۔ وہ آپس میں ہنسی مذاق اور قہقہے لگا رہے تھے۔ نک ان کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔

"کچھ دولت ملے گی؟" اس نے کہا۔

"ہو ہو... دولت کیوں نہیں ملے گی۔" لمبے قد والے لڑکے نے مسخرہ کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن کس طرح؟ تمہاری کھوپڑی کوٹ کر؟"

"تمیز سے بات کرو۔" نک نے انہیں ڈانٹا۔

"واہ استاد۔" لمبے نے کہا۔ "یہ ہمیں تمیز سکھائے گا۔ ذرا دیکھیں تو سہی اسے کتنی تمیز آتی ہے۔" وہ مکا لہراتا ہوا نک پر جھپٹا۔ نک ذرا سا ایک طرف ہوا، ٹانگ اڑائی اور پیچھے سے ایک ہاتھ جما دیا۔ لمبا اپنا توازن قائم نہ رکھ سکا اور سیدھا سب وے کی طرف دیوار سے جا ٹکرایا۔ یہ دیکھ کر اس کا ساتھی حرکت میں آ گیا۔ نک پہلے ہی اس کی پذیرائی کے لیے تیار تھا۔ اس نے اس کا بازو پکڑ کر ایک بل دیا اور ٹانگوں پر لات جما دی۔ وہ کراہتا ہوا زمین پر بیٹھ گیا۔

"تم دونوں کا کیا خیال ہے، بدکھاؤں چوڈو کا کمال ہے؟" دونوں نے فی الفور ہاتھ اٹھا دیئے۔ نک بات جاری رکھتا ہوا بولا۔ "سور کے بچو، میں تمہارا بھلا کرنا چاہتا ہوں تم اڈی تڑی دکھا رہے ہو، اب بولو کچھ پیسے کماؤ گے حرام زادو؟"

"کیوں نہیں کمائیں گے استاد۔" لمبے نے کہا۔ اب وہ نک کی زبان بخوبی سمجھ رہے تھے۔ "حکم کرو، جان بھی حاضر ہے۔"

"تو سنو پھر، کام صرف ایک گھنٹے کا ہے۔ چاروں کو ایک ایک سو ڈالر دوں گا لیکن کام میں کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیئے۔ جو میں کہوں گا وہی کرنا ہوگا، نہ تھوڑا کم اور نہ زیادہ۔"

"بالکل ویسے ہی ہوگا استاد۔" لمبے نے کہا۔

نک نے جیب سے بٹوہ نکالا اور چاروں کو تیس تیس ڈالر بطور ایڈوانس دیئے اور کام کی پوری تفصیل سمجھا دی۔ "باقی رقم کام مکمل ہونے کے بعد۔ اگر کام اچھا ہوا تو بونس بھی دوں گا۔"

اس وقت رات کے دس بجے تھے۔

تقریباً بیس منٹ بعد لوریٹا کو اپنے مکان کے سامنے گلی میں شور سنائی دیا۔ اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ نیم تاریک گلی میں چار لڑکے آپس میں لڑ رہے تھے بلکہ تین لڑکے ایک لڑکے کو مار رہے تھے۔ اچانک ایک لڑکے نے چاقو نکال کر لہرایا اور اپنے حریف پر وار کر دیا۔ مضروب کے منہ سے دبی دبی چیخ نکلی اور گلی میں ڈھیر ہو گیا۔ تینوں لڑکے اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ یہ دیکھ کر لوریٹا خوفزدہ ہو گئی۔ لمحہ بھر کے بعد زخمی لڑکا گھسٹتا ہوا اس کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ بڑی کمزور آواز میں مدد، مدد اور پانی، پانی پکار رہا تھا۔ لوریٹا جلدی سے اندر گئی اور پانی کا گلاس بھر کر باہر لائی اور زخمی لڑکے کو پلانے کی کوشش کرنے لگی۔ اس کے باہر آتے ہی ایک سایہ آواز کیے بغیر دروازے کے اندر کھسک گیا۔

زخمی لڑکا پانی پینے کی کوشش کرنے لگا لیکن زیادہ پانی زمین پر گر رہا تھا۔ لوریٹا نے دیکھا کہ اس کا کندھا سرخ ہو رہا تھا۔

"کیا... کیا تم زیادہ زخمی تو نہیں ہو؟"

"پپ... پتہ نہیں۔ کندھے میں سخت درد ہو رہا ہے۔"

"ایمبولینس کے لیے فون کروں؟"

"اوہ، نہیں نہیں۔ ہسپتال میں گیا تو پولیس کو ساری بات بتا پڑے گی اور پھر یہ بدمعاش مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ پلیز میرے زخم پر پٹی باندھ دو۔"

"کیا تم اندر آ سکتے ہو؟"

"نہیں، بہت مشکل ہے۔ یہیں پر پٹی لے آؤ..."

لوریٹا بھاگی بھاگی اندر گئی اور پٹی لے کر باہر آ گئی۔ ایک تاریکی تھی اور دوسرے لڑکا زخم پر ہاتھ نہیں رکھنے دیتا تھا، حد سے چلانے لگتا تھا۔ پھر لوریٹا خود بھی گھبرائی ہوئی تھی۔ پٹی باندھنے میں پورے دس منٹ لگ گئے۔

"کیا بات ہوئی تھی؟"

"یونہی باتوں باتوں میں جھگڑا شروع ہو گیا تھا۔ اوہ، بہت بہت شکریہ۔ اب میں بہتر محسوس کر رہا ہوں۔"

"اگر تم کہو تو میں پولیس کو فون کر دوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لڑکے چھپ کر تمہارا انتظار کر رہے ہوں۔"

"نہیں نہیں، پولیس کو فون نہیں کرنا۔" لڑکا کھڑا ہوتا ہوا بولا۔ "اگرچہ وہ لڑکھڑا رہا تھا لیکن بغیر کسی سہارے کے کھڑا ہو گیا تھا۔ "میرا خیال ہے میں چل سکتا ہوں۔ زخم زیادہ گہرا نہیں ہے۔"

اس نے ایک ہاتھ کندھے پر رکھا اور آہستہ آہستہ چل پڑا۔ لوریٹا چند لمحوں تک گلی میں کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی۔ جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا تو واپس اپنے مکان میں چلی گئی۔

سب وے کے پھاٹک پر نک ایک بار پھر چاروں لڑکوں سے ملا۔ اس نے چاروں کو بقایا رقم ادا کر دی۔ جس لڑکے نے زخمی ہونے کی اداکاری کی تھی اسے تیس ڈالر زیادہ دیئے۔

"تم فلم لائن میں کوشش کرو۔" اس نے کہا۔ "بڑی اچھی اداکاری کر لیتے ہو کسی دن عظیم اداکار بن جاؤ گے۔"

"جو حکم باس۔ کیا تم ہالی وڈ میں کسی کو جانتے ہو؟"

نک نے نفی میں جواب دیا اور سب وے کے ذریعے ٹائم اسکوائر پہنچ گیا۔ وہاں اس نے ہوٹل کو فون کیا۔ وہ اس کے فون کا انتظار کر رہا تھا۔

"میں دس منٹ کے اندر انگلش ایونیو پر واقع آرش بار میں پہنچ رہا ہوں۔"

نک نے فون بند کر دیا اور آرش بار میں پہنچ گیا۔ کونے کے بوتھ میں اکیلا بیٹھا تھا۔

"ہیلو نک!" اس نے کہا۔ "کیسا رہا؟"

"بالکل ٹھیک۔ یہ رہے تمہارے کارڈ۔"

"اوہ، یہ تو پورا ڈھیر ہے۔" کو ہلر نے حیرانی سے کہا۔ "کیا یہ سب کے سب لوریٹا کے گھر سے ملے ہیں؟"

"ہاں، یہ کل پچیس ہیں اور سب حکم کی چوکیاں ہیں۔"

"بہت خوب۔"

"کل تمہاری قسمت کا ستارہ عروج پر ہوگا۔"

"کیا مطلب ہے؟"

"لوریٹا پتوں کے ذریعے قسمت کا حال بتاتی ہے۔" نک نے کہا۔ "لیکن وہ محض تک بندی نہیں کرتی۔ ہر پتے کے ساتھ خاص قسم کی قسمت وابستہ ہے اس کے پاس ایک ڈائری بھی ہے جس میں ہر پتے کی تفصیل درج ہے جب میں پتے چن رہا تھا تو اتفاق سے اس ڈائری پر میری نظر پڑ گئی۔ تب مجھے خیال آیا کہ حکم کی چوکی کی قسمت دیکھنی چاہیئے۔"

"تو پھر تم نے دیکھی؟" کو ہلر نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ حکم کی چوکی کی قسمت یہ ہے۔ علیحدگی، تنہائی اور خاموشی، ہر جس شخص کے بارے میں ذرا سا بھی شک ہو اس کے ساتھ لین دین، کاروبار اور تعلق نقصان دہ ثابت ہوگا۔"

"بالکل صحیح ہے۔" کو ہلر نے تصدیق کی۔

"اس کے علاوہ مجھے ایک بات اور معلوم ہوئی ہے۔" نک نے کہا۔ "سارہ لوریٹا کی مستقل گاہک ہے اور وہ کل اس کے پاس ترائچہ نکلوانے جا رہی ہے۔"

کو ہلر نے بھنویں سکیڑ کر نک کو گھورا، پھر بولا۔ "یہ کوئی خاص بات نہیں ہے، سارہ اکثر لوریٹا کے پاس جاتی رہتی ہے۔"

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن خاص بات یہ ہے کہ کل تمہارے دوست

خواب سب دیکھتے ہیں۔
لیکن یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ ہم خواب کیوں دیکھتے ہیں؟ سچے خواب کیا ہوتے ہیں؟ خوابوں کی تشریحات کیسے کی جا سکتی ہیں؟ ان کی تعبیریں کیا ہیں؟ خواب آدمی کی زندگی میں کیا اہمیت رکھتے ہیں؟ ان کی راہنمائی سے مستقبل کی تعبیر میں کیا مدد لی جا سکتی ہے؟ کیا وہ ہماری آنکھوں کے عکاس ہوتے ہیں؟ یا وہ ہماری آنکھوں کا حل بھی پیش کرتے ہیں؟
خوابوں کے بارے میں ماہرین کی کیا رائے ہے؟
خوابوں کے بارے میں مذاہب عالم کیا کہتے ہیں؟ یہ اور ایسے لاتعداد سوالوں کے مکمل جواب کے لئے ——— پڑھیئے!

قیمت ۱۵۰ روپے
ڈاک خرچ ۱۰ روپے

خوابوں کے اسرار

از: الیس صدیقی کے قلم سے
اردو میں پہلی بار ——— ایک بھرپور اور منفرد کتاب
مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی

اور مادام سارہ کے مابین کوئی معاہدہ، کوئی بزنس یا کوئی لین دین ہونے والا ہے اور اگر ناکامی ہوئی تو ٹمپل کو بہت بھاری نقصان ہوگا۔ صورتحال یہ ہے کہ سارہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے زائچہ ضرور نکلواتی ہے اور اس پر عمل بھی کرتی ہے۔ مثلاً اگر کل کے زائچے میں حکم کی چوکی آجاتی تو وہ ٹمپل کے ساتھ کیے جانے والے معاہدے، بزنس یا لین دین کو منسوخ کر دیتی۔ لہٰذا تمہارے دوست نے دونوں کے گھروں سے حکم کی چوکیاں غائب کروادی ہیں تاکہ ناکامی کا امکان باقی نہ رہے۔ غالباً اس کے ذہن میں یہ خدشہ بھی تھا کہ کہیں سارہ زائچہ نکلوانے کے لیے اپنی تاش کی گڈی ساتھ نہ لیجائے لہٰذا اس نے سارہ کے گھر سے بھی حکم کی چوکیاں غائب کروادی ہیں۔"

"تم خاصے ہوشیار آدمی ہو نک۔"

"اس کام میں ہونا ہی پڑتا ہے۔ ویسے چکر کیا ہے؟ تمہارا دوست سارہ کے ساتھ کس قسم کا بزنس کرنا چاہتا ہے؟"

یہ سوال سن کر کوہلر قدرے نروس ہوگیا، بولا۔ "تمہیں اس معاملے سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے نک۔ بعض معاملات میں زیادہ معلومات نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔"

"ٹھیک ہے، لاؤ میری رقم۔"

کوہلر نے جیب سے ایک پیلا لفافہ نکال کر نک کی طرف بڑھایا۔

"اس میں کچھ رقم کم ہے..."

"کیا مطلب؟"

"باقی رقم تمہیں ایک دو روز میں مل جائے گی بشرطیکہ ٹمپل سارہ کے ساتھ جو معاملہ کرنا چاہتا ہے وہ بخیر و خوبی مکمل ہوگیا۔"

نک کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔ "دیکھو کوہلر! تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں اس قسم کا دھندا کبھی نہیں کرتا۔ اس میں کتنی رقم ہے؟"

"دس ہزار ڈالر۔"

"صرف دس ہزار؟"

"مجھے معلوم تھا کہ تم برافروختہ ہوگے۔ میں نے ٹمپل سے کہا بھی تھا کہ تم اس بات کو پسند نہیں کروگے لیکن بدقسمتی سے فوری طور پر اتنی ہی رقم کا انتظام ہوسکا ہے۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ بقیہ رقم کل شام تک تمہیں مل جائے گی۔"

"میں اس کام میں تمہارا پارٹنر نہیں ہوں مجھے پوری رقم چاہیئے۔"

"یقین کرو نک! باقی رقم تمہیں بنک بند ہونے سے پہلے مل جائیگی۔"

"معاملہ کیا ہے؟" نک نے پوچھا۔

"تمہیں اس سے سروکار نہیں ہونا چاہیئے۔"

"اگر میرا معاوضہ پورا مل جاتا تو مجھے واقعی کوئی سروکار نہ ہوتا۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میری بقیہ رقم محفوظ ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا۔"

کوہلر اس کی دبی ہوئی دھمکی کو سمجھتا ہوا بولا۔ "ٹھیک ہے۔ میں بتا رہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ ٹمپل مادام سارہ کے تعاون سے ایک آرٹ سنٹر قائم کرنا چاہتا ہے۔ ابتدائی بات چیت مکمل ہوچکی ہے۔ اس نے سارہ کو ہر طرح مطمئن کر دیا ہے اور وہ ابتدا میں ڈھائی لاکھ ڈالر اس منصوبے پر خرچ کرنے کے لیے تیار ہوگئی ہے۔ لیکن اس نے کہا ہے کہ وہ رقم دینے سے پہلے زائچہ نکلوانا چاہتی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ اگر زائچہ حسبِ حال نہ نکلا تو وہ صاف انکار کر دے گی۔ ٹمپل ایک فیصد بھی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا لہٰذا اس نے تمہارا تعاون حاصل کیا اور باقی بات تمہیں معلوم ہی ہے۔"

"یہ کام تو تم لوریٹا کو دو چار ہزار دے کر بھی کرا سکتے تھے۔"

"جیسا کہ میں نے کہا ہے ٹمپل ایک فیصد بھی رسک نہیں لینا چاہتا۔ اول تو ہم لوریٹا پر اعتماد ہی نہیں کر سکتے تھے۔ وہ سارہ کو ہمارا راز بتا کر ہم سے دوگنی رقم حاصل کر سکتی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ ہم چند ہزار ڈالر کی وجہ سے ڈھائی لاکھ ڈالر خطرے میں نہیں ڈال سکتے تھے۔"

نک نے گہرا سانس لیا اور افسردگی سے سر ہلایا۔ "میں تمہیں ایک دن کی مہلت دے دیتا ہوں لیکن ایک بات یاد رکھو، یہ مہلت منصوبے کی کامیابی سے مشروط نہیں ہوگی۔"

"مجھے معلوم ہے۔"

صورتِ حال خاصی حوصلہ شکن تھی۔ نک نے بالٹی مور ہوٹل میں ایک کمرہ کرائے پر لے لیا اور گھر جانے کے بجائے وہیں رات گزارنے کا فیصلہ کیا۔ اگلی صبح اس نے کوہلر کو فون کر کے صورتِ حال کے بارے میں استفسار کیا۔ اس نے بتایا کہ وہ سارہ کے فون کا انتظار کر رہے ہیں اور دوپہر سے پہلے اسے فون کریں گے۔ نک دوپہر تک کمرے میں انتظار کرتا رہا مگر کوئی فون نہیں آیا۔ تنگ آکر اس نے ایک بجے پھر فون کیا۔ دوسری طرف سے ٹمپل نے جواب دیا۔

"سوری مسٹر ویلوٹ!" اس نے کہا۔ "معاملے میں کچھ تاخیر ہوگئی ہے۔ میں اور کوہلر تقریباً ایک گھنٹے بعد سارہ سے ملنے جا رہے ہیں۔ تم ہوٹل میں ہی انتظار کرو۔"

"نہیں، میں کمرہ چھوڑ رہا ہوں۔ میں اس پارک کے دروازے پر تمہارا انتظار کروں گا جو سارہ کے فلیٹ کے سامنے ہے۔"

"سنو مسٹر ویلوٹ! تم کمرہ نہیں چھوڑو۔"

لیکن نک نے جواب دیئے بغیر فون بند کر دیا۔ نیچے جا کر ہوٹل کا بل ادا کیا اور ٹیکسی میں بیٹھ کر سارہ کے فلیٹ کے سامنے پہنچ گیا۔ جیسے ہی اس کی ٹیکسی رکی، اس نے کوہلر اور ٹمپل کو عمارت میں داخل ہوتے دیکھا۔ دونوں باوردی دربان کے سامنے سے گزر کر لفٹ میں داخل ہوگئے۔

نک نے ٹیکسی کو فارغ کر دیا اور پارک کے دروازے کے قریب

تلواروں سے مُلک فتح کیے جاسکتے ہیں، دل نہیں
مگر جو دلوں کو فتح کر لیتے ہیں وہی فاتح زمانہ کہلاتے ہیں

دلوں کو فتح کرنے والے بزرگانِ دین کے ایمان افروز حالاتِ زندگی پر مشتمل کتاب

قیمت ۳۰/- روپے

پُراسرار بندے

ڈاک خرچ ۱۰/- روپے

اس کتاب میں شامل چند مضامین کی جھلکیاں

- فرانس کی ایک خاتون خوش اطوار جو نن بننا چاہتی تھیں لیکن ولیہ کے درجے پر فائز ہوئیں
- حضرت میاں میرؒ سندھ کی سرزمین سے طلوع ہونے والا آفتاب جس نے پنجاب میں محبت کی شمعیں روشن کیں
- افریقہ کا ایک وحشی سردار جو زہد و عبدیت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوا۔
- زبیر بن عبداللہؒ جنہوں نے اندلس سے قرطبہ تک ہزاروں عیسائیوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔
- عبدالرحمٰن ہاشمیؒ جن کی تبلیغ و کرامات سے المانا (ترکی) کی پوری ریاست مسلمان ہوگئی۔
- علی بن عونؒ۔ الجزائر میں ایمان کی روشنی پھیلانے والے باکرامت بزرگ۔
- سعید بن سلامؒ۔ تاریک براعظم افریقہ میں روشنی بن کر طلوع ہونے والے بزرگ کے کارنامے۔
- حضرت مصعب بن حنیفؒ۔ چین میں اسلام پھیلانے والے اولین بزرگوں۔

میں سے ایک بزرگ کے ایمان افروز واقعات۔

ایمان میں تازگی پیدا کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے

اپنے قریبی بک اسٹال سے طلب فرمائیں یا براہِ راست خط لکھیں

کتابیات پبلی کیشنز ◎ پوسٹ بکس ۲۳ کراچی ۷۴۲۰۰

ایک خالی بینچ پر بیٹھ گیا۔ مطلع ابر آلود تھا اور خوشگوار ہوا چل رہی تھی پارک کے اندر سے بچوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں، اسے وہاں انتظار کرتے ہوئے پورا ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن کوہلر اور ٹمپل واپس نکلتے نظر نہیں آئے۔ تنگ آ کر وہ بینچ سے اٹھا اور عمارت کی طرف جانے کے لیے سڑک پار کرنے لگا۔ اسی لمحے اس نے ٹمپل اور کوہلر کو باہر آتے دیکھا۔ ان کے دائیں بائیں دو تندرست چہروں والے آدمی تھے۔ دروازے سے باہر آتے ہی ان میں سے ایک نے کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی کار کو اشارہ کیا۔ اگرچہ وہ دونوں آدمی سادہ لباس میں تھے لیکن نک فوراً سمجھ گیا کہ وہ پولیس آفیسر تھے اور دوسری بات وہ یہ سمجھا کہ کوہلر اور ٹمپل دونوں زیرِ حراست تھے۔ گویا ان کا منصوبہ ناکام ہو چکا تھا۔ نک جلدی سے ایک کار کی اوٹ میں دوسری طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ ایک طرح سے وہ بھی ان کے منصوبے میں شریک تھا۔

لمحہ بھر میں ایک کار جو سڑک کے کنارے پر کھڑی تھی، صدر دروازے کے سامنے آ کر رک گئی۔ کار میں دو پولیس آفیسر پہلے سے موجود تھے۔ انہوں نے کوہلر اور ٹمپل کو پچھلی سیٹ پر بٹھایا۔ دونوں پولیس آفیسران کے دائیں بائیں بیٹھ گئے اور کار آگے بڑھ گئی۔

"اوہ تم!" نک کے کانوں میں ایک مانوس سی آواز آئی۔ اس نے گھوم کر دیکھا تو سامنے لوریٹا کھڑی تھی۔ "میرا خیال ہے کہ ہم پہلے بھی مل چکے ہیں۔" اس نے کہا۔ "اور اگر میں غلطی نہیں کر رہی تو تم اپنے ساتھیوں کا انتظار کر رہے تھے۔"

"اوہ ہیلو، لوریٹا!" نک اپنے حواس پر قابو پاتا ہوا بولا۔ "اچھا ہوا تم مل گئیں۔ میں تمہیں بتانا چاہتا تھا کہ تمہاری پیشگوئی بہت صحیح نکلی ہے۔"

"لیکن میں سوچ رہی ہوں کہ تمہیں بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہونا چاہیے تھا۔"

"ایسا نہیں ہو سکتا۔" نک نے کہا۔ "اور ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ تم نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میں بحران پر قابو پا لوں گا، ہے نا؟ کیوں نہ ایک کپ کافی ہو جائے۔"

لوریٹا مسکرائی اور اس کی دعوت قبول کر لی۔ دونوں ایک قریبی ریستوران میں جا کر بیٹھ گئے۔ کافی کا آرڈر دینے کے بعد نک نے کہا۔ "میں نے دو پولیس افسروں کو عمارت کے اندر سے نکلتے دیکھا تھا۔ ان کے ساتھ دو جانی پہچانی شکلیں بھی تھیں۔"

لوریٹا نے معنی خیز انداز میں پوچھا۔ "کیوں نہ پہلے تمہارا ذکرِ خیر ہو جائے۔ یہ بتاؤ کہ گزشتہ رات تم کس چکر میں میرے پاس آئے تھے اور دو جانی پہچانی شکلوں سے تمہارا کیا تعلق ہے؟"

نک نے محسوس کیا کہ لوریٹا بہت کچھ جانتی تھی۔ لہٰذا اس سے کچھ چھپانا بے سود تھا۔ لہٰذا اس نے کہا۔

"میں نے کوہلر اور ٹمپل کے کہنے پر تمہارے گھر سے حکم کی تمام چوکیاں چرالی تھیں۔ غالباً یہ دونوں سارہ سے کوئی کاروباری معاہدہ کرنا چاہتے تھے اور انہیں ڈر تھا کہ کہیں وہ انکار نہ کر دے۔ اب تم بتاؤ کہ اوپر کیا ہوا تھا؟"

"تھوڑی دیر پہلے میں نے دس پتوں سے سارہ کے لیے زائچہ نکالا تھا اور جانتے ہو دوسرے نمبر کا پتہ کون سا تھا؟ چڑیا کی دُکی۔"

"چڑیا کی دُکی؟"

"ہاں چڑیا کی دُکی دھوکا، فریب، بے ایمانی، بے وفائی اور دوغلے پن کو ظاہر کرتی ہے۔ سارہ کو ان پتوں پر اتنا یقین ہے کہ اس نے زائچہ سنتے ہی پولیس کو فون کر دیا۔"

"تمہارا مطلب یہ ہے کہ پولیس نے محض چڑیا کی دُکی کی وجہ سے دونوں کو گرفتار کیا ہے؟"

"نہیں، یہ بات نہیں۔ یہ دونوں اس سے پہلے بھی کئی مالدار عورتوں سے آرٹ سنٹر کے نام پر دھوکا کر چکے ہیں۔ دونوں کافی عرصہ سے فریب کاری کر رہے تھے اور پولیس کے ریکارڈ میں ان کے جرائم کی تفصیل موجود تھی لیکن ناکافی ثبوت کی بنا پر ان پر ہاتھ ڈالنا مشکل تھا۔ سارہ نے پولیس آفیسروں کو بلا کر انہیں دوسرے کمرے میں بٹھا دیا اور انہوں نے عین اس وقت دونوں کو گرفتار کیا جب وہ رقم وصول کر رہے تھے۔"

"مجھے یہ علم نہیں تھا کہ دونوں سارہ کے ساتھ فریب کر رہے تھے اور اس سے پہلے بھی کئی عورتوں کو دھوکا دے چکے تھے۔"

"میرے پتوں نے کبھی دھوکا نہیں دیا۔" لوریٹا نے کہا۔

"مجھے تو دھوکا دے گئے۔" نک نے کہا۔ "مجھے جو دولت ملنے والی تھی وہ گئی۔ آدھی فیس بھی نہیں ملی۔"

"میرا حساب غلط نہیں ہو سکتا مسٹر ویلوٹ! تم نے ضرور اپنا کوئی اصول توڑا ہوگا۔"

تب نک کو یاد آیا کہ اس نے اپنے اصول کے خلاف پانچ ہزار کے لالچ میں ارجنٹ کام قبول کر لیا تھا۔





نک کسی بھی معمولی چیز کو چرانے کا معاوضہ پچیس ہزار ڈالر لیتا ہے۔ اس بار نک کو ٹرکی مرغ چوری کرنے کے عوض دس لاکھ ڈالر کی پیشکش کی گئی ہے۔

نک نے پہلی ہی نظر میں اس عورت کو پسند کر لیا تھا۔ وہ چھوٹے قد کی خوبصورت اور نرم مزاج عورت تھی۔ اس کی مسکراہٹ انتہائی پُرکشش تھی۔ طرزِ تکلم بھی خاصا قریب تھا۔ وہ مسکرا کر بات کرنے کی عادی تھی۔ نک اس کی طرف دیکھ کر سوچ رہا تھا کہ اگر ان کی ملاقات زمانۂ قدیم میں ہوئی ہوتی تو شاید وہ عورت کی خاطر جان کی بازی لگا ڈالتا۔ لیکن اس مہذب دور میں اس قسم کی قربانی کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ اور ابھی وہ عورت ایک بھنی ہوئی مسلّم ٹرکی چوری کروانا چاہتی تھی۔ نک کو فوراً یہ خیال آیا کہ اس ٹرکی کے اندر ضرور کوئی قیمتی چیز ہوگی۔ اہرات بھرے ہوئے ہوں گے۔ عورت نے جس نے اپنا ہوپ ہیسٹنگز بتایا تھا، نک کے خیالات پڑھ لیے تھے۔

"میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ اس ٹرکی کے اندر کوئی چیز چھپائی نہیں گئی۔" اس نے کہا۔ "وہ ایک عام قسم کی بھنی ہوئی ٹرکی ہے اور اس میں گوشت کے سوا کوئی چیز نہیں۔ مارکیٹ میں اس کی قیمت زیادہ سے زیادہ پندرہ ڈالر ہوگی یعنی ایک معمولی چیز۔"

"ٹھیک ہے۔" نک نے کہا۔ "تمہیں یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ میری فیس پچیس ہزار ڈالر ہے۔"

"مسٹر ویلوٹ فیس کی فکر نہیں کرو۔ لیکن اس کام میں ایک شرط ہے۔"

"وہ کیا؟"

"ٹرکی ایک شکرانے کی پارٹی میں پیش کی جا رہی ہے اور تم نے اسے پارٹی والی صبح چوری کرنا ہے۔"

"اوہ۔ تمہارا مطلب یہ ہے اس ٹرکی کی جگہ کوئی دوسری ٹرکی رکھنا ہوگی۔"

"نہیں، دوسری ٹرکی نہیں رکھنی۔ تم نے صرف پارٹی میں پیش کی جانے والی ٹرکی کو چوری کرنا ہے۔ اور اہم بات یہ ہے کہ اس چوری کا انکشاف نہیں ہونا چاہیے۔"

"یہ کیسے ممکن ہے؟"

"ناممکن کو ممکن بنانا تمہارا کام ہے مسٹر ویلوٹ۔ تمہارے پاس آنے کا مقصد بھی یہی ہے ورنہ ہم چند چور اچکوں کو دو چار ہزار ڈالر دے کر چوری کروا سکتے تھے۔"

"نک چند لمحوں تک سوچتا رہا پھر بولا۔ "یہ پارٹی کب اور کہاں دی جا رہی ہے؟"

"مسٹر سیڈرک روز کے گھر میں۔ یہ اُن کا ایڈریس ہے۔" وہ ایک کاغذ کا ٹکڑا اس کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔ "یہ جگہ فلاڈلفیا کے مضافات میں ہے۔ شکرانے کی پارٹی آج سے ٹھیک سات دن بعد دوپہر کے دو بجے دی جا رہی ہے۔ اس میں کل آٹھ افراد شریک ہوں گے۔ مسٹر سیڈرک، اُن کی بیوی، ان کے دو شادی شدہ بچے (ایک بیٹا ایک بیٹی) اور ایک پوتا اور پوتی۔ کھانا ملازمہ تیار کرے گی اس کا نام ایمیلیا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" نک نے کہا۔

"کام ہو جائے گا نا؟ ہمیں مایوس تو نہیں کرو گے؟"

"میں نے اپنے مؤکلوں کو کبھی مایوس نہیں کیا۔"

ہوپ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہو گئی اور وہ جانے کے لیے کھڑی ہو گئی۔

"تمہارے پاس میرا فون نمبر ہے۔" اس نے کہا۔ "اگر کوئی مسئلہ ہو تو مجھے فون کر دینا۔"

یہ بات چیت جمعرات کے دن ہوئی تھی۔ جمعے کے دن گلوریا کو تہہ خانہ صاف کرنے کا خیال آیا۔ وہاں اسکیز (برف پر پھسلنے والی لکڑیاں) کا ایک جوڑا رکھا تھا جو نک نے برسوں سے نہیں دیکھا تھا۔ گلوریا نے انھیں سیڑھیوں میں رکھ دیا۔ اس کا خیال تھا کہ صفائی کے بعد انھیں واپس رکھ دے گی۔ اتنے میں نک جو سیڑھیاں اُتر رہا تھا، اسکیز پر پیر پڑنے سے پھسل گیا اور اس کا گھٹنا اتر گیا۔

چند گھنٹوں کے بعد وہ ٹانگ پر پلاسٹر چڑھائے بیٹھا تھا۔ گلوریا اس کے پلاسٹر کا جائزہ لیتی ہوئی بولی۔ "شکر ہے دوسری ٹانگ بچ گئی۔"

"شکر کرنے کا یہ انداز بھی خوب ہے۔ بہرحال یہ چوٹ پچیس ہزار کی چوٹ دے گئی ہے۔"

"اوہ۔ کیا تم نے کوئی کام ہاتھ میں لیا ہوا تھا؟"

"ہاں بدقسمتی سے۔" نک نے منہ بنا کر کہا۔ "ذرا فون دینا پارٹی کو صورتحال سے آگاہ کر دوں۔"

گلوریا نے فون لا کر اس کے قریب رکھ دیا۔ نک نے ہیلنگز کا نمبر ملایا۔ اور رابطہ ملنے کے بعد کہا۔

"عام طور پر میں نے کبھی اپنے کسی مؤکل کو مایوس نہیں

"میں سمجھی نہیں۔" ہوپ نے کہا۔ "کون بول رہا ہے؟"

"نک ویلوٹ۔ میں نے یہ بتانے کے لیے فون کیا کہ مجھے اچانک چوٹ لگ گئی ہے۔ اس وقت ٹانگ پر چڑھائے بیٹھا ہوں۔ میرا گھٹنا اتر گیا ہے۔"

"اوہ! بہت افسوس ہوا یہ سُن کر۔ چوٹ کیسے لگی؟"

"تہہ خانے کی سیڑھیوں سے گر گیا تھا۔" نک نے کہا۔ "افسوس ہے کہ میں کام نہیں کر سکوں گا۔ اس لیے معاہدہ منسوخ

"کیا تم جلدی ٹھیک نہیں ہو سکتے؟"

"اگر میرے بس میں ہوتا تو ابھی ٹھیک ہو جاتا۔ لیکن ڈاکٹر ہے کہ ٹھیک ہونے میں پندرہ بیس روز لگ جائیں گے۔"

"لیکن یہ تو بہت اہم کام ہے۔ ہمارا بہت کچھ داؤ

"میں مجبور ہوں۔ شاید قدرت کو یہی منظور تھا۔ تم کسی خدمات حاصل کر لو۔ ابھی تمہارے پاس کافی وقت ہے۔"

"نہیں ویلوٹ، یہ کام تمہارے سوا کوئی نہیں کر سکتا

"اس وقت تو میں بھی نہیں کر سکتا۔ ویسے سچ پوچھو اس شرط کے بارے میں میرا ذہن صاف نہیں ہوا تھا کہ چو بارے میں گھر والوں کو پتہ نہیں چلنا چاہیے۔"

"دیکھو مسٹر ویلوٹ۔" ہوپ نے کہا۔ "یہ معاملہ بہت کیا میں وہاں آ کر تمہارے ساتھ بات کر سکتی ہوں؟"

"میرے گھر! میں عام طور پر۔۔۔"

"پلیز مسٹر ویلوٹ۔"

نک گلوریا کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "ٹھیک ہے ہو تو بے شک آ جاؤ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس کا کچھ ہوگا لیکن ایک منٹ۔ اس وقت تو بہت رات ہو کل صبح آ جانا۔"

اگلی صبح ٹھیک دس بجکر دس منٹ پر مس ہو اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی۔ اس مرتبہ اس کی مسکراہٹ اس نے آتے ہی سب سے پہلے نک کے گھٹنے کا جا

"کیا تمہیں بہت تکلیف محسوس ہو رہی ہے؟"

"تکلیف اس وقت محسوس ہوتی ہے جب میں

نے کہا۔ "بہرحال یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے۔ جہاں تک کام کا تعلق وہ تم خود دیکھ سکتی ہو۔"

"کیا تم بیساکھیوں کے سہارے نہیں چل سکتے؟"

"بیساکھیوں کے سہارے تو چل سکتا ہوں لیکن بیساکھیوں کے بھنی ہوئی ٹرکی چوری کرنا بہت مشکل ہے۔"

"کام کو ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔" ہوپ نے کہا۔ "اور تم سے نہیں مل سکتا۔ دولت کے سہارے کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"دولت کی بات نہیں ہے مس ہوپ۔ تم بھی بخوبی دیکھ سکتی وقت میں کام کے قابل نہیں ہوں۔"

ہوپ نے پرس کھولا۔ اندر سے ایک پھولا ہوا لفافہ نکالا اور طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔ "اس میں پورے پچیس ہزار ڈالر تمہاری پوری فیس ایڈوانس دے رہی ہوں۔ اس کے علاوہ۔"

فیس کی بات نہیں ہے مس ہوپ۔ اگر تم یہ سمجھ رہی ہو کہ میں کے لیے ڈراما کر رہا ہوں تو یہ تمہاری۔۔۔"

"اس کے علاوہ۔" ہوپ اسے ہاتھ کے اشارے سے چپ ئی بولی۔ "اگر تم نے کام مکمل کر لیا تو تمہیں مزید نو لاکھ پچھتر پیش کیے جائیں گے۔"

"نو لاکھ پچھتر ہزار ڈالر!" نک نے حیرت سے دہرایا اور تقریباً چلا تھا۔ "یعنی ٹرکی چرانے کا معاوضہ دس لاکھ ڈالر۔ خواب تو نہیں دیکھ رہا؟"

"تم کوئی خواب نہیں دیکھ رہے مسٹر ویلوٹ! میں نے دس ہی کہا ہے۔ اگر تم کام مکمل نہ کر سکے تو پھر بھی نقصان میں گے۔ پچیس ہزار ڈالر بہرحال تمہارے ہو چکے ہیں۔"

حیرت سے اپنی پلاسٹر شدہ ٹانگ کو گھورتا ہوا بولا۔ ہی آفر کی توقع ہو تو میں ہر معاہدے کے بعد اپنی ٹانگ ں۔"

یا میں بات پکی سمجھوں؟"

ن بڑی آفر سن کر تو میں قبر سے بھی باہر آ سکتا تھا۔ بات

نے شکریہ ادا کیا اور پردہ اٹھا کر رخصت ہو گئی۔

دو روز تک کوئی تدبیر سوچتا رہا۔ اتوار کی شام تک وہ پہنچ گیا۔

م فلاڈلفیا جا رہے ہیں۔" اس نے گلوریا سے کہا۔ "ابھی پیک کر لو۔"

حالت میں تمہارے لیے سفر کرنا بہت مشکل ہے۔ کیا تم وخ نہیں کر دیا؟"

رہ کر لیا ہے۔ مجبوری کے باعث۔"

"میرا خیال ہے کہ تم اس عورت پر لٹو ہو گئے ہو۔"

"اس پر نہیں۔ دس لاکھ ڈالر پر۔"

"دس لاکھ ڈالر!" گلوریا نے حیرانی سے کہا۔ "چوٹ تو تمہارے گھٹنے پر لگی تھی۔ دماغ پر کیسے اثر ہو گیا؟"

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ اس عورت نے بھنی ہوئی ٹرکی چرانے کا معاوضہ واقعی دس لاکھ ڈالر پیش کیا ہے۔ پچیس ہزار ڈالر ایڈوانس دے گئی ہے۔"

"تعجب ہے۔ کیا وہ سونے کی ٹرکی ہے؟"

"اگر سونے کی بھی ہوتی تو دس لاکھ ڈالر کی نہ ہوتی۔ معاملہ بہت گہرا معلوم ہوتا ہے۔ تم جلدی سے تیاری شروع کر دو۔ تم کار چلانا میں پچھلی سیٹ پر لیٹ جاؤں گا۔"

اگلے روز موسم ابر آلود تھا اور ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ نک اور گلوریا بذریعے کار فلاڈلفیا پہنچ گئے اور ایک ایسے ہوٹل میں قیام کیا جو سیڈرک روز کے مکان سے قریب تھا۔ تھوڑا سا آرام کرنے کے بعد دونوں کار میں بیٹھ کر سیڈرک کے مکان کو دیکھتے ہوئے گزر گئے۔ وہ سفید رنگ کی ایک خوبصورت عمارت تھی اور دو میاں بیوی کی ضرورت سے بہت زیادہ تھی۔ ہوٹل کے کمرے میں پہنچ کر نک نے ایک ٹائپ رائٹر کرائے پر لیا۔ اور اس پر چند کاغذات ٹائپ کر لیے۔ پھر گلوریا کو اپنا منصوبہ سمجھانے لگا۔

"ان کاغذات کی رُو سے تم ایک فیشن میگزین کی نمائندہ ہو۔"



کیا آپ جانتے ہیں کہ مٹاپا عمر کم کر دیتا ہے؟

آپ چاہتے ہیں کہ آپ ایک سڈول اور صحت مند جسم کے مالک ہوں؟

ان خواتین کیلئے بھی جو ایک شاداب اور متناسب جسم چاہتی ہیں!

ہزاروں ماہرین طب کی آراء کی روشنی میں مرتب کردہ کتاب

موٹاپا — چند حقائق

لوگ موٹے کیوں ہو جاتے ہیں

رقیق اشیاء اور موٹاپا

خوراک اور موٹاپا

تطہیری پروگرام

مضر اشیاء

گیارہ اہم ورزشیں

اور وہ سب کچھ جس پر عمل کر کے سڈول اور صحت مند جسم کا حصول ممکن ہے

تو کتاب مٹاپا اور اس کا سدباب

کا مطالعہ کریں قیمت ۲۰ روپے ڈاک خرچ ۱۰ روپے

مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی ۱

اس نے کہا۔ "رسالے کا نام "سوشل اسٹائلز" ہے اور یہ ایک سوالنامہ ہے۔ تم ایسے وقت میں سیڈرک کے گھر جاؤ گی جب دونوں میاں بیوی باہر گئے ہوئے ہوں گے۔"

"کیا مطلب؟"

"تم ان کی ملازمہ سے بات کرو گی۔ اس سوالنامے میں کچھ عمومی نوعیت کے سوالات ہیں۔ ان سوالات کی آڑ میں تم ملازمہ سے شکرانے کی پارٹی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو گی۔ اگر تم اس کوشش میں کامیاب ہوگئیں تو ہم دس لاکھ ڈالر کے قریب پہنچ جائیں گے۔"

"ایسا نہ ہو کہ ملازمہ کو مجھ پر شک ہو جائے۔"

"اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ تم کتنی اچھی اداکاری کرتی ہو۔" نک نے کہا۔ "اور میں تمہیں اداکاری میں حقیقت کا رنگ بھرنے کا آسان طریقہ بتا دیتا ہوں۔ تم یہ یقین کر لو کہ تم واقعی ایک فیشن میگزین کی نمائندہ ہو۔ ہو سکتا ہے تم سروے کر رہی ہو۔ اداکاری میں خود بخود حقیقت کا رنگ بھر جائے گا۔"

اس روز گلوریا سارا دن ریہرسل کرتی رہی۔ منگل کی صبح وہ پوری تیاری کے ساتھ مسٹر سیڈرک کے گھر روانہ ہو گئی۔ نک ہوٹل میں بیٹھ کر اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ اور یہ سب سے مشکل کام تھا۔ مطلع ابر آلود تھا اور گلوریا کے جانے کے تھوڑی دیر بعد بارش شروع ہو گئی تھی۔ نک نے اس سے قبل گلوریا کو کبھی اس قسم کے کام پر نہیں بھیجا تھا۔ وہ ڈر رہا تھا کہ کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے۔ تاہم اس کے خدشات بے معنی ثابت ہوئے اور دوپہر کے وقت گلوریا مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔

"معلوم ہوتا ہے کہ کامیاب واپس آئی ہو۔" نک نے کہا۔

"یقیناً کامیاب لوٹی ہوں۔" گلوریا کرسی پر بیٹھتی ہوئی بولی۔ "میں سوچ رہی تھی کہ سپرمارکی کسی رسالے میں ملازمت کر لوں۔"

"اس موضوع پر ہم بعد میں بات کریں گے۔" نک نے بے چینی سے کہا۔ "یہ بتاؤ کیا خبر لائی ہو؟"

"خبر نہیں خبریں لائی ہوں لیکن ٹھہرو میں شروع سے ابتدا کرتی ہوں۔ جیسا کہ تم نے کہا تھا میں نے اپنی کار مکان کے صدر دروازے سے کچھ فاصلے پر کھڑی کر دی اور انتظار کرنے لگی۔ تقریباً ساڑھے گھنٹے بعد ایک کار باہر نکلتی دکھائی دی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر سفید بالوں والا ایک صحت مند شخص بیٹھا تھا۔ پسنجر سیٹ پر ایک سنہری بالوں والی پرکشش عورت بیٹھی تھی۔ میں نے اندازہ لگایا کہ وہ مسٹر اور مسز سیڈرک تھے اور میرا اندازہ صحیح ثابت ہوا۔ ان کے جانے کے فوراً بعد میں اپنی کار سے باہر نکلی اور دروازے پر جا کر اطلاعی گھنٹی بجائی۔ تھوڑی دیر بعد ایمیلیا نامی ملازمہ نے دروازہ شروع میں وہ مجھے لفٹ دینے پر تیار نہیں تھی۔ لیکن جب میں اس کے ہاتھ پر پانچ ڈالر کا نوٹ رکھا تو وہ مجھے فوراً اپنے کچن میں لے گئی۔ چند لمحوں کے بعد وہ میرے ساتھ اتنی بے تکلف ہو گئی کہ مجھے سوالات کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اس نے ہی سب کچھ بتانا شروع کر دیا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ بات سینے کا بوجھ بنی ہوئی تھیں اور وہ ہر صورت میں یہ بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی۔ مختصر یہ کہ خاصی باتونی عورت نکلی۔"

"سو میں سے ننانوے عورتیں ایسی ہی نکلتی ہیں۔"

"تم زیادتی کر رہے ہو۔" گلوریا برہمی سے بولی۔ "میں نہیں ہوں۔"

"ہر عورت یہی کہتی ہے۔ لیکن تم ایک فیصدی میں اچھا پھر کیا ہوا؟"

"کچن بڑا خوبصورت اور جدید تھا۔ خصوصاً مجھے جو اوون بہت پسند آیا۔"

"جدید ترین اوون؟"

"یہ اوون بالکل نئی چیز ہے۔" ایمیلیا نے بتایا کہ جب یہ اوون باورچی خانے میں نصب کیا گیا تو وہ اس ڈرتی تھی۔ لیکن اب ایسا نہیں ہے۔"

"مسٹر سیڈرک کے بارے میں کیا بتایا؟"

"سیڈرک روزحال ہی میں یہاں منتقل ہوا ہے۔ پہلے اس کا ٹھکانہ اس میں قیام تھا۔ اس کے پاس تیل کے علاوہ جائیداد کی خرید و فروخت کا کام بھی نیویارک میں اس کے پاس دو کثیر المنزلہ عمارتیں ہیں۔ مغربی کینیڈا میں بہت بڑی زمین ہے۔ ٹورنٹو کے شخص کے ساتھ کاروباری شراکت ہے اور وہ مہینے کینیڈا جاتا ہے۔ اس کی بیوی کا نام لینڈی ہے۔ برس سے اور بالوں کو رنگ لگاتی ہے۔"

"واقعی تم نے بہت کچھ معلوم کر لیا ہے۔" نک مجھے یقین ہے کہ سینڈی کے بالوں کو رنگنے کا کام کو کرنا پڑتا ہوگا۔"

"یہ بات مجھے پوچھنے کا خیال نہیں آیا۔" گلو سیڈرک کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ دونوں ہیں۔ بیٹا وکیل ہے۔ اس کے دو بچے ہیں، جن کی چھ اور آٹھ سال ہیں۔ بیٹی اسکول میں شوقیہ پڑھاتی

ہے۔ ابھی ایم اے کر رہا ہے اور یہ سب لوگ شکرانے کی پارٹی میں شریک ہوں گے۔"

"خوب خوب۔ تمہارا حافظہ کافی تیز ہے۔ اگرچہ مجھے کھانا پکانے کا کوئی تجربہ نہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ٹرکی اوون میں پکائی جائے گی۔"

"تمہارا خیال بالکل صحیح ہے۔ ٹرکی اوون ہی میں بھونی جائے گی۔ ایمیلیا نے بتایا تھا کہ وہ ٹھیک بارہ بجے ٹرکی کو اوون میں پکنے کے لیے رکھ دے گی۔ مائیکرو ویو اوون میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔"

"صورتحال خاصی خوشگوار ہے۔" نک نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔ "اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ٹھیک بارہ بجے مسز سیڈرک کو فون کر کے یقینہ قسم کا انتظام کرنے کے لیے کہہ سکتا ہوں۔ پھر کیا ہوا؟"

"میں آنے کی تیاری ہی کر رہی تھی کہ مسٹر سیڈرک اور اس کی بیوی واپس آ گئے۔"

"اوہ۔ کیا انہوں نے تمہیں دیکھا تھا؟"

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اوون میں چھپ گئی تھی؟" ایمیلیا نے کہا۔ "وہ سیدھے باورچی خانے میں آئے تھے۔ سینڈی نے خوش اخلاقی سے پیش آئی تھی۔ البتہ مسٹر سیڈرک کے چہرے پر مجھے کوئی مسکراہٹ نظر نہیں آئی۔ میں نے مختصر الفاظ میں اپنا تعارف کرایا اور جلدی سے بہانہ کر کے وہاں سے نکل گئی۔"

"خوب۔ اب ایک چھوٹا سا کام کرو۔ ایک کاغذ پنسل لو اس پر کچن کا خاکہ بنا دو۔"

"کیا تم ان بیساکھیوں کے ساتھ وہاں پھدکتے ہوئے جاؤ گے؟"

"جب بات دس لاکھ ڈالر کی ہو تو انسان بیساکھیوں سمیت بات میں بھی کود سکتا ہے۔"

گلوریا نے میز کے اوپر رکھا ہوا رف پیڈ اٹھایا اور کچن کا نقشہ بنانے کے ہاتھ میں تھما دیا۔ "یہ روشن، ہوادار اور قسم کا کچن ہے۔" اس نے کہا۔ "اور یہ اس کے ساتھ چھوٹا سا کمرہ ہے۔"

"اب تمہیں ایک اور تکلیف کرنی پڑے گی۔ آج رات مجھے مکان تک پہنچانا ہوگا۔ میں دروازے کے تالے کا نمونہ لینا چاہتا ہوں۔"

"کیا تم ان بیساکھیوں کے ساتھ وہاں جاؤ گے؟"

"مجبوری ہے۔"

"لیکن یہ سراسر حماقت ہے۔"

"اس دنیا میں حماقتیں زیادہ کامیاب ہوتی ہیں ویسے فکر نہیں کرو میں نے اس بے ساکھی کے ساتھ کافی تیز چلنا سیکھ لیا ہے۔ بلکہ کئی شعبدے بھی دکھا سکتا ہوں۔ تمہاری عدم موجودگی میں چلنے کی پریکٹس کرتا رہا ہوں۔ اب میں صرف ایک بے ساکھی کے سہارے چل سکتا ہوں۔"

گلوریا نے کندھے اچکائے۔ وہ جانتی تھی کہ نک جس کام کا فیصلہ کر لیتا تھا اسے انجام تک پہنچا کر دم لیتا تھا۔

رات کے سوا بارہ بجے گلوریا نے سیڈرک کے مکان کے قریب کار روکی اور نک کی طرف دیکھا۔ گلی بالکل سنسان پڑی تھی آسمان بادلوں کی وجہ سے تاریک تھا اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ گلی میں فاصلے فاصلے پر اسٹریٹ لیمپ لگے ہوئے تھے جن کے گرد پتنگے رقص کر رہے تھے۔

"تم نے مکان میں کوئی کتا وغیرہ تو نہیں دیکھا؟" نک نے پوچھا۔

"دن کے وقت تو کوئی کتا نظر نہیں آیا۔ ممکن ہے رات کے وقت۔"

"فکر نہیں کرو میں نے کتے کا انتظام بھی سوچ رکھا ہے۔" نک دروازہ کھولتا ہوا بولا۔ "میں چند منٹوں سے زیادہ نہیں لگاؤں گا۔ تم کار میں ہی انتظار کرو۔"

پھر وہ باہر نکلا۔ آہستہ سے دروازہ بند کیا۔ بیساکھی بغل میں رکھی اور مکان کے عقبی حصے کی طرف چل دیا اگرچہ اس کی چال میں بظاہر لاپروائی پائی جاتی تھی۔ لیکن نظریں عقابی انداز میں ارگرد کا جائزہ لے رہی تھیں چند لمحوں کے اندر وہ مکان کے عقبی دروازے کے سامنے پہنچ کر تالے کا جائزہ لینے لگا۔ وہ ایک عام تالا تھا اسے کھولنا کوئی مشکل نہیں تھا۔ لیکن چونکہ یہ کام دن کے وقت کرنا تھا۔ اس لئے یہ خطرہ بہرحال موجود تھا کہ کوئی دیکھ نہ لے۔ دوسرا خطرہ الارم کا تھا۔

تالے کا جائزہ لینے کے بعد وہ واپس کار میں پہنچ گیا۔

"میں اب تک سانس روکے بیٹھی تھی۔" گلوریا اطمینان کا سانس لیتی ہوئی بولی۔ "میں ڈر رہی تھی کہ کچھ ہو نہ جائے۔"

سانس روکنا کوئی اچھی عادت نہیں ہے سانس ہمیشہ کے لئے بھی رک سکتا ہے۔ چلو واپس چلیں۔"

"کچھ بات بنی؟" گلوریا کار کو گیئر میں ڈالتی ہوئی بولی۔

"اب تمہیں ایک تکلیف اور کرنی پڑے گی کل بازار سے چند چیزیں خریدنا پڑیں گی۔"

بدھ کی صبح گلوریا بازار سے مطلوبہ اشیاء خرید لائی۔ ان میں دستانوں کی جوڑی کینوس کا مضبوط تھیلا اور ایک دس پونڈ وزنی ٹرکی شامل تھی۔ نک ایک بیساکھی پر کمرے میں اچھل کود کرتا پھر رہا تھا۔ اس کے کندھے پر کینوس کا تھیلا لٹک رہا تھا اور صاف کی ہوئی ٹرکی کونے میں رکھی تھی نک ایک کونے سے اچھلتا ہوا دوسرے کونے تک جاتا اور ایک ہاتھ سے ٹرکی کو اٹھا کر تھیلے میں ڈالنے کی کوشش کرتا۔ شروع شروع میں اسے دقت محسوس ہوئی لیکن بالآخر وہ اس کام میں ماہر ہو گیا۔

"یہ مسئلہ تو حل ہو گیا۔" اس نے کہا "اب کسی ہوٹل میں چلیں۔"

"ڈنر کھانے کے لئے۔"

"نہیں میں یہ ٹرکی تیار کروانا چاہتا ہوں۔"

چند منٹوں کے اندر دونوں ایک قریبی ریستوران میں پہنچ گئے۔ نک ریستوران کے خانساماں کے پاس گیا اور کہا "میں یہ ٹرکی روسٹ کروانا چاہتا ہوں۔"

"ہو جائے گی" خانساماں نے جواب دیا۔

"لیکن میری ایک شرط ہے" نک نے کہا "میں اسے کوئلے کی طرح سیاہ کروانا چاہتا ہوں۔"

خانساماں نے حیرت سے نک کی طرف دیکھا "میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا جناب۔"

"مطلب بالکل صاف ہے تم اسے پوری طرح تیار کر کے اوون میں پکنے کے لیے رکھ دو اور اس وقت باہر نکالو جب یہ جل کر کوئلہ ہو چکی ہو۔ سیاہ ہو چکی ہو۔ یعنی کھانے کے قابل نہ رہی ہو۔ میرا خیال ہے کہ اب میری بات واضح ہو چکی ہے۔"

"معذرت چاہتا ہوں جناب۔ میں اس شاندار ٹرکی کا اتنا بھیانک حشر نہیں کر سکتا۔ میں خانساماں ہوں جلاد نہیں ہوں۔"

نک نے جیب سے سو ڈالر کا نوٹ نکالا اور خانساماں کے ہاتھ پر رکھا اور کہا "اب کیا خیال ہے؟ دراصل میں ایک دوست کے ساتھ مذاق کرنا چاہتا ہوں۔"

خانساماں نے نوٹ کو الٹ پلٹ کر دیکھا جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ سو ڈالر کا اصلی نوٹ ہے تو اس نے حیرت سے آنکھیں جھپکائیں "اتنے معاوضے میں تو میں آپ کو بھی روسٹ کر سکتا ہوں۔"

"فی الحال صرف ٹرکی۔" نک نے کہا "کتنے بجے آئیں؟"

"روسٹ ساڑھے نو بجے تک ہو جائے گی لیکن چونکہ آپ جلی ہوئی چاہتے ہیں اس لیے ٹھیک دس بجے تشریف لائیں۔"

نک نے دستی گھڑی پر نظر ڈالی اور کہیں جانے کے بجائے ڈائننگ ہال میں بیٹھ گیا اور کھانے کا آرڈر دیا۔ کھانے کے بعد اس نے کافی منگوائی اور ویٹر سے کہہ کر میز پر فون منگوا لیا۔

"فون کس لیے؟" گلوریا نے پوچھا۔

"مس ہوپ کو فون کر رہا ہوں۔" وہ نمبر ڈائل کرتا ہوا بولا۔

رابطہ ملنے کے بعد اس نے ہوپ کو ساری پوزیشن بتائی اور کہ اگلے روز ایک بجے تک مسروقہ ٹرکی اس کے قبضے میں ہو گی۔

"ونڈرفل۔ ونڈرفل۔" ہوپ کی پُرجوش آواز سنائی دی "کل علی الصبح فلاڈلفیا کے لیے روانہ ہو رہے ہیں۔ وہاں پہنچتے ہی تمہیں کریں گے۔ میں بہت خوش ہوں نک مجھے یقین تھا کہ تم یہ کام کر لو گے۔"

سلسلہ منقطع کرنے کے بعد نک نے کندھے اچکائے۔ یہ ابھی تک اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی کہ وہ عورت ایک ٹرکی کے لیے بڑی رقم کیوں خرچ کر رہی ہے۔

اگلے روز موسم خوشگوار تھا۔ مطلع صاف ہو چکا تھا اور چاروں طرف چمکدار دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ نک نے ملاحوں سے ملتا جلتا لباس پہن لیا اور کینوس کا تھیلا کندھے پر ڈال لیا۔ اب وہ کسی ایسے ملاح کی مانند معلوم ہوتا تھا جو زخمی ہونے کے باعث پیچھے رہ گیا تھا۔

ٹھیک بارہ بجے ان کی کار سیڈرک کے گھر کی طرف بڑھ رہی تھی۔ چند منٹوں کے بعد وہ مکان کے سامنے پہنچ گئے۔ ڈرائیو وے دو کاریں کھڑی تھیں جس کا مطلب یہ تھا کہ پارٹی میں شرکت کرنے والے مہمان پہنچ چکے تھے۔ گلوریا نے کار بغلی گلی میں کھڑی کر دی اور سوالیہ نظروں سے نک کو گھورنے لگی۔

"اب تمہیں ایک اور تکلیف کرنی پڑے گی۔" نک نے کہا۔

"کوئی نئی بات نہیں۔" گلوریا بڑبڑائی "آجکل مجھے ہر قدم پر تکلیف کرنی پڑ رہی ہے۔"

"دس لاکھ ڈالر بغیر تکلیف کے نہیں مل سکتے۔" نک نے کہا "صورت حال کچھ یوں ہے کہ ملازمہ اس وقت باورچی خانے میں کھانا پکا رہی ہو گی۔ اور جیسا کہ اس نے بتایا تھا کہ ٹرکی اوون میں رکھ دی گئی ہے۔ اہل خانہ نشست گاہ میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف ہوں گے۔ ہم ایک ساتھ روانہ ہوں گے۔ تم سامنے کے دروازے پر جاؤ گی اور میں دروازے پر۔"

"میں سامنے کے دروازے پر جا کر کیا کروں گی؟"

"دروازے پر جا کر تم اطلاعی گھنٹی بجاؤ گی۔ توقع ہے کہ ملازمہ کھولنے آئے گی۔ تم اس سے کہو گی کہ گذشتہ روز تمہارا طلائی بال پین میں رہ گیا تھا۔"

"طلائی بال پین؟" گلوریا نے حیرانی سے کہا "میرے پاس کوئی طلائی بال پین نہیں تھا۔"

"مجھے معلوم ہے لیکن اس بہانے تم ملازمہ کو باتوں میں لگا لو۔ اگر کوئی اور دروازہ کھولے تو تم اسے بھی یہی بات کہنا۔ ظاہر ہے یہ سن کر

...ازدے گا۔ تم نے اسے کم از کم پانچ منٹ باتوں میں لگائے ...پانچ منٹ کے بعد یہ کہہ کر رخصت ہو جانا کہ شاید تم کسی اور گھر میں ...ل گئی ہو۔ اور ہاں زیادہ تیز نہیں چلنا۔ ایسا نہ ہو کہ تم پہلے ...

...نوں کار سے باہر نکلے اور اپنے اپنے راستے پر ہو لیے۔ نک کے ...یوس کا تھیلا لٹک رہا تھا جس میں اس نے جلی ہوئی ٹرکی ...گرچہ اس نے عقبی دروازہ کھولنے کا پورا انتظام کر رکھا تھا لیکن ...درمیان ایک چھوٹا سا راستہ نظر آیا جہاں سے مکان کے عقب ...ت آسان تھا۔ نک نے وہ راستہ اختیار کیا اور باڑ کی اوٹ میں ...ن کے قریب پہنچ گیا تو مکان کے اندر سے بولنے کی ملی جلی آوازوں ...موسیقی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اتنے میں مکان کے ...ں اطلاعی گھنٹی کی آواز گونجی۔ نک سمجھ گیا کہ گلوریا دروازے پر ...

...لی کے دروازے سے ملازمہ کچن میں مصروف نظر آ رہی تھی۔ ...سنتے ہی اس نے رومال سے ہاتھ صاف کیے اور مکان کے ...گئی۔ دوسرے ہی لمحے نک کچن کے اندر تھا۔ داہنی طرف ...تھا۔ اس کے شیشے کے دروازے سے اندر رکھی ہوئی ٹرکی ...تھی۔ نک نے کندھے سے کینوس کا تھیلا اتار کر فرش پر رکھا ...سے تولیہ نکالا جس میں جلی ہوئی ٹرکی لپٹی ہوئی تھی۔ ...ھے ہوئے پلاسٹر کی وجہ سے اسے کافی دقت پیش آ رہی تھی۔ ...تلے انداز میں کام کر رہا تھا۔ اس نے جلی ہوئی ٹرکی کو اوون ...اور اوون والی ٹرکی کو جو تقریباً بادامی رنگت اختیار کر چکی تھی، ...لپیٹ کر تھیلے میں ڈال لیا۔ اسی لمحے دوسری طرف کسی کے ...چاپ سنائی دی۔

...ے یہ ایمیلیا کہاں مر گئی۔" آواز کسی عورت کی تھی۔

...نے تھیلا اٹھانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہو سکا۔ ...دی کی اور بیساکھی کے ذریعے چلتا ہوا نیم تاریک اسٹور روم ...اتنے میں کچن کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک سنہری بالوں ...ندر آئی۔ نک نے دروازے کی اوٹ سے اسے دیکھا اور سمجھ گیا ...ی روز تھی۔ اس نے اوون کے اندر جھانک کر دیکھا اور زور سے

...ڈرک جلدی سے یہاں آؤ۔ یہ..... یہ ٹرکی کا بیڑہ غرق ہو ...کر کوئلہ ہو گئی ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ ایمیلیا کی بچی ضرور کوئی ...گی۔" اس کی تھیلے پر نظر نہیں پڑی۔

...ہو گیا؟" نک کے کانوں میں ایک بھاری آواز آئی "کیوں ...ہو؟" سینڈی نے دروازے کے قریب جا کر کہا۔

...ل تو آؤ۔"

سب رنگ ڈائجسٹ میں قسط وار شائع ہونے والا سلسلہ

اقابلا

مکمل دو حصوں میں

تاریک براعظم کے پُراسرار ماحول میں جنم لینے والی ایک حیرت انگیز داستان جہاں کالے جادو اور سفلی کے مقابلے برملا ہوتے تھے۔ وحشی قبائل اور اُن کے وحشیانہ رسم و رواج کی ایک ناقابلِ یقین سرگزشت —— ان تاریک اور گمنام جزیروں کی کہانی —— جہاں تہذیب کا کوئی دخل نہیں تھا —— شگون کی خاطر معصوم اور شیر خوار بچوں کو نیزوں پر اچھالا جاتا تھا عجیب الخلقت اور خوفناک دیوتاؤں کے مجسموں کو تازہ خون سے غسل دیا جاتا تھا —— نوخیز حسیناؤں کی بھینٹ پیش کی جاتی تھی

اقابلا

وحشی قبیلوں کی ایک سرکش حسینہ جس کا حُسن لازوال تھا جس کے حصول کے لئے موت کا بازار ہمیشہ گرم رہتا تھا —— خون کی ہولی کھیلی جاتی تھی۔ ایک سیاح کی زندگی کے لرزہ خیز واقعات جسے سمندر کی سرکش موجوں نے اُٹھا کر اقابلا کے دیس میں اس کے قدموں میں ڈال دیا تھا ——

کتابی شکل میں پہلی بار منظرِ عام پر آئی ہے

۳۰ قیمت فی حصہ -/۱۰ روپے، علاوہ محصول ڈاک

پتہ ذیل پر رجوع کریں

کتابیات پبلی کیشنز

پوسٹ بکس نمبر ۲۳ ○ کراچی ۱

نک کے لیے اتنی سی مہلت کافی تھی۔ اس نے تھیلے کو بیساکھی میں اڑا کر اندر کھینچ لیا اور جلدی سے پیچھے ہو گیا۔

"کیا ہو گیا ہے؟" بھاری آواز کچن میں پہنچ گئی۔

"اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ ٹرکی جل کر راکھ ہو گئی ہے۔ سارا قصور ایمیلیا کا ہے۔"

اتنے میں ایمیلیا بھی کچن میں پہنچ گئی۔ "میں صرف دو منٹ کے لیے دروازے تک گئی تھی۔ یہ ناممکن ہے۔ اتنی جلدی ٹرکی نہیں جل سکتی۔ آپ نے بھی گھنٹی کی آواز سنی ہو گی۔"

"کیسی باتیں کر رہی ہو؟" مسٹر سیڈرک نے کہا۔ "ٹرکی جل چکی ہے۔ سامنے نظر آ رہی ہے۔"

"اوہ میرے خدا یہ کیسے ہو گیا۔ ابھی ایک منٹ پہلے بالکل ٹھیک تھی۔ میں حلفیہ کہہ سکتی ہوں۔ ضرور اس اوون میں کوئی خرابی ہے۔ میں نے پہلے دن ہی کہہ دیا تھا کہ اوون ٹھیک نہیں ہے۔"

"یہ تو بڑی مصیبت ہو گئی۔ سیڈرک کی آواز آئی۔ میرا خیال ہے کہ میں جلدی سے دوسری ٹرکی لے آتا ہوں۔ اگرچہ آج چھٹی ہے لیکن گلین سائڈ اسٹور ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔"

"بہت دیر ہو جائے گی۔" سینڈی نے کہا۔ "اگر یہ اوون خراب ہے تو دوسری ٹرکی بھی جل جائے گی۔ بہتر یہی ہے کہ ڈنر کے لیے کہیں باہر چلتے ہیں۔" پھر وہ ایمیلیا سے مخاطب ہوئی۔ "کل سب سے پہلے اوون والوں کو فون کرو اور یہ جلی ہوئی ٹرکی بھی انہیں دکھانے کے لیے رکھ لو۔ بڑی تعریفیں کرتے تھے اپنی اس نئی ایجاد کی۔"

"باقی چیزوں کا کیا کروں؟" ایمیلیا نے بجھی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"کام ختم کرنے کے بعد اپنے گھر لے جانا۔" سینڈی نے کہا۔ "اب ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔"

نک اسٹور میں دبکا ہوا ساری گفتگو سن رہا تھا۔ وہ ڈر رہا تھا کہ کوئی اسٹور میں جھانک کر نہ دیکھ لے۔

"مسز روز۔" ایمیلیا کی افسردہ سی آواز سنائی دی۔ "مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے پتا نہیں یہ سب کیسے ہو گیا۔ میں صرف دو تین منٹ کے لیے دروازے پر گئی تھی۔"

"خیر خیر، جو کچھ ہوا اسے بھول جاؤ۔" مسٹر سیڈرک نے کہا۔ "تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں۔"

"صفائی کرنے کے بعد گھر چلی جانا۔" سینڈی نے کہا۔ "ہم سب ہوٹل میں جا کر کھانا کھائیں گے۔"

ایمیلیا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اگر دیا تھا تو نک تک آواز نہیں پہنچی تھی۔ لمحہ بھر کے بعد قدموں کے دور ہونے کی آواز سنائی دی۔ باورچی خانے میں صرف ایمیلیا رہ گئی تھی۔ وہ جلدی جلدی صفائی کرنے لگی۔ نک کے کانوں میں برتنوں کی کھڑکھڑاہٹ اور چیزوں کو ا[illegible] رکھنے کی آوازوں کے ساتھ ایمیلیا کے بڑبڑانے کی آواز بھی آ رہی [illegible] سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ باہر کیسے نکلے۔ اسٹور کا ایک ہی د[illegible] باورچی خانے میں کھلتا تھا۔ اور وہاں سے وہ ایمیلیا کی نظر میں باہر نہیں جا سکتا تھا۔ پھر یہ بھی خطرہ تھا کہ ایمیلیا کسی کام [illegible] نہ پہنچ جائے۔ مکان کے اندر سے ملی جلی ہنوز مدھم آوازیں [illegible] تھیں جس کا مطلب یہ تھا کہ اہل خانہ ہنوز گھر کے اندر ہی [illegible]

وہ بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا [illegible] میں پہنچ چکی ہو گی۔ اور اس کے ہوٹل میں فون کرنے والی ہو[illegible] کی بیرونی جانب ایک چھوٹا سا روشن دان تھا۔ جو زیادہ اونچا تھا۔ نک بآسانی اس روشن دان سے باہر دیکھ سکتا تھا۔ وہ [illegible] کے ساتھ چلتا ہوا روشن دان کے قریب گیا اور باہر جھانکا۔ تب گلوریا پر پڑی وہ بڑی بے چینی کے ساتھ عمارت کی طرف دیکھ [illegible] نک نے بڑی مشکل سے اسے اپنی طرف متوجہ کیا اور ہاتھ کے اش[illegible] قریب بلایا۔ پہلے اس نے ٹرکی والا تھیلا باہر نکالنے کی کوش[illegible] ناکام رہا۔ پھر اس نے کاغذ کے ایک پرزے پر یہ الفاظ لکھ [illegible] پھینک دیا۔

"میں فی الحال باہر نہیں آ سکتا۔ جلدی سے ہوٹل [illegible] کے فون کا انتظار کرو۔ کام ہو گیا ہے۔"

گلوریا نے کاغذ اٹھا کر دیکھا اور جلدی سے واپس [illegible] نک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اس کی پلاسٹر شدہ [illegible] ہلکا ہلکا درد شروع ہو گیا تھا۔ ایک بجے کے قریب کچن میں کسی [illegible] کی آواز آئی پھر سینڈی کی آواز سنائی دی۔

"ایملی ہم جا رہے ہیں۔" اس نے کہا۔ "ہوٹل میں ہم [illegible] دو بجے کی ہے لیکن [illegible] کو سیڈرک کی زمین دکھانا چا[illegible] وہاں آج کل ڈیولپمنٹ ہو رہا ہے۔ تم کام ختم کر کے چلی جانا۔"

"شکریہ مسز سینڈی!" ایمیلیا نے کہا۔ "مجھے ٹرکی بہت افسوس ہے۔"

"اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ اب افسوس حاصل۔"

چند لمحوں کے بعد نک نے دو کاروں کے اسٹارٹ ہو[illegible] کی آواز سنی۔ اس کے نصف گھنٹے بعد چند دروازے کھلنے اور [illegible] آواز سنائی دی اس کے بعد مکان میں مکمل سناٹا چھا گیا۔

نک اٹھا اور احتیاطاً روشن دان سے باہر دیکھا۔ ایمیلیا کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اب اس کے چہرے پر کوئی ندامت نہ [illegible] زیر لب گنگناتی جا رہی تھی۔ اس کے جانے کے بعد نک نے [illegible]

پر ڈال لیا اور بیساکھی کے سہارے چلتا ہوا ہال کمرے کی طرف بڑھا۔ سامنے کا دروازہ گلی کے قریب تھا۔ اور وہاں سے نکلنا کسی خطرے کا باعث نہیں تھا۔ اسے امید تھی کہ گلوریا مس ہوپ کو اطلاع دے کر واپس آ چکی ہو گی۔ داخلی دروازے پر پہنچ کر جیسے ہی اس نے ہینڈل کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ خود بخود گھومنا شروع ہو گیا۔ باہر سے کسی کے بولنے کی دبی دبی سی آواز بھی آئی۔ نک پر سکتہ طاری ہو گیا۔ اگر اس کی ٹانگ زخمی نہ ہوتی تو وہ دوڑ کر کہیں چھپ جاتا لیکن بیساکھی کے سہارے اتنا تیز چلنا ناممکن تھا لہٰذا وہ کہیں چھپنے کے بجائے ایک قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔

دوسرے ہی لمحے دروازہ کھلا اور دو افراد اندر آئے۔ پہلی ہوپ تھی اور دوسرا ایک طویل القامت شخص تھا جسے نک نے پہلی مرتبہ دیکھا۔

"آہاہ..... نک ویلوٹ!" ہوپ نے کہا۔ "مجھے امید تھی کہ تم سے یہیں ملاقات ہو گی۔ اس سے ملو یہ میرا شریک کاروبار رونالڈ مائلز ہے۔"

نک اور رونالڈ نے ہاتھ ملایا۔

"اگر میں غلطی نہیں کر رہا مسٹر ویلوٹ تو غالباً اس تھیلے میں بھنی ہوئی ٹرکی ہے۔" رونالڈ نے کہا۔

"تمہارا اندازہ بالکل صحیح ہے۔" نک نے کہا۔ "بہت عمدہ روسٹ کی گئی ہے کیا تم اسے یہاں بیٹھ کر کھانا پسند کرو گے یا کہیں اور؟"

"بڑا اچھا سوال کیا۔" رونالڈ نے کہا۔ "کیوں ہوپ؟"

ہوپ کے ہونٹوں پر خوشگوار مسکراہٹ پھیل گئی۔ نک سمجھ گیا کہ انہیں ٹرکی سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ درحقیقت وہ اس خاص موقعے پر اہل خانہ کو گھر سے باہر بھیجنا چاہتے تھے اور اس مقصد میں کامیاب کر رہے تھے۔

"تم لوگوں کے پاس اس مکان کی چابیاں بھی ہیں؟" نک نے پوچھا۔

"چابیاں حاصل کرنا زیادہ مشکل کام نہیں تھا۔" ہوپ نے کہا۔ "اس لیے یہ کام ہم نے خود ہی کر لیا تھا۔"

"میں سمجھتا ہوں کہ تم لوگ مسٹر سیڈرک اور اس کی فیملی کو وقتی طور پر مکان سے باہر بھیجنا چاہتے تھے۔" نک نے کہا۔ "اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام کم پیسوں میں بھی ہو سکتا تھا۔ کوئی اور طریقہ اختیار کر کے۔"

"ہم نے ہر پہلو پر غور کر لیا تھا مسٹر ویلوٹ ہم نہیں چاہتے تھے کہ مسٹر سیڈرک کو ذرا سا بھی شبہ ہو۔ خیر چھوڑو ان باتوں کو یہ ہمارا مسئلہ ہے۔ تمہارے گھٹنے کا کیا حال ہے؟"

"کام چل رہا ہے۔"

"او کے مسٹر ویلوٹ۔" ہوپ نے کہا۔ "ذرا اطمینان سے بیٹھو ہمیں ایک فون کا انتظار ہے۔"

رونالڈ گلا صاف کرتا ہوا بولا۔ "میرا خیال ہے کہ مسٹر ویلوٹ کا کام ختم ہو چکا ہے۔"

"مسٹر ویلوٹ ہمارے کام میں برابر کا شریک ہے اس سے کوئی بات چھپانے کی ضرورت نہیں۔" پھر وہ قدرے توقف کرتی ہوئی بولی۔ "کیوں نہ سینڈی روز کے بیڈ روم کا فون استعمال کیا جائے اس کے ساتھ اسپیکر منسلک ہے ہم تینوں بات سن سکیں گے۔"

"تم اس گھر کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہو۔" نک نے کہا ہوپ نے مسکرا کر نک کی طرف دیکھا۔ بولی۔ "یہ میرا بزنس ہے۔ جاننا ہی پڑتا ہے۔"

تینوں خواب گاہ میں پہنچ گئے۔ اور انتظار کرنے لگے۔ چھ سات منٹ کے بعد فون کی گھنٹی بجی۔

"رونالڈ اپنا پارٹ ادا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" ہوپ نے کہا اور ریسیور اٹھانے سے پہلے ایک بٹن دبا دیا۔ پھر اس نے ریسیور اٹھا کر استفسار کیا۔ اسپیکر پر ایک اجنبی آواز گونجی۔

"میں ٹورنٹو سے میک جانکنس بول رہا ہوں۔ کیا میں مسٹر سیڈرک سے بات کر سکتا ہوں؟"

نک کو یاد آیا کہ جانکنس سیڈرک کا پارٹنر تھا۔

"میں مسٹر سیڈرک کی بیٹی ہوں۔" ہوپ نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔ "ہم ابھی ابھی کھانے پر بیٹھے ہیں۔ ذرا ہولڈ کرو مسٹر جانکنس میں ڈیڈی کو بلاتی ہوں۔"

اس نے ریسیور نیچے رکھ دیا۔ اور رونالڈ کو اشارہ کیا۔ آخر الذکر دروازے سے باہر چلا گیا۔ پھر آواز پیدا کرتے ہوئے کمرے میں آیا۔ اور ریسیور اٹھا کر کہا۔ "ہیلو میک۔" اس کی آواز بدلی ہوئی اور سیڈرک سے ملتی جلتی تھی۔ "اس وقت کیسے یاد کیا؟"

"سوری سیڈرک۔ تمہیں کھانے کی میز سے اٹھنا پڑا۔ لیکن معاملہ ذرا ارجنٹ ہے۔ البرٹا میں جو ہماری آئل لینڈ ہے۔ اس کے پچاس لاکھ ڈالر مل رہے ہیں اگرچہ یہ آفر کچھ زیادہ نہیں ہے لیکن موجودہ حالات میں اس سے زیادہ قیمت ملنی مشکل ہے میں نے سوچا تم سے پوچھ لینا مناسب ہو گا۔ کیونکہ آئل لینڈ کے معاملے میں تمہاری رائے زیادہ صائب ہے۔"

"ایک دو روز سوچنا پڑے گا۔" رونالڈ نے کہا۔

"سوچنے کی گنجائش نہیں ہے۔" جانکنس کی آواز اسپیکر پر گونجی۔ "پارٹی کی آفر آج کاروباری اوقات تک کے لئے ہے۔"

"تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میں اس معاملے میں کچھ نہیں کہوں گا۔ موجودہ حالات میں اس زمین کی یہی قیمت ہے۔ اگر کنیڈین گورنمنٹ اس زمین پر نجی سرمایہ کاری کی اجازت دے دے تو یہی زمین ڈھائی تین کروڑ

ڈالر میں بھی جا سکتی ہے۔"

"مستقبل کی باتیں چھوڑو۔ آج اگر ہم پچاس ڈالر کا روبار میں لگائیں تو دس سال بعد وہ دو ڈھائی کروڑ بن جائیں گے۔"

"تو پھر بیچ ڈالیں؟"

رونالڈ نے جواب دینے میں تھوڑا سا تامل کیا پھر بولا۔ "میرا خیال ہے کہ سودا کر لو۔"

"دیکھ لو بعد میں افسوس نہ ہو۔"

"سنو میک ایک بات خوب یاد رکھو سودا کرتے وقت کوئی افسوس نہیں ہونا چاہئے۔ اور جب سودا ہو جائے تو پھر بعد کی باتیں سوچنا بے کار ہے۔"

"ٹھیک ہے سیڈرک اس معاملے میں تمہارا فیصلہ کبھی غلط نہیں ہوا۔ میں معاہدے پر دستخط کر دیتا ہوں۔ ایک بار پھر معذرت کہ تمہیں کھانے کی میز سے اٹھنا پڑا۔"

"واہ، کوئی بات نہیں سناؤ کینیڈا کا موسم کیسا ہے؟"

"انتہائی سرد۔ درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے صرف تین درجے زیادہ ہے اوکے سیڈرک۔"

"پھر تو وہاں ہر طرف برف ہی برف ہوگی۔" رونالڈ نے کہا۔ پھر اس نے ریسیور کو رکھ دیا۔ اور فاتحانہ نظروں سے ہوپ کی طرف دیکھا۔ "کیسا رہا؟"

"ورنڈرفل۔" ہوپ نے کہا۔ اور آگے بڑھ کر رونالڈ کو پیار کر لیا۔ "تم نے سیڈرک کی بڑی عمدہ نقل اتاری ہے۔"

"چھ ہفتوں سے سیڈرک کی ویڈیو ٹیپ سن سن کر پریکٹس کر رہا تھا۔"

"اب تم اس ٹیپ کو ضائع کر سکتے ہو۔" ہوپ نے کہا پھر نک کی طرف مڑی۔ "تم دس لاکھ ڈالر کے مالک بن چکے ہو مسٹر ولیٹ۔"

"مجھے بھی یہی امید ہے۔" نک نے کہا۔

"ہمارا ایک مشترکہ کاروبار اس وقت کینیڈا میں موجود ہے۔" رونالڈ نے کہا۔ "بلکہ امید ہے کہ اس وقت وہ مسٹر جانکنس کے ساتھ معاہدے کی تکمیل میں مصروف ہوگا۔ ہمارے پاس اس زمین کے لئے دو کروڑ بیس لاکھ کی آفر موجود ہے۔"

"مجھے یقین ہے کہ سیڈرک اس زمین کو کبھی اتنے کم داموں فروخت نہ کرتا۔"

"ظاہر ہے جب ہی تو ہمیں یہ سارا ڈرامہ کرنا پڑا۔"

"لیکن یہ بات چھپی نہیں رہ سکتی۔"

"سودا ہونے کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا۔" ہوپ نے کہا۔ "کم از کم سیڈرک کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ وہ جانکنس کا قانونی پارٹنر نہیں ہے۔"

"او کے دس ہوپ۔" نک بیساکھی کے سہارے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔ "یہ رہی تمہاری ٹرکی۔ میری بقیہ فیس ادا کر دو تاکہ میں جاؤں۔"

"بقیہ فیس تمہیں ایک ہفتے بعد مل جائے گی۔" ہوپ نے کہا۔

"لیکن....."

"فکر نہیں کرو۔ ہم دس لاکھ ڈالر کی خاطر دو کروڑ ڈالر کو خطرے میں نہیں ڈال سکتے۔"

اسی لمحے نک کو کھڑکی سے باہر کسی یونیفارم کی جھلک نظر آئی وہ سمجھ گیا کہ معاملہ گڑبڑ ہے۔ تاہم اس نے ہوپ اور رونالڈ کو کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھا۔ اور جلدی سے عقبی دروازے کی طرف بڑھا جیسے ہی اس نے دروازہ کھول کر قدم باہر رکھا اس کے کانوں میں ایک کرخت آواز آئی۔

"تم دونوں خود کو زیر حراست سمجھو۔"

"اس مداخلت کا کیا مطلب ہے۔" نک کے کانوں نے کسی کی آواز آئی۔ "ہم نے کوئی جرم نہیں کیا۔"

"اس بات کا فیصلہ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر کیا جائے گا۔" کرخت آواز نے کہا۔ "ہمیں ابھی ابھی ٹورنٹو سے کال موصول ہوئی ہے کہ مسٹر ولیٹ کے ساتھ کوئی گڑبڑ کی گئی ہے۔"

نک اس سے زیادہ نہیں سن سکا اور اطمینان سے چلتا ہوا گلی میں پہنچ گیا۔ جہاں گلوریا کار میں اس کی منتظر تھی۔

"جلدی سے نکل چلو۔" نک کار میں بیٹھتا ہوا بولا۔

"خیریت!"

"ہوپ اور اس کا ساتھی گرفتار ہو گئے ہیں۔"

گلوریا نے کار کو گیئر میں ڈالا اور چند گلیوں سے ہوتی ہوئی مین روڈ پر پہنچ گئی۔ نک نے اطمینان کا سانس لیا اور گلوریا کو شروع سے آخر تک ساری بات سنا ڈالی۔

"لیکن پولیس اتنی جلدی کیسے پہنچ گئی۔" گلوریا نے پوچھا۔

"رونالڈ سے ایک چھوٹی سی حماقت ہو گئی تھی۔ فون بند کرنے سے پہلے اس نے جانکنس سے وہاں کے موسم کے بارے میں پوچھا اس نے جواب میں بتایا تھا کہ درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے تین درجے زیادہ تھا اس پر رونالڈ نے کہا کہ پھر تو وہاں ہر طرف برف ہی برف ہوگی۔ اور یہی اس کی غلطی تھی۔ کینیڈا میں درجہ حرارت ناپنے کا ایک مختلف پیمانہ استعمال ہوتا ہے ان کے تین درجے ہمارے ایک درجے فارن ہائٹ کے برابر ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ رونالڈ کی تیسرے نے جانکنس کو شبے میں ڈال دیا تھا کیونکہ سیڈرک تو کینیڈا جاتا رہتا ہے اور وہاں کے پیمانے کو خوب سمجھتا ہوگا۔"

واشنگٹن سے آنے والے شخص نے قدرے ناگواری سے ک ولیٹ کی طرف دیکھا۔

"مسٹر ولیٹ۔" اس نے کہا۔ "ہم عام طور پر ایسے لوگوں کی خدمات حاصل نہیں کرتے جو قانون کے دائرے سے باہر رہ کر کام کرتے ہیں سمجھے؟"

نک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ بولا۔ "سمجھ گیا لیکن وہ بات نہیں جو تم سمجھانا چاہتے ہو۔"

"آج کل ہم حتی طور پر قانون کی حدود کے اندر رہتے ہوئے کام کرتے ہیں گزشتہ انتظامیہ کی طرح نہیں کرتے لیکن بعض اوقات ایسی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے جس کا قانون کے دائرے میں کوئی حل نظر نہیں آتا۔ حال ہی میں ہمیں بعض ایسی معلومات حاصل ہوئی ہیں جن کی نوعیت کچھ ایسی ہی ہے۔"

"کس قسم کی معلومات؟"

"تمہارا ان معلومات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ بے وقعت اشیاء کی چوری کے لئے تمہاری خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں اور یہ کہ تم زیادہ سوالات نہیں کرتے۔"

"تم نے بالکل ٹھیک سنا ہے۔ کیا چیز چوری کروانا چاہتے ہو؟"

"ایک بچے کا سرخ عبارہ۔"

"یہ عبارہ کہاں پر ہے؟"

"اس بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں۔"

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔"

"ہم تمہیں وہ علاقہ بتا دیں گے جہاں عبارہ موجود ہوگا اس علاقے میں ایک ہی سرخ عبارہ ہوگا۔"

نک نے کرسی میں پہلو بدلا۔ "میری فیس پچیس ہزار...؟"

"ہمیں معلوم ہے تم جس بنک میں کہو گے رقم جمع کروا دی جائے گی۔ ملکی ہو یا غیر ملکی۔"

"خوب خوب تم نے ہر بات کے بارے میں سوچ رکھا ہے۔ یہ عبارہ کس وقت کس علاقے میں مل سکتا ہے؟"

"ہفتے کے روز مڈ اسٹیٹ فرنٹر لائنڈ میں تمہیں ہفتے کے روز یعنی پرسوں دوپہر سے پہلے وہاں موجود ہونا چاہیے۔"

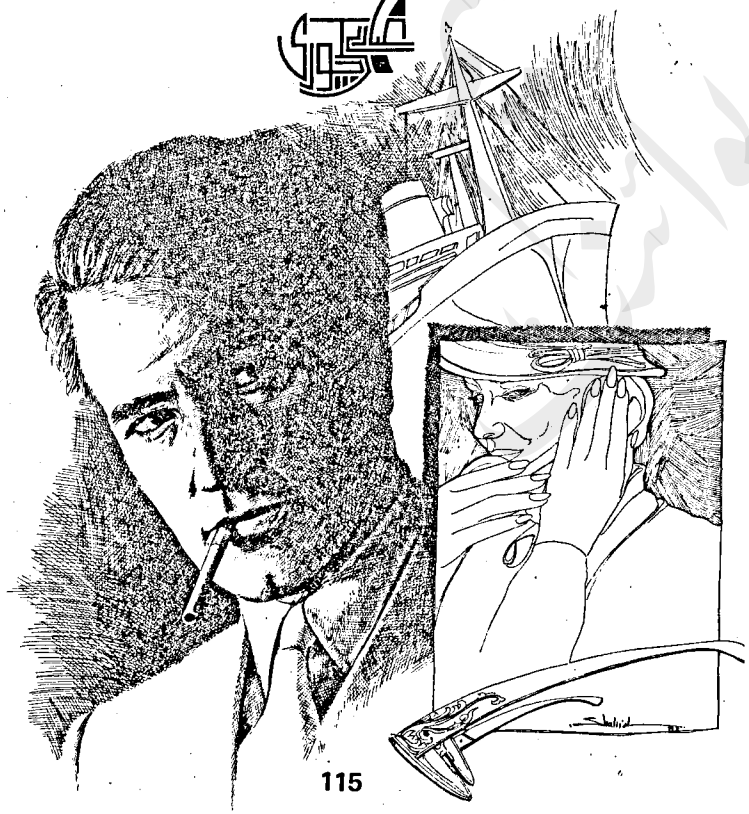

"ٹھیک ہے۔"

"ایک ضروری بات یاد رکھو۔ ہفتے کے روز فٹر گراؤنڈ میں خاصا ہجوم ہوگا۔ سرخ غبارہ ہجوم کے سروں پر اڑتا ہوا نظر نہیں آنا چاہیے۔"

"یعنی اس میں ہیلیم گیس بھری ہوئی ہوگی؟"

"ہاں اسے چرانے کے بعد نچلی سطح پر رکھنا۔ زمین کے قریب۔"

"کیا میں اُسے پھاڑ دوں؟"

"ہرگز نہیں۔ اس بات کا خیال بھی رکھنا کہ کوئی شخص تمہارا راستہ نہ روکے۔ غبارہ حاصل ہوتے ہی پارک کے باہر چلے جانا۔ میں صدر دروازے کے سامنے کار میں تمہارا انتظار کروں گا جب تم غبارہ میرے حوالے کر دو گے تو تمہارا کام ختم ہو جائے گا۔"

"تم نے ہجوم کا ذکر کیا ہے۔ کیا پرسوں وہاں کوئی میلہ ہے؟"

"میلہ تو روز ہی ہوتا ہے۔ البتہ ہفتے کے روز نسبتاً زیادہ ہجوم ہوتا ہے۔"

"پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہاں ایک ہی سرخ غبارہ ہوگا؟"

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔" بے نام شخص نے کہا۔ "تم خود بھی دیکھ لو گے۔"

"اچھی بات ہے۔" نک نے اتفاق کیا۔

واشنگٹن سے آنے والا شخص کھڑا ہو گیا۔ اور نک سے ہاتھ ملایا "او کے ویلوٹ" اُس نے کہا۔ "تمہاری کامیابی سے بہت سی باتیں وابستہ ہیں۔"

نک مسکرایا۔ "اور میں کبھی ناکام نہیں ہوا۔"

اجنبی سر ہلاتا ہوا رخصت ہو گیا۔

○

نک نے اگلا دن زیادہ تر اسٹیٹ فٹر میں گھومتے پھرتے گزارا۔ یہ مقام اُس کے شہر سے دو سو پچاس میل دور تھا۔ ان دنوں گلوریا اپنی ماں کو ملنے کیلیفورنیا گئی ہوئی تھی اس لئے نک کو خالی گھر سے نکلتے ہوئے کوئی کوفت نہیں ہوئی۔ وہ اس اسائنمنٹ پر خاصا خوش تھا۔ گزشتہ کئی مہینوں سے اُسے کوئی کام نہیں ملا تھا اور اس کا بنک اکاؤنٹ تقریباً خالی ہو چکا تھا۔

پھر بھی حکومت کا کام لیتے ہوئے اُسے خاصی کوفت ہوتی تھی۔ وہ ڈرتا تھا کہ کوئی دوسرا واٹر گیٹ اسکینڈل نہ شروع ہو جائے اور اسے کسی کانگریس کمیٹی کے سامنے جواب دہ نہ ہونا پڑے۔ کچھ دیر بعد جب وہ ایک میل دور ایک ہوٹل میں داخل ہوا تو لابی میں ایک اشتہار دیکھ کر اُس کے خدشات اور بھی پختہ ہو گئے۔ اشتہار کا مضمون یہ تھا۔

ہفتے کے روز ٹھیک ایک بجے سرکاری میلے میں یو ایس سینیٹر باب ڈائمنڈ سے ملئے۔

باب ڈائمنڈ آئندہ الیکشن میں دوبارہ سینیٹر کا انتخاب لڑ رہا تھا۔

واضح طور پر فٹر گراؤنڈ میں اُس کی آمد بھی انتخابی مہم کے سلسلہ میں تھی۔ کو یہ اندازہ لگانے میں کوئی دیر نہیں لگی کہ سرخ غبارے کا تعلق یقیناً ڈائمنڈ سے تھا۔ یہ ایک ایسی بات تھی جو اُسے قطعاً پسند نہیں آئی تھی۔ اشتہار کو گھور رہا تھا کہ کسی نے عقب سے اس کا کندھا تھپ تھ

"ہیلو مسٹر ویلوٹ۔"

اُس نے گھوم کر دیکھا تو سامنے سنہری بالوں والی ایک نوجوا خاتون کھڑی تھی۔ اُس نے چست پتلون اور سویٹر پہن رکھا تھا۔ اگرچہ نے اُسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا لیکن اُس وقت اُس سے کنارا کرنا مناسب تھا۔

"غالباً تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے محترمہ۔" اُس نے اجنبیت سے ک

"اچھی اداکاری کر لیتے ہو۔ تم نک ویلوٹ ہو اور میں لانا لارنس میں ٹی وی کے شعبہ نیوز سے تعلق رکھتی ہوں۔ ہماری ملاقات نیویارک ہوئی تھی۔ یاد رہے وہاں تم نے بنک آفیسر کے گھر سے ایک ایش ٹرے چ کی تھی۔"

اب چھپانا بے کار تھا۔ "آں ہاں یاد آیا۔" اُس نے کہا۔ "سناؤ کیسے وقت گزر رہا ہے؟" لانا نے کندھے اچکائے۔ "بس زندگی گزر رہی ہے۔"

"یہاں کس سلسلے میں آنا ہوا؟"

"کل سینیٹر ڈائمنڈ اپنی انتخابی مہم کا آغاز کر رہا ہے۔ میں رپورٹنگ سلسلہ میں آئی ہوں۔ تم سناؤ، کیا آج کل بھی چوری پر گزارہ کر رہے ہو؟"

"دراصل بہت سے لوگوں کا گزارہ میری چوریوں کی وجہ سے چل ہے۔ میں تو فقط معمولی سا خادم ہوں۔" پھر وہ مڑتا ہوا بولا۔ "میں اپنا یہ کمرے میں رکھ آؤں۔"

دس منٹ بعد جب وہ نیچے آیا تو لانا لارسن کاک ٹیل لاؤنج اُس کا انتظار کر رہی تھی۔

"کیا پیو گے؟ بیئر؟"

نک اسٹول پر بیٹھ گیا اور بولا۔ "جو تم مناسب سمجھو۔"

لانا نے دو گلاس بیئر کا آرڈر دیا اور قیمت ادا کر دی۔

نک گلاس کو گھورتا ہوا بولا۔ "طویل اور گرم سفر کے بعد بیئر کا ا گلاس خاصا فرحت بخش ثابت ہوتا ہے شکریہ لیکن تم نے قیمت کیوں او

"فکر نہیں کرو۔ اس کی قیمت کمپنی کے اکاؤنٹ میں جائے گی۔ ا صاف صاف بات ہو جائے۔ تم یہاں کس سلسلے میں آئے ہو؟"

"کوئی خاص کام نہیں۔ آج کل فرصت تھی۔ میں نے سوچا کیوں نہ میلہ دیکھا جائے۔"

"میں نہیں مان سکتی۔ تم سینیٹر ڈائمنڈ کے پیچھے یہاں آئے ہو۔ تم یقیناً اُس کی کوئی چیز چوری کرنا چاہتے ہو۔"

"خوب قیاس آرائی کر لیتی ہو لیکن اس میں کوئی حقیقت نہیں۔"

"تو پھر تم یقیناً یو ڈی اے کے چکر میں آئے ہو۔"

"یو ڈی اے؟" نک نے حیرانی سے کہا۔ "کبھی نام نہیں سنا۔"

"کیا واقعی؟ یا مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہو۔"

"زندگی میں پہلی بار یہ لفظ سنا ہے یہ چیز کیا ہے؟"

"یہ سابق فوجیوں کی ایک انتہا پسند تنظیم ہے۔ اس کی بنیاد کارل رلے نامی ایک شخص نے رکھی تھی۔ بظاہر اس تنظیم کی رکنیت تمام سابق جیوں کے لئے عام ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ یہ لوگ صرف اص نظریات کے حامل افراد کو تنظیم کا رکن بناتے ہیں۔ ٹائمز کے ایک نمائندے نے جو سابق فوجی ہے۔ اس تنظیم کا رکن بننے کی کوشش کی تھی مگر کامیابی نہیں ئی۔ بعض افواہوں کے مطابق یہ لوگ امریکن نازی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ پولیس نے بعض تخریبی کارروائیوں کے سلسلے میں ان لوگوں سے پوچھ گچھ تھی مگر کوئی تعلق ثابت نہیں ہو سکا۔"

"ان کا سینیٹر ڈائمنڈ سے کیا تعلق ہے؟"

"میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔"

"براہِ راست نہیں کہی لیکن تمہاری باتوں سے مجموعی تاثر یہی ملتا ہے اس نازی تنظیم کا سینیٹر ڈائمنڈ کی انتخابی مہم سے ضرور کوئی تعلق ہے۔"

لانا نے اثبات میں سر ہلایا۔ "سینیٹر اس گروپ کے بارے میں کچھ عرصہ چھان بین کر رہا ہے۔"

"غالباً یہ لوگ کل اس کے خلاف کوئی مظاہرہ وغیرہ کرنا چاہتے ہیں۔"

"یہ پارٹی مظاہروں اور جلسے جلوسوں سے زیادہ خطرناک کام کرتی ہے۔ ان کے بارے میں کوئی بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی۔ وہ قدرے جھکی اور رازدارانہ لہجے میں بولی۔ "اب تم بتاؤ؟ تم کس سلسلے میں یہاں ہو؟"

"تمہیں میرا جواب سن کر یقیناً مایوسی ہوگی۔ میں واقعی میلہ دیکھنے آیا ہوں۔"

"جب تم نے ایش ٹرے چرائی تھی تو مجھے اچھی خاصی کہانی مل گئی میرا خیال ہے کہ اس دفعہ بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا۔ سوائے مایوسی کے۔"

دفعتاً وہ اچھل پڑی اور قریب سے گزرنے والے ایک دبلے پتلے شخص کا راستہ روک کر کھڑی ہو گئی۔ آخر الذکر نے تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔

"ہیلو مسٹر پائر۔ میں لانا لارسن ہوں۔ شعبہ نیوز چینل چھ، نیویارک پہچانا؟"

پائر کی بھوری مونچھوں کے نیچے سفید چمکدار دانت نمودار ہو گئے تاہم آنکھوں میں مسکراہٹ نہیں تھی۔

"اوہ کیوں نہیں۔ غالباً تم سینیٹر کی انتخابی مہم کے سلسلے میں آئی ہو؟"

"تمہارا اندازہ صحیح ہے۔" اس نے کہا پھر وہ نک کا تعارف کراتی ہوئی بولی۔ "یہ میرا دوست نک ویلوٹ ہے۔ اور یہ رچرڈ پائر۔ مسٹر ڈائمنڈ کی انتخابی مہم کا منیجر۔"

"بڑی خوشی ہوئی۔" نک نے کہا۔

"کیا تم بھی پریس سے تعلق رکھتے ہو؟"

"میں فری لانسر ہوں۔"

"تمہاری موجودگی میرے لئے خوشی کا باعث ہے۔" پائر نے کہا

نک نے اندازہ لگایا کہ اُس کی عمر زیادہ نہیں تھی۔ تیس کے لگ بھگ تھی۔ تاہم وہ ماہر سیاستدانوں کی طرح نرمی اور ہوشیاری سے بات کرنا جانتا تھا۔ اُس نے ایک اسٹول کھینچ لیا اور قدرے اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"کل ہم لوگ کس چیز کی توقع رکھیں؟" لانا نے پوچھا۔

"غباروں کی۔" پائر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ہم نے میلے میں فروخت ہونے والے تمام غبارے خرید لئے ہیں۔ کل وہاں تمام سفید اور سبز غبارے ہوں گے جو میلے میں شریک ہونے والوں میں تقسیم کئے جائیں گے سفید اور سبز کے علاوہ وہاں کوئی رنگ نہیں ہوگا کیونکہ یہ باب کے انتخابی رنگ ہیں ہم نے ایک ہیلی کاپٹر کا انتظام بھی کر لیا ہے جو اس میلے کی فلم بنائے گا۔ ہیلی کاپٹر میں ٹائمز کا نمائندہ بھی ہوگا۔"

"سفید اور سبز غبارے!" نک نے حیرانی سے کہا۔

مطالعہ کرنے امتحان دینے اور یادداشت بڑھانے کیلئے ایک بے حد کارآمد نفسیاتی کتاب

امتحان میں کامیابی حاصل کیجیے

قیمت ۲۰ روپے ڈاک خرچ ۱۰ روپے

مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس نمبر ۹۴۴ کراچی نمبر ۱

"غباروں کی تجویز میں نے پیش کی تھی۔ تم اس پر رنگ برنگا فیچر لکھ سکتے ہو۔ تمام غباروں میں ہیلیم گیس بھری ہوگی۔"

"رنگ برنگا فیچر صرف ٹائمز کا نمائندہ ہی لکھ سکتا ہے۔" لانا نے کہا۔

"میں تمہارے لئے بھی ہیلی کاپٹر میں جگہ بنا سکتا ہوں۔" پائر نے کہا۔ "بشرطیکہ تمہارے پاس کیمرہ ہو۔"

"شکریہ۔ میں زمین پر رہ کر رپورٹنگ کرنا پسند کروں گی۔ ویسے میرے ساتھ کیمرہ مین بھی ہے جو میری رپورٹنگ کے مطابق تصویریں اتارے گا۔"

"یہ بھی اچھا ہے۔"

"میں نے جب پوچھا تھا کہ کل ہم لوگ کس چیز کی توقع رکھیں تو میرا اشارہ سینیٹر کی تقریر کی طرف تھا نہ کہ غباروں کی طرف۔"

"باب کی تقریر ابھی تک مکمل نہیں ہوئی۔ فکر نہیں کرو جیسے ہی اُس کی تقریر کی کاپیاں تیار ہوئیں میں فوراً ایک کاپی تمہیں بھجوا دوں گا۔"

"مجھے بھی یہی امید ہے۔ میں نیویارک سے آنے والی واحد رپورٹر ہوں۔"

"تم اسی ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہو نا؟" پائر نے کہا۔ "کل دوپہر سے پہلے پہلے تقریر کی کاپی تمہارے ہاتھوں میں ہوگی۔ کمرہ نمبر کیا ہے؟"

"ایک سو تیس۔" لانا نے جواب دیا۔

پائر نک کا کندھا تھپتھپاتا ہوا بولا۔ "اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو ضرور بتانا۔"

"ضرورت پیش آئی تو ضرور تکلیف دوں گا۔" نک نے کہا

پائر کے جانے کے بعد لانا نے کہا۔ "خاصا ہوشیار شخص ہے۔"

"پبلسٹی کے لئے بہت موزوں ہے۔"

"مجھے یقین ہے کہ اس کی کوششوں سے باب ڈائمنڈ وہائٹ ہاؤس تک پہنچ جائے گا۔"

"یہ بات خاصی قبل از وقت معلوم ہوتی ہے۔"

"لیکن ناممکن نہیں ہے۔" لانا نے کہا۔ "اس دنیا میں عجیب و غریب تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔"

❁

لانا لارسن سے رخصت ہو کر نک فٹر گراؤنڈ جا پہنچا اور ایک گھنٹے تک وہاں گھومتا رہا۔ وہاں کھانے کے چند اسٹال بھی تھے۔ جہاں کچھ لوگ کرسیوں پر بیٹھ کر اور کچھ کھڑے ہوئے ہیمبرگر وغیرہ کھا رہے تھے۔ نک ایسے ہی ایک اسٹال پر جا کھڑا ہوا اور ہاٹ ڈاگ لے کر کھانے لگا۔ ایک کونے میں لکڑی کا اسٹیج بنا ہوا تھا جو سفید اور سبز رنگ کا تھا۔ نک آنے والے دن کا تصور کرنے لگا جب فضا میں سبز اور سفید غبارے اڑ رہے ہوں گے اور غباروں کے اس سفید اور سبز طوفان میں اُسے ایک سرخ رنگ کے غبارے کو تلاش کرنا ہوگا۔

اُسے یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔

اُس نے ایک اسٹال پر جا کر ٹیلی فون ڈائریکٹری دیکھی۔ اُس میں یو۔وی۔اے کا ایڈریس تلاش کیا اور کار میں بیٹھ کر شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ نصف گھنٹے بعد وہ پرانی وضع کی ایک کشادہ عمارت کے سا[illegible] پہنچ گیا۔ لکڑی کے بھاری دروازے پر پیتل کی پلیٹ پر یو۔وی۔اے لکھا [illegible] شام ہو چکی تھی اور تاریکی دھیرے دھیرے کائنات پر محیط ہو رہی تھی۔ [illegible] نے اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا اور انتظار کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد ایک [illegible] شخص نے دروازہ کھولا اور نک کو گھورنے لگا۔ اُس نے قمیص کی [illegible] اوپر چڑھا رکھی تھیں اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی کام سے اٹھ کر آیا [illegible]

"کیا یہ یو۔وی۔اے کا دفتر ہے؟" نک نے پوچھا۔

"اس پلیٹ پر یہی لکھا ہے۔"

نک نے کھنکار کر گلا صاف کیا اور بولا۔ "میں ایک سابق فوج[illegible] اور تمہاری تنظیم کا رکن بننا چاہتا ہوں۔ رکنیت کی شرائط کیا ہیں۔"

"سوری۔ رکنیت کا سلسلہ آج کل بند ہے۔" ادھیڑ عمر شخص [illegible] اور دروازہ بند کرنے لگا۔

"کیا تم مجھے کچھ معلومات فراہم کر سکتے ہو؟"

"اس وقت نہیں اگلے ہفتے آنا۔"

"کیا میں کارل مولے سے مل سکتا ہوں۔"

ادھیڑ عمر شخص قدرے تامل کرتا ہوا بولا۔ "میں ہوں کارل مو[illegible]"

"مجھے تمہارا غائبانہ تعارف کرایا گیا تھا۔"

"کس کے ذریعے؟"

نک نے اندھیرے میں تیر چلایا۔ "سینیٹر ڈائمنڈ کے دفتر [illegible]"

کارل مولے غرایا۔ "ناممکن۔ سینیٹر ڈائمنڈ کے دفتر والے میرا نا[illegible] بھی پسند نہیں کرتے۔ اگر سینیٹر نے تمہیں جاسوسی کی غرض سے یہاں بھیجا [illegible] اُس نے بڑی حماقت کی ہے۔ میں نے تم سے زیادہ بے وقوف شخص نہ[illegible]"

پھر اس نے دھڑ سے دروازہ بند کر دیا۔

نک چند لمحوں تک تاریک سیڑھیوں پر کھڑا سوچتا رہا۔ پھر [illegible] میں جا بیٹھا۔ انجن اسٹارٹ کیا اور کار کو آگے بڑھا دیا۔ وہ تصور میں [illegible] غباروں کے درمیان ایک سرخ غبارہ دیکھ رہا تھا جب وہ گلی کا کونا [illegible] عقب نما آئینے میں اُس نے کسی چیز کو حرکت کرتے دیکھا۔ اور یہ چیز پچھلی [illegible] پر تھی۔ اُس نے ایک دم بریک لگا دئے۔ کار ایک جھٹکے کے ساتھ رک [illegible] اُس کے ساتھ ہی اُس نے کسی چیز کو اپنی سیٹ کی پشت سے ٹکراتے [illegible] کیا۔ وہ تیزی سے سیٹ کے نیچے گھس گیا اور انتظار کرنے لگا۔ چ[illegible] خاموشی میں گزر گئے پھر اس نے احتیاط کے ساتھ چھت کی بتی [illegible] اور دھیرے دھیرے سر اٹھا کر پیچھے دیکھا۔ پچھلی سیٹ پر ایک شخص [illegible] منہ پڑا تھا اور اُس کے کپڑوں میں خون لگا ہوا تھا۔

غور سے دیکھنے پر پتہ چلا کہ وہ مر چکا تھا۔

نک نے جلدی جلدی اُس کی تلاشی لی۔ اُس کے بٹوے میں [illegible]

[illegible] تھے لیکن کوئی شناختی کاغذ نہیں تھا۔ اُس کے سینے پر چاقو کا زخم تھا [illegible] وہی اُس کی موت کا باعث معلوم ہوتا تھا۔ زخم دل پر نہیں تھا۔ نک نے [illegible] اندازہ لگایا کہ وہ فوری طور پر ہلاک نہیں ہو گیا تھا واضح طور پر وہ حملہ آور [illegible] سے جان بچا کر بھاگا تھا اور کار میں چھپ گیا تھا اور دہشت کی وجہ سے [illegible] کوئی آواز نہیں نکالی تھی۔ بعد میں زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اُس [illegible] موت واقع ہو گئی تھی، اور یہ بات زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتی تھی کہ [illegible] اس پر یو۔وی۔اے بلڈنگ کے اندر حملہ کیا گیا تھا۔

صورت حال خاصی پیچیدہ تھی۔ نک نے سوچا۔ اگر اُس نے پولیس کو [illegible] معاملے کی اطلاع دی تو لازمی طور پر اُسے تفتیش کے لئے روک لیا جائے گا بلکہ [illegible] ہو سکتا ہے کہ اُسی پر قتل کا شبہ کیا جائے۔ ایسی صورت میں وہ اگلے دن دوپہر [illegible] کے وقت میلے میں نہیں پہنچ سکتا تھا۔ لاش کو گھسیٹ کر ایک دیوار کے سہارے [illegible] دیا اور کار میں بیٹھ کر تیزی سے ہوٹل کی طرف روانہ ہو گیا۔ کچھ دور جانے کے [illegible] بعد اُس نے ارادہ تبدیل کر دیا اور کار کا رُخ یو۔وی۔اے بلڈنگ کی طرف [illegible] دیا لیکن اُس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیوں ایسا کر رہا تھا۔ اُس [illegible] اپنی کار یو۔وی۔اے بلڈنگ سے دو بلاک دور کھڑی کر دی اور عمارت [illegible] چکر لگاتا ہوا عقب میں پہنچ گیا۔ وہاں اُس نے دروازہ دیکھا جو نصف [illegible] کھلا ہوا تھا۔ غالباً متوفی اسی دروازے کے ذریعے فرار ہوا تھا۔

نک نے اِدھر اُدھر دیکھا اور عمارت کے اندر چلا گیا۔ وہاں تاریکی [illegible] سناٹا طاری تھا۔ اُس نے جیب سے چھوٹی سی ٹارچ نکالی اور دبے پاؤں عمارت [illegible] طرف بڑھا۔ اوپر سے بولنے کی مدھم آوازیں آ رہی تھیں۔ دروازے کے قریب [illegible] پہنچ کر وہ چند لمحوں کے لئے کھڑا رہا پھر تہہ خانے کی سیڑھیاں اترنے لگا۔ [illegible] وقتاً فوقتاً ٹارچ جلا کر دیکھ لیتا تھا۔ نیچے دیوار کے ساتھ کوئلے کی بوریاں [illegible] کچھ لکڑی کی پیٹیاں رکھی ہوئی تھیں، اچانک اُس کے کانوں میں کسی کے [illegible] لنے کی آواز آئی۔ جیسے کوئی شخص یا اشخاص تہہ خانے کے دور افتادہ حصے [illegible] چل رہے تھے۔ نک پیٹیوں کے پیچھے کھڑا ہو کر انتظار کرنے لگا۔

"پتہ نہیں برائن کہاں مر گیا ہے۔" قریب ہی سے ایک واضح آواز سنائی [illegible]۔ نک تھوڑا سا نروس ہو گیا لیکن جب اُس نے غور کیا تو پتہ چلا کہ آواز [illegible] کشادہ پائپ کے ذریعے اُس تک پہنچ رہی تھی جو ہوا کے لئے لگا ہوا تھا [illegible] آواز کارل مولے کی تھی، نک تھوڑا سا اور پائپ کے قریب چلا گیا۔

"فکر کی کوئی بات نہیں کارل۔" ایک دوسری آواز سنائی دی۔ "برائن [illegible] کر نہیں جا سکتا۔ میکسی چاقو لے کر اُس کے پیچھے گیا ہے۔"

"تم بھی اُس کے پیچھے جاؤ۔" کارل نے کہا۔ "اور دیکھو کہ صورت حال [illegible] گیا ہے۔ ٹھہرو، میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔"

نک کے کانوں میں قدموں کی آواز سنائی دی جو مدھم ہوتی چلی گئی [illegible] ہم وہ احتیاطاً اپنی جگہ پر کھڑا رہا لیکن کوئی بھی تہہ خانے کی طرف نہیں [illegible] یا مطمئن ہونے کے بعد اُس نے ٹارچ جلائی اور ایک بار پھر تہہ خانے کا [illegible] معائنہ کرنے لگا، کونے میں اُس نے ایک لکڑی کی پیٹی پڑی دیکھی جس کے اوپر یو۔ایس گورنمنٹ کے الفاظ لکھے تھے۔ پیٹی کے اندر پلاسٹک فرسبی سے ملتی جلتی کچھ پلیٹیں رکھی تھیں۔ نک نے ٹارچ جلا کر غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ پلاسٹک بم تھے جنہیں دباؤ کے ذریعے یا ریموٹ کنٹرول کے ذریعے پھاڑا جا سکتا تھا۔

نک سوچنے لگا کہ سرخ غبارے کا اور پلاسٹک بموں کا آپس میں کیا تعلق تھا؟ سرخ غبارہ یقیناً کسی سگنل کے طور پر استعمال کیا جانے والا تھا۔ اُسے یاد آیا، نامعلوم اجنبی نے اُسے تاکید کی تھی کہ غبارہ ہجوم کے سروں کے اوپر فضا میں بلند نظر نہ آئے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ کوئی شخص دور بیٹھا سرخ غبارے کے سگنل کا منتظر ہوگا۔ نک کے ذہن میں سازش کا نقشہ واضح ہونے لگا۔ غالباً میلے کے اندر ایک یا ایک سے زیادہ جگہوں پر پلاسٹک بم نصب تھے۔ جب سینیٹر ڈائمنڈ ایسی کسی جگہ پر قدم رکھے گا تو سرخ غبارے کو فضا میں بلند کر کے اس جگہ کی نشاندہی کر دی جائے گی اور دور بیٹھا ہوا شخص ریموٹ کنٹرول کے ذریعے اُس جگہ دفن شدہ بم کو پھاڑ دیگا۔

نک کو سفید اور سبز غباروں کے سمندر میں ایک سرخ غبارہ تلاش کرنا تھا۔ اور سینیٹر کی آمد سے قبل اُسے حاصل کرنا تھا کہ اُس کے ذریعے سگنل نہ دیا جا سکے۔ یہ ایک مشکل اور خطرناک کام تھا۔ وہ براہ راست نازیوں کی تنظیم سے ٹکر لے رہا تھا۔

انہی سوچوں میں گم وہ کار میں بیٹھ کر واپس ہوٹل کی طرف روانہ ہو گیا اُس کا ذہن خاصا الجھ گیا تھا۔ اگر اُسے شروع میں صورت حال کی سنگینی کا احساس ہو جاتا تو وہ کبھی اس کام میں ہاتھ نہ ڈالتا۔ ہوٹل پہنچ کر اپنے کمرے میں جانے کے بجائے اُس نے کمرہ نمبر ۱۳۰ کے دروازے پر دستک دی دروازہ کھولنے والی لانا لارسن ہی تھی۔ وہ نک کو دیکھ کر خوش ہوئی اور اُسے اندر لے گئی۔

"میں تمہارا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔" نک نے کہا۔ "ایک چھوٹی سی بات پوچھنا تھی۔ کیا تم برائن نامی کسی شخص کو جانتی ہو؟"

"برائن!" لانا سوچتی ہوئی بولی۔ "سینیٹر ڈائمنڈ کے اسٹاف میں سام برائن نامی ایک شخص ہے۔ اس کے علاوہ میں کسی برائن کو نہیں جانتی۔"

"سام برائن! کیا وہ بھی مسٹر پائر کے ساتھ یہاں آیا ہوا ہے؟"

"یہ بات تو مسٹر پائر سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ میں نے اسے نہیں دیکھا۔"

"شکریہ لانا۔" نک مڑتا ہوا بولا۔ "صبح ملاقات ہوگی۔"

"سنو تو، یہ تو کوئی خبر نہیں بنی۔"

نک کوئی جواب دیئے بغیر کمرے باہر نکل آیا۔

❁

ہفتے کے روز موسم خوشگوار تھا اور فٹر گراؤنڈ میں خاصی گہما گہمی تھی۔ نک بارہ بجے سے قبل وہاں پہنچ گیا۔ کار سے اترتے ہوئے اس کی نظر ایک پک اپ ٹرک پر پڑی جو صدر دروازہ کے قریب کھڑا تھا۔ اُس کے اوپر جلی حروف میں چینل سکس نیوز لکھا تھا۔ پک اپ کے دروازے کے پاس

لانا لارسن کھڑی تھی۔ اُس کے ساتھ جینیز اور ٹی شرٹ میں ملبوس ایک نوجوان تھا جس نے کندھے پر چھوٹا سی وی کیمرہ اٹھا رکھا تھا۔ نک نے فی الوقت لانا سے ملنا مناسب نہیں سمجھا۔ کیونکہ آئندہ ایک گھنٹے کے اندر اُسے بہت کچھ کرنا تھا۔

صدر دروازے کے اُس پار خاصا ہجوم تھا۔ گیٹ کے بائیں طرف چند ٹینک کھڑے تھے جن میں سے سفید اور سبز غبارے نصب کئے جا رہے تھے۔ ایک ٹینک کے قریب ڈائمنڈ کا پبلسٹی سیکرٹری رچرڈ پائپر بھی کھڑا تھا۔ نک ٹہلتا ہوا اُس کے قریب چلا گیا۔

"خاصی رونق ہے۔" اُس نے کہا۔

"اوہ ہیلو رچرڈ۔" پائپر اُس کی طرف لڑھکتا ہوا بولا۔ "تمہیں یہاں دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی آج تم بڑی زبردست تقریر سنو گے۔"

"آں ہاں میرا خیال ہے کہ تقریر کی ایڈوانس کاپیاں تیار ہو چکی ہوں گی۔"

پائپر نے بریف کیس سے ایک کاپی نکال کر نک کے ہاتھ میں تھما دی۔

"باب ڈائمنڈ ٹھیک ایک بجے پہنچ رہا ہے۔ وہ وقت کی سختی سے پابندی کرتا ہے۔"

"وہ کس راستے سے گزرے گا؟" نک نے پوچھا۔ "میں اسے قریب سے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس کا انحصار عوام کی تعداد پر ہے۔"

نک نے شکریہ کے ساتھ ایک سبز غبارہ قبول کیا اور ہجوم کے ساتھ پارک میں داخل ہو گیا۔ اُس کی نظریں سرخ غبارے کی تلاش میں تھیں، لیکن ہر طرف سفید اور سبز غباروں کا سیلاب نظر آتا تھا۔ کبھی کبھی کسی بچے کے ہاتھ سے دھاگا چھوٹ جاتا اور غبارہ فضا میں بلند ہو جاتا۔

اچانک نک نے خود کو کارل مرلے کے روبرو کھڑے پایا۔

آخر الذکر کسی قدر حیرت سے اُسے گھورنے لگا۔ اُس نے سنگین خیشوں والا شیشہ لگا رکھا تھا اور کل کی نسبت زیادہ معقول لباس پہنے ہوئے تھا۔

"تم وہی نہیں جو کل ہمارے دفتر آئے تھے؟" اس نے پوچھا۔

"اور مجھے ایلوس واپس جانا پڑا تھا۔" نک نے افسردگی سے کہا "لیکن میں اُس وقت تک کوشش کرتا رہوں گا۔ جب تک تمہیں میری وفاداری کا یقین نہ آ جائے۔"

"یہاں کیا کرنے آئے ہو؟"

"ڈائمنڈ کی تقریر سننے۔"

کارل نے سر آگے جھکا کر رازدارانہ لہجے میں پوچھا۔ "کیا تم ڈائمنڈ کے حامیوں میں سے ہو؟"

"ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا لیکن جب اپنے دھکارے دیں تو انسان کو دوسرے سہارے تلاش کرنے پڑتے ہیں۔"

"یہ سبز غبارہ کیوں اٹھائے پھر رہے ہو؟"

"ڈائمنڈ کے ایک اسٹاف ممبر نے زبردستی پکڑا دیا تھا۔ وہ دشمن کی صفوں میں گھسنے کے لئے دشمن کا روپ دھارنا ضروری ہوتا ہے۔"

"اسٹاف ممبر؟ کیا تم ڈائمنڈ کے اسٹاف ممبروں کو جانتے ہو؟"

"ایک آدھ کو جانتا ہوں۔ جس نے یہ غبارہ دیا ہے، اُس کا نام سام برائن ہے۔"

کارل کی آنکھوں میں حیرانی نمودار ہو گئی۔ نک اُسے حیرت زدہ چھوڑ کر ہجوم میں گم ہو گیا۔ وہ جلد از جلد سرخ غبارے تک پہنچنا چاہتا تھا۔ پارک کے ایک کونے میں موجود بینڈ نے ایک مقبول ترانے کی دھن بجانی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کیا گیا کہ سینیٹر باب ڈائمنڈ چند منٹ کے اندر پہنچنے والے ہیں۔ گیٹ کے قریب نک نے ایک بار پھر چینل سکس کے کیمرہ مین کو دیکھا جو کندھے پر بھاری کیمرہ رکھے مستعد کھڑا تھا۔ لیکن نہ تو لانا نظر آئی تھی اور نہ ہی کارل مرلے دوبارہ دکھائی دیا تھا۔

نک نے دستی گھڑی پر نظر ڈالی۔ ایک بجنے میں چند منٹ باقی تھے لیکن ابھی تک سرخ غبارہ نظر نہیں آیا تھا۔ چند لمحوں بعد دور سے پولیس سائرن کی آواز سنائی دی۔ گیٹ پر موجود پولیس کے سپاہی لوگوں کو ایک طرف ہٹانے لگے۔ پریس فوٹو گرافرز نے اپنے اپنے کیمرے سیدھے کر لئے اور ادھر اُدھر بھاگ کر صحیح جگہ کا تعین کرنے لگے۔ لاؤڈ اسپیکر پر سینیٹر ڈائمنڈ کی آمد کا اعلان کیا گیا۔

نک بے چینی کے ساتھ چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اُس کے چہرے پر تشویش پائی جاتی تھی۔ اُس کے کان کسی وقت بھی دھماکے کی آواز سننے کی توقع کر رہے تھے۔ سینیٹر کی کار گیٹ کے سامنے پہنچ کر رُک گئی اور کیمروں کی فلیش گنیں چمکنے لگیں۔

اسی لمحے نک کی نظر سرخ غبارے پر پڑ گئی۔ اس کے ساتھ ہی گویا اُس کے بدن میں برقی لہر دوڑ گئی۔ وہ ہجوم میں راستہ بناتا ہوا تیزی سے غبارے کی طرف بڑھا۔ وہ جہاں سے بھی گزرتا لوگ غصے سے بڑبڑانے لگتے۔ ایک موٹی عورت عملی طور پر اُس کے راستے کی دیوار بن گئی۔ وہ کسی صورت سے راستہ دینے پر آمادہ نظر نہیں آتی تھی۔ بالآخر نک کو اُس گرشت کے پہاڑ سے باقاعدہ کشتی کر کے راستہ بنانا پڑا۔ وہ سرخ غبارہ نک کے لئے جیسے ہزار ڈالر کا پیغام تھا اور گئی انسانی جانوں کے لئے خطرے کا باعث تھا۔ اتنے بڑے ہجوم میں بم پھٹنے کا مطلب زبردست تباہی تھا۔ نک اپنا راستہ بناتا ہوا بالآخر غبارے کے سامنے پہنچ گیا۔ تب اچانک اُس کے چہرے پر زبردست حیرت نمودار ہو گئی۔

غبارے کا دھاگا لانا لارسن کی بیلٹ سے بندھا ہوا تھا۔

"ہیلو نک۔" اس نے کہا۔ "صبح سے تم کہاں تھے؟"

نک اُس کے سوال کو نظر انداز کرتا ہوا بولا۔ "تت... تم نے اپنے بیلٹ کے ساتھ یہ سرخ غبارہ کیوں باندھ رکھا ہے؟"

"اوہ۔ یہ سرخ غبارہ۔" لانا نے لاپروائی سے کہا۔ "یہ ایک طرح کا

سگنل ہے۔"

"سگنل!"

"اس قسم کے ہجوم میں بعض دفعہ میں اپنے کیمرہ مین سے بچھڑ جاتی ہوں لیکن سرخ غبارے کی مدد سے وہ فوراً مجھے دیکھ لیتا ہے۔"

نک الجھن کا شکار ہو گیا۔ لانا کی سادگی ظاہر کرتی تھی کہ وہ سچ بول رہی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ محض اتفاق ہو۔ یہ سوچ کر نک نے ایڑیاں اٹھا کر چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن کوئی اور سرخ غبارہ نظر نہیں آیا۔ تب اُسے یاد آیا، نامعلوم اجنبی نے کہا تھا کہ پارک میں صرف ایک سرخ غبارہ ہو گیا۔

اسی لمحے اُس نے دیکھا کہ سامنے راستہ بنایا جا رہا تھا اور سینیٹر ڈائمنڈ انہی کی طرف آ رہا تھا۔ اُس کے بال سفید تھے اور چہرے پر وجاہت پائی جاتی تھی۔ وہ دونوں ہاتھ ہلاتا ہوا لوگوں کے نعروں کا جواب دے رہا تھا۔ ایک ڈپٹی شیرف اُس کی راہنمائی کرتا ہوا آگے چل رہا تھا۔ مسٹر پائر اور کچھ دیگر منتظمین سینیٹر کے دائیں بائیں چل رہے تھے۔

اب سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ نک نے نہایت صفائی کے ساتھ لانا کے بیلٹ میں بندھا ہوا دھاگا توڑا اور دوسرے ہاتھ سے غبارے کو تھام لیا۔ لانا اُس وقت ایڑیاں اٹھا کر سینیٹر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ نک اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ہجوم میں گم ہو گیا۔ اُس کا رخ صدر دروازے کی طرف تھا۔ ہجوم کے درمیان اگرچہ راستہ بنانے میں خاصی دشواری پیش آ رہی تھی لیکن اب اُسے کسی بات کی جلدی نہیں تھی۔ راستے میں اُسے احساس ہوا کہ اُس نے ابھی تک سبز غبارے کا دھاگا بھی پکڑ رکھا تھا۔ گیٹ کے پاس پہنچ کر اُس نے سبز غبارے کو چھوڑ دیا اور متلاشی نظروں سے ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔ وہاں سینیٹر کی سیاہ لیموسین اور پولیس کی کاروں کے علاوہ بے شمار گاڑیاں کھڑی تھیں۔ وہ گیٹ کے قریب کھڑی ہوئی کاروں کی طرف دیکھنے لگا۔

اسی لمحے ایک سفید کار کا دروازہ کھلا اور نک کو ایک مانوس چہرہ نظر آیا۔ وہ نک کے ہاتھ میں دبے ہوئے سرخ غبارے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"بہت خوب نک ویلوٹ۔ تم واقعی اپنے کام میں ماہر ہو۔"

نک نے مسکراتے ہوئے غبارہ اُسے تھما دیا۔ "کیا میں جان سکتا ہوں کہ معاملہ کیا ہے؟" نک نے پوچھا۔ "کیا کچھ لوگ سینیٹر پر قاتلانہ حملہ کرنا چاہتے تھے؟"

"قاتلانہ حملہ!" نامعلوم اجنبی نے کہا۔ "کیسی بات کر رہے ہو ویلوٹ بھلا غبارے کا قاتلانہ حملے سے کیا تعلق؟" باتیں کرتے ہوئے اُس نے غبارے کو سیٹ کے نیچے گھسانے کی کوشش کی مگر وہ اُس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور کھڑکی سے نکل کر ہوا کے دوش پر دائیں طرف بڑھنے لگا۔

اسی لمحے دائیں طرف کھڑی ہوئی لیموسین زبردست دھماکے سے اڑ گئی۔

نک تیزی سے زمین پر لیٹ گیا۔ دھماکے سے اُڑنے والی لیموسین کے ٹکڑے چاروں طرف پھیل گئے تھے۔ آس پاس کھلبلی سی مچ گئی تھی، لوگوں نے دیوانوں کی طرح اِدھر اُدھر بھاگنا شروع کر دیا تھا۔ نک کھڑا ہو کر جھاڑنے لگا۔ اُس نے دیکھا واشنگٹن والے اجنبی کے چہرے پر زخم نظر آ تھا۔ تاہم وہ زیادہ گہرا نہیں تھا۔ اُس نے جیب سے رومال نکال پر رکھ لیا۔

"کیا تم اب بھی یہی کہو گے کہ اس غبارے کے پیچھے کوئی خطرناک نہیں ہے؟" نک نے کہا۔

"مجھے کچھ پتہ نہیں۔ یہ کیا ہوا تھا؟"

"جہاں لیموسین کھڑی تھی اُس جگہ پر کوئی بارودی سرنگ یا پلا بم زمین میں دبا ہوا تھا جس کا تعلق کسی ریموٹ کنٹرول سے تھا۔"

"میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔"

تباہ شدہ کار کے اردگرد ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا اور پولیس انہیں رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ نک وہاں سے کھسک کر پارک کے اندر اور تھوڑی سی کوشش کے بعد لانا لارسن کو جا لیا۔ اُس کا کیمرہ مین ایک پر چڑھ کر تباہ شدہ کار کی فلم بنا رہا تھا۔

"نک یہ دھماکہ کیسا تھا؟" لانا نے پوچھا۔

"پتہ نہیں، ایک لیموسین دھماکے سے اڑ گئی ہے۔ شاید کسی نے بم تھا۔"

"تم میرا سرخ غبارہ کیوں لے گئے تھے؟"

نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "کسی نے مجھے اس کام کا معاوضہ

"اوہ نہیں، تمہارا مطلب ہے کسی نے میرا غبارہ چرانے کے لئے پیسے دئے تھے۔ ناممکن۔ میں نہیں مان سکتی۔"

"ایک بات تو بتاؤ۔ کتنے لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ تم ہجوم میں کے وقت سرخ غبارہ استعمال کرتی ہو۔"

"میرا کیمرہ مین اور دفتر کے چند لوگ۔"

"اس کے علاوہ کوئی شخص؟ کوئی باہر کا آدمی؟"

"آں ہاں، یاد آیا۔ برائن بھی یہ بات جانتا ہے۔ پچھلے دنوں میں اُس نے میرے پاس سرخ غبارہ دیکھا تھا۔ بلکہ مذاق بھی اڑاتا

"سام برائن!" نک نے ہولے سے کہا۔ یہ وہی شخص تھا جس اُس نے اپنی کار میں پڑی ہوئی پائی تھی۔

"نک یہ دھماکہ کس نے کرایا ہے؟"

"کارل مولے کے نازی گروپ نے۔ گزشتہ رات سام برائن انویسٹیگیشن کرنے اُن کے ہیڈ کوارٹر میں گھس گیا تھا لیکن اُن کے گیا اور انہوں نے اُسے قتل کر دیا۔ میں نے اُن کے تہہ خانے میں آرمی کے اسلحہ کی ایک مسروقہ پیٹی دیکھی ہے۔ اُس میں پلاسٹک کے بم

"اوہ، کیا تم ان کے ہیڈ کوارٹر میں گئے تھے؟"

"اس بات کو چھوڑو۔ میں اس سے بھی خطرناک جگہوں پر جا چکا تم ایسا کرو کہ پولیس کو اس معاملہ کی خبر کر دو۔ اُن سے کہو کہ وہ فوراً کے ہیڈ کوارٹر پر چھاپہ مارنے کا بندوبست کریں۔"

اُس نے بات ختم ہی کی تھی کہ رچرڈ پائر اُن کے قریب پہنچ گیا۔

"ویلوٹ، پولیس نے بتایا ہے کہ جس کار میں دھماکا ہوا ہے تم اُس کے یب کھڑے تھے۔ مسٹر ڈائمنڈ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"

"کیوں نہیں۔" نک نے کہا۔ "لانا تم بھی آ جاؤ۔"

"وہ تم سے تنہائی میں بات کرنا چاہتے ہیں۔"

نک نے نفی میں سر ہلایا۔ "اگر لانا نہیں جائے گی تو میں بھی نہیں جاؤں گا اسے بطور گواہ کے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں۔"

"اچھا ایک منٹ رکو۔" پائر نے کہا۔ "میں مسٹر ڈائمنڈ سے پوچھ کر آتا ہوں۔"

اُس کے جانے کے بعد لانا حیرت سے ایک طرف دیکھنے لگی۔ "تم نے ہا تھا کہ سام برائن مر چکا ہے لیکن وہ تو زندہ ہے۔"

"زندہ ہے!" نک اُس کی نظروں کا تعاقب کرتا ہوا بولا۔

"وہ دیکھو۔" لانا نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا۔ "وہ رہا برائن۔ وہ جس کے گال پر زخم کا نشان ہے۔"

"اوہ میرے خدا!"

اتنے میں پائر واپس آ گیا اور بولا۔ "ٹھیک ہے ویلوٹ۔ لانا بھی تمہارے اتھ چل سکتی ہے۔"

نک کا دماغ چکرا گیا۔ جس شخص کو لانا نے سام برائن بتایا تھا وہ نگٹن والا اجنبی تھا۔ پھر وہ شخص کون تھا جس کی لاش اس کی کار میں پڑی تی۔ سارا معاملہ کچھ زیادہ ہی پیچیدہ ہو گیا تھا۔

پائر ان دونوں کی راہنمائی کرتا ہوا اُس خیمے میں لے گیا جو پلیٹ فارم عقب میں بنا ہوا تھا۔ خیمے کے اردگرد پولیس کا زبردست پہرہ تھا۔ نک لانا۔ پائر کی راہنمائی میں خیمے کے اندر چلے گئے۔ نک نے دیکھا سینیٹر ڈائمنڈ چہرے پر تشویش کے کوئی آثار نہیں تھے۔ وہ حسب معمول ہشاش بشاش زرد تازہ دکھائی دیتا تھا۔

"تم نک ویلوٹ ہو؟" اُس نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "تم سے مل کر ی خوشی ہوئی۔"

"میری خوش بختی ہے مسٹر سینیٹر۔" نک نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"جب بم کا دھماکا ہوا تو تم مسٹر برائن کے ساتھ تھے؟"

"ہاں یہ صحیح ہے۔ بم کار کے نیچے زمین میں نصب تھا۔"

"ہمارا بھی یہی خیال ہے۔" پھر وہ لانا کی طرف مڑا۔ "مس لارسن یہ خالصتاً ی گفتگو ہے۔ میں تھوڑی دیر میں تحریری بیان جاری کرنے والا ہوں۔"

"سوری سر۔" لانا نے کہا۔ "میں رپورٹر کی حیثیت میں یہاں موجود ہوں میں تحریری بیانات سے زیادہ اپنے مشاہدات پر مبنی رپورٹنگ کرتی ہوں۔"

سینیٹر نے رچرڈ پائر کی طرف دیکھا لیکن اُس کے بولنے سے پہلے ہی نک بول پڑا۔

اردو ادب کا نیا رخ

آپ کے جانے پہچانے مشہور ادیب اثر نعمانی کے قلم سے

قہقہے ہی قہقہے

طنز و مزاح سے لبالب
ہلکے پھلکے رومانی ناولوں کے دلچسپ
سلسلے کی دو کتابیں

گھر کی مرغی

حکیمی ٹیکسی

قیمت فی کتاب ۲۵ روپے — ڈاک خرچ ۲ روپے

ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ کتابیں پڑھ کر آپ پھوٹ پھوٹ کر ہنسیں گے

دونوں کتابیں ایک ساتھ منگانے پر ڈاک خرچ ۱۰ روپے

بور ہونا چھوڑیئے

مسکرانا سیکھیے

دونوں کتابیں آج ہی پکڑ لیجیے

کتابیات پبلی کیشنز پوسٹ بکس ۲۳ کراچی ۱

"میں اس شرط پر یہاں آیا ہوں کہ لانا میرے ساتھ رہے گی اگر اُسے نکالا گیا تو میں بھی نہیں ٹھہروں گا۔"

"اوکے، ویلوٹ" پائر نے کہا۔ "اب تم جا سکتے ہو۔"

"ابھی نہیں۔" نک نے کہا۔ "میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

"میرے خیال میں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پولیس نے کارل مولے کو گرفتار کر لیا ہے اور اُس کے خلاف تحقیقات کر رہی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس دھماکے کے پیچھے اُسی کا ہاتھ ہے۔"

"یہ بات غیر یقینی ہے۔" نک نے کہا۔ "میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ برائن کون ہے؟"

"میرا بہترین سیکیورٹی آفیسر اور سراغرساں ہے۔" سینیٹر نے کہا۔ "ہر شخص یہ بات جانتا ہے۔"

"اُس نے اس پارک سے ایک چیز چرانے کے لئے میری خدمات حاصل کی تھیں۔ اور اُس کا انداز یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ حکومت کا ایجنٹ ہے۔"

"ایک لحاظ سے اُسے حکومت کا ایجنٹ بھی کہا جا سکتا ہے وہ خاصے وسیع اختیارات کا مالک ہے۔ بہرحال اس بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے اہم بات یہ ہے کہ یہاں مجھے قتل کرنے کی سازش کی گئی تھی۔"

نک گہرا سانس لیتا ہوا بولا۔ "تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے سینیٹر۔ تمہاری جان لینے کی کسی نے کوشش نہیں کی۔ سارا منصوبہ جعلی تھا جو تمہارے سیکیورٹی آفیسر برائن نے تیار کیا تھا۔"

سینیٹر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ بولا۔ "کیا مطلب ہے تمہارا؟ میری ایک قیمتی کار تباہ ہو چکی ہے اور تم کہتے ہو منصوبہ جعلی تھا۔"

"اور دھماکے کے وقت تم ایک محفوظ مقام پر تھے۔ نک نے اُسے یاد دلایا۔ "مجھے ایک سرخ غبارہ چوری کرنے کے لئے کہا گیا تھا جو مبینہ طور پر بطور سگنل استعمال کیا جانے والا تھا۔ اس منصوبے میں مجھے کئی خامیاں نظر آتی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو شخص دور سے غبارے کا سگنل دیکھ سکتا ہے وہ یقیناً اونچی جگہ پر بیٹھا ہوگا اور تم سمیت ہر چیز کو دیکھ سکتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ غبارے کا سگنل دینے والے شخص کی جان بچانے کا بظاہر کوئی انتظام نظر نہیں آتا۔"

"جو کچھ تم نے کہا ہے اس میں برائن کا کوئی ہاتھ نظر نہیں آتا۔" پائر نے کہا۔

"برائن نے نہایت ہوشیاری کے ساتھ کارل مولے کی سیدھی سادی تنظیم کو اس معاملہ میں ملوث کرنے کی کوشش کی ہے۔ گزشتہ رات وہ چوری چھپے یو وی اے کے دفتر میں داخل ہوا تھا اور ان کے تہہ خانے میں پلاسٹک کے کچھ بم رکھ کر واپس ہو لیا لیکن نکلتے وقت کارل نے اُسے دیکھ لیا اپنا ایک آدمی جس کا نام میکس تھا۔ اُس کے پیچھے بھیجا۔ دونوں کے دو ہاتھا پائی ہوئی اور برائن نے میکس کو چاقو گھونپ کر زخمی کر دیا۔ جو بعد میری کار کے اندر پہنچ کر مر گیا۔ مجھ سے یہ حماقت ہوئی کہ میں نے میکس برائن سمجھ لیا۔"

"لیکن اس حرکت کا فائدہ؟" لانا نے پوچھا۔ "میرا مطلب ہے برائن کو کیا فائدہ ہوا؟"

"اس سازش کے کئی پہلو ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس منصوبے ناکام کرنے کی وجہ سے مسٹر ڈائمنڈ کی نظروں میں برائن کو پہلے سے زیادہ عزت حاصل ہوگی۔ دوم یہ کہ اُس نے کارل مولے کو گرفتار کرا دیا اور سوچا کہ اس قاتلانہ حملے کی تشہیر سے مسٹر ڈائمنڈ کو زبردست شہرت اور مقبولیت حاصل ہو جائے گی۔"

سینیٹر نے غصے سے پائر کی طرف دیکھا۔ "رچرڈ۔" اس نے کہا۔ "تم منصوبے کے بارے میں کیا جانتے ہو؟"

"کچھ نہیں۔" پائر نے کہا۔ "میں نے سب کچھ ابھی سنا ہے۔"

"جاؤ برائن کو بلا کر لاؤ۔" سینیٹر گرجا۔

تھوڑی دیر بعد برائن، پائر کے ہمراہ خیمے میں داخل ہوا۔ اُس کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا کہ پائر نے اُسے سب کچھ بتا دیا تھا۔

"میں نے یہ سب کچھ تمہارے لئے کیا تھا سینیٹر۔ مجھے معلوم تھا پریس اس بات کی خوب تشہیر ہوگی اور تمہیں . . . ."

"مجھے اس قسم کی مقبولیت کی قطعاً ضرورت نہیں ہے برائن۔" سینیٹر نے اس کی بات کاٹی۔

"اُس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جسے تم نے گزشتہ رات قتل کیا ہے؟" نک نے پوچھا۔

"وہ محض ایک حادثہ تھا۔ میکس مجھ پر حملہ آور ہوا تھا اور مجھے وہ کارروائی کرنی پڑی تھی۔"

"رچرڈ۔" سینیٹر گرجا۔ "فوراً پولیس کو بلاؤ۔ یہ بات نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے۔"

"جناب میری فیس کے بارے میں کیا حکم ہے۔" نک نے کہا۔

"فیس کو بھول جاؤ۔" سینیٹر دوبارہ گرجا۔ "شکر کرو کہ تم ایک آزاد کی حیثیت میں یہاں سے جا رہے ہو۔"

نک نے سوچا سینیٹر ڈائمنڈ ٹھیک ہی کہتا تھا۔





کڑوکی چوری

نک کا ایک
اور کارنامہ۔ اس بار نک کو ایک "کدو"
چرانے کے بعد اس کدو کا معمہ بھی حل کرنا
پڑا لیکن پچیس ہزار ڈالر کے عوض یہ کام مہنگا نہیں تھا

نک ویلوٹ اور گلوریا تفریحاً اُس علاقے میں ونگ کر رہے تھے۔

اچانک گلوریا ایک طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔ "اوہ نک! یھو تو۔ اوہ میرے خدا! گاڑی روک لو۔"

نک اشارے کی طرف دیکھنے لگا۔ وہاں کھیتوں کے درمیان بھلے میدان میں تقریباً ایک درجن بڑے سائز کے رنگ برنگے ے نظر آ رہے تھے۔ میدان کے ایک طرف مختلف قسم کی یاں کھڑی تھیں اور لوگوں کا ہجوم میدان میں موجود تھا۔ وہاں کوئی میلہ لگا ہوا تھا۔

"چلو ہم بھی تماشا دیکھتے ہیں۔" گلوریا نے کہا۔

نک نے اپنی کار دیگر گاڑیوں کے قریب لے جا کر روک دی۔ پھر دونوں کار سے اُتر کر ہجوم میں شامل ہو گئے۔ غباروں کے مالکان ان کی رسیاں اور ڈوریاں چیک کر رہے تھے۔ غالباً وہ لوگ غباروں کی ریس کی تیاریاں کر رہے تھے۔

"نک! کیا تم ان میں سے کسی غبارے میں سفر کر سکتے ہو؟"

نک نے کندھے اچکائے، کہا۔ "شوق نہیں ہے لیکن اگر وقت پڑ گیا تو سواری کر ہی لوں گا۔"

"یہ بہت محفوظ سواری ہے۔" قریب کھڑے ہوئے ایک شخص نے اُن کی گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ "اس میں قطعاً کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں یہ سب سے پرانی ہوائی سواری

ہے۔ انسان تقریباً دو سو سال سے غباروں میں سواری کر رہا ہے۔"
نک قریبی غبارے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ "کیا یہ غبارہ تمہارا ہے؟"
"میں اس غبارے کا مالک نہیں پائلٹ ہوں۔" پھر وہ مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا۔ "مجھے راجر ایلفی کہتے ہیں۔"
اس کے بال اور مونچھیں سُرخ رنگ کی تھیں۔ نک نے اندازہ لگایا کہ اس کی عمر چوبیس برس کے لگ بھگ تھی۔ اس نے اپنا اور گلوریا کا تعارف کرایا اور پوچھا۔ "تم لوگ ریس کرتے ہوئے کس طرف جاؤ گے؟"
"جس طرف ہوا لے جائے گی۔" ایلفی نے قہقہہ لگایا۔ "ویسے ہمارا ارادہ جنوب مشرق کی طرف جانے کا ہے۔ ہڈسن کے اوپر سے ہوتے ہوئے ڈچس کاؤنٹی تک۔"
"کیا تم لوگ اپنی مرضی سے غبارے کا رُخ نہیں موڑ سکتے؟"
"بہت معمولی سا۔ لیکن ہم ہوا کی مخالف سمت میں نہیں جا سکتے۔ البتہ اوپر جانا اور نیچے آنا ہمارے اختیار میں ہے۔ اگر اوپر جانا ہو تو برنر کی آگ تیز کر دیتے ہیں۔ اگر نیچے آنا ہو تو ہلکی کر دیتے ہیں۔ کبھی کبھی ہوا کا تیز جھونکا بھی اوپر اٹھا لے جاتا ہے۔ بہرحال زیادہ انحصار ہوا پر ہی کرنا پڑتا ہے۔"
"راجر! تیار ہو؟" ایک طویل القامت شخص نے پوچھا۔ وہ ہجوم میں اس طرح چل رہا تھا جیسے فوجی دستوں کا معائنہ کر رہا ہو۔ اس نے گھڑ سواری والے لمبے بوٹ اور چمڑے کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔
"میں تیار ہوں مسٹر میلروس۔" ایلفی نے جواب دیا۔ پھر دونوں قریبی غبارے کے ہنڈولے میں داخل ہو گئے۔
"یہ ہوریس میلروس ہے۔" گلوریا نے کہا۔
"تم اسے کیسے جانتی ہو؟" نک نے پوچھا۔
"بہت مشہور پبلشر ہے۔ میں نے اس کے بارے میں کہیں پڑھا تھا کہ اسے غبارے اڑانے کا بہت جنون ہے۔"
میلروس اپنے ساتھیوں کو رسیاں کھولنے کی ہدایات دے رہا تھا۔ اُن کا غبارہ آہستہ آہستہ فضا میں بلند ہونے لگا۔ آخری رسی کھلنے کے بعد وہ تیزی سے اوپر اٹھا اور جنوب مشرق کی طرف پرواز کرنے لگا۔
"اُن کا غبارہ صحیح راستے پر معلوم ہوتا ہے۔" گلوریا نے کہا۔
دوسرے غبارے بھی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔

❀

یہ اکتوبر کے پہلے ہفتے کی بات تھی۔ تین ہفتے بعد نک ایکوا پلکو کی ایک ساحلی تفریح گاہ پر دھوپ سے لطف اندوز رہا تھا۔ ان دنوں نیویارک میں بارشیں ہو رہی تھیں اور بادل کی وجہ سے موسم بہت بے کیف تھا۔ اس کے مقابلے میں اس تفریح گاہ میں خوب چمکدار دھوپ نکلی ہوئی تھی اور موسم خوشگوار تھا۔ نک وہاں تفریح سے زیادہ کاروبار کے لیے آیا تھا۔ اسے ریٹا سیمسن نامی ایک خاتون نے وہاں بلایا تھا۔
اس نے فون پر بات کرتے ہوئے کہا تھا۔ "میں نیویارک نہیں آ سکتی۔ اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں فون پر کام کی تفصیل نہیں بتا سکتی۔ تم چند روز کے لیے یہاں آ جاؤ۔ میں تمہاری مقررہ فیس کے علاوہ سفر خرچ بھی ادا کر دوں گی۔"
"ٹھیک ہے۔" نک نے وعدہ کیا تھا۔ "میں وہاں پہنچ کر تمہیں فون کروں گا۔"
"نہیں فون نہیں کرنا۔ پرسوں صبح دس گیارہ بجے کے درمیان میں ساحل پر تم سے ملوں گی۔ کیا تمہارے پاس کوئی سوئمنگ سوٹ ہے؟"
"ہاں ہے۔"
"کس رنگ کا ہے؟"
"بھورے اور سُرخ میں سے جو تم پسند کرو۔"
"سرخ پہن کر آنا۔ سرخ میرا پسندیدہ رنگ ہے۔"
"اور تم کیا پہن کر آؤ گی؟"
"سفید سوئمنگ سوٹ۔ اگر مجھے دیر ہو جائے تو بھاگ نہیں جانا۔"
"میں فیس لیے بغیر کبھی نہیں بھاگتا۔"
اور اب وہ ساحل پر نیم دراز نیویارک ٹائمز پڑھ رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ کسی تفریح کرنے والے بزنس مین کی طرح رہا تھا۔ مقررہ وقت سے تھوڑی دیر پہلے اسے اپنی مؤکلہ آ گئی۔ اس نے سفید سوئمنگ سوٹ پہن رکھا تھا اور کندھے دھاریوں والی بشرٹ ڈالی ہوئی تھی۔ وہ بے پروائی سے ہوئی نک کے قریب پہنچی۔ ذرا سا رُکی اور سمندر کی طرف ہوئی بولی۔ "مسٹر ویلوٹ؟"
"اوہ، ہیلو۔" نک اخبار سے نظر ہٹاتا ہوا بولا۔
وہ نک کے قریب کمبل پر بیٹھتی ہوئی بولی۔ "میں نوجوان نک ویلوٹ کی توقع کر رہی تھی۔"
نک اپنی کنپٹیوں کے سفید بالوں کی طرف اشارہ ہوا بولا۔ "ان سفید بالوں پر نہیں جاؤ۔ میں اس وقت بھیس ہوئے ہوں۔"
"خوب۔" ریٹا ریت کی مٹھی بھرتی ہوئی بولی۔ "میں

ہے کہ تم معاوضے پر چیزیں چوری کرتے ہو؟"
"تم نے ٹھیک سنا ہے، لیکن میں صرف بے قیمت اور فضول چیزیں چوری کرتا ہوں۔ نقدی، آرٹ کے شاہکار، نوادرات اور دیگر قیمتی چیزوں کو ہاتھ نہیں لگاتا۔"
"مجھے معلوم ہے۔ میں کدو چوری کروانا چاہتی ہوں۔"
"کدو!" نک نے حیرانی سے کہا۔
"ایک مصنوعی کدو۔ تمہیں یقیناً معلوم ہوگا کہ اکتیس اکتوبر کو مقدس رات منائی جاتی ہے۔ اس رات بعض لوگ مصنوعی کدو اندر سے کھوکھلے ہوتے ہیں، شگون کے طور پر اپنے گھروں میں رکھتے ہیں....."
"اور ان کے اندر شمعیں روشن کی جاتی ہیں۔" نک نے اضافہ کیا۔ "یہ کدو مجھے کس جگہ سے چوری کرنا ہے؟ کسی اسٹور سے کسی کے گھر سے؟"
"میرے ایک دوست کے گھر سے۔"
نک سیدھا ہو کر بیٹھ گیا، بولا۔ "مس ریٹا! یہ کام تو تم کسی بچے سے آئس کریم کے بدلے بھی کروا سکتی ہو۔ پچیس ہزار ڈالر کیوں ضائع کرتی ہو؟"
"میرے اس دوست کے گھر میں بچہ تو کجا پرندہ بھی نہیں پھنس سکتا۔ وہ ایک بہت بڑی حویلی میں رہتا ہے اور پھاٹک مسلح محافظ چوبیس گھنٹے پہرہ دیتے ہیں۔"
"جب وہاں کوئی جا نہیں سکتا تو پھر آرائشی کدو رکھنے کا کیا فائدہ؟"
"یہ ان کی خاندانی روایت ہے۔ میرے دوست کی بیوی ان روایات کی بہت پابند ہے۔"
"یہ حویلی کہاں پر ہے؟"
جواب دینے سے پہلے ریٹا نے ایک بوتل کھولی اور اس سے کوئی لوشن نکال کر اپنی ٹانگوں پر ملنے لگی، پھر بولی۔ "یہ حویلی ڈچس کاؤنٹی میں ہے۔ نیویارک کے جنوب میں۔"
"میں نے یہ جگہ دیکھی ہوئی ہے۔ حویلی کے مالک کا کیا نام ہے؟"
"اس کا نام ہوریس میلروس ہے۔ وہ ایک پبلشر ہے اور ہڈسن کاؤنٹی سے چند اخبارات بھی شائع کرتا ہے۔"
"میں اس شخص سے مختصر سی ملاقات کر چکا ہوں۔"
"یہ کدو مقدس رات کو ان کے پورچ میں موجود ہوگا۔ کیا اسے چوری کر سکتے ہو؟"
"میں نے کبھی کسی کو مایوس نہیں کیا۔ تمہارا میلروس سے تعلق ہے؟"
"ہم کسی زمانے میں دوست تھے۔" ریٹا نے کہا۔ پھر تامل کرتی ہوئی بولی۔ "سچی بات یہ ہے کہ میں آٹھ سال تک میلروس کی مسٹریس رہی ہوں۔ آج کل جلاوطنی کی زندگی گزار رہی ہوں۔ جب تک میں یہاں موجود ہوں میلروس میرے اخراجات پورے کرتا رہے گا۔"
"اور اس مقدس کدو کا کیا چکر ہے؟"
"یہ ذاتی معاملہ ہے۔ تم زیادہ چکر میں نہیں پڑو۔"
"میرے خیال میں تم اس کدو کو تنبیہہ کے طور پر چوری کروانا چاہتی ہو۔ یعنی میلروس کو اپنی موجودگی کا احساس دلانا چاہتی ہو ٹھیک۔"
"کچھ ایسی ہی بات ہے۔" وہ دوسری طرف دیکھنے لگی۔ "تمہیں اپنی فیس سے مطلب ہونا چاہیے۔"
"یہ کدو کس چیز کا بنا ہوا ہے؟"
ریٹا نے کندھے اچکائے۔ "پلاسٹک یا کسی ایسے ہی میٹریل کا بنا ہوا ہوگا۔" اس نے اپنے ہینڈ بیگ سے ایک چیک نکال کر نک کی طرف بڑھایا۔ "یہ رقم تمہارے سفر خرچ کے لیے ہے۔ اصل رقم کام مکمل ہونے کے بعد۔"
نک نے رضامندی میں سر ہلاتے ہوئے چیک لے لیا۔ ریٹا اُن لوگوں میں سے تھی جن کے ساتھ کاروبار کر کے اسے خوشی محسوس ہوتی تھی۔ "تمہاری مطلوبہ چیز تمہیں مقدس رات کی اگلی صبح مل جائے گی۔" اس نے اسے یقین دلایا۔

❀

راجر ایلفی ایک بار میں بیٹھا بیئر پی رہا تھا۔
نک کو دیکھ کر پہلے اس نے بھویں سکیڑیں، پھر اس کے چہرے پر ایک دم خوشگواری نمودار ہو گئی۔ "خوب خوب۔" اس نے کہا۔ "میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ تم سے غباروں کی ریس والے میدان میں ملاقات ہوئی تھی۔ تمہارے ساتھ ایک خوبصورت خاتون بھی تھی۔"
نک نے ویٹر کو اشارہ کیا پھر بولا۔ "گلوریا تمہارا تبصرہ سن کر بہت خوش ہوگی۔ ریس کس نے جیتی تھی؟"
"ایک میکسیکن نے۔ یہ لوگ غباروں کے ماہر سمجھے جاتے ہیں ان کے ہاں اس قسم کی ریسیں عام ہوتی رہتی ہیں۔"
"کیا تم ہوریس میلروس کے لیے کام کرتے ہو؟"
"ہرگز نہیں۔ ویسے وہ ظاہر یہی کرتا ہے کہ میں اس کا مستقل ملازم ہوں۔ میں صرف ریس کے موقعے پر اس کے ساتھ کام کرتا ہوں۔ ہماری کمپنی غبارے کرائے پر دیتی ہے۔"
نک اپنے لیے بیئر کا آرڈر دینے کے بعد بولا۔ "کیا میں بھی غبارہ کرائے پر لے سکتا ہوں؟"

"کیوں نہیں۔ کیا تم تفریح کرنا چاہتے ہو؟"

"تم اسے ایک طرح کا برتنِ پرہوشن کہہ سکتے ہو۔ میں اسے مقدس رات کو کرائے پر لینا چاہتا ہوں۔"

"رات کو غبارہ اڑانا خطرناک ہے۔ بجلی کے تاروں سے ٹکرانے کا اندیشہ رہتا ہے۔"

"سہ پہر کے وقت کیسا رہے گا؟ سورج غروب ہونے سے ذرا پہلے۔"

نک کو اُمید تھی کہ آرائشی کدو سرِشام ہی پورچ میں رکھ دیے جائیں گے۔

"غروبِ آفتاب سے پہلے کوئی ہرج نہیں۔" ایلفی نے کہا۔

"غبارہ فضا میں بلند ہونے کے بعد میں اسے ایک خاص مقام پر نیچے لانا چاہوں گا۔ لیکن پھر فوراً ہی اسے اوپر اٹھانا ہوگا۔ کیا تم اس طرح کرلوگے؟"

"اگر موسم سازگار ہوا تو ایسا کرنا مشکل نہیں ہوگا، لیکن تیز ہوا اور بارش میں غبارہ نہیں اڑایا جاسکتا۔"

"تمہیں یہ غبارہ ہورلیس میلروس کی حویلی میں اُتارنا ہوگا لیکن فوراً ہی اوپر اٹھانا ہوگا۔ معاوضہ معقول ہوگا۔"

"کیا۔ مقدس رات والے روز؟" ایلفی چونک کر بولا۔

"ایسا نہیں ہوسکتا مسٹر! تمہیں پتہ ہے گزشتہ سال کیا ہوا تھا؟"

"مجھے نہیں معلوم۔" نک نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ ہمیں بوتھ میں بیٹھ کر بات کرنا چاہیے۔"

ایلفی نے ہاتھ کی پشت سے اپنے ہونٹ صاف کیے اور اپنا گلاس اٹھالیا۔ دونوں ایک ساتھ بوتھ میں جا بیٹھے۔

"معلوم ہوتا ہے کہ تم اخبار نہیں پڑھتے۔" ایلفی نے کہا۔ "اس واردات کی تفصیل تمام اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ گزشتہ سال مقدس رات والے روز میلروس کی حویلی میں ایک قتل ہوگیا تھا۔ وہ کوئی اسپورٹس رائٹر تھا۔ سکیورٹی گارڈ نے اسے چور سمجھ کر اس پر فائر کردیا۔ اسے شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا، جہاں اس نے چند گھنٹوں بعد دم توڑ دیا۔ یہ بات آج تک نہیں معلوم ہوسکی کہ وہ میلروس کی حویلی میں کیا کرنے گیا تھا۔ اب تم میرا مطلب سمجھ گئے ہوگے۔ اگر میں نے میلروس کی حویلی میں غبارہ اڑانے کی کوشش کی تو نہ غبارہ بچے گا اور نہ میں بچوں گا۔"

"کیا میلروس کی حویلی میں کوئی خفیہ چیز ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ وہ صرف تنہائی چاہتا ہے۔ ایک مرتبہ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ روزانہ بے شمار لوگوں سے ملتا ہے، اس لیے چھٹی کا دن مکمل تنہائی میں گزارنا چاہتا ہے۔"

نک کو ایک خیال آیا۔ "میلروس کئی اخبار شائع کرتا ہے۔ ہلاک ہونے والا اسپورٹس رائٹر اس کا ملازم تو نہیں تھا؟"

"نہیں۔ بقول میلروس وہ اس شخص کو جانتا تک نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس شخص کا مقصد کسی کو معلوم نہیں ہوسکا۔"

"کیا پولیس نے کسی پر فردِ جرم عائد کی تھی؟"

ایلفی نے نفی میں سر ہلایا۔ "کسی پر فردِ جرم نہیں عائد کی گئی۔ میلروس خاصا بااثر آدمی ہے اور دوسری بات یہ تھی کہ ریناٹلڈ داخلتِ بے جا کا مرتکب ہوا تھا۔ یہ اس اسپورٹس رائٹر کا نام ہے جس پر گولی چلائی گئی تھی۔"

"ہوسکتا ہے ٹام ریناٹلڈ مسز میلروس سے ملنے گیا ہو۔"

"ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ جینی میلروس سلجھی ہوئی عورت ہے۔ سماجی معاملات میں خاصا عمل رکھتی ہے اور کئی سماجی تنظیموں کی عہدیدار ہے۔"

نک اپنا گلاس خالی کرنے کے بعد بولا۔ "کیا تم اپنا تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے؟"

"کوئی چانس نہیں اور میرا مشورہ مانو تو میلروس کی حویلی سے دور ہی رہنا۔ گزشتہ سال والے سانحے کے بعد میلروس کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ وہ مشکوک آدمی پر گولی چلا دیتے ہیں اور وارننگ بعد میں دیتے ہیں۔"

ایلفی کی باتیں سن کر نک پریشان ہوگیا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ غبارے کے ذریعے میلروس کی حویلی میں نازل ہوگا، بغل میں دبا کر غبارے کے ذریعے فضا میں پرواز کرجائے گا۔ ٹام ریناٹلڈ کی موت کی خبر سن کر وہ الجھن کا شکار ہوگیا تھا۔ کورٹیا نے کدو چوری کرنے کے لیے بھیجا تھا یا یہ میلروس کی کوئی مشترکہ سازش تھی؟ یعنی مقدس رات کو کسی کو ترغیب دے کر حویلی میں بلایا جائے اور پھر قتل کردیا جائے؟

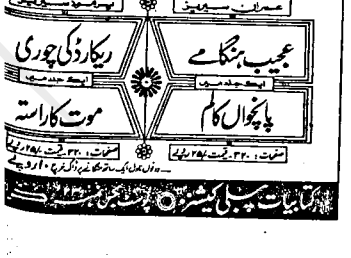

بعد میں نک نے گلوریا کو ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا۔

"نک! کبھی کبھی تم بالکل خلافِ عقل باتیں کرنے لگتے ہو۔" گلوریا نے کہا۔ "غبارے کے ذریعے چوری کرنے کا خیال الہامی ہے جیسے شیروں کی کچھار میں کود جانا۔ میلروس کے محافظ تمہیں دور ہی سے گولیوں سے چھلنی کردیں گے۔"

"میرا خیال ہے کہ میں کچھ سہل پسند ہوتا جارہا ہوں۔" نک نے اعتراف کیا۔ "لیکن ٹام ریناٹلڈ کا معاملہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کیا وہ واقعی کدو چوری کرنے کے لیے وہاں گیا تھا یا کوئی اور بات تھی؟"

"یہ بات تمہیں اُس عورت سے معلوم ہوسکتی ہے جس نے تمہیں کدو چوری کرنے پر مامور کیا ہے۔"

"بڑی اچھی تجویز ہے۔" نک نے کہا۔ "میرے پاس ابھی چند روز اور ہیں۔ منصوبہ بنانے سے پہلے یہ بات واضح ہوجائے تو اچھا ہے۔"

❁

اگلے روز نک فلاڈلفیا میں پال کروسکی سے ملا۔ وہ اس اخبار کا ایڈیٹر تھا جس میں ٹام ریناٹلڈ کام کرتا تھا۔ پال ایک معمر آدمی تھا۔ نک نے اس کی پیلی رنگت سے اندازہ لگایا کہ اس کی زیادہ زندگی میز کرسی پر گزری تھی۔

"ٹام ایک بہترین اسپورٹس رائٹر تھا۔" وہ نک کے استفسار کا جواب دیتا ہوا بولا۔ "لیکن جو کچھ اس کے ساتھ ہوا وہ باعثِ شرم ہے۔"

"اس سانحے کی تفصیل کیا ہے؟"

"مجھے کوئی تفصیل معلوم نہیں ہے۔ ٹام اپنے کام کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ کسی فیچر کے سلسلے میں میلروس کی حویلی میں گیا تھا اور وہاں درندوں کے ہتھے چڑھ گیا۔"

"جو فیچر وہ لکھنا چاہتا تھا وہ یقیناً کسی کھیل سے متعلق ہوگا۔"

"میرا خیال ہے کہ وہ فٹ بال کے متعلق تھا۔ اپنی موت سے پہلے اس نے کئی بار ایگل اور رامس کے درمیان ہونے والے فٹ بال میچ کی ویڈیو ٹیپ دیکھی تھی۔ شاید وہ اس میں کوئی خاص بات تلاش کررہا تھا۔ اس کی وفات کے بعد میں نے وہ ویڈیو ٹیپ دیکھی تھی لیکن کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔"

"کیا وہ ویڈیو ٹیپ اب بھی تمہارے پاس موجود ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ ہوگی۔" وہ اپنی نشست سے اٹھا اور فائلنگ کیبنٹ کے اوپر رکھی ہوئی ٹیپس کو اُلٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ "یہ رہی۔ ایگل رامس۔ یہ کھیل گزشتہ اکتوبر میں ہوا تھا۔"

"کیا میں یہ ٹیپ عاریتاً لے سکتا ہوں؟"

اسپورٹس ایڈیٹر بھویں سکیڑ کر نک کو گھورنے لگا۔ "تمہارا اس معاملے میں کیا تعلق ہے؟ کیا تم کوئی سراغرساں وغیرہ ہو؟"

"پرائیویٹ سراغرساں۔ دراصل میں ایک دوسرے کیس پر کام کررہا ہوں۔ اب کچھ ایسا محسوس ہورہا ہے کہ ان دونوں معاملات کے درمیان کوئی قدر مشترک موجود ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں ٹیپ دے دیتا ہوں۔" ایڈیٹر نے کہا۔ "لیکن اسے جلدی واپس دے جانا، اور ہاں ایک رسید لکھ دو۔"

نک نے ٹیپ لے کر بریف کیس میں رکھ لی اور میز سے بال پین اٹھا کر رسید لکھنے لگا۔ "ہاں یاد آیا۔" اس نے سرسری انداز میں کہا۔ "کیا ٹام ریناٹلڈ، ریٹا سیمسن نامی کسی عورت کو جانتا تھا؟"

"میں ٹام کے دوستوں کو نہیں جانتا۔" پال کروسکی نے کہا۔ پھر وہ سوچتا ہوا بولا۔ "ریٹا سیمسن؟ غالباً یہ وہی عورت ہے جو ہسپتال میں ٹام کی عیادت کرنے آئی تھی۔"

"ہسپتال میں؟"

"ہاں، گولی لگنے کے بعد ٹام کو ہسپتال پہنچا دیا گیا تھا، جہاں چار پانچ گھنٹے تک زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد وہ چل بسا تھا۔ ہسپتال کا فون موصول ہوتے ہی میں روانہ ہوگیا لیکن ایک تو مجھے دیر سے فون کیا گیا تھا دوسرے راستہ تین گھنٹے کا تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو ٹام مرچکا تھا۔ ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ صرف ایک عورت ٹام کو ملنے آئی تھی۔ اس کا نام ریٹا سیمسن تھا۔ میں نے اس کی صرف ایک جھلک دیکھی تھی جب میں ٹام کے کمرے میں داخل ہورہا تھا تو وہ باہر نکل رہی تھی۔ میں نے سوچا وہ ٹام کی کوئی عزیز فرینڈ ہوگی۔"

"کیا وہ خاصی پریشان لگتی تھی؟"

"ہاں لیکن اس نے میرے ساتھ بات نہیں کی۔"

"میں دو تین روز تک ٹیپ واپس کردوں گا۔" نک نے وسکی کو یقین دلایا۔ پھر وہ رسید اس کے حوالے کرکے رخصت ہوگیا۔

❁

اسی شام اس نے ویڈیو مشین پر ٹیپ چڑھائی اور فلم دیکھنے لگا۔

گلوریا نے باورچی خانے سے آواز لگائی۔ "کیا تو اور رسول کو جو فٹ بال دکھایا جاتا ہے وہ کافی نہیں ہے؟"

"یہ تفریح نہیں کام ہے۔" نک نے اسے بتایا۔ "یہ وہ فلم ہے جسے ٹام ریناٹلڈ اپنی موت سے پہلے دیکھتا رہا تھا۔"

گلوریا نشست گاہ میں آ گئی اور فلم دیکھتی ہوئی بولی۔
"مجھے تو اس میں کوئی خاص بات دکھائی نہیں دیتی۔ عام فٹبال گیم کی طرح ہے۔"
"یہی تو دیکھنا ہے کہ اس میں خاص بات کیا ہے۔"
گلوریا اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ نک پورے تین گھنٹے تک فلم دیکھتا رہا، لیکن اسے کوئی غیر معمولی چیز نظر نہیں آئی۔
جمعے کے روز وہ ایک بار پھر اجرا ایلیفی سے ملا۔ وہ اُسی بار میں بیٹھا ہوا ملا جس میں پچھلی دفعہ ملا تھا۔
"کیا تم پھر غبارے والا منصوبہ لے کر آئے ہو؟" اس نے نک کو دیکھ کر کہا۔
"ہاں، لیکن پہلے سے ذرا مختلف منصوبہ۔" نک نے کہا۔ پھر وہ تفصیل سمجھانے لگا۔ "پہلی بات تو یہ ہے کہ میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا اور دوسری یہ کہ تم میلروس کی حویلی میں لینڈ نہیں کرو گے۔ ذرا سی نیچی پرواز کرتے ہوئے گزر جاؤ گے۔"
"کس روز؟" ایلیفی نے پوچھا۔
"پرسوں، یعنی اتوار کے روز۔ سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے۔"
ایلیفی سوچتا ہوا بولا۔ "یہ منصوبہ کچھ قابلِ عمل معلوم ہوتا ہے۔ پانچ بجے کے تھوڑی دیر بعد تاریکی پھیلنا شروع ہو جاتی ہے۔"
"ٹھیک ہے، تم پانچ بجے کے قریب حویلی کے اوپر سے گزرنا اور اتنا نیچے آ جانا کہ لوگ تمہاری طرف متوجہ ہو جائیں۔"
"تم کہاں پر ہو گے؟"
"میری فکر نہیں کرو۔" نک نے کہا اور ہوٹے سے کچھ رقم نکال کر ایلیفی کی طرف بڑھا دی۔

اگلے روز نک نے جینی میلروس کو فون کیا۔ فری لانس رائٹر کی حیثیت سے اپنا تعارف کرایا اور انٹرویو کے لیے وقت مانگا۔ اس نے بتایا کہ وہ وادیٔ ہڈسن کے رہن سہن کے بارے میں ایک مضمون لکھ رہا ہے۔ اس کی توقع کے عین مطابق جینی میلروس نے مضمون میں دلچسپی ظاہر کی اور وقت دے دیا۔ نک کار میں بیٹھ کر فوراً ان کی حویلی پہنچ گیا۔
جینی میلروس ایک خوش شکل اور باوقار عورت تھی۔ نک نے اندازہ لگایا کہ اس کی عمر سینتیس اڑتیس برس کے لگ بھگ تھی۔ وہ اپنے شوہر سے کافی چھوٹی تھی۔ اس نے جس نشست گاہ میں نک کو بٹھایا وہ روشن اور قیمتی سامان سے آراستہ تھی۔ البتہ فرنیچر، نک کے خیال میں، کچھ پرانی وضع کا تھا۔
"مسٹر نکلوس،" جینی نے کہا۔ "تمہارا مضمون کس اخبار میں شائع ہو گا؟"
"توقع ہے کہ نیویارک ٹائمز میں شائع ہو گا لیکن اگر کسی وجہ سے وہاں شائع نہ ہو سکا تو پھر کنٹری جنٹلمین میں بہرحال چھپ جائے گا۔"
جینی میلروس نے پسندیدگی کا اظہار کیا۔
"سب سے پہلے تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ شہروں کے مقابلے میں یہاں کے رہن سہن میں کیا فرق ہے؟ اور یہاں کے لوگ چھٹیاں اور تہوار کس طرح گزارتے ہیں۔ مثلاً کل مقدس رات ہے اسے کس طرح منایا جائے گا؟"
"دراصل میرا شوہر گھر کے اندر بہت زیادہ خاموشی اور تنہائی کو پسند کرتا ہے۔ اس لیے ہماری چھٹیاں اور تہوار بہت خاموشی سے گزرتے ہیں۔"
نک نوٹ بک پر لکھتا ہوا بولا۔ "اور کوئی ڈیکوریشن وغیرہ؟"
"تمہارا مطلب ہے مقدس رات کے سلسلے میں؟" وہ مسکرائی۔ "ہم کوئی خاص قسم کی آرائش نہیں کرتے۔"
"کچھ لوگوں کے ہاں کدو سجانے کی روایت پائی جاتی ہے۔" نک نے اشارہ دیا۔
"آں ہاں، ہم بھی کدوؤں کا ایک جوڑا پورچ میں رکھتے ہیں۔ ان کے اندر موم بتیاں جلاتے ہیں۔"
"خاصی دلچسپ بات ہے۔" نک نے کہا۔ "شہروں میں یہ روایات دم توڑتی جا رہی ہیں۔ میں ان کدوؤں کی تصویر لینا پسند کروں گا۔"
جینی میلروس نے دونوں ہاتھ پھیلا دیے، بولی۔ "مجھے تو یاد بھی نہیں کہ وہ کدو کہاں رکھے ہیں۔ اچھا ہوا تم نے یاد دلایا۔ میں آج ہی کسی ملازم سے کہہ کر انہیں نکلوا لوں گی۔"
"اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے کل پھر آنا پڑے گا۔" نک نے کہا۔ "تمہارے گھر کا فرنٹ بہت خوبصورت ہے۔ میں اس کی چند تصویریں اتارنا چاہتا ہوں۔ یہ میرے مضمون کی سب سے نمایاں تصویریں ہوں گی۔"
"لیکن کل مناسب نہیں رہے گا۔" جینی میلروس نے کہا۔
"میں تمہیں پریشان نہیں کروں گا۔ تم گیٹ پر سکیورٹی والوں کو میرے بارے میں بتا دو۔ میں کسی گارڈ کے ہمراہ اندر آؤں گا اور چند تصویریں اتار کر واپس چلا جاؤں گا۔"
"ہاں یہ مناسب رہے گا۔" جینی میلروس نے کہا۔ "میں سکیورٹی والوں کو تمہارے بارے میں بتا دوں گی۔"

اس کے بعد نک مزید تیس منٹ تک بیٹھا رہا اور مختلف سوالات کرتا رہا۔ وہ دو کدوؤں کا ذکر سن کر تھوڑا سا پریشان تھا لیکن پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ دونوں کدو چوری کر لے۔ اصلی اور نقلی کا چکر نہ رہے۔

اگلے روز موسم خشک تھا اور درختوں پر بچے کھچے پتے ہوا سے جھڑ گئے تھے۔ نک ٹھیک چار بجے میلروس کی حویلی پہنچ گیا۔ اس نے بند گلے والا سیاہ سوئیٹر پہن رکھا تھا۔ وہ گیٹ پر کار عمارت کے سامنے پارک کیا پھر کار کا انجن بند کر کے باہر نکلا۔ پچھلی سیٹ پر رکھا ہوا کیمرہ اٹھا کر اس کا فوکس ٹھیک کرنے لگا۔ عین اسی وقت ہوریس میلروس وہاں پہنچ گیا۔
"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔
"میرا نام نکلوس ہے۔" نک نے صاف کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "کل میں نے مسز میلروس کا بہت تفصیلی اور معلوماتی انٹرویو لیا۔ اس انٹرویو کے ضمن میں مسز میلروس نے آج مجھے عمارت کی تصویریں اتارنے کی اجازت دی تھی۔ میں اسی مقصد کے لیے آیا ہوا ہوں۔"
میلروس نک کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کرتا ہوا بولا۔ "میرے ساتھ کوئی سکیورٹی گارڈ ہونا چاہیے۔ ہم اس سے پہلے اخباری نمائندے کی وجہ سے کافی تکلیف اٹھا چکے ہیں۔"
"میں اخباری نمائندہ نہیں ہوں مسٹر میلروس!" نک نے کہا۔ "میں فری لانس رائٹر ہوں اور ایک رسالے کے لیے مضمون لکھ رہا ہوں۔"
"تم جو کچھ بھی ہو، کوئی شخص بغیر کسی محافظ کے حویلی میں نہیں آ سکتا۔"

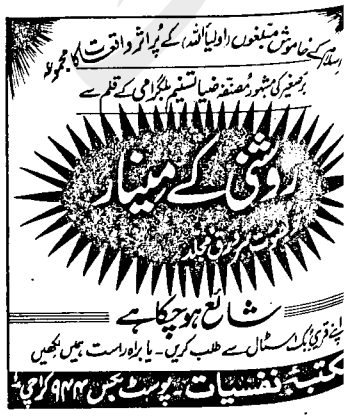

وہ تیز چلتا ہوا گیٹ تک گیا اور ڈیوٹی پر موجود محافظ کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگا۔ محافظ دوڑتا ہوا نک کے پاس پہنچ گیا اور غصے سے بولا۔ "مسٹر! جلدی کام مکمل کرو اور چلتے پھرتے نظر آؤ۔"
"چند منٹ سے زیادہ نہیں لوں گا۔" نک نے اطمینان سے کہا۔ "ذرا روشنی ٹھیک ہو جاتے۔"
اسے ایلیفی کے غبارے کا انتظار تھا۔ وہ محافظ کو مطمئن کرنے کے لیے کیمرہ ٹھیک کرنے لگا۔
چند لمحوں کے بعد مسز میلروس دو کدو اٹھائے پورچ میں نمودار ہوئی۔
"سوری مسٹر نکلوس۔" اس نے کہا۔ "تمہیں زیادہ انتظار تو نہیں کرنا پڑا؟"
"صرف چند منٹ۔" نک نے کہا۔
مسز میلروس نے ایک کدو سیڑھیوں کے دائیں کونے پر اور دوسرا بائیں کونے پر رکھ دیا۔ نک کیمرے کی آنکھ سے اُن کا معائنہ کرنے لگا۔
"کیا یہ دونوں ایک ہی تصویر میں آ جائیں گے؟" جینی میلروس نے پوچھا۔
"مجھے امید ہے کہ آ جائیں گے۔" نک اپنی پوزیشن بدلتا ہوا بولا۔
دونوں کدو اگرچہ پلاسٹک کے بنے ہوئے تھے لیکن بالکل اصلی معلوم ہوتے تھے۔ ہوریس میلروس عمارت کے اندر کہیں چلا گیا تھا اور محافظ بے پروائی سے ایک طرف کھڑا تھا۔ نک نے مختلف زاویوں سے کدوؤں کو دیکھا پھر قریب جا کر انہیں ذرا ذرا ادھر ادھر سرکا دیا۔ دونوں کے اندر موم بتیاں جل رہی تھیں۔ ایک کدو کے نیچے مارکر سے ۲۷ لکھا ہوا تھا۔
اچانک محافظ آسمان کی طرف اشارہ کر کے چلایا۔ "وہ کیا ہے؟"
"یہ راجر ایلیفی کا غبارہ معلوم ہوتا ہے۔" جینی میلروس آسمان کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔
وہ اور محافظ لاشعوری طور پر آگے جا کر غبارے کی طرف دیکھنے لگے۔
نک کو اس سے بہتر موقع نہیں مل سکتا تھا۔ اس نے دونوں موم بتیاں بجھائیں کدو اٹھا کر پچھلی سیٹ پر ڈال دیے اور ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا۔ ادھر غبارہ حویلی کی طرف آ رہا تھا اور بتدریج نیچے ہو رہا تھا۔
"شاید یہ لینڈ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔" محافظ نے

کہا اور ہولسٹر کا بٹن کھول کر ریوالور کے دستے پر ہاتھ رکھ دیا۔

"شکریہ مسز میلروس!" نک نے انجن اسٹارٹ کرنے کے بعد آواز لگائی۔ "میری تصویریں مکمل ہو گئی ہیں۔"

جینی میلروس چونک کر مڑی، بولی۔ "اتنی جلدی؟"

لیکن نک نے جواب دینے کے بجائے کار کو گیئر میں ڈال دیا۔ انجن کے شور میں اس نے جینی میلروس کو کدوؤں کے بارے میں کچھ کہتے سنا۔ تب ہی محافظ نے چیخ کر کچھ کہا لیکن نک نے کار کی رفتار تیز کر دی۔ جب اس کی کار گیٹ سے نکل رہی تھی تو اس کے کانوں میں فائر کی آواز آئی۔ گولی غالباً فینڈر کو لگی تھی ادھر ایلفی کا غبارہ دوبارہ بلند ہونا شروع ہو گیا تھا۔

❁

اگلی صبح نک ایکوا پلکو میں ریٹا سیمسن کے ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا تھا۔

ریٹا میز پر رکھے ہوئے کدوؤں کو گھورتی ہوئی بولی۔ "یہ نہیں سمجھنا کہ میں تمہیں دو کدوؤں کی وجہ سے پچاس ہزار ڈالر دے دوں گی۔"

"تم اپنی پسند کا کدو رکھ لو۔ دوسرا میرے کام آ جائے گا۔"

ریٹا بدستور کدوؤں کو گھورتی ہوئی بولی۔ "تم نے الجھن میں ڈال دیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ مجھے کون سا کدو رکھنا چاہیے؟ اس کی کیا وجہ ہے کہ یہ موم بتیوں کی گرمی سے پگھلتے نہیں؟"

"انہیں انتہائی درجہ حرارت پر پگھلا کر بنایا جاتا ہے تاکہ معمولی حرارت اثر انداز نہ ہو۔"

"ہو سکتا ہے کہ ان موم بتیوں کے اندر کوئی چیز ہو۔" ریٹا نے کہا۔

"موم بتیوں کے اندر موم اور بتی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ میں چیک کر چکا ہوں۔ مسئلہ کیا ہے؟ شاید میں تمہاری مدد کر سکوں۔"

"کیا یہ بات بھی تمہاری فیس میں شامل ہے؟"

"کبھی کبھی۔"

ریٹا گہرا سانس لیتی ہوئی بولی۔ "میرا خیال ہے کہ تمہیں بتانا ہی پڑے گا۔ جیسا کہ تمہیں معلوم ہو چکا ہے میں ہوریس کی مسٹریس تھی، بلکہ اب بھی ہوں۔ اگرچہ میں نے کافی عرصہ سے اسے نہیں دیکھا۔ تقریباً ایک سال قبل ٹام رینالڈ نامی ایک اخباری نمائندہ نے ہمارے بارے میں سن گن لینا شروع کر دی۔ اس شخص کی وجہ سے ہوریس نے مجھے یہاں بھیج دیا لیکن ٹام نے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا۔ ہمیں پتہ چلا کہ وہ ہمارے بارے میں سوالات کرتا پھر رہا ہے۔"

"کس قسم کے سوالات؟" نک نے پوچھا۔

"ہوریس مڈولیسٹ کا ایک اخبار خریدنا چاہتا تھا، لیکن بقول اس کے ایک شخص نے خریداری میں رکاوٹ ڈالنا شروع کر دی۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اس کے جرائم کی ایک تنظیم سے [illegible] ہیں۔ کچھ لوگوں نے بتایا کہ وہ نارمن ایلیا نامی شخص کا شراکت [illegible] ہے۔ نارمن ایلیا کئی غیر قانونی دھندے کرتا ہے جن میں کھیلوں پر شرطیں لگانے کا غیر قانونی کام بھی شامل ہے۔"

"ہاہ! تو یہ ہے وہ چیز جس نے ایک اسپورٹس رائٹر کی طرف متوجہ کیا۔" نک نے کہا۔ اسے اپنے بریف کیس میں رکھا ویڈیو ٹیپ یاد آ گئی۔ "کھیلوں پر شرطیں۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" ریٹا نے کہا۔ "ٹام رینالڈ ملا اور ہوریس کے بارے میں بعض سوالات کیے۔ شروع میں اسے چلتا کر دیا، لیکن جب مجھے پتہ چلا کہ ہوریس میری چھٹی والا ہے تو میں نے بولنا شروع کر دیا۔ تاہم میں نارمن ایلیا کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔"

"گزشتہ سال ٹام رینالڈ، ہوریس کی حویلی میں کیا گیا تھا؟"

"اسے ہوریس کے بارے میں بعض باتیں معلوم ہوئی اور وہ روبرو ان باتوں کی وضاحت طلب کرنا چاہتا تھا کا خیال تھا کہ ٹام سیدھا سادا انٹرویو لینے آیا ہے لہٰذا اس وقت دے دیا۔ میں نے ٹام کو مشورہ دیا تھا کہ اسے فوراً کر لینا چاہیے۔ لیکن وہ ہوریس کی شکل دیکھنا چاہتا تھا۔ شکل تو دیکھ لی لیکن جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔"

"تم ہسپتال میں اس سے ملنے گئی تھیں؟"

ریٹا حیرت سے نک کو گھورنے لگی۔ "تمہیں کیسے پتہ [illegible]"

"میں ٹام کے ایڈیٹر سے ملا تھا۔"

"دراصل میں اس کے ساتھ حویلی تک گئی تھی۔"

"اوہ، پھر تو تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ اسے کس طرح کیا گیا تھا؟"

"نہیں، میں حویلی سے کچھ دور کار میں بیٹھی رہی [illegible] نہیں چاہتی تھی کہ ہوریس مجھے دیکھ لے۔ بعد میں [illegible] کے پیچھے ہسپتال تک گئی تھی۔ مجھے جانا بھی چاہیے تھا [illegible] میرا منگیتر تھا۔"

یہ سن کر نک کو تھوڑی سی حیرت ہوئی، بولا۔ "کیا مرنے سے پہلے تم سے بات کی تھی؟"

"صرف چند الفاظ کہے تھے۔ اس نے مجھے کدو [illegible] کرنے کے لیے کہا تھا۔"

"کیا اس نے اس کی وجہ نہیں بتائی تھی؟"

"وہ ہوش اور بے ہوشی کے عالم میں تھا۔ اس [illegible]

[illegible] وہ کدو کے اوپر ہے۔" یہ اس کے آخری الفاظ تھے، لیکن [illegible] سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کس چیز کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔"

"کدو کے اوپر۔" نک سوچتا ہوا بولا۔ "کدو کے اندر نہیں؟"

"مجھے یاد ہے کہ اس نے اوپر ہی کہا تھا۔ دوسرے روز [illegible] ہوریس کی حویلی پہنچی تو کدو وہاں موجود نہیں تھے۔ انہیں [illegible] بھر کے لیے اسٹور میں رکھوا دیا گیا تھا۔ ہوریس کو میرا وہاں [illegible] پسند نہیں آیا۔ اس نے کہا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ کوئی بدمزگی [illegible] چاہتا۔ پھر اس نے مجھے اس مقام پر محدود کر دیا۔ بقول [illegible] کے جب تک میں یہاں رہوں گی، وہ مجھے خرچ دیتا رہے [illegible] لیکن میں اس بات کو اپنی تذلیل سمجھتی ہوں اور کسی طرح اسکور [illegible] برکرنا چاہتی ہوں۔"

نک پلاسٹک کے کدوؤں کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ [illegible] پر صرف یہ نمبر یا قیمت لکھی ہے۔"

"کون سا نمبر؟" ریٹا نے پوچھا اور آگے جھک کر دیکھنے [illegible]

"یہ ۲۷۴ لکھا ہوا ہے۔" نک نے ریٹا کو نمبر دکھایا۔ "ممکن [illegible] یہ نمبر ٹام رینالڈ نے لکھا ہو۔ یا تو یہ کوئی خفیہ نمبر ہے اور یا [illegible] خاص چیز کی طرف اشارہ کرتا ہے۔"

"میں اسے قیمت سمجھی تھی۔"

"میرا ذہن بھی اسی طرف گیا تھا، لیکن اس کی قیمت دو [illegible] چوہتر ڈالر ہرگز نہیں ہو سکتی۔ یہ کوئی نمبر ہی ہے۔"

"ہو سکتا ہے کوئی تاریخ ہو۔ مثلاً فروری ۱۹۷۴ء۔"

"تاریخ بھی نہیں ہو سکتی۔ ایسی صورت میں دو کے بعد [illegible] یا صفر ہونا چاہیے تھا۔ یہ نمبر میلروس اور نارمن ایلیا [illegible] کسی اہم راز کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یا اس کی مدد سے ان [illegible] کسی غیر قانونی کاروبار کو طشت از بام کیا جا سکتا ہے۔"

اسی لمحے کسی نے دروازے پر دستک دی۔ "روم سروس۔"

ریٹا خالی نظروں سے دروازے کی طرف دیکھنے لگی، بولی۔ "میں نے تو کسی چیز کا آرڈر نہیں دیا۔"

نک نے سرگوشی کی۔ "آہستہ سے دروازہ کھولو۔" پھر وہ آواز کیے بغیر دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔

ریٹا نے جیسے ہی ہینڈل گھمایا۔ دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بھاری جسم کا شخص تیزی سے اندر آیا اور ریٹا کے منہ پر اپنا چوڑا ہاتھ پیوست کر دیا۔ نک نے محسوس کیا کہ پیچھے ایک اور آدمی ہے۔ اس نے پوری قوت سے دروازہ دوسرے شخص کے منہ پر دے مارا۔ وہ دہاڑتا ہوا دروازے کے فریم سے ٹکرایا اور زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ نک ایک لمحہ کی

گھر بیٹھے انگلش سکھانے والی بہترین کتابیں

HOW TO WRITE A LETTER
خطوط نویسی کے لیے قیمت: ۱۰/- روپے

HOW TO WRITE AN ESSAY
مضمون نگاری کے لیے قیمت: ۱۰/- روپے

HOW TO WRITE AN EXPLANATION
وضاحت و تشریح کے لیے قیمت: ۱۰/- روپے

HOW TO LEARN CORRECT SPELLING
صحیح ہجے لکھنے کے لیے قیمت: ۱۰/- روپے

HOW TO DO COMPREHENSION
ادراک و فہم کا اظہار کرنے کے لیے قیمت: ۱۰/- روپے

CORRECT POSITIONS OF PREPOSITIONS
پری پوزیشن کے صحیح استعمال کے لیے قیمت: ۱۰/- روپے

HOW TO PUNCTUATE
رموز اوقاف جاننے کے لیے قیمت: ۱۰/- روپے

10 DAYS TO TRANSLATION
اردو سے انگلش میں ترجمہ کرنے کے لیے قیمت: ۱۵ روپے

○ اندرون ملک ڈاک خرچ ایک یا ایک سے زائد کتابوں کا ۱۹/- روپے ہوگا۔ پورا سیٹ منگانے پر ڈاک خرچ معاف (صرف اندرون ملک کے لیے) ○ کتابوں کی قیمت اور ڈاک خرچ بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں۔ منی آرڈر کوپن پر اپنا نام و پتا اور کتابوں کا نام ضرور لکھیں ○ کسی قسم کی نقد رقم خط میں ڈال کر ہرگز نہ بھیجیں۔ منی آرڈر ارسال کرنے کا پتا: مکتبہ نفسیات، پوسٹ بکس ۹۴۴ سعید مینشن، بلیمور یا اسٹریٹ، کراچی ۱

○ بیرون ملک پورے سیٹ کی قیمتیں مع ڈاک خرچ: مشرق وسطیٰ ۱۰۰/- پاکستانی روپے، یورپ اور مشرق بعید ۱۵۰/- پاکستانی روپے، آسٹریلیا، امریکہ افریقہ ۲۰۰/- پاکستانی روپے ○ بیرون ملک کتابیں منگانے کے لیے رقم بذریعہ ڈرافٹ روانہ کریں۔ ڈرافٹ پر نام اس طرح لکھوائیں۔

MAKTABA NAFSIAT A/C 688 H. B. L
MANSFIELD STR. BR. KARACHI

ذاتی طور پر حاصل کرنے کے لیے:
Sales Office:
MAKTABA NAFSIAT 404 HUSSAIN CENTRE. SHAHRAHE IRAQ SADDAR KARACHI - PHONE: 526689

مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی

تاخیر کیے بغیر اس موٹے شخص پر چڑھ دوڑا جس نے ریٹا کو گرفت میں لے رکھا تھا۔ موٹے نے ریٹا کو چھوڑ دیا اور نک سے لپٹ گیا۔ دونوں توازن بگڑنے سے فرش پر لڑھک گئے۔

پہلا شخص اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا بولا: "کدوؤں پر قبضہ کرو۔"

ریٹا نے میز پر سے بھاری ٹیبل لیمپ اٹھایا اور پوری قوت کے ساتھ موٹے کے سر پر دے مارا۔ اس کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ گئے اور نک اس کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ اتنے میں دوسرا شخص اپنے پیروں پر کھڑا ہو چکا تھا۔ ریٹا اس کا سامنا کرتی ہوئی بولی: "میں تمہیں اچھی طرح جانتی ہوں۔ تم نارمن ایلیا ہو۔"

اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہو گئی اور اس نے کوٹ کی جیب کی طرف ہاتھ بڑھایا، لیکن نک نے اسے ہاتھ باہر نکالنے کی مہلت نہیں دی۔ وہ تیزی سے اٹھا اور نارمن کے پیٹ میں پوری قوت سے ٹکر ماری۔ نارمن چوٹ کی شدت کے باعث دُہرا ہو گیا۔

چند لمحوں کے اندر سارا ڈرامہ ختم ہو گیا۔ نارمن ایلیا اور اس کا ساتھی ٹائیوں اور چادر کی پٹیوں سے بندھے پڑے تھے۔

نک، ریٹا سے مخاطب ہو کر بولا: "میلروس کو یہ اندازہ ہو چکا ہے کہ تم نے مجھے کدوؤں کی چوری کے لیے بھیجا تھا۔ اسے تمہارے ٹھکانے کا بھی پتہ تھا لہٰذا یہ دونوں اسی کی نشاندہی پر یہاں پہنچے ہیں۔" وہ نارمن ایلیا کی طرف مڑا۔ "کیا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟"

"جہنم میں جاؤ۔" ایلیا دہاڑا۔

نک نمبر والا کدو اس کے سامنے کرتا ہوا بولا: "یہ ۲۷۴ کا کیا مطلب ہے؟"

"تم بتاؤ۔ تم اسے چوری کرنے کے لیے بے چین تھے۔"

"ٹام ریناڈ نے مرتے وقت یہ پیغام دیا تھا۔ یقیناً اس کا تم سے اور میلروس سے کوئی تعلق ہے۔"

ایلیا کچھ نہیں بولا۔ ریٹا نے کہا: "مسٹر ویلوٹ! ہم ان دونوں کو ہمیشہ کے لیے اس طرح نہیں رکھ سکتے۔"

نک چونکتا ہوا بولا: "میرا خیال ہے کہ اس نمبر کا فٹ بال گیم سے کوئی تعلق ہے۔ کیا اس ہوٹل میں ویڈیو ریکارڈر ہو گا؟"

"نیچے لاؤنج میں ہے۔" ریٹا نے کہا: "اس پر مہمانوں کی تواضع کے لیے ریس کے پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔"

"آؤ میرے ساتھ۔" نک اپنا بریف کیس اٹھاتا ہوا بولا۔ "میں تمہیں کچھ دکھانا چاہتا ہوں۔"

لاؤنج میں اس وقت کوئی نہیں تھا۔ نک نے بریف کیس سے ٹیپ نکالی، اسے مشین میں ڈال کر پلے بٹن

"اس میں کیا چیز ہے؟" ریٹا نے پوچھا۔

"یہ دیکھو۔" نک ایک انڈیکیٹر کی طرف اشارہ بولا: "جیسے جیسے ٹیپ چلتی جائے گی، ہم یہاں پر نمبر پڑھ گے۔ جب یہ ٹیپ ۲۷۴ نمبر پر پہنچے گی تو ہم اسے روک گے۔ یقیناً ٹیپ کے اس حصے پر کوئی خاص چیز ہو گی۔"

پھر دونوں بڑے صبر سے انتظار کرنے لگے۔ ج ۲۷۰ نمبر پر پہنچی تو اس وقت کیمرہ تماشائیوں کے اوپر نمبر پر پہنچتے ہی نک نے فلم روک دی اور بڑے غور سے اسکرین پر ٹھہری ہوئی تصویر کو دیکھنے لگا۔ تب ہی اس ہوریس میلروس نظر پڑی۔ وہ تماشائیوں کے درمیان بیٹھا تھا۔ اس کی داہنی طرف نارمن ایلیا تھا۔ دونوں مرجھ میں باتیں کر رہے تھے۔

"یہ ہے وہ تصویر جو ٹام ریناڈ نے دیکھی تھی۔ بات کا ثبوت ہے کہ معزز پبلشر، ہوریس میلروس نے ہو جواری اور جرائم پیشہ شخص نارمن ایلیا سے گٹھ جوڑ کر اس تصویر کی اشاعت سے بہت بڑا اسکینڈل بن سکتا۔ نے مسکرا کر ریٹا کی طرف دیکھا۔ "اس ٹیپ کی کاپی کروا رکھ لو۔ اس سے تم میلروس کو بلیک میل کر سکتی ہو۔"

"ہوریس نے یہ ٹیپ حاصل کرنے کی کوشش کی؟" ریٹا نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ ٹام نے اسے اس ثبوت کے با وضاحت سے کچھ نہیں بتایا ہو گا۔"

"اب کیا کرنا چاہیے؟"

"سب سے پہلے تم ٹام کے ایڈیٹر پال کروسکی کو اور اسے بتاؤ کہ تم نے کیا انکشاف کیا ہے۔ مجھے یقین ثبوت کی بنیاد پر میلروس کے خلاف قتل کا مقدمہ درج سکتا ہے۔ بہرحال اس کا فیصلہ کرنا تمہارا کام ہے کہ تم اختیار کرنا چاہتی ہو۔"

"نارمن ایلیا اور اس کے ساتھی کا کیا کیا جائے؟"

"انہیں قاتلانہ حملے کے جرم میں پولیس کے حوا نک نے کہا۔ "اور اب تمہیں یہ فیصلہ کرنے میں کوئی د ہونی چاہیے کہ تم کون سا کدو رکھنا چاہتی ہو۔ اور پلیز ریٹا ہینڈ بیگ کھول کر۔ تم نکالنے لگی۔

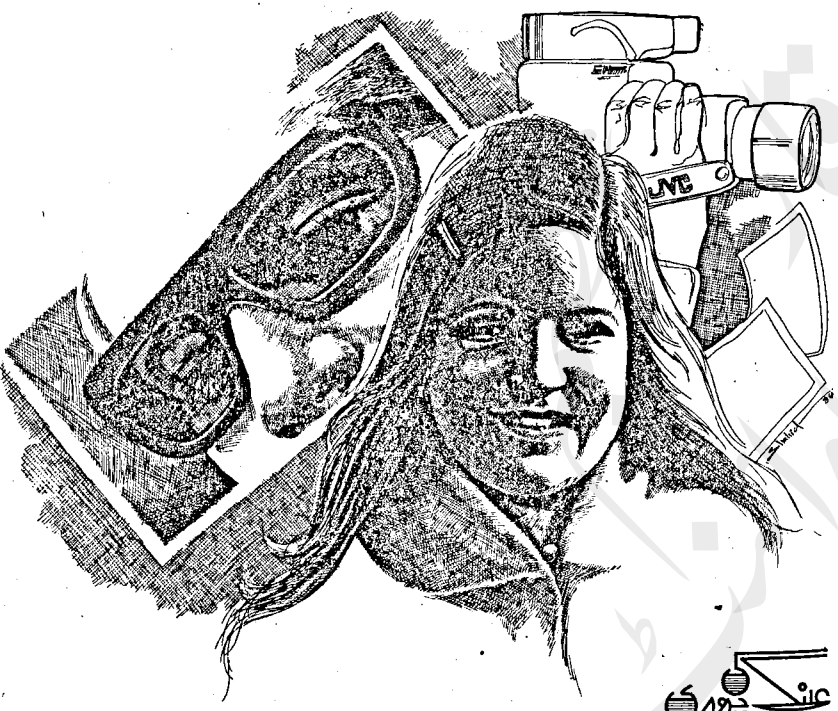

عینک چور

اقبال کاظمی

نیس میں نک ویلوٹ کا یہ آخری دن تھا۔

وہ اس وقت ہوٹل سے ملحق ساحل کے نیلگوں پانی کی مچلتی ہوئی لہروں پر پیراکی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ ساحل کی گیلی ریت پر ایک چھاتہ بستی آباد تھی۔ رنگ برنگے چھاتوں کے نیچے وہ دلفریب مناظر دیکھنے میں آ رہے تھے کہ طبیعت بار بار مچلنے لگتی۔ فرانس کی حسین پریوں کو پیراکی کے مختصر سے لباس میں دیکھ کر نک میامی بیچ اور اسپرنگ فیلڈ کی حسیناؤں کو بھول گیا تھا۔ اُسے فرانس میں دنیا کی حسین ترین عورتوں کی فریبت کے مواقع بار بار ملے تھے لیکن ظاہر ہے گلوریا کی موجودگی میں وہ کسی کی طرف نظر بھر کر دیکھ بھی نہیں سکتا تھا لیکن اس وقت گلوریا موجود نہیں تھی اس موقع سے فائدہ اٹھا کر وہ کم از کم آنکھوں کی پیاس بجھا لینا چاہتا تھا۔ سمندر میں تاحدِ نگاہ تیرتی ہوئی رنگ برنگے بادبانوں والی کشتیوں کا منظر بھی اگرچہ بڑا پُرکشش تھا لیکن نک کو سمندر کی مچلتی ہوئی لہروں اور اس کے سینے پر بکھری ہوئی کشتیوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اس کی نظریں تو بار بار گیلی ریت پر لیٹی ہوئی اس حسینہ کی طرف اُٹھ جاتی تھیں جو غسلِ آفتابی لے رہی تھی۔

اُس نے محسوس کیا تھا کہ ایک دو مرتبہ اس خاتون نے بھی اس کی طرف دیکھا تھا۔ نک کے خیال میں وہ اس کے قریب آنا چاہتی تھی یا اُسے فاصلہ سمیٹنے کی دعوت دینا چاہتی تھی لیکن کوئی چیز مانع تھی، جس سے وہ کھل کر اپنے اس مقصد کا اظہار نہیں کر پا رہی تھی۔

نک اور گلوریا کو فرانس میں وارد ہوئے تقریباً پچیس دن ہو چکے تھے۔ فرانس کے مختلف علاقوں کی سیاحت کے بعد تقریباً ایک ہفتہ پہلے وہ نیس پہنچے تھے۔ فرانس کی سیاحتیا کا یہ پروگرام گلوریا ہی کی فرمائش پر بنایا گیا تھا۔ نک کے پاس بھی ان دنوں کوئی کام نہیں تھا۔ پچھلے ایک کیس نے اسے ذہنی طور پر اس حد تک تھکا دیا تھا کہ وہ واقعی کچھ دن آرام اور تفریح کی ضرورت محسوس کر رہا تھا۔ اس کا تجربہ تھا کہ وہ امریکہ کے کسی بھی علاقے میں چلا جاتا لوگ اسے ڈھونڈ نکالتے اور اسے مجبوراً ان کے کام کی ہامی بھرنا پڑتی جس سے اسے پچیس ہزار ڈالر تو مل جاتے لیکن تفریح کا بیڑا غرق ہو جاتا۔ اسی لیے جب گلوریا نے اس مرتبہ فرانس کی سیاحتیا کی تجویز پیش کی تو وہ فوراً ہی تیار ہو گیا۔ اسے یقین تھا کہ اس اجنبی ملک میں وہ پوری طرح تفریح سے لطف اندوز ہو سکیں گے۔

آج نیس میں اُن کا آخری دن تھا۔ نک نے پروگرام بنایا تھا کہ وہ نیس سے پیرس اور پھر لندن جائیں گے جہاں ایک ہفتہ قیام کے بعد امریکہ روانہ ہو جائیں گے۔ اس نے رات کی آخری فلائیٹ سے سیٹیں بھی بک کروا رکھی تھیں۔ گلوریا شاپنگ کے لیے گئی ہوئی تھی اور نک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے کمرے سے نکل کر ساحل پر آ گیا تھا۔ انھوں نے طے کیا تھا کہ رات کا کھانا ڈی لارووش میں کھائیں گے پھر اوپیرا کا آخری شو دیکھنے کے بعد ایئرپورٹ روانہ ہو جائیں گے۔ نک اپنے آپ کو اس لحاظ سے خوش قسمت سمجھ رہا تھا کہ فرانس میں پچیس دن خیر و عافیت سے گزر گئے تھے اور کسی نے ان کی تفریح میں مداخلت کی کوشش نہیں کی تھی۔

سورج غروب ہو رہا تھا۔ دھوپ کی ترچھی کرنوں میں ساحل پر ریت کے ذرّے اس طرح چمک رہے تھے جیسے کسی نے ہیرے بکھیر دیے ہوں۔ نک پانی سے نکل کر اُس چھاتے کے نیچے آ گیا جہاں اس کا تولیہ بچھا ہوا تھا۔ وہ تولیے پر لیٹ کر یوگا کی ایک ورزش کرنے لگا۔ اس دوران اس نے اس حسینہ کی طرف دیکھا جس کے حلیے نے اسے بہت دیر سے بے چین کر رکھا تھا۔ نک کے اندازے کے مطابق اس کی عمر زیادہ سے زیادہ بائیس تیئیس برس ہی ہو گی۔ گداز جسم اور چہرے کے نقش ایسے کہ حسینۂ فرانس کا اعزاز وہ باآسانی جیت سکتی تھی۔ سنہرے بال دھوپ میں سونے کے تاروں کی طرح چمک رہے تھے۔ وہ نک ہی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ بھی تھی لیکن نک کو اپنی طرف متوجہ پا کر اُس نے رُخ بدل لیا۔

گلوریا کی واپسی آٹھ بجے سے پہلے متوقع نہیں تھی۔ نک نے فیصلہ کر لیا کہ اس دوران وہ اس حسینہ کا تعارف حاصل کر کے اس سے دل بہلانے کی کوشش کرے گا۔ وہ اس نیت سے اُٹھا ہی تھا کہ ہوٹل کا ایک باوردی ملازم ساحل پر نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک میگا فون تھا جسے منہ سے لگائے وہ کوئی اعلان کر رہا تھا۔ ساحل پر موجود تقریباً سب ہی لوگ اس کی طرف متوجہ تھے۔ میگا فون کا رُخ نک کی طرف ہوا تو ہوا کی لہروں پر تیرتی ہوئی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

"مسٹر نک ویلوٹ پلیز! آپ کے لیے فون کال ہے اگر آپ نک میری آواز سن رہے ہے تو براہِ کرم ہوٹل نمبر تین میں پہنچ جائیے۔"

ہوٹل کا ملازم میگا فون کا رُخ مختلف سمتوں میں گھما کر بار بار یہ پیغام دہرا رہا تھا۔ اپنا نام سُن کر نک ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ایک لمحہ کو اس کے ذہن میں یہ خیال اُبھرا کہ یہاں بھی کسی نے اس کا سراغ لگا لیا ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ اُن کی روانگی کے پروگرام میں کسی قسم کی گڑبڑ ہو سکتی تھی لیکن اس نے طے کر رکھا تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو وہ اپنے اس تفریحی پروگرام میں کوئی گڑبڑ نہیں ہونے دے گا۔ پھر اس نے مداخلت والا یہ خیال ذہن سے جھٹک دیا اور سوچنے لگا کہ کال یقیناً گلوریا کی ہو گی جس نے ضرورت سے زیادہ شاپنگ کر لی ہو گی۔ ظاہر ہے ایسی صورت میں اُس کے پاس رقم کم پڑ گئی ہو گی اور وہ نک کو حکم دے گی کہ وہ فوراً اتنی رقم لے کر فلاں مقام پر پہنچ جائے۔

نک نے ریت پر بچھا ہوا تولیہ اُٹھا کر جھاڑا اور اسے جسم پر لپیٹتا ہوا ہوٹل کی عمارت کی طرف چلنے لگا۔ اُس نے مڑ کر اس لڑکی کی طرف دیکھا جس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کچھ گہری ہو گئی تھی۔ ہوٹل کا ملازم اب بھی میگا فون پر بار بار پیغام دہرا رہا تھا۔ نک نے اُسے ہاتھ سے اشارہ کیا اور تیز تیز قدم اُٹھانے لگا۔

ٹیلی فون بوتھ ہوٹل کی لابی میں ہی تھے۔ وہ بوتھ نمبر تین کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا اور رسیور اٹھا لیا۔ اسی لمحے رسیور پر ہوٹل کے آپریٹر کی آواز اُبھری۔

"مسٹر نک ویلوٹ؟"

"ہاں بول رہا ہوں۔" نک نے جواب دیا۔

"ہولڈ کیجیے۔ لائن ملا رہا ہوں۔" آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

اور پھر خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد کلک کی ہلکی سی آواز اُبھری اور پھر گلوریا کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو نک! کیا تم فوراً یہاں آ سکتے ہو؟"

"کہاں آ سکتا ہوں؟ جگہ کا نام تو بتاؤ اور تمھارے لہجے میں اتنی پریشانی کیوں ہے، جیب کٹ گئی کیا؟" نک بولا۔

"جیب نہیں کٹی پولیس کا معاملہ ہے۔"

"کیا مطلب؟ کیا تم کسی دکان سے کوئی چیز چراتے ہوئے پکڑی گئی ہو؟" نک نے چونک کر کہا۔

"بکواس مت کرو۔ کیا تم مجھ سے کسی ایسی گھٹیا حرکت کی توقع رکھتے ہو؟" ریسیور پر گلوریا کی دہاڑ سنائی دی۔

"پھر معاملہ کیا ہے۔ کھل کر بتاؤ۔ پولیس نے تمھیں کیوں پکڑا اور تم اس وقت کہاں ہو؟" نک نے کہا۔ گلوریا کو وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ ایسی کوئی گھٹیا حرکت تو واقعی نہیں کر سکتی تھی لیکن کسی کے لیے پریشانی کی بات ضرور تھی کہ پولیس نے اسے کیوں پکڑا تھا۔

"میں ونسنٹ پولیس سٹیشن میں ہوں۔ انھوں نے مجھے کسی چیز پر پکڑا ہے، بس تم فوراً چلے آؤ۔"

"ٹھیک ہے۔ میں زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔" نک نے کہتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ اور دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل گیا۔ اُس کا رُخ لفٹ کی طرف تھا۔

گیارھویں منزل پر جب وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اُسے کی طرح چونک جانا پڑا۔ اس کے سوٹ کیس کا سامان فرش پر بکھرا پڑا تھا۔ وہ جلدی سے آگے بڑھا۔ تمام چیزیں موجود تھیں یہاں تک کہ نوٹوں کے بنڈل بھی سوٹ کیس میں پڑے ہوئے تھے۔ اسے رت تھی کہ اگر کوئی چوری کی نیت سے کمرے میں داخل ہوا تھا، تو کس چیز کی تلاش تھی۔ چور عام طور پر زیورات اور نقدی پر ہاتھ اف کرتے ہیں لیکن یہاں رقم کو چھوا تک نہیں گیا تھا۔ اُس نے نیز پر رکھے ہوئے بیگ کی طرف دیکھا۔ اس کی چیزیں بھی بکھری ہوئی ہیں۔ اُن کا جائزہ لیتے ہوئے نک پر انکشاف ہوا کہ اس کا پاسپورٹ نہیں تھا۔ وہ اندرونی دروازے سے گلوریا کے مختص کمرے میں پہنچا۔ ہاں کی حالت بھی اس سے مختلف نہیں تھی۔ گلوریا کے زیورات اور رقم جوں تھی لیکن پاسپورٹ غائب تھا۔ وہ دوبارہ اپنے کمرے میں آ گیا۔ سل کرنے اور تیار ہونے میں اسے پندرہ منٹ سے زیادہ نہیں لگے۔ لی طور پر اسے اس واقعہ کی رپورٹ فوری طور پر ہوٹل کی انتظامیہ ردینا چاہیے تھی لیکن گلوریا کا معاملہ اس سے زیادہ اہم تھا۔ اُس نے وہاں جا کر پولیس اسٹیشن کے ہاؤس ڈیٹیکٹو کو اس چوری کی اطلاع دے گا۔

ٹھیک دس منٹ بعد وہ ونسنٹ پولیس اسٹیشن کی عمارت میں داخل ہو رہا تھا۔ ڈیوٹی روم میں گلوریا لکڑی کی ایک بینچ پر اکڑوں بیٹھی تھی۔ نک کو دیکھتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر اس کی طرف لپکی۔ نک چند لمحوں بعد اس پولیس آفیسر کی طرف متوجہ ہو گیا جو بھاری میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا اُسے گھور رہا تھا۔ اس کے جسم پر انسپکٹر کی وردی تھی۔ اس کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے۔ ایک تو پولیس ہی کی وردی میں تھا لیکن کرتے کا حامل اور دوسرے کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوٹ نظر آ رہا تھا۔ نک کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ اس کا تعلق شعبۂ سُراغرسانی سے رہا ہو گا۔

"تو تم ہو اس لڑکی کے ساتھی نک ویلوٹ؟" سیاہ سوٹ والے نے اُسے گھورا۔

"ہاں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ میری دوست کو یہاں کیوں لایا گیا ہے۔ کیا یہاں غیر ملکی مہمانوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے؟" نک نے بھی خشک لہجے میں کہا۔

"ہم نے تمھاری دوست کے ساتھ فی الوقت کوئی بدسلوکی نہیں کی ہے۔ اُسے ایک ممنوعہ علاقے میں تصویریں کھینچتے ہوئے پکڑا تھا۔ مس گلوریا کے کہنے کے مطابق یہ امریکی شہری ہے اور سیاحت کے لیے فرانس آئی ہے جب کہ یہ اپنا پاسپورٹ پیش نہیں کر سکی مجھے امید ہے کہ تم اس کا اور اپنا پاسپورٹ بھی ساتھ لے کر آئے ہو گے۔" سیاہ سوٹ والے نے کہا۔

نک کا دماغ بھک سے اُڑ گیا۔ خاصی نازک صورتِ حال تھی اور ان کے لیے خطرناک بھی ثابت ہو سکتی تھی۔ وہ اپنے ہوٹل کے کمروں کی تلاشی اور پاسپورٹ کی چوری کی واردات سُنانے لگا۔ سیاہ سوٹ والا، اور انسپکٹر اسے اس طرح گھور رہے تھے جیسے انھیں اس کی بات کا یقین نہ آ رہا ہو۔ نک کے خاموش ہونے پر انسپکٹر کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اُٹھا لیا۔ چند لمحے وہ کسی سے باتیں کرتا رہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے فون پر دوسری طرف سے بات کرنے والا اس سے برتر ہو۔ پھر اُس نے فون بند کر دیا۔ اور نک کو گھورتے ہوئے بولا۔ "ٹھیک ہے مسٹر نک! ہم اس کیس کو جسٹ نہیں کر رہے۔ تم لوگ ایسے وارننگ سمجھو اور چوبیس گھنٹے کے اندر اندر فرانس کی سرزمین سے رخصت ہو جاؤ۔ بصورتِ دیگر ہمیں تم لوگوں کے خلاف باقاعدہ کارروائی کرنی پڑے گی۔"

"ہم نے آج رات کی فلائیٹ سے سیٹیں بک کروا رکھی ہیں، لیکن ہمارے پاسپورٹ چوری ہو چکے ہیں اس کے بغیر ہم ملک سے باہر نہیں جا سکتے۔ ہمیں پولیس کے علاوہ اپنے سفارت خانے کو بھی اس واقعہ کی اطلاع دینی ہو گی۔" نک نے جواب دیا۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔ اسے چوبیس گھنٹے بعد اگر فرانس میں نظر آئے تو بلا جھجک سلاخوں کے پیچھے پہنچا دیے جاؤ گے۔" انسپکٹر نے انھیں گھورتے ہوئے جانے کی اجازت دے دی۔

نک اور گلوریا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ نک نے آنکھ کے اشارے سے اسے چلنے کو کہا۔ گلوریا نے میز پر رکھا ہوا اپنا کیمرا لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا لیکن سیاہ سوٹ والے نے اسے سختی سے روک دیا۔

"کیمرا ہمارے قبضے میں رہے گا۔ اب تم لوگ جا سکتے ہو۔"

وہ دونوں نزدیک کچھ کہے بغیر کمرے سے باہر نکل آئے۔ پولیس سٹیشن کی عمارت سے باہر آ کر وہ پیدل ہی ایک طرف کو چلتے رہے۔ اس

دوران گلوریا اُسے بتا رہی تھی کہ وہ ایک ہشت پہلو عمارت کی تصویر کھینچ رہی تھی کہ سیاہ سوٹ والا اُسے پکڑ کر پولیس اسٹیشن لے آیا۔ شاید میں ممنوعہ علاقے والا بورڈ نہیں دیکھ سکی تھی۔

"مگر تم تو شاپنگ کے لیے نکلی تھیں؟" نک نے اُسے گھورا۔

"دراصل میرے پاس کافی وقت تھا۔ میں نے سوچا کیوں نہ پہلے تھوڑی سی تفریح کر لی جائے۔ اس کے بعد شاپنگ کر لی جائے گی لیکن مجھے کیا علم تھا کہ یہ افتاد آن پڑے گی۔ یہ پاسپورٹ کا کیا قصہ ہے؟" گلوریا نے پوچھا۔

"ہم بہت بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہیں گلوریا۔ ہم آج رات کی فلائیٹ سے روانہ نہیں ہو سکیں گے۔ کمرے میں گھسنے والا وہ شخص جو کوئی بھی تھا اُسے صرف ہمارے پاسپورٹوں کی ضرورت تھی۔ اگر کوئی چور ہوتا تو نقدی اور تمھارے زیورات پر ہاتھ صاف کرتا جبکہ ایسا نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاسپورٹ کسی خاص مقصد کے تحت غائب کیے گئے ہیں۔"

گلوریا پریشان ہو گئی۔ اُس نے اظہارِ پریشانی کے علاوہ کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ ہوٹل پہنچ کر نک سیدھا دفتر کی طرف بڑھا لیکن عین اسی لمحے کاؤنٹر کلرک نے اُسے آواز دے کر روک لیا۔

"آپ کے لیے کال ہے مسٹر نک۔"

نک اور گلوریا نے معنی خیز نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر نک نے آگے بڑھ کر ریسیور اُٹھا لیا۔

"یس! نک ویلوٹ اسپیکنگ۔" وہ ماؤتھ پیس میں بولا۔

"آج کی صورتِ حال نے تمھیں یقیناً پریشان کر دیا ہو گا مسٹر نک!" ریسیور پر ایک سُریلی آواز سُن کر نک چونک گیا۔

"کون ہو تم؟" اُس نے اُلجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"تمھارے لیے بالکل اجنبی ہوں لیکن میں تمھیں اچھی طرح جانتی ہوں۔ تمھیں تو میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ میری ایک فون کال پر پولیس نے تم دونوں کو چھوڑ دیا۔"

"اوہ۔" نک نے کن انکھیوں سے کاؤنٹر کلرک کی طرف دیکھا۔ "تو وہ تمھاری کال تھی، بہرحال میں واقعی تمھارا مشکور ہوں لیکن کیا تم اپنا تعارف نہیں کراؤ گی؟ میرا مطلب ہے یہ ہمدردی کس لیے؟"

"اگر تم ٹھیک نو بجے ساحل پر چھاتہ نمبر سترہ کے پاس پہنچ جاؤ تو ملاقات ہو سکتی ہے اور تمھارا پاسپورٹوں والا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ہوٹل کی انتظامیہ سے رجوع کرنے یا پولیس کو اطلاع دینے کی ضرورت نہیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ تم اکیلے ہی آؤ گے۔ مس گلوریا تمھارے ساتھ نہیں ہو گی۔ میں ٹھیک نو بجے تمھارا انتظار کروں گی۔"

دوسری طرف سے لائن بے جان ہو گئی۔ وہ چند لمحے ریسیور کو گھورتا رہا پھر گلوریا کو اشارا کرتا ہوا دفتر کے بجائے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ گلوریا نے اس سے اس فون کال کے بارے میں نہیں پوچھا۔ اپنے کمرے میں پہنچنے کے کچھ دیر بعد گلوریا نے اطلاع دی کہ پا[illegible] کے علاوہ اس کے سامان میں سے کوئی چیز کم نہیں تھی۔ نک نے [illegible] سے انداز میں سر ہلا دیا۔ اور اپنا سامان درست کرنے لگا۔ اس [illegible] شبہ درست نکلا تھا کہ اُن کے پاسپورٹ کسی خاص مقصد کے [illegible] چرائے گئے تھے۔ اور یہ بھی طے شدہ بات تھی کہ آج رات کی فلا[illegible] سے تو وہ کسی صورت میں بھی روانہ نہیں ہو سکیں گے۔

※

نو بجنے میں تین منٹ تھے جب وہ ہوٹل سے نکل کر [illegible] پہنچا۔ ساحل پر روشنی کا نہایت معقول انتظام تھا جس کی [illegible] خاصی چہل پہل نظر آ رہی تھی۔ بیشتر لوگ پیراکی کے لباس [illegible] کچھ ایسے بھی تھے جنہیں پیراکی سے کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن [illegible] سینکنے کے لیے یہاں چلے آئے تھے۔ نک ویلوٹ بھی اس وقت [illegible] سوٹ میں تھا۔ ساحل پر نصب چھاتوں پر نمبر لگے ہوئے [illegible] نمبر کا چھاتہ تلاش کرنے میں اسے زیادہ دشواری پیش نہیں [illegible] یہ چھاتہ روشنی کی طرف اس طرح جھکا ہوا تھا کہ دور سے بیٹھے ہوئے کسی شخص کا چہرہ صاف نظر نہیں آ رہا تھا۔ نک [illegible] چھاتے کے نیچے پہنچا تو اُسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ [illegible] ہونے کے باوجود اس نے چھاتے کے نیچے بیٹھی ہوئی قتا[illegible] لیا تھا۔ یہ وہی حسینۂ جاں سوز تھی جسے سہ پہر کے وقت [illegible] کے دوران ساحل پر دیکھ چکا تھا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ اتنی حسین صورتیں اندر سے زہریلی بھی ہو سکتی ہیں۔" نک اُس کے سامنے دوسری کرسی [illegible] ہوئے بولا۔

"تمہارا غصہ بجا ہے لیکن میں مجبور تھی۔ مجھے [illegible] تھا کہ تم آج رات واپس جا رہے ہو۔ تمھیں روکنے کے لیے [illegible] بہتر اور کوئی طریقہ نہیں تھا۔" لڑکی نے جواب دیا۔ اس کے [illegible] پر خفیف سی مسکراہٹ تھی۔

"تم مجھے کیوں روکنا چاہتی تھیں لیکن اس سے پہلے [illegible] جغرافیہ جاننا چاہتا ہوں۔" نک نے کہا۔ اس کے لہجے کی تلخی [illegible]

"میرا نام ماریا ہے اور میرے اثر و رسوخ کا تم کسی حد [illegible] لگا ہی چکے ہو۔ میں ایک بہت بڑی مصیبت میں پھنس [illegible] اور تم ہی مجھے اس مصیبت سے نجات دلا سکتے ہو۔ مجھے آج [illegible] ہی معلوم ہوا تھا کہ تم ان دنوں پیرس آئے ہوئے ہو اور [illegible] مایوسی ہوئی کہ آج رات واپسی کے لیے تمھاری سیٹیں بک [illegible] پہلے تو میں نے یہی سوچا تھا کہ سیدھے سادے طریقے سے [illegible] کر کے تمھاری خدمات حاصل کرنے کی کوشش کروں لیکن پھر

آیا کہ اگر تم نے انکار کر دیا اور واپس چلے گئے تو میرا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ اس لیے میں نے تمھیں روکنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا۔ امید ہے تم مجھے معاف کر دو گے۔ اس سلسلے میں تمھیں جو ذہنی کوفت ہوئی میں اس کا جرمانہ ادا کرنے کو تیار ہوں۔ اور اپنے کام کے لیے تمھاری مطلوبہ فیس بھی۔" لڑکی نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اگر میں انکار کر دوں تو؟" نک نے اسے گھورا۔

"تمھارے پاسپورٹ میرے قبضے میں ہیں اور ظاہر ہے تم پاسپورٹ کے بغیر ملک نہیں چھوڑ سکو گے۔" ماریا مسکرائی۔

"یہ تمھاری خوش فہمی ہے۔ میں صبح اپنے سفارت خانے کو پاسپورٹ کی چوری کی اطلاع دے دوں گا۔ زیادہ سے زیادہ کل شام تک ہماری روانگی کا انتظام ہو جائے گا۔"

"لیکن تم یہ بھول رہے ہو کہ پولیس نے گلوریا کو ممنوعہ علاقے میں تصویریں کھینچتے ہوئے پکڑا تھا۔" ماریا بولی۔

نک ویلوٹ کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئیں۔ پولیس انسپکٹر نے اگرچہ انھیں چوبیس گھنٹے کے اندر اندر یہاں سے نکل جانے کا حکم دیا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ پولیس کسی بہانے انھیں سلاخوں کے پیچھے بھی پہنچا سکتی تھی۔ یہ سب کچھ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا گیا تھا اور ظاہر ہے مقصد نک کو روکنا ہی تھا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا چاہتی ہو؟" نک نے ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے پوچھا۔

"ایک چیز چوری کروانا ہے۔ جو ہے تو میری ہی ملکیت لیکن غلطی سے کسی اور کے پاس پہنچ چکی ہے۔"

"میں تفصیل جاننا چاہتا ہوں اور یہ ذہن نشین رکھنا کہ میں کوئی ایسی چیز نہیں چراتا جو قیمتی ہو یا تاریخی یا کسی بھی لحاظ سے دوسروں کے لیے اہمیت رکھتی ہو۔"

"وہ دھوپ کا ایک چشمہ ہے۔ چاندی کے فریم کا جس کی قیمت سو فرانک سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔"

"ایک معمولی سے چشمے کے لیے میری بھاری فیس ادا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس رقم میں تو تم سونے کے فریم والے بہت سے چشمے خرید سکتی ہو۔" نک نے اسے گھورا۔

"ضرور خرید سکتی ہوں۔ بازار میں اس جیسے چشموں کی کمی نہیں۔ لیکن وہ میرے دادا کی نشانی ہے جو میری حماقت سے میرے ہاتھ سے نکل گئی۔ اگر ڈیڈی کو اس کا علم ہو گیا تو وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ یہ حماقت مجھ سے کل ہی ہوئی ہے میں چاہتی ہوں کہ ڈیڈی کو علم ہونے سے پہلے پہلے میں وہ چشمہ واپس حاصل کر لوں۔ اس کے لیے میں بھاری سے بھاری قیمت ادا کرنے کو بھی تیار ہوں۔"

"کیا تمھیں میری فیس اور دیگر شرائط معلوم ہیں؟" نک نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"آج دوپہر میرے جس دوست نے یہاں تمھاری موجودگی کی اطلاع دی تھی اُس نے تمھاری فیس کے بارے میں بتا دیا تھا۔ میں پچیس ہزار ڈالر پیشگی ادا کرنے کو تیار ہوں۔"

"پچیس نہیں پچاس ہزار ڈالر۔" نک نے اسے گھورا۔ "پچیس ہزار تو میں اپنے ملک میں لیتا ہوں۔ اور پھر تمھاری وجہ سے ہمیں جو ذہنی کوفت ہوئی ہے اس کا ازالہ بھی تو ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اخراجات الگ ہوں گے۔"

"ٹھیک ہے میں اس کے لیے بھی تیار ہوں۔ میں پچیس ہزار ڈالر لے کر آئی تھی وہ چاہو تو ابھی لے لو۔ باقی پچیس ہزار تمھیں کل کسی وقت مل جائیں گے لیکن یہ کام تمھیں چار دن کے اندر اندر کرنا ہو گا۔ چشمہ اس وقت جس شخص کے قبضے میں ہے وہ چار دن بعد آسٹریلیا جانے والا ہے۔" ماریا نے کہتے ہوئے گود میں رکھا ہوا ہینڈ بیگ کھولا اور نوٹوں کا ایک بنڈل نکال کر اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

نک کو یقین تھا کہ رقم پوری ہو گی۔ اُس نے گنے بغیر نوٹ کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیے اور ایک بار پھر اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے بولا۔ "تمھیں شاید علم نہیں کہ میں کسی دباؤ کے تحت کام نہیں کرتا۔ ہمارے پاسپورٹ بھی واپس کر دو۔"

"دونوں پاسپورٹ تمھیں صبح مل جائیں گے، بقایا رقم کے ساتھ۔"

"اس آدمی کے بارے میں کچھ بتاؤ گی؟" نک نے کہا۔ ماریا نے پوسٹ کارڈ سائز کی ایک رنگین تصویر بیگ سے نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔ نک نے ہاتھ بڑھا کر چھاتہ اُوپر اٹھا دیا اور روشنی میں تصویر کا جائزہ لینے لگا۔ وہ شخص نیلے رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا۔ پیچھے کو بنے ہوئے سفید بال، دائیں رخسار پر ایک چھوٹا سا مسا نظر آ رہا تھا۔ نک کے اندازے کے مطابق اس کی عمر پچاس کے لگ بھگ رہی ہو گی لیکن صحت قابلِ رشک تھی۔

"یہ مسٹر بیکال ہیں۔ ان کا تعلق فرانس کے شمالی علاقے سے ہے۔ مرکزی سینٹ کے رکن ہیں اور آج کل نیس آئے ہوئے ہیں۔ ان کی رہائش اپنے ذاتی بجرے پر ہے جو رودباد میں لنگر انداز ہے۔ بہت زیرک آدمی ہیں تمھیں بہت محتاط رہنا پڑے گا۔"

"کیا ان سے ملاقات ہو سکتی ہے؟" نک نے تصویر واپس کرتے ہوئے کہا۔

"ایک عام آدمی کے لیے ممکن نہیں لیکن اگر تم چاہو تو آج رات انھیں قریب سے دیکھ سکتے ہو۔ دراصل رات گیارہ بجے مسٹر بیکال نے شہر کے معززین کے اعزاز میں اپنے بجرے پر ایک کاک ٹیل پارٹی کا اہتمام کیا ہے۔ میں احتیاطاً دو کارڈ اپنے ساتھ لے آئی ہوں۔ تم اگر چاہو تو اپنی دوست گلوریا کو بھی ساتھ لے جا سکتے ہو۔ ممکن ہے

دعوت سے لطف اندوز ہو کر وہ آج کے واقعہ کی کوفت کو بھول جائیں۔" ماریا نے یہ کہتے ہوئے بیگ میں سے دو سفید لفافے نکال کر اس کی طرف بڑھا دیے جن میں دعوت نامے موجود تھے۔

"اس عینک کے بارے میں کوئی بات بتا سکو گی، میرا مطلب ہے کوئی خاص نشانی؟" نک نے کہا۔

"چاندی کا فریم ہے بہت نازک سا۔ شیشے ہلکے نیلے رنگ کے شیڈ والے۔ یہ کوئی خاص نشانی نہیں لیکن وہ پیڈ جن سے عینک ناک پر ٹکتی ہے قابلِ توجہ ہیں۔ دائیں طرف والے پیڈ کے اندر کی طرف سوئی کی نوک کے برابر ایک بہت چھوٹا سا سوراخ ہے۔ ایک مرتبہ مجھ سے ہی عینک گر جانے سے یہ پیڈ ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ میں اسے سوئی کی مدد سے درست کر رہی تھی کہ سوئی چاندی کے اس پیڈ کے اندر گھس گئی جس سے وہ سوراخ بن گیا تھا۔ اس کے علاوہ اس چشمے کی اور کوئی نشانی نہیں۔"

"ٹھیک ہے۔ آج سے ٹھیک چوتھے روز میں تمھیں رپورٹ دوں گا۔ لیکن کل صبح پاسپورٹ اور باقی رقم مل جانا چاہیے۔" نک کہتے ہوئے اٹھ گیا۔

"مطمئن رہو۔ اس سلسلے میں اب تمھیں اور کوئی پریشانی نہیں اٹھانا پڑے گی۔" ماریا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

نک ویلوٹ اسے وہیں بیٹھے چھوڑ کر ہوٹل کی طرف چل دیا۔ ساحل پر چہل پہل میں کچھ اضافہ ہو گیا تھا جب وہ اپنے کمرے میں پہنچا تو گلوریا منہ پھلائے بیٹھی تھی۔ اسے دیکھتے ہی ناگن کی طرح پھنکاری: "کہاں غائب ہو گئے تھے بھوک کے مارے برا حال ہو رہا ہے۔"

"جانتا ہوں۔ آج تمھارا بس چلے تو مجھے بھی کھا جاؤ۔" نک معنی خیز انداز میں مسکرایا۔ "چلو، ہمیں ایک کاک ٹیل پارٹی میں جانا ہے۔"

گلوریا نے کھا جانے والی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ نک نے نظریں بچا کر نوٹوں کی گڈی جیب میں سے نکال کر اٹیچی کیس میں ڈال دی اور گلوریا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کمرے سے باہر آ گیا۔

ہوٹل سے نکل کر نک نے ایک ٹیکسی روکی اور وہ بندرگاہ پہنچ گئے۔ ماریا نے اسے سیگل تک پہنچنے کا طریقہ بتا دیا تھا۔ وہ پیدل چلتے ہوئے ایک پرائیویٹ ڈیک پر رک گئے۔ جہاں دو تین موٹر بوٹس اور ایک لانچ کھڑی تھی۔ قریب ہی چند باوردی ملازم موجود تھے۔ جن کے سینوں پر سیگل کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ نک گلوریا کا ہاتھ تھام کر نہایت بے تکلفی سے ایک موٹر بوٹ پر سوار ہو گیا۔ فوراً ہی ایک ملازم نے بوٹ میں پہنچ کر انجن اسٹارٹ کیا اور اس کا رخ سیگل کی طرف موڑ دیا۔

ماریا نے اگرچہ بتایا تھا کہ پارٹی گیارہ بجے شروع ہو جائے گی لیکن نک جان بوجھ کر آدھے گھنٹے کی تاخیر سے پہنچ رہا تھا۔ بجرا کیا تھا ایک چھوٹا سا جہاز تھا جسے رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ عرشے پر لاتعداد مہمان موجود تھے۔ نقرئی قہقہے فضا میں گونج رہے تھے۔ ایک حسین جوڑے نے مسکرا کر ان دونوں کا استقبال کیا اور وہ جلد ہی مہمانوں میں گھل مل گئے۔ نک، گلوریا کو عورتوں کی ایک ٹولی میں چھوڑ کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے جام سے چسکیاں لیتا ہوا اس شخص کے قریب ہونے کی کوشش کرنے لگا جس کی تصویر ماریا نے اسے دکھائی تھی۔ مہمانوں کے اس ہجوم میں ماریا بھی نظر آئی تھی لیکن وہ اس سے اس طرح کترا کر نکل گئی تھی جیسے کوئی جان پہچان ہی نہ ہو۔ نک نے بھی اس سے شناسائی ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

بیکال ایک ہنس مکھ اور خوش اخلاق آدمی ثابت ہوا۔ چاندی کے نازک سے فریم والی عینک نے اس کی شخصیت کو کچھ اور بھی پُر وقار بنا دیا تھا۔ لیکن یہ وہ عینک نہیں تھی جس کی نک کو تلاش تھی۔ ماریا کے کہنے کے مطابق وہ ہلکے نیلے شیشوں والا دھوپ کا چشمہ تھا جبکہ یہ نظر کی عینک تھی۔ نک کو یقین تھا کہ اگر مسٹر بیکال کی رہائش اسی بجرے پر ہے تو وہ چشمہ بھی یہیں موجود ہو گا۔ مہمان آزادی سے بجرے پر گھوم پھر رہے تھے۔ کسی طرف آنے جانے پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ نک بھی عرشے پر ٹہلتا ہوا سب وے میں داخل ہو گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر تین راستے تھے۔ ایک دائیں طرف جہاں کیبن بنے ہوئے تھے۔ دوسرا سیدھا جو غالباً اسٹور اور دفتر کی طرف چلا گیا تھا۔ بائیں طرف کا تیسرا راستہ انجن روم کی طرف کو جاتا تھا۔ نک اسی طرف چل دیا۔ کچھ مہمان یہاں بھی موجود تھے جو دلچسپ نگاہوں سے جہاز کا انجن دیکھ رہے تھے۔ نک کچھ دیر وہاں رکا پھر اوپر گھومتا ہوا آفس اور اسٹور والی راہداری میں نکل آیا۔ دفتر کا دروازہ بند تھا۔ وہ اس راہداری میں گھوم گیا جو کیبنوں کی طرف چلی گئی تھی۔ اس راہداری میں چار کیبن تھے۔ ایک کے دروازے پر اسٹڈی روم اور دوسرے پر خوابگاہ کی پلیٹ آویزاں تھی۔ دوسرے کیبنوں پر کوئی پلیٹ نہیں تھی۔ چاروں کیبنوں کے دروازے بند تھے۔ اتفاق سے اس وقت یہ راہداری سنسان پڑی تھی۔ نک نے باری باری چاروں دروازے آزمائے مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ ہر دروازہ مقفل تھا۔ اسٹڈی روم والے دروازے کے سامنے رک گیا اور جھک کر کی ہوئی سے اندر جھانکنے لگا۔ لیکن کمرے کی تاریکی میں کچھ دکھائی نہیں دفعتاً اپنی پشت پر کسی کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کر کے وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ وہ بھی بجرے کا کوئی ملازم تھا۔ سینے پر سیگل کا بیج چمک رہا تھا لیکن اس کے چہرے کی کرختگی اور آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ اس کا شمار عام ملازموں میں نہیں کیا جا سکتا۔ ممکن ہے وہ مسٹر بیکال کا محافظ رہا ہو۔ بائیں پہلو میں کوٹ

ابھرا ہوا سا محسوس ہو رہا تھا۔ نک کو یہ اندازہ لگانے میں دشواری پیش نہیں آئی کہ اس کے بغلی ہولسٹر میں پستول یا ریوالور موجود ہو گا۔ نک نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے دانت نکال دیے۔

"معاف کرنا دوست! میں دراصل یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مسٹر بیکال کا اسٹڈی روم کیسا ہو گا۔"

"اسٹڈی روم دیکھنا چاہتے تھے یا کچھ اور؟" اس شخص نے نک کو گھورا۔

"تمھیں شاید کچھ غلط فہمی ہوئی ہے، ٹھیک ہے غلطی میری ہی تھی مجھے اس طرف نہیں آنا چاہیے تھا۔" نک ناگوار سے لہجے میں کہتا ہوا واپسی کے لیے مڑ گیا۔

رات کے دو بج گئے۔ محفل ابھی شباب پر تھی لیکن نک اور گلوریا رخصت ہو گئے۔ ایک موٹر بوٹ نے انھیں جیٹی پر پہنچا دیا۔ ہوٹل پہنچتے ہوئے تین بج گئے۔ اسی دوران گلوریا نے ایک دو مرتبہ نک سے پاسپورٹوں کے بارے میں استفسار کیا لیکن ہر مرتبہ نک نے بڑی خوبصورتی سے اسے ٹال دیا تھا۔ گلوریا نے مزید کچھ پوچھنے کی کوشش نہیں کی۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر وہ لباس تبدیل کیے بغیر بستر پر گر گئی اور جلد ہی نیند کی آغوش میں پہنچ گئی۔

صبح نک کے کمرے میں گھنٹی بجنے کی آواز سن کر گلوریا کی آنکھ کھل گئی۔ وہ اندرونی دروازے سے گزر کر نک کے کمرے میں پہنچی تو وہ سو رہا تھا۔ اس دوران گھنٹی پھر بجی۔ نک بھی کسمسا کر اٹھ گیا۔ گلوریا نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

"کوئی خاتون یہ پیکٹ مسٹر نک ویلوٹ کے لیے دے گئی تھیں۔ انھوں نے کہا تھا کہ یہ فوراً مسٹر نک تک پہنچا دیا جائے۔" دروازے پر کھڑے ہوئے ہوٹل کے ملازم لڑکے نے سفید کاغذ میں لپٹا ہوا ایک پیکٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔ جس پر نک ویلوٹ کا نام لکھا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے، شکریہ۔" گلوریا نے پیکٹ لے کر دروازہ بند کر دیا اور وہیں کھڑے کھڑے پیکٹ کو گھورنے لگی۔ ایک مرتبہ اس نے نک کی طرف دیکھا جو پلنگ پر بیٹھا آنکھیں مل رہا تھا۔ پھر اس نے اوپر لپیٹا ہوا سفید کاغذ پھاڑ دیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس کی نظریں پیکٹ سے برآمد ہونے والے دو پاسپورٹوں اور نوٹوں کی ایک گڈی پر جم کر رہ گئی تھیں۔

"یہ... یہ کیا ہے؟" اس نے متوحش نگاہوں سے نک کی طرف دیکھا۔

"محبوب کا تحفہ۔" نک نے مسکراتے ہوئے اسے آنکھ ماری اور اٹھ کر باتھ روم میں گھس گیا۔

ناشتے پر نک نے مسکراتے ہوئے گلوریا کو ماریا کے بارے میں بتایا تو اس کی حالت دیدنی تھی۔ اگر ماریا اس وقت سامنے موجود ہوتی تو وہ یقیناً اس کا منہ نوچ لیتی۔

"اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے؟" نک نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔ "پچاس ہزار ڈالر مفت میں ہاتھ لگ رہے ہیں اور تین چار روز مزید تفریح کا موقع الگ۔ اس دوران ہمارے تمام اخراجات بھی ماریا ہی ادا کرے گی۔"

"لیکن تم نے یہ نہیں سوچا کہ مسٹر بیکال سینٹ کا ممبر ہے اور آئندہ صدارتی انتخابات میں حصہ لینے والا ہے۔ تم نے شاید نوٹ نہیں کیا لیکن میں نے گزشتہ رات ہی محسوس کر لیا تھا کہ بعض سفاک قسم کے محافظ اسے گھیرے میں لیے ہوئے تھے۔ کیا ان محافظوں کی موجودگی میں تم اس کی آنکھوں سے عینک اتار سکتے ہو؟" گلوریا نے تلخ لہجے میں کہا۔

"وہ دھوپ کا چشمہ ہے اور صرف دھوپ میں استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کی تیاری کر رہا ہے؟" نک نے اس کے چہرے پر نظریں جما دیں۔

"گزشتہ رات بجرے پر مہمانوں میں کچھ ایسی گفتگو ہو رہی تھی۔" گلوریا نے بتایا۔

نک کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئیں۔ وہ چند لمحے گلوریا کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر ایک پلیٹ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔ "بہرحال، تمھیں اس سلسلے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ناشتہ ختم کرو۔ ہم سمندر کی سیر کو جائیں گے۔"

"سمندر کی سیر۔" گلوریا نے الجھی ہوئی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"تفریح کا موقع ملا ہے تو اس سے فائدہ بھی اٹھانا چاہیے ہم یہاں تفریح کے لیے ہی تو آئے ہیں۔" نک نے کہا۔

چند منٹ بعد وہ ہوٹل سے باہر نکل رہے تھے۔

استقبالیہ کاؤنٹر پر پہنچ کر اس نے کرائے کی کار طلب کی، تو کاغذات کی خانہ پری کے بعد ایک نئے ماڈل کی پوینٹاک کی چابی اس کے حوالے کر دی گئی۔ بندرگاہ پہنچ کر انھوں نے گاڑی پارکنگ پلاٹ پر چھوڑ دی اور ایک موٹر بوٹ کرائے پر لے کر سمندر کی طرف نکل گئے۔

بوٹ کا رخ دیکھ کر گلوریا کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ وہ مسٹر بیکال کے بجرے سیگل کی طرف جا رہے تھے۔ اس کا یہ اندازہ غلط نہیں تھا۔ دراصل نک، دن کی روشنی میں بجرے اور اس کے حفاظتی انتظامات کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ سمندر میں بے شمار بادبانی کشتیاں تیر رہی تھیں اس لیے ان کی بوٹ پر کسی قسم کا شبہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ موٹر بوٹ سمندر کی نیلگوں سطح پر پانی کی سفید لکیر چھوڑتی ہوئی

سیگل کی طرف بڑھنے لگی۔ بجرے کے اوپر سے چکر کاٹتے ہوئے نک نے دو آدمیوں کو عرشے پر ٹہلتے دیکھا تھا۔ اسے یقین تھا کہ ان کی جیبوں میں ریوالور ہوں گے اور وہ بلا اجازت بجرے پر آنے والے کسی بھی شخص کو بلا دریغ گولی مار دیں گے۔ نک نے بوٹ کا رُخ اس طرف موڑ دیا جس پہلو میں بجرے کے کیبن بنے ہوئے تھے۔ پانی کی سطح سے ذرا اُوپر پورٹ ہول بنے ہوئے تھے۔ لیکن اُن سے اُوپر اور عرشے کے کنارے سے تقریباً چھ فٹ نیچے مکان کے کمرے کی طرح کشادہ کھڑکیاں بھی نظر آ رہی تھیں۔ جن کے سامنے اندرونی سمت نیلے رنگ کے پردے آویزاں تھے۔

بوٹ آگے نکل چکی تھی۔ نک ٹھیک سے اندازہ نہ لگا سکا کہ یہ کھڑکیاں کس قسم کی تھیں۔ ان کا تعلق کیبنوں سے تھا یا بجرے کے کسی دوسرے حصے سے۔ ایک طویل چکر کے بعد اس نے بوٹ کو ایک مرتبہ پھر بجرے کی طرف موڑ دیا۔ لیکن ابھی وہ بجرے سے دُور ہی تھا کہ سامنے سے ایک تیز رفتار موٹر بوٹ آتی دکھائی دی۔ نک چونکہ بجرے کی طرف دیکھ رہا تھا اس لیے وہ مخالف سمت سے آنے والی موٹر بوٹ کی طرف توجہ نہ دے سکا۔ لیکن اچانک ہی گلوریا کی آواز سن کر چونک گیا۔

"نک! بچو۔"

نک کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ موٹر بوٹ پوری رفتار سے اُن کی طرف آ رہی تھی۔ چند گز کا فاصلہ رہ گیا تھا۔ کسی بھی لمحے تصادم ہو سکتا تھا۔ نک نے انتہائی پھرتی سے اپنی بوٹ کا کنٹرول وہیل بائیں طرف گھما دیا۔ مخالف سمت سے آنے والی موٹر بوٹ انتہائی تیز رفتاری سے ٹھیک اسی جگہ سے گزری جہاں صرف ایک لمحہ پہلے نک کی موٹر بوٹ تھی۔ اس طرح اچانک موڑنے سے نک کی بوٹ الٹتے الٹتے بچی تھی۔ گلوریا کے منہ سے خوفزدہ سی چیخ نکل گئی لیکن اس نے جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ نک دُوسری بوٹ کی طرف دیکھ رہا تھا جس نے اُسے ٹکر مارنے کی کوشش کی تھی۔ اس بوٹ پر صرف ایک ہی آدمی تھا، اور نک نے اسے پہچان لیا تھا۔ یہ مسٹر بیکال کا وہی محافظ تھا جس نے گزشتہ رات نک کو بجرے پر اسٹڈی رُوم میں جھانکتے ہوئے پکڑا تھا۔ وہ بوٹ ایک طویل چکر کاٹنے کے بعد واپس آ رہی تھی۔ نک نے اپنی بوٹ کا رُخ کھلے سمندر کی طرف کھما کر رفتار بڑھا دی۔ اس نے وہاں سے ہٹنے کا فیصلہ کسی خوف کے تحت نہیں کیا تھا بلکہ وہ اُن لوگوں سے کسی قسم کا تصادم نہیں چاہتا تھا کیونکہ اس طرح اس کے لیے مسائل پیدا ہو سکتے تھے۔

دوپہر کا کھانا انھوں نے بندرگاہ ہی کے علاقے میں واقع ایک ریسٹورنٹ میں کھایا اور پھر گلوریا کو ہوٹل کے گیٹ پر چھوڑ کر نک ایک طرف کو روانہ ہو گیا۔ اس کی واپسی سہ پہر کے قریب ہوئی تھی۔ کچھ دیر کمرے میں آرام کرنے کے بعد وہ گلوریا کو ساتھ لیکر ساحل پر نکل آیا۔

گلوریا پر بوریت سی طاری ہونے لگی تھی۔ وہ پوری طرح تفریح سے بھی لطف اندوز نہیں ہو رہی تھی۔ اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ اُن کا سارا پروگرام تلپٹ ہو کر رہ گیا تھا۔ رات کے کھانے کے بعد وہ اوپیرا چلے گئے۔ واپسی آدھی رات کے قریب ہوئی۔ اس کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد نک نے کمرے کے کونے میں پڑا کینوس کا ایک بیگ اٹھایا اور گلوریا کو دروازہ اندر سے لاک کر لینے کی ہدایت دیتا ہوا باہر نکل گیا۔

بندرگاہ پر پہنچ کر وہ اسی بوٹ میں سوار ہو گیا جو اس نے صبح کو لئے پر حاصل کی تھی اور ابھی تک واپس نہیں کی تھی۔ سمندر میں کافی اندر کو نکل آنے کے بعد اس نے بوٹ کا انجن بند کر دیا، اور بیگ کھول کر اس میں سے غوطہ خوری کا وہ لباس نکال لیا، جو دن کے وقت بجرے کا جائزہ لیتے کے بعد اس نے خرید لیا تھا۔ لباس کے ساتھ گیس کا ایک چھوٹا سا سلنڈر اور ماسک بھی تھا۔ غوطہ خوری کا لباس پہننے کے بعد اس نے اپنا لباس بیگ میں محفوظ کر دیا۔ اور کنٹرول وہیل سنبھال کر بوٹ کا انجن اسٹارٹ کر دیا۔ اس کا رُخ سیگل کی طرف تھا۔

سیگل کے عرشے پر چاروں طرف سرچ لائٹیں نصب تھیں جس سے نہ صرف جہاز پوری طرح روشنی میں تھا بلکہ اس کے چاروں طرف، آس پاس کا پانی بھی روشنی میں چمک رہا تھا۔ تیز روشنی میں ٹہلتا ہوا آدمی اسے دُور ہی سے نظر آ گیا تھا۔ ایسے انتظامات کی وجہ میں کسی اجنبی کے لیے ممکن نہیں تھا کہ وہ محافظ کی نظروں میں آئے بغیر بجرے کے قریب پہنچ سکے۔ لیکن نک اس کا پورا انتظام کر کے آیا تھا۔ اس نے یہ بھی معلوم کر لیا تھا کہ مسٹر بیکال آج رات ایک دعوت میں مدعو ہیں اور رات کے آخری پہر سے پہلے اُن کی واپسی متوقع نہیں تھی۔

نک نے بوٹ کا انجن بند کر دیا اور بجرے سے تقریباً دو سو گز دُور بوٹ روک دی۔ یہاں تک سرچ لائٹ کی روشنی نہیں پہنچ رہی تھی۔ اس نے پشت پر سلنڈر درست کیا، ماسک چہرے پر چڑھایا اور نہایت آہستگی سے پانی میں اُتر گیا۔ پانی کی سطح سے تقریباً تیس فٹ نیچے پہنچ کر وہ سیگل کی طرف تیرنے لگا۔

محض اندازے کی بنا پر وہ آہستہ آہستہ اوپر آنے لگا۔ اس کا اندازہ درست نکلا۔ وہ جہاز کے پہلو میں صرف دو فٹ کے فاصلے پر تھا۔ عرشہ اوپر سے باہر کو نکلا ہوا تھا۔ اس لیے پینڈے کے قریب نہ تو سرچ لائٹیں کی روشنی پہنچ رہی تھی اور نہ ہی محافظ کی نگاہ پہنچ سکتی تھی۔ جو کھڑکیاں اس نے دن میں دیکھی تھیں، دوسری طرف تھیں۔ وہ آواز پیدا کیے بغیر نہایت احتیاط سے تیرتا ہوا جہاز کی دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا۔ دوسری دونوں کھڑکیاں تاریک تھیں۔ اس کے اندازے کے مطابق وہ جہاں پانی کی سطح سے تقریباً بیس فٹ اُوپر تھیں۔ ایک کھڑکی کے نیچے پہنچ کر اس نے لباس کے جُز سے لپیٹی ہوئی نائیلون کی باریک لیکن مضبوط رسّی کھول لی جس پر ایک ایک فٹ کے فاصلے پر گرہیں پڑی ہوئی تھیں۔ رسّی کے ایک سرے پر کسی دھات کا ایک نوک دار ٹکڑا بندھا ہوا تھا۔ اس نے رسّی کو اس طرح ہلایا کہ وہ ٹکڑا بندھا ہوا تھا۔ اس نے رسّی کو اس طرح ہلایا کہ وہ ٹکڑا بڑی احتیاط سے اُوپر اچھال دیا۔ کھٹ کی آواز سنائی دی اور وہ ٹکڑا جہاز کی آہنی دیوار کے ساتھ چپک گیا۔ چند لمحے دیوار کے ساتھ چپکا کھڑا رہا۔ جب کوئی ردِعمل ظاہر نہ ہوا تو اس نے رسّی کو کھینچ کر دیکھا۔ رسّی کے سرے پر بندھا ہوا ٹکڑا دیوار کے ساتھ اس مضبوطی سے چپک گیا تھا کہ اس کا وزن آسانی سے برداشت کر سکتا تھا۔

اطمینان کر لینے کے بعد وہ اسی کے سہارے اوپر چڑھنے لگا۔ کھڑکی کے قریب پہنچ کر وہ رُکا۔ ایک ہاتھ سے رسّی کو تھامے رکھا۔ دوسرے ہاتھ سے کھڑکی کو آزمانے لگا۔ یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ کھڑکی اندر سے بند نہیں تھی۔ ہاتھ کے معمول سے دباؤ سے کھلتی چلی گئی۔ اگلے ہی لمحے وہ کھڑکی کے فریم پر پہنچ چکا تھا۔

اندر کود کر اس نے غوطہ خوروں کے لباس کی واٹر پروف جیب سے ٹارچ نکالی اور اس کی محدود روشنی میں کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ اگلے ہی لمحے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ مسٹر بیکال کا ہی کمرہ تھا۔ ٹارچ کی روشنی مختلف چیزوں پر پھسلتی ہوئی ٹیبل پر رُک گئی جس پر مختلف چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔ بڑھ کر میز کے قریب پہنچ گیا۔ میز کے اوپر کوئی ایسی چیز جسے عینک کا نام دیا جا سکتا۔ اس نے دائیں طرف کی پہلی والی عینک اس میں بھی نہیں تھی۔ پھر اس کا ہاتھ نیچے والی دراب پر رُک گیا۔ اس نے دراز کو باہر کھینچا ہی تھا کہ اس کی آنکھیں پھٹ گئیں۔ دراز میں دو عینکیں پڑی ہوئی تھیں۔ ایک کریم کی خالی نظر کی عینک تھی اور دوسری ہلکے نیلے شیشے کی، چاندی کا فریم۔ ٹارچ کی روشنی میں چمک رہا تھا۔ نک نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ دھماکے کی آواز سے کھلا۔ ٹارچ بجھا دی۔ عینک اٹھانے کا موقع نہیں تھا۔ اسی لمحے محافظ کی آواز گونجی۔ گولی نک کے کان کے قریب سے گزری تھی۔ وہ بجلی کی طرح اپنی جگہ سے اچھلا اور کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا کھڑکی سے باہر پہنچ گیا۔ دوسری گولی بھی اس کے غوطہ خوری کے لباس کو چھوتی ہوئی اس کے ساتھ ہی کھڑکی سے باہر نکلی تھی۔ سمندر کی سطح سے ٹکرانے سے پہلے نک اپنے چہرے پر ماسک درست کر چکا تھا۔

کشتی لہروں پر تیرتی ہوئی اس جگہ سے کافی دُور نکل چکی تھی۔ موٹر بوٹ تک پہنچنے کے لیے نک کو پانی کے نیچے ہی نیچے تیرنا پڑا۔ موٹر بوٹ پر پہنچتے ہی اُس نے انجن اسٹارٹ کر کے اس کا رُخ ساحل کی طرف موڑ دیا اور ایک ہک کو کنٹرول وہیل میں پھنسا کر لباس تبدیل کرنے لگا۔ اسے یقین تھا کہ بیکال کے محافظ چور کی تلاش میں پورے سمندر کو کھنگال ڈالیں گے اور وہ اُن کی نظروں میں آنے سے پہلے پہلے کسی محفوظ مقام پر پہنچ جانا چاہتا تھا۔

جب وہ ہوٹل کے کمرے میں داخل ہوا تو دو بج کر پانچ منٹ ہوئے تھے۔ گلوریا اس کے بستر پر سو رہی تھی۔ نک بھی لباس تبدیل کیے بغیر اس کے پہلو میں دراز ہو گیا۔

※

یہ خبر صبح کے تمام اخبارات میں موجود تھی۔ محافظوں کے بیان کے مطابق وہ کوئی نقاب پوش تھا جو مسٹر بیکال کے اسٹڈی رُوم کی تلاشی لے رہا تھا۔ اسے غالباً کسی دستاویز کی تلاش تھی۔ خبر کے متن میں مسٹر بیکال کا بیان بھی شامل تھا۔ اس نے اس واقعے کو اپنے ایک انتخابی حریف کی اوچھی حرکت قرار دیا تھا جو اس کے انتخابی راز سے واقف ہونا چاہتا تھا۔ بیشتر سیاستدانوں نے اس واقعے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا۔

نک خبر پڑھ کر مسکرا دیا۔ چوری کی کوشش کے ایک معمولی سے واقعے کو سیاسی رنگ دے دیا گیا تھا۔ اُسے اس بات کا افسوس تھا کہ وہ بیکال کے محافظ کی مداخلت کی وجہ سے اپنی



کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ اگر اسے ایک سیکنڈ کی مزید مہلت مل جاتی تو وہ عینک حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا۔

اسی روز سہ پہر کو مسٹر بیکال نے شہر کے ایک بہت بڑے ہوٹل میں پریس کانفرنس کا اہتمام کیا۔ نک ویلوٹ بھی اپنے آپ کو کسی امریکی ٹی وی کارپوریشن کا نمائندہ ظاہر کرتے ہوئے کسی طرح اس پریس کانفرنس میں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ مسٹر بیکال نے ایک بار پھر اپنے اس الزام کو دہرایا کہ اس کا ایک انتخابی حریف اس کے خلاف اوچھے ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے۔ پریس کانفرنس کے اختتام پر نک نے مسٹر بیکال سے خصوصی انٹرویو کے لیے درخواست کی۔ بیکال نے اسے رات نو بجے بحری پر آنے کی دعوت دے دی اور اپنی سیکرٹری کو ہدایت کر دی کہ رات نو بجے کے بعد اس کی تمام مصروفیات منسوخ کر دی جائیں۔

نک ویلوٹ ٹھیک نو بجے سیگل پر پہنچ گیا۔ مسٹر بیکال نے عرشے پر ہی اس کا استقبال کیا۔ کچھ دیر عرشے پر ہی وہ نارمل سی چہلیوں سے لطف اندوز ہوتے رہے پھر پہلے اسٹڈی روم میں آ گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد بیکال کا وہ محافظ بھی کمرے میں داخل ہوا جس نے گزشتہ روز ان کی بوٹ کو ٹکر مارنے کی کوشش کی تھی۔ اس نے وہ دیوار دکھائی جہاں چور پر چلائی جانے والی محافظ کی گولی لگی تھی۔ وہ رسی اور مقناطیس کا ٹکڑا بھی دکھایا جس کی مدد سے نامعلوم چور کھڑکی کے راستے کیبن میں داخل ہوا تھا۔ نک نے کندھے پر لٹکے ہوئے کیمرے کو اتار کر تصویریں کھینچیں اور کیمرہ میز پر رکھ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

محافظ کے جاتے ہی نک نے مسٹر بیکال سے سوالات کا سلسلہ شروع کر دیا وہ ایک منجھے ہوئے صحافی کی طرح مسٹر بیکال سے ان کے انتخابی منشور کے بارے میں پوچھ رہا تھا اور بیکال بڑے سلجھے ہوئے انداز میں جواب دے رہا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی پھر بیکال کسی کام سے اٹھ کر خواب گاہ میں چلا گیا۔ کیبن کا دروازہ بند ہوتے ہی نک ویلوٹ بڑی پھرتی سے اپنی جگہ سے اٹھا، اور میز کی دراز کھول لی۔ وہاں سنہرے فریم والی ایک عینک موجود تھی۔ لیکن چاندی کے فریم والی عینک نظر نہیں آ رہی تھی جس کی اسے تلاش تھی۔ مسٹر بیکال نے آج دن میں پریس کانفرنس کے دوران وہی عینک لگا رکھی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ بیکال نے عینک اسی دراز میں رکھی ہو گی لیکن ایسا مایوسی ہوئی۔ اس نے اوپر والی دراز میں دیکھا عینک وہاں بھی نہیں تھی۔ وہ متجسس نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ دفعتاً اس کی نگاہیں چمک اٹھیں۔ عینک میز پر ایک موٹی سی کتاب کے پیچھے پڑی تھی۔ اس نے عینک کو اٹھا کر غور سے دیکھا اور پھر اسے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

اسی لمحہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور بیکال کا وہی محافظ اندر داخل ہوا اور خونخوار نگاہوں سے دیکھتا ہوا نک کی طرف بڑھا

"تم درازوں کی تلاشی کیوں لے رہے تھے؟" محافظ نے غرا کر پوچھا۔

نک چونک گیا۔ محافظ کے اس سوال کا مطلب تھا کہ اس کی حرکت دیکھ لی گئی تھی۔ گویا بحری میں شارٹ سرکٹ والے خفیہ کیمرے نصب تھے اور اس کی حرکت کو اسکرین پر دیکھ لیا گیا تھا۔

"پنسل کی نوک ٹوٹ گئی تھی اور مجھے شارپنر کی تلاش تھی۔ میرا خیال تھا دراز میں کوئی ایسی چیز مل جائے گی لیکن مجھے اپنے خیال کا میابی نہیں ہوئی۔" نک نے عذر پیش کیا۔

محافظ نے اچانک ہی آگے بڑھ کر اس کے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال دیا جب اس کا ہاتھ باہر نکلا تو اس کی گرفت میں عینک موجود تھی۔

"معاف کرنا دوست!" نک ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے بولا۔ "میں یہ عینک اٹھا کر دیکھ رہا تھا کہ بے خیالی میں اسے جیب میں لیا۔ اس میں میرے ارادے کو کوئی دخل نہیں تھا۔"

محافظ کے بولنے سے پہلے ہی بیکال دوبارہ کمرے میں داخل ہوا صورت حال معلوم ہونے پر بپھر گیا۔ اس نے محافظ کو حکم دیا کہ عینک کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا جائے۔

*

گلوریا کمرے ہی میں تھی۔ نک نے اندر داخل ہوتے ہی کرسی کی پشت پر ڈال دیا اور باتھ روم میں گھس گیا۔ چند لمحے وہ تولیے سے منہ پونچھتا ہوا باہر نکلا تو گلوریا کی قوت برداشت جواب دے گئی۔

"تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔ واپسی کا ارادہ ہے بھی یا نہیں؟" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"ہم کل دوپہر سے پہلے پہلے لندن کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔" نک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اور تمہارا یہ مشن؟ مجھے امید ہے کہ تم یہاں سے داغ لے کر جاؤ گے۔"

نک نے معنی خیز مسکراہٹ سے اس کی طرف دیکھا اور اٹھ کر اس کی اندرونی جیب ٹٹولنے لگا۔ جیب کی اندرونی استر کی سلائی اُدھڑی ہوئی تھی اس کا ہاتھ اُدھڑے ہوئے حصے میں داخل ہو کر کوٹ کے بالکل نچلے حصے میں پہنچ گیا۔ جب اس نے باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں چاندی کے فریم والی وہ عینک موجود تھی جس کے لیے اُسے اتنے پاپڑ بیلنے پڑے تھے۔

"اوہ گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم واقعی کل دوپہر سے پہلے واپس جا سکتے ہیں۔" گلوریا چہکی۔

بک عام طور پر اپنے کسی مشن کے بارے میں گلوریا کو کچھ نہیں بتایا کرتا تھا لیکن اس مشن میں گلوریا اس کے ساتھ ساتھ رہی تھی۔ اس نے گلوریا کو عینک کے حصول کے بارے میں تفصیل سے بتا دینا ضروری سمجھا۔

"پہلی ناکامی کے بعد میں واقعی پریشان ہو گیا تھا۔" وہ کہنے لگا۔ "لیکن آج صبح جب اخباروں میں بحری سے متعلق خبر اور سیاسی رنگ میں دیکھا تو میرے ذہن میں ایک اور خیال پیدا ہوا۔ میں ایک صحافی کی حیثیت سے مسٹر بیکال کا انٹرویو لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس سے پہلے سہ پہر کے وقت میں نے پریس کانفرنس میں مسٹر بیکال کی عینک کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔ میں نے اس سے پہلے پہلے اسی قسم کی ایک عینک بنوائی اور مقررہ وقت انٹرویو کے لیے بیکال کے بحری پر پہنچ گیا۔ موقع ملتے ہی میں نے بیکال کی عینک اٹھا کر کوٹ کی اندرونی جیب میں اُدھڑی ہوئی سلائی میں ڈال لی۔ کیبن میں نصب ٹی وی کے خفیہ کیمروں کے ذریعے ساری حرکت دیکھ لی گئی اور ایک محافظ نے میری جیب سے عینک نکال لی۔ لیکن یہ وہ عینک تھی جو میں نے تیار کروائی تھی۔ اصلی عینک تو پھٹے ہوئے استر کے اندر پہنچ چکی تھی۔ یہ غنیمت تھا کہ اس نے تفصیل تلاشی نہیں لی۔ ورنہ اس مرتبہ مجھے واقعی ناکام لوٹنا پڑتا۔"

گلوریا نے عینک دیکھنے کے بعد اسے لوٹا دی۔ نک ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر لیمپ کی تیز روشنی میں عینک کا معائنہ کرنے لگا۔ اس کی پیتلی میں اندر کی طرف ایک بہت باریک سا سوراخ نظر آ رہا تھا۔ عینک لگانے سے یہ سوراخ نک کے عین اوپر آ جاتا تھا تقریباً آدھے گھنٹے تک عینک کے تفصیلی معائنے کے بعد اس کی آنکھوں میں کامیابی کی چمک ابھر آئی۔ اس نے عینک کو احتیاط سے میز کی دراز میں رکھا اور معنی خیز انداز میں مسکراتا ہوا اٹھ گیا۔ کچھ ہی دیر بعد اس نے فون پر ہوٹل کے ٹریولنگ ایجنٹ کو ہدایت دے رہا تھا کہ کل لندن جانے والے کسی بھی جہاز پر ان کے لیے سیٹیں بک کرا دی جائیں۔

*

جہاز کو ٹھیک سوا گیارہ بجے روانہ ہونا تھا اور ابھی گیارہ بجنے میں پندرہ منٹ باقی تھے۔ نک ویلوٹ ریلنگ کے پاس کھڑا مسلسل طرف دیکھ رہا تھا جہاں لوگوں کی اچھی خاصی بھیڑ تھی۔ اس کی نظریں مختلف چہروں پر پھسل رہی تھیں۔

ماریا نے آج صبح ہی اسے فون کیا تھا اور نک نے اسے بتایا تھا کہ وہ سوا گیارہ بجے والے جہاز سے لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ اگر اسے کوئی مطلوبہ عینک کی ضرورت ہو تو ٹھیک گیارہ بجے ایئرپورٹ پر پہنچ جائے۔

زندگی سنوارنے اور نکھارنے والی کتابوں کے سلسلے کی ایک کڑی

مشہور ماہرینِ نفسیات کی آزمائش پر مشتمل کتاب

احساسِ کمتری

اسباب = تدارک = علاج

اس کتاب کا مطالعہ آپ کو بتائے گا کہ

- احساسِ کمتری سے کس طرح نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔
- کامیاب زندگی گزارنے کے اصول کیا ہیں
- کیا آپ واقعی احساسِ کمتری کے شکار ہیں یا صرف یہ آپ کا خیال ہے۔
- ہو سکتا ہے کہ صرف اس کتاب کے مطالعہ سے ہی آپ کا یہ احساس ختم ہو جائے۔

اسلام حسین

قیمت ۲۰ روپے

ڈاک خرچ ۱۰ روپے

مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی

SALIM-82

دس بج کر ستاون منٹ پر اُسے ماریا کا چہرہ دکھائی دیا۔ جو لوگوں کو ادھر اُدھر ہٹاتی ہوئی تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ چند سیکنڈ بعد ہی وہ نک کے قریب پہنچ گئی۔ نک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ وہ اُسے لے کر ریلنگ کے ساتھ اس طرف چلا گیا جہاں اُن دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

"عینک کہاں ہے؟ لاؤ مجھے دے دو۔" ماریا نے کہا۔

"تم نے بتایا تھا کہ بہت معمولی سی عینک ہے لیکن حقیقت میں یہ ایک خوفناک ہتھیار ہے جس سے تم اپنے بوڑھے ماموں کو قتل کرنا چاہتی تھیں۔" نک اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے بولا۔

"کیا بکواس ہے۔ لاؤ عینک مجھے دو۔" ماریا نے اسے گھورا۔

"اس کے علاوہ تم نے مجھ سے اور بھی بہت سے جھوٹ بولے تھے۔ اپنی اصلیت کے بارے میں بھی تم نے غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ تمھارا خیال تھا کہ میں رقم کے لالچ میں عینک چوری کر کے تمھارے حوالے کر دوں گا اور یہاں سے چلا جاؤں گا۔ اس طرح تمھارا یہ خوفناک راز بھی کبھی فاش نہ ہوگا۔"

"میں تمھاری اس بکواس کا مطلب نہیں سمجھی۔" ماریا جھلا گئی۔

"تم میری بات کا مفہوم بہت اچھی طرح سمجھ رہی ہو مس رینی بیکال!" نک ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔

"اوہ۔ تو تمہیں پتہ چل گیا کہ میں سینیٹر بیکال کی بیٹی ہوں؟" ماریا چونک گئی۔

"میں نے اس کے علاوہ بھی بہت سی باتوں کا پتہ چلا لیا ہے۔" نک اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے بولا۔ "مثلاً یہ کہ تمھارا کروڑ پتی بوڑھا ماموں لاولد ہے۔ اس نے اپنی وصیت میں تمھیں اپنا وارث مقرر کیا ہے۔ تمھارا باپ بھی اگرچہ خاصا دولت مند ہے اور ملک کے صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کی تیاری کر رہا ہے جس میں اُس کی کامیابی کے امکانات بہت روشن ہیں لیکن تمھارے معاملے میں وہ بہت سخت گیر واقع ہوا ہے۔ تم ایک ایک پائی کے لیے اس کی محتاج ہو۔ تمہیں جیسے ہی یہ پتہ چلا کہ ماموں کے انتقال کے بعد اس کی ساری دولت تمہیں مل جائے گی تو تمھارے ذہن میں شیطانی منصوبے پرورش پانے لگے۔ تم اپنے ماموں کی موت کا انتظار نہیں کر سکتی تھیں۔ اسی وراثت کی امید پر تم نے لوگوں سے اتنا قرض لے لیا کہ اگر تمھارے باپ یا ماموں کو پتہ چل جائے تو وہ تمھیں فوراً عاق کر دیں۔ تمھارے قرضوں کی شہرت تمھارے باپ کے سیاسی کیریئر پر بھی اثر انداز ہو سکتی تھی۔ تم نے اپنے ماموں کو وقت سے پہلے موت کی نیند سُلانے کا فیصلہ کر لیا، اور یہ عینک تیار کرائی جس کے دائیں طرف والے پیڈ میں انتہائی سریع الاثر زہر میں بجھی ہوئی ایک سوئی پوشیدہ ہے۔ اس سوئی کا میکنزم دوسرے پیڈ میں ہے۔ تم یہ میکنزم سیٹ کر کے یہ عینک اپنے ماموں کو تحفہ میں دینا چاہتی تھیں۔ دو چار روز میں کسی بھی وقت وہ میکنزم حرکت میں آجاتا جس سے زہریلی سوئی ناک میں چبھ جاتی۔ آناً فاناً میں تمہارے ماموں کی موت واقع ہو جاتی۔ یہ ہارٹ فیلیور کا کیس سمجھا جاتا۔ اور کسی کو تم پر شبہ بھی نہ ہوتا۔" نک ویلوٹ نے خاموش ہو کر ماریا کی طرف دیکھا جس کا چہرہ دھواں ہو رہا تھا۔ پھر وہ اپنی بات جاری رکھتا ہوا کہنے لگا۔ "اتفاق سے اس روز مسٹر بیکال تمھارے کمرے میں آگئے۔ وہ عینک میز پر پڑی ہوئی تھی۔ انھوں نے بے خیالی میں عینک اُٹھا لی۔ مسٹر بیکال کو یہ عینک پسند آگئی جسے انھوں نے بیٹی کا تحفہ سمجھ کر اپنے پاس رکھ لیا۔ تم پر بدحواسی طاری ہو گئی۔ اگر محض اتفاق سے میکنزم حرکت میں آجاتا تو تمھارے باپ کی موت واقع ہو جاتی۔ تم مسٹر بیکال سے عینک کی واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتی تھیں۔ پھر دوسرے ہی روز تمھیں پتہ چلا کہ میں ان دنوں نیس میں ہوں اور اسی رات واپس بھی جانے والا ہوں۔ اگر تم ویسے مجھ سے رابطہ قائم کرتیں تو شاید میں انکار کر دیتا۔ تم نے مجھے روکنے کے لیے دوسرا طریقہ اختیار کیا۔ فرانس میں بھی نامی گرامی چوروں کی کمی نہیں لیکن تم یہ کام مجھ سے صرف اس لیے لینا چاہتی تھیں کہ عینک واپس دلانے کے بعد میں واپس چلا جاتا اور تمھارا یہ راز محفوظ رہتا لیکن تمھیں شاید یہ علم نہیں تھا کہ میں ہمیشہ معاملے کی گہرائی تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

"وہ عینک کہاں ہے؟" ماریا نے مرتعش لہجے میں پوچھا۔

"میرے پاس ہے۔" نک نے کہتے ہوئے جیب سے عینک نکال لی۔ ماریا نے بے تابی سے ہاتھ آگے بڑھایا لیکن نک نے عینک سڑک پر اچھال دی اور چند ہی سیکنڈ میں گاڑیاں اس کو کچلتی ہوئی گزر گئیں۔ اسی لمحے جہاز کی روانگی کا اعلان ہوا۔

"فرانس کے اخبار امریکہ میں بھی آتے ہیں اگر کبھی تمھارے ماموں کی غیر طبعی موت کی کوئی خبر میری نظروں سے گزری تو میں تمھارے خلاف گواہی دینے کے لیے وقت ضائع کیے بغیر یہاں پہنچ جاؤں گا۔ امید ہے کہ تم دولت کے حصول کے لیے کوئی غیر قانونی طریقہ اختیار نہیں کرو گی۔" نک نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ماریا چند لمحوں تک خونخوار نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتی رہی۔ پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی واپس چلی گئی۔ اس وقت گلوریا کہیں سے نکل کر نک کے قریب پہنچی اور دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر روانگی لاؤنج کی طرف بڑھنے لگے

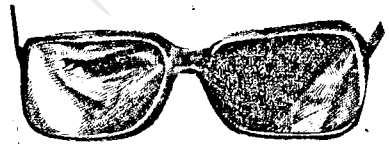

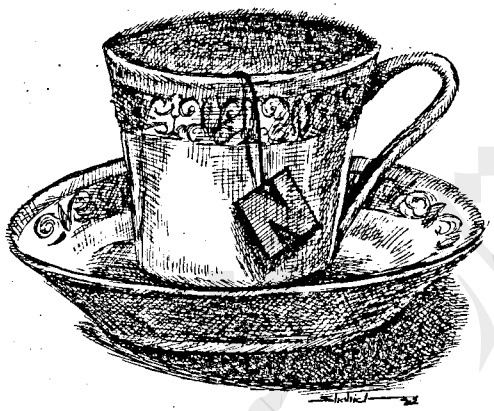

TEA BAG

چوری

چائے کی تھیلی کی چوری

طویل عرصہ کی مصروفیت کے بعد نک ویلویٹ کو فلوریڈا میں چھٹیاں منانے کا یہ موقع ہاتھ آیا تھا لیکن مصروفیت نے یہاں بھی اسے کھوج نکالا۔ لطف کی بات یہ کہ اس مرتبہ نک کے لیے یہ مصروفیت گلوریا نے تلاش کی تھی۔ گلوریا جو ہمیشہ اس کی عدیم الفرصتی کی شاکی رہی تھی۔

"وہ میری دوست ہے۔" گلوریا اسے بتا رہی تھی۔ "اسے معلوم ہے کہ میں تمہارے ساتھ رہ رہی ہوں۔ وہ تمہاری خدمات حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تمہاری معمول کی فیس ادا کرنے کو تیار ہے اور کسی خصوصی رعایت کی طلبگار نہیں یعنی وہ میری دوستی سے کوئی ناجائز فائدہ اٹھانے کا ارادہ بھی نہیں رکھتی۔"

نک ریت پر لیٹا غسل آفتابی لے رہا تھا۔ دھوپ میں اگرچہ زیادہ حدت نہیں تھی لیکن بہت دیر سے لیٹے رہنے کی وجہ سے اس کا جسم تپنے لگا تھا۔ وہ گلوریا کی طرف کروٹ بدلتے ہوئے بولا۔

"تم نے ابھی تک اپنی اس دوست کا حدود اربعہ نہیں بتایا۔ پہلے تو شاید تم نے کبھی اس کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔"

"اس کا نام ملڈرڈ فارگو ہے۔ ہائی اسکول تک ہم نے اکٹھے ہی تعلیم حاصل کی ہے۔ اگرچہ گزشتہ بیس سال سے ہم نے ایک دوسرے کی شکل نہیں دیکھی لیکن خطوط یا ٹیلی فون کے ذریعے ہم میں رابطہ قائم رہا۔ یہاں پہنچتے ہی میں نے فون پر اسے اپنی آمد کی اطلاع دی اور ہم نے ایک ساتھ لنچ کا پروگرام طے کر لیا۔ وہ تمہیں پہلے سے جانتی ہے اور تمہارے توسط سے کوئی چیز چرانا چاہتی ہے۔ اس کے لیے وہ تمہاری مقررہ فیس، پچیس ہزار ڈالر ادا کرنے کو تیار ہے۔"

"لیکن تم جانتی ہو کہ میں آجکل چھٹی پر ہوں۔" نک نے شکایتی لہجے میں جواب دیا۔ "ایک مرتبہ پہلے بھی ایسا ہو چکا ہے۔ یاد ہے۔ ہم بجرے پر تفریح کے لیے نکلے تھے لیکن صابن والے کیس میں الجھ کر ساری تفریح غارت ہو گئی تھی۔ اب ہم تفریح و آرام کی تلاش میں چند روز کے لیے فلوریڈا آئے ہیں تو مجھے کام کا مشورہ دے رہی ہو۔"

"وہ میری بچپن کی دوست ہے نکی!" گلوریا نے مسکہ لگانے والے

انداز میں کہا۔ "پرانی دوستی کا بھرم رکھنے کے لیے میں نے تمہیں آمادہ کرنے کی ہامی بھر لی تھی۔"

"وہ کیا چیز چرانا چاہتی ہے؟" نک نے گہری سانس لیتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا جہاں خلافِ معمول کوئی چھوٹا سا ابر پارہ تک نظر نہیں آ رہا تھا۔

"ایک استعمال شدہ ٹی بیگ!" گلوریا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "چائے کی وہ چھوٹی سی تھیلی جو کپ میں چائے بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔"

نک کے لیے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں تھی۔ وہ دوسروں کے لیے اکثر ایسی ہی چیزیں چرایا کرتا تھا جن کی کوئی اہمیت نہ ہو۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر بولا۔ "یہ ایک نئی چیز ہے۔ میرے خیال میں کیس خاصا دلچسپ ثابت ہوگا۔ اب میں تمہاری اس دوست سے ملنا چاہوں گا جو چائے کی ایک استعمال شدہ تھیلی چوری کروانا چاہتی ہے۔"

"مجھے یقین تھا کہ تم انکار نہیں کرو گے۔" گلوریا کے ہونٹوں کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ "اس نے آج رات ہمیں کھانے پر مدعو کر رکھا ہے۔ مجھے امید ہے کہ کام کے ساتھ ملڈرڈ بھی تمہارے معیار پر پوری اترے گی۔"

"اس کے ذرائع آمدنی کیا ہیں؟"

"اس نے ایک بار ٹنڈر سے شادی کی تھی۔ لیکن یہ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے۔ اب مجھے شبہ ہے کہ وہ منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ہے۔ میرا یہ شبہ غلط بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کی تصدیق یا تردید کی ضرورت بھی نہیں۔" گلوریا نے کہا اور نک نے اسی طرح سر ہلا دیا جیسے اس کی بات کا مطلب بخوبی سمجھ رہا ہو۔

بسکین جھیل کے ساحل پر واقع لینڈ زمین کلب کی ممبر شپ محدود تھی۔ اس پرائیویٹ کلب میں ممبروں کے علاوہ صرف وہی لوگ آ سکتے تھے جن کے لیے کسی ممبر نے سفارش کی ہو۔ ملڈرڈ فارگو نے نک اور گلوریا کو اسی کلب میں کھانے پر مدعو کیا تھا اور پہلے ہی سے ایسا انتظام کر لیا تھا کہ انہیں داخلے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ وہ دونوں وقت سے کچھ پہلے ہی پہنچ گئے تھے۔ ملڈرڈ ابھی تک نہیں آئی تھی۔ وہ ہال میں جانے کے بجائے لابی ہی میں رک کر اس کا انتظار کرنے لگے۔ نک وقت گزاری کے لیے دیوار پر آویزاں نوٹس بورڈ کی طرف دیکھنے لگا جس پر مختلف اقسام کے نوٹس چسپاں تھے۔ اگر کلب کے ممبروں کو کوئی اطلاع دینا مقصود ہوتی تو اس بورڈ پر متعلقہ نوٹس چسپاں کر دیا جاتا۔ نک کی نظریں بورڈ پر چسپاں کاغذوں پر پھسل رہی تھیں۔ ایک نوٹس نایاب ساحلی پرندوں سے متعلق تحقیقات کرنے والے 'ہاٹ لائن ریسرچ سنٹر' کا تھا جس پر فون نمبر بھی درج تھا۔ دوسرے نوٹس کے ذریعے ممبروں کو اطلاع دی گئی تھی کہ یہاں ٹائپ رائیٹر کی سروس بھی دستیاب ہے۔ ایک اور نوٹس پر کلب کے ان ممبروں کے ناموں کی فہرست تھی جنہوں نے ابھی تک گزشتہ ماہ کے بقایا جات کی ادائیگی نہیں کی تھی۔ نک ابھی ان نوٹسوں کو دیکھ ہی رہا تھا کہ گلوریا کی آواز نے اسے اپنی طرف متوجہ کر لیا۔

"وہ آ گئے۔"

آ گئے کے الفاظ پر نک چونکا تھا۔ ملڈرڈ کے لیے جمع کا صیغہ گلوریا نے پہلی مرتبہ استعمال کیا تھا۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ ایک دبلا پتلا دراز قامت آدمی لابی میں داخل ہو رہا تھا۔ مونچھوں اور سر کے بالوں میں سفیدی جھلک رہی تھی۔ قیمتی سوٹ میں ملبوس وہ شخص مجموعی طور پر خاصا وجیہہ نظر آ رہا تھا لیکن اس کے پہلو بہ پہلو لابی میں داخل ہونے والی عورت کو اگر قیامتِ صغرا کا نام دیا جاتا تو غلط نہ ہوتا۔

سنہرے بال کندھوں پر جھول رہے تھے۔

اسے دیکھ کر نک یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ اگر یہ عورت ہائی اسکول میں گلوریا کی کلاس فیلو رہی تھی تو اس حساب سے اس کی عمر کم از کم چالیس سال ہونا چاہیے تھی لیکن جسمانی رکھ رکھاؤ کی بدولت وہ اپنی اصل عمر سے دس سال چھوٹی نظر آ رہی تھی۔

"تم یقیناً نک ویلویٹ ہو۔" وہ قریب پہنچ کر نک کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولی۔ "میں گلوریا سے تمہارے بارے میں بہت کچھ سن چکی ہوں۔"

"میری تعریفوں کے پل باندھنا گلوریا کی پرانی عادت ہے۔" نک اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے مسکرایا۔

ملڈرڈ کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔ وہ اپنے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ "یہ سیمور بنٹلے ہے۔ میرا بہترین دوست اور سیمور! یہ نک ویلویٹ اور گلوریا ہیں۔" ان سب نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا پھر ملڈرڈ ہی بات بڑھاتے ہوئے بولی۔ "سیمور اس کلب کا مستقل ممبر ہے۔ یہاں کی فیس اتنی اونچی ہے کہ کم از کم میں تو یہاں داخلے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ یہ تو سیمور کی عنایت ہے کہ کبھی کبھار یہاں آنے کا موقع مل جاتا ہے۔"

"گزشتہ سال تک یہ کلب صرف مرد ممبروں کے لیے مخصوص تھا۔" سیمور ڈائننگ روم کی طرف ان کی رہنمائی کرتے ہوئے بولا۔ "لیکن پھر خواتین کو بھی ممبر شپ کی اجازت دیدی گئی۔ اب ہمارے ممبروں کی فہرست میں چند دولتمند بیواؤں کے نام بھی شامل ہیں۔"

ان کی میز اس کھڑکی کے قریب تھی جہاں سے جھیل کا دلفریب منظر صاف نظر آ رہا تھا۔ جھیل میں چند لانچیں اور موٹر بوٹس تیرتی

ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ موٹر بوٹس کے پیچھے نیلگوں پانی میں سفید سی ایک لکیر بنتی جا رہی تھی جو فاصلہ بڑھنے کے بعد پانی کی سطح ہموار ہو جانے سے مٹتی بھی جا رہی تھی۔

"کیا تمہیں کشتی رانی کا شوق ہے؟" ملڈرڈ نے نک کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں اور گلوریا کبھی کبھار کسی حد تک اپنا یہ شوق پورا کر لیتے ہیں۔" نک نے جواب دیا۔

"پچھلے مہینے ہم نے ایک چھوٹی سی لانچ پر کیپ کوڈ تک کا سفر کیا تھا۔" گلوریا نے ان کی گفتگو میں مداخلت کرتے ہوئے فخریہ لہجے میں کہا۔

"یہ طویل بحری سفر میرے لیے بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔" اس مرتبہ سیمور نے گفتگو میں حصہ لیا۔ "لیکن ملڈرڈ کے لیے یہ ایک کڑی آزمائش ہوگی۔ یہ تیز رفتار موٹر بوٹ پر یہاں سے جزائر بہاما تک ہی گھومتی رہتی ہے۔"

"کیا واقعی؟" نک نے تعجب کا اظہار کیا۔ "طوفانوں کا موسم شروع ہونے والا ہے ایسے موسم میں ہم جیسے لوگوں کے لیے لانچ یا موٹر بوٹ پر کھلے سمندر میں نکلنا خطرناک تو ہو سکتا ہے لیکن منشیات کے اسمگلروں کو شاید ان طوفانوں کی پروا نہ ہو۔"

گلوریا نے میز کے نیچے اس کے پیر پر پیر رکھ دیا۔ یہ گویا اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ اس موضوع کو آگے نہ بڑھائے۔ لیکن ملڈرڈ کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس نے نک کی بات کے مفہوم پر دھیان نہیں دیا اگر کچھ سمجھی تھی تو اس نے چہرے سے کسی قسم کے تاثر کا اظہار نہیں ہونے دیا تھا۔

"کوسٹ گارڈ والے بھی گشت کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے میرے خیال میں ہمیں کسی قسم کا خطرہ نہیں ہو سکتا۔" ملڈرڈ نے لاپروائی سے کہا اور مینو کھول کر دیکھنے لگی۔

کھانا خاصا پر تکلف اور لذیذ تھا۔ لیکن کھانے کے بعد پھل وغیرہ سرو کرتے وقت نک نے جب بل ادا کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو سیمور نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔ "اس وقت تم لوگ میرے مہمان ہو۔ اس لیے میں تم میں سے کسی کو بل کی ادائیگی کی اجازت نہیں دے سکتا۔" کھانے کے بعد سیمور نے اپنے لیے چائے کا آرڈر دیا جبکہ دوسروں نے کافی کو ترجیح دی تھی۔ کافی کی چسکیاں لیتے ہوئے نک کے ذہن میں یہ بات آ گئی کہ ملڈرڈ نے ان کے لیے یہاں کھانے کا اہتمام کیوں کیا تھا۔ چائے ختم کرنے کے بعد سیمور ان سے معذرت کرتا ہوا اٹھ کر کسی اور طرف نکل گیا۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد گلوریا، ملڈرڈ کی طرف جھکتے ہوئے بولی۔ "اب نک کو تفصیل سے بتا دو کہ تم کیا چاہتی ہو۔"

ملڈرڈ، نک کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائی۔ "جیسا کہ تم دیکھ چکے ہو کہ سیمور کھانے کے بعد چائے پینے کا عادی ہے۔ جب وہ شہر میں ہوتا ہے تو رات کا کھانا عام طور پر یہیں کھاتا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ کل رات جب وہ کھانے کے بعد چائے پیے تو تم اس کی پلیٹ میں سے چائے کی استعمال شدہ تھیلی غائب کر دو۔"

"سمجھ گیا۔" نک نے اثبات میں سر ہلایا۔

"گلوریا نے بتایا تھا کہ اس سلسلے میں تمہیں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔"

"عام طور پر ایسے کاموں میں مجھے کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تم کسی بھی ویٹر کو زیادہ سے زیادہ پانچ ڈالر کی رشوت دے کر یہ کام کرا سکتی ہو، پھر اس کے لیے پچیس ہزار ڈالر کیوں ضائع کر رہی ہو؟"

"تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے مسٹر ویلویٹ کہ یہ ایک پرائیویٹ کلب ہے اور یہاں کے ملازمین کی وفاداریاں ممبروں کے لیے وقف ہیں۔ میں نہ صرف تمہارے اس مشورے پر عمل نہیں کر سکتی بلکہ تمہیں بھی خبردار کرنا چاہوں گی کہ اگر تم نے یہ راستہ اپنانے کی کوشش کی تو اس سے نہ صرف یہ کہ تمہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا بلکہ سیمور بھی ہوشیار ہو جائیگا۔"

"ٹھیک ہے۔" نک نے سیمور کو واپس آتے دیکھ کر بات ختم کرتے ہوئے کہا۔ "کل رات یہ کام ہو جائے گا۔"

"میرا خیال ہے اب چلنا چاہیے۔" سیمور نے قریب پہنچ کر کہا۔ "میں تم لوگوں کو ایک اور چیز دکھانا چاہتا ہوں۔"

نک اور گلوریا نے اپنی کرائے کی کار کلب کے پارکنگ لاٹ ہی میں چھوڑ دی اور سیمور کی لمبی سفید کونٹی نینٹل میں سوار ہو گئے۔ نک، ملڈرڈ کے پیچھے بیٹھا تھا۔ وہ اس کی پشت کو گھورتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ گلوریا نے ملڈرڈ کے بارے میں اس کے معیار پر اترنے والی بات غلط نہیں کہی تھی۔ اس کی آمدنی کا ذریعہ خواہ کچھ بھی ہو لیکن یہ ایک طے شدہ بات تھی کہ وہ واقعی بہت حسین تھی اور حسن کے معاملے میں اس کا انتخاب کیا جا سکتا تھا۔ ان کا یہ سفر زیادہ طویل ثابت نہیں ہوا۔ سیمور نے ایک پرائیویٹ گھاٹ کے سامنے گاڑی روک لی۔ جھیل کے ساحل پر اس قسم کے لاتعداد ڈیک موجود تھے۔

"اوہ۔ تم نے نئی لانچ خریدی ہے؟" ملڈرڈ کار سے اتر کر ڈیک پر لگی ہوئی اس خوبصورت لانچ کی طرف دوڑی جس کی طرف سیمور نے اشارہ کیا تھا۔ "بہت خوبصورت ہے یہ لانچ۔ میں کب اس پر سفر کر سکوں گی؟"

"جب تم چاہو۔ ویسے کل کے بارے میں کیا خیال ہے؟" سیمور بولا۔

ملڈرڈ کا منہ لٹک گیا۔ "تمہیں معلوم ہے کہ کل میں جزائر ہیلماز جانے والی ہوں۔ اگر آئندہ پیر کو پروگرام بنا دو تو؟" وہ سوالیہ نگاہوں سے سیمور کی طرف دیکھنے لگی۔

"ٹھیک ہے۔" سیمور معنی خیز انداز میں مسکرا دیا۔ "ویک اینڈ کے دوران میں تمہیں فون کر دوں گا۔"

"کیا اس وقت ہم لانچ پر جا سکتے ہیں۔ میرا مطلب ہے صرف دیکھنے کے لیے؟"

"نہیں۔" سیمور نے کہتے ہوئے معذرت طلب نگاہوں سے نک اور گلوریا کی طرف دیکھا۔ "معذرت چاہتا ہوں۔ اس وقت مجھے ایک اور مصروفیت یاد آ گئی ہے۔ پھر کبھی سہی۔"

"ہم اس ویک اینڈ کو گھر واپس جا رہے ہیں۔" نک نے جواب دیا۔ "بہرحال میں دیکھ رہا ہوں کہ لانچ واقعی خوبصورت ہے۔ خدا کرے یہ لانچ تمہارے لیے خوش بختی کی علامت ثابت ہو۔"

"شکریہ دوست!"

سیمور انہیں لے کر واپس کلب پہنچ گیا۔ اس نے انہیں کلب کے پارکنگ لاٹ کے سامنے اتارا اور ہاتھ ہلاتا ہوا رخصت ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد ملڈرڈ نے اپنے لیے ٹکسی حاصل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن نک نے پیشکش کی کہ اگر وہ پسند کرے تو یہ لوگ اسے ڈراپ کر دیں گے۔ ملڈرڈ نے جس طرح بلا خیل و حجت اس پیشکش کو قبول کیا تھا اس سے نک کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ وہ چاہتی بھی یہی تھی۔

"سیمور کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟" ملڈرڈ نے کار کی پچھلی نشست پر براجمان ہوتے ہوئے نک سے پوچھا۔

"وجیہہ و خوبرو آدمی ہے۔" نک نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ "اور میرا خیال ہے ایک اچھا کشتی ران بھی ہے۔"

"اس سے تمہارے تعلقات کس نوعیت کے ہیں؟" گلوریا نے سوال کیا۔

"زیادہ گہرے نہیں۔ لیکن تم یہ کیوں پوچھ رہی ہو؟"

"کیونکہ میرے خیال میں نک کی خدمات حاصل کر کے تم یا تو اسے کسی معاملے میں ڈبل کراس کرنے کی کوشش کر رہی ہو یا کسی فریم میں لانا چاہتی ہو۔"

"نک کی خدمات حاصل کر کے میں صرف اپنی حفاظت کر رہی ہوں۔ اس کا مقصد اس سے زیادہ کچھ نہیں۔"

"وہ اپنی لانچ کن مقاصد کے لیے استعمال کرتا ہے؟" اس مرتبہ نک نے سوال کیا گو کہ وہ جانتا تھا کہ اس کا جواب کیا ہو گا۔

"ضرورت سے زیادہ کچھ جاننا تمہارے لیے نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔" ملڈرڈ نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ "مجھے چائے کی وہ تھیلی چاہیے جسے وہ کل کھانے کے بعد استعمال کرے گا۔"

"کیا وہ کھانے پر اکیلا ہو گا؟"

"یہ جاننے کا میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں لیکن خیال ہے کہ وہ اکیلا کھانا نہیں کھاتے گا۔ اس کے ساتھ یا تو کوئی ہم پیشہ ہو گا یا کوئی خوبصورت عورت۔"

"اگر کوئی عورت ہوئی تو کیا اس کے بارے میں بھی رپورٹ طلب کرو گی؟"

"نہیں۔" ملڈرڈ نے نفی میں سر ہلایا۔ "مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ اس کے ساتھ کون ہو گا۔ مجھے چائے کی استعمال شدہ تھیلی چاہیے۔ تم جیسے ہی وہ تھیلی میرے حوالے کرو گے میں تمہارا معاوضہ ادا کر دوں گی۔"

"لیکن کل تو تم بہاما جا رہی ہو۔"

"دراصل میرا ایک دوست میری ایک بوٹ مستعار لے گیا تھا۔ مجھے وہ بوٹ واپس لانی ہے۔ صبح جہاز پر جاؤں گی اور کشتی پر رات نک واپس آ جاؤں گی۔"

"سمجھ گیا۔" نک نے کن انکھیوں سے گلوریا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "تو پھر جانے کی تھیلی جمعہ کے دن تمہارے حوالے کی جائے گی۔ ہماری ملاقات کہاں ہو گی؟"

ملڈرڈ نے پرس میں سے نوٹ بک نکال کر اس کے ایک کاغذ پر کوئی نمبر لکھا اور کاغذ نوٹ بک سے علیحدہ کر کے نک کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔ "جمعہ کی صبح کو نو بجے کے بعد مجھے اس نمبر پر فون کر لینا۔"

نک نے کاغذ جیب میں ٹھونس لیا اور ملڈرڈ کی ہدایت پر گاڑی ایک عالیشان پارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے روک دی۔ ملڈرڈ دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ گلوریا سرگوشیانہ لہجے میں بولی۔ "ملڈرڈ سے احتیاط رہا کرو۔ ایسا نہ ہو کہیں تم کسی بڑی مصیبت میں پھنس جاؤ۔"

ملڈرڈ نے جواب دینے کے بجائے اس کا ہاتھ دبایا اور اپارٹمنٹ ہاؤس کے گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

✹

"تمہارے خیال میں ملڈرڈ ایک حقیر سی چیز کیوں چوری کروانا چاہتی ہے؟" اگلے روز صبح ناشتے کے دوران گلوریا نے نک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔" نک نے کندھے اچکائے۔ "ممکن ہے سیمور کا کوئی دشمن رائے کی چائے میں ان تھیلیوں کے ذریعے کوئی الیسا زہر اس کے جسم میں پہنچا رہا ہو جو سریع الاثر نہ ہو لیکن اس کے خون میں شامل ہو کر آہستہ آہستہ اس کی زندگی کا خاتمہ کر دے۔ اور ملڈرڈ اس کا ثبوت حاصل کرنا چاہتی ہو۔ یا ہو سکتا ہے چائے کی ان چھوٹی چھوٹی تھیلیوں کے ذریعے غیر تراشیدہ ہیروں

کی اسمگلنگ کی جا رہی ہو اور وہ اسے روکنا چاہتی ہو۔ بہرحال کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ حقیقت تو اس وقت سامنے آ سکے گی جب میں چائے کی وہ استعمال شدہ تھیلی حاصل کر لوں گا۔"

"کیا تم اس سلسلے میں کوئی الجھن محسوس نہیں کر رہے؟"

"کسی حد تک۔" نک نے اعتراف کیا۔ "لیکن میں اتنی بڑی رقم سے ہاتھ بھی نہیں دھونا چاہتا جو فیس کی صورت میں مجھے ملنے والی ہے۔" وہ اپنے ہر معمول کی طرح ملڈرڈ فارگو کے بارے میں بہت باریک بین واقع ہوا تھا۔ وہ چائے کی استعمال شدہ تھیلی ہاتھ میں آنے پر ہی اس کی فیس نقد ادا کرنے کو تیار تھی۔ لیکن سوال تو یہ تھا کہ چائے کی ایک بیکار تھیلی کے لیے وہ اتنی بڑی رقم خرچ کیوں کرنا چاہتی تھی۔ اس کی تہہ میں کون سا مقصد پوشیدہ تھا۔ "تم نے کہا تھا کہ وہ منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث ہے۔ تمہارے ذہن میں یہ خیال کیوں آیا تھا؟"

"حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتی۔ ممکن ہے اس کا قیمتی لباس اور عالیشان اپارٹمنٹ دیکھ کر ذہن میں یہ شبہ پیدا ہوا ہو۔ اخبارات میں بالواسطہ منشیات کی اسمگلنگ سے متعلق خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ ملڈرڈ کی آمدنی کا بھی تو کوئی نہ کوئی ذریعہ ہو گا۔ بس یہی باتیں سوچتے ہوئے اس کے اسمگلنگ میں ملوث ہونے کا خیال آیا تھا۔"

"اس امکان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے کسی دوشیزہ کو اپنے حسن کے جال میں پھنسا رکھا ہو۔"

"اگر تم سیمور کے بارے میں سوچ رہے ہو تو میں اس سے اتفاق نہیں کروں گی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اسکی آمدنی کا ذریعہ نہیں ہے۔ اسے شاید خیال نہیں کیا کہ گزشتہ رات لانچ کے سلسلے میں وہ ملڈرڈ کی کسی قسم کا اعتماد کرنے کو تیار نہیں تھا۔"

"ٹھیک کہتی ہو۔" نک نے اثبات میں سر ہلایا۔ "وہ یقیناً دوستی کے باوجود اس کے کسی راز سے آگاہ ہونا چاہتی ہے۔ استعمال شدہ چائے کی تھیلی کا حصول بھی شاید اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔"

"اب سوال یہ ہے کہ تم چائے کی وہ تھیلی کیسے حاصل کرو گے؟"

"اس کے لیے بھی کوئی چکر چلانا پڑے گا۔ ابھی میرے ذہن میں کوئی پروگرام واضح نہیں ہے۔" نک نے جواب دیا۔

اسی شام، جب لینڈرز مین کلب کے پارکنگ لاٹ میں مزید کسی گاڑی کے لیے گنجائش نہیں رہی تھی۔ نک کی کرائے کی کار بھی اس میں داخل ہوئی۔ وہ جنرل پارکنگ لاٹ کی طرف جانے کا ارادہ کر کے اس طرف لیتا چلا گیا جہاں کلب کے ملازمین کی گاڑیوں کے لیے جگہ مخصوص تھی۔ وہ گاڑی سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پچھلے دروازے سے اندر داخل ہوا۔ ابھی کچن سے گزر کر وہ ڈائننگ روم میں پہنچا ہی تھا کہ کلب کے ایک ڈاڑھی والے ملازم سے سامنا ہو گیا۔ اس کی وردی اسے خانساماں ظاہر کر رہی تھی۔

"میں نیا ویٹر ہوں۔ آج ہی آیا ہوں۔" نک اسے دیکھتے ہی بولا۔

"نیا ویٹر؟" ڈاڑھی والے نے اسے گھورا۔ "تمہیں کس نے ملازم رکھا ہے؟"

"کلب کے منیجر مسٹر۔۔۔۔"

"جینگز۔" خانساماں نے منیجر کا نام لے کر اس کی مشکل حل کر دی۔ "میرا خیال ہے کہ وہ اس وقت اپنے دفتر میں ہو گا۔ بہتر ہو گا کہ کام سنبھالنے سے پہلے اس سے مل لو۔"

نک اس کا شکریہ ادا کرتا ہوا گھومنے والے دروازے سے گزر کر ڈائننگ روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ اس کا رخ اس میز کی طرف نہ ہونے پائے۔ جہاں گزشتہ رات سیمور بیٹھا ہوا تھا لیکن جب اس نے کن انکھیوں سے میز کی طرف دیکھا تو اسے اپنے سارے منصوبے پر پانی پھرتا ہوا نظر آیا۔ میز خالی تھی۔ وہ لابی میں پہنچ گیا اور وقت گزاری کے نوٹس بورڈ پر نظریں دوڑانے لگا۔ جہاں وہی نوٹس چسپاں تھے جنہیں وہ گزشتہ روز بھی دیکھ چکا تھا۔ بالآخر وہ ٹہلتا ہوا استقبالیہ کاؤنٹر کی طرف چلا گیا اور وہاں بیٹھی ہوئی استقبالیہ کلرک کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ "کیا تم بتا سکتی ہو کہ آج مسٹر سیمور ہلے کے لیے کوئی ممبر ریزرو ہے یا نہیں؟"

عین اسی لمحے درمیانی عمر کا سیاہ گھونگھریالے بالوں والا ایک شخص لابی میں داخل ہوا۔ اس نے شاید نک کی یہ بات سن لی تھی۔ وہ کاؤنٹر کے سامنے رک گیا اور نک پر نظریں جماتے ہوئے بولا۔ "میں اس کلب کا منیجر گراہم جینگز ہوں۔ مسٹر سیور سے تمہیں کیا کام ہے؟"

"میں یہاں اس کے ساتھ کھانے پر مدعو ہوں۔" نک نے جواب دیا لیکن جس انداز میں منیجر نے اس سے یہ بات پوچھی تھی اس سے نک کے دل میں طرح طرح کے شبہات سر ابھارنے لگے تھے۔

جینگز کے منہ سے بے اختیار ایک گہری سانس نکل گئی۔ "میرے پاس تمہارے لیے ایک بری خبر ہے۔ چند گھنٹے پہلے گہرے سمندر میں سیمور کی نئی لانچ کو آگ لگ گئی تھی۔ شبہ ہے کہ وہ بھی لانچ کے ساتھ ہی ختم ہو چکا ہے۔"

✹

اگلی صبح نو بجے کے قریب نک نے فون پر ملڈرڈ سے رابطہ قائم کیا۔ وہ ریسیور پر ملڈرڈ کی آواز سنتے ہی بولا۔ "میرا خیال ہے کہ تم نے آج کے اخبارات دیکھ لیے ہوں گے؟"

"ہاں! کیا تم میرے ہاں آ سکتے ہو؟" ملڈرڈ کی طرف سے جواب ملا۔

"فوراً روانہ ہو رہا ہوں۔ وہاں پہنچنے میں مجھے چند منٹ سے زیادہ نہیں لگیں گے۔" نک نے کہتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ اسے تیار ہوتے

دیکھ کر گلوریا نے بھی ساتھ چلنے کی خواہش کا اظہار کیا تو وہ بولا: "اس وقت میرا اکیلے جانا ہی مناسب ہوگا۔ پتہ نہیں اب وہ کیا کہنا چاہتی ہے ممکن ہے معاملہ وجودگی میں کھل کر بات نہ کر سکے لیکن میں پچیس ہزار ڈالر کی رقم ہاتھ سے نکلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ ظاہر ہے میں کسی مرد سے تو چائے کی پتیلی چرانے سے رہا۔"

"کیا سیمور کی لاش دستیاب ہو چکی ہے؟"

"اخبارات کے اطلاع کے مطابق لاش کا تو پتہ نہیں چلا۔ لیکن جلی ہوئی لانچ کے کچھ ٹکڑے سمندر کی سطح پر تیرتے ہوئے پائے گئے ہیں۔ لانچ کی آتشزدگی کے وقت کوسٹ گارڈ کی ایک گشتی لانچ بھی سمندر میں موجود تھی لیکن جلتی ہوئی لانچ کو کوئی امداد فراہم نہیں کی گئی۔"

"کیا یہ ممکن ہے کہ یہ حادثہ نہ ہو بلکہ اسے کسی منصوبے کے تحت قتل کیا گیا ہو؟"

"کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بہرحال، جو کچھ بھی ہوا ہے میں اپنے آپ کو اس میں ملوث نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن ملڈرڈ سے ملاقات ضرور کروں گا۔ دیکھیں اس معاملے میں وہ کیا کہتی ہے؟"

ملڈرڈ نے جو کچھ بھی کہا وہ نک کو چونکا دینے کے لیے کافی تھا۔ نک جب وہاں پہنچا تو وہ دروازے ہی میں کھڑی بے تابی سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ اس کے اندر داخل ہوتے ہی بولی: "میں پورے وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ سیمور مرا نہیں زندہ ہے لانچ کی آتشزدگی ایک گہری چال ہو سکتی ہے۔"

"پاگل تو نہیں ہو گئیں؟" نک نے اسے گھورا۔ "اخباری اطلاع کے مطابق لانچ کی آتشزدگی کے وقت کوسٹ گارڈ کی ایک گشتی لانچ بھی قرب وجوار میں موجود تھی۔"

"میں اخبارات کی اس اطلاع کو غلط ثابت کرنے کی کوشش نہیں کروں گی۔ سیمور کی لانچ کو آتشزدگی کا حادثہ بھی شاید اسی لیے پیش آیا تھا۔ کہ قرب وجوار میں کوسٹ گارڈ کی ایک لانچ موجود تھی۔" وہ کہتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی سگریٹ سلگایا اور اس کے گہرے گہرے کش لگانے لگی۔ نک کو یہ اندازہ لگانے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی کہ وہ حد سے زیادہ نروس ہو رہی تھی۔ شاید کوئی شدید قسم کی ذہنی کشمکش بھی جس نے اسے اس کیفیت میں مبتلا کر رکھا تھا۔ "میرا خیال ہے کہ اب تمہیں اعتماد میں لینا ہی پڑے گا نک!" وہ سگریٹ کا ایک اور کش لگاتے ہوئے بولی۔ "گلوریا میرے بچپن کی دوست ہے مجھے یقین ہے کہ اس کی طرح تم بھی میرے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچاؤ گے۔"

"میں سمجھتا ہوں کہ ہم دونوں قانون کے لیے پسندیدہ نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے ہم ایک دوسرے پر اعتماد کر سکتے ہیں۔" نک مسکرایا۔

"تب پھر گلوریا یہ بھی جانتی ہوگی کہ میرے ذرائع آمدنی کیا ہیں؟"

"وہ یقین سے تو کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن محض شبہ ہے کہ جنوبی فلوریڈا اور جزائر بہاما کے درمیان سمندری راستوں سے منشیات کی اسمگلنگ میں تمہارا بھی ہاتھ ہے۔"

"اس کا یہ شبہ غلط نہیں ہے۔" فلوریڈا نے اعتراف کیا۔ "پچھلے سال سے اس گھناؤنے مگر منافع بخش کاروبار میں ملوث ہوں۔ یہ منشیات خرید کر یہاں اسمگل کرتی ہوں۔ ہر پھیرے میں تقریباً دو ٹن منشیات لانے میں کامیاب ہو جاتی ہوں۔ یہ چیزیں ہم کنگسٹن سے طیارہ پہلے بہاما تک کے کسی جزیرے پر منتقل کرتے ہیں۔ پھر تیز رفتار موٹر بوٹس یا لانچوں کے ذریعے لیکن بھیل کے دوران ساحل پر کسی ٹھکانے پر پہنچا دیتے ہیں۔ جہاں سے انھیں اندرونی علاقوں میں روانہ کر دیا جاتا ہے۔"

"مجھے یقین ہے کہ تم لوگوں کی یہ سرگرمیاں کوسٹ گارڈ سے چھپی نہیں ہوں گی۔" نک بولا۔

"وہ سب کچھ جانتے ہیں لیکن کسی چیز کے بارے میں جانا اور ثابت کرنا دو مختلف چیزیں ہیں۔ میری لانچوں کو اگرچہ کئی مرتبہ روکا گیا ان میں کوئی قابل گرفت چیز برآمد نہ کر سکے۔ خاص طور پر تیار کرائی گئی لانچوں میں لاتعداد ایسی خفیہ جگہیں موجود ہیں جن کا سراغ کوسٹ والے سو سال میں بھی نہیں لگا سکتے۔"

"اور سیمور بنٹلے کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"وہ بھی اس دھندے میں ہے۔ گزشتہ رات دور سے روشنی دکھانے کے عمل کو تم دوستانہ رقابت کا نام دے سکتے ہو۔"

"کیا اس کا طریق کار بھی تم جیسا ہی ہے؟"

"تقریباً، لیکن ہم اس سے ہمیشہ ایک قدم آگے رہے ہیں۔ بھی متعدد بار کوسٹ گارڈ کے ہتھے چڑھ چکا ہے۔ لیکن غیر معمولی بھی نہیں۔ اس کے معاملے میں بھی کوسٹ گارڈ کو ہمیشہ مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک مرتبہ تو کوسٹ گارڈ نے غوطہ خوروں کے ذریعے لانچ کے پیندے تک کو ادھیڑ ڈالا مگر انھیں کچھ نہیں ملا۔ اگرچہ میں بھی بہت محتاط ہوں لیکن سیمور کے بارے میں یہ مزہ کی کہ اس معاملے میں وہ دنیا کا چالاک ترین آدمی ہے۔ میں سمجھتا کہ گزشتہ رات بھی وہ ایک کامیاب چال چل گیا تھا۔ کوسٹ گارڈ کی گشتی لانچ کو اپنی طرف آتے دیکھ کر اس نے لانچ کو آگ لگا خود کسی طرح فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔"

"بہرحال۔" نک نے اس کی روداد سننے کے بعد گہری سانس بھری۔ "میں سمجھتا ہوں کہ اب چائے کی استعمال شدہ پتیلی چرانا ضرورت نہیں رہی۔"

"ضرورت ہے۔" ملڈرڈ کہتے ہوئے اٹھ کے جھک کر تھیں چائے کی استعمال شدہ یہ پتیلی مارک والٹن نامی ایک سے چرانی ہوگی۔"

"چائے کی استعمال شدہ پتیلیاں تمہارے لیے اتنی اہم کیوں ہیں؟" سنے اس کے چہرے پر نظریں جما دیں۔

"یقین کرو نک! ان کی واقعی کوئی قیمت نہیں۔ گلوریا نے مجھے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تم کیسی چیزیں چراتے ہو۔ بات صرف اتنی ہے۔ کہ چائے کے بعد چائے کے دوران میں نے اکثر سیمور کو چائے کی وہ استعمال شدہ پتیلی اپنی جیب میں غائب کرتے دیکھا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ میں نے کبھی اس کی یہ حرکت نہیں دیکھی۔ پھر ایک مرتبہ میں نے مارک والٹن کو بھی یہی حرکت کرتے ہوئے دیکھا۔ تو میرے دل میں تجسس پیدا ہو گیا کہ چائے کی ان استعمال شدہ پتیلیوں میں آخر ایسی کیا بات ہے؟"

"لیکن میرے خیال میں اصل بات کچھ اور ہے۔ محض تجسس مٹانے کے لیے تو تم اتنی بڑی رقم خرچ نہیں کر سکتیں۔ تمہیں ان پر کس قسم کا شبہ ہے؟" نک نے کہتے ہوئے اس کے چہرے پر نظریں گاڑ دیں۔

"تم ٹھیک سمجھے۔" ملڈرڈ نے ایک گہری سانس بھری۔ "مجھے شبہ ہے کہ کلب کے کچھ ممبر وسیع پیمانے پر منشیات کی اسمگلنگ کے سلسلے میں چائے کی ان استعمال شدہ پتیلیوں کو خفیہ پیغام رسانی کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ کلب کا تقریباً ہر ممبر ایک آدھ لانچ کا مالک ہے۔ وہ لوگ یہاں سے جزائر کے درمیان چکر لگاتے رہتے ہیں۔ مجھے شبہ ہے کہ کلب کے منیجر جینگز نے دولت کے حصول کے لیے انھیں اپنے کسی منصوبے میں شامل کیا ہوگا۔"

اس وضاحت کے باوجود نک کا شبہ رفع نہیں ہوا تھا۔ "میں سمجھتا ہوں کہ لینڈز کلب کے ممبران پہلے ہی بہت دولت مند ہیں۔ ایسی صورت میں انھیں کسی غیر قانونی کاروبار میں ملوث ہو کر گرفتاری یا رسوائی کا خطرہ مول لینے کی کیا ضرورت ہے؟"

"بعض اوقات سیمور جیسے لوگ جتنے دولت مند نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ اتنے ہوتے نہیں۔ محض دکھاوا ہوتا ہے۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لیے یہ بتا دوں کہ اس کلب کے ممبروں کی دولت مندی کا راز بھی منشیات کی اسمگلنگ ہی میں ہے۔"

"لیکن پولیس....."

اسے پولیس اور کوسٹ گارڈ کی غفلت یا ملی بھگت کہہ سکتے ہو۔" ملڈرڈ نے اس کی بات کاٹ دی۔ "سمندری اور ہوائی راستوں سے سالانہ ٹنوں کے حساب سے منشیات جنوبی فلوریڈا میں پہنچ رہی ہیں۔ پولیس اور کوسٹ گارڈ چھاپے مار کر منشیات پکڑتی بھی ہیں۔ لیکن وہ اصل مال کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتا۔" ملڈرڈ اٹھ کر ملحقہ کمرے میں چلی گئی جب واپس لوٹی تو اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جس پر سیمور بنٹلے اور مارک والٹن کے نام لکھے ہوئے تھے۔ سیمور کے نام کے نیچے مختلف تاریخیں درج تھیں جو زیادہ پرانی نہیں تھیں جبکہ مارک والٹن کے نام کے نیچے صرف ایک تاریخ درج تھی۔

"کیا تم واقعی اس معاملے میں سنجیدہ ہو؟ میرا مطلب ہے چائے کی استعمال شدہ پتیلی؟" نک سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"بالکل سنجیدہ ہوں اور میرا خیال ہے کہ پچیس ہزار ڈالر کے لیے تمہیں بھی سنجیدہ ہونا چاہیے۔ یہ تاریخیں دیکھ رہے ہو۔" ملڈرڈ نے کاغذ کی طرف اشارہ کیا۔ "ہر تاریخ سیمور اور مارک والٹن کے اس لنچ یا ڈنر کی طرف اشارہ کرتی ہے جب انھوں نے چائے کے دوران چائے کی استعمال شدہ پتیلی پلیٹ سے اٹھا کر جیب میں غائب کی تھی پتیلی غائب کرنے کے ہر دوسرے دن میں نے انھیں لانچ پر کھلے سمندر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا۔"

"اگر بعض لوگ وقت بے وقت سمندر کی سیر سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہوں تو کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟"

"نہیں نک، وہ تفریح کی نہیں کسی خاص مقصد کے تحت گئے تھے۔ ان کے یہ دورے بھیل لمبکین کی سمندری حدود تک ہی محدود نہیں تھے۔ تمہیں شاید یہ علم نہیں کہ بہاما کے جزائر کیوبا سے بھی قریب ہیں۔ نوٹے میل کہہ لو۔ میامی سے جزیرہ بلینی کا فاصلہ ساٹھ میل اور پام بیچ سے گرینڈ بہاما آئی لینڈ کا فاصلہ ستر میل سے زیادہ نہیں ہے۔ تیز رفتار لانچ یا موٹر بوٹ یہ مسافت زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے میں طے کر سکتی ہے۔"

"زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔" نک نے اسے مزید کچھ کہنے سے روک دیا۔ "بہرحال، میں مارک والٹن کے ٹی بیگ پر ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کروں گا۔ کیا وہ ہر رات کلب میں کھانا کھاتا ہے؟"

چند لمحے کچھ سوچتی رہی جیسے کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہو پھر بولی۔ "نہیں۔ وہ ہفتے میں صرف ایک دو مرتبہ کلب میں کھانا کھاتا ہے اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو سیمور کے دوبارہ نمودار ہونے تک وہ اپنا مشن جاری رکھنے کے لیے اس کی جگہ کسی اور کو دیں گے۔ اس وقت والٹن ہی ایک ایسا شخص ہے جس کے پاس تیز ترین رفتار والی بوٹ موجود ہے۔ میرے حساب سے آج رات اسے کلب ہی میں کھانا کھانا چاہیے۔"

"ٹھیک ہے آج رات یہ بھی سہی۔" نک کہتا ہوا اٹھ گیا۔

ملڈرڈ فارگو کا اندازہ درست ثابت ہوا۔

تقریباً سات بجے مارک والٹن جب لینڈز مین کلب میں داخل ہوا تو وہ اکیلا نہیں تھا۔ شام سے کچھ پہلے نک، مارک والٹن کی متعدد تصویریں دیکھ چکا تھا جس کی وجہ سے اسے والٹن کو شناخت کرنے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی۔ اس کے ساتھ سرخ بالوں والی حسینہ کو دیکھ کر لابی میں موجود ہر شخص کی نگاہیں اس کی طرف اٹھ گئی

تھیں۔ نک ویلویٹ دل پھینک نہیں تھا لیکن اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی نظریں اس حسینہ کے وجود سے لپٹ کر رہ گئی ہوں۔ کلب میں داخلے کے لیے نک نے اس مرتبہ بھی عقبی دروازہ ہی استعمال کیا تھا۔ والٹن اگرچہ اسے جانتا تک نہیں تھا لیکن اس کے باوجود اس نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔ اسے یقین تھا کہ چائے کی استعمال شدہ تھیلی غائب کرنا اس کے لیے زیادہ مشکل ثابت نہیں ہوگا۔

کلب میں داخل ہوتے ہی نک نے اسٹور روم سے ویٹروں والا سفید کوٹ پہن لیا تھا تاکہ کسی کو اس پر شبہ نہ ہو سکے لیکن جب وہ جھوٹے گلاس اٹھانے کے لیے پہلی مرتبہ ڈائننگ روم میں داخل ہوا تو یہ خیال رکھا تھا کہ کسی اصل ویٹر سے آمنا سامنا نہ ہونے پائے۔ لیکن احتیاط کے باوجود ایک ویٹر سے ٹکراؤ ہو ہی گیا۔

"شاید تم یہاں نئے آئے ہو؟" ویٹر اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ جس کے جواب میں نک نے صرف گردن ہلانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔ وہ ڈائننگ روم کے ایک گوشے میں کھڑا گہری نظروں سے والٹن اور اس کی خوبصورت ساتھی عورت کو کھانا کھاتے دیکھتا رہا۔ کھانے کے بعد جب ویٹر برتن اٹھانے کے لیے ان کی میز کی طرف بڑھا تو نک بھی قریب پہنچ گیا تاکہ اگر کوئی بات ہو تو سن گن لے سکے۔

"دو کپ کافی لے آؤ۔" والٹن نے ویٹر کو حکم دیا۔

نک کو یوں محسوس ہو رہا جیسے زمین اس کے پیروں تلے سے نکل رہی ہو۔ وہ متوحش نگاہوں سے والٹن کی طرف دیکھنے لگا۔ اسی دوران قریب سے گزرتا ہوا ایک ویٹر اس کے سامنے رک گیا اور اسے گھورتے ہوئے بولا۔ "تم یہاں کام کرتے آئے ہو یا تفریح کرنے؟ چلو، میزوں سے جھوٹے برتن اٹھاؤ۔"

نک نے ویٹر سے نظریں ملائے بغیر قریبی میز سے جھوٹے برتنوں کی ایک ٹرے اٹھائی اور کچن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ اب ایک مرتبہ سے زیادہ ڈائننگ روم کا چکر نہیں لگا سکتا تھا۔ یہاں کام کرنے والے ویٹر کیوبا کے باشندے تھے۔ اگر وہ بار بار کچن اور ڈائننگ روم کے چکر لگاتا رہا تو وہ دوسروں کی نگاہوں میں مشکوک ہو سکتا تھا۔ لیکن وہ اس قدر آسانی سے پیچھے ہٹنے والا بھی نہیں تھا۔ وہ کافی پینے کے دوران والٹن کو اپنی نگاہوں میں رکھنا چاہتا تھا۔ ویٹر جب کافی لے کر ڈائننگ ہال میں داخل ہوا تو نک بھی خطرہ مول لیتا ہوا ایک بار پھر والٹن کی میز کے قریب پہنچ گیا۔ ویٹر میز پر کپ لگاتے ہوئے والٹن کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔ "شیف کا خیال تھا کہ اس وقت آپ کافی کے بجائے چائے کو ترجیح دیں گے۔ اس لیے اس نے چائے بھیجی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق یہ آپ کے پسندیدہ برانڈ کی چائے ہے۔"

"اوہ شکریہ۔" والٹن نے سر ہلا کر پسندیدگی کا اظہار کیا۔

نک دوبارہ کچن میں پہنچ گیا جہاں ڈش واشر کے قریب والی میز پر جھوٹے برتنوں کی ٹرے رکھی ہوئی تھیں۔ ایک میں چائے کے برتن تھے۔ ایک طشتری میں چائے کی استعمال شدہ تھیلی بھی نظر آ گئی۔ نک نے محتاط نگاہوں سے ادھر ادھر دوسرے ہی لمحہ وہ تھیلی اس کی جیب میں منتقل ہو چکی تھی۔ دیر اور وہاں کھڑا جھوٹے برتنوں کو ادھر ادھر کرتا رہا پھر وہ باہر ڈائننگ روم میں آ گیا۔ وہ صحیح وقت پر پہنچا تھا۔ والٹن اور ساتھی چائے ختم کر چکی تھی۔ نک میز کے قریب پہنچ کر برتن

"ایک منٹ۔" والٹن غرایا۔ "ہم نے ابھی چائے ختم

"ساری سر!" نک یکدم گڑبڑا سا گیا۔ اس نے ٹرے دی اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔

ٹرے میز سے اٹھانے اور اسے دوبارہ رکھنے کے قلیل عرصہ میں ہی والٹن کے کپ کی ساسر میں پڑی ہوئی چائے کی استعمال شدہ تھیلی نک کے کوٹ کی جیب میں منتقل ہو چکی تھی۔ اب وہ تھیلی تھی جو نک نے کچن میں جھوٹے برتنوں کی ایک سے اٹھائی تھی۔ والٹن کو چائے کی استعمال شدہ تھیلی کی تبدیلی نہیں ہوا تھا۔ لیکن بعد میں جب وہ تھیلی کو چیک کرے گا یقیناً پتہ چل جائے گا۔

نک جس مقصد سے یہاں آیا تھا وہ پورا ہو چکا تھا۔ ایک منٹ بھی یہاں رکنا خطرات کو دعوت دینے کے مترادف وہ ویٹروں والا کوٹ اتارے بغیر عقبی دروازے کی طرف جیسے ہی باہر نکلا ایک آدمی سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ سنبھلنے کی کرتے ہوئے اس کے ذہن میں یہ احساس جیسی سی پیدا کر رہا تھا پہرہ اس کا جانا پہچانا ہے۔

"خوب، بہت خوب!" دوسرے ہی لمحہ سیمور ہیلے کی آ سنائی دی۔ "ملڈر ڈ کے دوست نک ویلویٹ کو ویٹر کا کوٹ پ کر مجھے حیرت کا اظہار کرنا چاہیے یا پریشانی کا؟"

"اوہ سیمور! میں تو سمجھا تھا کہ تم اگلے جہاں کو سدھار نک نے شکست خوردہ سے لہجے میں کہا۔

"میں اس لحاظ سے اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں زندہ ہوں بلکہ تمہاری راہ میں حائل بھی ہو رہا ہوں۔ مجھے امید کہ اب تم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

سیمور نے کہتے ہوئے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ ہاتھ باہر آنے کا انتظار کرنے میں وقت ضائع نہیں کیا۔ وہ لمحہ اس کا بھرپور گھونسہ سیمور کے جبڑے پر پڑا۔ سیمور اپنی جگہ

تھا۔ یہ وہی تھیلی ہے جس کی تمہیں ضرورت تھی۔"

ں استعمال شدہ چائے کی اس پتی کے لیے تو تمہیں بھیس بدلو کر سکتی۔" ملڈر ڈ نے کہتے ہوئے اس بھیلے ہوئے طرف ہاتھ بڑھا دیا جو نک کے سامنے ابھی تک میز پر پڑا ک نے اس سے پہلے ہی لفافے پر قبضہ کر لیا۔

نے ایک بیکار اور غیر اہم چیز چرانے کے لیے میری خدمات ہیں۔ میں اپنا فرض پورا کر چکا ہوں۔ اگر یہ واقعی تمہارے ثابت ہوئی ہے تو یہ تمہارا دردِ سر ہے، میرا نہیں۔"

ویا نے کہا تھا کہ تم پر مکمل اعتماد اور بھروسہ نہیں کیا جا

ں نے غلط نہیں کہا تھا لیکن میں نے بھی تو کوئی خیراتی ادارہ ل رکھا۔"

یکن....."

لیے بربسل تذکرہ۔" نک اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔ بارے میں تمہارا خیال درست ثابت ہوا۔ وہ زندہ ہے۔ نکلتے ہوئے میرا اس سے ٹکراؤ ہو گیا تھا۔ اس نے پستول کوشش کی تھی لیکن میں اسے گھونسہ رسید کر کے بھاگ نکل آیا۔"

ا۔ کیا مطلب؟" ملڈر ڈ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا ک کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس نے میرا راستہ روکنے کی تھی۔" نک نے کہتے ہوئے اسے تفصیل سے آگاہ کیا۔ یرے لیے ایک نئی اطلاع ہے۔ کلب میں آمد و رفت ے عقبی دروازہ استعمال کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"

ہ دوسروں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہ سکے۔ ممکن ہے دوسرے اب بھی دوسروں کے لیے اپنے آپ کو مردہ ظاہر ں۔ لیکن گراہم جینگز کا معاملہ کچھ مختلف ہے۔ میرے خیال س سے ملنے جا رہا تھا۔"

تم اس معاملے میں کچھ قیاس آرائی کر سکتے ہو؟" ملڈر ڈ نے تی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ے قیاس آرائیوں کا معاوضہ نہیں دیا جاتا۔ میں صرف چیزوں مشورے دینا میرا کام نہیں ہے۔"

نت ہو تم بیرے۔" ملڈر ڈ اس کی طرف دیکھے بغیر بڑبڑائی۔ رچائے کی پتی میں کچھ نہیں تو کیوں نہ تھیلی کے لیبل کو یا جائے؟" نک نے تجویز پیش کی۔ حالانکہ ایک لمحہ پہلے آرائی یا کسی مشورے کے سلسلے میں صاف انکار کر چکا تھا۔

بل پر صرف چائے کی برانڈ کا نام لکھا ہوا ہے۔" ملڈر ڈ کہتے ک خاموش ہو کر لیبل کی طرف دیکھنے لگی جو ایک دھاگے تھیلی سے منسلک تھا۔" شاید تم ٹھیک سوچ رہے ہو۔

یا حد سے زیادہ بڑھی ہوئی خود اعتمادی کے باعث مار کھا گیا وہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا۔ جبڑے پر مکا پڑتے ہی لڑکھڑایا اور سنبھلنے کی کوشش کے باوجود زمین بوس ہو گیا۔ نک نے اپنی کار کی طرف دوڑ لگا دی۔ انجن اسٹارٹ کرتے ہوئے اس نے سیمور کے چیخنے کی آواز سنی۔ وہ یقیناً کلب میں موجود دوسرے لوگوں کو خبردار کر رہا تھا لیکن نک ایکسیلریٹر پر پیر کا دباؤ ڈال چکا تھا۔ اس کی کار زناٹے کی آواز سے کلب کے گیٹ سے نکلتی چلی گئی۔ سڑک پر آ کر کار کی رفتار بڑھاتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کہ اگر سیمور کے پاس پستول یا ریوالور موجود تھا بھی تو اس نے کسی وجہ سے اسے استعمال کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

اپارٹمنٹ کی لابی میں ایسے لاتعداد چھوٹے چھوٹے بکس بنے ہوئے تھے جن میں چھوٹے چھوٹے اسپیکر اور مائیک نصب تھے۔ اوپر باریک جالی لگی ہوئی تھی اور ساتھ ہی ایک بٹن بھی تھا ہر بکس پر ایک نمبر بھی درج تھا۔ نک نے ملڈر ڈ کے اپارٹمنٹ کے نمبر والے بکس کا بٹن دبایا اور چہرہ بکس کے سامنے کر کے اپنی آمد کی اطلاع دی۔ جواب میں ملڈر ڈ کی آواز سنائی دی جو اسے اوپر آنے کو کہہ رہی تھی۔ نک جب لفٹ کے ذریعے اوپر پہنچا تو ملڈر ڈ کو اپارٹمنٹ کے دروازے میں منتظر پایا۔

"کیا چائے کی تھیلی لے آئے؟" ملڈر ڈ نے اسے دیکھتے ہی سوال کیا۔ اس کے لہجے میں تجسس اور اضطراب کی ملی جلی کیفیت تھی۔

"ہاں! تمہاری امانت میرے پاس موجود ہے۔" نک نے کہتے ہوئے جیب سے رومال نکال کر اس کی تہہ کھولی جس میں چائے کی استعمال شدہ تھیلی موجود تھی جو ابھی تک بھیگی ہوئی تھی۔

ملڈر ڈ کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے ماک ٹیبل ٹیبل سے ایک پھولا ہوا لفافہ اٹھا کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ "اب دیکھتے ہیں اس تھیلی میں کیا خاص بات ہے۔" اس نے ریزر بلیڈ کی مدد سے بڑی احتیاط سے تھیلی کو کاٹ کر کھولا اور اس میں بھری ہوئی چائے کی پتی ایک ٹشو پیپر پر الٹ دی۔ "اس میں کچھ نہ کچھ ضرور ہونا چاہیے۔" وہ ریزر کے کنارے سے چائے کی پتی کو پھیلاتے ہوئے بولی۔ اس کی آواز میں ارتعاش نمایاں تھا۔

"تم اس میں سے کس چیز کے برآمد ہونے کی توقع کر رہی ہو؟" نک نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"اوہ! اس میں تو چائے کی پتی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ وہی تھیلی ہے جسے چرانے کے لیے کہا گیا تھا؟"

"یہ تھیلی میں نے مارک والٹن کی چائے کے کپ میں سے باری تھی۔ اس نے آرڈر تو کافی کا دیا تھا لیکن ویٹر اس کے لیے چائے

ممکن ہے اس لیبل پر نظر نہ آنے والی روشنائی میں کوئی تحریر موجود ہو لیکن اس تحریر کو کس طرح اجاگر کیا جا سکتا ہے؟ اس سلسلے میں ہم کچھ نہیں جانتے۔"

"کیا یہ ممکن نہیں کہ حرارت سے یہ خفیہ تحریر واضح ہو جائے؟" یا۔"

"چائے۔" دونوں کے ذہن میں ایک وقت ایک ہی خیال ابھرا۔ نک نے مارک والٹن کے کیبن میں سے یہ تھیلی اس وقت اڑائی تھی جبکہ ابھی اسے لیبل کو چائے میں بھگونے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔ ملڈرڈ نے وقت ضائع کیے بغیر پانی گرم کیا اور ایک کپ میں انڈیل کر اس میں کچن میں سے غیر استعمال شدہ چائے کی تھیلی ڈال دی۔ چائے تیار ہوتے ہی نک نے جراثی ہوئی تھیلی کا لیبل اس میں ڈال دیا۔ لیبل چائے کی سطح پر تیرتا رہا اور وہ دونوں سانس روکے اس پر نظریں جمائے رہے۔ چند سیکنڈ کے وقفے کے بعد لیبل پر ایک مختصر سی تحریر واضح ہو گئی۔

"جیرٹ کی کھاڑی۔" نک وہ تحریر پڑھتے ہوئے بولا۔ "کیا اس سے کوئی بات تمہاری سمجھ میں آتی ہے؟"

"جھیل کے ویران ساحل پر واقع یہ کھائی کشتیوں سے اسمگلنگ کا مال اتارنے کے لیے بہترین جگہ ہو سکتی ہے۔ لیکن اس میں وقت کی وضاحت نہیں کی گئی۔"

"تم نے بتایا تھا کہ سیمور اور والٹن اس قسم کا خفیہ پیغام ملنے کے دوسرے دن لانچ لے کر کسی نامعلوم سفر پر چلے جاتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کل ہمیں جیرٹ کی کھاڑی کو چیک کر لینا چاہیے۔ بہتر ہو گا کہ یہ کام ہم رات کی تاریکی میں انجام دیں۔"

"یہ خفیہ پیغام صحیح آدمی تک نہ پہنچنے پر وہ لوگ مشتبہ ہو سکتے ہیں۔ ساحل پر اس قسم کی لاتعداد خفیہ کھاڑیاں موجود ہیں جو اسمگلروں کی پناہ گاہ کا کام دیتی ہیں۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس کھاڑی کا رخ کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آج تک پکڑے بھی نہیں گئے۔"

"تب پھر اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ میں اپنی محنت کا معاوضہ جیب میں ڈالوں اور یہاں سے چلتا بنوں۔" نک نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ "اگر تم پولیس کے لیے کام کر رہی ہو یا اسمگلروں کے مال پر ہاتھ صاف کرنا چاہتی ہو تو میں اس سلسلے میں کوئی دلچسپی نہیں لینا چاہتا۔"

"ٹھیک ہے۔ تم نے اب تک جو کچھ کیا ہے میں اس کے لیے تمہاری شکر گزار ہوں۔" ملڈرڈ بولا۔

نک نے رقم کا لفافہ جیب میں ڈالا اور اس کی طرف دیکھتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن دروازہ کھولتے ہی وہ اس طرح اچھلا جیسے پچھوتے نے ڈنک مار دیا گیا۔ دروازے کے سامنے سیمور پنسلے کسی دیوار کی طرح راستہ روکے کھڑا تھا۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا جو نک کے لیے اجنبی ہی تھا۔ دونوں میں پستول تھے۔ سیمور نے معنی خیز انداز میں مسکرا کر اپنی نال نک کے سینے کی طرف اٹھا دی۔

"ہم دستک دینے ہی والے تھے۔" سیمور بولا۔

چند منٹ بعد نک اور ملڈرڈ پہلو بہ پہلو کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ ان کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ سیمور کے ایک اور دوسرے ساتھی میں استعمال شدہ چائے کی وہ تھیلی تھی، جو لایا تھا۔

"تمہیں شاید علم نہیں کہ یہ سرکاری جاسوس ہے۔" نک کو مخاطب کرتے ہوئے ملڈرڈ کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ سال سے مجھے قانون کے شکنجے میں جکڑنے کی کوشش کر انہیں اپنے مقصد میں آج تک کامیابی نہیں ہو سکی۔"

"میں اس لحاظ سے تمہاری اس اطلاع کو قابل قدر سمجھتا کہ بھلا قانون مجھے بھاری فیس کیوں ادا کرنے لگا۔ اگر قانون کو بھی ان کی خدمات کا معاوضہ پیش کرنے لگے تو پھر ہو۔"

"تب پھر تمہیں شاید یہ بھی علم نہیں کہ اس قانون کاموں کے لیے ایک فنڈ بھی قائم کر رکھا ہے۔ اسمگل جانے والے جہاز، کشتیاں اور گاڑیوں کی فروخت سے اخراجات پورے کیے جاتے ہیں۔ میں نے غلط تو نہیں نے ملڈرڈ کی طرف دیکھا۔

"تم اپنے اس سوال کا جواب خود بھی جانتے ہو۔" نے کاندھے اچکائے۔

"اوٹو! کیا ہم کسی کوشبے کا موقع دیے بغیر یہاں جا سکتے ہیں؟" سیمور اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"کیوں نہیں۔" اوٹو نے مختصر سا جواب دیا۔ شاید زیادہ حرکت دینا پسند نہیں کرتا تھا۔

"کیا تم اپنی لانچ کی آتشزدگی کے بارے میں کہو گے؟" ملڈرڈ نے سیمور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ میں دیر نہ لگی کہ وہ انہیں باتوں میں لگا کر زیادہ وقت چاہتی تھی۔

"میں نے اپنی لانچ پر پلاسٹی وڈ کا ایک اور اسٹک اسے تم تور کہہ سکتی ہو۔ جس سے لانچ کا پورا حلیہ ہی تبد اسے اصل لانچ کی حیثیت سے شناخت کرنا ممکن نہیں ایک قطعی مختلف لانچ بن گئی تھی اس لیے اس رات تمہیں لانچ پر جانے کی اجازت نہیں دی تھی۔ لیکن تم اور تم نے کوسٹ گارڈ کو اُلو کا کر دیا۔ چنانچہ جب میں دوانہ ہوا تو کھلے سمندر میں کوسٹ گارڈ والے میرے

ے تھے۔ موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے میں نے دھوئیں دیا اور سیاہ دھوئیں کے بادلوں کی آڑ میں ہم نے لانچ لائی وڈ کا مصنوعی اسٹرکچر ہٹا دیا اور اسے آگ لگا کر پھینک دیا۔ دھوئیں کے بادل چھٹنے تک ہم وہاں سے میل دور پہنچ چکے تھے۔ اب ہماری لانچ ہر قسم کی قطعی س کے بارے میں کوسٹ گارڈ کو اطلاع دی گئی تھی۔ والے لامحالہ یہی سمجھے کہ ان کی مطلوبہ لانچ کی اتنشزدگی ہمارا ابھی خاتمہ ہو چکا ہے۔"

تم تینشیات کہاں چھپایا کرتے تھے؟ کوسٹ گارڈ نے ں روکا انہیں تمہاری لانچ سے کبھی کوئی قابل اعتراض "

ال ہے اب چلنا چاہیے۔" اوٹو نے ان کی گفتگو میں تے ہوئے کہا۔

ے ہو جاؤ۔" سیمور نے ان دونوں کو اشارہ کیا۔ "تمہیں ہوت سے پہلے تمہارے اس سوال کا جواب ضرور دوں گا

ان کے ربن کوٹ ان کے کندھوں پر اس طرح ڈال پر بندھے ہوئے ہاتھ نظر نہ آ سکیں۔ پھر باہر نکلنے کا ے وارننگ دی کہ وہ کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش ور اوٹو نے اپنے ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں ڈال لیے ملڈرڈ کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ ان کی جیبوں میں موجود تھے جن پر وہ گرفت جما چکے تھے۔ کوئی چالاکی ب یہ ہو تاکہ وہ جیب سے ہاتھ نکالے بغیر ان پر

وں ہے کہ میری وجہ سے تم بھی اس چکر میں پھنس ے معاف نہیں کرے گی۔" ملڈرڈ نے نک کی طرف مدھم لہجے میں کہا۔

کے ظرات میرے پیشے کا ایک ایسا جزو ہیں جن سے نہیں اس سلسلے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جواب دیا۔

ات کی اس جنگل میں کسی ایسے شخص کی لاش کو سمندر میں نہیں کروں گی جس کا ان معاملات سے کوئی تعلق نہ ب تم نے کلب میں سیمور سے ٹکراؤ کا ذکر کیا تھا تو مجھ لینا چاہیے تھا کہ وہ سیدھا یہاں چڑھائی کرے گا۔" کے نکل کر وہ کار میں پہنچ گئے۔ سیمور ان کے ساتھ پچھلی ٹھا تھا جبکہ اوٹو نے کار کا اسٹیرنگ سنبھال لیا۔ ان رف سفر کرنے لگی۔ رات کے وقت اس سڑک

پر ٹریفک بہت کم رہتا تھا۔ کبھی کبھار کوئی گاڑی نظر آ جاتی ورنہ عام طور پر سناٹا ہی رہتا تھا۔

"میرا خیال ہے تم لوگ جیرٹ کی کھاڑی کی طرف جا رہے ہو؟" ملڈرڈ بولی۔

"تم ٹھیک سمجھیں۔" سیمور نے اثبات میں سر ہلایا۔ "میں نے جینگز سے پہلے ہی کہا تھا کہ خفیہ تحریر والا پیغام رسانی کا یہ طریقہ نہیں رہے گا۔ لیکن وہ اپنے اور لانچ والوں کے درمیان کوئی... براہ راست رابطہ نہیں رکھنا چاہتا تھا۔"

"گویا یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کلب منشیات کے اسمگلروں کے لیے ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے جہاں سے انہیں مختلف ہدایات موصول ہوتی رہتی ہیں۔"

"کسی حد تک یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ ویسے یہ ساری اسکیم جینگز ہی کی ہے۔" سیمور نے جواب دیا۔

وہ ہائی وے سے اتر کر ایک کچی سڑک پر اتر گئے جو مشرق کی طرف چلی گئی تھی۔ اس سڑک کے دونوں طرف خودرو جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ کار کے ہیڈ لیمپس کی روشنی میں نظر آنے والی یہ جھاڑیاں بڑا پراسرار منظر پیش کر رہی تھیں۔ نک کو یقین تھا کہ اگر کسی کو قتل کر کے لاش یہاں پھینک دی جائے تو مہینوں اس کا پتہ نہیں چلے گا۔ فجأتاً اوٹو نے ایک جگہ گاڑی روک دی۔ "چلو نیچے اترو۔" سیمور نے نک کو ٹھوکا دیا۔

اس مختصر سے سفر کے دوران نک نے پشت پر بندھے ہوئے اپنے ہاتھ کسی طرح کھول لیے تھے لیکن انہیں حرکت دیے بغیر اس طرح بیٹھا رہا تھا کہ دوسروں کو شبہ نہ ہو سکے۔ نیچے اترتے ہوئے سیمور نے ان دونوں کو پستول گی زد میں لیے رکھا جبکہ اوٹو نے کار کی ڈکی کھول کر ایک آٹومیٹک رائفل نکال لی۔

"اب یہ لوگ ہمیں ختم کرنے والے ہیں۔" ملڈرڈ نے گہری سانس لیتے ہوئے مدھم لہجے میں کہا۔

اب مزید ایک لمحے کا انتظار بھی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ نک نے کن انکھیوں سے ان دونوں کی طرف دیکھا اور پھر اچانک ہی اوٹو پر چھلانگ لگا دی۔ اوٹو کی رائفل اب اس کے قبضہ میں پہنچ چکی تھی۔ اس نے رائفل کو لٹھ کی طرح گھما کر سیمور پر وار کرنا چاہا لیکن رائفل اس قدر چکنی تھی کہ اس کے ہاتھوں سے پھسل کر دور جا گری۔ نک اور اوٹو نے بیک وقت رائفل کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحہ سیمور نے یکے بعد دیگرے دو فائر کر دیے۔ نک رائفل پر قبضہ کر کے کا خیال ترک کر کے گنجان جھاڑیوں میں کود گیا۔ اوٹو نے رائفل ہاتھ میں آتے ہی جھاڑیوں کی طرف ایک برسٹ مار دیا۔

"ملڈرڈ اب بھی ہمارے قبضے میں ہے۔" سیمور جھاڑیوں کی

طرف رخ کر کے چیخا۔ "اگر تم نے پولیس کو یہاں لانے کی کوشش کی تو سب سے پہلے اسی کا خاتمہ کیا جائے گا۔"

نک بے حس و حرکت اپنی جگہ پر پڑا رہا۔ یہاں چھلانگ لگاتے ہی اسے پتہ چل گیا تھا کہ جھاڑیوں کی زمین خشک نہیں تھی یہاں دلدل کی طرح کیچڑ تھی۔ اس کا لباس کیچڑ میں لت پت ہو چکا تھا۔ شاید اس دلدل ہی کی وجہ سے ان دونوں میں سے کسی نے اس کے پیچھے آنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اسے اوٹو کی آواز سنائی دی جو غالباً سیمور کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ "چلو چلیں، جونکیں اس کی زندگی کو اختتام تک پہنچانے کے لیے کافی ہیں۔"

ان کے جانے کے بعد بھی نک کافی دیر تک کیچڑ میں بے حس و حرکت پڑا رہا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ لوگ واقعی جا چکے ہیں تو وہ آہستہ آہستہ رینگتا ہوا جھاڑیوں سے باہر آ گیا۔ کار اب بھی وہاں موجود تھی لیکن اس نے کار کے قریب جانے کی کوشش نہیں کی۔ یہ بھی عین ممکن تھا کہ ان دونوں میں سے کوئی کار کے دوسری طرف جھاڑیوں میں چھپا بیٹھا ہو۔ ملڈرڈ کے بارے میں وہ زیادہ فکرمند نہیں تھا۔ اسے یقین تھا کہ جب تک وہ خود ان کے ہاتھ نہیں آ جاتا ملڈرڈ کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا تھا۔ نک کا ان کے ہاتھ نہ لگنا ہی ملڈرڈ کی زندگی کی ضمانت تھی۔ وہ ان سے دور رہ کر اس کے لیے کچھ نہ کچھ کر سکتا تھا۔ لیکن پولیس سے مدد حاصل کرنے کا خیال اس کے ذہن میں نہیں آیا۔ اسے یقین تھا کہ ایسی صورت میں سیمور اپنی دھمکی کو عملی جامہ پہنانے میں دیر نہیں کرے گا۔

نک تقریباً دو گھنٹے تک اس کچی سڑک پر ٹھوکریں کھاتا رہا۔ وہ شہر کی طرف واپس جانا چاہتا تھا لیکن اسے راستہ نہیں مل رہا تھا۔ بالآخر وہ پختہ سڑک پر پہنچ گیا جہاں خوش قسمتی سے اسے شہر کی طرف جانے والے ایک ٹرک میں لفٹ مل گئی۔ وہ شہر میں داخل ہوتے ہی رات بھر کھلے رہنے والے ایک چھوٹے سے ریستوران کے سامنے اتر گیا اور ٹیلی فون بوتھ میں گھس گیا۔

گلوریا نے اس کی کال ریسیو کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگائی تھی۔ نک نے اسے صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ اگر صبح چھ بجے تک اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملے تو وہ پولیس سے رابطہ قائم کر کے انہیں جیرٹ کی کھاڑی کی طرف روانہ کر دے۔ گلوریا کو مطلع کرنے کے بعد وہ دوبارہ ساحل کی طرف چل دیا۔ تقریباً پانچ بجے کے قریب وہ کھاڑی کے قریب پہنچ گیا جہاں ساحل کے قریب کچھ روشنیاں ٹمٹماتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ وہ چند قدم آگے بڑھ کر رک گیا اور ان آدمیوں کی طرف دیکھنے لگا جو لکڑی کی پیٹیاں اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر رہے تھے۔ آدمیوں کی تعداد بیس کے قریب تھی۔ نک ان کی سرگرمیوں کو لے ہی رہا تھا کہ اچانک اوٹو رائفل سنبھالے اس کے سامنے اس نے بڑی پھرتی سے رائفل سیدھی کر لی۔ نک جلدی سے اوپر اٹھاتے ہوئے بولا۔

"مجھے سیمور کے پاس لے چلو۔ میں اس سے ضرور چاہتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس مرتبہ کوئی چالاکی دکھائی کی تو تمہارا جسم گولیوں سے چھلنی کر دوں گا۔" اوٹو کے منہ سے نکلی۔

سیمور اپنی لانچ کے عرصے پر مارک واٹسن سے اس لانچ کے قریب ہی ایک دوسری لانچ بھی لنگر غالباً واٹسن کی ملکیت تھی۔ وہ کوئی اندازہ نہ لگا سکا کہ کھیپ لانے کے لیے دونوں میں سے کون اپنی لانچ طرف جائے گا۔

"یہی ہے وہ۔" واٹسن اسے دیکھتے ہی بولا۔ "وہ یہی تھا جس نے چائے کی تھیلی غائب کی تھی۔"

"چائے کی وہ تھیلی اس نے ملڈرڈ کے لیے چ سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"وہ کہاں ہے؟" نک نے سوال کیا۔

"سمندر کی تہہ میں۔" سیمور نے مسکراتے ہوئے

"تم ایسا نہیں کر سکتے جبکہ تمہیں معلوم تھا کہ کر بھی یہاں پہنچ سکتا ہوں۔" نک نے اسے گھورا۔

"میں یہاں ہوں نک!" کیبن میں سے ایک میری فکر مت کرو۔ میں ٹھیک ہوں۔"

"وہ زندہ بھی ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں مسکرایا۔ "اب تم دونوں کو زیر آب سفر پر روانہ کر دیا اس کے ہاتھ باندھ دو لیکن پہلے جیسی حماقت مت مشرقی افق پر اب ہلکی سی سرخی پھیلنے لگی تھی سورج طلوع ہونے والا تھا اور ظاہر ہے یہ لوگ یہاں نہیں رکیں گے نک کو یہ بھی یقین تھا کہ وہ گواہی دینے والوں کو اپنے ساتھ لے کر نہیں چلیں ہی ان کے لیے سودمند ہو سکتا تھا۔

"میرا خیال ہے تم لوگ منشیات کی ایک اور تیاری کر رہے ہو۔ اور غالباً یہ سب سے بڑی کھیپ نے کہتے ہوئے سیمور کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک سمجھے۔ یہ کھیپ اتنی بڑی ہو گی کہ اس کے بعد اس کام کو جاری رکھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ہم کوئی کیے بغیر پوری زندگی عیش و عشرت سے گزار سکتے ہیں۔" سیمور جواب دیا۔

"ایک کار آ رہی ہے۔" اچانک ہی سناٹے میں ایک آواز گونجی۔

"پولیس!" واٹسن تیز لہجے میں بولا۔ "اس نے یقیناً پولیس کو ع کر دیا تھا۔"

"روانگی کی تیاری کرو۔ لنگر اٹھا دو۔" سیمور چیخا۔

لیکن اسی لمحہ دو چھوٹی کشتیاں کھاڑی کے منہ پر اندر کی بڑھتی ہوئی نظر آئیں۔ ان کے پیچھے کچھ فاصلے پر کچھ اور بھی نظر آ رہی تھیں۔ اسی وقت ایک آدمی دوڑتا ہوا کے قریب پہنچ گیا اور پھولے ہوئے سانس پر قابو پاتے شش کرتے ہوئے بولا۔ "پانچ چھ کاریں سڑک پر پہنچ چکی ہیں۔ نے ہمارے فرار کا ہر راستہ مسدود کر دیا ہے۔"

"وہ دیکھو! اور لانچیں آ رہی ہیں۔" واٹسن گہرے سمندر کی طرف کرتے ہوئے چیخا۔ "اپنے آدمیوں کو فائر کھول دینے کا حکم دو۔" کا مخاطب یقیناً سیمور ہی تھا۔

"میرا خیال ہے وہ لوگ مسلح نہیں ہیں۔" سیمور دوربین سے لانچوں ف دیکھتے ہوئے بولا۔ "وہ شاید ہماری سرگرمیوں کا جائزہ لے ہیں۔"

"سرگرمیوں کا جائزہ؟" واٹسن نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں! دو آدمی آنکھوں سے دوربین لگائے کبھی ہماری طرف ی ساحل کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ لگتا ہے وہ ہمارے بارے یادہ فکرمند نہیں ہیں۔"

"نک اور ملڈرڈ کو گلا گھونٹ کر یہیں پھینک دو اور یہاں نکلنے کی کوشش کرو۔"

"نہیں!" سیمور نے نفی میں سر ہلایا۔ "ہمارے کھاڑی سے سے پہلے ہی وہ کوسٹ گارڈ کو اطلاع کر دیں گے۔"

نک نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ چھ بجکر چند منٹ ہوئے اس وقت فضا میں کسی ہیلی کاپٹر کی پھڑپھڑاہٹ کی آواز دی۔ چند سیکنڈ بعد ہیلی کاپٹر بھی نظروں میں آ گیا جسے دیکھ کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آ گئی۔ گلوریا نے چھ بجنے بعد ایک سیکنڈ کا بھی انتظار نہیں کیا تھا۔

فرار کے تمام راستے مسدود ہو چکے تھے۔ کچھ آدمیوں نے ں میں فرار ہونے کی کوشش کی لیکن جب کوسٹ گارڈ کی لانچیں ی میں داخل ہوئیں تو بیشتر آدمیوں نے مزاحمت کیے بغیر ہتھیار ڈال دیے۔ نک، ملڈرڈ کی پشت پر بندھے ہوئے ہاتھ کھولتے ہوئے بتا رہا تھا۔

"کچی سڑک پر فرار ہونے کے بعد میں دوبارہ شہر پہنچ گیا تھا۔ پبلک ٹیلی فون بوتھ سے ایک کال میں نے گلوریا کو کی تھی اور دوسری نایاب پرندوں کی تحقیقات کرنے والے ریسرچ سنٹر کو۔ میں نے انہیں بتایا کہ مارک واٹسن نے جیرٹ کی کھاڑی کے قریب ایک ایسا نایاب پرندہ دیکھا ہے جس کا اصل وطن یہاں سے ہزاروں میل دور ہے میرا خیال تھا کہ وہ تحقیقات کے لیے ضرور کسی آدمی کو بھیجیں گے۔ پولیس یا کوسٹ گارڈ کو میں نے اس لیے اطلاع نہیں دی کہ وہ جس طرح دھوم دھام سے آتے ان لوگوں کو فرار ہونے کا موقع مل جاتا۔"

"تم واقعی ذہین آدمی ہو نک!" ملڈرڈ کلائیاں سہلاتے ہوئے مسکرائی۔ "بلاشبہ تم پچیس ہزار ڈالر کے حقدار ہو۔"

"میرا یہ خیال غلط تو نہیں کہ تمہارا تعلق پولیس سے ہے؟" نک نے اس کی طرف دیکھا۔

"میرا تعلق جسٹس ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے گلوریا کو اس سلسلے میں اندھیرے میں رکھا۔ ہم بہت عرصہ سے سیمور کی تاک میں تھے لیکن اس کے خلاف کبھی کوئی ثبوت نہ مل سکا۔ میرا خیال ہے کہ اب بھی ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ وہ اپنی لانچ میں منشیات کہاں چھپایا کرتا تھا۔"

"کہیں بھی نہیں۔" نک معنی خیز انداز میں مسکرایا۔ "وہ بڑی خوبصورتی سے سب کو بیوقوف بناتا رہا۔ وہ جب بھی جزائر سے واپس آتا کوسٹ گارڈ والے اس کی لانچ سے منشیات تلاش کرنے کی کوشش کرتے جبکہ اس کی لانچ میں اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی منشیات کی اسمگلنگ کی افواہ غالباً سیمور بنٹلے نے خود پھیلائی تھی۔"

"کیا مطلب! تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" ملڈرڈ نے اسے گھورا۔

"وہ باہر سے کوئی چیز اسمگل کر کے نہیں لاتا تھا بلکہ یہاں سے مال باہر لے جاتا تھا۔ ہر ٹرپ پر یہاں سے روانگی کے وقت کوسٹ گارڈ نے کبھی اس کی طرف توجہ نہیں دی تھی جس سے وہ ہمیشہ مطمئن رہا۔ جھاڑیوں میں اوٹو کی آٹومیٹک رائفل پر قبضہ کرنے کی کوشش میں رائفل میرے ہاتھ سے پھسل گئی تھی۔ وہ بالکل نئی رائفل تھی۔ اگر استعمال شدہ ہوتی تو اتنی چکنی نہ ہوتی۔ مجھے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ وہ لوگ باہر سے منشیات یہاں نہیں لا رہے بلکہ اسلحہ یہاں سے جزائر کو اسمگل کر رہے تھے۔ لکڑی کی یہ بڑی بڑی پیٹیاں میرے اس بیان کی تصدیق کر دیں گی۔" نک نے پیٹیوں کی طرف اشارہ کیا۔

ملڈرڈ حیرت و تعجب سے اسے دیکھتی رہ گئی۔



ردی کاغذ کی چوری

عبدالقیوم شاد

اس کی بائیں آنکھ موٹے دبیز سیاہ مارکہ سیاہ دھبی سے ڈھکی ہوئی تھی۔ اس کے باوجود نک ویلوٹ کو یقین نہیں تھا کہ وہ ایک آنکھ سے محروم ہے۔ غالباً اُس نے وہ سیاہ دھبی اپنی شخصیت کو پُراسرار بنانے کے لیے باندھ رکھی تھی۔ وہ درمیانے قد اور مناسب جسم کا ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اُس کی پیشانی کشادہ اور بال بھورے تھے۔ وہ شیشوں کے پنجرے کے پاس کھڑا لاپروائی سے چیونگم چبا رہا تھا۔ نک اُس کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا اور پنجرے میں بند شیروں کی طرف دیکھنے لگا۔ چند لمحوں تک دونوں میں سے کوئی نہیں بولا۔ بالآخر نک کو پہل کرنا پڑی۔

"مسٹر نارمن!" اُس نے کہا۔ "آج صبح ہماری فون پر بات ہوئی تھی۔"

نارمن نے اثبات میں سر ہلایا اور نک کی طرف دیکھے بغیر بولا۔

"مسٹر ویلوٹ، تم پانچ منٹ تاخیر سے پہنچے ہو۔"

"سوری، میں ایک ٹریفک جام میں پھنس گیا تھا۔"

"کوئی بات نہیں، میں بور نہیں ہوا۔ جانتے ہو میں نے یہ پنجرے کے پاس ملاقات کرنے کے لیے کیوں کہا تھا؟"

نک نے نفی میں سر ہلایا۔ پھر بولا۔ "اگر تم شیروں کا کروانے کی بابت سوچ رہے ہو تو بات ختم سمجھو، میں قیمتی چیز نہیں کرتا۔"

"مجھے معلوم ہے۔ دراصل شیر میرا آئیڈیل جانور ہے کہ میرے اندر ہمت اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔"

"اس کے باوجود یہ ایک وحشی اور خونخوار جانور ہے

مرنے کے لیے دوسرے جانوروں کو کھا جاتا ہے۔"

"دُنیا میں ہر جگہ یہی ہو رہا ہے۔ اپنی بقا کے لیے انسان کو انسان قوم، قوم کو کھا جاتی ہے۔"

"ہم کچھ اور بات کرنے کے لیے یہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔" نک نے یاد دلایا۔

"ہاں، میں سمجھ گیا تم زندگی کی باریکیوں میں الجھنا پسند نہیں کرتے ٹھیک ہے، ہم مطلب کی بات کرتے ہیں۔ میں ایک کاغذ کا پرزہ ری کروانا چاہتا ہوں۔"

نک کو کوئی تعجب نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ اس سے بھی معمولی چیزیں ری کر چکا تھا۔ تاہم اُس نے براہِ راست وضاحت پوچھی۔ "کیا یہ کسی م کی کوئی دستاویز ہے یا کوئی وصیت نامہ یا قانونی قسم کا کاغذ؟"

"محض ایک پرزہ کاغذ۔" نارمن نے دہرایا۔ "اس کا سائز تقریباً نچ مربع انچ ہے اور یہ ایک پرانی ڈائری سے پھاڑا گیا ہے۔ پرانا نے کی وجہ سے کاغذ میں پیلاپن پیدا ہو گیا ہے۔"

"کیا اس پر کسی مدفون خزانے کا نقشہ بنا ہوا ہے؟"

نارمن کی نظر آنے والی واحد آنکھ میں کسی قدر برہمی نمودار ہو گئی۔ بولا۔ "جس شخص نے تمہارا تعارف کرایا تھا اُس نے کہا تھا کہ تم یادہ سوالات نہیں کرتے۔"

"یہ ٹھیک ہے۔" نک نے کہا۔ "تاہم کام ہاتھ میں لینے سے پہلے ں اس بات کی تسلی کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس چیز کی چوری کے ے مجھے کہا جا رہا ہے وہ قیمتی تو نہیں۔"

"جب تم اُس پرزے کو دیکھو گے تو میری اس بات سے اتفاق رو گے کہ وہ قیمتی نہیں ہے۔ اُس پر مدفون خزانے کا نقشہ بھی نہیں ہے۔ ہ ایک پرانی ڈائری سے پھاڑا گیا ہے اور اُس کے اوپر تاریخ اور سن وغیرہ چھپا ہوا ہے۔ جیسا کہ عام طور پر ڈائری کے صفحات پر ہوتا ہے۔"

"اوکے، تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ میری فیس پچیس ہزار ڈالر ہے۔"

"ہاں، مجھے معلوم ہے۔" نارمن نے کہا اور جیب سے ایک پھولا ہوا لفافہ نکال کر نک کو تھما دیا۔ "اس میں پورے دس ہزار ڈالر ہیں۔ یہ ر بیعانہ ہے۔ بقیہ رقم کام مکمل ہونے کے بعد۔ اور ایک ضروری بات یہ ہے کہ آج دس تاریخ ہے۔ پندرہ تاریخ تک وہ پرزہ میرے ہاتھ میں ہونا چاہیے۔"

"تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ یہ پرزہ کاغذ کس جگہ پر ہے؟"

نارمن نے جیب سے ایک تصویر نکال کر نک کو دی۔ یہ اُس مکان کی تصویر ہے جس کے اندر سے تم نے وہ پرزہ چوری کرنا ہے۔ یہ مکان نواحی علاقے میں ہے۔ تصویر کی پشت پر مکان کا پتہ درج ہے۔"

نک نے تصویر لے کر اُس کا معائنہ کیا۔ وہ ایک کشادہ اور جدید طرز کا مکان تھا۔ اردگرد سرسبز درختوں اور پھول دار پودوں کی بہتات تھی۔ نک کی بھویں پھیل گئیں۔ اتنے بڑے مکان میں ایک چھوٹا سا پرزہ تلاش کرنا خاصا مشکل کام تھا۔

"اس عمارت کے اندر کل تین افراد خانہ اور دو ملازم رہائش رکھتے ہیں۔ صاحب خانہ کا نام مائیکل گارنر ہے۔ زیرِ بحث پرزہ کاغذ کے بارے میں اس شخص کے سوا گھر کا کوئی فرد نہیں جانتا۔ اب یہ معلوم کرنا تمہارا کام ہے کہ یہ پرزہ مسٹر گارنر نے اپنے بٹوے میں رکھا ہوا ہے یا گھر کے اندر کسی جگہ پر۔ ویسے میرے اندازے کے مطابق وہ پرزہ دو جگہ پر ہو سکتا ہے۔ یا مسٹر گارنر کی جیب میں اور یا اُس کی اسٹڈی میں۔"

"خاصا مشکل کام معلوم ہوتا ہے۔" نک نے کہا۔

"ایک بات اور بتا دوں کہ رات کے ٹھیک گیارہ بجے عمارت کے دروازوں اور کھڑکیوں پر لگا ہوا حفاظتی الارم آن کر دیا جاتا ہے۔ اس الارم کا رابطہ علاقے کے پولیس ہیڈ کوارٹر سے قائم ہے۔"

نک نے لفافہ کھول کر اندر نظر ڈالی۔ اُس میں سو ڈالر والے نوٹوں کی پوری گڈی تھی۔ نک نے اثبات میں سر ہلایا، لفافہ جیب میں رکھا اور نارمن کو سلام کرتا ہوا رخصت ہو گیا۔ پارکنگ لاٹ میں گلوریا کار کے اندر اُس کی منتظر تھی۔ نک دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور انجن اسٹارٹ کرنے لگا۔

"کیا بات ہے نکی؟" گلوریا نے کہا۔ "تم کچھ کھوئے کھوئے سے لگ رہے ہو۔ چڑیا گھر کے اندر کوئی عجیب الخلقت جانور تو نہیں دیکھ لیا؟"

"شاید مجھ ایسی ہی بات ہے۔" نک کار کو گیئر میں ڈالتا ہوا بولا۔ "انسان سے بڑھ کر عجیب الخلقت جانور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

تھوڑی دیر بعد اُن کی کار فری وے پر دوڑ رہی تھی۔

"کہاں کا ارادہ ہے؟" گلوریا نے پوچھا۔

"چند لمحے کھلی ہوا میں سانس لینا چاہتا ہوں۔" نک نے کہا۔ "شہر کی فضا بڑی اکودہ آلودہ سی ہے۔"

گلوریا نے مزید کوئی سوال نہیں کیا۔ وہ سمجھ گئی کہ نک نے کوئی کام ہاتھ میں لے لیا تھا۔ پچیس منٹ بعد اُن کی کار ایک سفید رنگ کی جدید عمارت کے سامنے پہنچ گئی۔ نک نے جیب سے تصویر نکال کر دیکھی اور مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے تصویر والی جیب میں رکھ لی۔ وہ بالکل ٹھیک جگہ پر پہنچا تھا۔ اُس نے کار کو عمارت سے بچاس گز دور پارک کیا اور انجن بند کر کے باہر نکل گیا۔

"میں ابھی واپس آتا ہوں۔" اُس نے گلوریا سے کہا اور قدرے لاپروائی سے گلی میں چلنے لگا۔ وہ ایک فیشن ایبل اور صاف ستھرا علاقہ تھا۔ وہاں تمام مکانات وسیع قطعات پر بنے ہوئے تھے۔ جس گلی میں وہ چل رہا تھا وہ کشادہ اور سنسان تھی۔ مذکورہ عمارت کا صدر دروازہ مضبوط لوہے کی سلاخوں کا بنا ہوا تھا۔ دروازے کے ستون پر دو نام لکھے تھے۔ پہلا نام سنگِ مرمر کی اُس سل پر کندہ تھا جو ستون کے اندر

نصب تھی۔ دوسرا نام مائیکل گارنر کا تھا اور وہ پیتل کی تختی پر لکھا تھا۔ نک نے سوچا کہ مائیکل گارنر یا تو اس مکان میں کرائے دار کی حیثیت سے مقیم تھا اور یا اُس نے حال ہی میں وہ مکان خریدا تھا۔ وہ نام کی تختی دیکھتا ہوا تھوڑا سا آگے نکل گیا۔ پھر واپس ہولیا۔ اسی لمحے عمارت کا صدر دروازہ کھلا اور اندر سے ایک سیاہ مرسیڈیز نکلتی دکھائی دی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک صحت مند اور خوش شکل شخص بیٹھا تھا۔ اُس کے بال سفید تھے اور عمر ساٹھ برس کے لگ بھگ معلوم ہوتی تھی۔ پسنجر سیٹ پر اُس سے آدھی عمر کی ایک خوبصورت خاتون بیٹھی تھی۔ کار ایک طرف روانہ ہوگئی۔ نک تیز قدم اُٹھاتا ہوا اپنی کار تک پہنچا اور مرسیڈیز کا تعاقب شروع کردیا۔ لیکن فاصلہ زیادہ تھا اور جب وہ گلی کے موڑ پر پہنچے تو مرسیڈیز نظروں سے اوجھل ہوچکی تھی۔

اسی روز رات کے دس بجے نک ایسٹ ہارلم کے علاقے میں پہنچ گیا۔ وہ ایک بدنام علاقہ تھا اور شریف آدمی رات کے وقت وہاں جاتے ہوئے خوف کھاتے تھے۔ نک نے اپنی کار سب وے اسٹیشن کے پاس کھڑی کی اور پیدل ایک طرف چل دیا۔ تھوڑی دور جانے کے بعد اُس نے محسوس کیا کہ دو اوباش اُس کا تعاقب کررہے تھے۔ وہ دانستہ ایک تاریک گلی میں داخل ہوگیا۔ دونوں اوباش اُس کے سر پر پہنچ گئے۔ بائیں طرف والے نے اُس کے کندھے سے کندھا ٹکرایا۔ نک نے اُس کی طرف دیکھا تو دائیں طرف والا اُس کے ساتھ رگڑ کھاتا ہوا آگے نکل گیا۔ اگر نک اُس ڈرامے کے لیے تیار نہ ہوتا تو اُسے ہرگز پتہ نہ چلتا کہ دائیں طرف والا اوباش اُس کی پتلون کی پچھلی جیب سے بٹوا نکال چکا تھا۔

"رک جاؤ۔" نک نے آواز لگائی۔ "بٹوا خالی ہے۔"

یہ سنتے ہی بائیں طرف والے اوباش نے کمائی دار چاقو نکال لیا۔ رات کی تاریکی میں چاقو کھلنے کی آواز خاصی خوفناک تھی۔ نک نے نہایت تیزی سے اُس کا بازو پکڑ کر مروڑا اور چاقو چھین لیا۔ دوسرا اپنے ساتھی کی مدد کے لیے تیزی سے آگے بڑھا۔ نک نے ایک زوردار گھٹنا اُس کے پیٹ میں مارا۔ وہ شدید درد کے باعث کراہتا ہوا دُہرا ہوگیا۔ انہیں ہرگز یہ توقع نہیں تھی کہ وہ "شریف آدمی" جوابی حملہ کردے گا۔ لہٰذا دونوں بوکھلا گئے۔ نک نے ابھی تک پہلے والے اوباش کا بازو نہیں چھوڑا تھا۔ اُس نے چاقو کی نوک اُس کی گردن سے لگادی اور کہا۔ "میں بزنس کی بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"بزنس... آہ! ہماری جیبیں بالکل خالی ہیں پیارے۔ تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔"

"مجھے معلوم ہے کہ تم دونوں کنگلے ہو۔"

"برٹ، سن رہے ہو، یہ ہمارے ساتھ بزنس کرنا چاہتا ہے۔ اوہ، میرا بازو تو چھوڑو۔"

"خاموشی سے میری بات سنو۔" نک نے اُسے ڈانٹا۔ "یہ بتاؤ جو میں گھنٹوں کے اندر پانچ سو ڈالر کمانے کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"چوبیس گھنٹوں کے اندر پانچ سو ڈالر؟" دونوں بیک آواز بولے۔ "کام کیا ہے؟"

"کام زیادہ مشکل نہیں ہے۔" نک نے کہا۔ اور بدمعاش کا بازو چھوڑ دیا۔ "تمہیں ایک شخص کی جیب سے بٹوا نکالنا اور پھر واپس ڈالنا ہے۔"

"نکالنے والی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن واپس ڈالنے کا کیا؟"

"یوں سمجھ لو کہ یہ تمہارے فن کی آزمائش ہے۔ پانچ سو ڈالر تمہیں کام کے ملیں گے۔"

"فن تو تم نے ہمارا دیکھا ہی نہیں۔ ہم ایک دفعہ نہیں دس دفعہ بٹوا نکال کر واپس ڈال سکتے ہیں۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ آج کل پچاس ڈالر سے زیادہ قیمت نہیں نکلتی۔ جیب سے کریڈٹ کارڈ عام ہیں ہمارا دھندا ٹھپ ہوگیا ہے۔ بڑے لوگوں نے جیبوں میں نقدی رکھنا ترک کردی ہے۔ ہمیں کب اور کہاں اپنے فن کا مظاہرہ کرنا ہوگا؟" نک اُسے تفصیل سمجھانے لگا۔

☆

اگلے روز گیارہ بج کر دس منٹ پر مائیکل گارنر نے اپنی کار پارکنگ لاٹ میں کھڑی کی اور ایک قریبی شاپنگ پلازہ کی طرف بڑھا۔ نک کی کار بھی اُس کے پیچھے ہی پارکنگ لاٹ میں داخل ہوئی تھی۔ برٹ اور وکی نامی دونوں بدمعاش پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ تینوں تقریباً گھنٹے سے گارنر کا تعاقب کررہے تھے۔ اب وہ موقع آن کے سامنے جس کی وہ تلاش میں تھے۔ نک کے اشارے پر برٹ اور وکی کار سے اُتر کر گارنر کے پیچھے چل دیے۔ نک کار کو پارکنگ لاٹ سے باہر نکالا اور شاپنگ پلازہ کی طرف رُخ کرلیا۔ وہ اُن سے زیادہ سے زیادہ قریب رہنا چاہتا تھا۔ چند لمحوں کے بعد اُس نے کار کو پلازہ کے سامنے روک دیا۔

برٹ اور وکی، نک کی توقع سے بڑھ کر تیز ثابت ہوتے ہوئے اُس وقت گارنر کا بٹوا نکال کر پلازہ کے اندر داخل ہورہا تھا۔ پھر وکی اُس کے پیچھے ہی رہا اور برٹ بٹوا لے کر نک کے پاس پہنچ گیا۔ نک نے بٹوا لے کر کھولا اور جلدی جلدی تمام خانوں کی تلاشی لینے لگا۔ بٹوے کے اندر تقریباً ڈیڑھ سو ڈالر، کریڈٹ کارڈ، شناختی کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس، تین ملاقاتی کارڈ اور ایک تہہ کیا ہوا کاغذ تھا۔ نک نے وہ نکال لیا اور بٹوا واپس برٹ کو دے دیا۔

"یہ لو، اسے واپس اس کے مالک کی جیب میں ڈال دو۔"

برٹ بٹوا لیتا ہوا بولا۔ "کیا تم نے اس بزنس کے لیے پانچ سو ڈالر خرچ کیے ہیں؟"

"تم اپنے کام سے مطلب رکھو۔" نک نے کہا۔ "یہ بٹوا جوں کا توں واپس گارنر کی جیب میں ڈال دینا۔ اندر سے کوئی چیز نہیں نکالنا۔"

"ہمارا معاوضہ۔" برٹ ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا۔

نک نے جیب سے دو سو ڈالر نکال کر اُس کے ہاتھ پر رکھ دیے۔

"تین سو ڈالر کا کام مکمل ہونے پر۔" اُس نے کہا۔ "اور ہاں ذرا جلدی چلو۔ کہیں گارنر واپس نہ چلا جائے۔ میں بھی تمہارے پیچھے ہی آرہا ہوں۔"

برٹ نے دو سو ڈالر جیب میں ٹھونسے اور واپس چل دیا۔ نک کار سے باہر نکلا اور فاصلہ چھوڑ کر اُس کے پیچھے چلنے لگا۔ اسٹور کے دروازے پر پہنچ کر برٹ نے بٹوے کی نقدی اپنی جیب میں منتقل کرلی۔ نک نے اُس کی یہ حرکت دیکھ لی۔ لیکن وہاں ہجوم میں کچھ کہنا مناسب نہیں تھا۔ گارنر ابھی تک اسٹور کے اندر ہی تھا۔ برٹ نے وکی کو اشارہ دیا اور گارنر کے عقب میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں تک وہ اُس کے پیچھے چلتا رہا۔ پھر مناسب موقع پاکر بٹوا اُس کی جیب میں ٹھونسنے کی کوشش کی۔ اچانک گارنر گھوما اور برٹ کی کلائی پکڑلی۔ پھر اُس نے شور مچادیا۔ ایزل کے کونے پر کھڑا ہوا سکیورٹی آفیسر فوراً اُس کی مدد کو پہنچ گیا۔ یہ دیکھ کر وکی نے وہاں سے کھسک جانے میں ہی عافیت سمجھی۔ نک بھی اپنی ایڑیوں پر گھوم گیا۔ اب وہاں رُکنا خطرناک تھا۔

کار کے پاس وکی اُس کا منتظر تھا۔ "برٹ پکڑا گیا ہے۔" اُس نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اُس نے میرے منع کرنے کے باوجود بٹوے سے پیسے نکال لیے۔ یہ بات مجھے پسند نہیں آئی۔"

"اب ہمارے معاوضے کا کیا ہوگا؟"

"اصولی طور پر تمہیں کوئی معاوضہ نہیں ملنا چاہیے۔ کیونکہ تم لوگ معاہدے کے مطابق کام نہیں کرسکے۔"

پھر اُس نے سو ڈالر نکال کر وکی کے ہاتھ پر رکھ دیے۔ "دو سو ڈالر برٹ کو دے چکا ہوں۔ یہ سو ڈالر تمہارے۔"

"لیکن بات پانچ سو ڈالر کی ہوئی تھی؟"

"ہاں لیکن کام مکمل ہونے کی صورت میں۔ اب پیسے لو اور چلتے پھرتے نظر آؤ۔ ورنہ پولیس تم تک بھی پہنچ سکتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ سو ڈالر سے بھی محروم ہوجاؤ۔"

وکی نے سو ڈالر لے کر جیب میں ڈالے اور بڑبڑاتا ہوا ایک طرف چل دیا۔ نک کار میں بیٹھا اور انجن اسٹارٹ کرکے گاڑی آگے بڑھادی۔ جب وہ گھومتا پھرتا گلوریا موجود نہیں تھی۔ شاید شاپنگ کرنے گئی ہوئی تھی۔ اُس نے یہ سوچتے ہوئے جیب سے کاغذ نکالا کہ کام خلافِ توقع جلدی مکمل ہوگیا تھا۔ لیکن کاغذ کھولنے کے بعد اُس کی اُمیدوں پر پانی پھر گیا۔ وہ کسی پرانی ڈائری کا کاغذ نہیں تھا۔ اُس کا سائز بھی مختلف تھا۔ نک نے مایوسی کے ساتھ سر کو جھٹکا دیا اور کاغذ کو پھاڑنے کا ارادہ کیا۔ تب ہی اُس کی نظر کاغذ پر لکھے ہوئے ایڈریس پر پڑی۔ لکھا تھا۔

پال گلبرٹ۔ کوڈور ریستوران۔ کوسٹ روڈ۔

نک کچھ دیر تک سوچتا رہا۔ پھر وہ کار میں بیٹھ کر کوسٹ روڈ کی طرف روانہ ہوگیا۔

کوسٹ روڈ پر ریستوران ایک چھوٹا سا ساحلی ریستوران تھا۔ کاؤنٹر کے پیچھے ایک فربہ اندام عورت ایپرن باندھے کھڑی تھی۔ ریستوران تقریباً خالی پڑا تھا۔ ایک کونے میں چند ملاح بیٹھے تھے۔ نک کاؤنٹر کے ساتھ ایک اسٹول پر بیٹھ گیا اور کافی کا آرڈر دیا۔ عورت نے کافی کا کپ بھر کے اُس کے سامنے رکھ دیا اور پُرتجسس نظروں سے اُس کی طرف دیکھنے لگی۔

"تم غالباً پہلی مرتبہ یہاں آئے ہو۔" اُس نے خیال ظاہر کیا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ میرے ایک دوست نے بتایا تھا کہ یہاں ہی فوڈ بہت اچھا ملتا ہے۔"

"تمہارے دوست کی بڑی عنایت ہے۔ کیا نام بتایا تم نے اُس کا؟"

نک نے قدرے تامل کرتے ہوئے کہا۔ "مائیکل گارنر۔"

"مائیکل گارنر!" عورت نے قدرے چونک کر کہا۔ "تم اُسے کیسے جانتے ہو؟"

"ہماری ملاقات ایک کاروباری قسم کے فنکشن میں ہوئی تھی۔" نک آنکھ دباتا ہوا بولا۔ "ہماری لائن تقریباً ایک ہی ہے۔ امید ہے کہ تم میرا مطلب سمجھ گئی ہوگی۔"

عورت بھویں سکیڑ کر نک کو گھورنے لگی۔ ایک طویل وقفے کے بعد اُس نے پوچھا۔ "کیا تمہیں گارنر نے بھیجا ہے؟"

نک چونک گیا۔ لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا۔ اُس نے تھوڑا سا ڈرامہ کھیلنے کا فیصلہ کیا۔ بولا۔ "گارنر نے پال گلبرٹ کا نام لیا تھا۔ پھر وہ کافی کی چسکیاں لینے لگا۔

"پال میرا شوہر ہے اور بالکل بدھو ہے۔ میں خود گارنر سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن مصیبت یہ ہے کہ وہ کبھی سامنے نہیں آتا۔ میں نے آج تک اُس کی شکل نہیں دیکھی۔ وہ پال کی سادگی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔"

نک نے بڑی مشکل سے اس بات کو ہضم کیا۔ اگر اس عورت نے گارنر کی شکل نہیں دیکھی تھی تو اس کا مطلب یہ تھا کہ اُس نے کبھی اس ریستوران میں قدم نہیں رکھا تھا۔ گویا معاملہ پُراسرار اور گہرا تھا۔

"تم گارنر کے بجائے میرے ساتھ بات کرسکتی ہو۔" نک نے کہا۔ "مجھے نکولس کہتے ہیں۔"

عورت دھیمے لہجے میں بولی۔ "گارنر سے کہہ دینا کہ ہم صرف ایک ہزار ڈالر کی خاطر اتنا بڑا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔"

"میرے خیال میں تو ہزار ڈالر بہت ہیں۔" نک نے اندھیرے میں تیر چلایا۔ اُسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ وہ عورت کس معاملے کی بات کررہی تھی۔

"اصل خطرہ تو ہم مول لیتے ہیں۔ مگر کبھی چھاپہ پڑ گیا تو گارنر کا کیا نقصان ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ ایک پیکج ضبط ہوجائے گا۔ ساری

مصیبت تو ہم پر پڑے گی۔"

نک نے گہرا سانس لیا۔ ایک بات واضح ہو گئی تھی۔ معاملہ اسمگلنگ سے تعلق رکھتا تھا۔

"میں گارنر سے بات کروں گا۔" اُس نے کہا۔ "تمہارے خیال میں کتنی رقم مناسب رہے گی؟"

"کم از کم تین ہزار ڈالر۔"

"یہ رقم بہت زیادہ ہے۔ بہرحال میں گارنر سے بات کروں گا۔ میں پیکج کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا۔"

"میرا خیال ہے کہ یہ بات گارنر کو معلوم ہونی چاہیے۔ آخری اطلاعات کے مطابق جہاز پندرہ تاریخ کو رات کے کسی وقت بندرگاہ پر پہنچے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ڈیلیوری سولہ یا سترہ تاریخ کو ہو گی۔"

نک نے کافی کا آخری گھونٹ بھرا پیسے نکال کر کاؤنٹر پر رکھے اور جانے کے لیے کھڑا ہو گیا۔

"اوکے مسز گلبرٹ۔" اُس نے کہا۔ "پھر ملاقات ہو گی۔"

باہر نکل کر وہ اپنی کار میں جا بیٹھا جو ریستوران سے کچھ فاصلے پر سڑک کی دوسری جانب کھڑی تھی۔ چند لمحوں تک وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا صورتِ حال پر غور کرتا رہا۔ واضح طور پر کوئی چیز بحری جہاز پر اسمگل کر کے کموڈور ریستوران میں پہنچائی جاتی تھی اور وہاں سے گارنر کا کوئی کارندہ اُسے وصول کر لیتا تھا۔ اور اس تھوڑی سی خدمت کے عوض پال گلبرٹ ایک ہزار ڈالر کما لیتا تھا۔ سودا زیادہ برا نہیں تھا۔ اس اعتبار سے گلبرٹ کی بیوی سراسر لالچ کر رہی تھی۔ نک نے انجن اسٹارٹ کیا اور کار کو گیئر میں ڈال دیا۔ اسی لمحے اُس نے کموڈور ریستوران کے سامنے ایک اسٹیشن ویگن کو رُکتے دیکھا۔ اُس کی ڈرائیونگ سیٹ پر نارمن بیٹھا تھا۔ اس وقت اُس کی آنکھ پر سیاہ دھجی کے بجائے دھوپ کا چشمہ تھا۔ نک نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا اور رُکے بغیر آگے بڑھ گیا۔

☆

اطلاعی گھنٹی کی آواز پر ایک تیس بتیس سالہ عورت نے دروازہ کھولا۔ وہ خوش لباس اور پُرکشش تھی۔ اُس نے استفہامیہ نظروں سے نک اور گلوریا کی طرف دیکھا۔ نک کے کندھے پر کیمرے لٹک رہے تھے اور گلوریا ایک مستعد فیچر رائٹر معلوم ہو رہی تھی۔

"سوری، مسٹر گارنر گھر پر نہیں۔" عورت نے کہا۔

یہ بات نک اور گلوریا کو پہلے ہی معلوم تھی۔ بلکہ درحقیقت انہیں اس موقعے کے لیے ڈیڑھ گھنٹے تک انتظار کرنا پڑا تھا۔ نک نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ہاؤس کیپر کے ہاتھ میں دیا۔ اس کارڈ کے مطابق وہ گھریلو ملازمین کی ایک انجمن کا نمائندہ تھا۔ یہ کارڈ اُس نے فوری آرڈر پر کل ہی تیار کروائے تھے۔

"میں کسی انجمن کی کارکن نہیں بننا چاہتی۔" عورت کارڈ واپس کرتی ہوئی بولی۔

"ہم تمہیں انجمن کا رکن بنانے نہیں آئے۔" نک نے کہا اور جیب سے پانچ ڈالر کا نوٹ نکال کر عورت کی طرف بڑھایا۔ "ہم گھریلو ملازمین کے بارے میں سروے کر رہے ہیں اور تم سے چند سوالات کرنا چاہتے ہیں۔"

عورت متذبذب نظروں سے نوٹ کی طرف دیکھنے لگی۔

"ہم تمہارا زیادہ وقت نہیں لیں گے۔ چند سوالات کریں گے اور چند تصاویر اُتاریں گے۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس منٹ لگیں گے۔ یہ تصاویر خواتین کے ایک رسالہ میں شائع کی جائیں گی۔"

تصویروں کی اشاعت کا ذکر سنتے ہی عورت کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ طویل عرصے سے اس موقعے کی منتظر تھی۔ اُس نے نک کے ہاتھ سے نوٹ لے کر مٹھی میں دبا لیا اور دونوں کی راہنمائی کرتی ہوئی باورچی خانے میں پہنچ گئی۔

رسمی سوالات کے جواب دیتے ہوئے اُس نے بتایا کہ اُس کا نام مسز جون وہیلر تھا۔ وہ اپنے شوہر ڈک وہیلر کے ساتھ گزشتہ چھ ماہ سے وہاں کام کر رہی تھی۔ اُن کی تنخواہ مناسب تھی اور کام زیادہ نہیں تھا۔ مسٹر گارنر اپنی بیوی، جو اُن کی دوسری بیوی تھی، اور اپنی مطلقہ بیٹی کے ساتھ وہاں رہتے تھے۔

"کیا یہ مسٹر گارنر کا ذاتی مکان ہے؟" نک نے پوچھا۔

"ہاں، یہ انہوں نے حال ہی میں خریدا ہے اس سے پہلے وہ کیلیفورنیا میں رہائش رکھتے تھے۔"

نک کو ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ جلد اپنا کام مکمل کر کے وہاں سے جانا چاہتا تھا۔ لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ عورت کے ذہن میں کوئی شکوک پیدا ہوں۔

"مسز وہیلر۔" اُس نے کہا۔ "کیا تم اپنی موجودہ زندگی سے مطمئن ہو؟"

ہاؤس کیپر نے گہرا سانس لیا اور افسردگی سے سر ہلانے لگی۔

"میں نے کبھی اس قسم کی زندگی کا تصور نہیں کیا تھا۔" اُس نے کہا۔ "یہ کوئی زندگی ہے۔ یہ غلامی ہے غلامی۔ پندرہ سال پہلے جب میں اس شہر میں آئی تھی تو میں ٹی وی اسٹار بننا چاہتی تھی۔ میرا مستقبل بہت روشن تھا۔ میں خوبصورت تھی، پُرکشش تھی، اداکاری کے رموز و اسرار جانتی تھی اور ہر اعتبار سے فلم اسٹار بننے کی اہلیت رکھتی تھی۔"

"خوبصورت اور پُرکشش تو تم اب بھی ہو۔" نک نے کہا۔ "اچھا تو پھر کیا ہوا؟ تمہیں ٹی وی اسٹار بننے کا موقع کیوں نہیں ملا؟"

"میری بدقسمتی۔" وہ گہرا سانس لیتی ہوئی۔ "شروع میں میں نے چند کمرشلز میں کام کیا اور سولہ سال کی عمر میں ایک چالیس سالہ رائٹرڈ کے چکر میں پھنس گئی۔ وہ سبز باغ دکھا کر مجھے شوبزنس سے بہت دور لے گیا۔ اور جب میرا رنگ ماند پڑنے لگا تو اُس نے مجھے دھکا دے دیا۔"

"اوہ، کتنے افسوس کی بات ہے۔" نک نے کہا۔ "مجھے یقین ہے کہ

ہماری اتاری ہوئی کوئی تصویر کسی پروڈیوسر کو متوجہ کرنے کا باعث بن جائے گی۔ ہم تمہارے مختلف پوز اتاریں گے۔ چند باورچی خانے میں ایک سٹنگ روم میں کام کرتے ہوئے، ایک خواب گاہ میں اور... اور ایک اسٹڈی میں مطالعہ کرتے ہوئے۔ کیوں نہ پہلے باورچی خانے میں پوز لے لیے جائیں۔"

اُس نے کیمرہ فوکس کیا اور مختلف انداز سے مسز وہیلر کی چند تصویریں اُتار لیں۔

"امید ہے تم ان تصویروں کی ایک ایک کاپی مجھے بھی بھجواؤ گے۔"

"یقیناً یقیناً۔ رسالے کی ایک کاپی بھی بھجوائی جائے گی۔ اب دوسرے کمروں کی چند تصویریں ہو جائیں۔"

مسز وہیلر دونوں کی راہنمائی کرتی ہوئی پہلے نشست گاہ اور پھر خواب گاہ میں لے گئی۔ خواب گاہ میں تصویر اُتارتے وقت نک نے زیادہ وقت لیا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گلوریا نے سائڈ ٹیبل کی درازیں دیکھ ڈالیں۔ پھر اُس نے نک کی طرف دیکھ کر مایوسی کے ساتھ سر ہلایا۔ درازوں سے مطلوبہ کاغذ نہیں ملا تھا۔ چند لمحوں بعد تینوں اسٹڈی میں پہنچ گئے۔ نک ڈر رہا تھا کہ کہیں گارنر واپس نہ آ جائے اچانک اُسے ایک خیال آیا۔

"مسز وہیلر۔" اُس نے کہا۔ "یہاں تصویر اُتروانے سے پہلے تھوڑا سا میک اپ کر لو۔ یہ وہ تصویر ہو گی جو ضرور کسی پروڈیوسر کو اپنی طرف متوجہ کرے گی۔ اس کے نیچے یہ فقرہ لکھا جائے گا۔ مسز جون وہیلر کو مطالعہ کا بہت شوق ہے۔ وہ اپنا فارغ وقت اسٹڈی میں گزارتی ہے۔" پھر اُس نے گلوریا سے مخاطب ہو کر کہا۔ "گلوریا، تم مسز وہیلر کو میک اپ کرنے میں مدد دو۔"

گلوریا نے اثبات میں سر ہلایا اور ہاؤس کیپر کے ساتھ دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ اُس کے جاتے ہی نک نے درازوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ خوش قسمتی سے مطلوبہ کاغذ اوپر والی دراز میں موجود تھا۔ وہ ۱۹۵۰ء کی ڈائری سے پھاڑا گیا تھا۔ پرانا ہونے کی وجہ سے اُس میں پیلا پن پیدا ہو گیا تھا۔ سائز بھی پانچ مربع انچ ہی تھا۔ اُس پر شکستہ حروف میں کوئی ناقابلِ فہم عبارت لکھی ہوئی تھی۔ نک نے اُسے تہہ کر کے جیب میں رکھا اور مسز وہیلر کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ اُس کا کام ختم ہو چکا تھا اور وہ جلد از جلد واپس جانا چاہتا تھا۔

چند لمحوں بعد مسز وہیلر واپس آ گئی۔ گلوریا نے اُس کے منہ پر کچھ زیادہ پاؤڈر تھوپ دیا تھا۔ نک نے اُس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت جلد والی کتاب تھما دی اور مختلف زاویوں سے چند تصویریں اُتار لیں۔ پھر وہ اپنا کیمرہ بند کرنے لگا۔

"شکریہ مسز وہیلر۔" اُس نے کہا۔ "ہم نے تمہارا بہت وقت ضائع کر دیا ہے۔"

"کوئی بات نہیں۔" مسز وہیلر نے کہا اور دروازے تک دونوں کو چھوڑنے آئی۔

نک دروازے کے قریب رُکتا ہوا بولا۔ "مسز وہیلر، مسٹر گارنر سے ہمارا ذکر نہیں کرنا۔ یہ سرمایہ دار ہماری انجمن کو پسند نہیں کرتے۔"

"تم فکر نہیں کرو۔ میں مسٹر گارنر کو ہوا بھی نہیں لگنے دوں گی۔"

چند لمحوں بعد نک کی کار فری وے پر دوڑ رہی تھی۔

"تم خوش نظر آ رہے ہو۔" گلوریا نے کہا۔

"ہاں، کام بن گیا ہے۔" نک نے کہا اور جیب سے پرزہ نکال کر دکھایا۔ "یہ رہا وہ کاغذ جس کے لیے یہ ساری مصیبت اٹھانی پڑی۔"

گلوریا نے حیرت سے اُس پرزے کی طرف دیکھا۔ "یقین نہیں آتا کہ کوئی شخص اس پرزے کی خاطر پچیس ہزار ڈالر خرچ کر سکتا ہے۔"

جواب میں نک معنی خیز انداز میں سر ہلانے لگا۔

اپارٹمنٹ پہنچ کر اُس نے نارمن کو فون کیا۔ "مسٹر نارمن، میں نک ویلوٹ بول رہا ہوں۔ تمہارا کام ہو گیا ہے۔"

"ونڈرفل۔" دوسری طرف سے نارمن کی آواز سنائی دی۔ "رات کے ٹھیک دس بجے سینٹرل پارک میں ملو۔ میں شمال مغربی کونے میں تمہارا انتظار کروں گا۔"

"سینٹرل پارک!" نک نے حیرانی سے کہا۔ "کیا ہم کسی بہتر جگہ پر ملاقات نہیں کر سکتے؟"

"میں نے حفظِ ماتقدم کے طور پر اس جگہ کا انتخاب کیا ہے۔ میں بقایا رقم کے ساتھ وہاں موجود رہوں گا۔ کسی تردد کی ضرورت نہیں۔ ٹھیک دس بجے، شمال مغربی کونے میں۔"

نک نے فون بند کر دیا اور جیب سے کاغذ نکال کر اُسے گھورنے لگا۔ اُس پر شکستہ حروف میں لایعنی عبارت درج تھی اور نیچے مکڑی کی شکل سے ملتی جلتی کوئی تصویر بنی ہوئی تھی۔ یا شاید وہ کسی کے دستخط تھے۔ نک نے محدب عدسہ نکالا اور عبارت کو معنی پہنانے کی کوشش کرنے لگا۔

☆

سینٹرل پارک کا شمال مغربی گوشہ نیم تاریک اور سنسان تھا۔ آس پاس پھیلی ہوئی فلک بوس عمارات کی روشن کھڑکیوں سے مدھم روشنی وہاں پہنچ رہی تھی تو بھی گھنے درختوں کے نیچے گھپ اندھیرا تھا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ تاریکی اپنے جلو میں کتنے خطرات کو پناہ دیے ہوئے تھی۔

ٹھیک دس بجے نک نے پارک میں قدم رکھا اور محتاط انداز میں شمالی مغربی گوشے کی طرف بڑھا۔ اُس کی تیز نظریں اطراف کا جائزہ لے رہی تھیں۔ درختوں کی تاریکی میں پہنچ کر وہ رکا اور ہولے سے مسٹر نارمن کو آواز دی۔ دفعتاً اُسے ہلکی سی آہٹ سنائی دی۔ وہ آواز کی سمت مڑنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ اُسے اپنی کمر میں کوئی سخت شے چبھتی محسوس ہوئی۔ وہ اپنی جگہ پر ساکت ہو گیا۔

"دیکھو پیارے، کوئی غیر ضروری حرکت نہیں کرنا۔" کسی نے اُس کے کان میں سرگوشی کی۔ "تمہاری کمر میں جو چیز چبھ رہی ہے وہ اٹھائیس بور کے بے آواز پستول کی نال ہے۔"

"میں اس حرکت کا مطلب نہیں سمجھا مسٹر نارمن!" نک نے کہا۔

اس لمحے ایک آدمی نک کے سامنے پہنچ گیا اور نہایت تیزی کے ساتھ اُس کی جیب سے بٹوا نکال لیا۔

"الفاظ میں الجھانے کی کوشش نہیں کرو، پیارے۔" اُس نے کہا۔ "یہاں نارمن نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔"

"تم کون ہو؟"

"اب اتنے بھی انجان نہیں بنو۔" بٹوا نکالنے والے نے کہا۔ "ہمیں تھوڑی سی نقدی کی ضرورت ہے۔ اطمینان سے کھڑے رہو گے تو تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔"

"میں تو اطمینان سے ہی کھڑا ہوں۔" نک نے کہا۔ "اور اپنے ہاتھ پیر گندے کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔"

"سمجھداری کا یہی تقاضا ہے۔" وہ شخص بٹوے سے نقدی نکالتا ہوا بولا۔ پھر اُس نے چونک کر کہا۔ "ارے... تم بالکل ہی کنگلے معلوم ہوتے ہو۔ اس میں تو ایک وقت کے کھانے کے پیسے بھی نہیں۔"

نک کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ گھر سے روانہ ہوتے وقت اُس نے نقدی اور شناختی کاغذات نکال دیے تھے۔ صرف تین ڈالر اور کچھ نقدی رہنے دی تھی۔

"اگر مسئلہ کھانے کا ہے تو میرے ساتھ چلو۔" نک نے کہا۔ "مجھے امید ہے کہ فریج سے دو آدمیوں کا کھانا نکل آئے گا۔"

"شٹ اپ، ہم اتنے بھی احمق نہیں ہیں۔ جونی، ذرا اس کی جیبیں بھی دیکھ لینا چاہئیں۔ بٹوے میں کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔"

نک سمجھ گیا کہ انہیں پرانی ڈائری کے کاغذ کی تلاش تھی۔ تاہم اُس نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ اُس شخص نے نہایت پھرتی سے اُس کی تمام جیبیں دیکھ ڈالیں اور بالآخر اندرونی جیب سے ایک تہہ کیا ہوا کاغذ نکال لیا۔

"یہ... یہ کیا کر رہے ہو؟" نک نے جلدی سے کہا۔ "یہ کاغذ تمہارے کام کا نہیں ہے۔"

"شٹ اپ۔" پیچھے والے شخص نے کہا اور پستول کا دستہ اُس کے سر پر دے مارا۔ اس کے ساتھ ہی نک کی آنکھوں کے سامنے نیلے پیلے تارے ناچ گئے اور وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

جب اُسے ہوش آیا تو کوئی شخص اُس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔ نک کپڑے جھاڑتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"تم تو جی اٹھے!" اجنبی نے حیرانی سے کہا۔ "میں تو ایمبولینس کے لیے فون کرنے والا تھا۔"

"شکریہ، ذرا نیند کا جھونکا آ گیا تھا۔" نک نے کہا اور چوٹ والی جگہ پر ہاتھ پھیرتا ہوا گیٹ کی طرف چل دیا۔ کار میں بیٹھنے کے بعد اُس نے موزہ ہٹا کر دیکھا تو اصلی پرزہ وہاں موجود تھا۔

اُس کی توقع کے عین مطابق ایک گھنٹے بعد نارمن کا فون آ گیا۔

"سوری مسٹر ویلوٹ۔" اُس نے کہا۔ "میری گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اس لیے میں مقررہ جگہ پر نہیں پہنچ سکا۔"

"میرا بھی ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔"

"کیا؟" نارمن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میرا مطلب ہے کہ میرے ساتھ حادثہ پیش آ گیا ہے۔" نک نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ "میں پارک میں تمہارا انتظار کر رہا تھا کہ دو بدمعاشوں نے مجھے آ لیا اور پستول دکھا کر لوٹ لیا۔"

"اوہ، یہ تو بہت بُرا ہوا۔"

"وہ اُس پرزۂ کاغذ کو بھی ساتھ لے گئے ہیں جو میں تمہیں دینے کے لیے ساتھ لے گیا تھا۔"

"لیکن وہ تو۔" نارمن نے کہنا شروع کیا لیکن فوراً ہی چپ ہو گیا۔ نک کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔ اب یہ بات یقینی ہو گئی تھی کہ دونوں غنڈے اُسی کے بھیجے ہوئے تھے۔

"مسٹر نارمن میں بہت شرمندہ ہوں۔" اُس نے کہا۔ "مجھے افسوس ہے کہ وہ کاغذ تم تک نہیں پہنچ سکا۔ لیکن غلطی تمہاری ہے۔ تم نے ایک غیر محفوظ جگہ کو ملاقات کے لیے منتخب کیا تھا۔"

"لیکن میں تمہیں دس ہزار بیعانہ دے چکا ہوں۔"

"یہ رقم تمہیں کل صبح واپس مل جائے گی۔"

"رقم کی بات نہیں ہے۔ میرے لیے وہ کاغذ زیادہ اہم ہے۔"

"میں دوبارہ کوشش کر سکتا ہوں۔" نک نے بظاہر بے دلی سے کہا۔ "میں دونوں بدمعاشوں میں سے ایک کی شکل دیکھ چکا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں اُسے ڈھونڈ نکالوں گا۔ پولیس ہیڈ کوارٹر میں میرے کچھ مہربان موجود ہیں۔"

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔" نارمن نے کسی قدر برہمی کے ساتھ کہا۔ "مجھے لمبی چوڑی تمہید سے کوئی دلچسپی نہیں۔ آج چودہ تاریخ ہے۔ معاہدے کے مطابق پندرہ تاریخ تک کام ہو جانا چاہیے۔ مجھے ہر قیمت پر وہ کاغذ کا پرزہ چاہیے۔"

"ہر قیمت والی بات تم نے بالکل ٹھیک کہی ہے۔ اب تمہیں دُگنی فیس ادا کرنی ہو گی۔"

"یہ ناممکن ہے۔" نارمن چلایا۔ "زیادتی ہے۔ تمہیں اپنے وعدے پر قائم رہنا چاہیے۔"

"اکثر لوگ اس بات کو بھول جاتے ہیں۔" نک نے پُرخیال لہجے میں کہا۔ "بہرحال، اگر تم چاہو تو پچاس ہزار میں سودا کر لو، ورنہ اپنی رقم واپس لے لو۔"

"اوہ، میرے خدا، ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔"

"خوب، خوب، مجھے یقین تھا کہ تم حقیقت پسندی سے کام لو گے۔ کل صبح، ٹھیک گیارہ بجے شیر کے پنجرے کے پاس مزید بیس ہزار ڈالر لے کر پہنچ جانا۔"

پھر اُس نے نارمن کے بولنے سے پہلے ہی فون بند کر دیا۔

اگلی صبح نارمن نے حسبِ وعدہ مزید بیس ہزار ڈالر نک کو ادا کر دیے۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ کاغذ نک کے پاس ہی تھا۔ لیکن اُس نے اس بات کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ وہ کر بھی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ اس طرح وہ غنڈے بھیجنے کا اعتراف کر لیتا۔

نک اب دن بھر کے لیے فارغ تھا۔ وہ گلوریا کو ایک بہترین ہوٹل میں کھانا کھلانے لے گیا۔ شام کو دونوں ایک موسیقی کے پروگرام میں چلے گئے۔ جو رات کے نو بجے تک جاری رہا۔ واپس اپارٹمنٹ پہنچ کر اُس نے کموڈور ریستوران میں فون کیا۔ خوش قسمتی سے دوسری طرف سے مسز گلبرٹ نے جواب دیا۔

"میں نکولس بول رہا ہوں۔" نک نے کہا۔ "میں نے مسٹر گارنر سے بات کی تھی۔ اُس نے معاوضے کی رقم دُگنی کر دی ہے۔ یعنی دو ہزار۔"

"لیکن میں نے تو تین ہزار کا مطالبہ کیا تھا۔"

"تم تین کے بجائے تیس ہزار کا مطالبہ بھی کر سکتی تھیں لیکن گارنر کا کہنا ہے کہ وہ دو ہزار سے زیادہ معاوضہ نہیں دے سکتا۔ اگر تمہیں یہ منظور نہ ہو تو آئندہ ہم کہیں اور انتظام کر لیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔" مسز گلبرٹ نے افسردگی سے کہا۔ "فی الحال دو ہزار ہی ٹھیک ہیں۔"

"جہاز کے بارے میں کیا رپورٹ ہے؟"

نک نے محسوس کیا کہ مسز گلبرٹ نے جواب دینے میں کسی قدر تامل کیا تھا۔

"جہاز شیڈول سے پہلے پہنچ گیا ہے۔ پیکج تھوڑی دیر پہلے موصول ہوا ہے۔ لیکن ڈیلیوری کے لیے تمہیں کل تک انتظار کرنا پڑے گا۔"

"کل تک کیوں؟"

"اس بات کا جواب مجھے بھی معلوم نہیں۔ اور سچ پوچھو تو پال نے مجھے پیکج کے بارے میں بتانے سے منع کیا تھا۔"

"ہمیں بھی کوئی خاص جلدی نہیں۔" نک نے کہا۔ "کل کسی وقت ہی۔"

"سنو، پال سے اس بات کا ذکر نہیں کرنا۔"

"فکر نہیں کرو۔ ویسے گلبرٹ اس وقت کہاں ہو گا؟"

"اوپر دفتر میں بیٹھا ہے۔"

"کیا اُس سے اسی فون پر رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے؟"

"نہیں، اس کے کمرے میں دوسرا فون ہے۔"

پھر اُس نے اپنے شوہر کے فون کا جو نمبر بتایا اُسے سن کر نک کا یہ مبہم یقین میں تبدیل ہو گیا کہ پال گلبرٹ اور نارمن دراصل ایک ہی شخصیت کے دو نام تھے۔ نارمن نے بھی اسے وہی فون نمبر دیا تھا۔ اُس نے فون بند کر دیا اور نارمن یا پال گلبرٹ کو فون کرنے کے بارے میں سوچنے لگا۔ اُسے معلوم تھا کہ وہ شدت سے اُس کے فون کا انتظار کر رہا ہو گا۔ معاہدے کے مطابق اُسے رات کے بارہ بجے سے پہلے پہلے کاغذ اُس تک پہنچانا تھا۔ وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ اُس نے ریسیور اُٹھا کر کان سے لگایا اور اپنا نام بتایا۔

"مسٹر ویلوٹ، میں نارمن بول رہا ہوں۔"

"ہیلو نارمن، میں تمہیں فون کرنے کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔"

"آج پندرہ تاریخ ہے۔ تمہارا ارادہ کیا ہے؟"

"ارادہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ کام ہو گیا ہے۔ بقیہ رقم کے ساتھ ٹھیک گیارہ بجے پارک ایونیو پر واقع برکلے ہوٹل میں پہنچ جاؤ۔"

"نہیں مسٹر ویلوٹ، اس مرتبہ میں کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا۔ تم ایسا کرو کہ میرے دفتر آ جاؤ۔ میرا دفتر پندرہ کوسٹ روڈ پر واقع ہے۔ کموڈور ریستوران کے عین اوپر۔ زینہ عقبی گلی میں ہے۔ ٹھیک گیارہ بجے میں سیڑھیوں میں تمہارا انتظار کروں گا۔ اور دیکھو۔ اپنی گاڑی گلی کے کونے پر کھڑی کرنا۔"

"ٹھیک ہے مسٹر نارمن۔" نک نے کہا۔ "امید ہے کہ اس مرتبہ کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی۔"

فون بند کرنے کے بعد نک نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ دس بجنے میں پانچ منٹ تھے۔ اُس نے دراز سے ریوالور نکال کر جیب میں رکھا اور فوراً روانہ ہو گیا۔ وہ گلبرٹ کو تیاری کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔

○

دس بجکر دس منٹ پر وہ پال گلبرٹ کے دفتر کی سیڑھیاں طے کر رہا تھا۔ وہاں ہلکی روشنی کا بلب جل رہا تھا۔ نک کو معلوم تھا کہ دفتر کا اصل راستہ ریستوران کے اندر سے تھا۔ واضح طور پر گلبرٹ اس معاملے کو اپنی بیوی سے خفیہ رکھنا چاہتا تھا۔ جبھی اُس نے نک کو پچھلے راستے سے بلایا تھا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک مختصر سی راہداری تھی جس کے سامنے صرف ایک ہی دروازہ تھا۔ نک نے انگلیوں کی پوروں سے دستک دی اور انتظار کرنے لگا۔ اُس کا داہنا ہاتھ کوٹ کی جیب میں ریوالور کے دستے پر تھا۔ چند ساعتوں کے بعد اُس نے دوبارہ دستک دی اور چابی کے سوراخ سے اندر جھانکا۔ کمرہ تاریک تھا۔ گلبرٹ یا تو ریستوران میں تھا اور یا کوئی خصوصی انتظام کرنے گیا تھا۔ نک نے جیب سے چابیوں کا ایک بڑا سا گچھا نکالا اور تالے پر طبع آزمائی کرنے لگا۔ تین منٹ کی کوشش کے بعد وہ تالا کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ اُس نے احتیاط کے ساتھ دروازہ کھولا، اندر داخل ہوا اور ہولے سے دروازہ بند کر دیا۔ کھڑکی کی راہ سے آنے والی روشنی کے باعث کمرے میں ملگجا سا اجالا پھیلا ہوا تھا۔ نک چند لمحوں تک سانس روکے دروازے کے ساتھ کھڑا رہا۔ پھر محتاط انداز میں آگے بڑھا۔ کمرہ زیادہ بڑا نہیں تھا۔ اندر ایک آفس ٹیبل، ایک

الماری، ایک ریک، چند کرسیاں اور کچھ چھوٹی موٹی چیزوں کے دھندلے ہیولے نظر آرہے تھے۔ میز کے پیچھے گھومنے والی کارڈ بورڈ کا ایک ڈبہ رکھا تھا۔ نک نے ڈبہ کھول کر دیکھا، اندر چھوٹے چھوٹے ڈبے بند تھے۔ اُس نے ایک ڈبا اٹھایا اور اُسے کھول کر دیکھا تو اُس کے اندر ٹارچ میں استعمال ہونے والے بیٹری سیل رکھے تھے۔ ہر ڈبے میں ایک درجن سیل تھے۔ نک نے اوپر کے چند ڈبے ہٹا کر نیچے دیکھا۔ لیکن کوئی اور چیز نظر نہیں آئی۔

اُس نے کندھے اچکائے اور ڈبے واپس رکھنے لگا۔ تب اچانک اُسے محسوس ہوا کہ نیچے والے ایک ڈبے کا وزن خاصا کم تھا۔ اس بات کا احساس تاریکی کی وجہ سے ہوا تھا۔ اُس نے سوچا کہ یا تو اُس ڈبے میں کوئی اور چیز تھی یا پورے سیل نہیں تھے۔ اُس نے ڈبا کھول کر دیکھا تو اُس میں سیل ہی تھے اور پورے بارہ تھے۔ لیکن وزن اُس ڈبے کا دوسرے ڈبوں سے کم تھا۔ وہ حیران ہوا اور ایک سیل نیچے والے ڈبے سے نکالا اور ایک اوپر والے ڈبے سے، اور دونوں کو ہاتھوں میں رکھ کر جانچا۔ نیچے والے ڈبے کے سیل کا وزن کم تھا۔

نک نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا اور میز سے پیپر کٹر اٹھا کر سیل کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔ تاہم اُسے زیادہ محنت نہیں کرنا پڑی۔ سیل کے اوپر والا حصہ کسی ڈھکنے کی مانند کھل گیا اور اندر سے مخمل کے ٹکڑے میں لپٹے ہوئے قیمتی پتھر برآمد ہوئے۔ تاریکی کے باوجود اُن کے اندر سے رنگ برنگی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ گویا مسٹر گارنر قیمتی پتھر اسمگل کرتا تھا اور گلبرٹ اُس کے کام میں معاونت کرتا تھا۔ نک نے قیمتی پتھر کپڑے کے ٹکڑے میں لپیٹ کر سیل میں بند کر دیے اور سیل ڈبے میں بند کر کے عقبی دروازے سے باہر نکل گیا۔

گلی میں پہنچ کر اُس نے دستی گھڑی پر نظر ڈالی تو دس بجکر بائیس منٹ ہوتے تھے۔ وہ واپس ہوا اور اپنی کار میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ گیارہ بجنے میں پانچ منٹ پر وہ کار سے نکل کر ایک قریبی فون بوتھ میں گھس گیا۔ اور پولیس ہیڈ کوارٹر کا نمبر ملایا۔

"میں ایک اسمگلنگ گیس کی مخبری کرنا چاہتا ہوں۔" رابطہ ملنے کے بعد اُس نے کہا۔ "پندرہ کوسٹ روڈ پر کوڈور ریستوران کے اوپر، ایک چھوٹے سے دفتر میں اسمگل شدہ قیمتی پتھر موجود ہیں۔"

"ہیلو، تم کون بول رہے ہو؟"

"پندرہ کوسٹ روڈ، کوڈور ریستوران کے اوپر۔ میرے نام کی فکر نہیں کرو۔"

اُس نے فون بند کر دیا اور دوبارہ گلی میں داخل ہو گیا۔ اس مرتبہ گلبرٹ سیڑھیوں میں کھڑا انتظار کر رہا تھا۔

"ہیلو، مسٹر ہوور!" اُس نے خوش دلی سے کہا۔ "تم بالکل ٹھیک وقت پر پہنچے ہو۔ آؤ، اوپر دفتر میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"

نک نے جیب سے کاغذ نکال کر اُس کی طرف بڑھایا۔ یہ رہا تمہارا مطلوبہ کاغذ۔" اُس نے کہا۔ "میں ذرا جلدی میں ہوں۔ مجھے بھیج کر دو۔ فرصت ملی تو پھر ملاقات ہو گی۔ بقایا رقم کہاں ہے؟"

گلبرٹ نے کاغذ اُس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا اور جیب سے پستول نکال لیا۔ "تم اتنی آسانی کے ساتھ مجھے اُلو نہیں بنا سکتے مسٹر۔ تم بھی جانتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں کہ یہ کاغذ کسی بدمعاش کے نہیں چھپا تھا۔ لہٰذا ڈبل فیس کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔"

"تو اس میں جذباتی ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ تم یہ بات بغیر بھی کر سکتے تھے مسٹر پال گلبرٹ؟"

اپنا اصل نام سنتے ہی وہ چونک گیا۔ بولا۔ "یہ... یہ نام کیسے معلوم ہوا؟"

"مجھے اس کے علاوہ بھی بہت کچھ معلوم ہے۔" نک نے کہا۔ "یکہ اس وقت تمہارے دفتر میں ایک کارڈ بورڈ کا ڈبا رکھا ہے جس میں ٹارچ سیل بند ہیں۔ لیکن کچھ سیل کھوکھلے ہیں اور اُن کے اندر قیمتی پتھر بھرے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ قیمتی پتھر مسٹر گارنر کے لیے اسمگل کیے گئے ہیں۔ یہ بظاہر ردی سا کاغذ لاکھ ڈالر کے قیمتی پتھروں کی رسید ہے۔ کل جب مسٹر گارنر تم سے ڈبے کے بارے میں پوچھے گا تو تم اُسے یہ رسید دکھا کر کہو گے کہ اُس کا آدمی دیکھ ڈبا لے گیا ہے۔ یہ سن کر بے چارہ گارنر سر پیٹ لے گا۔ اور یہ قیمتی پتھروں پر قابض ہو جاؤ گے۔"

"تم ضرورت سے زیادہ باتیں جانتے ہو مسٹر ہیلوٹ۔" گلبرٹ نے کہا۔ "تم میرے لیے خطرناک ثابت ہو سکتے ہو۔ چلو اوپر۔"

اتنے میں رات کے سناٹے میں پولیس سائرن کی آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے کہ یہ پولیس اسی طرف آرہی ہے۔" نک نے کہا۔

گلبرٹ کے چہرے پر بدحواسی نمودار ہو گئی۔ بولا۔ "نک تم نے پولیس کو فون کیا ہے؟"

"یہ بات تو پولیس والے ہی بتا سکتے ہیں کہ انہیں کس نے فون کیا ہے۔" نک نے لاپروائی سے کہا۔ "کیوں نہ انہی سے پوچھ لیا جائے۔"

سائرن کی آواز ظاہر کر رہی تھی کہ پولیس کی گاڑیاں ریستوران کے سامنے پہنچ کر رُک چکی تھیں۔ گلبرٹ نے بدحواسی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھا۔ اس موقعے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے نک نے اُس کلائی پر کراٹے کا ایک بھرپور ہاتھ مارا اور پستول چھین لیا۔ پھر نے گولیاں نکال کر جیب میں ڈال لیں اور پستول واپس اُس کے ہاتھ میں دے دیا۔

"بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا مسٹر گلبرٹ۔ پولیس زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے کے اندر تمہیں ڈھونڈ نکالے گی۔ جہاں تک تعلق ہے میں بیس ہزار کا نقصان برداشت کر لوں گا۔" پھر وہ گلبرٹ سیڑھیوں میں حیران چھوڑ کر واپس چل دیا۔



محسن رضا

نک

نک کی پیشہ ورانہ زندگی میں ایسے واقعات کی تعداد گنی چنی تھی جن میں اُسے کسی طور ناکامی ہوئی ہو۔ روز قبل یہی ہوا تھا۔ سینٹر ڈائمنڈ والے معاملے میں کامیابی حاصل کرنے کے باوجود وہ ناکام رہا تھا اور کوئی معاوضہ نہیں حاصل کر سکا تھا۔ مجبوراً اس نے بمشکل صبر کیا تھا۔ دراصل سرکاری معاملات میں ٹانگ اڑانا ہی حماقت ہے۔ اس نوعیت کا کوئی کام ہی قبول نہ کرو۔ گلوریا نے کیلیفورنیا میں قیام کی مدت طویل کر دی تھی اور نک کو ایک پیار بھرا خط لکھ کر اس قیام کی اجازت لے لی تھی۔ اگر کوئی مصروفیت ہوتی تو گلوریا کی غیر موجودگی محسوس بھی نہ ہوتی لیکن گزرے ہوئے تلخ واقعات سے وقت کا مزا خراب ہو گیا تھا اور نک بچیس ہزار ڈالر کے نقصان کو تنہا کر بھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔

سُرخ ہوور کرافٹ دفعتاً اس کے عین سامنے سے گزرا اور نک بوکھلا گیا۔ خیالات میں ڈوبے ہونے کی وجہ سے وہ بائیں سمت سے آتے ہوئے اس ہوور کرافٹ کو نہیں دیکھ سکا تھا جو برق رفتاری سے

اس کے سامنے سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ خطرہ محسوس کرتے ہی اس نے اپنی دوڑنے والی کشتی کے اسٹیئرنگ کو کاٹ دیا اور سُرخ کشتی سے ٹکرانے کا خطرہ ٹل گیا لیکن اس کی دم میں اٹکی ہوئی لڑکی کی سریلی چیخ اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔ جو واٹر اسکیٹنگ کر رہی تھی۔ نک کی کشتی کی ٹکر سے اس کے ہاتھوں سے وہ رسّی چھوٹ گئی اور وہ اچھل کر پانی میں گر پڑی۔ سُرخ ہوور کرافٹ اس سانحے سے بے خبر بہت دُور نکل گیا تھا۔

نک نے تھوڑا سا آگے جا کر اپنی کشتی کی رفتار کم کر دی اور پھر اُسے موڑ کر لڑکی کے قریب لے آیا جو آدھا بدن پانی سے نکالے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ خلافِ توقع اس کے چہرے پر غصّے کے بجائے مسکراہٹ دیکھ کر نک کو حیرت ہوئی۔ اس نے مدد کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا اور لڑکی پانی سے نکل آئی۔

"سوری مس! آپ کو میری وجہ سے ....."

"بس بس۔ اس کی ضرورت نہیں۔ میں جان بوجھ کر اس انداز میں تمھاری کشتی کے سامنے آئی تھی۔" نک نے حیران ہو کر لڑکی کو دیکھا اور اس نے مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی۔ پھر بولی۔ "تم نک ویلوٹ ہو نا؟ بے قیمت اور ناکارہ اشیا کے چور؟ میں تم سے ملنا چاہتی تھی۔"

"ملاقات کے لیے تم نے بڑی اچھی جگہ منتخب کی۔ اگر کشتی رسّی کے بجائے صرف چند گز کے فاصلے پر تم سے ٹکراتی تو؟"

"ایسا نہیں ہوتا۔" لڑکی اعتماد سے بولی۔

"کوئی کام ہے مجھ سے؟"

"ہاں، تمھارے معیار کی ایک چیز چوری کرانی ہے۔"

"کیا چیز ہے؟"

"قدیم اوورکوٹ میں ٹنکا ہوا ایک بٹن۔ لیکن مسٹر ویلوٹ! مجھے تمھارے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں۔ تمھارا معاوضہ بیس ہزار..."

"ایک منٹ۔ تمھاری معلومات بھی اس اوورکوٹ کی مانند قدیم ہیں۔ مہنگائی بڑھ گئی ہے اور میرے معاوضے کی رقم اب پچیس ہزار ڈالر ہے۔" نک نے درمیان میں دخل دیا۔

لڑکی ہنس پڑی۔ "ٹھیک ہے بعض شوق اتنے ہی مہنگے ہوتے ہیں۔ پانچ ہزار کا اضافہ سہی۔ اس سلسلے میں مجھے اور کیا کرنا ہوگا؟"

"معاوضے کی رقم کی ادائیگی کی معقول ضمانت اور بٹن کے بارے میں تفصیلات کی فراہمی۔"

"ماریا ابراہام کے بارے میں تمھاری معلومات کیا ہیں؟" لڑکی نے پوچھا۔

"اسٹاک ایکسچینج کی روحِ رواں، ایک نوجوان کاروباری جو کم عمری میں ہی کافی شہرت اور دولت حاصل کر چکی ہے۔"

"بالکل بالکل۔ اور اگر وہ پچیس ہزار ڈالر کی ضمانت فراہم تو یقیناً تمھارے لیے قابلِ قبول ہوگی۔"

"یقیناً۔ تمھارا اس سے کیا تعلق ہے؟"

"سُرخ ہوور کرافٹ پر وہی تھی۔ اور اب وہ میرے لیے ہوگی بلکہ واپس آ رہی ہوگی۔ میرا اندازہ غلط نہیں ہے۔ دیکھ ہے چنانچہ مسٹر ویلوٹ! اگر تمھارے لیے ممکن ہو سکے تو آج ہی یا پھر جو وقت تم دے سکو۔"

"کہاں ہے؟" نک نے پوچھا۔

"وھائٹ روز، مشہور عمارت ہے۔ آج رات آٹھ ماریا ان کے قریب پہنچ چکی تھی۔

❋

ٹھیک آٹھ بجے نک نے وھائٹ روز کے خوبصورت روم میں دونوں خوبصورت لڑکیوں سے ملاقات کی۔ ماریا اپنے کے پختہ نقوش کی وجہ سے لڑکی کہلانے کی مستحق تو نہیں تھی لیکن عمر لڑکیوں کی ہی تھی۔ اس نے نک سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا لوگوں سے مختلف افراد سے مل کر مجھے مسرت ہوتی ہے۔ اینی جو غائبانہ تعارف کرا چکی ہے۔ تم سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔"

بیئر کے خوبصورت مگ سے ایک گھونٹ لے کر نک نے

"اس کا مطلب ہے کہ مادام ماریا کی موجودگی میں گفتگو ہو

"پچیس ہزار ڈالر کی ضمانت ماریا کی ہے اور پھر بات اتنی گ ہے۔ جس بٹن کا میں نے تم سے تذکرہ کیا ہے، وہ سیموئل خاندان نوادرات میں شامل ہے اور اس کی کسی پشت کے بزرگ کے بوس میں لگا ہوا ہے۔ کوٹ کا واحد بٹن ہے۔ یعنی اس کے علاوہ اس میں کوئی اور بٹن نہیں ہے۔"

"لیکن مس جوئل! میں نوادرات کی چوری نہیں کرتا اور نہ ہی کسی چیز کی۔ شاید یہ بات آپ کو معلوم نہیں ہے؟"

"معلوم ہے لیکن اس بٹن کا نوادرات سے کوئی تعلق نہیں وہ لکڑی کا ایک معمولی بٹن ہے جو بندر کے سر کی شکل میں تراشا ہوا ہے نہ ہی اس کوٹ سے اس کا کوئی تعلق ہے۔ اس بٹن کو بس یوں ہی میں ٹانک دیا گیا ہے۔ آپ اس کے بارے میں میری بات کی تصدیق سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ دوسرا بالکل ویسا ہی ایک بٹن میرے موجود ہے اور میں ان دونوں کو ملا کر ٹاپس بنوانا چاہتی ہوں۔ اس کی تصدیق میری دوست ماریا کر سکتی ہے۔ اور یہ اس بٹن کی اصل ہے۔" اینی جوئل نے اپنے خوبصورت پرس سے سیاہ رنگ کا ایک بٹن نک سامنے رکھ دیا۔

نک نے اسے غور سے دیکھ کر کہا۔ "میرے خیال میں اس کی

کرائی جا سکتی ہے اور اس میں چند ڈالر سے زیادہ خرچ نہ ہوں گے، میں کلائنٹس سے اس قسم کے سوالات نہیں کرتا۔ ہاں یہ سیموئل فیملی ہے جو لانگ پیرے میں رہتی ہے؟"

"سو فیصدی وہی۔" اینی جوئل پُرجوش لہجے میں بولی۔

"یہ بٹن تم مجھے اس وقت تک کے لیے دے سکتی ہو جب تک میں کام نہ کر لوں؟" نک نے کہا۔

"بخوشی۔ تم اسے رکھ سکتے ہو لیکن براہِ کرم احتیاط سے۔ یوں کہ جب تم وہ دوسرا بٹن حاصل کر لو تو یہ تمھارے پاس سے گم ہو جائے، پھر میں دوسرے بٹن کی تلاش کے لیے کسی اور کی خدمات حاصل کرتی ہوں۔"

نک دل ہی دل میں ہنسا اور اس نے دل میں کہا۔ "یہ بٹن آپ کے لیے اتنا قیمتی نہیں ہوگا مس جوئل! کہ آپ اس کی تلاش کے لیے کچھ خرچ کرنے پر آمادہ ہوں۔"

دوسرے دن الگن اسکوائر کے فریڈرک آئرلیگ نے نک سے کر لیا کہ شام تک وہ اس کی خواہش کے مطابق اس ڈیزائن کے چار اش دے گا اور معاوضہ صرف پانچ ڈالر لے گا۔ نک ویلوٹ نے کا بٹن اُسے دے دیا۔ اور پانچ ڈالر کا نوٹ بھی جس کے عوض اسی اس کی جیب میں اسی ساخت اور رنگ کے کل پانچ بٹن موجود تھے س سرمو فرق نہیں تھا لیکن ایمانداری کے تقاضے پورے کرنا نک کا صول تھا، اس لیے اس نے لانگ پیرے جانے کی تیاریاں شروع ں۔

یہ طویل سفر اس نے بذریعہ کار طے کرنا مناسب سمجھا تھا۔ دو سو کا یہ سفر تھکا دینے والا تھا اس لیے لانگ پیرے کے ایک چھوٹے پُرسکون ہوٹل کاؤنٹ پہنچ کر اس نے گرم پانی سے غسل کیا اور لباس کر کے شہر گھومنے نکل گیا۔ فرسٹ اسٹریٹ کے پُررونق ماحول فی دلکشی تھی۔ سیموئل فیملی لانگ پیرے کے مقتدر خاندانوں میں شمار تھی۔ فرسٹ اسٹریٹ میں سیموئل برادرز کے نام سے ایک بہت دکان موجود تھی جس کے تین حصّے تھے اور وسیع رقبے میں پھیلی اس دکان میں درجنوں سیلز مین لڑکے اور لڑکیاں سروس کر رہے

بھورے بالوں والی لڑکی نے جس کا نچلا ہونٹ اوپری ہونٹ بت موٹا اور نمایاں تھا کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے نک رورت پوچھی۔ نک نے چند چیزوں کے نام بتا دیے۔ اس نے کیا کہ لڑکی اپنے ہونٹ کی دلکشی اور اس کے صحیح استعمال سے ہے۔ چنانچہ اس نے کئی پُرلطف باتیں کر کے لڑکی کو بار بار مسکرانے ر کیا اور پھر سیموئل فیملی کا ذکر نکال بیٹھا۔ لڑکی سے اُسے معلوم ہوا ئل فیملی کے موجودہ ممبران کی تعداد ساٹھ ستر کے قریب ہے اور

سب سے معمر شخص یعنی فلیک سیموئل دراصل اس فیملی سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اور کہیں سے اس خاندان میں شامل ہو گیا ہے۔ تاہم اُسے فیملی کے بزرگ کی حیثیت حاصل ہے۔

"مسٹر فلیک سابق فوجی ہیں اور بے حد اصول پسند۔ ان کی اس اصول پسندی نے اس خاندان کو مزید پُراسرار بنا دیا ہے اور تقریباً تمام لوگ اپنے خاندان کے بنائے ہوئے اصولوں پر دیوانگی کی حد تک عمل کرتے ہیں۔ مثلاً یہ اسٹورز۔ جہاں دو لاکھ ڈالر کی ادویات صرف اس لیے ضائع کر دی گئیں کہ ان میں سے ایک شیشی اندر سے میلی دیکھ لی گئی تھی۔ یہی کیفیت یہاں کے ملازمین کی ہے۔"

"اسٹورز کا نگراں اسی خاندان کا کوئی فرد ہے؟" نک نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ نگرانی اسٹورز کا منیجر کرتا ہے۔ لیکن اس خوف کے ساتھ کہ اس کی کوئی کوتاہی کبھی معاف نہیں کی جائے گی۔"

"میں اگر اس فیملی کے کسی فرد سے ملنا چاہوں تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

"ملاقات کے شعبے کے نگراں مسٹر ڈوڈی ہیں۔ آپ ان سے مل کر ضروری گفتگو کر سکتے ہیں۔"

❋

مسٹر ڈوڈی کا سیموئل خاندان سے دور کا تعلق نہیں تھا لیکن وہ بھی سنکی تھے جس کا اندازہ چند ساعت کے اندر ہو گیا۔ "سوال یہ ہے کہ اگر سیموئل خاندان اس قسم کی کسی نمائش کا قائل ہوتا تو اب تک کہیں نہ کہیں یہ نمائش ہو چکی ہوتی۔ اگر اب تک ایسا نہیں ہوا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ ایسی کوئی بات نہیں چاہتے۔ اس طرح میں آپ کو ایک بے مقصد ملاقات کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

"اس کے باوجود مسٹر ڈوڈی! کیا یہ بات بھی آپ کے فرائض میں داخل ہے کہ اگر کوئی شخص ان لوگوں میں سے کسی سے ملاقات کرنا چاہے تو آپ اپنی پسند یا ناپسند سے اس کی خواہش رد کر دیں؟"



ایک مقبول ترین سلسلہ
شاطر
قیمت فی حصہ ۳۰ روپے
دو حصے مکمل
ڈاک خرچ ۱۰ روپے
کتابی شکل میں شائع ہو گئی ہے
شاطر کو مشہور انعام یافتہ مصنف شکیل انجم نے اپنے خاص انداز میں تحریر کیا ہے
ایک ایسی دلچسپ ہنگامہ آرا اور سنسنی خیز داستان ہے جس میں قدم قدم سسپنس اور سطر سطر قیامت آرائی ہے
آج ہی طلب فرمائیں
واحد تقسیم کار
کتابیات پبلیکیشنز پوسٹ بکس نمبر ۲۳ کراچی ۱

"یہ میری پسند کا سوال نہیں، میں انھی کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق عمل کرتا ہوں۔"

"بہتر ہے۔ میں ٹیلی فون پر گفتگو کر کے آپ کے اس عدم تعاون کی شکایت کروں گا کیونکہ دو سو پچاس میل کے سفر میں وقت بھی صرف ہوتا ہے اور اخراجات بھی ہوتے ہیں۔ میری اس ملاقات سے سیموئل فیملی کو مزید شہرت مل سکتی تھی جس میں آپ نے رکاوٹ ڈالی ہے۔"

"یہ بات آپ نے اس سے قبل نہیں کہی۔ اگر آپ سے ملاقات میں صرف آپ کا نہیں بلکہ سیموئل گروپ کا بھی مفاد وابستہ ہے تو میں اس مفاد کے حصول کا پابند ہوں۔ براہ کرم آپ شام کو پانچ بجے مجھے اس نمبر پر رنگ کر لیں۔ اس دوران میں آپ کے لیے وقت لے لوں گا۔"

مسٹر ڈوڈی نے ایک کارڈ نک کی جانب بڑھا دیا۔

نک نے کارڈ لے کر شکریہ ادا کیا اور وہاں سے باہر نکل آیا۔

شام کو پانچ بجے اس نے ٹیلی فون پر وہ نمبر ملایا تو مسٹر ڈوڈی ہی نے فون ریسیو کیا۔ انھوں نے نک کی آواز فوراً پہچان لی تھی۔ "ٹھیک ساڑھے سات بجے سیموئل تھرڈ، یعنی ایڈورڈ سیموئل آپ کے منتظر ہوں گے۔ آپ وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں مسٹر ویلوٹ!"

"بہتر ہے۔ یہ ملاقات کہاں ہوگی؟"

"سیموئل ونگ، جو بچہ بولنا جانتا ہے وہ آپ کو اس کے بارے میں بتا دے گا۔"

"بہت بہت شکریہ مسٹر ڈوڈی! لیکن یہ سیموئل تھرڈ سے کیا مراد ہے؟"

"مجوزہ سربراہان میں سے تیسرے نامزد سربراہ۔ خدا حافظ۔"

مسٹر ڈوڈی فون پر شاید اتنا ہی وقت دے سکتے تھے۔

نک کے کانوں میں مسٹر ڈوڈی کے الفاظ دیر تک گونجتے رہے۔ گویا اس خاندان کا طرزِ زندگی شہنشاہیت کا سا تھا۔ پہلے سے سربراہ اور ولی عہد نامزد ہو جاتے تھے۔ قدامت پسند خاندان اپنے احمقانہ اصولوں کی وجہ سے وقت سے بہت پیچھے رہ جائے گا۔ اس نے سوچا اور شانے اچکا کر اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ وہ وقت سے پہلے اس علاقے کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر لینا چاہتا تھا۔

سیموئل ونگ کی تعمیر میں بھی ندرت تھی۔ ایک عظیم الشان پہاڑی سلسلے کے دامن میں ایک ہی طرز کی چھوٹی چھوٹی سفید عمارتوں کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ جہاں تک رسائی کا ایک ہی راستہ تھا۔ کنارے پر چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی جہاں نک سے صرف اتنا ہی پوچھا گیا۔ "مسٹر نک ویلوٹ؟"

"ہاں، میں ہی ہوں۔"

"تیسری عمارت۔" کہا گیا۔

نک نے کار آگے بڑھا دی۔ ٹھیک ساڑھے سات بجے نک نے تیسری عمارت کی اطلاعی گھنٹی بجائی اور ایک باوردی ملازم نے خوش آمدید کہا۔ اس نے بھی نک ویلوٹ کے نام سے ... کیا تھا اور نک نے تعریفی انداز میں گردن ہلائی تھی۔

ڈرائنگ روم میں ایک خوش پوش نوجوان نے پُروقار ... خوش آمدید کہا اور مصافحے کے بعد پُراخلاق لہجے میں بیٹھنے کی ... اس نے اپنا تعارف ایڈورڈ سیموئل کے نام سے کرایا تھا۔

"میں نک ویلوٹ ہوں۔ سام گریم آرگنائزیشن کا ایک ہمارے رکن اس وقت دنیا کے بیشتر ممالک میں پھیلے ہوئے ... باذوق خاندانوں کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں جو ... جمع کرنے کے مشتاق ہیں اور ان کے پاس دنیا کی نادر اشیا ... ہم ان خاندانوں کو ان کے نوادرات کے ذریعے نہ صرف ایک ... سے متعارف کرانے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ان کے تعاون ... کی ایک عظیم الشان کتاب ترتیب دے رہے ہیں۔ یہ کتاب ... میں جائے گی اور لوگ ان عظیم خاندانوں سے واقف ہو جائیں گے ... یہ بلکہ آرگنائزیشن ایک بین الاقوامی نمائش کے انتظامات بھی ... نیویارک میں منعقد ہوگی۔ اور جناب! میں مسرت کے ساتھ یہ ... ہوں کہ آرگنائزیشن نے ساری دنیا کے مہمانوں اور نمائش میں ... میزبان کے طور پر سیموئل خاندان کا انتخاب کیا ہے۔ اس طرح ... پسندیدہ خاندان پوری دنیا کے نوادرات کے شوقین افراد کا میز ... جبکہ ہم اس سلسلے میں کوئی مالی بوجھ اس خاندان پر نہیں ڈالیں ... نک نے ایک مضبوط جال پھیلایا۔

سیموئل خاندان کا آئندہ تیسرا سربراہ اس تفصیل سے متاثر نظر آنے لگا تھا۔ تاہم اس نے اپنا وقار بحال رکھتے ہوئے قابو میں رکھا اور چند ساعت توقف کے بعد بولا۔ "سام گریم کا جگہ ہے؟"

"رینک اینڈ ریو۔ ۳۷ نیویارک۔"

"میں نے ایک بار اخبارات میں اس ادارے کے بارے ..."

"جی ہاں، ہم اکثر اپنے پروگراموں کی اشاعت کرتے ہیں ..."

"جیری فورڈ بھی تو اس ادارے کی کفالت کرتے ہیں؟"

"نہ صرف مسٹر جیری فورڈ بلکہ بہت سے صاحبِ ذوق ... اس کے سرپرست ہیں۔"

"سیموئل فیملی سے اس سلسلے میں کوئی درخواست کیوں ..."

"اس لیے کہ شروع ہی سے اس بڑے پروگرام کے لیے ... خاندان کا نام ذہن میں تھا اور ہم ایک موثر پروگرام کے تحت ... خاندان کو تکلیف دینا چاہتے تھے۔"

"میں اس سلسلے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

"بس ایک نگاہ میں آپ کا میوزیم دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ ان ... فہرست تیار کر سکوں، اس کے بعد ہم آپ کی اجازت کے بعد ... تصاویر بنائیں گے اور انھیں اپنی کتاب میں شائع کریں گے۔"

"ہوں، اس کے علاوہ؟"

"فی الوقت کچھ نہیں۔"

"اس میں ایک قباحت ہے مسٹر نک ویلوٹ! میں آپ کے ... کرام کو ذاتی طور پر پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اس سے ... لیکن چند امور کے لیے سیموئل فرسٹ اور سیکنڈ کی اجازت ... ہوگی۔ میں ایک میٹنگ میں یہ تجویز ان کے سامنے رکھوں گا اور ... طور پر ان کی منظوری حاصل کر لوں گا۔" ایڈورڈ سیموئل نے ... نک نے پریشانی کی ایک لہر اپنے وجود میں اٹھتی محسوس کی۔ ... نے بڑے صبر و ضبط سے کہا۔

"جو حکم مسٹر ایڈورڈ سیموئل! میں آپ کے حکم کے مطابق دوبارہ ... جاؤں گا۔ لیکن کیا آپ مجھے میرے کام کی ابتدا کی اجازت ... ہے؟"

"ابتدا؟" ایڈورڈ سیموئل نے سوالیہ انداز میں اُسے دیکھا۔

"جی ہاں۔ آپ کی اجازت سے، میں ایک مہمان کی حیثیت ... کے نوادر خانے کی ایک جھلک دیکھ سکتا ہوں۔ یہ ایک ... خواست ہے۔"

"ہاں۔ اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ میں اس قدر اختیارات ... ں کہ آپ کو اپنے طور پر اس کام کی اجازت دے دوں۔ لیکن ... ملہ بہت بڑا ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ دوسرے بھی اس ... ہی لیں۔ خاص طور سے خاندان کے سربراہ کی بات کر رہا ہوں۔ ... ایک سابق فوجی ہیں اور انھوں نے یہاں بھی فوجی اصولوں ... رکھا ہے اس لیے میں ان کی دل شکنی نہیں چاہتا۔"

"نہایت مناسب بات ہے اور میری درخواست کو قبول کرنے ..." نک کی کیفیت بحال ہو گئی۔

"جیسا کہ اُسے یقین تھا کہ خود مسٹر ایڈورڈ سیموئل اس کے ساتھ ... میں نہیں جائیں گے۔ ایسا ہی ہوا۔ انھوں نے ملاقات کا وقت ... تک اس سے گفتگو کی اور پھر پال نامی ایک شخص کو بلا کر ... کے ساتھ کر دیا۔

... ایک دولت مند گھرانہ جس طرح ایک میوزیم بنا سکتا تھا، سیموئل ... ورثہ بھی ایسی ہی جگہ محفوظ تھا۔ ایئر کنڈیشنڈ تہہ خانوں میں ... خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ پال بڑے احترام سے اُسے ایک ایک ... رہا۔ نوادرات کا بیش بہا ذخیرہ تھا جس میں سیکڑوں قیمتی ... وجود تھیں لیکن نک ویلوٹ کی نگاہیں اپنی مطلوبہ شے ... ہی تھیں۔

اوور کوٹ اُسے شیشے کے ایک شوکیس میں نظر آیا اور نک نے چند لمحوں میں اس کے بارے میں فیصلہ کر لیا۔ پال ایک ایک چیز کی تفصیل بتا رہا تھا اور آہستہ آہستہ شوکیس کے پاس پہنچتا جا رہا تھا۔ تب نک نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور پھر چونک کر پال سے پوچھا۔

"کیا میں سگریٹ پی سکتا ہوں؟"

"ضرور جناب!" پال نے جواب دیا۔ نک نے ایک سگریٹ نکال کر پیکٹ پال کو پیش کیا۔ "نہیں جناب! شکریہ۔ مجھے اجازت نہیں ہے۔"

"اوہ۔ اصول ہے۔" نک مسکرایا۔

"جی ہاں۔" پال آہستہ سے بولا۔

نک نے ایک سگریٹ سلگا لیا۔ اس دوران وہ اوور کوٹ کے پاس پہنچ گئے تھے۔ "یہ اوور کوٹ ہے؟"

"جی یہ سیموئل خاندان کے چار پشت پہلے کے سربراہ کا ہے۔ اس وقت کے کپڑے کا یہ اوور کوٹ آج نادر ہے۔"

"چوتھے سربراہ کا مطلب ہے کہ کئی سو سال ہے؟" نک نے دلچسپی سے کہا۔ جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالتے ہوئے اس کی انگلیوں میں ایک نقلی بٹن پہنچ گیا تھا۔ پال نے شوکیس سے اوور کوٹ نکال لیا اور نک اُسے ہاتھ میں لے کر بڑی دلچسپی سے دیکھنے لگا۔ اس کی نگاہ اس کے اکلوتے بٹن پر جمی ہوئی تھی جو بندر کے سر کی شکل میں تراشا ہوا تھا۔

دفعتاً اس کے ہونٹوں سے نکل کر سگریٹ نیچے گر پڑی۔ نک ایک دم پیچھے ہٹ گیا۔ اس طرح پال کی توجہ کوٹ سے ہٹ گئی۔ نک سگریٹ کو اٹھانے کے لیے جھکا لیکن اس کے ساتھ ہی پال بھی جھک گیا۔

اس دوران کوٹ کا بٹن ٹوٹ کر نک کے ہاتھ میں آ گیا اور پھر اس کی جیب میں پہنچ گیا اور نقلی بٹن کوٹ کے کالر میں پھنس گیا۔ پال نے سگریٹ اٹھا کر نک کو پیش کر دی۔

"سوری۔" نک نے اُسے دوبارہ ہونٹوں میں پھنسا لیا۔ اور کوٹ پال کے ہاتھوں میں دے دیا۔

کوٹ لیتے ہوئے نقلی بٹن لڑھک گیا تھا جسے پال نے تعجب سے دیکھا اور پھر بڑی ذمے داری سے اٹھا لیا۔ "شاید اس بٹن کے دھاگے ڈھیلے ہو گئے تھے۔ خیر کوئی بات نہیں۔" پال نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اوور کوٹ کو تہہ کر کے شوکیس میں رکھ دیا۔ اس کے کالر کے پاس ہی اس نے بٹن بھی رکھا اور شوکیس احتیاط سے بند کر دیا۔

"پورے اوور کوٹ میں ایک ہی بٹن رہ گیا ہے۔ کیا دوسرے بٹن ضائع ہو گئے ہیں؟" نک نے پوچھا۔

"پہلے ہی ضائع ہو چکے تھے۔ یہ خوبصورت بٹن انفرادی نوعیت رکھتا ہے اور بعد میں اس کوٹ میں لگا دیا گیا ہے۔" پال نے بتایا۔

اس کے بعد نک ویلوٹ کو وہاں کسی چیز میں دلچسپی نہیں رہی تھی۔ لیکن ایک نگاہ پورے نوادر خانے کو دیکھنا ضروری تھا۔ اس لیے

اُسے مزید کچھ وقت وہاں گزارنا پڑا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے نکل آئے نک اپنی کوشش میں کامیاب ہوگیا تھا۔ واپسی میں ایڈورڈ سیموئل سے ملاقات کا کوئی امکان نہیں تھا چنانچہ وہ اپنی کار کے پاس پہنچ گیا پال نے اُسے رخصت کیا اور جونہی اس کی کار واپسی کے لیے مڑی پال تیزی سے پلٹ کر ایک سمت چل دیا۔ اس کے انداز میں کوئی خاص بات تھی۔

چیک پوسٹ کے قریب پال کو ایک شدید ذہنی جھٹکے سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ سُرخ لیموسین چیک پوسٹ سے کراس ہوئی اور زن سے آگے بڑھ گئی لیکن اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر اپنی جوئل بیٹھی ہوئی تھی۔ جس نے نک کو ایک نگاہ دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔

نک ویلوٹ نے اپنی کار آگے بڑھادی لیکن اس کا ذہن سائیں سائیں کر رہا تھا۔ اپنی جوئل یہاں کیا کرنے آئی تھی یہ سیموئل فیملی سے اس کا کیا تعلق ہے؟ اگر وہ اس آسانی سے یہاں داخل ہوسکتی ہے تو پھر اُسے یہ بٹن چُرانے کے لیے نک ویلوٹ کی خدمات حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

بے شمار خیالات نک کے ذہن کو پریشان کر رہے تھے لیکن ان کا کوئی جواب اس کے پاس نہیں تھا۔ کاؤنٹ پہنچنے سے قبل ایک خیال اس کے ذہن میں آیا اور اُس نے کار کا رُخ بدل دیا۔ ایک سنسان جگہ پہ اس نے کار روکی اور نیچے اتر آیا۔ پھر اس نے کار کی ڈی کھول کر فالتو ٹائر نکال لیا اور اس کی ہوا نکالنے لگا۔

※

رات کافی ہوگئی تھی اور نک تھکن محسوس کر رہا تھا اس لیے اس نے دوسری صبح واپسی کا فیصلہ کیا اور لباس تبدیل کرکے ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں آگیا۔ آرکسٹرا دھیمی سروں میں موسیقی بکھیر رہا تھا، شراب کی مٹرالیاں گردش کر رہی تھیں۔ نک نے اپنے لیے شراب طلب کی اور اس کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لیتے ہوئے موسیقی سے لطف اندوز ہونے لگا۔

زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اُسے ایک شناسا صورت نظر آئی اور وہ سنبھل کر بیٹھ گیا۔ یہ مسٹر ڈوڈی تھے جو کسی کو تلاش کر رہے تھے۔ نک پر نگاہ پڑی تو وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب پہنچ گئے۔

"مسٹر نک ویلوٹ!" انھوں نے کرسی کھینچی اور بیٹھ گئے۔

"کیسے مزاج ہیں مسٹر ڈوڈی؟"

"بخیریت ہوں۔ آپ کا کام ہوگیا؟"

"جی ہاں، شکریہ۔"

"کیا معاملہ تھا؟"

"میں نہیں سمجھا؟" نک تعجب سے بولا۔

"میرا مطلب ہے سیموئل فیملی کے مفاد کے لیے آپ کیا کر رہے ہیں؟" مسٹر ڈوڈی نے پوچھا۔

"میری ملاقات مسٹر ایڈورڈ سیموئل سے ہوگئی ہے اور میں نے اپنا مافی الضمیر انھیں بتادیا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ ابھی اس بارے کوئی تشہیر نہ کی جائے۔"

"اوہ! درست ہے لیکن میں اس خاندان کا بہی خواہ ہوں و"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصول بہرحال اصول ہیں آپ کے لیے کیا مشروب لاؤں؟" نک نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ میں ایک ہدایت لے کر حاضر ہوا ہوں۔"

"کیسی ہدایت؟"

"مسٹر ایڈورڈ کو بعد میں خیال آیا کہ انھوں نے نہ تو آپ کی دیکھے اور نہ ہی آپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش یہ ازحد ضروری تھا۔ بڑے لوگوں کے خلاف عموماً سازشیں ہوتی اس لیے مسٹر نک! یہ ضروری ہے کہ آپ کے بارے میں خیار کرنے حاصل کی جائیں۔ اس کے بعد آپ کو یہاں سے جانے کی اجازت دی

"گویا اس وقت تک..... ہے" نک نے لاپروائی کا اظہار کر لیے شراب کے گلاس سے چند چسکیاں لے کر پوچھا۔

"ہاں اس وقت تک آپ لانگ بیچ سے نہیں چھوڑ سکیں گے طور پر بھی آپ کو اس کے لیے مجبور کیا جاسکتا ہے لیکن بہتر ہے آ سلسلے میں تعاون کریں اور ہمیں مطمئن کردیں۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن مجھے کب تک انتظار

"کل دوپہر تک۔ اس کے بعد ہم شکریے کے ساتھ آپ کردیں گے۔" مسٹر ڈوڈی نے جواب دیا۔

نک نے شانے اُچکائے۔ "قبر کے یہ لمحات مجھے اسی ہوٹل ہوں گے یا اور کہیں ہے"

"لانگ بیچ کے کسی بھی علاقے میں لیکن اس یقین کے کہ ہزار آنکھیں تمھاری نگرانی کر رہی ہیں اور یہاں سے فرار کی کوا تمھاری زندگی کے لیے شدید خطرہ بن جائے گی۔ بس اب مجھے اجا وہ اٹھ گیا۔ نک نے اُسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اس نے اپنا گلاس بھر لیا۔

رات پُرسکون گزری لیکن دوسری صبح جب وہ جاگا تو اس کے جاگنے کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ صبح کے ناشتے کے لیے اس نے گھنٹی بجائی تو ویٹر کے بجائے وہ لوگ کمرے میں گھس آ شکل وصورت سے ہی چھٹے ہوئے غنڈے معلوم ہو رہے تھے

"مسٹر فلیک سیموئل صبح کا ناشتہ آپ کے ساتھ کرنے ہیں۔" ان میں سے ایک نے گردن خم کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہے؟"

"ہم آپ کو لینے آئے ہیں۔" وہ دوبارہ گردن خم کرکے ا انداز مضحکانہ تھا۔

نک تیار ہوچکا تھا چنانچہ وہ خاموشی سے ان کے

آیا۔ ہوٹل کے باہر ایک لمبی کار کھڑی ہوئی تھی۔

"میری کار یہاں موجود ہے۔ کیا مجھے اُسے لینے کی اجازت ہے؟" نے پوچھا۔

"نہیں مسٹر ویلوٹ! وہ سیموئل ونگ پہنچا دی گئی ہے۔ وہیں آپ کے ل کردی جائے گی۔" جواب ملا۔ نک گہری سانس لے کر ان کے ساتھ ی میں جا بیٹھا۔

سیموئل فرسٹ نے اپنی قیام گاہ میں اس کا استقبال کیا تھا۔ ا صورت سے ابھی تک وہ ایک فوجی نظر آتا تھا۔ بلند و بالا قامت۔ وہ پیشانی، لیکن چہرے سے شرافت کی نرمی بھی ظاہر تھی۔ اپنے ے اور سخت ہاتھ کو اس نے نک کے ہاتھ میں دے دیا اور ہلکی سی ابٹ کے ساتھ بولا۔ "پہلے ناشتہ کرلیں اس کے بعد گفتگو کا آغاز ائے گی۔ آیئے مسٹر ویلوٹ!"

ناشتے کی طویل میز کی ایک کرسی پر اپنی جوئل کو دیکھ کر نک بھر ان ہوگیا۔ "میری پوتی ڈینی جوئل سیموئل۔" بوڑھے سیموئل نے ف کرایا۔

مغرور لڑکی کے سپاٹ چہرے پر کوئی تغیر نمودار نہ ہوا۔ نک نے کھینچ کر بیٹھتے ہوئے تعجب سے سوچا کہ یہ لڑکی سیموئل فیملی سے ہی اٹھی ہے اور اس نے مجھے اپنا نام بتاتے ہوئے بس ہلکا سا ہی ٹ بولا تھا۔ بہت معمولی سا۔

ناشتے کے دوران مکمل خاموشی طاری رہی اور پھر وہ اپنی جگہ سے گئے۔ لڑکی تو ناشتے کے کمرے سے نکل کر کہیں اور چلی گئی تھی البتہ سیموئل نک کو لے کر ایک دوسرے کمرے میں پہنچ گیا۔

"چونکہ میں ایک مصروف آدمی ہوں مسٹر ویلوٹ! اس لیے نہ میں کا زیادہ وقت لوں گا نہ آپ کو زیادہ وقت دے سکتا ہوں۔ میں سے اور کوٹ کے اس بٹن کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں آپ نے تبدیل کردیا ہے۔"

"میں نہیں سمجھا جناب!"

"وہ شخص جس نے آپ کو ہمارے میوزیم کی سیر کرائی تھی یعنی جسے کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ میرا معتمد خاص ہے۔ نوادر گاہ کے اس حصے واقعے کے بارے میں وہ سوچتا رہا جو اتفاقیہ تھا لیکن اُسے ات پر حیرت تھی کہ آخر مضبوطی سے ٹنکا ہوا بٹن کیسے ٹوٹ گیا؟ ہا اس کی سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی تو اس نے مجھے فون کردیا۔ اہمیت سے وہ خود بھی واقف نہیں ہے لیکن فرض شناسی اور اصول ری کا یہی تقاضا تھا۔ اس نے واقعی بڑی ذہانت کا ثبوت دیا۔ میں جھوٹے سے جہاز میں ایک طویل سفر طے کرکے بروقت پہنچ گیا اگر وہ ملتے تو....." بوڑھا فلیک خاموش ہوکر نک کو معنی خیز نگاہوں دیکھنے لگا۔ پھر بولا۔ "یہ بات ایڈورڈ سیموئل کو معلوم ہوچکی ہے کہ سام گریم آرگنائزیشن میں کوئی شخص نک ویلوٹ نامی موجود نہیں ہے اور نہ ہی انھوں نے اپنے کسی نمائندے کو سیموئل خاندان میں بھیجا ہے البتہ نک ویلوٹ کے بارے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک شریف اور ایماندار جوہری ہے اور بیس یا پچیس ہزار ڈالر معاوضے کے کردہ معمولی اشیا چرا کر ان کے طلبگار لوگوں کے حوالے کردیتا ہے۔ وہ اس چوری کا مقصد کبھی نہیں پوچھتا اور نہ ہی ان لوگوں کے بارے میں چھان بین کرتا ہے جو اُسے ہائر کرتے ہیں۔ تو مسٹر ویلوٹ! اس طرح تمھاری حقیقت ہم نے چند گھنٹوں میں معلوم کرلی۔" فلیک سیموئل مسکرانے لگا اور چند ساعت کے بعد سنجیدہ ہوکر بولا۔ "سب سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہے مسٹر ویلوٹ! کہ آپ کے پاس اس اصلی بٹن کی نقل کہاں سے آئی۔ دراصل میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ سیموئل ونگ میں کون ہے جو اس کی نقل حاصل کرسکتا ہے۔ کیا آپ اس سلسلے میں میری مدد کرسکتے ہیں ہے؟"

"درحقیقت مجھے اس سلسلے میں کچھ نہیں معلوم۔ یہ نقل مجھے میرے مؤکل نے فراہم کی تھی۔" نک نے جواب دیا۔

"کیا آپ اس کی نشاندہی نہیں کریں گے ہے؟"

"میرے اصول کے خلاف ہے۔" نک نے شانے ہلا کر جواب دیا۔ اس کے خیال میں ان دونوں اس کے ستائے موافق نہیں تھے اور اسے زیادہ مشکلات سے گزرنا پڑ رہا تھا۔

"بات یہ ہے مسٹر نک! کہ وہ لوگ دہشت پسندوں کے ایک بین الاقوامی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور سُنا یہ گیا ہے کہ وہ گروہ کہیں باہر سے یہاں آیا۔ معزز خاندانوں کے بگڑے ہوئے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس گروہ میں شامل ہیں اور خطرناک حرکتیں کر رہے ہیں۔ ان میں لوگوں کے راز حاصل کرکے انھیں بلیک میل کرنا۔ سرکاری رازوں کی خرید و فروخت جیسے بھیانک جرائم شامل ہیں۔ تاہم میں آپ کو مجبور نہیں کروں گا۔ ہاں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ بٹن آپ لانگ بیچ سے باہر نہیں لے جاسکتے۔ اس سلسلے میں میرے اپنے وسائل کافی ہیں لیکن قانون بھی میری مدد کرے گا۔ البتہ میں خود قانون کی مدد یوں نہیں حاصل کروں گا کہ اس بٹن کا راز میں اپنے ذہن تک ہی رکھنا چاہتا ہوں اور کسی قیمت پر اُسے حکومت کے حوالے نہیں کرسکتا یکی مفاد ہر وطن پرست کو عزیز ہوتا ہے لیکن اس سے وسیع تر جذبہ انسانی مفاد کا ہے۔ بڑی قوتوں نے انسانیت کی تباہی کے لیے پہلے ہی اتنا کچھ... کرلیا ہے کہ کوئی گنجائش نہیں رہی ہے۔ اس میں مزید اضافہ انسانی ضمیر کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔"

"میں نہیں سمجھا مسٹر فلیک!" نک نے تعجب سے کہا۔

"شاید یہ بات تمھارے علم میں ہو کہ میں فوج میں رہ چکا ہوں۔"

"مجھے معلوم ہے۔"

"دورانِ جنگ میں طویل عرصہ برلن میں گزار چکا ہوں جہاں میں

ایک جاسوس کی حیثیت سے مقیم تھا۔ مجھے فخر ہے کہ جرمن سائنسدانوں سے ایٹم بم کا فارمولا حاصل کر کے امریکہ پہنچانے والوں میں میرا بھی نام آتا ہے۔ بہت ہی مختصر وقت میں، میں نے اس فارمولے کی تباہ کاری دیکھ لی۔ دو بھرے پُرے شہر مٹی کا ڈھیر بن گئے، لاکھوں جیتے جاگتے انسان پلک جھپکتے موت کی آغوش میں جا سوئے۔ یہ داستان اس وقت تک خون رُلاتی رہے گی جب تک کوئی اس سے بڑا سانحہ نہیں ہو جاتا۔

مسٹر نک ویلوٹ! اس کے بعد بھی میں اتحادیوں کے لیے کام کرتا رہا اور ایک اور جرمن فارمولا میرے ہاتھ لگا۔ تم یقین کرو، یہ فارمولا اس سے کہیں زیادہ تباہ کن اور خوفناک ہے۔ میں نے اُسے محفوظ رکھا ہے اور اس کی چند وجوہ تھیں۔ اس دوسرے فارمولے کے حصول میں، تنہا میں ہی نہیں تھا بلکہ چند دوسرے افراد بھی شامل تھے جو دورانِ جنگ بچھڑ گئے تھے۔ ان سب کے علم میں یہ بات ہے کہ فارمولا میرے پاس محفوظ ہے۔ میں ان کا منتظر ہوں، جب ہم تینوں یکجا ہو جائیں گے تو میں اُسے تلف کر دوں گا۔ میں اس فارمولے کو ایک لمحے بھی نہ رہنے دیتا اور اُسے فنا کر دیتا لیکن صرف ایک خوف ہے، اگر میں نے تنہا ایسا کیا اور کبھی وہ لوگ مجھے مل گئے تو وہ میری نیت پر شک کریں گے۔ وہ یہی سوچیں گے کہ ممکن ہے میں نے اس سے کوئی فائدہ حاصل کر لیا ہو۔" فلیک سیموئل خاموش ہو گیا۔

"بٹن سے اس فارمولے کا کوئی خاص تعلق ہے؟" نک نے پوچھا۔

"ہاں، بہت گہرا تعلق۔" بوڑھے نے جواب دیا۔ "اور یقین کرو نک! میں نے اس سلسلے میں کوئی غلط بیانی نہیں کی۔ میں اس تباہ کُن فارمولے کو ایسے ہاتھوں میں نہیں پہنچنے دینا چاہتا جو اُسے امریکہ، روس یا کسی اور بڑی طاقت کے ہاتھ فروخت کر دیں۔"

"لیکن کیا یہ بات تعجب خیز نہیں ہے مسٹر فلیک! کہ اس انتہائی خفیہ راز کے بارے میں کسی اور کو بھی معلوم ہو گیا۔ آخر یہ کیسے ہوا؟ کیا یہ راز آپ تینوں کے علاوہ کسی اور کو بھی معلوم تھا؟"

"میں کسی قدیم جرمن سائنسداں کے بارے میں تو نہیں کہہ سکتا لیکن اس کا امکان یوں ختم ہو جاتا ہے کہ اگر کسی دوسرے سائنسداں کو اس بات کا علم بھی ہوتا تو کم از کم یہ بات تو اُسے نہیں معلوم ہو گی کہ وہ فارمولا کہاں گیا۔ ہم نے جس سائنسداں سے اِسے حاصل کیا تھا اُسے قتل کر دیا تھا۔"

"خوب۔ تو پھر...؟"

"صرف ایک بات ذہن میں ہے۔ ممکن ہے میرے دوسرے ساتھیوں میں سے کوئی زندہ ہو اور اس نے بٹن کا راز اپنے کسی اہلِ خاندان کو بتا دیا ہو۔ میں ان لوگوں کے بارے میں بھی چھان بین کر رہا ہوں تمھیں بتا چکا ہوں کہ اس دہشت پسند ٹولے میں بڑے بڑے لوگوں کے بچے شامل ہیں۔ ممکن ہے انھی میں کوئی اوبران یا مکلارنس کی اولاد بھی ہو۔"

"یہ دونوں نام آپ کے ساتھیوں کے ہیں؟"

"ہاں۔"

"جنگ کے اختتام سے آج تک ان دونوں سے آپ کی نہیں ہوئی؟" نک نے پوچھا۔

"نہیں، سرکاری طور پر یہ دونوں لاپتہ قرار دے دیے گئے نہ تو ان کا پتہ جنگی قیدیوں میں مل سکا اور نہ ہی ان کی موت کی تصد سکی۔" سیموئل نے جواب دیا۔

نک کے ذہن میں بار بار اینی جوئل کا خیال آ رہا تھا جو ا کی ایک رکن تھی اور اس وقت بھی تھوڑے ہی فاصلے پر موجود تھی ہے اینی جوئل بھی اسی دہشت پسند ٹولے میں شامل ہو اور ا معلومات اپنے گھر سے حاصل ہوئی ہو۔ تاہم یہ بات نک ویلوٹ پیشے کے منافی تھی کہ وہ اپنی موکلا کے بارے میں کوئی معلوما اور کو فراہم کرے۔ چنانچہ اس سلسلے میں اس نے اپنی زبان

"تو مسٹر نک ویلوٹ! یہ ایک انسانی فریضہ بھی ہے کہ تم تباہ کن فارمولے کو ایسے ہاتھوں میں نہ پہنچنے دو جو اُسے کسی قوت کے حوالے کر دیں۔ اگر تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں کچھ بشرطیکہ تم جانتے ہو، جنھوں نے اس کام کے لیے تمھاری خدما کی ہیں تو یہ تمھاری مہربانی ہو گی۔ بصورتِ دیگر وہ بٹن تم میر کر دو۔ میں پورے خلوص کے ساتھ وہ رقم تمھارے حوالے کرنے ہوں جو تمھیں ان لوگوں سے ملنے والی ہے۔ بولو یہ سودا کرو گے؟"

"نہیں مسٹر فلیک! میرے بھی چند اصول ہیں جو آپ کو ہوں گے۔ میں کبھی کوئی ایسی شے نہیں چُراتا جو کسی طور قیمتی ذریعے کسی تخریب کاری کا اندیشہ ہو۔ نہ ہی میں ایسے گھٹیا قسم سودے کرتا ہوں۔ پچھلے کچھ دنوں سے میرے کاروبار میں گڑبڑ چل رہی ہے لیکن کوئی ہرج نہیں ہے۔ آئندہ کسی سو اس کا خیال رکھوں گا۔ یہ بٹن پیشِ خدمت ہے۔"

نک نے کوٹ کی آستین الٹ دی اور اس میں بنی خفیہ بندر کا سر نکال لیا اور پھر بڑی عقیدت سے مسروقہ بٹن فلیک حوالے کر دیا۔ فلیک سیموئل نے اُسے چٹکی میں پکڑ لیا۔

اسی وقت دروازہ کھلا اور اینی جوئل سیموئل اندر داخل اس کے چہرے پر وہی کرختگی تھی بلکہ اس میں کچھ اضافہ ہی ہو یوں لگتا ہے دادا جان! جیسے آپ کو اس پروگرام سے کوئی دلچ ہے جبکہ آپ کو معلوم ہے کہ میں کس قدر پریشان ہوں۔" اس لہجے میں کہا۔

نک نے دیکھا کہ اینی سیموئل کے اندر داخل ہوتے ہی نہایت پھرتی سے سیاہ بٹن کوٹ کی جیب میں ڈال لیا تھا او ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"میں بالکل تیار ہوں ڈینی! بس مہمان سے الوداعی گفتگو کر رہا تھا۔ آئیے مسٹر نک ویلوٹ! میں بہت جلد آپ سے دوسری ملاقات کروں گا۔ آئیے میں آپ کو شہری علاقے تک چھوڑ دوں۔" وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

نک ویلوٹ بھی بادلِ ناخواستہ اُٹھ گیا۔ فلیک نے اس کے ساتھ باہر نکلتے ہوئے کہا۔ "بات دراصل یوں ہے کہ ڈینی جوئل بے حد پریشان ہے۔ اس کی بہن یعنی میری دوسری پوتی چند روز ہوئے ناراض ہو کر گھر سے چلی گئی ہے۔ ڈینی کی بہ نسبت اینی بہت تند مزاج اور زود رنج ہے۔ بس ذرا سی بات تھی لیکن وہ نہیں برداشت کر سکی، اب ہمیں علم ہوا ہے کہ وہ وھائٹ روز نامی عمارت میں اپنی دوست ماریا ابراہم کے ساتھ مقیم ہے۔ ہم لوگ وہیں جا رہے ہیں۔"

نک نے اپنے حلق سے نکلنے والی حیرت کی آواز کو کمال خوبی سے روکا تھا۔ اس کے ذہن میں دوسری پھلجھڑی چھوٹی تھی۔ مسٹر فلیک کے ساتھ چلتے ہوئے اس نے ڈینی سیموئل کو دیکھا اور بولا۔

"مادام سیموئل بہت محبت کرتی ہیں اپنی بہن سے؟"

"یقیناً۔ اس خاندان کے تمام لوگ ایک دوسرے کو بہت زیادہ چاہتے ہیں اور پھر اینی اور ڈینی۔ یعنی اینجلا جوئل سیموئل اور ڈائنا جوئل سیموئل تو جڑواں بہنیں ہیں۔ ہم شکل، ایک ہی قد و قامت کی بس ذرا مزاج میں فرق ہے۔" مسٹر فلیک ہنس پڑے اور پھر رُک کر نک سے مصافحہ کرتے ہوئے بولے۔ "ہمارا چھوٹا سا ہوائی اڈہ اس طرف ہے۔ آپ کی کار وہ سامنے کھڑی ہے۔ اس لیے رخصت۔ میں آپ کو ہمیشہ یاد رکھوں گا مسٹر نک ویلوٹ!"

نک نے بوڑھے فلیک سے مصافحہ کیا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا جس کی چابی اس کی جیب میں موجود تھی لیکن جسے سیموئل خاندان کے کارکن اطمینان سے ہوٹل سے اڑا لائے تھے۔ اس نے لاک کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔ پھر وائپر کھول کر ونڈ اسکرین صاف کیا اور کار اسٹارٹ کر دی۔

چیک پوسٹ سے گزرنے میں اُسے کوئی دقت نہیں ہوئی تھی۔ سیموئل فرسٹ سے ہاتھ ملاتے ہوئے اُسے بہت سے لوگوں نے دیکھا تھا اور اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ دوستانہ ماحول میں رخصت ہوا ہے اس لیے اب اس سے باز پرس کا کوئی جواز نہیں تھا۔

کار ڈرائیو کرتے ہوئے اس نے سوچا کہ یہ خاندان واقعی پُراسرار ہے اور اس کے ممبران ایک انوکھی کیفیت کے حامل ہیں لیکن اب لانگ پیرے میں قیام کا کوئی جواز نہیں رہا دن کی روشنی میں دو سو پچاس میل کا سفر مشکل نہیں ہو گا چنانچہ اب لانگ پیرے چھوڑ دیا جائے، لیکن اس سے قبل ہوٹل کاؤنٹ جانا ضروری تھا۔ اس نے کار کا رُخ بدلا ہی تھا کہ دفعتاً عقبی سیٹ سے ایک سر نمودار ہوا اور دوسرے

جاسوسی ڈائجسٹ کا دلچسپ ترین سلسلہ

انسان کی ترقی و تہذیب کے حیات افروز واقعات صدیوں سے زندہ ایک پُراسرار شخص کی آپ بیتی، ھَوا جس کی دوست تھی، سمندر جس کے لیے آغوشِ مادر تھا، آگ اس کے بدن کو نمو دیتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کہانی جس نے اپنے وقت میں مقبولیت کے کے ریکارڈ توڑ دیے

صدیوں کا بیٹا

پانچ حصّوں میں مکمّل

قیمت فی حصہ ۴۰/- روپے ✱ ڈاک خرچ فی حصہ ۱۰/- روپے

کتابیات پبلی کیشنز پوسٹ بکس ۲۳ سید سنین بلیو پبلشرز کراچی ۱

اور مکلارنس اُسے تلاش کرتے رہے۔ لیکن وہ چالاک شخص سیموئل خاندان کی ایک بدشکل عمر رسیدہ کنواری عورت سے شادی کر کے فلیک سیموئل بن گیا اور خود کو اس خاندان کی رکنیت میں چھپا لیا۔ ہم دونوں اُسے تلاش کرتے رہے لیکن مکلارنس کی عمر نے وفا نہ کی اور وہ مر گیا۔ طویل عرصے کے بعد مجھے فلیک مارسن کا پتہ چل گیا اور میں نے بھی کسی نہ کسی طرح اس خاندان کی ملازمت حاصل کر لی۔ میں نے پلاسٹک سرجری کے ذریعے چہرہ بدلوا لیا تھا۔ ویسے بھی نازی مجھے اتحادی ایجنٹ سمجھ کر اور یہودی جرمن سمجھ کر میری تلاش میں تھے۔ میں نے فلیک مارسن کو پہچان لیا لیکن وہ آج تک مجھے نہیں جانتا۔ بہرحال اس کے بعد اب تمھاری کہانی شروع ہوتی ہے۔ جس حد تک مجھے معلومات حاصل ہوئی ہیں ان سے یہی پتہ چلتا ہے کہ تم نے سیموئل خاندان کے نوادر خانے سے کوئی شے چُرانے کی کوشش کی تھی جس کا تعلق براہِ راست فلیک مارسن یا فلیک سیموئل سے تھا۔ میں اس کی تفصیل چاہتا ہوں۔"

"اس کے علاوہ؟" نک نے پوچھا۔ اس دوران وہ مجہول بوڑھے کے لیے جواب سوچ چکا تھا جو اس وقت واقعی خطرناک تھا جب تک پستول اس کے ہاتھ میں تھا۔ سیموئل فرسٹ نے بہرحال اوبران کے بارے میں بتایا تھا لیکن نک ویلوٹ جیسے مصروف انسان کو غیر متعلق فضولیات سے کبھی دلچسپی نہیں رہی تھی۔

"بس۔ میں اس چیز کے بارے میں جاننے کا خواہش مند ہوں۔"

"تب یہ پستول جیب میں ڈال لو۔ اتنی سی بات کے لیے اس کی کیا ضرورت ہے اور سُنو کیا تمھیں دہشت پسندوں کے اس ٹولے کے بارے میں معلومات حاصل ہیں جو دولت مند گھرانوں کے لڑکے اور لڑکیوں پر مشتمل ہے؟"

"نہیں۔" مسٹر ڈوڈی نے کہا۔

"تفصیل میں پڑ کر وقت ضائع کرنا فضول ہے۔ پیٹر نامی ایک نوجوان نے مجھے میرا معاوضہ ادا کر کے نوادر خانے کی ایک فہرست مرتب کرنے کے لیے کہا تھا اور اسی کام کے لیے میں نے یہ تگ و دو کی تھی۔ میں نے فہرست تیار کر لی لیکن جب پال مجھے ان نوادرات کی تفصیل بتا رہا تھا تو اس نے ایک قدیم اوورکوٹ مجھے دکھایا جو سیموئل خاندان کا تھا اور اس کے بعد لاپروائی سے اس کی جگہ بدل دی۔ مسٹر فلیک کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اس اوورکوٹ کے لیے سخت پریشان ہو گئے اور اسی وجہ سے مجھے یہاں روک لیا گیا تھا لیکن جب اوورکوٹ دستیاب ہو گیا تو انھوں نے مجھ سے معذرت کر کے مجھے واپسی کی اجازت دے دی۔ اتنی سی کہانی ہے۔" نک نے کہا لیکن اس نے محسوس کیا کہ مسٹر ڈوڈی کی آنکھیں چمکنے لگی تھیں۔

"اوورکوٹ آہ... اوورکوٹ۔ واقعی... واقعی... لیکن مسٹر نک!... مسٹر نک ویلوٹ!... آہ، میں یہ کیسے یقین کر لوں کہ آپ... آپ فلیک سیموئل سے ڈوڈی اوبران کی اس ناخوش گوار

لمحے سائیلنسر لگے پستول کی گول نال اس کی کنپٹی سے آ لگی۔

نک نے سوچا صورت حال معلوم کیے بغیر کوئی کارروائی غیر مناسب ہو گا۔ اس نئی بیماری سے بھی نمٹنا ضروری ہے چنانچہ کار کی رفتار سُست کی اور اُسے سڑک کے کنارے لگا کر کھڑا کر دیا تب اس نے پستول والے کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی اور پھر ایک طو سانس لے کر مسکرا دیا۔

"کیا کوئی نیا حکم لاتے ہو مسٹر ڈوڈی؟"

"اس بار میری ملاقات سیموئل خاندان کیلئے نہیں ہے بلکہ اتفاق ایک ذاتی کام کے لیے تمھاری ضرورت پیش آ گئی ہے۔" مسٹر ڈوڈی نے

"آپ لوگ اپنی ضروریات بذریعے پستول پوری کرتے ہیں پھر سیموئل خاندان کے سارے رنگ انوکھے ہیں۔"

"میں لعنت بھیجتا ہوں اس خاندان پر۔ اور ہاں تم نے کار یہاں کیوں روک دی اسے آگے بڑھاؤ۔ تھوڑے فاصلے پر ایک ذیلی سڑک اس پر آگے بڑھ کر میں تمھیں کار روکنے کی ہدایت دوں گا۔ چلو۔" مسٹر ڈوڈی نے پستول کو جنبش دی۔

نک نے کار مسٹر ڈوڈی کی ہدایت پر آگے بڑھا دی۔ اس موقع وہ کوئی ایسی کارروائی نہیں کرنا چاہتا تھا جو اس کی روانگی میں تاخیر کا باعث ہو۔ مسٹر ڈوڈی کی پسندیدہ جگہ اس نے کار روک کر انجن بند کیا اور ان کی طرف دیکھنے لگا۔ "نیچے اتر آؤ۔ کھلی جگہ گفتگو زیادہ مفید اور موثر ہو گی۔" مسٹر ڈوڈی نے کہا۔ نک نے ان کی اس ہدایت پر بھی عمل کیا۔

"دیکھو مسٹر نک ویلوٹ! سیموئل خاندان کے ایک ملازم کی حیثیت سے تمھارے بارے میں حاصل شدہ معلومات سے میں بھی واقف ہوں اور یہ ذمے داری اس لیے بھی مجھ پر عائد ہوئی کہ سیموئل تھرڈ سے تمھارے بارے میں پہلی گفتگو میں نے ہی کی تھی۔ لیکن یہ اتفاق ہے کہ تم میرے لیے بھی ایک کارآمد انسان نکل آئے۔ میں نہیں جانتا کہ تم ضرورت مندوں کے لیے کون سے کام کرتے ہو، تاہم اس وقت میری ایک ضرورت تم سے آ پڑی ہے اور میں تمھاری مدد چاہتا ہوں۔"

"بذریعے پستول۔" نک ہنس کر بولا۔

"یقیناً تمھیں اس پر اعتراض ہو گا لیکن میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں تھا۔"

"مجھ سے کیا چاہتے ہیں مسٹر ڈوڈی؟"

"جان فلیک مارسن جو بعد میں سیموئل خاندان میں زبردستی شرکت کر کے فلیک سیموئل بن گیا۔ دوسری جنگِ عظیم کے دوران ایک جاسوس کی حیثیت سے کام کرتا رہا ہے۔ اس نے ایک جرمن فارمولا چوری کیا جس میں اس کے دو ساتھی ڈوڈی اوبران اور جان مکلارنس بھی شامل تھے۔ تینوں کے درمیان یہ طے ہوا تھا کہ جنگ کے خاتمے کے بعد یہ فارمولا کسی بڑی طاقت کے ہاتھ فروخت کر دیں گے لیکن پھر جان فلیک مارسن یہ فارمولا لے کر فرار ہو گیا۔ میں یعنی ڈوڈی اوبران

ملاقات کا تذکرہ نہیں کریں گے۔ آپ اس سے مل کر اُسے ہوشیار نہیں کر دیں گے۔ اس خطرے سے نمٹنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ صرف ایک طریقہ۔ وہ یہ کہ میں تمھیں ہلاک کر دوں۔"

"نہیں مسٹر اوبران! ایک اور موثر طریقہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں۔" نک نے کہا۔ اور بڑی رازداری سے پستول اوبران کے ہاتھ سے لے لیا۔ ڈوڈی اوبران اُسے بغور دیکھ رہا تھا۔ "آپ دونوں ہاتھ اٹھا کر سیدھے آگے بڑھیں... بالکل سیدھے۔" نک نے پستول کا رُخ ان کی طرف کر دیا۔ ڈوڈی اوبران چونک پڑا۔ اس کا منہ تعجب سے کھُل گیا، اسے اپنی حماقت کا احساس ہو گیا اور اس کا منہ لٹک گیا۔ نک نے پستول کا چیمبر کھول کر اس کے کارتوس نکال لیے اور پستول ان کی طرف اچھال دیا۔

"میں اسی وقت لانگ پیرے چھوڑ رہا ہوں اس لیے آپ بالکل بے فکر رہیں۔ فلیک سیموئل سے میری ملاقات کا کوئی امکان نہیں ہے۔"

نک نے کار اسٹارٹ کر کے مین روڈ کی طرف موڑی اور پھر برق رفتاری سے ہوٹل کاؤنٹ کی طرف چل پڑا۔

☆

اپنی رہائش گاہ کے گیراج میں داخل ہو کر نک ویلوٹ نے کار کا فالتو ٹائر نکالا اور اس کی ٹیوب باہر کھینچ لی۔ ٹیوب کا شگاف چاقو سے کشادہ کر کے اس نے دونوں بٹن نکالے اور ٹائر اس کی جگہ رکھ کر اپنے کمرے میں آ گیا۔ گلوریا کے بغیر اس رہائش گاہ میں کوئی دلکشی نہیں رہی تھی۔ صرف پندرہ منٹ کی کوشش میں اس نے بندر کے سر کا راز دریافت کر لیا۔ ایک باریک سی لکیر نے اس کی رہنمائی کی تھی۔ وہیں سے بٹن کی چوڑیاں کھُل گئیں۔ اندر انتہائی باریک مائیکرو فلم رکھی ہوئی تھی وہ اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ جنگی جنونیوں کے لیے یہ بے حد قیمتی تھی اور امن پسندوں کے لیے سب سے زیادہ قابلِ نفرت۔ نک نے یہ منحوس فلم آتش دان میں پھینک دی اور ایک خفیہ دراز سے اسی سائز کی ایک سادہ فلم نکال کر اس کی جگہ رکھ دی پھر بٹن کو دوبارہ کس کر بند کر دیا۔

وھائٹ روز کے خوبصورت ڈرائنگ روم میں حسین ماریا براہام نے اس کا استقبال کیا تھا۔ "اس سر پھری لڑکی سے آپ جینسن پارک میں مل سکتے ہیں مسٹر نک ویلوٹ! آج کل وہ یہاں نہیں ہے لیکن آپ کے لیے پیغام چھوڑ گئی ہے۔ پارک کے ٹریلر نمبر سات میں اس کی رہائش ہے۔ آپ زرد رنگ کے اس ٹریلر کو بہ آسانی تلاش کر سکتے ہیں جس پر سرخ رنگ سے اس کا نمبر لکھا ہوا ہے۔"

"بہت بہت شکریہ مادام! پھر مجھے اجازت دیں۔" نک صوفے سے اٹھ گیا۔ "ہاں، یہ تو بتاؤ، اس کا کام ہو گیا ہے۔"

"جی ہاں، بندر کا دوسرا سر بھی میرے پاس موجود ہے۔"

"عجیب سر پھری لڑکی ہے۔ ایک معمولی بٹن کے لیے پچیس ہزار ڈالر۔ اچھا خدا حافظ۔" ماریا ابراہام نے اپنا نازک ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اور بولی۔ "ویسے اگر کبھی ضرورت پڑی تو میں بھی آپ کو تکلیف

دوں گی۔"

"ضرور لیکن بے حقیقت اور معمولی چیز کی چوری کے لیے۔" نک نے مسکرا کر کہا۔

"یقیناً۔ ویسے ایسی کسی چیز کے انتخاب میں مجھے بہت دقت ہو گی۔" ماریا ہنس پڑی اور نک بھی مسکراتا ہوا باہر نکل آیا۔

جینسن پارک سر پھروں کا گڑھ تھا۔ گھروں کی آسائشیں چھوڑ کر خانہ بدوشی کی زندگی پسند کرنے والے یہاں آ جاتے تھے۔ جگہ جگہ ٹریلر کھڑے تھے زرد رنگ کا پانچواں ٹریلر نمبر سات تھا جس کا دروازہ بند تھا۔ دستک دینے پر نک کے بالکل قریب ایک کھڑکی کھُلی اور سرخ مخمور آنکھوں اور بکھرے بالوں والے ایک نوجوان نے باہر جھانکا۔ پھر کرخت لہجے میں بولا۔ "کیا بات ہے؟"

"کیا مس اینی جوئل سے ملاقات ہو سکتی ہے؟" نک نے پوچھا۔

"اس وقت نہیں۔" نوجوان بولا۔

"کون ہے ڈارلنگ؟" یہ آواز اینی جوئل کی تھی اور کھڑکی کے نیچے سے آئی تھی۔

نک نے آواز پہچان کر زور سے کہا۔ "نک ویلوٹ۔"

"اے تم یہاں سے بھاگ جاؤ، پھر کسی وقت آ جانا۔" نوجوان گرجا۔ اس کی آواز نشے میں ڈوبی ہوئی تھی۔

اسی وقت اُسے دھکیل کر اینی جوئل ابھر آئی۔ اس کے اوپر بدن سے ایک رنگین چادر لپٹی ہوئی تھی اور چہرے پر لپ اسٹک پھیلی ہوئی تھی۔ آنکھیں گہری سرخ تھیں۔ "ٹھہرو، مسٹر نک ویلوٹ میرا کام ہو گیا ہے۔"

نک نے ہتھیلی سامنے کر دی جس پر بندر کے دو سر رکھے تھے۔ "اوہ، تھینک یو ڈارلنگ! تھینک یو۔" اس نے ہاتھ بڑھا کر نک کی ہتھیلی پر جھپٹا مارا اور دونوں بٹن اٹھا لیے۔ چند لمحے وہ انھیں دیکھتی رہی پھر چادر سنبھال کر اٹھ گئی۔ اس کے اٹھتے ہی نوجوان نے دوبارہ کھڑکی نیچے کر دی۔ نک نے گہری سانس لی۔ اس سے قبل کہ اُسے دوبارہ دستک دینے کی ضرورت پیش آتی کھڑکی پھر کھلی اور ایک لفافہ باہر نکل آیا اور اینی جوئل کی آواز سنائی دی۔ "شکریے کے ساتھ نک! پورے پچیس ہزار۔"

نک نے جلدی سے لفافہ تھام کر ہاتھ پیچھے ہٹا لیا کیونکہ اس بار نوجوان نے کھڑکی پوری قوت سے نیچے گرائی تھی۔

دوسری صبح اخبار کا مطالعہ کرتے ہوئے نک کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ ایک چھوٹی سی خبر نے اُسے ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"سیموئل ونگ میں چوری۔ چور نے سیموئل فیملی کے نوادرات سے ایک قدیم اوورکوٹ چرا لیا اور دوسری نہایت قیمتی اشیا کو نظر انداز کر دیا۔ پولیس نے چوری کی تفتیش شروع کر دی ہے۔"

اوسٹر کا کوئن

عبدالقیوم شاد



"میرا نام اوٹس فارن ہائٹ ہے۔" اُس نے خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنا تعارف کرایا۔

"میں یہ نام کبھی نہیں بھول سکتا۔" نِک ویلوٹ نے کہا۔ "کیونکہ جب سخت گرمی پڑتی ہے تو اس نام کا ذکر ضرور آتا ہے۔"

"لیکن میں تمھیں یقین دلاتا ہوں کہ فارن ہائٹ تھرمامیٹر میں نے نہیں ایجاد کیا۔"

"میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں؟" نِک نے پوچھا۔

"میں ایک تصویری پوسٹ کارڈ چوری کروانا چاہتا ہوں۔"

"تم اُس پوسٹ کارڈ کو کسی کو بلیک میل کرنے کے لیے تو استعمال نہیں کرنا چاہتے؟"

"وہ ایک سادا تصویری پوسٹ کارڈ ہے۔ اس قسم کے کارڈ عام دکانوں پر فروخت ہوتے ہیں۔ یہ پوسٹ کارڈ میں ورمانٹ کے ایک اسٹور سے چوری کروانا چاہتا ہوں۔"

"تمھیں کتنے کارڈ چاہئیں؟"

"جس کارڈ کی میں بات کر رہا ہوں اُس میں جھیل کی تصویر دکھائی گئی ہے۔ اس اسٹور میں اندازاً ایک درجن کارڈ ہوں گے۔ تمھیں سب کے سب کارڈ چوری کرنے ہوں گے۔"

"تمھیں معلوم ہی ہوگا کہ میری فیس پچیس ہزار ڈالر ہے۔" نِک نے کہا۔ "ایک درجن پینی پوسٹ کارڈوں کے لیے یہ رقم بہت زیادہ نہیں ہے؟"

مسٹر فارن ہائٹ نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ نِک کے خیال میں وہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر قہقہے لگانے کی پریکٹس کرتا رہا تھا۔

"تم بیس پچیس سال پرانی بات کر رہے ہو مسٹر ویلوٹ۔ آج کل کوئی تصویری پوسٹ کارڈ دس سینٹ سے کم میں نہیں ملتا۔ البتہ ورمانٹ کے علاقے میں پچیس سینٹ کے تین کارڈ

مل جاتے ہیں۔"

"اس کے باوجود۔۔۔"

"کام اتنا آسان نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہے ہو۔" فارن ہائٹ نے کہا۔ "ورنہ میں تمھارے پاس نہ آتا۔"

"او کے، کام ہو جائے گا۔" نِک نے کہا۔

فارن ہائٹ اُسے اسٹور کے بارے میں بتانے لگا۔

○

نِک نے گلوریا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ آیندہ اسائنمنٹ پر اُسے ساتھ لے جائے گا۔ لیکن اِن دنوں وہ اپنی بیمار ماں کو دیکھنے فلوریڈا گئی ہوئی تھی۔ اِس لیے وہ اکیلا ہی ورمانٹ روانہ ہو گیا۔ وہ موسمِ خزاں کا ایک روشن دِن تھا۔ درختوں کے پتوں میں سنہری اور بھورا پن جھلکنا شروع ہو چکا تھا۔ جس قصبے میں مذکورہ اسٹور واقع تھا اُس کا نام اسپاٹڈ لیک تھا۔ وہ نِک کے اندازے سے زیادہ بڑا نکلا۔ شاید اُس کا سبب وہ ہوزری مل تھی جس میں سو سوا سو کاریگر کام کرتے تھے۔ نِک جھیل کے ساتھ سے ہوتا ہوا قصبے کے وسط میں واقع اُسی چوراہے میں پہنچ گیا جس میں مذکورہ اسٹور واقع تھا۔ اُس نے اپنی کار کسی خطرے کا خیال کیے بغیر سڑک کے کنارے پر کھڑی کر دی اور اُتر کر اسٹور میں چلا گیا۔

ایک ادھیڑ عمر کی عورت اسٹور کا فرش صاف کر رہی تھی۔ اُس نے پھول دار ایپرن باندھ رکھا تھا۔ اُس نے سر اٹھا کر نِک کی طرف دیکھا۔ ذرا سا مسکرائی اور بدستور اپنے کام میں مصروف رہی۔ اُس وقت اسٹور میں کوئی گاہک نہیں تھا۔

"تمھارے پاس اس علاقے سے متعلق تصویری پوسٹ کارڈ ہوں گے؟" نِک نے پوچھا۔

عورت نے بھویں سیکڑ کر نِک کا جائزہ لیا۔ پھر بولی۔ "کیا تمھارے ذہن میں کوئی خاص قسم کی تصویر ہے؟"

"ایسی کوئی خاص تصویر بھی نہیں ہے۔" نِک نے کندھے اچکائے۔ "میرا خیال ہے کہ کوئی جھیل وغیرہ کی تصویر زیادہ اچھی لگے گی۔"

"کبھی خوب صورت ہوا کرتی تھی۔" عورت جھاڑو پر جھکتی ہوئی بولی۔ "پوسٹ کارڈ اُس طرف والے ریک میں رکھے ہیں۔ خود ہی پسند کر لو۔ پچیس سینٹ کے تین پوسٹ کارڈ ہیں۔"

نِک سرسری انداز میں آگے بڑھ کر تصویریں دیکھنے لگا۔ تصویریں تمام رنگین اور واضح تھیں۔ پرانے وقتوں کی بلیک اینڈ وہائٹ اور مدھم تصویروں جیسی نہیں تھیں۔ اُسے تصویری پوسٹ کارڈ خریدے ہوئے برسوں بیت چکے تھے۔ بیشتر تصویریں آس پاس کے شہروں کی تھیں یا کوہستانی مناظر کی تھیں۔ صرف ایک تصویر جھیل کی تھی۔

"کیا اس کے ساتھ کی اور بھی تصویریں ہیں؟" نِک نے جھیل کی تصویر دکھاتے ہوئے پوچھا۔

عورت نے بھویں سیکڑ کر نِک کی طرف دیکھا۔ پھر بولی۔ "ہوں۔۔۔ تو یہ بات ہے۔ تم بھی اُن لوگوں میں سے ہو جو ان۔۔۔ تصویروں کے چکر میں دور دراز کا سفر کر کے یہاں آ چکے ہو۔"

"میں تمھارا مطلب نہیں سمجھا۔"

"جھیل کی تصویر والا یہ ایک ہی پوسٹ کارڈ ہے۔" عورت نے کہا۔ "یا یوں سمجھ لو کہ تمھیں ایک سے زیادہ کارڈ نہیں مل سکتے۔ یہ تصویر میٹ سیڈلر نے بیس سال پہلے اتاری تھی۔ یہ کارڈ بھی اُسی نے تیار کیے تھے۔ پتہ نہیں کیا بات ہے اچانک ان کارڈوں کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔"

"بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔ اگر یہ شخص جس نے یہ کارڈ تیار کیے تھے چاہے تو مزید پرنٹ تیار کر سکتا ہے۔"

عورت نے نفی میں سر ہلایا۔ "اب وہ مزید پرنٹ تیار نہیں کر سکتا۔ اس کا اسٹوڈیو جو اُس کے گھر کے اندر ہی تھا۔ گزشتہ ہفتے آگ لگنے سے جل کر تباہ ہو گیا ہے اور تمام نیگیٹو جل گئے ہیں۔ اِس واقعے سے چند روز پہلے ایک اجنبی ہمارے قصبے میں آیا تھا اور جھیل کی تصویر والے تمام کارڈ خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ مجھے یہ بات خاصی عجیب سی لگی۔ لہٰذا میں نے کارڈ فروخت کرنے سے انکار کر دیا اور انھیں ریک سے اُٹھا کر کاؤنٹر کے پیچھے رکھ دیا۔"

"ذخیرہ اندوزی۔" نِک لاپروائی سے بڑبڑایا۔ "ہوں جس چیز کی رسد کم ہو جاتی ہے یا طلب بڑھ جاتی ہے دکان دار اُسے ذخیرہ کر لیتے ہیں۔ ویسے تمھارے پاس کُل کتنے کارڈ ہوں گے؟"

"ایک درجن یا درجن سے کچھ زیادہ۔ لیکن میں انھیں فروخت نہیں کرنا چاہتی۔"

اِسی لمحے نِک نے ایک جرمن شیپرڈ کو کاؤنٹر کے عقب سے نمودار ہوتے دیکھا۔ وہ خاصا قد آور اور ہیبت ناک لگتا تھا۔ نِک نے سوچا، غالباً یہ وہ رکاوٹ تھی جس کے سبب فارن ہائٹ۔۔۔ کو اُس کی خدمات حاصل کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ اُس نے اپنی جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اندر رکھے ہوئے چھوٹے سے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن دبا دیا۔

"میں عام قیمت سے زیادہ دینے پر تیار ہوں۔ مثلاً ایک ڈالر فی کارڈ کے حساب سے کیسا رہے گا؟"

"سوری، اِس کارڈ کی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

لیکن تم ایک سے زیادہ نہیں خرید سکتے۔"

بک نے کندھے اچکائے۔ وہ عورت کو تنگ میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ اُس نے ایک بھیل والا اور دو دوسرے کارڈ پسند کیے اور ایک ڈالر کا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔ عورت نے جھاڑو دیوار کے ساتھ ٹکائی کاؤنٹر کے پیچھے جا کر نوٹ کیش بکس میں رکھا اور پھر تین سینٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیے۔ بک بظاہر لاپروائی سے کاؤنٹر کے پیچھے جا کر دیکھنے لگا۔ شاید دوسرے کارڈوں کی کوئی جھلک نظر آجائے۔ اسی لمحے شیپرڈ غرایا اور اچھل کر بک کی کلائی منہ میں دبالی۔

"اوہ اوہ۔" بک نے گھبرا کر کہا۔ "اپنے کتے سے کہو میری کلائی چھوڑ دے۔"

"مزاحمت نہیں کرنا۔" عورت بولی۔ "اس نے ابھی صرف پکڑا ہے۔ اگر میں اسے حکم دوں تو یہ تمہاری کلائی چبا ڈالے گا۔"

"پلیز، اسے حکم دو کہ یہ میری کلائی چھوڑ دے۔"

"آف کنگ۔" عورت نے کہا اور کتا بک کی کلائی چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔

بک اپنی کلائی سہلاتا ہوا حیرت سے عورت کی طرف دیکھنے لگا۔ اگرچہ بظاہر وہ موٹی اور سیدھی سادی عورت نظر آتی تھی لیکن اُس کی آنکھوں میں خاص قسم کی چمک تھی جو بک کو پہلے نظر نہیں آئی تھی۔

"اس کتے کی موجودگی میں کوئی شخص تمہیں لوٹنے کی جرأت نہیں کر سکتا مسز۔"

"میرا نام سمنتھا گریگ ہے اور میں مس ہوں شادی شدہ نہیں ہوں — اگر میرا کوئی شوہر ہوتا تو مجھے اس کتے کی ضرورت نہ ہوتی۔"

"اچھا مس سمنتھا۔" بک ریزگاری جیب میں رکھتا ہوا بولا۔ "تمہارا اور تمہارے کتے کا شکریہ۔" دروازے کے قریب پہنچ کر وہ ذرا سا رکا۔ جیسے اچانک کوئی بات یاد آگئی ہو۔ "مس سمنتھا۔" اُس نے کہا۔ "میں کچھ تصویریں اُتروانے کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ یہ میٹ سیڈلر کہاں مل سکتا ہے؟"

"آج کل وہ بھیل کے کنارے ایک چھوٹے سے کاٹیج میں رہتا ہے۔ قصبے سے نکل کر بھیل والی سڑک پر مڑ جانا۔ تھوڑی دور جانے کے بعد تمہیں اُس کا سائن بورڈ نظر آجائے گا۔"

بک نے اُس کا شکریہ ادا کیا اور کار میں بیٹھ کر بھیل کی طرف روانہ ہو گیا۔

بھیل والی سڑک ڈھلوان تھی اور نیچے پہنچ کر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی تھی۔ ایک شاخ بائیں طرف چلی جاتی تھی اور ایک دائیں طرف۔ اس مقام پر ایک سائن بورڈ لگا ہوا تھا اور تیر کا نشان ظاہر کرتا تھا کہ سیڈلر کا کاٹیج بائیں جانب تھا۔ بک نے اپنی کار بائیں جانب موڑ دی۔ سیڈلر کا کاٹیج زیادہ دور نہیں تھا۔ بک نے کار دروازے کے سامنے روک دی اور آواز کر دستک دی لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں ملا۔ اُس نے دو مرتبہ اور دستک دی اور پھر کاٹیج کے اوپر سے گھوم کر بھیل کی طرف چلا گیا۔ سامنے ایک لکڑی کی بوٹ جیٹی بنی ہوئی تھی جس پر ایک شخص بیٹھا مچھلی کا شکار کر رہا تھا۔

"ہیلو مسٹر۔" بک نے آواز لگائی۔ "میں میٹ سیڈلر کی تلاش میں ہوں۔"

"تم نے صحیح سمت میں آواز لگائی ہے۔ میں ہی میٹ سیڈلر ہوں میرے لائق کوئی خدمت؟"

اُس کی عمر ساٹھ برس کے لگ بھگ تھی۔ سر پر جو تھوڑے بہت بال باقی تھے وہ زیادہ تر سفید تھے۔ بک آگے بڑھا اور جیٹی کے کنارے پر پیر لٹکا کر بیٹھ گیا۔

"مجھے اس علاقے کی کچھ تصویریں چاہئیں۔" اُس نے کہا۔

"اور میں نے سُنا ہے کہ تم ایک اچھے فوٹوگرافر ہو۔"

"کبھی ہوا کرتا تھا۔" بوڑھے فوٹوگرافر نے افسردہ لہجے میں کہا۔ "لیکن گزشتہ مہینے آگ نے میرا سب کچھ جلا دیا ہے۔ کیمرے اور تمام ساز و سامان۔ آج کل مچھلی کے شکار پر وقت ضائع کر رہا ہوں جب تک انشورنس کا چیک نہیں مل جاتا نیا سامان نہیں خرید سکتا۔"

"اوہ، بڑا افسوس ہوا یہ سُن کر۔" بک نے ہمدردی سے کہا۔ "میں نے قصبے کے اسٹور سے یہ تصویریں خریدی ہیں وہاں موجود عورت نے بتایا ہے کہ ان میں سے بعض تصویریں تم نے اُتاری تھیں۔"

سیڈلر تصویروں پر نظر ڈالتا ہوا بولا۔ "یہ بھیل والی تصویر میں نے اُتاری تھی۔ یہ بیس اکیس سال پرانی بات ہے۔ اُس وقت میں نے اس کے بے شمار پرنٹ تیار کر کے اسٹور کو دیے تھے۔"

بک نے تصویر کو پکڑ کر آنکھوں کے سامنے بلند کیا اور بھیل کے ساتھ موازنہ کرتا ہوا بولا۔ "بہت خوب صورت تصویر ہے۔ غالباً بھیل کی دوسری جانب سے اُتاری گئی تھی۔"

سیڈلر ایک ٹیکری کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔ "اس چٹان پر سے اُتاری تھی، وہاں سے اس بھیل کا منظر بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔"

"تم نے اس تصویر سے خاصی دولت کمائی ہوگی۔" بک نے کہا۔

سیڈلر نے کندھے اچکائے۔ "ایسی بھی کوئی بات نہیں۔

اس کے علاوہ میں نے اُن پہاڑوں کی کئی اچھی اچھی تصویریں بنائی تھیں لیکن وہ سب کی سب آگ میں جل کر راکھ ہو گئیں۔"

"بڑے افسوس کی بات ہے۔ آگ کیسے لگی تھی؟"

"کسی نے شرارتاً لگائی تھی۔ میری عدم موجودگی میں کوئی شخص میرے مکان میں گھسا اور چاروں طرف پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی۔ پولیس کا خیال ہے کہ کسی نے مکان میں چوری کی تھی اور اپنا جرم چھپانے کے لیے آگ لگا دی تھی۔"

"میرا خیال ہے کہ تمہارے پرانے نیگیٹو بھی جل گئے ہوں گے۔ مثلاً اس تصویر کا نیگیٹو بھی؟"

"نئی پرانی تمام تصویریں جل گئی ہیں لیکن حیرت کی بات ہے کہ اس تصویر کی مانگ اچانک بڑھ گئی ہے۔ تقریباً تمام اسٹوروں میں اس تصویر والے کارڈ فروخت ہو چکے ہیں۔ نیا سامان خریدنے کے بعد میں اس تصویر کا پرنٹ دوبارہ بناؤں گا اور نئے کارڈ تیار کروں گا۔"

بک پوسٹ کارڈ کا معائنہ کرتا ہوا بولا۔ "کیا اس منظر میں کوئی تبدیلی آگئی ہے؟"

"کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اگر میرے پاس کیمرہ ہوتو میں آج بھی اُس جگہ پر کھڑے ہو کر بالکل ایسی ہی تصویر بنا سکتا ہوں۔ درخت کچھ بڑے ہو گئے ہیں۔ اُس وقت سے اب تک ادھر کوئی نیا مکان بھی تعمیر نہیں ہوا۔"

بک نے دیکھا کہ تصویر میں ایک نارنجی رنگ کی باریک سی لائن بھیل کے کونے سے انگشتی دکھائی دے رہی تھی۔ شاید وہ پرنٹنگ کی خرابی کے سبب سے تھی۔ اس کے سوا تصویر میں اور بھیل میں کوئی فرق نظر نہیں آتا تھا۔

"عجیب بات ہے۔" بک نے کہا۔ "اس تصویر میں بھیل کے اندر کوئی کشتی نظر نہیں آتی۔"

"یہ تصویر میں نے ستمبر کی ایک صبح اُتاری تھی۔ ستمبر کے مہینے میں یہاں خاصی ٹھنڈ ہو جاتی ہے۔ باہر سے آئے ہوئے لوگ تقریباً جا چکے تھے اور مقامی لوگ اتنی ٹھنڈ میں یہاں تفریح کرنے نہیں آتے۔"

"تمہاری یادداشت بہت اچھی ہے۔"

"میں اپنی تصویروں کے بارے میں کبھی نہیں بھولتا۔"

"کیا تمہیں کچھ اندازہ نہیں کہ تمہارے گھر کو کس نے آگ لگائی تھی یا کون تمہیں لوٹنا چاہتا ہوگا؟"

سیڈلر نے جیب سے پائپ نکالا اور اُس میں تمباکو بھرتا ہوا بولا۔ "تم میرا غرسانوں کی طرح سوال کر رہے ہو۔"

"میرا غرسان نہیں ہوں۔" بک نے ہنستے ہوئے کہا۔ "یہاں قریب ہی ایک رائٹر رہتا ہے۔ وہ میرے ساتھ بہت بغض رکھتا ہے۔ کیونکہ میں اُس کی ہم نواہ تحریک آزادی کا حامی نہیں ہوں لیکن مجھے یقین نہیں آتا کہ وہ آگ بھی لگا سکتا ہے۔"

"اُس کا نام کیا ہے؟"

"ٹم لارکن۔" سیڈلر نے کہا۔ "وہ مہماتی واقعات لکھتا ہے۔ شکار، بیات وغیرہ پر۔ ویسے آج کل اُس نے شکار کے خلاف لکھنا شروع کر دیا ہے۔"

بک موضوع بدلتا ہوا بولا۔ "میں دیکھ رہا ہوں کہ ابھی تک تم نے کوئی مچھلی نہیں پکڑی۔"

"کسی زمانے میں اس بھیل کے اندر بہت مچھلیاں ہوا کرتی تھیں۔" سیڈلر ریل لپیٹتا ہوا بولا۔ "بدقسمتی سے ان دنوں مجھے مچھلی کے شکار کا کوئی شوق نہیں تھا۔ اب شوق ہوا ہے تو مچھلیاں کہیں ہجرت کر گئی ہیں۔"

بک اٹھتا ہوا بولا۔ "تم سے باتیں کر کے بہت خوشی ہوئی ہے مسٹر سیڈلر۔ اُمید ہے کہ انشورنس والے جلد تمہارا چیک روانہ کر دیں گے اور تم دوبارہ اپنا کام شروع کر سکو گے۔"

"جلدی کی کوئی اُمید نہیں۔ یہ زبردستی کی چھٹیاں مجھے کاہل کرتی جا رہی ہیں۔"

بک واپس اپنی کار میں جا کر بیٹھ گیا اور دوبارہ کارڈ کو گھورنے لگا۔ اُس نے سوچا کہ اُسے فادر ہائنٹ کے مقصد سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔ اُسے بغیر کسی سوچ بچار کے اپنا کام مکمل کرنا چاہیے۔ اُس نے کارڈ کو الٹ کر دیکھا۔ دائیں طرف اوپر والے کونے میں ایک مربع بنا ہوا تھا جس میں لکھا تھا۔ ٹکٹ یہاں چسپاں کریں۔ کارڈ کے وسط میں ایک عمودی خط کھنچا ہوا تھا جس کے ساتھ یہ عبارت لکھی تھی۔ تصویر: میٹ سیڈلر۔ اسپانڈیک۔ ورمانٹ۔ مطبوعہ ریو ایس۔ اے۔ شاید سیڈلر نے یہ تصویر کہیں سے چرائی تھی، تو کیا ہوا؟ اس تصویر کی کوئی خاص اہمیت نہیں تھی۔

بک نے کار اسٹارٹ کی اور واپس جانے کے لیے قصبے کی طرف روانہ ہو گیا۔ وسطی چوراہے پر پہنچ کر اس نے دیکھا کہ سمنتھا گریگ اور اُس کا کتا کنگ اسٹور کے دروازے میں کھڑے تھے۔ بک نے سمنتھا کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔ رات کی تاریکی میں اُسے واپس آنا تھا اور جب تک وقت گزارنے کے لیے ٹم لارکن سے ملا جا سکتا تھا۔

قصبے کی ٹیلیفون ڈائریکٹری کے مطابق ٹم لارکن ماؤنٹین لین پر رہتا تھا۔ بک کو اُس کا گھر تلاش کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ مکان کی دیواریں مضبوط پتھروں کی بنی ہوئی تھیں۔ دور

سے دیکھنے پر لیں محسوس ہوتا تھا کہ اُن پر زنگ لگا ہوا ہے لیکن جب بک نے قریب سے معائنہ کیا تو اُسے معلوم ہوا کہ وہ مکان کاریگری کا عمدہ نمونہ تھا۔ واضح طور پر لارکن لکھنے کے پیشے سے خوب دولت کما رہا تھا۔

اطلاعی گھنٹی کی آواز پر ایک بھولے بالوں والی عورت نے دروازہ کھولا۔ اُس نے گھٹنوں تک اُونچی جینز اور مردانہ ٹی شرٹ پہن رکھی تھی جو اُس کے جسم کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"یہیں ایلیمینم سائڈنگ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" اُس نے دروازہ کھولتے ہی کہا۔

بک اپنے منہ اور سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔ "کیا میرے منہ پر ایلیمینم کی کوئی پلیٹ لگی ہوئی ہے؟"

"تو پھر تم کیا بیچتے ہو؟"

"کچھ بھی نہیں۔ میں لارکن سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"وہ اس وقت لکھنے میں مصروف ہے اور بے موقع مداخلت پر برہم ہو جاتا ہے۔"

"کیا تم مسز لارکن ہو؟"

"تقریباً۔"

"میں اِس قصبے پر ریسرچ کر رہا ہوں اور میں۔۔۔"

اندر سے ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔ "باہر کون ہے جینی؟"

جینی اندر کی طرف منہ کرتے ہوئے بولی۔ "یہ کوئی ریسرچ اسکالر ہے۔ اِس قصبے کی چھان بین کرتا پھر رہا ہے۔ میں نے اُسے بتا دیا ہے کہ تم مصروف ہو۔"

اِسی لمحے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ پھر ایک بھاری جسم والا شخص جینی کے پیچھے نمودار ہوا۔ اُس کی سُرخ رنگ کی داڑھی خاصی گھنی تھی۔ اگر اُس کے جسم پر کلرکوں والا لباس اور ہاتھ میں کلہاڑا ہوتا تو زیادہ موزوں معلوم ہوتا۔

"میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں مسٹر؟"

"میرا نام بک ولیوٹ ہے۔ میں اس علاقے کے قدرتی مناظر اور خاص طور پر جھیل کے بارے میں ریسرچ کر رہا ہوں۔ میں یہاں گرمائی رہائش گاہ تعمیر کرنے کے بارے میں غور کر رہا ہوں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس معاملے میں تم سے بہتر مشورہ کوئی نہیں دے سکتا۔"

"تمہیں ٹھیک بتایا گیا ہے۔" سُرخ ریش شخص نے کہا۔ "میرا نام ٹم لارکن ہے۔ اندر آ جاؤ۔"

جینی کو یہ بات پسند نہیں آئی۔ لارکن کے کان میں سرگوشی کرتی ہوئی بولی۔ "ذرا احتیاط سے۔ تم میرے خیال میں یہ کوئی دَر دَر گھومنے والا سیلز مین ہے۔"

"ہاں ہاں۔" لارکن سر ہلاتا ہوا بولا۔ "جاؤ، ہمارے لیے دو بیئر لے آؤ۔"

پھر وہ بک کی راہنمائی کرتا ہوا ایک کشادہ کمرے میں پہنچا۔ "بیٹھو مسٹر ولیوٹ۔" اُس نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بڑی سی میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر زیبرا کی کھال سے ملتا جلتا کپڑا چڑھا ہوا تھا۔ جب بھی کوئی شخص میز اور ٹائپ رائٹر کے درمیان حائل ہوتا تھا، جینی کو فکر لگ جاتی ہے اور مجھے معذرت کرنا پڑتی ہے۔ اب تو میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

"میں یہ مطلع کرنا چاہتا تھا کہ۔۔۔"

"آں ہاں، تم جھیل کے بارے میں چھان بین کرنے آئے ہو۔ اِس قصبے کا نام اسپائڈیک ہے جس کے لفظی معنی ہیں۔ مکھیوں والی جھیل۔ اُس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب نئے آباد کار یہاں آئے تو اس جھیل کے اندر جگہ جگہ سبز یاں اور کنول کے پودے ہوتے تھے۔ دُور سے یہ چھوٹے چھوٹے دھبے معلوم ہوتے تھے۔ اسی وجہ سے لوگ اُسے دھبوں والی جھیل کہتے تھے۔ لہٰذا اس قصبے کا بھی یہی پڑ گیا۔ اسپائڈیک۔"

"اتنی خوبصورت تشریح کوئی رائٹر ہی کر سکتا ہے۔"

"افسوس کہ اب یہ جھیل دوسری جھیلوں کی طرح آلودہ ہو گئی ہے۔"

"آج میں نے میٹ سیڈلر کو جھیل میں مچھلی کا شکار کرتے دیکھا تھا۔"

"سیڈلر بہت زیادہ خوش فہمی کا شکار ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اُس نے کوئی مچھلی نہیں پکڑی ہو گی۔ چند ہفتے قبل اُس کے مکان کو آگ لگ گئی تھی۔ اب وہ نیا سامان خریدنے کے لیے انشورنس چیک کا منتظر ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے آگ اس نے خود لگائی تھی۔"

"تم نے یہ بات کیوں کہی؟" جینی کی آواز دروازے کی سے سنائی دی۔ اُس نے بیئر کے گلاس اٹھا رکھے تھے۔ "اب تمہیں تمہیں مصیبت میں مبتلا کر سکتی ہیں تم۔ تمہیں کیا پتہ کہ شخص کون ہے؟"

"آں ہاں ممکن ہے کسی نے شرارت اور تفریح کے طور اُس کے گھر کو آگ لگائی ہو لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ سیڈلر جیسے کے ساتھ ایسی حرکت کون کر سکتا ہے۔ بے چارہ افسردہ قسم کا آدمی ہے اور اکثر کلے میں کیڑے نکالنے جنگلوں اور پہاڑوں کی تصویریں اُتارتا پھرتا تھا۔ کوئی اس کا دشمن نہیں ہے۔ سوائے اس کی سابقہ بیوی کے۔"

"یہ فضول باتیں بند کرو ٹم۔" جینی چلائی۔ "جس انداز سے فساد مواد کام کرتا ہے اُس کے پیشِ نظر تمہیں جرائم کی کہانیاں لکھنا چاہئیں۔"

"سیڈلر کی سابقہ بیوی کون ہے؟" بک نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"سنتھا کریگ قصبے کے وسط میں اُس کا جنرل اسٹور ہے۔ اُس طرف آتے ہوئے تم نے ضرور اُس کا اسٹور دیکھا ہو گا۔"

"میں اسٹور کے اندر بھی گیا تھا۔"

"اچھی عورت ہے۔ مردوں کی طرح مضبوط، خصوصاً جب وہ کاؤنٹر کے پیچھے اُس کے پاس ہو۔ اُن میں علیحدگی کی وجہ بڑی دلچسپ ہے۔"

بک بیئر کی چسکیاں لینے لگا۔ قدرے توقف کے بعد اُس نے کہا۔ "ہو سکتا ہے کہ سیڈلر کے پاس کوئی ایسی تصویر ہو جسے بعض لوگ پسند نہ کرتے ہوں اور اسی وجہ سے انھوں نے اُس کے گھر کو آگ لگا دی ہو۔"

"سیڈلر کسی کو بلیک میل نہیں کر سکتا۔"

"میں بلیک میل کی بات نہیں کر رہا۔ ہو سکتا ہے کہ سیڈلر خود بھی یہ بات نہ جانتا ہو کہ اُس کی کوئی تصویر کسی کے لیے خطرناک ہے۔" بک نے جیب سے جھیل کی تصویر والا پوسٹ کارڈ نکال کر دکھایا۔

"یہ تصویر بھی غالباً اُسی کی بنائی ہوئی ہے۔"

لارکن نے تصویر پر سرسری نظر ڈالی۔ "ہاں یہ اُسی کی بنائی ہوئی تصویر ہے۔ میں اسے پہلے بھی دیکھ چکا ہوں۔"

"کیا اس تصویر میں کوئی غیر معمولی بات ہے؟"

"میرے علم میں کوئی بات نہیں۔ یہ تصویر دو دہائیوں سے فروخت ہو رہی ہے۔"

"یہ جھیل کی سیدھی سادی تصویر ہے۔" جینی نے کہا۔ "اس میں کیا غیر معمولی بات ہو سکتی ہے۔"

بک پچھلی بات کی طرف واپس آتا ہوا بولا۔ "تو تمہارے خیال میں جھیل آلودہ ہو چکی ہے؟"

"آلودہ اور مردہ ہو چکی ہے۔ نہانے اور تفریح کرنے کے قابل نہیں رہی۔ میں نے اِس سلسلے میں کئی لیکچر بھی دیے ہیں اور اب لوگوں نے میری باتوں پر توجہ دینی شروع کر دی ہے کئی لڑکے اس جھیل میں نہانے کے بعد بیمار ہو چکے ہیں۔"

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ جگہ میرے لیے نامناسب ہے۔" بک نے کہا۔

"بالکل نامناسب ہے مسٹر ولیوٹ۔" جینی نے کہا۔ "تم کو فوراً ہی کام کرنا ہے اور تم اس کے کام میں حارج ہو رہے ہو۔"

"سوری۔" بک اُٹھتا ہوا بولا۔ "میں مزید وقت ضائع نہیں کروں گا۔"

"تم لارکن اُسے دروازے تک چھوڑنے آیا۔ تمہیں اسپائڈیک کے بارے میں پتہ کیسے چلا؟"

بک نے قدرے تامل کرتے ہوئے کہا۔ "اوٹس فارن ہاسٹ نامی ایک شخص نے اس کا ذکر کیا تھا۔"

"آہ اوٹس فارن ہاسٹ۔" لارکن نے کہا۔ "میں اُسے جانتا ہوں بلکہ قصبے کا ہر شخص اُسے جانتا ہے۔ پہلے وہی ہوزری مل کا مالک تھا لیکن کافی عرصہ قبل یہ مِل فروخت کر کے ایک دوسرے علاقے میں منتقل ہو گیا تھا۔"

بک لارکن سے۔۔۔ ہاتھ ملاتا ہوا بولا۔ "مدد کا شکریہ مسٹر لارکن میرا خیال ہے کہ کیمپ سائٹ کے لیے مجھے کوئی اور جگہ دیکھنا پڑے گی۔"

جب وہ کار میں بیٹھ رہا تھا تو اُس نے دیکھا کہ جینی کھڑکی کے قریب کھڑی اُسے گھور رہی تھی۔

❁

جب چاروں طرف رات کی تاریکی پھیل گئی تو بک قصبے میں داخل ہوا۔ اس نے اپنی کار درختوں کے نیچے تاریکی میں کھڑی کر دی اور پیدل سنتھا کے اسٹور کی طرف ہو لیا۔ چھوٹے علاقوں میں سورج غروب ہوتے ہی سناٹا چھا جاتا ہے۔ قصبے کی گلیاں تقریباً سنسان پڑی تھیں۔ بک اسٹور کے بغلی دروازے پر گیا اور تالے کا معائنہ کیا۔ وہ ایک عام قسم کا تالا تھا۔ بک نے ذرا سی کوشش سے اُسے کھول لیا اور اندر داخل ہو گیا۔ اُس کے ساتھ ہی اُسے ہلکی سی غراہٹ سنائی دی۔ اُسے پہلے ہی شک تھا کہ گتا دکان کے اندر ہو گا۔ اُس نے فی الفور جیب سے چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈر نکالا۔ اُسے آن کر کے دروازے کے پاس رکھا اور تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھا جہاں غالباً جھیل کی تصویر والے بقیہ پوسٹ کارڈ رکھے تھے لیکن دوسرے ہی لمحہ گتا غراتا ہوا اُس کے سر پر پہنچ گیا اور اُس کی کلائی منہ میں دبا لی۔

"آف گتگ۔" اسٹور کی تاریکی میں سنتھا کی آواز گونجی۔ "آف گتگ"

یہ آواز سنتے ہی کتے نے ذرا سا تامل کیا اور کلائی چھوڑ دی۔ بک جلدی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھا اور پوسٹ کارڈ تلاش کرنے لگا۔ گتا بے تعینی کے انداز میں غرا رہا تھا۔ پانچ سیکنڈ کے بعد ایک بار پھر "آف گتگ" کہا گیا۔ یہ الفاظ دروازے کے پاس رکھے ہوئے ٹیپ ریکارڈر میں سے ہر پانچ سیکنڈ کے بعد نشر ہو رہے تھے۔ کتے نے غرانا بھی بند کر دیا اور اپنی مالکن کے حکم کی تعمیل میں اطمینان کے ساتھ فرش پر بیٹھ گیا۔

نک نے نصف منٹ کے اندر پوسٹ کارڈوں والا لفافہ تلاش کرلیا۔ اس نے صبیحی ٹارچ کی روشنی میں تمام کارڈوں کا معائنہ کیا۔ وہ تعداد میں کل گیارہ تھے اور سب جھیل کی تصویروں والے تھے۔ نک نے لفافہ جیب میں رکھا اور اطمینان کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے ٹیپ ریکارڈر اٹھا کر جیب میں رکھا اور باہر نکل کر دروازہ بند کردیا۔

❁

اگلے روز نیویارک پہنچ کر نک نے مسٹر فارن ہائٹ سے ملاقات کی اور پوسٹ کارڈوں والا لفافہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"کل بارہ پوسٹ کارڈ ہیں۔" اس نے کہا۔ "ایک فریدنا پڑا اور باقی۔۔۔"

"شاندار! بہت شاندار۔" فارن ہائٹ کارڈ دیکھتا ہوا بولا۔ "تم حیرت انگیز انسان ہو!"

"کام زیادہ مشکل نہیں تھا۔" نک نے کہا۔

"اس سے پہلے میں نے جس شخص کو تصویریں لانے کے لیے بھیجا تھا وہ انتہائی خوف زدہ حالت میں واپس آیا تھا۔ اس کی کلائی پر کتے کے دانتوں کے گہرے نشانات تھے۔"

"یقیناً وہ کتوں کی نفسیات سے واقف نہیں ہوگا۔" فارن ہائٹ ایک پھولا ہوا لفافہ نک کی طرف اچھالتا ہوا بولا۔ "اس کے اندر تمہاری بقایا رقم ہے۔ بہرحال تمہارے ساتھ بزنس کرکے بہت خوشی ہوئی۔"

نک نے رقم گن کر جیب میں ڈالی اور وہاں سے رخصت ہوگیا۔ اس کی جیب میں دو دو سو کے تصویری پوسٹ کارڈ ابھی باقی تھے۔ ان میں سے ایک اس نے گلوریا کو بھیج دیا اور دوسرا ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔ جہاں تک اس کا تعلق تھا۔ پوسٹ کارڈوں والا معاملہ ختم ہوگیا تھا۔

❁

دو روز بعد گلوریا نے فون پر بتایا کہ اس کی ماں کی طبیعت ٹھیک ہوچکی ہے اور وہ واپس آرہی ہے۔ نک نے جیسے ہی فون بند کیا دروازے کی گھنٹی بجی۔ باہر ڈیوڑھی میں جو آدمی کھڑا تھا وہ دبلا اور لمبا تھا۔ اس نے اسپورٹس جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے نیچے جو قمیص اور ٹائی تھی وہ مختلف رنگ کی تھی۔ نک نے مسکراتے ہوئے سوچا کہ یہ آدمی ایلومینیم سائڈنگ کا سیلز مین معلوم ہوتا ہے۔

"فارن ہائٹ تم سے ملنا چاہتا ہے۔" اس نے سادگی سے کہا۔

"اس کے ساتھ میرا معاملہ ختم ہوچکا ہے۔"

وہ شخص آگے بڑھا اور نک کے پہلو سے ریوالور کی نال لگادی۔ "نہیں، ابھی معاملہ ختم نہیں ہوا۔" اس نے غرا کر کہا۔ "چلو میرے ساتھ۔"

چالیس منٹ بعد نک ایک بار پھر فارن ہائٹ کے دفتر میں بیٹھا تھا۔

"تم نے مجھے مایوس کیا ہے نک ویلوٹ۔" فارن ہائٹ نے کہا۔ "تم اپنے مشن میں ناکام رہے ہو۔"

"یہ ناممکن ہے۔" نک نے کہا۔

"اچھا!" فارن ہائٹ نے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔ "ذرا یہ تو دیکھو۔ یہ لفافہ آج صبح کی ڈاک سے موصول ہ

نک نے لفافہ اٹھا کر دیکھا۔ اس کے اندر جھیل کی دو تھیں جو پوسٹ کارڈ کے بجائے پتلے کاغذ پر تھیں۔ واضح پرنٹ تھیں اور بخیل کلرنگ بک سے تیار کیا گیا تھا۔ تصویروں کے ساتھ ایک چھوٹا سا رقعہ تھا جس پر ذیل کی عبارت درج تھی۔

"تم نے جو آخری آدمی بھیجا تھا وہ بھی ناکام واپس چلا گیا ہے۔ بقیہ تصویروں اور پوسٹ کارڈوں کی قیمت اب دس لاکھ ڈالر ہے۔"

نیچے جو تاریخ درج تھی وہ نک کی واپسی کے دوسرے دن کی تھی۔

"بلیک میل۔" نک نے ہولے سے کہا اور سوچنے لگا کہ مرتبہ یہ لفظ اس نے کہاں سنا تھا۔ سیڈلر کے منہ سے، مینی منہ سے یا ٹم لارکن کے منہ سے۔

"ہاں، بلیک میل مسٹر ویلوٹ لیکن تمہارا اس معاملے سے تعلق نہیں۔ تمہارا تعلق صرف تمہاری ناکامی سے ہے۔"

"تم نے مجھے پوسٹ کارڈ چوری کرنے کے لیے کہا وہ میں نے تمہیں لاکر دے دیے ہیں۔ تم نے تصویروں کی بابت کوئی بات نہیں کی تھی۔"

فارن ہائٹ اس شخص کی طرف مڑا جو نک کو لایا تھا۔

"روبن، ہمیں وہاں جانا پڑے گا۔"

روبن نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا یہ وہی شخص ہے جو کلائی پر دانتوں کے نشانات ساتھ لایا تھا؟" نک نے پوچھا۔ "اور جس نے سیڈلر کے کو آگ لگائی تھی؟"

"تم کچھ زیادہ ہی باتیں جانتے ہو۔" روبن نامی شخص نے

"شٹ اپ روبن۔" فارن ہائٹ گرجا۔ "تمہارا فیک درست ہے ویلوٹ۔ بلیک میل کا چکر دو ماہ قبل شروع ہوا میں نے روبن کو اسپانڈیک بھیجا اور یہ وہاں سے جھیل کی

تمام پوسٹ کارڈ خرید لایا۔ اس کے باوجود بلیک میلر کا گیا۔ دوسری مرتبہ یہ وہاں گیا اور سیڈلر کے مکان کو آگ لگا کن بلیک میلر کا خط پھر آگیا۔ تیسری مرتبہ یہ وہاں گیا اور پر کے دانتوں کے نشانات ڈلوا کر واپس آگیا۔ تب نے تمہاری خدمات حاصل کیں۔ مجھے یقین تھا کہ تم ناکام نہیں آؤ گے۔ یہ تصویریں جو تمہاری نظر میں بے قیمت میری نظر میں بہت قیمتی ہیں۔"

"کیوں؟" نک نے پوچھا۔ "ان تصویروں میں کون سی بات ہے جس کی قیمت دس لاکھ ڈالر سے بھی زیادہ ہے؟ جھیل کے سوا کوئی متحرک چیز نظر نہیں آتی۔ نہ کوئی آدمی اور نہ ہی کوئی کشتی۔"

"شاید مجھے دس لاکھ ڈالر ادا کرنے ہی پڑیں۔ لہٰذا تم بخوبی بات کا اندازہ لگا سکتے ہو کہ میں یہ راز تمہارے سمیت کسی کو بتا سکتا۔"

"اب تم کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

فارن ہائٹ روبن کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "ہم اسپانڈ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور تم بھی ہمارے ساتھ جاؤ گے۔"

"میرا خیال ہے کہ میں ابھی وقت نہیں نکال سکتا۔"

"ہمارا خیال ہے کہ تم وقت نکال سکتے ہو۔"

"کیا یہ پروگرام آئندہ ہفتے تک ملتوی۔۔۔"

"آئندہ ہفتے تک بہت دیر ہوجائے گی۔" فارن ہائٹ بولا۔ "یہ معاملہ فوری طور پر حل ہونا چاہیے۔ سوموار کو میری ت میں پیشی بھی ہے۔"

نک نے روبن کی طرف دیکھا جو بے چینی کے ساتھ ر کو انگلیوں میں گھما رہا تھا۔ نک نے سوچا اس بچکر سے گی کے بغیر نکلنا مشکل ہے۔

"ٹھیک ہے۔" بالآخر اس نے کہا۔ "میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔"

"بہت خوب مسٹر ویلوٹ۔"

"بلیک میلر کے بارے میں کوئی اندازہ؟"

"کوئی نہیں۔ یہ شخص جو کوئی بھی ہے اس بات سے ہے کہ تم اسپانڈیک گئے تھے۔ تم وہاں کتنے لوگوں سے تھے؟"

"صرف تین۔ نہیں چار۔ یہ سمتھ کریگ میٹ ریڈلر۔ ٹم نامی ایک رائٹر اور اس کی گرل فرینڈ مینی۔"

فارن ہائٹ نے اثبات میں سر ہلایا۔ "میٹ اور سمتھ اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ دونوں کسی زمانے میں یہاں ہوا اور ٹم لارکن کو بھی جانتا ہوں لیکن مینی کا نام میرے لیے نیا ہے۔"

"تمہاری وہاں ہوزری مل تھی؟"

"یہ گئے وقتوں کی بات ہے ویلوٹ۔ آج کل میں آئل ٹینکر فلیٹ کا مالک ہوں اور دنیا کے تین ملکوں میں میرے کیمیکل پلانٹ ہیں۔"

"پھر تو صورتِ حال بہت الجھی ہوئی ہے۔"

"نہیں۔ اب معاملہ چار افراد تک محدود ہوگیا ہے۔ روبن ان چاروں کو دیکھ کر بتا سکتا ہے کہ ان میں بلیک میلر کون ہے۔"

"گن کے ساتھ؟"

"اگر ضرورت پڑی تو گن بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔"

روبن نے راستے میں کہا۔ "میں سب سے پہلے اس وحشی کتے کو شوٹ کروں گا۔"

❁

اسپانڈیک کا سفر ایک چھوٹے سے جیٹ طیارے میں کیا گیا جس پر فارن ہائٹ کی کمپنی کا نام پینٹ کیا ہوا تھا۔ ایئرپورٹ پر ایک کرائے کی کار منتظر تھی۔ سفر کے دوران زیادہ تر خاموشی رہی۔ جب ان کی کار قصبے کی حدود میں داخل ہوئی تو فارن ہائٹ نے کہا۔

"اس قصبے میں میں نے اپنی زندگی کا پہلا کاروبار کیا تھا۔ جنوری ۱۹ میں میں نے اس وقت خریدی تھی جب اس کے مالکان نقصان کی بنا پر اسے بند کرنے کا ارادہ کررہے تھے۔ میں نے اس مل کو پورے دس سال تک کامیابی کے ساتھ چلایا اور جب میں نے اسے فروخت کیا تو اس وقت وہ پورے زور و شور کے ساتھ چل رہی تھی۔ اہلِ قصبہ کو چاہیے کہ مجھے بلیک میل کرنے کے بجائے قصبے کے وسط میں میرا مجسمہ نصب کریں۔"

"اس حرکت کا ذمہ دار سارا قصبہ نہیں ہوسکتا۔"

"اس کا فیصلہ تو حقیقت کھلنے کے بعد ہی ہوگا۔"

ان کی کار جنرل اسٹور کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ نک نے ٹم لارکن اور مینی کو اسٹور سے نکلتے دیکھا۔ فارن ہائٹ اور لارکن نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تو ان کے چہروں پر خوشگوار حیرت نمودار ہوگئی۔

"اوہ میلر فارن ہائٹ۔" لارکن نے کہا۔ "میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اس قصبے میں قدم رکھنے کی ہمت بھی کرسکتے ہو۔"

"میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس پر مجھے شرمندگی ہو۔" فارن ہائٹ نے کہا۔

مینی نک کو گھورتی ہوئی بولی۔ "یہ۔۔۔ یہ وہی سائڈنگ سیلز مین ہے۔ تمہارا اندازہ صحیح ہے۔ یہ واقعی فارن کا آدمی ہے۔"

"میں کسی کا آدمی نہیں ہوں۔" نِک نے کہا۔ "چلیں اندر چلتے ہیں۔"

"معاملہ کیا ہے؟" لارکن نے پوچھا۔

"تم نے سنا نہیں ویلوٹ نے کیا کہا ہے۔" روبن ابھری ہوئی جیب میں ہاتھ ڈالتا ہوا بولا۔ "اندر چلو۔"

سمنتھا، فارن ہائٹ کو دیکھتے ہوئے بولی۔ "میں دیکھ رہی ہوں کہ اب تم کرائے کے غنڈے ساتھ لے آئے ہو۔"

"تمھارا سابقہ شوہر کہاں ہے سمنتھا؟" فارن ہائٹ نے پوچھا۔

"یہاں اس کا کیا کام۔"

"اُسے فون کر کے یہاں بلاؤ۔"

"کیوں بلاؤں اُسے؟" سمنتھا نے غصے سے کہا۔

"تم لوگوں میں سے کوئی شخص مجھے بلیک میل کر رہا ہے۔" فارن ہائٹ نے کہا۔ "میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کون ہے۔"

سمنتھا نے باری باری سب کی طرف دیکھا اور بالآخر فون کی طرف بڑھ گئی۔ سیڈلر نے کہا کہ وہ تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ جائے گا۔ اِس اثنا میں ایک عورت اور اُس کا بچہ خریداری کے لیے اسٹور میں داخل ہوئے لیکن سمنتھا نے انھیں واپس بھیج دیا۔

"اسٹور اسٹاک ٹیکنگ کے لیے بند ہے۔" اس نے کہا۔ "کل آنا۔"

دس منٹ بعد سیڈلر اسٹور میں پہنچ گیا۔

"ہیلو ٹم۔" اُس نے باریش رائٹر کو مخاطب کر کے کہا۔ "تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"کچھ بھی نہیں، ہمیں زبردستی یہاں روکا گیا ہے۔ میں اور جینی اسٹور سے نکل رہے تھے کہ فارن ہائٹ اپنے بندوقچیوں کے ساتھ یہاں پہنچ گیا اور ہمیں گن دکھا کر اندر لے آیا۔"

"میرے پاس کوئی گن نہیں ہے۔" نِک نے کہا۔ "اور بات ہونے سے پہلے یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھے زبردستی یہاں لایا گیا ہے۔"

فارن ہائٹ روبن سے مخاطب ہو کر بولا۔ "ذرا ہوشیاری سے سب پر نظر رکھو۔ جب تک میری بات ختم نہ ہو کوئی شخص جانے نہ پائے۔" پھر وہ دوسرے افراد کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "تم چاروں میں سے کوئی شخص مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کون ہے۔ جب تک بلیک میلر بے نقاب نہیں ہو جاتا تم لوگ باہر نہیں جا سکتے۔"

"لیکن کوئی شخص کیوں تمھیں بلیک میل کرنا چاہتا ہے؟" جینی نے سادگی سے پوچھا۔ وہ حاضرین میں سب سے کم عمر تھی۔ اُس کا انداز ظاہر کرتا تھا کہ وہ اصل حقیقت سے بے خبر ہے۔

اچانک نِک کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ اُسے جھیل کی تصویر یاد آ گئی اور دفعتہً حقیقت اُس کے ذہن میں روشن ہو گئی۔

اُسے خیال آیا کہ اگر بلیک میلر بے نقاب ہو گیا تو فارن ہائٹ اُسے بے دریغ قتل کر ڈالے گا۔ لہٰذا یہ بات سب کو بتا دینا چاہیے۔ پانچ آدمیوں کو قتل کرنا آسان کام نہیں تھا۔

"کیا تم خود جینی کے سوال کا جواب دو گے۔" نِک نے کہا۔ "یا۔ اگر اجازت ہو تو میں اُس کے سوال کا جواب دوں۔"

فارن ہائٹ ایک دم گھوم کر نِک کو گھورنے لگا۔ "تم بارے میں کیا جانتے ہو؟"

"تم نے چند پوسٹ کارڈ چوری کروانے کے لیے میری حاصل کی تھیں۔ اُس وقت مجھے کچھ پتہ نہیں تھا کہ معاملہ لیکن ابھی ابھی میرے ذہن میں اچانک ساری حقیقت ہو گئی ہے۔ بیس سال قبل جب تمھاری مل جھیل کے پا آلودہ کر رہی تھی اس وقت سیڈلر نے اُس کی تصویر اتاری اتفاق سے وہ ایک خاص لمحہ تھا۔"

سیڈلر چونک کر بولا۔ "اوہ تو یہ تم ہو جس نے ایک کی خاطر میرے مکان اور اسٹوڈیو کو جلا کر خاک کر دیا۔"

"تم سب لوگوں نے وہ تصویر دیکھی ہے۔" نِک نے فارن ... کو سوچنے کا موقع دیے بغیر کہا۔ "جھیل کی دائیں جا ایک نارنجی رنگ کی باریک سی عمودی لکیر دکھائی دیتی میں اُسے پرنٹنگ کی خرابی سمجھا تھا لیکن نہیں، حقیقت ہے۔ یہ کوئی مہلک کیمیکل ہے جو ہوزری مل کے کسی پائپ جھیل کے اندر گر رہا ہے۔ آج بھی اگر مل کا معائنہ کیا جائے مقام پر اُس پائپ کا کوئی سراغ ضرور مل جائے گا۔"

لارکن نے سر ہلایا۔ اس کے چہرے پر ایک دم تند گئی تھی۔ "یہ شخص ایک خوب صورت جھیل کا قاتل ہے کا ہی نہیں، ان ہزاروں مچھلیوں کا بھی جو اس کے شفاف کی رونق تھیں۔ اِس جھیل میں نہانے والے سیکڑوں لوگ کا شکار ہو چکے ہیں۔ نہ جانے اُن میں سے کتنے مر بھی گئے ہو۔"

"اس کے باوجود یہ ایک پرانی بات ہے۔" سمنتھا نے "اتنی پرانی بات پر دس لاکھ ڈالر کا مطالبہ میری سمجھ سے با

"اس وقت مسٹر فارن ہائٹ پر غالباً آلودگی پھیلا سلسلے میں عدالت میں ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ یہ آلودگی کے آئل ٹینکروں کے باعث ... یا کیمیکل پلانٹ کے باعث ہے۔ اگر عدالت کو یہ علم ہو جائے کہ اس شخص نے بیس سال ایک خوب صورت جھیل کو آلودگی سے تباہ کیا تھا تو موجود کا فیصلہ اِس کے خلاف ہونے کا قوی امکان ہے۔"

روبن کے چہرے پر اُلجھن نظر آ رہی تھی۔ وہ اپنے سے مخاطب ہو کر بولا۔ "میرے لیے کیا حکم ہے؟"

"تمھارے لیے اب کوئی حکم نہیں ہے۔" سمنتھا نے کہا۔ "ے باس کا راز فاش ہو چکا ہے۔"

"پہلے اس عورت کا منہ بند کرو۔" فارن ہائٹ چلایا۔

"کنگ۔" سمنتھا چلائی۔ "جلدی آؤ۔"

کاؤنٹر کے عقب سے قد آور شیپرڈ غراتا ہوا نمودار ہوا۔ کا ہاتھ تیزی سے جیب سے باہر آیا۔ نِک نے قریبی ریک سے چار کی بوتل اُٹھائی اور برقی سرعت سے روبن کے سر پر دے ریوالور ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ فرش پر گر گیا اور لوموشن میں فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ فارن ہائٹ نے لپک لور اُٹھانا چاہا لیکن نِک اُس کے اور ریوالور کے درمیان ہو گیا۔

"ٹھیرو مسٹر فارن ہائٹ۔" اُس نے کہا۔ "اب خطرے کی ت نہیں۔ یہی شخص تمھیں بلیک میل کر رہا تھا۔"

"روبن؟ میں یقین نہیں کر سکتا۔"

"تمھیں یقین کرنا ہی پڑے گا ممکن ہے کہ جھیل کی آلودگی ے میں ان میں سے کوئی شخص جانتا ہو لیکن عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے اُس کے بارے میں صرف روبن ہی ا۔ پھر یہ روبن ہی تھا جس نے سیڈلر کا اسٹوڈیو جلانے جھیل کی تصویر کا نیگیٹو چوری کر لیا اور اُس کے پرنٹ کھ لیے۔"

فارن ہائٹ چند لمحوں تک سوچتا رہا۔ پھر بولا۔ "میرا خیال ٹھیک کہتے ہو، تعجب ہے کہ مجھے پہلے اس بات کا ں نہیں آیا۔ یہ شخص ہمیشہ سے لالچی اور کمینہ ہے۔"

"اب کیا چاہتے ہو فارن ہائٹ؟" لارکن نے پوچھا۔ ں کو آتش زنی کے جرم میں مقامی پولیس کے سپرد کرنا ہو یا خود نمٹنا چاہتے ہو؟"

"میرا خیال ہے کہ فارن ہائٹ خود ہی اُس کا بندوبست ۔" نِک نے کہا۔ "کیوں نہ اُسے کار میں ڈال لیا جائے؟"

سب نے اس بات سے اتفاق کیا اور بے ہوش روبن کو ر میں ڈال دیا۔

"اب کوئی شخص تمھیں بلیک میل نہیں کرے گا۔" نِک نے کہا۔ فارن ہائٹ کار میں بیٹھتے ہوئے بولا۔ "لارکن اس بارے میں سے باز نہیں آئے گا۔ اسے عوام کی صحت و صفائی کی ہر لگی رہتی ہے۔ کیا تم کار میں نہیں بیٹھو گے؟"

سمنتھا نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں ایک آدھ دن اِس قصبے ا چاہتا ہوں۔ اس شخص سے محتاط رہنا۔ ہوش میں بعد یہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔"

"میں اُسے سیدھا کرنا خوب جانتا ہوں۔"

نِک کار کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ پھر اسٹور کے اندر چلا گیا۔ سمنتھا اُسے دیکھ کر بولی۔ "تم خاصے ہوشیار آدمی لگتے ہو۔"

نِک نے کندھے اُچکائے۔ "مصیبت سے نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کرنا ہی پڑتا ہے۔"

"تم اچھی طرح جانتے ہو کہ روبن بلیک میلر نہیں ہے۔"

نِک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ بولا۔ "اور یہ بھی اچھی طرح جانتا ہوں کہ بلیک میلر تم ہو۔"

قدرے تامل کے بعد سمنتھا نے اثبات میں سر ہلایا۔ "تمھارا اندازہ صحیح ہے نِک۔ میں اس رقم سے جھیل کو صاف کروا کے اس میں نئے سرے سے مچھلیاں ڈلوانا چاہتی تھی۔"

"فکر نہیں کرو۔" نِک نے اُسے یقین دلایا۔ "ایسا ہی ہو گا۔ فارن ہائٹ کو طوعاً یا کرہاً یہ کام کرنا پڑے گا لیکن اب تم بلیک میلنگ والا طریقہ اختیار نہیں کرو گی۔ فارن ہائٹ کو کوئی خط نہیں لکھو گی۔"

"تمھیں یہ کیسے اندازہ ہوا کہ بلیک میلنگ میں کر رہی ہوں؟"

"واضح طور پر پہلی مرتبہ روبن نے قصبے کے تمام اسٹوروں سے جھیل کی تصویر والے سارے کارڈ خرید لیے تھے لیکن تمھارے سوا کسی کو کارڈوں کی اہمیت کا اندازہ نہیں تھا اور نہ کوئی دوسرا شخص نیگیٹو حاصل کر سکتا تھا۔ تم نے روبن کے ہاتھ تمام کارڈ فروخت کرنے کے بعد مزید کارڈ پرنٹ کروا لیے۔ یہ کام یا تو تم نے سیڈلر کی مدد سے کیا یا اُس کے اسٹوڈیو سے نیگیٹو چرا کر خود ہی کارڈ پرنٹ کروا لیے۔ بلکہ عین ممکن ہے کہ تم نے سیڈلر سے علیحدگی سے قبل اس کے کچھ نیگیٹو اپنے قبضے میں کر لیے ہوں۔"

"تمھارے دلائل بہت کمزور ہیں۔" سمنتھا نے کہا۔ "مثلاً صورتحال ... یوں بھی تو ہو سکتی ہے کہ کارڈوں کا ایک پیکٹ جسے میں رکھ کر بھول گئی تھی اچانک میرے ہاتھ لگ گیا ہو۔"

نِک نے نفی میں سر ہلایا۔ "میرے پاس ابھی ایک اور ثبوت موجود ہے۔ تھوڑی دیر پہلے گفتگو کے دوران تم نے کہا تھا کہ اتنی پرانی بات پر دس لاکھ ڈالر کا مطالبہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ فارن ہائٹ نے صرف یہ کہا تھا کہ اُسے بلیک میل کیا جا رہا ہے رقم نہیں بتائی تھی۔ لہٰذا یہ بات وہی شخص جان سکتا ہے جو بلیک میل کر رہا ہو۔"

"بہرحال میرے پیشِ نظر ایک اچھا مقصد تھا۔" سمنتھا نے کہا۔ "نِک ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ تم نے کتے کو بیہوش کیے بغیر کارڈ کیسے چوری کر لیے؟"

"میرا بزنس سیکرٹ ہے۔" نِک نے مسکراتے ہوئے کہا

ٹرنک کی چوری

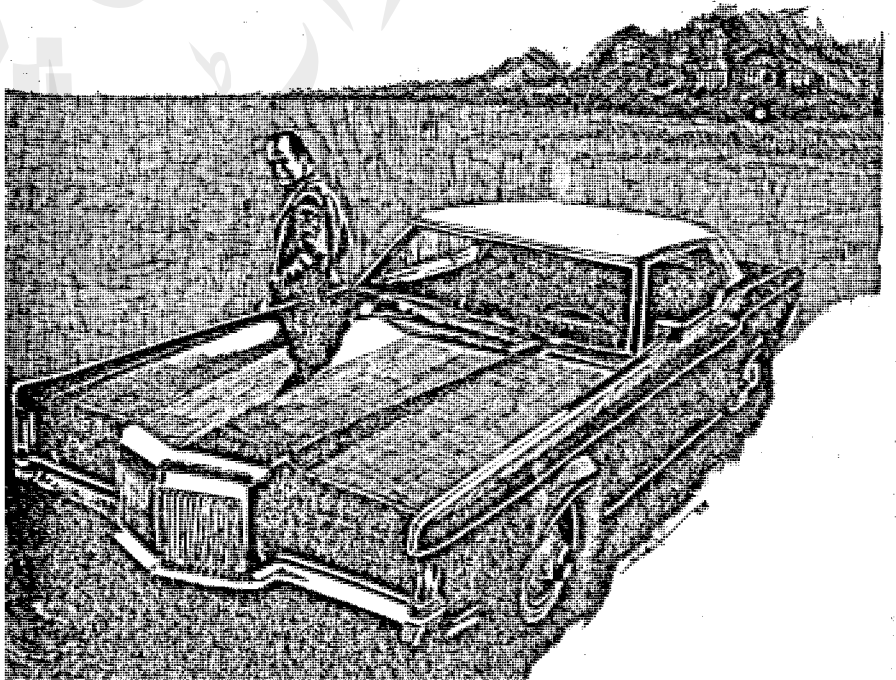

نک ویلوٹ نے پُرتاسف انداز میں سر ہلایا۔ وہ نصف گھنٹے سے پبلک لائبریری کے جرائم سیکشن میں جھک مار رہا تھا لیکن فنِ چوری پر ایک بھی کتاب نہیں تھی۔ حالانکہ قتل کے موضوع پر کئی کتابیں موجود تھیں۔ وہ ایک خالی میز پر بیٹھ گیا.... اور کھڑکی سے باہر نظر آنے والے باغیچے کو دیکھنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ چوری کے موضوع پر اسے خود ہی کتاب لکھنی پڑے گی جس کا عنوان کچھ یوں ہوگا۔ "چوری، ایک قدیم فن" یا "چوری برائے زندگی۔"

چند لمحوں بعد ایک فربہ اندام شخص اس کے بائیں طرف والی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی نک کے ذہن میں بلڈاگ کا تصور ابھر آیا۔ اس کی عمر چالیس برس کے لگ بھگ معلوم ہوتی تھی۔ اس کے بال سرخ رنگ کے تھے آنکھوں پر سنہری کمانی والا چشمہ تھا اور ناک نقشہ روسیوں جیسا تھا۔ وہ بظاہر بے مقصد ایک رسالے کی ورق گردانی کرنے لگا۔ اس کے چہرے پر لاپروائی اور بے نیازی پائی جاتی تھی۔ وہ اُن لوگوں سے معلوم ہوتا تھا جو دنیا کو بازیچۂ اطفال سے زیادہ اہمیت نہ دیتے۔

"کتابیں!" اس نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ "کتابیں! ہونہہ...."

نک نے سرسری انداز میں اس کی طرف دیکھا اور دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

"اسے کتب خانہ کہنے کے بجائے قبرستان کہنا چاہیے" اجنبی بات جاری رکھتا ہوا بولا۔ "قوموں کا قبرستان! انسانوں کا قبرستان! کتنی عجیب بات ہے، قومیں صفحۂ ہستی سے اٹھ جاتی ہیں، کالعدم ہو جاتی ہیں، خاک میں مل کر خاک بن جاتی ہیں لیکن کتابوں کے اندر اُن کی ایک نئی دنیا آباد ہو جاتی ہے۔" پھر وہ نک کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "تمھارا کیا خیال ہے مسٹر نک ویلوٹ" اپنا نام سن کر نک چونکا اور بھوئیں سکیڑ کر اجنبی کی طرف دیکھنے لگا۔ "مجھے کتابوں اور قبرستانوں سے کبھی دلچسپی نہیں رہی۔" بالآخر اس نے کہا۔ "کتابوں اور قبرستانوں میں ٹھہراؤ ہوتا ہے جب کہ میں حرکت اور ہنگامہ پسند کرتا ہوں۔" قدرے توقف کے بعد اس نے پوچھا۔ "کیا میں تمہیں جانتا ہوں؟"

"تم مجھے نہیں جانتے میں تمہیں جانتا ہوں میں ایک اونچی سفارش کی بنیاد پر تمھارے پاس آیا ہوں میرا نام الیانوف ہے مسٹر الیانوف۔"

نک نے ہولے سے سر ہلایا اور اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔

"مسٹر ویلوٹ۔" الیانوف بات جاری رکھتا ہوا بولا۔ "میں تمھارے شہر میں اجنبی ہوں اور صرف تم سے ملنے یہاں آیا ہوں۔ میں ایک ٹرنک چوری کروانا چاہتا ہوں۔"

"میں صرف بے قیمت اور ردی چیزیں چوری کرتا ہوں۔" نک نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ جس ٹرنک کی میں بات کر رہا ہوں، وہ اکہتر سال پرانا ہے۔"

"تو پھر وہ یقیناً نوادر میں شمار ہوتا ہوگا۔"

"میرا خیال ہے کہ کوئی کباڑی بھی اسے خریدنا پسند نہیں کرے گا۔ وہ ایک شکستہ اور زنگ آلود ٹرنک ہے۔ ڈیڑھ فٹ اونچا، دو فٹ چوڑا اور چار فٹ لمبا۔ آج کل اس قسم کے ٹرنک کوئی بھی استعمال نہیں کرتا۔ نہ ہی مارکیٹ میں فروخت کئے جاتے ہیں۔"

ٹرنک کے سائز سے نک کو خیال آیا کہ اس میں لاش بند کی جا سکتی ہے۔

"تم اس ٹرنک کو کیوں چوری کروانا چاہتے ہو؟"

"مجھے بتایا گیا تھا کہ تم زیادہ سوالات نہیں کرتے۔" الیانوف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" نک نے تسلیم کیا۔ "لیکن تم نے یہ بھی سنا ہوگا کہ میں بہت بھاری فیس لیتا ہوں۔"

"کتنی فیس؟"

"پچیس ہزار ڈالر۔"

الیانوف نے جواب دینے کے بجائے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پھولا ہوا لفافہ نکال کر نک کے سامنے رکھ دیا بولا۔ "اس میں دس ہزار ڈالر ہیں۔ پندرہ ہزار کام مکمل ہونے کے بعد۔"

نک لفافے کی طرف دیکھے بغیر بولا۔ "یہ ٹرنک کس مقام پر ہے؟"

الیانوف نے جیب سے ایک پرزہ نکال کر نک کے سامنے رکھ دیا۔ اس پر ایک پتہ لکھا ہوا تھا۔

"مذکورہ ٹرنک اس پتے پر ملے گا۔" الیانوف نے کہا۔ "غالباً عمارت کے تہہ خانے میں ہوگا۔"

"نیو پالٹ۔" نک نے قصبے کا نام پڑھا۔ "یہ قصبہ یہاں سے غالباً سوا سو میل کے فاصلے پر ہے۔"

"نوے میل۔" الیانوف نے تصحیح کی۔ "اسے لیک مہانک بھی کہتے ہیں۔ خاصی پُرفضا جگہ ہے۔"

"مجھے معلوم ہے۔ میں ایک دفعہ وہاں جا چکا ہوں۔"

"تمھیں یہ ٹرنک چوری کرنے میں زیادہ دقت پیش نہیں آئے گی۔ عمارت کے مکین آج کل نیویارک آئے ہوئے ہیں۔ صرف ایک بوڑھا چوکیدار وہاں ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں اس شخص کو چکر دینے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔"

"مجھے اپنے کام میں کبھی دقت پیش نہیں آئی۔" نک نے کہا۔ "تم یہ ٹرنک کہاں وصول کرنا چاہتے ہو؟"

"میں یہ ٹرنک خود وصول نہیں کروں گا۔" الیانوف نے جیب سے ایک اور پرزہ نکال کر نک کے سامنے رکھ دیا۔ "یہ ٹرنک تمھیں اس پتے پر پہنچانا ہوگا۔ یہ جگہ نیویارک میں ہے۔"

"کیا یہ تمھاری رہائش گاہ ہے؟"

"اں ہاں.... یہ مم.... میری عارضی رہائش گاہ ہے۔ ہو سکتا ہے میں وقت مقررہ پر وہاں نہ ملوں۔" اس نے جیب سے ایک چابی نکال کر نک کے سامنے رکھ دی۔ "یہ اس اپارٹمنٹ کی چابی ہے تم کل رات ٹھیک دس بجے ٹرنک اسی اپارٹمنٹ کے اندر رکھ کر چلے جانا۔ کل رات ٹھیک دس بجے۔"

"تم نے یہ کیسے فرض کر لیا کہ میں کل تک ٹرنک چرانے میں کامیاب ہو جاؤں گا؟"

"ٹرنک تمہیں آج رات کسی وقت چوری کرنا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ کل تک اہلِ خانہ واپس آ جائیں گے۔ تم بذریعہ کار تقریباً ڈیڑھ گھنٹے میں نیو پالٹ پہنچ جاؤ گے۔ اتنا ہی وقت واپسی میں لگے گا۔ مجھے یقین ہے کہ تم پندرہ بیس منٹ میں اپنا کام مکمل کر لو گے۔ اگر تم رات کے آٹھ بجے روانہ ہو تو گیارہ ساڑھے گیارہ بجے تک واپس پہنچ سکتے ہو۔"

"اس کے بعد کم از کم گیارہ گھنٹے مجھے اس ٹرنک کو اپنے پاس رکھنا ہوگا۔" نک نے کہا۔ "کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ میں فوری طور پر ٹرنک تمھارے اپارٹمنٹ پہنچا دوں؟"

"نہیں، یہ مناسب نہیں ہوگا۔"

نک نے لفافہ اٹھا کر اندر نوٹوں پر سرسری نظر ڈالی، اور لفافے کو جیب میں رکھتا ہوا بولا۔ "تمھارا کام ہو جائے گا مسٹر الیانوف! اب دوسری ملاقات کہاں ہوگی؟"

"دوسری ملاقات کام مکمل ہونے کے فوراً بعد ہوگی۔ میں خود ہی تم سے ملوں گا تاہم اگر میں کسی وجہ سے ملاقات نہ کر سکا، تو تم مجھے فون کر لینا۔"

نک نے اس کا فون نمبر نوٹ کر لیا اور اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس وقت صبح کے ساڑھے دس بجے تھے اور موسم خاصا خوشگوار تھا۔ نک نے کاؤنٹر کلرک سے اجازت لے کر گلوریا کو فون کیا اور رابطہ ملنے کے بعد کہا۔ "ہیلو گلوریا! مچھلی کے شکار کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"مچھلی کا شکار؟" گلوریا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں، مچھلی کے شکار کے علاوہ تم اسکیٹنگ، پیراکی اور کشتی رانی بھی کر سکتی ہو۔"

"میں ابھی تک تمھارا مطلب نہیں سمجھی۔"

"ہم فوری طور پر نیو پالٹ جا رہے ہیں۔ میں بیس منٹ میں گھر پہنچ رہا ہوں میرے آنے تک تیار رہنا۔"

"نیو پالٹ! کیا تمہیں کوئی کام مل گیا ہے؟"

"باقی باتیں راستے میں ہوں گی۔" نک نے کہا اور فون بند کر دیا۔ اس نے لائبریری میں نظر ڈالی لیکن وکٹر الیانوف نامی شخص کہیں نظر نہیں آیا۔

نصف گھنٹے بعد ان کی کار اٹھارویں شاہراہ پر دوڑ رہی تھی اور نک گلوریا کو اس اچانک پروگرام کی تفصیل بتا رہا تھا۔ گلوریا کو زیادہ خوشی اس بات کی تھی کہ وہ نیویارک کے آلودہ اور پرہنگم ماحول سے نکل کر ایک کوہستانی اور پرفضا مقام کی طرف جا رہے تھے۔

بارہ بج کر چالیس منٹ پر ان کی کار نیو پالٹ کے مشہور ہوٹل ماؤنٹین ہاؤس کے پارکنگ لاٹ میں داخل ہوئی۔ مہانک جھیل کے کنارے پر واقع وہ پرانی وضع کا آرام دہ اور پرسکون ہوٹل تھا۔ نک نے اپنے لیے ایک ڈبل روم بک کرایا۔ ڈائننگ ہال میں دوپہر کا کھانا کھایا اور گلوریا کو ساتھ لے کر تفریح کے لیے نکل گیا تاہم وہ اس مکان کو دیکھنا چاہتا تھا جہاں سے اسے ٹرنک چوری کرنا تھا۔

چاروں طرف سے پہاڑوں میں گھرا ہوا وہ ایک چھوٹا سا پرفضا قصبہ تھا۔ وہاں نہ تو ٹریفک کا شور تھا اور نہ ہی ہر طرف بلند و بالا عمارتیں۔ ہر طرف خاموشی اور سکون تھا۔ مطلوبہ مکان ہوٹل سے زیادہ دور نہیں تھا۔ دونوں صرف دس منٹ میں وہاں پہنچ گئے۔ وہ سرخ پتھروں کی بنی ہوئی ایک مضبوط عمارت تھی۔ اس کے اردگرد درختوں کی بہتات تھی۔ صدر دروازہ لوہے کی سلاخوں کا بنا ہوا تھا۔ قوس نما ڈرائیو وے کے اختتام پر عمارت کی سیڑھیاں نظر آ رہی تھیں جن پر ایک معمر چوکیدار بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔ شکل و صورت سے وہ روسی معلوم ہوتا تھا۔ اس کے کندھے پر اسٹین گن نظر آ رہی تھی۔ عمارت کا صرف ایک دروازہ کھلا تھا۔ باقی تمام دروازے اور کھڑکیاں بند تھیں جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ عمارت کے مکین اندر موجود نہیں تھے۔ بیرونی چار دیواری زیادہ اونچی نہیں تھی۔ پچھلا حصہ ایک پہاڑی کی ڈھلان کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ نک نے عمارت کے نقشے کو ذہن نشین کر لیا اور واپس ہو لیا۔

دن کا باقی حصہ دونوں نے تفریح میں گزارا۔ رات کے دس بجے نک نے گلوریا کو ہوٹل میں چھوڑا اور کار میں بیٹھ کر مذکورہ عمارت کے سامنے پہنچ گیا۔ رات تاریک اور سنسان تھی۔ نک نے اپنی کار عمارت کے شمالی کونے کے ساتھ ایک گھنے درخت کے نیچے روک دی اور بڑی آسانی کے ساتھ دیوار پھاند کر اندر پہنچ گیا۔ ابھی وہ آگے بڑھنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ رات کے سناٹے میں کسی کار کی آواز گونجی۔ نک پودوں کی آڑ میں دبک گیا۔ کار آہنی پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رک گئی اور تین دفعہ اس کا ہارن بجایا گیا۔ ہیڈ لائٹس کی روشنی سے ڈرائیو وے اور عمارت کا ایک حصہ روشن ہو گیا تھا۔ نک کے چہرے پر پریشانی نمودار ہو گئی۔ اس نے سوچا شاید اہل خانہ واپس آ گئے ہیں۔ لمحہ بھر کے بعد بوڑھا روسی محافظ کندھے پر اسٹین گن ڈالے نمودار ہوا۔ پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ کار میں ایک لڑکی باہر آئی اور محافظ سے کچھ کہا۔ چونکہ وہ ہیڈ لائٹس کی راہ میں کھڑی تھی اس لیے نک بآسانی اسے دیکھ سکتا تھا۔ اس کا قدرے فربہ تھا اور اس نے خاصی چست پتلون پہن رکھی تھی۔ وہ چند لمحوں تک ہاتھ ہلا ہلا کر محافظ سے باتیں کرتی رہی۔ پھر کار میں بیٹھ کر واپس روانہ ہو گئی۔ محافظ ہنوز پھاٹک کے پاس کھڑا تھا۔ نک نے اس موقعے کو غنیمت جانا اور گھاس پر بے آواز چلتا ہوا کے کھلے ہوئے دروازے میں داخل ہو گیا۔ اندر گہری تاریکی تھی۔ نک نے جیب سے پین ٹارچ نکال لی تاہم اسے جلایا نہیں۔ دوسری طرف کے ایک کمرے میں بتی جل رہی تھی۔ غالباً وہ محافظ اسی کمرے میں گیا تھا۔ نک بالاخانے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی اوٹ میں کھڑا ہو کر انتظار کرنے لگا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ محافظ کس طرف جاتا ہے۔ کار کی آواز رات کے سناٹے میں معدوم ہو گئی۔

چند ساعتوں کے بعد نک کو محسوس ہوا کہ بالاخانے میں کوئی چل رہا ہے وہ چوکنا ہو کر آواز سننے کی کوشش کرنے لگا۔ بہت مدھم تھی۔ یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ واقعی کوئی شخص بالاخانے پر چل رہا تھا یا محض فریب سماعت تھا۔ دو تین منٹ یوں گزر گئے پھر محافظ ہال کمرے میں داخل ہوا۔ دروازے کا بولٹ چڑھا اور ہال میں سے ہوتا ہوا داہنی طرف والے روشن کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے فوراً بعد کمرے کی بتی بجھ گئی۔

نک اپنی پناہ گاہ سے باہر نکلا اور احتیاط سے تھوڑی سیڑھیاں اترنے لگا۔ یہ دیکھ کر اسے تھوڑی سے حیرت ہوئی کہ تہ خانے کا دروازہ کھلا تھا۔ وہ اندر چلا گیا اور ٹارچ جلا کر آس پاس کا جائزہ لیا۔ وہاں پرانا فرنیچر، ٹوٹا پھوٹا سامان اور ردی اخبار اور رسائل بکھرے پڑے تھے۔ ان چیزوں پر جمی ہوئی گرد اور مکڑی کے جالوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہاں عرصے سے کسی نے قدم نہیں رکھا تھا۔ نک ذرا آگے بڑھا تو اسے دیوار کے ساتھ ایک زنگ آلود ٹرنک رکھا ہوا دکھائی دیا۔ اس پر نظر پڑتے ہی نک سمجھ گیا کہ وکٹر الیانوف نے جس ٹرنک کا ذکر کیا تھا وہ یہی تھا۔ اس نے ٹرنک کا ڈھکنا کھول کر اندر روشنی ڈالی۔ وہ خالی تھا البتہ یہ بات عجیب تھی اس کے اوپر گرد نہیں تھی۔ نک نے اس کا ڈھکنا بند کیا اور اسے اٹھا کر سر پر رکھ لیا۔ خالی ہونے کے باوجود وہ خاصا بھاری تھا۔

سیڑھیوں کے وسط میں پہنچ کر وہ ذرا سا رکا اور کسی غیر متوقع آواز پر کان لگائے۔ اوپر ہال میں مکمل سناٹا تھا۔ وہ سیڑھیاں طے کر کے اوپر پہنچا اور داخلی دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ جیسا کہ الیانوف نے کہا تھا اسے ٹرنک چوری کرنے میں واقعی کوئی دقت پیش نہیں آئی تھی، وہ بڑے اطمینان سے دیوار پھاند کر باہر پہنچا۔ اور کار کی ڈکی کھول کر ٹرنک کو اندر رکھنے لگا۔ جب اس نے ٹرنک کو سر سے اتارا تو اس کا ایک حصہ قدرے نیچا ہو گیا اور اندر کوئی چھوٹی سی شے ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ پیدا کرتی ہوئی ایک طرف سے لڑھک کر دوسری طرف چلی گئی۔ نک کے دل میں تجسس پیدا ہوا۔ اس نے نیچے والے حصے کو اونچا کیا تو مذکورہ شے لڑھکتی ہوئی واپس چلی گئی۔ اس نے ٹرنک کھول کر اندر دیکھنے کا ارادہ کیا، لیکن اسی وقت عمارت کے اندر سے کچھ ملی جلی آوازیں سنائی دیں۔ پہلی آواز دروازے کی تھی جیسے دروازہ کسی نے زور سے بند کیا ہو۔ پھر کسی کے دوڑنے اور شور مچانے کی آواز گونجی۔ اس کے بعد معاً کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز آئی پھر یکے بعد دیگرے دو فائر کیے گئے۔

نک نے جلدی سے ٹرنک کو ڈکی میں بند کیا اور کار کو آگے بڑھا دیا۔ اس کی نظر عقب نما آئینے میں لگی ہوئی تھی لیکن کوئی گاڑی پیچھے آتی دکھائی نہیں دی۔ وہ ان بے ہنگم آوازوں کا مطلب نہیں سمجھ پایا تھا۔ یہ بھی اندازہ نہیں کر سکا تھا کہ فائر کس پر کیا گیا تھا۔ وہ رات اس نے ماؤنٹین ہاؤس میں گزاری اور اگلے روز علی الصباح واپس روانہ ہو گیا۔ نیویارک پہنچ کر اس نے سب سے پہلے ڈکی کے اندر رکھے ہوئے ٹرنک کا ڈھکنا کھول کر اندر دیکھا۔ جس چیز کی آواز اس نے سنی تھی وہ ایک پرانی وضع کی طلائی جڑاؤ انگوٹھی تھی۔ اس کے وسط میں ایک بڑے سائز کا ہیرا جڑا ہوا تھا۔ اور اس کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے ہیروں کا دائرہ بنا ہوا تھا۔ بلاشبہ وہ ایک نادر اور قیمتی انگوٹھی تھی۔ نک نے انگوٹھی جیب میں رکھ لی اور ٹرنک بند کر کے ڈکی بند کرنے لگا۔

"نکی تم کیا چیز دیکھ رہے تھے؟" گلوریا نے پوچھا۔

نک نے گہرا سانس لیا۔ بولا۔ "تمہیں یقین نہیں آئے گا، مجھے ٹرنک کے اندر سے سونے کی ایک جڑاؤ انگوٹھی ملی ہے۔۔۔ دیکھو۔" اس نے جیب سے انگوٹھی نکال کر گلوریا کو دکھائی۔ "اس میں اصلی ہیرے جڑے ہوئے ہیں۔"

گلوریا نے انگوٹھی لی اور حیرت و اشتیاق سے اسے دیکھنے لگی۔ "میرا خیال ہے کہ تمہارے موکل نے کیا نام ہے اس کا، غالباً اسی انگوٹھی کے لیے ٹرنک چوری کروایا ہے۔"

نک نے نفی میں سر ہلایا، بولا۔ "یہ بات قرین قیاس نہیں ہے۔ اول تو کوئی احمق ہی اتنی چھوٹی سی انگوٹھی اتنے بڑے ٹرنک میں رکھ سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ انگوٹھی پچیس ہزار ڈالر کی ہرگز نہیں ہے۔ اس انگوٹھی کی صندوق میں موجودگی محض اتفاقیہ معلوم ہوتی ہے پھر بھی بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔"

گلوریا نے مختلف انگلیوں میں انگوٹھی پہننے کی کوشش کی۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ انگوٹھی خاصی بڑی تھی۔ "اسے چھوٹا کروانا پڑے گا۔" اس نے کہا۔ "بہت کھلی ہے کسی بھی انگلی میں پوری نہیں آتی۔"

نک نے انگوٹھی اس کے ہاتھ سے لے کر جیب میں رکھی اور بولا۔ "تمھاری خوش فہمی قابل رشک ہے لیکن تمھیں یہ سن کر افسوس ہوگا کہ میں بغیر معاوضے کے کوئی چیز چوری نہیں کرتا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ۔۔۔"

"معاوضہ تو تم وصول کر چکے ہو۔" گلوریا نے اس کی بات کاٹی۔

"وہ ٹرنک کا معاوضہ تھا، خالی ٹرنک کا، اور دوسری بات۔۔۔"

"کیا اب تم مجھ سے بھی معاوضہ لو گے؟"

"اور دوسری بات یہ ہے کہ میں قیمتی چیزیں چوری نہیں کرتا۔ لہٰذا میں یہ انگوٹھی اپنے پاس نہیں رکھ سکتا، اسے کسی نہ کسی طرح اس کے مالک تک پہنچانا پڑے گا۔"

گلوریا کا منہ لٹک گیا لیکن نک نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ وہ کچھ اور ہی سوچ رہا تھا۔

رات کے ساڑھے نو بجے وہ مقررہ جگہ پر ٹرنک پہنچانے کے لیے روانہ ہو گیا۔ جس اپارٹمنٹ کی چابی وکٹر الیانوف نے اسے دی تھی وہ چار منزلہ عمارت کے گراؤنڈ فلور پر تھا۔ نک نے کار عمارت کے سامنے کھڑی کر دی۔ باہر نکل کر پہلے اپارٹمنٹ کے دروازے پر دستک دی پھر جواب نہ ملنے پر چابی سے دروازہ کھولا اور ڈکی سے ٹرنک نکال کر کمرے میں رکھ دیا۔ وہ ایک آراستہ اور کشادہ

اپارٹمنٹ تھا اور نشست گاہ کو بڑی نفاست سے سجایا گیا تھا۔ وہ ٹرنک اس کمرے میں عجوبہ ہی لگ رہا تھا لیکن نک کو اس بات سے کوئی سروکار نہیں رہا تھا۔ وہ اس قسم کے عجائبات کا عادی ہو چکا تھا۔

جب وہ باہر نکل کر کار کے قریب پہنچا تو اس نے ایلیانوف کو اپنا منتظر پایا۔ وہ کار سے ٹیک لگائے سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔

"آج موسم کتنا خوشگوار ہے۔" اس نے نک کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

"ہاں ابھی تو برا بھی نہیں ہے۔" نک نے کہا پھر بولا۔ "میں نے خالی ٹرنک تمہارے اپارٹمنٹ کے اندر رکھ دیا ہے۔" اس نے لفظ 'خالی' پر زیادہ زور دیا تھا۔

"مجھے تم پر رشک آ رہا ہے۔" ایلیانوف نے کہا۔ "جی چاہتا ہے کہ تمہاری شاگردی اختیار کر لوں۔" اس نے خالی ٹرنک والی بات پر کوئی توجہ نہیں دی تھی۔ نک نے اندازہ لگایا کہ اسے انگوٹھی کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ اس نے جیب سے ایک پھولا ہوا لفافہ نکال کر نک کے ہاتھ پر رکھ دیا اور بولا۔ "حسب وعدہ بقیہ پندرہ ہزار ڈالر۔"

نک نے لفافے کو نوٹ گننے اور پھر لفافے کو جیب میں رکھتا ہوا بولا۔ "مجھے ٹرنک کے اندر سے ایک قیمتی چیز ملی ہے۔"

ایلیانوف نے پہلی بار چونک کر نک کی طرف دیکھا۔ "قیمتی چیز! کیسی قیمتی چیز؟"

"ایک جڑاؤ طلائی انگوٹھی۔"

"میرا خیال ہے کہ یہ انگوٹھی غلطی سے ٹرنک میں رہ گئی ہوگی۔" ایلیانوف نے کہا۔ "میری معلومات کے مطابق ٹرنک بالکل خالی تھا۔ وہ انگوٹھی کہاں ہے؟"

"میرے پاس ہے اور میں اسے اس کے مالک تک پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔"

"اگر میں تمہاری جگہ پر ہوتا تو اس انگوٹھی کو بونس کے طور پر اپنے پاس رکھ لیتا۔"

"مجھے یہ بات بار بار بتانا پڑتی ہے کہ میں صرف بے قیمت چیزیں چوری کرتا ہوں ورنہ مجھ میں اور ایک دو ٹکے کے بازاری اچکے میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔"

"اگر تمہارا ضمیر تمہیں اتنا ہی پریشان کر رہا ہے تو لاؤ وہ انگوٹھی میرے سپرد کر دو۔ میں اسے اس کے مالک تک پہنچا دوں گا۔"

نک نے نفی میں سر ہلایا، بولا۔ "میں یہ کام خود بھی کر سکتا ہوں۔"

ایلیانوف انگوٹھی کے لیے اصرار کرتا رہا لیکن نک کار میں جا بیٹھا اور اسے آگے بڑھا دیا۔

اگلی صبح ناشتے کی میز پر نک ایک خبر پڑھ کر چونک گیا۔

نیو پالٹ میں ڈکیتی کی سنسنی خیز وارداتیں۔ لاکھوں روپے کے جواہرات اور نوادر چوری ہو گئے۔ مزاحمت کرنے پر پڑوسیوں نے مسلح محافظ کو قتل کر دیا۔ پولیس نے تین افراد کو جن میں ایک لڑکی بھی شامل ہے گرفتار کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق دو روز قبل تین مسلح افراد نیو پالٹ کے ایک مکان میں چوری کی نیت سے داخل ہوئے۔ یہ مکان کا مالک اس وقت گھر میں موجود نہیں تھا۔ صرف ایک مسلح محافظ تھا جسے ڈاکوؤں نے قتل کر دیا اور لاکھوں ڈالر مالیت کے جواہرات اور نوادر چوری کر کے لے گئے۔ گزشتہ رات پولیس نے ہاملوم مخبر کی رپورٹ پر نیویارک کے ایک اپارٹمنٹ پر چھاپہ مار کر ایک ٹرنک اور لوٹے ہوئے جواہرات کا کچھ حصہ برآمد کر لیا ہے اور تین افراد کو گرفتار کر لیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ بتیس سالہ ایلن گنگھم، بتیس سالہ تھامس روڈی اور تیس سالہ اینا ایلیانوف۔

خبر پڑھنے کے بعد نک کے پیٹ میں بل پڑنے لگا۔ واضح طور پر ایلیانوف نے اسے اپنا آلۂ کار بنایا تھا۔ اس نے تین بے گناہ افراد کو پھانسنے کے لیے سارا جال بچھا رکھا تھا۔ نیز یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ اینا ایلیانوف اس کی قریبی رشتہ دار تھی۔ نک نے جیب سے وہ پرزہ نکالا جس پر ایلیانوف کا نمبر درج تھا اور ٹیلیفون کے پاس جا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"صبح بخیر۔" رابطہ ملنے کے بعد ایک خوشگوار نسوانی آواز سنائی دی۔ "برک شائر ہوٹل میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں؟"

"میں وکٹر ایلیانوف سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"ذرا توقف کیجیے۔" لڑکی نے کہا۔ پھر لمحہ بھر کے بعد ایلیانوف کی آواز سنائی دی۔

"مسٹر ایلیانوف۔" نک نے کہا۔ "میں نک ولیوٹ بول رہا ہوں۔"

"اوہ ہیلو مسٹر ولیوٹ۔" ایلیانوف نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ تمہارا کام ختم ہو چکا ہے۔"

"مسٹر ایلیانوف! میں تم سے فوری طور پر ملنا چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ مجھے آلۂ کار بنایا گیا ہے۔"

"اوکے مسٹر ولیوٹ۔ میں یہاں برک شائر ہوٹل میں مقیم ہوں۔ کمرہ نمبر سات سو تیس۔ تم کسی وقت بھی مجھ سے مل سکتے ہو۔ ہوٹل میڈیسن ایونیو پر واقع ہے۔"

"مجھے معلوم ہے۔ میں پندرہ منٹ تک وہاں پہنچ رہا ہوں۔"

نک نے ناشتہ ادھورا چھوڑا اور تیار ہو کر برک شائر ہوٹل پہنچ گیا۔ وکٹر ایلیانوف ریگین ٹی وی کے سامنے بیٹھا سگار پی رہا تھا۔ اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ، جو صرف اس کے ہونٹوں تک محدود تھی، نک کا استقبال کیا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"میں تفصیل جاننا چاہتا ہوں۔" نک نے مطالبہ کیا۔

"کس بات کی تفصیل مسٹر ولیوٹ؟"

"جن تین افراد کو پولیس نے گرفتار کیا ہے وہ کون ہیں؟"

نک نے کہا۔ "اینا ایلیانوف سے تمہارا کیا رشتہ ہے؟ روسی محافظ کو کس نے قتل کیا ہے؟ اور وہ ہاملوم مخبر کون ہے جس نے پولیس کو رپورٹ کی؟"

ایلیانوف نے چیک بک جیب سے نکالی۔ ایک چیک لکھ کر اس پر دستخط کیے اور اسے نک کی طرف بڑھاتا ہوا بولا۔ "مزید پانچ ہزار ڈالر۔ یہ رقم چند روز کسی تفریحی مقام پر گزارنے کے لیے کافی ہو گی۔ اس کے بعد تم بھول جاؤ گے کہ تم نے کوئی ٹرنک چوری کیا تھا یا ایلیانوف نامی کسی شخص سے ملاقات ہوئی تھی اور ہاں وہ انگوٹھی بھی رکھ لو۔"

آخری بات سن کر نک چونک گیا۔ "اچھا تو یہ بات ہے۔" اس نے کہا۔ "وہ مکان تمہارا اپنا ہے۔ مجھے پہلے ہی شبہ تھا۔"

ایلیانوف نے اثبات میں سر ہلایا، بولا۔ "ان سب باتوں کو بھولنے کے لیے یہ پانچ ہزار ڈالر کافی ہوں گے۔"

نک نے اس کے ہاتھ سے چیک لیا اور اس کے چار ٹکڑے کر کے واپس دے دیا۔ "مسئلہ ان تین بے گناہ افراد کا ہے جنہیں تم نے قتل اور ڈکیتی کے الزام میں گرفتار کرایا ہے۔"

ایلیانوف نے کچھ اس طرح نک کی طرف دیکھا جیسے اس کی حرکت سے اسے سخت صدمہ پہنچا ہو، بولا۔ "مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم اس حد تک احمق ہو سکتے ہو۔ جن تین افراد کو تم بے گناہ قرار دے رہے ہو اگر وہ چھوٹ گئے تو پھندا تمہاری گردن میں آ جائے گا۔ میڈیکل رپورٹ میں محافظ کی موت کا جو وقت بتایا گیا ہے اس وقت تم موقع پر موجود تھے۔ قتل اور ڈکیتی کا الزام تم پر بھی آ سکتا ہے۔"

اس کی بات خاصی وزنی تھی، نک سوچنے پر مجبور ہو گیا۔

"میں تمہارا تجسس دور کرنے کے لیے تھوڑی سی تفصیل بتا دیتا ہوں۔" ایلیانوف نے کہا۔ "مکان کے بارے میں تمہارا اندازہ درست ہے۔ وہ ہمارا آبائی مکان ہے۔ اینا ایلیانوف میری سوتیلی بہن ہے میرے آباؤ اجداد روسی تھے۔ تم نے میرے دادا جنرل بورس الیکسی ایلیانوف کا نام ضرور سنا ہوگا۔ 1921ء میں انہیں لینن کے ساتھ ایک غلط فہمی کی بنا پر ہجرت کرنا پڑی۔ روس سے فرار ہونے کے بعد انہوں نے استنبول میں جو اس وقت قسطنطنیہ کہلاتا تھا، پناہ لی۔ فوج میں جنرل ہونے کے علاوہ وہ خاندانی رئیس تھے اور اپنے ساتھ جواہرات، زیورات اور نوادرات کی شکل میں بے پناہ دولت لیکر گئے تھے۔"

نک نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا۔ "جواہرات اور نوادرات! میں تھوڑی دیر پہلے اخبار میں بھی ان کے بارے میں پڑھ چکا ہوں۔"

"میں اپنے دادا کے زمانے کی بات کر رہا ہوں۔ استنبول میں قیام کے دوران ان جواہرات کو چوری کرنے کی چند کوششیں کی گئی تھیں لیکن کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ 1932ء میں میرے دادا اس ملک میں آ گئے اور یہاں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ شروع میں کچھ عرصہ وہ کیلے فورنیا میں رہے پھر نیویارک آ گئے اور نیو پالٹ میں مکان بنا کر آباد ہو گئے۔ وہ اپنا خزانہ ایک مضبوط ٹرنک میں مقفل رکھتے تھے اور ان کے سوا کوئی اس خزانے کے بارے میں نہیں جانتا تھا۔ مرنے سے چند ہفتے قبل انہوں نے خزانے کا راز اپنے اکلوتے بیٹے یعنی میرے باپ کو بتا دیا۔ ہماری خاندانی روایات کے مطابق عورتوں کو اس خزانے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جاتا۔ نہ ماں کو، نہ بہن کو، نہ بیٹی کو۔"

"تمہارا خاندان خاصا قدامت پسند معلوم ہوتا ہے۔"

"مسٹر ولیوٹ! ہم روسی خاندانی قدروں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ تمہارے ملک میں آزادیٔ نسواں کا جو شور مچا ہوا ہے، وہ درحقیقت بربادیٔ نسواں ہے۔ یہ ایک سازش ہے نفس پرستوں کی اس آزادی کے نام پر عورت کو عریاں کیا گیا ہے۔ اس کے کپڑے اتارے گئے ہیں۔"

"تم اپنے دادا الیکسی ایلیانوف کا ذکر کر رہے تھے۔" نک نے اسے یاد دلایا۔

"ہاں میرے دادا نے اپنی موت سے قبل خزانے کا راز میرے باپ کو بتا دیا میرے باپ نے ایک امریکن عورت سے شادی کی بلکہ دو شادیاں کیں۔ ان کی پہلی بیوی جو میری ماں تھی ایک حادثے میں فوت ہو گئی تو میرے باپ نے دوسری شادی کر لی۔ اینا اس دوسری بیوی کی اولاد ہے۔"

"اینا کی ماں کہاں ہے؟"

"میرے باپ نے اسے طلاق دے دی تھی۔ دونوں کا نباہ نہیں ہو سکا۔ یہ آج سے بیس سال پہلے کی بات ہے۔ وہ اینا کو لیکر نیویارک چلی گئی تھی۔ بعد میں اس نے کسی اور شخص کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ اینا وقتاً فوقتاً ملنے آتی رہتی تھی۔ والد اسے باقاعدگی سے خرچ دیتے تھے۔"

"یہ جواہرات کی چوری کا کیا معاملہ ہے؟"

"میرے والد کا ایک ہفتہ قبل انتقال ہوا ہے۔ انہوں نے مرنے سے قبل مجھے خاندانی خزانے کے بارے میں بتا دیا تھا۔ مجھ سے یہ حماقت ہوئی کہ میں نے ان تمام باتوں کو ڈائری میں نوٹ کر دیا۔ یہ خزانہ اس ٹرنک میں تھا جو تم نے چوری کیا ہے۔ یہ ٹرنک ہمیشہ مقفل رہتا تھا۔ میں اکثر حیران ہوتا تھا کہ تہہ خانے میں رکھے ہوئے اس بھاری ٹرنک میں کیا چیز بند ہے میرے والد کہا کرتے تھے کہ مجھے اس ٹرنک کے بارے میں وہ ایک دن ضرور بتائیں گے، اور

بالآخر انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

والد کی وفات والے روز میری سوتیلی بہن اینا بھی یہاں آ گئی۔ جس وقت میں تجہیز و تکفین کے انتظامات میں مصروف تھا اُس وقت وہ سارے گھر کی الماریاں اور دراز میں دیکھتی پھر رہی تھی۔ شاید اسے اہم خاندانی دستاویزات کی تلاش تھی۔ اسی دوران میں میری ڈائری اس کے ہاتھ لگ گئی اور اسے صندوق میں مقفل خزانے کے بارے میں سب کچھ پتہ چل گیا۔ اس کے دو روز بعد وہ اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ یہاں آئی اور ٹرنک کا تالا توڑ کر سارے زیورات نکال کر لے گئی۔"

"کیا تمہارے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے؟"

"یہی تو سادی بھیت تھی میرے پاس کوئی ثبوت موجود نہیں تھا لیکن یہ بات یقینی تھی کہ چوری کے پیچھے اسی کا ہاتھ تھا۔ میں نے اسے ڈائری پڑھتے دیکھ لیا تھا۔"

"لہٰذا تم نے میرے ذریعے ٹرنک چوری کروا کے اس کے اپارٹمنٹ میں رکھوا دیا اور پھر گمنام مخبر کی حیثیت سے پولیس کو رپورٹ کر دی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تم اس کے اپارٹمنٹ میں ٹرنک رکھوائے بغیر بھی رپورٹ درج کروا سکتے تھے۔"

"ہاں میں ایسا کر سکتا تھا لیکن میرا قیاس یہ تھا کہ اینا نے مسروقہ مال اپنے اپارٹمنٹ میں نہیں رکھا ہوگا۔"

"لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔" نک نے کہا۔ "تمہارے محافظ کو کس نے قتل کیا ہے؟"

"ظاہر ہے یہ کام اینا اور اس کے ساتھیوں کے سوا اور کون کر سکتا ہے؟"

"یہ بات کچھ بے ربط سی معلوم ہوتی ہے اگر بقول تمہارے اینا اور اس کے ساتھی پانچ روز قبل جواہرات چوری کر کے لے گئے تھے تو انہیں دوبارہ آنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"غالباً انھیں شبہ ہو گیا تھا کہ محافظ نے انہیں چوری کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ کچھ ایسی ہی بات ہو سکتی ہے یا ہو سکتا ہے کہ وہ کچھ اور سامان چوری کرنے آئے ہوں۔"

نک ہولے ہولے سر ہلانے لگا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ معاملہ اس کی سمجھ میں آ چکا ہے۔

"تو پھر کیا خیال ہے مسٹر ولیوٹ؟" الیانوف نے کہا۔ "کیا میں دوسرا چیک لکھ دوں؟"

نک نے گہرا سانس لیا، جیب سے جڑاؤ انگوٹھی نکال کر الیانوف کے ہاتھ پر رکھی اور کچھ کہے بغیر کمرے سے نکل گیا۔ ایک گھنٹے بعد وہ پولیس ہیڈ کوارٹر میں ملاقاتیوں کے کمرے میں بیٹھا تھا۔ کاؤنٹر کی دوسری جانب اینا الیانوف، ایلن کنگھم اور تھامس روڈی بیٹھے تھے۔ تینوں کے چہروں پر گھبراہٹ پائی جاتی تھی۔ نک نے اینا کو پہلی ہی نظر میں پہچان لیا تھا۔ وہ اسے دوسری بار دیکھ رہا تھا۔ پہلی بار اس نے اسے اور وکٹر الیانوف کے آہنی پھاٹک کے سامنے اس وقت دیکھا تھا جب وہ ٹرنک چرانے گیا تھا۔

"میرا نام نکولس ولیوٹ ہے۔" نک نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کسی وکیل کی ضرورت نہیں ہے۔" اینا نے کہا۔ "ہم اپنے وکیل کا انتظام کر چکے ہیں اور اگر تم اجنبی نمائندے ہو تو ہم کوئی بیان نہیں دینا چاہتے۔"

"ہم نے کوئی جواہرات چوری نہیں کیے۔" تھامس روڈی نے کہا۔ "ہمیں دھوکے سے پھانسا گیا ہے۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" نک نے کہا۔

تینوں حیرت سے اس کا منہ تکنے لگے۔

"تم کون ہو؟" اینا نے پوچھا۔ "اور تمہارا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟"

"فی الحال میں کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا۔ یوں سمجھ لو کہ مجھے بھی دھوکے سے اس معاملے میں پھانسا گیا ہے۔"

"یہ مجھے وکٹر کا ساتھی معلوم ہوتا ہے۔" کنگھم نے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو؟" اینا نے پوچھا

"میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔" نک نے کہا۔ "وکٹر کا کہنا ہے کہ تم نے اس کے ٹرنک سے بھاری مالیت کے جواہرات اور نوادر چوری کر لیے ہیں۔ پولیس نے تمہارے اپارٹمنٹ سے کچھ سامان بھی برآمد کیا ہے۔ اگر اس کا الزام صحیح ہے تو پھر تم تینوں پر صرف چوری کا نہیں قتل کا الزام بھی آئے گا۔"

"قتل! کس کا قتل؟"

"وکٹر کے بوڑھے محافظ کا قتل۔"

"اوہ نہیں۔ وکٹر کا دماغ خراب ہو گیا ہے، وہ مجھے پاپا کی جائیداد سے محروم کرنا چاہتا ہے یقیناً اس نے خود ہی میخائل کو قتل کیا ہے۔"

"بس اینا، تم پرسوں رات نیو پالٹ میں دیکھی گئی تھیں اپنے آبائی مکان کے سامنے اور میخائل بھی پرسوں رات ہی قتل کیا گیا ہے اس اعتبار سے تمہاری پوزیشن بہت نازک ہے۔"

"پرسوں میں وکٹر کی دعوت پر نیو پالٹ گئی تھی، اس نے کہا تھا کہ وہ جائیداد کے بارے میں کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہے لیکن جب ہم وہاں پہنچے تو میخائل نے بتایا کہ وکٹر نیو یارک گیا ہوا ہے لہٰذا ہم پھاٹک ہی سے واپس چلے گئے۔"

نک سوچ میں پڑ گیا۔ اگر اینا سچ بول رہی تھی تو وکٹر الیانوف نے نہایت ہوشیاری کے ساتھ منصوبہ ترتیب دیا تھا۔ جس وقت اس کا ملازم میخائل قتل ہوا اس وقت اینا مکان کے آس پاس موجود تھی لہٰذا اس کا قتل کے الزام سے بچنا محال تھا۔ خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ مسروقہ سامان اس کے اپارٹمنٹ سے برآمد ہوا تھا۔

"تمہارے وکٹر کے ساتھ کیسے تعلقات تھے؟" نک نے پوچھا۔

"بس واجبی سے تھے۔ ہمارا آپس میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔ کم از کم پاپا کی موت سے پہلے تک کوئی اختلاف نہیں تھا۔ شاید وکٹر کا خیال تھا کہ پاپا اپنی جائیداد میں سے مجھے کوئی حصہ نہیں دیں گے۔ لیکن ان کی وصیت کے مطابق میں کل جائیداد کے تیسرے حصے کی مالک ہوں۔"

نک نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔ وکٹر کی سازش کا محرک واضح ہوتا جا رہا تھا۔

"بس اینا کیا تم نے وکٹر کو اپنے اپارٹمنٹ کی چابی دے رکھی ہے؟"

"میں نے اسے اپنے اپارٹمنٹ کی چابی تو نہیں دی لیکن چند روز پہلے میری ایک چابی گم ہو گئی تھی۔"

"کیا تمہیں ان جواہرات اور نوادر کے بارے میں علم تھا جو تمہارے پاپا نے ٹرنک میں بند کر رکھے تھے؟"

"یہ بات مجھے پاپا نے اپنی موت سے دو ہفتے قبل بتائی تھی۔"

"اور اب بقول وکٹر تم لوگوں نے ٹرنک کا تالا توڑ کر وہ تمام خزانہ چوری کر لیا ہے اور واردات کے دوران بوڑھے محافظ میخائل کو قتل کر دیا ہے۔ بظاہر تمام شواہد تمہارے خلاف جاتے ہیں۔ اگر تمہیں قتل اور چوری کے الزام میں سزا ہو جاتی ہے تو تم جائیداد سے محروم ہو جاؤ گی یا دوسرے لفظوں میں وکٹر بڑے اطمینان سے ساری جائیداد پر قابض ہو جائے گا لیکن میرا خیال ہے کہ میں اس کی سازش کو بے نقاب کر سکتا ہوں بشرطیکہ تم تعاون کرو۔"

"کس قسم کا تعاون؟"

"مسئلہ یہ ہے کہ اخراجِ زر کے اس دور میں کوئی شخص بغیر معاوضے کے کام نہیں کرتا اور میں بھی اس کمزوری سے مستثنیٰ نہیں ہوں۔ میرا مطلب ہے تمہیں فیس ادا کرنا پڑے گی۔"

"کتنی فیس؟"

"میری عام فیس پچیس ہزار ڈالر ہے لیکن تم سے میں خصوصی رعایت کروں گا اور صرف پندرہ ہزار ڈالر لوں گا۔"

"پندرہ ہزار ڈالر!" تھامس روڈی نے کہا۔ "یہ تو بہت زیادہ ہے۔"

"عمر قید اور جائیداد سے محرومی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اور یہ فیس اس وقت واجب الادا ہو گی جب تم لوگ باعزت بری ہو جاؤ گے، بلکہ اس معاملے کا ایک اور روشن پہلو ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ بات قبل از وقت ہو گی؟"

"مجھے منظور ہے۔" اینا نے کہا۔ "اگر تم ہمیں بری کرانے میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہاری فیس ادا کر دوں گی۔"

"خوب! اب میں کچھ باتیں علیحدگی میں تم سے کرنا چاہتا ہوں۔"

اینا نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ ذرا ایک طرف ہو جائیں۔ دونوں نے برا سا منہ بنایا، تاہم ایک طرف ہو گئے۔ پھر نک دبے بجھے میں اینا سے بات کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ڈیوٹی پر متعین محافظ نے وقت ختم ہونے کا اعلان کیا اور نک اپنی نشست سے اٹھ گیا۔

اپارٹمنٹ پہنچ کر اس نے گلوریا سے کافی بنانے کے لیے کہا، پھر ریسیور اٹھا کر برک شائر ہوٹل کا نمبر ملایا اور وکٹر الیانوف سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ لیکن آپریٹر نے بتایا کہ وکٹر الیانوف ہوٹل چھوڑ چکا ہے۔ نک نے ہنکوائری سے الیانوف کے نیو پالٹ والے مکان کا نمبر معلوم کیا اور ایک گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد رنگ کیا۔ تیسری گھنٹی کے بعد ریسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی۔

"وکٹر الیانوف۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"مسٹر الیانوف میں نک ولیوٹ بول رہا ہوں۔ میں نے تمہاری تجویز پر غور کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہ اتنی بُری بھی نہیں ہے لیکن کیا تم پانچ ہزار ڈالر کو دگنا نہیں کر سکتے؟"

"ہاں! نک ولیوٹ! مجھے معلوم تھا کہ تم دوبارہ رنگ کرو گے۔ کیا کہا پانچ ہزار کو دگنا کر دوں! اگر یہ بات تم اس وقت کہتے تو شاید میں غور کرتا لیکن اب نہیں۔ اب تمہیں پانچ ہزار پر ہی قناعت کرنا پڑے گی۔"

"ٹھیک ہے۔" نک نے بظاہر بجھی ہوئی آواز میں کہا۔ "تمہارے ساتھ ملاقات کہاں ہو سکتی ہے؟"

"یہاں آ جاؤ تم نے میرا گھر تو دیکھا ہی ہوا ہے۔"

"کیا تم نیو یارک نہیں آ سکتے؟"

الیانوف نے جواب دینے میں کچھ توقف کیا پھر بولا۔

"اوکے، میں آج شام آٹھ بجے برک شائر میں ملوں گا۔"

اس کے ساتھ ہی اس نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

رات کے ٹھیک آٹھ بجے نک کی کار وکٹر الیانوف کے وسیع مکان کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ اس نے انجن بند کیا اور باہر آ گیا۔ اس نے ایک فرلانگ دور ہی اپنی کار کی بتیاں بجھا دیں۔ اس نے بغیر آواز پیدا کیے احتیاط سے کار کا دروازہ بند کیا اور ارد گرد نظر دوڑائی۔ گلی دونوں طرف دور دور تک سنسان پڑی تھی۔ اس وقت وہ گہرے سبز رنگ کی ٹی شرٹ اور اسی رنگ کی پتلون پہنے ہوئے تھا۔ رات کی تاریکی میں درختوں اور پودوں کے پس منظر میں وہ دور سے بالکل نظر نہیں آتا تھا۔

عمارت کے اندر سناٹا اور تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ نک

دیوار پھاند کر اندر پہنچا اور لان پر بے آواز چلتا ہوا داخلی دروازے پر پہنچ گیا۔ دروازہ مقفل تھا۔ نک نے جیب سے چابیوں کا بڑا سا گچھا نکالا اور ہضمی قفل پر طبع آزمائی کرنے لگا۔ دو منٹ سے بھی کم عرصے میں تالا کھل گیا اور وہ اندر چلا گیا۔ اندر گہری تاریکی تھی اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ نک نے جیب سے پین ٹارچ نکالی اور چوبی زینے طے کر کے اوپر پہنچ گیا۔ اگرچہ اتنے بڑے محل نما مکان کے ایک ایک کمرے کو چیک کرنا آسان کام... نہیں تھا تاہم نک کو یقین تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس نے سوچا وکٹر الیانوف اس وقت برک شائر ہوٹل میں اس کا انتظار کر رہا ہوگا۔ اگر اسے شبہ ہو گیا اور فوری طور پر واپس روانہ ہو گیا تو تقریباً ڈیڑھ گھنٹے میں واپس پہنچے گا۔ اس دوران میں وہ اپنے کام سے فارغ ہو چکا ہوگا۔

اس نے پہلا کمرہ کھولا اور تلاش شروع کر دی۔ زیادہ تر کمرے مقفل تھے اور کھولنے میں نک کو سخت محنت کرنا پڑی۔ ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اس وقت وہ باورچی خانے سے ملحقہ اسٹور میں کھڑا تھا۔ وہاں کراکری، خشک راشن، کچھ خالی اور کچھ بھرے ہوئے ڈبے اور پرانے برتن پڑے ہوئے تھے۔ ایک طرف ایک پرانا اور غالباً خراب ریفریجریٹر رکھا تھا جس کے دائیں طرف گتے کے چند ڈبے اوپر تلے رکھے ہوئے تھے۔ نک نے باری باری تمام ڈبوں کو کھول کر دیکھا۔ ان میں مختلف قسم کی چیزیں بھری ہوئی تھیں پھر اس نے ریفریجریٹر کا دروازہ کھول کر اندر نظر ڈالی تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اندر زیور اور نوادرات بھرے ہوئے تھے۔ اور یہ یقیناً وہی خزانہ تھا جو ٹرنک سے نکالا گیا تھا اور جس کی چوری کے الزام میں اینا اور اس کے دو ساتھی جیل میں بند تھے۔

نک نے باورچی خانے میں رکھے ہوئے اضافی فون سے مقامی پولیس کا نمبر ملایا۔ دوسری طرف سے جس شخص نے جواب دیا اس نے اپنا نام سارجنٹ بروکس بتایا۔

"میں ایک واردات کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔" نک نے کہا۔

"تمہارا نام؟"

نک نے قدرے تامل کرتے ہوئے کہا۔ "رچرڈ نکسن۔"

"کک... کیا؟" سارجنٹ بروکس گھبرا گیا۔ "کیا آپ سابق امریکی صدر ہیں؟"

"یہ بات سن کر میں ہمیشہ شرمندہ ہو جاتا ہوں۔ خوش قسمتی سے میں نہ تو سابق صدر ہوں اور نہ ہی سابق صدر سے میرا کوئی رشتہ ہے۔"

"تم کس واردات کی بات کر رہے تھے۔" سارجنٹ کا لہجہ اپنے معمول پر آ گیا۔

"جواہرات کی چوری کی۔"

"ہاں، چند روز پیشتر وکٹر الیانوف نامی شخص نے جواہرات کی چوری کی رپورٹ درج کرائی تھی۔ اور اس واردات کے دوران اس کا محافظ ہلاک ہو گیا تھا۔" سارجنٹ بروکس نے بتایا۔

"تم نے بالکل درست سمجھا ہے۔ میں نے ان مسروقہ جواہرات کا سراغ لگا لیا ہے۔ یہ ایک پرانے ریفریجریٹر کے اندر رکھے ہیں۔"

"تم کس باورچی خانے کی بات کر رہے ہو؟"

"یہ بات میں نے پہلے دانستہ نہیں بتائی کیونکہ یہ بات بتانے کے فوراً بعد میں یہاں سے رخصت ہو جاؤں گا۔ یہ مبینہ مسروقہ مال مسٹر وکٹر الیانوف کے گھر میں ہی موجود ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے بعد تمہیں یہ اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگے گی کہ چوری اور قتل کی ساری ذمہ داری الیانوف پر عائد ہوتی ہے اور جو تین افراد اس ضمن میں نیویارک پولیس نے گرفتار کیے ہیں وہ بے گناہ ہیں۔"

"مسٹر نکسن تم وہیں رکو میں چند منٹ کے اندر وہاں پہنچ رہا ہوں۔"

لیکن نک نے فون بند کر دیا اور جانے کے لیے مڑا۔ تب اچانک باورچی خانے کی بتی روشن ہو گئی۔ نک نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وکٹر الیانوف ریوالور ہاتھ میں پکڑے دروازے میں کھڑا تھا۔

"تم نے دانش مندی کا ثبوت نہیں دیا مسٹر نک۔" اس نے غصے سے کہا۔ "میں نے تمہیں مشورہ دیا تھا کہ پانچ ہزار ڈالر لے کر سب کچھ بھول جاؤ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنا پسند کرتے ہو۔"

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے قاتلوں سے کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔" نک اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتا ہوا بولا۔ "دوسری بات یہ ہے تم نے مجھے اپنا آلۂ کار بنا کر تین بے گناہ افراد کو قتل اور ڈکیتی کے الزام میں گرفتار کرا دیا ہے اور یہ بات مجھے قطعاً پسند نہیں ہے۔"

"دنیا میں ہزاروں چیزیں ایسی ہیں جو انسان پسند نہیں کرتا۔ لیکن پھر بھی انہیں برداشت کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ ویسے تم فون پر کس سے باتیں کر رہے تھے؟"

یہ سوال سن کر نک کو اطمینان ہوا۔ الیانوف کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ پولیس سے بات کر رہا تھا۔ وہ اسے پولیس کے آنے تک باتوں میں الجھائے رکھ سکتا تھا۔

"میں نیویارک میں گلوریا سے بات کر رہا تھا۔" نک نے کہا۔ پھر فوراً ہی موضوع بدلتا ہوا بولا۔ "یہ سن کر تمہیں یقیناً کوئی خوشی نہیں ہوگی کہ میں آج صبح تمہاری سوتیلی بہن سے ملا تھا۔ اس نے مجھے ایک مختلف کہانی سنائی ہے۔"

"بولتے جاؤ۔"

"اس کا کہنا ہے کہ اس نے تمہاری ڈائری نہیں دیکھی تھی بلکہ تمہارے والد نے اسے جواہرات کے بارے میں بتایا اور نیز یہ کہ وصیت کی رو سے وہ جائداد کے تیسرے حصے کی وارث ہے۔ اس کے علاوہ میں نیو پالٹ کی پولیس کے چیف سے بھی ملا ہوں۔" یہ بات اس نے اپنی طرف سے بنائی تھی اور ان معلومات کی بنا پر بنائی تھی جو اسے اینا الیانوف سے حاصل ہوئی تھیں۔ "مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایلون نامی ایک بدمعاش سے تمہارا خاصا میل ملاپ ہے۔ جس روز میں یہاں ٹرنک چوری کرنے آیا تھا اس روز تم نے اینا اور اس کے ساتھیوں کو بات چیت کے لیے یہاں بلایا تھا لیکن خود نیویارک چلے گئے۔ یہ تمہاری سازش کا ایک حصہ تھا۔ اس روز میں نے بالاخانے پر کسی کے قدموں کی چاپ سنی تھی۔ میں اسے وہم سمجھا تھا لیکن حقائق جاننے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہ وہم نہیں تھا وہاں ایلون چھپا ہوا تھا جب میں ٹرنک لے کر باہر چلا گیا تو اس نے دروازے پر کھٹکا کر کے محافظ کو باہر آنے پر مجبور کیا اور پھر تمہاری ہدایت کے مطابق اسے قتل کر دیا۔ اس سے چند لمحے قبل اینا اور اس کے ساتھی محافظ سے بات کر کے گئے تھے لہٰذا وہ جائے وقوعہ سے اپنی عدم موجودگی ثابت نہیں کر سکتے تھے۔"

"تم ان باتوں میں سے ایک بھی ثابت نہیں کر سکتے مسٹر ویلوٹ!"

"شاید تم ٹھیک کہتے ہو۔" نک نے چالاکی سے کہا۔ اس کے کان پولیس کے سائرن کی طرف لگے ہوئے تھے۔ "کسی بات کا جاننا اور بات ہے اور ثابت کرنا اور بات۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ کسی طرح تمہاری سوتیلی بہن اور اس کے ساتھی بری ہو جائیں۔"

"اور میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارا منہ ہمیشہ کے لیے بند کر دوں تم اس وقت مداخلت بے جا کے مرتکب ہوئے ہو بلکہ چوری کی نیت سے میرے گھر میں گھسے ہو۔ میں پولیس کو یہ کہہ کر مطمئن کر سکتا ہوں کہ میں نے اپنی حفاظت میں گولی چلائی تھی۔ اب تم ایسا کرو کہ دونوں ہاتھ سر پر رکھ لو اور میرے آگے آگے چلو۔ میں تمہیں کسی مناسب جگہ پر گولی مارنا چاہتا ہوں۔"

نک نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے آگے چل پڑا۔ اسی لمحے پولیس کے سائرن کی آواز سنائی دی۔ الیانوف چونک گیا۔ لمحہ بھر کے بعد عمارت کے باہر گاڑی رکنے کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز اور پھر بھاری قدموں کی گونج۔ الیانوف آنکھیں جھپکاتا ہوا نک کی طرف دیکھنے لگا۔ دو پولیس آفیسر مارچ کرتے ہوئے سیدھے باورچی خانے کی طرف آئے۔

"یہ شخص چوری کی نیت سے میرے گھر میں داخل ہوا ہے۔" الیانوف نے بدحواسی کے ساتھ کہا۔ "اسے گرفتار کر لیں۔"

"رچرڈ نکسن کس کا نام ہے؟" ایک پولیس افسر نے پوچھا۔

"د... دراصل یہ میرا قلمی نام ہے۔" نک نے کہا۔ "مم... میرا مطلب ہے کہ فون میں نے ہی کیا تھا۔"

"فون کیا تھا!" الیانوف کے چہرے پر مزید بدحواسی نمودار ہو گئی۔

"ریوالور نیچے کر لو۔" آفیسر نے الیانوف سے کہا پھر نک سے مخاطب ہو کر بولا۔ "تم نے فون پر جس مسروقہ مال کا ذکر کیا تھا وہ کہاں ہے؟"

نک اسٹور کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔ "یہ وہ اسٹور ہے جس کا میں نے فون پر ذکر کیا تھا۔ اس کے اندر ایک پرانا ریفریجریٹر..."

"خبردار!" الیانوف نے ایک دم ریوالور تان لیا۔ "اسے اپنا منصوبہ فیل ہوتا دکھائی دیا۔ کوئی شخص اسٹور میں قدم رکھنے کی کوشش نہ کرے۔"

"ریوالور نیچے پھینک دو۔" ایک آفیسر نے الیانوف کو حکم دیا۔

"میں کہتا ہوں کہ میرے گھر سے نکل جاؤ۔" الیانوف نے چیخ کر کہا۔ "تم لوگ بغیر سرچ وارنٹ کے میرے گھر کی کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔" وہ دو قدم پیچھے ہٹا اور نک سمیت دونوں پولیس افسروں کو ریوالور کی زد میں لے لیا۔

"ریوالور پھینک دو۔" پہلا آفیسر دوبارہ گرجا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ریوالور باہر آیا۔ اس کے اندر سے ایک شعلہ لپکا اور الیانوف چیخ مار کر دہرا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ کر دور جا پڑا۔ آفیسر کے ریوالور سے نکلنے والی گولی اس کے ہاتھ کو چاٹتی گزر گئی تھی۔ دوسرے آفیسر نے پستول اٹھا لیا اور جیب سے رومال نکال کر الیانوف کے ہاتھ پر باندھ دیا۔ پہلا پولیس آفیسر نک کے ہمراہ اسٹور میں گیا اور ریفریجریٹر کا دروازہ کھول کر بیش قیمت جواہرات اور نوادر کو حیرت سے دیکھنے لگا۔

اس کے بعد جو کارروائی ہوئی وہ مختصر اور غیر دلچسپ تھی۔ وکٹر الیانوف کو قتل اور قانون کو دھوکا دینے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ نک نے مختصر بیان دیا اور واپس نیویارک پہنچ گیا۔ جب اینا الیانوف اور اس کے ساتھیوں کو رہا کیا گیا تو وہ گلوریا کے ہمراہ ان کے استقبال کے لیے موجود تھا۔ اینا نے اس کا شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا کہ وہ جائیداد کا انتظام ہاتھ میں آتے ہی سب سے پہلے اس کی فیس ادا کرے گی۔



ہڈی کا ٹکڑا

اقبال کاظمی



تمباکو نوشی

نک ویلیوٹ کی عادت میں شامل نہیں تھی لیکن کبھی کبھار منہ کا ذائقہ بدلنے کے لیے وہ ایک آدھ سگریٹ پی لیا کرتا تھا۔ اس وقت بھی ریسٹورنٹ سے نکلتے ہوئے اس نے سگریٹ نکالنے کے لیے جیب میں ہاتھ ڈالا تھا لیکن سگریٹ کے پیکٹ سے پہلے اس کی انگلیاں جیب میں پڑی ہوئی کسی غیر مانوس چیز سے ٹکرائیں تو وہ چونک سا گیا۔ وہ ٹٹول کر یہ جاننے کی کوشش کرنے لگا کہ یہ کیا چیز ہو سکتی ہے۔ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ اس جیب میں اس نے سگریٹ کے پیکٹ اور ماچس کے سوا کچھ نہیں رکھا تھا لیکن اس وقت کسی اور چیز کی موجودگی نے اسے الجھا دیا۔ اچھی طرح ٹٹولنے کے بعد اسے ایک حد تک اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کوئی وزیٹنگ کارڈ یا اسی قسم کی کوئی چیز تھی۔ اسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ اس نے اپنا یا کسی اور کا وزیٹنگ کارڈ اس جیب میں رکھا ہو۔ ایک لمحہ کو اس کے ذہن میں یہ خیال ابھرا تھا کہ ممکن ہے گھر میں گلوریا نے اس کی جیب میں ڈال دیا ہو اور اس کے بارے میں بتانا بھول گئی ہو۔

ریسٹورنٹ سے چند قدم آگے نکل کر وہ رُک گیا اور جیب میں پڑی ہوئی وہ چیز نکال لی جو اس کے لیے الجھن کا باعث بنی ہوئی تھی۔ وہ ایک وزیٹنگ کارڈ ہی تھا۔ کریم کلر کا یہ پلاسٹک کارڈ دیکھنے میں خاصا قیمتی نظر آ رہا تھا۔ اس کے کناروں پر سنہرا حاشیہ کھنچا ہوا تھا۔ نک ویلیوٹ نے پہلی ہی نظر میں تاڑ لیا تھا کہ اس حاشیے کی بناوٹ میں سونے کا پانی استعمال کیا گیا تھا۔ اس قسم کے مہنگے کارڈ رکھنا کسی عام آدمی کے بس کی بات نہیں تھی۔ کارڈ کے ایک طرف سرخ روشنائی سے شکستہ سی ہینڈ رائٹنگ میں کچھ تحریر تھا اور دوسری طرف ابھرے ہوئے حروف میں کارڈ کے مالک کا نام اور پتہ چھپا ہوا تھا۔ اس چھپائی میں بھی سونے کا پانی استعمال کیا گیا تھا۔

"مائیکل کارلیون۔ لانگ آئی لینڈ"

نک ویلیوٹ الجھ کر رہ گیا۔ یہ نام اس کے لیے اجنبی نہیں تھا لیکن اسے حیرت تھی کہ مافیا کے سربراہ کا یہ کارڈ اس کی جیب میں کیسے آ گیا تھا۔ صرف نک ویلیوٹ ہی کیا، امریکہ کا بچہ بچہ مافیا کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ قصہ کے خفیہ قذافی کا روبار پر اس خوفناک تنظیم کا کنٹرول تھا۔ یہ تنظیم مختلف گروہوں میں بٹی ہوئی تھی۔ ہر گروہ کا کاروباری شعبہ بھی الگ تھا۔ اگر ایک گروہ جوئے کے اڈے چلا رہا تھا تو دوسرا گروہ منشیات کا کاروبار سنبھالے ہوئے تھا۔ جوئے کے اڈے چلانے والا گروہ اگر منشیات کے کاروبار میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتا تو دوسرے گروہ کے کام میں مداخلت سمجھا جاتا۔ پہلے تو افہام و تفہیم سے معاملے طے کرنے کی کوشش کی جاتی لیکن مذاکرات میں ناکامی کی صورت میں قتل و غارت کا بازار گرم ہو جاتا۔ اگر ایک گروہ کا ایک آدمی مارا جاتا تو انتقامی کارروائی کے طور پر مخالف گروہ کے دو آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا اور اس طرح یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہتا تھا تک کہ ایک گروہ اپنی شکست تسلیم نہ کر لیتا۔ تنظیم کے ان ہنگاموں میں کئی بے گناہ بھی مارے جاتے۔ ابھی پچھلے دنوں اس تنظیم کے دو گروہ آپس میں ٹکرائے تھے جس کے نتیجہ میں ایک گروہ کا سربراہ مارا گیا تھا۔ باپ کی موت کے بعد گروہ کی قیادت اس کے بیٹے مائیکل کارلیون نے سنبھالی تھی۔ پورے امریکہ میں جوئے کے کاروبار پر اسی گروہ کی اجارہ داری تھی۔

نک ویلیوٹ کے لیے یہ بات الجھن کا باعث بنی ہوئی تھی کہ مائیکل کارلیون کا یہ وزیٹنگ کارڈ اس کی جیب میں کیسے آ گیا تھا۔ اس نے گلوریا کے بارے میں سوچا پھر خود ہی نفی میں سر ہلا دیا۔ گلوریا اگر یہ کارڈ اس کی جیب میں رکھتی تو ضرور بتا دیتی۔ اب تصدیق کرنے کا موقع نہیں تھا کیونکہ تقریباً دو گھنٹے پہلے گلوریا اپنی ایک دوست سے ملنے کے لیے لاس ویگاس روانہ ہو چکی تھی۔ اسے ایئرپورٹ پر چھوڑنے کے بعد ہی نک ویلیوٹ کچھ وقت گزارنے کے لیے اس ریسٹورنٹ میں آن بیٹھا تھا، سگریٹ کا پیکٹ اس نے آج صبح خریدا تھا اور دن بھر میں صرف ایک سگریٹ پیا تھا۔ اس وقت دوسرا سگریٹ نکالنے کے لیے ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تھا کہ یہ کارڈ بیچ میں حائل ہو گیا اور وہ سگریٹ نکالنا بھول گیا۔ اس نے کارڈ پلٹ دیا اور سرخ روشنائی والی شکستہ تحریر پڑھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"مسٹر ویلیوٹ! کارڈ پر دیے ہوئے نمبر پر پہلی فرصت میں فون کر لو۔"

اس نے ایک بار پھر کارڈ پلٹ کر دیکھا۔ مائیکل کارلیون کے ایڈریس کے ساتھ لانگ آئی لینڈ کا فون نمبر بھی درج تھا۔ اسے حیرت تھی کہ اسے فون کرنے کا مشورہ کیوں دیا گیا تھا۔ وہ اپنے بھیجے کا روبار کے بارے میں سوچنے لگا۔ کہیں ایسا تو نہیں کرنا دانستگی میں تنظیم کے مافیا سے ٹکرا گیا ہو۔ کسی ایسے شخص کے قبضے سے کوئی چیز چرا لی ہو جس کا

ملق مائیکل کارلیون کے گروہ سے رہا ہو لیکن کوشش کے باوجود ے ایسا کوئی واقعہ یاد نہ آ سکا۔ وہ تو صرف ایسی چیزیں چُراتا تھا جن کی ئی اہمیت نہیں ہوتی تھی۔ اس کے کاروبار کا کسی شخص یا تنظیم سے ئی تعلق بھی نہیں تھا۔ کسی گروہ سے رقابت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ایسی صورت میں یہ بات اس کے لیے باعث الجھن ہی تھی کہ مافیا یا ایک گروہ کا سربراہ اس سے کیا بات کرنا چاہتا تھا۔ یہ تو وہ سوچ بھی ہیں سکتا تھا کہ مائیکل کارلیون اس کے ذریعے کوئی چیز چوری کرانا چاہتا ہو گا۔ ان کے اپنے ذرائع لامحدود تھے۔ وہ لوگ بے پناہ وسائل کے ک تھے۔ وہ کسی دوسرے کے کندھے پر بندوق رکھ کر گولی چلانے کے ل نہیں تھے۔ وہ جو چاہتے خود حاصل کر سکتے تھے۔ انہیں نک ویلیوٹ یسے شخص کی کیا ضرورت پیش آ سکتی تھی۔

اس نے کارڈ جیب میں ڈالا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ راستے ں فون بوتھ دیکھ کر اس کے قدم رک گئے۔ ایک لمحہ کو اس کے ہن میں خیال ابھرا کہ کارڈ کے نمبر پر فون کر لینے میں کیا ہرج ہو سکتا ہے۔ یہ سوچتے ہی وہ فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ جیب سے کارڈ نکال رملتے رکھا اور ریسیور اٹھا کر مطلوبہ سکے ڈالنے کے بعد لانگ آئی لینڈ کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اسے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ دوسری طرف بیل پری ریسیور اٹھا لیا گیا اور دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس! ہیگن اسپیکنگ!"

"میرا نام نک ویلیوٹ ہے اور میں مسٹر مائیکل کارلیون سے ت کرنا چاہتا ہوں۔" نک نے کہا۔

"اوہ ہیلو مسٹر نک! ہمیں امید تھی کہ تم پہلی فرصت میں رابطہ قائم رنے کی کوشش کرو گے۔ مسٹر مائیکل اس وقت مصروف ہیں۔ میں ا کا سیکریٹری ہوں۔ میرا خیال ہے کہ تم اس وقت سنٹرل پارک کے علاقے ا موجود ہو۔ اگر تم ٹہلتے ہوئے لزارو بار کے سامنے والے پارکنگ پلاٹ پر پہنچ جاؤ تو وہاں پر موجود ایک گاڑی تمہیں زیادہ سے زیادہ پینتالیس نٹ میں یہاں پہنچا دے گی۔ اس وقت تک مسٹر مائیکل بھی فارغ چکے ہوں گے وہ ایک اہم مسئلہ پر تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں اس وقت سنٹرل پارک کے علاقے میں ہوں۔" نک نے تعجب کا اظہار کیا۔

"میں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ چند منٹ پہلے تم چیری کے ریسٹورنٹ میں بیٹھے کافی پی رہے تھے۔" دوسری طرف سے جواب ملا۔ "بہرحال ل کھوڑے دوڑانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے دو آدمی صبح علاقے میں تمہاری نگرانی کر رہے ہیں۔ یہ کارڈ اس وقت تمہاری جیب میں ڈالا ا تھا جب تم اپنی دوست کو رخصت کرنے ایئرپورٹ گئے تھے۔ ہمیں لم ہے کہ تمہاری دوست گلوریا اپنی ایک دوست سے ملنے لاس ویگاس گئی ہے۔ تم کیا ہو، ہمیں اس سلسلے میں بھی تمام معلومات حاصل ہیں۔ بہرحال، تم فون بند کر کے سیدھے لزارو بار کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ پارکنگ پلاٹ میں داخل ہوتے ہی ہمارا آدمی تم سے خود رابطہ قائم کر لے گا۔"

"لیکن معاملہ کیا ہے۔ مسٹر کارلیون مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں؟" نک نے بوتھ کے شیشوں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ مائیکل کے سیکریٹری ہیگن کو تمام معلومات حاصل ہونے کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت بھی اس کی نگرانی ہو رہی ہو گی اور نگرانی کرنے والا کہیں آس پاس ہی موجود ہو گا۔ اسے حیرت تو اس بات پر بھی ہوئی تھی کہ مائیکل کا کارڈ ایئرپورٹ پر اس کی جیب میں ڈالا گیا تھا اور اسے اس بات کا قطعاً علم نہیں ہو سکا تھا۔ گویا وہ اس قدر غافل تھا کہ کسی کو اس کی جیب میں ہاتھ ڈالنے کا موقع مل گیا۔ وہ اس سوچ میں غرق تھا کہ کلک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اس نے آہستگی سے رسیور رکھ دیا اور بوتھ سے باہر آ گیا۔ ایک بار پھر محتاط نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لینے لگا۔ لیکن کوئی بھی ایسا شخص دکھائی نہیں دیا جس پر کسی قسم کا شبہ کیا جا سکتا ہو اور پھر اس کے خیال میں مافیا جیسی تنظیم کے کارکن اتنے بےپروا نہیں ہو سکتے تھے کہ آسانی سے کسی کی نظروں میں آ جاتے۔

لزارو بار ایک فرلانگ سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اسے وہاں پہنچنے میں پانچ منٹ سے زیادہ نہیں لگے۔ سڑک عبور کر کے جیسے ہی وہ پارکنگ پلاٹ کے قریب پہنچا ایک آدمی اچانک ہی اس کے سامنے آ گیا۔ نک ویلیوٹ یہ اندازہ بھی نہیں لگا سکا تھا کہ وہ شخص کس طرف سے آیا تھا۔

"ہیلو مسٹر ویلیوٹ!" وہ شخص اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔ ہونٹوں پر دوستانہ مسکراہٹ تھی۔ "مجھے تمہارا ہی انتظار تھا۔ آؤ جاؤ۔ گاڑی اس طرف کھڑی ہے۔"

اسٹریٹ لیمپ کی روشنی میں نک ویلیوٹ نے بھرپور نگاہوں سے اس شخص کی طرف دیکھا۔ اس میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی تھی جس سے کسی قسم کا خوف محسوس کیا جا سکتا ہو۔ اس کے برعکس اجنبی کے چہرے پر شرافت تھی۔ اسے دیکھ کر تو سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ اس شخص کا تعلق مافیا جیسی خوفناک تنظیم سے ہو گا۔ اس کا انداز بھی ایسا ہی تھا جیسے کوئی شریف آدمی سربراہ اپنے کسی بچھڑے ہوئے دوست سے مل گیا ہو اور دوستی کی تجدید کے لیے اسے ایک ڈرنک کی دعوت دے رہا ہو۔

نک ویلیوٹ خاموشی کے ساتھ چل دیا۔ ایک سیاہ سیڈان کے قریب پہنچ کر اس شخص نے پچھلی نشست کا دروازہ کھول دیا اور نک کے بیٹھنے کے بعد خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا اور انجن اسٹارٹ کر کے گاڑی کو سڑک پر لیتا چلا گیا۔ ٹریفک کے ہجوم میں شامل ہوتے ہی اس نے ایک ہاتھ سے اسٹیئرنگ سنبھالے رکھا اور دوسرے ہاتھ سے سگریٹ کا

ایک پیکٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر بولا۔ "سگریٹ مسٹر ویلویٹ؟"

نک ویلویٹ نے غیر ارادی طور پر سگریٹ کا پیکٹ لے لیا۔ اس وقت وہ بڑی شدت سے کسی ایسی چیز کی طلب بھی محسوس کر رہا تھا۔ اس نے ایک سگریٹ نکال کر سلگایا اور آگے جھک کر پیکٹ ڈیش بورڈ پر رکھنے کے بعد سیٹ کی پشت سے ٹیک لگالی اور سامنے لگے ہوئے عقبی منظر والے آئینے کی طرف دیکھتے ہوئے لمبے لمبے کش لگانے لگا۔ کار میں اگرچہ تاریکی تھی لیکن پیچھے آنے والی گاڑیوں کے ہیڈ لیمپس کی روشنی کے باعث اسے آئینے میں ڈرائیور کے چہرے کا ہلکا سا عکس نظر آرہا تھا۔ اس شخص کا موڈ خاصا خوشگوار تھا۔ وہ سیٹی میں شاید موسیقی کی کوئی مشہور دھن بھی بجا رہا تھا لیکن آواز اتنی ہلکی تھی کہ نک اس دھن کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔ ڈرائیور نے اب تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی اور نہ ہی نک ویلویٹ نے اس سے کچھ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی کہ مائیکل کارلیون اس سے کیوں ملنا چاہتا ہے۔ وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ ڈرائیور اس کی کسی بات کا جواب نہیں دے گا۔ اس لیے وہ خاموش بیٹھا سگریٹ کے کش لگاتا رہا۔

کار اب پُرہجوم سڑک سے نکل کر جو نزبیچ کازوے پر پہنچ گئی تھی۔ دن میں تو اس سڑک پر ٹریفک کا ہجوم رہتا تھا لیکن اس وقت رات کے گیارہ بجے اس گاڑی کے علاوہ کسی اور گاڑی کا نام و نشان تک نہیں تھا یہاں روشنی کا انتظام بھی مناسب نہیں تھا۔ اس سڑک پر آتے ہی ڈرائیور نے گاڑی کی رفتار خطرناک حد تک بڑھا دی۔ اس راستے کا انتخاب بھی اس نے شاید اسی لیے کیا تھا کہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فاصلہ طے کیا جا سکے۔ راستے میں انہیں صرف ٹال بوتھ پر رکنا پڑا تھا۔ اس ٹال بوتھ پر مختلف نوعیت کی گاڑیوں کے گزرنے کے لیے متعدد محرابی راستے بنے ہوئے تھے مگر اس وقت ٹریفک نہ ہونے کی وجہ سے ایک کے سوا تمام راستے بند تھے۔ ٹال بوتھ سے ٹکٹ لیتے ہی ڈرائیور نے کار کی رفتار ایک بار پھر تیز کر دی۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد نک ویلویٹ کو سامنے تیز روشنیاں دکھائی دینے لگیں۔ وہ دن کے وقت بھی ایک دو مرتبہ اس طرف آچکا تھا۔ ہائی وے سے ایک سڑک کٹ کر دائیں طرف چلی گئی تھی جہاں ہزاروں ایکڑ کا رقبہ اونچی خاردار تاروں میں گھرا ہوا تھا۔ ساحل کا کچھ حصہ بھی اس محدود رقبے میں شامل تھا جسے پرائیویٹ پراپرٹی تسلیم کیا گیا تھا۔

اس خاردار جنگلے کے اندر عمارتوں کا ایک وسیع سلسلہ بھی تھا اور نک ویلویٹ لاکھوں، کروڑوں امریکیوں کی طرح آج تک اس حقیقت سے لاعلم تھا کہ لانگ آئی لینڈ کا خاردار تاروں میں گھرا ہوا ہزاروں ایکڑ کا یہ علاقہ مافیا کے اس گروہ کا ہیڈ کوارٹر تھا جس کی پورے امریکہ میں جوئے اور قمار بازی کے کاروبار پر اجارہ داری قائم تھی۔ دور سے نظر آنے والی روشنیاں اس گیٹ کی تھیں جہاں کم از کم ایک درجن مسلح محافظ موجود تھے۔ ان کی گاڑی کو گیٹ پر صرف ایک لمحہ کو روکا گیا تھا۔ مزید ایک میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد گاڑی ایک عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ نک ویلویٹ کے نیچے اترنے سے پہلے ہی ایک شخص کار کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ نک نیچے اتر آیا اور اس شخص کی معیت میں عمارت کے اندر داخل ہو گیا جہاں متعدد آدمی اِدھر سے اُدھر آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے کسی نے بھی نک ویلویٹ پر توجہ نہیں دی تھی اور یہ بات تو نک پہلی ہی نظر میں محسوس کر چکا تھا کہ عمارت میں گھر والا ہر شخص مسلح تھا۔

نک ویلویٹ کو ایک آراستہ دفتر میں پہنچا دیا گیا تھا جہاں مائیکل کارلیون کے سیکریٹری ہیگن نے گرمجوشی سے اس کا استقبال کیا۔

"مسٹر کارلیون آپ کے منتظر ہیں مسٹر ویلویٹ!" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ گٹھے ہوئے جسم کا ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ چہرے کے نقوش اسے سسلی کا باشندہ ظاہر کر رہے تھے۔ لہجہ بھی اس کی وطنیت کی چغلی کھا رہا تھا۔

ہیگن نے ایک اندرونی دروازہ کھول کر اندر جھانکا پھر نک ویلویٹ کو اشارہ کرتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ دفتر کا یہ کمرہ نہایت عالیشان طریقے سے آراستہ تھا۔ شیشے کی ٹاپ والی بڑی میز کے پیچھے اس خوفناک تنظیم کا سربراہ مائیکل کارلیون بیٹھا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر نک ویلویٹ دنگ سا رہ گیا۔ اس کی عمر تیس کے لگ بھگ رہی ہوگی مردانہ وجاہت کا پیکر اور چہرے پر ایسا بھولپن کہ اسے دیکھ کر تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ وہ مافیا جیسی خوفناک تنظیم کا سربراہ ہو سکتا ہے۔

تعارف ہونے کے بعد کچھ دیر تک رسمی سی گفتگو ہوتی رہی پھر مائیکل اس قسم کی باتیں کرنے لگا جن سے نک کو یہ تاثر دینا مقصود تھا کہ وہ اس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے لیکن گفتگو کا یہ انداز سو فیصد دوستانہ تھا۔ نک نے ایک مرتبہ بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ مائیکل ان باتوں کا حوالہ دے کر اسے بلیک میل کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہے۔ اس قسم کا کوئی اشارہ نہیں ملتا تھا۔

"میں یہ جاننا چاہتا ہوں مسٹر مائیکل کہ مجھے یہاں کیوں بلایا گیا" نک نے بالآخر اسے اصل موضوع کی طرف لانے کی کوشش کی۔

"بات یہ ہے مسٹر ویلویٹ کہ میں تمہارے ذریعے ایک چیز چوری کرانا چاہتا ہوں اور اس کے لیے نہ صرف تمہاری مطلوبہ فیس ادا کی جائے گی بلکہ کامیابی کی صورت میں بونس بھی دیا جائے گا۔" مائیکل نے بات شروع کرتے ہوئے کہا۔

"کیا؟" نک ویلویٹ بُری طرح چونک گیا۔ "اتنے وسیع ذرائع اور وسائل ہونے کے باوجود آپ میری خدمات حاصل کرنا چاہتے ہیں!"

"اس میں شبہ نہیں کہ ہمارے وسائل لامحدود ہیں۔ اگر میں چاہوں مطلوبہ چیز چند گھنٹوں کے اندر اندر میری میز پر پہنچ سکتی ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ میں خود کو یا اپنے کسی آدمی کو اس معاملے میں ملوث نہیں کرنا چاہتا بلکہ اس میں ہمارا نام بھی نہیں آنا چاہیے۔ میں آپ کے بارے میں اطمینان کر چکا ہوں کہ کسی راز کو راز ہی رکھتے ہیں اسی لیے آپ کو زحمت دے رہا ہوں۔" مائیکل نے کہا۔

"تو پھر آپ میری شرائط سے بھی آگاہ ہوں گے مسٹر مائیکل!" نک ویلویٹ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔

"بہت اچھی طرح۔" مائیکل مسکرایا۔ "یقین کرو میں جو چیز چوری کرانا چاہتا ہوں اس کی نہ تو کوئی تاریخی حیثیت ہے اور نہ قدر و قیمت۔ تم اسے بیچنا بھی چاہو گے تو کوئی ذی ہوش انسان اسے ایک سینٹ میں بھی خریدنے کو تیار نہیں ہوگا۔"

"وہ کیا چیز ہے؟" نک نے پوچھا۔ اب وہ مائیکل کی باتوں میں دلچسپی لے رہا تھا۔ اسے حیرت تھی کہ ایسی کیا چیز ہو سکتی ہے جسے کوئی شخص ایک سینٹ میں بھی خریدنے کو تیار نہ ہو۔ حالانکہ اس نے آج تک جتنی بھی چیزیں چرائی تھیں، ان کی اصل اہمیت سے قطع نظر ان کی کوئی نہ کوئی معقول قیمت ہو سکتی تھی۔

"ایک ہڈی۔" مائیکل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہڈی۔" نک ویلویٹ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اگر اس ہڈی کا تعلق کسی میوزیم سے نہیں تھا تو وہ یقیناً ایسی چیز تھی جس کے لیے کوئی شخص ایک سینٹ خرچ کرنے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ "کیسی ہڈی؟ میں سمجھا نہیں؟" نک نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"یہ کہنی سے کندھے تک کی انسانی بازو کی ہڈی ہے جو اس وقت ہندوستان سے آئے ہوئے ایک جوتشی کے قبضے میں ہے۔ سیواداس نامی یہ ہندو جوتشی ان دنوں لاس ویگاس کے شیراٹن ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ مشرق کے پُراسرار علوم کے بارے میں تم نے بھی بہت کچھ سن رکھا ہوگا۔ سُنا ہے کہ سیواداس ایسے ہی پُراسرار علوم کا ماہر ہے اور لاس ویگاس کے لوگوں میں خاصی مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ جوئے میں جیت کے خواہشمند لوگ اس سے رجوع کر رہے ہیں۔ وہ اپنے جنتر منتر کے ذریعے لوگوں کو ایسی باتیں بتا دیتا ہے کہ وہ چند ڈالر لے کر کسی جوئے خانے میں داخل ہوتے ہیں اور جب باہر نکلتے ہیں تو ان کی جیبیں نوٹوں سے بھری ہوتی ہیں۔ اس کے جادو کا تمام تر دارومدار اس ہڈی پر ہے۔ تمہیں شاید یہ بھی معلوم ہو کہ میرے صرف ایک اشارے پر وہ جوتشی روئے زمین سے غائب ہو سکتا ہے لیکن ایک معمولی سی بات کے لیے میں کسی کے خون سے ہاتھ نہیں رنگنا چاہتا۔ ہمارے ایک آدمی نے اسے کچھ رقم کی پیشکش کرتے ہوئے لاس ویگاس چھوڑنے کا مشورہ دیا تھا لیکن وہ اپنی ضد پر قائم ہے۔ اس کے علاوہ ہندو جوتشی وہاں کے لوگوں میں خاصی مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ اگر اسے زبردستی وہاں سے ہٹانے کی کوشش کی گئی

دلچسپ ترین سلسلے، کتابی شکل میں

شیخ کرامت کی سرگزشت جو اس نے بسترِ مرگ پر بیان کی

ہمزاد (مکمل)

قیمت ۴۰ روپے

ڈاک خرچ ۱۰ روپے

- ایک پُراسرار شخصیت کی کہانی جس کیلیے کوئی بھی کام ناممکن نہیں تھا
- اُس شخص کا قصہ جس کے چہرے کی عمر ۱۳۰ سال تھی اور بقیہ جسم کی عمر ۲۵ سال
- ہمزاد مسخر کرنے کے طریقے۔

ہر دل عزیز شخصیت صبیحہ بانو کے قلم سے ایک سنسنی خیز سرگزشت

جال (مکمل)

قیمت ۳۰ روپے

ڈاک خرچ ۱۰ روپے

- ایک ایسے انسان کی کہانی جسے خود معلوم نہیں تھا کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔
- جب اس نے آنکھ کھولی تو ایک ٹیکسی میں سفر کر رہا تھا۔
- دُنیا کی بڑی بڑی تنظیمیں اس کے تعاقب میں تھیں۔
- اس پر نہ کوئی گولی اثر کرتی تھی اور نہ ہی کوئی زہر۔

دونوں کتابیں ایک ساتھ منگانے پر ڈاک خرچ معاف

کتابیات پبلی کیشنز پوسٹ بکس ۲۳ کراچی ۱

تو کوئی بڑا ہنگامہ جنم لے سکتا ہے۔ میں اس کے ساتھ کوئی زیادتی بھی کرنا نہیں چاہتا۔ اس لیے میں نے سوچا ہے کہ کیوں نہ اس کی وہ جادو کی ہڈی چرالی جائے جس کے بل بوتے پر وہ جوئے کے شوقین لوگوں کو اپنا گرویدہ بنائے ہوئے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہڈی چھن جانے کے بعد وہ ادھورا رہ جائے گا۔ یہ ایک نفسیاتی حربہ ہے جس سے وہ اس حد تک متاثر ہوگا کہ وہ اپنے علوم کا خاطر خواہ استعمال نہیں کر سکے گا۔ اس طرح لوگ رفتہ رفتہ اس سے بدظن ہونے لگیں گے اور کچھ عرصہ بعد وہ خود ہی مایوس ہو کر لاس ویگاس چھوڑ دے گا۔ اس کے بعد وہ ہڈی اسے لوٹا دی جائے گی۔ اگر پسند کرو تو یہ کام بھی تمہارے ہی توسط سے ہوگا۔" مائیکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میری ایک شرط یہ بھی ہے کہ میں ایسا کوئی کام نہیں کرتا جس سے کسی کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔" نک نے اس کے خاموش ہونے پر کہا۔

"اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اسے وہاں آئے ہوئے زیادہ دن نہیں ہوئے لیکن وہ اتنا کچھ کما چکا ہے کہ ایک سال تک کوئی کام بھی نہ کرے تو نوابوں کی سی زندگی بسر کر سکتا ہے اور پھر ہڈی اسے لوٹا دی جائے گی جس سے وہ ایک بار پھر کہیں اور جا کر دولت سمیٹنے لگے گا۔"

"اگر وہ ہندو جوتشی تمہارے کاروبار میں مداخلت کیے بغیر تھوڑی سی دولت سمیٹ رہا ہے تو تمہیں کیا اعتراض ہے۔ میرا خیال ہے تمہیں اس سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت تو نہیں۔" نک ویلویٹ نے کہا۔

"یہ درست ہے کہ وہ ہمارے کاروبار میں عملی طور پر کوئی مداخلت نہیں کر رہا لیکن اس کے عقیدتمندوں کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے اس کا آشیرباد حاصل کرنے کے بعد لوگ جب لمبی لمبی بازیاں جیت کر جوا خانوں سے نکلتے ہیں تو نقصان ہمارا ہی ہوتا ہے۔ اگر یہی صورتحال رہی تو چند ماہ بعد ہمیں وہاں اپنا کاروبار بند کرنا پڑے گا۔" مائیکل چند لمحوں کے لیے خاموش ہوا پھر میز کی دراز سے خاکی رنگ کا ایک پھولا ہوا لفافہ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔ "اس میں تمہاری مطلوبہ فیس کے علاوہ لاس ویگاس تک کا ہوائی ٹکٹ موجود ہے۔ تم اس ہوائی کمپنی کی کسی بھی پرواز سے جا سکتے ہو۔ ایک بات اور تم پر کوئی دباؤ نہیں ہے اگر تم چاہو تو انکار بھی کر سکتے ہو۔ اس کام کے لیے کسی اور کا انتخاب کر لیا جائے گا لیکن تمہیں محض اس لیے ترجیح دیتا ہوں کہ تم اصولوں کے تحت کام کرتے ہو اور تم پر ہر لحاظ سے اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ تمہارے لیے ایک اور پیشکش بھی ہے۔ تمہاری دوست گلوریا بھی آج ہی لاس ویگاس گئی ہے۔ اگر تم بھی پہنچ جاؤ تو تفریح کا بہترین موقع ہوگا۔ میرا کارڈ بیلے ہوٹل کے منیجر کو دکھا دینا جو ہوٹل کا بہترین سوئٹ تمہارے لیے مخصوص کر دے گا۔ مجھے امید ہے کہ ایک معمولی سے کام کے لیے اتنے عمدہ معاوضے کی پیشکش آج تک کسی نے نہیں کی ہوگی۔"

نک ویلویٹ چند لمحے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر لفافہ اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی مائیکل کے ہونٹوں پر مسکرا سی آ گئی۔ وہ ہیگن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "ہیگن! فریڈی سے کہ ویلویٹ کو واپس چھوڑ آئے۔"

نک ویلویٹ نے لفافہ کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور ا سے ہاتھ ملا کر کمرے سے باہر آ گیا۔

❁

لاس ویگاس کے روشنیوں سے جگمگاتے ہوئے ایئرپورٹ نک ویلویٹ طیارے سے اترا تو رات کے دو بج رہے تھے۔ لاس میں قمار بازی کا سیزن شروع ہو چکا تھا۔ امریکہ کے کونے کونے قسمت آزمائی کے شوقین یہاں کا رخ کر رہے تھے۔ ایسے میں کسی ہ میں کمرہ حاصل کر لینا جوئے شیر لانے سے کم نہیں تھا۔ چنانچہ نک ویلویٹ نے فیصلہ کر لیا کہ رات کے اس آخری پہر ہوٹل گردی کرنے کے مائیکل کارلیون کی پیشکش سے فائدہ اٹھایا جائے۔ ایئرپورٹ سے ہی ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر اس نے ڈرائیور کو بیلے ہوٹل چلنے کی ہدایت کر دی۔

میکسیکو کی سرحد پر واقع ریاست نیواڈا کا سب سے بڑا شہر لاس ویگاس پوری طرح جاگ رہا تھا۔ چاندنی رات میں بجلی کی رنگ برنگی روشنیاں عجیب سا تاثر دے رہی تھیں۔ وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے ان لوگوں کے بارے میں سوچ رہا تھا قسمت آزمائی کے لیے یہاں آتے تھے اور اپنا سب کچھ جوئے میں ہا کر چلے جاتے تھے۔ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہوتی جو جیتنے میں کام ہو پاتے لیکن اب مائیکل کے کہنے کے مطابق اس ہندو جوتشی کی وجہ سے جوئے خانوں میں داخل ہونے والا ہر شخص جیبیں بھر کر لوٹ رہا نک ویلویٹ یہ فیصلہ کرنے سے قاصر تھا کہ یہاں ہندو جوتشی کا پراسرار علم کام کر رہا تھا یا جوئے خانوں کے منتظمین کسی وجہ سے اپنے ہتھکنڈوں میں کامیاب نہیں ہو پا رہے تھے۔

نک ویلویٹ نے یوں تو مشرق کے پراسرار علوم کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا لیکن کسی ایسے شخص سے ملنے کا اتفاق کبھی نہیں ہوا تھا جو اپنے علم کے بل بوتے پر لوگوں کی قسمت بدل دینے پر قادر ہو۔ مائیکل کے کہنے کے مطابق جوتشی سیواداس کے جادو کا دارومدار اس انسانی ہڈی پر تھا جو ہر وقت اس کے ہاتھ میں رہتی تھی یہ ہڈی چھن جانے کے بعد وہ ناکارہ ہو کر رہ جاتا۔ نک ویلویٹ ایسے نفسیاتی حربوں سے بخوبی واقف تھا۔ اسے ایک وکیل کا واقعہ یاد آ گیا جس نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی کیس نہیں ہارا تھا۔ عدالت میں بحث کے دوران وہ ایک ہاتھ سے اپنے کوٹ کے سب سے اوپر والے بٹن کو مسلتا رہتا۔ ایک کیس کے دوران اس کے مخالف وکیل نے ملازم کو رشوت دے کر اس کے کوٹ کا وہ بٹن تڑوا دیا۔ اس روز عدالت میں

...کے دوران وہ وکیل بار بار بہکنے لگا۔ اس کا ہاتھ بار بار کوٹ پر ...لیکن بٹن کو وہاں نہ پا کر نیچے لٹک جاتا۔ وہ بہت سیدھا سادا ...ں تھا۔ اناڑی سے اناڑی وکیل بھی جیت سکتا تھا لیکن وہ وکیل ...ں ہار گیا اور اس کے مؤکل کو سزا ہو گئی۔ وہ محض اس نفسیاتی ...ے کی وجہ سے ناکام ہو گیا تھا۔ نک ویلویٹ سوچنے لگا کہ ممکن ہے ...ی سیواداس کا جادو محض فراڈ ہو اور وہ صرف اپنی باتوں سے لوگوں ...اس حد تک اعتماد بحال کر دیتا ہو کہ لوگوں کی ناکامی بھی کامیابی ...بدل جاتی۔ گفتگو کرتے ہوئے وہ ہڈی سیواداس کے ہاتھ میں رہتی ...ممکن ہے سیواداس اس ہڈی پر اعتقاد رکھتا ہو۔ ہڈی چھن ...ے سے اس کا اپنا اعتماد پاش پاش ہو سکتا تھا۔ اس طرح اس ...دو بھی اپنی حیثیت کھو بیٹھتا اور وہ یہاں سے اپنا بوریا بستر سمیٹنے ...ر ہو جاتا۔

نک جب بیلے ہوٹل پہنچا تو پونے تین کا عمل ہو رہا تھا۔ استقبالیہ ...ر پر بیٹھی ہوئی خوبصورت لڑکی کے ہاتھ میں کوئی ناول تھا لیکن ...اسر سینے پر جھکا ہوا تھا اور آنکھیں بند تھیں۔ نک کاؤنٹر کے ...کھڑا چند لمحوں تک اونگھتی ہوئی لڑکی کو دیکھتا رہا پھر اس نے ...اطمینان سے اس کے ہاتھ سے کتاب کھینچ لی۔ لڑکی نے گڑبڑا کر ...ں کھول دیں اور اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"اس وقت کوئی کمرہ خالی نہیں ہے۔ کہیں اور جا کر کوشش کرو۔ ...تو کسی پارک میں بھی رات بسر کر سکتے ہو۔ کوئی تم سے باز پرس نہیں ...گا۔"

"لیکن مجھے تو بتایا گیا تھا کہ اس ہوٹل کا سب سے بہترین ...میرے لیے مخصوص کیا جا سکتا ہے۔" نک اس کی طرف دیکھتے ...مسکرایا۔

"یہ بیلے ہوٹل ہے۔ جہاں پر ہفتوں پہلے ریزرویشن کرانا پڑتی ...سیزن میں تو یہاں کوئی کمرہ خالی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ...یونیو کی طرف چلے جاؤ۔ شاید وہاں کے کسی ہوٹل میں تمہیں ...جائے۔"

"نہیں، اس وقت کہیں جگہ نہیں مل سکتی۔ میرا خیال ہے یہ ...میری کوئی مدد کر سکے گا۔" نک نے کہتے ہوئے مائیکل کارلیون ...حاشیے والا وزیٹنگ کارڈ جیب سے نکال کر اس کی طرف ...

کارڈ دیکھتے ہی لڑکی اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس ...پر طاری نیند کا خمار چھٹ چکا تھا۔ اس نے کاؤنٹر کی ایک ...ل کر اندر جھانکا پھر دراز بند کرتے ہوئے معذرت طلب نگاہوں ...کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ "معاف کرنا مسٹر ویلویٹ! اگر ...بتا دیتے تو اس بحث کی ضرورت پیش نہ آتی۔ واقعی بیلے ...کا بہترین سوئٹ تمہارا منتظر ہے۔"

نک ویلویٹ نے جواب دینے کے بجائے محض مسکرانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔ لڑکی کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل آئی۔ نک اس کی رہنمائی میں چلتا ہوا لفٹ میں داخل ہو گیا جس نے چند سیکنڈ میں انہیں آٹھویں منزل پر پہنچا دیا۔ لفٹ سے نکل کر لڑکی نے راہداری کا آخری دروازہ کھول دیا اور نک کو اندر پہنچانے کے بعد مسکراتے ہوئے بولی۔ "لیونگ روم کے بار کیبنٹ میں دنیا کی بہترین شراب کی چند بوتلیں موجود ہیں۔ جنہیں تم پوری آزادی سے استعمال کر سکتے ہو۔"

"شکریہ۔" نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لڑکی کے جانے کے بعد نک نے دروازہ بند کر دیا اور خوابگاہ میں آ کر لباس تبدیل کیے بغیر بستر پر ڈھیر ہو گیا۔ کچھ دیر بعد ہی وہ نیند کی آغوش میں پہنچ چکا تھا۔

جب بیدار ہوا تو دس بج رہے تھے۔ دھوپ کھڑکی کے راستے اندر آ رہی تھی۔ اس نے غسل کر کے لباس تبدیل کیا اور فون پر ناشتے کی ہدایت دے کر دوسرے کمرے سے ہوتا ہوا بالکونی میں آ گیا۔ یہ سوئٹ ایک نشست گاہ اور دو بیڈ رومز پر مشتمل تھا۔ بالکونی سے شہر کے اس پار میڈو جھیل کا جھلملاتا ہوا نیلگوں پانی نظر آ رہا تھا۔ دائیں طرف کچھ فاصلے پر بولڈر ڈیم تھا جسے لاس ویگاس کی سب سے بڑی تفریح گاہ کہا جاتا تھا۔ اس تفریح گاہ کو شکاری عورتوں کی جنت بھی سمجھا جاتا تھا۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر نک ویلویٹ نشستگاہ میں آ گیا۔ اس نے بیرونی دروازہ کھول دیا۔ ویٹر تھا جو ناشتے کی ٹرالی لیے کھڑا تھا۔ اس نے اندر آ کر میز پر ناشتہ سجا دیا اور ٹرالی کے نچلے حصے پر رکھا ہوا اخبار بھی اٹھا کر میز کے ایک کونے پر رکھ دیا۔ ناشتے کے دوران نک ویلویٹ اخبار کے صفحات بھی الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔ آخری صفحہ پر اسے جوتشی سیواداس کی طرف سے شائع کیا جانے والا وہ اشتہار نظر آ گیا جس میں لوگوں کو اپنے مسائل کے حل کے لیے اس سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ اشتہار کے اوپر دائیں اور بائیں کونے پر دو کراس کرتی ہوئی ہڈیوں کے بیچ میں ایک کھوپڑی کا نشان بھی دیا گیا تھا جو عام طور پر پراسرار علوم یا خطرے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

ناشتے کے بعد نک ویلویٹ نے گلوریا کی دوست کے گھر فون کیا لیکن پتہ چلا کہ وہ دونوں اپنی ایک تیسری دوست کے ساتھ پکنک منانے کے لیے صبح سویرے ہی بولڈر ڈیم جا چکی ہیں اور رات سے پہلے ان کی واپسی متوقع نہیں۔ نک فون بند کر کے کمرے سے باہر آ گیا ہوٹل کے صدر دروازے سے نکلتے ہوئے اس نے کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھا۔ بارہ بجنے میں چند منٹ باقی تھے۔ گویا آدھا دن چاچو کا

تھا۔ وہ کچھ دور تک پیدل چلتے ہوئے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا رہا کہ اس کا تعاقب تو نہیں کیا جا رہا۔ اس کے خیال میں مائیکل کی طرف سے بیلے جیسے مہنگے ہوٹل میں مفت رہائش کی پیش کش بلاوجہ نہیں تھی۔ وہ لوگ یقیناً اسے نگاہ میں رکھنا چاہتے تھے۔ یہ رات اس نے مجبوری کی حالت میں بیلے ہوٹل میں گزاری تھی کیونکہ رات کے تین بجے کسی ہوٹل میں جگہ ملنا واقعی ناممکن تھا۔ اب سب سے پہلے اسے اپنی رہائش ہی کا انتظام کرنا تھا تاکہ اگر مائیکل کے آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہوں تو ان سے نجات حاصل کی جا سکے۔

تقریباً ایک میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ اس کی نگرانی نہیں ہو رہی تو وہ ایونیو کی طرف مڑ گیا۔ رات ہوٹل کی استقبالیہ کلرک نے اسے ایک اچھی راہ سجھائی تھی کہ اگر وہ کوشش کرے تو ایونیو کے کسی تھرڈ کلاس ہوٹل میں جگہ مل سکتی ہے۔ اس وقت ایونیو کی طرف جانے کا مقصد بھی یہی تھا۔ بیلے سے غائب ہونے کے بعد مائیکل کے دو آدمی اسے بڑے ہوٹلوں میں تلاش کرتے پھریں گے۔ اتنا تو وہ سوچ بھی نہ سکیں گے کہ وہ کسی انتہائی گھٹیا ہوٹل میں منتقل ہو چکا ہے۔

گرینڈ ہوٹل کے صرف نام ہی میں کشش تھی۔ اس کے برعکس اسے مرغیوں کا ڈربہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ شہر بھر کے بدمعاش اسی ہوٹل میں جمع تھے۔ کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی سیاہ فام لڑکی نے سفید دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور جب نک ولیوٹ نے اپنی آمد کا مقصد بیان کیا تو وہ سر سے پیر تک اس کا جائزہ لینے لگی۔ نک نے جیب سے پانچ ڈالر کا ایک نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

"اگر تم چند روز کے لیے ایک کمرہ دے سکو تو انعام کی حقدار بھی بن سکتی ہو۔"

لڑکی کے دانت ایک بار پھر چمکنے لگے۔ اس نے نوٹ اٹھا کر بلاؤز میں ٹھونس لیا اور کی بورڈ سے ایک چابی اتار کر اس کی طرف بڑھا دی۔

"دوسری منزل پر چلے جاؤ۔ روم نمبر سترہ۔ یہ کمرہ ٹیلو کے نام ریزرو ہے لیکن وہ ان دنوں شہر سے باہر گیا ہوا ہے اور ایک ہفتے سے پہلے اس کی واپسی کی توقع نہیں ہے۔ امید ہے اس وقت تک تم جا چکے ہو گے یا کہیں اور انتظام کر لو گے۔"

نک ولیوٹ اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اوپر جانے والے زینوں کی طرف بڑھ گیا۔ روم نمبر سترہ ایک کاٹ بی ثابت ہوا جس میں آہنی اسپرنگوں والا ایک پلنگ بچھا ہوا تھا۔ دراصل ایک بڑے کمرے کو لکڑی کی پارٹیشن کے ذریعے چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ ساتھ والے کیبن سے ایک مرد اور ایک عورت کے ہنسنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ دفعتاً عورت کی ہنسی رک گئی اور اس کی زبان سے غلیظ گالیوں کا طوفان امڈ پڑا جس کے جواب میں چٹاخ کی زور آواز ابھری۔ غالباً مرد نے عورت کے منہ پر تھپڑ رسید کیا تھا۔ اس کے بعد دھینگا مشتی کی آوازیں سنائی دینے لگیں جن میں گا اور غراہٹوں کی آواز بھی شامل تھی۔

نک ولیوٹ نے اپنے پلنگ کی طرف دیکھا جس پر بچھے میٹریس میں ایک جگہ سے آہنی اسپرنگ جھانک رہا تھا۔ وہ زخ بستر پر بیٹھ گیا۔ یہ جگہ اگرچہ کسی شریف آدمی کی رہائش کے قابل تھی لیکن روپوشی کے لیے اس سے بہتر کوئی اور جگہ ہو بھی نہیں سکتی تھی۔ اسے بیٹھے ہوئے ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ ر نام لڑکی میلا سا رجسٹر بغل میں دبائے کمرے میں داخل ہوئی اور اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

"اپنا نام، پتہ اور آنے کا مقصد اس رجسٹر میں لکھ دو۔ دان رہنا ہو یا پانچ ڈالر یومیہ کے حساب سے پیشگی کرایہ بھی دینا ہو۔"

پانچ ڈالر کرایہ اگرچہ بہت زیادہ تھا مگر نک ولیوٹ نے اندراج کرنے کے بعد جیب سے پرس نکالا اور پینتیس ڈالر کی رقم کر لڑکی کے پھیلے ہوئے ہاتھ پر رکھ دی۔ پرس میں نوٹ بھرے دیکھ کر لڑکی کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔

دوسرے کیبن سے دھینگا مشتی کی آوازیں بند ہو گئی تھ غالباً وہ دونوں جا چکے تھے۔ نک ولیوٹ کچھ دیر تک بستر رہا پھر اٹھ کر دروازہ بند کرتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سے کافی دور نکل آنے کے بعد وہ ایک ریسٹورنٹ میں گھس لنچ کا وقت تھا۔ کھانے پینے کی اشیاء فروخت کرنے والے اور ریستورانوں میں کافی بھیڑ تھی۔ میئر کے ساتھ ایک سینڈوچ کے بعد وہ ریسٹورنٹ سے باہر آ گیا اور ایک ٹیکسی میں سوار ہو ہوئے اسے شیراٹن کی طرف چلنے کی ہدایت کی۔

شیراٹن ہوٹل کی تیسری منزل کا ایک سوٹ ہنڈرسٹا سیوا داس کے نام مخصوص تھا۔ یہ سوٹ چار کمروں پر مشتمل تھ میں ضرورت کے مطابق کچھ تبدیلیاں کی گئی تھیں۔ پہلا چھوٹا کمر کا کام دے رہا تھا۔ اس سے ملحق ڈیٹنگ روم تھا جس کے والا کمرہ سیوا داس کی سیکرٹری کے لیے مخصوص تھا اور آخری میں وہ خود بیٹھتا تھا۔

استقبالیہ پر بیٹھی ہوئی لڑکی کو دیکھ کر نک ولیوٹ ایک پلکیں جھپکنا بھول گیا۔ وہ ہندو حسن کے حسن و ذوق کی داد نہ دے سکا۔ نک چند لمحے پلک جھپکے بغیر اس لڑکی کی طرف دیکھتا کی نظریں سجھے ہوئے دروازے سے ویٹنگ روم میں ریک تقریباً ایک درجن افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں مرد بھی تھے

ی اور ظاہر ہے وہ سیوا داس سے ملاقات کے لیے اپنی باری کا انتظار رہے تھے۔

"یس سر!" لڑکی نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"آنے کا صرف ایک ہی مقصد ہو سکتا ہے۔" نک بھی جواباً ارا دیا۔ "ویسے اگر مسٹر سیوا داس بہت زیادہ مصروف ہوں تو بیچ کا ت تمہارے ساتھ بھی گزار سکتا ہوں۔"

"مسٹر سیوا داس سے ملاقات کے لیے تمہیں کم از کم تین دن ظار کرنا پڑے گا اور ظاہر ہے میں تین دن تمہارے ساتھ نہیں رسکتی۔"

"تین دن!" نک ولیوٹ چونک گیا۔ "کیا اس سے پہلے بات ہو سکتی ہے؟"

"ناممکن۔" لڑکی نے جواب دیا۔ "ملاقات کے لیے پہلے وقت پڑتا ہے، تم اپنا نام، پتہ اور فون نمبر لکھوا دو۔ تمہیں اطلاع دی جائے گی۔"

"نام لکھ لو۔ تیسرے دن صبح میں خود آ کر معلوم کر لوں گا۔ آج ہیں ڈنر کے بارے میں کیا خیال ہے۔ سنا ہے جین فونڈا بھی وہاں آنے والی ہے۔" نک نے مسکراتی ہوئی نگاہوں سے اس ف دیکھا۔

"کیا واقعی؟" لڑکی کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔

"میرا تعلق ہالی ووڈ کی فلم انڈسٹری سے ہے۔ بہت سے اداکاروں اداکاراؤں سے میرے قریبی تعلقات ہیں۔ اکثر فنکار لاس ویگاس رہتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں بہت سے نامور فنکاروں سے ل ملاقات کرا سکتا ہوں۔"

"ایسی صورت میں مجھے تمہاری دعوت منظور ہے اور ہاں، شش کروں گی کہ کل صبح مسٹر سیوا داس سے تمہاری ملاقات ں۔ کیا تم شام چھ بجے مجھے یہاں مل سکتے ہو؟"

"کیوں نہیں۔ مجھے کچھ ضروری کام ہیں۔ لیکن اس وقت تک ینا فارغ ہو جاؤں گا۔" نک ولیوٹ نے جواب دیا اور اس ملک طرف دیکھنے لگا جو کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ اس نے وش کیا اور مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا۔

❁

کلارا اسے ہوٹل کی لابی ہی میں ملاقات ہو گئی۔ اس وقت ی شدت سے کافی کی طلب محسوس کر رہا تھا۔ ہوٹل سے باہر اس نے کلارا سے جب اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تو وہ مسکراتے ہوئی۔

"میرا خیال ہے کافی پینے کے لیے کسی ریسٹورنٹ میں جانے کی ضرورت نہیں۔ میرا اپارٹمنٹ یہاں سے قریب ہی ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ میں وہاں پہنچ جائیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔ چلو، اس بہانے تھوڑی دیر آرام بھی کر لوں گا۔ دن بھر کی مصروفیات نے بری طرح تھکا ڈالا ہے۔" نک نے جواب دیا۔ ویسے یہ حقیقت تھی کہ بلا مقصد سڑکوں پر گھومتے رہنے سے وہ بُری طرح تھک گیا تھا۔

کلارا کی رہائش ایک آٹھ منزلہ عمارت کے ایک مختصر سے اپارٹمنٹ میں تھی۔ دو چھوٹے چھوٹے کمرے تھے۔ کلارا کے بیان کے مطابق ایک اور لڑکی بھی اس کے ساتھ اس فلیٹ میں رہائش پذیر تھی جو ان دنوں اپنی بیمار بہن کی عیادت کے لیے لاس اینجلز گئی ہوئی تھی۔ اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہی کلارا نے سب سے پہلے کافی بنائی اور کپ چھوٹی میز پر رکھ کر لباس تبدیل کرنے کے لیے باتھ روم میں گھس گئی۔

وہ لوگ ٹھیک آٹھ بجے فلیٹ سے نکل گئے۔ آدھے گھنٹے بعد وہ نٹالی کے وسیع و عریض ڈائننگ ہال میں موجود تھے۔ یہاں کا ماحول دیکھ کر کلارا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ وہ کم حیثیت لڑکی نٹالی جیسے ریسٹورنٹ میں داخل ہونے کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتی تھی چہ جائیکہ اس وقت وہ یہاں کھانا کھانے آئی تھی۔

جین فونڈا یا کوئی اور نامور فنکار تو نظر نہیں آیا البتہ کھانا کھانے کے بعد نک ولیوٹ نے ٹیلی ویژن کے تیسرے درجے کے ایک فنکار کو گھیر لیا جو غالباً قمار بازی میں قسمت آزمائی کے لیے لاس ویگاس آیا ہوا تھا۔ اس سے زبردستی کی شناسائی ظاہر کرتے ہوئے نک نے اس سے کلارا کا تعارف بھی کرا دیا۔ کلارا اس اداکار کو ٹی وی کی دو تین فلموں میں دیکھ چکی تھی اور اس وقت وہ واقعی اپنی قسمت پر رشک کر رہی تھی۔ نک زیادہ دیر وہاں نہیں ٹھہرا اور کلارا کو لے کر ایک قریبی نائٹ کلب میں گھس گیا۔

جب وہ نائٹ کلب سے باہر نکلے تو رات کا ڈیڑھ بج چکا تھا سڑک پر چلتے ہوئے نک ولیوٹ نے اچانک ہی اس پریشانی کا اظہار کیا کہ دن بھر کی کاروباری مصروفیات کے باعث وہ کسی ہوٹل میں کمرہ بک نہیں کرا سکا تھا اور اس وقت کسی ہوٹل میں کمرہ ملنا ممکن نہیں تھا۔ کلارا نے اسے شب بسری کے لیے اپنے اپارٹمنٹ چلنے کی دعوت دی تو معمولی سے پس و پیش کے بعد اس نے دعوت قبول کر لی اور قریبی ٹیکسی اسٹینڈ پر پہنچ کر اس نے کلارا کے لیے ایک ٹیکسی کا دروازہ کھول دیا۔

نک ولیوٹ اگر فلم لائن کا انتخاب کرتا تو یقیناً ایک کامیاب اداکار ثابت ہوتا۔ کلارا کو اس نے جس طرح شیشے میں اتارا تھا وہ بالکل نیچرل تھا۔ اس نے اگرچہ گرینڈ میں اپنے لیے کیبن بک کروا لیا تھا لیکن شیراٹن میں کلارا کو دیکھ کر اس نے اپنا پروگرام بدل دیا تھا اور اس وقت وہ کلارا کے کمرہ پر لیٹا اس سے ہندوستانی جوتشی سیوا داس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش

کر رہا تھا وہ اپنا میک اپ صاف کر رہی تھی۔

کلارا کو سیوا داس کی ملازمت اختیار کیے صرف ایک ہفتہ ہوا تھا۔ اس سے پہلے وہ ایک قمار خانے میں ویٹریس تھی جہاں آئے دن دنگا فساد ہوتا رہتا تھا۔ جس کی وجہ سے اس نے قمار خانے کی ملازمت چھوڑ دی تھی۔ خوش قسمتی سے اس سے اگلے ہی روز کے پاس کام مل گیا۔ اس کے کہنے کے مطابق سیوا داس ایک پُراسرار شخصیت کا مالک تھا۔ اس نے سیوا داس کے پاس کچھ ایسے لوگوں کو بھی آتے دیکھا تھا جو جادو ٹونے پر یقین نہیں رکھتے۔

"میرا خیال ہے سیوا داس زیادہ عرصہ تک یہاں اپنا کاروبار جاری نہیں رکھ سکے گا۔" اس نے کہا۔

"کیوں، اس کا کاروبار ماند پڑ رہا ہے کیا؟" نک ویلویٹ نے پوچھا۔

"نہیں۔ بلکہ جس روز میں نے اس کی ملازمت اختیار کی تھی اس کے اگلے ہی روز میں نے مافیا کے ایک آدمی کو اس کے کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔ میرا خیال ہے وہ لوگ اسے یہاں سے بھگا دیں گے۔" کلارا نے بتایا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ مافیا ہی کا آدمی تھا؟" نک نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔ "تم نے اسے کیسے پہچانا؟"

"ہاں میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ سیوا داس کے پاس آنے سے پہلے میں ایک قمار خانے میں ویٹریس تھی۔ اور یہ تو تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ جوئے کے کاروبار پر مافیا کے ایک گروہ کی اجارہ داری ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ چند روز بعد یہ شہر جہنم کا نمونہ بننے والا ہے۔"

"کیوں، ایسی کیا بات ہونے والی ہے۔ کیا کوئی اور گروہ جوئے کا کاروبار شروع کر رہا ہے؟"

"نہیں۔ جس طرح جوئے کے کاروبار پر ایک مخصوص گروہ کی اجارہ داری ہے اسی طرح منشیات کے بزنس پر ایک دوسرے گروہ کا قبضہ ہے لیکن کچھ عرصہ سے کوئی تیسرا گروہ منشیات کے کاروبار میں قدم جمانے کی کوشش کر رہا ہے۔ پہلے گروہ کو شبہ ہے کہ جوئے کا کاروبار کرنے والا گروہ منشیات کے منافع بخش بزنس پر بھی قابض ہونا چاہتا ہے۔ اس سلسلے میں آئے دن دونوں گروہوں میں تصادم ہوتے رہتے ہیں اس لیے میں نے جوئے خانے کی ملازمت چھوڑ دی تھی لیکن اب لگتا ہے کہ ہندو جوتشی کی ملازمت سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے کیونکہ جوئے خانوں کے منتظموں کا خیال ہے کہ وہ اپنے علم جواریوں کو جیتنے کے گُر بتا رہا ہے جس کی وجہ سے جوئے خانوں کو نقصان ہو رہا ہے۔"

"ہندو جوتشی کے بارے میں کوئی اور بات؟" نک نے اس کے خاموش ہونے پر پوچھا۔

"نہیں۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتی۔ اس کی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہاں سے جائے گا نہیں۔ ایسی صورت میں قمار بازوں کا گروہ اسے ہراساں کرنے کے لیے دوسرے طریقے اختیار کرے گا۔ اس صورت میں بھی میری ملازمت خطرے میں پڑ جائے گی۔"

"اگر تمہیں ہالی ووڈ کے کسی اسٹوڈیو میں جگہ مل جائے تو میرا خیال ہے تم اپنے لیے راستہ بنا سکتی ہو۔ عین ممکن ہے کسی ہدایت کار کی نظروں میں آجاؤ اور تمہیں فلموں میں بھی چانس مل جائے۔" نک ویلویٹ نے کہا۔

"کیا ایسا ممکن ہے؟ کیا تم مجھے کسی اسٹوڈیو میں ملازمت دلا سکتے ہو؟" کلارا کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھر آئی۔

"اس دنیا میں کسی بھی بات کو ناممکن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بہرحال میں سوچوں گا کہ تمہارے لیے کیا کیا جا سکتا ہے۔ تم نے جو تشویش انگیز صورتحال بتائی ہے اس کے پیشِ نظر تمہیں جلد سے جلد یہاں سے ہٹ جانا چاہیے۔"

❁

نک ویلویٹ کی آنکھ کھلی تو دن کے گیارہ بج چکے تھے۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ گیا۔ کلارا موجود نہیں تھی لیکن میز پر اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک پرچہ پڑا ہوا تھا جس میں نک کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ فارغ ہوتے ہی شیراٹن پہنچ جائے۔ نک فوراً ہی باتھ روم میں گھس گیا۔ شیو بنانے اور پھر ناشتہ کرنے میں آدھ گھنٹہ لگ گیا۔ وہ تیار ہو کر دروازے کی طرف بڑھنا ہی چاہتا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے آگے بڑھ کر ریسیور اٹھانا چاہا مگر رک گیا۔ چند لمحے فون کی طرف دیکھتا رہا پھر خاموشی سے باہر نکل گیا۔

شیراٹن تک پہنچنے میں دس منٹ لگے۔ کمرہ استقبالیہ میں کلارا نے دلکش مسکراہٹ کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ انتظار گاہ میں حسبِ معمول بہت سے لوگ بیٹھے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔

"ملاقاتیوں کی فہرست میں ردّ و بدل کے بعد میں نے بڑی مشکل سے تمہارے لیے گنجائش نکالی ہے۔ تم فوراً سامنے والے کمرے میں چلے جاؤ اور یہ سلپ مسٹر سیوا داس کی سیکریٹری کو دے دینا۔" کلارا نے کہتے ہوئے کاغذ کی ایک سلپ اس کی طرف بڑھا دی جس پر نک ویلویٹ کا بتایا ہوا فرضی نام اور کوئی نمبر لکھا ہوا تھا۔

وہ ویٹنگ روم سے گزرتا ہوا اس کمرے میں داخل ہو گیا جس پر سیکریٹری کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کی آنکھوں میں چکا چوند سی پیدا ہو گئی۔ اسے ایک بار پھر ہندو جوتشی کی قسمت پر رشک آنے لگا۔ کم بخت دنیا کی حسین ترین لڑکیوں پر قبضہ جمائے بیٹھا تھا۔ نک نے ہیلو کہتے ہوئے کاغذ کی سلپ سیکریٹری کی طرف بڑھا دی۔ اس نے سرسری نگاہ ڈالتے ہوئے سلپ پیپر ویٹ کے نیچے رکھ دی اور نک کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"تشریف رکھیے مسٹر فورڈ! ایک کلائنٹ اس وقت مسٹر سیوا داس کے کمرے میں موجود ہے۔ اس کے جاتے ہی آپ کو اندر بھیج دیا جائے گا۔ ویسے آپ کس سلسلے میں ملنا چاہتے ہیں؟"

"میری بیوی گزشتہ تین روز سے لاپتہ ہے۔ ہر جگہ تلاش کر کے مایوس ہو چکا ہوں۔ پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ وہ اطلاع دیے بغیر کہیں گئی ہو۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتے ہیں، مجھے یقین ہے کہ وہ بھی میری طرح میری جدائی میں تڑپ رہی ہوگی۔ مجھے ایک دوست نے بتایا تھا کہ مسٹر سیوا داس اپنے پُراسرار علوم کے ذریعے میری بیوی کا سراغ لگا سکتے ہیں۔ اس کے لیے میں بڑی سے بڑی قیمت ادا کرنے کو تیار ہوں۔" نک ویلویٹ نے فرضی کہانی سناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ بیوی کی گمشدگی نے واقعی اسے پاگل بنا رکھا ہے۔

سیکریٹری چند لمحے ہمدردانہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتی رہی پھر اس کی گمشدہ بیوی اور خود اس کے بارے میں مختلف سوالات کرنے لگی جن کے وہ اوٹ پٹانگ سے جواب دیتا رہا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا بزر بول اٹھا۔

"یس سر!" سیکریٹری بٹن دباتے ہوئے بولی۔

"اگلے مؤکل کو بھیج دو۔" انٹرکوم پر ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

سیکریٹری نے بٹن آف کرتے ہوئے ایک اندرونی دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ نک دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا لیکن اندر قدم رکھتے ہی وہ ٹھٹک گیا۔ کمرے کے تاریک ماحول میں اسے کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ سامنے والی دیوار پر روشنی کا ایک ہلکا سا دھبّہ نظر آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں کچھ دیکھنے کے قابل ہوئیں تو وہ متوحش نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لینے لگا۔ چاروں دیواروں پر اوپر سے نیچے تک سیاہ پردے لٹکے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اُسی لمحہ کمرے کے وسط میں ایک روشنی چمکی اور وہ چونک کر اس طرف دیکھنے لگا۔

ایک بہت بڑی میز تھی جس کے تین طرف زمین تک سیاہ پردے جھول رہے تھے۔ میز پر مختلف چیزوں کے علاوہ دو انسانی کھوپڑیاں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ جن کے درمیان ذرا پہلے انسانی بازو کی ایک ہڈی بھی موجود تھی۔ روشنی میز کے نیچے کسی جگہ سے خارج ہو رہی تھی اور روشنی کے حلقے نے جس چہرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا اسے دیکھ کر ایک لمحہ کو تو نک جیسے شخص کو بھی سینے میں سانس رکتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ دبلا لمبوترہ چہرہ، پیشانی پر سفید رنگ کی تین اوپر نیچے متوازی لکیریں، سر پر مخصوص انداز میں بندھی ہوئی سیاہ پگڑی جس کے سامنے کے رُخ پر کوئی نگینہ جگمگا رہا تھا۔ سرخ انگارہ آنکھیں جیسے اپنے حلقوں سے باہر کو اُبلی پڑ رہی تھیں۔ یہ پُراسرار اور خوفناک ماحول کسی بھی کمزور دل انسان کی حرکتِ قلب بند کرنے کے لیے کافی تھا۔

"بیٹھ جاؤ مسٹر فورڈ!" نک کو ایک باریک سی منمناتی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ اندازہ نہیں لگا سکا تھا کہ یہ آواز اس شخص کے ہونٹوں سے خارج ہوئی تھی یا کسی دیوار سے۔ بہرحال، وہ دھم سے میز کے سامنے پڑی ہوئی واحد کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم اپنی بیوی کی گمشدگی پر پریشان ہو۔ میں اس کے بارے میں سب کچھ بتا سکتا ہوں، وہ اس وقت کہاں ہے، کیا کر رہی ہے؟ تمہیں سب کچھ بتایا جا سکتا ہے، مگر پہلے سو ڈالر۔ میری فیس۔" جوتشی سیوا داس نے کہا۔

نک نے سو ڈالر کا نوٹ نکال کر میز پر رکھ دیا جو سیوا داس کے ہاتھ میں پہنچ کر غائب ہو گیا۔ نک کو اس امر پر کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی کہ کچھ بتائے بغیر ہندو جوتشی اس کی آمد کے مقصد سے، وہ مقصد جو اس نے جوتشی کی سیکریٹری کو بتایا تھا، کیسے آگاہ ہو گیا تھا۔ جوتشی اپنے سامنے رکھے ہوئے پیڈ پر زائچہ بنانے لگا اور نک اس کے سیاہ لبادے کی طرف دیکھنے لگا جس پر عین دل کے مقام پر چمکدار سنہری دھاگے سے بچھو کڑھا ہوا تھا۔ لبادے کو ذرا سی حرکت ہوئی تو یوں محسوس ہوا جیسے بچھو اوپر کی طرف حرکت کر رہا ہو۔ اس کی نظریں بچھو سے ہٹ کر میز پر پڑی ہوئی انسانی بازو کی ہڈی پر جم گئیں۔ یہی وہ ہڈی تھی جس کے لیے مافیا کے سربراہ نے اسے پچیس ہزار ڈالر ادا کیے تھے۔ وہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ کیا واقعی یہ جادوئی ہڈی ہو سکتی تھی لیکن اس نے خود ہی اپنے اس خیال کی نفی کر دی۔ سیکریٹری کے کمرے سے لے کر یہاں تک اسے جو تجربہ ہو چکا تھا اس کی بنا پر وہ کہہ سکتا تھا کہ جوتشی کا علم فراڈ سے زیادہ کچھ نہیں تھا۔ جو کچھ بیرونی کمرے میں سیکریٹری نے پوچھا تھا وہ ہی کچھ یہ جوتشی بتا رہا تھا۔ گویا وہ، یہ تاثر دینا چاہتا تھا کہ بتائے بغیر وہ اس کی آمد کے مقصد سے آگاہ ہو چکا ہے۔ اس سے نک کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ سیکریٹری کے کمرے میں میز پر کوئی ایسا ڈکٹا فون پوشیدہ تھا جس کا ریسیور جوتشی کے کان میں لگا ہوا تھا اور سیاہ رنگ کی بڑی سی پگڑی کی وجہ سے کسی دوسرے آدمی کے لیے اسے دیکھنا ممکن نہیں تھا۔ یوں بھی کمرے کا ماحول ایسا تھا کہ یہاں داخل ہونے کے بعد عام آدمی کے ذہن پر عجیب سا طلسم یا خوف طاری ہو جاتا اور وہ کچھ اور سوچ ہی نہیں سکتا تھا۔ ہندو جوتشی جب یہاں آنے والوں کو پوچھے بغیر ان کے بارے میں سب کچھ بتا دیتا تو وہ اس

کے پُراسرار علوم کے قائل ہو جاتے۔ مگر ظاہر ہے نک ولیوٹ کا شمار عام آدمیوں میں نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کی نظریں ہڈی سے ہٹ کر کمرے کا طواف کرنے لگیں۔

دیواروں پر آویزاں سیاہ پردوں پر بھی سنہرے بچھو رینگتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ بائیں طرف کونے میں ایک انسانی ڈھانچہ کھڑا تھا۔ نیم تاریک ماحول اور سیاہ پردے کے پس منظر میں یہ ڈھانچہ بہت ہی خطرناک تاثر دے رہا تھا۔ اس ڈھانچے کو دیکھ کر نک ولیوٹ کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا۔ وہ ایک بار پھر سیوا داس کی طرف دیکھنے لگا جو اس وقت ہڈی ہاتھ میں پکڑے مخصوص انداز میں ڈانچے کے اوپر گھما رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شیطانیت تھی۔ نک ولیوٹ ایک لمحہ کو یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ اگر شیطان انسانی روپ اختیار کرلے تو وہ اس ہندو جوتشی سے مختلف نہیں ہوگا۔ جوتشی کچھ دیر تک ہڈی کو ڈانچے کے اوپر گھماتا رہا پھر ہڈی ایک طرف رکھتے ہوئے بولا۔

"بیوی کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں مسٹر فورڈ! وہ اس وقت شمال میں....."

"بیوی کے بارے میں مجھے کبھی کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوئی مسٹر سیوا داس!" نک نے اس کی بات کاٹ دی۔

"کیا مطلب ہے؟" جوتشی نے خونخوار نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"اگر میں یہ کاروبار شروع کردوں تو تم سے زیادہ کامیاب ثابت ہو سکتا ہوں۔ ڈکٹافون کے ذریعے آنے والوں کے بارے میں معلومات حاصل کرکے انہیں سحر زدہ کر دینا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اس فراڈ میں تمہاری سیکریٹری واقعی کامیاب رول ادا کر رہی ہے۔ لیکن مطمئن رہو۔ میں کسی کو تمہارے اس راز سے آگاہ نہیں کروں گا۔" نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت..... تم کون ہو..... مانیا.....!" سیوا داس کے چہرے پر پہلی مرتبہ خوف کی ہلکی سی جھلک نظر آئی لیکن اس نے فوراً ہی اپنی کیفیت پر قابو پالیا۔

"نہیں، میرا مانیا یا کسی اور تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں آزاد رہ کر کام کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ اور اس وقت بھی کاروبار ہی کے سلسلے میں تمہارے پاس آیا تھا جس کے لیے مجھے تمہاری فیس بھی ادا کرنا پڑی۔"

"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟" جوتشی نے اسے گھورا۔

"میں انسانی ہڈیوں کا کاروبار کرتا ہوں۔ کھوپڑیاں اور ڈھانچے۔ تم جیسے لوگ ہی میرے بہترین گاہک ثابت ہوتے ہیں۔ اگر کسی ایسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے تمہاری خدمت کرکے بہت خوشی ہو گی۔ ہم آپس میں جو بھی کاروبار کریں گے وہ راز میں رہے گا۔" اس نے ایک خوبصورت کارڈ سیوا داس کے سامنے رکھا جس پر صرف اس کا فرضی نام اور پتہ لکھا تھا۔

ہندو جوتشی چند لمحے مشتبہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر آگے جھکتے ہوئے بولا۔ "یہ ڈھانچہ جو تم دیکھ رہے ہو، میں نے برطانیہ سے خریدا تھا۔ ایک نہیں بلکہ دو ڈھانچے۔ لیکن پچھلے سال انٹی کے دورے کے دوران ایک ڈھانچہ ضائع ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے حال ہی میں ہندوستان کا بھی دورہ کیا ہے لیکن کوشش کے باوجود مجھے کوئی ڈھانچہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ تم جانتے ہو کہ اس قسم کی چیزیں ہمارے بزنس میں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اگر تم ایک مکمل ڈھانچہ فراہم کر سکو تو منہ مانگے دام ادا کرنے کو تیار ہوں لیکن اس میں کوئی دھوکہ نہیں ہونا چاہیے۔ آج کل پلاسٹک سے بھی یہ چیزیں مصنوعی طور پر تیار ہو رہی ہیں اور میں ایسی کوئی چیز پسند نہیں کرتا۔"

"میں بزنس میں بددیانتی کا قائل نہیں ہوں مسٹر سیوا داس! ویسے بھی میرا اصول ہے کہ کوئی چیز فروخت کرنے سے پہلے ٹرائل کے لیے اپنے مؤکل کو فراہم کر دیتا ہوں۔ اگر وہ مطمئن ہو تو سودا فائنل ہوتا ہے۔ میں وہ ڈھانچہ کم از کم دو دنوں تک تمہارے پاس چھوڑ دوں گا۔ تمہارا اطمینان ہونے کے بعد ہی لین دین کی بات ہوگی۔ اگر سودا نہ بن سکا تو میں ڈھانچہ واپس لے جاؤں گا اور اس طرح بات ختم ہو جائے گی۔"

"آج جمعرات ہے۔ میں ہفتے کی صبح ڈھانچہ یہاں پہنچا دوں گا جو دو دن تک تمہارے پاس رہے گا۔ اتوار کی شام ہم رقم کے لین دین کی بات کریں گے۔ ویک اینڈ کا انتخاب میں نے اس لیے کیا ہے کہ عام دنوں میں تمہارا کاروبار متاثر نہ ہو اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کسی اور کو اس سودے کا علم نہ ہو سکے۔" نک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہفتے کی صبح تمہارا انتظار کروں گا۔ اور یہ لو اپنے سوڈالر۔" جوتشی نے کہتے ہوئے سو ڈالر کا نوٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"نہیں۔ تمہارا وقت ضائع ہوا ہے۔ اسے تم اپنی فیس سمجھ کر رکھ لو۔ میں ڈھانچے کے سودے میں اپنا یہ خسارہ پورا کر لوں گا۔" نک مسکراتا ہوا اٹھ گیا۔

"واپسی کا راستہ اس طرف ہے۔" سیوا داس نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کمرے کے کونے میں ایستادہ ڈھانچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ڈھانچے کے پیچھے سیاہ پردہ ایک طرف کو سرک چکا تھا اور

اب وہاں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ نک نے قریب سے گزرتے ہوئے ڈھانچے کی طرف دیکھا اور مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔

❁

چھ بجے تک کا وقت نک ولیوٹ کو سڑکوں پر آوارہ گردی کرتے ہوئے گزارنا پڑا تھا اور پھر چھ بجے کے لگ بھگ وہ شیراٹن کے سامنے پہنچ گیا تھا۔ اس نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ اگر جوتشی سیوا داس ہوٹل سے باہر نکلے تو اس پر نظر پڑ سکے۔ وہ سڑک کے دوسری طرف ایک اسٹال کے پاس کھڑا اخبار دیکھتا رہا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد کلارا ہوٹل کے صدر دروازے سے باہر نکلتی ہوئی نظر آئی۔ وہ ادھر اُدھر دیکھے بغیر بائیں طرف چلتی ہی سڑک کے دوسری طرف نک ولیوٹ بھی اس کے متوازی چلتا رہا۔ کلارا کا رُخ اپنے اپارٹمنٹ ہی کی طرف تھا۔

کلارا کے اپارٹمنٹ ہاؤس میں داخل ہونے کے بعد وہ بھی عمارت میں داخل ہو گیا۔ چند سیکنڈ بعد ہی وہ کلارا کے اپارٹمنٹ پر دستک دے رہا تھا۔ دروازہ فوراً ہی کھل گیا۔ کلارا اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی۔

"میرا خیال ہے آج بھی مصروفیت کے باعث تم کسی ہوٹل میں کمرے کا انتظام نہیں کر سکے۔"

"تم نے یہ بات وقت سے پہلے کہہ دی۔ حالانکہ اس پریشانی کا اظہار آدھی رات کے لگ بھگ مجھے کرنا چاہیے تھا۔" نک ولیوٹ اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔

"میری پیشکش برقرار ہے، تم جب تک لاس ویگاس میں ہو یہاں رہ سکتے ہو۔ کہو، کافی چلے گی؟" کلارا بولی۔

"کیوں نہیں۔ میں اس وقت واقعی کافی کی طلب محسوس کر رہا ہوں۔" نک کہتے ہوئے ایک بیڈ پر نیم دراز ہو گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد کلارا کافی بنا کر لے آئی۔ کافی پیتے ہوئے وہ ادھر ادھر کی باتیں بھی کرتے رہے۔ نک باتوں کو گھما کر جوتشی کے موضوع پر لے آیا۔

"اس ہندو جوتشی کے بارے میں تمہارا خیال درست تھا۔ مانیا والوں نے اسے یہاں سے چلے جانے کی دھمکی دی ہے لیکن وہ بھی نہایت ہٹ دھرم واقع ہوا ہے۔ میرا خیال ہے چار چھ روز میں یہاں ہنگامے شروع ہونے والے ہیں۔ اس لیے میرے خیال میں تمہیں اس سے پہلے ہی ملازمت چھوڑ دینا چاہیے۔ بہتر تو یہی ہوگا کہ تم کل ہی اسے جواب دے دو۔ ویک اینڈ کے بعد تم میرا خط لے کر ہالی وڈ چلی جانا۔ میرا دوست تمہیں کسی اچھے اسٹوڈیو میں ملازمت دلا دے گا۔"

"کیا واقعی؟" کلارا کی آنکھوں میں ایک بار پھر چمک ابھر آئی۔

"ہاں، میرا وہ دوست ایک معاملے میں میرا احسانمند ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ احسان کا بدلہ چکانے میں بخل سے کام نہیں لے گا۔" نک ولیوٹ نے جواب دیا۔ اس نے غلط نہیں کہا تھا ہالی وڈ میں موجود اس کے دوست کا تعلق اگرچہ فلم انڈسٹری سے نہیں تھا لیکن اس کا اتنا رسوخ تو بہرحال تھا کہ نک کے احسان کا بدلہ چکانے کے لیے کلارا کو کسی بھی اسٹوڈیو میں ملازمت دلا سکتا تھا۔

تقریباً آٹھ بجے وہ اپارٹمنٹ سے نکل آئے۔ ایک فرسٹ کلاس ریسٹورنٹ میں کھانے سے نمٹنے کے بعد وہ ایک ٹیکسی پر بولڈر ڈیم کی طرف روانہ ہو گئے۔ چاندنی رات میں تفریح کا لطف ہی کچھ اور تھا۔ گزشتہ روز نک نے گلوریا کی دوست کے ہاں فون کیا تھا۔ لیکن اس سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ رات کو پھر فون کرے گا لیکن کلارا سے ملاقات کے بعد اس نے اپنا ارادہ بدل دیا تھا۔ وہ اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اسے یہ بھی خیال تھا کہ اگر کہیں اتفاق سے گلوریا سے آمنا سامنا ہو گیا تو وہ اسے آڑے ہاتھوں لے گی۔

بولڈر ڈیم کی رونق شباب پر تھی۔ یہاں لاتعداد قمارخانے اور چھوٹے چھوٹے ایسے ہوٹل بنے ہوئے تھے۔ جن کے کمرے زیادہ سے زیادہ دو تین گھنٹوں کے لیے کرائے پر دیے جاتے تھے۔ اس سے ہوٹلوں کے مالکان کے علاوہ زیادہ سے زیادہ لوگ بھی فائدہ اٹھا رہے تھے۔

نک ولیوٹ ٹیکسی سے اتر کر کلارا کے ساتھ ساحل کے اس حصے کی طرف چلا گیا جو بجلی کی روشنی سے منور ہو رہا تھا۔ یہاں پیراکی کرنے والوں کا ہجوم تھا۔ نک نے ایک اسٹال سے ٹکٹ خریدا اور اس پر لکھا ہوا نمبر پڑھتا ہوا متعلقہ کیبن کی تلاش میں چل پڑا۔ یہاں دو قسم کے کیبن کرائے پر ملتے تھے۔ ایک تو خالی، لباس وغیرہ تبدیل کرنے کے لیے اور دوسرے ایسے کیبن جن میں پیراکی کا لباس وغیرہ بھی موجود ہوتا تھا۔ نک ولیوٹ نے جو کیبن حاصل کیا تھا وہ ڈبل تھا اور اس میں زنانہ اور مردانہ دونوں قسم کے لباس موجود تھے۔

کیبن میں لباس بدل کر وہ دونوں باہر آ گئے اور پانی کی طرف دوڑے۔ چٹانی ساحل ہونے کی وجہ سے یہاں کا پانی شفاف تھا تقریباً ایک گھنٹے تک پیراکی سے لطف اندوز ہونے کے بعد وہ پانی سے باہر آ گئے۔ کیبن کی طرف واپس جاتے ہوئے نک نے ایک ہاتھ سے کلارا کا بازو تھام رکھا تھا لیکن ابھی انہوں نے نصف راستہ ہی طے کیا تھا کہ نک ولیوٹ اس طرح رُک گیا جیسے زمین

نے پیر پکڑ لیے ہوں۔ اچانک ہی گلوریا کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا۔ گلوریا بھی پیرا کی کے لباس میں تھی اور اس کے ساتھ اس کی دوست بھی تھی۔ گلوریا چند لمحے خونخوار نظروں سے کلارا کو دیکھتی رہی پھر نک کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں بولی۔

"ہیلو نکی! میرا خیال تھا کہ تم نیویارک میں ہو گے اور شاید اتنے مصروف بھی کہ سر کھجانے کی فرصت نہ مل سکے۔"

نک ویلویٹ، گلوریا کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا الگ لے گیا۔ "دیکھو گلوریا! تمہارے نیویارک سے آنے کے بعد اس رات مجھے ایک کام مل گیا تھا جس کی وجہ سے مجھے یہاں آنا پڑا۔ میں نے یہاں آتے ہی تمہاری دوست کے گھر فون کیا تھا مگر ملاقات نہ ہو سکی۔"

"شاید تمہیں یہی کام ملا تھا۔" گلوریا نے کلارا کی طرف اشارہ کیا۔

"بزنس۔ بائی ڈیئر سو فیصد بزنس۔ تم جانتی ہو کہ میں عورتوں کے پیچھے بھاگنے والا نہیں ہوں۔ محض بزنس کا معاملہ ہے۔" نک نے بات بنائی۔

"اور یہ بزنس کب تک چلے گا؟" گلوریا کے لہجے میں طنز بدستور تھا۔

"دو تین دن۔ تم دو ہفتے کی چھٹی لے کر آئی ہو، یہاں سے فارغ ہوتے ہی ہم لاس اینجلز چلیں گے۔ یاد ہے، پچھلی مرتبہ ہم نے وہاں کا پروگرام بنایا تھا لیکن تمہارے باس نے چھٹی منظور نہیں کی تھی، جس کی وجہ سے ہمیں پروگرام منسوخ کرنا پڑا تھا۔"

"رشوت دے رہے ہو؟" گلوریا نے اسے گھورا۔

"بالکل نہیں، تمہاری خوشی کے لیے ایک پروگرام ترتیب دے رہا ہوں۔ اور دیکھو، اب تم کلارا کے سامنے برہمی کا اظہار نہیں کرو گی۔"

"بہت خیال ہے اس کتیا کا؟" گلوریا نے دانت کچکچائے۔ پھر اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بولی۔ "ٹھہرے کہاں ہو؟"

"میں یہاں مانیا کا مہمان ہوں۔ اس وقت کے بعد اگر سر راہ ہمارا آمنا سامنا ہو بھی جائے تو لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے مجھ سے دور ہی رہنا۔ چلو، اب کلارا سے ملو۔" نک کہتا ہوا گلوریا کو لے کر وہاں پہنچ گیا جہاں کلارا اور گلوریا کی دوست کھڑی تھی۔

نک ویلویٹ نے ان دونوں کا تعارف کرایا اور پھر چند رسمی جملوں کے تبادلے کے بعد وہ ایک دوسرے سے رخصت ہو گئے۔ کیبن میں لباس تبدیل کرنے کے بعد نک اور کلارا شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس وقت رات کے ساڑھے گیارہ بجے تھے۔ وہ ایک نائٹ کلب میں گھس گئے جہاں دو بجے تک زندگی کے ہنگاموں سے لطف اندوز ہونے کے بعد اپارٹمنٹ واپس آ گئے۔ بولڈر ڈیم سے

روانگی سے لے کر اب تک نک ویلویٹ نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ گلوریا کہیں ان کا تعاقب تو نہیں کر رہی تھی۔ یوں تو اسے امید تھی کہ گلوریا اس پر کسی قسم کا شبہ نہیں کرے گی۔ اس نے یہ مان لیا ہو گا کہ نک کو ایک کام ہی کے سلسلے میں یہاں آنا پڑا تھا اور کلارا کا ساتھ بھی کاروباری سلسلے ہی کی ایک کڑی تھا لیکن نک کے ساتھ کسی عورت کی موجودگی اس کے لیے ہمیشہ ناقابل برداشت رہی تھی۔ ساحل پر گلوریا کو دیکھ کر نک کے دیوتا کوچ کر گئے تھے وہ تو یہی سمجھ رہا تھا کہ گلوریا کسی بھی لمحے جنگلی بلی کی طرح کلارا پر جھپٹ پڑے گی لیکن غنیمت تھا کہ خیریت ہی رہی۔ اسے گلوریا کی اس نرم مزاجی پر حیرت بھی ہوئی تھی۔

نک ویلویٹ کی یہ رات بھی پچھلی رات سے مختلف نہیں گزری تھی۔ لیکن آج صبح وہ جلدی بیدار ہو گیا۔ کلارا بے خبر سو رہی تھی۔ لیکن چند ہی منٹ بعد اس کی آنکھ بھی کھل گئی۔ اور تقریباً ایک گھنٹے بعد جب دونوں تیار ہو کر اپارٹمنٹ سے باہر نکلے تو اس وقت دس بج رہے تھے۔ کلارا نے فلیٹ کی ایک چابی نک کے حوالے کرتے ہوئے بتایا کہ آج وہ اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے آئے گی۔

سڑک پر وہ کچھ دور تک ساتھ چلتے تھے۔ پھر کلارا ٹوشر اڈن کی طرف مڑ گئی اور نک ویلویٹ ایک ٹیکسی پر میڈیکل آرٹ میوزیم کی طرف روانہ ہو گیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد وہ ٹیکسی سے اتر کر میوزیم کے گیٹ میں داخل ہو رہا تھا۔ میوزیم ابھی کھلا ہی تھا اس لیے زیادہ لوگوں کی آمد و رفت نہیں تھی۔ وہ مختلف شعبے دیکھتا ہوا لائبریری روم میں داخل ہو گیا جہاں میز کے پیچھے ایک سیاہ فام عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نیگرو عورت کے علاوہ لائبریری روم میں اس وقت اور کوئی نہیں تھا۔ نک ویلویٹ ٹہلتا ہوا میز کے قریب پہنچ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یس پلیز، کیا میں آپ کی کوئی مدد کر سکتی ہوں؟" عورت نے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم چاہو تو میری بہت بڑی مشکل حل کر سکتی ہو۔ اس کے ساتھ ہی تمہیں ایک معقول رقم کمانے کا موقع بھی مل سکتا ہے۔" نک ویلویٹ آگے کو جھکتا ہوا بے تکلفانہ لہجے میں بولا۔

"کیا مطلب، میں سمجھی نہیں؟" عورت نے الجھی ہوئی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"مجھے دو دن کے لیے ایک ڈھانچے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے میں معقول معاوضہ ادا کرنے کو تیار ہوں۔"

"اس کے لیے تمہیں میوزیم کے ڈائریکٹر سے بات کرنا چاہیے لیکن میرا خیال ہے کہ وہ انکار کر دے گا۔ میوزیم کی کوئی چیز باہر نہیں جا سکتی۔"

"دیکھو مس!" نک ویلویٹ اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے بولا۔ "میں ایک فلمساز ہوں۔ اپنی فلم کی شوٹنگ کے لیے مجھے ایک انسانی ڈھانچے کی ضرورت ہے۔ ڈائریکٹر سے بات کرنے کا مطلب یہ ہو گا کہ مجھے دو تین دن ضائع کرنے ہوں گے۔ میرا مطلب ہے پہلے باقاعدہ درخواست دی جائے پھر سینکشن لی جائے اور تب کہیں جا کر ڈھانچہ ملے گا۔ تم یہاں کی لائبریرین ہو تمہارے بھی کچھ اختیارات ہیں۔ اگر تم چاہو تو مجھے ان تمام جھمیلوں سے بچا سکتی ہو۔ کل اور پرسوں میوزیم بند رہے گا۔ اس دوران میں فلم کے ڈھانچے والے مناظر کی عکسبندی مکمل کر لوں گا۔ اگر تم ذرا سا تعاون کرو تو کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہو گی کہ ڈھانچہ میوزیم سے باہر گیا تھا۔" نک ویلویٹ نے کہا اور پھر سرگوشیانہ لہجے میں اسے اپنا منصوبہ سمجھانے لگا۔ عورت کے چہرے پر الجھن کے آثار نمودار ہو گئے۔ نک ویلویٹ اس کی اس کیفیت کو تاڑ گیا۔ اس کے خیال میں لوہا گرم ہو چکا تھا اور اسے آخری چوٹ لگانے کی ضرورت تھی۔ اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر میز پر آگے سرکا دیا اور کرسی چھوڑتے ہوئے بولا۔

"اسے سنبھال لو اور مجھے وقت بتا دو۔ میں گاڑی لے کر پہنچ جاؤں گا۔"

نیگرو عورت چند لمحے چہ کنم کی کیفیت میں مبتلا رہی پھر اس نے لفافہ اٹھا کر میز کی دراز میں ڈال دیا اور نک کی طرف دیکھے بغیر بولی۔

"میں رات آٹھ بجے تمہارا انتظار کروں گی۔ لیکن اس معاملے میں میرا نام نہیں آنا چاہیے۔"

"مطمئن رہو۔ کسی کو خبر تک نہ ہو گی۔" نک کہتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

رات کے ٹھیک آٹھ بجے اسٹیشن ویگن نما ایک گاڑی میڈیکل آرٹ میوزیم کی عقبی گلی میں آ کر رکی۔ اسٹیئرنگ کے سامنے نک ویلویٹ بیٹھا ہوا تھا۔ انجن بند کر کے وہ میوزیم کے عقبی دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ چند سیکنڈ بعد ہی دروازے کے ساتھ والی کھڑکی میں جگنو کی سی روشنی چمک کر معدوم ہو گئی۔ نک گاڑی سے اتر کر محتاط انداز میں چلتا ہوا دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ اسی وقت دروازہ کھلا اور اندر کی تاریکی کے پس منظر میں ایک عورت کا ہیولہ دکھائی دیا۔ وہ نیگرو لائبریرین تھی۔

"تمہارے پاس زیادہ سے زیادہ دس منٹ ہیں۔ گارڈ کو میں نے کافی پینے کے لیے بھیج دیا ہے۔ اگر وہ جلدی واپس آ گیا تو ہم دونوں کے لیے مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔" وہ نک کو اندر آنے کا راستہ دیتے ہوئے بولی۔

نک فوراً ہی واپس مڑ گیا اور گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر کارڈ بورڈ کا ایک بکس نکال لیا۔ یہ بکس تقریباً چھ فٹ لمبا اور چوڑا تھا۔ اونچا اتنا تھا کہ اس میں ایک آدمی آسانی سے لیٹ سکتا تھا۔ بکس زیادہ بھاری نہیں تھا۔ وہ اسے کندھے پر لاد کر دروازے میں داخل ہو گیا اور نیگرو عورت کی رہنمائی میں چلتا ہوا اس ہال میں پہنچ گیا جس میں مختلف ڈھانچے شوکیسوں میں رکھے ہوئے تھے وہ شیشے کی ایک الماری کے قریب رک گیا۔ تالا کھولنے میں اسے زیادہ دشواری پیش نہیں آئی۔ اس نے ڈھانچہ نکال کر بڑی احتیاط سے بکس میں رکھا اور الماری کا دروازہ بند کر کے بکس کندھے پر لاد لیا۔ اس دوران نیگرو عورت محدود روشنی والی ٹارچ سے روشنی دکھاتی رہی تھی۔

"اتوار کی رات دس بجے اس دروازے کے قریب میرا انتظار کرنا۔ مجھے یقین ہے کہ چھٹیوں کی وجہ سے اس دوران ڈھانچے کی گمشدگی کا پتہ نہیں چلے گا۔ اگر اتفاق سے یہ راز کھل بھی گیا تو تم لاعلمی کا اظہار کر دینا۔ مجھے یقین ہے تم پر کوئی حرف نہیں آئے گا۔" نک نے دروازے کے قریب رک کر کہا اور باہر نکل گیا۔

بکس کو گاڑی میں رکھ کر اس نے اسٹیئرنگ سنبھال لیا۔ دوسرے ہی لمحے انجن اسٹارٹ ہوا اور گاڑی ایک جھٹکے سے آگے بڑھنے لگی۔ یہ چونکہ کمرشل علاقہ تھا اور یہاں زیادہ تر تجارتی کمپنیوں کے دفاتر تھے جو زیادہ سے زیادہ پانچ چھ بجے تک بند ہو جاتے تھے اس لیے گلی میں کسی اور شخص سے آمنا سامنا نہیں ہوا۔ مگر مین روڈ پر ٹریفک کا ہجوم تھا۔ نک کی اسٹیشن ویگن بھی گلی سے نکل کر ٹریفک کے اس سیلاب میں شامل ہو گئی۔

وہ تقریباً آدھے گھنٹے بعد اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے پہنچ گیا۔ گاڑی کو پارکنگ پلاٹ پر روک کر بکس کندھے پر لادا اور عمارت میں داخل ہو گیا۔ اوپر جاتے ہوئے اسے نہ تو پرصرف ایک آدمی ملا تھا لیکن اس نے بھی نک کی طرف توجہ نہیں دی۔ اس قسم کے بکس عام طور پر پیکنگ کے لیے استعمال ہوتے رہتے تھے اس لیے اس پر شبہ کی کوئی وجہ نہیں تھی۔

فلیٹ کا دروازہ مقفل تھا جس کا یہ مطلب تھا کہ کلارا موجود نہیں تھی۔ اس نے ایک ہاتھ سے بکس کو سنبھالے رکھا اور دوسرے ہاتھ سے جیب سے چابی نکال کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ بکس رکھنے کے لیے اس نے اس کمرے کا انتخاب کیا تھا جو کلارا نے کہنے کے مطابق اس کی دوست کے استعمال میں تھا۔ اس نے کلارا کو ایک مرتبہ بھی اس کمرے میں آتے جاتے نہیں دیکھا تھا اور اس کے خیال میں دوسرے کمرے میں موجود بکس کلارا کی

نظروں سے محفوظ رہ سکتا تھا۔

کمرے کا دروازہ بند کر کے وہ کچن میں آگیا۔ اسے اس وقت بہت شدت سے کافی کی طلب محسوس ہو رہی تھی۔ کافی بنانے کے دوران ہی بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ وہ کلارا تھی جو اسے پکارتی ہوئی کچن کے دروازے میں آ کر رک گئی۔ اس کے ہاتھ میں کوئی پیکٹ تھا۔ وہ کچھ دیر وہیں باتیں کرتی رہی پھر پیکٹ سنبھالے بیڈروم کی طرف چلی گئی۔ مگر چند سیکنڈ بعد ہی اس کی خوفناک چیخ سن کر نک ویلویٹ کچن سے نکل کر بیڈروم کی طرف دوڑا دوسرے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور کلارا کمرے کے وسط میں کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ خوف کی شدت سے اس کے چہرے کا خون نچڑ کر رہ گیا تھا۔

"کیا ہوا؟" نک نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔ ڈھانچے کا خیال اس کے ذہن میں بھی نہیں رہا تھا۔

"یہ... یہ... ڈھا... نچہ..." کلارا نے ہکلاتے ہوئے بیڈ کی طرف اشارہ کیا۔

نک ویلویٹ بے اختیار مسکرا دیا۔ بکس اس نے پلنگ پر رکھ دیا تھا جو اس وقت کھلا ہوا تھا۔ کچھ دیر پہلے کلارا کے ہاتھ میں نظر آنے والا پیکٹ فرش پر پڑا ہوا تھا۔ نک نے آگے بڑھ کر پیکٹ اٹھا لیا۔ وہ ڈاک کا پارسل تھا جس پر میل سروس کی معرفت سیلی کا نام لکھا ہوا تھا۔ نک صورتحال سمجھ گیا۔ کلارا اپنی دوست کے نام آنے والا یہ پیکٹ میل سروس سے لائی تھی اور اسے سیلی کے کمرے میں رکھنے گئی تھی کہ پلنگ پر پڑا ہوا بکس دیکھ کر جذبہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے کھول ڈالا اور پھر ڈھانچہ دیکھ کر اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ نک نے پیکٹ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا۔ بکس بند کیا اور کلارا کا ہاتھ پکڑ کر اسے دوسرے کمرے میں لے آیا۔ اس کا خوف دور کرنے کے لیے ڈھانچے کے بارے میں ایک من گھڑت کہانی سنانے لگا۔

نک ویلویٹ دوسرے روز ٹھیک دس بجے شیراٹن پہنچ گیا۔ ایک بوڈر کو بلا کر اس نے گاڑی سے بکس نکلوا کر ہندو جوتشی کے کمرے میں پہنچانے کو کہا۔ ہندو جوتشی سیواداس اس کا منتظر تھا۔ وہ اس وقت استقبالیہ والے کمرے میں اکیلا ہی بیٹھا ہوا تھا نک کو لے کر وہ اپنے مخصوص کمرے میں چلا گیا۔ کمرے کی دیواروں پر اگرچہ اب بھی سیاہ پردے موجود تھے مگر روشنی کا انتظام بھی معقول تھا۔ نک نے بکس قالین پر رکھ کر اس کا ڈھکنا کھول دیا۔ ڈھانچے کو دیکھ کر سیواداس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ نک نے بڑی احتیاط سے ڈھانچے کو نکال کر کمرے کے دوسرے کونے میں کھڑا کر دیا۔ اس کے لیے اسے زیادہ جدوجہد نہیں کرنا پڑی تھی کیونکہ ڈھانچے کے ساتھ اس کی سپورٹنگ اسٹک بھی موجود تھی۔

"کل شام چار بجے تک یہ ڈھانچہ تمہاری تحویل میں رہے گا۔ اس وقت تک اگر تمہارا اطمینان ہو گیا تو ہم سودے کی بات کر لیں گے بصورتِ دیگر میں ڈھانچہ واپس لے جاؤں گا۔" نک نے کہا۔

"میرا خیال ہے تمہیں ڈھانچہ واپس لے جانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ میں تمہیں رقم ہی اتنی پیش کروں گا کہ تم انکار نہیں کر سکو گے۔" سیواداس نے ڈھانچے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ تو کل دیکھا جائے گا۔" نک نے کہتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ گزشتہ روز نک نے اسے سیاہ لبادے اور پگڑی میں دیکھا تھا لیکن اس وقت سرمئی رنگ کے بزنس سوٹ میں اس کی شخصیت بالکل ہی بدلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

شیراٹن سے نکل کر نک ویلویٹ اٹینتھ ایونیو کی طرف روانہ ہو گیا۔ کلارا سے اس نے صبح ہی کہہ دیا تھا کہ اس کی واپسی غروبِ آفتاب کے وقت ہو گی۔ اور اس وقت وہ گلوریا کی طرف جا رہا تھا کہ آج کا دن اس کے ساتھ گزار سکے۔

کلارا کی وجہ سے نک کو سارا دن گلوریا کی کڑوی کسیلی باتیں سننا پڑی تھیں۔ شام کو جب وہ واپس لوٹا تو اس کا موڈ قدرے آف تھا۔ وہ کلارا سے بھی ڈھنگ کی کوئی بات نہ کر سکا۔ البتہ رات کے کھانے کے بعد جب اس کا موڈ بحال ہوا تو کلارا نے بتایا کہ گزشتہ روز اس نے ہندو جوتشی کی ملازمت سے جواب دے دیا تھا۔ سیواداس نے اس کے واجبات کی ادائیگی کے لیے اتوار کو شام چھ بجے کے قریب بلایا تھا۔ جواب میں نک صرف مسکرا کر رہ گیا۔

وہ رات اور اگلا دن نک ویلویٹ نے کلارا کے فلیٹ میں گزارا تھا۔ سہ پہر پونے چار بجے کے قریب وہ فلیٹ سے نکل گیا اور پھر ٹھیک چار بجے وہ جوتشی سیواداس کے طلسم کدے میں موجود تھا۔ سیواداس اس وقت نیلے رنگ کے عمدہ تراش کے سوٹ میں ملبوس تھا۔ اس نے مسکرا کر نک ویلویٹ کا استقبال کیا اور دونوں رسمی سی باتیں کرنے لگے۔ وہ ہڈی اس وقت بھی میز پر رکھی ہوئی تھی جس کے لیے نک کو اتنے پاپڑ بیلنے پڑ رہے تھے۔ اس نے جیب سے پیکٹ نکال کر ایک سگریٹ باہر نکالتے ہوئے سیواداس کی طرف بڑھا دیا اور دوسرا اپنے ہونٹوں میں دبا لیا۔

سگریٹ کے ہلکے ہلکے کش لگاتے ہوئے وہ بار بار سیواداس کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس دوران اس نے سودے کی بات چھیڑ دی۔ سیواداس اسے دو ہزار ڈالر کی پیشکش کرنا چاہتا تھا جبکہ نک ویلویٹ نے پچیس ہزار کا مطالبہ کر ڈالا۔

"کک... کیا... پپ... پچیس ہزار... نہیں... یہ میری بساط سے زیادہ ہے۔" سیواداس نے جواب دیا۔ وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے آگے پیچھے جھولنے لگا۔

"تو پھر بات ختم سمجھو مسٹر سیواداس! میں ایک سینٹ بھی کم نہیں کر سکتا۔ اور رقم بھی کیش ہو گی۔" نک نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

لیکن سیواداس اس کی بات کا جواب دینے کے لیے ہوش میں نہیں رہا تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے جھول گیا۔ نک نے فوراً ہی کرسی چھوڑ دی۔ اس کا دیا ہوا سگریٹ کام کر گیا تھا۔ اس نے جوتشی کی انگلیوں میں دبا ہوا سگریٹ کھینچ کر ایش ٹرے میں مسل دیا اور سیواداس کو ہلا جلا کر دیکھنے لگا لیکن وہ دنیا و مافیہا سے غافل ہو چکا تھا۔ نک اسے چھوڑ کر فوراً ہی اپنے کام میں مصروف ہو گیا اس نے بڑی مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے والے ڈھانچے کے دائیں بازو کو ہلا کر کہنی سے کندھے تک کی ہڈی نکال لی اور اس کی جگہ میز پر رکھی ہوئی جوتشی والی ہڈی ڈھانچے کے بازو میں فٹ کرنے لگا۔ کثرتِ استعمال سے اس ہڈی کے دونوں طرف کے جوڑ والے حصے قدرے گھس گئے تھے جس کی وجہ سے نک کو اپنے کام میں قدرے دشواری پیش آ رہی تھی۔ لیکن آدھے گھنٹے کی کوشش اور ایک مخصوص سلوشن کے استعمال سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ڈھانچے سے نکالی ہوئی ہڈی اس نے میز پر ٹھیک اسی جگہ رکھ دی جہاں سے دوسری ہڈی اٹھائی تھی۔ ہڈیوں کے اس تبادلے کے بعد اس نے مطمئن ہو کر جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکنا کھول کر شیشی جوتشی کی ناک سے لگا دی۔ جوتشی کسمسایا۔ نک ویلویٹ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند سیکنڈ بعد سیواداس نے آنکھیں کھول دیں اور دونوں ہاتھوں سے کنپٹیاں مسلتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ پھر اس کی نظریں میز پر رکھی ہوئی ہڈی کی طرف اٹھ گئیں۔ اس کے بعد وہ نک کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا مسٹر سیواداس! اتنی بڑی رقم کا نام سن کر شاید تم اپنے حواس کھو بیٹھے تھے۔ لیکن میرا خیال ہے یہ سودا طے نہیں ہو سکتا۔ اس لیے مجھے اجازت دو۔" نک ویلویٹ کہتے ہوئے اٹھ کر ڈھانچے کو بکس میں بند کرنے لگا۔

سیواداس حسرت آمیز نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتا رہا۔ کچھ دیر بعد وہ مکمل طور پر اپنے حواس میں آ چکا تھا۔ نک ویلویٹ نے بکس کندھے پر لادا تو سیواداس بیرونی دروازے تک اسے رخصت کرنے آیا تھا۔ اسے خدا حافظ کہتے ہوئے نک کے ہونٹوں پر بڑی دلکش مسکراہٹ تھی۔ اسے یقین تھا کہ جب ہڈی کے بارے میں انکشاف ہو گا تو یہ ہندو جوتشی سر پیٹ کر رہ جائے گا۔

کلارا فلیٹ پر موجود نہیں تھی۔ نک ویلویٹ نے دروازہ اندر سے بند کر لیا اور بکس کھول کر ڈھانچے کو باہر نکالے بغیر اس کے بازو کی ہڈی الگ کرنے لگا جس میں اسے زیادہ دشواری پیش نہیں آئی۔ وہ ہڈی کو ہاتھ میں پکڑے اس کا معائنہ کرنے لگا۔ اس کے خیال میں ہڈی میں کوئی ایسی بات ضرور تھی جس کے لیے مائیکل کارلیون نے اسے پچیس ہزار ڈالر ادا کیے تھے۔ محض جوتشی کے جنتر منتر سے خوفزدہ ہو کر تو وہ اتنی بڑی رقم خرچ نہیں کر سکتا تھا۔ دفعتاً اسے احساس ہوا کہ اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہڈی قدرے وزنی تھی۔ ڈھانچے کی اصل ہڈی نکالتے ہوئے اسے وہ ہڈی اتنی بھاری محسوس نہیں ہوئی تھی۔ وہ ہڈی کو ہاتھ میں تولنے لگا۔ اس کا اندازہ درست ثابت ہو رہا تھا۔ کوئی ہڈی اتنی بھاری نہیں ہو سکتی تھی وہ گہری نظروں سے ہڈی کا معائنہ کرنے لگا اور پھر دفعتاً اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے ڈریسنگ ٹیبل سے ہیئر پن اٹھائی اور اس کی نوک سے ہڈی کو ایک جگہ سے کھرچنے لگا۔ چند سیکنڈ بعد ہی ہڈی کے نچلے جوڑ والے حصے میں چنے کے برابر سوراخ ہو گیا جسے ایک مخصوص مسالے سے بند کیا گیا تھا۔ اس نے وہ سوراخ والا حصہ نیچے کر کے ہڈی کو ہلایا۔ دوسرے ہی لمحہ وہ بری طرح چونک گیا۔ مٹیالے سے رنگ کا پوڈر ہڈی کے سوراخ سے گرنے لگا۔

ہیروئن کی شناخت میں نک ویلویٹ کو کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ اس نے سارا پوڈر ایک کاغذ پر انڈیل لیا جو اس کے خیال میں نصف کلو کے لگ بھگ ضرور رہا ہو گا اور موجودہ مارکیٹ میں اس کی قیمت نک کے اندازے کے مطابق دس لاکھ ڈالر سے کم نہیں ہو سکتی تھی۔ اب ساری بات اس کی سمجھ میں آ گئی۔ مائیکل کارلیون نے محض ایک بیکار سی ہڈی کے لیے اتنی رقم خرچ نہیں کی تھی۔ سارا چکر اس ہڈی میں پوشیدہ ہیروئن کا تھا۔ اسے کلارا کی باتیں یاد آنے لگیں جس نے بتایا تھا کہ جوا خانے میں ملازمت کے دوران اسے معلوم ہوا تھا کہ کوئی اور گروہ منشیات کی تجارت پر قبضہ جمانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ پہلے گروہ کو مائیکل کے گروہ پر شبہ تھا جس کے نتیجے میں ان دونوں گروہوں میں خونریزی شروع ہو چکی تھی۔ اب نک ویلویٹ کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ ہندو جوتشی سیواداس کا تعلق تیسرے گروہ سے تھا۔ یہ ہیروئن وہ ایک ایشیائی ملک سے لایا تھا۔ ممکن ہے یہاں کی ہنگامہ آرائی کے پیشِ نظر سیواداس کے گروہ کے کسی آدمی نے اس سے رابطہ قائم نہ کیا ہو اور اس مقصد کے لیے مناسب وقت کا انتظار کیا جا رہا ہو۔

نک ہیروئن لے کر باتھ روم میں گھس گیا۔ چند منٹ بعد

جب وہ ہاتھ دھو کر باہر نکلا تو ساری ہیروئن گٹر میں بہہ چکی تھی اب وہ مائیکل کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اگر وہ اس ہڈی کا سوداخ اسی طرح بند کر کے اسے مائیکل کے حوالے کر دے تو وہ ہڈی کو توڑ کر اس کی حقیقت معلوم کرے گا جس کا مطلب یہ ہوتا کہ مافیا کا یہ پورا گروہ اس کے پیچھے لگ جاتا اور اسے دنیا کے کسی کونے میں پناہ نہ مل پاتی۔ وہ ایک عجیب مشکل سے دوچار ہو گیا تھا۔ کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کلارا اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے لیکن اس کے ہاتھ میں ایک ہڈی دیکھ کر وہ بری طرح چونک گیا۔

"کیا ہوا کلارا اور یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ہندو جوتشی پاگل ہو گیا ہے۔" کلارا کرسی پر گرتے ہوئے کہنے لگی۔ "حسب وعدہ چھ بجے جب اپنے واجبات لینے کے لیے میں اس کے دفتر پہنچی تو وہاں لوگوں کا ایک ہجوم تھا۔ ہودا اپنے دفتر کو کباڑ خانے میں بدل چکا تھا۔ وہ ہر چیز کو اٹھا اٹھا کر پھینک رہا تھا۔ میں نے جب اس سے اپنے واجبات کا مطالبہ کیا تو اس نے غصے میں ہاتھ میں پکڑی ہوئی یہ ہڈی مجھ پر پھینک ماری۔ میں خوفزدہ ہو کر وہاں سے بھاگی۔ نجانے یہ ہڈی میرے ہاتھ میں کس طرح آ گئی۔ میں اسے ساتھ ہی لے آئی ہوں۔ جب میں ہوٹل سے باہر نکل رہی تھی تو میں نے پولیس کو بھی تیسری منزل پر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔"

نک ولیویٹ کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ آ گئی۔ کلارا نے اس کی ساری مشکل حل کر دی تھی۔ یہ ہڈی جب مائیکل کے پاس پہنچے گی تو وہ اس پر کسی قسم کا شبہ نہیں کر سکے گا۔

"دیکھو کلارا!" وہ اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ "کل ہے لاس ویگاس واقعی جہنم کدہ بننے والا ہے۔ تمہیں شاید ہندو جوشی کی اصلیت کا علم نہیں۔ اس کا تعلق اس تیسرے گروہ سے ہے جو یہاں منشیات کی تجارت پر قبضہ جمانے کی کوشش کر رہا ہے جوشی کا راز کھل چکا ہے۔ اب دونوں گروہوں میں قتل و غارت شروع ہو جائے گی۔ تم صبح میرے ساتھ لاس اینجلز چلو۔ میں تمہیں اپنے دوست کے نام خط لکھ دوں گا وہاں سے ہالی وڈ چلی جانا۔ امید ہے وہاں تمہیں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔"

کلارا عجیب سی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتی رہ گئی۔

رات دس بجے ڈھانچہ میڈیکل آرٹ میوزیم میں پہنچانے میں نک ولیویٹ کو کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ واپس آتے ہوئے اس نے اسٹیشن ویگن انجینی کو ٹوٹا دی جہاں سے اسے کرائے پر حاصل کیا تھا پھر گلوریا کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے گلوریا کو اب تک کی صورتحال سے آگاہ کیا اور اسے ٹھیک تین بجے ایئرپورٹ پہنچ جانے کی ہدایت دیتا ہوا فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔

نیویارک میں لانگ آئی لینڈ کی لائن ملنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ کال مائیکل کے سیکریٹری ہیگن نے وصول کی تھی۔ نک ولیویٹ نے جب مائیکل سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی تو ریسیور پر ہیگن کی آواز سنائی دی۔

"ہمیں ہندو جوتشی کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے مسٹر ولیویٹ، پولیس نے اسے ذہنی امراض کے اسپتال پہنچا دیا ہے۔ لگتا ہے اسے ہڈی کے چوری ہونے کا بہت زیادہ صدمہ پہنچا ہے۔ ایسا ہونا بھی چاہیے۔ اس کا جادو ٹوٹ چکا ہے۔ بہرحال مسٹر مائیکل اس وقت بہت مصروف ہیں۔ آپ وہ ہڈی بیلے ہوٹل کے مینیجر کو پہنچا دیں۔ اس کے بعد آپ کی ذمہ داری ختم۔ مینیجر آپ کو بونس کی رقم بھی دے دیگا۔ ویسے اسے افسوس ہے کہ آپ نے اسے میزبانی کا موقع نہیں دیا۔"

"میرے کچھ اپنے اصول ہیں مسٹر ہیگن۔" نک ولیویٹ نے جواب دیا۔ "لیکن میرا خیال ہے بیلے ہوٹل میں قیام کی پیشکش اس وقت تک برقرار رہے گی جب تک میں اس سے فائدہ نہیں اٹھا لیتا۔ میں چند روز بعد مینیجر کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہونے کے لیے وہاں ضرور جاؤں گا۔"

نک نے فون بند کر دیا۔ اور گلوریا کو ایک بار پھر ٹھیک تین بجے ایئرپورٹ پہنچنے کی ہدایات دیتا ہوا باہر نکل گیا۔ آدھے گھنٹے بعد وہ بیلے ہوٹل کے مینیجر کے کمرے میں موجود تھا۔ ہڈی لینے کے بعد مینیجر نے نوٹوں کی ایک گڈی اس کے حوالے کر دی۔ نک دیئے کے انداز کے مطابق وہ رقم دس ہزار ڈالر سے کم نہیں تھی۔ وہ نوٹ جیب میں ڈال کر مینیجر سے ہاتھ ملا کے رخصت ہو گیا۔ وہ دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا کہ جب ہڈی میں سے کچھ بھی برآمد نہیں ہو گا تو شاید مائیکل کا ریون بھی ہندو جوتشی کی طرح سرپٹ کر وہ جا رہا تھی۔ کلارا کو اس کے ساتھ دیکھ کر گلوریا کی بھویں سکڑ گئیں۔ اسے بازو سے پکڑ کر ایک طرف لے گیا اور سرگوشیانہ لہجے میں بولا۔

"کچھ دیر اور برداشت کر لو ڈیئر! لاس اینجلز پہنچتے ہی میں اور کلارا کا بزنس ختم ہو جائے گا۔"

گلوریا نے ایک بار پھر اسے گھور کر دیکھا اور اس کے کچھ بعد وہ تینوں پسنجر لاؤنج میں داخل ہو رہے تھے۔

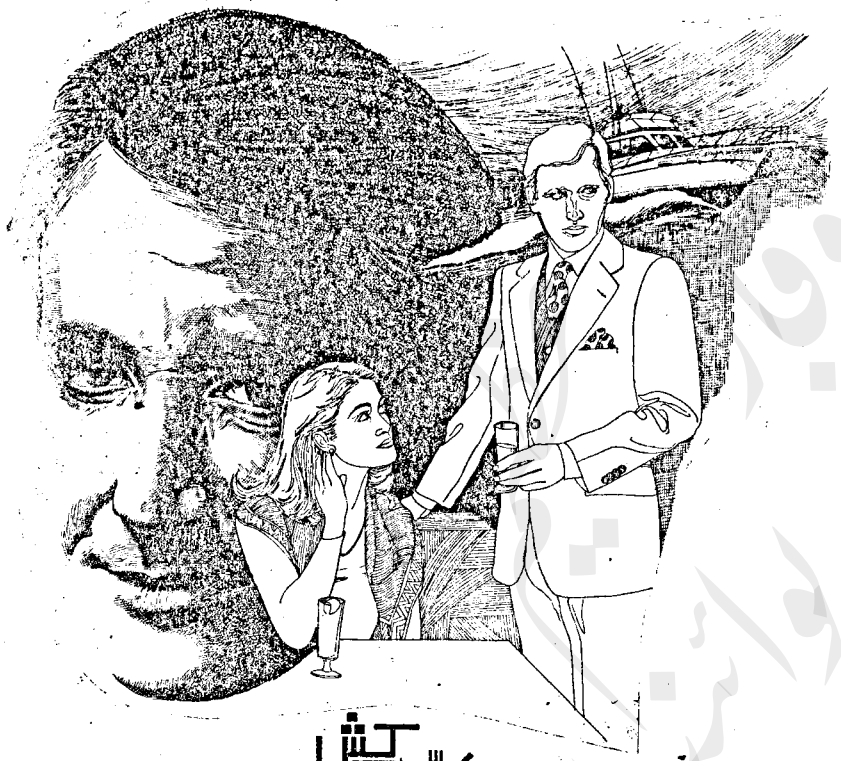

کڑوی کوشش

نکاّ

اس وقت ڈیفنس میں واقع اپنے عظیم الشان بنگلے کے بیڈ روم میں کھڑا باہر جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ تیار ہو کر اس نے لمبی چوڑی دیوار گیر ڈریسنگ ٹیبل کے پہلو دار آئینے میں اپنا جائزہ لیا۔

بے شکن تھری پیس سوٹ میں وہ خوب جچ رہا تھا اور کافی حد تک راجہ مور معلوم ہو رہا تھا جسے نکے نے حال ہی میں ایک فلم میں ہیمز باند عرف زیرو زیرو سیون کے روپ میں دیکھا تھا۔ نکے کو اپنی شخصیت میں راجہ مود کی بہت زیادہ شباہت نظر آ رہی تھی۔ بس تھوڑا بہت ہی فرق تھا۔ مثلاً راجہ مور کا قد چھ فٹ سے نکلتا ہوا تھا اور نکے کا پانچ فٹ سے نکلتا ہوا۔ لیکن بہرحال نکلتا ہوا تو تھا نا۔

راجہ مور کا جسم کسرتی اور کندھے چوڑے تھے جبکہ نکے کی ناک چوڑی تھی۔ راجہ مور کی رنگت سُرخ و سپید اور آنکھیں نیلی تھیں جبکہ نکے کے چہرے کے بجائے اس کی مائی سُرخ اور سفید تھی اور نیلاہٹ اس کی آنکھوں کے بجائے چہرے پر پھیلی ہوئی نظر آتی تھی۔ گہری سیاہی مائل نیلاہٹ۔ راجہ مور کے دانت

موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔ نکّے کے دانت بھی موتیوں کی طرح چمکتے تھے لیکن ان موتیوں کی طرح جنہیں حال ہی میں کیچڑ سے نکالا گیا ہو۔

بہرحال نکّے کے خیال میں شخصیتوں کا یہ فرق کچھ اتنا زیادہ نمایاں نہیں تھا۔ آئینے میں اپنے تنقیدی جائزے سے مطمئن ہو کر اس نے ٹائی کی ناٹ درست کی۔ اپنے بغلی ہولسٹر میں ریوالو کی موجودگی کا اطمینان کیا پھر اپنے اوپر کلون کا چھڑکاؤ کیا اور بیڈ روم سے نکل آیا۔

گوریا جس سے وہ پچھلے دنوں بڑی دھوم سے شادی کر چکا تھا، ایک رنگین چھتری تلے سوئمنگ پول کے کنارے بیٹھی تھی۔ نکّے نے یہ سوئمنگ پول خاص طور پر آرکیٹکٹ سے فرمائش کر کے گوریا ہی کے لیے بنگلے کے ڈیزائن میں شامل کرایا تھا لیکن کراچی میں چونکہ پانی کی پائپ لائن پھٹنے کا رواج بہت زیادہ تھا اور اس کے بغیر بھی پانی کی تسلی بخش قلت رہتی تھی یعنی قلت کے معاملے میں شہر خود کفیل تھا اس لیے نکّے کو سوئمنگ پول کے ساتھ ایک چھوٹا سا ٹیوب ویل بھی لگوانا پڑا تھا۔

گوریا نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور نکّے کے دل میں گدگدی سی ہونے لگی۔ تاہم نکّے نے متانت اور بے نیازی اختیار کیے رکھنے میں ہی مصلحت سمجھی۔ جب سے اس کے پاس دولت آئی تھی اسے یہ تجربہ حاصل ہو گیا تھا کہ انسان کو اپنی بیوی سے زیادہ فری نہیں ہونا چاہیے۔ دوسری لڑکیاں آخر کس لیے ہیں؟

"نکّے ڈارلنگ!" گوریا مترنم آواز میں بولی۔ "جب تم سو رہے تھے تو سیٹھ علی احمد لوہا والا کا فون آیا تھا۔ وہ پوچھ رہے تھے کہ تم نے ان کا کیس لینے کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا یا نہیں؟"

"تم انہیں بتا دینا کہ میں اپنی سیکرٹری سے اپنی مصروفیات کا شیڈول معلوم کرنے کے بعد انہیں بتا سکوں گا۔" نکّے نے بے پروائی سے کہا۔

وہ ڈرائیو وے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ باوردی ٹبلر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ جانے کیوں وہ معنی خیز انداز میں مسکرائے جا رہا تھا۔

"اثنا مت مسکراؤ بشیرے!" نکّے نے گہری سنجیدگی سے کہا۔ "کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نے مجھ سے ایڈوانس لے کر جو یہ سیکنڈ ہینڈ بتیسی لگوائی ہے نکل کر فرش پر گر پڑے۔ بائی دی وے بات کیا ہے جو اتنی باچھیں کھل رہی ہیں؟"

"سر...!" ٹبلر نے قدرے شرماتے ہوئے کہا۔ "آپ کو شاید یاد نہیں کہ رات آپ نے وعدہ کیا تھا کہ صبح آپ مجھے انعام سے نوازیں گے۔"

"کیا کارنامہ انجام دیا تھا تم نے؟" نکّے نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔ "سر...! میں کیا کارنامہ انجام دے سکتا ہوں؟" ٹبلر سر کھجاتے ہوئے بولا۔

"میں تو محض ایک ٹبلر ہوں۔ کارنامہ انجام دینا تو آپ جیسے صاحب لوگوں کا کام ہے۔ آپ نے بس ویسے ہی انعام دینے کا وعدہ کیا تھا۔"

"کبھی کبھی تم بالکل صحیح بات کر جاتے ہو۔" نکّے نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "کارنامے تو صرف مجھ جیسی شخصیتیں ہی انجام دیتی ہیں۔" اس نے جیب سے پرس نکالا اور اس میں سے سو کا ایک نوٹ نکال کر ٹبلر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ لو... اور جا کر عیش کرو۔ ننانوے روپے مجھے واپس لا دینا۔"

ملازموں کے ساتھ نکّا آج کل اسی طرح فیاضی کا برتاؤ کرتا تھا کیونکہ اس کے حالات اب بہت ہی اچھے ہو چکے تھے۔ بے وقعت چیزیں چوری کرانے والوں کا اس کے ہاں اسی طرح تانتا بندھا رہتا تھا جس طرح غیر ملکی ڈگریاں رکھنے والے ڈاکٹروں کے ہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

اس میں کچھ بھیڑ چال کو بھی دخل تھا۔ نکّے کی شہرت اتنی زیادہ پھیل چکی تھی کہ کچھ لوگ محض شوقیہ طور پر ہی اس کے توسط سے کوئی بے وقعت چیز چوری کرانے آ جاتے تھے حالانکہ اس میں ان کی کوئی غرض پوشیدہ نہیں ہوتی تھی۔ بعض فیشن ایبل خواتین کی غرض محض اتنی ہوتی تھی کہ اس بہانے وہ کچھ دیر کے لیے نکّے کی قربت ہی حاصل کر سکیں لیکن ان میں سے بیشتر کے ساتھ نکّا کھائی سے ہی پیش آتا تھا۔ کسی کسی سے ہی مسکرا کر بات کرتا تھا۔

نک ویلوٹ سے اب وہ کہیں آگے نکل چکا تھا تاہم ملکی معیشت پر رحم کھاتے ہوئے اس نے اپنی فیس نک کے برابر ہی رکھی تھی یعنی وہ بیس ہزار ڈالر کے مساوی رقم پاکستانی کرنسی میں لیتا تھا۔ اسی لیے اسے روزانہ اٹھ کر اخبار میں سب سے پہلے ڈالر کا بھاؤ دیکھنا پڑتا تھا۔

دھیمے سُروں میں سیٹی بجاتا ہوا نکّا ڈرائیو وے میں کھڑی ہوئی اپنی سرخ رنگ کی پونٹیاک کی طرف بڑھا۔ باوردی ڈرائیور نے مؤدبانہ انداز میں اس کے لیے پونٹیاک کا دروازہ کھولا اور جب نکّا بیٹھ چکا تو ڈرائیور نے اسٹیئرنگ وہیل سنبھال کر چابی اگنیشن میں لگا کر گھمائی۔ اسی لمحے ایک خوفناک دھماکا ہوا... اور پھر نکّے کی آنکھ کھل گئی۔

اس نے دیکھا کہ وہ اپنی جھلنگا چارپائی سے آدھا نیچے لٹکا ہوا تھا اور اس کی آنکھ دھماکے سے ہی کھلی تھی لیکن یہ دھماکا کسی کار میں پھٹنے والے ڈائنامیٹ کا نہیں بلکہ کمرے کے

ازے پر پڑنے والی لات کا تھا اور بات محض ایک دھماکے محدود نہیں تھی بلکہ مسلسل دھماکے ہو رہے تھے یعنی دھڑا دھڑ ازے پر لاتیں پڑ رہی تھیں۔

پھر مالک مکان یا یوں کہنا چاہیے کہ مالکِ کمرہ کی آواز ئی دی۔ وہ ہانپتے ہوئے چلّا رہا تھا۔ "بخدا! اگر یہ کمرہ میرا ہوتا تو اب تک میں اس کا دروازہ توڑ چکا ہوتا۔" پھر وہ سے بھی بلند آواز میں چلّایا۔ "ابے او ناہنجار نکّے! تو زندہ ہے یا موت کی نیند سو گیا ہے؟ دروازہ اتنا دھڑ دھڑانے شاید مُردے بھی جاگ اٹھتے۔"

"یہ مُردہ بھی جاگ چکا ہے جناب۔" نکّے نے ہانک لگائی۔ صبر کیجیے میں لباس تبدیل کر کے ابھی حاضر ہوا۔"

لباس تبدیل کرنے کا تو نکّے نے محض تکلّفاً کہا تھا۔ ت میں تو اسے لباس تبدیل نہیں کرنا تھا بلکہ پہننا ہی ب ونکہ وہ صرف بستر کی چادر دھوتی کے طور پر باندھ کر سویا تھا۔

کپڑے پہنتے وقت اس کی بتیسی کھٹا کھٹ بج رہی تھی۔ خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔ دروازے پر مالک مکان ت زنی سے اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ آج اس کا پیمانۂ صبر چکا ہے ورنہ اپنے کمروں کی حفاظت کے سلسلے میں اس کا تھا کہ ایک مرتبہ اس کی موجودگی میں نکّے نے غلطی سے دروازہ ذرا زور یا تھا تو وہ فوراً پلٹ کر بولا۔ "دروازہ ذرا احتیاط سے کیجیے جناب! قیمتی لکڑی کا دروازہ ہے۔ اگر کوئی خراش وغیرہ آپ تو مرمت کے اخراجات کے بھی متحمل نہیں ہو سکیں گے۔ ہندوستانی ساگوان ہے۔ بہادر شاہ ظفر کی حکومت کا تختہ کے بعد یہ چند ہی تختے بچے تھے جنہیں ابا جان ہندوستان سے لیتے آئے تھے اور انہیں بچاتے بچاتے کئی جگہ ان کا اپنا تختہ ہوتے ہوتے بچا تھا۔ یہاں آ کر انہوں نے بڑے چاؤ یہ مکان بنوایا تو وہ تختے یہ دروازے بنوانے میں استعمال تھے۔"

اس کمرے میں آنے کے بعد اس لحاظ سے بھی نکّے کی جان مصیبت میں تھی کہ مالک مکان کی موجودگی میں وہ جس چیز کو لگاتا تھا اس کے بارے میں اسے ایک لیکچر سننا پڑتا تھا۔ رو دیوار، کھڑکیوں کے پٹ اور چوکھٹیں، نٹ بولٹ اور سوئچ غرضیکہ ہر چیز تو تاریخی تھی۔ ہر ایک کا اپنا ایک تھا، ایک تاریخ تھی جو نکّے کو کئی کئی بار سننی پڑی تھی۔ فات تو اسے شبہ ہونے لگتا تھا کہ وہ کسی مکان کے کمرے بلکہ عجائب گھر میں رہ رہا ہے۔ عجائب گھر بھی وہ جو کسی دشمن کی بمباری سے تباہ ہو چکا تھا۔

دراصل نکّے کی شامت نے آواز دی تھی کہ اس نے اپنے پہلے کیس یعنی چمٹے کی چوری میں کامیاب ہونے اور پانچ سو روپیہ وصول پانے کے بعد تھوک کے حساب سے کامیابیوں کے خواب دیکھنے شروع کر دیے تھے۔ ان خوابوں کی تعبیر حاصل کرنے کے لیے اسے چند اقدامات بے حد ضروری محسوس ہوئے تھے۔

سب سے پہلے تو اس کے خیال میں، انڈیپنڈنٹ رہائش اختیار کرنا ضروری تھا۔ اس کی انا یک لخت ہی کچھ زیادہ ہی بیدار ہو گئی تھی اور کسی کے زیرِ احسان رہنا اسے ناقابلِ برداشت محسوس ہونے لگا تھا۔ چنانچہ اس کی درخواست پر سجاد کے دفتر کے چپراسی نے اپنا اثر رسوخ استعمال کرتے ہوئے اسے اپنے علاقے میں بغیر ایڈوانس کے صرف دو سو روپے ماہوار پر ایک کمرہ لے دیا تھا۔

چپراسی کے خیال میں یہ نکّے کی خوش قسمتی تھی کہ اسے دو سو روپے ماہوار پر کمرہ کرائے پر مل گیا تھا ورنہ آجکل کے زمانے میں تو دو سو روپے ماہوار پر کسی کمرے کی دیوار بھی ملنی مشکل تھی کہ انسان اس کے سائے میں ہی بیٹھ لیا کرے۔

نکّے کو صرف ایک ماہ کا کرایہ پیشگی ادا کرنا پڑا تھا۔ یہ پہلا اور آخری کرایہ تھا جو اس نے ادا کیا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک چھ ماہ گزر چکے تھے کہ کرایہ ادا کرنے کی نوبت نہیں آئی تھی۔

سسپنس ڈائجسٹ کا مشہور سلسلہ



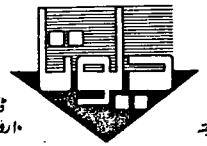

قیمت ۴۰ روپے فی حصہ

ڈاک خرچ: ۱۰ روپے فی حصہ

کتابی شکل میں تیار ہے

اپنے قریبی بک اسٹال سے طلب فرمائیں یا ہم سے براہ راست منگوائیں۔

کتابیات پبلی کیشنز

پوسٹ بکس نمبر ۲۳۔ کراچی ۱

marksman

کیونکہ چپڑی کی چوری کے بعد سے نکے کے پاس کوئی کیس ہی نہیں آیا تھا۔ مالک مکان کو وہ کس طرح وعدے وعید پر ٹالتا آیا تھا اور سجاد اور گوریا سے ادھار لے لے کر کس طرح گزر اوقات کرتا آیا تھا، یہ ایک الگ کہانی تھی۔ ایسی کہانی جس میں ہر قدم پر ایک المیہ موڑ تھا۔ موڑوں کی اس کثرت کی وجہ سے کہانی بالکل ہی اَپ ٹو ڈیٹ کر رہ گئی تھی۔

گزشتہ چھ ماہ میں نکا مالک مکان کو مختلف حیلے بہانوں سے ٹرخاتے اور اس کی تمام تر خفگی و برہمی کا سامنا کرنے کا عادی ہو گیا تھا لیکن آج مالک مکان کے موڈ کا اندازہ کر کے وہ بھی کانپ گیا۔

اسی بوکھلاہٹ میں وہ کپڑے پہننے کی کوشش کرنے لگا۔ یہ دیکھ کر اسے بے حد حیرت ہوئی کہ اس کی قمیص کا گریبان جانے کہاں غائب ہو چکا تھا اور آستینیں بھی کچھ عجیب سی شکل اختیار کر گئی تھیں۔

"کمال ہے..... رات تک تو یہ بالکل ٹھیک تھی۔" وہ بڑبڑایا۔ کئی لمحے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ دراصل قمیص نہیں، شلوار قمیص جیسے وہ قمیص کی جگہ پہننے کی کوشش کر رہا تھا۔

بالآخر وہ کسی نہ کسی طرح اپنا حلیہ درست کر کے جل تو جلال تو۔ آئی بلا کو ٹال تو، کا زیر لب ورد کرتے ہوئے دروازہ کھول کر باہر آیا۔ پہلے تو اس نے کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھا کہ عنقریب اس کی جو بے عزتی ہونے والی تھی اس کا تماشا دیکھنے کے لیے ارد گرد کے کمروں سے تو کوئی باہر نہیں آیا؟

اس مکان کی اوپری منزل پر مالک مکان اپنی فیملی سمیت خود رہتا تھا۔ نیچے تقریباً ایک دائرے کی سی صورت میں سات کمرے تھے اور وہ ساتوں کے ساتوں اس نے چھڑوں کو کرائے پر دیے ہوئے تھے۔ اور اس میں خاص بات یہ تھی کہ شہر میں وہ واحد مالک مکان تھا جو چھڑوں کو ترجیح دیتا تھا۔

چھڑوں کو کمرے کرائے پر دینے میں اس کا یہ فلسفہ کارفرما تھا کہ چھڑوں کو بہرحال ایک نہ ایک دن اپنا گھر آباد کرنے کی غرض سے کسی بہتر جگہ پر مستقل ہو لینا پڑتا تھا اس طرح اس کے کمروں پر مستقل قبضے کا احتمال نہیں رہتا تھا۔ حالانکہ نکے کے خیال میں وہ شخص چھڑوں کو اس لیے وہ کمرے کرائے پر دیتا تھا کہ چھڑوں کے علاوہ کوئی ان میں رہنے کی جرأت ہی نہیں کر سکتا تھا۔ چھڑے بھی وہ جنہیں دنیا میں کہیں اور سر چھپانے کو ٹھکانا نہیں ملتا تھا۔

نکے نے گردوپیش پر نظر ڈال کر یہ دیکھ کر اطمینان کی سانس لی کہ دیگر چھ کے چھ کمروں کے دروازوں پر تالے جھول رہے تھے۔ تمام چھڑے اپنے اپنے کاموں پر گئے ہوئے تھے۔ نکے سے ہی کوفی الحال کوئی کام نہیں تھا سوائے کام تلاش کرنے کی مکروہ مصیبت کے جس کے لیے وہ کام نہ کرنے پر کمر باندھی ہوئی تھی۔ اللہ کے قدرداں جانے کہاں مر گئے تھے۔

ایک وہ بدبخت نک دیلوٹ تھا کہ تقریباً ہر ماہ ہی اپنا کمرہ کسی نہ کسی کونے کھدرے سے کوئی نہ کوئی کلائنٹ اس کے پاس پہنچ جاتا تھا اور ایڈورڈ ڈی ہاک صاحب اس پر کہانی بھی لکھ مار تھے اور سسپنس ڈائجسٹ والے مار ماری کر کے اس کا ترجمہ چھاپ کر تقریباً اسی ماہ تانبے کی جھولی میں ڈال دیتے تھے۔

یہی سب کچھ دیکھ کر نکا اکثر کڑھتے ہوئے سوچا کرتا تھا۔

اگر یہی حال رہا تو بھلا اس کی قوم ترقی یافتہ قوموں کے شانہ بشانہ کیونکر کھڑی ہو گی؟ جب تک لوگ نکے کی صلاحیتوں سے استفادہ کرنا نہیں سیکھیں گے بھلا ترقی کیا خاک کریں گے؟

سردست نکے نے ان خیالات کو ذہن سے جھٹکتے ہوئے اپنی تمام تر جرأت کو مجتمع کرتے ہوئے مالک مکان کے چہرے کے تاثرات دیکھنے کی کوشش کی۔ وہاں چہرہ تو گویا رہا ہی نہیں تھا صرف بارہ ہی تاثرات تھے۔ خوفناک تاثرات۔

مالک مکان رازی صاحب کچھ اس طرح تیزی سے بال نوچ رہے تھے گویا وہ پان نہیں نکے کا سر نوچ رہے ہوں۔ آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں ——— اندیشہ تھا کہ اگر غصے میں مزید اضافہ ہوا تو یہ حلقوں سے نکل کر فرش پر نہ گر پڑیں۔ سانس ان کی یوں چل رہی تھی گویا کسی دیکھوم کلینر کا کوئی اندرونی والو خراب ہو گیا ہو۔ یوں کانپ رہے تھے جیسے فلموں کی ملکۂ جذبات، ہیروئن کی تیاری کر رہی ہو کہ اس کی عدم موجودگی میں جاگیردار نے ظلم ڈھائے۔

غضب تو یہ کہ رازی صاحب نے ہاتھ میں ایک سا ڈنڈا بھی پکڑ رکھا تھا لیکن وہ خود اس قدر ولولے میں تھے یہی ہوتا تھا کہ انہوں نے ڈنڈا نہیں پکڑا بلکہ ڈنڈے نے انہیں پکڑا ہوا ہے۔

نکے کو دیکھتے ہی رازی صاحب نے ڈنڈا ہوا میں لہرانے کی کوشش کی لیکن اس کوشش میں وہ خود لہرا کر رہ گئے۔ کمر شاخِ گل کی طرح لچک کر رہ گئی۔ اگر وہ مرد کے بجائے عورت ہوتے اور ان کا نام رازی کے بجائے رازیہ ہوتا تو ان کی ہر لرزش یقیناً ایک غزل لکھے بغیر نہ رہتا اور یہ کوئی مستقل کام تھا۔ کچھ عرصے پہلے اس نے گویا کی تعریف میں بھی ایک شعر تھا اس میں صرف ایک ہی نقص تھا کہ اس کا ایک مصرعہ ہی نہیں لمبائی میں بھی دوسرے مصرعے سے کم از کم ڈیڑھ

گز گیا تھا۔

رازی صاحب نے بالآخر ڈنڈا گھمانے کا ارادہ ترک کر کے فرش پر ٹکا لیا اور ایک نہایت متاثر کن پوز بنا کر ہوئے کہا۔ "سنو میاں! میں اس وقت تم سے فیصلہ کرنے البتہ فیصلے کی وارننگ دینے آیا ہوں۔ فیصلہ آج رحال میں ہو جائے گا۔ اپنا یہ احمقوں کی طرح کھلا ہوا ریر دار دہن کی جگہ کان کھول کر میری بات سن لو۔ اگر آج تم نے کرائے کا بندوبست نہ کیا تو تمہیں صبح کا سورج نصیب نہیں ہو گا۔"

"صبح کا سورج دیکھنا تو مجھے ویسے بھی آج تک نصیب ہوا جناب!" نکے نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔ "کیونکہ طلوع میں کبھی اٹھا ہی نہیں۔"

"اگر تم نے شام تک کرائے کی مجموعی رقم کا بندوبست نہ کیا تم کبھی اٹھو گے بھی نہیں۔ ہمیشہ کے لیے لیٹ جاؤ گے۔"

قبر میں۔" رازی صاحب نے الفاظ کو چبا چبا کے دے دے کر کہا۔" اور اس مرتبہ میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گا کہ کلائنٹ چیک دینے والا ہے... چیک جا رہے ہیں... چیک آ رہے ہیں... بیلنس میں ٹیکنیکل غلطی ہو گئی ہے... اب یہ ہوا ہے... اب وہ ہو گیا ہے۔ اس قسم کی کوئی بات سننے سے پہلے میرے آدمی مار مار کر تمہارا بھرکس نکال دیں گے۔ تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں نے کرائے کے بدمعاشوں کی خدمات حاصل کر لی ہیں اور آج شام سے وہ اپنا کرائے کا میٹر ڈاؤن کر کے اپنا کام شروع کر دیں گے جس کے بعد تم اپنا کام تمام ہی سمجھنا۔"

یہ خبر سن کر کھردرا فرش نکے کے پیروں تلے سے نکل گیا۔ اس نے بمشکل تمام اوسان مجتمع کیے اور گلوگیر سی آواز میں کہا۔ "قبلہ رازی صاحب! آپ کی نوازش ہے کہ آپ نے آڑے وقت میں سر چھپانے کے لیے یہ مقبرہ... اوہ معاف کیجیے... میرا مطلب ہے کہ یہ کمرہ عنایت فرمایا۔ گو کہ میں آپ کی جگہ ہوتا تو ان کمروں میں رہنے والوں

سسپنس ڈائجسٹ میں شائع ہونے والی سچی کہانیاں

مرزا احمد بیگ کی یادداشتیں

شیطان صفت

سبز قدم

ریٹائرڈ ڈی ایس پی ملک صفدر حیات کی ڈائری

دستِ انتقام

اسیرِ ہوس

...انی پیچیدگیاں، عدالتی کارروائی کے اہم رموز و نکات
...ر اور زمین کے تنازعوں سے جنم لینے والے مقدمات

ایک ریٹائرڈ ڈی ایس پی کی پیشہ ورانہ زندگی کے پے چیدہ کیسوں کی روداد
جرم و سزا کی وہ کہانیاں جو انسانی حرص و ہوس کا آئینہ ہیں

قیمت فی کتاب۔ بہ روپے، ڈاک خرچ ۱۲ روپے۔ چاروں کتابیں ایک ساتھ منگانے پر ڈاک خرچ معاف

کتابیات پبلی کیشنز ۔ فون نمبر ۷۷۴۰۲۰ ۔ رمضان چیمبرز ۔ نزد دفتر اخبار جنگ، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی ۔ ۱

کو زرتلافی کے طور پر ہر ماہ کچھ رقم پلّے سے دیا کرتا ...."

اس جملے پر نکّے نے ایک بار پھر رازی صاحب کے چہرے پر غیظ و غضب کے آثار گہرے ہوتے دیکھے تو جلدی سے بات بدل کر بولا: "معاف کیجیے گا یہ کمبخت زبان بار بار پھسل جاتی ہے۔ میں اصل میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ بدقسمتی سے میرے حالات کافی عرصے سے دگرگوں چلے آرہے ہیں ورنہ میں آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہ دیتا اور ہر ماہ باقاعدگی سے کرایہ ادا کرتا رہتا۔ دوسری صورت میں نے یہ سوچی تھی کہ اگر میں اس کمرے میں رہنے کا متحمل نہیں ہو سکتا تو اسے چھوڑ دوں ...."

"واجبات ادا کیے بغیر؟" رازی صاحب نے اس کی بات کاٹ کر آنکھیں نکالتے ہوئے پوچھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا تھا؟" نکّے نے مجروح لہجے میں کہا: "میری رگوں میں شریف باپ کا خون اور نفیس برانڈ کی چائے دوڑ رہی ہے۔ میں آپ کو دھوکا دے کر بھلا کیسے جا سکتا تھا؟ حقیقت تو یہ ہے کہ میں واجبات ادا کرنے کے بعد بھی اس کمرے کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ مجھے آپ سے اور اس کمرے سے اسقدر اُنس ہو گیا ہے کہ میں اسے چھوڑنے اور آپ سے ترکِ تعلّق کرنے کا تصوّر ہی نہیں کر سکتا۔ میں اس کمرے کی محبّت میں اتنا آگے چلا گیا ہوں کہ مجھے واپسی کے لیے رکشہ ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ بہرحال ... آپ واجبات کی فکر مت کیجیے۔ آج شام تک میں آپ کا حساب بے باق کر دوں گا۔ پائی پائی چکا دوں گا۔"

یہ کہہ کر وہ اسی طرح جھٹکے سے واپس مُڑا جس طرح فلموں کے جذباتی مناظر میں ہیروئن کی ماں ڈائیلاگ بول کر مُڑتی ہے۔ اس نے مالک مکان کو مزید کچھ کہنے کا موقع دیے بغیر اندر آکر کنڈی چڑھالی اور سانس درست کرنے لگا۔ گو کہ اس کے خیال میں سانس درست کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا، اصل ضرورت تو حالات درست کرنے کی تھی جو بہت ہی سنگین ہو چکے تھے۔ چند لمحے تک نکّا زمانے کی بے مہری پر غور کرتا رہا۔ کیسا زمانہ آن لگا تھا، دنیا کیسی بے درد ہو گئی تھی۔ صرف چھ ماہ کا کرایہ ادا نہ کرنے پر مالک مکان قتل کی دھمکیاں دینے لگے تھے۔ یار دوست چار چھ مرتبہ سے زیادہ ادھار نہیں دیتے تھے۔ آہ ری دنیا! لوگ سچ کہتے ہیں، کہ سچے دوست اور سچی محبوبائیں دنیا سے ناپید ہوتی جا رہی ہیں۔

ایک ٹھنڈی آہ بھر کر نکّے نے ایک عزمِ نو کے ساتھ باہر جانے کی تیاری شروع کر دی۔ زیادہ دیر مغموم رہنا یا غور و فکر میں مبتلا رہنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

تیار ہو کر اس نے بچی کھچی ریزگاری جمع کی اور کمرے سے نکل آیا۔ قریبی بس اسٹاپ سے اس نے بس پکڑی اور جان ہتھیلی رکھ کر اس میں سوار ہو گیا۔ راستے بھر وہ کنڈکٹر کو اس طرح گھ رہا گویا اس نے ٹکٹ لے لیا ہے۔ اس لیے کنڈکٹر کو خاص پر اسے مخاطب کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوئی۔ اپنے مطلو اسٹاپ سے دو اسٹاپ پہلے ہی نکّے نے بس سے نکلنے کی ہ شروع کر دی اور بالآخر اپنے اسٹاپ سے دو اسٹاپ آ پہنچنے کے بعد وہ بس سے اترنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔

وہ تو غنیمت یہ رہا کہ جب وہ دروازے تک پہنچ کامیاب ہو گیا تو کسی نے اس کی کمر پر لات رسید کر دی و شاید وہ مزید ایک اسٹاپ تک دروازے پر ہی پھنسا رہتا۔ آکر اس نے اپنا سرسری سا معائنہ کیا کہ جسم کا کوئی حصّہ بس ہی نہیں رہ گیا۔ مطمئن ہو کر وہ واپس اس اسٹاپ کی طرف چل جہاں درحقیقت اسے اترنا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ اپنے دوست سجّاد کے دفتر میں داخل اسے دیکھ کر ریسپشن پر بیٹھی ہوئی گوریا کھل اٹھی۔ بہت دنو ایسا اتفاق ہوا تھا کہ گوریا اسے دیکھ کر کھل اٹھی تھی ورنہ کا سے یہ عالم تھا کہ گوریا اسے دیکھ کر سہم سی جاتی تھی۔ غالباً اس سے کہ نکّا کہیں اس سے مزید ادھار نہ مانگ لے۔ پچھلے میں نکّے کو ادھار دیتے دیتے اس کی اقتصادی حالت کسی ملک کی اقتصادی حالت سے مشابہ ہو چکی تھی۔

"اچھا ہوا تم آگئے۔" وہ منمنائی۔ اسے تقریباً مت پر ہی زکام رہتا تھا جس کی وجہ سے اس کی آواز ایسی ہی تھی۔ ایک زوردار چھینک کے جھٹکے سے سنبھلنے کے بعد بولی: "میں ابھی چپراسی کو تمہارے ہاں بھیجنے ہی لگی تھی۔"

چپراسی جو پاس ہی کھڑا تھا فوراً برا مناتے ہوئے بولا جی! میں نے آپ سے کتنی مرتبہ درخواست کی ہے کہ مجھے چ نہیں قاصد کہا کریں۔"

"گویا میں نکّے سے یوں کہوں: میں ابھی تمہارے کو بھیجنے لگی تھی؟ احمق کہیں کے۔ تمہیں معلوم نہیں میں ایک ہوں؟ میرے منہ سے یہ جملہ کس قدر معیوب لگے گا۔ اس کے کیا کیا معانی اخذ کریں گے ...." گوریا نے برہمی کو گھورا اور وہ سر کھجانے لگا لیکن جلد ہی اسے احساس وہ سر نہیں بلکہ سر پر موجود ٹوپی کو کھجا رہا ہے۔ کھسیانا ہو کر ہاتھ ہٹا لیا۔

"جلدی بتاؤ بات کیا ہے۔ آج تم اتنی خوش کیوں" نکّے نے بے تابی سے پوچھا۔

"خوش تو اصل میں تمہیں ہونا چاہیے لیکن چونکہ تم

ی میں میری خوشی ہے اس لیے میں بھی خوش ہو رہی ہوں۔" یا قدرے شرمانے کی کوشش کرتے ہوئے منمنائی۔ پھر وہ سجّاد کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی: "جلدی سے اندر چلے ۔ خوشی کی ایک خبر اندر تمہاری منتظر ہے۔"

"واہ خدایا!" نکّے نے چھت کی طرف دیکھ کر دل میں "خوشی کی خبر یہاں میری منتظر تھی اور میں بدبخت گھر بیٹھا مکان کی پھٹکار سن رہا تھا۔ بہت اچھے وقت پر تو نے زیب کی سنی ہے۔"

خدا کا شکر ادا کر کے اور مستقبل کے بارے میں دو تین ں مانگ کر نکّا سجّاد کے کمرے میں داخل ہوا۔ سجّاد کے سامنے صاحب بیٹھے ہوئے تھے جو خاصے بھاری بھرکم تھے۔ اگر کرسی ں نکالنے پر قادر ہوتی تو اس وقت یقیناً ان صاحب کے بوجھ ری طرح کراہ رہی ہوتی۔ ان کی عمر پچاس پچپن کے قریب معلوم تھی۔ عینک لگائے ہوئے تھے اور اس عینک کا وزن بھی ڑھ سیر سے کم معلوم نہیں ہوتا تھا۔

نکّے کو دیکھتے ہی سجّاد بے تابی سے اٹھ کھڑا ہوا اور میز کے ب سے نکل کر آگے آکر اس نے نکّے کو سینے سے لگا لیا۔ ت بھرے لہجے میں کہا: "یار نکّے! آج تو تمہیں دیکھ کر یوں ہو رہی ہے جیسے ڈاک میں میرا کوئی گمشدہ پارسل مل ۔ میں ابھی گوریا سے کہہ ہی رہا تھا کہ نکّے کی تلاش میں آدمی و جس پر اس نامعقول لڑکی نے جواب دیا کہ آدمی تو ہمارے کوئی نہیں ہے، آپ کہیں تو چپراسی کو بھیج دوں۔ خیر وڑو ان باتوں کو ... ان سے ملو۔" اس نے بھاری بھرکم عینک ت کی طرف اشارہ کیا: "یہ میرے بچپن کے استاد م۔ ن منّان آجکل تو خیر سے پروفیسر ہیں۔ میرے زمانے میں صرف رتے تھے۔ انہی کی مہربانیوں کا نتیجہ تھا کہ میں نے تھرڈ میں میٹرک کر لیا ورنہ آج شاید میں جاہل کا جاہل ہی ں نے انہیں تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے۔ وہ کارنامے بھی سنا دیے ہیں جو ابھی تمہیں انجام دینے یں تمہاری خدمات کی سخت ضرورت ہے۔"

پھر وہ پروفیسر م۔ ن منّان صاحب کی طرف مُڑ کر بولا۔ سر صاحب! یہ ہے میرا دوست نکّا۔ دیسی نک ویلوٹ ٹ کو آپ جانتے ہوں گے۔ آپ تو باقاعدگی سے سسپنس ا۔ آپ دیکھیں گے کہ عنقریب اس عظیم شخص کی وجہ کا نام اونچا ہو گا۔ یہ آپ کا مسئلہ چٹکی بجاتے ہی حل کر بلکہ بعض اوقات تو یہ مسئلہ پہلے حل کر دیتا ہے چٹکی بعد پڑتی ہے۔"

پروفیسر منّان جن کے پورے نام میں م اور ن کی کچھ زیادہ ہی ریل پیل تھی، نکّے سے ہاتھ ملاتے ہوئے اس کا سرتاپا جائزہ لیتے ہوئے بولے: "آپ کو کیا کسی نے گٹھری میں باندھ دیا تھا؟"

نکّا اپنے کچلے مسلے ہوئے اور شکن آلود کپڑوں کا جائزہ لے کر قدرے شرمندگی سے بولا: "وہ دراصل ... آج میری گاڑی خراب ہو گئی تھی ... اور کوئی رکشہ ٹیکسی وغیرہ بھی نہیں مل رہی تھی اس لیے بس میں آنا پڑا۔ اس لیے یہ حالت ہو گئی۔"

"اوہ ... بہت افسوس ہوا سُن کر۔" پروفیسر صاحب نے گویا تعزیت کی۔

وہ تینوں بیٹھ چکے تو سجّاد نے کافی منگوائی۔ پروفیسر صاحب کافی مقدار میں کافی پی چکے تو باتیں شروع ہوئیں۔ پروفیسر صاحب اصل موضوع پر آتے ہوئے بولے۔

"دراصل میں ایک کدّوکش چوری کرانا چاہتا ہوں۔"

"کدّوکش؟" نکّے نے حیرت سے کہا: "وہ کیا ہوتا ہے؟"

"کمال ہے ..." پروفیسر صاحب نکّے سے بھی زیادہ حیران ہوتے ہوئے بولے: "آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ کدّوکش کیا ہوتا ہے؟"

"میرے خیال میں غالباً یہ تیر نیم کش قسم کی کوئی چیز ہو گی۔" نکّے نے محتاط انداز میں اظہارِ خیال کیا۔

"ارے بھئی ... نکّے! تم بھول گئے کیا؟" سجّاد نے کھنکار کر نکّے کو اپنی طرف متوجہ کر کے آنکھ مارتے ہوئے کہا: "کدّوکش تو ہر شخص نے عمر کے کسی نہ کسی حصّے میں ضرور دیکھا ہوتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ چار ٹانگوں والا ایک برتن سا ہوتا ہے جس کی سطح خارپشت کی طرح ہوتی ہے۔ اس پر کدّو، گاجر مولی کو رگڑ کر باریک کیا جاتا ہے۔"

"اچھا ... اچھا ... میں سمجھ گیا ... یاد آگیا مجھے۔" نکّا جلدی سے بولا: "میرے ذہن سے اتر گیا تھا ورنہ بچپن میں ہزاروں مرتبہ کدّوکش گھر میں دیکھا تھا اور نام بھی سنا تھا۔ اب آپ مطمئن ہو کر تفصیلات بتائیے۔"

"قصّہ دراصل یہ ہے جنابِ نکّا صاحب!" پروفیسر صاحب نے طویل سانس لے کر کہا: "کہ جوانی میں ہم بہت ہی کنگلے ہوا کرتے تھے اور ایک صاحب کے ہاں کوٹھری نما ایک کمرہ کرائے پر لے کر رہتے تھے۔ عبدالمالک ہمارے مالک مکان کا نام تھا۔ انہوں نے ہم سے ہمیشہ ہی بہت بُرا سلوک کیا۔ بھئی نکّے میاں! ہماری عمر پچپن کے قریب ہے اور ہم نے اس پوری عمر میں عبدالمالک صاحب جیسا کنجوس آدمی نہیں دیکھا۔ ان کی کنجوسی کا عالم یہ ہے کہ تیز ہوا میں اگر ان کے ہاتھ سے ردّی کاغذ کا ایک

ٹکڑا چھوٹ کر اُڑ جائے تو وہ اسے پکڑنے کے لیے پُرانی نمائش سے ٹاور تک چلے جاتے ہیں۔ بھئی اس شخص نے ہمیں بہت ہی ذہنی ایذا پہنچائی۔۔۔۔"

"اخاہ۔" نکّا ان کی بات کاٹ کر کہے بغیر نہ رہ سکا۔ "تو آپ بھی مالک مکان کے ستائے ہوئے ہیں۔ کیا عجیب اتفاق ہے۔ ہمارا معاملہ تو وہ ہے کہ۔۔۔ آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں۔"

"خبردار۔" پروفیسر صاحب اچانک ہی لال پیلے ہو کر بولے۔ "تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ عندلیب کے ساتھ مل کر آہ و زاریاں کرو؟"

"جی۔۔۔؟" نکّے کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

سجّاد نے جلدی سے دخل در معقولات کرتے ہوئے نکّے کو مخاطب کیا۔ "دراصل پروفیسر صاحب کی چھوٹی صاحبزادی کا نام عندلیب ہے۔" پھر اس نے پروفیسر صاحب کو سمجھایا۔ "قبلہ! نکّے نے تو مصرع پڑھا تھا۔ غالباً یہی تو ایک مصرع یاد ہے اسے۔"

"اوہ۔۔۔ اچھا اچھا۔۔۔" پروفیسر صاحب ٹھنڈے پڑ گئے پھر سلسلۂ کلام جوڑتے ہوئے بولے۔ "ہم کافی عرصہ بحالت مجبوری عبدالمالک صاحب کے کرائے دار رہے پھر رفتہ رفتہ ہمارے حالات کافی بدل گئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آج مکان بھی ذاتی ہے اور ہر طرح سے آسودگی و خوشحالی حاصل ہے اور مالک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ عبدالمالک صاحب وہیں کے وہیں ہیں۔ اسی تنگ و تاریک مکان میں رہ رہے ہیں۔ اصولاً تو ہم نے انہیں معاف کر دیا ہے۔ ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے لیکن بیتے دنوں کی ان کی وہ حرکتیں یاد آتی ہیں جن کی وجہ سے ہمیں بڑی ذہنی اذیت پہنچتی تھی، تو بس دل کو جانے کیا ہونے لگتا ہے۔ بھئی اب تم سے کیا چھپانا۔ ہم کوئی بہت ہی زیادہ اعلیٰ ظرف انسان تو ہیں نہیں کہ اپنے ساتھ ہونے والی ہر زیادتی کو بھول جائیں بلکہ ہمارا خیال ہے کہ اتنا اعلیٰ ظرف تو کوئی بھی نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہمارے دل میں اکثر عبدالمالک صاحب سے کوئی ہلکا پھلکا قسم کا انتقام لینے کی خواہش کروٹیں لیتی رہتی ہے۔ ایک خلش سی محسوس ہوتی رہتی ہے۔ ہم عبدالمالک صاحب کو تھوڑی سی زک پہنچانا چاہتے ہیں۔"

"بہت خوب۔" نکّا گویا ان کی بات اچھی طرح سمجھ کر سر ہلاتے ہوئے بولا۔ "تو اس کا طریقہ آپ نے یہ سوچا ہے کہ ان کا کدّوکش چوری کرا دیا جائے؟"

"جی ہاں۔" پروفیسر صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔ "ویسے تو خیر عبدالمالک صاحب کی کوئی بھی بے وقعت سے بے وقعت چیز چوری ہو جائے انہیں یکساں صدمہ ہوگا لیکن میرا خیال ہے کہ اس کدّوکش کے چوری ہونے کا انہیں نسبتاً زیادہ صدمہ ہوگا۔ گو کہ اس کدّوکش کی حالت یہ ہے کہ اس پر زنگ اور سیاہی کی اسقدر گہری تہیں جم چکی ہیں کہ یہ پتا چلانا مشکل ہے کہ وہ کس دھات کا بنا ہوا ہے۔ اس کی ایک ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہے تین ٹانگوں سے ہی کام چلایا جاتا ہے۔ اس کے باوجود عبدالمالک صاحب اسے سینے سے لگائے ہوئے ہیں گو کہ استعمال کبھی نہیں کرتے۔ یہ تو ہم تمہیں اس وقت کی بات بتا رہے ہیں جب آخری بار ہم نے اس کدّوکش کو دیکھا تھا۔ اب تو اس سے بھی زیادہ بُری حالت ہوگی۔ بہرحال ہم نے یہ پتہ کرا لیا ہے کہ وہ اب بھی حفاظت سے کدّوکش کو اسی جگہ رکھے ہیں جہاں پہلے رکھتے تھے۔ ان کے نزدیک اصل میں یہ کدّوکش ایک طرح کی تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔"

"وہ کس طرح؟" نکّے نے دلچسپی سے پوچھا۔

"دراصل ایک بار اپنی ساس کی فرمائش پر طوعاً و کرہاً عبدالمالک صاحب نے ایک پاؤ کدّو کا حلوہ تیار کیا تھا۔ اس مقصد کے لیے کدّوکشی اسی ناہنجار کدّوکش پر کی گئی تھی۔" پروفیسر صاحب نے بتایا۔ "نتیجہ صاف ظاہر ہے۔ وہ حلوہ کھا کر عبدالمالک صاحب کی ساس فوڈ پوائزننگ کا شکار ہو کر اللہ میاں کو پیارے ہو گئی تھیں۔ تب سے یہ کدّوکش عبدالمالک صاحب کو زیادہ عزیز ہو گیا ہے۔"

"میں سمجھ گیا۔" نکّے نے نہایت مدبرانہ انداز میں گردن ہلائی۔ "آپ کا کام ہو جائے گا۔"

"مجھے برخوردار سجّاد نے تمہاری فیس بتا دی ہے برخوردار نکّے! بھئی بہت زیادہ فیس رکھی ہے تم نے۔ میں اپنی تمام تر کے باوجود اس فیس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔۔۔ بہرحال تمہیں شاگرد کا دوست ہونے کے ناتے کچھ رعایت تو کرنی ہی پڑے گی۔ میں تو صرف آدھی فیس یعنی ڈھائی ہزار روپے دے رہا ہوں۔ سجّاد نے مجھے بتایا ہے کہ تم پانچ ہزار سے کم ہرگز نہیں۔" پروفیسر صاحب پرس نکالنے لگے۔

فرطِ مسرت سے نکّا کرسی سے گرتے گرتے بچا۔ بے اختیار وہ کہنے لگا تھا۔ "اجی میں اتنی رقم کا کیا کروں گا؟" بروقت اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس نے اپنے آپ کو اس بکواس سے باز رکھا اور دل ہی دل میں حساب لگایا تو اسے تقریباً اتنی رقم کی ضرورت تھی۔ بارہ سو سے کچھ زائد رقم تو مالک مکان کو دینی تھی۔ کچھ گوریا، کچھ سجّاد اور کچھ محلّے کے دکاندار کا اس پر چڑھا ہوا تھا۔ اللہ واقعی مسبب الاسباب ہے کہ اس نے غیر متوقع طور پر بندوبست کر دیا تھا۔ نکّا تو مالک مکان

سامنے بڑ ہانک آیا تھا کہ آج شام وہ ہر حال میں اس کا حساب باق کر دے گا حالانکہ اسے خود نہیں معلوم تھا کہ وہ کس طرح بے باق کرے گا۔ لیکن نیلی چھتری والے کو شاید اس پر ترس آ گیا تھا اور اس نے آج نکّے کے لیے ایسے حالات پیدا کر ہی دیے تھے کہ وہ اپنا وعدہ وفا کر سکے۔

پروفیسر صاحب نے سو سو کے پچیس نوٹ گن کر نکّے کے ہاتھ میں تھمائے تو نکّے نے انہیں یوں دبوچ لیا جیسے وہ نوٹ نہیں پچیس پرندے ہوں اور اسے اندیشہ ہو کہ موقع پاتے ہی وہ اُڑ جائیں گے۔

"رقم تو یہ کم ہے۔۔۔" نکّے نے ہمت کر کے کہا۔ دل میں ڈر بھی رہا تھا کہ اس ریمارک پر پروفیسر صاحب ناراض ہو کر کدّوکش چوری کرانے کا ارادہ ہی ملتوی نہ کر دیں اور رقم واپس نہ لے لیں۔ لیکن بہرحال آپ سجّاد کے استاد ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے بھی استاد ہی ہوئے۔ اس لیے اسی فیس میں آپ کا کام کرنا پڑے گا۔ اب آپ ذرا مجھے مکان کا محل وقوع سمجھا دیں۔"

"محل وقوع ہی نہیں مکان کا پورا نقشہ بھی بنا کر دوں گا۔" پروفیسر صاحب پینسل کاغذ میز پر اپنی طرف کھسکاتے ہوئے بولے۔ "اور یہ بھی بتا دوں کہ آج عبدالمالک صاحب ایک قریبی مزار پر قوالی سننے جائیں گے اور رات کو دیر سے واپس آئیں گے۔ ان کا معمول ہے کہ جمعرات کو قوالی سننے ضرور جاتے ہیں حالانکہ ہر مرتبہ رات کو دیر سے گھر آنے پر انہیں مسز عبدالمالک سے بہت بری طرح جھاڑیں کھانی پڑتی ہیں۔ مسز عبدالمالک اپنے شوہر ہی کی طرح عمر رسیدہ ہیں۔ لیکن ہیں بے حد لحیم شحیم چست و چالاک۔ مسٹر عبدالمالک ان کے سامنے ایسے ہی لگتے ہیں جیسے کسی چنچل بھینس کے سامنے کوئی غمزدہ بکرا۔ بس ان خاتون سے تم ذرا بچ کر رہنا۔ امید ہے تمہیں کوئی خاص دشواری پیش نہیں آئے گی۔"

"دشواریوں کی کسے پروا ہے جناب!" نکّے نے سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔ "دشواریوں سے ٹکرانا ہی تو اپنا کام ہے۔ اسی چیز کی تو فیس لیتا ہوں میں۔"

"بہت خوب۔ بہت خوب۔ تم جیسے بلند ہمت نوجوانوں کی ہمیشہ بڑی قدر کرتا ہوں۔" پروفیسر صاحب نے نکّے کے کندھے پر تھپکی دی پھر کاغذ پینسل سنبھال کر اسے مکان کا محل وقوع اور پھر اس کی ساخت سمجھانے لگے۔

نکّا سب کچھ سمجھ چکا تو پروفیسر صاحب جانے کے لیے کھڑے ہوئے اور جاتے جاتے نکّے سے مخاطب ہوئے۔ "ئی آج ہر حال میں یہ کام کر گزرنا ورنہ مناسب موقع کے لیے تمہیں آئندہ جمعرات کا انتظار کرنا پڑے گا۔ ویسے تو خیر تمہاری مرضی ہے۔ جب چاہو قسمت آزمائی کر سکتے ہو لیکن میں نہیں چاہتا کہ تم زیادہ خطرہ مول لو کیونکہ تمہیں کچھ ہونے کی صورت میں ہم پر بھی آنچ آ سکتی ہے اور ہمیں اپنی عزت بہت پیاری ہے۔"

"آپ مطمئن رہیے۔" نکّے نے بڑے خلوص سے کہا۔ "آپ ہی کی عزت میری بھی عزت ہے کیونکہ میرے پاس اپنی تو کوئی عزت ہے نہیں۔۔۔ اوہ۔۔۔ معاف کیجیے۔۔۔ جملے کے آخر میں خوامخواہ زبان پھسل گئی۔ میرا مطلب ہے میں بھی آپ ہی کی طرح عزت دار آدمی ہوں۔"

پروفیسر صاحب کے جانے کے بعد عین ممکن تھا کہ نکّا خوشی کے مارے قالین پر قلابازیاں کھانے لگتا مگر سجّاد نے اسے بازو سے پکڑ کر اس کام سے باز رکھا۔ اسی دوران گوریا بھی اندر آ گئی اور نکّے کی طرف دیکھ کر بولی۔ "تمہارے پھڑپھڑاتے ہوئے نتھنے، بدلتی ہوئی رنگت اور کانپتے ہوئے ہاتھ بتا رہے ہیں کہ معاملہ طے ہو گیا ہے اور فیس تمہیں مل گئی ہے۔"

"تمہیں فکر پڑ گئی ہو گی کہ میں تمہارا قرض ادا کرتا ہوں یا نہیں۔ ہے نا؟" نکّا فوراً بولا۔

"لعنت ہے تمہاری ذہنیت پر۔" گوریا برا مناتے ہوئے بولی۔ "تمہیں کسی کے خلوص کا اندازا ہی نہیں ہے۔ مجھے تو یہی خوشی تھی کہ تم کسی دھندے سے تو لگے۔ اپنے قرض کے متعلق تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔" وہ منہ پھیر کر واپس کمرے سے باہر کو چل دی۔ وہ ناراض ہو چکی تھی۔

نکّے نے بڑی مشکل سے اسے منایا۔ زیادہ مشکل سجّاد کی موجودگی کی وجہ سے پیش آئی۔ صلح کی خوشی میں انہوں نے قریبی دکان سے لڈو منگوا کر کھائے، چائے پی۔ نکّے نے ان دونوں کا پچاس پچاس فیصد قرض ادا کیا۔ اگلا کیس ملتے ہی باقی پچاس فیصد بھی ادا کرنے کا وعدہ کیا اور سجّاد کے دفتر سے نکل کھڑا ہوا۔

واپسی میں اس نے بوہری بازار سے دس روپے کی نقلی داڑھی مونچھ خرید کر ایک لفافے میں ڈالی اور پھر ایک ہوٹل سے نہاری کھا کر گھر واپس چلا گیا۔ اپنے کمرے میں گھسنے سے پہلے اس نے اوپر جا کر دستک دے کر رازی صاحب کو باہر بلایا۔ رازی صاحب اس



کالی کہانیاں
مکتبہ نفسیات ۰ پوسٹ بکس نمبر ۹۴۴ ۰ کراچی

کی اس جرأت رندانہ پر بے حد حیران نظر آ رہے تھے کہ اس سے پہلے تو وہ نکے کو ڈھونڈتے پھرتے تھے اور وہ ان کے ہاتھ نہیں آتا تھا جبکہ آج وہ خود انہیں بلا لے چلا آیا تھا۔

نکے نے بارہ سو ساٹھ روپے کے نوٹ ان کے چہرے کے قریب لہراتے ہوئے کہا: "اگر آپ بہانہ مانیں تو میں یہ نوٹ آپ کے منہ پر مار دوں۔ یقین کیجیے بالکل چوٹ نہیں لگے گی۔"

"کیا مطلب؟" رازی صاحب حیران ہو کر بولے۔

"وہ.... دراصل رقم کے معاملے میں ایک محاورہ بولا جاتا ہے نا۔ منہ پر مارنا۔ تو میں اکثر سوچا کرتا تھا کہ جیسے ہی پیسے آئے میں آپ کے منہ پر مار دوں گا۔ برا ہو کرم آج مجھے اپنی حسرت پوری کر لینے دیں۔" نکے نے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں برخوردار! ضرور مار لو منہ پر۔ نوٹ تو چیز ہی ایسی ہے کہ منہ پر بھی مارا جائے تو برا نہیں لگتا۔ تم سے رقم مل رہی ہے اس خوشی کے موقع پر تو میں ایک بار نہیں دو بار تمہیں نوٹ منہ پر مارنے کی اجازت دے سکتا ہوں۔ میری کوئی شکل بگڑ جائے گی۔" رازی صاحب بولے۔

"جی ہاں۔ اس میں بگڑنے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔" نکے نے زیر لب کہا اور نوٹ ان کے منہ پر دے مارے۔ نوٹ فرش پر بکھر گئے۔ رازی صاحب نے جلدی سے سمیٹ لیے۔ ان کی باچھیں کھل جا رہی تھیں۔ لیکن پھر یک لخت ہی وہ فکرمند سے ہو گئے۔

سیدھے کھڑے ہو کر نکے کو گھورتے ہوئے بولے: "یہ تمہارے پاس یک لخت ہی رقم کہاں سے آ گئی؟ کوئی بنک وغیرہ تو نہیں لوٹ لیا؟ شہر میں اس قسم کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔"

"میں آپ کو شکل سے ڈاکو لگتا ہوں؟" نکے نے برا مناتے ہوئے کہا: "میں ایک معزز آدمی ہوں۔"

"چلو خیر... آج تو میں بھی تمہاری رائے سے متفق ہو جاتا ہوں۔" رازی صاحب نے کہا۔

نکا اپنے کمرے میں آیا اور داڑھی مونچھ کا لفافہ احتیاط سے کارنس پر رکھ کر سونے کے لیے لیٹ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اپنی مہم کے سلسلے میں اسے آج رات جاگنا پڑے گا۔ اس کی کوشش یہی تھی کہ سوتے میں بھی اس کا ہاتھ جیب پر رہے۔

رات گئے وہ اپنے کمرے سے نکلا۔ روشنیوں کے شہر اپکل چونکہ کے ای ایس سی زیادہ مہربان ہے اس لیے سرِ شام ہی اندھیرا چھا جاتا تھا لہٰذا نکے کو کچھ اطمینان تھا کہ اس کے کام میں کافی آسانی رہے گی۔ عبدالمالک صاحب کا مکان جس علاقے میں واقع تھا وہ اس علاقے سے تقریباً ملحق ہی تھا جہاں نکا رہتا تھا۔

مطلوبہ مکان کے سامنے پہنچ کر اسے اچھی طرح پہچان کر اور مطمئن ہو کر نکا گندی گلی کے راستے اس کے عقب میں جا پہنچا۔ چاروں طرف سناٹا اور سکوت چھایا ہوا تھا۔

نکے نے بغل میں دبے ہوئے لفافے سے نقلی داڑھی خونچیں نکال کر لگائیں تاکہ اگر واردات کر کے بھاگتے وقت کوئی دیکھ بھی لے تو اس کی صحیح شناخت متعین نہ ہو سکے۔ آئینہ دیکھے بغیر ہی اپنے میک اپ سے مطمئن ہو کر نکے نے مکان کی عقبی دیوار پھاندی اور اندر پہنچ گیا۔ مکان کا نقشہ اس کے ذہن میں تھا۔

اسے معلوم تھا کہ عقبی دروازے میں ہاتھ ڈال کر کس طرح کنڈی کھولی جا سکتی ہے۔ اس کام میں اسے ذرا بھی دشواری پیش نہ آئی اور دروازہ کھول کر اس نے تاریکی میں کچن میں قدم رکھا مگر یہ قدم اسے کافی مہنگا پڑا کیونکہ قدم رکھتے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

کوئی خاصی وزنی چیز ٹھک سے اس کے سر پر پڑی تھی اور ساتھ ہی اندھیرے میں ایک نسوانی آواز گونجی: "مجھے معلوم تھا عبدالمالک صاحب! کہ آپ اسی راستے سے واپس آئیں گے۔ میں پوچھتی ہوں آخر آپ کو اتنی رات گئے تک باہر رہنے کی ضرورت کیا ہے؟ بڈھے ہو گئے مگر آوارگی نہیں گئی... میں اب ان بہانوں سے بے وقوف نہیں بنوں گی کہ آپ قوالی سننے جاتے ہیں۔ قوالی تو اب آپ کو میں سنایا کروں گی اور طبلہ آپ کی کھوپڑی پر بجا کرے گا۔ میں آپ کی یہ ہر جمعرات کو دیر سے گھر آنے کی عادت چھڑا کر رہوں گی۔"

نکا لڑکھڑا کر دیوار سے جا لگا تھا اور سنبھلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اندھیرے میں آنکھیں پٹ پٹا رہا تھا۔ دوسرے ہی لمحے کھٹکا سا ہوا اور کچن میں روشنی پھیل گئی۔ نکے نے چندھیائی ہوئی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک بوڑھی مگر لحیم شحیم اور چہرے سے سخت گیر نظر آنے والی عورت سوئچ بورڈ کے قریب کھڑی تھی۔ اس کے ہاتھ میں بیلن تھا۔ یقیناً وہ مسز عبدالمالک تھیں اور ان کے ہاتھ میں بیلن ہی وہ آلہ تھا جس نے نکے کے سامنے چودہ طبق روشن کیے تھے۔

"ارے....!" بڑھیا اسے دیکھ کر کچھ حیران ہی ہو کر بولی۔

"تم تو کوئی اور ہو...؟" وہ نکے کے قریب آ گئیں: "کون ہو تم؟"

"جی.... وہ... میں چور ہوں۔" لوکھلاہٹ میں نکے کے منہ سے نکل گیا۔ بیلن کی طرف دیکھتے ہوئے وہ تھر تھر کانپ رہا تھا۔

"چور؟ اور اس گھر میں چوری کرنے آئے ہو؟" مسز عبدالمالک نے عبرت زدہ در و دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ایک لمحے کے لیے یہ محسوس ہوا کہ وہ بے تحاشہ قہقہے لگانے لگیں گی لیکن دوسرے ہی لمحے وہ سنجیدہ ہوتے ہوئے بولیں: "اگر چوری ہی

آنا تھا تو یہ نقلی داڑھی مونچھ لگا کر آنے کی کیا ضرورت تھی؟"

انہوں نے ہاتھ بڑھا کر نکے کی داڑھی مونچھ نوچ لی۔ نکا کچھ سکڑ سمٹ سا گیا۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے کسی نے سربازار اس کی قمیص اتار لی ہو۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ داڑھی مونچھ نقلی ہے؟" نکے نے بغلوں میں ہاتھ دیتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے۔" بڑی بی نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا: "مجھے تو تمہاری احمقوں جیسی صورت دیکھ دیکھ کر ترس بھی آ رہا ہے اور ہنسی بھی۔ تم اس گھر میں چوری کرنے آئے ہو، جہاں چوری کرنے کے قابل تو کیا کباڑی کو رینے کے قابل بھی کوئی چیز نہیں ہے۔ یہاں کی سب سے قیمتی چیز میں ہی ہوں مجھے چرا سکتے ہو تو چرا لو۔"

"میرا خیال ہے میں اس کام میں کم از کم چالیس برس لیٹ ہو گیا ہوں اس لیے اسے اب رہنے ہی دیں۔" نکے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

بڑی بی نے بیلن کو جنبش دی مگر پھر شاید نکے کو خوفزدہ ہوتے دیکھ کر انہیں ترس آ گیا اور وہ قدرے نرم لہجے میں بولیں: "غالباً ٹی وی سیریل، مینگن ٹیڑھا، کی آخری قسط دیکھ کر تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اور تم نے بھی آصف رضا میر کی طرح قسمت آزمائی کی ٹھانی ہے؟"

"جی نہیں۔ اللہ کا بڑا احسان ہے کہ میرے پاس ٹی وی نہیں ہے۔" نکے نے جرأت کر کے مسکراتے ہوئے کہا: "ویسے بائی دی وے... کیا ہوا تھا اس قسط میں؟"

"اس میں نجیبل اور شبری انصاری نے چور یعنی آصف رضا میر کے ساتھ تقریباً وہی سلوک کیا تھا جو ایک بزرگ خاتون نے اپنے گھر میں آنے والے چور کے ساتھ کیا تھا۔" بڑی بی نے بتایا۔

"لیکن میں چونکہ خدا کی ایک گناہگار بندی ہوں اس لیے میں تمہارے ساتھ ذرا مختلف سلوک کروں گی۔"

بڑی بی نے نکے کا گریبان پکڑ کر ایک زوردار جھٹکا دیا۔ اور بیلن لہراتے ہوئے کہا۔

"نکال دو جو کچھ تمہاری جیب میں ہے۔"

"کیا مطلب؟" نکا ہکا بکا رہ گیا۔

"مطلب یہ کہ اب تم پھنس ہی گئے ہو تو کچھ دیے بغیر جان تھوڑا ہی چھوٹے گی۔ میں تو اکثر دعا کرتی تھی کہ اس گھر میں کوئی کمزور دل کا چور داخل ہو تو اس سے کچھ چھین جھپٹ کر چند دن اچھے کھانے کھانے کا ہی بندوبست کیا جائے۔ عبدالمالک تو روزانہ پکانے کے لیے ڈیڑھ روپے سیر کے چقندر اٹھا لاتے ہیں۔"

یہ کہتے ہوئے بڑی بی نے خود ہی اس کی جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔ غنیمت یہ تھا کہ نکا بیس سو روپے تکیے کے نیچے رکھ آیا تھا۔ اس کی جیب میں وہی تقریباً ساٹھ ستر روپے تھے جو آج سو کا ایک نوٹ تڑانے کے بعد بچے تھے۔

"بس یہی ہے کل رقم تمہارے پاس؟" مسز عبدالمالک نے حقارت سے کہا: "بہت ہی مفلوک الحال چور معلوم ہوتے ہو۔ خیر... چلو معاف کیا... دو دن تو اچھا کھانا پک ہی جائے گا۔" پھر انہوں نے نکے کو دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا: "چلو اب بھاگ جاؤ۔"

نکے کا کام دھندے کا دھرا رہ گیا تھا اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ پروفیسر من متان صاحب کو کیا منہ دکھائے گا۔ دفعتہً ایک ترکیب اس کے ذہن میں آئی۔ وہ بڑی بی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر گڑگڑاتے ہوئے بولا: "میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا کہ آپ نے میری جان بخش دی۔ لیکن ایک چھوٹی سی مہربانی مجھ پر اور کیجیے۔"

"وہ کیا؟" بڑی بی نے تیکھے لہجے میں پوچھا۔

"دراصل میں چوروں کے ایک چھوٹے سے گروہ کا رکن ہوں۔ اگر میں نے واپس جا کر ٹھیک ٹھیک رپورٹ دی کہ میرے ساتھ کیا ہوا تو ہمیشہ کے لیے میرا منہ کالا ہو جائے گا۔ گروہ والے مجھے نااہل قرار دے دیں گے۔ میرا مستقبل تاریک ہو جائے گا۔ کیریئر تباہ ہو جائے گا۔ آپ مجھے کوئی چھوٹی موٹی چیز دے دیں تاکہ میں بطور رشوت گروہ کے سامنے پیش کر سکوں کہ میں واردات میں کامیاب تو رہا مگر ہاتھ غلط جگہ پڑ گیا تھا۔ وہاں کوئی قیمتی شے تھی ہی نہیں۔ پلیز...،" نکا گڑگڑایا۔

"کیا دے دوں میں تمہیں؟ یہاں سے کونسی چیز لے جاتے تم اچھے لگو گے؟" بڑی بی نے ناک چڑھا کر ادھر ادھر دیکھا۔

نکے نے سب سے اوپر کی کارنس پر ایک کونے میں رکھے ہوئے تین ٹانگوں والے کدو کش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "یہ کدو کش ہی دے دیجیے۔ یہ بھلا آپ کے کس کام کا...."

"ہاں۔ اسے تم بے شک لے جاؤ۔" بڑی بی نے بلا تامل کہا: "میں نے تو اسے کئی مرتبہ پھینکنے کا ارادہ کیا مگر عبدالمالک گڑگڑانے لگے۔ اوپر چڑھو اور اتار لو اسے۔"

نکے پر شادیٔ مرگ کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ چولہے کی سلیب پر چڑھ کر اس نے اتنی بے تابی سے کدو کش کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ اندھے منہ گرتے گرتے بچا۔ سنبھل کر اس نے قدرے صبر و سکون سے کدو کش اتارا، اسے سینے سے لگایا اور جس راستے سے آیا تھا، اسی سے واپس سڑک پر آ کر بگٹٹ دوڑ پڑا۔

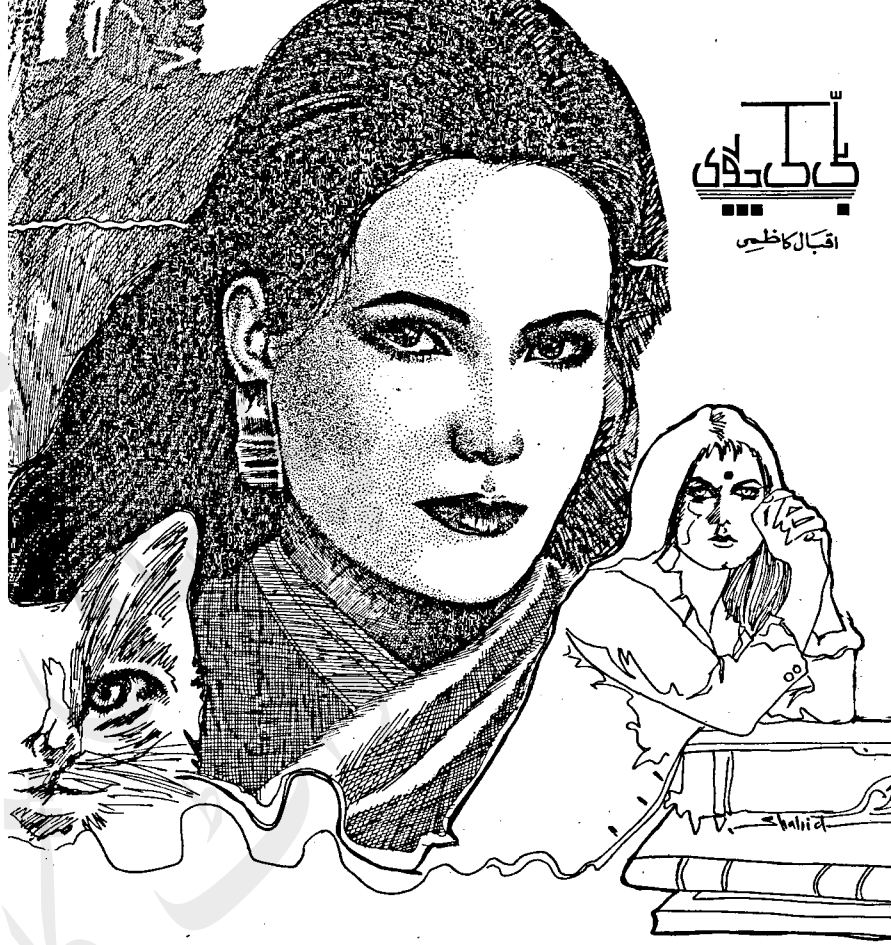

بلّی کی جولانی

اقبال کاظمی

ناممکن کا لفظ اگرچہ نک ویلوٹ کی لغت میں نہیں تھا لیکن آج وہ بڑی سنجیدگی سے اس لفظ کے مفہوم پر غور کر رہا تھا۔ ماضی میں اس نے ایسے ایسے کارنامے کر دکھائے تھے جن پر پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ ناممکن کی مہر لگائی جا سکتی تھی مگر نک نے ثابت کر دکھایا تھا کہ اگر انسان میں صلاحیت اور حوصلہ ہو تو اس دنیا میں کوئی بھی کام ایسا نہیں ہوتا جسے ناممکن قرار دیا جا سکتا ہو مگر آج وہ ہوٹل کے وسیع لان کے ایک گوشے میں تنہا بیٹھا وھسکی کی چسکیاں لیتے ہوئے اس لفظ کے معنی تلاش کر رہا تھا جسے بقول خود اس نے کبھی لفٹ نہیں دی تھی۔ اس کے خیال میں لفظ ناممکن کے ایک معنی ناکامی بھی ہو سکتے تھے اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ زندگی میں پہلی بار اپنی کسی مہم کے سلسلے میں اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا۔

تقریباً پندرہ روز قبل اس کے ایک مؤکل نے نیویارک میں ایک ہیئر کلپ چرانے کے سلسلے میں اس کی خدمات حاصل کی تھیں۔ پیٹر جون نامی اس شخص کی عمر پچاس کے لگ بھگ تو ضرور رہی ہوگی۔ اس کا شمار بلاشبہ شہر کے چند گنے چنے دولت مندوں میں کیا جا سکتا تھا۔ وہ اپنی ایک دوست کا ہیئر کلپ چوری کروانا چاہتا تھا۔ پیٹر جون کے کہنے کے مطابق یہ کلپ اس نے تین سال قبل اپنی داشتہ للی کو تحفے میں دیا تھا۔ للی اب تک یہ سمجھتی رہی کہ پیٹر اس سے شادی کرے گا لیکن جب اس نے صاف انکار کر دیا تو للی نے اسے دھمکی دے ڈالی کہ اگر پیٹر نے ایک ماہ کے اندر اندر اپنی بیوی نینسی کو طلاق دے کر اس سے شادی نہ کی تو وہ نینسی کو پیٹر اور اپنے تعلقات کے بارے میں سب کچھ بتا دے گی۔ للی کو کسی طرح یہ معلوم ہو گیا تھا کہ پیٹر

نے اُسے جو ہیئر کلپ تحفے میں دیا تھا وہ نینسی کی ملکیت تھا اور اس نے پیٹر کو یہ دھمکی بھی دی تھی کہ انکار کی صورت میں وہ نہ صرف نینسی کو تمام حالات سے آگاہ کر دے گی بلکہ ثبوت کے طور پر وہ کلپ بھی پیش کر دے گی۔ پیٹر جون کے یہ سارے ٹھاٹھ باٹھ اپنی بیوی نینسی ہی کے مرہون منت تھے۔ شادی سے پہلے وہ ایک قلاش آدمی تھا لیکن پھر نینسی نے اپنا سب کچھ اس کے حوالے کر دیا۔ اس کی بدولت پیٹر کو آج عزت اور شہرت کا یہ مقام حاصل تھا اور اب تو وہ کونسل کا الیکشن لڑنے کی تیاری بھی کر رہا تھا۔ جس میں اس کی کامیابی یقینی تھی لیکن للی کی وجہ سے اب یہ سب کچھ خطرے میں نظر آ رہا تھا۔ شادی سے پہلے پیٹر اور نینسی میں ایک تحریری معاہدہ ہوا تھا۔ اس معاہدے کی رو سے پیٹر اس کی ہر چیز کا مالک تھا۔ وہ نینسی کی کروڑوں کی جائداد کا بھی نگراں تھا اور نینسی نے کبھی اس سے حساب طلب نہیں کیا تھا۔ اس طرح اسے سیاہ سفید کا مالک کہا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ مشروط تھا۔ نینسی نے معاہدے میں یہ شرط بھی رکھی تھی کہ اگر کبھی پیٹر کے کسی دوسری عورت سے تعلقات ثابت ہو گئے تو نہ صرف یہ کہ یہ سب کچھ اس سے چھن جائے گا بلکہ نینسی بھی اس سے طلاق حاصل کر لے گی۔ پیٹر جانتا تھا کہ یہ سب کچھ چھن جانے کا مطلب کیا ہوگا۔ وہ ایک بار پھر قعرِ مذلت کی گہرائیوں میں کھو جائے گا اور للی اسے پستیوں میں دھکیلنے پر تلی ہوئی تھی۔

پیٹر جون کے کہنے کے مطابق اس ہیئر کلپ کی قیمت پچیس تیس ڈالر سے زیادہ نہیں تھی۔ اس کی واپسی کے لیے اس نے للی کو ایک گراں قدر رقم کی پیش کش کی تھی کیونکہ اس کے خیال میں اس کلپ کی عدم موجودگی میں للی اس کے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں کر سکتی تھی جبکہ للی کا صرف ایک ہی مطالبہ تھا کہ وہ نینسی سے طلاق لے کر اس سے شادی کر لے۔ اس کے لیے اس نے پیٹر جون کو ایک ماہ کی مہلت دی تھی۔ للی کے پاس اگر کچھ دولت ہوتی تو پیٹر اس کے مطالبے پر غور کر سکتا تھا لیکن وہ تو خود دولت کی طلبگار تھی۔ اس کا خیال تھا کہ پیٹر کے ساتھ اس کے قدموں میں دولت کا بھی ڈھیر لگ جائے گا۔

پیٹر جون نے اپنا سب کچھ بچانے کے لیے نک ویلوٹ کی خدمات حاصل کیں اور اس کی مقررہ فیس پچیس ہزار ڈالر نقد ادا کر کے اسے پندرہ دن کے اندر اندر للی سے وہ ہیئر کلپ حاصل کرنے کی درخواست کی۔ نک نے اسی روز منصوبہ بندی شروع کر دی۔ وہ آٹھ روز تک للی کی نگرانی کرتا رہا۔ اس دوران للی نے وہ کلپ ایک لمحہ کو بھی اپنے بالوں سے جدا نہیں کیا تھا۔ نک کی منصوبہ بندی اگرچہ بڑی خوبصورت تھی لیکن للی کی احتیاط اور دور اندیشی سے اس کی ساری منصوبہ بندی دھری کی دھری رہ گئی تھی۔ اسے بھی غالباً اس کلپ کی اہمیت کا اندازہ ہو چکا تھا اور شاید اس کی چھٹی حس اس سلسلے میں اسے خبردار بھی کر رہی تھی۔

نویں روز للی اچانک ہی نیوجرسی روانہ ہو گئی۔ اگر نک اس کی نگرانی نہ کر رہا ہوتا تو ٹاپتا ہی رہ جاتا۔ اسے صرف ایک گھنٹہ پہلے پتا چلا تھا۔ وہ گلوریا کو اطلاع دیے بغیر للی کے تعاقب میں روانہ ہو گیا۔ للی نے نیوجرسی میں صرف ایک روز قیام کیا تھا۔ اس سے اگلے روز وہ فلوریڈا روانہ ہو گئی۔ یہ نک کی خوش قسمتی تھی کہ اس مرتبہ للی نے بحری سفر کو ترجیح دی تھی۔ نک کا خیال تھا کہ بحری سفر کے دوران اسے للی کے کلپ پر ہاتھ صاف کرنے کا موقع مل جائے گا۔ مگر اس مرتبہ بدقسمتی شروع ہی سے اس کے تعاقب میں تھی۔ سفر کے دوسرے روز شام کے وقت للی جہاز کے عرشے کی ریلنگ کے قریب کھڑی تھی کہ یکایک اس کا پیر پھسلا اور وہ سمندر میں جا گری۔ اس وقت عرشے پر نک کے علاوہ صرف ایک عورت تھی جس نے للی کو گرتے دیکھ کر شور مچایا۔ تیز رفتار جہاز رکتے رکتے بھی وہاں سے تقریباً ایک میل آگے نکل چکا تھا۔ مزید بدقسمتی یہ کہ اسی وقت بارش بھی شروع ہو گئی۔ تقریباً دو گھنٹے تک للی کی لاش تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی رہی مگر تاریکی اور بارش کے باعث کامیابی نہ ہو سکی۔ اور جہاز اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ نک کو اگرچہ علم تھا کہ سمندر میں گرتے وقت کلپ للی کے بالوں میں لگا ہوا تھا لیکن اسی رات اس نے للی کے کیبن کی تلاشی بھی لے ڈالی جس میں ظاہر ہے اسے ناکامی کے سوا کچھ نہ ملا تھا۔

اگلی بندرگاہ پر نک نے جہاز چھوڑ دیا اور طیارے نیویارک روانہ ہو گیا۔ جہاں اسے یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ پیٹر گزشتہ رات کار کے حادثے میں ہلاک ہو چکا تھا۔ اس اتفاق پر نک کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا اتفاق تھا۔ اس کیس میں تین باتیں ہوئی تھیں۔ پہلی تو یہ کہ اس کا شکار سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہو گیا تھا۔ دوسری بات یہ تھی کہ وہ مطلوبہ چیز چرانے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا اور تیسری بات یہ کہ اس کا مؤکل بھی ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا۔ نک ویلوٹ نے اگرچہ اپنی فیس پچیس ہزار ڈالر پہلے ہی وصول کر لی تھی لیکن اس نے یہ فیس رکھنا گوارہ نہیں کیا وہ پیٹر جون کی بیوہ کو بھی یہ رقم نہیں لوٹا سکتا تھا۔ اس نے اخراجات کاٹ کر باقی رقم ایک گمنام مخیر کی حیثیت سے ایک محتاج خانے کو بھیج دی۔ اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس کیس کے نتیجہ کو اپنی ناکامی سمجھے یا کوئی اور مفہوم پہنائے۔

گلوریا آج سہ پہر کسی کام سے مین ہٹن گئی تھی اور ابھی تک لوٹ کر نہیں آئی تھی۔ ہوٹل میں کھانا کھانے کے بعد نک ویلوٹ لان میں آ گیا تھا اور ایک گوشے میں تنہا بیٹھا بیئر کی چسکیاں لیتے ہوئے اس کیس پر غور کر رہا تھا کہ اپنی پشت پر کسی کی موجودگی محسوس کرتے

ہی اس نے گردن گھما کر پیچھے دیکھا۔ دوسرے ہی لمحہ وہ چونک گیا۔

وہ ایک دراز قامت عورت تھی۔ لمبے سیاہ ریشمی بال کولھوں پر جھول رہے تھے۔ آتشی رنگ کے سرخ لباس میں وہ شعلہ جوالہ نظر آرہی تھی۔ وہاں اگرچہ روشنی بہت کم تھی لیکن نک نے پہلی ہی نظر میں اس کا تفصیلی جائزہ لے لیا اور اسے یہ اندازہ لگانے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی کہ وہ کوئی غیر ملکی تھی اور پھر عورت کے لہجے نے اس کی تصدیق بھی کردی۔

"اگر میرا خیال غلط نہیں تو میں اس صدی کے عظیم ترین فنکار نک ولیوٹ سے مخاطب ہوں۔" وہ شعلہ بدن دلفریب انداز میں مسکرائی۔

"فنکار!" نک چونک گیا۔ "میرا نام نک ولیوٹ ضرور ہے لیکن تمھیں غلط فہمی ہوئی ہے کسی فن سے میرا دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔"

"مجھے شہپر کہتے ہیں۔ بس شہپر۔" عورت نے تعارف کرایا۔ "میرا تعلق ایران سے ہے اور شکاگو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کررہی ہوں۔ میرا خیال ہے ہر وہ شخص فنکار کہلانے کا مستحق ہے جو اپنے فن میں مہارت رکھتا ہو اور تمھارے بارے میں میری معلومات غلط نہیں ہو سکتیں۔ تم اپنا کام جس سلیقے اور ہنرمندی سے انجام دیتے ہو۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔"

"شاید تمھیں....."

"مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔" مس شہپر نے اُسے ٹوک دیا۔ "میں نے کم از کم دو ماہ تک تمھاری نگرانی کرائی ہے اور تمھارے بارے میں وہ سب کچھ جان چکی ہوں جو میں اپنے لیے ضروری سمجھتی تھی۔ تم میری معلومات کو چیلنج نہیں کرسکتے۔ کیا یہ غلط ہے کہ چند روز قبل پیٹر جون نامی ایک دولت مند شخص نے تلی نامی ایک عورت کے قبضے سے ہیرکلپ چرانے کے لیے تمھاری خدمات حاصل کی تھیں اور اس وقت تم یہاں بیٹھے اپنی ناکامی کا ماتم کررہے تھے۔"

"ناکامی۔" نک نے عجیب سی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔ یہ ایرانی عورت اس کے بارے میں بہت کچھ جانتی تھی اس سے کچھ چھپانا بے سُود تھا۔ "کیا تم اسے ناکامی کہہ سکتی ہو؟"

"دراصل اس میں تمھارا کوئی قصور نہیں۔" مس شہپر مسکرائی۔ "تلی نامی وہ عورت اگر سمندر کی لہروں کی نذر نہ ہوجاتی تو تم اپنے مقصد میں یقیناً کامیاب ہوجاتے۔ کیا تمھارے لیے یہ خوشی کی بات نہیں کہ اپنے مؤکل کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ گئے؟"

"تم واقعی میرے بارے میں بہت کچھ جانتی ہو۔ بہرحال، میں تمھیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ فی الحال میں کسی کام کے موڈ میں نہیں ہوں۔ اگر تم کوئی مسئلہ لے کر آئی ہو تو اس کے لیے تمھیں کم از کم چھ ماہ مزید انتظار کرنا پڑے گا۔" نک نے کہا۔

"اس وقت تو حالات بالکل مختلف ہوں گے۔" مس شہپر بڑبڑائی۔ "نہیں، میں اس قدر طویل انتظار نہیں کرسکتی۔ اگر تم چاہو تو میں تمھاری فیس میں اضافہ کرسکتی ہوں۔"

نک ولیوٹ واقعی کام کے موڈ میں نہیں تھا۔ وہ اپنے ذہن سے پچھلے کیس کے اثرات زائل کرنے کے لیے کم از کم دو ہفتے مکمل طور پر آرام کرنا چاہتا تھا لیکن فیس میں اضافے کے نام پر اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔ "کتنا اضافہ کرسکتی ہو؟" اس نے شہپر کے چہرے پر نظریں جما دیں۔

"دس ہزار ڈالر۔ اخراجات اس کے علاوہ ہوں گے اگر تم چاہو تو میرے کیس میں تقریباً چالیس ہزار ڈالر کما سکتے ہو۔"

"میں کسی کو مجبور نہیں کرتا کہ وہ میری مقررہ فیس سے زیادہ ادا کرے لیکن لوگ ہی اپنی جیبوں کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتے ہو تو مجھے بھلا کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ اگر تمھیں میرے بارے میں تمام معلومات کا دعویٰ ہے تو میری شرائط سے بھی آگاہ ہوگی؟"

"ہاں، جانتی ہوں کہ تم اپنی فیس پیشگی لیتے ہو اور کوئی ایسی چیز نہیں چراتے جس کی کوئی تاریخی اہمیت ہو یا....."

"ٹھیک ہے۔" نک نے اسے مزید کہنے سے روک دیا۔ "تم کیا چرانا چاہتی ہو؟"

"تلی۔ اس کے لیے تمھیں جیکسن سٹی جانا پڑے گا۔" شہپر نے جواب دیا۔

"تلی!" نک نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ اس نے آج تک لوگوں کے لیے جتنی بھی چیزیں چرائی تھیں ان کی کوئی نہ کوئی ایسی حیثیت ضرور تھی جس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا تھا لیکن تلی سے کیا فائدہ حاصل کیا جاسکتا تھا۔ سوچنے لگا کہیں اس ایرانی لڑکی کا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا۔ چالیس ہزار ڈالر میں تو کم از کم چار ہزار بلیاں خریدی جاسکتی تھیں۔

"کوئی خاص تلی ہے۔ میرا مطلب ہے اس تلی کی کوئی خاص اہمیت ہے جسے تم چوری کرانا چاہتی ہو؟"

"اس سلسلے میں تم مجھ سے کوئی سوال نہیں کرو گے۔ البتہ میں تمھیں تلی کا حلیہ بتا سکتی ہوں۔"

"تلی کا حلیہ!" نک نے اُسے گھورا۔

"ہاں، اگرچہ بہت سی بلیاں ایک جیسی ہوسکتی ہیں لیکن میری مطلوبہ بلی قدرے مختلف ہے۔ ایرانی بلی ہے۔ لمبے سفید بالوں والی جس کی پیشانی پر دائیں آنکھ سے ذرا اوپر سیاہ بال ہیں۔ گنتی کے چند سیاہ بال جو محض ہے دُور سے نظر نہ آسکیں۔ اس کے لیے تمھیں اس کے قریب جاکر دیکھنا پڑے گا لیکن یہ خیال رہے کہ وہ بہت خونخوار قسم کی بلی ہے۔"

"میں کئی خونخوار عورتوں کو رلم کرچکا ہوں۔ بلی کی کیا حیثیت ہے لیکن کیا یہ نہیں بتاؤ گی کہ ان صاحبہ سے کہاں ملاقات ہوسکتی ہے؟" نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس سے پہلے میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ تم اس کام کے لیے تیار ہو یا نہیں۔" شہپر اس کے مزاح کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

"اگر آمادہ نہ ہوتا تو اس وقت تم میرے پاس نہ بیٹھی ہوتیں۔"

شہپر اسے گھور کر رہ گئی۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بولی۔ "ہوٹل ڈین ڈرائیو۔ جیکسن سٹی۔ یہ ایک بہت بڑی عمارت ہے اس میرے ہم وطن مقیم ہیں۔ اس کام کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں ہے لیکن یہ جتنی جلدی ہو جائے بہتر ہے۔"

"ٹھیک ہے، تم سے کہاں پر رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے؟" نک نے پوچھا۔

"یہاں میں اپنے ایک ہم وطن کے ہاں مقیم ہوں جو دوسروں سے میرا ملنا جلنا پسند نہیں کرتا اس لیے تمھیں اپنا پتا اور فون نمبر بتانے کا کارہے۔ ضرورت پڑنے پر میں خود تم سے رابطہ قائم کرلوں گی۔ یہ چابی اپنے پاس رکھو۔ بوسٹرل اسٹیشن کے لاکر نمبر ایک سو بیس میں تمھیں چالیس ہزار ڈالر کی رقم مل جائے گی۔ بہتر ہوگا کہ تم یہ چابی اپنی دست گلوریا کو دے کر آج رات ہی جیکسن سٹی روانہ ہوجاؤ۔ گیارہ بج کر چالیس منٹ پر جیکسن کے لیے ایک پرواز جانے والی ہے۔ اس کے بعد صبح سات بجے سے پہلے تمھیں کوئی براہ راست پرواز نہیں ملے گی۔"

شہپر نے پرس سے ایک چابی نکال کر میز پر رکھ دی۔

"گلوریا یہاں موجود نہیں۔ وہ مین ہٹن گئی ہوئی ہے۔ لاکر سے رقم لینے میں خود جاؤں گا۔" نک بولا۔

"گلوریا اب سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے اپنے فلیٹ پر پہنچ چکی ہے۔ بہرحال، میں تمھیں ذمہ داری پر مجبور نہیں کروں گی۔ تم اپنا پروگرام خود ترتیب دے سکتے ہو۔ میں تین دن بعد کسی بھی وقت تم سے رابطہ قائم کروں گی۔" شہپر کہتے ہوئے اٹھ گئی۔

نک ولیوٹ نے گلاس اٹھا کر چسکی بھری اور عجیب سی نظروں سے شہپر کی طرف دیکھنے لگا جو قیامت کی چال چلتی ہوئی ہوٹل کی لابی کی طرف جارہی تھی۔ اس نے آخری گھونٹ بھر کر گلاس میز پر رکھا اور خود بھی اٹھ گیا۔ دوسرے ہی لمحہ وہ بھی تیز تیز قدموں سے لابی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

تلاش بسیار کے باوجود شہپر نظر نہیں آسکی تھی۔ لابی میں پہنچتے ہی گویا وہ فضا میں تحلیل ہوگئی تھی۔ نک پیر پٹختا ہوا ایک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ چند سیکنڈ بعد ہی تصدیق ہوگئی کہ گلوریا تقریباً ایک گھنٹے پہلے مین ہٹن سے واپس آچکی تھی۔ ہوٹل سے نکل کر نک سیدھا نیویارک سنٹرل اسٹیشن پہنچا۔ وہ راستے بھر اس ایرانی لڑکی کے بارے میں سوچتا رہا جو محض ایک بلی چرانے کے لیے اسے چالیس ہزار ڈالر ادا کررہی تھی۔ نک نے اپنے مؤکلوں کے بارے میں کبھی سنجیدگی سے نہیں سوچا تھا لیکن شہپر نے اُسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیا تھا جو اس کے بارے میں بہت کچھ جانتی تھی۔ اس طرح وہ اس کے لیے خطرناک بھی ثابت ہوسکتی تھی۔ نک جانتا تھا کہ ایران میں انقلاب کے بعد ہزاروں شاہ پسند امریکہ آگئے تھے اور ایران کی انقلابی حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے منصوبے بناتے رہتے تھے۔ لیکن یہ ایک بات تھی کہ آج تک ان کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہوسکی تھی۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ تھی کہ انقلاب کے بانی مذہبی رہنما کی گرفت شروع ہی سے بہت مضبوط رہی تھی اور سازشی عناصر عتاب سے بچنے کے لیے ملک چھوڑ چھوڑ کر فرار ہورہے تھے۔ وہ غیر ممالک میں بیٹھ کر ایران کی انقلابی حکومت کے خلاف سازشیں کرتے رہتے لیکن نک ولیوٹ کو اُمید تھی کہ تلی کی چوری کے اس کیس میں کوئی سازش نہیں ہوسکتی تھی۔

ایک سو میں نمبر کا لاکر کھلتے ہی اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ چالیس ہزار ڈالر کے نوٹوں کی موٹی سی گڈی کے ساتھ جیکسن کے لیے ایک ہوائی ٹکٹ بھی موجود تھا۔ ٹکٹ پر نک ولیوٹ کا نام اور پرواز کا وقت گیارہ بجکر بیالیس منٹ درج تھا۔ شہپر نے اگرچہ اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ لاکر کی چابی گلوریا کو دے کر خود جیکسن سٹی روانہ ہوجائے لیکن اس کے باوجود اُسے یقین رہا ہوگا کہ لاکر نک خود کھولے گا۔ اس لیے اس نے پہلے ہی اس کی روانگی کا انتظام بھی کررکھا تھا۔ گویا وہ نک کی فطرت سے بھی پوری طرح آگاہ تھی۔

رقم اور ٹکٹ نکال کر نک ولیوٹ اپنے فلیٹ کی طرف روانہ ہوگیا جہاں گلوریا اس کی منتظر تھی۔ نک نے اسے صورتحال سے آگاہ کیا اور روانگی کی تیاری کرنے لگا۔ اس وقت دس بجنے میں چند منٹ باقی تھے۔ جب وہ ایک مختصر سا سفری بیگ لے کر گلوریا کے ساتھ فلیٹ سے باہر نکلا تو اسے یقین تھا کہ شہپر یا اس کا کوئی نہ کوئی آدمی اس کی نگرانی ضرور کررہا ہوگا۔ شہپر نے جس انداز سے اپنے آپ کو پیش کیا تھا اس سے وہ خاصا محتاط ہوگیا تھا۔

ایئرپورٹ پر پہنچ کر گلوریا نے اُسے خدا حافظ کہا اور نک بیگ ہاتھ میں لٹکائے ڈیپارچر لاؤنج میں داخل ہوگیا جہاں کاؤنٹر سے اس نے ٹکٹ لو کے کروایا اور لوگوں کے ہجوم میں ٹہلتا ہوا محتاط نگاہوں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ کوئی چہرہ اس کی نظروں میں مشتبہ نہیں تھا لیکن وہ احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ چند منٹ بعد اس نے بیگ ایک سیٹ پر رکھا اور قریب بیٹھی ہوئی عورت کو بیگ کی حفاظت کے لیے کہتا ہوا باتھ روم میں گھس گیا۔ اس کے چند منٹ بعد وہ عقبی کھڑکی سے کود کر اس لاؤنج کے عقبی حصے کی طرف بڑھ رہا تھا جو آنے والے مسافروں کے لیے مخصوص تھا۔ اس لاؤنج میں آنے کے لیے بھی اسے باتھ روم کی کھڑکی کا سہارا لینا پڑا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ لاؤنج سے نکل کر ایک ٹیکسی میں بیٹھا شہر کی طرف جا رہا تھا۔ نک کو یہ سارا چکر چلانے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن وہ شہر پہنچ کر یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ تمام تر چالاکیوں کے باوجود وہ اس کی سرگرمیوں پر نگاہ نہیں رکھ سکتی۔

پہلے چوراہے پر ایک کار کھڑی دیکھ کر اس نے ٹیکسی رکوالی اور بل ادا کر کے تیز تیز قدموں سے کار کی طرف بڑھ گیا۔ وہ گلوریا تھی جو وہاں اس کے انتظار میں کھڑی تھی۔ نک کے بیٹھتے ہی گلوریا نے کار آگے بڑھا دی۔ اس کا رُخ جیکسن سٹی کی طرف تھا۔ ہوائی جہاز سے نک ویلوٹ صرف ڈیڑھ گھنٹے میں وہاں پہنچ سکتا تھا لیکن کار میں یہی فاصلہ وہ صبح تک طے کر پاتے۔ نک نے اس مرتبہ گلوریا کو بھی اپنے ساتھ لے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ تاکہ کسی گڑبڑ کی صورت میں وہ اس کے لیے مددگار ثابت ہو سکے۔

صبح ساڑھے سات بجے وہ جیکسن سٹی پہنچ گئے۔ اس وقت اسٹیئرنگ نک کے ہاتھ میں تھا۔ سب سے پہلے نظر آنے والے ہوٹل کے سامنے اس نے گاڑی روک لی اور انھیں ساتویں منزل پر ایک کمرہ مل گیا۔ تازہ دم ہونے کے بعد انھوں نے ناشتہ کیا اور پلنگ پر دراز ہو گئے۔ چند منٹ بعد ہی مکسر کی فضا میں گلوریا کے خراٹے سنائی دینے لگے۔ نک پر بھی غنودگی سی طاری ہو رہی تھی لیکن وہ آنکھیں کھلی رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

گیارہ بجے کے قریب نک نہایت خاموشی سے بستر سے اٹھ گیا اس نے لباس تبدیل کیا اور آہٹ پیدا کیے بغیر کمرے سے باہر نکل گیا۔ آٹومیٹک دروازہ خود بخود مقفل ہو گیا تھا اور چابی پلنگ کے قریب میز پر موجود تھی۔ اسے یقین تھا کہ بیدار ہونے کے بعد گلوریا اگر کمرے سے نکلنا بھی چاہے گی تو اُسے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔

نک ویلوٹ ایک مرتبہ پہلے بھی جیکسن سٹی آ چکا تھا۔ لیکن اس شہر کے بارے میں اس کی معلومات زیادہ نہیں تھیں۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ ڈیلین ڈرائیو کس طرف ہے۔ وہ ہوٹل میں شہر کا نقشہ دیکھنا بھی بھول گیا تھا لیکن یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا کہ جس کا حل تلاش نہ کیا جا سکتا۔ اس نے قریب سے گزرتی ہوئی ایک خالی ٹیکسی کو اشارہ کیا جو اس سے چند گز آگے جا کر رکی۔ نک نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے ڈرائیور کو ڈیلین ڈرائیو چلنے کو کہہ دیا۔

ڈیلین ڈرائیو شہر کے آخری سرے پر ثابت ہوا۔ اسے بلاشبہ شہر کا خوبصورت ترین علاقہ کہا جا سکتا تھا۔ نک نے چوراہے کے قریب ٹیکسی چھوڑ دی اور پیدل ہی ایک طرف کو چلنے لگا۔ خوبصورت شاپنگ سنٹر سے آگے رہائشی علاقہ تھا وسیع و عالیشان کوٹھیاں تھیں۔ نک کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ یہ علاقہ شہر کے امرا کی رہائش کے لیے مخصوص تھا۔ اوسط آمدنی والا کوئی شخص تو یہاں رہائش اختیار کرنے کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

تیرہ نمبر کی عمارت خاصی وسیع و عریض ثابت ہوئی۔ اس دو منزلہ عمارت کے چاروں طرف وسیع رقبے پر لان پھیلا ہوا تھا۔ چار دیواری اگرچہ زیادہ بلند نہیں تھی لیکن اس کے اوپر تقریباً دو فٹ کی بلندی تک خاردار تاروں کی باڑ لگی ہوئی تھی۔ نک کو اس باڑ کی ساخت سے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ رات کو ان خاردار تاروں میں برقی رو چھوڑ دی جاتی ہوگی۔ گیٹ پر خوف ناک صورت والا ایک محافظ بھی موجود تھا جو تپلوں کی بیلٹ میں ریوالور اڑسے اندر کی سمت ٹہل رہا تھا۔ وہ کوئی ایرانی باشندہ ہی تھا۔ گیٹ کے ساتھ ہی ایک بڑی سی تختی بھی آویزاں تھی جس پر کیپٹل پُنڈ میں خونخوار کتوں کی موجودگی کی اطلاع دیتے ہوئے لوگوں کو دور رہنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ نک کے خیال میں یہ تختی بیکار ہی میں لگائی گئی تھی۔ کتے تو اندر ہوں گے لیکن لوگ تو گیٹ پر ٹہلتے ہوئے خونخوار محافظ کی صورت دیکھ کر ہی گیٹ کے قریب جانے کی جرأت نہ کرتے ہوں گے۔

نک ویلوٹ ٹہلتا ہوا ایک نسبتاً اونچی جگہ پر رُک گیا جہاں سے کوٹھی کے اندر کا منظر صاف نظر آ رہا تھا۔ دوسری منزل کی بالکونی پر دو بچے کھیل رہے تھے۔ ان کے علاوہ وہاں کوئی اور نظر نہیں آیا۔ نک چند منٹ وہاں کھڑا جائزہ لیتا رہا پھر ایک طویل چکر کاٹ کر عمارت کی پچھلی طرف پہنچ گیا۔ اس طرف تنگ سی سڑک تھی جس کے پرلی طرف گنجان درخت تھے۔ سڑک سنسان تھی۔ نک ایک درخت پر چڑھ کر لان کا جائزہ لینے لگا۔ دوسرے ہی لمحے اسے چوکنا ہو جانا پڑا۔ اس طرف سوئمنگ پول تھا جس کے کنارے گھاس پر تیراکی کے لباس میں ایک عورت پشت کے بل لیٹی سن باتھ لے رہی تھی۔ فاصلہ اگرچہ زیادہ تھا لیکن اس عورت کے چہرے کے نقوش نک ویلوٹ کو بالکل صاف نظر آ رہے تھے۔ وہ یقیناً شہر کی ہوٹن ہی تھی۔ نک درخت کی شاخوں میں چھپا غور سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ چند منٹ بعد ہی اسے ایک اور عورت دکھائی دی جو ایک ٹرے ہاتھ میں اٹھائے مکان سے نکل کر پول کی طرف آ رہی تھی۔ وہ کوئی مقامی لڑکی تھی اور نک ویلوٹ کے اندازے کے مطابق اس کی عمر بیس بائیس برس سے زیادہ نہیں رہی ہوگی۔ ایرانی عورت کے قریب پہنچ کر اس نے ٹرے زمین پر رکھ دی اور ایک گلاس میں شراب انڈیل کر گلاس عورت کی طرف بڑھا دیا۔ وہ عورت اٹھ کر بیٹھ گئی۔ چند چسکیاں لے کر اس نے گلاس ٹرے میں رکھا اور دوڑتے ہوئے تالاب میں چھلانگ لگا دی۔ مقامی لڑکی، جو یقیناً ملازمہ تھی، کنارے پر کھڑی دلچسپ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ چند منٹ پیراکی کے کرتب دکھانے کے بعد ایرانی عورت نے کنارے کے قریب پہنچ کر سہارے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ ملازمہ نے جھک کر اس کا ہاتھ تھام لیا لیکن دوسرے

ہی لمحے اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ تالاب کے ٹھنڈے پانی میں غوطے کھانے لگی۔ فضا ایرانی عورت کے قہقہوں سے گونجنے لگی۔

نک درخت سے اتر آیا۔ کوٹھی کے چاروں طرف چکر لگانے کے بعد بھی اسے محافظ کے علاوہ کوٹھی میں کوئی مرد نظر نہیں آیا تھا البتہ ایک طرف اس نے دو خونخوار کتوں کو ٹہلتے ہوئے ضرور دیکھا تھا۔ نک کو یقین تھا کہ اگر کوئی کسی طرح کوٹھی میں داخل ہونے میں کامیاب ہو بھی گیا تو یہ خونخوار کتے آنِ واحد میں اس کا کیا پانچا کر دیں گے۔

نک ہوٹل واپس پہنچا تو گلوریا اس وقت بھی سو رہی تھی۔ اس نے گھڑی دیکھی ڈیڑھ بج رہا تھا۔ اس نے گلوریا کو جگانا مناسب نہیں سمجھا اور صوفے پر بیٹھ کر سوچنے لگا کہ اس وسیع و عریض عمارت کے اندر رسائی کس طرح حاصل کی جا سکتی ہے۔ ظاہر ہے وہ اندر داخل ہوئے بغیر تلی تک بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔ عمارت میں داخل ہونے کا صرف ایک راستہ تھا جس پر خوف ناک صورت والا مسلح محافظ تعینات تھا۔ بالفرض اگر وہ محافظ کو غچہ دے کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو بھی جائے تو کتے اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے۔ مس شہپر نے اگرچہ اس کی معقول فیس سے پندرہ ہزار ڈالر زیادہ ادا کیے تھے لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ اس مرتبہ واقعی اسے دانتوں پسینہ آ جائے گا۔

دو بجے کے لگ بھگ گلوریا بھی اٹھ گئی۔ کھانے سے فارغ ہو کر وہ کمرے ہی میں بیٹھے صورتِ حال پر تبصرہ کرتے رہے۔ نک نے اُسے عمارت کے بارے میں بتایا تھا اور گلوریا کا بھی یہی خیال تھا کہ اس مرتبہ معاملہ جوئے شیر لانے سے کم نہیں تھا۔

پانچ بجے کے قریب وہ دونوں ہوٹل سے نکل گئے۔ شہر کے مختلف نقوں کی سیر کرتے ہوئے وہ ڈیلین ڈرائیو پہنچ گئے۔ نک، گلوریا کو وہ مکان دکھانا چاہتا تھا جہاں سے اسے ایرانی بلی چرانا تھی۔ مکان کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس مرتبہ نک کو وہ آدمی بھی دکھائی دیے جو عمارت کے برآمدے کے سامنے بیٹھے بیئر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ ان کے ساتھ وہ خوبصورت عورت بھی تھی جسے وہ صبح سوئمنگ پول کے قریب دیکھ چکا تھا۔ البتہ نوجوان ملازمہ کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ نک کی نظریں اچانک دائیں طرف اٹھ گئیں جہاں بچے لان میں کھیل رہے تھے۔ ایک لڑکی تھی اور دوسرا لڑکا۔ لڑکی کی عمر سات سال اور لڑکے کی عمر کا اندازہ نو برس کے لگ بھگ لگایا جا سکتا تھا۔ دفعتاً لڑکی دوڑتی ہوئی مکان کی آڑ میں چلی گئی اور جب واپس لوٹی تو اس نے بانہوں میں روئی کا ایک بڑا سا گالا اٹھا رکھا تھا۔ نک بڑی توجہ سے لڑکی کے ہاتھوں میں روئی کے اس سفید گالے کی طرف دیکھ رہا تھا جو اچانک ہی اچھل کر لڑکی کے ہاتھوں سے نکلا اور دوڑتا ہوا پودوں کی آڑ میں چلا گیا۔ وہ لمبے بالوں والی لڑکی بھی اس کے پیچھے دوڑی اور پھر وہ دونوں قدآدم پودوں کے پیچھے نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

نک سمجھ گیا اسے یہی بلی چرانا تھی جس کے لیے اسے چالیس ہزار ڈالر کی ادائیگی کی گئی تھی۔ وہ دوبارہ اس طرف دیکھنے لگا جہاں وہ تینوں شراب نوشی میں مشغول تھے۔ اسی لمحہ ملازمہ برآمدے سے نکل کر ان کے قریب پہنچ گئی۔ میز کے قریب پہنچ کر وہ کچھ دیر تک ایرانی عورت سے باتیں کرتی رہی پھر سنگِ فرش پر گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ گیٹ سے نکلتے ہوئے محافظ نے اس سے کوئی بات بھی کی تھی جس پر لڑکی دلفریب انداز میں مسکرا کر رہ گئی تھی۔

اچانک ہی نک ویلوٹ کے دماغ میں جھماکا سا ہوا۔ مکان میں داخل ہونے کی ترکیب اس کے ذہن میں آ گئی تھی۔ اس نے گلوریا کو اشارہ کیا اور وہ دونوں ملازمہ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے جو چوراہے کی طرف جا رہی تھی۔ چوراہے پر پہنچ کر نک نے گلوریا کو رخصت کر دیا اور خود بدستور لڑکی کے تعاقب میں لگا رہا۔ جواب سن سیٹ بلے وارڈ کی ایک کثیر منزلہ عمارت کے گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔ نک نے عمارت کے اندر بھی اس کا تعاقب جاری رکھا۔ وہ دوسری منزل کے ایک دروازے کے سامنے رکی اور جیب سے چابی نکال کر تالا کھولنے لگی۔ نک راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر عقبی زینے سے اتر کر عمارت سے باہر آ گیا۔ اسے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ یہ فلیٹ اس لڑکی ہی کی ملکیت تھا جو اپنے کام سے چھٹی کرنے کے بعد واپس آ جاتی تھی۔

نک عقب سے گھوم کر ایک بار پھر عمارت کے سامنے آ گیا اور سڑک کے اس پار ایک چھوٹے سے بار روم میں ایک میز پر بیٹھ گیا جہاں سے عمارت کے دروازے پر نگاہ رکھی جا سکتی تھی۔ بیئر کی چسکیاں لیتے ہوئے اس کی نظریں بدستور فلیٹ والی عمارت کے دروازے پر ہی مرکوز تھیں۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ لڑکی عمارت سے باہر نکلی۔ بدلے ہوئے لباس میں وہ ایک لمحہ کو تو اُسے پہچان ہی نہیں سکا تھا اگر اس نے پہلے ہی لڑکی کو غور سے نہ دیکھا ہوتا تو یقیناً دھوکا کھا جاتا۔ اس نے جلدی سے اٹھ کر کاؤنٹر پر بل ادا کیا اور بار روم سے نکل کر لڑکی کے تعاقب میں چل پڑا جو اس مرتبہ زیادہ دیر تک جاری نہ رہ سکا۔ وہ لڑکی ایک شراب خانے میں داخل ہو گئی تھی۔ نک باہر ہی رک گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ بھی اندر داخل ہو کر متجسس نگاہوں سے ہال کا جائزہ لینے لگا۔ وہ لڑکی کونے کی ایک میز پر تنہا بیٹھی شراب کی چسکیاں لے رہی تھی۔ وہ اس رُخ پر بیٹھی تھی کہ اس کا چہرہ پوری طرح نظر نہیں آ رہا تھا۔

"ہیلو گلوریا!" نک نے قریب پہنچ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بے تکلفی سے کہا۔

لڑکی چونک کر مڑی، ایک اجنبی کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں

الجھن کے آثار ابھر آئے۔ نک نے چونک جانے کی اداکاری کرتے ہوئے ایسا انداز اختیار کرلیا جیسے اس غلط فہمی پر معذرت خواہ ہو۔

"معاف کرنا خاتون! میں تمہیں اپنی دوست سمجھا۔ گلوریا کی شکل وصورت تم سے اس حد تک ملتی جلتی ہے کہ میں بڑی آسانی سے دھوکا کھا گیا۔" وہ بولا۔

"میرا نام ارسلا ہے۔" لڑکی نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کرایا۔

"گڈ۔" نک بھی معنی خیز انداز میں مسکرادیا۔ "اس کا مطلب ہے میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں اگر آج کی شام ہم اچھے دوستوں کی طرح گزاریں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہ ہوگا۔ دراصل میں اس شہر میں اجنبی ہوں۔ تمہیں گلوریا سمجھ کر مجھے خوشی ہوئی تھی کہ وہ بھی یہاں موجود ہے۔ کم از کم بوریت تو نہ ہوگی۔"

"اتفاق سے آج کی رات میں فارغ ہوں۔ بیٹھ جاؤ۔ اگر اچھا ساتھی مل جائے تو تفریح کا لطف آجاتا ہے۔ کیا پیو گے؟" لڑکی نے پوچھا۔

"تم مجھے یقیناً اچھا بلکہ بہت اچھا ساتھی پاؤ گی۔ ویسے اس وقت میں صرف بیئر کو ترجیح دوں گا۔ اگر تم چاہو تو اپنے لیے شیمپئن منگوا سکتی ہو۔ بل میرے ذمے رہے گا۔" نک نے کہا اور ساتھ ہی ویٹرس کو بلا کر بیئر اور شیمپئن کا آرڈر بھی دے دیا۔

ارسلا بہت کم گو ثابت ہوئی لیکن نک نے اس سے بہت کچھ اگلوالیا۔ وہ تقریباً دو مہینے پہلے نیو جرسی سے آئی تھی۔ پانچ ہفتے ایک ریسٹورنٹ میں کام کیا پھر کسی وجہ سے اسے نکال دیا گیا۔ ایک ہفتے کی بیکاری کے بعد اسے مصدق نامی ایک ایرانی کے ہاں کام مل گیا جو ایران میں انقلاب آنے کے بعد سے یہاں مقیم تھا۔ مصدق اور اس کی فیملی کے بارے میں ارسلا کا خیال تھا کہ وہ لوگ بہت دولت مند ہونے کے ساتھ سخت گیر بھی ہیں۔ ان کے ہاں اکثر مہمان آتے رہتے ہیں جو زیادہ تر ایرانی ہی ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی کوئی امریکی بھی آجاتا ہے۔ ایسے موقع پر ارسلا کو اس کمرے میں آنے کی اجازت نہیں ہوتی جہاں وہ لوگ بیٹھے ہوں۔ ارسلا کے کہنے کے مطابق کوئی ملازمہ زیادہ عرصہ تک ان کے ہاں نہیں ٹھہرتی تھی۔ ان کے ناروا سلوک کی وجہ سے اکثر ملازمائیں کام چھوڑ کر بھاگ جاتی تھیں۔ اسے خود اگرچہ یہاں کام کرتے ہوئے صرف پندرہ دن ہی ہوئے تھے لیکن اس مختصر سے عرصہ میں وہ ان سے تنگ آچکی تھی اور کسی دوسری جگہ کام حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ارسلا کے کہنے کے مطابق آج مصدق کے ہاں کچھ خاص مہمان آنے والے تھے جس کی وجہ سے اسے رات بھر کی چھٹی دے دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ کوٹھی میں کھانا وغیرہ پکانے کے لیے صرف ایک اور ملازمہ تھی اور اس کا تعلق بھی ایران ہی سے تھا۔

"مجھے حیرت ہے کہ تم جیسی خوددار لڑکی اب تک کیسے ان لوگوں کو برداشت کرتی رہی ہے۔" نک نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"جب تک کوئی اور کام نہ مل جائے اس وقت تک تو میں وہاں رہنے پر مجبور ہوں اور پھر تنخواہ اتنی ہے کہ کسی اور جگہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔" ارسلا نے جواب دیا۔

"کیا مطلب ہوا گا؟"

"دو سو ڈالر فی ہفتہ۔" ارسلا نے بتایا۔

نک واقعی چونک گیا۔ ایک گھریلو ملازمہ کو اتنی تنخواہ واقعی کہیں نہیں مل سکتی تھی۔ وہ چند لمحے ارسلا کی طرف دیکھتا رہا پھر ساحل پر چلنے کی تجویز پیش کی جسے ارسلا نے بلا جھجک قبول کر لیا۔ نک نے اٹھ کر بل ادا کیا اور دونوں شراب خانے سے باہر آگئے شام ہو چکی تھی۔ ساحل پر ایک میلہ سا لگا ہوا تھا۔ وہ لوگ چونکہ پیراکی کا لباس لے کر نہیں آئے تھے۔ اس لیے ایک طرف بیٹھ کر نظارہ کرنے لگے نک اس سے کرید کرید کر کوٹھی کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ اس کا یہ خیال درست نکلا کہ شام کا اندھیرا پھیلتے ہی چار دیواری پر تاروں کی باڑ میں برقی رو دوڑا دی جاتی تھی۔ رات بھر خونخوار کتے کمپاؤنڈ میں گشت کرتے رہتے تھے۔

"تم... یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہو۔ کہیں چوری کا منصوبہ نہیں بنا رہے ہو اگر ایسا ہے تو بھول کر بھی کوٹھی میں گھسنے کی کوشش مت کرنا۔ ورنہ زندہ واپس نہ آسکو گے۔" ارسلا نے کہا۔

"کیا میں صورت سے تمہیں چور نظر آتا ہوں۔" نک نے اُسے گھورا۔ "یہ معلومات تو اس لیے حاصل کر رہا تھا کہ ممکن ہے کبھی مجھے وہاں ملازمت کرنے کا موقع ملے تو اپنے آپ کو اس ماحول میں اجنبی نہ پاؤں۔" نک کے جواب دیا۔

"یہ خیال بھی دل سے نکال دو وہ مردوں کو ملازم نہیں رکھتے۔" ارسلا بولی۔

نک ویلوٹ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کچھ دیر بعد اس نے زبان کھولی تو ایک نئے موضوع پر گفتگو کر رہا تھا۔ رات کے گیارہ بجے کے قریب جب وہ واپس جانے کے لیے اٹھے تو چند قدم چلنے کے بعد ہی نک ٹھٹک کر رک گیا اور اس آدمی کو گھورنے لگا جو اس کا راستہ روکے کھڑا تھا وہ ایسٹ بوسٹ پولیس کا سراغرساں لیفٹیننٹ چارلی ایسٹن تھا۔

چارلی ایسٹن پولیس کا واحد آدمی تھا جو نک ویلوٹ کی اصلیت سے آگاہ تھا۔ اسے علم تھا کہ نک بھاری معاوضہ لے کر چیزیں چراتا ہے وہ شروع سے نک کی تاک میں تھا لیکن آج تک اس کے خلاف کوئی ثبوت فراہم نہیں کر سکا تھا اور اب اسے اپنے سامنے دیکھ کر نک کا اس طرح کھٹک جانا غیر فطری نہیں تھا۔

"ہیلو چارلی! یہاں کیسے؟" وہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا۔

"یہی سوال میں تم سے بھی کر سکتا ہوں نک!" چارلی ایسٹن نے گھورا۔ "میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم کس مہم پر آئے ہو؟"

"تمہاری مذاق کی عادت نہیں گئی۔" نک نے ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے کہا اور اسے بازو سے پکڑ کر ایک طرف ہو گیا۔ وہ جو کچھ کہنا چاہتا تھا کہ چارلی ارسلا کے سامنے اس کے بارے میں کوئی ایسی ویسی بات کہے جو اس کے موجودہ مشن کے لیے نقصان دہ ثابت ہو۔ "یہاں کیسے آئے چارلی؟" اس نے سوال کیا۔

"ایک کیس کی تحقیقات کے سلسلے میں دو دن سے یہاں ہوں۔ مزید دو چار دن اور یہاں رہنا پڑے۔ اتفاق سے تمہیں دیکھ لیا میں سوچا بتا دینا چاہتا ہوں اگر تم نے یہاں کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو پھنسو گے۔ یہاں کی پولیس بعض معاملات میں میری احسان مند ہے میرا ایک اشارہ تمہیں سلاخوں کے پیچھے پہنچانے کے لیے کافی ہوگا۔"

"تم غلط سمجھ رہے ہو چارلی! میں یہاں محض تفریح کے لیے آیا ہوں۔ دو چار روز بعد چلا جاؤں گا۔"

"تفریح، گلوریا کے بغیر؟" چارلی ایسٹن نے اُسے گھورا۔

"نہیں گلوریا بھی میرے ساتھ آئی ہوئی ہے۔ وہ اپنی ایک دوست سے ملنے چلی گئی تھی۔ میں اس طرف نکل آیا۔ جہاں اس لڑکی سے ملاقات ہوگئی۔ آخر تفریح کے لیے کسی نہ کسی ساتھی کی ضرورت تو پڑتی ہے۔" نک نے کہتے ہوئے مخصوص انداز میں آنکھ کا گوشہ دبا دیا۔

"ٹھیک ہے میں خیال رکھوں گا کہ کم از کم میری موجودگی میں تم کوئی حرکت نہ کرنے پاؤ۔" چارلی ایسٹن کہتا ہوا ایک طرف بڑھ گیا۔

نک الجھ کر رہ گیا۔ چارلی ایسٹن سے ملاقات اس کے لیے پریشانی کا سبب بن سکتی تھی۔ اگر اس نے مقامی پولیس کو اس بارے میں آگاہ کیا تو اس کا پورا مشن یقیناً خطرے میں پڑ سکتا تھا۔ لہٰذا اسے جو کچھ بھی کرنا تھا بہت جلد اور سوچ سمجھ کر کرنا تھا۔ اس سلسلے میں ارسلا سے حاصل ہونے والی معلومات اس کے لیے مفید ثابت ہو سکتی تھیں۔

جب وہ ارسلا کے فلیٹ پر پہنچے تو بارہ بج کر دس منٹ ہو چکے تھے۔ ارسلا نے اُسے ایک جام پینے کے لیے روک لیا۔ اسی لمحہ نک کے ذہن میں وہ خیال ابھرا جو شراب خانے میں ارسلا کی باتیں سن کر اس کے ذہن میں آیا تھا یہ پروگرام اس نے کل کے لیے بنایا تھا لیکن لیفٹیننٹ چارلی کی ملاقات کے بعد کسی قسم کی تاخیر اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی تھی۔ اس لیے اس نے فوری طور پر اس پروگرام پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"وہسکی چلے گی؟" ارسلا نے کیبنٹ کھولتے ہوئے پوچھا۔

"ضرور چلے گی۔ لیکن اتنی عجلت بھی کیا ہے۔ میں چند منٹ یہاں رکنا چاہتا ہوں۔" نک ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے۔ تب پھر میں لباس تبدیل کر لوں۔" ارسلا کہتی ہوئی دوسرے کمرے میں گھس گئی۔

دوسرے کمرے میں پہنچ کر ارسلا نے جی جلانے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی لیکن بیچ کا دروازہ کھلا ہی رہنے دیا تھا جس سے مدھم روشنی دوسرے کمرے میں پہنچ رہی تھی۔ ملبوسات کی الماری سامنے ہی تھی۔ ارسلا نے الماری کھول کر کپڑے نکالے اور لباس تبدیل کرنے لگی۔ اچانک کال بیل کی آواز نے نک کو چونکا دیا۔ ارسلا بھی جلدی سے ٹیکسی پہن کر کمرے سے باہر آگئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھی۔

نک کرسی پر بیٹھا کن انکھیوں سے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ باہر سے باتوں کی آواز سنائی دے رہی تھی ارسلا کسی کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ غلط جگہ پر آگیا ہے۔ نک کو صورتحال کا اندازہ لگانے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ وہ اٹھ کر دروازے پر پہنچ گیا جہاں شراب کے نشے میں دھت ایک شخص زبردستی اندر گھسنے کی کوشش کر رہا تھا۔ نک نے ارسلا کو ایک طرف ہٹا دیا اور شرابی کو گریبان سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا۔ شرابی اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ نک نے بڑے اطمینان سے اسے سیڑھیوں پر دھکیل دیا اور ہاتھ جھاڑتا ہوا واپس آگیا۔ اسے حیرت ہوئی تھی کہ شور سن کر راہداری میں کسی اور فلیٹ کا دروازہ نہیں کھلا تھا۔ وہ تو اسے بعد میں ارسلا سے معلوم ہوا کہ اس راہداری میں صرف چار فلیٹ تھے جن میں سے ایک میں وہ زیر رہائش پذیر تھی، سامنے والے فلیٹ کے باسی دو دن سے مہمانی گئے ہوئے تھے اور ایک ہفتہ سے پہلے ان کی واپسی کی کوئی توقع نہیں تھی۔ باقی دو فلیٹ خالی پڑے تھے۔ ارسلا کی ان معلومات نے نک کا کام کچھ اور بھی آسان بنا دیا۔

کمرے میں آکر ارسلا نے دو گلاسوں میں شراب انڈیلی اور ایک اس کی طرف بڑھا دیا۔ گلاس اٹھانے سے پہلے نک اس طرح جیبیں ٹٹولنے لگا جیسے کچھ تلاش کر رہا ہو۔ پھر بڑبڑانے والے انداز میں بولا۔

"سگریٹ ختم ہو گئے۔ مجھے باہر جانا پڑے گا۔"

"باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ میرے پاس سگریٹ ہیں۔ ابھی لاتی ہوں۔" ارسلا کہتی ہوئی اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ وہ جیسے ہی دروازے کی آڑ میں ہوئی نک نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا کیپسول نکال کر ارسلا کے گلاس میں ڈال دیا۔ تقریباً دو منٹ بعد ارسلا سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر لے کر واپس آگئی۔ نک نے ایک سگریٹ سلگایا اور وہسکی کی چسکیوں کے ساتھ سگریٹ کے ہلکے ہلکے کش لینے لگا۔

ارسلا کا گلاس آدھا بھی ختم نہیں ہوا تھا کہ وہ کرسی پر بیٹھے

بیٹھے جھول گئی۔ اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس فرش پر گر کر چکنا چور ہو چکا تھا اور بچی ہوئی شراب فرش پر پھیل گئی تھی۔ نک کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آگئی۔ کیپسول نے فوراً ہی اپنا کام کر دکھایا تھا اور اسے یقین تھا کہ ارسلا اب کم از کم صبح سات بجے سے پہلے ہوش میں نہیں آسکے گی۔ اس نے ارسلا کو اٹھا کر دوسرے کمرے میں پلنگ پر لٹا دیا اور ڈرائنگ روم میں آکر اس میز کے قریب پہنچ گیا جس پر ٹیلیفون رکھا ہوا تھا۔ اس نے فون کا ریسیور اٹھایا اور ہوٹل کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

صبح پانچ بجے نک ویلوٹ اور گلوریا نے ہوٹل چھوڑ دیا۔ ہوٹل کے گیراج میں ان کی کار موجود تھی۔ شہر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے نک نے گزشتہ روز ٹیکسیوں پر ہی گزارا تھا۔ جبکہ اس دوران گلوریا کو بھی گاڑی کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔ ہوٹل سے رخصت ہونے کے بعد وہ کچھ دیر تک شہر کی سنسان سڑکوں پر گھومتے رہے پھر نک نے گاڑی کا رُخ سن سیٹ بلے وارڈ کی طرف موڑ دیا۔

عمارت کے سامنے پارکنگ لاٹ پر گاڑی روکتے ہوئے نک نے گہری نظروں سے اطراف کا جائزہ لیا تھا کوئی مشتبہ بات نظر نہیں آئی تھی۔ وہ گلوریا کو اشارہ کرتا ہوا نیچے اتر آیا۔ گلوریا نے پچھلی سیٹ سے سوٹ کیس اٹھا لیا اور دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے عمارت میں داخل ہو گئے۔ پوری عمارت سناٹے میں ڈوبی ہوئی تھی اور دوسری منزل پر تو کسی کی موجودگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ نک نے جیب سے چابی نکال کر ارسلا کے فلیٹ کا دروازہ کھولا اور دونوں اندر داخل ہو گئے۔ نک سیدھا بیڈ روم میں گیا تھا۔ یہ دیکھ کر اس نے اطمینان کا سانس لیا کہ ارسلا بستر پر اسی حالت میں پڑی تھی جس حالت میں وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا۔

نک ویلوٹ نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی۔ چھ بجنے میں چند منٹ باقی تھے اور کم از کم مزید ایک گھنٹے تک ارسلا کے ہوش میں آنے کی اُمید نہیں تھی۔ وہ پلنگ کے قریب ہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب یہ فلیٹ ہی ہمارے ہیڈ کوارٹر کا کام دے گا۔ یہاں کسی کی مداخلت کا خطرہ بھی نہیں ہے۔" وہ بولا۔

"لیکن لیفٹیننٹ چارلی ایسٹن کے بارے میں کیا خیال ہے کیا اس نے مقامی پولیس کو شہر میں تمھاری موجودگی کے بارے میں آگاہ نہیں کر دیا ہوگا؟" گلوریا نے تشویش کا اظہار کیا۔

"خدشہ تو ہے لیکن میں اسے دردِ سر نہیں بنانا چاہتا بہرحال پہلے تم ناشتہ تیار کرو اس کے بعد ہی کوئی پروگرام بنائیں گے۔ مجھے اُمید ہے فریج میں ضرورت کی چیزیں موجود ہوں گی۔" نک پیر پھیلاتے ہوئے بولا۔

گلوریا کچن میں چلی گئی۔ نک کا خیال درست ثابت ہوا ضرورت کی ہر چیز کچن میں موجود تھی۔ اس نے ناشتہ تیار کیا اور پھر بیڈ روم ہی میں چھوٹی میز پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگے۔ ناشتہ کے بعد نک کافی کی چسکیاں لے رہا تھا کہ ارسلا کو بستر پر کسمساتے ہوئے دیکھ کر چونک گیا۔ اس نے جلدی سے اٹھ کر سوٹ کیس کھولا۔ اور اس سے اسٹیل کا ایک چھوٹا سا بکس نکال لیا جس میں سرنج کے علاوہ ایک چھوٹی سی شیشی میں بے رنگ سا کوئی سیال بھرا ہوا تھا۔ سیال سرنج میں بھر کر وہ پلنگ کے قریب آگیا اور ارسلا کے بازو کا مسل ٹٹولنے لگا۔ اسی لمحہ ارسلا نے آنکھیں کھول دیں لیکن دوسرے ہی لمحہ اس کے منہ سے سسکاری سی نکل گئی۔ نک سوئی اس کے بازو میں پیوست کر چکا تھا اور اب بہت آہستہ آہستہ پسٹن دبا رہا تھا۔ سرنج میں بھرا ہوا سیال ارسلا کے جسم میں منتقل ہو گیا تو اس نے سوئی باہر کھینچ لی۔ ارسلا ایک بار پھر بے حس و حرکت ہو چکی تھی۔

"اب یہ سہ پہر چار بجے سے پہلے ہوش میں نہیں آئے گی۔ تم کافی پیتے ہی روانہ ہو جاؤ۔ تمھیں جو کچھ بھی کرنا ہے اچھی طرح سمجھ چکی ہو۔ اس مشن کی کامیابی کا انحصار تمھاری ذہانت پر ہے میں شام چھ بجے تمھاری رپورٹ کا انتظار کروں گا۔" نک نے سرنج صاف کرتے ہوئے گلوریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر انھوں نے انکار کر دیا تو؟" گلوریا نے خدشے کا اظہار کیا۔

"یہ خدشہ بہرحال موجود ہے۔ لیکن زیادہ امکان یہی ہے کہ تمھیں اپنے ہاں رکھ لیں گے۔ ارسلا کے اچانک غائب ہو جانے کی وجہ سے انھیں یقیناً ملازمہ کی ضرورت ہوگی۔ اُمید ہے کہ ارسلا کا خط دیکھ کر وہ تمھارے بارے میں تحقیقات کی ضرورت نہیں سمجھیں گے۔ لو یہ خط احتیاط سے اپنے پاس رکھ لو۔" نک نے کہتے ہوئے اپنی جیب سے ایک پرچہ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

گلوریا نے خط کھول کر دیکھا۔ ظاہر ہے ارسلا کی طرف سے یہ جعلی خط تھا جو نک ویلوٹ نے بڑی مہارت سے تیار کیا تھا۔ خط میں ارسلا کی طرف سے مسٹر مصدق کو اطلاع دی گئی تھی کہ ماں کی بیماری کی اطلاع پا کر ارسلا کو فوری طور پر نیوجرسی جانا پڑا۔ وہ اپنی کزن گلوریا کو بھیج رہی ہے جو اس کی واپسی تک مسٹر مصدق کی فیملی کی خدمات انجام دے گی اور انھیں شکایت کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔

گلوریا نے خط پڑھ کر احتیاط سے جیب میں رکھ لیا اور کپڑے اٹھا کر کافی کی چسکیاں لینے لگی۔ پھر ٹھیک آٹھ بجے وہ دونوں فلیٹ سے باہر نکل آئے۔ نک نے گلوریا کو مصدق کی کوٹھی

...سو گز دور گاڑی سے اتار دیا اور اس وقت تک وہیں رکا ...ب تک گلوریا گیٹ پر نہ پہنچ گئی۔ وہ تقریباً پانچ منٹ ...پر کھڑی رہی اور پھر اندر داخل ہو گئی۔ محافظ نے شاید اندر ...اجازت ملنے کے بعد ہی گلوریا کو گیٹ میں داخل ہونے کی ...ت دی تھی۔ گلوریا کی اس کامیابی پر نک کے ہونٹوں پر خفیف ...کراہٹ آگئی اور اس نے گاڑی کو ایک ہلکے سے جھٹکے سے ...بڑھا دیا۔

نک کا وہ دن بڑی مصروفیت میں گزرا۔ دو بجے جب وہ ...لا کے فلیٹ میں واپس پہنچا تو اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ بھی ...تھا جس میں مختلف نوعیت کی چیزیں تھیں جو شہر کی مختلف ...ں سے خریدی گئی تھیں۔ اس نے پیکٹ احتیاط سے میز پر رکھ ...کرسی پر ٹانگیں پھیلا کر بیٹھ گیا۔

چار بجے کے قریب اس نے بے ہوش ارسلا کو ایک لو رانجکشن لگا ...کرسی پر نیم دراز ہو کر آنکھیں بند کر لیں۔ وہ جانتا تھا کہ ارسلا کی ...ل بے ہوشی اس کے لیے نقصان دہ نہیں تھی۔ اس کے جسم میں ...ہونے والا یہ بے رنگ سا سیال اسے نہ صرف دنیا و مافیہا ...غافل رکھے ہوئے تھا بلکہ اسے وہ توانائی بھی فراہم کر رہا تھا جو انسان کو صحت مند رکھنے کے لیے ضروری ہوتی ہے۔

نک کرسی پر بیٹھے بیٹھے اونگھ گیا اور پھر اچانک ہی اس کی ...کھل گئی۔ وہ گڑبڑا کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ ارسلا بدستور ...پر بے ہوش پڑی تھی۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس کی آنکھ کیسے ...ئی تھی۔ اسے زیادہ نہیں سوچنا پڑا۔ دوسرے ہی لمحہ اپنی کلائی ...ی کے عین نیچے سوئی کی چبھن محسوس کر کے اس کے ہونٹوں ...ف سی مسکراہٹ آگئی۔ وہ واچ ٹرانسمیٹر پر سگنل تھا۔ اس چبھن ...ی اس کی آنکھ کھلی تھی۔ اس نے گھڑی اتار کر سگنل باہر کھینچ لیا ...نوں سوئیاں بارہ پر ملا دیں۔ اس کے ساتھ ہی گھڑی میں ...بدہ ننھے سے ٹرانسمیٹر سے گلوریا کی آواز سنائی دی۔

"گلوریا اسپیکنگ۔ نکی! کم آن دی لائن۔"

"یس، نک ریسیونگ۔ کیا رپورٹ ہے گلوریا۔ تمھیں کوئی دشواری نہیں آئی؟" نک نے گھڑی کو منہ کے قریب کرتے ہوئے اس ننھے سے ٹرانسمیٹر پر پچاس میل کے دائرے میں بات کر سکتی تھی۔

"زیادہ نہیں، مسٹر مصدق کو قائل کرنا پڑا تھا کہ میں واقعی ارسلا ...ہوں اور وہ اپنی ماں کی بیماری کی اطلاع پا کر نیوجرسی جا چکی ...ماں سے چند روز بعد اس کی واپسی ہوگی۔"

"گڈ۔ کام کے بارے میں کیا رپورٹ ہے؟" نک نے دریافت کیا۔

"یہ مکان واقعی خطرناک ہے۔ مسٹر مصدق اور اس کے بعض ہم وطن اپنے ملک کی انقلابی حکومت کے خلاف کسی قسم کی سازش کر رہے ہیں۔ یہ دراصل دو مختلف پارٹیاں ہیں جو اپنے اپنے طور پر اقتدار حاصل کرنے کے لیے منصوبہ بندی کر رہی ہیں۔ مصدق کا تعلق اس پارٹی سے ہے جو ....."

"میں نے تمھیں وہاں سیاسی صورتِ حال کا جائزہ لینے کے لیے نہیں بھیجا تھا گلوریا۔" نک نے اُسے ٹوک دیا۔

"سوری نکی!" گلوریا نے معذرت آمیز لہجے میں بولی پھر بات جاری رکھتے ہوئے کہنے لگی۔ "یہ مکان دو منزلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی منزل صرف مسٹر مصدق اور اس کے مہمانوں کے لیے مخصوص ہے۔ دوسری منزل پر چھ کمرے ہیں۔ ایک کمرہ بچوں کے لیے مخصوص ہے۔ دوسرا مسز مصدق کے لیے۔ ارسلا یعنی ملازمہ کا کمرہ بھی اسی منزل پر ہے جس کے پچھلی طرف دیوار کے بجائے اوپر سے نیچے تک جالی لگی ہوئی ہے۔ اس کمرے کے ساتھ ہی چکردار عقبی زینہ ہے۔ مجھے بلی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ برف کی طرح سفید لمبے بالوں میں پیشانی پر دائیں آنکھ سے ذرا اوپر سیاہ رنگ کے دو چار بال بھی موجود ہیں۔"

"گڈ۔" نک مسکرا دیا۔ "کوٹھی کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں بتاؤ؟"

"محافظ دو ہیں۔ ایک دن کو ڈیوٹی دیتا ہے اور دوسرا رات کو۔ دن کو ڈیوٹی والا محافظ رات کو یہاں نہیں رہتا۔ دو بل ٹیریر نسل کے خونخوار کتے ہیں جو دن رات کمپاؤنڈ میں ٹہلتے رہتے ہیں۔ کمپاؤنڈ وال کے اوپر خاردار تاروں میں شام کا اندھیرا پھیلتے ہی برقی رو چھوڑ دی جاتی ہے جو صبح کا اجالا ہونے تک جاری رہتی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی حفاظتی انتظام نہیں ہے۔"

"بلی کے بارے میں کوئی خاص بات معلوم ہوئی میرا مطلب ہے یہ لوگ بلی کو کس حد تک اہمیت دیتے ہیں۔"

"زیادہ نہیں۔ بس ایک پالتو جانور سمجھتے ہیں۔ جس سے دن بھر ان کے بچوں کا دل بہلا رہتا ہے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ آج کل بلی کچھ بیمار ہے۔ وہ چلتے چلتے اچانک ہی رک کر چیخنے لگتی ہے جیسے کسی قسم کی تکلیف ہو لیکن ان لوگوں کو غالباً اس کی ذرا بھی پروا نہیں ہے۔" گلوریا نے بتایا۔

"کمپاؤنڈ وال کی تاروں میں برقی رو کہاں سے آتی ہے میرا مطلب ہے سوئچ مشترکہ ہے یا ...."

"اس کا سوئچ الگ ہے۔" گلوریا نے اس کا مطلب سمجھتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ۔" نک نے کہا۔ چند لمحے خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "ٹھیک ہے گلوریا! ہم زیادہ وقت ضائع نہیں کریں گے۔

کیوں نہ آج ہی رات مشن کے آخری مرحلے سے بھی نمٹ لیا جائے؟"

"میں بھی یہی کہنے والی تھی مسٹر مصدق آج رات گیارہ بجے کی فلائٹ سے واشنگٹن جارہے ہیں۔ اس سے اچھا موقع شاید پھر کبھی نہ ملے۔" گلوریا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کے لیے رات کا پچھلا پہر مناسب رہے گا۔ ٹھیک تین بجے۔" نک بولا۔

"اوکے۔ تم مجھے تیار پاؤ گے۔" گلوریا کی آواز سنائی دی۔

نک چند لمحے اسے مزید کچھ ہدایات دیتا رہا پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے گھڑی کو کلائی پر باندھا اور بے ہوش ارسلا کی طرف دیکھتا ہوا فلیٹ سے باہر نکل گیا۔

رات کے دو بجکر بیس منٹ ہوئے تھے۔ نک نے ارسلا کی طرف دیکھا جس کے کم از کم دو گھنٹے تک ہوش میں آنے کے کوئی آثار نہیں تھے۔ اس نے رائٹنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر ارسلا کے نام ایک مختصر سی تحریر لکھی اور جیب سے ایک ہزار ڈالر کے نوٹ نکال کر اس خط کے ساتھ میز پر رکھ دیے اور ارسلا پر آخری نگاہ ڈالتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ فلیٹ سے باہر نکلا تو اس کے ایک ہاتھ میں سوٹ کیس اور دوسرے کندھے پر ایک تھیلا لٹکا ہوا تھا۔

عمارت کے سامنے والی سڑک پر ٹریفک برائے نام ہی تھا۔ پارکنگ لاٹ پر پہنچ کر اس نے سوٹ کیس اور تھیلا کار کی پچھلی سیٹ پر رکھا اور انجن اسٹارٹ کر کے گاڑی کو پارکنگ لاٹ سے نکال لے گیا۔ اس کا رُخ ڈیون ڈرائیو کی طرف تھا۔

نک ویلوٹ نے مصدق کی کوٹھی کی طرف جانے کے لیے اس چھوٹی سڑک کا انتخاب کیا تھا جو دن میں بھی سنسان رہتی تھی اور رات کے اس آخری پہر تو وہاں کسی قسم کے ٹریفک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ کوٹھی کے عقب میں درختوں کے جھنڈ کے قریب اس نے گاڑی روکی تو تین بجنے میں پانچ منٹ تھے۔ وہ تھیلا لے کر کار سے اُتر گیا اور کوٹھی کی طرف دیکھنے لگا۔ عمارت کی بالائی منزل کی دو کھڑکیوں سے نائٹ بلب کی مدھم روشنی جھلک رہی تھی اس کے علاوہ پوری کوٹھی سناٹے اور تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ البتہ مین روڈ کی طرف گیٹ پر تیز روشنی کا بلب جل رہا تھا لیکن محافظ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ غالباً اپنے کیبن میں بیٹھا تھا۔ سناٹے میں کبھی کبھار کتوں کے غرانے کی آواز بھی سنائی دے جاتی جو کمپاؤنڈ میں ٹہل رہے تھے۔

ٹھیک تین بجے نک ویلوٹ کو گھڑی کے نیچے کلائی پر سوئی کی چبھن محسوس ہوئی۔ اس نے گھڑی اتارے بغیر بٹن کھینچ کر سوئی اندر دھکیل دی اور گھڑی منہ کے قریب لاتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں بولا۔

"یس نک ویلوٹ۔"

"راستہ صاف ہے نکی! میں نے سوئچ آف کر دیا ہے تم آ جاؤ۔" گھڑی کے ٹرانسمیٹر پر گلوریا کی سرگوشیانہ آواز ابھری۔

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔ تم تیار رہنا۔" نک نے کہا ہوئے گھڑی کا بٹن دبا دیا اور دبے قدموں چلتا ہوا دیوار کے قریب پہنچ گیا۔

پختہ دیوار چار فٹ اونچی تھی اور اس کے اوپر مزید دو فٹ کی بلندی تک خاردار تاروں کا جنگلہ تھا۔ دیوار کے قریب پہنچ کر نک نے تھیلے میں سے الیکٹرک ٹیسٹر نکالا اور اس کا اسکرو ڈرائیور نما حصہ جنگلے کی ایک تار سے لگا دیا۔ تاروں میں برقی رو نہیں تھی اس لیے تین چار تاروں کو زمانہ ڈالا۔ ٹیسٹر کا بلب نہیں جلا جس کا مطلب یہ تھا کہ گلوریا ان تاروں کو برقی رو فراہم کرنے والا سوئچ آف کر چکی ہے۔ اس نے ٹیسٹر تھیلے میں ڈال کر پلاٹر نکال لیا اور احتیاط سے تاروں کاٹنے لگا۔ چند تاریں کاٹنے سے جنگلے میں اتنی خلا پیدا ہو گئی کہ آدمی آسانی سے گزر سکتا تھا۔ اس نے تھیلا کندھے پر سنبھال کر دیوار پر چڑھ گیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ نہایت آہستگی سے کود گیا۔ اگرچہ اس نے بڑی احتیاط سے کام لیا تھا لیکن وہ کی ہلکی سی آواز پھر بھی اُبھری تھی۔ وہ دیوار کے ساتھ دبک کر اور تاریکی میں گھور گھور کر دیکھنے لگا۔ اسی لمحہ فضا میں غراہٹ آواز ابھری۔ نک ہوشیار ہو گیا۔ کسی کتے نے اس کی موجود محسوس کر لیا تھا اور اب غراتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا۔ نک کو انتظار نہیں کرنا پڑا۔ چند سیکنڈ بعد ہی اسے وہ کتا دکھائی دیا پر جھپٹ رہا تھا۔ نک نے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر گوشت کا سالو تھڑا نکال لیا۔ کتا جیسے ہی قریب پہنچا نک نے گوشت اس کی طرف اچھال دیا۔ لیکن اتنی دیر میں کتا اس پر چھلانگ تھا۔ نک نے بڑی پھرتی سے ایک طرف چھلانگ لگا دی جھونک میں دیوار سے ٹکرایا۔ اس کے منہ سے خوف ناک غ نکلی۔ نک نے بڑی پھرتی سے گوشت کا لوتھڑا اٹھا کر اس ڈال دیا۔ گوشت کی خوشبو نے کتے کی توجہ اس کی طرف اسی لمحہ نک کو دوسرے کتے کی غراہٹ سنائی دی۔ نک میں سے گوشت کا ایک اور لوتھڑا نکال لیا اور دوسرے استقبال کرنے کو تیار ہو گیا۔ چند سیکنڈ بعد دوسرا کتا بھی بیٹھا گوشت پر منہ چلا رہا تھا۔

نک چند قدم دور بیٹھا بڑی دلچسپی سے کتوں کو گوشت ہوئے دیکھ رہا تھا۔ کتوں کے منہ سے تیز غراہٹیں نکل رفتہ ماند پڑنے لگیں اور پھر گوشت کے لوتھڑے ختم ہونے پہلے ہی دونوں کتے گھاس پر لڑھک گئے۔ نک نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا اور تھیلا سنبھال کر تاریکی کا سہارا لیتا ہوا بے یوں عمارت کے عقبی حصے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے گوشت لوتھڑوں کو جس سیال میں تر کیا تھا وہ ان خونخوار کتوں کو کم از کم گھنٹوں تک بے ہوش رکھ سکتا تھا۔

عمارت کے عقب میں چکر دار زینے کے قریب پہنچ کر وہ ایک کر رکا اور پھر محتاط انداز میں زینے پر چڑھنے لگا۔ زینے کے اختتام دروازے کے سامنے وہ رک گیا۔ چند لمحے اطراف کا جائزہ لیتا رہا دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر اسے آہستگی سے گھمانے لگا۔ دروازہ مقفل نہیں تھا۔ آواز پیدا کیے بغیر کھلتا چلا گیا۔

اندر کی آخری سیڑھی پر مدھم روشنی کا بلب جل رہا تھا نک ویلوٹ نے ایک لمحہ انتظار کیا اور قریبی دروازہ کھول دیا۔ اس کمرے میں بھی مدھم روشنی کا بلب جل رہا تھا۔ دروازے کے عین سامنے والی دیوار حالی کی تھی جس سے آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے نظر آ رہے تھے۔ کمرے کے عین وسط میں ایک آرام دہ بستر پر لمبے بالوں والی سفید رنگ کی وہ بلی محوِ خواب تھی جس کی خاطر اسے یہ خطرات مول لینا پڑے تھے۔ نک نے تھیلے میں سے ایک چھوٹا اسپرے نکال لی اور بلی کی طرف بڑھا۔ وہ جیسے ہی قریب پہنچا بلی اٹھ غرانے لگی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کسی بھی لمحہ جھپٹ سکتی ہے۔ نک نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اسپرے گن کا بٹن دبا دیا۔ کے منہ پر ایک پھوار پڑی۔ وہ غراتی ہوئی اچھلی اور پھر بستر پر ڈھیر کر بے حس و حرکت ہو گئی۔

نک ویلوٹ نے تھیلے سے پلاسٹک کا ایک اور تھیلا نکال بلی کو اس تھیلے میں منتقل کرنے سے پہلے اس نے پیشانی کو سے دیکھا۔ دائیں آنکھ سے کچھ اوپر چند سیال بال بھی نظر تھے۔ یہ بلا شبہ وہی بلی تھی جس کے لیے اسے چالیس ہزار ڈالر کی نقد ادائیگی کی گئی تھی۔

بلی کو تھیلے میں ڈال کر وہ جیسے ہی باہر نکلا راہداری کے ری سرے پر ایک سائے کو دیکھ کر ٹھٹک گیا۔ چھپنے کی جگہ نہیں تھی۔ وہ دیوار کے ساتھ چپک گیا لیکن اسے دیکھ گیا تھا۔ اسی لمحہ فضا میں ایک نسوانی آواز ابھری۔

"کون ہے۔ وہاں کون ہے؟"

نک ویلوٹ نے زینے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ چکر دار پر اترنا اگرچہ خطرناک تھا لیکن وہ تھیلے کو سنبھالے دوڑتا گیا۔ نیچے پہنچتے ہی اُسے ایک اور سایہ اپنی طرف لپکتا دکھائی دیا۔ گلوریا تھی جو اس کے انتظار میں وہاں کھڑی تھی۔ اسی لمحہ فضا میں عورت کے چیخنے اور شور مچانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"نکی! بھاگو۔ محافظ نے اگر چیخوں کی یہ آواز سن لی تو وہ اندھا دھند فائرنگ شروع کر دے گا۔" گلوریا چلائی۔

نک ویلوٹ، گلوریا کا ہاتھ پکڑ کر اس طرف دوڑا جہاں اس نے جنگلے کے تار کاٹے تھے۔ دیوار کے قریب دونوں کتے بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ دیوار پھاندتے وقت گلوریا نے کوئی سنیہ چیز اندر کی طرف اچھال دی۔

"یہ کیا تھا؟" نک نے اس کے پیچھے چھلانگ لگاتے ہوئے پوچھا۔

"فیوز کا کٹ آؤٹ جسے میں نے احتیاطاً اپنے پاس رکھ لیا تھا۔" گلوریا نے جواب دیا۔

وہ دونوں کار کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ کوٹھی کے لان سے اب شور کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔ اسی لمحہ فضا میں فائرنگ کی آواز گونجی۔ محافظ نے شاید انھیں دیکھ لیا تھا لیکن نک نے وقت ضائع کیے بغیر گاڑی کا انجن اسٹارٹ کر کے اسے ایک زبردست جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔ کار تیز رفتاری سے سنسان سڑک پر دوڑنے لگی۔ اس کا رُخ نیشنل ہائی وے کی طرف تھا۔

شام کے سات بجے فون کی گھنٹی کی آواز سن کر نک کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے آگے بڑھ کر ریسیور اٹھا لیا۔ اس کا اندازہ غلط نہیں تھا۔ یہ مس شہپر کی کال تھی۔

"ہیلو مسٹر نک! تم اگرچہ میرے آدمی کو غچہ دے کر ایئرپورٹ سے غائب ہو گئے تھے لیکن مجھے تمھاری اتنی جلد واپسی کی توقع نہیں تھی۔ میں ایک گھنٹے بعد تمھارے فلیٹ پر پہنچ رہی ہوں۔ بلی لینے کے لیے۔"

"مجھے افسوس ہے مس شہپر کی بلی آج تمھیں نہیں مل سکتی۔" نک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں؟ آج کیوں نہیں مل سکتی؟" شہپر کے لہجے میں ہلکی سی غراہٹ تھی۔

"اس کی وجہ یہ ہے کہ....."

"میں کوئی وجہ نہیں سننا چاہتی۔ میں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں وہاں پہنچ رہی ہوں۔" شہپر کی آواز کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔

نک نے ریسیور رکھتے ہوئے بلی کی طرف دیکھا جو گلوریا کے بستر پر محوِ خواب تھی۔ وہ لوگ آج دوپہر کے قریب واپس پہنچے تھے۔ گلوریا کو فلیٹ پر چھوڑ کر نک بلی سمیت کہیں غائب ہو گیا تھا۔ اس کی واپسی اب سے تقریباً آدھ گھنٹہ پہلے ہوئی تھی اور گلوریا یہ دیکھ کر حیرت زدہ سی رہ گئی تھی کہ وہ بیرنی بلی نک سے اس طرح مانوس ہو گئی تھی جیسے شروع ہی سے اس کے پاس رہ رہی ہو۔

نک آتشدان کے قریب کرسی پر نیم دراز سا ہو گیا۔ گلوریا اس

وقت دوسرے کمرے میں تھی۔ ٹھیک ایک گھنٹے بعد کال بیل بجی تو دروازہ نک ہی نے اٹھ کر کھولا تھا۔ وہ شہپر تھی جو دروازہ کھلتے ہی مسکراتے ہوئے اندر داخل ہو گئی۔ نک اسے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی شہپر کی نظر صوفے پر محو خواب بلی پر پڑی تھی۔ وہ لپک کر اس کے قریب پہنچ گئی۔ اسی لمحہ بلی نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ہلکی سی غراہٹ بھی نکلی تھی۔ شہپر جھک کر بلی کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔ بلی نے چاروں ٹانگیں پھیلا کر انگڑائی سی لی اور اسی لمحہ شہپر چونک گئی۔ وہ بلی کے پیٹ کو دیکھ رہی تھی جہاں سے کچھ بال کٹے ہوئے تھے اور بینڈیج لگی تھی۔ جیسے وہاں کوئی زخم رہا ہو۔

"یہ ... یہ کیا ... یہ زخم کیسا ہے؟" شہپر نے متوحش نگاہوں سے نک کی طرف دیکھا۔ اسی وقت گلوریا بھی کمرے میں داخل ہو کر خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یہ زخم کیسا ہے؟ اس کے بارے میں مجھ سے بہتر تم جانتی ہو گی۔ یہی تمھاری مطلوبہ بلی ہے۔ اس کے زخمی ہونے کی وجہ سے ہی میں نے تمھیں آج یہاں آنے سے روکنا چاہا تھا۔ میرا خیال تھا زخم ٹھیک ہو جائے تو دو چار روز بعد بلی تمھارے حوالے کر دوں گا۔" نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ... یہ زخم پہلے سے تھا یا ...؟"

"ایک زخم پہلے تھا جو مندمل ہو چکا تھا۔ یہ تازہ زخم اس آپریشن کی وجہ سے ہوا ہے جو آج ہی میں نے کروایا تھا۔"

"کیا مطلب؟" شہپر نے اُسے گھورا۔

"مس شہپر!" نک اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہنے لگا۔ "تمھیں معلوم ہے میں ایسی کوئی چیز نہیں چُراتا جس کی کوئی سیاسی، تاریخی یا مالی اہمیت ہو۔ میری ان شرائط سے واقف ہوتے ہوئے بھی تم نے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کی۔ تمھیں دراصل اس بلی کا نہیں اُس فلم کی ضرورت تھی جو آپریشن کے ذریعے اس کے پیٹ میں چھپائی گئی تھی۔ تم لوگ اپنے ملک کی انقلابی حکومت کے خلاف کیا سازشیں کر رہے ہو؟ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں لیکن میں بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی بھی طرح اس معاملے میں ملوث نہیں ہونا چاہتا۔ تہران میں تمھارے آدمیوں نے انقلابی حکومت کے خلاف ایک خوفناک سازش تیار کی تھی۔ ایران میں رہتے ہوئے چونکہ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانا ممکن نہیں تھا اس لیے انھوں نے یہ ساری سازش ایک مائیکرو فلم پر منتقل کر کے اسے آپریشن کے ذریعے بلی کے پیٹ میں محفوظ کر دیا اور وہ بلی تمھارے یہاں کے گروہ کے سربراہ مسٹر مصدق کے نام بھیج دی گئی۔ مگر بدقسمتی سے بلی مصدق نامی ایک اور ایرانی کے پاس پہنچ گئی جو ایران کی انقلابی حکومت کا خاص آدمی ہے اور انقلابی حکومت کے خلاف سازشوں کا سراغ لگانے کے سلسلے ہی میں یہاں مقیم ہے اسے بلی کی حقیقت کا علم نہیں تھا۔ اس نے کسی دوست کا تحفہ سمجھ کر اُسے قبول کر لیا۔ اگر اسے حقیقت کا علم ہو جاتا تو اب تک تم لوگوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ بہرحال مجھے کچھ شبہ تو اسی وقت ہوا تھا جب تم نے محض ایک بلی کے لیے چالیس ہزار ڈالر ادا کیے تھے لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ بلی کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے لیکن جب گلوریا نے بتایا کہ بلی چلتے چلتے اچانک رک کر چیخنے لگتی ہے تو میرے شبہے کو تقویت ملی۔ آج دوپہر یہاں واپس آتے ہی میں نے بلی کا ایکسرے کروایا اور پھر آپریشن کے ذریعے یہ مائیکرو فلم نکال لی جس میں ایران کی انقلابی حکومت کے خلاف وہ خوفناک سازش موجود ہے جس سے اگر حکومت کا تختہ نہ بھی الٹا جائے تو پورے ملک میں خانہ جنگی شروع ہو سکتی ہے۔ میں یہ فلم تمھارے حوالے نہیں کر سکتا۔ تم نے بلی چرانے کے لیے کہا تھا اسے شوق سے لے جا سکتی ہو۔" نک نے کہتے ہوئے جیب سے ایک ننھی سی فلم نکالی اسے کھولا اور آتشدان میں اچھال دیا۔

شہپر آتشدان کی طرف لپکی لیکن اتنی سی دیر میں ہی شعلے مائیکرو فلم کو خاکستر کر چکے تھے۔ "یہ تم نے کیا کیا؟" وہ نک کی طرف دیکھ کر چیخی۔

"وہی، جو مجھے کرنا چاہیے تھا۔ بلی حاضر ہے چاہو تو ابھی لے جا سکتی ہو۔" نک نے بلی کی طرف اشارہ کیا۔

"اسے بھی اپنے ہی پاس رکھو مجھے بلی کی ضرورت نہیں۔" شہپر چیخی۔

"کوئی بات نہیں۔ ایک بلی پہلے ہی سے میرے پاس موجود ہے یہ دوسری بھی سہی۔" نک نے مسکراتے ہوئے پہلے ایرانی بلی اور پھر گلوریا کی طرف دیکھا۔

شہپر اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکی تھی۔ اس نے خونخوار نظروں سے نک کی طرف دیکھا اور پیر پٹختی ہوئی باہر نکل گئی۔ مگر گلوریا نک کا مطلب اچھی طرح سمجھ چکی تھی۔ وہ غراتے ہوئے نک کی طرف بڑھی۔

"کیا کہا ... کیا کہا تھا تم نے نکی؟"

"کک ... کچھ نہیں ... میرا مطلب ہے ایرانی بلی۔" نک اچھل کر اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ دوسرے ہی لمحہ کمرے کی فضا ان دونوں کے قہقہوں سے گونجنے لگی اور بستر پر بیٹھی ہوئی ایرانی بلی حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگی۔ گلوریا نے آگے بڑھ کر بلی کو گود میں اٹھا لیا اور پیار سے اس کے ریشمی بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

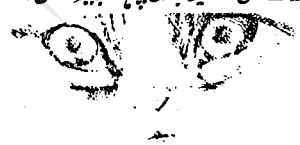



میکسی کی چوری

دروازے کی گھنٹی بجی تو گلوریا اس وقت باتھ روم میں تھی۔ آج دفتر میں دیر تک کام کرتے ہوئے تھکن سی محسوس کرنے لگی تھی۔ وہ سات بجے دفتر سے چلی تھی، گھر پہنچتے پہنچتے آٹھ بج گئے۔ نک ویلوٹ ابھی تک نہیں آیا تھا۔ ان دنوں کوئی کیس نہ ہونے کی وجہ سے وہ دن بھر شہر کی سڑکوں پر آوارہ گردی کرتا رہتا تھا مگر شام آٹھ بجے کے لگ بھگ گھر ضرور پہنچ جاتا۔

پھر وہ دونوں کھانا کھانے کے لیے چلے جاتے۔ ان کی واپسی نصف شب کے قریب ہوتی۔ اس وقت نِک کو گھر میں موجود نہ پاکر گلوریا نے سوچا تھا کہ اس کے آنے سے پہلے پہلے غسل کر کے تیار ہو جائے۔ اس کا خیال تھا کہ ٹھنڈے پانی کے غسل سے نہ صرف تھکن دور ہو جائے گی بلکہ وقت کی بچت بھی ہوگی اور نِک کے آتے ہی وہ روانہ ہو جائیں گے کیونکہ آج کھانے کے بعد انھیں ساحل پر واقع سِلور سینڈز نائٹ کلب جانا تھا جہاں ٹھیک دس بجے کیبرے کا ایک خاص پروگرام ہونے والا تھا۔

گھنٹی دوسری بار بجی۔ گلوریا نے شاور بند کر دیا اور جسم پر ٹاول گاؤن لپیٹتی ہوئی باہر نکل آئی۔ باتھ روم جانے سے پہلے اسے خیال ہی نہیں رہا تھا کہ بیرونی دروازہ کھلا چھوڑ دے۔ اگر دروازہ صرف مقفل ہوتا تو نک اپنی چابی سے اسے کھول سکتا تھا لیکن گلوریا نے اسے اوپر سے بولٹ کر دیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ آنے والا نِک کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس نے بولٹ گرا کر اطمینان سے ہینڈل گھما دیا۔ لیکن دروازہ کھلتے ہی اسے بری طرح چونک جانا پڑا تھا۔ نک ویلوٹ کے بجائے بل ڈاگ کی سی شکل والا ایک بھاری بھرکم آدمی سامنے کھڑا تھا۔ گلوریا کے خیال میں اس کی عمر ساٹھ سال سے کسی طرح بھی کم نہیں رہی ہوگی۔ ہیٹ کسی حد تک پیشانی پر جھکا ہوا اور جسم پر سرمئی رنگ کا ڈھیلا ڈھالا سارین کوٹ۔ اس کا ایک ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔ اس سے پہلے کہ گلوریا کچھ کہتی وہ شخص اسے ایک طرف دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

"نک ویلوٹ کہاں ہے؟ میں تقریباً تین گھنٹے سے سڑک پر کھڑا اس کا انتظار کر رہا ہوں"۔ اس نے کمرے کے وسط میں رُک کر گلوریا کو گھورا۔

"مگر تم کون ہو اور اس طرح زبردستی اندر آنے کا مقصد؟" گلوریا تیز لہجے میں بولی۔

"مجھے افسوس ہے"۔ اجنبی نے ہیٹ اتارتے ہوئے کہا۔ "میں ایک انتہائی اہم کام کے سلسلے میں مسٹر نک ویلوٹ سے ملنا چاہتا ہوں۔ اگر تاخیر ہو گئی تو میرا مستقبل تباہ ہو جائے گا۔ یوں سمجھو کہ میں نے اپنی زندگی داؤ پر لگا رکھی ہے"۔

"اگر تم ایک منٹ کے اندر اندر یہاں سے باہر نہ نکلے تو میں وقت سے پہلے تمھارا مستقبل تاریک کر دوں گی"۔ گلوریا نے اسے گھورا۔

"مجھے غلط مت سمجھو مِس! میں ایک بہت بڑی مصیبت میں پھنس چکا ہوں اور اس وقت تک اپنے گھر کا رُخ نہیں کر سکتا جب تک میرا یہ مسئلہ حل نہ ہو جائے۔ میں بہت شریف آدمی ہوں۔ اس طرح اندر چلے آنے پر مجھے افسوس ہے۔ اسے تم میری بدحواسی کہہ سکتی ہو"۔

"بہتر ہوگا کہ تم نیچے لاؤنج میں جا کر انتظار کرو"۔ گلوریا نے گاؤن درست کرتے ہوئے کہا۔

اجنبی کوئی جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ ایک بار پھر دروازہ کھلا اور نک ویلوٹ اندر داخل ہوا۔ یہاں کی صورتِ حال دیکھ کر اس کا دماغ بھک سے اُڑ گیا۔ وہ مشتبہ نگاہوں سے پہلے اجنبی اور پھر گلوریا کی طرف دیکھنے لگا۔

"مجھے اس طرح کیوں گھور رہے ہو۔ یہ تمھارا ہی کوئی چاہنے والا ہے"۔ گلوریا یہ کہہ کر باتھ روم کی طرف چلی گئی۔

"کیوں مسٹر! کیا معاملہ ہے؟" نک نے اجنبی کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔

"مسٹر نک ویلوٹ؟" اجنبی نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"بیشک، یہ میرا ہی نام ہے مگر تمھارا حدود اربعہ کیا ہے؟"

"کیا ہم بیٹھ کر بات نہیں کر سکتے؟" اجنبی اِدھر اُدھر دیکھنے لگا گویا بیٹھنے کی جگہ تلاش کر رہا ہو۔

نک ویلوٹ چند لمحے اسے گھورتا رہا پھر سٹنگ روم میں آ گیا۔

"ہاں، اب کہو"؟ وہ صوفے پر بیٹھنے کے بعد سوالیہ نگاہوں سے اجنبی کی طرف دیکھنے لگا۔

"میں اس وقت بہت بڑی مصیبت میں گرفتار ہوں اور مجھے تمھاری مدد کی ضرورت ہے مسٹر نک ویلوٹ"! اجنبی نے کہا۔ اس کے لہجے سے پریشانی عیاں تھی۔ یوں بھی چہرے سے بدحواسی ٹپک رہی تھی۔

"میرے پاس صرف پریشان حال لوگ ہی آتے ہیں لیکن ان کے پاس بھی کوئی نہ کوئی حوالہ ہونا چاہیے"۔

"مجھے رینڈ نے تمھارا پتا بتایا تھا۔ وہ چائنا ٹاؤن میں رہتا ہے۔ چند سال پہلے تم نے ایک معاملے میں اس کی مدد کی تھی"۔

"ٹھیک ہے سمجھ گیا"۔ نک نے اثبات میں سر ہلایا۔ "اب اپنی بپتا سناؤ"۔

"میرا نام ڈریک ہے اور بویری کے علاقے میں میرا چھوٹا سا کاروبار ہے"۔ اجنبی بولا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہنے لگا۔ "تین سال پہلے میں نے ایک اطالوی لڑکی سے شادی کی تھی لیکن بعد میں احساس ہوا کہ میں زندگی کی سب سے بڑی حماقت کا مرتکب ہو چکا ہوں۔ روزالی کا بھائی ایک بہت ہی خوفناک سنڈیکیٹ کا رکن ہے۔ وہ آئے دن نہ صرف مجھ سے لمبی لمبی رقمیں بٹورتا رہتا ہے بلکہ دھمکیاں بھی دیتا ہے کہ اگر میں نے اس کی بہن کو تنگ کیا تو وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ میں تین سال سے یہ سب کچھ برداشت کرتا چلا آ رہا ہوں۔ گزشتہ دنوں روزالی اپنی ماں کے ہاں گئی ہوئی تھی کہ ایک روز میری ایک دوست مجھ سے ملنے کے لیے آئی اور کمبخت جاتے ہوئے میری بیوی کی ایک میکسی لے گئی۔ یہ میکسی روزالی کو اس کی ماں نے

ہاتھ سے بنا کر دی تھی۔ اس کے سامنے والے حصے پر گلے سے لے کر تک رنگین دھاگوں سے پھول کڑھے ہوتے ہیں۔ اتفاق سے ے روز صبح سویرے روزالی گھر پہنچ گئی۔ آنے والے بدھ کو اسکی ہے اور اس روز وہ وہی میکسی پہننا چاہتی ہے لیکن الماری سے غائب پا کر اس نے ایک ہنگامہ مچا دیا۔ بدقسمتی سے ایک پڑوسن ے بتا دیا کہ گزشتہ روز کوئی عورت ہمارے گھر آئی تھی۔ روزالی ہے کہ میں نے میکسی اسی عورت کو دے دی ہوگی۔ اس نے دھمکی دی ہے کہ اگر بدھ سے پہلے پہلے میکسی واپس لا کر نہ دی تو اری بات اپنے بھائی کو بتا دے گی۔ میں اسی وقت سے پریشان میکسی کی واپسی کے لیے اس عورت کی منّت سماجت کی، اسے بڑی رقم کی پیش کش بھی کی لیکن وہ کسی طرح بھی میکسی واپس کرنے وہ نہیں ہے۔ اس کے برعکس اس نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے ڑبڑ کی تو وہ میرے خلاف پولیس میں رپورٹ درج کرا دے گی کہ ے زبردستی اپنے گھر لے گیا تھا۔ میں ایک شریف آدمی ہوں۔ ہنگامہ نہیں چاہتا لیکن اس میکسی کے لیے اپنی ساری جمع پونجی تک رنے کو تیار ہوں۔ آج دوپہر اتفاق سے رینڈ سے ملاقات ہو گئی۔ ے اپنی پریشانی بیان کی تو اس نے تمھارا پتا بتا دیا۔ اب میں یہی لے کر آیا ہوں کہ تم مجھے اس مصیبت سے نجات دلا سکو گے۔ اگر نک میکسی روزالی کو واپس نہ ملی تو اس کا بھائی میرا جینا حرام کر دے ں کی سینڈیکیٹ کے آدمی دنیا کے آخری کونے تک میرا پیچھا چھوڑیں گے"۔

"میرا پتا تمھیں رینڈ نے بتایا تھا۔ اس نے میری شرائط کے بارے ی تمھیں آگاہ کر دیا ہوگا"۔ نک اس کے خاموش ہونے پر بولا۔

"ہاں میں جانتا ہوں کہ تم کوئی قیمتی چیز نہیں چراتے لیکن اس میکسی ت پچیس ڈالر سے زیادہ نہیں ہو سکتی جس کے لیے میں تمھیں پچیس ڈالر دینے کو تیار ہوں"۔ ڈریک نے کہتے ہوئے نوٹوں کا ایک بنڈل کر سامنے پڑی ہوئی چھوٹی میز پر ڈال دیا۔

"وہ عورت کون ہے؟" میرا مطلب ہے وہ .....

"وہ حرّافہ"۔ ڈریک نے اس کی بات کاٹ دی۔ "نیو جرسی کی رہنے ہے۔ چھٹیاں گزارنے کے لیے یہاں آئی ہوئی ہے۔ وہ پروفیسی نام سے آسٹر ہوٹل میں قیام پذیر ہے"۔

آسٹر ہوٹل کا نام سن کر نِک ویلوٹ چونک گیا۔ نیویارک سٹی میں اس عظیم الشان ہوٹل میں ڈریک جیسا آدمی داخلے کا خواب بھی دیکھ سکتا تھا۔ میں چند لمحے تک سوچتا رہا پھر نوٹوں کا بنڈل اٹھا کر ب میں رکھ لیا۔

"ٹھیک ہے مسٹر ڈریک! آج جمعرات ہے۔ وہ میکسی تمھیں تک مل جائے گی تم سے رابطہ کیسے قائم کیا جائے گا؟"

"رابطہ میں خود ہی قائم کر لوں گا"۔ امید ہے تم مجھے مایوس نہیں کرو گے"۔ ڈریک کہتا ہوا اٹھ گیا۔

اس کے جاتے ہی گلوریا کمرے میں داخل ہوئی۔ اس دوران وہ لباس بدل چکی تھی۔

"کون تھا یہ؟" اس نے گھورتی ہوئی نگاہوں سے نک کی طرف دیکھا۔

"تمھیں اس سے غرض نہیں ہونی چاہیے۔ جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ آج رات کا کھانا ہم آسٹر ہوٹل میں کھائیں گے"۔ نِک نے مسکراتے ہوئے جیب سے نوٹوں کا بنڈل نکال کر اس کی طرف اچھال دیا۔

"آسٹر ہوٹل میں؟" گلوریا نے اُسے گھورا۔ "تم نے شاید آج شام کا اخبار نہیں دیکھا۔ ریاست کا گورنر آج اس ہوٹل میں مدعو ہے۔ تمھیں کوئی وہاں گھسنے بھی نہیں دے گا"۔

"کسی جگہ گورنر کی آمد کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ عوام کے لیے اس طرف کے راستے بند کر دیے جائیں۔ تم تیار ہو جاؤ۔ ہم ٹھیک نو بجے یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"۔

"اور وہ بیلے؟" گلوریا نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"کل، پرسوں یا کسی بھی دن وہاں چلے جائیں گے۔ نائٹ کلب میں پورے ایک ہفتے کا پروگرام ہے"۔ نک کہتا ہوا دوسرے کمرے میں چلا گیا۔

ٹھیک نو بجے وہ اپارٹمنٹ سے نکل گئے۔ آسٹر ہوٹل تک پہنچنے میں پینتالیس منٹ لگ گئے۔ بینکوریٹ ہال ریاست کے گورنر کی پارٹی کے لیے مخصوص تھا۔ وہاں صرف وہی لوگ جا سکتے تھے جن کے پاس دعوت نامے موجود تھے البتہ ہوٹل کے دوسرے حصے پبلک کے لیے کھلے ہوئے تھے۔ نک، گلوریا کو ساتھ لے کر تین نمبر ڈائننگ ہال میں پہنچ گیا۔ ایک ویٹر نے خالی میز تک ان کی رہنمائی کی اور نک کی فرمائش پر اس نے مینو پیش کر دیا۔ نک نے اپنی اور گلوریا کی پسند کے کھانوں کا آرڈر دے دیا اور دونوں باتیں کرنے لگے۔

کھانے کے دوران بھی نک کی نظریں سرچ لائٹ کی طرح چاروں طرف گھومتی رہیں۔ وہ بار بار اس لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا جو اُن کے دائیں طرف کی تیسری میز پر بیٹھی کسی مشروب کی چسکیاں لے رہی تھی۔ کرسی پر بیٹھی ہونے کے باوجود وہ عام لوگوں سے کچھ نکلتی ہوئی سی محسوس ہو رہی تھی۔ قد لمبا ہونے کے ساتھ چہرے کے نقوش بھی خاصے دلکش تھے۔ اگرچہ اس کا رُخ ان لوگوں کی طرف ہی تھا لیکن اس نے ایک مرتبہ بھی ان کی طرف نہیں دیکھا تھا۔ اس کی نظریں کسی اور کو توجہ کا مرکز بناتے ہوئے تھیں۔ نک نے غیر محسوس انداز میں دوسری طرف دیکھا۔ ان کے بائیں طرف دوسری میز پر ایک بوڑھا بیٹھا ہوا شراب کی چسکیاں لے رہا تھا۔ اوّل تو اس ہوٹل میں آنا ہی دولت مندی کی نشانی تھا لیکن بوڑھے کے جسم پر نظر آنے والے لباس کی قیمت کسی طرح بھی تین ہزار

ٹالہ سے کم نہیں ہو سکتی تھی۔ اس کے سامنے رکھی ہوئی شیواس ریگل کی بوتل سے اس کے ذوق مے نوشی کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا تھا۔ نک گھوم کر ایک بار پھر اس لڑکی کی طرف دیکھنے لگا۔

"خوبصورت لڑکیوں کو دیکھ کر تم اپنے حواس کیوں کھو بیٹھتے ہو؟" گلوریا نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس کے لہجے میں بھرپور طنز تھا۔

"خوبصورت ہے نا؟" نک نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا۔

"کوئی بدتمیزی نہیں چلے گی۔ کھانا کھاؤ اور یہاں سے اٹھ جاؤ۔"

"جیسے تمہاری مرضی۔" نک نے بے بسی سے کہا اور کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا لیکن کن انکھیوں سے وہ اب بھی کبھی اس لڑکی کو اور کبھی اس بوڑھے کو دیکھ لیتا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد لڑکی نے اپنی سیٹ چھوڑ دی۔ اس کے کچھ دیر بعد نک نے گھوم کر دیکھا۔ قیمتی لباس والا وہ بوڑھا بھی غائب تھا۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد بک ویلوٹ بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"تم یہیں بیٹھ کر میرا انتظار کرو۔ میں زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس منٹ میں لوٹ آؤں گا۔ اگر تنہائی سے بوریت محسوس کرنے لگو تو ریکریشن ہال میں چلی جانا۔"

"تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے۔ اب چلے اس حرافہ کے پیچھے۔" گلوریا نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اس حرافہ کے پیچھے نہیں کسی اور حرافہ کو تلاش کرنے۔" نک معنی خیز انداز میں مسکرایا۔ "تمہارا کیا خیال ہے آج شام وہ شخص مجھے پچیس ہزار ڈالر خیرات کے طور پر دے گیا تھا۔"

"یہ بات مجھے اسی وقت سمجھ لینا چاہیے تھی جب تم نے یہاں آنے کی تجویز پیش کی تھی۔" گلوریا آہستہ ہوئی ایک جھٹکے سے اٹھ گئی۔ "میں جا رہی ہوں۔ یہاں بیٹھ کر اپنا خون نہیں جلا سکتی۔"

نک نے اس موقع پر خاموش رہنے میں عافیت سمجھی تھی ورنہ عین ممکن تھا کہ گلوریا بھڑک اٹھتی اور بھرے ہال میں اسے گریبان سے پکڑ کر گھسیٹتی ہوئی باہر لے جاتی لیکن غنیمت یہی ہوا کہ وہ مزید کچھ کہے بغیر خود ہی باہر چلی گئی۔ نک ویٹر کو اشارہ کرتا ہوا دوبارہ کرسی پر ٹک گیا۔ چند منٹ بعد اس نے بل ادا کیا اور اٹھ کر ریکریشن ہال میں چلا گیا جہاں لوگ مختلف تفریحات میں مشغول تھے۔ نک متجسس نگاہوں سے چاروں طرف دیکھتا رہا لیکن نہ تو اسے وہ لڑکی نظر آئی اور نہ ہی قیمتی لباس والا وہ بوڑھا دکھائی دیا۔ ڈائننگ ہال میں اس لڑکی کو توجہ کا مرکز بنا کر محض گلوریا کو ستانا چاہتا تھا لیکن بوڑھے اور لڑکی کی اس اشارے بازی دیکھ کر اسے ان دونوں میں کچھ دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ جس معاشرے کا فرد تھا وہاں ایسی باتیں معیوب نہیں سمجھی جاتی تھیں لیکن ذہنی رو بہک گئی تھی۔ حالانکہ اس طرح ذہنی رو کا بہکنا اس کے لیے مہنگا ثابت ہوا تھا۔ گلوریا کی ناراضگی کا مطلب تھا کہ اسے کئی روز تک تنہا رہنا پڑے گا۔

تقریباً آدھا گھنٹہ ریکریشن ہال میں گزارنے اور لڑکی اور اس بوڑھے پر لعنت بھیجنے کے بعد وہ استقبالیہ کاؤنٹر پر آ گیا جہاں ڈیسک کے پیچھے بیٹھی ہوئی ایک نیگرو لڑکی نے سفید دانتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر! میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں۔"

"مجھے کچھ دیر پہلے معلوم ہوا ہے کہ میری ایک دوست اس ہوٹل میں چند روز سے اس ہوٹل میں قیام پذیر ہے۔ کیا آپ اس کے کمرے کا نمبر بتا سکتی ہیں؟"

"آپ کا نام؟" نیگرو لڑکی نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"اس کی ضرورت نہیں۔ دراصل میں اپنی دوست کو سرپرائز دینا چاہتا ہوں۔" نک مسکرایا۔

لڑکی چند لمحے اس کی طرف دیکھتی رہی پھر سامنے رکھے ہوئے کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہو گئی۔ چند لمحے کمپیوٹر کے کی بورڈ پر انگلیاں چلاتی رہی پھر نک کی طرف رخ کر کے بولی۔

"روم نمبر سکس زیرو ٹو ـــــ ساتویں منزل لیکن مس پروفیسی اپنے کمرے میں موجود نہیں ہے۔ اس کی واپسی اب سے ٹھیک پینتالیس منٹ بعد ہو گی۔"

"تھینک یو! میں انتظار کر لوں گا۔" نک کہتا ہوا کاؤنٹر کے سامنے سے ہٹ گیا۔

کچھ دیر تک وہ مختلف لابیوں میں ٹہلتا رہا پھر گھڑی دیکھتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس وقت گیارہ بج کر دس منٹ ہوئے تھے۔ ٹھیک گیارہ بجے اس نے کاؤنٹر سے دریافت کیا تھا جس کا علم تھا کہ پروفیسی کی واپسی اب سے آدھے گھنٹے بعد ہو گی۔

ساتویں منزل پر پہنچ کر وہ کمروں کے نمبر دیکھتا ہوا راہداری میں چلنے لگا۔ کمرہ نمبر چھ سو دو بالکل آخری سرے پر واقع تھا۔ دروازے پر "آؤٹ" کا کارڈ لگا ہوا تھا۔ وہ راہداری کے اختتام پر پراسرار بالکونی میں رک کر باہر کا منظر دیکھنے لگا۔ تاحدِ نگاہ جگمگاتی ہوئی رنگ برنگی روشنیاں تھیں۔ وہ سگریٹ لگا کر ہلکے ہلکے کش لینے لگا۔ یہاں اس کے کھڑے ہونے کا انداز ایسا ہی تھا جیسے اس ہوٹل میں قیام پذیر اور کمرے سے نکل کر محض وقت گزاری کے لیے یہاں آن کھڑا ہوا ہو۔

تقریباً پانچ منٹ بعد اس نے سگریٹ کو رنے میں پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں پھینکا اور راہداری میں دیکھتا ہوا پروفیسی کے کمرے کے سامنے رک گیا۔ جیب سے مخصوص چابی نکالنے اور دروازہ کھولنے میں چند سیکنڈ سے زیادہ نہیں لگے تھے۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔ سامنے کی عمارت پر لگے ہوئے نیون سائن کی مدھم سی روشنی کھڑکی کے راستے کمرے میں پہنچ رہی تھی۔ اگر تاریکی ہوتی تو نک

وہ لائٹ جلانے کا خطرہ ہرگز مول نہ لیتا۔ وہ چند لمحے دروازے کے قریب کھڑا رہا پھر دبے قدموں آگے بڑھا۔

دو کمروں کا سوٹ تھا۔ ایک نشست گاہ اور دوسرا بیڈروم۔ وہ نشست گاہ سے ہوتا ہوا بیڈروم میں چلا گیا۔ اس کمرے میں روشنی نسبتاً زیادہ تھی۔ وہ مختلف چیزوں کو دیکھتا ہوا ملبوسات کی الماری کے سامنے رُک گیا۔ اس نے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر اسے آہستگی سے گھما دیا۔ دروازہ مقفل نہیں تھا۔ وہ اندر ہینگروں پر ٹنگے ہوئے ملبوسات کا جائزہ لینے لگا۔ مختلف قسم کے لباس تھے، ایک دو شب خوابی کے جامے بھی تھے لیکن وہ میکسی کہیں بھی نظر نہیں آئی جس کے لیے ڈیک نے اسے پچیس ہزار ڈالر دیے تھے۔ وہ الماری بند کر کے باتھ روم میں گھس گیا۔ وہاں بھی کھونٹی پر دو تین کپڑے ٹنگے ہوئے تھے لیکن وہ میکسی نہیں تھی۔ وہ باتھ روم سے نکل کر دوبارہ خوابگاہ میں آگیا اور متجسس نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لینے لگا۔ اس کے ساتھ ہی وہ سوچ رہا تھا کہ میکسی جیسی چیز کہاں رکھی جا سکتی ہے لیکن پھر وفعتاً اس کے ذہن میں خیال آیا کہ ڈیک کے کہنے کے مطابق پروفیسی کئی روز سے ہوٹل میں مقیم تھی۔ ممکن ہے وہ میکسی لانڈری میں گئی ہو اور اس امکان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ وہ میکسی پروفیسی نے پہن رکھی ہو۔

وہ کمرے کے وسط میں کھڑا سوچ ہی رہا تھا کہ بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اچھل پڑا۔ اسے وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا تھا۔ اس نے متجسس نگاہوں سے چاروں طرف دیکھا۔ چھپنے کی کوئی جگہ نہ پا کر وہ دروازے کی آڑ میں ہو گیا۔ نشست گاہ سے ہلکے قدموں کی آواز ابھر رہی تھی جو اسی طرف آ رہی تھی۔ چند سیکنڈ بعد کوئی سایہ اندر داخل ہوا۔ وہ کوئی عورت تھی جو سیدھی واڈ روب کی طرف چلی گئی تھی۔ نک کے لیے یہ بہترین موقع تھا۔ وہ عورت ادھر اُدھر دیکھے بغیر جیسے ہی دو قدم آگے بڑھی نک نہایت پھرتی سے دروازے کی آڑ سے نکل کر نشست گاہ میں پہنچ گیا۔ وہ جلدی جلدی بیرونی دروازے سے باہر نکل جانا چاہتا تھا کہ وفعتاً کسی سے ٹکرا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ہلکی سی چیخ سنائی دی اور نک ٹکرانے والے کو ساتھ لیتا ہوا قالین پر ڈھیر ہو گیا۔

نک ویلوٹ پر ایک لمحہ کو بدحواسی سی طاری ہو گئی لیکن اس نے فوراً ہی اپنی کیفیت پر قابو پا لیا اور سیدھا ہوتے ہوتے اپنے ساتھ گرنے والے اس بوڑھے کو بھی سہارا دے کر اٹھا لیا جس کے منہ سے مغلظات کا سیلاب بہہ رہا تھا۔

"سوری ڈیڈ! سنبھل کر کھڑے رہنا یہاں قیامت آنے والی ہے۔"

نک کہتا ہوا تیزی سے باہر نکل گیا لیکن اس کے دماغ کو ایک جھٹکا سا لگا تھا۔ اس سے ٹکرانے والا بڈھا وہی تھا جسے اس نے ڈائننگ ہال میں دیکھا تھا۔ نک کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ بیڈروم میں جانے والی لڑکی بھی وہی ہو گی جو ڈائننگ روم میں گہری نظروں سے اس بڈھے کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ مس پروفیسی وہی تھی لیکن اب یہ بات بھی واضح ہو گئی تھی کہ میکسی اس کے جسم پر نہیں تھی۔ اس کا ایک ہی مطلب تھا کہ وہ میکسی یا تو کہیں اور رکھی گئی تھی یا واقعی لانڈری میں گئی ہوئی تھی۔

باہر نکلتے ہوئے نک کو ایک نسوانی چیخ بھی سنائی دی تھی۔ بوڑھے کی چیخ سن کر پروفیسی بھی چیختی ہوئی باہر نکلی ہو گی لیکن نک ویلوٹ نے وہاں رکنا خطرے سے خالی نہیں سمجھا۔ یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ راہداری اس وقت بھی سنسان تھی۔ وہ لفٹ کا رُخ کرنے کے بجائے تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا راہداری میں دائیں طرف مڑ گیا۔ اسے اس کے لیے اجنبی نہیں تھا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ نہایت عجلت میں زینے سے اتر رہا تھا۔ زینے کے اختتام پر ایک دروازہ ہوٹل کی لابی کی طرف کھلتا تھا اور دوسرا سڑک پر۔ اس نے سڑک والے دروازے ہی کا رُخ کیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ پروفیسی ٹیلیفون پر ہوٹل دفتر کو اپنے کمرے میں کسی چور کی موجودگی کی اطلاع دے گی اور اس فوراً ہی بلڈ چور کی تلاش شروع ہو جائے گی۔ استقبالیہ ڈیسک پر بیٹھی ہوئی شیگ ولڑکی ہاؤس ڈیٹیکٹو کو یقیناً اس شخص کا حلیہ بھی بتا دے گی جس نے کچھ دیر پہلے مس پروفیسی کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ ایسی صورت میں اگر وہ ہوٹل میں موجود رہتا تو اس کا دھر لیا جانا یقینی تھا۔

وہ ایک طویل چکر کاٹ کر ہوٹل کے سامنے والے رُخ پر آیا۔ گلوریا جب روتھ کر ہوٹل سے نکلی تھی تو گاڑی کی چابی اس کے پاس تھی لہٰذا اس میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ گاڑی وہی لے گئی ہو گی۔ اس کے اب کوئی ٹیکسی حاصل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا لیکن جانے سے پہلے وہ یہاں کی صورتحال کا ایک بار اور جائزہ لے لینا چاہتا تھا۔ سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر وہ ہوٹل کی طرف دیکھنے لگا۔ چند منٹ بعد ایک گاڑی اس کے قریب آ کر رکی۔ وہ چونک گیا۔ یہ اسی کی گاڑی تھی لیکن دوسرے ہی لمحے گاڑی ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی نک ویلوٹ بھی اس طرح اچھل پڑا جیسے بچھو نے ڈنک مارا ہو۔ ایک لمحہ کو تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔ اسٹیئرنگ گلوریا کے بجائے خوفناک شکل والا ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ پچھلی سیٹ پر بھی اسی قبیل کے دو آدمی موجود تھے اور گلوریا ان کے درمیان سینڈوچ بنی بیٹھی تھی۔

نک ویلوٹ پاگلوں کی طرح گاڑی کے پیچھے دوڑا لیکن ٹریفک کے ہجوم کے باوجود گاڑی انتہائی تیز رفتاری سے بہت آگے نکل گئی تھی۔ ڈرائیور یقیناً بہت ماہر تھا۔ نک رُک کر چند لمحے دور ہوتی ہوئی گاڑی کی طرف دیکھتا رہا پھر دیوانہ وار ایک خالی ٹیکسی کی طرف لپکا چند قدم آگے کھڑی تھی۔

*

قریباً دو گھنٹے تک شہر کی سڑکیں ناپنے کے بعد نک ویلوٹ کی ہدایت پر ڈرائیور نے ٹیکسی کا رُخ اس کے اپارٹمنٹ کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔ اس صورتحال نے نک کو بری طرح بدحواس کر دیا تھا۔ وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھا سوچ رہا تھا کہ گلوریا کو لے جانے والے کون لوگ ہو سکتے تھے؟ گلوریا کو جس طرح انھوں نے اپنے قابو میں کر رکھا تھا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ ان کا ارادہ نیک نہیں تھے۔ لیکن سوال تو یہ تھا کہ وہ چاہتے کیا تھے؟ گلوریا کو اس سے تقریباً سوا گھنٹہ پہلے ہوٹل سے نکلی تھی۔ کیا انھوں نے گلوریا کو فوراً ہی گرفت میں لے لیا تھا یا گلوریا اپنی ناراضگی بھول کر دوبارہ وہاں آئی تھی اور ان کے ہتھے چڑھ گئی تھی۔ نک جیسے جیسے سوچتا اس کا ذہن اُلجھتا چلا گیا۔

اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے ٹیکسی رُکتے ہی وہ چونک گیا۔ چند گز آگے اس کی اپنی گاڑی کھڑی تھی۔ وہ ٹیکسی سے اتر کر گاڑی کی طرف لپکا اور ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔

چابی اگنیشن میں موجود تھی لیکن اس کے ساتھ ہی ایک مڑا تڑا سا کاغذ بھی چابیوں والے چھلے میں پھنسا ہوا تھا۔ نک نے جلدی سے کاغذ نکال کر اسے سیدھا کیا۔ آڑھی ترچھی ہینڈ رائٹنگ میں صرف ایک جملہ تحریر تھا۔

"مسٹر ویلوٹ! اپنے اپارٹمنٹ میں ہماری کال کا انتظار کرو۔"

نک نے کاغذ جیب میں ٹھونسا، ٹیکسی کا بل ادا کیا اور بلڈنگ کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے عمارت کے نگراں سے اپنی گاڑی کے بارے میں دریافت کیا کہ اسے کون چھوڑ کر گیا تھا لیکن اس نے لاعلمی میں سر ہلا دیا۔ نک لفٹ کا رُخ کرنے کے بجائے زینے کی طرف بڑھ گیا۔ اوپر پہنچ کر اپنے فلیٹ کا دروازہ کھولنے کے بعد اس نے قدم اندر رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے لپک کر ریسیور اٹھا لیا۔

"مسٹر ویلوٹ؟" ریسیور کان سے لگاتے ہی ایک نسوانی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

"ہاں۔ تم کون ہو؟" نک کے لہجے میں الجھن تھی۔

"یہ جاننا تمھارے لیے ضروری نہیں ہے لیکن وہ کاغذ شاید اب بھی تمھاری جیب میں ہو گا جو تمھیں اپنی گاڑی کی چابی والے چھلے سے ملا تھا۔"

"اوہ۔" نک چونک گیا۔ کاغذ کی تحریر پڑھنے کے بعد فون پر اسے کسی عورت کے بجائے مرد کی آواز کی توقع تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک اور خیال بجلی کے کوندے کی طرح لپکا تھا۔ وہ جو کوئی بھی تھا اس بلڈنگ سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اس نے نک کو گاڑی سے کاغذ نکال کر جیب میں رکھتے ہوئے بھی دیکھا تھا اور عین اس وقت فون کیا تھا جب وہ اپنے فلیٹ میں داخل ہو رہا تھا۔ گویا اسے علم تھا کہ عمارت میں داخل ہونے کے اتنی دیر بعد وہ اپنے فلیٹ میں پہنچ جائے گا۔ وہ فون اٹھا کر کھڑکی کے قریب آ گیا اور سڑک کے دوسری طرف واقع دوکانوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "تم لوگ کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟"

"ہم تمھارے دشمن نہیں ہیں لیکن۔۔۔"

"میری دوست کو اغوا کرنے کا مقصد؟" نک نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہم تمھاری دوست کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ وہ جیسی آئی ہے ویسی ہی لوٹائی جائے گی لیکن اس کے لیے تمھیں ہم سے تعاون کرنا ہو گا۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس قسم کا تعاون؟"

"ہم تم سے ایک کام لینا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے تمھاری مطلوبہ فیس بھی ادا کی جائے گی لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا کہ انکار کی صورت میں نہ صرف تم اپنی دوست سے محروم ہو جاؤ گے بلکہ گزشتہ دو سال میں تمھارے کارناموں کی نہرست بھی معہ ثبوت کے پولیس کے حوالے کر دی جائے گی۔"

"گویا تم مجھے بلیک میل کرنا چاہتے ہو؟" نک کے حلق سے غراہٹ سی نکلی۔ اس کی نظریں مسلسل سامنے والی دوکانوں کے دروازوں پر بھٹک رہی تھیں۔

"بالکل نہیں۔" ریسیور پر ایک ہلکے سے قہقہے کی آواز سنائی دی۔ "اسے اضطراری تدبیر سمجھ لو۔"

"اگر تمھیں کوئی کام لینا تھا تو براہ راست مجھ سے رابطہ قائم کر سکتی تھیں۔"

"بدقسمتی سے میں تمھارے سنہرے اصولوں سے بھی واقف ہوں۔ اگر یہ طریقہ اختیار کیے بغیر میں تم سے کام کے لیے کہتی تو تم یقیناً انکار کر دیتے۔"

"گویا تم کوئی ایسی چیز چوری کرانا چاہتی ہو جو بہت قیمتی ہے یا اس کی کوئی سیاسی یا تاریخی اہمیت ہے۔ تم جانتی ہو کہ میں ہمیشہ صرف ایسی چیزیں۔۔۔۔۔"

"سب جانتی ہوں۔" دوسری طرف سے بات کاٹ دی گئی۔ "لیکن وہ چیز نہ تو نوادرات میں شامل ہے نہ ہی اس کی کوئی سیاسی یا تاریخی اہمیت ہے۔"

"پھر میں انکار کیوں کر دیتا جبکہ تم میری مطلوبہ فیس بھی ادا کرنے کو تیار ہو۔" نک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دراصل بات یہ ہے کہ ایک اور شخص اس معاملے میں ہم سے چند گھنٹوں کی سبقت حاصل کر چکا ہے۔ میرا مطلب ہے، مائیک نامی ایک شخص اس کام کے سلسلے میں پہلے ہی تم سے رابطہ قائم کر چکا ہے اور

میں جانتی ہوں کہ تم ایک ہی کام کے لیے کسی دوسری پارٹی کی پیش کش قبول نہیں کرو گے۔"

"اوہ۔" نک کے دماغ میں جھماکہ سا ہوا۔ "تم روزالی تو نہیں، ڈریک کی بیوی؟"

"نہ میں روزالی ہوں نہ ڈریک سے میرا کوئی تعلق ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ تم وہ میکسی چرا کر میرے حوالے کر دو۔"

"کیا وہ میکسی بہت قیمتی ہے؟" نک نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کی قیمت پچیس تیس ڈالر سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔"

"یہ تمہارے سوچنے کی بات نہیں۔ میں تمہارا جواب سننا چاہتی ہوں۔"

"اگر میں انکار کر دوں تو؟"

"تو پھر میں نے جو کچھ کہا ہے اسے محض دھمکی مت سمجھنا۔"

نک چند لمحے خاموش رہا پھر بولا۔ "میں نہ تو تمہارا نام جانتا ہوں اور نہ ہی تمہاری صورت سے واقف ہوں۔ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ....."

"کام ہو جانے کی صورت میں تمہاری دوست کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ اس کے لیے تمہیں صرف میری زبان پر اعتماد کرنا ہوگا۔ اس دوران وہ میری مہمان کی حیثیت سے رہے گی۔ البتہ دوسری صورت میں....."

"ٹھیک ہے۔" نک ویلوٹ کے منہ سے بے اختیار گہرا سانس نکل گیا۔ "میں تیار ہوں۔"

"گڈ۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔ "مجھے یقین تھا کہ تم انکار نہیں کرو گے۔ میری نیت کے صاف ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ تمہاری گاڑی کے ڈیش بورڈ کے خانے میں پچیس ہزار کی رقم موجود ہے۔ تمہاری فیس، جو تم ہمیشہ ایڈوانس لیتے ہو۔"

دوسری طرف سے لائن بے جان ہو چکی تھی۔ نک ویلوٹ کھڑکی پر قدرے باہر کو جھک گیا اور اس کی نظریں سامنے والی دکانوں کے دروازوں پر بھٹکنے لگیں۔ اس کا خیال تھا کہ ممکن ہے وہ عورت سامنے کی کسی دکان ہی سے فون کر رہی ہو اور شاید وہ اس کی نظروں میں آ جائے لیکن ایسا سوچنا اس کی حماقت تھی۔ ظاہر ہے اگر وہ اپنے آپ کو اس سے پوشیدہ رکھنا چاہتی تھی تو ایسی غلطی نہیں کر سکتی تھی۔

وہ تقریباً دس منٹ تک کھڑکی میں بیٹھا رہا لیکن کوئی ایسی عورت نظر نہیں آئی جس پر شبہ کیا جا سکتا۔ وہ کھڑکی سے ہٹ گیا اور فون کو میز پر رکھتا ہوا فلیٹ سے باہر نکل گیا۔

فون پر بات کرنے والی اس گمنام عورت نے غلط نہیں کہا تھا۔ پچیس ہزار ڈالر کے نوٹوں کی گڈی گاڑی کے گلوکمپارٹمنٹ میں موجود تھی۔ اس نے گڈی اٹھا کر جیب میں ڈالی اور اسٹیئرنگ کے سامنے بیٹھ کر انجن اسٹارٹ کر دیا۔

گاڑی مختلف سڑکوں پر گھومتی ہوئی لانگ آئی لینڈ کی طرف نکل آئی۔ نک کے سامنے اس وقت کوئی منزل نہیں تھی۔ وہ گلوریا کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اس وقت خطرناک قسم کے لوگوں کے قبضے میں تھی اور ان خطرناک لوگوں کو وہ میکسی درکار تھی جس کو چوری کرانے کے لیے ایک اور شخص بھی پچیس ہزار ڈالر دے چکا تھا۔ اس کا ذہن الجھ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس میکسی میں آخر ایسی کیا بات تھی جس میں دو مختلف پارٹیاں دلچسپی لے رہی تھیں؟

ایک سگنل پر پہنچ کر اس نے گاڑی کو دائیں طرف گھما دیا اب وہ لانگ آئی لینڈ کے بجائے جانا ٹاؤن کی طرف جا رہا تھا۔ ٹیلی فون والی گمنام عورت کے بارے میں کچھ معلوم کرنا ممکن نہیں تھا لیکن ڈریک کے بارے میں وہ ایسی کوشش کر سکتا تھا۔ ڈریک نے رینڈ کا حوالہ دیا تھا جس کی ایک موقع پر وہ مدد کر چکا تھا۔ رینڈ سے ڈریک کے بارے میں معلوم ہو سکتا تھا۔

جب وہ جانا ٹاؤن پہنچا تو رات کے دو بج رہے تھے۔ رینڈ کا مکان تلاش کرنے میں اسے کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ وہ دراصل ایک چھوٹے سے بار کا مالک تھا اور اس کی رہائش بھی بار کے اوپر ہی تھی۔ اس طرح جگاتے جانے پر وہ برا سا منہ بناتا ہوا نیچے آیا تھا لیکن نک ویلوٹ کو دیکھتے ہی اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔

"ہیلو مسٹر ویلوٹ! خیریت؟ اوپر آ جاؤ۔ ہم اطمینان سے بات کریں گے۔" وہ دانت نکالتے ہوئے بولا۔

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ میں تم سے ڈریک نامی ایک شخص کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جسے تم نے میرا پتا دیا تھا۔" نک نے کہا۔

"ڈریک؟ اسے میں نے تمہارے پاس بھیجا تھا؟" رینڈ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں۔ اس نے تمہارا حوالہ دیا تھا۔"

"تمہیں شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر ویلوٹ! میں نہ تو کسی ڈریک کو جانتا ہوں اور نہ ہی میں نے کسی کو تمہارے پاس بھیجا تھا۔"

"کیا واقعی؟"

"ہاں۔ میں نے تو کبھی کسی سے تمہارا ذکر بھی نہیں کیا۔" رینڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔" نک ویلوٹ کہتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

بوبری کی طرف جاتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کہ ڈریک کون تھا؟ اس کی کہانی میں کوئی حقیقت بھی تھی یا وہ محض جھوٹ بول کر اپنا کام کرانا چاہتا تھا۔ رینڈ کے بیان سے تو کم از کم یہی ظاہر ہوتا تھا کہ اس نے روزالی اور پروفیسی کے بارے میں ایک فرضی کہانی سنائی تھی۔ جس میں صرف اس حد تک صداقت تھی کہ مس پروفیسی کی

حیثیت فرضی نہیں تھی اور اس کے قبضے میں وہ میکسی ہے جو کسی وجہ سے اہمیت اختیار کر گئی تھی۔ اسے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ ڈریک روفون کرنے والی گمنام عورت کے درمیان کوئی نہ کوئی تعلق ضرور تھا یہ تعلق کیا تھا یا وہ دونوں میکسی کیوں حاصل کرنا چاہتے تھے؟ اس ات کا فیصلہ تو میکسی کو دیکھنے کے بعد ہی ہو سکتا تھا لیکن نک ویلوٹ کے لیے اس وقت کی صورتحال خاصی تکلیف دہ تھی۔ گلوریا نامعلوم لوگوں کے قبضے میں تھی اور جب تک میکسی ان لوگوں کو نہیں مل جاتی لوریا کی زندگی کے بارے میں کوئی بات یقینی طور پر نہیں کہی جا سکتی تھی۔

بوبری سے ہوتا ہوا جب وہ واپس گھر پہنچا تو صبح کے چار بج چکے تھے۔ وہ لباس تبدیل کیے بغیر کرسی پر ڈھیر ہو گیا اور سگریٹ سلگا رلمبے لمبے کش لینے لگا۔ وہ سگریٹ نوشی کا عادی نہیں تھا لیکن جب ذہنی الجھن ہوتی تو سگریٹ پر سگریٹ سلگاتے چلا جاتا۔ اس وقت وہ ایسی ہی کیفیت میں مبتلا تھا۔

صبح سات بجے تک اس کے سامنے رکھا ہوا ایش ٹرے سگریٹ کے ٹکڑوں سے لبالب بھر چکا تھا۔ اس کے منہ کا ذائقہ بھی بری طرح کڑوا ہو چکا تھا۔ اس نے اٹھ کر ٹھنڈے پانی سے غسل کیا جس سے کسلمندی کسی حد تک دور ہو گئی۔ پھر ناشتہ تیار کرنے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گیا۔ انڈے کے گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے بھی وہ میکسی ہی کے بارے میں سوچتا رہا پھر دفعتاً اس کے ذہن میں ایک اور خیال ابھرا۔ اگر ڈریک نے اسے جھوٹی کہانی سنائی تھی تو اس کا مطلب تھا کہ پروفیسی بھی نہیں تھی جو اسے ظاہر کیا گیا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ سب سے پہلے پروفیسی کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ یہ طے کرنے کے بعد وہ ٹھیک نو بجے اپارٹمنٹ سے نکل گیا۔ چند منٹ بعد اس کی گاڑی سٹرہوٹل کی طرف دوڑ رہی تھی۔

✱

نک ویلوٹ آسٹر ہوٹل کے ملازم کی وردی میں ملبوس وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا مختلف راہداریوں میں گھوم رہا تھا جس پر ہوٹل میں قیام پذیر مہمانوں کے دھلے ہوئے کپڑے لدے ہوئے تھے۔ کپڑوں کے ساتھ سلپوں پر مہمانوں کے ناموں کے بجائے کمروں کے نمبر لکھے ہوئے تھے۔ وہ مختلف دروازوں کے سامنے رک کر دستک دیتا۔ دروازہ کھلنے پر کپڑوں کا بنڈل، دروازہ کھولنے والے کے ہاتھ میں تھما دیتا اور آگے چل دیتا۔

پروفیسی کے کمرے کی تلاشی کے بعد نک ویلوٹ کو شبہ تھا کہ میکسی دوسرے کپڑوں کے ساتھ دھلنے کے لیے لانڈری گئی ہوگی۔ آج صبح ہی اس نے ہوٹل کے ملازمین کی فہرست حاصل کر کے ان میں سے ایسے آدمی کا انتخاب کیا تھا جو اس کے کام آ سکتا تھا۔ ایڈگر نامی اس شخص کو ڈھب پر لانے میں نک کو کوئی دشواری پیش نہیں آئی تھی۔ پچاس ڈالر کا نوٹ جیب میں آتے ہی ایڈگر نے اپنے سپروائزر کو فون کر دیا تھا کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ وہ کام پر نہیں آ سکے گا البتہ وہ اپنے کزن کو بھیج رہا ہے جو آج کے دن اس کی جگہ کام کرے گا۔ سپروائزر کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ دوپہر کے کھانے کے وقفے سے کچھ پہلے نک ویلوٹ ایڈگر کی وردی پہن کر ہوٹل پہنچ گیا تھا جہاں سپروائزر نے اسے لانڈری سیکشن میں بھیج دیا کیونکہ ایڈگر اسی شعبے میں خدمات انجام دے رہا تھا۔ نک ویلوٹ کا بایاں جبڑا اور ناک پھولی ہوئی تھی۔ دائیں رخسار پر بھی ورم صاف نظر آ رہا تھا۔ اس کا یہ حلیہ مخصوص اسپرنگ اور پیڈز کا مرہونِ منت تھا۔ ایڈگر کے سامنے بھی وہ اسی حلیے میں آیا تھا۔

لانڈری کے انچارج نے اسے آتے ہی مہمانوں کے دھلے ہوئے کپڑے ان کے کمروں تک پہنچانے کی ڈیوٹی پر لگا دیا تھا۔ اور اس وقت وہ یہی فریضہ انجام دے رہا تھا۔ وہ تین چکر لگا چکا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اسے کوہ نمبر چھ سو دو کے کپڑے بھی دیے جائیں گے لیکن ابھی تک ایسا نہیں ہوا تھا۔

اس وقت سہ پہر کے پانچ بج رہے تھے۔ وہ خالی ٹرالی لانڈری کے ایک مخصوص حصے میں کھڑی کر کے اس ہال نما کمرے میں چلا گیا جس کی چاروں دیواروں کے ساتھ ریک بنے ہوتے تھے۔ ہر ریک پر نمبر درج تھے۔ یہ کمروں کے نمبر تھے متعلقہ کمروں کے مہمانوں کے کپڑے اسی نمبر والی ریک میں رکھے جاتے تھے۔ نک ویلوٹ کی نظریں پھسلتی ہوئی اس ریک پر جم گئیں جس پر چھ سو دو کے ہندسے لکھے ہوئے تھے لیکن وہ ریک خالی تھا۔ شام ہونے تک اس نے وہ رجسٹر بھی چیک کر لیا جس میں لانڈری میں آنے اور جانے والے کپڑوں کا اندراج ہوتا تھا لیکن گزشتہ دس دن کی تاریخوں میں کمرہ نمبر چھ سو دو یا پروفیسی کے نام کسی قسم کا اندراج نہیں تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ جب سے یہاں آئی تھی اس نے ایک مرتبہ بھی ہوٹل کی لانڈری میں کپڑے دھلنے کو نہیں دیے تھے۔ نک نے یہاں رُک کر مزید وقت ضائع کرنے کے بجائے چھٹی کر لینے ہی میں عافیت سمجھی۔ چنانچہ آٹھ بجے کے لگ بھگ وہ سپروائزر کو اطلاع دیے بغیر رخصت ہو گیا۔

اس رات گیارہ بجے کے قریب وہ ایک بار پھر ایک عام گاہک کی طرح آسٹر ہوٹل میں داخل ہوا۔ وہ ڈائننگ ہال اور ریکریشن سے ہوتا ہوا بار روم میں پہنچا تو اسے چونک جانا پڑا۔ مس پروفیسی وہاں موجود تھی۔ اس مرتبہ اس کے ساتھ کوئی اور بوڑھا نظر آ رہا تھا۔ نک کو سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ پروفیسی اتنی دولت مند ہرگز نہیں تھی کہ اتنے بڑے ہوٹل میں رہائش کے اخراجات کی متحمل ہو سکے۔ یہ اخراجات اسی طرح پورے ہوتے تھے۔ اس معاملے میں واقعی نک کو اس کی ذہانت کی داد دینا

پڑی۔ وہ ایسے دولت مند بوڑھوں کا انتخاب کرتی تھی جن سے اسے کسی قسم کا خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا تھا۔

نک ویلوٹ نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک بار پھر اس کے کمرے کی تلاشی لینا چاہی لیکن اسے گزشتہ رات کا واقعہ یاد آگیا۔ آج یقیناً ہوٹل کی انتظامیہ محتاط ہوگی۔ وہ کسی قسم کا خطرہ مول لینے کو تیار نہیں تھا۔ وہ کچھ دیر تک بیئر پیتا رہا۔ اس دوران وہ مسلسل پروفیسی کی حرکات کا جائزہ لے رہا تھا۔ پھر وہ بار روم سے باہر نکل گیا اور راہداری سے گزرنے والے ایک ویٹر کو روک کر بولا۔

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ اسٹیورڈ ٹیلر سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے؟"

"وہ بارہ بجے ڈیوٹی پر آئے گا۔ اگر آپ چاہیں تو اسے گھر پر مل سکتے ہیں۔" ویٹر نے جواب دیا۔ "وہ عقبی گلی ہی کی ایک بلڈنگ میں رہتا ہے۔"

"تم پتا بتاؤ۔ میں اسے وہیں مل لیتا ہوں۔" نک نے کہا۔

ویٹر نے پتا بتا دیا۔ نک ویلوٹ اس کا شکریہ ادا کرتا ہوا باہر نکل گیا۔ عقبی گلی میں ٹیلر کا فلیٹ تلاش کرنے میں اسے زیادہ دشواری پیش نہیں آئی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ اس فلیٹ سے نکلا تو اس کے جسم پر ٹیلر کی وردی نظر آرہی تھی جس پر آسمز ہوٹل کا مخصوص مونوگرام بنا ہوا تھا۔ اس کے باہر نکلنے سے پہلے ٹیلر اپنے سپروائزر کو فون پر اطلاع دے چکا تھا کہ اچانک طبیعت خراب ہو جانے کی وجہ سے وہ ڈیوٹی پر نہیں آسکتا البتہ اپنی جگہ اپنے ایک عزیز کو بھیج رہا ہے تاکہ کام کے معاملے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔

نک ویلوٹ جب ہوٹل میں داخل ہوا تو ایک نئے حلیے میں تھا۔ ریڈی میڈ میک اپ کے ذریعے چہرے میں معمولی سی تبدیلی کے ساتھ ہی اس نے سر پر وگ بھی لگا لی تھی۔ اس نے ہوٹل کے ملازمین کی فہرست میں سے اس مرتبہ ٹیلر کا انتخاب بہت سوچ سمجھ کر کیا تھا۔ ٹیلر اسٹیورڈ تھا اور اس کی ڈیوٹی ساتویں منزل پر تھی۔ ہوٹل کے ہر اسٹیورڈ کے پاس ہر وقت ایک ماسٹر کی موجود رہتی تھی تاکہ ہنگامی صورتحال میں کسی کمرے کا تالا کھولا جا سکے اور اس وقت یہ چابی نک ویلوٹ کی جیب میں موجود تھی۔ اس نے ڈیوٹی روم میں پہنچ کر سپروائزر کو صورتحال سے آگاہ کیا اور اجازت پاکر لفٹ کے ذریعے ساتویں منزل پر پہنچ گیا۔

رات بارہ بجے کے بعد ہر منزل پر صرف چار ویٹروں کی ڈیوٹی رہتی تھی۔ ہر منزل پر سولہ کمرے تھے۔ اس طرح ہر ویٹر کے حصے میں چار کمرے آتے تھے۔ ہر راہداری کے سرے پر ایک چھوٹا سا کمرہ بھی موجود تھا۔ جہاں اسٹیورڈ بیٹھا کرتا تھا۔ اس کی میز کے سامنے ایک بورڈ پر کمروں کے نمبر درج تھے۔ ہر نمبر کے ساتھ ایک چھوٹا سا بلب بھی نظر آرہا تھا۔ ویٹر کو بلانے کے لیے جس کمرے سے گھنٹی کا بٹن دبایا جاتا بورڈ پر اس نمبر کا بلب روشن ہو جاتا۔ میز پر ایک ٹیلی فون سیٹ بھی موجود تھا جس سے متعلقہ اسٹیورڈ کچن، دفتر یا دوسرے حصوں سے رابطہ قائم کر سکتا تھا۔

نک ویلوٹ نے بارہ بجے تک کی ڈیوٹی پر موجود ویٹر سے چابی لے کر اسے رخصت کر دیا اور وہ کاریڈور میں ٹہلنے لگا جس پر مختلف کمروں میں مقیم مہمانوں کے آرڈر درج کیے جاتے تھے۔ ایک مہمان کو اب سے پندرہ منٹ بعد وہسکی کی بوتل پہنچانا تھی اور ایک دوسرے مہمان کو جسے صبح چھ بجے فلائٹ سے کیلی فورنیا جانا تھا، وقت مقررہ پر جگانا تھا۔ اس کے علاوہ کارڈ پر کوئی ہدایت درج نہیں تھی۔

نک ویلوٹ کچھ دیر بعد کمرے سے نکل آیا اور اپنے حصے کی راہداریوں کے چکر لگانے لگا۔ کمرہ نمبر چھ سو دو کا دروازہ بند تھا جس پر آؤٹ کی سلپ لگی ہوئی تھی۔ نک نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور دروازہ کھول کر بڑے اطمینان سے اندر داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی وہ بڑی پھرتی سے تلاشی لینے لگا لیکن اس مرتبہ بھی اسے ناکامی ہی کا منہ دیکھنا پڑا۔ وہ سیکسی کہیں بھی دکھائی نہیں دی تھی جس کے لیے اسے یہ سب پاپڑ بیلنے پڑ رہے تھے۔ دفعتاً اسے فائر اسکیپ کا خیال آگیا۔ اگر مس پروفیسی اس سیکسی کی اہمیت سے آگاہ تھی تو اس نے یقیناً کسی ایسی جگہ چھپایا ہوگا جہاں عام آدمی کا ذہن نہ پہنچ سکتا ہو اور اس مقصد کے لیے فائر اسکیپ سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں ہو سکتی تھی۔

فائر اسکیپ کا راستہ ڈرائنگ روم سے تھا۔ وہ بیڈ روم سے نکل کر ڈرائنگ روم میں آگیا اور ایک دیوار پر آویزاں پردہ ہٹا کر کھڑکی کھولنے لگا۔ جو ہوٹل میں آتش زدگی یا کسی اور ایمرجنسی کی صورت میں اس راستے کی طرف کھلتی تھی جہاں سے بحفاظت باہر نکلا جا سکتا تھا۔ وہ کھڑکی کی چوکھٹ پر اٹھ کر دوسری طرف کود گیا۔ ایک زینہ تھا جو بل کھاتا ہوا اوپر سے نیچے تک چلا گیا تھا۔ اس نے پہلے اوپر کا رخ کیا۔ زینے پر دسویں منزل تک اسے کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ وہ نیچے اترنے لگا۔ چند لمحے بعد وہ عقبی خانے کے اس وسیع و عریض کمرے میں پہنچ چکا تھا جہاں سے باہر نکلنے کے کئی راستے تھے۔ یہ غنیمت تھا کہ یہ خانہ اور فائر اسکیپ میں ۲۴ گھنٹے بتی جلتی رہتی تھی۔ ورنہ اسے جگہ جگہ سوئچ تلاش کرنے پڑتے۔ اوپر سے نیچے تک ناکامی کے سوا کچھ نہیں تھا۔ وہ اسی راستے ساتویں منزل پر پہنچ گیا لیکن جیسے ہی وہ کمرہ نمبر چھ سو دو کی کھڑکی کے سامنے پہنچا اسے چونک جانا پڑا۔ کھڑکی بند تھی۔

وہ چند لمحے وہیں کھڑا سوچتا رہا پہلے تو اس کے ذہن میں ایک اور خیال ابھرا۔ ابھی گزشتہ رات ہی پروفیسی کے کمرے میں ایک وارادات ہو چکی تھی اب پھر وہ ہوٹل کی انتظامیہ کو رپورٹ کر دے گی اور یہ بھی ممکن تھا کہ وہ فون پر اپنے کمرے میں ــــ کسی کی مداخلت کی اطلاع دے چکی ہو۔ فوراً ہی کسی فیصلے پر پہنچ کر اس نے کھڑکی کے شیشے کو ہولے سے کھٹکھٹایا۔ فوراً ہی پردہ ہٹ گیا اور کمرے کی تیز روشنی میں پروفیسی کا چہرہ دکھائی دیا۔ اس کے پیچھے قیمتی سوٹ میں کوئی آدمی بھی موجود تھا جس کا تعلق یقیناً ہوٹل سے نہیں تھا۔

اگر نک ویلوٹ کے جسم پر ہوٹل کی وردی نہ ہوتی تو پروفیسی یقیناً شور مچا دیتی لیکن چند لمحوں کی ہچکچاہٹ کے بعد اس نے کھڑکی کھول دی۔

"کون ہو تم؟" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"یہ آپ کو میری یونیفارم سے سمجھ لینا چاہیے میڈم کہ میرا تعلق ہوٹل ہی سے ہے۔" نک نے پُرسکون لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن....."

"میں اس زحمت کے لیے معذرت چاہتا ہوں میڈم!" نک چوکھٹ پر چڑھ کر کمرے میں آگیا۔ معمول کے مطابق فائر اسکیپ کو چیک کیا جا رہا تھا تاکہ کسی ایمرجنسی کی صورت میں معزز مہمانوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔"

"اوہ۔" میں تو ڈر گئی تھی اور ابھی مینیجر کو فون کرنے ہی والی تھی۔" پروفیسی نے اطمینان کا سانس لیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں میڈم۔" نک نے کہتے ہوئے کن انکھیوں سے مرد کی طرف دیکھا پھر پروفیسی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولا۔ "اگر پسند فرمائیں تو مہمان کے لیے کچھ پیش کروں؟"

"ہاں۔ اسکاچ لے آؤ۔" پروفیسی نے جواب دیا۔

نک ویلوٹ نے فائر اسکیپ کی کھڑکی بند کر دی اور پردہ درست کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر نکلتے ہی اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ اگر اسے واپسی میں ایک منٹ کی بھی تاخیر ہو جاتی تو پروفیسی مینیجر کو اطلاع کر چکی ہوتی اور اس طرح اس کی پول کھل جاتی۔ ڈیوٹی روم میں پہنچتے ہی اسے یاد آگیا کہ کمرہ نمبر چھ سو سترہ کے مہمان کو وہسکی کی بوتل پہنچانا تھی اور اب پروفیسی کا آرڈر بھی شامل ہو گیا تھا۔ پروفیسی کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کا تعلق درمیانے طبقے سے تھا اور ہوٹل کے اخراجات کے لیے وہ اپنے حسن کی دولت استعمال کر رہی تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد دونوں کمروں میں شراب کی بوتلیں پہنچانے کے بعد وہ اپنے ڈیوٹی روم میں بیٹھ کر صورتحال کے بارے میں سوچنے لگا۔ اسے ہر قیمت پر یہ سیکسی حاصل کرنا تھی، جس کا فی الحال کوئی اتا پتا معلوم نہیں تھا۔ بصورت دیگر گلوریا کی زندگی کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی تھی۔

صبح آٹھ بجے دن کی ڈیوٹی والا اسٹیورڈ آگیا۔ نک کو دیکھ کر ایک لمحہ کو اس کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔ لیکن جب نک نے ٹیلر کے اچانک بیمار ہو جانے کے بارے میں بتایا تو وہ مطمئن ہو گیا۔ ہوٹل سے نکل کر نک سیدھا ٹیلر کے مکان پر پہنچا اور لباس تبدیل کر کے اس کا شکریہ ادا کرتا ہوا باہر نکل آیا۔ رات بھر جاگنے سے اگرچہ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں لیکن وہ گھر کا رخ کرنے کے بجائے ہوٹل کے مین گیٹ کے لان میں ایک ایسی جگہ بیٹھ گیا جہاں سے ہوٹل میں آنے جانے والے ہر شخص پر نگاہ رکھی جا سکتی تھی۔

دس بجے کے قریب وہ آدمی باہر نکلا جسے گزشتہ رات اس نے پروفیسی کے کمرے میں دیکھا تھا۔ پروفیسی کے باہر آنے تک اسے مزید ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کرنا پڑا۔ وہ جیسے ہی کرائے کی ایک گاڑی میں بیٹھی نک بھی اپنی گاڑی پر پہنچ گیا۔ جو ہوٹل کے پارکنگ پلاٹ پر موجود تھی۔ پروفیسی کی گاڑی باہر نکلتے ہی اس نے اپنی گاڑی کا انجن اسٹارٹ کیا اور اس طرح تعاقب شروع ہو گیا۔

سہ پہر پانچ بجے تک پروفیسی مختلف جگہوں پر گھومتی رہی۔ دوپہر کا کھانا اس نے راکسی میں کھایا تھا۔ اس طرح نک کو بھی پیٹ بھرنے کا موقع مل گیا۔ پانچ بجے پروفیسی کی گاڑی ایک ایسی عمارت کے سامنے رکی جہاں لاکرز کرائے پر ملتے تھے۔ دروازے پر ایک مسلح محافظ موجود تھا۔ صرف وہی لوگ ایک مخصوص کارڈ دکھا کر اندر جا سکتے تھے جنہوں نے کوئی لاکر کرائے پر لے رکھا تھا۔ نک اپنی گاڑی میں بیٹھا انتظار کرتا رہا۔ پروفیسی کی واپسی تقریباً بیس منٹ بعد ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا پیکٹ دیکھ کر نک چونکے بغیر نہیں رہا تھا۔

پروفیسی نے پیکٹ اپنی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ڈال دیا اور انجن اسٹارٹ کر کے گاڑی کو آگے بڑھا دیا۔ نک ویلوٹ نے بھی اپنی گاڑی اس کے تعاقب میں ڈال دی۔ پروفیسی تقریباً ایک گھنٹے تک مختلف سڑکوں پر گھومتی ہوئی ایک ڈرگ اسٹور کے سامنے رک گئی۔ نک نے بھی چند گز کے فاصلے پر گاڑی روک لی۔ پروفیسی نے گاڑی کے دروازے مقفل کیے اور ڈرگ اسٹور میں ایک پبلک ٹیلی فون بوتھ میں داخل ہو گئی۔ فون پر کسی سے باتیں کرتے ہوئے بھی اس کی نظریں اپنی گاڑی کی طرف لگی رہی تھیں۔

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ باہر نکلی اور ایک مرتبہ پھر اس کی گاڑی مختلف سڑکوں کے چکر لگانے لگی۔ اس مرتبہ گاڑی سنٹرل پارک کی ایک سڑک پر رُکی تھی۔

گاڑی سے نکلتے ہوئے پروفیسی نے پچھلی سیٹ سے وہ پیکٹ بھی اٹھا لیا تھا۔ نک ویلوٹ نے بھی گاڑی چھوڑ دی اور پروفیسی کے پیچھے چلتا ہوا پارک میں داخل ہو گیا۔ پروفیسی فوارے کے سامنے ایک بینچ پر بیٹھ گئی جہاں کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ نک بھی فوارے کے دوسری طرف ایک بینچ پر بیٹھ گیا۔ چاروں طرف لوگوں کی چہل پہل تھی۔ بچے اچھلتے کودتے ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ نک کی نظریں پروفیسی پر جمی ہوئی تھیں جو پیکٹ گود میں رکھے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر صاف طور پر کہا جا سکتا تھا کہ وہ یہاں محض تفریح کے لیے نہیں آئی تھی بلکہ اس کی آمد کا مقصد کچھ اور ہی تھا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد پروفیسی اٹھ کر پارک کے اس حصے کی طرف چل پڑی جہاں لوگ نسبتاً کم تعداد میں تھے۔ نک اپنی جگہ پر بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ پروفیسی روش عبور کر کے جیسے ہی دوسرے لان میں داخل ہوئی ایک شخص پودوں کی آڑ سے نکل کر تیزی سے اس پر جھپٹا۔ اس نے پروفیسی کے ہاتھ سے پیکٹ چھینا اور تیزی سے ایک طرف دوڑ لگا دی۔ پروفیسی ہکا بکا سی اپنی جگہ پر کھڑی رہ گئی۔ اس نے نہ تو پیکٹ بچانے کی کوشش کی تھی اور نہ ہی شور مچایا تھا۔ اس کے برعکس کچھ اور لوگوں نے شور مچا دیا تھا۔ ایک آدمی تو رہزن کے پیچھے بھی دوڑا تھا۔ یہ صورتحال دیکھ کر نک بھی اپنی جگہ سے اچھلا اور رہزن کے پیچھے دوڑ لگا دی جو اس دوران بیرونی جنگلے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ وہ جنگلے پر چڑھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ نک نے اسے چھاپ لیا۔ اتنی دیر میں دوسرا آدمی بھی پہنچ گیا۔ رہزن نے بچاؤ کا کوئی راستہ نہ دیکھ کر پیکٹ ہاتھ سے چھوڑ دیا اور نک کو دھکا دیتا ہوا ایک طرف کو بھاگ نکلا۔ دوسرا آدمی اس کے پیچھے بھاگا اور نک پیکٹ لیے وہیں کھڑا رہ گیا۔

چھینا جھپٹی میں پیکٹ کا کاغذ ایک طرف سے پھٹ چکا تھا۔ پیکٹ ہاتھ میں آتے ہی نک نے محسوس کر لیا تھا کہ اس میں کوئی کپڑا تھا۔ اس نے پھٹا ہوا کاغذ ذرا سا ہٹا کر دیکھا۔ دوسرے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ پیکٹ میں موجود کپڑے کے ظاہری حصے پر مختلف رنگوں کے دھاگوں کی کڑھائی نظر آ رہی تھی۔ اسے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ یہ وہی میکسی تھی جس کی اسے تلاش تھی۔ ایک لمحہ کو اس کا دل چاہا کہ پیکٹ لے کر بھاگ نکلے لیکن اس دوران تین چار آدمی وہاں پہنچ گئے۔ ان کے پیچھے ہی پروفیسی بھی تھی۔ وہ آدمی بھی واپس آ گیا جو رہزن کے پیچھے بھاگا تھا۔ وہ رہزن کو پکڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ رہزن کو بُرا بھلا کہنے کے ساتھ لوگ پروفیسی کو محتاط رہنے کا مشورہ بھی دے رہے تھے۔

نک ویلوٹ نے پیکٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔ ایسا کرتے ہوئے اس کی نظریں پروفیسی کے چہرے کی طرف اٹھ گئیں۔ اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات تھے اور آنکھوں میں عجیب سی الجھن تھی۔ نک ویلوٹ اس کی اس کیفیت سے کوئی نتیجہ اخذ نہ کر سکا لیکن پروفیسی جیسے ہی پارک سے باہر نکلی اس نے چند قدم کے فاصلے سے ایک بار پھر تعاقب شروع کر دیا۔

*

رات کے تین بج رہے تھے۔

نک ویلوٹ نے دس منزلہ آسٹر ہوٹل کی چھت کی منڈیر سے جھانک کر نیچے دیکھا۔ سڑک پر اکا دکا گاڑیاں کھلونوں کی طرح نظر آ رہی تھیں۔ سامنے والی آٹھ منزلہ عمارت کی تمام اندرونی بتیاں بجھی ہوئی تھیں۔ پہلی اور دوسری منزل پر دکانوں کے دو تین چھوٹے چھوٹے نیون سائن روشن تھے لیکن ان کی روشنی نک کے کام میں حائل نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ منڈیر پر جھکا گہری نظروں سے نیچے دیکھتا رہا۔

شام کو پارک سے نکلنے کے بعد بھی نک نے پروفیسی کا تعاقب جاری رکھا تھا۔ وہ پارک سے نکل کر سیدھی اس عمارت تک گئی تھی جس کے ایک لاکر سے اس نے پیکٹ نکالا تھا۔ عمارت کا مرکزی دروازہ اس وقت بند تھا۔ پروفیسی نے گیٹ پر متعین محافظ سے کچھ کہا جس نے نفی میں سر ہلا دیا۔ نک نے اپنی گاڑی میں بیٹھے بیٹھے گھڑی دیکھی، سوا آٹھ بج رہے تھے۔ اسے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ اس سیف ڈیپازٹ کمپنی کا دفتر بند ہو چکا تھا۔ پروفیسی پیکٹ سنبھالے دوبارہ اپنی گاڑی میں آ گئی اور اس طرح ایک مرتبہ پھر تعاقب شروع ہو گیا جو بالآخر آسٹر ہوٹل پر ختم ہوا۔

پروفیسی اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔ رات کا کھانا بھی اس نے کمرے ہی میں منگوایا تھا۔ گویا وہ اس پیکٹ کو چھوڑ کر کہیں جانا نہیں چاہتی تھی۔ اس کا ایک ہی مطلب تھا کہ وہ پیکٹ میں موجود میکسی کی اہمیت سے آگاہ تھی۔ نک ویلوٹ ایک بار پھر اسٹورڈ ٹیلر کے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ سو ڈالر کا نوٹ جیب میں آتے ہی ٹیلر ایک اور چھٹی کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اس طرح نک ٹھیک بارہ بجے ٹیلر کی وردی میں ملبوس آسٹر ہوٹل پہنچ گیا۔

رات دو بجے کے قریب اس نے ماسٹر کی سے کمرہ نمبر چھ سو دو کا تالا کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن دروازہ اندر سے بولٹ تھا۔ نک تقریباً ایک گھنٹے تک سوچتا رہا کہ میکسی حاصل کرنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اسے یقین تھا کہ صبح ہوتے ہی مس پروفیسی اس میکسی کو دوبارہ لاکر میں پہنچا دے گی۔ نک کے پاس صرف رات بھر کی مہلت تھی اور اس موقع سے اسے ہر صورت میں فائدہ اٹھانا تھا۔ بالآخر اس نے ایک فیصلہ کر ہی لیا اور ڈیوٹی روم کی میز کی دراز میں سے ایک بیگ نکال کر اوپر جانے والے زینے کی طرف بڑھ گیا۔ بیگ میں ایک دو ایسی چیزیں تھیں جو اس نے احتیاطاً ہوٹل میں آنے سے پہلے خریدی تھیں اور اب وہ انہی چیزوں سے کام لینا چاہتا تھا۔

چھت پر پہنچ کر وہ کچھ دیر تک نیچے جھانکتا رہا پھر اس جگہ پہنچ گیا جہاں تین منزل نیچے پروفیسی کا کمرہ تھا۔ پہلی منزل سے دسویں منزل تک اوپر سے نیچے ایک قطار میں کھڑکیاں تھیں۔ ان سے تقریباً دو فٹ کے فاصلے پر ایک آہنی پائپ اوپر سے نیچے تک چلا گیا تھا۔ ہر کھڑکی کے اوپر تقریباً چھ انچ چوڑی کارنس بنی ہوئی تھی۔ یہ کارنس عمارت کے چاروں طرف بنی ہوئی تھی۔ نک چند لمحے نیچے جھانکتا رہا پھر چھت کی منڈیر پر چڑھ گیا۔ بیگ اس نے پشت پر لٹکا رکھا تھا۔ پیر نیچے لٹکا کر اس نے ایک ہاتھ سے منڈیر کو تھامے رکھا اور دوسرے ہاتھ سے پائپ پر گرفت جمانے کی کوشش کرنے لگا۔ پھر دونوں ہاتھ پائپ پر جما کر آہستہ آہستہ نیچے کھسکنے لگا۔ پائپ کو دیوار کے ساتھ سہارا دینے کے لیے جگہ جگہ آہنی کلپ لگے ہوئے تھے۔ وہ ان کلپوں میں پیر پھنسا کر ایک لمحہ کو رکتا اور پھر نیچے کھسکنے لگتا۔

ساتویں منزل پر پہنچ کر وہ رُک گیا۔ کھڑکی پائپ سے تقریباً دو فٹ کے فاصلے پر تھی۔ اس نے ایک ہاتھ پائپ پر جمائے رکھا اور دوسرا ہاتھ اوپر والی کارنس تک پہنچانے کی کوشش کے ساتھ ایک پیر بھی کھڑکی کی کارنس تک پہنچانے کی کوشش کرنے لگا۔ اس کا جسم پسینے سے تر ہو رہا تھا۔ ہاتھوں کی ہتھیلیاں بھی پسینے میں بھیگ رہی تھیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے پائپ پر اس کے ہاتھ کی گرفت کسی بھی لمحہ چھوٹ جائے گی۔ اس کے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اوپر والی کارنس کو چھونے لگیں۔ وہ کچھ اور آگے کو جھکا جوتے کی ٹو کھڑکی والی کارنس تک پہنچ رہی تھی۔ اسی لمحہ نک کی نیچے چلی گئی جہاں اس وقت کوئی گاڑی گزر رہی تھی۔ نک کو پسینہ آ گیا۔ اسی لمحہ پائپ سے اس کا ہاتھ پھسل گیا۔ اس کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا لیکن یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اس کے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اوپر والی کارنس پر گرفت جما چکی تھیں ورنہ ساتویں منزل سے سڑک پر گرنے کے بعد اس کے جسم کے اعضا تلاش کرنا بھی مشکل ہو جاتا۔

وہ چند سیکنڈ لٹکا رہا۔ یہ چند سیکنڈ صدیوں پر بھاری محسوس ہو رہے تھے۔ اس کے جسم کا تمام تر بوجھ انگلیوں پر تھا اور انگلیوں کی پوریں گویا ٹوٹی جا رہی تھیں۔ نک نے آنکھیں بند کر لیں چند لمحے بعد جب حواس بحال ہوئے تو وہ دوسرا ہاتھ اوپر والی کارنس پر جمانے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن پشت پر لٹکا ہوا بیگ جھٹکا لگنے سے سامنے آ گیا تھا جو بار بار اس کے اور دیوار کے درمیان حائل ہو رہا تھا۔ نک کو اپنی موت ناچتی ہوئی نظر آنے لگی۔ وہ اس لمحے پر لعنت بھیجنے لگا جب اس نے پروفیسی کے کمرے میں پہنچنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس نے بصد مشکل دوسرا ہاتھ اوپر والی کارنس پر جمایا اور پیر بھی نیچے والی کارنس پر ٹکا دیے۔

نک ویلوٹ نے اپنی پیشہ وارانہ زندگی میں بڑے بڑے کارنامے انجام دیے تھے لیکن اسے دل ہی دل میں اعتراف کرنا پڑا کہ ایسی خوفناک صورتحال کا سامنا کبھی نہیں کرنا پڑا۔ اس کے جسم پر پسینہ باقاعدہ دھاروں کی صورت میں بہہ رہا تھا اور اس نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر اتفاق سے کسی کی نظر اس پر پڑ جائے تو آن کی آن میں سڑک پر ہزاروں آدمیوں کا ہجوم لگ جائے گا۔ اپنے حواس پر قابو پانے کے بعد وہ ایک ایک انچ آگے سرکنے لگا۔ کندھے پر لٹکا ہوا بیگ بار بار سامنے آ رہا تھا جو اس کے لیے کسی بھی لمحے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔

کھڑکی کے آخری سرے پر پہنچ کر اس نے نیچے جھانکا۔ تقریباً تین فٹ آگے پروفیسی کے کمرے کی بالکونی تھی جس کے اوپر آٹھویں منزل والے کمرے کی بالکونی بھی تھی۔ نک آہستہ آہستہ آگے جھکتا چلا گیا۔ اوپر والی بالکونی پر گرفت جما کر وہ نیچے لٹک گیا۔ پروفیسی والے کمرے کی بالکونی کا فرش اس کے پیروں سے صرف دو فٹ نیچے تھا لیکن اس کے نیچے بھیانک موت تھی جو جبڑے کھولے اس کی منتظر تھی۔ اندازے کی معمولی سی غلطی اسے موت کے منہ میں پہنچا سکتی تھی۔ وہ اوپر والی بالکونی کو تھامے اپنے جسم کو آہستہ آہستہ آگے پیچھے حرکت دینے لگا اور پھر اندر کی طرف چھلانگ لگا دی

دھب کی ہلکی سی آواز ابھری اور نک ایک کونے میں دبک گیا۔ اس کا جسم پسینے میں شرابور اور سانس بُری طرح پھولا ہوا تھا۔ دھب کی آواز کے بعد بھی بدستور سناٹا طاری رہا۔ نک نے آگے جھک کر دیکھا کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور نائٹ بلب

کی نیلگوں روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ دروازہ شاید اس لیے کھلا چھوڑ دیا گیا تھا کہ اس طرف سے کسی مداخلت کی توقع نہیں تھی۔ بالکونی کا دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے نک کو اب اس بیگ کی ضرورت بھی نہیں رہی تھی لیکن وہ بیگ چھوڑنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ چند لمحے تذبذب کی کیفیت میں گزارنے کے بعد وہ بیگ کندھے پر لادے کمرے میں داخل ہوگیا۔

یہ بیڈروم تھا۔ کنگ سائز مسہری پر مس پروفیسی گہری نیند سو رہی تھی۔ نک ویلوٹ مسہری کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ وہ چند لمحے پروفیسی کی طرف دیکھتا رہا پھر متجسس نگاہوں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ پیکٹ اسے کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا۔ اس کی نظریں ایک بار پھر پروفیسی کی طرف اُٹھ گئیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے آپ پر لعنت بھیجنے لگا۔ جس چیز کی اسے تلاش تھی، وہ نظروں کے سامنے تھی لیکن بدحواسی میں اسے دیکھ نہیں سکا تھا۔ وہ میکسی مس پروفیسی نے پہن رکھی تھی۔

نک ویلوٹ کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آگئی۔ اس نے مسہری کے قریب بیٹھ کر بریک کھول لیا اور ایک چھوٹی سی بوتل نکال لی جو دیکھنے میں کسی پرفیوم کی بوتل لگ رہی تھی۔ جس کا ڈھکنا دبانے سے اسپرے کیا جاسکتا تھا۔ اس نے بوتل کا رُخ پروفیسی کے چہرے کی طرف کر کے ڈھکنا دبا دیا۔ بوتل سے پھوار سی نکل کر پروفیسی کے چہرے پر پڑی۔ وہ ایک لمحے کو کسمسائی لیکن دوسرے ہی لمحے ساکت ہوگئی۔ نک نے بوتل بیگ میں رکھی اور اگلے مرحلے سے نمٹنے کے لیے تیار ہوگیا۔

تقریباً دس منٹ بعد جب وہ کمرے سے نکل رہا تھا تو وہ میکسی اس کے بیگ میں موجود تھی۔ واپسی کے لیے اس نے راہداری میں کھلنے والا دروازہ ہی استعمال کیا تھا۔ اس نے دروازے کا بولٹ اس طرح اُٹکا دیا کہ باہر سے دروازہ بند کرنے پر ہلکا سا جھٹکا لگنے سے بولٹ گر کر خود بخود اپنی جگہ پر فٹ ہوگیا۔

نک ویلوٹ کو یقین تھا کہ مس پروفیسی صبح دس بجے سے پہلے بیدار نہیں ہوسکے گی۔ لیکن اس کے باوجود وہ کسی قسم کا رسک لینے کو تیار نہیں تھا۔ اس نے بیگ کندھے پر لٹکایا اور عقبی زینے کی طرف بڑھ گیا۔

*

یہ تیسری رات تھی جو نک ویلوٹ نے جاگتے ہوئے گزاری تھی اگر صورت حال معمول کے مطابق ہوتی تو شاید وہ اتنی پروا نہ کرتا لیکن معاملہ گلوریا کی سلامتی کا تھا۔ اس نے قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک گلوریا کو آزاد نہیں کرالیتا اس وقت تک ایک لمحے کو بھی چین سے نہیں بیٹھے گا۔

ہوٹل سے آتے ہی اس نے فلیٹ کا دروازہ اندر سے مقفل کرلیا اور میکسی کو الٹ پلٹ کر اس کا جائزہ لینے لگا۔ سوتی کپڑے کی میکسی تھی جس کے سامنے والے حصے پر گلے سے دامن تک مختلف رنگوں کے دھاگوں سے کشیدہ کاری کی گئی تھی اور کشیدہ کاری کے ذریعے قدرتی مناظر کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس میکسی پر کام کرنے والا اپنے فن میں ماہر نہیں تھا لیکن ایک بات نک نے خاص طور پر نوٹ کی تھی کہ پوری میکسی میں صرف تین رنگوں کے دھاگے استعمال کیے گئے تھے۔ سرخ، نیلا اور پیلا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہوسکتی تھی کہ کام کرنے والے کو یا تو جتنے رنگ کا دھاگہ دستیاب نہیں تھا یا اس نے دانستہ کوئی چوتھا رنگ استعمال کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ پیلا اور سرخ رنگ کہیں کہیں نظر آرہا تھا جب کہ نیلا رنگ بکثرت استعمال کیا گیا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹے کی مغز پچی کے بعد بھی نک ویلوٹ معلوم کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا کہ اس میکسی میں کون سی ایسی خاص بات تھی جس کے لیے دو مختلف پارٹیاں سامنے آئی تھیں۔ اس نے میکسی کو میز پر پھیلا دیا اور مختلف زاویوں سے اس کی رنگین تصویریں کھینچنے لگا۔ فلم ڈیولپ کرنے میں مزید ایک گھنٹہ لگ گیا۔ وہ کچھ دیر تک تصویروں کو بغور دیکھتا رہا پھر دوبارہ میکسی کا معائنہ کرنے لگا۔

نیلے رنگ کا دھاگا ایک جگہ سے اُدھڑا ہوا تھا۔ اس نے تار پکڑ کر کھینچ لیا۔ دھاگا اُدھڑتا چلا گیا۔ یہ بات نک کے لیے حیرت کا باعث تھی کہ نیلے دھاگے میں کہیں بھی جوڑ نہیں تھا اور نہ ہی کہیں دھاگا ٹوٹا تھا۔ چند منٹ بعد ہی میکسی کے دامن کے ایک حصے سے نیلا دھاگا غائب ہوگیا۔ اس جگہ اب صرف پیلا دھاگا رہ گیا تھا لیکن نیلا دھاگا اُدھڑنے کے بعد پیلے دھاگے نے جو نقشہ اختیار کیا تھا اسے دیکھ کر نک کے دماغ میں تیز سنسناہٹ سی ہونے لگی۔ وہ نہایت احتیاط کے ساتھ نیلا دھاگا اُدھیڑتا چلا گیا۔ تقریباً پون گھنٹے بعد میکسی سے نیلا دھاگا غائب ہوچکا تھا اور اب مختلف جگہوں پر پیلا اور سرخ دھاگا جو مناظر پیش کر رہا تھا اسے دیکھ کر نک ویلوٹ کے دماغ میں سنناہٹ ہونے لگی۔ اس نے میکسی کو تہ کر کے دوبارہ بیگ میں رکھا اور اُدھڑا ہوا نیلا دھاگا کچن میں لے جا کر جلا دیا۔ اب اس کی سمجھ میں یہ بات آچکی تھی کہ اس میکسی میں لوگ اتنی زیادہ دلچسپی کیوں لے رہے تھے۔ اس نے رنگین تصویریں بھی بیگ میں ڈالیں اور بیگ کندھے پر لٹکا کر فلیٹ سے نکل گیا۔

نک ویلوٹ تین دن تک اپنے فلیٹ سے غائب رہا۔ چوتھے دن صبح سویرے واپس آکر اس نے ناشتہ تیار کیا اور پھر سے فارغ ہو کر ڈرائنگ روم کے صوفے پر نیم دراز ہوگیا۔ گزشتہ راتوں سے جاگ رہا تھا لیکن اس وقت نیند پر قابو نہ پا سکا اور اس کی پلکیں جھکتی چلی گئیں۔

ٹیلی فون کی گھنٹی کی آواز سن کر اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس سے پہلے اس نے گھڑی دیکھی، دن کے گیارہ بج رہے تھے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"مسٹر ویلوٹ؟" دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ جسے پہچاننے میں نک کو زیادہ دشواری پیش نہیں آئی تھی۔

"بول رہا ہوں۔" نک نے جواب دیا۔

"ہمارے کام کا کیا بنا؟"

"میں صبح سے تمہاری کال کا منتظر تھا۔ میری دوست کیسی ہے؟" نک نے سوال کیا۔

"اے ون کنڈیشن میں۔" نسوانی آواز نے کہا۔ "میں نے کام کے بارے میں دریافت کیا تھا۔"

"میکسی کہاں پہنچائی جائے؟ میں تو صبح سے تمہارے فون کا انتظار کر رہا تھا۔"

"گڈ۔ تم میکسی لے کر لانگ آئی لینڈ پہنچ جاؤ۔ ہم اپنی اپنی کال کا تبادلہ کرلیں گے۔" نسوانی آواز نے کہا اور پھر اسے وہ پتا بتانے لگی جہاں میکسی اور گلوریا کا تبادلہ کیا جانا تھا۔

فون بند کرتے ہوئے نک ویلوٹ کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آگئی۔ اس نے بیڈروم میں رکھا ہوا ایک پیکٹ اٹھایا اور فلیٹ سے باہر نکل گیا تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ لانگ آئی لینڈ میں اس جگہ موجود تھا جہاں آنے کے لیے کہا گیا تھا۔ وہ انجن بند کر کے گاڑی ہی میں بیٹھا متجسس نگاہوں سے اطراف میں دیکھنے لگا۔ چند منٹ بعد ہی سیاہ رنگ کی ایک کار اس کے پیچھے آکر رکی۔ نک ویلوٹ نے عقبی منظر پیش کرنے والے آئینے میں دیکھا۔ سیاہ رنگ کے اسکرٹ بلاؤز میں ملبوس دراز قامت لڑکی کار سے اتر کر اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اور پیچھے رکنے والی کار کی طرف بڑھنے لگا۔ اگلی سیٹ پر گلوریا دو غنڈوں کے بیچ میں سینڈوچ بنی ہوئی تھی۔

"ہیلو ویلوٹ!" سیاہ لباس والی لڑکی نے قریب پہنچ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ "میکسی کہاں ہے؟"

"ملتا ایک ہاتھ سے دے اور ایک ہاتھ سے لے کے اصول کا قائل ہوں۔" نک نے کہا۔ "تمہارے دوست کو یہاں بلاؤ۔" نک نے کہا۔

"بہت احتیاط پسند ہو۔" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اپنی گاڑی کی طرف رُخ کر کے ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔ ایک طرف کا دروازہ کھلا اور ایک غنڈے نے نیچے اتر کر گلوریا کا ہاتھ پکڑ کر نیچے اتار دیا۔

گلوریا تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اس کے قریب پہنچ گئی۔ نک اس طرح گلوریا کا جائزہ لینے لگا جیسے یہ دیکھنے کی کوشش کر رہا ہو کہ کہیں سے کوئی ٹوٹ پھوٹ تو نہیں ہوئی پھر مطمئن ہو کر اس نے گلوریا کو گاڑی میں بٹھایا اور پچھلی سیٹ پر رکھا ہوا پیکٹ اٹھا کر سیاہ لباس والی کے حوالے کرتے ہوئے بولا۔

"پیکٹ کھول کر اپنا اطمینان کرلو۔"

لڑکی نے پیکٹ کا کاغذ ایک طرف سے پھاڑ دیا اور پھر مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔ "ٹھیک ہے۔ میں نے تمہاری دوست کا پورا پورا خیال رکھا تھا اگر نادانستہ طور پر ہماری طرف سے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو میں معذرت خواہ ہوں۔"

نک کوئی جواب دینے کے بجائے گاڑی میں بیٹھ گیا اور انجن اسٹارٹ کر کے اسے تیز رفتاری سے ایک طرف دوڑا دیا۔ راستے بھر دونوں خاموش رہے۔ پھر اس نے جیسے ہی اپنے فلیٹ والی عمارت کے سامنے گاڑی روکی، وہ موٹا اچانک ہی کہیں سے نکل کر ان کے سامنے آگیا۔

"میں ایک گھنٹے سے یہاں کھڑا تمہارا انتظار کر رہا ہوں مسٹر ویلوٹ! میرے کام کا کیا بنا؟"

"اچھا ہوا تم آگئے۔ میں تو تین دن سے تمہارا منتظر تھا۔ میرے ساتھ آؤ۔ تمہاری امانت میرے کمرے میں موجود ہے۔" نک نے جواب دیا۔

گلوریا الجھی ہوئی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔ نک نے آنکھ کا گوشہ دبا دیا اور وہ تینوں عمارت میں داخل ہو کر فلیٹ میں پہنچ گئے۔ نک نے موٹے ڈریک کو ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور دوسرے کمرے سے ایک پیکٹ لا کر اس کی طرف اچھال دیا۔

"دیکھ کر اطمینان کرلو کہ یہ تمہاری بیوی روزالی ہی کی میکسی ہے نا؟"

ڈریک نے پیکٹ کھول لیا اور میکسی کو پھیلا کر اس کا جائزہ لینے لگا پھر مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔ "ٹھیک ہے مسٹر ویلوٹ! یہی میکسی ہے۔ اب روزالی مجھ سے ناراض نہیں ہوگی۔"

"یہ کیا چکر ہے؟" گلوریا نے ڈریک کے جانے کے بعد الجھی ہوئی نگاہوں سے نک ویلوٹ کی طرف دیکھا۔

"ایک میکسی کے دو طلب گار تھے اور ظاہر ہے کہ میں میکسی کو دو حصوں میں تقسیم نہیں کر سکتا تھا۔ دونوں پارٹیوں سے نمٹنے کے لیے مجھے دو عدد نقلی میکسیاں تیار کرانی پڑیں جبکہ تیسری اور اصلی میکسی اب بھی میرے پاس موجود ہے۔"

"کیا مطلب؟" گلوریا نے اسے گھورا۔

نک ویلوٹ مسکراتے ہوئے اسے تفصیل بتانے لگا۔

آخر میں بولا "میں مس پروفیسی کے بارے میں معلومات حاصل کر چکا ہوں۔ وہ محکمہ دفاع میں ایک انتہائی اہم عہدے پر فائز ہے۔ مشرقِ وسطیٰ کے بارے میں امریکی حکومت کی نئی پالیسیوں سے یہودیوں کو اختلاف ہے۔ پروفیسی بھی یہودی ہے۔ چند سرکردہ اسرائیلی یہودیوں نے بھاری رقم کا لالچ دے کر اسے اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ وہ انھیں ایک خاص ملک کی ایٹمی تنصیبات کا نقشہ فراہم کر دے۔ کاغذات کیمپ سے باہر لے جانا انتہائی خطرناک ہو سکتا تھا۔ اس کے لیے پروفیسی نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ سرخ اور پیلے دھاگوں سے میکسی پر اس ملک کی تمام اہم ایٹمی تنصیبات کا نقشہ کاڑھ دیا اور اس میں پیلا دھاگا اس طرح استعمال کیا کہ وہ نقشہ ایک وسیع و عریض قدرتی منظر بن گیا۔

پروفیسی کو یہ میکسی نیویارک میں ایک شخص کو پہنچانا تھی۔ لیکن کسی وجہ سے وہ شخص یہاں نہیں پہنچ سکا پھر پروفیسی نے فون پر ان سے رابطہ قائم کیا اور میکسی لے کر سینٹرل پارک پہنچ گئی۔ ان میں شاید پہلے ہی سے طے تھا کہ وہاں آنے والا شخص سیدھے سادے طریقے سے رابطہ قائم کرنے کے بجائے کسی رہزن کی طرح میکسی کا پیکٹ اس سے چھین کر بھاگ جائے گا لیکن میں اس کے آڑے آ گیا اور میکسی کا پیکٹ رہزن سے چھین کر دوبارہ پروفیسی کے حوالے کر دیا جبکہ رہزن فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی شام پروفیسی نے میکسی دوبارہ لاکر میں رکھوانا چاہی لیکن کمپنی کا دفتر بند ہو چکا تھا جس کی وجہ سے مجبوراً اسے میکسی اپنے ہوٹل کے کمرے میں لے جانا پڑی۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے اپنی جان پر کھیل کر وہ میکسی حاصل کر لی۔"

"لیکن سوال تو یہ ہے کہ یہودیوں کو ایٹمی تنصیبات کا راز حاصل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی جبکہ امریکی حکومت میں ان کا رسوخ ہے اور یہ لوگ اپنا اثر استعمال کر کے حکومت کو مشرقِ وسطیٰ کے بارے میں پالیسی تبدیل کرنے پر مجبور کر سکتے تھے۔" گلوریا نے اس کے خاموش ہونے پر کہا۔

"یہودی بڑی احسان فراموش اور محسن کش قوم ہے۔ تاریخ میں قدم قدم پر اس امر کی شہادتیں ملتی ہیں کہ اپنے ذاتی مفاد کے لیے انہوں نے ہمیشہ اپنے محسنوں کو دھوکا دیا۔" نک چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہنے لگا۔ "ہر حکومت کی اپنی پالیسی ہوتی ہے جسے چند مفاد پرستوں کی بھینٹ نہیں چڑھایا جا سکتا۔ ایٹمی تنصیبات کے راز حاصل کر کے یہودی نہ صرف حکومت کو مشرقِ وسطیٰ کے بارے میں پالیسی تبدیل کرنے پر مجبور کر سکتے تھے بلکہ حکومت کو بلیک میل کر کے اپنے لیے زیادہ سے زیادہ مراعات بھی حاصل کرنا چاہتے تھے۔"

"مگر یہ لوگ کون تھے؟ میرا مطلب ہے ڈریک اور لڑکی؟" گلوریا نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"غیر ملکی ایجنٹ۔ جنہیں کسی طرح میکسی کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا لیکن اپنے اپنے ٹھکانوں پر پہنچ کر جب وہ میکسی کے دھاگے اُدھیڑیں گے تو انھیں پھول بوٹوں کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔"

"اور وہ اصلی میکسی؟"

وہ میں تین دن پہلے ہی وزارتِ دفاع کو بھیج چکا ہوں۔ میں نے انھیں بتایا ہے کہ یہ میکسی اتفاق سے میرے ہاتھ لگ گئی تھی۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق انہوں نے میری نگرانی شروع کر دی تاکہ جب میں ان لوگوں میں میکسیاں تقسیم کروں تو وہ لوگ محکمۂ دفاع کے آدمیوں کی نظروں میں آ جائیں۔ مس پروفیسی کو تو گزشتہ رات ہی گرفتار کر لیا گیا تھا اور آج شام سے پہلے پہلے وہ عورت، ڈریک اور اس کے ساتھی بھی قانون کی گرفت میں آ جائیں گے لیکن تم نے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ میں نے میکسی کیسے چرائی تھی؟" نک مسکرایا۔

"بند کرو یہ بکواس۔ میں اس سے آگے کچھ نہیں سننا چاہتی۔" گلوریا کے حلق سے غراہٹ سی نکلی۔

"اس سے آگے کچھ ہے بھی نہیں۔" نک نے گہرا سانس لیا اور پھر اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ وہ گلوریا کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔

"چلو، آج دوپہر کا کھانا ہم آسٹر ہوٹل میں کھائیں گے۔ بڑے زور کی بھوک لگ رہی ہے۔"

آسٹر ہوٹل کے نام پر گلوریا اسے گھور کر رہ گئی لیکن نک ویلوٹ کا ساتھ تو اسے بہرحال دینا ہی پڑا تھا۔

صابن کی چوری

محسن رضا



اُن دنوں نک ویلوٹ کے مالی حالات بہت اچھے تھے۔ وہ گلوریا کے ساتھ ایک ساحلی تفریح گاہ پر تعطیلات کر رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ کافی عرصے سے گلوریا کو نظر انداز کر رہا تھا اس لیے اس نے پانچ ہفتے تک کوئی کام نہ لینے کا فیصلہ کیا تھا۔ تفریح کے پانچویں ہفتے وہ ایک ساحلی ریستوران میں ناشتہ کر رہے تھے کہ ایک سیاہ بالوں والی دُبلی پتلی لڑکی ان کی میز کے قریب آئی۔ وہ ٹی شرٹ اور چست جینز میں ملبوس تھی۔

"معاف کرنا۔" اس نے کہا۔ "کیا تم نک ویلوٹ ہو؟"

"آں ہاں... تم نے ٹھیک پہچانا ہے۔" نک نے کہا۔ "لیکن میں نے تمہیں نہیں پہچانا۔"

"تم نے میری ایک دوست کی مدد کی تھی۔ کافی پرانی بات ہے۔ کیا میں تم سے چند باتیں کر سکتی ہوں؟ میرا نام شیلا ملکا ہی ہے۔"

نک اور گلوریا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ "کیوں نہیں۔" نک نے تامل کرتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"

شیلا نے گلوریا کی طرف دیکھا، پھر بولی۔ "تم ناشتہ کر لو۔ میں باہر کار میں تمہارا انتظار کرتی ہوں۔ میری کار وہ سامنے کھڑی ہے۔"

اس کے جانے کے بعد گلوریا نے کہا۔ "مجھے یہ عورت کچھ اچھی نہیں لگی۔"

نک کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہو گئی، بولا۔ "جب دو عورتوں کے درمیان ایک مرد آ جائے تو تاثرات کچھ ایسے ہی ہوتے ہیں۔"

"ہونہہ! میں نہیں مانتی۔ اچھی عورت ہر جگہ ہی اچھی لگتی ہے۔"

نک نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ناشتے کے بعد وہ شیلا کی کار میں جا بیٹھا۔

"میں ایک چیز چوری کروانا چاہتی ہوں۔" شیلا نے کہا۔

"میں آج کل تعطیلات منا رہا ہوں۔"

"یہ کام بہت اہم ہے۔ میں تقریباً پاگل ہو چلی تھی جب تم اچانک نظر آ گئے تو میں نے خدا کا شکر ادا کیا ورنہ میں خود یہ چیز چوری کرنے کا پروگرام بنا رہی تھی۔"

"میں کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ ویسے معاملہ کیا ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ مجھے ٹیڈ سیکر کے بارے میں بتانا پڑے گا۔ یہ شخص کئی کلبوں کا مالک ہے۔ اس کے ایک کلب کا نام میگلان ہے۔ میں ایک گلوکارہ ہوں اور بلیو اسٹار نامی ایک گروپ کے ساتھ تقریباً چھ ہفتے سے میگلان کلب میں کام کر رہی تھی۔ ایک روز اچانک اس کلب میں آگ لگ گئی اور نہ صرف ہمارے قیمتی آلاتِ موسیقی جل گئے بلکہ ہم بے روزگار بھی ہو گئے۔ ہمارا سامان بیمہ شدہ تھا اور توقع ہے کہ کچھ رقم بیمہ کمپنی کی طرف سے مل جائے گی لیکن وہ ہمارے نقصان کے مقابلے میں بہت کم ہو گی۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ یہ نقصان ٹیڈ سیکر کو پورا کرنا چاہیے۔"

"یہ آگ کسی سازش کے تحت تو نہیں لگائی گئی تھی؟" نک نے پوچھا۔ وہ جانتا تھا کہ بعض لوگ کاروبار مندا دیکھ کر بیمہ کی رقم وصول کرنے کے لیے خود بھی ایسی حرکت کر ڈالتے ہیں۔

"ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ جب میگلان کلب میں آگ لگی تو ٹیڈ سیکر بوسٹن میں تھا۔"

"سیکر اس بارے میں کیا کہتا ہے؟"

"وہ ہمارے نقصان کی ذمہ داری قبول کرنے پر تیار نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ انشورنس کمپنی سے بات کرو۔ جب میں نے اسے بتایا کہ اس پر ہمارے ایک لاکھ ڈالر واجب الادا ہیں تو اس نے ہنس کر ٹال دیا۔"

"ایک لاکھ ڈالر!"

"ہاں، بلکہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ۔ ہمارے درمیان دو سال کا معاہدہ ہوا تھا جو دھواں بن کر اڑ گیا۔"

"اور تم یہ چاہتی ہو کہ میں یہ ایک لاکھ چوری کر کے تمہیں لا دوں؟"

"اتنی بھی احمق نہیں ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم بے قیمت چیزیں چوری کرتے ہو۔ میں سیکر کے باتھ روم سے، جو بالاخانے پر ہے، صابن کی ٹکیہ چوری کروانا چاہتی ہوں۔"

"صابن!"

"ہاں۔" شیلا نے رازدارانہ لہجے میں کہا۔ "سیکر نے یہ صابن خاص طور پر تیار کروایا ہے۔ اس کا رنگ گلابی ہے اور اس پر 'میگلان' لکھا ہوا ہے۔ یہ صابن میگلان کلب میں آگ لگنے سے کچھ روز پہلے ہی تیار ہو کر آئے تھے۔ میں جب پیسوں کے بارے میں سیکر سے بات کرنے گئی تو اس وقت میں نے یہ صابن اس کے باتھ روم میں رکھا ہوا دیکھا تھا، لیکن اس کی اہمیت کا احساس مجھے بعد میں ہوا۔ غالباً سیکر کو پہلے ہی پتہ چل گیا تھا کہ کلب میں آگ لگنے والی ہے۔ اس لیے اس نے چند روز پیشتر سارے صابن کلب سے نکال لیے تھے۔ میرا مطلب سمجھ رہے ہو نا؟"

"تھوڑا تھوڑا۔"

"آج میں بات چیت کے بہانے اس کے گھر گئی تھی میرا ارادہ تھا کہ گفتگو کے دوران باتھ روم جانے کی خواہش ظاہر کروں گی اور صابن اٹھا کر پرس میں ڈال لوں گی، لیکن سیکر زیادہ ہی محتاط ثابت ہوا۔ اس نے مجھے دروازے سے ہی لوٹا دیا۔ یہ کہتے ہوئے کہ وہ مزید بات چیت نہیں کرنا چاہتا۔ اگر مجھے کچھ کہنا ہے تو انشورنس کمپنی سے کہوں۔ میں آج اس کے گھر میں داخل ہونے کے بارے میں سوچ رہی تھی لیکن مصیبت یہ ہے کہ اس کے گھر میں الارم لگا ہوا ہے۔"

"کیا وہ شادی شدہ ہے؟"

"تھا، بیوی کو طلاق دے چکا ہے۔ بالکل اکیلا رہتا ہے۔ نوکروں کی ضرورت بھی نہیں محسوس کرتا۔ کیونکہ کاروبار کے سلسلے میں زیادہ تر سفر پر رہتا ہے۔ کبھی پارٹی وغیرہ ہو تو نوکروں کو بلا لیتا ہے ورنہ تنہا ہی رہتا ہے۔"

نک نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہا۔ "میں صرف صحت

بنانے کے لیے یہ کام نہیں کرتا۔ خاصی بھاری فیس لیتا ہوں۔"

"کتنی بھاری؟"

"پچیس ہزار ڈالر۔"

شیلا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ "صابن کے ایک ٹکڑے کے لیے پچیس ہزار ڈالر؟" اس نے کہا۔ "اب تو اس صابن کا معمولی سا ٹکڑا باقی رہ گیا ہو گا۔"

"اگر تم سیکر سے ایک لاکھ ڈالر حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہو تو یہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے، صرف پچیس فیصد ہے۔"

"پچیس ہزار بہت بڑی رقم ہے۔ مجھے دوسروں سے مشورہ کرنا پڑے گا۔"

"دوسرے کون؟"

"میرا مطلب ہے کہ بلیو اسٹار گروپ کے دوسرے شرکا سے۔ جیگر اور ماؤزے اور کین وغیرہ سے۔"

"اوکے، تم اپنے دوستوں سے مشورہ کر لو اور کل اسی وقت اور اسی جگہ پر ملو۔ میرا خیال ہے کہ کوئی نہ کوئی صورت نکل ہی آئے گی۔"

"اوہ، شکریہ۔" شیلا کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ "میں اپنے دوستوں کو ساتھ ہی لے آؤں گی۔ ہم ناشتہ بھی یہیں کریں گے۔"

نک اس سے رخصت ہو کر گلوریا کے پاس آ گیا اور اسے ساری بات بتائی۔ خلافِ توقع گلوریا نے لڑکی سے ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ اسے ضرور لڑکی کی مدد کرنی چاہیے۔ خواہ کچھ کم پیسوں میں کیوں نہ کرنی پڑے۔ نک کافی دیر تک یہ سوچتا رہا کہ عورتیں کتنی آسانی سے ساتھ اپنی رائے تبدیل کر لیتی ہیں۔

اگلی صبح جب نک اور گلوریا ریستوران میں پہنچے تو شیلا اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ پہلے سے وہاں موجود تھی۔ دونوں نوجوان تھے اور انہوں نے داڑھیاں رکھی ہوئی تھیں۔ شیلا نے رسمی تعارف کرایا۔ ایک کا نام جیگر اور دوسرے کا نام ماؤزے تھا۔

"شکریہ مسٹر ویلوٹ!" جیگر نے کہا۔ "شیلا نے بتایا ہے کہ تم ہماری مدد کرنے پر تیار ہو۔"

"کین ہمارے ساتھ نہیں آ سکا۔" شیلا نے وضاحت کی۔ "وہ کچھ سامان وغیرہ خریدنے بوسٹن گیا ہوا ہے۔"

"اگر تم وہ صابن چوری کر دو تو یہ بہت بڑی بات ہو گی۔" ماؤزے نے کہا۔ اس کا قد چھوٹا تھا اور سامنے والے دانتوں کے درمیان نمایاں خلا تھا۔

"کیا تم نے انہیں میری فیس بتا دی ہے؟" نک نے شیلا سے پوچھا۔

"ہم تمہاری پوری فیس ادا کر سکتے ہیں۔" جیگر نے جلدی سے کہا۔ "پورے پچیس ہزار ڈالر۔ ہمیں صابن ہر صورت میں چاہیے تاکہ ہم یہ ثابت کر سکیں کہ اسے آگ لگنے کے بارے میں پہلے سے معلوم تھا۔ صابن ہاتھ میں آ جائے، اس کے بعد وہ ہماری بات اچھی طرح سمجھ سکے گا۔"

"تمہاری باتوں سے بلیک میلنگ کی بو آتی ہے۔" گلوریا نے کہا۔

"سیکر مجرمانہ ذہنیت کا مالک ہے۔" شیلا نے کہا۔ "اس نے یہ آگ خود لگائی ہے۔ ہم اسی طریقے سے اپنا حق وصول کر سکتے ہیں۔"

"مجھے اس معاملے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ تم کس طرح اپنا حق وصول کرتے ہو۔" نک ہاتھ اٹھاتا ہوا بولا۔ "میں صابن کا ٹکڑا چوری کر کے تمہارے حوالے کر دوں گا اور تم میری فیس ادا کر دینا۔ اس کے بعد تم جانو اور تمہارا کام۔"

"یہ کام تم کب تک کر سکتے ہو؟" ماؤزے نے پوچھا۔

"قسمت نے یاوری کی تو آج ہی۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ تم دن دہاڑے یہ چوری کر سکتے ہو۔" شیلا نے حیرانی سے کہا۔

"یہ کام دن میں ہی کرنا پڑے گا۔" نک نے کہا۔ "کیونکہ تم نے بتایا ہے کہ سیکر کے گھر میں الارم سسٹم نصب ہے اور میں رات کو وہاں جا کر الارم کے چکر میں نہیں پڑنا چاہتا۔"

"لیکن تم نے ابھی تک سیکر کا گھر بھی نہیں دیکھا۔" شیلا نے اسے یاد دلایا۔

"آں ہاں... گھر تو واقعی نہیں دیکھا۔ تو چلو پھر گاڑی میں سیکر کا گھر دیکھ آئیں۔ میں اس سے ملنا بھی چاہتا ہوں۔"

ناشتہ کے بعد پانچوں ٹیڈ سیکر کے گھر کی طرف ہو گئے۔ شیلا اور اس کے ساتھی شیلا کی پرانی سی پک اپ میں بیٹھ گئے، نک اور گلوریا اپنی کرائے کی کار میں ان کے پیچھے روانہ ہو گئے۔ مرکزی شاہراہ پر چند میل شمال کی طرف جانے کے بعد وہ ایک ذیلی سڑک پر مڑ گئے کچھ دور جانے کے بعد شیلا نے کھڑکی سے ایک مکان کی طرف اشارہ کیا۔ خاصا وسیع مکان تھا۔ سامنے کے حصے میں چند بلند قامت بلوط کے درخت سنتریوں کی مانند استادہ تھے اور کافی پیچھے ایک سفید رنگ کی جدید عمارت نظر آ رہی تھی۔ وہ ایک نواحی علاقہ تھا

مشہور چور نک ویلوٹ جو بے قیمت چیزیں گرانقدر معاوضے پر چراتا ہے
نک ویلوٹ کی چوریاں
ان چوریوں کی دلچسپ کہانیاں
وہ تمام کہانیاں جو آج تک لکھی گئی ہیں
قیمت ۴۰ روپے
ڈاک خرچ ۱۰/- روپے
کتابیات پبلیکیشنز پوسٹ بکس نمبر ۲۳ کراچی ۱

اور قرب و جوار میں درختوں کی بہتات تھی۔

نک نے دیکھا کہ بلوط کے ایک درخت کے گرد مصری پتنگے گردش کر رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر نک کے ذہن میں ایک منصوبہ جنم لینے لگا۔ درخت کے گرد گردش کرنے والے پتنگے نر تھے، کیونکہ مادہ پتنگے پرواز نہیں کر سکتے۔

نصف میل آگے جانے کے بعد شیلا نے اپنی کار روک دی۔ نک بھی اس کے برابر پہنچ کر رک گیا۔

"کیا خیال ہے؟" شیلا نے پوچھا۔

"کام ہو جائے گا۔" نک نے کہا۔ "لیکن پہلے میں کچھ خریداری کرنا چاہتا ہوں۔"

"کس قسم کی خریداری؟"

"مجھے کسی گارڈن سپلائی اسٹور لے چلو، پھر تفصیل بتاؤں گا۔"

"ساحلی سڑک پر ایک خاصا بڑا اسٹور ہے۔ وہاں باغات کی ضرورت کی ہر چیز مل جاتی ہے۔"

"تو چلو پھر۔" نک انجن اسٹارٹ کرتا ہوا بولا۔

چند منٹوں کے اندر وہ مذکورہ گارڈن سپلائی اسٹور کے سامنے پہنچ گئے۔ نک نے دوسروں کو باہر رکنے کے لیے کہا اور خود اندر چلا گیا۔ اسے مطلوبہ چیز تلاش کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ وہ مصری پتنگے پکڑنے والا ایک پھندا تھا۔ اس پھندے کے اندر سادہ پتنگے کی خوشبو ڈالی ہوئی تھی جو نر پتنگوں کو اندر جانے پر مجبور کر دیتی تھی لیکن اندر کیڑے مارنے والی دوا بھی ہوتی تھی جو چند لمحوں میں پتنگوں کو ختم کر دیتی تھی۔ نک نے پھندے کی قیمت ادا کی اور اسے لے کر باہر آ گیا۔

"یہ کیا چیز ہے؟"

"ابھی پتہ چل جاتا ہے۔" نک نے کہا۔ پھر اس نے پھندے کو جو دو حصوں پر مشتمل تھا، کھولا اور اندر کی ڈبے میں ہاتھ ڈال کر اندر سے ایک چھوٹی سی تھیلی نکال لی۔ اس تھیلی کے اندر ڈاک ٹکٹ کے برابر ایک اسکوئر میں مادہ پتنگے کی خوشبو بسی ہوئی تھی۔ نک نے اس تھیلی کو جیب میں ڈال لیا۔

"مجھے ایک آدمی مدد کے لیے چاہیے۔" اس نے کہا۔ پھر خود ہی فیصلہ کرتا ہوا بولا۔ "اس کام کے لیے گلوریا مناسب رہے گی کیونکہ سیکرٹم لوگوں کو پہچانتا ہے۔ البتہ تمہاری یہ پک اپ میرے کام آ جائے گی۔"

شیلا اپنے ساتھیوں سمیت نک کی گاڑی میں منتقل ہو گئی اور نک پک اپ کی ڈمپ ایٹونگ سیٹ پر جا بیٹھا۔ گلوریا پسنجر سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"تم لوگ اسی ساحلی ریستوران میں جا کر ہمارا انتظار کرو۔"

نک نے کہا۔ "ہم تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ رہے ہیں۔" پھر اس نے انجن کو گیئر میں ڈالا اور ٹیڈ سیکر کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ سیکر کے گھر کا پھاٹک کھلا تھا اس لیے وہ ڈرائیو وے سے ہوتا ہوا عمارت کے سامنے پہنچ گیا۔ گھنٹی کی آواز پر جس شخص نے دروازہ کھولا وہ اسپورٹس شرٹ اور پتلون میں ملبوس تھا۔

"کیا میں اس عمارت کے مالک سے مل سکتا ہوں؟" نک نے کہا۔

"کیا کام ہے؟" میں اس عمارت کا مالک ہوں۔"

نک نے خوش اخلاقی سے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ "نک ڈیلوٹ، پیسٹ کنٹرول کارپوریشن سے۔ ہم لوگوں کو باغات میں پیدا ہونے والے کیڑے مکوڑوں کے بارے میں مشورے دیتے ہیں۔"

"ٹیڈ سیکر۔" سیکر نک سے ہاتھ ملاتا ہوا بولا۔ "لیکن ہمارے ہاں کیڑے مکوڑوں کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

"اچھا! ان مصری پتنگوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ جشنِ بلوط کے درختوں کے گرد گردش کر رہے ہیں۔"

"اوہ ہاں! چند روز سے میں ان درختوں کے گرد کچھ چیزوں کو اڑتے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ مصری پتنگے ہیں۔ یہ تو واقعی مصیبت ہیں۔"

"مصیبت نہیں، بہت بڑی مصیبت۔" نک نے کہا۔ "جب ان کی تعداد اس حد تک بڑھ جاتی ہے تو یہ انسان پر حملہ کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ ٹھہرو، میں تمہیں تجربہ کر کے دکھاتا ہوں۔"

"میں نے ایسی کوئی بات نہیں سنی۔" سیکر نے کہا اور نک کے ساتھ درختوں کی طرف بڑھا۔

"ہم اس قسم کی باتوں کو اخبارات میں نہیں دیتے۔" نک نے کہا۔ "کیونکہ اس سے خوف و ہراس پھیلتا ہے۔" باتوں کے دوران نک نے سیکر کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

سیکر ابھی درختوں سے دور ہی تھا کہ ایک پتنگا تیر کی طرح نیچے آیا اور اس کے گرد گھومنے لگا۔ اس کے بعد دوسرے پتنگے بھی باری باری اس کی طرف رُخ کرنے لگے۔ سیکر ہاتھ چلاتا ہوا پیچھے ہٹنے لگا۔

"اوہ میرے خدا!" نک نے کہا۔ "یہ تو ہماری توقع سے بڑھ کر خطرناک معلوم ہوتے ہیں۔"

"ہم... میری مدد کرو۔" سیکر چلایا۔ اب پتنگوں کا ایک غول اس کے گرد گردش کرنے لگا تھا۔ پھر وہ بڑی مشکل سے دوڑ کر پک اپ کے اندر گھس گیا۔ اس کا سانس پھول گیا تھا اور چہرے پر خوف پایا جاتا تھا۔ گلوریا اپنی جیکٹ سے پتنگوں کو بھگانے کی کوشش کرنے لگی۔

"ہمیں ایمرجنسی اسپرے ٹیم کو بلانا پڑے گا۔" نک نے کہا۔

"تمہارا فون کہاں ہے؟"

"فون پچھلے والے کمرے میں ہے۔" سیکر چلایا۔ "انہیں کہو کہ جلدی پہنچیں۔"

پتنگے اب پک اپ کے گرد گردش کر رہے تھے۔ نک کھلے ہوئے دروازے سے عمارت کے اندر گھس گیا۔ اگرچہ شیلا نے اسے یہی بتایا تھا کہ سیکر اکیلا رہتا ہے تاہم وہ ڈر رہا تھا کہ اندر کوئی اور نہ ہو۔ اس نے ہال کمرے میں رکھے ہوئے فون پر سرسری نظر ڈالی اور تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔ وہ بیک وقت دو دو سیڑھیاں طے کر رہا تھا۔ اوپر پہنچ کر باتھ روم تلاش کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ صابن دانی میں استعمال شدہ صابن کی ٹکیہ موجود تھی اس پر میگلان کے مدھم حروف اب بھی موجود تھے۔ نک نے ٹکیہ کو رومال میں لپیٹ کر جیب میں ڈالا اور تقریباً دوڑتا ہوا واپس پہنچ گیا۔ اس ساری کارروائی میں ایک منٹ بھی صرف نہیں ہوا تھا۔

"اسپرے ٹیم کتنی دیر میں پہنچے گی؟" سیکر نے پوچھا۔

"انہیں کچھ وقت لگے گا۔" نک نے کہا۔ "فی الحال ہمیں ایک دوسرا طریقہ استعمال کرنا پڑے گا۔ تم ایسا کرو کہ باہر نکل کر جلدی سے لان میں لیٹ جاؤ۔" اس نے دروازہ کھولا اور سیکر کو باہر نکلنے میں مدد دی۔

سیکر قدرے متامل ہوتا ہوا لان کی طرف بھاگا اور گھاس پر لیٹ گیا۔ نک دوڑ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ گلوریا جیکٹ ہلاتی رہی۔ اس نے چیخ کر کہا۔ "یہ پتنگے متحرک چیز کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔" پھر اس نے پک اپ اسٹارٹ کی اور ہولے ہولے پھاٹک سے باہر نکل گیا۔ پتنگوں کا غول گویا کسی پُراسرار طاقت کے زیرِ اثر پک اپ کے ساتھ ہی پھاٹک سے باہر نکل گیا۔

"اب کیا کرنا ہے؟" گلوریا نے پوچھا۔

"کچھ نہیں، بس جیکٹ ہلاتی رہو۔"

"لیکن یہ پتنگوں کا غول تو ہمارے ساتھ چلا آ رہا ہے۔"

"یہ تمہاری جیکٹ پر عاشق ہو گئے ہیں۔" نک مسکراتے ہوئے کہا۔ "جب تک سیکر کا مکان نظروں سے اوجھل نہیں ہو جاتا یونہی جیکٹ ہلاتی رہو۔"

"یہ چکر میری سمجھ میں نہیں آیا۔" گلوریا نے کہا۔

"یہ سارا کرشمہ اس اسکرٹ کا ہے جو میں نے پھندے میں سے نکالا تھا۔ پہلے میں نے یہ اسکرٹ سیکر کے کندھے پر چپکایا تھا لہٰذا پتنگے اس کے گرد گھومتے رہے۔ واپس آنے کے بعد اس کے کندھے سے اتار کر تمہاری جیکٹ پر چپکا دیا۔ یہ سارا ہاتھ کی صفائی کا کام تھا۔ نہ سیکر کو کچھ پتہ چلا نہ تمہیں۔ ویسے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ پتنگے خطرناک نہیں ہیں۔"

کچھ دور جانے کے بعد اس نے پک اپ کی رفتار تیز کر دی اور پتنگے پیچھے رہ گئے۔

ریستوران میں شیلا اور اس کے ساتھی بے چینی سے نک کے منتظر تھے۔

"کیا تم صابن لے آئے؟"

"ہاں، یہ رہا۔" نک نے جیب سے صابن نکال کر شیلا کو تھما دیا۔ "دیکھ لو یہی ہے نا؟"

"ونڈر فل مسٹر ڈیلوٹ!" جیگر صابن کی ٹکیہ کا معائنہ کرتا ہوا بولا۔ "تم نے کمال کر دیا۔ یہی ہے وہ صابن جس کی ہمیں ضرورت تھی۔"

"اور میری فیس؟" نک نے پوچھا۔

"تمہیں فیس ضرور ملے گی۔" شیلا نے کہا۔ "فکر نہ کرو۔"

"میں ہمیشہ نقد لیا کرتا ہوں۔ یعنی ایک ہاتھ سے لو اور دوسرے ہاتھ سے دو۔"

شیلا نے کچھ پریشان نظروں سے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

جیگر گلا صاف کرتا ہوا بولا۔ "بات یہ ہے مسٹر ڈیلوٹ کہ ہماری مالی حالت اتنی اچھی نہیں ہے۔ ہم فوری طور پر فیس ادا نہیں کر سکتے۔ ویسے ہمیں امید ہے کہ اب ہم مسٹر سیکر کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیں گے۔ تمہیں زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر رقم مل جائے گی۔ فکر نہیں کرو، ہم دھوکا نہیں کریں گے۔"

نک نے انہیں اپنا ایڈریس دے دیا اور کہا کہ وہ ایک ہفتے سے زیادہ نہیں ٹھہریں گے۔

"آج تم نے کمال کر دیا۔" راستے میں گلوریا نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ اگر فیس نہ بھی ملی تو تمہیں کوئی افسوس نہیں ہوگا۔"

سب بنگ ڈائجسٹ میں چھپنے والی سلسلے وار کہانی

نوائے کفن بیادی

قیمت ۲۰۰ روپے ○ ڈاک خرچ ۱۰ روپے

الکا (مکمل، دو حصے)	اقابلا (مکمل، دو حصے)	غلام زوجین (مکمل)
قیمت فی حصہ ۲۰۰ روپے، ڈاک خرچ ۱۰ روپے	قیمت فی حصہ ۲۰۰ روپے، ڈاک خرچ ۱۰ روپے	قیمت ۲۵۰ روپے، ڈاک خرچ ۱۰ روپے

کتابیات پبلی کیشنز، بی-۳ گلبرگ ۲، لاہور

"یقین کرو مجھے بہت سخت افسوس ہوگا۔"

نک اور گلوریا کا قیام کرائے کی لگژری بوٹ میں تھا۔ اگلی صبح کشتی کے ہچکولوں سے نک کی آنکھ کھل گئی۔ چند ساعتوں تک وہ بستر پر لیٹا سوچتا رہا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ ہچکولے لہروں کے سبب سے نہیں تھے۔ تب ہی اس نے کسی کے قدموں کی چاپ سنی۔ وہ آواز دو آدمیوں کے قدموں کی تھی۔ وہ دبے پاؤں کشتی کے تختوں پر چل رہے تھے۔

نک نے کہنی مار کر گلوریا کو جگایا اور سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ "بولنا نہیں، شاید کچھ ملاقاتی کشتی پر موجود ہیں۔" پھر وہ آواز پیدا کیے بغیر اٹھا اور اگلا قدم اٹھانے کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس تفریح میں وہ اپنے ساتھ کوئی ہتھیار نہیں لایا تھا البتہ کشتی میں گوشت کاٹنے کی چھری موجود تھی۔ وہ دھیرے دھیرے کیبن کے اس حصے کی طرف بڑھا جہاں چھری رکھی تھی۔ ابھی سورج طلوع نہیں ہوا تھا اور کیبن ہلکی سی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ نک نے چھری کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کیبن کی چھت کا دروازہ کھلا اور ایک ہاتھ، جس میں پستول پکڑا ہوا تھا، اندر نمودار ہوا۔

"خبردار۔" کسی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ "کوئی حرکت نہیں کرنا ورنہ لاش میں تبدیل ہو جاؤ گے۔"

نک نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور اپنی جگہ پر ساکت ہو گیا۔ پستول بردار ایک قوی الجثہ شخص تھا۔ اس نے جینز اور جیکٹ پہن رکھی تھی۔ وہ نک کو کور کیے ہوئے سیڑھی کے ذریعے کیبن میں پہنچ گیا۔ پھر نک نے ایک دوسرے شخص کو سیڑھی پر قدم رکھتے دیکھا۔ وہ ٹیڈ سیکر تھا۔

"ہیلو نک!" اس نے کہا۔ "کیڑے مکوڑوں کا کاروبار کیسا جا رہا ہے؟"

"ابھی تو پوری طرح آنکھ بھی نہیں کھلی۔" نک نے کہا۔ "ذرا ہوش میں آلوں تو کچھ اندازہ ہوگا۔"

گلوریا ایک چادر اپنے جسم کے گرد لپیٹ کر تھوڑا سا آگے آئی، اور بولی۔ "کیا بات ہے نکی؟"

"کچھ نہیں۔" نک نے بظاہر لاپروائی سے کہا۔ "ٹیڈ سیکر آج ہمارے ساتھ ناشتہ کرے گا۔"

سیکر کے ہونٹوں پر سرد مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر بولا۔ "ذرا ہوشیاری سے ٹامی! یہ شخص خاصا چالاک معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کرے تو شوٹ کر دینا۔"

"اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔" نک نے کہا۔ "مجھے ایکشن کے بجائے ڈائیلاگ زیادہ پسند ہیں۔ ویسے تمہیں ہمارا پتہ کیسے معلوم ہوا۔"

"ٹامی نے کل تمہیں گویوں کی ٹولی کے ساتھ دیکھا تھا۔ تم ساحلی ریستوران میں ان کے ساتھ راز و نیاز میں مصروف تھے۔ اسے کچھ شک گزرا۔ اس نے تمہاری کرائے کی کار کا نمبر نوٹ کر لیا۔ میں نے کاروں کی ایجنسی کو فون کر کے تمہارے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ تم میرینا نامی کشتی میں ٹھہرے ہوئے ہو۔"

گلوریا ٹامی اور سیکر کو گھورتی ہوئی بولی۔ "اگر تم لوگ واقعی ناشتہ کرنا چاہتے ہو تو تمہیں تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا۔"

"خاموشی سے کھڑی رہو۔" ٹامی پستول ہلاتا ہوا بولا۔ "ناشتے کی باری بھی آجائے گی۔"

"ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔" سیکر نے کہا۔ "تم نے ان پتنگوں کو کس طرح میرے پیچھے لگا دیا؟ حالانکہ وہ پتنگے پہلے کبھی میرے پیچھے نہیں لگے۔"

"یہ میرا بزنس سیکرٹ ہے۔"

"اور جب میں مکان کے اندر گیا تو یہ دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی کہ تم نے فون کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔ اس فون کو میں انٹرکام کے طور پر بھی استعمال کرتا ہوں۔ اس کے لیے علیحدہ بٹن لگا ہوا ہے۔ اگر باہر فون کرنا ہو تو ایک دوسرا بٹن دبانا پڑتا ہے لیکن تمہارے جانے کے بعد جب میں نے فون پر نظر ڈالی تو اس کا انٹرکام والا بٹن دبا ہوا تھا۔ اس پر مجھے شک ہوا، اور جب ٹامی نے مجھے یہ بتایا کہ تم بلیو اسٹار گروپ سے باتیں کر رہے تھے تو میرا شک یقین میں تبدیل ہو گیا۔"

نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اس معاملے میں واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی۔"

"ہاں، تو اب بتاؤ کہ اصل معاملہ کیا ہے؟ تم نے میرے گھر سے کوئی چیز چرائی ہے یا رکھی ہے؟"

"رکھی ہے، کیا مطلب؟"

"کوئی ٹائم بم یا ٹیلیفون ٹیپ وغیرہ؟"

"اگر بم ہوتا تو تم اب تک جنت میں پہنچ چکے ہوتے اور جہاں تک ٹیلیفون ٹیپ کا تعلق ہے، میں نے ایسا کام کبھی نہیں کیا۔"

"تم کام کیا کرتے ہو مسٹر ویلوٹ؟" سیکر اپنے جوش کو دباتا ہوا بولا۔ "اور تم کس شخص کی ایما پر میرے گھر میں داخل ہوئے تھے؟ کیا تم اس لڑکی کے ساتھیوں میں سے ہو؟"

"ایک ساتھ اتنے سارے سوالات سن کر میں عموماً الجھن کا شکار ہو جاتا ہوں۔" نک نے کہا۔

"تم کس چکر میں میرے گھر میں داخل ہوئے تھے؟ اور وہ کون سی چیز تھی جسے تم ایک منٹ کے اندر لے اڑے؟"

گلوریا مداخلت کرتی ہوئی بولی۔ "تم سارا دن نک کے ساتھ باتیں کر سکتے ہو۔ آج کل اسے فرصت ہی فرصت ہے لیکن میرا خیال

ہے کہ مجھے ناشتہ تیار کرنا چاہیے۔"

ٹامی نے ایک بار پھر گلوریا کو ڈانٹنے کا ارادہ کیا لیکن سیکر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔ "ٹھیک ہے، اسے ناشتہ تیار کرنے دو۔ لیکن اس پر نظر ضرور رکھنا۔"

گلوریا باورچی خانے میں چلی گئی۔ ٹامی ایسی جگہ پر کھڑا ہو گیا جہاں سے وہ دونوں طرف نظر رکھ سکتا تھا۔

"کیوں نہ مہذب لوگوں کی طرح بیٹھ کر بات کر لی جائے۔" نک نے خیال ظاہر کیا۔

"شیلا ملکا ہی سے تمہارا کیا تعلق ہے؟" سیکر نے پوچھا۔

"ہماری شناسائی چند روز پرانی ہے۔ شیلا کا کہنا ہے کہ تم پر ان کی ایک بہت بڑی رقم واجب ہے۔"

"بکتی ہے۔ میرے ذمے کوئی رقم نہیں ہے۔ اگر کچھ ہے تو انشورنس کمپنی کے ذمے ہے۔"

باورچی خانے سے کافی ابلنے کی آواز آئی اور برتنوں کی کھڑکھڑاہٹ سنائی دے رہی تھی۔

"نکی! تمہارے لیے انڈے کیسے بناؤں؟" گلوریا نے آواز لگائی۔ "آملیٹ یا تلے ہوئے؟"

نک کا جسم تن گیا کیونکہ وہ ناشتے میں انڈے نہیں کھاتا تھا اور یہ بات گلوریا کو بھی معلوم تھی۔

"آملیٹ ٹھیک رہے گا۔" نک نے جواب دیا اور دوبارہ سیکر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ تم شیلا اور اس کے دو ساتھیوں کے ساتھ...!"

"دو ساتھی!" نک نے حیرانی سے کہا۔

اسی لمحے ٹامی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ گلوریا نے کھولتے ہوئے مکھن سے بھرا ہوا فرائی پان اس کے منہ پر انڈیل دیا تھا۔ یہ دیکھتے ہی نک نے سیکر کو دھکا دے کر فرش پر گرا دیا اور ٹامی کی طرف بڑھا۔ چند لمحوں کے اندر پانسہ پلٹ گیا۔

"پستول میرے پاس ہے۔" گلوریا نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"خوب۔" نک نے کہا۔ "اگر ضرورت پڑے تو بلا تامل استعمال کر ڈالنا۔"

سیکر نے اٹھ کر نک پر حملہ کرنا چاہا لیکن گلوریا کے ہاتھ میں پستول دیکھ کر رک گیا۔

"اب کیا ارادہ ہے؟" اس نے پوچھا۔ "کیا تم پولیس کو بلانے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

نک نے جواب دینے سے پہلے تولیہ اٹھایا اور ٹامی کا منہ صاف کرنے لگا۔ مکھن نے زیادہ نقصان نہیں پہنچایا تھا تاہم ٹامی خاصا خوفزدہ دکھائی دیتا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ پولیس کو بھی بلانا پڑے۔" نک نے کہا۔ "اتنی صبح کسی کے خلوت کدے میں گھس کر اس کی نیند خراب کرنا ایک سنگین جرم ہے۔"

"شیلا نے تمہیں بے وقوف بنایا ہے۔" سیکر اپنے جوش کو دباتا ہوا بولا۔ "اس نے جو کچھ تمہیں بتایا ہے وہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ وہ لوگ مجھ سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔"

"پتہ چل جائے گا۔"

"یہ لڑکی مجھے بلیک میل کرنا چاہتی ہے۔"

نک گلوریا سے مخاطب ہو کر بولا۔ "ایک مضبوط سی رسی لے آؤ۔ جب تک حقیقت نہیں کھل جاتی اور یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ کون جھوٹ بول رہا ہے اور کون سچ، اس وقت تک یہ دونوں ہمارے مہمان رہیں گے۔"

انہوں نے دونوں کو خوب اچھی طرح سے باندھ کر کیبن میں بند کر دیا اور شیلا کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔ راستے میں ایک اخبار کا دفتر دیکھ کر نک کو خیال آیا کہ پہلے آتش زنی کی خبر پڑھ لینی چاہیے۔ اس نے گاڑی روک دی اور گلوریا کو ساتھ لے کر اخبار کے دفتر میں چلا گیا۔ اسے پرانا اخبار حاصل کرنے کے لیے زیادہ محنت نہیں کرنا پڑی۔ خبر میں یہ شبہ ظاہر کیا گیا تھا کہ آگ کسی سازش کا نتیجہ تھی۔

"تم کیا تلاش کر رہے ہو نکی؟" گلوریا نے پوچھا۔

نک کو اخبار کے اندرونی صفحات میں وہ چھوٹا سا اشتہار بھی مل گیا جو بلیو اسٹار پارٹی کے بارے میں تھا۔

"شیلا نے باتوں کے دوران تین ساتھیوں کا ذکر کیا تھا۔" نک نے کہا۔ "لیکن سیکر کے بیان کے مطابق شیلا کے صرف دو ساتھی ہیں۔"

پھر وہ اشتہار میں دی گئی تصویر کو گھورنے لگا۔ شیلا کے دائیں بائیں دو نوجوان تھے۔ ایک تو ماؤزے تھا۔ البتہ دوسرے کی شکل نک کے لیے اجنبی تھی۔ اس کا نام کین لکھا ہوا تھا۔

"اس اشتہار میں جیگر کا کوئی ذکر نہیں ہے۔" اس نے کہا۔

بہترین معاشرتی کہانیوں کا مجموعہ
ایمان کا سفر
مصنف: محی الدین نواب
قیمت ۱۰۰ روپے
ڈاک خرچ: ۱۰ روپے

"معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص شیلا کی میوزک پارٹی کا رکن نہیں ہے۔"

"ہو سکتا ہے کہ انہوں نے جیگر کو بعد میں اپنے ساتھ ملایا ہو۔"

"ایسے موقعے پر، جبکہ ان کے پاس نہ تو ساز و سامان ہے اور نہ ہی کوئی کام ہے کسی نئے آدمی کو پارٹی میں شامل کرنے کی کیا ضرورت۔ دوسری بات یہ ہے کہ جیگر معاوضے کے معاملے میں زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ اس کی باتوں سے یہ احساس ہوتا تھا کہ اس کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس سارے معاملے کو ہی بھول جانا چاہیے۔" گلوریا نے کہا۔ "آؤ واپس چلیں اور سیکر اور ٹامی کو کھول کر اس چکر سے جان چھڑا لیں۔"

نک نے نفی میں سر ہلایا۔ "ایسا نہیں ہو سکتا۔ میری فیس کون دے گا؟"

دونوں اخبار کے دفتر سے باہر نکل کر کار میں جا بیٹھے۔ ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ انہیں شیلا کی پرانی پک اپ دکھائی دی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ماؤزے بیٹھا ہوا تھا۔ نک کار کی رفتار تیز کر کے اس کے برابر پہنچا اور رکنے کا اشارہ کیا۔

"ہیلو مسٹر ویلوٹ!" ماؤزے نے کار روکنے کے بعد کہا۔ "تم بہت جلدی بیدار ہو گئے ہو۔"

"اور تم بھی!" نک نے کہا۔ "تمہارے ساتھی کہاں ہیں؟"

"شیلا تو ابھی تک سو رہی ہے اور میں کین کو بس اسٹیشن پر جا رہا ہوں۔ وہ بوسٹن سے کچھ سامان لے کر آ رہا ہے۔"

"اور جیگر کہاں ہے؟"

ماؤزے نے بے چینی سے سیٹ میں پہلو بدلا۔ "مجھے پتہ نہیں ادھر ہی کہیں ہو گا۔"

"کیا اسے گٹار بجانا آتا ہے؟"

"ہاں آتا ہے۔"

نک غصے سے بولا۔ "دیکھو میاں، ہمیں بے وقوف بنانے کی کوشش نہیں کرو۔ میں نے تھوڑی دیر پہلے اخبار میں تمہاری پارٹی کا اشتہار دیکھا ہے۔ اس میں جیگر کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ کون ہے یہ شخص؟"

ماؤزے نے ہونٹوں پر زبان پھیرائی اور ادھر ادھر دیکھا۔ نک کار سے باہر نکلا، پک اپ کا دروازہ کھولا اور ماؤزے کی کلائی مضبوطی سے پکڑ لی۔ "کون ہے یہ شخص؟"

"پپ... پولیس۔"

نک نے ماؤزے کو پرے دھکیلا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ "ہم سیدھے شیلا کے پاس جا رہے ہیں۔ گلوریا تم ہمارے پیچھے آؤ۔"

"لیکن میں جلدی میں ہوں۔" ماؤزے نے احتجاج کیا۔ "مجھے اسٹیشن پہنچنا ہے۔"

اسٹیشن کی فکر نہیں کرو۔" نک نے سخت لہجے میں کہا۔ "مجھے راستہ بتاتے چلو۔"

شیلا ایک چھوٹے سے موٹل میں مقیم تھی۔ جب نک اور گلوریا ماؤزے کی راہنمائی میں اس کے کمرے میں داخل ہوئے تو اس کی آنکھ کھل گئی۔ اور اس نے جلدی سے چادر کھینچ کر اپنا بدن ڈھانپ لیا۔

"کیا معاملہ ہے؟" اس نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔ "ابھی تو بہت صبح ہے۔"

"فون اٹھاؤ اور اپنے دوست جیگر کو یہاں بلاؤ۔" نک نے غصے سے کہا۔

"کیا؟" شیلا نے حیرانی سے کہا۔

"تم نے سنا نہیں۔ میں نے کہا ہے کہ جیگر کو یہاں بلاؤ۔ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ وہ پولیس کا آدمی ہے۔"

شیلا نے اٹھ کر جیگر کو فون کیا اور چادر لپیٹ کر انتظار کرنے لگے۔

"ہم نے تمہارے ساتھ کوئی دھوکا نہیں کیا مسٹر ویلوٹ!" شیلا نے کہا۔ "ہم صرف سیکر کے خلاف ثبوت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ یہ باتیں ہم جیگر کی موجودگی میں کریں گے۔"

گلوریا نک کو ایک طرف لے گئی اور بولی۔ "اگر یہ جیگر واقعی پولیس کا آدمی ہے تو ہمیں اس معاملے میں نہیں پڑنا چاہیے۔"

"ہم نے کوئی جرم نہیں کیا۔ اگر یہ شخص میرے خلاف کوئی کارروائی کرنا چاہتا تو کل ہی کر سکتا تھا۔"

پونے نو بجے جیگر وہاں پہنچ گیا۔ اس نے باری باری سب کی طرف دیکھا اور بولا۔ "کیا بات ہے یہ اتنی خاموشی کیوں ہے؟"

"کیا تم پولیس کے آدمی ہو؟" نک نے پوچھا۔

"ہاں، میرا تعلق شعبہ حادثات اور آگ سے ہے۔" جیگر نے جواب دیا۔ "میں یہ سمجھ رہا تھا کہ تم نے مجھے پہچان لیا ہے۔"

"تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نے تمہیں نہیں پہچانا تھا۔ میں بھی حیران تھا کہ شیلا مجھے کیسے جانتی ہے۔ تو یہ تم تھے جس نے شیلا کو میرے بارے میں بتایا اور میرے پیچھے لگایا۔"

"نک ویلوٹ شمال مشرقی علاقوں میں ایک جانا پہچانا نام ہے۔" جیگر نے کہا۔ "اگر میں تمہاری مدد سے اس آتشزنی کے معاملے کی تہہ تک پہنچ گیا تو یہ بہت بڑی بات ہو گی۔ میرے بارے میں تمہیں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔ میرا چوری اور ڈکیتی کے شعبے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ تم لوگ میری فیس ادا کرنے کے بارے میں سنجیدہ نہیں ہو۔"

"اگر سیکر کے خلاف ثبوت مل گیا اور ہم اسے عدالت تک لے جانے میں کامیاب ہو گئے تو تمہیں انعام مزید ملے گا۔"

"میں فیس کی بات کر رہا ہوں اور تم انعام کی۔ ہونہہ اور یہاں تک ثبوت کا تعلق ہے مجھے ایک صابن کے ٹکڑے میں کوئی ثبوت نظر نہیں آتا۔ کلب کا صابن گھر میں استعمال کرنا ممنوع تو نہیں ہے؟"

"بات یہ ہے مسٹر ویلوٹ کہ ہم نے تمہیں پوری بات نہیں بتائی۔" جیگر نے کہا۔ "سیکر کے خلاف ہمارے پاس ثبوت پہلے سے موجود ہے لیکن اس ثبوت کی تصدیق کے لیے ہمیں صابن کی ضرورت تھی۔ کیا تم نے کبھی صابن کے بم کا ذکر سنا ہے؟ نہیں کبھی نہیں سنا ہو گا۔ سیکر نے صابن کے دو بم تیار کیے تھے جن میں سے ایک بم اتفاق سے ہمارے ہاتھ لگ گیا اور دوسرا بم میگلان کلب کی تباہی کا باعث بن گیا۔ یہ ایک کیمیاوی بم تھا جس میں پانی اور سوڈیم کو صابن کے پلگ سے الگ رکھا گیا تھا۔ کچھ دیر بعد صابن کا پلگ پانی کی وجہ سے گھل گیا اور سوڈیم دھماکے سے جل اٹھا۔ اس بم میں نہ تو کوئی بجلی کا تار استعمال کیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی دھماکہ خیز مواد۔ مطلب یہ ہے کہ آگ پر قابو پانے کے بعد ہمیں بم کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔"

"اور ایک بم تمہارے ہاتھ کیسے لگ گیا؟" نک نے پوچھا۔

"اس کے بارے میں ماؤزے بتائے گا۔" جیگر نے کہا۔

ماؤزے نے گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔ "جس رات کلب میں آگ لگی اس رات میں کلب سے نکلنے والا آخری آدمی تھا۔ شیلا اور کین جا چکے تھے اور میں ڈریسنگ روم میں اپنے سامان کو سنبھال رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد میں نے سیکر کو ہال کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں گتے کے دو ڈبے تھے۔ اس نے ایک نہایت احتیاط کے ساتھ ردی کی ٹوکری میں رکھ دیا اور دوسرا لے کر باورچی خانے میں چلا گیا۔ مجھے اس کی یہ حرکت کچھ عجیب لگی۔ سنڈی کی ٹوکری ڈریسنگ روم کے قریب ہی تھی اور اس کے پاس لکڑی کی چیزیں زیادہ تھیں۔ میرے دل میں تجسس پیدا ہوا۔ میں باہر گیا اور وہ ڈبہ اٹھا کر اندر لے آیا۔ میں نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں سے پانی نکل کر فرش پر بہہ گیا۔"

"اوہ، پانی بجھنے سے بم ناکارہ ہو گیا۔" جیگر نے کہا۔ "کیونکہ بجھنے کے بعد سوڈیم پلگ کے گھلنے کا خطرہ باقی نہیں رہا تھا۔"

"بہرحال۔" ماؤزے بات جاری رکھتا ہوا بولا۔ "میں نے اس کو کھول کر بھی دیکھا لیکن مجھے قطعاً یہ اندازہ نہیں ہوا کہ وہ ایک بم ہے۔ نصف گھنٹے بعد جب میں جانے لگا تو باورچی خانے سے ہلکے دھماکے کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی آگ کے شعلے دکھائی دیے تب ہی مجھے شک ہوا کہ آگ گتے کے ڈبے کی وجہ سے لگی ہے لہٰذا میں نے اس دوسرے ڈبے کو اٹھا کر باہر پھینک دیا اور فائر بریگیڈ کو فون کرنے کے لیے باہر بھاگا۔"

"لیکن فائر بریگیڈ کے پہنچنے تک ہر چیز جل کر راکھ ہو چکی تھی۔" جیگر نے کہا۔ "تاہم صابن کا بم جو ماؤزے نے باہر پھینکا تھا، ہمارے ہاتھ لگ گیا جسے ہم نے بیلسٹری ٹیسٹ کے لیے بھیج دیا۔ اگرچہ ہمیں پورا یقین ہے کہ وہ بم سیکر نے ہی تیار کیا تھا لیکن عدالت کو یقین دلانے کے لیے ہمیں صابن کی ٹکیہ کی ضرورت تھی تاکہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ یہ بم میگلان کلب کے خصوصی صابن سے تیار کیا گیا تھا کیونکہ اس صابن کا رنگ اور خوشبو خاص قسم کی ہے۔"

"کیا یہ صابن کسی اور جگہ سے حاصل نہیں ہو سکتا تھا؟" نک نے پوچھا۔

"نہیں، کلب میں جتنے صابن تھے وہ سب جل گئے تھے اور کسی دوسری جگہ پر اس صابن کی دوسری ٹکیہ موجود نہیں تھی۔ سوائے سیکر کے گھر کے اور یہ ٹکیہ بھی اتفاق سے شیلا نے دیکھ لی تھی۔"

"یہ سب تو ہوئیں قانونی باتیں۔" نک نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ تم شروع سے ہی میری فیس دینے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔"

"تمہاری فیس کا معاملہ شیلا کے ساتھ ہے۔" جیگر نے کہا۔ "اگر وہ دینا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ ویسے تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ میں نے تمہیں چوری کے الزام میں گرفتار نہیں کرا دیا۔"

"میں یقیناً تمہارا شکر گزار ہوں۔" نک اٹھتا ہوا بولا۔ "آؤ گلوریا چلیں۔"

گلوریا دروازے کے قریب رکتی ہوئی بولی۔ "سیکر کے بارے میں تمہارا کیا ارادہ ہے؟ کیا تم نے اسے گرفتار کر لیا ہے؟"

"مجھے صابن کی ٹکیہ کی بیلسٹری رپورٹ کا انتظار تھا۔ وہ کل صبح ہی موصول ہوئی ہے۔ آج کیس عدالت میں پیش کر کے سیکر کے وارنٹ گرفتاری حاصل کر لیے جائیں گے۔"

"کیا سیکر کی گرفتاری کے لیے کوئی انعام وغیرہ بھی رکھا جائے گا؟" نک نے پوچھا۔

جیگر مسکرا کر بولا۔ "انعام اس مجرم کے لیے مقرر کیا جاتا ہے جس کا پتہ ٹھکانہ معلوم نہ ہو۔ سیکر کو ہم جب چاہیں گھر سے اٹھا سکتے ہیں۔"

نک معنی خیز انداز میں مسکراتا ہوا رخصت ہو گیا۔

راستے میں گلوریا نے کہا۔ "مجھے شروع ہی سے شک تھا کہ اس کام میں کچھ نہیں ہے۔ بہرحال خوب تفریح رہی۔"

"اتنی مایوسی بھی اچھی نہیں ہوتی۔" نک نے لاپروائی سے کہا۔

کم و بیش پانچ میل دور جانے کے بعد نک نے سیکر اوڈامی کے بندھن کھول دیے۔ گلوز یا پستول ہاتھ میں پکڑے تیار کھڑی تھی۔

"تم لوگ ہمیں کہاں لیے جا رہے ہو؟" سیکر نے منہ سے کپڑا کھلتے ہی پوچھا۔ "یہ سراسر اغوا ہے۔"

"اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھو مسٹر!" نک نے کہا۔ "اگر تم ہماری کشتی میں نہ ہوتے تو اب تک آنتشزنی کے الزام میں گرفتار ہو چکے ہوتے۔"

"وہ لوگ مجھ پر کوئی الزام ثابت نہیں کر سکتے۔"

"ثبوت بہت پکا ہے ان کے پاس۔" نک نے کہا۔ "ایک تولیہ صابن کا بم ہے جو تم نے ردی کی ٹوکری میں رکھا تھا اور اتفاق سے ماؤزے کے ہاتھ لگ گیا تھا۔ دوسرے ان کے پاس صابن کی ایک ٹکیہ ہے جو تمہارے گھر سے حاصل کی گئی ہے۔ تم نے بم میں صابن کا جو بلاک استعمال کیا ہے وہ اسی قسم کے صابن سے تیار کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ایک عینی گواہ بھی موجود ہے۔"

سیکر کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا بولا۔ "کیا تم مجھے پولیس کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

"میں کوئی سوشل ورکر یا خدائی فوجدار نہیں ہوں۔ مجھے اپنی فیس سے مطلب ہے۔ میں تمہیں پولیس کے حوالے بھی کر سکتا ہوں، سمندر میں بھی پھینک سکتا ہوں اور کسی محفوظ جگہ پر بھی اتار سکتا ہوں۔ فیصلہ تمہیں کرنا ہے۔ نگاؤ بولی۔"

"دس ہزار۔" سیکر ہونٹوں پر زبان پھیرتا ہوا بولا۔

"تم نے اپنی قیمت بہت کم لگائی ہے۔"

"پندرہ ہزار۔"

"پچیس ہزار۔" نک نے کہا۔ "میری حسبِ معمول فیس!"

"پچیس ہزار!"

"بڑوں نے کہا ہے کہ بڑی برائی سے بچنے کے لیے چھوٹی برائی کر لینی چاہیے۔ تمہاری زندگی زیادہ قیمتی ہے۔ اس کے علاوہ میں تمہیں گرفتار ہونے سے بھی بچا سکتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے، مجھے منظور ہے۔ تمہارے پاس کوئی سادہ چیک ہوگا؟"

"یقیناً ہوگا۔" نک نے کہا۔ "تاہم چیک کیش ہونے تک تم ہمارے مہمان رہو گے۔"

سیکر نے پچیس ہزار ڈالر کا چیک لکھ دیا۔ نک اسے ایک ساحلی بنک میں لے گیا۔ انہوں نے فون پر نیویارک سے تصدیق کرانے کے بعد چیک کیش کر دیا۔ اس کے بعد نک نے فون پر جیگر سے رابطہ ملایا۔

"ہیلو جیگر!" اس نے کہا۔ "میں نک ویلوٹ بول رہا ہوں۔ کیا تم نے سیکر کے وارنٹ گرفتاری حاصل کر لیے ہیں؟"

"ابھی نہیں۔" جیگر نے جواب دیا۔ "گرینڈ جیوری ابھی شہادتیں سن رہی ہے۔ کل تک فیصلہ ہو جائے گا۔"

"سنو جیگر! وکیل صفائی تمہارے کیس کی دھجیاں اڑا دیں گے۔ اس میں کوئی جان نہیں ہے۔ پہلی بات، سیکر کے پاس ٹامی بار کا ایک غنڈہ ملازم ہے۔ اگر وہ کلب میں بمبر رکھنا چاہتا تو اس کے ذریعے رکھوا سکتا تھا۔ اسے خود یہ حرکت کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ دوسری بات، یہ ثبوت کافی نہیں ہے کہ چونکہ مجرم کلب کے صابن سے بنایا گیا تھا لہٰذا سیکر نے ہی بنایا تھا۔ کلب سے کوئی بھی صابن کی ایک ٹکیہ چرا سکتا تھا۔ تیسری بات، جب ماؤزے نے باورچی خانے میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے تو اس نے اپنا موسیقی کا سامان کیوں نہیں نکالا۔ سارا نہیں تو آدھا ہی تو نکال ہی سکتا تھا۔ کم از کم بھاگتے بھاگتے ایک چیز ہی اٹھا لے جاتا۔"

"بات تو تم ٹھیک ہی کہتے ہو۔"

"اب نتیجہ یہ نکلا کہ یہ کارروائی ماؤزے کی ہے۔ اس نے ہزاروں ڈالر مالیت کے آلاتِ موسیقی پہلے ہی نکال کر کہیں چھپا دیے ہوں گے اور بعد میں کلب کو آگ لگا دی ہوگی۔ مجھے یقین ہے اب تک وہ اس سامان کو فروخت کر چکا ہوگا۔ اگر تم پوسٹ میوزک اسٹوڈیوز سے پتہ کرو تو تمہیں ضرور کوئی سراغ مل جائے گا۔"

"شکریہ مسٹر ویلوٹ! میں ایسا ہی کروں گا۔" جیگر نے کہا۔ "تمہاری باتوں میں خاصا وزن ہے۔"

"شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں جیگر!" نک نے فون بند کرتے ہوئے کہا۔ "میں نے بغیر فیس کے کبھی کوئی کام نہیں کیا۔"

جب وہ بوٹ سے باہر نکلا تو اسے موسم خاصا خوشگوار محسوس ہوا۔





سید القیوم شاہ

میرے تمہیں دس لاکھ ڈالر کچھ نہ چرانے کے لیے دیے گا۔" میلوری نے کہا۔ وہ بیری ڈنسٹن کے بعد دنیا کا وہ سب سے امیر تاجر تھا۔ جو انڈوں کے برابر سائز کے ہیرے فروخت کرتا تھا۔

وک نے اس کی پیش کش پر غور کیا۔ اس کی جگہ کوئی اور چور ہوتا شاید اس کی پیش کش پر حیران ہو جاتا۔ مگر وہ وک تھا۔ جو ناظر کو بلاتا تھا۔ مانا ہوا نامی گرامی چور، جس کے بارے میں یہ بات مشہور تھی کہ دنیا کا کوئی محافظتی نظام ایسا نہیں جسے وہ ناکام نہ بنا سکے۔ اس کی جیت کا راز اس کی ذہانت اور مہارت میں مضمر تھا۔ وہ بچپن سے لڑکپن الرعاد وغیرہ کے عوض پچپن سینٹ مالیت کی کوئی بھی چیز لینے پر ہر وقت تیار رہتا تھا۔

وک کے بارے میں ایک واقعہ بھی مشہور تھا جو اس کی مہارت کا ثبوت بھی تھا۔ ایک مرتبہ کسی نے اس سے شرط بدلی۔ اور اس نے پانچ ہزار ڈالر کے عوض وہ شرط جیت بھی لی تھی۔ اس شرط کو پورا کرتے ہوئے اس نے ایک رقاصہ اور گلوکارہ کے لباس کی سلائی سے کئی ہفتے پہلے لیے تھے۔

"تو تم مجھے دس لاکھ ڈالر صرف اس لیے دو گے کہ میں کچھ چرا نہ لوں گا نہیں۔ آخر بات کیا ہے۔ تم مجھے اتنی بھاری رقم کیوں دینا چاہتے ہو۔ جب کہ تمہیں معلوم ہے کہ میری فیس صرف پچپن ہزار ڈالر ہے، ایک سینٹ کم نہ ایک سینٹ زیادہ! اگرچہ میرا اصول نہیں ہے کہ میں اپنے کرم فرماؤں سے یہ پوچھوں کہ وہ کوئی معمولی چیز چرانے کے لیے مجھے اتنی بھاری رقم کیوں دیتے ہیں۔ پھر بھی یہ ضرور پوچھوں گا کہ آخر تم میری فیس سے اٹھارہ گنا سے بھی زیادہ رقم دینے پر تیار کیوں ہو؟"

میلوری ہنسا۔ "محض اس لیے کہ شاید تم گرفتار ہو جاؤ گے۔ میں صرف تمہارے اس وعدے پر یہ رقم دینے کے لیے تیار ہوں کہ اگر تم پکڑے گئے تو تم یہ بتائے بغیر کہ اس کام کے لیے میں نے تمہاری خدمات حاصل کی تھیں، خاموشی سے چوری کی کوشش کرنے کی سزا کاٹو گے۔"

"اچھا۔" وک نے سوچتے ہوئے کہا۔ "لیکن تمہیں یہ کیسے یقین ہے کہ میں اپنے وعدے پر قائم بھی رہوں گا؟"

"جس عورت نے مجھے تمہارا پتہ دیا تھا اسی نے یہ بھی بتایا تھا کہ تم ایک قابلِ اعتماد اور قول کے پکے مرد ہو۔ جو وعدہ بھی کرتے ہو اسے ہر قیمت پر پورا بھی کرتے ہو۔"

"خوب، بہت خوب، بہرحال میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر پکڑا گیا تو اس گفتگو کا تذکرہ نہیں آئے گا۔" وک نے کہا۔ "اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم چاہتے کیا ہو؟"

"میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم میرے دفتر کا دروازہ کھولو۔ اس کے الارم کو ناکارہ بنا دو پھر دروازہ کھلا چھوڑ کر یہاں سے فرار ہو سکتے ہو تو فرار ہو جاؤ۔ میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ حفاظتی عملہ اور سیکورٹی گارڈ کتنی جلد یہاں پہنچتے ہیں۔"

وک ایک مرتبہ پھر سوچ میں پڑ گیا۔ میلوری کی یہ تمام گفتگو اس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔ وہ اس کا اصل مقصد نہیں سمجھ پایا تھا۔ وہ یہ جانتا تھا کہ اگر اس نے میلوری کے دفتر سے کوئی چیز نہیں چرائی تو اس پر

صرف نقب زنی اور دفتر میں چوری کے ارادے سے داخل ہونے کا الزام لگایا جائے گا۔ "تم یہ کام خود کیوں نہیں کر لیتے؟ اس الارم کو بجا دو اور دیکھ لو کہ سیکورٹی گارڈ کتنی دیر میں یہاں پہنچتے ہیں۔ اس طرح تمہیں ایک بھی سینٹ خرچ نہیں کرنا پڑے گا اور تمہارا مقصد بھی حل ہو جائے گا۔"

"اس لیے کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم کیا واقعی اس تمام حفاظتی نظام کو غچہ دے سکتے ہو۔ ساتھ ہی میں یہ اطمینان بھی کر لینا چاہتا ہوں کہ دروازے کے تالے کتنے مضبوط ہیں؟"

"تالا تو کوئی بھی ہو اُسے کھولا جا سکتا ہے۔" وک نے کہا۔ "لیکن تالا کھولنے میں اتنا وقت ضرور لگ سکتا ہے کہ چور اسی دوران میں پکڑ لیا جائے۔"

"مجھے اس سے کوئی غرض نہیں، تم یہ بتاؤ کہ یہ کام کرنے پر تیار ہو یا نہیں۔"

وک نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ "ٹھیک ہے، مجھے تمہاری یہ پیش کش منظور ہے۔ اب مجھے یہ بتاؤ کہ انعامی رقم مجھے کب اور کس طرح ملے گی؟"

میلوری نے جیب سے بٹوہ نکالا اور اس میں سے ایک کارڈ نکال کر وک کو دے دیا۔ "میں نے دس لاکھ ڈالر سوئٹزرلینڈ کی اس بینک میں جمع کر دیے ہیں۔ اس بینک کو فون کر کے کارل سے گفتگو کر لو اور اُسے اس کارڈ پر لکھے ہوئے کوڈ نمبر بتا کر اسے ہدایت دو کہ یہ رقم وہ تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دے۔ میں کارل کو ہدایت دے چکا ہوں۔ وہ اس وقت تمہارے فون کا ہی منتظر ہو گا۔ تم آج رات اُس سے فون پر رابطہ قائم کر سکتے ہو۔"

وک نے میلوری کا دیا ہوا کارڈ احتیاط سے اپنی جیب میں رکھ لیا اس دوران میں اس کی تیز نظریں کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ دوسری چیزوں کے علاوہ اس کمرے میں ایک تجوری بھی تھی۔ اس تجوری میں دوہرے دروازے لگے ہوئے تھے۔ ایک طرف چھوٹی سی میز پر خوبصورت سا ایکوریم رکھا ہوا تھا۔ اس کی تہہ میں بچھے ہوئے سنگ ریزوں پر آبی پودوں کے درمیان خوبصورت رنگ برنگی مچھلیاں آرام کر رہی تھیں۔ تجوری کے دوہرے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ تجوری کے خانوں میں چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں سیاہ مخمل کے نرم گدیلوں پر کئی ہیرے قطار میں بڑے سلیقے اور حُسن کے ساتھ رکھے ہوئے تھے۔

میلوری کی آنکھیں بھی وک کی نظروں کا تعاقب کر رہی تھیں۔ اس نے معنی خیز مسکراہٹ سے کہا۔ "اس جگہ موجود تمام ہیرے بیمہ شدہ ہیں۔ یہ ہیرے کوئی تین کروڑ ڈالر میں بیمہ کرائے گئے ہیں۔ بیشتر ہیرے پچاس ہزار سے ایک لاکھ ڈالر مالیت کے ہیں۔ ان ہیروں میں دو ہیرے سب سے زیادہ قیمتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ہیرے کی قیمت دس لاکھ ڈالر سے زیادہ ہے۔"

"مجھے تعجب ہے کہ وہ بیمہ کرنے والے کون احمق ہیں کہ انہوں ایسی صورت میں ان ہیروں کا بیمہ کیا ہے جب کہ تم ان ہیروں کو ا میں رکھنے کے بجائے یہاں اپنی تجوری میں رکھتے ہو اور پھر یہ تجوری کھلی رکھتے ہو۔"

"عام طور پر وہ ایسی صورت میں ہیروں کا بیمہ نہیں کرتے لیکن اس عمارت میں حفاظتی انتظامات بہت سخت اور مکمل ہیں اور اس عمارت میں تمام کاروباری ادارے اسی نوعیت کے ہیں اس لیے انہوں نے ہیروں کا بیمہ کر لیا تھا۔ پھر سیکورٹی ایجنسی کا دفتر بھی نچلی منزل واقع ہے۔ بہرحال اب وہ بیمہ کمپنی دھمکی دے رہی ہے کہ اگر میں ہیرے والٹ میں نہ رکھوائے تو میری پالیسی منسوخ کر دی جائے گی میں ان لوگوں پر ثابت کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ ہیرے میرے دفتر بھی اتنے ہی محفوظ ہیں جتنے کسی والٹ میں ہو سکتے ہیں۔"

میلوری یہ کہہ کر کچھ دیر کے لیے رُکا اور اس نے پھر کہنا شر "اس عمارت میں جو شخص بھی داخل ہونا چاہتا ہے اس کے لیے ضر ہے کہ اس نے اس عمارت میں واقع کسی بھی ادارے سے پہلے سے کا وقت لے رکھا ہو۔ اس کے بعد یہ بھی ہے کہ اس عمارت میں داخل یا باہر جاتے وقت ہر شخص کو حفاظتی چیکنگ کے مرحلے سے گزرنا ہوتا اس عمارت میں واقع تمام دفاتر کے دروازوں کو بند رکھا جاتا ہے شخص بھی اندر داخل ہوتا ہے ایک خفیہ سوراخ سے پہلے اس کا جائز جاتا ہے۔"

میلوری یہ کہہ کر اس تجوری کی طرف بڑھ گیا جس کے ا طشتریوں پر ہیرے رکھے ہوئے تھے۔ جہاں تک اس تجوری کا ہے تو یہ دباؤ کے نظام سے وابستہ پلیٹوں پر رکھی ہوئی ہے جس منسلک تار فرش سے گزر کر نیچے واقع سیکورٹی ایجنسی میں پہنچ اگر اس تجوری کو بال برابر بھی اپنی جگہ سے کھسکایا جائے یا پھر اس تج کسی بھی جگہ کوئی برما رکھا جائے یا اس پر ٹارچ کی روشنی ڈالی جا سیکورٹی آفس میں الارم بج اٹھتے ہیں۔ سیکورٹی گارڈز کا کہنا کہ وہ پستولوں سے مسلح ہو کر پلک جھپکتے میں کسی بھی شخص کے د باہر جانے سے پہلے یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ مجھے ان کی پھرتی پر ہے اور ان کی پھرتی کا امتحان تمہیں لینا ہے۔ اس کے علاوہ ہم طور پر بھی کچھ حفاظتی اقدام کر رکھے ہیں۔ آؤ میں تمہیں دکھا دوں

وہ دونوں آگے پیچھے اس کمرے سے نکل کر دفتر کے بیر کمرے میں آئے۔ جہاں ایک خوبصورت اور پُرکشش حسینہ ٹائپنگ میں مصروف تھی۔ "یہ مس ڈائل ہیں۔ میری سیکریٹری۔ ان دنوں نئے کیٹیلاگ کی تیاری میں مصروف ہیں جو عنقریب چھپنے کے

ہے۔ مس ڈائل ایک ماہر نشانہ باز بھی ہیں۔"

لمحے پہلے مس ڈائل فہرست کی ٹائپنگ میں مصروف تھی۔ ہی لمحے اس کے ہاتھ میں ایک خوفناک آٹومیٹک پستول جس کا رخ وک کی طرف تھا۔ وک کو اندازہ ہی نہیں ہو پستول اس کے ہاتھ میں اچانک کہاں سے آ گیا تھا۔ اُس ل کی آنکھوں میں دیکھا۔ وہاں ایک سرد اور سنگین بے رحمی س ڈائل کی آنکھیں قطعی پسند نہیں آئیں۔

کہ مس ڈائل!" میلوری نے کہا۔

ول پھر غائب ہو گیا۔ اور مس ڈائل دوبارہ ٹائپنگ میں مصروف نے ایک گہری سانس لی جیسے وہ موت کے غار سے زندہ

قبالیے کے طور پر استعمال ہونے والے گوشے سے پرے ل کے پیڈسٹلوں سے پیوستہ بلٹ پروف شیشے کے چھوٹے چھوٹے بلب روشن تھے۔ ہر کیس میں مخملی فرش مگا رہا تھا۔

ہیرے رات کو انہی کیسوں میں چھوڑ دیے جاتے ہیں؟" ل کیا۔

ں۔ دفتر بند کرنے سے پہلے ہم یہ تمام ہیرے یہاں سے میں رکھ دیتے ہیں۔" میلوری نے جواب دیا۔

کیس کے مقابل ایک بغلی دروازہ تھا۔ میلوری نے ایک ارم کا رابطہ منقطع کر دیا اور پھر وہ بغلی دروازہ کھول کر وک ے میں موجود دوہرے تالے کے پیچیدہ نظام کے متعلق

یہ الارم آن ہوتا ہے تو ہر مرتبہ جب بیرونی دروازہ کھلتا ہے رم حرکت میں آ جاتا ہے۔ اس میکنزم سے بچاؤ کی صورت دروازے کو بیک وقت دو چابیوں سے کھولا جائے۔ ان عدد چابی میرے پاس اور دوسری مس ڈائل کے پاس لوری نے اس نظام کی وضاحت کی۔ "دونوں چابیوں مایا جاتا ہے۔ اگر صرف ایک چابی گھمائی جائے یا انہیں یکے ا جائے تو نیچے سیکورٹی آفس میں الارم بج اٹھتا ہے۔"

اس وضاحت پر غور کیا۔ وہ سمجھ گیا کہ اگر ایک تالے کو کھولنے جائے گی تو بھی سیکورٹی آفس میں الارم بج اٹھے گا۔

ڈ دوسرے تالے کی طرف چور کے متوجہ ہونے سے پہلے د ہوں گے۔ اندرونی دیوار میں دو دروازے تھے میلوری ے ایک دروازہ کھولا جو غسل خانے میں کھلتا تھا۔

ے دروازے کے پیچھے کیا ہے؟" وک نے دریافت کیا۔

میلوری نے دوسرا دروازہ بھی کھول دیا۔ یہ سامان رکھنے کی ایک چھوٹی سی کمرے نما الماری تھی جس میں ویکیوم کلینر اور دوسری مختلف میزیں رکھی تھیں۔

"ویکیوم کلینر کی کیا ضرورت ہے؟" وک نے دریافت کیا۔

"مس ڈائل ہر صبح اس سے فرش کی گرد صاف کرتی ہے۔ اس طرح ہمیں یہاں کسی صفائی کرنے والے کو بلانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس صفائی کے لیے میں مس ڈائل کو علیحدہ سے الاؤنس دیتا ہوں۔"

میلوری نے دروازہ بند کر دیا اور وک کو اپنے ساتھ لے کر اپنے کمرے میں واپس آ گیا۔ "تمہیں اپنا کام کل کرنا ہو گا۔" کمرے میں پہنچ کر اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے میلوری نے کہا۔ "ہم ساڑھے تین بجے دفتر بند کر دیتے ہیں۔ ساڑھے تین بجے کے بعد تم کسی بھی وقت یہ کام کر سکتے ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ کل تم مجھے دفتر بند ہونے سے پہلے اپنے ارادے سے آگاہ کر دو کہ تم یہ کام کر رہے ہو یا نہیں۔"

"ٹھیک ہے میں اطلاع دے دوں گا۔ اور کچھ؟"

"بس ٹھیک ہے۔ ہاں جب باہر نکلو تو دروازہ بند کرتے جانا۔" یہ کہہ کر میلوری نے سلسلۂ کلام ختم کر دیا۔

وک جب میلوری کے کمرے سے نکل کر مس ڈائل کے پاس سے گزرا تو مس ڈائل نے ٹائپنگ روک کر الارم کا رابطہ منقطع کرنے کے لیے سوئچ دبا دیا تاکہ وک دفتر سے باہر جا سکے۔

وک نے باہر آ کر ہال کا جائزہ لیا اور ہنگامی ضرورت کے لیے استعمال ہونے والے زینے سے اتر کر نیچے آ گیا۔ نیچے لفٹ کے ساتھ ہی دیوار پر ایک بڑا سا بورڈ آویزاں تھا جس پر اس عمارت کی مختلف منزلوں پر واقع دفاتر کے نام لکھے ہوئے تھے۔ وک نے چوتھی منزل پر واقع دفاتر کے نام پڑھنے شروع کر دیے۔ اور پھر ایک فون بوتھ میں داخل ہو کر ایک نمبر ڈائل کیا۔

"ہیلو، بیکٹس کوائنس اینڈ اسٹیمپس!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"آپ کا دفتر کب تک کھلا رہتا ہے؟" وک نے پوچھا۔

"ساڑھے چار بجے تک۔" دوسری طرف سے جواب ملا۔

"میرا نام ٹیلر ہے۔ میں چند قدیم سکے خریدنا چاہتا ہوں۔ کل تین بجے آپ کے آفس آؤں گا۔"

"بہت بہتر مسٹر ٹیلر۔ کل تین بجے آپ سے ملاقات ہو گی۔"

وک نے ریسیور بک سے لٹکایا اور بوتھ سے نکل کر مین دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں دروازے کے ساتھ ہی ایک طرف سیکورٹی گارڈ کی

مینہ پڑی ہوئی تھی۔ اس وقت گارڈ مین ایک سیلز مین کے اٹیچی کیس کا جائزہ لے رہا تھا۔ جائزہ مکمل کرنے کے بعد اس شخص کو باہر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ اور وک نے اس عمارت میں داخل ہونے کا اپنا پاس سیکورٹی گارڈ کی طرف بڑھا دیا۔

گارڈ نے پاس اُس سے لے کر اس کے جسم کے ساتھ ساتھ ایک برقی آلہ پھیرا۔ یہ آلہ لباس میں موجود دھات کی کسی بھی شئے کی موجودگی کا پتہ دے سکتا تھا۔ مطمئن ہو کر اس نے وک کو عمارت سے باہر جانے کی اجازت دے دی۔

وک گھر پہنچا تو ہیلی کو میلوری سے ہونے والی تمام گفتگو سناتے ہوئے کہا۔ "بات یہ ہے ہیلی کہ ابھی تک میں یہ نہیں سمجھ سکا ہوں کہ میلوری دو کروڑ ڈالر مالیت کے ان ہیروں کی حفاظت کے لیے مجھے دس لاکھ ڈالر کیوں دے رہا ہے؟ ان ہیروں میں میلوری کے زیادہ سے زیادہ ایک کروڑ ڈالر لگے ہوں گے۔ اس ایک کروڑ ڈالر میں سے اس کا نفع جو کچھ ہو گا اس میں سے وہ دس لاکھ ڈالر بلاوجہ نہیں دے رہا ہے۔ وہ کوئی حق نہیں ہے۔ بلاوجہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ وہ جو کام مجھ سے لینا چاہتا ہے وہ بغیر رقم خرچ کیے بھی کر سکتا ہے۔"

"ہاں واقعی یہ بات تو ہے۔" ہیلی نے کہا۔ "کوئی پیچ تو نہیں ہے؟"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ کوئی بڑا کھیل کھیلنا چاہتا ہے اور مجھے پھنسا کر اپنا کام نکالنا چاہتا ہے۔"

"تو کیا تم پھنسنے پر آمادہ ہو؟"

"پھنسوں گا تو اسی صورت میں جب میں پکڑا جاؤں گا ڈیئر۔" اگلے روز صبح پہر کے ٹھیک تین بجے وک گارڈ کی ڈیسک کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے نیلے جینز کی ٹی شرٹ اور چست ٹیلون پہن رکھی تھی۔ پیروں میں کیپ سول کے جوتے تھے۔ بڑے بڑے گبے نگ کے شیشوں والا چشمہ اس کے چہرے اور آنکھوں کو چھپائے ہوئے تھا۔

اس نے رجسٹر پر اپنا نام جے۔ ٹی۔ ٹیلر لکھا۔ پھر متعلقہ خانے میں بیکٹس کوانس اینڈ اسٹیمپ کے الفاظ تحریر کر کے اپنے دستخط کیے۔

گارڈ نے رجسٹر اپنی طرف کھینچ کر ایک خانے میں اس کے آنے کا وقت لکھا اور وک کو اس کا پاس دینے سے قبل بیکٹس کوانس اینڈ اسٹیمپ کے دفتر سے فون پر بات کر کے تصدیق کر لی کہ وہ لوگ اس ملاقات کے منتظر ہیں۔

بیکٹس کوانس اینڈ اسٹیمپ کے دفتر میں پہنچنے کے بعد وک نے کہا۔ "میں قدیم سکوں سے دلچسپی رکھتا ہوں۔ کرنسی کی قیمت جتنی تیزی سے کم ہو رہی ہے اس کی بناء پر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں کچھ رقم ان قدیم نادر سکوں کی شکل میں محفوظ کر لوں، جن کی قیمت ہر گزرتے سال کے ساتھ بڑھتی رہتی ہے۔ میں ہر سیاہ و سفید ڈالر کی رقم ان قدیم سکوں کی خریداری میں لگانا چاہتا ہوں۔ اس سلسلے میں آپ میری کیا مدد کر سکتے ہیں؟"

زندگی کے نشیب و فراز
گناہ و ثواب
اندھیروں اور اُجالوں
وقت اور حالات کے بھنور میں جنم لینے والی ایک
بصیرت افروز کہانی۔

غلام رُوحیں

میاں شاہد علی کی داستانِ حیات۔ سب رنگ ڈائجسٹ میں شائع ہونے والی سلسلہ وار کہانی جو پہلی بار کتابی شکل میں منظرِ عام پر آئی۔ ایک مجبور اور بے بس شخص کی الم انگیز کہانی۔ اس نے جرم و گناہ کے راستوں کو اپنانے سے انکار کیا تو مجرم بنا کر اسے جیل کی اندھی سلاخوں کے پیچھے پھینک دیا گیا۔ قسمت نے اسے گھر بار اور والدین کے ملنے سے محروم کر دیا۔!!

وہ جیل سے رہا ہو کر باہر آیا تو اُس کا سینہ دگدگا رہا تھا۔ انتقام کے شعلے اُس کے وجود کو جھلسا رہے تھے۔ لیکن ــــ ایک دوست نے اس کی رہنمائی ایک مردِ کامل کے آستانے تک کر دی۔!!

وہ عشقِ حقیقی میں ڈوب گیا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کیں تو دل روشن ہو گیا۔ لیکن ایک اچانک حادثے نے ماضی کے زخموں کو کرید پھر ہرا کر دیا تو اس نے تڑپ کر آنکھیں کھول لیں۔!!

تاریک راہوں کی گھٹن سے اُبھرنے والی ایک خوبصورت اور عبرت انگیز داستان۔

قیمت :- ۲۵ روپے

ملنے کا پتہ

کتابیات پبلیکیشنز، پوسٹ بکس نمبر ۸۷۶۴

کلرک نے چند مختلف فائل کارڈوں کا مطالعہ کرنے کے بعد الماری سے پلاسٹک کا تھیلا نکالا۔ شفاف تھیلے میں دو سکے موجود تھے۔ تھیلا اس نے وک کے سامنے رکھ دیا۔

وک چند منٹ ان سکوں کو بغور دیکھتا رہا پھر بولا۔ "میں ذرا کے لیے باہر جا کر اس بارے میں سوچنا چاہتا ہوں کہ کون سا سکہ خریدنا چاہیے۔"

کلرک نے دروازہ کھول دیا اس کے باہر جانے کے بعد کلرک دروازہ اندر سے بند کر کے پھر اپنی نشست پر آ بیٹھا۔

وک وہاں سے سیدھا لابی میں پہنچا اور فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے میلوری کے دفتر کا نمبر ملایا۔

"مسٹر وک، مسٹر میلوری سے ملنے آئے ہیں۔" وک نے فون پر مس ڈائل کی آواز سنتے ہی سیکورٹی گارڈ کے بھیجنے کہا۔

"انہیں اوپر بھیج دیجیے۔" مس ڈائل کی آواز ابھری۔

چند منٹ بعد وک میلوری کے دفتر میں بیٹھا اس سے کہہ رہا تھا۔ "میں آج ہی کام کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

میلوری نے حیرانی سے وک کو دیکھا اور کہا۔ "میں سمجھ رہا تھا مجھے فون پر اطلاع دو گے۔"

"میں ٹیلیفونوں پر بھروسہ نہیں کرتا۔ انہیں ٹیپ کیا جا سکتا پھر سیکرٹری بھی ٹیلیفون پر ہونے والی گفتگو سن سکتے ہیں۔"

"لیکن.... تمہارے اوزار کہاں ہیں؟"

"ضرورت کی ہر چیز میرے پاس ہے۔"

"لیکن تم چوروں جیسے لباس میں تو نہیں ہو؟" میلوری کی نظر تراشی۔

"اچھا۔" وک نے ہنس کر کہا۔ "چوروں کا لباس کیسا ہوتا ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم۔ لیکن چور ایسا بھڑکیلا لباس بھی نہیں پہنتے تم پہنے ہوئے ہو۔ اس لباس میں تو تو جہ تمہاری طرف مرکوز ہو جائے گی۔"

وک پھر ہنسا۔ "اس کی پروا نہ کرو۔ ضرورت ہوئی تو میں اپنے اوپر نقاب بھی ڈال سکتا ہوں۔"

جب وک میلوری کے کمرے سے نکلا تو حسبِ عادت مس ڈائل نے گ روک دی۔ "میں اپنے ہاتھ دھونا چاہتا ہوں اگر کوئی اعتراض ہو۔"

مس ڈائل نے اثبات میں سر کو جنبش دے کر غسل خانے کی طرف کر دیا اور پھر ٹائپنگ میں مصروف ہو گئی۔

وک آفس کے عقب میں چلا گیا۔ بغلی دروازے کے ساتھ الارم کے سوئچ کو آف کر دیا اس کے بعد اس نے دروازہ کھول کر اور بینٹل کے کھٹکے کے درمیان کریڈٹ کارڈ پھنسا دیا۔

اس کام سے فارغ ہو کر وہ غسل خانے میں داخل ہوا اور سنک میں نل کھول دیا۔ چند منٹ بعد وہ غسل خانے سے نکلا اور مس ڈائل کا شکریہ ادا کیا۔ مس ڈائل نے اس کے باہر جاتے ہی دروازے کو بند کر دیا۔

وک نے راہداری کا جائزہ لیا۔ وہاں کوئی نہ تھا۔ وہ تیزی سے بغلی دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ دروازے میں پھنسا ہوا اپنا کریڈٹ کارڈ نکال کر جیب میں رکھا۔ ٹائپ رائٹر کی کھٹ کھٹ کی آواز اب بھی آ رہی تھی۔ وک نے بغلی دروازے کو احتیاط سے بند کر کے الارم کا سوئچ پھر آن کر دیا۔ اور مختلف سامان کے لیے مخصوص الماری میں خود کو بند کر لیا۔ اس الماری میں اب بھی مس ڈائل کے ٹائپ رائٹر کی آواز آ رہی تھی۔ لیکن اب یہ آواز بہت مدھم تھی۔

وک نے اطمینان کا گہرا سانس لیا۔ اب اسے ساڑھے تین بجے کا انتظار تھا۔

چند منٹ بعد ٹائپ رائٹر کی کھٹ کھٹ بند ہو گئی۔ مس ڈائل اور میلوری اب ہال میں رکھے ہوئے شوکیسوں سے میرے جمع کرتے ہوئے باتوں میں مصروف تھے۔

"میرا خیال ہے کہ میں صبح کے بجائے اسی وقت ویکیوم سے دفتر صاف کر دوں۔" مس ڈائل نے کہا۔ "کل دوپہر کو مجھے کیسلاگ لے کر پرنٹر کے پاس بھی جانا ہے۔"

یہ تجویز سن کر وک کی سانس جیسے رک سی گئی۔

"نہیں۔ اس وقت چھوڑو۔ یہ میرے تجوری میں رکھنے کے بعد مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی۔ تمہیں کچھ چیزیں میری کار میں لے جا کر رکھنا ہیں۔"

"آپ اپنی چابی مجھے دیدیں۔ میں واپس آ کر صاف کر دوں گی۔" مس ڈائل نے کہا۔

"نہیں آج صفائی کو چھوڑو۔" میلوری نے کہا۔

وک نے اطمینان کا سانس لیا۔ اگر کہیں مس ڈائل صفائی کرنے پر مصر ہو جاتی تو اس کا نام منصوبہ ہی دھرا کا دھرا رہ جاتا۔

چند منٹ اور گزر گئے۔ پھر اس نے مس ڈائل اور میلوری کے دفتر سے باہر جانے کی آوازیں سنیں۔ وہ کچھ دیر اور وہیں کھڑا رہا۔ اور پھر اس کمرے کی الماری سے نکل آیا۔ دفتر بالکل ویران اور خاموش تھا۔ عجیب بات یہ تھی کہ میلوری کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

اس نے رومال ہاتھ میں لے کر دروازہ کھولا۔ اس مرحلے پر وہ ہر احتیاط کرنا چاہتا تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ کہیں بھی اس کے ہاتھوں کے نشانات نہ بننے پائیں۔

وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔ تجوری کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ چھوٹے چھوٹے ہیروں کی طشتریاں بھری ہوئی تھیں۔ لیکن وہ دونوں طشتریاں خالی تھیں جن میں وہ گذشتہ روز بڑے بڑے ہیرے رکھے ہوئے دیکھ چکا تھا۔ اس کے علاوہ ایکیویم بھی اب کمرے میں موجود نہیں تھا۔

چند لمحوں بعد وہ الارم کو غیر مسلح کر کے پھر بغلی دروازے سے

باہر آگیا تھا۔ اور وہ دس لاکھ ڈالر انعام کا مستحق ہو چکا تھا۔ اس نے میلوری سے دروازے کے تالے توڑنے کا وعدہ نہیں کیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ میلوری نے ایسا سوچ لیا ہو۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ پھر بیکٹس کوائنس اینڈ اسٹیمپ کے دفتر میں موجود تھا۔

"کہیے کیا فیصلہ کیا آپ نے؟" کلرک نے اس سے دریافت کیا۔

"میں کوئی فیصلہ نہیں کر پایا اس لیے دونوں سکے ہی خرید رہا ہوں۔" وک نے جواب دیا۔

تمام کارروائی مکمل ہونے کے بعد وہ دونوں سکے لے کر جب باہر نکلا تو کلرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ہم اگلے ماہ بھی آپ کا انتظار کریں گے۔"

"ضرور ضرور۔" وک نے کہا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

نچلی منزل پر لفٹ سے نکل کر وہ گارڈ کی ڈیسک کی طرف بڑھا اور اُسے اپنا پاس پیش کر دیا۔ اس کے بعد وک نے گارڈ کو دو سکے اور ان کی خریداری کی رسید دکھائی۔ دوسرے شخص نے جو وردی پہنے ہوئے نہیں تھا، غور سے وک کا جائزہ لیا اور لباس میں پوشیدہ دھات کی بنی ہوئی کسی بھی چیز کا پتہ لگانے والا حساس آلہ اس کے جسم کے چاروں طرف پھرایا اس کے بعد اس نے وک کے جسم کو تھپتھپا کر دیکھا۔

"آپ کو چند منٹ انتظار کی زحمت کرنا ہوگی۔" سیکورٹی گارڈ نے کہا۔

"ضرور، ضرور۔" وک نے اطمینان سے جواب دیا۔

گارڈ نے بیکٹس کوائنس اینڈ اسٹیمپ کے دفتر فون کر کے معلوم کیا کہ کیا مسٹر ٹیلر ان کے دفتر آئے تھے اور دو سکے خریدے تھے؟ دوسری طرف سے اثبات میں جواب پا کر گارڈ نے فون رکھ دیا۔ "شکریہ جناب۔" اس نے وک سے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔" وک نے کہا اور عمارت سے باہر آگیا۔

گھر پہنچ کر وک نے ہیلی کو تمام تفصیل سُنا کر کہا۔ "سو میرا مشن مکمل ہو گیا۔"

اس کے بعد اس نے میلوری کو فون کیا۔ "مسٹر میلوری! میں وک بول رہا ہوں۔ میرا مشن مکمل ہو چکا ہے۔"

"مجھے تعجب ہے کہ تم اب مجھے فون کر رہے ہو۔ تمہارا تو کہنا ہے کہ فون ٹیپ کیے جا سکتے ہیں۔"

وک نے اس سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ "آج آپ اپنے کمرے میں تجوری کا دروازہ بند کرنا بھول گئے تھے۔ میں نے انہیں بند کر دیا ہے مجھے ڈر تھا کہ کہیں سیکورٹی ایجنسی اس پر تم سے جھگڑ نہ بیٹھے۔ اور بیمہ کمپنی تمہارے ہیروں کا بیمہ منسوخ نہ کر دے۔"

"یہ کیا کہہ رہے تھے تم؟" ہیلی نے وک سے اس وقت پوچھا جب وہ ٹیلیفون بند کر چکا تھا۔

"میں میلوری کو اطلاع دے رہا تھا کہ اس نے جو منصوبہ بنایا تھا وہ ناکام ہو چکا ہے۔"

"کیسا منصوبہ؟"

"اس نے مجھے قربانی کا بکرا بنانا چاہا تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ وہ مجھے چوری کے الزام میں گرفتار کرا دے اور ہیروں کی دُگنی قیمت وصول کرے۔ ایک تو ہیروں کے خریدار سے اور دوسری طرف بیمہ کمپنی سے۔ میرا خیال ہے کہ اس نے کسی عرب شیخ سے ان ہیروں کو اس کے ہاتھ فروخت کرنے کا سودا کر لیا ہے جو اپنے ملک سے چھپ کر امریکی ڈالروں سے یہ ہیرے خریدنا چاہتا ہے۔ اب میلوری کو وہ ہیرے صبح واپس تجوری میں رکھنے ہوں گے کیونکہ اب وہ ان ہیروں کی گمشدگی کا کوئی بہانہ نہیں بنا سکے گا۔"

"لیکن وک سوال پیدا یہ ہوتا ہے کہ میلوری ان ہیروں کو عمارت سے باہر کس طرح نکال کر لے گیا۔ جب کہ اس عمارت سے باہر جانے والی ہر چیز کی پڑتال کی جاتی ہے۔"

"میرا خیال کیا، مجھے یقین ہے کہ اس مقصد کے لیے انہوں نے ایکویریم کو استعمال کیا ہے۔ ہیروں کو غائب کرنے کی پُرانی ترکیب ہے یہ۔" وک نے جواب دیا۔

"اور وہ شیخ ان ہیروں کو امریکہ سے باہر کیسے لے جاتا۔ ظاہر ہے اگر میلوری ان ہیروں کے چوری ہو جانے کی رپورٹ کر دیتا تو اس شیخ کو کوئی نہ کوئی غیر قانونی طریقہ ہی اختیار کرنا پڑتا۔"

"ارے ڈارلنگ یہ کیا مشکل بات ہے۔ وہ عرب شیخ یقیناً ڈپلومیٹک بیگ کے ذریعے وہ ہیرے یہاں سے بھجواتا کیونکہ ڈپلومیٹک بیگ کی تلاشی نہیں لی جاتی۔"

ہیلی نے میٹھی نظروں سے وک کو دیکھا اور کہا۔ "میرا خیال ہے کہ آج رات تو تم گھر پر ہی ٹھہرو گے؟ بہت کام کر لیا ہے تم نے۔"

"نہیں ڈیئر ابھی مجھے ایک اور کام بھی کرنا ہے۔ میں آج رات میلوری سے ملاقات کروں گا اور اس سے اس بات کا معاوضہ طلب کروں گا کہ اس نے دانستہ طور پر مجھے گرفتار کرانے کی کوشش کی اور ان ہیروں سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا۔ اس لالچی کو میں سبق بھی دینا چاہتا ہوں۔"

"وہ کیسے؟"

"میں اس کے ایکویریم میں ماہی گیری کرنا چاہتا ہوں۔ میں زیادہ لالچ سے بھی کام نہیں لوں گا۔ میں اس ایکویریم میں ہاتھ ڈال کر بس ایک ہیرا نکالوں گا۔ اب قسمت۔ وہ ہیرا ایک ہزار ڈالر مالیت کا ہوتا ہے یا دس لاکھ ڈالر مالیت کا۔" یہ کہہ کر اس نے ہیلی کے گال کو تھپتھپایا۔ "بہرحال کون بدنصیب ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمانداری کا پھل اچھا نہیں ہوتا۔"

پودے کی چوری

محسن رضا

گلوریا جب پریشان ہوتی یا اس کے ذہن پر کوئی بوجھ ہوتا تو وہ اپنے بیک یارڈ میں بیٹھ کر کارٹون بنانے لگتی۔ نِک ویلوٹ، طویل رفاقت کی وجہ سے صورتِ حال کو فوراً بھانپ لیتا اور اس کے بناتے ہوتے کارٹونوں کی تعریف کرتا۔

"گلوریا! تم اپنے کارٹون کسی رسالے کو کیوں نہیں بھیجتیں؟" وہ کہتا۔ "بہت کمال کے کارٹون بناتی ہو تم۔"

لیکن گلوریا وہ کارٹون اپنی ذہنی تسکین کے لیے بناتی تھی۔ وہ



کام اس کے لیے ایک طرح کا نفسیاتی علاج تھا۔ وہ اپنے بناتے ہوتے کارٹونوں کو بہت زیادہ پراپرٹیوٹ چیز سمجھتی تھی اور کسی غیر کو اس میں شریک کرنا پسند نہیں کرتی تھی۔ یہ بات نِک بھی جان چکا تھا، اس لیے اُس نے اس بارے میں مشورے دینے چھوڑ دیے تھے۔

وہ گزرتے ہوئے موسم گرما کے بیزارکے ایام تھے۔ نِک نے دیکھا کہ گلوریا اکثر اپنا ایکسچ پیڈ لیے بیٹھی رہتی تھی۔ اُن دنوں کوئی بھی گرم دن آخری گرم دن ثابت ہو سکتا تھا۔ نِک نے فریج سے دو کولڈ ڈرنک کی بوتلیں نکال کر کھولیں اور انھیں لیے ہوتے نِک یارڈ میں پہنچ گیا۔ جہاں گلوریا ایک پیڑ کے تنے سے ٹیک لگائے اسکیچ بنا رہی تھی۔

"یہ تو ہمارے پڑوسی کا اسکیچ معلوم ہوتا ہے۔" وہ اُس کے کندھے کے اوپر سے دیکھتا ہوا بولا۔ وہ ایک قدرے فربہ شخص تھا اور اس کے چہرے پر سب سے نمایاں چیز اس کی مونچھیں تھیں۔

"ہاں، یہ ہمارا پڑوسی ہے۔" گلوریا کولڈ ڈرنک لیتے ہوئے بولی۔

نِک اس کے قریب بیٹھ گیا اور بولا۔ "مسئلہ کیا ہے؟"

گلوریا نفی میں گھورتی ہوئی بولی۔ "نِک! میں تمھیں چھوڑ رہی ہوں۔"

نِک کو اس کے الفاظ پر یقین نہیں آیا۔ بولا۔ "کیا کہا تم نے؟"

"میں نے وہی کہا ہے جو تم نے سنا ہے۔ میں نے بہت سوچ کر فیصلہ کیا ہے۔ وقت بہت تیزی سے گزر رہا ہے۔ اگر میں نے اب فیصلہ نہ کیا تو پھر..... مجھے وقت کے سامنے سر جھکانا پڑے گا۔"

"میرا خیال تھا کہ تم میرے ساتھ خوش ہو۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے، لیکن میں تبدیلی چاہتی ہوں۔"

نِک نے گہرا سانس لیا۔ "تبدیلی یا تباہی؟ میرا رقیب کون ہے؟"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر فلپ میری زندگی میں نہ آتا تو کوئی اور آجاتا ــــ مجھے بہت پہلے یہ قدم اٹھا لینا چاہیے تھا۔"

"فلپ کون ہے؟"

"تم اسے نہیں جانتے۔ یہ شخص جاذا کا کاروبار کرتا ہے۔ چند ماہ پہلے جب تم اپنے ٹرپ پر گئے ہوئے تھے تو اس سے میری ملاقات ہوئی تھی۔"

"ٹرپ۔" نِک نے کہا۔ "غالباً تم میرے کام سے بیزار ہو۔"

"ہو سکتا ہے کہ تمھارے کام کا بھی کچھ اثر ہو۔ لیکن اس سے پہلے میرے ذہن میں یہ بات نہیں تھی۔"

"یعنی چیزیں چرانا ایک گھٹیا کام ہے اور جاذا فروخت کرنا ایک باعزت کام۔ ہے نا یہی بات؟"

"تم نے خود ہی کہہ دیا ہے۔" گلوریا اپنا اسکیچ پیڈ نیچے رکھتی ہوئی بولی۔ "اور دوسری بات یہ ہے کہ فلپ میرے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے۔"

"ہوں..... تو یہ بات ہے۔"

"وقت بہت تیزی سے گزر رہا ہے نِک۔" گلوریا نے کہا۔ "ہو سکتا ہے کہ یہ مجھے ملنے والی شادی کی آخری تجویز ہو۔"

"کیا وہ شادی شدہ نہیں ہے؟ کیا نام بتایا تم نے..... میرا مطلب ہے کہ تمھارا شہزادہ فلپ۔"

"وہ بیوی کو طلاق دے چکا ہے اور میری طرح بہت تنہا ہے۔"

نِک کو معلوم تھا کہ شادی سے کہ کوئی تجویز گلوریا کو رد کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ اس لیے وہ چپ رہا۔ اگلی صبح گلوریا نے اپنا سامان پیک کیا اور ٹیکسی میں بیٹھ کر رخصت ہو گئی۔

❁

چند روز تک نِک کو اپنا گھر بہت خالی خالی محسوس ہوا۔ اس کا زیادہ وقت گھر کی دیکھ بھال اور ٹوٹ پھوٹ کی مرمت میں گزرتا تھا۔ ایک روز گلوریا نے اسے فون کیا، حال احوال پوچھا اور کہا کہ وہ کسی وقت اپنا گرافک کا سامان جو گیراج میں رکھا ہے، آکر لے جائے گی۔

"آں ہاں...." نِک نے بظاہر بے پروائی سے کہا۔ "معلوم ہوتا ہے کہ میرا رقیب گولف بھی کھیلتا ہے۔"

گلوریا نے اس کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ بولی۔ "میں شام کے وقت گولف کا سامان لینے آؤں گی۔"

"تمھیں گیراج کا دروازہ کھلا ہوا ملے گا۔" نِک نے کہا اور فون بند کر دیا۔

سوموار کے روز نِک کو ایک کام مل گیا۔ اسی شام گلوریا نے فون کیا اور اپنا فون نمبر نوٹ کرا دیا۔

نِک نے فریج کے اوپر رکھے ہوئے پیڈ پر فون نمبر لکھ لیا اور بولا۔ "میں چند روز کے لیے شہر سے باہر جا رہا ہوں۔"

"کوئی کام مل گیا؟"

"خوش قسمتی سے۔"

"مبارک ہو۔"

"شکریہ۔" نِک نے کہا پھر ذرا سا توقف کرتا ہوا بولا۔ "تم اپنا ایکسچ پیڈ یہاں بھول گئی ہو۔ کل ہی میری اس پر نظر پڑی ہے۔"

"مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ رکھنا چاہو تو رکھ لینا۔ کچرے میں پھینک دینا۔"

نِک نے فون بند کر دیا۔ اندرونی دروازے سے باہر دیکھنے لگا جہاں ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی اور موسم یکایک ٹھنڈا پیدا ہو گیا تھا۔

اگلی صبح وہ بذریعہ ہوائی جہاز ٹورنٹو پہنچ گیا۔ وہاں کا موسم نسبتاً گرم تھا۔ ٹورنٹو میں اُسے ڈینی فاسٹر نامی ایک شخص سے ملنا تھا۔ اس نے سٹی ہال کے سامنے واقع ناظم فلپ اسکوائر کے نیچے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ نِک جب مقررہ جگہ پر پہنچا تو فاسٹر پہلے سے وہاں موجود تھا۔ وہ عمر میں نِک سے چند سال چھوٹا تھا۔ رسمی تعارف کے بعد دونوں فوارے کے سامنے ایک پتھر کی بینچ پر بیٹھ گئے۔

"ملاقات کے لیے اس سے بہتر جگہ اور کوئی نہیں ہو سکتی۔" فاسٹر نے کہا۔

نِک اُس کے خیال سے قطعاً متفق نہیں تھا، لیکن اس نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔

فاسٹر بات جاری رکھتا ہوا بولا۔ "اور اگر کوئی سمجھتا مانگرو فون کے ذریعے ہماری بات چیت سننا چاہے تو کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ ہماری آواز فوارے کے شور میں دب جائے گی۔"

"تم خاصے محتاط آدمی ہو مسٹر فاسٹر!" نِک اس کے سمر سوٹ کا جائزہ لیتا ہوا بولا۔ پتا نہیں اس کی جیب میں پستول تھا یا نہیں۔

"میرے کام میں احتیاط شرطِ اوّل ہے۔"

نِک کو اگرچہ اس کے کام کا کچھ اندازہ ہو گیا تھا تاہم اس نے پوچھ ہی لیا۔ "اور تمھارے کام کی نوعیت؟"

فاسٹر مسکرایا۔ "میرے کام کی نوعیت کی فکر نہیں کرو مسٹر ویلیٹ!" اس نے کہا۔ "یہ بتاؤ کہ کیا تم میرے لیے ایک چیز چوری کر سکتے ہو؟"

"میری یہاں موجودگی تمھارے سوال کا مجسم جواب ہے۔ تاہم میں اپنی شرائط بتانا پسند کروں گا۔ میں صرف معمولی اور بے قیمت چیزیں چرایا کرتا ہوں۔ نقدی، زیورات، آرٹ کے نمونے یا نوادرات کو ہاتھ نہیں لگاتا۔"

"مجھے معلوم ہے۔"

"اور میری فیس پچیس ہزار ڈالر ہے۔ اور چونکہ ہم کینیڈا کی خصوصی اقتصادی زون میں بیٹھے ہیں اس لیے وضاحت کر دوں کہ ڈالر سے مراد امریکن ڈالر ہے۔"

"مجھے معلوم تھا کہ تم یہ بات کہو گے۔" فاسٹر نے کہا۔ "کیونکہ آجکل کینیڈین ڈالر کی قیمت خاصی گر چکی ہے۔"

"خوب..... تو مجھے کیا چیز چرانی ہوگی؟"

"ایک مرجھایا ہوا پودا۔"

"بے قیمت شے معلوم ہوتی ہے۔ کیا یہ کوئی جڑی بوٹی ہے؟"

"نہیں یہ ایک گملے میں لگا ہوا پودا ہے اور اس شہر کی ایک نجی نمائش گاہ میں موجود ہے۔"

"یہ کام تو کوئی چور اُچکا بھی کر سکتا ہے۔"

"ظاہر ہے، اسی لیے تمھیں تکلیف دی ہے۔"

"کیا تم مجھے چور اُچکا سمجھتے ہو؟"

"صرف چور..... بہرحال اس موضوع پر بحث فضول ہے۔ تم اسے نہ چرا سکو تو خود کو فنکار بھی کہہ سکتے ہو۔ لیکن یہ تمھاری اپنے پیشے سے انصافی ہوگی..... تو میں گملے کی بات کر رہا تھا۔ یہ گملا ایک دولتمند شخص کے گھر میں ہے جہاں جدید قسم کا الارم لگا ہوا ہے۔"

"کیا وہ کوئی بینکار ہے؟"

"نہیں، وہ ایک پبلشنگ ایجنٹ ہے۔ کینیڈا کے کامیاب ترین ایجنٹوں میں سے ایک۔ وہ اپنے گھر میں اکثر پارٹیوں کا اہتمام کرتا رہتا ہے۔ اور تم اپنا کام کسی پارٹی کے موقعے پر کر سکتے ہو۔"

"اس کا پتا کیا ہے؟"

فاسٹر نے جیب سے ایک تہہ کیا ہوا کاغذ نکال کر نِک کو دیا اور بولا۔ "اس پر سادی تفصیل موجود ہے۔ پتا، پودے کی تفصیل، گملا کہاں رکھا ہے اور سب سے آخر میں میرا فون نمبر بھی۔ تم اس فون نمبر پر مجھ سے رابطہ قائم کر سکتے ہو۔"

"اوکے، میں جلد تم سے رابطہ قائم کروں گا۔"

فاسٹر سے رخصت ہو کر وہ کوئین اسٹریٹ پر واقع اس ہوٹل کی طرف روانہ ہو گیا جس میں اس نے قیام کا انتظام کیا تھا۔ گلوریا کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ کچھ بے کیفی سی محسوس کر رہا تھا۔

❁

اگلی صبح اس نے ایک کار کرائے پر لی اور فاسٹر کے دیے ہوئے پتے کی تلاش میں شہر کے شمالی حصے میں پہنچ گیا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ مطلوبہ مکان تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ گلی خاصی کشادہ تھی اور اس میں دور رویہ تناور درخت ایستادہ تھے۔ وہاں دونوں طرف بڑے بڑے جنگلے بنے ہوتے تھے۔

نِک کی کار ابھی مطلوبہ مکان سے دو رہی تھی کہ اس نے کاروباری سوٹ میں ملبوس ایک شخص کو اندر سے نکلتے دیکھا۔ وہ گلی میں کھڑی ہوئی ایک وین کی طرف بڑھا جس پر کراؤن کیٹرنگ سروس لکھا تھا۔

پبلشنگ ایجنٹ کا نام راجر بیٹ تھا اور نِک کی معلومات کے مطابق وہ اس وقت اپنے دفتر میں موجود تھا جو شہر کے کاروباری علاقے میں واقع تھا۔ نِک کسی اچانک موقعے کی تلاش میں وہاں گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر قسمت نے یاوری کی تو وہ چند منٹوں کے اندر پودا حاصل کر کے وہاں سے رخصت ہو جائے گا۔

کراؤن سروس کی وین کے جانے کے بعد اس نے پانچ منٹ تک انتظار کیا۔ پھر اس نے اپنی کار گیٹ کے پاس کھڑی کی اور باہر نکل کر اطلاعی گھنٹی بجائی۔ لمحہ بھر کے بعد ایک فربہ اندام عورت دروازے پر آئی۔ اس کی عمر چالیس سال کے لگ بھگ معلوم ہوتی تھی۔

"مسز بیٹ!" نِک نے کہا۔ "میرا نام نکولس اسمتھ ہے۔ میں کراؤن سروس کا منیجر ہوں اور پارٹی کے انتظامات چیک کرنے آیا ہوں۔"

موٹی عورت نے بھویں سکیڑیں۔ "میں مسز بیٹ نہیں ہاؤس کیپر ہوں۔" اس نے کہا۔ "اور میرا خیال ہے کہ تم غلط جگہ پر آ گئے ہو۔ کراؤن سروس کے آدمی ابھی ابھی یہاں سے گئے ہیں۔ پانچ منٹ بھی نہیں گزرے۔"

"وہ بھورے بالوں والا شخص .... مجھے معلوم ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں تھوڑا لیٹ ہو گیا ہوں۔ اس نے مجھے جلدی پہنچنے کے لیے کہا تھا۔"

عورت کی آنکھوں میں شک کا سایہ لہرایا۔ "عجیب بات ہے، اس نے تمھارا کوئی ذکر نہیں کیا۔"

"بھول گیا ہوگا۔" نک نے کہا۔ "کیا میں چند منٹ کے لیے اندر آسکتا ہوں مس ..."

"روزی ولکنسن۔" عورت نک کو راستہ دیتی ہوئی بولی۔ "میں پانچ سال سے یہاں کام کر رہی ہوں اور پارٹیوں کے انتظامات کے بارے میں ایک ایک بات جانتی ہوں۔"

نک ہاؤس کیپر کی رہنمائی میں کشادہ اور ٹھنڈے ہال میں داخل ہوا۔ اس سے پرے ایک لمبی چوڑی نشست گاہ دکھائی دے رہی تھی جو عمارت کے پچھلے حصے تک دراز تھی۔

"تاہم مسز بیسٹ کے بعد ان پارٹیوں میں وہ بات نہیں رہی۔" روزی ولکنسن نے مزید کہا۔

نک نشست گاہ کا جائزہ لیتا ہوا بولا۔ "کیا مسز بیسٹ کہیں گئی ہوئی ہیں؟"

"ہاں وہ ایسی جگہ چلی گئی ہیں جہاں سے واپسی نہیں ہوتی۔ آہ .... بے چاری دو ماہ پہلے انتقال کر گئی تھی۔ اچانک دل کا دورہ پڑا اور زندگی کی کہانی اپنے انجام کو پہنچ گئی۔ بہت خوبصورت عورت تھی۔ خوبصورت اور نوجوان۔ کتنی شرم کی بات ہے۔"

"شرم کی بات؟"

"اب بولو، تم کیا چاہتے ہو۔" موٹی ہاؤس کیپر نشست گاہ کے دروازے کے قریب رک گئی اور دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر نک کو گھورنے لگی۔ "جو کچھ پوچھنا ہے یا کرنا ہے جلدی کر ڈالو۔ جمعے تک مجھے دس لاکھ چھوٹے بڑے کام نمٹانے ہیں۔"

نک جیب سے نوٹ بک اور بال پین نکالتا ہوا بولا۔ "انتظامات کی دوہری چیکنگ میرا کام ہے۔ ہاں تو پارٹی جمعہ کی رات کو ہوگی۔ کھانا کتنے بجے تک پہنچ جانا چاہیے۔"

روزی ولکنسن نے گہرا سانس لیا۔ "میرے خدا میں .... وہ کیا نام مسٹر سوینی کو تھوڑی دیر پہلے ایک ایک بات بتا چکی ہوں۔"

"مجھے معلوم ہے۔ جب میں اپنے دفتر پہنچوں گا تو سوینی کی رپورٹ میری میز پر ہوگی۔ لیکن ڈبل چیکنگ سے آخری وقت میں ہونے والی چھوٹی چھوٹی بے قاعدگیوں سے نجات مل جاتی ہے۔ ہاں تو مس روزی میں تیار ہوں۔"

روزی اشیائے خورد و نوش اور دیگر ضروریات کی تفصیل بتانے لگی۔ نک یہ تفصیلات اپنی نوٹ بک میں لکھتا جا رہا تھا اور گاہے بگاہے آس پاس کا جائزہ بھی لیتا جا رہا تھا۔ نشست گاہ کی پچھلی کھڑکی کے قریب اسے گملوں کی قطار دکھائی دی۔ جیسا کہ ڈینی فاسٹر نے کہا تھا بائیں طرف کا دوسرا پودا مرجھایا ہوا تھا۔ اس کی شاخیں چاروں طرف سے نیچے جھکی ہوئی تھیں۔

"یہ بہت خوبصورت پودے ہیں۔" نک نے سرسری انداز میں تبصرہ کیا اور تھوڑا سا پودوں کے قریب ہو گیا۔ "میری بیوی کو بھی پودوں کا بہت شوق ہے لیکن اسے سنبھالنے کا سلیقہ نہیں آتا۔ جو بھی پودا لاتی ہے وہ سوکھ جاتا ہے۔ یہ کون کون سے پودے ہیں؟"

"یہ سنبل، یہ سدا بہار اور یہ جاپانی ربڑ کا پودا ہے۔ اس طرف والے دو انگلش آئیوی اور ان کے ساتھ کولیئس ہے۔"

"یہ پودا تو غالباً جل چکا ہے۔" نک نے کہا۔ "اسے کیوں یہاں رکھا ہوا ہے؟"

"یہ بٹر کپ پلانٹ ہے۔" روزی نے کہا۔ "مسٹر بیسٹ کا کہنا ہے کہ ابھی اسے رہنے دیا جائے، کیونکہ یہ ان کی بیوی کا پسندیدہ پودا تھا۔ جس روز ہم قبرستان سے واپس آئے اسی روز اس پودے کے پتے مرجھانے شروع ہو گئے تھے۔ جیسے اس نے مسز بیسٹ کی جدائی کو محسوس کیا ہو۔ ہے نا عجیب بات؟"

نک نے پودے کا جائزہ لیا۔ وہ خاصا بڑا تھا۔ اسے کوٹ کے اندر چھپانا مشکل تھا۔ البتہ ایک طریقہ یہ ہو سکتا تھا کہ کسی طریقے سے ہاؤس کیپر کو کہیں اور بھیج دے اور گملا بغل میں دبا کر رخصت ہو جائے۔

"کیا مجھے ناپنے کا فیتہ یا گز مل جائے گا؟" اس نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ اس جگہ پر ہمیں بار کاؤنٹر سیٹ کرنا پڑے گا۔"

"بار کاؤنٹر دوسرے کمرے میں لگایا جائے گا۔" ہاؤس کیپر نے کہا۔ "پارٹی میں کم از کم ایک سو مہمان شریک ہوں گے اور مسٹر بیسٹ کا خیال ہے کہ اگر بار کاؤنٹر یہاں لگایا گیا تو جگہ تنگ ہو جائے گی۔ میریلین کی وفات کے بعد یہ پہلی پارٹی ہوگی اور اس میں ملک کے بہترین اہل قلم اور ایڈیٹرز شرکت کریں گے۔"

"آں ہاں .... اچھا ہوا تم نے بتا دیا۔ جگہ کی پیمائش تو پھر بھی کرنی پڑے گی۔ پلیز، کوئی فیتہ یا گز لے آؤ۔"

ہاؤس کیپر بڑبڑاتی ہوئی دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ نک احتیاط سے پودے کی طرف بڑھا۔ عین اس وقت اس کے عقب میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور کسی نے بھاری آواز میں کہا۔ "کون ہو تم؟"

نک تیزی سے گھوما تو اس نے ایک طویل القامت اور کھچڑی داڑھی والے شخص کو دروازے کے سامنے کھڑے دیکھا۔ اس نے بائیں ہاتھ میں بریف کیس اور دائیں ہاتھ میں چابیاں پکڑی ہوئی

تھیں۔ نک نے اندازہ لگایا کہ وہ راجر بیسٹ تھا۔

"مسٹر بیسٹ!" اس نے کہا۔ "میں کراؤن سروس کا نکولس اسمتھ ہوں۔ میں جمعے کے روز ہونے والی پارٹی کے انتظامات کے سلسلے میں یہاں آیا ہوں۔"

اسی لمحے روزی ولکنسن گز ہاتھ میں پکڑے کمرے میں داخل ہوئی۔

"مسٹر بیسٹ!" اس نے قدرے حیرانی سے کہا۔ "آج آپ اتنی جلدی واپس آگئے؟"

"روزی!" راجر بیسٹ نے غصے سے کہا۔ "میں تمھیں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں کہ کسی اجنبی کو گھر کے اندر تنہا مت چھوڑو۔ یہاں بے شمار قیمتی چیزیں پڑی ہیں۔"

"لیکن مسٹر اسمتھ تو کراؤن سروس ..."

"دوبارہ ایسی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔" راجر بیسٹ نے کہا اور نک کو گھورتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"سوری۔" نک نے کہا۔ "میری وجہ سے تمھیں ندامت کا سامنا کرنا پڑا۔"

ہاؤس کیپر نے کندھے اچکائے۔ "بیوی کی موت کے بعد اس نے کچھ زیادہ ہی بھونکنا شروع کر دیا ہے۔ دیکھا جائے تو اس کا بھی کوئی قصور نہیں ہے۔"

نک نے ہاؤس کیپر کے ہاتھ سے گز لیا اور بے مقصد کمرے کی پیمائش کرنے لگا۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ اب پودا چرانا ممکن نہیں ہے۔

"مزاحیہ پروگرام کے بارے میں کیا خیال ہے؟" اس نے کہا۔

ہاؤس کیپر نے نفی میں سر ہلایا۔ "مسز بیسٹ کی وفات کو بھی صرف دو مہینے ہوتے ہیں۔"

"ہم قسمت کا حال بتانے والے نجومی اور دست شناس کا انتظام بھی کر سکتے ہیں۔" نک نے دوسری تجویز پیش کی۔ "مجھے یقین ہے کہ مہمان خواتین اس معاملے میں بہت دلچسپی لیں گی۔"

"بیسٹ اسے پسند نہیں کرے گا۔"

"اوہ .... کارٹونسٹ کے بارے میں کیا خیال ہے؟" نک کو گلوریا یاد آگئی۔

یہ تجویز ہاؤس کیپر کو پسند آئی۔ بولی۔ "اس کے بارے میں مجھے مسٹر بیسٹ سے پوچھنا پڑے گا۔" وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھی لیکن رک گئی۔ شاید اسے راجر بیسٹ کا بھونکنا یاد آگیا تھا۔

"بعد میں پوچھ لینا۔" نک نے کہا۔ "اس دوران میں، کارٹونسٹ بات کر لیتا ہوں۔ میں کل فون کروں گا۔"

❁

ہوائی جہاز ایک گھنٹے کے اندر نیویارک پہنچ گیا۔

نک نے ایئرپورٹ سے باہر آکر سب سے پہلے گلوریا کو فون کیا۔

"ہیلو۔" رابطہ ملنے کے بعد اس نے کہا۔ "یہ میں ہوں، نک۔"

"بہت جلدی واپس آگئے؟" گلوریا نے حیرانی سے کہا۔ "کیا کام ہو گیا؟"

"ابھی مہم اختتام کو نہیں پہنچی۔ ایک مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیا میں تم سے مل سکتا ہوں؟"

"کیا کوئی ضروری کام ہے؟"

"مجھے تمھاری مدد کی ضرورت ہے۔"

"اب تمھیں کوئی اور گلوریا تلاش کر لینی چاہیے۔"

"دراصل مجھے ایک کارٹونسٹ کی ضرورت ہے۔" نک نے کہا۔ "معاوضہ معقول ہوگا۔"

❁

دونوں ایک ساحلی ریستوران میں اکٹھے ہوتے۔ وہ ایک سستا اور اچھا ریستوران تھا۔ گزرے وقتوں میں دونوں کبھی کبھی وہاں کھانا کھانے آیا کرتے تھے۔ نک نے جب گلوریا کو دیکھا تو تھوڑا سا حیران ہوا۔ وہ پہلے سے زیادہ صحت مند، ہشاش بشاش اور نوجوان دکھائی دے رہی تھی۔

"میرا خیال تھا کہ فون پر مجھے کسی مرد کی آواز سننی پڑے گی۔" نک نے کہا۔

گلوریا نیپکن کے ساتھ کھیلتی ہوئی بولی۔ "وہ اس وقت شہر سے باہر گیا ہوا ہے۔"

"سوری، مجھے یہ بات نہیں کہنی چاہیے تھی۔"

گلوریا کچھ نہیں بولی۔

نک نے کھانے پینے کا آرڈر دیا۔ اس کے بعد وہ ٹورنٹو والے کام کے بارے میں بتانے لگا۔ "اگر وہ کارٹونسٹ کے لیے رضامند ہو گئے تو کیا تم میرے ساتھ ٹورنٹو جا سکو گی؟"

"بہت مشکل ہے۔ فلپ ہفتے کے روز واپس آئے گا۔"

"ہم صبح کی فلائٹ سے واپس آجائیں گے۔"

گلوریا نے نفی میں سر ہلایا۔ بولی۔ "نک! میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ تمھیں میری ضرورت نہیں ہے۔ تم وہ پودا چوری کرنے کے لیے ایک درجن طریقے وضع کر سکتے ہو۔ یہ تم مجھے ساتھ لے جانے کا بہانہ بنا رہے ہو۔"

"بلاشبہ میں ایک درجن طریقے وضع کر سکتا تھا لیکن ہاؤس کیپر اور صاحب خانہ مجھے پہچان چکے ہیں۔ اب میں کسی رائٹر یا پبلشر کے بھیس میں اس پارٹی میں شرکت نہیں کر سکتا۔"

"تم رات کو مکان میں گھس کر وہ پودا چوری کیوں نہیں کر لیتے؟"

"پوری عمارت کے گرد الارم سسٹم لگا ہوا ہے اور اس کا رابطہ قریبی پولیس اسٹیشن سے ہے۔ عمارت میں نقب لگانے کا سوال

ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"ایسا کرو کہ پارٹی کے انتظامات کی نگرانی کے بہانے وقت سے ایک آدھ گھنٹہ پہلے وہاں پہنچ جانا اور ہاؤس کیپر کو جھانسا دے کر۔"

"میں کیٹرنگ سروس کے عملے سے ٹکراؤ نہیں چاہتا۔ پارٹی کے ہنگامے میں کوئی کسی کو نہیں پہچان سکے گا لیکن شروع میں بہت مشکل ہے۔ تمھیں صرف دو دن میرے ساتھ گزارنے پڑیں گے۔ جہاں اتنے سال تم نے مجھے برداشت کیا ہے وہاں دو دن اور سہی۔"

"یہ ڈینی فاسٹر کس لیے پوواچوری کروانا چاہتا ہے؟"

"تمھیں پتا ہے کہ میں اپنے مؤکلوں سے اس قسم کی باتیں پوچھنا پسند نہیں کرتا۔ نہ ہی وہ بتانا پسند کرتے ہیں۔"

تھوڑی سی حیص بیص کے بعد گلوریا نک کا ساتھ دینے پر راضی ہوگئی۔

"لیکن یہ آخری بار ہے نک!" اس نے کہا۔ "اس کے بعد میں تمھاری کوئی مدد نہیں کروں گی۔ بہتر ہے کہ اب تم مجھے بھول جاؤ۔"

کھانے کے بعد جب وہ کار پارکنگ لاٹ میں جدا ہونے لگے تو نک نے کہا۔ "تم بڑی شاندار لگ رہی ہو۔ شروع میں میرے دل میں حسد پیدا ہوا تھا اور میں تمھاری تعریف نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے حسد کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔"

گلوریا ہلکے سے مسکرا دی، لیکن منہ سے کچھ نہیں بولی اور اپنی کار میں جا بیٹھی۔ انجن اسٹارٹ کرنے کے بعد اس نے کار کو گیئر میں ڈالا اور ہاتھ ہلاتی ہوئی رخصت ہوگئی۔

❁

دونوں جمعرات کے روز ٹورنٹو پہنچ گئے۔

ہوٹل میں پہنچ کر نک نے روزی ولکنسن کو فون کیا اور رابطہ ملنے کے بعد کہا۔ "ہیلو مس ولکنسن! میں نکولس اسمتھ بول رہا ہوں۔ خوش قسمتی سے ایک نوجوان خاتون کارٹونسٹ کا انتظام ہوگیا ہے۔ یہ اپنے کام میں بہت ماہر ہے اور مجھے یقین ہے کہ مہمانوں کو اس کے بناتے ہوئے کارٹون پسند آئیں گے۔"

"مسٹر اسمتھ!" ہاؤس کیپر نے کہا۔ "میں نے کراؤن سروس کے مسٹر سوینی سے بات کی تھی۔ اس کا کہنا ہے کہ ان کی کمپنی تفریح کا انتظام نہیں کرتی اور یہ کہ اس نے کبھی تمھارا نام نہیں سنا۔"

نک اسی پُراعتماد لہجے میں بولا۔ "کوئی تعجب کی بات نہیں ہے مس ولکنسن۔ کراؤن کمپنی بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ درحقیقت میں اس گروپ کی ایک ذیلی کمپنی سے منسلک ہوں۔ ہم میوزیکل گروپ اور تفریح فراہم کرتے ہیں۔ ہمارا دفتر بالکل الگ ہے۔"

"پھر تمھیں پیمائش کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"ہم اپنے ہر مؤکل کی الگ فائل رکھتے ہیں جس میں اُس کے بارے میں ہر قسم کی معلومات درج ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر تم ہمیں ڈانس پارٹی بھجوانے کے لیے کہتی ہو تو ہمیں یقینی طور پر معلوم ہوگا کہ نشست گاہ کی گنجائش کتنی ہے اور کتنے افراد کی ڈانس پارٹی مناسب رہے گی۔"

ہاؤس کیپر کو اُس کی کہانی پر یقین کرنا ہی پڑا۔

"کارٹونسٹ کے بارے میں تم کیا کہہ رہے تھے؟" اُس نے پوچھا۔

"میں نے ایک خاتون کارٹونسٹ کا انتظام کر لیا ہے۔ وہ کل تمھاری پارٹی کے لیے وقت نکال سکتی ہے۔"

"کیا وہ مہمانوں کے اسکیچز بنا سکتی ہے؟"

"وہ اپنے کام میں بہت ماہر ہے۔ بہترین اسکیچز بناتی ہے۔"

"معاوضہ کتنا لے گی؟"

"معاوضہ بہت معقول ہے۔ صرف دس ڈالر فی گھنٹہ۔"

"ٹھیک ہے، مسٹر بیسٹ کو یہ آئیڈیا پسند آیا ہے۔ لیکن ہمیں تمھاری خدمات کی ضرورت نہیں ہے۔"

"میں کوئی معاوضہ نہیں لوں گا۔ لیکن چونکہ یہ خاتون نئی ہے اس لیے اس کا اصرار ہے کہ میں اس کے ساتھ رہوں۔"

"مسٹر اسمتھ! تم اپنے مؤکلوں کو خوش کرنے کا فن خوب جانتے ہو۔"

"شکریہ.... اور ہاں یہ خاتون کتنے بجے پہنچ جائیں؟"

"چھ بجے مناسب رہے گا کیونکہ بعض مہمان کام سے سیدھے یہاں آجائیں گے۔"

❁

گلوریا آرٹسٹوں والی کیپ، کوٹ اور سیاہ پتلون میں خاصی پُرکشش لگ رہی تھی۔

نک تعریفی نظروں سے اُس کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "لوگ تمھاری تصویروں سے زیادہ تم میں دلچسپی لیں گے۔"

"تعریف کا شکریہ، لیکن اب تمھاری چکنی چپڑی باتیں میرے لیے بے کار ہیں۔ چلنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

دونوں چھ بجنے سے چند منٹ پہلے ہی راجر بیسٹ کی رہائش پر پہنچ گئے۔ کراؤن کیٹرنگ کمپنی کی سفید وین پہلے سے ڈرائیو وے میں موجود تھی۔ سفید اوور آل میں ملبوس دو ملازم کھانے کا سامان لے کر اندر پہنچا رہے تھے۔ راجر بیسٹ نے نیلا بلیزر پہن رکھا تھا۔ انتظامات کا جائزہ لے رہا تھا۔ روزی ولکنسن سفید یونیفارم میں ملبوس خادماؤں کو ہدایات دے رہی تھی۔ جب اس نے نک اور گلوریا کو دیکھا تو کام چھوڑ کر سیدھی اُن کی طرف آئی۔

"کاسٹیوم کے بارے میں تو نہیں کہا گیا تھا۔" وہ گلوریا کے لباس کا جائزہ لیتی ہوئی بولی۔

"آؤ دیکھیں مسٹر بیسٹ اس کاسٹیوم کے بارے میں کیا رائے دیتے ہیں۔" نک نے تجویز پیش کی۔

ہاؤس کیپر نے غصے سے نک کو گھورا، پھر مسٹر بیسٹ کو آواز دی۔

راجر بیسٹ پُرشوق نظروں سے گلوریا کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "خاتون بہت خوب ہے۔ تمھارا نام کیا ہے ڈیئر؟"

"گلوریا۔"

"سب سے پہلے تو میرا اسکیچ بناؤ۔" اس نے کہا۔ "دیکھیں تو سہی تمھاری نظریں مجھے کس روپ میں دیکھ رہی ہیں۔"

گلوریا نے اثبات میں سر ہلایا، قالین پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔ پیڈ گھٹنوں پر رکھا، تنقیدی نظروں سے راجر بیسٹ کی طرف دیکھا اور چند لمحوں میں اس کا کارٹون بنا ڈالا۔ پھر اس نے کاغذ پیڈ سے الگ کیا اور بیسٹ کو تھما دیا۔ وہ اپنا کارٹون دیکھ کر بے اختیار ہنسنے لگا۔

"اوہ.... ونڈرفل۔" اس نے کہا۔ "تم واقعی اپنے کام میں ماہر ہو۔ خوب.... خوب۔ مہمانوں کے درمیان جا کر اپنا کام شروع کر دو۔"

مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی، گلوریا نشست گاہ میں چلی گئی۔ اور اپنا کام شروع کر دیا۔

نک نہایت ہوشیاری کے ساتھ بیروں اور ملازموں کو ہدایات دینے لگا۔ بیروں پر اس نے یہ تاثر ڈالا کہ وہ صاحبِ خانہ کا خاص آدمی ہے اور صاحبِ خانہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ وہ واقعی کراؤن کیٹرنگ سروس کا کوئی ذمے دار افسر ہے۔

ایک مہمان نے نک کو مستعدی کے ساتھ اِدھر اُدھر آتے جاتے دیکھ کر پوچھا۔ "کیا تم کراؤن سروس کے آدمی ہو؟"

"تم نے صحیح اندازہ لگایا۔" نک نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"میں رائے فشر ہوں۔"

نک کو معلوم تھا کہ مہمانوں میں زیادہ تر رائٹر تھے، اس لیے اس نے چالاکی سے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ میں تمھارا نام کہیں دیکھ چکا ہوں۔ غالباً کسی کتاب یا رسالے پر۔"

"تم نے بھی صحیح اندازہ لگایا ہے۔" فشر نے کہا۔ "میں رائٹر ہوں۔ میرے کئی ناول مارکیٹ میں آچکے ہیں۔ راجر بیسٹ میرا ایجنٹ ہے۔ تم اس سے پہلے کسی پارٹی میں نظر نہیں آتے۔"

"یہ میرا پہلا موقع ہے۔" نک نے کہا۔ "امید ہے کہ آئندہ بھی آتا رہوں گا۔ راجر بیسٹ اچھا آدمی ہے۔"

"کچھ توہم پرست بھی ہے۔" فشر نے کہا۔ "اب اس پودے کو ہی دیکھو۔ وہ سوکھا ہوا پودا۔ بیسٹ کا خیال ہے کہ اس پودے کو اس کی بیوی سے محبت تھی اور وہ اس کی موت کی وجہ سے سوکھ گیا ہے۔"

"خاصا اچھوتا خیال ہے۔ تم اس موضوع پر ناول لکھ سکتے ہو۔"

"اس موضوع پر ناول لکھنا بہت مشکل ہے۔ آج کل لوگ ہنگامہ اور ایکشن پسند کرتے ہیں۔ پودے اور انسان کے عشق کی کہانی کسی کو پسند نہیں آئے گی۔"

نک مہمانوں کے ہجوم میں نظریں دوڑاتا ہوا بولا۔ "کیا مسٹر بیسٹ نے ڈینی فاسٹر کو مدعو نہیں کیا؟"

"اوہ، تم ڈینی فاسٹر کو بھی جانتے ہو؟ پہلے وہ ہر پارٹی میں شریک ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب امید نہیں کہ بیسٹ اسے مدعو کرے۔" پھر وہ دھیمی آواز میں بولا۔ "سنا ہے کہ ڈینی کا بیسٹ کی بیوی کے ساتھ معاشقہ چل رہا تھا۔"

"اوہ۔" نک نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔

"محض ایک افواہ ہے۔ یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

اسی لمحے راجر بیسٹ ان کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے قدرے تیز لہجے میں نک سے کہا۔ "تمھیں اپنے آدمیوں پر نظر رکھنی چاہیے مسٹر اسمتھ!"

"یقیناً، یقیناً۔" نک نے کہا اور وہاں سے کھسک گیا۔

نشست گاہ کے ایک کونے میں چند مہمان گلوریا کے بنائے ہوئے کارٹون دیکھ کر قہقہے لگا رہے تھے۔

❁

نو بجے کے بعد مہمان واپس جانا شروع ہوگئے۔ کچھ دیر بعد آخری چند مہمان گلوریا کے گرد جمع ہوگئے۔ نک نے چاروں طرف نظر دوڑا کر صورتحال کا جائزہ لیا۔ راجر بیسٹ بعض اہم مہمانوں کو رخصت کرنے گیٹ پر گیا ہوا تھا۔ ہاؤس کیپر باورچی خانے میں تھی اور یہاں وہاں چند بیرے برتن سمیٹ رہے تھے۔

نک نے ایک میز سے بڑا سا میز پوش کھینچا اور کسی شعبدہ باز کی سی مہارت کے ساتھ مرجھائے ہوئے پودے کو گملے سمیت اُس میں لپیٹ لیا۔ پھر وہ تیزی سے ہال میں پہنچا۔ تب ہی اُس نے راجر بیسٹ کو ایک خوبصورت خاتون کے ہمراہ واپس آتے دیکھا۔ وہ

سسپنس ڈائجسٹ کا دلچسپ ترین سلسلہ
جسے قارئین آج تک نہیں بھولے
طالوت
۳ حصوں میں (مکمل)
قیمت فی حصہ ۳۰/۰۰ روپے | ڈاک خرچ فی حصہ ۱۰/۰۰ روپے
اپنے قریبی بک اسٹال سے طلب فرمائیں یا براہ راست ہم سے منگوائیں
تینوں حصے ایک ساتھ منگوانے پر محصول ڈاک ۱۰ روپے
کتابیات پبلیکیشنز پوسٹ بکس ۲۳ کراچی ۱

جلدی سے بار کاؤنٹر کے پیچھے چلا گیا۔ وہاں پر ایک بڑا برتنوں کو ترتیب سے رکھ رہا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟" اس نے نک سے کہا۔

نک نے میز پوش میں لپٹا ہوا گملا کاؤنٹر کے پیچھے رکھ دیا اور بیرے کو پچاس ڈالر کے نوٹ کی جھلک دکھاتے ہوئے کہا۔ "اسے میری کار تک پہنچا دو تو یہ نوٹ تمہارا ہوگا۔"

اس دوران میں راجر بیسٹ خاتون کے ساتھ باتیں کرتا ہوا اندر چلا گیا۔ اس نے نک کی طرف توجہ نہیں دی۔ اگر وہ اس کی طرف دیکھ بھی لیتا تو یہی سمجھتا کہ وہ اپنے انتظامات میں مصروف ہے۔

بیرے نے لمحہ بھر کے لیے سوچا، پھر کپڑے میں لپٹا ہوا گملا اٹھا لیا اور نک کے ساتھ چل پڑا۔ گلوریا نک کی حرکات کا جائزہ لے رہی تھی۔ اس نے جب دیکھا کہ نک نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے تو وہ بھی جانے کے لیے تیار ہو گئی۔

اُدھر نک نے گملا سیٹ کے نیچے رکھ دیا۔ بیرے کو پچاس کا نوٹ دیا اور انجن اسٹارٹ کرنے کے بعد بے چینی کے ساتھ گلوریا کا انتظار کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد گلوریا باہر آئی اور جلدی سے پسنجر سیٹ پر بیٹھ گئی۔ نک نے اطمینان کا سانس لیا اور کار کو آگے بڑھایا۔

"تم نے تقریباً تین گھنٹے کام کیا ہے، اس حساب سے تیس ڈالر کماتے ہوں گے۔"

گلوریا نے مسکرا کر کہا۔ "ٹپ وغیرہ ملا کر پچاسی ڈالر۔ میں سوچ رہی ہوں کہ کیوں نہ اس کام کو مستقل بنیادوں پر شروع کر دوں۔"

"اور میں نے پچیس ہزار ڈالر کماتے ہیں۔" نک نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"جو مزہ میرے پچاسی ڈالروں میں ہے وہ تمہارے پچیس ہزار میں نہیں ہے۔"

"کیوں؟"

"تمہارے پچیس ہزار سے جرم کی بُو آتی ہے اور میرے پچاسی ڈالروں سے محنت کی خوشبو آتی ہے۔"

نک لاجواب سا ہو گیا۔

ہوٹل کے کمرے میں پہنچ کر گلوریا سوکھے ہوتے پودے کا جائزہ لیتی ہوئی بولی۔ "اس میں کون سی ایسی خاص بات ہے جس کی وجہ سے اسے پچیس ہزار ڈالر میں چوری کروایا گیا ہے؟" وہ فیل کٹر سے گملے کی مٹی کھودنے لگی۔ "اس پودے کا نام کیا ہے؟"

"ہاؤس کیپر نے اس کا نام برٹر کپ بتایا تھا۔" نک نے کہا۔

گلوریا، جو پودوں کے بارے میں خاصی معلومات رکھتی تھی، بولی۔ "یہ برٹر کپ نہیں ہو سکتا۔ مجھے تو یہ ایکونائٹ لگتا ہے۔ اس کے پھول کافی خوبصورت ہوتے ہیں۔"

"اس کی مٹی خراب نہیں کرو۔" نک نے کہا۔ "ابھی میں نے اپنا معاوضہ وصول نہیں کیا۔"

اچانک گلوریا نے پودے کو پکڑ کر ہلکا سا جھٹکا دیا تو وہ پورا باہر آ گیا۔ اس کی جڑ نیچے سے کٹی ہوئی تھی۔

"اسے تو یہ کھنا ہی تھا۔" گلوریا نے کہا۔ "یہ دیکھو اس کی جڑ کٹی ہوئی ہے۔"

"یہ کیا کر رہی ہو تم! اسے ویسے ہی واپس لگا دو۔ فاسٹر ایک گھنٹے میں یہاں پہنچنے والا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ کسی بات پر اعتراض کرے۔"

گلوریا نیل کٹر کے ساتھ گملے کی مٹی میں چھیڑ چھاڑ کرتی ہوئی بولی۔ "اس میں کوئی خفیہ ٹیپ ریکارڈر یا مائکروفلم نہیں ہے صرف مٹی ہے۔"

"یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔"

گلوریا نے پودے کا نچلا حصہ مٹی میں دبا کر سطح کو ہموار کر دیا۔ پھر اُٹھتی ہوئی بولی۔ "میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔"

اسی لمحے فون کی گھنٹی بجی۔

نک نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا تو دوسری طرف سے فاسٹر کی آواز آئی۔ "پودا لے آئے؟"

"ہاں، میرے کمرے میں موجود ہے۔" نک نے کہا۔ "کتنی دیر میں پہنچ رہے ہو؟"

"میں اس وقت ہوٹل کی لابی میں ہوں۔" فاسٹر نے کہا۔ "ایک منٹ میں تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔"

فون بند کرنے کے بعد نک نے گلوریا سے کہا۔ "میلر مؤکل ایک منٹ میں پہنچ رہا ہے۔"

گلوریا نے کندھے اچکا دیے۔

ڈینی فاسٹر نے کمرے میں قدم رکھا اور گلوریا کی طرف دیکھ کر بُری طرح چونک گیا۔ گلوریا اٹھکیلیاں بھاڑ کر فاسٹر کو گھورنے لگی۔

"فلپ تم؟" اس نے حیرانی سے کہا۔

نک کو صورتحال سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ اس نے جلدی سے کاروباری لہجے میں کہا۔ "سوری مسٹر فاسٹر، مجھے تمہاری انٹیلیجنٹ کی پیشہ ورانہ خدمات کی ضرورت پڑ گئی تھی۔ اس سے زیادہ کوئی بات نہیں ہے۔ ویسے ہم ایک دوسرے کو کافی عرصے سے جانتے ہیں۔ بہرحال، یہ رہا تمہارا پودا۔"

فاسٹر نے گہرا سانس لیا اور نیچے بیٹھ کر پودے کا جائزہ لینے لگا۔ "یہی ہے۔" اس نے کہا۔ "تمہیں کوئی دقت تو پیش نہیں آئی؟"

"زیادہ نہیں۔"

فاسٹر نے ایک پھولا ہوا لفافہ نکال کر نک کی طرف بڑھایا اور گلوریا کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "یہ پودا ہمیں عنقریب دولت مند بنا دے گا۔"

نک نوٹ گنتا ہوا بولا۔ "بلیک میلنگ خطرناک مشغلہ ہے۔"

فاسٹر چونک کر بولا۔ "تم اس معاملے کے بارے میں کیا جانتے ہو؟"

"اب تک میرا یہی خیال تھا کہ تم یہ پودا پولیس کے پاس لے کر جانا چاہتے ہو کیونکہ تم میلرین بیسٹ سے محبت کرتے تھے لیکن تمہاری بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ تم اپنی محبوبہ کی موت کی قیمت وصول کرنا چاہتے ہو۔"

فاسٹر خوش دلی سے بولا۔ "محبت آسانی سے مل جاتی ہے لیکن دولت مشکل سے ملتی ہے۔"

یہ سن کر گلوریا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا لیکن وہ کچھ نہیں بولی۔

"تم اس پودے کے بارے میں کیا جانتے ہو؟" نک نے پوچھا۔

"یہ ایکونائٹ کا پودا ہے۔ اس کی جڑ کا عرق بہت سی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ لیکن اس کی زیادہ مقدار انسان کو ہلاک کر سکتی ہے۔"

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ میرلین بیسٹ کو اس پودے کے عرق سے ہلاک کیا گیا ہے؟"

"ہاں، یہ دیکھو۔" فاسٹر نے پودے کو کھینچ کر اس کی کٹی ہوئی جڑ دکھائی۔ "اس جڑ میں سے عرق نکالا گیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ پودا سوکھ گیا ہے۔ کم از کم ایک سو آدمی یہ گواہی دے سکتے ہیں۔ کہ یہ پودا راجر بیسٹ کی نشست گاہ میں موجود تھا۔ پھر پوسٹ مارٹم کی رپورٹ اس بات کی تصدیق کرے گی کہ میرلین کی موت ایکونائٹ کے ذریعے واقع ہوئی تھی۔ ان شواہد کی بنیاد پر راجر بیسٹ اپنی آدھی دولت قربان کرنے پر تیار ہو جائے گا۔"

"بلیک میلنگ کو چھوڑ جاؤ اور اس پودے کو پولیس کے پاس لے جاؤ۔" نک نے مشورہ دیا۔

"تم اپنی فیس وصول کر چکے ہو، اس لیے میرے حصے کے کام کی فکر مجھ پر چھوڑ دو۔" اس نے گملے کو اٹھا لیا اور اٹھتا ہوا بولا۔ "گلوریا چلیں۔"

گلوریا تلخ لہجے میں بولی۔ "میں مردہ محبوبہ کی قیمت وصول کرنے کے لیے گندے بلیک میلر کے ساتھ نہیں چل سکتی۔ شٹ اپ اینڈ گٹ آؤٹ۔" وہ اٹھ کر باتھ روم میں چلی گئی۔

فاسٹر نے کندھے اچکاتے اور دروازے کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے کمرے میں فائر کی آواز گونجی اور فاسٹر پیچھے کی طرف لڑکھڑاتا ہوا دیوار پر ڈھیر ہو گیا۔ گملا زمین پر گر کر ٹوٹ گیا اور اس کی مٹی چاروں طرف بکھر گئی۔

تب ہی نک نے روزی ولکنسن کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں چھوٹا سا پستول پکڑا ہوا تھا۔

نک نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لیے اور بولا۔ "اوہ... پہلے ہی شک تھا کہ راجر بیسٹ نے اپنی بیوی کو قتل نہیں کیا۔ تم تھیں جس نے میرلین کو قتل کیا تھا۔"

روزی نے پودے کو ٹھوکر لگائی اور پستول کا رُخ نک کی طرف کرتی ہوئی بولی۔ "اب تمہاری باری ہے۔ اگر وہ احمق تو نہ ہوتا اور اس پودے کو پہلے ہی دن پھینک دیتا تو یہ مسئلہ نہ کھڑا ہوتا۔"

"اگر اس نے اپنی بیوی کو قتل کیا ہوتا تو پہلے ہی دن اس پودے سے چھٹکارا پا لیتا۔" نک نے کہا۔ "وہ بے چارہ یہی سمجھتا رہا کہ اس کی بیوی کے غم میں مر جھا گیا ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں کیونکہ اس پودے کا عرق میرلین کی رگوں میں اتر گیا تھا اور یہی وجہ کہ تم نے اس کا نام برٹر کپ بتایا۔"

"تم بہت کچھ جانتے ہو مسٹر اسمتھ.... یا جو بھی تمہارا نام ہے۔" روزی نے کہا۔ "تمہارا زندہ رہنا خطرناک ہے۔ جب میں نے وہ پودا غائب ہے تو میں سمجھ گئی کہ اس میں فاسٹر کا ہاتھ ہے۔ میں اس کے گھر سے اس کا تعاقب کرتی ہوئی یہاں پہنچی ہوں۔"

"تم نے میرلین کو کیوں قتل کیا؟" نک نے پوچھا۔ وہ اسے باتوں میں لگائے رکھنا چاہتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ گلوریا کوئی نہ کوئی ضرور کرے گی۔

"مجھے اس عورت سے نفرت تھی۔ وہ مجھے ملازمت سے نکالنا چاہتی تھی لیکن بیسٹ ایک اچھا آدمی ہے۔"

اچانک فرش پر پڑے ہوئے ڈینی نے روزی کی ٹانگ کر اسے زور سے جھٹکا دیا۔ روزی کا توازن بگڑ گیا اور نک نے موقع غنیمت جان کر اس کے ہاتھ پر زور سے ٹھوکر لگائی۔ پستول فضا میں اُچھلا اور کونے میں جا گرا۔

اگلے روز نیویارک کی فلائٹ پر نک نے گلوریا سے کہا۔ "فاسٹر بچ جائے گا۔ زخم زیادہ مہلک نہیں ہے۔"

"مجھے اس کی موت اور زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔" روزی کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ اتنے چھوٹے پستول سے تو کبوتر بھی مشکل سے مرتا ہے۔"

"خدا کا شکر ہے کہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔" گلوریا نے کہا۔

"اور یہ بھی شکر کی بات ہے کہ تمہارے ساتھ ہی واپس جا رہا ہوں۔ اگر روزی اقبالِ جرم نہ کرتی تو مجھے گواہی کے لیے رکنا پڑتا۔"

"اور کیا؟" گلوریا نے پوچھا۔

نک نے تامل کرتے ہوئے کہا۔ "اور کوئی شخص تمہیں یہ دیکھ کر شادی کی تجویز پیش کر سکتا تھا۔"

چھٹی کوڑی

پرویز اختر

"میرا تعلق جسٹس ڈیپارٹمنٹ سے ہے مجھے افسوس ہے کہ میں نے گلوریا کو اس سلسلے میں اندھیرے میں رکھا۔ ہم بہت عرصے سے سیمور کی تاک میں تھے لیکن اس کے خلاف کبھی کوئی ثبوت نہ مل سکا۔ میرا خیال ہے کہ اب بھی ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ وہ اپنی لانچ میں منشیات کہاں چھپایا کرتا تھا۔"

"کہیں بھی نہیں۔" نک معنی خیز انداز میں مسکرایا۔ "وہ بڑی خوبصورتی سے سب کو بے وقوف بناتا رہا۔ وہ جب بھی جزیرے میں واپس آتا، کوسٹ گارڈ والے اس کی لانچ سے منشیات تلاش کرنے کی کوشش کرتے جب کہ اس کی لانچ میں اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی۔ منشیات کی اسمگلنگ کی افواہ غالباً سیمور بنٹلے نے خود پھیلائی تھی۔"

"کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" ملڈرڈ نے اسے گھورا۔

"وہ باہر سے کوئی چیز اسمگل کر کے نہیں لاتا تھا بلکہ یہاں سے مال باہر لے جاتا تھا۔ ہر ٹرپ پر یہاں سے روانگی کے وقت کوسٹ گارڈ نے کبھی اس کی طرف توجہ نہیں دی تھی۔ جس سے وہ ہمیشہ مطمئن رہا۔ جھاڑیوں میں اوٹو کی آٹومیٹک رائفل پر قبضہ کرنے کی کوشش میں رائفل میرے ہاتھ سے پھسل گئی تھی۔ وہ بالکل نئی رائفل تھی۔ اگر استعمال شدہ ہوتی تو اتنی چکنی نہ ہوتی۔ مجھے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ وہ لوگ باہر سے منشیات یہاں نہیں لا رہے بلکہ اسلحہ یہاں سے جزائر کو اسمگل کر رہے تھے۔ لکڑی کی یہ بڑی بڑی پیٹیاں میرے اس بیان کی تصدیق کر دیں گی۔" نک نے پیٹیوں کی طرف اشارہ کیا۔ ملڈرڈ حیرت اور تعجب سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

مشہور چور نک ویلوٹ کی تازہ ترین چوری "ٹی بیگ کی چوری" کا یہ قصہ تیسری مرتبہ ختم کر کے چارپائی پر لیٹے لیٹے اس نے سسپنس کو اسی کھلے صفحے پر الٹا کر اپنے سینے پر رکھ لیا اور آنکھیں بند کر کے نک ویلوٹ کی شخصیت کا خاکہ ذہن میں ترتیب دینے لگا۔ نک کے اور بھی کارنامے اس نے پڑھے تھے لیکن "ٹی بیگ کی چوری" کا قصہ پڑھ کر تو اس پر جادو سا ہو گیا تھا۔ پہلے وہ نک کو صرف پسند کرتا تھا لیکن اب وہ اس کا آئیڈیل بن چکا تھا۔ اس کے بارے میں سوچتے سوچتے اچانک اس کے ذہن میں جیسے بجلی سی کوند گئی۔ خیال ہی کچھ ایسا تھا، وہ نک کی شخصیت میں خود کو پیوست دیکھ رہا تھا۔ پھر ذہن کی رو اسی طرف چلتی گئی۔ وہ بھی نک بن سکتا تھا۔ اس میں کس چیز کی کمی تھی، سوائے دولت کے، سو وہ پہلے ہی کیس میں آ جائے گی "بیس ہزار ڈالر۔" اس نے سوچا۔ لیکن ڈالر چونکہ اس نے کبھی دیکھا نہیں تھا اس لیے وہ اسے تصور میں نہ لا سکا۔ پھر خود ہی ڈالر کی جگہ روپے کر دیے۔ بیس ہزار روپے خاصی بڑی رقم ہوتی ہے۔ پہلے ایک دو کیس کے بعد وہ تیس ہزار کی تو گاڑی لے لے گا اور بیس ہزار میں دوسرے اخراجات پورے کرے گا لیکن اس نے اس خیال پر پھر نظر ثانی کی یہ سوچ کر کہ یہاں ایک کیس کے اسے کون ایک دم بیس ہزار روپے دے دے گا اس لیے اس نے اپنی تعارفی فیس صرف دس ہزار روپے خود ہی مقرر کر لی۔ یہ فیصلہ کر کے اس نے مسکرا کر آنکھیں کھولیں۔ سسپنس کو اٹھا کر خوشی سے چوما اور اپنے سرہانے احتیاط سے رکھ دیا۔ اس نے فوری طور پر اپنے خیال کو عملی شکل دینے کا منصوبہ بنایا کیونکہ ویسے بھی وہ آج کل بے کاری کے دن مختلف دفتروں میں انٹرویو دے کر گزار رہا تھا۔ رہائش اور کھانے پینے کا انتظام بڑے بھائی کے گھر سے چل ہی رہا تھا۔ اس نے گھڑی دیکھی گیارہ بج رہے تھے۔ آج بھی اس کو ایک جگہ انٹرویو دینے جانا تھا۔ انٹرویو کا وقت بارہ بجے تھا۔ اس نے چارپائی سے اٹھ کر میز پر پڑا ہوا انٹرویو لیٹر اٹھایا اور ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے اسے ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا۔ اور یہ ٹکڑے کھڑکی کے ذریعے ہوا میں بکھرا دیے۔ پھر میز پر پڑا ہوا آئینہ اٹھا کر اس میں چہرے کا جائزہ لیا اور مختلف زاویوں سے مستقبل کے نک ویلوٹ کو دیکھتا رہا۔ جب مکمل تسلی ہو گئی تو شیو کر کے کپڑے بدلے اور باہر نکل آیا۔ اپنے منصوبے کو اسے لوگوں تک پہنچانا تھا جس کی ابتدا اپنے دوستوں سے کرنا تھی۔ دوپہر کا وقت تھا۔ سڑک پر کوئی زیادہ گہما گہمی نہ تھی۔ بسیں اور منی بسیں بھی تقریباً خالی تھیں اس لیے ہر بس اور منی بس والا اس کے نزدیک آ کر ضرور آواز لگاتا لیکن ابھی وہ اس پوزیشن میں نہیں تھا کہ ساٹھ پیسے بھی خرچ کرے پھر اس کے دوست کا دفتر بھی تو صرف ایک میل کے فاصلے پر تھا،

اس لیے اگر اس کی جیب اجازت بھی دیتی تو بھی وہ کسی سواری میں نہ بیٹھتا۔ اسے پیدل چلنے میں مزا بھی آ رہا تھا۔ دوسرے آنے جانے والوں پر اس کی نظر اس طرح پڑتی جیسے وہ اس کو جانتے ہوں لیکن جب کسی نظر میں شناسائی کی جھلک نہ ملتی تو ایک زیر لب مسکراہٹ اس کے چہرے پر آ کر چلی جاتی۔ وہ اپنے دماغ میں یہ فقرہ دہرا لیتا۔ "جب میں اپنے انوکھے کارناموں کی وجہ سے مشہور ہو جاؤں گا تو ہر شخص مجھے پہچانا کرے گا پھر تو اس طرح چلنا بھی شاید نصیب نہ ہو۔" یہ سوچ کر اس کی رفتار اور آہستہ ہو گئی۔ وہ غالباً اس آخری موقعے کا پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ اس وقت اس کا ذہن اپنے آپ کو پوری طرح نک ویلوٹ کے روپ میں دیکھ رہا تھا بلکہ شاید اس سے بھی کچھ زیادہ بننے کے تصور میں مگن تھا۔ اسی وجہ سے جیسے ہی اس کی نظر ایک پان کی دکان پر پڑی تو ایک اور خیال اس کے ذہن میں آیا۔ سگار سے اس کی شخصیت نمایاں بن سکتی ہے لیکن خود ہی اس نے اس خیال کو مسترد کر دیا کہ سگار کو بار بار سلگانا پڑتا ہے اور اس سے اس کے کام میں رکاوٹ پڑ سکتی ہے۔ سگریٹ ہی بہتر ہے۔ اس نے سوچا مگر ہو سکتا ہے کبھی ایسا موقع آ جائے کہ وہ سگریٹ نہ پی سکے تو اس کی طلب پر قابو پانا بڑا مشکل ہو گا۔ "پان کا استعمال رکھا جائے۔" اس کا ذہن مسلسل متبادل چیزیں تلاش کر رہا تھا لیکن اچانک اسے وہ تھپڑ یاد آ گیا جو اس نے کبھی بچپن میں پان کھا کر اس کے نشان اپنے والد کے بستر پر لگانے سے کھایا تھا۔ یہ ایک نفسیاتی سی وجہ بن گئی تھی۔ اس نے پھر پان سے احتراز کیا۔ چیونگم یہ لفظ اس کے پورے ذہن پر حاوی آ گیا۔ اور پھر فیصلہ اسی کے حق میں ہوا۔ اس نے دکان پر جا کر ایک پیکٹ چیونگم خریدے اور پیکٹ کھول کر پہلا چیونگم منہ میں رکھا ہی تھا کہ اس کے کاندھے پر ایک زوردار ہاتھ پڑا اور ساتھ ہی ایک بھاری بھرکم آواز آئی۔ "کیا ہو رہا ہے نکے؟"

ہاتھ اور آواز سے وہ اتنا نہیں چونکا تھا۔ جتنا اس لفظ نکے سے۔ یقیناً نک ویلوٹ کا مخفف 'نکا' ہی ہوتا۔ لیکن اس نے اس کا کسی سے تذکرہ نہیں کیا تھا۔ اس کی سوچ کا دوسرے کو کیسے پتہ لگا؟ اسی حیرانی کے عالم میں کھلے منہ کے ساتھ پیچھے مڑا۔ اس عمل میں چیونگم اس کے منہ سے گر گئی، لیکن اسے یہ ہوش کہاں تھا اور ہاتھ مارنے والے کو دیکھ کر تو رہے سہے ہوش بھی جاتے رہے۔ اس کے سامنے ایک لمبا تڑنگا باوردی بس انسپکٹر کھڑا تھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں آہستہ آہستہ حرکت کرنے کی وجہ سے کچھ زیادہ ہی خوفناک لگ رہی تھیں۔

اور ان کے نیچے پھیلی ہوئی مسکراہٹ بھی اس خوف کو دور کرنے میں بے کار ثابت ہو رہی تھی۔ وہ کھلی آنکھوں اور کھلے منہ کے ساتھ انسپکٹر کے سامنے یوں کھڑا تھا جیسے وہ انسان کے بجائے کوئی مجسمہ ہو یا اگر وہ انسان بھی ہے تو اس کے سامنے اچانک بوتل کا جن نکل آیا ہے اور یہ جن فرمانبردار نہیں بلکہ باغی جن ہے کہنے کو تو یہ کیفیت چند لمحوں کی تھی لیکن اسے لگا کہ وہ ازل سے اسی طرح کھڑا ہے۔

"یار نکے! تو تو ایسے گھبرا گیا جیسے تو چور ہے؟" مونچھوں کے نیچے سے آنے والی آواز میں نرمی تھی۔ اس کے چہرے پر بھی خوف کی جگہ گھبراہٹ کچھ کم ہوئی، اس نے مسکرانے کی بھی کوشش کی۔ "اور میرا خیال ہے تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ او میں تیرے اسکول کا ساتھی ہوں، گردیزی۔" مونچھوں کے بھاری بھرکم پل کے نیچے سے الفاظ کا ایک ریلا نکلا جو اس کے خوف اور گھبراہٹ کو ساتھ بہا لے گیا۔

"ہاں ہاں ہاں! میں نے پہچان لیا۔" اس نے جلدی سے کہا۔ "لیکن تم نے مجھے نکے کیسے کہا؟" حیرت سے اس نے پوچھا۔

"او یار! ایک تو سچی بات ہے مجھے تیرا اصلی نام یاد نہیں تھا، ویسے کلاس میں بھی سارے لڑکے تجھے نکا ہی تو کہتے تھے۔ کیونکہ تو ہی کلاس میں سب سے کم عمر تھا۔ یار معاف کرنا اگر تو نے بچپن کے نام کا برا مانا ہے تو۔" انسپکٹر کچھ تیز بولنے کا عادی تھا۔ "ویسے کیا ہے اصلی نام؟"

"اصلی نام تو میں بھی سمجھو بھول گیا ہوں اور اب واقعی نکا رکھ لیا ہے، اسی لیے تو میں حیران ہو رہا تھا، آؤ چائے پئیں۔" اس نے اس حسن اتفاق پر واقعی خوش ہوتے ہوئے کہا اور اسی خوشی میں اس نے انسپکٹر گردیزی کو چائے کی دعوت دے دی۔ اسے یہ بھی خیال نہ رہا کہ اس کی جیب میں تو پھوٹی کوڑی بھی نہیں۔ پھر وہ ریستوران میں جا بیٹھے۔ اسکول کے زمانے کی باتیں شروع ہوئیں، اور آج کل پر آئیں تو گردیزی نے اپنی پولیس کی نوکری کا ذکر کیا، کہ چھ سال سے وہ انسپکٹر کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔

"تو نے کتنی دولت جمع کر لی؟" نکے نے پوچھا۔

اور اس جملے کے پیچھے چھپی ہوئی بات کو سمجھتے ہوئے انسپکٹر گردیزی نے ایک دم سنجیدگی سے جواب دیا۔ "میں ایسی دولت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ کوئی مائی کا لال انگلی اٹھا کر نہیں کہہ سکتا کہ میں نے ایک پیسہ بھی حرام لیا ہو۔ تمھیں حیرانی ہو گی، یہ میں جانتا ہوں لیکن اس میں تمھارا بھی قصور نہیں ہے کیونکہ یہ تمھارا ہی خیال نہیں اکثریت کی سوچ ہے مگر مجھے کسی کے کہنے کی پروا نہیں۔ میں خود مطمئن ہوں دن کو سر اٹھا کر چلتا ہوں اور رات کو

اطمینان کی نیند سوتا ہوں۔"

انسپکٹر گردیزی کے اس بیان پر یقین نہ کرنے کی بظاہر کوئی وجہ نہیں تھی اور پھر نکّے کی طبیعت بھی ایسی تھی کہ وہ جلد ہی دوسروں کی باتوں کا یقین کر لیتا تھا اس لیے اس نے اس بات پر نہ صرف دل و جان سے یقین کیا بلکہ فوراً ہی جوشیلے انداز میں اس کا اظہار بھی کر دیا۔ "بہت عمدہ۔ واہ وا۔ کیا کیریکٹر ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کی آج کل سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اگر یہ جذبہ ہر ایک میں بیدار ہو جائے تو ہمارا معاشرہ مثالی معاشرہ بن جائے۔ پھر نہ چوریاں ہوں، نہ ڈاکے پڑیں، نہ کسی کے ساتھ زیادتی ہو نہ کسی کا حق مارا جائے بلکہ میں تو کہتا ہوں 'جرم' کا لفظ ہی ڈکشنری سے غائب ہو جائے۔ مگر... مگر یار پھر تم لوگوں کا کیا ہوگا؟ کیونکہ پولیس کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔"

گردیزی نکّے کی تقریر سے زیادہ اس کی کیفیت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اس لیے اس نے کوئی جواب دینا مناسب نہ سمجھا۔ چند لمحے خاموشی رہی پھر اچانک نکّے کے چہرے پر حیرانی کی جگہ جوش نے لے لی اور اس کے منہ سے الفاظ ایسے نکلنے لگے جیسے کسی نے مشین گن کا برسٹ چلا دیا ہو۔ "ارے یار! یاد آ گیا تم لوگوں کی نوکری پھر بھی ختم نہیں ہو سکتی۔ تمھاری تو ضرورت قائم رہے گی۔ بھئی! جب کوئی بڑا آدمی شہر کی سڑکوں پر سے گزرتا ہے تو سڑک کے دونوں طرف سپاہی کھڑے ہوتے ہیں، بس پھر یہی ہوگی تم لوگوں کی ڈیوٹی۔"

نکّے کی اس تقریر کے جواب میں گردیزی صرف مسکرا دیا اور پھر چائے کی پیالی سے آخری گھونٹ بھر کر کھڑا ہو گیا۔ نکّا بھی اٹھا اور اسی لمحے اس کو اپنی خالی جیب کا خیال آیا جس سے اس کا پورا جسم تھرتھرا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ میز سے سیدھا کاؤنٹر کی جانب جانے کے بجائے میز کے گرد چکر لگا کے جانے لگا۔ تاکہ گردیزی پہلے کاؤنٹر پر پہنچ جائے اور یہی ہوا۔ گردیزی نے پیسے ادا کیے۔ "تم نے اچھا نہیں کیا۔" نکّے نے اب یہ کہنا ضروری سمجھا۔ ظاہر ہے اب کیا ہو سکتا تھا۔ اور پھر گردیزی رخصت ہو گیا۔ نکّے نے قریب سے جانے والے ایک شخص سے وقت معلوم کیا کیونکہ اس کے پاس جو گھڑی تھی وہ پچھلے ہفتے چالیس روپے میں بیچ دی تھی۔ اور وہ چالیس روپے بھی آج صبح تک ختم ہو چکے تھے۔ وہ بہرحال مطمئن تھا کہ اب جلد ہی لکھ پتی بننے والا ہے۔ جب وہ سجّاد کے دفتر پہنچا تو سب لنچ پر گئے ہوئے تھے۔ اس نے ریسپشن پر بیٹھ کر انتظار کرنا شروع کر دیا۔ اس انتظار کا آغاز مختصر سے مگر خوبصورت انداز میں بنے ہوئے ریسپشن سے ہوا۔ "میں بھی ایسا ہی آفس بناؤں گا۔" اس نے دل میں سوچنا شروع کر دیا۔ اور چونکہ خیال کا گھوڑا بے لگام ہوتا ہے اس لیے وہ بھی نہ جانے کن کن مقامات سے گزر گیا۔

"فرمائیے آپ کو کس سے ملنا ہے؟" ایک نسوانی آواز نے ایک لمحے میں ہی اسے دور دراز مقامات سے واپس ریسپشن میں لا بٹھایا۔

"وہ... انسپکٹر گردیزی سے۔" نکّے کے منہ سے خود بخود نکلا۔

"انسپکٹر گردیزی تو کوئی نہیں ہے یہاں۔ اور یہ پولیس کا محکمہ نہیں ہے جناب! امپورٹ ایکسپورٹ کا دفتر ہے۔" ریسپشنسٹ نے روایتی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجالی۔

"معاف کیجیے۔ میرا مطلب ہے پتہ نہیں میں کس خیال میں

کالی کہانیاں

☆ جرائم
☆ جادو
☆ ارواح
☆ شیطان ازم
☆ ذہانت
☆ فطانت
☆ اسرار
☆ طنز و مزاح

★ ایک افسانوی کردار جو زندہ ہو گیا تھا۔
★ ایک حیرت انگیز قبیلہ جو اپنی ہیئت بدل سکتا تھا۔
★ ایک مجہول سا آدمی جس کے پاس پچاس ملین ڈالر کا نقشہ تھا۔
★ وہ شخص جس نے حیاتِ ابدی کا راز پا لیا تھا۔
★ ایک پُراسرار پرندہ جس کے پاس ماورائی طاقتیں تھیں۔
★ ایک قلم جس کے اندر ایک جن بند تھا۔
★ وہ اشتہاری مجرم جس نے زندگی میں کوئی نیک کام نہیں کیا تھا۔

قیمت:- ۲۵ روپے

خوف، سسپنس اور تجسس کے ۲۶ شہ پارے

عجیب کہانیاں ○ فطین کہانیاں ○ زہریلی کہانیاں

مکتبہ نفسیات ○ پوسٹ بکس نمبر ۹۴۴ ○ کراچی

انسپکٹر گردیزی کا نام لے گیا۔ دراصل میں ابھی ابھی اس سے مل کر آ رہا ہوں نا۔ یہاں مجھے سجاد صاحب سے ملنا ہے۔" نکّے نے مجسم معذرت بنتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں، آپ تشریف رکھیے، وہ ابھی آتے ہوں گے۔" ریسپشنسٹ لڑکی کا رویّہ بھی اب روایتی تھا۔ اچانک اس کی سوچ کے گھوڑے کو پھر جیسے چابک لگی۔ "نک ویلوٹ کے ساتھ گوریا بھی تو ضروری ہے۔ یہ ریسپشنسٹ لڑکی یقیناً اس معیار پر پوری اترتی ہے۔ واہ شاباش، کیا آئیڈیا ہے۔" وہ اپنے آپ کو دینے لگا۔ "لیکن پتہ نہیں میرا آئیڈیا اس لڑکی کو بھی پسند آئے گا یا نہیں۔ ویسے نہ پسند آنے کی بظاہر کوئی وجہ نہیں ہے۔ ایڈونچر، سسپنس، دولت، شہرت کیا نہیں ہے اس پیشے میں۔ پہلے ہی کیس میں جو گاڑی خریدوں گا وہ اسے دے دوں گا۔ خود دوسرے کیس میں خرید لوں گا۔ اب اس سے بات تو کرنا چاہیے۔"

یہاں تک سوچ کر وہ سیٹ سے اٹھا اور ریسپشن کاؤنٹر پر جا کر وہ کچھ اس انداز میں کھڑا ہو گیا جیسے وہی اس کمپنی کا مالک ہے۔ اور ابھی اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی نے اس کا یہ حق چھین لیا۔ اس کی گھورتی ہوئی نظریں بدل کر ٹیلی فون پر ٹک گئیں۔ بات تو مشکل سے ایک منٹ ہوئی ہوگی مگر اسے لگا کہ وہ ازل سے اسی طرح کھڑا ہے۔ اور اس کی زنجیروں نے اسے جکڑ رکھا ہے۔ ریسیور کے کریڈل پر کی آواز کے ساتھ ہی یہ زنجیریں جیسے ایک دم ٹوٹ گئیں۔ اس خیال سے کہ کہیں دوبارہ ٹیلی فون نہ آ جائے اس نے ریسیور کو نیچے رکھ دیا۔

"کک... کیا مطلب۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟" ریسپشنسٹ کی آواز میں حیرت اور گھبراہٹ تھی۔

"کچھ نہیں۔ صرف ایک منٹ تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔" نکّے نے ہونٹوں پر مسکراہٹ لانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تم۔ معاف کیجیے مسٹر! آپ... وہ... ہمارے کے مہمان ہیں۔" لڑکی کا غصّہ اس کے وجود کو اس طرح ڈر رہا تھا کہ الفاظ بھی اٹک اٹک کر نکل رہے تھے۔

"میں معذرت چاہتا ہوں لیکن بات آپ کے فائدے ہے۔" نکّے نے لہجے میں نرمی اور سسپنس شامل کرتے ہوئے کہا۔ لڑکی نے اب کوئی جواب نہ دیا وہ نکّے کی طرف دیکھتی ہے بات پوری ہونے کا انتظار کر رہی ہو۔ پہلے تو نکّے کی کچھ نہیں آیا وہ سمجھا شاید لڑکی کو سکتہ ہو گیا ہے۔ وہ گھبرایا اور پاس رکھے ہوئے گلدان میں سے پھول نکال کر کے پانی کو لڑکی کے منہ پر مارنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ لڑکی مزید حیرت اور گھبراہٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اچھل کر اپنی سیٹ پر کھڑی ہو گئی۔ لڑکی کی اس حرکت پر نکّے کو زور سے ہنسی آ گئی جس کے نتیجے میں اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلدان اسی پر الٹ گیا۔ اب لڑکی کے ہنسنے کی باری تھی۔ لیکن نکّے کو شرمندگی کے بجائے خوشی ہوئی کہ چلو دوستی کا آغاز اچھا ہے اور کام بن جائے گا۔ اور اتفاقاً اس کا اندازہ بالکل درست نکلا۔ لڑکی فوراً گلوریا بننے پر تیار ہو گئی اور نکّے نے اس کے لیے نام بھی تجویز کر دیا جو اس کی گوری رنگت کی مناسبت سے بہت صحیح تھا یعنی گوریا۔ اور اگلے ہی چند لمحوں میں نکّا اور گوریا سجّاد کے کمرے میں بیٹھے اپنے پلان کی وضاحت کر رہے تھے۔ بات چونکہ نئی تھی اس لیے سجاد کو بھی اس میں دلچسپی پیدا ہو گئی۔ ساری بات سن کر سجّاد نے ایک دم چھت کو گھورنا شروع کر دیا اور اس سے پہلے کہ اس کی اس حرکت پر نکّا کچھ کہتا، گوریا نے آہستہ سے اسے بتایا کہ یہ اس کی عادت بن چکی ہے اور جب بھی وہ کسی بات پر غور کرتا ہے تو اسی طرح چھت کو گھورنا شروع کر دیتا ہے۔

"یہ گھورنے کا کم سے کم وقفہ کتنا ہوتا ہے؟" نکّے نے پوچھا۔ لیکن گوریا کے جواب سے پہلے ہی سجاد واپس آ گیا اور ساتھ ہی اس کی قوتِ گویائی بھی۔ جس کو استعمال کرتے ہوئے وہ بولا۔ "مگر ایک بات ہے، ویسے تو یہ کام اچھا ہے اور اس کے مواقع بھی کافی ہیں، بس ذرا فیس، میرا مطلب ہے تم یہاں کے لحاظ سے دیکھو تو۔ اور ویسے بھی ابتدا کے لیے تو کم فیس سے ہی کام چلانا پڑے گا۔ ہاں جب کام چل جائے تو پھر بڑھاتے رہنا۔"

"یہ بات آپ کی بالکل درست ہے۔" گوریا نے کہا۔

"میں بھی اتفاق کرتا ہوں۔" نکّے نے تائید کی۔ "لیکن کم از کم پانچ ہزار تو ہونا ہی چاہیے۔"

"ہاں، کوئی اچھی پارٹی مل جائے تو پانچ ہزار روپے زیادہ نہیں ہیں۔" سجاد نے جواب دیا۔

"تو بھئی پارٹی ڈھونڈنے کے لیے بھی تو اب تمھاری مدد چاہیے میرا مطلب ہے تمھارے حلقۂ احباب میں کسی کو ایسی ضرورت پیش آئے تو وہ ہم سے رجوع کرے۔" نکّے نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم پرسوں میرے پاس آؤ میں کوشش کرتا ہوں۔" سجاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اگلے دن نکّا کچھ اور دوستوں سے ملا اور انھیں اپنے کام کی تفصیل بتائی اور تقریباً ہر ایک نے اس کی مدد کا وعدہ کیا۔ تیسرے دن نکّا پھر سجّاد کے کمرے میں موجود تھا۔ گوریا سخت نزلے کی وجہ سے چھٹی پر تھی۔



"لو بھئی یہ پتہ ہے اور یہ نقشہ ہے مکان کا۔ یہاں رہتے ہیں میر صاحب۔ ان کی ایک پرابلم ایسی ہے جس کیلئے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ اس کی تفصیل میر صاحب خود تمہیں بتائیں گے، وہ ابھی اپنے آفس سے اٹھ کر سیدھے یہاں آنے والے ہیں۔" اس کے بعد وہ چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک ذرا پستہ قد، پختہ عمر اور موٹے سے جثے والا شخص کمرے میں داخل ہوا جس کی بیلٹ اس قدر کسی ہوئی تھی کہ پیٹ میں بھی دو چار بل پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اس جثے اور قد کے باوجود وہ ست رو نہیں تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی اپنا سیاہ چشمہ اتارا اور جیب سے دوسرا چشمہ نکال کر لگایا۔ "غالباً آپ ہی بنکے صاحب ہیں؟" اس نے بھرپور مسکراہٹ کا مظاہرہ کیا اور ساتھ ہی ہاتھ بھی آگے بڑھا دیا۔

"اور غالباً آپ میر صاحب ہیں؟" بنکے نے بھی اسی گرمجوشی کا مظاہرہ کیا۔

"غالباً نہیں، یقیناً۔" میر صاحب نے اسی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ اس کے بعد کچھ دیر رسمی سی گفتگو ہوئی۔ پھر میر صاحب نے اپنا مسئلہ بیان کرنا شروع کر دیا۔ "یہ مسئلہ دراصل میرے گھر بلکہ میری بیوی سے تعلق رکھتا ہے جس سے میری شادی کئی سال پہلے میری مرضی کے خلاف ہو گئی تھی۔۔۔۔"

اس جملے پر بنکے پہلے تو چونکا اور پھر اس نے ٹوکا۔ "معاف کیجیے جناب! یہ یوں چوری کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔"

"لیکن یہ میں نے کب کہا بھئی؟" میر صاحب نے بھی فوراً اسی انداز میں جواب دیا۔ "آپ میری بات پوری سن لیجیے پہلے۔" اور بنکا ہمہ تن گوش ہو گیا۔ "تو جناب شادی تو میں نے کر لی، لیکن احتجاجاً شطرنج کھیلنا شروع کر دی اور شطرنج کو بیوی سے زیادہ وقت دینے لگا اور وہ بھی دوستوں کے گھر جا کر۔ کچھ دن تک تو میری بیوی خاموش رہی پھر آہستہ آہستہ گلے شکوے کرنے لگی لیکن میں پھر بھی باز نہ آیا تو ایک دن اس نے اپنے ساتھ جہیز میں لایا ہوا خاص قسم کا چمٹا مجھ پر آزما ڈالا۔ ہائے، آج تک سیدھے بازو کی چوٹ نہیں بھولا۔ نظر ہر ہے اس کا نتیجہ چند دن کے وقفے کے سوا کچھ نہ نکلا لیکن جب ہماری پہلی اولاد ہوئی تو کھیل میں خود بخود کمی ہو گئی۔ اللہ نے ہمیں دو بیٹیاں دی تھیں۔ کافی وقت گزر گیا، اب تو دونوں اپنے گھر کی ہو چکی ہیں چھوٹی کی شادی ایک ماہ پیشتر ہی ہوئی ہے اور اب لوریت دور کرنے کی خاطر مجھے ایک بار پھر شطرنج کا سہارا لینا پڑا ہے۔ لیکن میری بیوی کو اب بھی اس سے نفرت اسی طرح ہے۔ چنانچہ اب اس نے پھر وہ چمٹا سنبھال لیا ہے۔ اگرچہ ابھی اس کے استعمال کی نوبت نہیں آئی ہے لیکن امید ہے ایک آدھ ہفتے میں ضرور یہ نوبت آ جائے گی جب کھیل میں تیزی آئے گی۔ تو بھئی تم وہ چمٹا چوری کر دو۔"

میر صاحب تو اتنا کہہ کر خاموش ہو گئے اور بنکے نے ایک لمبی سی ہوں کرتے ہوئے کہا۔ "ہو جائے گا آپ کا کام۔ آج سے چوتھے دن انشاء اللہ یہیں وہ چمٹا آپ کے سامنے ہو گا۔"

"اور میں اسے لے جا کر دریا میں پھینک دوں گا۔" میر صاحب نے جوش میں کہا۔

"لیکن جناب بازار سے دوسرا چمٹا بھی تو آ سکتا ہے؟" بنکے کے ذہن میں اچانک یہ سوال آیا تھا جو اس نے پوچھنا ضروری سمجھا۔ "ارے آج کل کے چمٹوں میں وہ زور نہیں ہے۔" میر صاحب نے تقریباً قہقہہ لگاتے ہوئے جواب دیا۔ "اس کے علاوہ یہ چمٹا ہماری بیگم کا خاندانی چمٹا ہے جو ان کی والدہ کے زمانے سے شوہروں کو دبانے کے کام میں آ رہا ہے۔ ہماری بیگم کو اس پر بڑا اعتقاد ہے جس دن چمٹا غائب ہوا اسی دن سے ان کا جوش اور زور بھی غائب ہو جائے گا۔"

"اور میری فیس؟" بنکے نے بک ویلوٹ کے انداز میں پوچھا

"ہاں بھئی، یہ سجاد صاحب تو پانچ ہزار بتا رہے تھے لیکن میں تو ایک پینشنر ہوں اور وہ بھی پرانے اسکیل کا گریجویٹی وغیرہ سے بچیوں کی شادیاں کر دیں۔"

"ہاں بھئی ان سے تو خاص رعایت کر دو، ویسے بھی یہ تمہارے پہلے گاہک ہیں بونی کر رہے ہیں، کام ہو گیا تو وسں جگہ اور بھی کہیں گے۔" سجاد نے بھی پرزور تائید کی تو بنکے کو مجبوراً پانچ ہزار پر بھی نظر ثانی کرنا پڑی لیکن اس نے یہ سوچنے میں بڑی دیر لگا دی کہ دو کہے یا تین ہزار۔ اور اس دیر لگانے کا نقصان یہ ہوا کہ میر صاحب بول اٹھے۔ "بھئی یہ کام تو ایک طرح کا مجھ پر احسان سمجھ کر ہی کر دو۔ فیس سمجھ کر نہیں بلکہ میری خوشی سمجھ کر پانچ سو روپے لے لو۔" پانچ سو کا لفظ بھی اس کے حلق میں اٹک گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس لفظ کو اشارے سے ہی ادا کرتا، میر صاحب نے پانچ سو روپے اس کی طرف بڑھا دیے۔ اور سو سو کے پانچ نوٹوں کی شکل نے اس کے اشارے کو بھی روک دیا۔ جانے کس طرح اس کے ہاتھ خود بخود ان نوٹوں کی طرف بڑھ گئے اور الفاظ بھی گویا خود بخود اس کے منہ سے پھسلنے لگے۔ "میر صاحب! اب آپ سے کیا بحث کروں اور جب کہ درمیان میں میرا بچپن کا دوست سجاد بھی ہے۔ لیکن ایک گزارش کروں گا کہ آپ دوسروں سے میرا اور میرے کام کا ذکر ضرور کیجیے بلکہ ایسی کیجیے کہ وہ خود ہی طے کر لیں جو پانچ

روپے سے کم نہ ہو۔"

"ہاں ہاں بھئی کیوں نہیں۔ ظاہر ہے تم محنت کرو گے، حق تمھیں ضرور ملنا چاہیے۔ اور بھئی جس کی مرضی ہو تم سے لے، جس کی مرضی نہ ہو نہ لے۔" میر صاحب نے اسی جوشیلے میں تائید کی۔ اور پھر چوتھے دن آنے کا وعدہ کر کے رخصت ہو گئے۔ نے بھی بستاد سے اجازت لی اور گوریا کو خوشخبری سنانے روانہ کیا۔

نکا ان لوگوں میں سے تھا جن کی جیب میں پیسے پھدکتے ہیں چنانچہ اس نے دو کلو سیب خریدے گوریا کے لیے۔ اصلی جیسا نظر آنے والا پستول، ایک عدد پی کیپ اپنے ہولے کی متوقع ضرورت کے لیے اور ساتھ ہی وہ مقامی بک سسپنس ڈائجسٹ کا تازہ شمارہ لینا بھی نہیں بھولا، جس پیک ویلوٹ کا کوئی نیا کارنامہ تھا اور اسی کے اسٹائل کی دات اسے حاصل کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔

گوریا بھی پہلا کیس سن کر بہت خوش ہوئی۔ اس نے نکے کو کیا دی۔ سیب لانے کا شکریہ ادا کیا، اپنے شامل نہ ہونے عذرت کی۔ میس کم ہونے پر تسلی دی اور پھر قریب رکھی میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی "میری حالت تو تم ہے ہو۔ کوئی اہتمام نہیں کر سکتی۔ نوکرانی اپنے وقت پر م کو آئے گی اس لیے تم فی الحال وہ پی لو۔"

نکے نے میز پر نظر دوڑائی۔ اسے مختلف دوائیوں کی شیاں نظر آئیں تو گھبرا کر بولا "گوریا کیا مطلب ہے۔ میں اپی لوں؟"

گوریا کو پہلے تو ہنسی آئی لیکن پھر ساتھ ہی کھانسی شروع ئی۔ چند لمحوں بعد دونوں چیزیں رکیں تو گوریا نے بتایا۔ ہے "آخر میں جو تھرماس رکھا ہے اس میں چائے ہے، اور میرا ارہ اسی کی طرف تھا۔"

چائے پی کر اس نے گوریا سے منصوبے پر بات چیت کا ز کیا جو رات کے گیارہ بجے تک جاری رہی اور پھر واپس بھی وہ ذہنی طور پر اسی میں مصروف رہا حتیٰ کہ خواب میں اسے چھٹے ہی چھٹے نظر آئے۔ دوسرے دن بہرحال وہ ہولے کے مطابق ایک تھیلا لے کر میر صاحب کے مکان پر پہنچا ق سے میر صاحب نے دروازہ کھولا۔ انھیں دیکھتے ہی نکے آنکھیں کھل گئیں اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی نعرہ مستانہ لگاتا میر صاحب نے بغلگیر ہوتا، میر صاحب ایک دم پیچھے ہٹے اور ٹوں پر انگلی رکھ کر خاموشی کا اشارہ کرتے ہوئے سرگوشی بولے "میاں کیوں اپنا کام خراب کر رہے ہو۔ مجھے مت

پہچانو۔"

نکے کی سمجھ میں یہ بات آ گئی جس کی وجہ وہی پانچ سو روپے تھے۔ چنانچہ وہ بالکل سنجیدہ ہو کر بولا "جناب میں ایک گیس کمپنی کی طرف سے آیا ہوں اور آپ کے باورچی خانے کا معائنہ کرنا چاہتا ہوں۔"

اب میر صاحب زیر لب مسکرائے جیسے کہہ رہے ہوں۔ "اب ہوئی نا بات۔" اور ظاہر ہے میر صاحب کو اعتراض کرنے کی کیا ضرورت تھی بلکہ خود ہی انھوں نے نکے کو باورچی خانہ دکھایا تو وہ بولا "نہیں۔ گیس کے چولھوں پر تو عام طور پر کھڑے ہو کر کھانا پکایا جاتا ہے۔"

"کوئی بات نہیں، میں اپنی بیوی کے لیے اتنی بڑی کرسی لے آؤں گا۔" میر صاحب کچھ نہ سمجھتے ہوئے بولے۔

ان کی بیگم بھی پیچھے ہی کھڑی تھیں۔ "تو بھیا اس سے کیا فرق پڑے گا۔" انھوں نے بھی بولنا ضروری سمجھا۔

"ایک تو اس سے آپ کا ایندھن کا خرچ کم ہو جائے گا پھر صاف ستھری جگہ ہے گی نہ کوئلہ بھئی نہ راکھ۔"

"لو بیگم پھر تمھارا چھٹے کا کام تو ختم۔" میر صاحب بے اختیار بول اٹھے جس پر نکے نے انھیں گھورا۔

"کمال کرتے ہیں آپ، چھٹے کا کام کیسے ختم ہو سکتا ہے؟"

یہ جملہ سن کر میر صاحب کو اپنا دل بیٹھتا ہوا محسوس ہوا جس کا اندازہ نکے کو اچھی طرح ہو رہا تھا۔ اس لیے اس نے ذرا سے وقفے سے پھر بات شروع کی۔ "ہاں البتہ اس کے لیے خاص قسم کا چمٹا درکار ہو گا جو ہماری کمپنی سے ملے گا۔ ویسے تو اس کی قیمت ڈیڑھ سو روپے ہے لیکن اگر آپ پرانا چمٹا دے دیں گے تو صرف پچاس روپے میں نیا چمٹا مل جائے گا۔ آپ کے ہاں گیس کی فٹنگ تو ہو گئی ہے اگر آپ چمٹا دے دیں تو میں دو گھنٹے بعد گیس کے چولھے جب لے کر آؤں گا تو وہ چمٹا بھی لیتا آؤں گا۔" نکے نے بات کچھ اس انداز سے کہہ دی تھی کہ بیگم میر کا دھیان اور کسی طرف گیا ہی نہیں۔ انھوں نے جھٹ چمٹا لا کر نکے کے حوالے کیا۔ نکے نے چمٹا اپنے تھیلے میں ڈالا اور شکریہ ادا کر کے باہر آ گیا۔

تیسرے دن سجاد کے کمرے میں پھر تینوں جمع تھے۔ سجاد کی میز پر وہ ظالم چمٹا دو ٹکڑوں میں پڑا تھا اور میز پر دو کلو مٹھائی کا ڈبہ۔ میر صاحب کی طرف سے۔ اور نکا گیس کے چولھے کی قیمت اور نئے چمٹے کی قیمت کے روپے گن رہا تھا جو میر صاحب نے ابھی اسے دیے تھے۔



گیس کا چوری

اقبال کاظمی

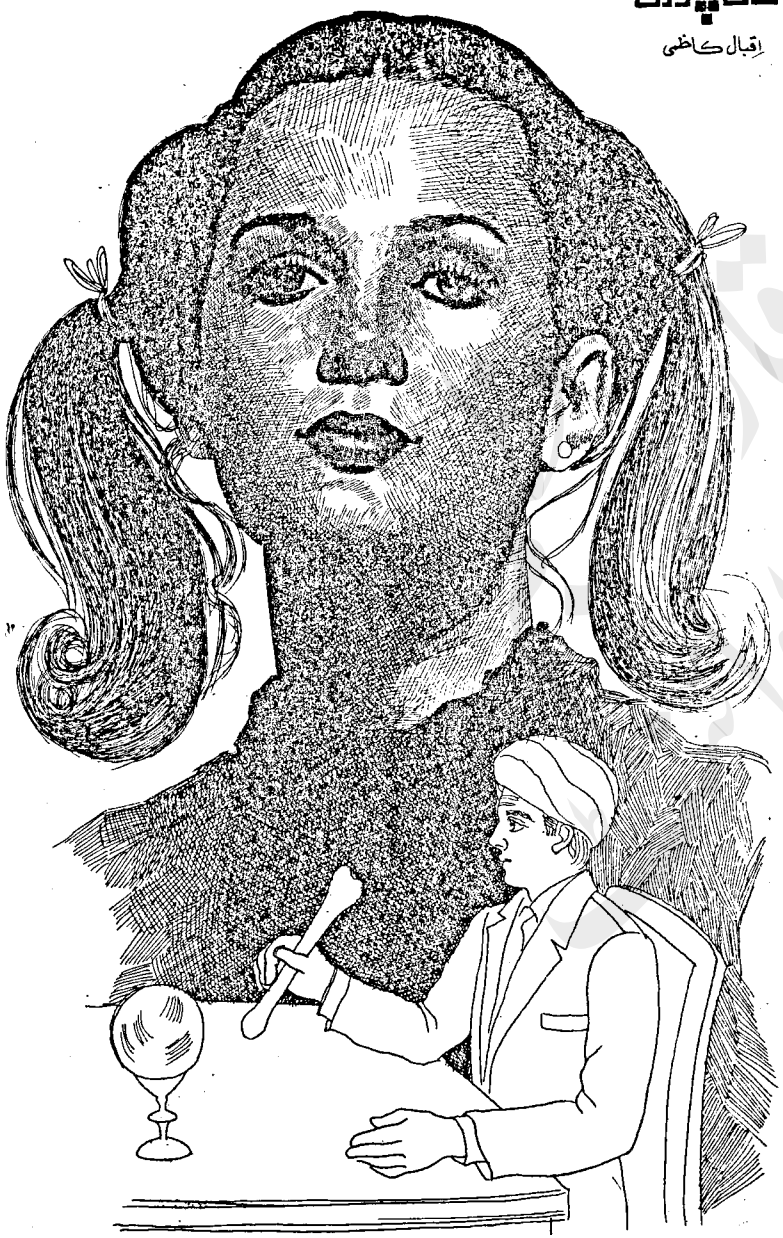

کے سامنے گاڑی روکتے ہی نک ویلویٹ کی

کیرٹن نظریں ایک مرتبہ پھر عجمی منظر پیش کرنے والے آئینے کی طرف اٹھ گئیں جہاں کسی گاڑی کی ہیڈ لیمپس کی روشنیاں چمکتی ہوئی نظر آرہی تھیں۔ اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ چند سیکنڈ بعد ہی سیاہ رنگ کی ایک سیڈان ان کی گاڑی کے قریب سے گزرتی ہوئی چند گز آگے ایک موڑ پر غائب ہوگئی۔ یوں تو اس سڑک پر ٹریفک کا ایک نہ رکنے والا سیلاب رواں تھا لیکن اس سیڈان کو شناخت کرنے میں نک سے کوئی غلطی نہیں ہوئی تھی۔ وہ تقریباً پون گھنٹے سے اس گاڑی کو اپنے تعاقب میں دیکھ رہا تھا اور یہ تعاقب اس وقت شروع ہوا تھا جب وہ ساحل سے لوٹے تھے۔ راستے میں دو مرتبہ اس سیاہ سیڈان نے ان کی گاڑی کو اوورٹیک کیا تھا لیکن ہر مرتبہ کسی نہ کسی طرح وہ پھر ان کے پیچھے آگئی تھی۔ پہلے تو نک نے اسے محض اتفاق سمجھا تھا لیکن بالآخر اسے یقین کرلینا پڑا کہ وہ گاڑی ان کا باقاعدہ تعاقب کررہی تھی۔

نک ویلویٹ اپنے ایک دوست کی دعوت پر چند روز پہلے لاس اینجلز آیا تھا۔ ان دنوں چونکہ اس کے پاس کوئی کام نہیں تھا اس لیے اس کے خیال میں چند روز تفریح کرلینے میں کوئی ہرج نہیں تھا۔ پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ کوئی تفریحی پروگرام ہو اور گلوریا اس کے ساتھ نہ ہو۔ انکشاف تو لاس اینجلز پہنچ کر ہی ہوا تھا کہ نک کا دوست والٹر دراصل شادی کرنے والا تھا۔ محض تجسس پیدا کرنے کے لیے اس نے خط میں شادی کا ذکر نہیں کیا تھا۔ بہرحال شادی کے چوتھے روز والٹر اپنی بیوی کے ساتھ ہنی مون منانے کے لیے فلوریڈا چلا گیا تھا اور گھر نک اور گلوریا کے حوالے کر گیا تھا۔ والٹر کی اس حرکت پر نک کو غصہ تو بہت آیا تھا لیکن اس نے جلد ہی غصہ تھوک دیا کیونکہ وہ تو آیا ہی تفریح کے لیے تھا اور تفریح والٹر کے بغیر بھی ہو سکتی تھی۔

آج شام ساحل پر گزارنے کے بعد رات گیارہ بجے کے قریب وہ واپس لوٹ رہے تھے کہ اس سیاہ سیڈان کو اپنے تعاقب میں دیکھ کر نک نے راستہ بدل دیا۔ گلوریا نے اس کی وجہ بھی دریافت کی تھی لیکن نک نے کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا تھا کم از کم اس وقت تک جب تک کہ اسے یقین نہ ہو جاتا کہ واقعی ان کا تعاقب کیا جارہا تھا ورنہ دوسری صورت میں اسے گلوریا کے سامنے ندامت اٹھانا پڑتی۔ نک کی عادت تھی کہ وہ اس وقت تک کوئی بات نہیں کہتا تھا جب تک کہ خود اسے اس کا یقین نہ ہو جاتا۔

"کیا بات ہے، تم نے یہاں گاڑی کیوں روک لی؟" گلوریا نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"میں تمہیں اتنا بھی گاؤدی مغز نہیں سمجھتا تھا۔" نک ویلویٹ نے انجن بند کرتے ہوئے اسے گھورا۔

"میں ایسی ہوں بھی نہیں۔" گلوریا نے تڑ سے جواب دیا۔ "میں تو اسی وقت سمجھ گئی تھی جب تم نے راستہ تبدیل کیا تھا۔ کیا یہ غلط ہے کہ تمہارے راستہ تبدیل کرنے اور یہاں رکنے کی وجہ وہ سیاہ سیڈان ہے جو ابھی ابھی اگلے موڑ پر مڑی ہے؟"

"ٹھیک سمجھیں۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ کون ہے اور پون گھنٹے سے ہمارا تعاقب کیوں کررہا ہے۔" نک نے جواب دیا۔

وہ گاڑی قریب سے گزرتے ہوئے میں نے اس کی ایک جھلک دیکھی تھی۔ وہ گاڑی میں اکیلا ہی تھا۔ سر پر سفید بالوں کی بھرمار سی تھی۔" گلوریا نے کہا۔

"یہ تم نے کون سا تیر مار لیا۔ سفید بالوں کی بھرمار تو میں نے بھی دیکھی تھی لیکن گاڑی میں تاریکی کی وجہ سے اس کا چہرہ نظر نہیں آتا تھا۔ بہرحال، اگر وہ واقعی ہمارا تعاقب کررہا تھا تو چند منٹ میں پتا چل جائے گا۔" نک بولا۔

"لاس اینجلز تم کئی مرتبہ آچکے ہو۔ یہاں کوئی ایسا آدمی تو نہیں جو تم سے کسی قسم کا انتقام لینا چاہتا ہو؟" گلوریا کے لہجے میں تشویش تھی۔

"میرا خیال ہے امریکہ کا کوئی شہر ایسا نہیں جہاں میری جان کے گاہک موجود نہ ہوں۔ لیکن تم اطمینان رکھو، تمہارا کسی کے لیے ترنوالہ ثابت نہیں ہوں گا۔ چلو، اب اس ریسٹورنٹ میں چلتے ہیں۔ چند منٹ بعد ہی صورتحال کھل کر سامنے آجائے گی۔" نک نے کہتے ہوئے اپنی طرف کا دروازہ کھول لیا۔

گلوریا بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ وہ دونوں ادھر ادھر دیکھے بغیر پنجے تلے قدم اٹھاتے ہوئے کیرٹن میں داخل ہوگئے۔ یہ لوئر طبقے کا ایک پُرسکون ریسٹورنٹ تھا جہاں نتھو خیرے قسم کے لوگ داخل ہونے کی ہمت نہیں کرسکتے تھے۔ وسیع ہال نما حصول میں منتظر تھا۔ ایک حصہ چائے کافی وغیرہ پینے والوں کے لیے مخصوص تھا اور دوسرے حصے میں بار... کاؤنٹر بنا ہوا تھا جبکہ تیسرے حصے میں چھوٹے چھوٹے پرائیویٹ کیبن بنے ہوئے تھے۔

نک نے ایک ایسی میز سنبھال لی جہاں سے داخلی دروازے پر نگاہ رکھی جاسکتی تھی۔ ان کے بیٹھنے کے فوراً ہی بعد ایک مسکراتا ویٹریس ان کے سر پر مسلط ہوگئی۔ وہ لوگ کھانا ساحل کے ایک ریسٹورنٹ میں کھا چکے تھے۔ اس لیے نک نے گلوریا کے مشورے کے بغیر کافی کا آرڈر دینے میں کسی جھجک کا مظاہرہ نہیں کیا۔

ویٹریس جیسے ہی کافی سرو کرکے گئی نک کی نظریں داخلی دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔ وہ ایک طویل قامت اور عمر رسیدہ شخص تھا۔ نک کے اندازے کے مطابق اس کی عمر پینتالیس کے لگ بھگ رہی ہوگی۔ صحت اگرچہ قابل رشک تھی لیکن سر کے بیشتر بال جھڑ چکے تھے۔ سفید بالوں کی ایک جھالر سی رہ گئی تھی جو کھوپڑی

احاطہ کیے ہوئے تھی۔ نک نے اس طرح نظریں پھیر لیں جیسے اسے دیکھا ہی نہ ہو۔ دوسرے ہی لمحے اسے اپنی دائیں پنڈلی پر گلوریا کے پیر کی ہلکی سی ٹھوکر محسوس ہوئی۔

"ہاں۔ میں نے اسے دیکھ لیا ہے لیکن یہ چہرہ میرے لیے قطعی اجنبی ہے۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اس شخص کو پہلے کبھی دیکھا ہو۔" نک نے کافی کا کپ اپنی طرف سرکاتے ہوئے اس انداز سے کہا جیسے وہ پہلے سے گلوریا سے باتیں کررہا ہو۔

وہ شخص دروازے کے قریب کھڑا چند لمحے متجسس نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر سیدھا ان ہی کی میز کی طرف چلا آیا۔

"مسٹر نک ویلویٹ؟" اس شخص نے میز کے قریب رک کر سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا پھر جواب کا انتظار کیے بغیر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ "تقریباً ایک ہفتہ پہلے شادی کی ایک تقریب میں تمہیں دیکھا تھا۔ اس کے بعد کوشش کے باوجود تم سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ آج اتفاق سے ساحل کے ایک ریسٹورنٹ میں تمہیں دیکھ لیا لیکن تم سے ملاقات سے پہلے میں یقین کرلینا چاہتا تھا کہ کوئی اور شخص میرا یا تمہارا تعاقب تو نہیں کررہا ہے۔"

"میرا خیال ہے ہم پہلے ایک دوسرے سے کبھی نہیں ملے۔" نک ویلویٹ نے اسے گھورا۔ "اور پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی شخص میرا تعاقب کیوں کرنے لگا؟"

"دراصل میں بہت احتیاط پسند آدمی ہوں۔ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے ہر پہلو کا جائزہ لے لینا ضروری سمجھتا ہوں۔"

"اسے شہید سمجھتے ہوئے اب میں یہ جاننا چاہوں گا کہ تم کون ہو اور ہمارا تعاقب کیوں کررہے تھے؟" نک ویلویٹ نے اسے گھورا۔ ویسے اسے یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ یہ شخص بھی اس سے کوئی چیز چوری کرانا چاہتا ہے۔

"میرا نام الفریڈ مائیکل ہے اور ایک معاملے میں تمہاری مدد چاہتا ہوں۔"

"اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہاری مدد کرسکتا ہوں تو تمہیں یہ بھی علم ہوگا کہ میں کن شرائط کے تحت کام کرتا ہوں۔"

"کیا کہا اس نے نکی! ہم یہاں تفریح کے لیے آئے ہیں۔ کام کی تلاش میں نہیں۔" گلوریا نے مداخلت کرتے ہوئے اسے گھورا۔

"اگر تفریح کے دوران آمدنی کا کوئی وسیلہ بھی نکل آئے تو میں اسے برا نہیں سمجھتا۔" نک نے کہا پھر الفریڈ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولا۔ "ہاں تو مسٹر الفریڈ! مجھے امید ہے کہ تم میری بات سمجھ گئے ہوگے ہو؟"

"اچھی طرح۔" الفریڈ نے اثبات میں سر ہلایا۔ "تمہاری تمام شرائط مجھے منظور ہیں۔"

"تو پھر شروع ہو جاؤ۔ کیا چیز چوری کرانا چاہتے ہو؟ لیکن ایک منٹ، پہلے میں تمہارے لیے کافی منگوا لوں۔ تاکہ تم ہمارا منہ نہ تکتے رہو۔" نک نے کہتے ہوئے ویٹریس کو ایک اور کافی لانے کا آرڈر دیا۔ چند سیکنڈ بعد جب ویٹریس کافی رکھ کر چلی گئی تو نک سوالیہ نگاہوں سے الفریڈ کی طرف دیکھنے لگا۔

الفریڈ نے کافی کی ایک چسکی لی اور کپ میز پر رکھ کر چند لمحے محتاط نگاہوں سے چاروں طرف دیکھتا رہا پھر مدہم لہجے میں کہنے لگا۔ "مجھے ایک عورت کی لاش چوری کرانا ہے۔"

"لاش!" نک اور گلوریا نے بیک وقت حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔ "معاف کرنا دوست! تم نے غلط آدمی کا انتخاب کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے تو تمہیں کسی گورکن کی خدمات حاصل کرنا چاہئیں۔"

"تم غلط سمجھے۔" الفریڈ بولا۔ "لاش کسی قبرستان سے نہیں ایک مکان سے چوری کی جائے گی۔ دراصل بات یہ ہے کہ تقریباً دو ماہ پہلے میری بیوی کا انتقال ہوگیا تھا۔ جولیا کی موت کے بعد میں اس کی غیبت کو دل سے نہ نکال سکا۔ میں ایک ماہر سرجن ہوں اور لاشوں کو حنوط کرنے کے علم میں بھی مہارت رکھتا ہوں۔ میں نے متعدد نایاب جانوروں کی لاشیں حنوط کرکے نیشنل میوزیم کو تحفے کے طور پر دی ہیں جو اب بھی وہاں پر موجود ہیں۔ جولیا کی جدائی میرے لیے ناقابل برداشت تھی۔ زندگی میں بھی میں نے کبھی ایک لمحے کو اسے نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیا تھا۔ میں نے اس کی لاش کو حنوط کرلیا تاکہ وہ ہمیشہ میری نظروں کے سامنے رہے۔"

"عشق کی ایک لازوال داستان ہے۔" نک اس کے خاموش ہونے پر بولا۔

"مذاق نہیں۔" الفریڈ نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا۔ پھر بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔ "میرا یہ اقدام اگرچہ سراسر غیر قانونی تھا لیکن میں اس سے باز نہ رہ سکا اور جولیا کی لاش کو حنوط کرکے ایک شوکیس میں سجا دیا، لیکن تقریباً دو ہفتے قبل ایک رات جب میں گھر لوٹا تو لاش غائب تھی۔"

"اسے وہ شوکیس پسند نہیں آیا ہوگا۔" اس مرتبہ گلوریا نے لقمہ دیا۔

"میں سنجیدہ ہوں مس!" الفریڈ کا لہجہ ایک بار پھر ناخوشگوار ہوگیا۔

"بات جاری رکھو مسٹر الفریڈ! میں پوری توجہ دے رہا ہوں بلکہ اب تو کچھ دلچسپی بھی لے رہا ہوں۔" نک بولا۔

"لاش کو غائب پاکر مجھ پر دیوانگی سی طاری ہوگئی۔" الفریڈ نے بات جاری رکھی۔ "لیکن ظاہر ہے کہ میں پولیس میں چوری کی رپورٹ نہیں لکھوا سکتا تھا اس لیے میں نے اپنے طور پر اس کی تلاش شروع

کردی۔"

"تمہارے خیال میں لاش چرالی گئی تھی؟" نک نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"ظاہر ہے، وہ خود چل کر تو کہیں جا نہیں سکتی۔" الفریڈ بولا۔ "تقریباً دس روز پہلے مجھے پتا چلا کہ جولیا کی ممی اس شہر میں موجود ہے۔ کسی نامعلوم شخص نے اسے چوری کرکے مصری ممی کے طور پر فروخت کردیا گیا تھا۔"

"اوہ، میرے خیال میں یہ لاش فیشل میوزیم نے خریدی ہوگی۔"

"نہیں۔" الفریڈ نے نفی میں سر ہلایا۔ "میوزیم والے اتنے احمق نہیں ہیں کہ صدیوں پرانی ممی اور دو مہینے پہلے مرنے والی کسی عورت کی لاش میں فرق نہ کرسکیں۔ اس شہر میں تمہیں دو چار ایسے آدمی ضرور مل جائیں گے جو نوادرات جمع کرنے کے جنون میں مبتلا ہیں۔ ایڈورڈ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہوتا ہے۔ اس کا ایک چھوٹا سا ذاتی میوزیم ہے۔ اسے نوادرات جمع کرنے کا خبط ہے۔ اپنے اس شوق کی تکمیل کے لیے وہ ہر سال لاکھوں ڈالر خرچ کر ڈالتا ہے۔ اس کے میوزیم میں بہت سی ایسی چیزیں موجود ہیں جو چور بازار سے خریدی گئی ہیں۔ اگرچہ قانوناً یہ بھی جرم ہے لیکن اسے دولت کی آڑ حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک ان معاملات میں اس سے کبھی باز پرس نہیں کی گئی۔ جولیا کی لاش بھی اس نے خریدی ہے۔ اسے یقین ہے کہ یہ لاش قدیم مصر کی کسی شہزادی کی ہے۔"

"اگر ایسی بات ہے تو تم اسے صورتحال سے آگاہ کرکے لاش کی واپسی کا مطالبہ کرسکتے ہو۔" نک نے کہا۔

"اس میں بہت سی پیچیدگیاں ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ کہ جولیا کی لاش کو حنوط کرکے میں خود جرم کا مرتکب ہوا ہوں۔ اگر میں نے اسے صورتحال سے آگاہ کردیا تو وہ الٹا مجھے ہی اندر کروا سکتا ہے اس کے علاوہ میں لاش کی بے حرمتی نہیں چاہتا اس لیے اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کسی طرح لاش حاصل کرکے اسے مذہبی رسوم کے تحت دفن کردیا جائے تاکہ جولیا کی روح اور میرے دل کو سکون مل سکے۔"

"ہوں۔" نک ویلویٹ نے اس کے خاموش ہونے پر ہنکارا بھرا۔ "کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ واقعی کوئی مصری ممی نہیں بلکہ تمہاری بیوی جولیا ہی کی لاش ہے؟"

"ہاں، میں ثبوت فراہم کرسکتا ہوں۔ میرے پاس جولیا کی تصویریں موجود ہیں جو میرے بیان کی تصدیق کریں گی۔" الفریڈ نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکال لیا اور اس میں سے ایک تصویر نکال کر نک کی طرف بڑھادی۔

نک ویلویٹ غور سے تصویر کو دیکھنے لگا۔ یہ تصویر غالباً کسی پورٹریٹ سے کاپی کی گئی تھی۔ خوبصورت نقش ونگار والی اس عورت کی عمر نک کے خیال میں زیادہ سے زیادہ تیس برس رہی ہوگی۔ چند لمحوں بعد اس نے تصویر لوٹادی۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارا یہ کام کرنے کو تیار ہوں لیکن اگر کوئی قانونی الجھاؤ پیدا ہوا تو اس کی تمام تر ذمے داری تم پر ہوگی۔"

"اسی لیے میں بھاری معاوضے پر تمہاری خدمات حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ تم ایسے کاموں کے ماہر ہو۔ مجھے یقین ہے کہ لاش کی چوری کا انکشاف ہونے کے بعد ایڈورڈ کوئی ایسی حرکت نہیں کرے گا جس سے وہ خود قانون کی گرفت میں آتا ہو۔"

"مسٹر ایڈورڈ سے کہاں ملاقات ہوسکتی ہے۔ میرا مطلب ہے اس کا پتا وغیرہ؟" نک نے پوچھا۔

الفریڈ نے مطلوبہ پتا بتا دیا اور اس کے ساتھ ہی جیب سے پھولا ہوا لفافہ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔ "اس میں پچیس ہزار ڈالر کی رقم کے علاوہ میرا پتا اور فون نمبر بھی موجود ہے لیکن کام پورا ہونے سے پہلے تم مجھ سے رابطہ قائم نہیں کروگے نہ ہی لاش کو لے کر اس پتے پر آؤ گے۔ لاش حاصل کرتے ہی مجھے فون کر دینا میں مقررہ جگہ پر پہنچ جاؤں گا۔"

"ٹھیک ہے، اس کے لیے تمہیں شاید ایک ہفتہ انتظار کرنا پڑے۔" نک نے لفافہ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ایک ہفتہ کیوں؟"

"انسانی لاش کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جسے جیب میں ڈال کر لایا جاسکے۔ اس کے لیے مجھے خصوصی تیاری کرنا پڑے گی۔"

"ٹھیک ہے لیکن زیادہ تاخیر نقصان دہ ہوگی۔ ممکن ہے اس دوران ایڈورڈ لاش کہیں اور منتقل یا فروخت کردے۔" الفریڈ اٹھتے ہوئے بولا۔

"مطمئن رہو۔ لاش خواہ کہیں بھی ہو تمہیں مل جائے گی۔" نک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

الفریڈ کے جانے کے بعد نک نے مسکراتی ہوئی نگاہوں سے گلوریا کی طرف دیکھا اور اسے اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی کرسی چھوڑ دی۔

ویسٹ وڈ بلے وارڈ کی تیسری سڑک کے موڑ پر سرخ پتھروں کی وہ عمارت اگرچہ چند سال قبل ہی معرضِ وجود میں آئی تھی لیکن اس کا طرزِ تعمیر دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ اسے کم از کم ایک صدی قبل تعمیر کیا گیا ہوگا۔ گیٹ پر ایک باوردی دربان بھی موجود تھا جس سے کیپٹن کی اقتضادی حالت کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔ عمارت کے چاروں طرف ایک وسیع رقبے پر خوبصورت لان پھیلا ہوا تھا۔ دن کے

وقت یہ پُرشکوہ عمارت یقیناً قابلِ دید رہی ہوگی لیکن اس وقت پائیں باغ اور عمارت کا بیشتر حصہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ گیٹ پر دونوں طرف برقی قمقمے روشن تھے جن کی روشنی ایک محدود رقبے کو اُجاگر کر رہی تھی۔ اس سے تقریباً پچاس گز آگے عمارت تک جانے والی سڑک تاریک تھی۔ عمارت کا سامنے کا آمدہ روشن تھا۔ گراؤنڈ فلور کی ایک کھڑکی اور بالائی منزل کی دو کھڑکیوں میں بھی مدھم سی روشنی دکھائی دے رہی تھی لیکن اس کے علاوہ وسیع وعریض عمارت کے کسی حصے میں بھی روشنی کی کوئی جھلک نہیں تھی۔

جنوبی سمت سے آنے والی وہ گاڑی متوسط رفتار سے چلتی ہوئی عمارت کے گیٹ کے سامنے سے گزرتی چلی گئی لیکن تقریباً سو گز آگے ایک موڑ گھومتے ہی گاڑی رک گئی۔ اسٹیئرنگ ایک عورت کے ہاتھ میں تھا جس نے گاڑی روکتے ہی تمام بتیاں بجھا دیں اور پیچھے مڑکر دیکھنے لگی۔ پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نک ویلویٹ نے گلائی پر بندھی ہوئی ریڈیم ڈائل والی گھڑی دیکھی۔ رات کا ایک بجا تھا۔ اس نے بیٹھے بیٹھے اپنی جیبیں ٹٹول کر ان کا جائزہ لیا۔ پھر دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں بولا۔

"تم ٹھیک دو بجے اس جگہ پہنچ جانا گلوریا! اگر میں یہاں نہ ملا تو زیادہ سے زیادہ ایک منٹ انتظار کرنے کے بعد واپس چلی جانا۔"

"کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوگی؟" گلوریا نے پوچھا۔

"گڑبڑ کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کوشش کے باوجود میں آج دن میں عمارت کے اندر داخل ہونے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ اس وقت جو بھی کام ہوگا محض اندازوں پر ہی ہوگا۔ مجھے ان معلومات پر بھروسہ کرنا پڑے گا جو گزشتہ دو دن میں حاصل کرسکا ہوں۔" نک کہتا ہوا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

گلوریا نے ایک ہلکے سے جھٹکے سے گاڑی آگے بڑھادی۔ نک ویلویٹ اس وقت تک وہیں کھڑا رہا جب تک کہ گاڑی کی عقبی سرخ بتیاں اگلے موڑ پر نگاہوں سے اوجھل نہ ہوگئیں۔ اس نے ایک بار پھر گھڑی پر نگاہ ڈالی اور مڑکر اس سڑک پر چل دیا جو گھومتی ہوئی سرخ پتھروں والی عمارت کی پشت کی طرف چلی گئی تھی۔

گزشتہ دو دنوں میں نک ویلویٹ نے مختلف ذرائع سے اس عمارت کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی جو اگرچہ زیادہ حوصلہ افزا نہیں تھیں لیکن بہرحال ان کے سہارے کام چلایا جاسکتا تھا۔ عمارت کی چاردیواری زیادہ بلند نہیں تھی اسے دوسری طرف پہنچنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ یہ بات وہ پہلے ہی معلوم کرچکا تھا کہ عمارت کے مکینوں کو کتوں سے کوئی لگاؤ نہیں تھا اس لیے وہ بے خوف وخطر عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمارت کی پشت پر پہنچ کر وہ رک گیا۔ دیوار کے قریب جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ جھاڑیوں میں رینگتا ہوا دیوار کے قریب پہنچ گیا۔ اور جیب سے پنسل ٹارچ نکال کر اس کی محدود روشنی میں دیوار کے نچلے حصے کا جائزہ لینے لگا۔ روشنی جلد ہی ایک جگہ پر رک گئی۔ زمین کی سطح سے تقریباً ایک فٹ اوپر دیوار میں ایک روشندان نظر آرہا تھا۔ اس روشندان کی چوڑائی دو فٹ اور لمبائی چار فٹ کے قریب تھی۔ اندر کی طرف شیشہ اور باہر کی طرف لوہے کا جنگلا لگا ہوا تھا۔ یہ عمارت کے تہ خانے کا روشندان تھا۔ نک کی اطلاعات کے مطابق اس تہ خانے میں ایڈورڈ کا ذاتی میوزیم تھا جہاں اس نے دنیا بھر کے نوادرات جمع کر رکھے تھے اور اس کے مطابق الفریڈ کی بیوی جولیا کی حنوط شدہ لاش بھی اسی تہ خانے میں ہونی چاہیے تھی۔ نک کے خیال میں کوئی لاش چرا کر لے جانا واقعی آسان کام نہیں تھا۔ اس کے لیے لمبی چوڑی پلاننگ کی ضرورت تھی۔ آج وہ لاش چرانے کی نیت سے آیا بھی نہیں تھا۔ اس وقت وہ محض حفاظتی انتظامات اور چوری کے امکانات کا جائزہ لینے آیا تھا۔ اس میں اگرچہ یہ خطرہ بھی تھا کہ آج کی مداخلت سے وہ لوگ ہوشیار ہوکر حفاظتی انتظامات میں تبدیلیاں پیدا کردیں جس سے خود نک کی راہ میں رکاوٹیں پیدا ہوسکتی تھیں لیکن اس کے سوا چارہ بھی نہیں تھا۔

روشندان کے قریب بیٹھ کر نک کچھ دیر تک لوہے کے جنگلے کا جائزہ لیتا رہا پھر جیب سے الیکٹرک ٹیسٹر نکال کر جنگلے کو چیک کرنے لگا۔ اس کا خدشہ بے بنیاد نکلا۔ جنگلے میں کرنٹ نہیں تھا۔ اس نے الیکٹرک ٹیسٹر جیب میں ڈال لیا اور فولاد کاٹنے والی ایک چھوٹی سی آری نکال کر جنگلے کی سلاخیں کاٹنے لگا۔ آری کے چلنے سے ہلکی سی آواز اُبھر رہی تھی لیکن وہ آواز اتنی بلند نہیں تھی کہ اسے چند قدم کے فاصلے پر بھی سنا جاسکتا۔

تقریباً پندرہ منٹ میں چند سلاخیں کٹنے سے جنگلے میں اتنا خلا پیدا ہوگیا کہ وہ آسانی سے اندر داخل ہوسکتا تھا۔ آگے شیشہ تھا جسے بے آواز کاٹنے میں بھی اسے زیادہ دشواری پیش نہیں آئی۔ کٹے ہوئے شیشے میں سے ہاتھ ڈال کر اس نے روشندان کھول دیا۔ اب وہ اندر کودنے کے لیے تیار تھا۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ روشندان زمین کی سطح سے کتنی بلندی پر تھا۔ پوزیشن ایسی تھی کہ وہ ٹارچ کی روشنی میں اندر کا جائزہ بھی نہیں لے سکتا تھا کیونکہ روشندان میں داخل ہونے کے لیے پہلے اس نے ٹانگیں اندر کو نکالی تھیں اور دونوں ہاتھ روشندان کے فریم پر جمائے اندر کی طرف لٹکا ہوا تھا۔ چند لمحے وہ خلا میں جھولتا رہا پھر ہاتھ چھوڑ دیے۔ ایک لمحے کو تو یوں محسوس ہوا جیسے پاتال میں گرتا چلا جارہا ہو لیکن دوسرے ہی لمحہ دھب کی ہلکی سی آواز

سے اس کے پیر فرش سے ٹکرائے۔ وہ تقریباً بارہ فٹ کی بلندی سے کودا تھا اس لیے نیچے آتے ہوئے اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکا تھا لیکن یہ بھی غنیمت تھا کہ اسے کوئی چوٹ نہیں آئی تھی۔

گرنے کے بعد بھی وہ کچھ دیر اپنی جگہ پر دبکا رہا۔ مکان کے اندر کسی محافظ کی موجودگی کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔ کئی منٹ تک جب کوئی ردِعمل ظاہر نہیں ہوا تو اس نے ٹارچ جلالی اور اس کی محدود روشنی میں ماحول کا جائزہ لینے لگا۔ یہ ایک مختصر سا کمرہ تھا جس میں فرنیچر نام کا ایک ترکا تک نظر نہیں آرہا تھا۔ فرش پر دھول جمی ہوئی تھی جو اس امر کا واضح ثبوت تھا کہ یہ کمرہ طویل عرصے سے استعمال میں نہیں ہے۔ وہ اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو بائیں طرف نظر آرہا تھا۔

دروازہ بند تھا۔ وہ ہاتھ کے دباؤ سے کچھ دیر تک اسے آزمانے کی کوشش کرتا رہا لیکن جب کامیابی نہ ہوئی تو اس نے جیب سے ایک مخصوص بناوٹ کا آہنی تار نکال کر تالے کے کی ہول میں داخل کردیا اور اسے مخصوص انداز میں دائیں بائیں حرکت دینے لگا۔ چند سیکنڈ بعد ہی کلک کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اس نے تار نکال کر ہینڈل گھما دیا۔ دروازہ آہستگی سے کھلتا چلا گیا۔ سناٹے میں چرچراہٹ کی آواز اس طرح گونجی تھی جیسے مشین گن سے فائرنگ کی جارہی ہو۔ دروازے کے قبضوں میں غالباً بہت عرصے سے تیل نہیں دیا گیا تھا۔

دوسری طرف ایک راہداری تھی جو چند قدم آگے جاکر بائیں طرف مڑ گئی تھی۔ اس راہداری کے آخری سرے پر مدھم روشنی کا بلب جل رہا تھا۔ نک نے ٹارچ بجھا کر جیب میں ڈال لی اور دبے قدموں آگے بڑھنے لگا۔ اب وہ پہلے سے زیادہ محتاط ہوگیا تھا۔ راہداری میں چند قدم آگے دائیں طرف ایک دروازہ دیکھ کر وہ رک گیا۔ یہ دروازہ بھی اگرچہ مقفل تھا لیکن نک کو اسے کھولنے میں بھی زیادہ دشواری پیش نہیں آئی۔ اندر داخل ہوکر اس نے دروازہ آہستگی سے بند کردیا۔ چند لمحے تاریکی میں گھورتا رہا پھر جیب سے ٹارچ نکال کر جلالی۔ دوسرے ہی لمحہ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔

یہ ایڈورڈ کا میوزیم تھا جو ایک وسیع ہال پر مشتمل تھا۔ اس کے چاروں طرف زمین سے چھت تک شیشے کے دروازوں والی الماریاں سجی ہوئی تھیں۔ ان الماریوں سے ہٹ کر مناسب فاصلوں پر متعدد شوکیس بھی رکھے ہوئے تھے۔ نک ویلیوٹ گھوم پھر کر ٹارچ کی روشنی میں الماریوں اور شوکیسوں کا جائزہ لینے لگا۔ جن میں مختلف چیزیں بھری ہوئی تھیں۔ ہر چیز کے ساتھ ایک تختی بھی موجود تھی جس پر اس چیز کے بارے میں وضاحت کی گئی تھی۔ نک حیرت و تعجب سے ہر چیز کو دیکھ رہا تھا۔ بعض چیزیں تو ایسی بھی تھیں جنہیں واقعی تاریخی ورثہ کہا جاسکتا تھا اور جن کی مالیت اس وقت کروڑوں ڈالر ہو سکتی تھی۔

نک ویلیوٹ کو حیرت تھی کہ ایسی نادرِ روزگار چیزوں کی حفاظت کے لیے کوئی خاطر خواہ انتظام کیوں نہیں کیا گیا۔ اس کی طرح کوئی بھی تہ خانے میں داخل ہوکر اس میوزیم کا صفایا کرسکتا تھا۔ ممکن ہے ایڈورڈ کو یہ یقین ہو کہ کوئی اس کے میوزیم میں داخل ہونے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ بہرحال، نک نے یہ سوچتے ہوئے سر جھٹک دیا کہ یہ اس کا دردِ سر نہیں تھا۔ وہ ہال میں گھوم پھر کر مختلف شوکیسوں کا جائزہ لینے لگا لیکن پورے ہال میں کوئی بھی ایسی چیز نظر نہیں آئی جسے لاش یا ممی کا نام دیا جاسکتا۔

وہ چند لمحے وہیں کھڑا الجھی ہوئی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر ہال سے باہر آکر وہ بے قدموں دوسرے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ دروازہ مقفل نہیں تھا۔ وہ اندر داخل ہوگیا۔ یہ کمرہ دفتر کے طور پر آراستہ تھا۔ یہاں بھی اگرچہ دیواروں کے ساتھ ایستادہ الماریوں میں کچھ نوادرات سجے ہوئے تھے لیکن ممی کا وجود کہیں بھی نظر نہیں آیا۔ ظاہر ہے ساڑھے پانچ فٹ کی عورت کی لاش کو میز کی دراز میں تو نہیں رکھا جاسکتا تھا۔ وہ دفتر سے نکل کر دوبارہ بڑے ہال میں آگیا اور ایک شوکیس کے قریب کھڑے ہوکر سوچنے لگا کہ ممی کو کہاں رکھا جاسکتا ہے۔

دفعتاً اس کے ذہن میں ایک اور خیال ابھرا۔ الفریڈ نے بتایا تھا کہ ایڈورڈ چوری کے نوادرات بھی خریدتا ہے اور جولیا کی ممی بھی ایک قدیم مصری ممی کی حیثیت سے اس کے پاس فروخت کی گئی تھی۔ ظاہر ہے چوری میں خریدی ہوئی چیزوں کو فوری طور پر منظرِ عام پر نہیں لایا جاسکتا۔ ہوسکتا ہے اس خیال کے تحت ایڈورڈ نے بھی اس ممی کو وقتی طور پر کسی دوسری جگہ رکھا ہو۔ ایک خیال یہ بھی تھا کہ ممکن ہے اس ہال میں کوئی ایسی خفیہ جگہ بھی موجود ہو جہاں ایسی کوئی چیز چھپائی جاسکتی ہو لیکن اس جگہ کا سراغ لگانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔

نک ویلیوٹ کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ کی روشنی نے شوکیس میں آراستہ ایک قدیم مصری رقاصہ کے مجسمے کو اپنے حلقے میں لے رکھا تھا۔ ببول کی لکڑی سے تراشا ہوا یہ مجسمہ تقریباً آٹھ انچ اونچا تھا۔ اس کی موٹائی ڈھائی انچ سے زیادہ نہیں تھی۔ اس رقاصہ کا تعلق تقریباً ساڑھے تین ہزار سال قبل مسیح کے بالائی مصر سے تھا۔ یہ مجسمہ اس خوبصورتی سے تراشا گیا تھا کہ رقاصہ کے چہرے پر پائے جانے والے تاثرات دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا جیسے وہ ابھی بول اٹھے گی۔ یہ فن پارہ دیکھ کر نک کو یہ اندازہ لگانے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی کہ تقریباً ساڑھے پانچ ہزار سال قبل مصر کے باشندے فنونِ لطیفہ میں کس قدر ترقی کرچکے تھے۔

وہ چند لمحے اس مجسمے کو دیکھتا رہا پھر شوکیس کا جائزہ لینے لگا۔

شیشہ آسانی سے ہٹایا جاسکتا تھا۔ اس کے دل میں بے اختیار یہ خواہش مچلی کہ ہزاروں سال قبل از تاریخ کے اس فن پارے کو ہاتھ میں لے کر دیکھے، اس خیال کے ساتھ ہی اس نے شوکیس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ مگر اس کی انگلیوں نے جیسے ہی شیشے کو چھوا پورا ہال الارم کی خوفناک آوازوں سے گونج اٹھا۔ اب یہ بات نک کی سمجھ میں آگئی تھی کہ ان نوادرات کی حفاظت کا ظاہری انتظام اتنا سخت کیوں نہیں تھا۔

الارم کی آواز گونجتے ہی نک نے ٹارچ بجھا کر دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ چند سیکنڈ کے اندر اندر کوئی نہ کوئی محافظ یہاں پہنچ جائے گا، جو اسے دیکھتے ہی گولی مار دے گا یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ وہ بروقت دروازے سے نکلنے میں کامیاب ہوگیا تھا اگر ایسے ایک لمحے کی بھی تاخیر ہوجاتی تو جوبے کی طرح اندر ہی پھنس کر رہ جاتا کیونکہ الارم بجنے کے صرف تین سیکنڈ بعد دروازہ الیکٹرونک انتظام کے تحت خود بخود بند ہوگیا تھا اور اس وقت تک نہیں کھل سکتا تھا جب تک کہ الارم سے اس کا کنکشن ختم نہ کیا جاتا۔ یہاں نک کی پھرتی کام آگئی تھی۔

ہال سے نکلتے ہی وہ اس کمرے کی طرف دوڑا جہاں وہ روشندان سے کودا تھا۔ خالی ہونے کی وجہ سے اس کمرے کے دروازے میں الیکٹرک نظام نہیں تھا اس لیے اسے کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ الارم بجنے کے بعد پانچ سیکنڈ کے اندر اندر وہ روشندان سے باہر پہنچ چکا تھا لیکن اسے فوراً ہی جھاڑیوں میں دبک جانا پڑا۔ کچھ دیر پہلے تاریکی میں ڈوبی ہوئی عمارت اب پوری طرح روشنی کے حلقے میں تھی۔ یہ روشنی لان میں جابجا نصب سرچ لائٹس سے خارج ہورہی تھی۔ عمارت کے چاروں طرف لان کا بیشتر حصہ بھی اب روشنی کی زد میں تھا اور عمارت کے بعض حصوں میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز بھی سنائی دینے لگی تھی۔ ایسی صورت میں کسی کی نظروں میں آئے بغیر نکل جانا ممکن نہیں تھا۔ وہ جھاڑیوں میں دبکا ایک طرف کو بڑھتا رہا۔ ایک طرف اسے ایسی جگہ نظر آئی تھی جہاں درختوں کی وجہ سے قدرے تاریکی تھی۔ وہ سینے کے بل اسی طرح رینگنے لگا۔ یہاں رُکے رہنے کا خطرہ بھی مول میں لیا جاسکتا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ چند منٹ بعد ہی محافظ چاروں طرف پھیل جائیں گے اور وہ کسی چوہے کی طرح پکڑ لیا جائے گا۔

درختوں کے نیچے پہنچ کر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ ایک ذیلی عمارت سے نکل کر تیز تیز قدموں سے گیٹ کی طرف جاتا ہوا نظر آیا۔ نک نے گھڑی دیکھی۔ دو بجنے میں چار منٹ باقی تھے۔ اگر وہ مقررہ وقت پر یہاں سے نکل کر گلی میں نہ پہنچ سکا تو یہ جذبہ بھی بجتا کہ گلوریا کی گاڑی کہیں ان لوگوں کی نظروں میں نہ آجائے۔ اس طرح اس کے ساتھ گلوریا بھی مصیبت میں پھنس سکتی تھی۔ اس نے ایک لمحہ سوچنے میں ضائع کیا پھر اُٹھ کر باؤنڈری وال کی طرف دوڑ لگا دی۔ گھاس پر قدموں کی آواز نہیں اُبھر رہی تھی۔ اس کے علاوہ اسے تاریکی کی آڑ بھی حاصل تھی۔ چار دیواری سے باہر آکر وہ بے تحاشہ اس طرف دوڑتا رہا جہاں گلوریا کے ملنے کی توقع تھی۔

گلی میں داخل ہوتے ہی اسے گاڑی کا ہیولہ دکھائی دیا۔ انجن کی گھرگھراہٹ کی ہلکی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔ قریب پہنچتے ہی پچھلی نشست کا دروازہ کھول کر وہ اندر گر گیا۔ اس وقت اس کی کلائی پر بندھی ہوئی ریڈیم ڈائل والی گھڑی کی سوئیاں دو بجکر دو منٹ کا وقت بتا رہی تھیں۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی گاڑی ایک زبردست جھٹکے سے حرکت میں آئی اور تیز رفتاری سے ایک طرف دوڑنے لگی۔ نک سیٹ پر اوندھا پڑا بے ربط تنفس پر قابو پانے کی کوشش کررہا تھا۔

"خیریت ہوئی مسٹر ویلیوٹ! اگر میں یہاں نہ ہوتا تو چند منٹ کے اندر اندر تمہیں ان گلیوں میں گھیر لیا جاتا۔"

نک ویلیوٹ اس طرح اچھل پڑا جیسے بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔ وہ سیدھا ہوکر پھٹی پھٹی سی آنکھوں سے اگلی سیٹ کی طرف دیکھنے لگا جہاں گلوریا کے بجائے الفریڈ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی کھوپڑی پر سفید بالوں کی جھالر اس کی شناخت کے لیے کافی تھی۔

"تت... تم...." نک ہکلایا۔ "گلوریا کہاں ہے؟"

"تم نے شاید عجلت میں دھیان نہیں دیا، یہ گاڑی بھی تمہاری نہیں ہے۔ تمہاری دوست ایک بجکر اٹھاون منٹ پر یہاں پہنچی تھی اور ٹھیک دو بجکر ایک منٹ پر یہاں سے رخصت ہوگئی۔"

"تم یہاں کیسے پہنچے؟" نک نے پوچھا۔ اب وہ اپنے حواس پر کمل طور پر قابو پاچکا تھا۔

"جب سے جولیا کی لاش کی بازیابی کا کام تمہیں سونپا ہے میں اس وقت سے تمہاری نگرانی کررہا ہوں۔"

"گویا تمہیں شبہ ہے کہ میں تمہارا رقم لے کر غائب نہ ہوجاؤں۔" نک کے لہجے میں ناگواری تھی۔

"یہ بات نہیں۔ اگر اعتماد نہ ہوتا تو میں تم سے رابطہ ہی قائم نہ کرتا۔ تم میری اندرونی کیفیت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ میں تمہاری نگرانی اس لیے کررہا تھا کہ کسی گڑبڑ کی صورت میں تمہاری مدد کرسکوں مثال کے طور پر اس وقت یہاں میری موجودگی تمہارے کام آگئی۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی وجہ سے مجھے ناکامی کا سامنا کرنا پڑے جب تک جولیا کی لاش مجھے واپس نہیں مل جائے گی اس وقت تک مجھے

سکون نہیں ملے گا۔"

"اب صورتحال یہ ہے مسٹر الفریڈ!" نک کے لہجے میں بدستور ناگواری تھی۔ "تمہیں یہ تو پتا چل گیا ہوگا کہ میری رہائش کہاں ہے۔ اس وقت تو مجھے کہیں بھی ڈراپ کردو لیکن صبح میرے گھر پر آکر اپنی رقم واپس لے لینا۔ میں اس طرح کام کرنا پسند نہیں کرتا کہ ایک آدمی میرے سر پر مسلط ہو۔ رہا مدد کا سوال تو میں اپنی مدد آپ کے اصول پر کام کرتا ہوں۔ مجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ گاڑی یہیں روک دو اور صبح کسی وقت آکر اپنی رقم لے لینا۔"

"مم... میرا مطلب یہ نہیں تھا مسٹر ولیویٹ!" الفریڈ یکدم گڑبڑا گیا۔ اسی بدحواسی میں اس نے ایکسلریٹر سے پیر ہٹا کر بریک پیڈل دبا دیا۔ جس سے چند گز آگے جاکر گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئی۔

"اگر تمہارا یہ مطلب نہیں تھا تو آئندہ مجھ سے دور رہنا۔ سمجھے؟" نک نے کہتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔

"ایک منٹ مسٹر ولیویٹ!" الفریڈ جلدی سے بولا۔ "تم تقریباً ایک گھنٹہ ایڈورڈ کے مکان میں رہے ہو۔ تم نے جولیا کی لاش بھی دیکھی ہوگی۔ ایسے حفاظتی انتظامات کی موجودگی میں لاش وہاں سے کیسے نکالو گے؟"

"یہ میرا دردِ سر ہے اور دوسری بات یہ کہ لاش ایڈورڈ کے میوزیم ہال میں نہیں تھی۔" نک کہتا ہوا گاڑی سے اتر گیا۔ الفریڈ کا چہرہ دھواں ہوگیا لیکن نک ولیویٹ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے کے لیے وہاں رُکا نہیں تھا۔

یوں تو پورے شہر میں رات گئے تک زندگی کے ہنگامے جاری رہتے تھے لیکن جس جگہ نک ولیویٹ گاڑی سے اترا تھا، یہ شہر کا زیریں علاقہ تھا جو متوسط طبقے کی آبادی پر مشتمل تھا۔ یہاں رات کو بھی دن کا سا سماں رہتا تھا۔ زندگی کی ہماہمی کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا دشوار ہوتا تھا کہ رات کب ختم ہوئی اور دن کب شروع ہوا۔ چھوٹے چھوٹے قمارخانوں اور شراب خانوں میں ہر وقت بھیڑ سی لگی رہتی تھی۔

چند قدم چلنے کے بعد نک ولیویٹ ایک شراب خانے میں گھس گیا۔ الفریڈ نے اس کا موڈ آف کردیا تھا اور یوں وہ کچھ پینے کی طلب محسوس کررہا تھا۔ بار کاؤنٹر کے سامنے ایک اسٹول پر بیٹھتے ہوئے اس نے بارٹینڈر کو وہسکی کا آرڈر دیا۔

دو گلاس پینے کے بعد وہ شراب خانے سے باہر نکل آیا۔ چند قدم چلنے کے بعد ہی ٹیکسی مل گئی۔ جب وہ گھر پہنچا تو گلوریا بے چینی سے اس کا انتظار کررہی تھی۔

"تم کہاں رہ گئے تھے نک؟ میں پریشان ہورہی تھی۔" وہ اسے دیکھتے ہی بولی۔

"تھوڑی سی گڑبڑ ہوگئی تھی۔ میں دو بجکر دو منٹ پر وہاں پہنچا تو تمہارے بجائے الفریڈ کو اپنا منتظر پایا۔"

"الفریڈ؟" گلوریا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ہاں۔" نک نے کہا اور پھر اسے الفریڈ سے ملاقات کی تفصیل بتانے لگا۔ آخر میں بولا۔ "اب ہمیں محتاط ہوکر کام کرنا پڑے گا۔ یوں بھی میرے خیال میں یہ کیس خاصا پیچیدہ ثابت ہوگا۔ ایڈورڈ خاصا محتاط آدمی ہے۔ اس نے جولیا کی لاش کسی ایسی جگہ چھپا رکھی ہے جہاں کسی عام آدمی کا پہنچنا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔"

"تم انکار کیوں نہیں کردیتے۔ بلاوجہ تفریح کا بیڑا اٹھا رہے ہو۔" گلوریا بولی۔

"یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ ایک مرتبہ کیس ہاتھ میں لینے کے بعد انکار میری توہین ہوگی۔" نک کہتا ہوا بستر پر گر گیا۔

چند منٹ بعد ہی کمرے کی فضا میں اس کے ہلکے ہلکے خراٹے سُنائی دینے لگے۔

صبح کے اخبارات میں ایسی کوئی خبر نہیں تھی جس سے ایڈورڈ کے مکان پر گزشتہ رات ہونے والے ہنگامے کا کچھ پتا چلتا۔ اس سے نک کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ ایڈورڈ نے پولیس کو بھی اس واقعے کی اطلاع نہیں دی ہوگی۔ گویا وہ اس معاملے کی تشہیر نہیں چاہتا تھا۔ تشہیر کی صورت میں ممکن ہے نوادرات سے دلچسپی رکھنے والے اس کے مکان کی طرف دوڑ پڑتے اور اس طرح ممکن ہے جولیا کی گمی کی بات بھی کسی طرح نکل آتی۔ اس کا ایک ہی مطلب ہوسکتا تھا کہ ایڈورڈ اس گمی کو لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا۔

اخبار میں نک کی دلچسپی کی کوئی خبر نہیں تھی۔ وہ اخبار ایک طرف رکھنا ہی چاہتا تھا کہ اس کی نظر ایک چھوٹی سی خبر پر اٹک گئی۔ اندر کے صفحے پر سنگل کالم کی مختصر سی خبر تھی۔ خبر پڑھتے ہی اس کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ آگئی۔

"کوئی خاص خبر؟" گلوریا نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں، خاص ہی سمجھ لو۔" نک کے ہونٹوں کی مسکراہٹ گہری ہوگئی۔ "آج شام آٹھ بجے نیشنل اسٹیڈیم میں مصری نوادرات کے موضوع پر ایک مختصر سا سیمینار ہورہا ہے جس میں اس ریاست کے بعض ایسے لوگ شریک ہورہے ہیں جنہیں مصریات پر اتھارٹی سمجھا جاتا ہے۔ ان میں ایڈورڈ کا نام بھی شامل ہے۔ خبر کے مطابق مسٹر ایڈورڈ آج سہ پہر تک اپنے دیہی مکان سے یہاں پہنچ جائیں گے۔"

"اوہ، اس کا مطلب ہے کہ گزشتہ رات ایڈورڈ اپنے مکان پر موجود نہیں تھا۔" گلوریا بولی۔

"ہاں۔ اور شاید اسی لیے گزشتہ رات کی گڑبڑ کی پولیس کو اطلاع نہیں دی گئی۔ ممکن ہے ایڈورڈ کے آنے کے بعد کوئی ایسا قدم اٹھایا جائے۔" نک بولا۔

"تو پھر کیا خیال ہے۔ میرا مطلب ہے اس خبر سے تمہیں کیا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے؟" گلوریا نے پوچھا۔

"یہ بعد میں سوچا جائے گا۔ فی الحال ناشتے کے بعد نیشنل میوزیم جاؤں گا اور ضروری معلومات حاصل کرنے کے بعد شام کو اس لباس میں بھی شرکت کروں گا۔" نک نے کہتے ہوئے اخبار ایک طرف رکھ دیا۔

گلوریا ناشتہ تیار کرنے لگی۔ اس دوران نک خاموش بیٹھا دیکھتا رہا۔ اخبار میں سیمینار کی خبر پڑھنے کے بعد اس کے ذہن میں ایک نیا خیال اُبھرا تھا لیکن ابھی کوئی بات واضح نہیں ہوسکی تھی۔ اس لیے اس نے گلوریا کو فی الحال کچھ بتانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ شام کو سیمینار میں شرکت کے بعد ہی وہ اپنے خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کوئی منصوبہ بنا سکتا تھا۔

ناشتے سے فارغ ہوکر ساڑھے دس بجے کے قریب وہ نیشنل میوزیم پہنچ گیا۔ اس میوزیم میں مصریات پر ایک الگ گیلری تھی جس میں قدیم مصری نوادرات کے علاوہ مصری علوم پر اچھا خاصا لٹریچر بھی موجود تھا۔ نک ولیویٹ کچھ دیر تک نوادرات کا جائزہ لیتا رہا۔ لٹریچر کا مطالعہ کرنے لگا۔ لنچ کے وقفے کے دوران بھی وہ اپنی جگہ سے نہیں اٹھا تھا۔

چار بجے کے قریب جب اس نے سیٹ چھوڑی تو اپنے بارے میں وہ کہہ سکتا تھا کہ وہ مصریات پر اتھارٹی نہیں تو نا واقف ضرور رکھتا ہے کہ اس موضوع پر کسی بڑے سے بڑے ماہر کو بھی متاثر کرسکے۔ معمری گیلری سے نکل کر وہ سیدھا میوزیم کے ڈائریکٹر کے پاس پہنچ گیا۔

میوزیم کا ڈائریکٹر رابرٹ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ نک نے ایک فرضی نام سے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ اسے قدیم مصری علوم سے گہرا لگاؤ ہے اور آج شام اس میوزیم میں جمع ہونے والے ماہرین کی گفتگو سے کچھ فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

"کیوں نہیں مسٹر جیمز! میوزیم کے ڈائریکٹر رابرٹ نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "سیمینار میں آنے والوں کو آپ سے ملاقات کرکے یقیناً بہت خوشی ہوگی۔ دراصل اس سیمینار کا مقصد ہی یہ ہے کہ ایک دوسرے کے خیالات سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ یہ کارڈ رکھ لیجیے۔ ٹھیک آٹھ بجے سیمینار شروع ہوجائے گا۔" رابرٹ نے میوزیم کا ایک کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ مسٹر رابرٹ!" نک کارڈ جیب میں رکھتے ہوئے بولا۔ "میں نے سنا ہے کہ یہاں کسی صاحب کا ذاتی میوزیم بھی ہے۔ کیا اس سیمینار میں ان صاحب سے بھی ملاقات ہوسکتی ہے؟"

"مسٹر ایڈورڈ یہاں کی ایک معروف شخصیت ہیں۔ ان کے میوزیم میں بعض ایسے نوادرات موجود ہیں کہ ہمیں بھی رشک آتا ہے۔ وہ آپ سے مل کر یقیناً بہت خوش ہوں گے۔" رابرٹ نے کہا۔

نک ولیویٹ تقریباً ایک گھنٹے تک اس سے باتیں کرتا رہا پھر آٹھ بجے واپس آنے کا وعدہ کرکے رخصت ہوگیا۔ میوزیم سے نکل کر وہ شہر کے مختلف مقامات پر گھومتا رہا۔ سات بجے کے قریب اس نے ایک ڈرگ اسٹور سے گلوریا کو فون کیا اور پھر ایک



ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر ہلکا سا ناشتہ کرنے کے بعد میوزیم کی طرف روانہ ہوگیا۔

جب وہ میوزیم میں داخل ہوا تو آٹھ بجنے میں پانچ منٹ تھے۔ سیمینار کے تمام شرکاء پہنچ چکے تھے۔ رابرٹ نے سب سے اس کا تعارف کرایا۔ نک ایڈورڈ سے زیادہ بے تکلف ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کی باتوں سے ایڈورڈ بھی خاصا متاثر نظر آرہا تھا۔ ٹھیک آٹھ بجے جب اجلاس شروع ہوا تو نک کو سیٹ بھی ایڈورڈ کے ساتھ ہی ملی تھی۔ ماہرین کی تعداد آٹھ تھی جن میں سے دو کا تعلق تو لاس اینجلز ہی سے تھا اور باقی مختلف علاقوں سے آئے تھے۔ وہ ایک خاص موضوع پر باری باری اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ آخر میں نک ویلویٹ کو بھی تقریر کرنے کے لیے کہا گیا تو وہ ایک ماہر اسکالر کی طرح بے تکان بولتا چلا گیا۔

دس بجے کے قریب اجلاس کی کارروائی ختم ہوگئی۔ نک ایک بار پھر ایڈورڈ کے ساتھ چپک گیا تھا۔ اس نے جب ایڈورڈ کا میوزیم دیکھنے کی درخواست کی تو وہ انکار نہ کرسکا۔ وہ ایڈورڈ ہی کی کار میں اس کے گھر پہنچ گیا۔ گیٹ میں داخل ہوتے ہوئے نک کچھ عجیب سا محسوس کر رہا تھا۔ گزشتہ رات اس مکان میں داخل ہونے کے لیے اسے کتنے پاپڑ بیلنے پڑے تھے۔

کچھ دیر نشست گاہ میں بیٹھ کر وہ مے نوشی کے ساتھ ساتھ مصریات کے موضوع پر تبادلۂ خیال کرتے رہے۔ پھر ایڈورڈ اسے لے کر نہ خانے میں میوزیم والے ہال میں پہنچ گیا۔ نک اس دوران دیکھ چکا تھا کہ مکان کے اندر تین چار محافظ موجود تھے لیکن ان کی موجودگی برائے نام ہی تھی کیونکہ میوزیم کی حفاظت کے لیے اندر کا الیکٹرونک نظام ان سے زیادہ کارآمد تھا۔ نک نے یہ بات بھی خاص طور سے نوٹ کی تھی کہ اس دوران ایڈورڈ نے گزشتہ رات کی ڈکیتی کا تذکرہ نک نہیں کیا تھا۔ اس کا واضح مطلب یہی تھا کہ وہ اس واقعے کی تشہیر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ایڈورڈ شوکیسوں میں آراستہ مختلف چیزوں کے بارے میں بتاتا رہا کہ ان کے حصول کے لیے اسے کتنی دولت خرچ کرنا پڑی تھی۔ ایک شکستہ کھوپڑی کے بارے میں اس نے بتایا کہ یہ اسے قاہرہ میں ایک مصری مزدور سے نہایت سستے داموں مل گئی تھی۔ بعد میں یہ انکشاف ہوا کہ یہ طوطنخ آمن کے دربار کے ایک امیر کی کھوپڑی تھی جسے کھدائی کے دوران مصری مزدور نے غائب کر دیا تھا۔

"مسٹر ایڈورڈ!" نک ویلویٹ نے اس کے میوزیم کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ "میں ایک خاص مقصد کے تحت لاس اینجلز آیا تھا۔ مجھے قدیم مصر کی ممیوں سے زیادہ دلچسپی ہے۔ چند روز پہلے میسوری میں مجھے یہ اطلاع ملی تھی کہ آپ نے حال ہی میں کوئی ممی وغیرہ خریدی ہے۔"

"تمہاری اطلاع غلط ہے مسٹر جیمز!" ایڈورڈ نے اسے گھورا۔ "میں نے کوئی ممی نہیں خریدی۔"

"میری اطلاع غلط نہیں ہوسکتی مسٹر ایڈورڈ!" نک نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔ "مطمئن رہیے۔ اگر آپ اس ممی کو راز میں رکھنا چاہتے ہیں تو مجھ سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہوسکتا میں دراصل ایک اور ممی کے بارے میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"کیسی ممی؟" ایڈورڈ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"تقریباً تین ماہ قبل مجھے طوطنخ آمن کے دربار کی ایک رقاصہ سیری اوس کی ممی ملی تھی۔ یہ ممی بھی مقبرے کی کھدائی کے دوران ہی برآمد ہوئی تھی لیکن چند روز بعد چوری ہوگئی تھی۔ کئی برس تک مختلف ہاتھوں سے ہوتی ہوئی سیری اوس کی ممی چھ ماہ قبل مجھ تک پہنچی ہے۔ اس کا سودا کرنے سے پہلے میں نے پوری طرح اطمینان کر لیا تھا کہ میرے ساتھ کوئی دھوکا تو نہیں ہو رہا ہے لیکن بھاری رقم خرچ کرنے کے بعد اب میں بڑی شدت سے یہ محسوس کر رہا ہوں کہ میں اس کی حفاظت نہیں کرسکتا۔ چھوٹے نوادرات جمع کرنا اور بات ہے لیکن کسی ممی کو اپنے قبضے میں رکھنا میرے خیال میں ہاتھی پالنے سے کم نہیں ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ یہ ممی کسی میوزیم کو فروخت کر دوں گا لیکن اس صورت میں مجھے سب کچھ بتانا پڑے گا جس کا مطلب ہے کہ کچھ قانونی پیچیدگیاں بھی ہوں گی۔ میسوری میں جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ آپ نے کوئی ممی خریدی ہے تو یہ سوچ کر یہاں چلا آیا کہ ممکن ہے میرے مسئلے کا بھی کوئی حل نکل آئے۔"

"گویا آپ وہ ممی فروخت کرنا چاہتے ہیں؟" ایڈورڈ نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

"ہاں۔ اگر آپ اسے خریدنا پسند کریں تو۔" نک مسکرایا۔ "آپ یہ نہ سمجھیے کہ میں آپ کو کسی قسم کا دھوکا دینے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ممی ایک ہفتہ آپ کے پاس رہے گی۔ اس دوران آپ اپنے طور پر اور دوسرے ماہرین کے ذریعے اس کے بارے میں اطمینان کر لیں۔ سودا اس کے بعد ہوگا۔"

"ہوں۔" ایڈورڈ نے پُرسوچ انداز میں ہنکارا بھرا۔ "میں اس سلسلے میں صبح آپ سے بات کروں گا مسٹر جیمز! آپ صبح دس بجے تشریف لے آیئے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں صبح آجاؤں گا۔" نک کہتا ہوا اس کے ساتھ میوزیم ہال سے باہر نکل آیا۔

صبح ٹھیک دس بجے نک ویلویٹ ایک بار پھر ایڈورڈ کے عالیشان مکان میں پہنچ گیا جہاں ایڈورڈ نے پُرجوش انداز میں اس کا استقبال کیا۔ مے نوشی کے دوران چند منٹ کی رسمی گفتگو کے بعد وہ اصل موضوع پر آگئے۔

"مسٹر جیمز!" ایڈورڈ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "گزشتہ میں نے فون پر اپنے ایک دوست سے بات کی تھی۔ اگرچہ اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ طوطنخ آمن کے مقبرے کی کھدائی میں اس دربار کی ایک رقاصہ سیری اوس کی ممی دریافت ہوئی تھی جس پر چند کام بھی ہوا تھا لیکن پھر یکایک وہ ممی غائب ہوگئی۔ تقریباً دو بعد ایتھنز میں اس ممی کی موجودگی کا پتا چلا لیکن اس کے بعد کے بارے میں کچھ نہیں سنا گیا۔ اب بقول آپ کے وہ ممی آپ س ہے اور آپ اسے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ممی آپ کے پاس رائے سے پہنچی ہے؟ میں اس سلسلے میں کوئی سوال نہیں کروں گا البتہ سیری اوس کی ممی ثابت ہوئی تو میں منہ مانگی قیمت ادا کرنے رہوں۔ اتفاق سے چند ہفتے پہلے میں نے جو ممی خریدی س کا تعلق بھی طوطنخ آمن ہی کے دور سے ہے۔ آپ نے اس کے بارے میں سنا ہوگا۔ یہ ممی تقریباً چھ ماہ پہلے دیانا رکاری عجائب گھر سے چوری ہوگئی تھی۔"

"جی ہاں، کچھ عرصہ قبل میں بھی اس کی تلاش میں تھا اور اس کے دوران سیری اوس کی ممی میرے ہاتھ لگ گئی۔ کیا میں اس کی ممی ایک نظر دیکھ سکتا ہوں؟" نک ویلویٹ نے کہا۔

"مجھے افسوس ہے فی الحال یہ ممکن نہیں کیونکہ ممی یہاں موجود میرے علاوہ صرف دو آدمی اس کے وجود سے آگاہ ہیں۔ گزشتہ رستہ رات میری عدم موجودگی میں کوئی نامعلوم چور میرے میوزیم خل ہوگیا تھا۔ اس نے کسی چیز کو چھوا تک نہیں۔ جس سے میں جہ پر پہنچا ہوں کہ وہ جو کوئی بھی تھا اسے یہی راس کی تلاش ایڈورڈ نے کہا اور پھر اس رات کے واقعہ کی تفصیلات لگا۔

"میرا خیال ہے آپ کو حفاظتی انتظامات میں کچھ تبدیلیاں نا چاہئیں۔ ورنہ ہوسکتا ہے کسی روز آپ کو بھاری نقصان ناپڑے۔" نک نے مشورہ دیا۔

"میرے یہاں جدید ترین حفاظتی نظام موجود ہے۔" ایڈورڈ لما پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بولا۔ "میں آج بعد دوپہر اپنے مکان پر جا رہا ہوں۔ اگر آپ کل صبح سیری اوس کی ممی وہاں یں تو ہم اطمینان سے بات کرلیں گے۔"

"آپ جانتے ہیں کہ ایسی چیزوں کو ساتھ لیے پھرنا ممکن نہیں۔ لے لیے آپ کو کم از کم دو دن انتظار کرنا پڑے گا۔ ممی میسوری ے میں آج ہی اپنے سیکرٹری کو فون کر لیتا ہوں۔ وہ خصوصی ے کے ذریعے ممی یہاں لے آئے گا۔ میں پرسوں دوپہر تک ے رابطہ قائم کرسکوں گا۔" نک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے، میں آپ کا منتظر رہوں گا۔ یہی راس کی ممی بھی میرے یہی مکان پر ہے۔ اس طرح آپ اسے بھی دیکھ سکیں گے۔" ایڈورڈ نے کہتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا جو ملاقات ختم ہونے کا اعلان تھا۔

نک ویلویٹ نے گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایڈورڈ بیرونی گیٹ تک اسے رخصت کرنے کے لیے آیا تھا۔

چاروں طرف سے بند سیاہ رنگ کی وہ وین درمیانی رفتار سے پہاڑی راستہ طے کر رہی تھی۔ وین کا پچھلا حصہ مکمل طور پر ایئر کنڈیشن تھا جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وین میں کوئی ایسی چیز موجود ہے جس کے گرمی سے خراب ہوجانے کا احتمال ہو۔ ڈرائیونگ کیبن میں اسٹیئرنگ کے سامنے بیٹھے ہوئے نک ویلویٹ کا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ بڑی مضبوطی سے اسٹیئرنگ پر جما ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے رومال سے وہ بار بار چہرے کا پسینہ پونچھ رہا تھا۔

سڑک تدریج بلندی کی طرف جا رہی تھی۔ اسے لاس اینجلز سے روانہ ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہوچکے تھے اور ایڈورڈ کے کہنے کے مطابق اسے اس سڑک پر مزید ایک گھنٹہ سفر کرنا تھا۔ اس کے بعد اسے وہ بورڈ نظر آتا جس سے ایڈورڈ کی دیہی رہائش گاہ کی طرف جانے والے راستے کی نشاندہی ہوتی تھی۔

روانگی سے پہلے نک ویلویٹ نے ایڈورڈ سے فون پر بات کرلی تھی۔ اسے یقین تھا کہ ایڈورڈ کا کوئی نہ کوئی آدمی اس کے استقبال کے لیے سڑک پر موجود ہوگا۔ تقریباً پانچ میل کا مزید راستہ طے کرنے کے بعد سڑک ڈھلوان ہوگئی۔ اسٹیئرنگ پر نک کی گرفت



کچھ اور بھی مضبوط ہو گئی۔ بل کھاتی ہوئی اس سڑک پر ذرا سی بے پروائی بھی کسی خوفناک حادثے کا سبب بن سکتی تھی۔

ڈھلوان ختم ہونے کے بعد سڑک ایک مرتبہ پھر بلندی کی طرف جانے لگی۔ نک نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی۔ اس کے سفر کا تیسرا گھنٹہ پورا ہونے لگا تھا۔ اس کی نظریں سڑک پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ کسی ایسے بورڈ کا متلاشی تھا جس سے ایڈورڈ کے مکان کی طرف جانے والے راستے کی نشاندہی ہوتی ہو اور پھر ایک موڑ گھومتے ہی اسے بڑی پھرتی سے بریک پیڈل دبا دینا پڑا۔ سڑک کے عین وسط میں ایک آدمی کھڑا اسے رکنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ گاڑی روکتے ہوئے نک کی نظریں اطراف کا جائزہ لینے لگیں۔ چند گز آگے دائیں طرف ایک کچا راستہ مڑتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اسی موڑ پر وہ بورڈ بھی نظر آ گیا جس کی ایڈورڈ نے نشاندہی کی تھی۔

"مسٹر جیمز؟" سڑک پر کھڑا ہوا آدمی اسٹیئرنگ سائیڈ کی کھڑکی کے سامنے رک کر سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں، لیکن تمھیں کیسے پتا چلا کہ تمھارا مطلوبہ آدمی میں ہی ہو سکتا ہوں؟" نک اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"صبح سے اب تک صرف تین گاڑیاں اس راستے سے گزری ہیں اور آپ تو ٹھیک اس وقت یہاں پہنچے ہیں جو مسٹر ایڈورڈ نے بتایا تھا۔" وہ شخص کہتا ہوا اوپر سے گھوم کر نک کے پہلو میں بیٹھ گیا۔

نک نے گاڑی اسی کچے راستے پر موڑ دی۔ تقریباً نصف میل آگے بڑھنے کے بعد اسے درختوں میں گھری ہوئی قلعہ نما وہ عمارت دکھائی دی۔ تقریباً پانچ منٹ بعد وہ اس عمارت میں پہنچ چکے تھے۔ پورچ میں گاڑی رکتے ہی ایڈورڈ بھی ایک دروازے سے نکل کر سامنے آ گیا۔ رسمی سی گفتگو کے بعد نک ویلویٹ نے وین کا پچھلا دروازہ کھول دیا اور ایڈورڈ کے آدمیوں نے وین سے وہ تابوت اتار لیا جس میں بقول نک ویلویٹ، طوطنخ آمن کے دربار کی ایک رقاصہ سیری اوس کی ممی موجود تھی۔ تابوت کو عمارت کے اس ہال میں پہنچا دیا گیا جو کسی میوزیم سے کم نہیں تھا۔ تابوت اس جگہ رکھ دیا گیا جہاں تابوت سے ملتا جلتا شیشے کا ایک بکس پہلے ہی سے موجود تھا۔ نک کی نظریں شیشے کے اندر موجود ممی کے چہرے پر جم کر رہ گئیں۔ قدیم طرز کے لبادے میں لپٹی ہوئی اس عورت کی عمر تیس سال سے زیادہ نہیں تھی۔ چہرے پر گلاب ایسی تازگی تھی۔ اسے دیکھ کر احساس ہوتا تھا جیسے گہری نیند سو رہی ہو اور ابھی انگڑائی لے کر اٹھ جائے گی۔ یہ سیمی واس کی ممی تھی جیسے ایڈورڈ نے چند ہفتے قبل لاکھوں ڈالر خرچ کر کے حاصل کیا تھا اور الفریڈ کے کہنے کے مطابق یہ اس کی چہیتی بیوی جولیا کی لاش تھی جسے مرنے کے بعد اس نے حنوط کر لیا تھا اور کسی نے اسے چرا کر قدیم مصری ممی کی حیثیت سے ایڈورڈ کو فروخت کر دیا تھا۔ اس ممی کی خاطر نک ویلویٹ کو یہاں تک آنا پڑا تھا۔

چند لمحے اس ممی کو دیکھنے کے بعد نک ویلویٹ نے اپنے ساتھ لائے ہوئے تابوت کا ڈھکنا اٹھا دیا اور جب اس نے رنگین چادر کا کونا اٹھایا تو اس کے قریب کھڑے ہوئے ایڈورڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا ہو۔ اس ممی کا چہرہ تو شگفتہ پھول کی طرح تازہ تھا، اس کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ تھی۔ اسے دیکھ کر احساس ہوتا تھا جیسے ابھی ابھی سوئی ہو۔ ایڈورڈ تابوت پر جھک گیا اور ہلال نما نیلے رنگ کے اس نشان کو بغور دیکھنے لگا جو ممی کے دائیں رخسار پر نظر آ رہا تھا۔

تقریباً آدھا گھنٹہ گزر گیا۔ ایڈورڈ بعض دستاویزات کی مدد سے ممی کا موازنہ کرتا رہا پھر وہ اس طرح سیدھا ہو گیا جیسے اس ابتدائی معائنے سے کسی حد تک مطمئن ہو گیا ہو۔

"ٹھیک ہے مسٹر جیمز! آؤ ہم اطمینان سے بیٹھ کر بات کریں گے۔" وہ کہتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا جنھوں نے ایڈورڈ والی ممی کے شوکیس پر سیاہ رنگ کی ایک بھاری چادر تان دی۔ نک نے بھی اپنی ممی کے چہرے پر چادر درست کر کے تابوت کا ڈھکنا بند کر دیا۔

"بات یہ ہے مسٹر جیمز!" ایڈورڈ نے نشستگاہ میں ایک صوفے پر نیم دراز ہوتے ہوئے کہا۔ "ممی کے سرسری معائنے سے کوئی بات واضح نہیں ہو سکی لیکن میرے خیال میں اس میں شبہے کی زیادہ گنجائش نہیں ہے۔ میں نے اپنے دو دوستوں کو بلایا ہے جو اس موضوع پر اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ لوگ کل صبح یہاں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد ہی کوئی حتمی رائے قائم کی جائے گی۔"

"لیکن مجھے افسوس ہے مسٹر ایڈورڈ!" نک نے شیری کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا جو ابھی ابھی ایڈورڈ کا ایک ملازم میز پر رکھ کر گیا تھا۔ "میں ممی کو یہاں نہیں چھوڑ سکتا نہ ہی خود رہ سکتا ہوں۔"

"کیا مطلب؟" ایڈورڈ نے الجھی ہوئی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"میرا جو آدمی اس ممی کو لے کر آج صبح میسوری سے یہاں پہنچا ہے اس کی اطلاع کے مطابق کچھ لوگ اس ممی کو حاصل کرنے کے لیے اس کے پیچھے لگ چکے ہیں۔ میں بہت بڑا خطرہ مول لے کر یہاں آیا ہوں۔ مجھے شبہ ہے کہ وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں گے۔ میں زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے یہاں رک سکتا ہوں اس کے بعد ایک مختلف راستے سے کسی خفیہ مقام پر چلا جاؤں گا جس کا انتظام میں نے پہلے ہی کر لیا ہے۔ میں نے اپنے ٹھکانے کا پتا نیشنل میوزیم کے ڈائریکٹر مسٹر رابرٹ کو سمجھا دیا ہے۔ آپ کل کسی وقت اپنے دوستوں کو لے کر وہاں پہنچ جائیں تو کسی مداخلت کے خدشے کے بغیر زیادہ اطمینان سے بات ہو سکے گی۔ یہ ممی اس وقت یہاں لانے کا مقصد یہ تھا کہ آپ کسی قسم کا شک نہ کریں۔ وگرنہ فون پر

بھی آپ سے بات ہو سکتی تھی۔"

"لیکن، میرے خیال میں آپ کو کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ محفوظ ترین جگہ ہے۔" ایڈورڈ نے کہا۔

"میں کسی قسم کا خطرہ مول لینے کو تیار نہیں مسٹر ایڈورڈ! وہ لوگ دو مرتبہ پہلے بھی اس قسم کی کوشش کر چکے ہیں۔ اس لیے میں اس ممی کو فروخت کرنا چاہتا ہوں۔"

"یہ تو بڑی تشویش ناک خبر سنائی ہے آپ نے مسٹر جیمز! لیکن بہرحال میں آپ کو کسی بات کے لیے مجبور نہیں کروں گا۔" ایڈورڈ نے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

نک چند لمحے خاموش رہا پھر اسے اس ممی کے بارے میں فرضی قصے سنانے لگا۔ اسی طرح باتوں میں دو گھنٹے گزر گئے اور پھر وہ جانے کے لیے اٹھ گیا۔ ایڈورڈ کی ہدایت پر اس کے آدمیوں نے نک والا تابوت ہال سے نکال کر وین میں رکھ دیا۔ وین کا پچھلا حصہ بند کرنے سے پہلے نک نے تابوت کا ڈھکنا اٹھا کر اطمینان کر لیا تھا۔ پھر اس نے گرمجوشی سے مسٹر ایڈورڈ سے ہاتھ ملایا اور اسٹیئرنگ کے سامنے بیٹھ گیا۔

وین کچی سڑک پر ہچکولے کھاتی ہوئی جا رہی تھی۔ ایک چھوٹی سی چٹان کا موڑ گھومتے ہی اس نے گاڑی روک دی۔ سامنے سڑک پر گلوریا کھڑی تھی۔ گاڑی رکتے ہی وہ دوسری طرف کا دروازہ کھول کر نک کے پہلو میں بیٹھ گئی اور دوسرے ہی لمحے گاڑی ایک زبردست جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔ راستہ خطرناک ہونے کے باوجود نک ویلویٹ وین کی رفتار بڑھاتا جا رہا تھا۔

"کوئی دشواری تو پیش نہیں آئی تھی؟" نک نے رومال سے چہرے کا پسینہ پونچھتے ہوئے گلوریا سے پوچھا۔

"بالکل نہیں۔ تم نے دو گھنٹے کا وقت دیا تھا لیکن میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹے ہی میں اپنے کام سے نمٹ چکی تھی۔ ہال کے عقبی دروازے سے باہر نکلنے میں بھی کوئی دشواری پیش نہیں آئی لیکن اگر کوئی مل جاتا تو میرا جغرافیہ پوچھنے کی کوشش ضرور کرتا۔ ایسی صورت میں مجھے اپنا کوئی حربہ استعمال کرنا پڑتا۔" گلوریا مسکرائی۔

"گڈ۔" نک ویلویٹ بھی مسکرا دیا۔ "ویسے میں تمھارے فن کا قائل ہو گیا۔ مجھے خدشہ تھا کہ کسی موقع پر پول نہ کھل جائے اس لیے میں نے ایڈورڈ کو زیادہ دیر تابوت کے قریب رکنے نہیں دیا تھا۔ وہ تمھارے رخسار پر ہلال نما نشان کو چھو کر دیکھ رہا تھا تو میرا دل بے اختیار اچھل پڑا تھا۔ اگر وہ تمھارا سر، بازو یا شانے ٹٹولنا شروع کر دیتا تو یقیناً تمھارے جسم کی حرارت محسوس کر کے چونک جاتا۔" نک چند لمحے خاموش رہا پھر بات جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "میں تمھارا جسم اگرچہ ڈھک چکا تھا لیکن یہ خدشہ بہرحال موجود تھا کہ دوا کا اثر وقت سے پہلے ہی نہ ہو جائے مگر میں نے یہ منصوبہ بہت سوچ سمجھ کر ہی بنایا تھا۔

جاسوسی ادب کی معیاری کتابیں کم سے کم قیمت میں
جاسوسی ناولوں کے مقبول ترین مصنف ایچ اقبال کے قلم سے
عمران سیریز
بے باک لڑکی
دہری چال
ایک جلد میں دو کتابیں ○ قیمت: ۲۰/- روپے
پرمود سیریز
جاسوس شہزادہ لیڈی بلیک
ایک جلد میں دو کتابیں ○ قیمت: ۲۰/- روپے
آج ہی طلب فرمائیے
کتابیات پبلی کیشنز پوسٹ بکس ۲۳ کراچی ۱

سسپنس، جاسوسی ایڈونچر اور خوفناک کہانیوں کا بہترین انتخاب
انعام یافتہ کہانیاں
قیمت: ۳۰/- روپے
ڈاک خرچ: ۱۰/- روپے
شکیل انجم کی ان تمام کہانیوں کا بے مثال انتخاب جنہیں مختلف ڈائجسٹوں نے اول انعام کا مستحق قرار دیا ——— آج ہی طلب فرمائیں۔
کتابیات پبلی کیشنز پوسٹ بکس ۲۳ کراچی ۱

مجھے یقین تھا کہ ہم ایڈورڈ کی بیوقوفی سے فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس رات اس کے مکان کے تہ خانے میں واقع میوزیم میں بھرا ہوا کاٹھ کباڑ دیکھ کر میں سمجھ گیا تھا کہ لوگ اسے بیوقوف بنا کر اس کی جیبیں ہلکی کر رہے ہیں۔ دولت مند شخص ہے۔ نوادرات جمع کرنے کے شوق میں مگن رہتا ہے اور اپنے آپ کو عمریات کا ماہر سمجھ کر خوش ہو رہا ہے۔ دولت خرچ کرنے کا کوئی نہ کوئی ذریعہ تو ہونا چاہیے۔ ایسے خود ستائش لوگ اپنی حماقتوں پر تولاکھوں ڈالر ضائع کر دیتے ہیں لیکن کسی غریب کو ایک وقت کا کھانا کھلانا بھی بوجھ سمجھتے ہیں لیکن... اس کے میوزیم میں ایک دو چیزیں ایسی بھی تھیں جنہیں واقعی نوادرات میں شمار کیا جا سکتا ہے اور مجھے حیرت ہے کہ یہ چیزیں اس کے ہاتھ کیسے لگ گئیں۔"

"اب مزہ تو اس وقت آئے گا جب وہ شوکیس میں سے اپنی مصری ممی کو غائب پائے گا۔" گلوریا نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

نک ویلویٹ بھی اس کے قہقہہ میں شامل ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے دین شاہراہ سے ہٹ کر ایک ذیلی سڑک پر ڈال دی۔ لاس اینجلز پہنچنے کے لیے یہ راستہ قدرے مختصر تھا۔

جب وہ شہر کی حدود میں داخل ہوئے تو شام کے سائے گہرے ہو چلے تھے۔ نک وہ راستے اختیار کر رہا تھا جہاں ٹریفک کم سے کم تھا۔ بالآخر کسی حادثے یا قابلِ ذکر واقعے کے بغیر وہ بنگلے اپارٹمنٹ پر واقع ایک مکان میں پہنچ گئے۔ وین کو گیراج میں بند کرنے کے بعد نک نے گلوریا کی مدد سے ممی والا تابوت ایک کمرے میں پہنچا دیا اور کمرہ بند کر کے دونوں باہر نکل آئے۔ کچھ دیر بعد گلوریا کو والٹر کے مکان پر چھوڑ کر نک چند ضروری کام نمٹانے کے لیے رخصت ہو گیا۔

رات دس بجے نک ویلویٹ بنگلے اپارٹمنٹ والے مکان میں داخل ہوا تو وہ اکیلا نہیں تھا۔ اس کے ساتھ الفریڈ بھی تھا۔ جس کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ کچھ دیر پہلے الفریڈ سے رابطہ قائم ہونے پر نک اسی شرط پر اسے یہاں لانے پر آمادہ ہوا تھا کہ اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی جائے گی۔

کمرے میں داخل ہونے کے بعد نک نے الفریڈ کی پٹی کھول دی۔ تیز روشنی میں کچھ دیر تک تو وہ آنکھیں بچ مچاتا رہا۔ چند سیکنڈ بعد جب آنکھیں روشنی سے مانوس ہوئیں تو کمرے کے وسط میں تابوت دیکھ کر وہ چونک گیا۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر تابوت کا ڈھکنا اٹھایا اور ممی کے چہرے سے چادر ہٹاتے ہی اس کے چہرے پر بے یقینی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کی کیفیت اس بچے کی سی تھی جسے اس کا پسندیدہ کھلونا مل گیا ہو۔

"ٹھکر یہ مسٹر ویلویٹ!" الفریڈ، نک کی طرف گھوم گیا۔ "اس ممی کی حفاظت کے لیے مسٹر ایڈورڈ نے جو حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے، ان کے پیشِ نظر مجھے امید نہیں تھی کہ تم اس کے حصول میں کامیاب ہو سکو گے۔ کیونکہ دو مرتبہ میں خود بھی ایسی کوشش کر چکا ہوں جن میں ناکامی کے سوا کچھ نہیں ملا تھا۔"

"لیکن تم نے پہلے اپنی ان کوششوں کا ذکر نہیں کیا تھا۔" نک نے اسے گھورا۔

"ضروری نہیں سمجھا تھا لیکن بہرحال، اس کارنامے پر تم معاوضے کے علاوہ انعام کے بھی مستحق ہو۔ جولیا کی تدفین کے بعد میں تم سے ملوں گا۔"

"تدفین یا فروخت کے بعد؟" نک نے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟" الفریڈ بُری طرح چونک گیا۔

"میری بات کا مطلب تم اچھی طرح سمجھتے ہو مسٹر الفریڈ۔" نک نے اس کے چہرے پر نظریں جما دیں۔ "تم نے مجھے اپنی بیوی کی جو تصویر دکھائی تھی وہ یقیناً اس ممی سے ملتی جلتی تھی۔ جس آرٹسٹ نے وہ تصویر بنائی تھی اس نے واقعی کمال کر دیا تھا کہ ایک صدیوں پرانی لاش کے چہرے میں زندگی کی تمام تر رعنائیاں پیدا کر دی تھیں۔ فرق صرف اتنا تھا کہ وہ تصویر تمہاری بیوی جولیا کی نہیں اس ممی کی تھی جس کا تعلق قدیم مصر سے ہے۔"

"کیا بکواس ہے یہ۔" الفریڈ غرایا۔

"بکواس نہیں یہ حقیقت ہے مسٹر الفریڈ!" نک نے اپنی بات جاری رکھی۔ "یہ مصری ممی پچاس سال پہلے مغربی جرمنی کے ایک عجائب گھر سے چوری ہو گئی تھی۔ تمہارا کاروبار بھی کچھ اس قسم کا ہے۔ تم اپنی فرم میں بے شمار نوادرات مختلف عجائب گھروں سے چوری کر کے ان لوگوں کے ہاتھ فروخت کر چکے ہو جو دولت کے بل بوتے پر ذاتی شہر کے خواہاں ہیں۔ چند سال قبل ایک میوزیم گرٹ میں تم نے اس ممی کی چوری کا حال پڑھا تو اس کی تلاش میں لگ گئے۔ چند ماہ قبل تمہیں یہ جولیا کہ یہ ممی ویانا میں ایک شخص کے قبضے میں ہے۔ تم نے ممی حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ ..... اس دوران وہ شخص مختلف لوگوں سے اس ممی کا سودا کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ بالآخر ایڈورڈ نے اس کی بات طے ہو گئی اور تقریباً دو ماہ قبل یہ ممی اس کے قبضے میں آ گئی۔ بقول تمہارے تم دو مرتبہ یہاں بھی اس ممی کے حصول کی ناکام کوشش کر چکے ہو۔ اس نے ایسے حفاظتی انتظامات کر رکھے کہ کوئی ماہر سے ماہر چور بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ نے میری خدمات حاصل کیں۔ ایڈورڈ کے میوزیم کا جائزہ لینے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہاں سے کوئی چیز چرانے کے لیے باقا پلاننگ کی ضرورت ہو گی۔ اس دوران میں یہ بھی معلوم کر چکا تھا کہ مکان میں نہیں ہے۔ اتفاق سے دوسرے روز ایڈورڈ سے ملا

کا ایک وسیلہ پیدا ہو گیا۔ اسے شیشے میں اتارنے کے بعد میں نے اسے یک اور قدیم مصری ممی فروخت کرنے کی پیشکش کی۔ اسے اعتماد میں لینے کے بعد ہی مجھے یہ پتا چلا تھا کہ تمہاری مطلوبہ ممی اس کے دیہی مکان میں ہے۔ چنانچہ میں نے منصوبہ بندی شروع کر دی۔" نک چند لمحے خاموش ہ کر الفریڈ کے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ دیکھتا رہا پھر سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "تمہیں نہیں معلوم کہ یہ ممی حاصل کرنے کے لیے مجھے اپنی اور اپنی دوست گلوریا کی زندگی خطرے میں ڈالنا پڑی تھی ں نے اس کے جسم کو سن کر کے ایک دستاویز کی مدد سے اس کے چہرے ر ایک قدیم مصری ممی کا میک اپ کیا اور اسے تابوت میں ڈال کر ایڈورڈ کے دیہی مکان پر لے گیا۔ میں نے گلوریا کا جسم سن کرنے کے لیے جو دوا استعمال کی تھی وہ انتہائی خطرناک تھی جس سے اس کی موت بھی واقع ہو سکتی تھی۔ اس کے علاوہ یہ خطرہ بھی تھا کہ اگر... پول کھل ئی تو ایڈورڈ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ بہرحال ایڈورڈ میری توقع سے کچھ زیادہ ہی بیوقوف ثابت ہوا۔ وہ اپنے طور پر گلوریا کو قدیم مصری ی تسلیم کر چکا تھا لیکن دوسرے روز اپنے دوستوں سے اس کی تصدیق کرنا اہتا تھا۔ میں نے اسے ایک اور تحفہ دیا کیونکہ میرے پاس صرف دو گھنٹے وقت تھا۔ ایک مقررہ وقت کے بعد گلوریا کے جسم سے دوا کا اثر زائل جاتا اور اس کے بعد یہ راز چھپانا مشکل ہو جاتا کہ وہ کوئی ممی نہیں زندہ رت ہے۔ میں نے ایڈورڈ کو نشستگاہ میں باتوں میں الجھائے رکھا ں دوران اگر کنڈیشنڈ ہال میں تابوت کے اندر گلوریا کے جسم سے دوا کا اثر زائل ہوتے ہی وہ ہوش میں آ گئی۔ اس نے ایک لمحہ ضائع کیے ایڈورڈ والی ممی کو اپنے تابوت میں منتقل کیا اور ہال کے عقبی دروازے غائب ہو گئی۔ میرا خیال ہے اب تک ایڈورڈ کو اپنی ممی کے فرار علم ہو چکا ہو گا اور اس کے آدمی خونخوار کتوں کی طرح میری بو سونگھتے رہے ہوں گے۔"

"چلو مان لیا کہ تمہاری کہانی درست ہے لیکن اب کیا مسئلہ ۔ میں تمہاری محنت کا معاوضہ ادا کر چکا ہوں۔ اگر تم چاہو تو اتنی ہی انعام کے طور پر بھی دے سکتا ہوں۔" الفریڈ نے پیشکش کی۔

"نہیں مسٹر الفریڈ!" نک مسکرایا۔ "میں تمہیں پہلے ہی اپنی شرائط آگاہ کر چکا تھا یعنی میں کوئی ایسی چیز نہیں چراتا جس کی کوئی تاریخی بت ہو۔ یہ ممی تو تاریخی ورثہ ہے۔ اس کی جگہ کسی مکان کا خفیہ تہ خانہ میوزیم ہے جہاں تاریخ کے طالب علم اس سے کچھ حاصل کر سکیں وگ یہ جان سکیں کہ قبل از تاریخ کے باشندوں کی تہذیب کیا تھی۔"

"تم بلاوجہ ضد کر رہے ہو مسٹر ویلویٹ!" الفریڈ بولا۔

"ضد نہیں، میں تو قدیم علوم و فنون سے دلچسپی رکھنے والوں پر ایک بڑا احسان کر رہا ہوں جس کے لیے میں تمہارا بھی بہت مشکور ہوں۔ ۔ بارہ بجے نیشنل میوزیم کا ڈائریکٹر رابرٹ چند آدمیوں کو لے کر یہاں پہنچ جائے گا۔ ایک گمنام آدمی کی طرف سے یہ تحفہ پا کر اسے یقیناً بہت خوشی ہو گی اور مجھے یقین ہے کہ یہ ممی سامنے آنے کے بعد اس کے سلسلے میں مسٹر ایڈورڈ بھی اپنی زبان بند رکھیں گے اور تمہارے بارے میں کہہ سکتا ہوں کہ اپنے مفاد میں تمہاری زبان سے بھی ایسا کوئی لفظ نہیں نکلے گا جو میرے یا مسٹر ایڈورڈ کے لیے کسی الجھن کا باعث ہو۔ ہوش میں آنے کے بعد تم کہہ سکتے ہو کہ بعض نامعلوم آدمی تمہیں یہاں باندھ کر ڈال گئے تھے تم نے ممی سے کوئی تعلق ثابت کرنے کی کوشش کی تو طویل عرصہ کے لیے آہنی سلاخوں کے پیچھے بند ہو جاؤ گے۔"

"کیا مطلب؟" الفریڈ نے اسے گھورا۔

"مطلب یہ۔" نک کے ہونٹوں کی مسکراہٹ گہری ہو گئی اور پھر اچانک ہی اس نے الفریڈ کی کنپٹی پہ بھرپور ہاتھ رسید کر دیا۔ وار کچھ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ الفریڈ منہ سے آواز نکالے بغیر ڈھیر ہو گیا۔

نک ویلویٹ نے اسے تابوت کے قریب ہی ایک کرسی پر باندھ دیا اور منہ میں بھی کپڑا ٹھونس دیا تاکہ ہوش میں آنے کے بعد شور نہ مچا سکے۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد اس نے کمرے کا تنقیدی جائزہ لیا اور تمام دروازے بند کر کے باہر نکل گیا۔ ایک ڈرگ اسٹور سے اس نے چند منٹ فون پر کسی سے کوئی بات کی اور پھر والٹر کے مکان کی طرف روانہ ہو گیا جہاں گلوریا اس کی منتظر تھی۔

صبح آنکھ کھلتے ہی نک ویلویٹ نے اخبار اٹھا لیا۔ حسبِ اوّل پرد و دلچسپ خبریں تھیں۔ پہلی خبر اس گمنام شخص سے متعلق تھی جس نے ایک قدیم مصری ممی نیشنل میوزیم کو تحفے کے طور پر پیش کی تھی اور دوسری خبر ایڈورڈ کے دیہی مکان سے ایک مصری ممی کے فرار سے متعلق تھی۔ اخبار کے مطابق شہر کے لوگ ان دونوں واقعات میں کوئی تعلق تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

نک ویلویٹ نے اخبار رکھ کر گلوریا کی طرف دیکھا جو چائے لے کر آ رہی تھی۔ "ہیلو ممی!" وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"بکو مت۔" گلوریا غرائی۔ "اب تم چند روز تک اس مکان سے باہر نہیں نکل سکتے۔ ایڈورڈ کے آدمی کتوں کی طرح شہر کے گلی کوچوں میں تمہاری بو سونگھتے پھر رہے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔ میں بھی دو چار روز مکمل آرام کرنا چاہتا ہوں۔ مگر یہ سوچ کر ہی ہونٹ ہلنے لگتے ہیں کہ یہ عرصہ مجھے ایک ممی کے ساتھ گزارنا پڑے گا۔" نک ویلویٹ مسکرایا۔

گلوریا نے تاؤ میں آ کر گرم گرم چائے اس پر انڈیل دی۔ وہ تو نک کی قسمت ہی اچھی تھی کہ اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا تھا ورنہ اس وقت کمرے میں اس کی چیخیں گونج رہی ہوتیں۔